کئی معجزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

لاکھوں نشان خدا تعالےٰ نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اس کے ماتحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال رہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے عدالتوں میں پھنسانا چاہا خون کے مقدمے بھی کئے مگر سب جھوٹے نکلے اور انہی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک منصف مزاج حاکم جن کا نام کپتان ڈگلس ہے۔ مجھے کہا کہ ان پر آپ نالش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو پکڑے جاتے۔ آجکل تین چار گواہ گذار کر پھانسی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گذارے۔ ان میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر جیسا کہ خدا نے میری معرفت پہلے خبر دی تھی۔ کہ بری ہو جاؤ گا ویسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کیا حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا

خدا سچے جھوٹے میں فرق کر دیتا ہے یاد رکھو کہ جو مکار اور مفتری ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اللہ فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ کہ فلاں میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے

نیک دل مسافر کے پیچھے دنیا کے کتے جو سچے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد کتے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ فساد نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کون ہے بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر فرمانبرداری کا رنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا قرآن ایسے وقت آیا ہے جب کل دنیا وار فسادوں میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بد عقیدوں میں گرفتار تھے۔ سچ مچ ظھر الفساد فی البر والبحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عملی حالت درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ سورۃ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسے آریہ جیو۔ (روح) پرکرتی (مادہ) کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے پرمیشر آپ سے آپ ہے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمٰن بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ ساتن دہرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پرمیشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کرموں کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کرموں کے سبب غرض گدہا۔ بندر۔ بلا جو کچھ ہوا کرموں سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہنچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کرموں کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ بہوے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے عابد۔ زاہد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

رحیم یعنے عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (خود اپنی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنے جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بڑھا ہوا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے قسمت پر تو بڑا اپنا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ولی بننا ہے۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا نام رحیم ہے۔ جو صالح الاعمال عشق و محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے مدارج بلند کروں گا جتنے اولیاء اور بڑے بڑے راستباز ہوئے ہیں ان سب نے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو بندہ یا بندہ جس نے مجاہدات کئے اسی نے پایا۔ پس یہ رحیم ان لوگوں کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً چوروں ڈاکوؤں کا بھی یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالک یوم الدین مالک ہے جزا کے دن کا۔ دوسرے اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیت سے انکار کرنے والے تو بے پرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کیطرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش یہ چار صفتوں والا خدا ہے جس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اے مسلمانو! کہو ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملائک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی چار صفتوں کا تجلی گاہ عرش ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں

حقیقت عرش عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسے مخلوق کہہ سکیں۔ خدا تعالےٰ کے تقدس و تنزہ کا وراء الوراء جو مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچھا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمٰن علی العرش استویٰ ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے۔ کہ کوئی تین نہیں جس میں چوتھا نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں چھٹا وہ نہیں اور فرمایا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ منشا رہتا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو اس سے یہ مراد

کہ وہ ورا الورا مقام جہاں مخلوقات کی انتہا ہے یعنی وہ نقطہ جہاں۔ جہاں ختم ہوتا ہے۔ ایک تنزیہ ہوتی ہے۔ ایک تشبیہ۔ جب کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اور ہر چیز پر محیط۔ تو یہ تشبیہ ہے۔ اب چونکہ تشبیہ کے مقام میں دھوکہ لگتا تھا۔ کہ خدا محدود اور مخلوقات میں ہے۔ اس لئے فرما دیا۔ ذوالعرش العظیم۔ یعنی سمجھایا۔ کہ یہ اس کے تقدس و تطہر و تنزہ کا مقام ہے نہ یہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے۔ قرآن میں استعارے بہت ہیں۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ ظاہر آیت تو یہ ہے کہ اندھوں کے لئے بہشت ہے وہ اندھے ہی اٹھینگے مگر کون بے وقوف ان معنوں کو پسند کرتا ہے۔ اصل مطلب دل کے اندھے ہیں۔ جو عمل نیک کریگا وہ اجر نیک پائے گا اور جو حواس خدا بینی کے یہاں سے نہ لیجائیگا۔ وہاں اندھا ہی رہے گا۔ دنیا مزرعۃ آخرت ہے۔ جو بوئیگا وہی کاٹے گا۔ جاہلانہ نفس کو دھوکہ نہ دو۔ بینائی پیدا کرو۔ جو بینائی یا بہشت یہاں سے لے جائیگا۔ وہی آگے پائیگا۔ بغیر یہاں کی بصیرۃ کے کچھ نہ ملیگا۔

ایاک نعبد وایاک نستعین

اے خدا تو جو چار صفتوں کا مالک ہے تیری پرستش کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ اللہ کو چار صفتوں سے متصف مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے۔ کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ اس کی ربوبیت کو اپنے عملوں سے ثابت کرے۔ دیکھو جو خدا کو خدا نہ مانے وہ سب کچھ کرے گا۔ چوری زنا بھی کرے گا جب تک عملی رنگ نہ ہو۔ تو نہ مومن کہلا سکتا ہے نہ وہ فیض پاتا ہے۔ جو اگلے مقربوں اور راستبازوں پر ہوا۔ ایمان خدا کا ایک فضل ہے۔ جب آتا ہے تو وہ شخص عملی طور پر فاسقانہ کام نہیں کرتا۔ دراصل زبانی حساب انسان کو نجات نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اسلام

حقیقی اسلام

یہ نہیں۔ کہ انسان چند باتیں زبان سے مان کر ورد کرتا رہے۔ بلکہ چاہیئے کہ عملی رنگ میں اپنے تئیں اس حد تک پہنچا دے

فنا فی اللہ

کہ فیض آئے ولی جو آپ سے پہلے گذرے صرف اسی حد تک ان کی راستبازی نہ تھی کہ جس طرح آج کل کے لوگ ہیں بلکہ وہ گداز ہو گئے ان کی نظر میں سب کچھ فنا تھا۔ صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہ گیا تھا اور کسی کا وجود باقی نہ تھا۔ اسی اللہ سے ایسا تعلق تھا۔ کہ اس میں محو و گداز ہو گئے۔ جب انسان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ تو قدیم سے سنت اللہ ہے کہ اس پر انعام و اکرام ہوتے ہیں۔ ہزارہا اولیاء گذرے ہیں۔ دار الکفر و الشرک میں بھی کم ایسی جگہ ہیں جہاں دو چار قبریں ایسے بزرگوں کی نہ ہوں۔ جو ولی اللہ کہلائے۔ جو چور اور ڈاکو

فوائد محبت

ہو۔ لوگ خود سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے بھی جو دلی محبت رکھے اگر اور کچھ نہ کرے تو یہ تو ضرور ہو گا کہ اس کے گھر میں چوری نہ کرے گا۔ سمجھتے ہو۔ جب ڈاکوؤں اور چوروں سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ تو کیا خدا سے نہیں ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگاں جا سکتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ وہ بڑا رحیم کریم ہے فضلوں والا ہے جن لوگوں نے اس کے فضل سے انکار کیا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ انہوں نے کبھی اختیار نہیں کی۔ اور اگر ان پر یقین کہ یہ والے بے خبر ہیں دوستی عمدہ چیز ہے۔ دوستوں میں خاص صفات ہوتی ہیں۔ جب تک آپ دوست نہ بنے کیا فائدہ اٹھائیگا دوست بننے کے یہ معنے ہیں کہ اس درجہ کی محبت خالص پیدا ہو۔ کہ آپس میں کوئی فرق نہ رہے۔ پھر جب دنیا کے لوگوں کی محبت سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ تو کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہیں۔ جو خدا کو ایسے عیبناک الزاموں سے ملزم کرتے ہیں۔ جو بخیل لوگوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے۔ کہ مکتی دائمی نہیں کچھ مدت کے بعد آدمی پھر بندر سور بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ

نجات دائمی ہونی چاہیئے

پرمیشر اگر اس سے درحقیقت بے زار ہوتا۔ تو مکتی میں داخل کیوں کرتا۔ پس خدا تعالےٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنے نہیں رکھتا کہ راضی ہونے کے بعد بھی اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ رضا اور عذاب یکجا جمع نہیں کر سکتے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے۔ میں تجھ پر راضی ہو گیا تو یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ گناہ بھی بخش دیا۔ یہ نہیں کہ راضی ہو گیا۔ مگر گناہ نہیں بخشے۔

عمل محدود اور نجات غیر محدود کا فلسفہ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ عمل محدود تھے پس نجات کی مدت بھی محدود ہونی چاہیئے۔ یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ کیا جو شخص محب بنتا ہے وہ دو چار سال کے لئے بنتا ہے۔ جب یہ بات نہیں تو انما الاعمال بالنیات۔ اب ان میں ان کا کیا قصور ہوا کہ پرمیشر نے انہیں مار لیا۔ سنو ایک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ جب مر گیا۔ تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اب وہ دشمن ہو گیا۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ سمجھنا نہایت درجہ کے ظلم کی بات ہے۔ جو لوگ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ہیں تو وہ ساتھ ہی یہ ارادہ نہیں کر لیتے کہ دو چار سال کے بعد مرتد ہو جائیں گے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ آگے خدا نے انہیں مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ان کا کچھ قصور نہیں پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لئے نجات غیر محدود غیر موزوں نہیں۔

سورۃ فاتحہ میں تمام مذاہب کا رد اور اسلام کی صداقت

قصہ کوتاہ یہ چار صفتیں ہیں جو لفظی باتیں نہیں بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکھلایا ہے کہ دنیا میں کوئی خالقیت سے منکر ہے کوئی رحمانیت سے کوئی رحیمیت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہونے سے اسی قسم کا تفرقہ تمام مذاہب میں ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک مذہب ہے۔ جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کر دیا۔ پس یہ سورۃ جوامع الکتاب کہلاتی ہے۔ یہ پانچ وقت اسی لئے پڑھی جاتی ہے کہ لوگ سوچیں کہ اسلام نہایت مبارک مذہب ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے۔ اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا گیا ہے نہ ایسا کہ وہ پیدا نہیں کر سکتا اور مکتی اس واسطے نہیں دیتا کہ آگے پھر بنائے گا کیونکہ چند محدود روحیں ہیں جو آپ سے چلی آتی ہیں۔ انہیں کو بار بار دنیا میں لاتا ہے۔ اگر سب کو نجات دے تو پھر آگے کیا کریگا۔

اسلام میں خدا کی ایسی صفات مانی گئی ہیں۔ کہ اگر تمام دنیا کی نقص نکالے تو نقص نکال نہ سکے۔ ہم کہتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ جب اس میں کئی ایک نقص ہیں۔ تو پھر وہ کیونکر سب کی نگہبانی کا ذمہ وار ہو سکتا ہے۔ خدا میں

معبود کیسا ہونا چاہیئے

تو صفات کاملہ پائی جانی چاہئیں اگر یہ نہ ہوں۔ تو پھر اس پر کیا امید ہو سکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکھتا ہے۔ پس اسی سے دعا مانگو

اہدنا الصراط المستقیم

ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا دے۔ جو ان لوگوں کی راہ ہے۔ جن پر تو نے

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو رہو کہ منہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ دی۔ یہ کافی نہیں۔ ہزارہا مسلمان ایسے ہیں۔ جو رسمی طور سے نماز پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی نمازوں میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردی جاتا ہے تم میں سے اگر کوئی قلبہ رانی کرے اور پھر بیج بوئے اور پودہ حسب معمول نہ نکلے۔ تو یہ بات صاف ہے کہ بیج ہی ضائع گیا۔ اب ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ یہی نماز تھی جس سے لوگ قطب ہو گئے غوث ہو گئے اور تم اسی طرح تحت الثریٰ میں پڑے رہو۔ یہ بات کیا ہے اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس دوا کے متعلق خوب غور کر کے دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اثر نہیں کرتی۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر ہزار برس بھی کوشش کرو۔ تو کچھ زیادہ نہیں۔

خدا کریم ہے۔ بہ کریمان کارہا دشوار نیست سچی محبت سچے رجوع سے جو آیا وہ اس کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے ہیں۔ پس تم جو کام کرتے ہو۔ یہ مطالعہ بھی کر لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوا۔ انسان جو عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا کچھ نتیجہ نہ ہو تو دُرست کر کیا ہوا۔ الغرض اللہ تعالے اپنی چار صفات بتلا کر تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو۔ ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین کی۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یہ تعصب کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ ایسا ہو گا۔ پس فرمایا۔ کہ جیسے پہلوں پر غضب ہوا اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی غضب ہو گا۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ میں مستقیم نہیں رہو گے تو تم پر بھی غضب آئیگا غیر المغضوب سے مفسرین یہود مراد لیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو بداعمالی کرے گا پکڑا جائے گا۔ اور خدا کے غضب میں آئے گا۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں۔

اللہ کے غضب سے کیا مراد ہے

یاد رکھو۔ کہ اللہ کا غضب انسان کے غضب کی طرح نہیں۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے۔ کہ بوجہ تقدس و تطہر کے بدعملی کو پسند نہیں کرتا۔ جو بدعملی کرتا ہے اُس سے دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک حجرہ ہے اور اس کے چار دروازے ہیں۔ سورج کی شعاعیں چاروں طرف سے اندر پہونچتی ہیں۔ اب اگر یہ شخص اس دہوپ کو بند کر دے اور کواڑ لگا دے تو ضرور اندھیرا ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ ہے۔ کہ اس پر اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو۔ کوٹھڑی کے دروازے کو بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندھیرا کرنا یہ اللہ تعالے کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندھیرا کرنے کا نام غضب ہے خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو۔ مثلاً وہ سنتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہوا اور کانوں کا محتاج ہے۔ وہ دیکھتا بھی ہے مگر اس کی نظر ہماری نظر کی مانند نہیں۔ کہ چاند۔ سورج اور چراغ کی محتاج ہو۔ خدا کا غضب خدا کی رحمت اس کے سمع بصر کی طرح الگ ہے ایمان لانا چاہیئے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی شان ہے۔ جاہل معترض آریہ

عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شئی کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان جب تک کتا اور بلی نہ بنے۔ اس کی خلاصی نہیں ہو سکتی۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

یہود کو مغضوب علیہم کیوں کہا گیا

یہود ایک قوم کا نام ہے۔ جو حضرت موسےٰ کی امت کہلائی ان بدقسمتوں نے شوخیاں کی تہیں۔ سب نبیوں کو دکھ دیا۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہونچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکو تو کئی ہوئے۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے مشہور ہیں۔ دیکھو ہزاروں پہلوان گذرے ہیں مگر رستم کا نام ہی مشہور ہے یہ یہود چونکہ اول درجے کے شرارت کرنیوالے تھے اور نبیوں کے سامنے شوخیاں کرتے۔ اس لئے ان کا نام مغضوب علیہم ہو گیا یوں تو مغضوب علیہم اور بھی ہیں۔

اعتراض اور اس کا جواب

اگر یہ اعتراض ہے کہ اب تو انبیاء کا سلسلہ بند ہو گیا اب کیوں ہمیں مغضوب علیہم بنایا جاتا ہے۔ جب اس امت کے لئے خاتم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودیوں کا رنگ دکھلائیں گے۔ وہ یہودی جیسے کو سولی دینا چاہتے تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے۔ کہ آخر یہ بھی یہودی ہوں گے اور خدا کی طرف سے جو آئیگا اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے قتل کے منصوبے کرنا داخل ثواب سمجھیں گے۔ خدا کی باتیں بے معنی نہیں۔ یہ عذاب کے دن ہیں یا نہیں؟ پچیس برس سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ میں نے ان کے کفر ناموں میں دیکھ کر کہتے ہیں ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے لیتے ہیں۔ جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں۔ کیا وہ ان سے بدتر ہیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ بجز اس کے جو مسلوب الایمان ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں ایمان نہیں تو کیا شرافت بھی جاتی رہی۔ اللہ تعالے نے خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے۔ جو مسیح کی تکفیر اپنا ایمان سمجھیگا۔ اسی لئے اس دعا میں اس راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی۔

ضالین کون ہیں

ولا الضالین۔ ان کی راہ سے بچا جو گمراہ ہوئے یعنی سچی راہ کو چھوڑ دیا۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں ملی تھی کہ خدا کو واحد جانو۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا تھا کہ وہ خدا معبود ہے۔ جو حضرت عیسےٰ کا بھی خدا ہے مگر اب یہ حضرت عیسے علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا

یہ نہ سمجھو کہ مغضوب علیہم ذرا سخت ہے۔ اور ضالین نرم۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی لوگوں کا ان ضالین سے تھوڑا گناہ تھا وہ تورات کے پابند تھے۔ ہمنے ایک یہودی سے اس کے مذہب کی نسبت پوچھا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت وہی عقیدہ ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ ہم نے اب تک کسی انسان کو خدا نہیں بنایا۔ اس اعتبار سے تو یہ ضالین سے اچھے ہیں۔ مگر شوخی شرارت میں ضالین سے بڑھ کر ہیں۔ پس اس لئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی ان کا ذکر پہلے آیا۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو اور اس نے اسے کچھ تھوڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو۔ تو سزا دے گا۔

اور اگر اس کی سزا اس کے اختیارات سے باہر ہو۔ تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے۔ یہودیوں کے اعمال ایسے تھے کہ ان کی سزا اس دنیا میں ہی ہو سکتی تھی۔ مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنا لیا پس یہ آگے چل کر سزا پائیں گے یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ یعنے قریب ہے، کہ آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں۔ یہودیوں کے بارے میں یہ نہ فرمایا معمولی گناہ تھا۔ یہیں سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے، اور سزا میں تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک چور معمولی ہو۔ تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی مجرم چوروں کا استاد ہو تو اس کی اور۔ پادریوں نے اپنے بد عقیدے کو یہاں تک پھیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بناحق کے نہائیت خلاف اور ہر طرح سے مضر ہو

گورنمنٹ کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتی | مگر میں جانتا ہوں

کہ گورنمنٹ کو ان سے کچھ تعلق نہیں۔ کئی انگریز ایسے ہیں جو پادریوں کی صورت دیکھنے کے بھی روادار نہیں۔ مجھے ایک انگریز ملا۔ اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا اس راہ میں کسی پادری کی کوٹھی تو نہ آئے گی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میں ایسے رستے سے بھی نہیں گذرنا چاہتا۔ جہاں کسی پادری کی کوٹھی ہو۔ ایک اور انگریز تھا۔ جس کی عدالت میں ہمارا مقدمہ ہوا۔ فریق مخالف ایک جنٹلمین پادری تھا۔ آٹھ دس گواہ بھی گذارے اور یوں بھی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار میں سب کچھ ہوتا ہے۔ قومیت کا سوال بھی تھا مگر میں نے سنا کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ سے یہ بد ذاتی نہیں ہو سکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دوں۔ مجھے بلا کر کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اگر یہ لوگ ان انصاف والے نہ ہوتے۔ تو ہمارے حاکم بھی نہ ہوتے۔ مسلمانوں میں جب یہ حالت ہو گئی کہ ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑتے جیسے کتوں کے آگے ہڈی ڈال دیں تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اخوت، ہمدردی کا نام و نشان نہ رہا۔ تو خدا کی حکمت بالغہ نے ان سے سلطنت لے لی۔

انگریزی حکومت کا دوسروں سے مقابلہ | ہم نے وہ زمانہ بھی دیکھا۔ کہ جب کوئی اذان دیتا۔ تو وحشی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے۔ ابتدائی زمانے میں قادیان کا بھی یہی حال رہا۔ جب انگریزوں کی عملداری ہوئی۔ تو ایک نیک و پارسا سپاہی نماز پڑھنے آیا۔ ملاں کو اذان کے لئے کہا۔ تو اس نے نہائیت آہستہ اذان دی۔ سپاہی نے کہا یہ بھی کوئی اذان ہے۔ تم زور سے کیوں نہیں بولتے اس نے کہا جان بچانا فرض ہے۔ وہ بولا بیشک زور سے اذان دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی۔ کہ چالیس برس پہلے تک اس علاقہ میں کوئی اذان نہ دیگئی تھی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اسے پکڑ کر لے گئے۔ کاردار کو معلوم تھا کہ اب انگریزی سلطنت ہے تو اس نے کہا گھر جا کر بیٹھو۔ اب تو لاہور میں گائیاں ہوتی ہیں ایک حیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتے رہے ہیں کہ ایک سید صاحب تھے وہ آ رہے تھے۔ اتفاق سے ان کی برچھی کی نوک ایک گائے کو لگ گئی۔ تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا گیا۔ غرض کئی چھ سات ہزار مسلمان تو گائے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دئیے گئے ہوں گے۔ پس یہ راج مسلمانوں کے لئے بالخصوص کیوں موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر | حدیث میں آیا ہے۔ کہ حاکم بد ہو تو اس کی شکائیت مت کرو۔ بلکہ اطاعت۔ کیونکہ در اصل بات یہ ہے۔ کہ حاکم بد نہیں بلکہ تم ہی بد ہو جبھی تم پر ایسا حاکم مسلط کیا گیا۔ اور الحمد للہ کہ ہمارے انگریز حاکم بہت نہائیت منصف مزاج ہیں اور جو دوسری قوموں کے ہیں۔ ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش بھی نہیں جا سکتی۔ ہم پر سات سو جرمانہ بھی کر دیا مگر آخر انہی ہاتھوں سے واپس دینا پڑا۔ ڈوڈیڑل جج ایک پادری کا بیٹا تھا مگر اس نے نہائیت منصف مزاجی سے دن بھر ساری مثلیں سنیں۔ مخالف نے بیان کیا کہ لئیم ولد الزنا کو کہتے ہیں اور کذاب بڑے جھوٹے کو جو جھوٹوں کا ایک ہی جھوٹا ہو۔ خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تھی۔ کہ بڑا الو بھی الو اور چھوٹا الو بھی الو ہی ہوتا ہے۔ مگر اس نے یہ سب کچھ سنکر کہا کہ میں آپ کو بری کرتا ہوں اور فیصلہ میں لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے۔ تو تم کو کہنے کا حق پہونچتا تھا۔ یہ انگریزوں ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہیں۔ کہ اگر انہیں ذرا بھی طاقت ملے تو بوٹی بوٹی تقسیم کر لیں

تتمہ بیان | غیر تو الضالین یعنے گمراہی کے ٹھیکدار جن میں سے پادری بھی ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں۔ جنھوں نے کبھی انجیل دیکھی بھی نہ ہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہیں کہ تنخواہ پاتے ہیں اور ان کی تنخواہیں ان چندوں سے آتی ہیں۔ جو بعض لوگ اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اُن کے سینوں پر بھاری ہے۔ ہندوؤں کا مذہب ان لوگوں کی راہ میں نہیں۔ اس کے تو اصول ہی ایسے ہیں کہ کوئی شریف آدمی انہیں پسند نہیں کر سکتا۔ مثلاً نیوگ اور پرمیشر کو روح و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا۔ کچھ بھی کریں۔ اسلام کے ساتھ یہ لوگ کیا مقابلہ کر سکتے ہیں کیا وہ مذہب کچھ توجہ کے قابل ہو سکتا ہے جو انسان کے بیٹے کو خدا بنائے۔ حالانکہ اس کے اور بھائی بھی تھے۔ ماں بھی تھی۔ پھر خدا بھی ایسا کمزور کہ چند یہودیوں نے اُسے بقول ان کے صلیب پر مار دیا میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہیں کر سکتا۔ پھر اس سے بھی کمزور عقیدہ کفارہ کا ہے۔ بھلا یہ بات بھی کوئی عقل مند قبول کر سکتا ہے کہ گناہ تو زید کرے اور اس کے بدلے میں بکر کو سزا دی جائے یا سر درد ہو زید کے اور بکر اپنا سر پیٹے۔ کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہیں اور گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں ولائیت کے جو سمجھدار لوگ ہیں وہ خود اس بات کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ مبارک زمانہ آ گیا توحید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی۔ کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے۔ یوں تو ہندو۔ سناتنی یا آریہ یا برہمو سب ہی گمراہ ہیں۔ مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے۔ کہ نہ صرف خود گمراہ ہیں۔ بلکہ گمراہی کرنے میں بھی ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ حدیث میں اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر حیلہ سے گمراہ کرنا چاہے گا۔ مگر قرآن مجید میں ضالین کا لفظ ہے۔ یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ دجال شخص واحد کا نام نہیں جیسا کہ آخری زمانہ میں لوگ سمجھیں گے دیکھو تورات میں صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل میں بھی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ فرما کر کہ موتی سوروں کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہیں۔ چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد میں خدا کے

خلاف پڑھ ..... ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ بڑے ضال ہیں۔

کسر صلیب و قتل خنزیر کے معنے بخاری میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے۔ کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور جانور ہے۔ گوہ تک نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اور جھوٹ کی نجاست سب سے بڑھکر ہے اس لئے اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور یکسر الصلیب میں جو کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ صلیب کی بنیاد حضرت عیسے علیہ السلام کے زندہ بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ ہونے کے قائل نہیں اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیگئی۔ تو کسر صلیب از خود ہوگئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیوں پھیل گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد لکڑی کے صلیب کا توڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ اگر ایک کر توڑا جائے گا۔ تو بہت جلدی دوسری بن سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے پس اس بنیاد کو گرانا چاہیئے جس پر صلیبی مذہب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ میں لدھیانے میں تھا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا۔ کہ چھوٹی سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا تامل ہے وہ یہ کہ عیسے مر گیا۔ اس نے کہا کہ اگر مسیح کے زندہ ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو پھر سب یکدم مسلمان ہوجائیں ہمارے مذہب کی روح یہی بات ہے۔ جب یہ نکل تو ہم بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے مسیح کو تیرہ سو برس زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ادب سے لیتے وہ اب گالیاں دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو کہ مسیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیبی مذہب کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خیر خواہی اسی میں ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان اپنے منہ سے کیوں ملزم بنتے ہیں۔ خیال تو کرو۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان لیا جاوے۔ اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ مس شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی سے مخلوق الہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک بشپ صاحب نے وعظ کیا اور حضرت عیسے کا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مقابلہ کرکے ... مدینہ میں مدفون اور دوسرا آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جو یہاں موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف فلمّا توفیتنی لکھا ہے۔ یہ سنکر وہ بولا۔ شائد تم مرزائی ہو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکلکر بعض لوگوں نے کہا۔ مرزائی ہیں تو کافر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی یاد رکھو کہ کند ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو خدا تعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار بھی تیز کر دیتا ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دینا منظور ہوا تو ان کو ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگواتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ تباہ ہو جائے یاد رہے کہ ہتھیاروں سے مراد روحانی قوتیں اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ میں ضرورت نہیں دیکھو اگر مسیح کی وفات کا ہتھیار نہ ہوتا۔ تو تم ان کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ وفات ماننے میں کیا تامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ مسیح مر چکا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی رؤیت سے شہادت دی

اسلام کے نادان دوست عبد الحکیم جو مرتد ہو چکا ہے اس نے ایک کتاب المسیح الدجال بنا رکھی ہے اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے دجال موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور درود پڑھنے والوں کو گالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا کسی دجال کی کسر باقی تھی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان سمجھتا ہے کیا دجال وہ ہے جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں ساعی اسلام کی بیخکنی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے اسلام کا خادم ہے۔

تقوی سے کام لینے والے ہدایت یاب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھدی للمتقین یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات یہی ہے تقوی نہ ہو تو انسان اندھا ہے اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فایدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پاسکیگا جو تعصب سے نظر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کجا اگر فرشتہ بھی ہو تو کبھی ماننے کا نہیں۔

دجال کون ہے غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مُضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر و اوتار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دلوں میں پھونکتا ہے شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے اور جنگیں ہوتی رہیں سب انبیاء نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو جائیگا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے۔

مسیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ دیکھو جنگ واقع ہوگی۔ جبھی تو غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان کا مرنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جماعت سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت کر کے واپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہنے میں آکر یا بعض دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سوچ کر کیوں بگڑیں۔ حالانکہ ہمارا دعوے ابھی نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے جن میں سے چند حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسے علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا

چاہیئے کہ مرگیا۔ شیطان قال سے نہیں مرسکتا بلکہ حال سے مرتا ہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہوچکا ہے مگر آجکل کا شیطان ایسا نہیں کہ مسلمان ہوجائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں جو لوگ سمجھے ہیں۔ شیطان ایسا سادہ نہیں کہ محض لفظوں سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کہو وہ اپنی شیطنت سے باز نہیں آنے کا۔ ہاں اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاحول رچ جائے اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے۔ یہی ہیں جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اُسکی حقیقت

اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں اپنی صفات بتاکر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ تم اپنے تئیں پاک مت ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہیں۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث میں ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اغلال ہیں۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دعا میں لگا رہے مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یوں بک بک کرنے کا نام نہیں بلکہ دعا تو مر رہنے کا مترادف ہے۔ ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا میں قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کراتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اہدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہیں اور دل میں ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان کھولیں یا کاشتکاری کا کام کریں۔ یہ دعا نہیں بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہیں کرتا پورے طور سے دعا میں محو نہیں ہوجاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرماتا ہے۔

فلاح کس نے پائی

قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔ یعنی نجات پاگئے فلاح پاگئے وہ لوگ جو اپنی دعا میں خشوع سے کام لیتے ہیں۔ یعنی جو گریہ زاری کرتے ہیں۔ پگھل جاتے ہیں محو ہوجاتے ہیں ان کے لئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دھندوں سے رستگاری ہے۔ انسان کے دل میں دو محبتیں نہیں جمع رہنی چاہئیں ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُون ۔ این خیال است و محال است و جنون

جہاں دنیا کی محبت ہو وہاں خدا کی محبت بھی ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ

والذین هم عن اللغو معرضون۔ سب لغوؤں کی ماں دنیا۔۔ تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہی فلاح پاتے ہیں۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ دے دکان نہ کرے دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہیں۔ جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت میں ایک دم کے لئے بھی ہمیں نہیں بھولتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیادار نہیں کہلاتا۔ بلکہ دنیادار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو پس فلاح یافتہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ کی محبت جب کمال کو پہونچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔

قاعدے کی بات ہے کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتا ہے اور بدفعل سے دوسرا بدفعل پیدا ہوتا ہے۔ انسان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گند سے نجات پالی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جھکا خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا درجہ کمال تک پہنچانا ہے

زکوٰۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے

والذین هم للزکوٰة فاعلون اور جو خدا کے رستے میں صدقات وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ عن اللغو معرضون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے۔ تو خدا کی راہ میں دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبت دل میں جاگزین ہو تو قارون کا خزانہ بھی کفایت نہ کریگا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ میں دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزاروں دنیادار ایسے ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے اگر وہ دیں تو غرباء قحط سے بچ رہیں۔ زکوٰۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مالوں پر بھی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب بھی دنیا کی محبت نہیں دینے دیتی۔ ہزاروں امیر ہیں ان میں سے بعض اگر دیتے ہیں تو وہ اپنے خزانوں کے حساب سے نہیں دیتے یہ قوت زکوٰۃ دینے کی۔ لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوٰۃ دینے کا نتیجہ

اس سے آگے۔ والذین هم لفروجهم حافظون۔ فرمایا۔ یہ نتیجہ ہے مالوں کی زکوٰۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ میں فدا ہوگیا ہے۔ کہ اس کی راہ میں اپنے مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بیوی پر بدنظر ہی نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائز کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کریگا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے

پھر فرمایا والذین هم لاماناتهم وعهدهم راعون۔ دیکھو جب اول درجے کی نیکی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو چھوٹے گناہ خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کروگے۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سینہ ایسا شرح ہوگیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بھی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق میں دست اندازی نہ کی تو جو حق اس کے ذمے ہیں ان میں کب کوتاہی کریگا۔ ضرور ہے کہ ان کی پوری محافظت کریگا۔

محافظت صلوٰۃ سب نیکیوں کی جڑ ہے

آگے فرماتا والذین هم علی صلوٰتهم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازوں کو پابندی سے گذارتے ہیں اور ان کو کسی حالت میں نہیں چھوڑتے نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

مین سنے جن وانس کو عبادت کے لیئے پیدا کیا سب حقوق سے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کریگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ بلاؤن سے محفوظ رہیگا۔ مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہین کہ معمولی طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکرین مارلیں یہ نماز نہین بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز ہو جائے کہ پگھل کر آستانہ احدیت پر بہ نکلے بس اس حالت کا نام نماز ہے۔ نماز کی اللہ کو ضرورت نہین۔ واللّٰہ غنیٌ عن العالمین۔ اس مین بھی ایک راز ہے کہ اللہ جو کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی بھلائی کے لیئے ہے سب سے بڑی بہبودی تو خدا سے تعلق پیدا ہو جانا ہے جب یہ ہو تو پھر خواہ تمام دنیا دشمن ہو جائے کچھ بھی اس کا بگاڑ نہین سکتی وہ خدا تعالےٰ اس ایک کے لیئے لاکھون کو فنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے جو اسکو نماز پر فرض کیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمت ہے۔ کہ نماز ایسی چیز ہے۔ جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرۃ بھی سنور جاتی ہے۔ مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو خطرے ہی مین ہے۔

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے مین۔ کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان عمل نہ کرے۔ دل حضور نہ ہو۔ تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے مین بہت خوبصورت اور خوش نما مگر باطن دکھ دینے والی زہر سے پُر۔ اسی لیئے فرمایا۔ فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوتہم ساھون۔ یعنی ان نمازیون کے لیئے بھی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز کی حقیقت سے بےخبر ہین۔ نماز کی حقیقت یہی ہے۔ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کی کل نافرمانیون سے بچتا رہے۔ نماز تو اسی کا نام ہے مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار مین نہین۔ پس دعا مین لگے رہو۔ صبح و شام دعا کئے جاؤ۔ تا تم پر رحم کیا جاوے اور یہ حالتین میسر آئیں۔ آج کل دن بڑے ردی آتے جاتے ہین۔

خطرناک دن آنیوالے ہین

جو باتین مجھے معلوم ہین اگر تمہین معلوم ہون اور جو یقین ہے مجھے خدا تعالےٰ کے کلام پر ہے۔ اگر تمہین ہو۔ تو مین سچ کہتا ہون کہ تم ہر وقت روتے رہو۔ ایک ہولناک زلزلہ آنیوالا ہے جو بغتۃً آئے گا اور خدا تعالےٰ اپنی پوری تجلی دکھائیگا۔ دیکھو ابھی کل پرسون بھی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے واسطے کہ اللہ تعالےٰ کی انذار کی باتین نرمی سے شروع ہوتی ہین۔ دیکھو حضرت موسےٰ کے زمانہ مین پہلے نرم نرم عذاب آئے۔ کہ حشرات الارض نکل آئے۔ خون پھیل گیا۔ قحط پڑ گیا۔ بھلا فرعون قحط کو کیا جانتا تھا وہ تماشہ سمجھتا ہوگا۔ کیونکہ قحط کا اثر تو غریبون پر پڑتا ہے۔ مگر اس کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک دن بطش شدید کا آنے والا ہے۔ جب اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل۔ ابتدائی منذرات سے ڈروگے تو نجات پاؤ گے۔ جب وہ وقت آگیا تو پھر سوائے رونے اور چلانے کے کیا کرسکتے ہو طاعون بھی ہولناک ایام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ایک ایسی سخت طاعون آئے گا جو پہلے کبھی نہین آیا۔ بلکہ ایک ایسی وبا آنیوالی ہے کہ اس کا نام بھی نہین رکھا جا سکتا۔

مومن وہ ہے جو عذاب آنے سے پہلے ڈرے

دیکھو تم سب کچھ سُن چکے ہو اس کی باتین سنکر نافرمان برداری کے راہ سے بچو۔ وہ سزا دینے مین دھیما ہے۔ اس کی رحمتین سمندرون سے بھی زیادہ مین مگر وہ شدید العقاب بھی ہے اس حالت مین جب انسان اس کے احکام نہ مانے۔ اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور جو قبل از نزول عذاب ایسا ڈرے کہ گویا اس پر آ پڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہو اور وہ بچایا جاتا ہے۔ مومن کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آگیا تو اس سے ڈرنا کیا سودمند ہوسکتا ہے پھر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے۔ مین نہین جانتا کہ اس مجمع مین کتنے دل ہین جو ان باتون سے ڈرتے ہین۔ مین دوبارہ کہتا ہون کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہین بدعملیون سے بچو تا بچائے جاؤ۔

مسیح کے دم سے مرنیکے کیا معنے ہین۔

انبیاء کی زبانی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے کہ آخری زمانہ مین مسیح موعود آئے گا اور جہان تک اس کی نظر جائیگی کافر مرتے جائین گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خواہ مخواہ ضد کرتے ہین اور اس کی توجہ کا نشانہ بنین گے وہ مرین گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔

عذاب کیون آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لیئے پیدا کیا اور مین دیکھتا ہون۔ کہ ایک دل مین بھی خدا کی عظمت نہین رہی۔ جو کچھ طاعت کرتے ہین وہ بھی رسم یا عادت کے طور پر۔ دیکھو امرتسر۔ لاہور کے بازارون مین سے کتنے اِدہر سے اُدہر اُدہر سے اِدہر گذرتے ہون گے دوڑے جاتے ہون گے مگر سب دنیا کے لیئے۔ تم پوچھ دیکھو کسی مین اسلام کی تڑپ نہین۔ جتنی تپش ہے۔ سب دنیا کے لیئے۔ جب یہ حالت ہے تو کیون عذاب نہ آئے۔

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دلون مین خدا سے تعلق نہین تو جوش عبادت کیا پیدا ہو انسان بیوی کے خوش کرنے کے لیئے ہزارون ٹکرین مارتا ہے کیا کبھی خدا کے خوش کرنے کے لیئے بھی ٹکرین مارتا ہے ایک بچہ مرجاتا ہے تو کیسا روتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہین جب خدا کے ساتھ کچھ تعلق نہین۔ تو خدا اس کے ساتھ کیا تعلق رکھے گا۔ کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ تمہین یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھ بھی تعلق نہین تو خدا کو بھی کچھ تعلق نہو گا۔ ایک حدیث مین ہے کہ اے جو میری طرف آہستہ آئے مین اس کی طرف تیز آتا ہون اور جو تیز آئے۔ مین دوڑ کر آتا ہون۔ گویا خدا اپنے بندے سے بھی سبقت کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بےپروا ہو تو پھر کیا۔

مسیح موعود ذوالقرنین ہے

مینے ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال قرآن مجید مین دیکھا تھا تدبر سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اس مین ہے وہ دراصل اسی زمانے کے لیئے بطور پیشگوئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ قصے سنانیوالا تو نہین جو قرآن مجید کو قصے سمجھے وہ میرے نزدیک مومن نہین۔ اسکی کوئی بات بھی حکمت سے خالی نہین ہوتی ذوالقرنین نے مغربی سفر کیا جہان کیچڑ مین آفتاب غروب ہوتے پایا اور مشرقی سفر کیا تو ایسی قوم کو دیکھا جہان ان پر سورج چڑھا ہوا ہے اور وہ دھوپ سے بچاؤ نہین کرسکتے۔ تیسری قوم وہ جنہون نے اسکی حمایت طلب کی اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنادے۔ اصل مین یہ مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے۔ ائمہ اہل بیت سے بھی ایک نے لکھا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہمنے بھی دنیا کی تمام رائج صدیون مین سے دو صدیون کو پایا ہے۔ اللہ نے پیشگوئی کے رنگ مین فرمادیا۔ کہ اس کا تین قومون سے سابقہ پڑیگا۔ ایک تو مغربی جو (یعنی انگریزی قومین) ۔ انہر سے مین مین اور پانی صاف نہین رکھتے یعنی ہدایت کے نور سے الگ ہین اور انجیل کی وحی کا پانی صاف نہین بلکہ اب تحریف و تبدیل سے کیچڑ کے مشابہ ہوگیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سایہ امام کے

نہیں یا وہ قرآن مجید سے کچھ فائدہ اٹھانا نہیں جانتے بلکہ جاہلیت میں مر رہے ہیں چنانچہ فرمایا۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ۔ تیسری بیماری قوم [illegible] ہے۔ یہ امام کے سایہ میں آ گئے اور چاہا کہ [illegible] آگے نہیں۔ یہ بیماری جائے

جماعت میں تزکیہ نفس کی ضرورت

لیکن ابھی ان کی ابتدائی حالت ہے تزکیہ نفس کی بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰها وقد خاب من دسّٰها۔ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ نفس کیا اور ذلیل و خوار ہو گیا جس نے اپنے تئیں خراب کر لیا۔

تزکیہ نفس کے معنے

تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق و مخلوق دونوں کے حقوق کی رعایت کرنیوالا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے وحدہ لا شریک اسے مانا جاتا ہے ایسا ہی عمل سے بھی مانا جائے اور مخلوق سے اس کے ساتھ برابری نہ کیا جاوے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی طور پر بغض نہ ہو تعصب نہ ہو شرارت انگیزی نہ ہو [illegible] ابھی تم [illegible] عداوت نہیں [illegible] ہوتی ہیں۔ ایک [illegible] کے حقوق ہی [illegible] میں [illegible] جن جاؤ گے اور [illegible] ہو جاؤ گے تو فلاح پاؤ گے انسان کا عیب [illegible] صاف نہیں [illegible] سے بھی نہیں جب تک خدا کا حق [illegible] کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا یہ بات سہل نہیں ہے ٹھیک بات ہے سچی محبت اور چیز ہے اور منافقہ اور دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگذر سے کام لے خدا کا یہ منشا نہیں کہ تم ایسے رہو اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائیگی۔

آنحضرت صلعم کی جماعت

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی انہوں نے بیشمار فتوحات پائیں مگر اس لئے کہ بنیان مرصوص واحد ہو گئے خانہ خدا اس کو کہیں گے جوبت خانہ ہو اس گھر کو بتوں سے صاف کرو تا یہ خدا کا گھر کہلائے۔ فرمایا۔ طھرا بیتی للطائفین والعٰکفین یعنی میرے گھر کو فرشتوں کے لئے پاک کرو انسان کا دل خدا کا گھر ہے یہ خدا کا گھر اس وقت کہلائیگا اور اسوقت فرشتوں کا

ہو اور گناہ بخشیگا جب یہ اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ بالکل پاک صاف ہو جبتک انسان کا دل صاف نہ ہو اسکی عملی حالت درست نہیں ہو سکتی دیکھو وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو ایسا نہ ہو کہ پوری مخالفت دنیا سے بھی ہو اور دین بھی خالی۔ پہلے جاؤ گے کیا معلوم کون اٹھیگا سو تا موتی تک راضی رہے تو خشوع و خضوع سے کام لو۔

توبہ کے کیا معنے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنی توبہ کرو جیسا کہ حق ہے توبہ کرنیکا توبہ کے معنے ہیں رجوع کرنا [illegible] سے توبہ [illegible] کرنا کچھ فائدہ نہیں [illegible] ایک لفظ منہ سے کہنے سے [illegible] جاتی ہے [illegible] نہیں [illegible] کی جگہ [illegible] ہے۔ وہ حقیقی توبہ نہیں ہے۔ جو ایسا [illegible] آخرت جانا ہے [illegible] دل میں رجوع [illegible] کرنا [illegible] کی عملی حالت [illegible] بہت دور ہو گیا [illegible] توبہ قبول نہیں [illegible] گذشتہ گناہ بخشیگا وہ فرماتا ہے [illegible] المتطہرین توبہ [illegible] اور [illegible] کوشش [illegible] جاتی ہیں خدا تعالیٰ محبت رکھتا ہے

توبہ اور استغفار

دو قسم کے آدمی ہیں ایک تو وہ [illegible] خدا کی طرف کامل رجوع ہو گیا دوم متطہر [illegible] کو چاہتا ہے یعنی ایسے لوگ جو چاہتے ہیں [illegible] کے لئے زور لگاتے ہیں۔

نفس کی تین قسمیں

نفس کی تین قسم ہیں۔ نفس امارہ۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء یہ نفس تو سوائے بدی کے کچھ اور چاہتا ہی نہیں اسکو خبر ہی نہیں ہوتی کہ شیطان امارہ کی تعلیم سے انسان تمام برے کام کرلیتا ہے ہر قسم کی بدی کو شیر مادر کی طرح اختیار کر لیتا ہے جیسے ایک شخص کو دیکھا کہ بارہ آنے کے لئے ایک بچہ کو جان سے مار دیا۔ حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است۔ گر تواند شد مسیحا سے تواند خر شدن۔ پس دوسری قسم نفس کی لوامہ ہے جو اگر بدی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر خود ہی اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے تیسری نفس مطمئنہ ہے یعنی نفس کی وہ حالت جب خدا کے ساتھ پوری تسلی پا لیتا ہے۔ اس میں کوئی اضطراب نہیں رہتا بس فیصلہ کر لیا کہ میں ہر حال میں خدا کے ساتھ ہوں جب تک انسان اس حالت تک نہیں پہنچتا وہ بڑی خطرناک حالت میں ہے

جسم کیساتھ روح کی فکر بھی ضروری ہے

انسان کو چاہئے کہ

جیسے اور امور کی فکر ہوتا ہے مثلاً کسی کے بدن پر جذام کا داغ نمودار ہو تو اسے آرام نہیں آتا اور پیش از وقت ایسی فکر لگ جاتی ہے کہ فنا ہو جائے کیا ہوگا لوگ یوں نفرت کریں گے یوں مجھ سے کنارہ کشی کی جائیگی ایسا ہی روحانی امور سے بھی ہو گیا جیسے جسم کی جذام کی فکر ہے کبھی روح کی بھی فکر کی ہے اس جسم کے جذام سے تو مرنے کے بعد خلاصی ہو جاتی ہے۔ مگر روحانی جذام تو ابد تک اس کے ساتھ ہے دنیا میں بھی تکلیف دہ اور آخرت میں بھی اس کا کچھ حد نہیں یہ کس قدر نا عاقبت اندیشی اور غفلت کیسی ہے و لمن خاف مقام ربہ جنتٰن جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو بہشت ہیں اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ اسے میری طرف آنے والو یہ نہ خیال کرو۔ دنیا مومن کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے بلکہ دنیا و آخرت دونوں میں اسے بہشت ملتا ہے جتنے انبیاء گذرے ہیں دنیا میں ہر طرح خوش و خرم اور اعلیٰ حیثیت میں رہے ہیں۔ اگر دنیا کو قبول کرتے تو کوئی انہیں [illegible] کی درست بھی نہ دیتا کیونکہ سادہ مزاج تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا ان کے تابع کر دی گئی خدا کرے کہ دیکھو کہ اگر ان راستبازوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا تو کیا نقصان اٹھایا۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ [illegible] ہی مین رستے میں پہلے سے کہا کہ تجارت کو جاتے مگر سپرد [illegible] ایمان لانے کا قصہ بھی عجیب ہے کہ شام سے واپس آ رہے تھے راستے میں ایک شخص نے خبر دی کہ تمہارے دوست نے نبوت کا دعوی کیا۔ وہ بیشک سچا ہے کوئی معجزہ طلب نہ کیا کیونکہ معجزہ وہ طلب کرتے ہیں جن کو تعارف نہ ہو جو لنگوٹیا یار ہو وہ کبھی طلب نہ کریگا۔ ناواقفیت ہی میں مشکلات پڑتی ہیں جب کسی کے اندرونی حالات سے آگاہی ہو تو پھر کوئی اعتراض دل میں نہیں آتا آپ یہ سنتے ہی نبی صلعم کے پاس گئے اور کہا گواہ رہو کہ میں آپ پر سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں کوئی معجزہ نہ مانگا سابقہ حالات ہی معجزہ ہو گئے اس وقت بے شک تکالیف اٹھائیں مگر آخر سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بیٹھے۔

ایمان کی جڑ حسن ظن ہے

حسن ظن ایک عجیب چیز ہے و ذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین۔ خدا تعالیٰ اپنے اعدا کو فرمائیگا کہ تم نے خدا سے بدظنی کی سو تو کسی پایہ نہ رہے تو تم تباہ ہو گئے اور مامور سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے

مامور من اللہ کی ہتک موجب عذاب الٰہی ہے

ایک پانچ روپیہ کا

چپڑاسی ہوتا ہے اگر کوئی اسکی ہتک کرتا ہے تو گورنمنٹ اس کی ہی سزا ولی کرتی ہے اسلئے کہ جس نے اسے بھیجا وہ عظیم الشان ہے اور سرکاری پروانہ کی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے تو کیا وہ خدا جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جسکی عظمت اور جس کے جلال کے مقابل میں کسی کا جلال نہیں کیا وہ اپنے فرستادہ اپنے رسول کی ہتک دیکھ کر خاموش رہتا ہے ہرگز نہیں ماموروں کی بے ادبی درحقیقت خدا کی بے ادبی ہے اور خدا رحیم وکریم ہے تو اس سے عذاب [illegible] نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس وصدہ کاری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فقط۔

کانگریس کا خاتمہ

چونکہ ہیئت ہماری سے روحانی ترقی ہوئی ہے۔ اور جیسے کہ عدم قانون قدرت ہے روحانی حالتوں میں بھی ایک خاص تغیر شروع ہوگیا۔ ایک طرف اگر روحانی انقلاب شروع ہوا تو دوسری طرف دنیاوی باتوں میں بھی ایک خاص حرکت کام کرنے لگی۔

ہندوستان کے رہنے والے جو سوئے ہوئے تھے خواب غفلت سے جاگے۔ اور اپنی بہتری کی تجاویز سوچنے لگے۔ اور بعض تدبیروں پر عمل شروع کیا مگر یہ کوشش ایسی ہی تھی جیسے کوئی گہری نیند سے یکدم جاگنے والا ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا اور بعض اوقات کچھ اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا ہے۔ چند تعلیم یافتہ اصحاب کے دلوں میں اپنی حقوق کی نگہداشت بلکہ ان کو وسیع کرنے کا جوش اٹھا تو ان کے واسطے انہوں نے ایک مجلس کی بنیاد رکھی جسے انڈین نیشنل کانگریس کہتے ہیں۔ اس کانگریس کی نسبت عام طور سے تو یہی مشہور کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان والوں کی طرف سے ہے۔ مگر عملی طور سے اس میں زیادہ تر حصہ لینے والے ہندو ہی ہیں مسلمانوں میں سے سوائے چند ایک کے کسی نے اس میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی کیونکہ انہوں نے اس میں اپنا کوئی فائدہ نہیں دیکھا بلکہ نقصان ظاہر معلوم کیا۔ ہندوؤں کی کثرت تعداد ——— بھی مسلمانوں کی کسی رائے کو باوقعت نہیں رہنے دیتی تھی اس لئے مسلمان اس سے عام طور پر الگ ہی رہتے ہیں۔

چونکہ دسمبر کا آخری ہفتہ اب کانفرنسوں اور کانگریسوں کا ہفتہ ہوگیا ہے۔ اس لئے امسال نیشنل کانگریس کا تیئسواں اجلاس بھی قرار پایا تھا جو گزشتہ ۲۶ میں پولیٹیکل مطلع صاف نہیں رہا اس لئے اکثر اصحاب کی نگاہیں اس کانگریس کے اجلاس کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ دیکھیں باہمی [illegible] وہ اپنی آئندہ جدوجہد کو کن اصولوں پر رکھتے ہیں اور ان کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کرتے ہیں۔

اور یوں بھی اس کے ممبروں کی طبائع جوش میں بھری ہوئی تھیں اس سے ان کی تیاریاں بھی زور شور سے کی گئی تھیں۔ مگر ہندوستان کا یہ مشہور بیڑہ بیچ سے پھوٹ گئے ہیں۔ ابتداء ہی سے نشوونما پا رہا تھا۔ دو سال کے عرصہ میں ابھار آگیا تھا۔ پایۂ کمال تک پہنچ کر پک گیا بلکہ پک کر پھوٹ نکلا۔ دو حصے ہوا کیونکہ جتنی مدد ہو [illegible] بعض سادہ مزاج ممبروں کو دھوکا دیتے رہا تھا۔ [illegible] پر شبہا وشنٹ کیا [illegible] قابلیت پیدا نہیں ہوئی [illegible] گورنمنٹ اپنا حق [illegible] اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ کانگریس میں دو قسم کے خیالات والے ممبر پیدا ہو گئے ایک کو ماڈریٹ کہتے ہیں۔ یعنی اعتدال پسند اور دوسرے کو ایکسٹریمسٹ یعنی انتہا پسند۔ اعتدال پسند وہ ہیں جن کا اصول بقول ان کے یہ ہے۔ کہ ہم لوگ ایسی خود مختاری اور آزادی کے طلبگار نہیں کہ برٹش گورنمنٹ سے کنارہ کش ہوں بلکہ اسی کے زیر سایہ رہ کر اس آزادی کے حصول کی باضابطہ اور صحیح وسائل سے کوشش وجدوجہد کرینگے جیسا کہ نوآبادیوں کو حاصل ہے۔ اور انتہا پسند وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اپنی حکومت کا کامل استقلام خود چاہتے ہیں انگریزی حکومت سے تجربہ سے بھر پایا ہے۔

اب دونو فریقوں میں پریسیڈنٹ کی نسبت جھگڑا تھا۔ علاوہ اس کے کام کرنے کے اصول میں جو فرق ہے وہ تو ظاہر ہے۔

پہلے ناگپور میں اجلاس کا خیال تھا مگر آخر صورت حال نے مجبور کیا کہ سورت میں اجلاس ہو۔ چنانچہ یہی تجویز پختہ ہوئی۔ اور اس کے قرارداد کے مطابق ۲۶ دسمبر کو اجلاس ہوا۔ سولہ سو کے قریب ڈیلیگیٹ موجود تھے جب ڈاکٹر راش بہاری گھوش صاحب کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کی تجویز پیش ہوئی تو غل مچنا شروع ہوگیا۔ بابو سریندر ناتھ بینرجی اپنی تقریر کا ایک فقرہ بھی نہ سن سکے ناچار اجلاس بند ہوا اور ۲۷ دسمبر کو پھر جمع ہوئے ڈاکٹر گھوش کرسی صدارت پر بیٹھ گئے اور اپنا ایڈریس پڑھنے کے لئے کرسی سے اٹھے ہی تھے کہ مسٹر تلک پلیٹ فارم پر آگئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر ان کو اجازت نہ دی گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناگفتہ بہ ہے۔ جوتوں میں دال بٹی کھینچا تانی جوتے پیزار ہوا یا کیا۔ مختصر یہ کہ تہذیب کا خوب نمونہ دکھایا گیا کچھ جوتے بھی چلے۔ بلکہ لاٹھیاں چلنے تک نوبت پہنچ گئی۔

بہر حال انہوں نے اخبار رفیق رڑکی رائے کو واقعات کے مطابق کر دیا جو لکھتا ہے کہ کیا یہی لوگ حکومت خود اختیاری کے طلبگار ہیں جو اس طرح بر سر اجلاس ایک دوسرے کی ذلت کے درپے اور انضباط کے اصولوں سے ناآشنا ہیں۔

کیا یہی لوگ پارلیمنٹ کی کامیاب چلائیں گے جنہوں نے کانگریس کے اجلاس کو کچہریوں کا مجمع بنا دیا لارڈ کرزن بالفاظ کہتے تھے کہ یہ لوگ تمام ہواسی کا پیالہ کرنے والا چاہتے تھے آخر اس کی یہ رائے سچی نکلی کہ بہ نسبت نوآبادیوں کے ہندوستان کے معاملات میں سلف گورنمنٹ قائم نہیں ہو سکتی اور اگر قائم کر دی گئی تو ہندوستان کی تباہی اس کا لازمی نتیجہ ہوگی۔ اور ہم پر الزام عائد ہوگا کہ ہم نے اس امانت کی محافظت نہیں کی ہمارے ہاتھ سے نکلتے ہی ہندوستان میں طوائف الملوکی پھیل جائے گی اور سلطنت تباہ ہو جائے گی۔

دیکھئے جو لوگ ایک معمولی مجلس کا انتظام نہیں کر سکتے وہ سلطنت کا کیا کریں گے۔

خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئی پولیٹیکل مجلس نکلی جس کا نام انڈین نیشنل کنونشن ہے اس میں اعتدال پسند لوگ شامل ہوئے۔ جس میں بارہ رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) جدید قانون انسداد مجالس باغیانہ کی مذمت ومخالفت (مبدد) معلوم نہیں اس کا فائدہ کیا ہے یہ قانون اسی وقت

جاری کیا جاتا ہے۔ جب ایسی مجلس کا وجود پایا جاوے

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

(۲) کارروائی جلاوطنی پر اظہار ناراضگی۔ (بدر) یہ بھی بالکل بے موقعہ اور فضول معلوم ہوتا ہے۔ اب تو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ تھا۔

(۳) ٹرنسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیا کی مخالفت

(۴) ہندوستان کے لئے نوآبادوں انگریزی کے نمونہ کی سیلف گورنمنٹ۔ (بدر) پہلے قابلیت پیدا کرو۔ پہر درخواست کرو۔

(۵) کونسل وزیر ہند مین ہندی اصحاب کے مقرر ہونے پر اظہار مسرت۔ ہندی عنصر کے اضافہ کی درخواست۔

(۶) جوڈیشل اور اگزکٹو اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ

(۷) سودیشی تحریک کی تائید (بدر) مگر موجودہ طریق قابل اصلاح ہے۔

(۸) تقسیم بنگال کی مخالفت۔ (بدر) یہ بہی بالکل بیجا ہے۔

(۹) ترقی تعلیم کی ضرورت۔

(۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم و تخفیف کی درخواست (بدر) بے امنی کی روح نکال ڈالو۔

بلاد اسلامی

(بدر کے کالمون کیواسطے مصری اخبارات سے ترجمہ کیا گیا)

۱۶۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ ہفتہ گذشتہ مین انگریزی سفیر کو باب عالی نے دربار مین باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان معظم کے حضور مین گفتگو ہوتی رہی۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ مقدونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی بیخکنی کے لئے کسی اچھے طریق کی بات ہوئی ہے۔

۲۹۔ دسمبر۔ آج باب عالی سے محکمہ حفظان صحت بحری کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ مکہ معظمہ مین مرض ہیضہ کے اور کہین بہی ہوئے تو اس سال حاجیون کو واپس ہونے کے وقت قرانتین مین کئی ایام تک ٹہرایا جاوے۔

مصر کے مقامات جرجا و قلیوبیہ اور سیوط مین مواشی مین دوبارہ طاعون پہوٹ پڑی ہے۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار کی یاد دلانے سے بالآخر خدیو مصر جامع ازہر کی اصلاح کے لئے بڑی توجہ مبذول فرمانے لگے ہین اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مقامات مقدس

غلاف کعبہ۔ المؤید کے دو پرچون مین غلاف کعبہ کے متعلق دو مبسوط مضامین شائع ہوئے ہین کہ بعض کی رائے ہے کہ کعبہ کو غلاف چڑہانا بدعت ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مین بہی کعبہ بغلاف تہا۔ آجکل قریباً اکثر مسائل فقہ مین گڑبڑ ہو رہا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھکر بدر کے کسی آیندہ نمبر مین درج کیا جاویگا۔

مرمت مسجد عمرؓ۔ باب عالی نے مسجد عمرؓ واقع بیت المقدس کے مرمت و فرش و زینت کے لئے حکم صادر فرمایا ہے مسجد کا سارا خرچ سلطان معظم اپنی جیب سے دین گے۔

حجاز ریلوے۔ حرمین شریفین مین ریلوے سڑک کے بچہانے کا کام شروع ہوگیا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آیندہ ماہ ربیع الاول مین مدینہ منورہ تک ریل پہونچ جائیگی اور مولود نبوی کے دن اس امر کے متعلق ایک جلسہ ہوگا۔

مصر کا اخبار صباح لکہتا ہے۔ کہ وہ فاصلہ جس کو حاجی لوگ بائیس دنون مین طے کرتے تہے۔ اس کو اب حجاز ریلوے کی برکت سے تین دن مین طے کرتے ہین۔

باب عالی سے ڈاکٹرون کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہین ان کی صحت کے متعلق بہت نگرانی رکہین۔

متفرق خبرین

کل دنیا مین ۴۳،۳۴۳ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار ہین۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۱۷ ہے اور اخبارات کے علاوہ ۷۴۷ رسالے ہین بمبئی سے ۱۵۸ اور پنجاب سے ۲۳۱ شایع ہوتے ہین۔

جدہ مین طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ قرار دی گئی۔

ویلیوپے ایبل کے لئے اب نئے فارم نہین گے جسمین فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ فلان شے حسب فرمائش بہیجی جاتی ہے اور فرستندہ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور پلندہ کی چیٹہی پر وی پی کا لفظ لکہنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر روپیہ ملنا چاہیئے۔ اور بائین کونہ پر اپنا نام و نشان۔

اضلاع پنجاب مین گہوڑون کے شمار کی کارروائی عنقریب شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب مین فوجی مطالب کے لائق کتنے گہوڑے موجود ہین۔

اپریل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جاوہ سے دو لاکھ ۴۲ ہزار سات سو ٹن ولایتی کہانڈ کی ہندوستان مین کہپت ہوئی۔

ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدہووال اور لودیانہ کے سٹیشنون کے درمیان دو پیسنجر ٹرینون مین واقع ہوا۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہین۔

ہندوستان و افغانستان کی سرحد کے اتصال پر والئی افغانستان سپاہیون کی تعداد مین اضافہ کر نیوالے ہین تاکہ بدمعاش اور لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لوٹ مار کرکے افغانستان مین داخل نہ ہو جائین۔

لالہ لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی معاملات سے تعلق رکہنے کا اعتراف کیا۔ حالانکہ آریہ ڈیپوٹیشن نے کالکا مین اس کی تردید کی تہی۔

بمبئی مین ایک وسیع مویشی خانہ کی چہت گرنے سے ۱۵۰ بہینسوں سے ۲۰ بہینسین مرگئین۔

بنگال ناگپور ریلوے پر لفٹننٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین گذرنے کیوقت جو ڈائنامیٹ کا حادثہ پیش آیا تہا ۲۰۔ دسمبر کو موضع نرائن گڑہ کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی تہے اور پہر موقوف کئے گئے تہے گرفتار ہوئے انہون نے اقبال کر لیا کہ ہمنے ہی یہ کام کیا۔ صرف اس لئے کہ کسی ٹرین کو صدمہ پہونچے اور قلیون کو پہنسایا جاوے۔

توہم پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس میل سے تعویذ لاکر اپنے بچے کو جب تک گہول کر نہ پلالین دودہ نہین پلاتے۔

جاپان مین تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہین اور ہندوستان مین ڈیڑہ کروڑ۔

لندن مین ایک کارخانہ مین گیس سے آگ لگ گئی قریب کے کارخانون مین پہونچگئی۔ آگ جلد بجہائی گئی کئی آدمی گم ہین۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دیگئی ہے۔

افغانی صوبہ خوست کے سرکاری حکام متصل کے علاقہ جدران کے رہنے والون کی شرارتون سے تنگ آگئے ہین اس لئے اقوام منگال۔ جاجی اور کشوار کے لوگوں کے جرگون کو بخدمت گورنر طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو فہمائش کی جاوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو نعمت اللہ صاحب گوہر سابق محرر دفتر بدر نے پہلے جلسہ تشحیذ الاذہان میں اور پھر حضرت اقدس کے حضور مسجد اقصیٰ میں پڑھی تھی۔)

خوشتر آں باشد کہ دلبران ✻ گفتہ آید در حدیث دیگراں

دار الامان قادیان

اہل دین کو بھی بڑی مدت سے تیری جستجو ‏ ‏ صوفی و مُلا میں بھی اکثر تھی تیری گفتگو
ڈھونڈتے پھرتے تھے شیخ و شاب تجھے کو بکو ‏ ‏ تھی بہت مشتاق تیری دیدۂ نظارہ جو
تو وہ عنقا تھی کہ تیرا کچھ نشان ملتا نہ تھا
تو وہ لیلیٰ تھی کہ مجنون نے تجھے دیکھا نہ تھا

تھا کوئی تجھ کو یمن کے جنگلوں میں ڈھونڈتا ‏ ‏ کوئی کہتا تھا تیری تعبیر ہے اُم القریٰ
کوئی روم و شام ہی میں تھا بھٹکتا پھر رہا ‏ ‏ جستجو میں الغرض تری ہر اک دیوانہ تھا
ہند کی طرف۔ آہ! لیکن آنکھ اٹھاتے ہی نہ تھے
ایسے بھٹکے تھے کہ سیدھی راہ پہ آتے ہی نہ تھے

کھائے غوطے مدتوں تک جب اسی گرداب میں ‏ ‏ مل گیا آخر نشان تیرا یہاں پنجاب میں
ایک ہل چل مچ گئی اسوقت شیخ و شاب میں ‏ ‏ ماہ کی ہو گیا منعکس تیرے آب میں
فخر موجودات عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحاب عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ نبیؐ ہاشمی کوثر کا جو مختار ہے ‏ ‏ جس کے دم سے چشمۂ توحید اب سرشار ہے
جملہ سرکاروں سے بڑھ کر جس کی اک سرکار ہے ‏ ‏ جسکی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے
سچ ہُوا فرمودہ اسکا مرحبا! صل علےٰ!
مجھ کو ہندوستان سے[1] ہے آرہی ٹھنڈی ہوا

ہند میں آئیگا مہدی رمز اسمین تھی یہی ‏ ‏ پیشگوئی تھی بڑی یہ احمدؐ مختار کی
اے مسلمانو! کیا غور اسپہ بھی تم نے کبھی ‏ ‏ سرور عالم کا صدقہ! ضد سے باز آجاؤ بھی
یاد رکھو۔ ورنہ اکدن تم پہ ایسا آئیگا
تم میں کا ہر آدمی ننگ بشر کہلائیگا

بخت پر نازاں ہو اپنے تو بھی اے ہندوستان ‏ ‏ تخت پر تیرے ہوا اترا کتھیا بزراجمان
آگیا آخر تیرا مہدی۔ مسیحائے زمان ‏ ‏ پھر بنے گا جسکے تو انفاس سے جنت نشان
سُن صدا بانگ جرس سے تو بڑی مدت سے ہان
تیز چل! آگے نکل جائیگا ورنہ کاروان

اے مثیل مکہ! اے دار الامان اے قادیان ‏ ‏ تیری خاطر بہ گئیں آنکھوں سے خون کی ندیاں
تیری خاطر ہیں جھیلی میں ہزاروں سُولیاں ‏ ‏ تجھ پہ قربان کر دئے میں نے سب آرام جاں
سہنے برسوں ہی تنک رو رو کے پایا ہے تجھے
مال و زر خویش و اقارب کھو کے پایا ہے تجھے

خون دل کھایا کئے ہم سیکڑوں برسوں تلک ‏ ‏ خونفشاں آنکھیں ہماری یہ رہیں برسوں تلک
چرخ تھا دشمن ہمارا اور زمین برسوں تلک ‏ ‏ ہمکو راتوں نیند آئی ہی نہیں برسوں تلک
تب کہیں جا کر ملی ہے تو ہمیں اے قادیان
مال ہے کیا چیز! کیوں تجھ پر فدا کر دیں نہ جان

ہم کہاں اور احمدؐ مختار کا دلبر کہاں ‏ ‏ مسجد اقصیٰ کہاں ؑ۔ محراب اور منبر کہاں
قادیان کے یہ سہانے دلکش منظر کہاں ‏ ‏ نور دین۔ احسن کہاں اور صادق مخبر کہاں
شکر تیرا میرے مولا ہم سے کیوں کر ہو ادا
خدمت مہدی کو تو نے آج ہم کو چن لیا

اب زمین اپنی الگ ہے، آسمان سب سے الگ ‏ ‏ جسم اپنا ہے نرالا اور جان سب سے الگ
بام مقصد اور ہے اور نردبان سب سے الگ ‏ ‏ ہے فقیروں کا نیا بھیس اور شان سب سے الگ
راہ و رسم اہل دنیا سے نہیں ہم آشنا
ہم وہ فانی ہیں نہیں جن کو کبھی مطلق فنا

تیرا ثانی کوئی قریہ آج دنیا میں نہیں ‏ ‏ آج ہے سکتے کے عالم میں لگاہ نکتہ بین
حق تو یہ ہے آج تو ہے قادیان کی سرزمین ‏ ‏ یثرب و مکہ سے رتبے میں ذرا بھی کم نہیں
آج یورپ اور امریکہ بھی ہیں تجھ پہ فدا
محو حیرانی کھڑا ہے آج سارا ایشیا

کون واقف تھا۔ ہے تو پوشیدہ ہندوستان میں ‏ ‏ اور ہے وہ گوہر نایاب تیری کان میں
جو کہ چمکیگا ستارے پر ترے اک آن میں ‏ ‏ بیسیوں جگہوں پہ جس کا ذکر ہے قرآن میں
جس کے دم سے پھر پھلے پھولیگا چمنستان ہند
ڈھونڈیں گے کپڑوں سے جسکی برکتیں شاہان ہند

جس کے دور عدل میں تیغ غزا چلتی نہیں ‏ ‏ شرک اور عیسیٰ پرستی کی ہوا چلتی نہیں
کالکہ سر ٹپکے مدد۔ اس کی ذرا چلتی نہیں ‏ ‏ ہو گئی ہے کند سیف چشتیا چلتی نہیں
کوئی بھی خنزیر روئے ارض پہ چھوڑا نہیں
ہے صلیب ایسی کہاں۔ اُسنے جسے توڑا نہیں؟

بھائیوں کی کیا کہیں ہم آہ! اپنی داستان ‏ ‏ لکھ نہیں سکتا قلم اور کہہ نہیں سکتی زبان
دیکھتے ہیں سینکڑوں ہی اپنی آنکھوں سے نشان ‏ ‏ چھوڑتے پھر بھی نہیں ہیں جہل اور نادانیان
کوچۂ اسلام سے ان کو ہوا آئی نہیں
ان کے آگے کچھ حقیقت میں مسیحائی نہیں

بعض اپنے زعم میں ہیں خیر خواہ اسلام کے ‏ ‏ دوست نادان بنکر ہیں عداوت کر رہے
بعض آزادی کی دھن میں ایسے متوالے ہوئے ‏ ‏ دھولی کے کتے ہوئے گھر کے رہے نہ گھاٹ کے
اِن بچاروں کو خبر کیا ہے چیز کیا اسلام ہے
ہے مسلمانی کہاں؟ اسلام کا اک نام ہے

اے عزیزو! قادیان کے یہ کرشمے دیکھ کر ‏ ‏ کیوں بُرائی کے نشے میں ہو رہے ہو بیخبر
نور دین سے جبکہ ہو جائیں منور بحر و بر ‏ ‏ خود بخود مل جائیگی تمکو بڑائی ارض پر
کام آئیگا نہ تیرے پالٹیکس اے مہربان
جب دکھائیگا خدا اپنے نو قہری نشان

حریت

[1] حدیث میں آیا ہے۔ مجھے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

[illegible]

ضرورت نکاح

۸- مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۹- محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹- گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰- میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل کے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ۱؎ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام بدا نکی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس وجہ سے یہ گراں رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب بھی مفت رہ جاتی ہے کیونکہ خریدار سوست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ جلد کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ کے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاختلاف بروشیعہ۔ سلاسل التعلیم قرآن کریم کی دعائیں منظوم احمدی کامن۔ جنتی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب یہ کتب بذریعہ ویلیو پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ ۔ اور کمیشن ارنگیگا کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ فٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست صد سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کی طرف متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۴؍

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گوریکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ا؍

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق سپرنٹنڈنٹ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ کے واسطے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۲؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ حضرت مولوی ... صاحب ... [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے ولایتی کاغذ پر مجلد عہ

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے۔ اس کے لئے ات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ا؍

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ثابت یا عارضی ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا۔ اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم

ممبر کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی** کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھک جاتے ہوں ان کے واسطے ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سیکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ از انجملہ سرمہ عجیب ۲ دھند۔ جالا سبل۔ خارش چشم۔ دمعہ۔ آنکھوں سے پانی بہنا اور پیچ پن اور ضعیف بصارت کے لئے بےنظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص نی کمی عار سفوف جریان ضعف کہنہ کیلئے عہ سفوف مفرح دماغ۔ دیرینہ فتور ہضم جیسے ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بے کل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور نم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی بکس عہ

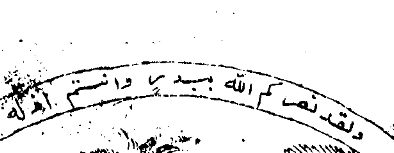
پتہ۔ خوشخط بعد حالات مفصل عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول رجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیرینگہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ





بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی بمعہ دنیوی اخبار للعہ
״ ״ بغیر ״ ״

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان ۔ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ ۔ بروز جمعرات

قیمت از معاونین صہ ۔ قادیان میں ہے

قیمت از غربا و طلباء غیر مذاہب ۔ گورنمنٹ

مورخہ ۱۱ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیة والسلام ۔ مطابق ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء

جلد (۷) ۔ نمبر (۲)

گر تو ہم با تو گرانی چہا در قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ ۔ افریقہ صہ

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

دس شرائط بیعت

اوّل ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ـ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ـ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ـ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ـ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوة محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوة میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔ سالانہ
خاص قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی سالانہ للعہ
مابعد ״ ״ ״ صہ
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق دنیوی سالانہ
فی پرچہ ״ ״ ״ ۲۰

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار کسی وجہ سے نہ پہنچے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید اخبار میں ہی دی جاویگی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی۔ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ ہدیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بنگر اے قوم نشانہا خداوند قدیر

حدیث کا یہ مضمون اکثر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جائینگے جب سے حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اٹھایا اسی نے نیچا دیکھا اور جو مقابل مین آیا اسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تکبر شکن شاہدون کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمربستہ ہین اور ہر طرح شوخی و شرارت سے پیش آنا یہان تک اخلاقی حدود سے بھی گذر جانا موجب ثواب سمجھتے ہین - اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت کرے اور دوسرون کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے -

چکوڑی ضلع گجرات مین ایک سجادہ نشین تھے - آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیون کا مذہب ہے - سہ

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت مین کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گذرتا ہے کسی مصاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے ابھی لکھدیا - کہ ان لوگون (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہین اور کچھ خلاف شرع الزامات بھی لگائے - کہ یہ لوگ ان باتون کے قائل ہین - اس بارے مین ایک کھلی چٹھی ان کی خدمت مین بذریعہ الحکم لکھی گئی کہ آپ ان باتون کو ہماری کتابون سے نکالدیوین بلکہ کتابین دیکر ایک خاص آدمی بھی بھیجدیا - مگر آپ نے مطلق توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم مین پڑھتے ہین - پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۰ - دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کا وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہو گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت فجارۃً واقع ہوئی - پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یادگار نہ رہا - اب اس [illegible] موت کو مد نظر رکھکر ہم پہلے تو انجام آتھم کو پڑھتے ہین جس مین اس گدی نشین کا نام بھی ان علماء و فقراء کی فہرست مین درج ہے جن کو مباہلہ کیلئے مدعو کیا گیا تھا پھر اسی کتاب میں یہ عبارت بھی درج پاتے ہین کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالون کی مجلسون سے الگ ہو - اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین -

پھر اشتہار تبصرہ مین (جسکی نسبت ارشاد ہے - کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ مین چسپان کرین) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہین "سو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنون کا آج مونہہ دیکھتے ہو پھر نہین دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام و نشان نہین رہیگا"

پھر یہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی مین جو پڑیگا وہ آخر کر پیسا جاویگا - یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہین گے -

تو واللہ ایک لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے -

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین -

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے، جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو - درخواستین معہ نمونہ خط و نقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئین -

نہایت ضروری - قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط و کتابت کرین وہ ضرور اپنی خریداری کا نمبر لکھین جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اس سے مراد رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہین -

جو صاحب خط کا جواب چاہئین - وہ جوابی کارڈ بھیجین ورنہ شکایت معاف - اخبار کی مالی حالت اس خرچ کو برداشت نہین کرسکتی -

۲ر جنوری کا پرچہ نہین چھپا

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ نہین ملا انکی خدمت میں عرض ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ حسب معمول نہین چھپا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ 〃	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ 〃	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۳
¼ 〃	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ 〃	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے - اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوسکیگی -

۲ - مینجر کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے - تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے -

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلے کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے - نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے -

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو - ۸ر فیصدی لیا جاویگا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی -

۷ - مینجر کا اختیار ہے - کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے -

۸ - ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین -

۹ - ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا -

۱۰ - اشتہار صرف آخری صفحون پر دئے جاوینگے - جہان جہان مینجر مناسب سمجھے -

ڈائری

القول الطیب

۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ایک دوست نے اپنا خواب بیان کیا جس میں یہ آیت بھی تھی - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً

فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقویٰ ہی ہے دیکھو یہ قحط جو بڑھتا جاتا ہے یہ بھی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کریں مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بار بار تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکھتے ہیں اور پھر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمربستہ ہیں نہ قرآن مجید ان کے ساتھ نہ احادیث ان کے ساتھ موجودہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت جتا رہی ہیں - غرض عقلی نقلی دو نو طریق سے یہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں - مگر پھر بھی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے - کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کرنیکا ہے - جو ہو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جو ان کے رہبر بنے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصود ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تھا بجائے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اکھاڑنے کے درپے ہیں -

۸ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پھر بھی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں اٹھاتے - بلکہ طرح طرح کے بیہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس النبا العظیم کی تحقیق بھی یہ کر سکتے ہیں جس پر اخروی زندگی کی بہبودی کا دار و مدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجھے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہونچائیں گی - دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھا لیتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - انما یتقبل اللہ من المتقین - یعنے اللہ ان کی عبادت قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے - کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں - قبلہ بھی ان کا وہ ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر پھر بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دیگئی تھی - ملعون ہوئے - کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار ہے غور کرکے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام ماموروں کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے لانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بھی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تھی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضا مندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے نماز روزہ کرنے کے بندر سور کہلائے - اس شخص نے عرض کیا حضور میں ایمان لایا - فرمایا - پھر توبہ و استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہونچ جاؤگے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں - آخر انہی مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور ابدال اور غوث ہوئے اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - نماز سنوار کر پڑھو دعائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کرینگے یاد رکھو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا - آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کرلئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ و انابت الی اللہ سے کرتے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہونچا دیتی ہے - یہ ہے تو سب کچھ ہے والسلام

۹ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شائد کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اسی سے ہدایت پا لے اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -

فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی (اسلام) سے پرانی ہے اور ان کے پادری اگلے پیرا ڈھول بجا رہے ہیں - مگر یہ آریہ ابھی تازہ تازہ دشمنی رکھتے ہیں - اس لئے زیادہ پر جوش ہیں مگر افسوس کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معترضوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ لکھتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے لکھا لکھایا اترا - بھلا جی وہ کس طرح اترا - دراصل مسلمان جو استعارے کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اترا ہے - اس کے غلط معنے اس نے کر لئے - مگر یہ طریق تقوے سے بہت بعید ہے -

۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء - جمعہ کے دن مرنا - مرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کئی دہریہ بھی اس دن کو مرتے ہیں - ان کا ہوش قائم اور چہرہ سفید رہتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں - مثلاً دق وسل - کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکھا کہ مریض کو کلمہ پڑھایا گیا اور یٰسین بھی سنائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - اور پھر وہی برے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبھی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑھنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

---

معذرت - بسبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار بجائے ۱۶ صفحہ کے ۱۲ صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے -

لیکچر لاہور کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کا تتمہ ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگر آنی چاہئیں نہ کہ دفتر بدر میں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خزینۃ العرفان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر

جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ میں کی

ابتدائے تقریر جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائیگا۔

زمانہ نازک ہے ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگوں کو سمجھا دیں کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے۔ اور وہ جلد آنے والی ہے جیسا کہ کل بیان کیا گیا تھا۔ طرح طرح کے پاسوں میں موتیں وارد ہو رہی ہیں۔ طاعون ہے۔ وبائیں ہیں۔ قحط ہے زلزلے ہیں۔

صبر کس طرح حاصل ہوتا جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں تو دنیا داروں کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا۔ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وتری الناس سکٰریٰ وما ھم بسکٰریٰ۔ تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ ایسے موقع پر بجز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں بجز تقویٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔ جب تک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں دنیا دار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالیٰ کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

مصائب کا آنا ضروری ہے دنیا کی وجہ ہی ایسی بنی ہے کہ اس میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گذرے ہیں ان میں سے کون دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہیں ہوئی کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا میں چارہ نہیں یہ دنیا کا لازمہ ہے۔ عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔

سئمت تکالیف الحیٰوۃ ومن یعش
ثمانین حولاً لا ابا لک یسئم

دنیا میں جس نے بڑی بڑی تکلیفیں دیکھی ہیں اور جو کوئی میری طرح اسّی سال تک جیتا رہیگا وہ لامحالہ بھی کچھ دیکھیگا دنیا کے مصائب تو دراصل چند روزہ ہیں کوئی جلد ہی مرا اور کوئی دیر سے مرا آخر سب نے مرنا ہے۔

تکالیف شرعیہ دین کے راہ میں دو قسم کی تکلیفیں ہیں ایک تکالیف شرعیہ جیسا کہ نماز ہے اور روزہ ہے اور حج ہے اور زکوٰۃ ہے۔ نماز کے واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا ہرج بھی کر کے مسجد میں جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں پچھلی رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان میں دن بھر کی بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ حج میں سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے زکوٰۃ میں اپنی محنت کی کمائی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے یہ سب تکالیف شرعیہ ہیں اور انسان کے واسطے موجب ثواب ہیں اس کا قدم خدا کی طرف بڑھاتی ہیں۔ لیکن ان سب میں انسان کو ایک وسعت دیگئی ہے اور وہ اپنے آرام کی راہ تلاش کر لیتا ہے جاڑے کے موسم میں وضو کے واسطے پانی گرم کر لیتا ہے بسبب علالت کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان میں سحری میں اٹھ کر خوب کھانا کھا لیتا ہے بلکہ بعض لوگ ماہ صیام میں معمول سے بھی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کرتے ہیں غرض ان تکالیف شرعیہ میں کچھ نہ کچھ آرام کی صورت ساتھ ساتھ انسان نکالتا رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ اور منازل سلوک جلدی سے طے نہیں ہو سکتے۔

تکالیف سماوی لیکن سماوی تکالیف جو آسمان سے اترتی ہیں ان میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ اور بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

ہر دو کا ذکر قرآن میں ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں۔ تکالیف شرعی کے متعلق پہلے سیپارہ میں فرمایا ہے الٓمّٓ۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین یعنی مومن وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہیں اپنی نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی صدہا وساوس آکر دل کو اور طرف پھیر دیتے ہیں۔ مگر وہ بار بار خدا کی طرف توجہ کر کے اپنی نماز کو جو بسبب وساوس کے گرتی ہے۔ بار بار کھڑا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تکالیف شرعیہ ہیں۔ مگر ان پر پورے طور سے بہرہ حصول ثواب کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی باتوں میں انسان غفلت کرتا ہے۔ اکثر نماز کی حقیقت اور مغز سے بے خبر ہو کر صرف پوست کو اوا کرتا ہے۔

تشریح تکالیف سماوی اس واسطے انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے سماوی تکالیف بھی رکھی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ یہ وہ مصائب ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھاری درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گذارا بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چوری ہو جاتی ہیں کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں کھیتی ضائع جاتی ہے یا اولاد عزیز مر جاتی ہے ہو جاتی ہے

قریب ہیں اولاد کو کبھی تھپکتے ہیں اولاد کیا [illegible]
مصیبت ہوتا ہے اکثر لوگ بچے کی گھبرا کر خدا سے شکوہ [illegible] کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کی خواہش [illegible] کہ بعض نادان اولاد کے مر جانے سے [illegible] جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کے لئے ایسی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس کے واسطے خدا کا ایک شریک بن جاتی ہے۔ بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ [illegible] بے ایمان بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ بھی اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ تو وہ ماں باپ کے واسطے [illegible] ہو جاتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ جب کسی پر مصیبت ہو اور وہ صبر کرے۔ تو جتنا صدمہ ہو۔ اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ وہ انسان کو اس واسطے تکلیف نہیں پہنچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر [illegible] بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں کہ انسان آگے قدم بڑھائے۔ صوفیا کا قول ہے کہ ابتلاء کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے۔

انبیاء اور رسل کس طرح بنتے ہیں

انبیاء اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے جو نرمی سے اور آسانی سے پوری ہو جائیں بلکہ ان پر بھاری ابتلاء اور امتحان وارد ہوئے۔ جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات نصیب ہوئے۔ دیکھو حضرت ابراہیم پر کیسا بڑا ابتلاء آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے اور اس چھری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا۔ مگر آگے بکرا تھا۔ ابراہیم امتحان میں پاس ہوا اور خدا نے بیٹے کو بھی بچا لیا۔ تب خدا تعالیٰ ابراہیم پر خوش ہوا کہ اس نے اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا بچ گیا ورنہ ابراہیم نے اس کو ذبح کر دیا تھا اس واسطے اس کو صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیم تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر کیا تو ان کو گن سکتا ہے۔ اسی طرح تیری اولاد ہو گی۔ [illegible]

[illegible] تو [illegible] صالح اولاد [illegible] گھڑی [illegible] ختم [illegible] خدا تعالیٰ کی طرف سے [illegible]

تقویٰ [illegible]

درحقیقت انسان [illegible] تقویٰ تب متحقق ہوتا ہے جبکہ اس پر کوئی مصیبت وارد ہو جب وہ تمام [illegible] ترک کر کے خدا کے پہلو کو مقدم کرے اور آرام کی زندگی کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کرے تب انسان کو حقیقی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح نری رسمی نمازوں اور روزوں سے نہیں ہو سکتی [illegible] مصائب کا آنا ضروری ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

اول جو عشق کا شیر کی طرح [illegible] اور [illegible] صدیق گذرے ہیں [illegible] انہوں نے معمولی امور سے ترقی نہیں پائی۔ بلکہ ان کے [illegible] کا راز اسی میں تھا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ [illegible] موافقت تامہ کی۔ مومن کی [illegible] اور اس کے [illegible] ہر حال قدم آگے بڑھاتا ہے۔

خدا وفادار دوست ہے

[illegible] اپنے سچے دوست کے ساتھ وفاداری کرتا ہے۔ تو کیا خدا جو رحمٰن اور رحیم ہے وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا سے ایسا پیار کرو کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف تو خدا کی طرف اختیار کرو۔ اور بچوں کی پرواہ نہ کرو۔

برکاتِ مصائب

مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔ اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنے والے کے لئے بڑے بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اپنے رسول کو خطاب کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہم کوئی

ـہ انگریزوں میں ہی ایک فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔

[illegible] اور اس کی [illegible] ان [illegible] حاصل [illegible] تعالیٰ کی طرف سے جو فانی بشارت [illegible] حاصل نہیں ہو سکتی [illegible] عہد [illegible] خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نشان دکھلاتا ہے وہ سب سے زیادہ [illegible] ہے اور اس سے ہدایت اور رستگاری حاصل ہوتی ہے۔

[illegible] کو خطاب

اب اس جماعت کو [illegible] سن لو اس بات کو سمجھیں کہ دو قسم کی [illegible] تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اول [illegible] ان کو برداشت کرو۔ دوسری تکالیف [illegible] کسی کو [illegible] طور پر ادا نہیں کر سکتے [illegible] کوئی بھاگ سکتا ہے۔ اس میں انسان کو اختیار نہیں۔ یاد رکھو انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے۔ کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مر گیا کسی نے دس بارہ سال اور گذار لئے۔ اس جگہ کی مصیبت کا خاتمہ موت کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں جب کہ قیامت حق ہے اور اس پر ایمان کا لانا ضروری ہے۔ تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف نہیں اٹھاتا وہ کیا [illegible] رکھتا ہے۔

مومن کی نشانی

مومن کی نشانی یہ ہے کہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضاء کے ساتھ اپنی رضاء کو ملا دے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں بعض عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایسی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔

ضروری نصیحت

یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو۔ کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ

ہو تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اُس پر کوئی مُصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کیواسطے آتے ہیں۔ ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مُصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنیوالی مُصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہونچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دُکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مُصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب رفع درجات کیواسطے ہوتے ہیں۔

موقع خدمت کو غنیمت سمجھو

حضرت ابراہیم اس بات پر رسدتے رہوتے نہ ہے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالے کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالے نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنا کرنے میں حاصل کی تھی۔ وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں

ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت

لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادة ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کیوقت عورتیں سیاپہ کرتی ہیں بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصے کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپہ کر رہی تھی۔ آنحضرة وہاں سے گذرے آپ نے اُسے فرمایا تو خدا سے ڈر اور صبر کر اس کم بخت نے جواب دیا کہ تو جا۔ تجھ پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرة صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبة الاولی۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی مُصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے خدا تعالے کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو بیحساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنیوالوں کے واسطے ہی مُقرر ہے۔

آج ہی اپنی اصلاح کر لو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خط راولپنڈی سے آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ چیخ اُٹھے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک مہینہ میں تین بار زلزلہ آ چکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالے دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دیگا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بُھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پا لیا ہے۔ وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سُنّت ٹل نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ رے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ

دین کی جڑ اس میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کیوجہ سے جیل خانہ میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے۔ کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابزنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے۔ اس کی دل جوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی رضا ضروری ہے۔

نماز میں وساوس کیوں آتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف سے رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے۔ کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

شیطان سے بچو

شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالدے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالے کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

حقیقت ثاقب

جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالے نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اُس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اُس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کیواسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کیواسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اُسے ہلاک کر ڈالے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہیں وہ ایسی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں مگر دراصل وہ خود ہنسی کے لائق ہیں۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی بھی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی اپنی وحی میں فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلة الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ ثاقب ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ شیطان بلند نہیں جاسکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غالب نہیں آسکتا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

استقلال چاہیئے

مومن کو چاہیئے۔ کہ استقلال۔ سے کام لے ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائیگا خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کے راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا سونہہ دکہا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

خوابوں پر ناز نہ کرو

ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہوگیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کہاتا ہے خواب تو چوہڑوں چماروں اور کنجروں کو بھی آجاتے ہیں اور سچی بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابیں آگئی ہیں اور وہ سچی بھی ہوگئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جادیں۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہیں بلکہ اس کی طپش اور بھی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اچھی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔

قابل تشفی حالت

انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عملی رنگ میں درست اور صاف ہو اس کی عملی حالت خود اُسپر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے

آجکل کے ملہمین

ہر ایک بات میں شیطان ایک موقع نکال لیتا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکائے چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ یہ ایک ابتلاء ہے جو ان پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ میں شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث النفس شروع ہوا۔ چراغ دین۔ الٰہی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہو گئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہی ہیں کا قدم اسی راہ پر ہے

اہل جماعت خبردار ہیں

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹالیں قیامت کے دن خدا تعالےٰ اُن سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دفعہ رات کو اس قدر عبادت میں کھڑے ہوتے تھے۔ کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہوں سے پاک ہیں۔ اس قدر محنت بھر کس لئے۔ فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

نا اُمید نہ ہو

انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہوئے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی نا اُمید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے نا امید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بُزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالےٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

ایک لطیف تمثیل

دیکھو۔ پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز بھی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو۔ پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک پیاس ہے۔ تو کہانا اور پینا بھی آخر مہیا ہوتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ جب کہ وہ سب مہیا کر دئے جاتے ہیں تو پھر روح کیواسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دئے ہیں انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پا لیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پا لیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائیگا۔

آفتاب نکل آیا ہے

یہ آخری زمانہ تھا اور تاریکی سے بھرا ہوا تھا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں تقوے کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا کہ ان مولویوں کا خاموش کرانا کیا مشکل تھا آپ ان سب کو بُلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا۔ میں نے کہا کہ ہمنے تو ان لوگوں کے تقویٰ پر بھروسہ کیا تھا۔ ہمیں

کیا معلوم تہا کہ ایسے نفسانی تبدسے نکلین گے یہ تو منبرون پر کھڑے ہوکر کہا کرتے تہے۔ کہ موسیٰ کہان اور عیسیٰ کہان ہمین کیا معلوم تہا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہون گے کہ گویا تمام دار و مدار اسلام کا حضرت عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔

ہلاکت شیطان کا وقت ہے، لیکن یہ لوگ جو چاہین سو کرین۔ اب تو خدا تعالےٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کردے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہو گا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے ہی حیات مسیح مین پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتہہ ہی شیطان بہی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریون کے ہان اور ان کے حامیون کے ہان بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتہہ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہین اور اسلام کی مخالفت مین ہرطرح کا زور دکہایا جا رہا ہے۔

ہند مجموعۃ المذاہب ہے، اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بسبب تار۔ ڈاک ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبرین آتی ہین۔ کثرت سے لوگ ادہر اُدہر آتے جاتے ہین۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس مین ہر قسم کے لوگ موجود ہین ایسے بہی ہین جو وجود باریتعالےٰ کے منکر ہین پہر بے قید لوگ بہی ہین جو کہتے ہین جو چاہو سو کرو پہر کتاب کے منکر برہمو موجود ہین انسان کے پجاری بہی ہیں پتہرون کو خدا ماننے والے بہی ہیں ایک لاکہہ سے زائد مرتد عیسائی موجود ہین سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنیوالے ہین۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تہا تو اب نیا بنا رہے ہین اور نہین جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی مین آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے کسی کی پرواہ نہین۔ غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کیواسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تہی عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہین۔ آریہ سماجی کہتے ہین۔ کہ کئی ارب سال کے بعد دنیا مین ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار ویدہی ہوتے ہین اور ہند مین ہی آتے ہین۔ اور سنسکرت کی ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشر کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہین۔ نہین معلوم۔ کہ پرمیشر ہندوستان پر ایسا کیون ریجہ گیا ہے اور باوجود اس کے ہندؤن کو ایسی ذلت مین کیون رکہا ہے اس وقت عیسائی بھی بادشاہ ہین مسلمان بہی بادشاہ ہین۔ بدھ بہی بادشاہ ہین مگر کہین آریون کی بادشاہی نہین معلوم نہین کہ پرمیشر کو کیون یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہان نیوگی لوگ رہتے ہین جو اپنی زندگی مین اپنی بیوی کیواسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہین کہ اس سے ہم بستر ہو اور اس کیلئے خوبصورت بچے جنے اور یہ ہی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پہر انسان کو بہشتی آتی ہے۔

آریون مین ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہین کہ آریون کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ انسان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر مکتی خانہ مین رہے اور پہر ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہان سے نکالا جاوے اور کتا سور بلا بنایا جاوے آریہ کہتے ہین کہ پرمیشر ہر ایک انسان مین تہوڑا سا گناہ بطور بیج کے لازماً باقی رکہہ لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ کہینچنے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجہہ مین نہین آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پہر سزائین ایسی مختلف کیون دی جاتی ہین کہ کوئی شیر بنایا جاوے اور کوئی بکری کوئی بچہو اور سانپ بنایا جاوے کوئی گہوڑا اور ہاتہی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جائے اور کوئی انسان پوتر۔ پہر انسانون مین کوئی مرد بنایا جائے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہو سکتا ہے۔

اس قدر جونین کیون بنین پھر یہ بہی آریون کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ مختلف گناہون کے سبب مختلف جونین بنتی ہین اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جونین ہین اُسی قدر گناہون کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف وید ہی ہے اس لئے وہ تمام گناہ وید مین مرکوز ہونے چاہئین لیکن جب وید کے احکام کو دیکہا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریون کے نزدیک بہی چند سو سے زائد نہ ہو گی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلون مین موجود ہین۔ کئی ہزار قسم کے کیڑے مکوڑے زمین پر رینگ رہے ہین۔ پہر درختون کے پرند اور سمندرون کے جانور جن کی گنتی ہی نہین یہ اتنی جونین کہان سے آگئین۔

کیا ہماری عبادت محدود ہے آریہ لوگ کہتے ہین کہ روحون کو بہشت مین کر نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑے گی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تہی ایسی محدود عبادت کا بدلا بہی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیئے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کرتے ہون گے اسلام مین تو یہ بات نہین۔ ہمارا خدا تو خدا کے ساتہہ ابدی ہے، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتہہ خدا کی عبادت نہین کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہین۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا جوا اپنے گلے مین ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمین وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت مین کوئی فرق نہین۔ ہم اُسی عبادت کے ثواب کو ساتہہ لے کر فوت ہوتے ہین۔ ہم اس کو محدود نہین کہتے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہین کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو۔ کہ نہ وہ روحون کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دے سکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے رو سے اس خدا کے بندے ہین جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے، ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنون کیواسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

افسوس بے قدرون پر افسوس ہے اُن پر جنہون نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانون پر بہی افسوس ہے۔ جن کے سامنے عمدہ کہانا اور ٹہنڈا پانی رکہا گیا ہے لیکن وہ پیٹہ دے کر بیٹہ گئے اور اس کہانے کو نہین کہاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس مین ہزارون آدمی داخل ہو سکتے ہین مگر افسوس اُن پر کہ وہ خود ہی داخل نہ ہوئے اور دوسرون کو بہی داخل ہونے سے روک دیا۔

یہ نفخ صور کا وقت ہے، کیا پہلے سے نہین کہا گیا تہا کہ آخری زمانہ مین ایک کرنا آسمان سے پہونکی جائیگی کیا وحی خدا کی آواز نہین۔ انبیاء جو آتے ہین وہ کرنا کا حکم رکہتے ہین نفخ صور سے یہی مراد تہی کہ اس وقت ایک مامور کو بہیجا جائیگا وہ سنا دیگا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کر سکتا ہے جبتک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگون کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہین خدا کے کام کبھی حبط نہین جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکھلائیگی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء ابتداء

سے دیتے چلے آئے ہین - خدا تعالےٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو - فقط -

(حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی - اگلے ہفتہ مین انشاء اللہ دوسرے صاحبان کی تقریرین درج اخبار کی جائین گی (ایڈیٹر)

اس دہوکہ سے بچو

ولایت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تہی کہ جو مجہے تین روپے (مثلاً) بہیجے تو مین اسے پانچ ٹکٹ بہیجدونگا - پہر وہ اپنے دوستون مین تین تین روپے پر فروخت کرکے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی مجہے بہیجے تو مین اُسے پندرہ روپے کی گہڑی بہیجونگا - ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کرین کہ کارخانہ سے پانچ ٹکٹ منگوا کر دوستون مین فروخت کرلین اور جو چیز چاہین منگوالین یہ ایک ایسا طریق تہا - کہ جس سے بعض بائع ومشتری دونو فائدہ مین رہتے بلکہ بائع تو مال مفت حاصل کرتا - اس لئے یہ بات اکثر لوگون مین مقبول ہوگئی - آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگرون نے بہی اس قماربازی سے فائدہ اُٹہانا شروع کیا اور دو دو آنے ٹکٹ کی قیمت رکہدی اور کچہہ اس طرح سے اپنے ایجنٹ مقرر کئے کہ شہر تو کجا دیہات مین بہی وبا پہیل گئی - جسے دیکہو وہ اسی دُھن مین ہے - یہان تک کہ دیہاتی عورتون نے بہی اس مین کافی حصہ لیا - جب یہ مرض ہمارے گردونواح مین پہونچا تو ہمنے انہین بہت سمجہایا - کہ دیکہو سوداگر تو اپنا گہر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگون کو اس مین بہت نقصان پہونچیگا - ایک تو جو مال وہ بہیجتا ہے - وہ بہی مول کے مطابق نہین - دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب سر پیٹ کر رہ جائین گے - افسوس بہت کم ایسے تہے جنہون نے اس وقت ہماری نصیحت کو مانا - مگر آخر جب نقصان اُٹہایا تو مانا - اس کے بعد ایک اور روحانی وبا پہیلی جس کے ذکر سے پہلے مین یہ بتلانا چاہتا ہون - کہ ولایت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یون کیا کہ اپنے ایجنٹ دوسرے شہرون مین اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بہیجدئے جو بازارون مین مختلف سوداگرون سے یہ پوچہتے پہرتے کہ اجی تمہارے پاس فلانے میکر کا فلانا مال ہے اور کچہہ خرید بہی لیتے - اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگوانے کی تحریک ہوتی - اب ہمارے بعض ہندی بہائی جائز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یون فائدہ اٹہایا - کہ ۱۹۰۷ء کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہین - ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کردی - ایک شخص سوداگر یا ساہوکار بن کر گیا اور کہا کہ مجہے ۱۹۰۷ء کے پیسون کی ضرورت ہے، جتنے ہون اکٹہے کردو اور خواہ ڈیڑہ پیسہ فی پیسہ لیتے جاؤ - یہ کہہ کر وہ خود تو چلا گیا اور پیچہے لگو پیسے فروخت ہونے - یہان تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہوا - اب کوئی پوچہتا نہین تحقیق نہین کرتا کہ آخر ان پیسون کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹہے باتین بناتے ہین ان پیسون مین غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالین گے - کوئی کہتا ہے نہین صاحب کسی مہاجن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس نے سب پیسے ہی خرچ کرنے ہین - غرض جتنے موہنہ اتنی باتین اور پیسے برابر فروخت ہو رہے ہین جب اس عیار نے سمجہا کہ اب یہان پوری مانگ پیدا ہوچکی ہے تو اپنے دوسرے ساتہی کو کچہہ پیسے دیکر بہیجدیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کرکے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچہے ہاتہ ملتے موہنہ تکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر - یہ بات فرض نہین بلکہ کئی شہرون اور اکثر دیہات مین ایسا ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے اس لئے اپنے احمدی بہائیون کو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دہوکہ مین نہ آئین - مذہبی طور سے بہی ایسی بیع حرام ہے - دیکہئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر چلے وہ ان دہوکون مین آکر سیکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہین بنتا مین نے جب اپنے قرب وجوار مین اس وبا کو پہیلتے دیکہا - تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب مین کہتے - اجی ہمین کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دو آنے لینے ہین نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو - یہ ناعاقبت اندیشی وحماقت وعدم ہمدردی کی انتہا ہے جو بعض انڈیا کے رہنے والون مین پائی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے -

دیانتداری

یا تو وُہ زمانہ تہا کہ دیانت وامانت ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی جاتی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکہتے ہین تو اسے غیرمعمولی طور سے اخبارون مین درج کیا جاتا ہے - اخبار ایمپائر مین چہپا ہے - کہ ایک ۵۰ سالہ بنگالی بڈہا رات کے وقت پولیس سٹیشن مین گیا - اور نَو آنے اپنے اس بیان کے ساتہہ جمع کرائے کہ یہ ستر برس ہوئے - سڑک پر ایک کاغذ مین لپٹے پڑے مجہے ملے تہے - پولیس افسر حیران رہگیا - اسکی حیرت بجا تہی اگر یہ دیانتداری کیوجہ سے ہے تو اس سے پہلے ستر برس اس نے کیون اطلاع نہ دی -

پین اسلامک سوسائٹی

اس سوسائٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیان پہیلی ہوئی تہین حال مین اس کے مقاصد چہپے ہین - جو یہ ہین -

۱ - عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی - معاشرتی - اخلاقی اور دماغی ترقی مین ساعی ہونا -

۲ - مسلمانان عالم کے سوشیل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز و ذریعہ قائم کرنا -

۳ - مسلمانون مین اخوت اسلامی کو ترقی دینا اور ان مین باہمی راہ ورسم بڑہانا -

۴ - غیرمسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانون کے متعلق تعصبات کا دفع کرنا -

۵ - اپنے حدامکان تک ہر مسلمان کی خواہ دنیا کے کسی حصہ مین ہو - کسی تکلیف کیوقت جائز اعانت کرنا -

۶ - غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانون کے لیے سہولت پیدا کرنا -

۷ - بذریعہ تحریر وتقریر اسلام کو مقبول عام بنانا -

بات تو ٹہیک ہے - مگر شائد اس کے ممبرون کو یہ معلوم نہین کہ اخوت واتفاق وہمدردی پیدا کرنے اور اظہار دین کا طریق سنت اللہ مین یہ ہے کہ یہ سب مامورمن اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرورہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے روح پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے -

حجاز ریلوے

۱۰ محرم تک امید کیجاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی تیار ہوجاویگی اور شامی قافلہ انشاء اللہ اسی پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہوچکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فاصلہ قریباً پانچ منزل ہے اِدہر مکہ معظمہ سے جدہ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونو طرف کام شروع ہونیوالا ہے ۲ شوال کو ایک جلسہ بہی مدینہ مین اس کیمتعلق ہوچکا ہے جس مین اراکین شہر مع مشائخ وعلماء وحکام سب شامل تہے - ہمین اس لائن کی تیاری سے ایک خاص مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف واذا العشار عطلت کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے

انتخاب الاخبار

سید کرامت حسین صاحب مشہور و معروف بیرسٹر ہائیکورٹ الٰہ آباد کے قائم مقام جج مقرر ہوئے (مسلمانون کو مبارک)

لائل پور کے زرعی کالج کے باقاعدہ طور سے کھولے جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تہی)

آجکل علماء اسلام مین یہ سوال چل رہا ہے کہ فونوگراف مین قرآن مجید کا بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرنسوال مین ہمارے اہل وطن سخت آزمایش مین بیان کئے جاتے ہین جو نہین رہنا چاہتے وہ مساجد کے اثاث کو فروخت کرنے کی فکر مین ہین۔

وقف اولاد کے جواز کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینیر وسط ایشیا کی روسی ریلوجات کو براہ کوئٹہ و چمن ہندوستان کی ریلوے لائنون سے ملا دینے کا خواب دیکھ رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ کلکتہ سے لندن نو دن مین پہونچا جاسکیگا (انگریزی و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا خیال نہین)

علاقہ بابل مین ایک نیا شہر کہودا جارہا ہے سب سے پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر ۲۷۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)

لاہور سے میلا اٹھانے کیلئے چھکڑے موقوف اور دستی گاڑیان جاری (اچھا ہوا)

آئے دن ریلون کے ٹکرانے اور مسافرون کے بے نام ونشان پایا جانے پر یہ تجویز پیش کی جارہی ہے کہ ریلوے مسافرون کی اسم نویسی کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو۔ (اچھی بات ہے مگر اس کا گھسنا اور لگانا دردسر یہ بھی تو ہے)

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے واپس آنیوالے ہندیون کا جو روپیہ کلکتہ مین دیا گیا اس کی تعداد (۸،۲۰۳۶) ہے اس مین زیور اور اپنے پاس کا روپیہ شامل نہین۔ (السفر وسیلۃ الظفر)

چنسورہ (بنگال) کے ماڈریٹون نے مسٹر تلک کا پتلا بناکر جلایا (حماقت)

کوہ پارسا ناتھ کے ایک حصہ پر بنگلے بننے کی تجویز اہل جین کی ناراضی کا موجب ہورہی ہے ان کے خیال کے مطابق جوتے پہنکر جانے اور شراب وگوشت کہانے سے پہاڑ بہرشٹ ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یوگانتر کے ایڈیٹر پر پہر مقدمہ بنا۔ مشہور تہا کہ روپوش ہے مگر وہ حاضر ہوگیا۔ وہ ایڈیٹر پہلے شکار کرا چکا ہے (باتون سے نہین مانتے)

اپریل تا نومبر ۱۹۱۰ء کے ریلوے آمدنی کا اندازہ ساڑہے تیس کروڑ کیا گیا ہے (تہرڈ کلاس مسافرون کے لئے آسائش کے اسباب بہم پہونچانے کے لئے توجہ طلب ہے)

صرف پنجاب سے براہ کراچی ۲۰،۶۹۵۹۱ ہنڈرویٹ گندم گئی (قحط کیون نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہوگئی ترمیمات کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڈلیٹر آفسون سے پانچ لاکھ کی مالیت کی ہنڈیان اور نوٹ اور سکے لاوارث ملے (ابنائے ملک پتہ لکھنے مین احتیاط رکہین۔

مہم تبت کے تاوان کی تیسری قسط گورنمنٹ چین اداکرنیوالی ہے (اکڑبازی کا خمیازہ)

رہن بالقبض کی میعاد ۶۰ سال تہی اور ہے۔ مگر کفالتی دستاویزات کی میعاد بہی ہائیکورٹ الٰہ آباد کے ایک فیصلہ سے ۶۰ سال سمجہ لیگئی تہی۔ اب پریوی کونسل نے طے کردیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکارون مین پریشانی)

شکایت عدم رسی اخبارات ڈاک خانہ کے حکام کی پوری توجہ کو چاہتی ہے۔

ناروے والون نے بیکارون سستون کیلئے خوب قانون نکالا کہ زبردستی کام پر لگایا جاوے) افتادہ زمین کے وسیع قطعات کی جوڑدگی مبارک)

۷۰ سالہ بوڑہے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لنڈ سے چیکاگو تک ۱۲۳۴ میل پیدل سفر کیا

۷۰ سال کی عمر مین مسٹر مارک نے ۶ ہزار میل کا سفر کیا۔ (نتیجہ ورزش)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابون پر بجائے ۱ر کے ۲ر فی گیلن محصول لگا دیا (پینے والے پہر بہی پیئن گے)

بجائے نوے لاکھ کے قریباً ۶ لاکھ گندم کی کاشت پنجاب مین خشک سالی کا بہاری ثبوت ہے۔ (بارش مبارک)

موضع دیالپور (ڈیرہ اسمٰعیلخان) مین بڑا بہاری ڈاکہ پڑا ساہوکار اور اس کے رشتہ دارون کو قتل کرکے تیس چالیس ہزار روپے لیگئے۔ سرحد یاغستان پچاس میل ہے۔ صرف چہ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سو میل کا سفر حیرت انگیز ہے۔ (کیون نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) مکہ مین وبائے ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاولپور۔

مال گاڑیون مین سے مال تو چرایا ہی جاتا تہا۔ اب گارڈ کی بہی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدہی رات کو کانپور کو روانہ ہوئی۔ کاریگ وان مین آکر گارڈ گم ہوگیا دوسرے روز اس نے بیان کیا کہ مجھے آدمی باندہ کر لیگئے تھے۔

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آئندہ ایڈیٹران اخبارات کو مقدمات فوجداری مین ہتھکڑی نہ پہنائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص خطرہ نہو۔

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ

یہ کتاب ابہی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت مین بطور اختصار لکہا گیا ہے۔ اس مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان ملت کے پانسو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم و بدر مین سے لیکر ترتیب وار چہاپے گئے ہین جن مین سے قریباً ساڑہے چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے اور چند فاضل امروہی کے ہین۔ احمدی جماعت کے لئے ایسی کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تہی۔ اس مین علماء کے اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کن فتوے درج ہین۔ اس کتاب کی تین جلدین ہین۔ پہلی جلد مین مسائل وضو و تیمم و نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ۔ اور دوسری جلد مین مسائل نکاح و تعدد ازدواج وطلاق و رہن و تجارت وغیرہ اور تیسری جلد مین حقیقت ایمان وحقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے حجم تینون جلدون کا ۳۳۲ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت تینون جلدون کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے سارے مضامین کی فہرست علیحدہ بہی چہپی ہے مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی تینون جلدین بصیغہ وی پی بقیمت عہ مولوی محمد فضل خان احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی سے ملسکتی ہین۔

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے۔

مینے مجموعہ فتاویٰ کی تینون جلدون کو پڑہا ہے اس مین اختلاف تو ہین مگر کتب فقہا کے دیکہنے والے کتب احادیث کے مطالعہ والے جانتے ہین کہ خفیف جزوی۔ یہ اختلاف کیا وجود رکہتا ہے۔ بہرحال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔

نور الدین

ترکیب بند

(جو ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے دردناک آواز سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پڑھی)

در مدح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بند اوّل

اے مہدیٔ زمان و مسیحِ پیمبرم
نقدِ دلم بگیر کہ عشقِ تو مے خرم

ہست آرزوئے دل کہ بعشقِ تو جان دہد
مقصودِ جان ہمین کہ براہت رود سرم

حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است
مہجوریٔ تو اے شہِ والا بخاطرم

استادہ ام بعذرِ گناہِ مفارقت
افتادہ بہرِ عفو عطائے تو بر درم

تاریکیٔ ضلال درونم سیاہ کند
پروانہ وش بشمعِ رخِ انورت پرم

جانم گداخت از غم و اندیشۂ معاد
باشد کہ گل شود زنسیمِ تو اخگرم

باشد کہ یک نظر بسوئے زار بنگری
باشد کہ ساعتے رخِ پاکِ تو بنگرم

من ہدیۂ سلامِ پیمبر رسانمت
تو سایۂ عطوفت و شفقت بگسترم

اے مقتدائے امتِ احمد شفیعِ خلق
اے شہسوارِ دینِ متینِ منورم

دامانِ تو گرفتہ بدستِ تو دادہ دست
گویم بصدقِ دل کہ غلامِ تو کمترم

آوارہ بودم و در دولت شناختم
مقصودِ جان و قبلۂ حاجات ساختم

بند دوم

دیوانہ وار سوئے سرائے تو آمدم
اے دلربا بہ من بہوائے تو آمدم

از فرطِ ہجر و طولِ زمانِ مفارقت
شرمندہ دل بشوقِ لقائے تو آمدم

درماندہ و نزار و مریضِ شکستہ دل
با صد امید بہرِ دوائے تو آمدم

چون طالبِ رضائے خداوندِ عالمی
زین رو بجستجوئے رضائے تو آمدم

رائت فرازِ عسکرِ احمدؐ توئی شہا
بہرِ پناہ زیرِ لوائے تو آمدم

چشمم چو سرمہ سائے سوادِ رقیم است
پروانہ وش بشمعِ ضیائے تو آمدم

چون آفتابِ صدق و ذکائے رسالتی
چون ذرہ پیشِ مہرِ عطائے تو آمدم

تو پیشوائے امتِ احمد رسیدۂ
لبیک بر زبان بصدائے تو آمدم

ختم الرسل جنابِ محمدؐ مدیحِ تست
من کیستم کہ بہرِ ثنائے تو آمدم

برلب ثنا و در دلِ مضطر صد آرزو
با چشمِ تر حریصِ دعائے تو آمدم

اے ماہِ من بچشمِ عنایت ببین مرا
بہرِ دعائے خیر بخلوت نشین مرا

بند سوم

تو پاسبانِ امتِ احمد رسیدۂ
در گلستانِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو ملہمی و کام و زبانت شفائے دل
شہدِ علوم وحیِ نبوت چشیدۂ

حیران طیورِ قدس ز بالا پریدنت
بر ذروۂ سمائے رسالت پریدۂ

با تو مسابقت چہ مجالِ دلاوران
ہمہ را گذاشتی تو چہ چابک دویدۂ

آنکس کہ دستِ جور بقرآن دراز کرد
باصد عتاب دست و زبانش بریدۂ

آنکس کہ ہرزہ گفت بشانِ رسولِ پاک
آن را ہزار پردۂ عصمت دریدۂ

ہموارہ آشیانِ تقدس مقامِ تو
پیوستہ بوئے عطرِ طہارت شمیدۂ

آیاتِ صدقِ تست بر ارض و سما پدید
آوازۂ ظفر ز ملائک شنیدۂ

روحِ تو شرحِ حسن و جمالِ محمد است
کز غرفۂ بروزِ نبی سر کشیدۂ

ہموارہ ہمرکابِ تو صد نصرتِ خدا است
دشمن بپا ستادہ مقابل ندیدۂ

فتح و ظفر بہ پیشِ تو چاکر ستادہ اند
گردنکشان بپا سرِ طاعت نہادہ اند

بند چہارم

برتر ز عقل و فہم بلندیٔ شانِ تست
عرشِ عظیم حضرتِ ایزد مکانِ تست

تو فاتحِ خزائنِ اسرارِ مصحفی
مفتاحِ صد علومِ حقیقت بیانِ تست

تو شہسوارِ دینِ متینِ محمدی
فتح و ظفر ز لشکرِ چابک عنانِ تست

افنارِ منکران و ہلاکِ معاندان
برہانِ راستی و ظہورِ نشانِ تست

آمادہ بہرِ جنگِ عدوئے پیمبری
حکمِ قضا، غریفۂ سیفِ زبانِ تست

انفاسِ پاکِ تست حیاتِ خدائیان
بدتر ز مرگِ تلخ پئے دشمنانِ تست

اصلاحِ قوم و نصحتِ اسلام و عونِ خلق
تکریمِ مصطفیٰ ہمہ مقصودِ جانِ تست

کشفِ رموزِ حکمت و علمِ کتابِ حق
اعجازِ انبیا ہمہ نعمائے خوانِ تست

صد گوہرِ نکات بہ ریزی بیک سخن
حقا کہ کانِ لعل و جواہر دہانِ تست

تبلیغِ امرِ ایزد و توحیدِ ذاتِ حق
پیشِ شہنشہانِ جہان ارمغانِ تست

حق گو و حق نما و شجاع و جری توئی
معصوم و متقی و امین و بری توئی

بند پنجم

اے راحت و قرارِ دلِ عاشقانِ زار
استادہ پیشِ روئے تو صد جان جان نثار

در گلستانِ احمدِ مختار آن گل
گلہا فدائے رنگ و بہارت ہزار دار

شرمندہ از جمالِ جہانتابِ تو چمن
شوریدہ از بہارِ تو گلہائے نوبہار

مقصودِ جانِ خستۂ عشاقِ آمدی
قربانِ روئے تست دل و جانِ ہر نگار

حبِ تو ہست رونقِ ایمان و معرفت
رست از وبادِ کفر و ضلالت بنو نقار

مقبولِ بارگاہِ خدائے رحیم تست
ہر کس کہ شد بطاعتِ فرمانت استوار

حق بین و حق پسند شناسد مقامِ تو
صدقِ تو از جبینِ ہمایونت آشکار

شمس و قمر گواہِ صداقت ستادہ اند
این پاسبانِ شب شد آن چاکرِ نہار

اے شاہِ دین جنابِ رسالتمآبِ تو
شد ملجا و پناہِ حزینانِ دل فگار

اسلامیان بغیرِ قدومِ مبارکت
بودند خوار خستہ پریشان بے قرار

ہموارہ باد فیضِ عنایاتِ وجودِ تو
پیوستہ باد ظلِ مبارکِ وجودِ تو

بند ششم

اے بندہ پرورم شہِ عالی سخن توئی
باغ و بہارِ احمدؐ و سروِ چمن توئی

اے رونقِ ریاضِ رسالت بباغِ دین
نسرین و لالہ نسترن و یاسمن توئی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں حضرت اقدس نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیت — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و [illegible] کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱/

غلامی و عصمت انبیاء — یہ دو رسالے ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صاحب انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت [illegible] جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سر الشہادتین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم رئیس اعظم کابل کی شہادت کے واقعات [illegible] اس کے لکھنے والے کو بہی گراں نہیں۔ قیمت ۱/

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت فی جلد ۵/

نظام مستورات — مستورات کے سمجھ پر۔ قیمت ۱/

ماتم شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا پانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱/

کاسر احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم۔ قیمت ۱/

آنہ کشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱/

کاسر احمدی — الادادواسے۔ قیمت ۱/

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ [illegible] فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲/

ہوائے صدالحمد — مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳/

تجھیز الاسرار — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور [illegible] ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ قرآن مجید [illegible] حضرت اقدس کی صداقت کی تائید۔ قیمت ۸/

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

لیکچر لاہور — جو حضرت مسیح موعود نے [illegible] ایک جلسہ میں اسلام کی خوبیوں پر دیا۔ قیمت ۲/

اختیار الاسلام — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم۔ آریہ مذہب کے رد میں ایک مشہور آریہ کی تحریر۔ قابل دید ہے۔ حصہ سوم قیمت ۱/

فتح الدین — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ پیر محمد یوسف عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کریں۔

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

۱۰۔ ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب۔ مڈل یا انٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم (ن) [illegible] خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

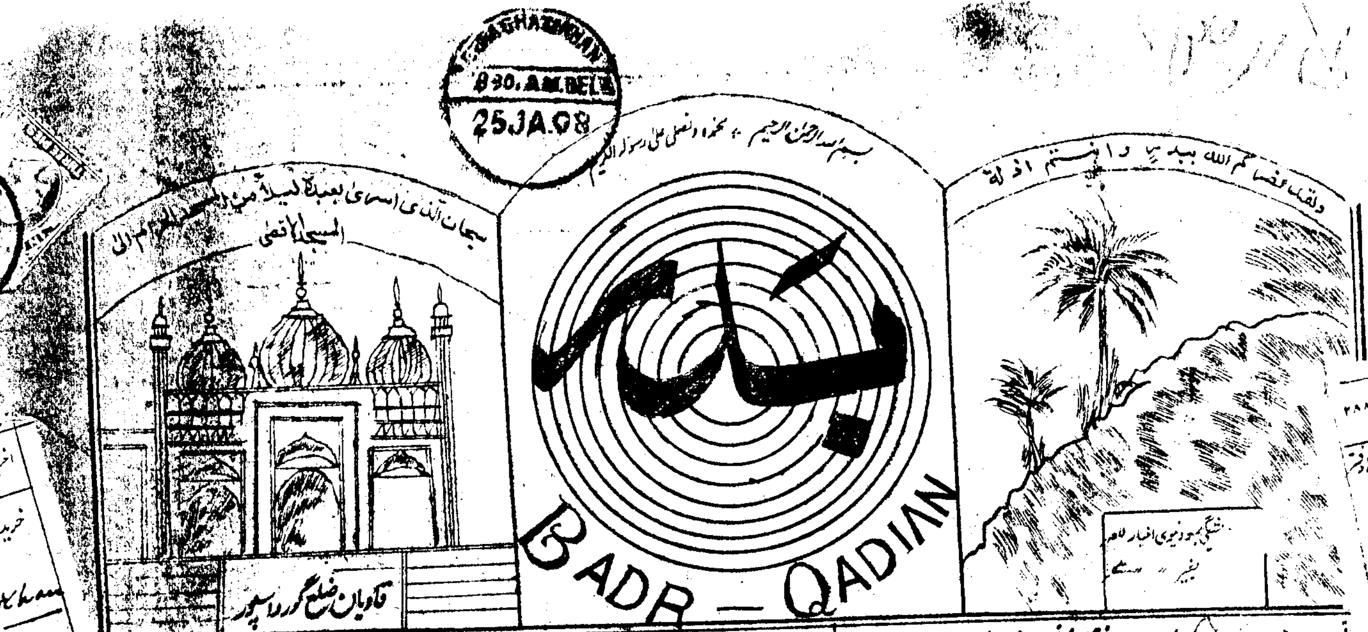
دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے۔

یعنی کتاب بول چال عربی ترجمہ ۱۰۰ صفحہ کہ ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ہر دو صاحب پیشگی قیمت بھیجیں گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے نیز اعلان دوم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاویں گی۔ [illegible] خریدار کے [illegible] چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی [illegible] اس واسطے یہ گراں رعایت گوارہ کی گئی ہے اس صورت میں اصل کتاب بھی مفت [illegible] ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ [illegible] سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ [illegible] سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جاویں گی وہ یہ ہیں۔ [illegible] سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ [illegible] قرآن کریم کی [illegible] احمدی کاسر [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کتب [illegible] پھر [illegible] اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا [illegible] درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

المشتہر

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

(۲)



قیمت از معاونین ﷼ | اے جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان | قیمت از افراد طلبہ و غربا

قادیان میں ہے

جلد (۷) | مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء | نمبر (۳)

فی پرچہ ۲ | سر چو گوئم باتر گرائی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل | عدو امینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | از غیر ﷼

نوٹ

اس صفحہ میں درس شرائط بیعت اور نظم بھی لکھی جایا کریگی۔ لیکن پہلے کی طرح ہر ہفتہ میں نہ ہوگی ۔ ایڈیٹر

شکر و شکوہ

اخبار کو ہفتہ میں دو بار کرنے کی تجویز پر اور اس میں دنیوی اخبار کے لئے چار صفحات تمام کرنے پر اور اس طرز کا نمونہ کا اخبار ۲۶ دسمبر کا دیکھ کر جس قدر خوشنودی اور مبارکباد کے خطوط ہمیں پہنچے ہیں اور جس قدر دوستوں نے اخبار کیواسطے پوری قیمت بلکہ معاونین کی قیمت ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے اور جس قدر احباب نے ۲ جنوری کا اخبار بذریعہ وی پی وصول فرمالیا ہے۔ ہم ان کا بہت ہی شکریہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اگرچہ اخبار کے ہفتہ میں دو بار کرنے کیواسطے بہت سے نا امیدی خطوط آگئے تھے تاہم بعض بزرگ دوستوں کی رائے سے ہر دو بیت اخبار کو ہفتہ وار ہی رہنے دیا گیا۔ یہ تو شکریہ ہے۔ لیکن ان ناظرین پر ہمارا شکوہ ہے۔ جنہوں نے وی پی واپس کرکے کارخانہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ تین ہفتہ پہلے سے اطلاع بہ دیگئی تھی کہ اخبار وی پی ہوگا جن دوستوں نے خط لکھے کہ ہمکو وی پی نہ کیا جاوے ان کو نہیں کیا گیا مگر تعجب ہے کہ بعض دوستوں نے یہ تو گوارا کیا کہ ایک کارڈ لکھ دیں کہ ہمکو وی پی نہ کرو اور نہ وی پی وصول کیا گو ممکن ہے کہ کثرت کام کیوجہ سے کسی کے نام غلطی سے بھی وی پی ہوگیا ہے مگر ایسے واقعات شاذ و نادر ہوتے ہیں امید ہے کہ جو دوست آئندہ وی پی واپس کرینگے ہم اس ہرجانہ کے ذمہ واری ہم انہیں پر ڈالیں گے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ساکنان افغانستان: گلا خان ۔ سعد الدین
شریف خان ساین خان
جنت خان ۔ سلیم خان ۔ نور محمد خان
امیرا شہ ۔ حجت بی بی ۔ خیال بی بی
دریں بی بی ۔ ملتان بی بی ۔ گل غنچہ
عقلمنہ ۔ خیالو ۔ سید باغو ۔ گل بانو
شیرین خان ۔ محمد خان ۔
اسد رکھا ساکن نگر دانہ تحصیل بھالیہ ضلع شاہپور
غلام علی نمبردار ولد نذر بخش چک نمبر ۸۶
اصل گجرات
عبد الغفار ولد عبد الوہاب بٹ سکنہ
جلال پور جٹان ضلع گجرات
احمد خان سفید پوش ولد دولت خان
سکنہ کھوکر ضلع گجرات۔
محمد خان ولد احمد " " "
کرم الٰہی ولد کالو سکنہ گوجرات خاص
عطا محمد ولد تھے خان سکنہ اٹھور
ضلع لودیانہ۔
چودہری محمد خان ولد علی محمد سکنہ جہور گوٹلی
ضلع سیالکوٹ۔

نبی بخش ولد مولا داد سکنہ جہور کوٹلی سیالکوٹ
محمد اشرف ولد فتح محمد " " "
عبد القدوس ولد عبد الغنی سکنہ داتہ ہزارہ
چراغدین ولد محمد امیر سکنہ کہارہ گورداسپور
دین محمد ولد عمر الدین سکنہ بڑھال امرتسر
رحیم بخش ولد غلام نبی سکنہ بہاولپور
چو غطہ ولد غلام سکنہ ذیرہ ضلع فیروزپور
قادر بخش ولد یوسف " " "
بوٹے خان " " "
فضل الٰہی سکنہ بیل وٹہ " " "
امام الدین ولد گھسیٹے خان سکنہ ہرکوٹ
رندہاوا ۔ ضلع گورداسپور
محمد بخش ولد گجو خان سکنہ ماسے پور
ضلع ہوشیارپور
شیر محمد سکنہ تلونڈی راہوان
ضلع گورداسپور
حیات محمد ولد کرم بخش سکنہ ہرکوٹ رندہاوا
ضلع گورداسپور
عاقل شاہ ولد سکندر شاہ سکنہ کالا افغانان
تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
چراغدین سکنہ ماہو والا لاہور
فضل حسین ولد غلام احمد سکنہ تلے کے
ضلع گوجرانوالہ

چودہری تاج محمد نمبردار جٹ سکنہ جہور کوٹلی
تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ۔
محمد ایوب شاہ ولد سید سرور شاہ ۔ مانسہرہ
ضلع ہزارہ
عبد القدوس ولد عبد الوہاب سکنہ رشن نگری
کشمیر
محمد جلیل ولد عبد الوہاب سکنہ رشن نگری
کشمیر
حسن شاہ ولد حسین شاہ سکنہ گنہھیان
ضلع سیالکوٹ
غلام حسن ولد حاکم علی سکنہ شاہ پور ضلع شاہپور
حسینا دودھ والا سکنہ انبالہ
گہنا ولد لقمان سکنہ وارہان والی ضلع گوجرانوالہ
ڈاکٹر عبد اللہ خان سکنہ شیخ پور ضلع گجرات
فضل دین ولد امام شاہ صاحب سکنہ سیکھوان
ضلع گورداسپور
عیدا ولد رحیم بخش سکنہ گھٹے کی ضلع گورداسپور
نبی بخش ولد سکندر خان سکنہ گڑھ شنکر
ضلع ہوشیارپور
بدر بخش ولد سوہنے خان " " "
مہر الدین ولد اسمٰعیل رنگریز سکنہ بنگہ
ضلع جالندہر
عطا محمد ولد مولا بخش سکنہ گڑھ شنکر

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ﷲ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ونیوی اخبار ﷺ
بعد ﷺ
فی پرچہ ﷺ

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب ﷺ لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں علیحدہ رسید نہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے زر تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو خط وکتابت کیواسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں

27

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

بڑے دنوں میں یسوع کا نام نہ لو

اخبار ٹریتھ سیکر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۸ء خبر دیتا ہے کہ شہر نیویارک کے سرکاری مدارس میں ہمیشہ اساتذہ اور طلبار کرسمس کے بڑے دنوں کی آمد سے کئی ماہ پہلے سے طیاریاں کرتے تھے۔ کہ کرسمس کے دنوں میں یسوع مسیح کی پیدائش کے دن کی خوشی میں کون کون سے گیت گائے جائیں گے اور کیا کیا بیٹیں پڑھی جاویگی مگر اس دفعہ سرکاری مدارس کے میوزیکل ڈائرکٹر صاحب مسٹر فرینک آر رکس نے حکم نافذ کر دیا تھا۔ کہ سرکاری مدارس میں کہیں یسوع مسیح کا گیت نہ گایا جائے اور نہ کوئی مذہبی ذکر ہو۔

وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ سب پبلک کے خیالات مسیحی مذہب کے مطابق نہیں ہیں اور بعض کیواسطے یہ امور رنجدہ ہوتے ہیں۔ نیو یارک میں صرف ایک مذہب مسیحیت نہیں بلکہ خیالات بہت سے مختلف اقسام کے ہیں الحمد للہ ہے یہ دجال خود بخود ہر جگہ پگھل رہا ہے۔ (بدر)

کیا یسوع کی ڈاڑھی نہ تھی

مشہور علمی میگزین لٹریری ڈائی جسٹ میں ایک مضمون نکلا ہے کہ جرمن کے آرٹسٹ محققین کی یہ رائے قرار پائی ہے کہ ان کے خداوند مسیح داڑھی نہ رکھا کرتے تھے بلکہ بے ریش رہتے تھے۔ آجکل کے داڑھی منڈوں کیواسطے خداوند کے نام پر داڑھی منڈانے کی ایک اچھی تجویز نکل آئی ہے۔ یورپ کے لوگ بھی کیسے بیباک ہیں۔ اپنی خواہشات کے مطابق ایک کام کرتے ہیں پھر اس تلاش میں لگتے ہیں۔ کہ اُسے مذہب عیسوی کے بانی کی طرف منسوب کردیں۔

ڈوئی کا سنگ لحد

ڈوئی کی قبر پر جو پتھر لگایا گیا ہے۔ اُس پر اس کے بیٹے نے صرف الفاظ جان الیگزنڈر لکھائے ہیں۔ پورا نام نہیں لکھوایا اور نہ اس کے نام کے ساتھ نبی کا لفظ لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں لکھا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آخر زندگی میں جو ایام بیزاری بالخصوص اس کے بیٹے کے دل پر یہ یقین جم گیا تھا کہ اس کا دعوے نبوت جھوٹا تھا۔ ابھی ڈوئی زندہ تھا جب کہ میں نے اس کے بیٹے کے نام کئی ایک خطوط لکھے تھے جن میں اسکو یہ سمجھایا تھا کہ تمہارے باپ کا انجام (مطابق پیشگوئی مسیح موعود) کیا ہونیوالا ہے۔ بہتر ہے کہ تم اس کے ساتھ کو چھوڑ دو۔ بیٹے نے آخر وقت اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا باقی رہی یہ بات کہ ڈوئی کا لفظ کیوں قبر پر نہیں لکھا گیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ڈوئی ایک خاندانی نام تھا۔ جو اصل میں اس کے باپ کا نام تھا اور یہ بات ظاہر ہو چکی تھی کہ یہ شخص اپنے باپ کا نطفہ نہ تھا۔ یہ اظہار بھی اس وقت کے بعد ہوا تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اسکو چیلنج دیا گیا تھا۔ کہ تو ذلیل ہوگا اور اُس نے خود ہی مان لیا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

عیسائی کیوں تلوار چلاتے ہیں

ایمرسن رابرٹ صاحب لکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنا مذہب پھیلانے کیواسطے جس قدر تلوار دنیا میں چلائی ہے اور تلوار کے زور سے دنیا کو عیسائی بنایا ہے اس کیواسطے بظاہر ان کے پاس یسوع مسیح کا صاف حکم انجیل میں موجود ہے جہاں یسوع فرماتا ہے "میں صلح کیواسطے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں" اس میں شک نہیں کہ یسوع کا یہ فقرہ عیسائیوں کو عام اجازت دیتا ہے۔ کہ دین کیواسطے تلوار چلائیں اور عیسائیوں نے اسپر عملدرآمد کرتے ہوئے بہت سے بہادروں کے خون سے اپنی تلواروں کو سرخ کیا ہے لیکن دراصل میرے خیال میں یسوع کا یہ منشار نہ تھا بلکہ اس نے صرف ایک پیشگوئی کے رنگ میں یہ فقرہ بولا تھا کہ میرے بعد میری قوم غلطی سے ایسا کریگی (ٹرتھ سیکر جلد ۴ نمبر ۵۰)

انگلستان میں جوا بازی

مسٹر ہاگ نے ایک چھوٹی سی کتاب انگلستان کی جوا بازی پر لکھی ہے جس میں اس نے یہ دکھایا ہے کہ یہ بد اخلاقی اندر ہی اندر انگلستان کو کس قدر تباہ کر رہی ہے۔ سال بھر میں ۵۴۲ اکھاڑے جوا بازی کے عام طور پر لگائے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ جس صراحت کے ساتھ قرآن شریف میں جوا بازی کی ممانعت ہے۔ اس کے بالمقابل انجیل میں کوئی اشارہ بھی نہیں۔ ایک ناقص کتاب کی پیروی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عیسائیت قانون ارتقاء کے ماتحت

ولایت کے میگزین مرنسٹ میں پروفیسر ... صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ دین عیسوی اپنی

المفتی

۱۲۱ سفر میں قصر

سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی تین کوس سفر پر جائے تو کیا نمازوں کو قصر کرے۔ فرمایا۔ ہاں! مگر دیکھو اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سیر کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اس کام کیلئے گھر چھوڑ کر جائے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہیں۔ ایسے موقعہ پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہیئے اور بغیر کسی خلجان کے فتوے دے۔ کہ یہ سفر ہے تو قصر کرے۔ (استفت قلبک) (اپنے دل سے فتویٰ لو) پر عمل چاہیئے۔ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شے ہے۔

عرض کیا گیا کہ انسانوں کے حالات مختلف ہیں۔ بعض نو دس کوس کو بھی سفر نہیں سمجھتے۔ بعض کے لئے تین چار کوس بھی سفر ہے۔ فرمایا۔ شریعت نے ان باتوں کا اعتبار نہیں کیا۔ صحابہ کرام نے تین کوس کو بھی سفر سمجھا ہے۔

عرض کیا گیا۔ حضور بٹالہ جاتے ہیں۔ تو قصر فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں! کیونکہ وہ سفر ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی طبیب یا حاکم بطور دورہ کئی گاؤں میں پھرتا رہے۔ تو وہ اپنے تمام سفر کو جمع کرکے اُسے سفر نہیں کہہ سکتا۔ فقط۔

(خلاصہ تقریر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے نزدیک تین کوس بھی سفر ہے۔ اور اس میں قصر جائز۔ لیکن اگر کوئی بطور سیر یا معمولی روزمرہ کے کاروبار کے لئے اتنی دور یا اس سے کچھ زیادہ نکل جائے۔ تو وہ سفر نہیں ہے)

۱۲۲ قربانی کا بکرا

سوال پیش ہوا۔ ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب سے پوچھ لو۔ اہلحدیث و حنفا کا اس میں اختلاف ہے۔ (مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔ بدر)

۱۲۳ جانور قربانی

ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر جانور مطابق علامات مذکورہ در حدیث نہ ملے تو کیا ناقص کو قربانی کر سکتے ہیں۔ فرمایا مجبوری کو وقت تو جائز ہے مگر آجکل ایسی مجبوری کیا

ڈائری

القول الطیب

۳ جنوری ۱۹۰۳ء سیر میں فرمایا۔

نکاتِ معرفت | قرآن مجید میں آتا ہے کہ کفار کہیں گے۔ لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحٰب السعیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبر کے سوا ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ سورہ تکویر میں سب نشانات آخری زمانے کے ہیں۔ انہی میں سے ایک نشان ہے واذا العشار عُطّلت۔ یعنی جب اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائینگی اسی کی تفسیر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی اسی زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ اس کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہیں۔

پھر فرمایا۔ واذا النفوس زوّجت۔ یعنی ایسے اسباب سفر مہیا ہو جائیں گے۔ کہ قومیں باوجود اتنی دور ہونے کے آپس مل جائیں گی۔ حتے کہ نئی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کر لے گی۔ یاجوج ماجوج کا آنا۔ دجّال کا نکلنا اور صلیب کا غلبہ۔ یہ بھی اسی زمانے کے نشان ہیں۔ ان کے متعلق لوگوں نے غلط فہمی سے تناقض پیدا کر لیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ پس اگر یاجوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر دجّال کہاں احاطہ کرے گا اور صلیب کا غلبہ کس جگہ ہوگا۔ سوا یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہیں اور اگر ان کو ایک بنا دیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہ رہے گی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعضٍ و نفخ فی الصّور فجمعنٰھم جمعاً۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ نہایت درجہ کا اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل میں ہو کر نکلیں گے۔ "ترکنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہوگا اور یہ آزادی کمال تک پہنچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے مامور کی معرفت ان کو جمع کرنیکا ارادہ کریگا۔ پہلے دیکھو جمعنٰھم فرمایا۔ اور ابتدائے عالم کیلئے خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا وبثّ منھما رجالاً کثیراً ونساءً۔ فرمایا۔ لفظ بثّ اور جمع آپس میں پورا تناقض رکھتے ہیں گویا دائرہ پورا ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا۔ پہلے تو وحدتِ شخصی تھی۔ اب اخیر میں وحدتِ نوعی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے۔ وعرضنا جھنم یومئذٍ للکفرین عرضا۔ یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان بتلایا کہ اس دن جہنم پیش کیا جاویگا۔ ان کافروں پر یہ قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس دن جہنم کا پیش کیا کرنا ہے۔ اس روز تو اس میں کفار داخل ہونگے جہنم سے مراد طاعون ہے۔ چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔ یأتی علی جھنّم زمان لیس فیھا احدٌ بھی ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو زمانوں کا ذکر فرما دیا۔ ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا۔ دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کرنیوالے ہوں گے۔ ان کے لئے فرمایا۔ کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے اور نفخ فی الصّور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وحی کے ذریعہ ان میں آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی معرفت تمام جہان میں پہونچتی ہے۔ پھر ان میں ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات وطبائع وحالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور آخر کار وہ زمانہ آ جاتا ہے۔ کہ "ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو"

خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ جس سے تمام سعید روحیں ایک دین پر جمع ہو سکیں۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا۔ یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا۔ ایک طرف یہ جمیعًا دوسری طرف جمعنٰھم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اسی زمانہ نبوی میں شروع ہو گئی تھی۔ مگر اسباب کاملہ کمال پر اس زمانہ میں پہونچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں نہ کھلی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ کہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں۔ جن میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہونچی۔ مگر اب تو ڈاک۔ تار۔ ریل سے زمین کے اس سرے سے اُس سرے تک خبر پہونچ سکتی ہے یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے۔ یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ عرب کے کئی لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اذا العشار عطّلت کا زمانہ آ گیا عشار (گیا بھن اونٹنیاں) کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ اس دن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل والی اپنی حمل گرا دے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی۔ اونٹنیوں کی خصوصیت کیا ہے مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار و مدار اونٹنیوں پر کم پھر ریل پر ہوگا اور چونکہ حدیث میں یہی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے۔ اسلئے اب عرب والوں کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہیئے دیکھو اب تو ان کے گھر میں ریل بن رہی ہے اور خود ہمارے دشمن اس میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگا دیا ہے چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہو گی افسوس ہے کہ یہ لوگ ہمارے بغض کی وجہ سے آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کی تکذیب بھی کر دیتے ہیں مگر کس کس نشان کی تکذیب کریں گے خدا نے ہمارے لئے طاعون بھیجا زلزلہ بھی آیا یاجوج ماجوج دجّال کا خروج ہو چکا کسوف خسوف ماہ رمضان میں غیر معمولی طور سے ہو چکا کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے، نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب واقع ہو گئی تو اب راویوں پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقعہ ہو جائے تو بڑا ہی بیوقوف ہے وہ شخص جو پھر بھی کہے کہ فلاں راوی ایسا اور فلاں ایسا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح عجب نہیں اگر موضوع ثابت ہوں اور کئی ایسی حدیثیں جنہیں موضوع کہتے ہیں صحیح واقعات نے صحیح ثابت کیں۔ ان لوگوں میں ذرا بھی ایمان ہو تو مان لیں دیکھو حدیث و قرآن و حالات موجودہ کا آپس میں کیا تطابق ہوا ہے۔ یہ ہمیں مفتری کہتے ہیں۔ اچھا الہام بنا لینے پر تو ہمارا اختیار ہو گیا آسمان پر بھی ہمارا اختیار تھا کہ ماہ رمضان آ گئے۔ کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جھنم للکٰفرین عرضا۔ سے آگے فرمایا۔ الّذین کانت اعینہم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً۔ ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن سے ان کو اپنے مامور کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مصلح کو بھیجدیا سوا اس مامور سے وہ غفلت میں رہتے۔ ان کی آنکھوں کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھانے سے اور حق کا نور نظر نہ آیا۔ یہ کیوں کہ جوش تعصب سے ان کی ایسی حالت ہو گئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہیں سکتے۔ (وکانوا لا یستطیعون سمعاً)

اب ان لوگوں کی حالت یہی تو رہی ہے۔ اور اس کی سزا بھی وہی مل رہی ہے۔ جو قرآن مجید میں ہے۔ کہ عرضنا جھنم یومئذٍ للکٰفرین عرضا۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۱۸ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ر جنوری ۱۹۰۸ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

یکم جنوری ۱۹۰۸ء ۔ "دبدبۂ خسرویم شد بلند"

زلزلہ در گور نظامی فگند ۔

۲ ۔ اِنّی معک اینما تذھب تسیر ۔

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے ۔

۲ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ اِنّی معک و مع اھلک

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کیساتھ ہوں ۔

۲ ۔ اِنّی معک فی کلّ حال ۔ و عند کل مقال ۔

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں ۔

۳ ۔ اِنّی معک فی کل موطن ۔ نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب ۔

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے ۔

۴ ۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔

ترجمہ ۔ اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہونگے ۔

۵ ۔ و امّا نرینّک بعض الّذی نعدھم او نتوفینّک

ترجمہ ۔ اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دینگے جو وعدہ کیگئی ہیں یا تجھے وفات دینگے ۔

۶ ۔ نصرکم اللہ نصراً مؤزّرا ۔

ترجمہ ۔ مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیّدانہ مدد ۔

۷ ۔ اِنّی معک یا ابراھیم ۔

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۱۱ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے ۔

وہ وعدہ ٹلیگا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں ۔

۱۹ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ اِنّی معک و مع اھلک ھذہ

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کیساتھ ہوں ۔ جو یہ ہے

۵ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جسدن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھدیا ہے ۔

۱۲ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا ۔

وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائینگے ۔

۲ ۔ ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ ۔

ترجمہ تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ہیں ۔

مبارک

محمد علی خان صاحب احمدی شاہجہانپوری کے ہان اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے خدا مبارک کرے اور بچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی مین ایک اخبار بدر کسی غریب کے نام مفت جاری کرنے کیواسطے لکھا ہے۔ درخواستین آنی چاہئین۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جاوے گا۔

ایساہی جناب حکیم مرزا خدابخش صاحب ساکن جھنگ حال وارد لاہور لنگی منڈی کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حمید الرحمن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف اطلاع دیتے ہین کہ یہ لڑکا بروز جمعۃ المبارک ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء کی صبح کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک بناوے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے کہ بہت دوست اخبار مین دنیوی حصہ کو لینا پسند نہ فرماوین گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہین پہلے کی طرح صرف بارہ صفحون کا اخبار لین۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہین۔ جنہون نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی پس ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہین سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ مین بھیجا جاوے۔ علاوہ ازین دنیوی خبرون سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک ضروری امر ہے۔ جن دوستون کی طرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت ارسال فرما سکتے ہین۔ کوئی ایسی جلدی نہین۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستون پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہین۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دین گے اور جلدی سے یا دیر سے بہرحال وہ قیمت بھیج ہی دین گے۔ والسلام۔ مینیجر اخبار بدر

مدینۃ المسیح

جب سے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے تیور کچھ ایسے بدلے ہین۔ کہ غبار آلود رہتا ہے۔ کہر ایسی پڑتی ہے کہ دو چار گز کے فاصلہ پر کچھ بھی صاف نظر نہین آتا اور آہستہ آہستہ کچھ ... رہتی ہے۔ آج ۱۹ جنوری کو بھی سردی اور ٹھنڈی ہوا کیوجہ سے نماز جمع ہوئی۔

علامہ نور الدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ علیل رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی تن دہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عسر و یسر مین یکسان خوش رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا احسن (اللہ تعالیٰ انہین عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو خاص جوش و اخلاص کے ساتھ سنتے ہین۔ ۱۰ جنوری کو آپ نے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتون سے مراد دس صدیان ہین۔ تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ والشفع والوتر مین تیرہوین اور چودہوین صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے یعنے۔ پھر چودہوین مین آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرینگے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیون اور فرعونیون کے ساتھ ہوا۔ یہان ایک شخص علاقہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد ازان بیمار ہوگیا اور اسی بیعت مبرور کی حالت مین راہئی ملک بقا ہوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مقبرہ بہشتی کی نسبت پہلے مخالفون اور بدظنی سے کام لینے والون نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہان وہی دفن ہون گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اس کے قریب ہونگے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگون کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز وحی الٰہی سے تھی۔ اب تک جتنے اس مین داخل ہوئے ہین تقریباً سب ہی غریب و مخلص لوگ تھے اور پھر دور کے رہنے والون کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلسہ آریہ لاہور کے متعلق جس قدر درخواستین موصول دفتر کتب خانہ مین ہوئی ہین وہ محفوظ رکھی گئی ہین۔ اور آئندہ جس قدر درخواستین ملین گی۔ اون کو بحفاظت رکھا جاویگا۔ لیکن یہ امر ظاہر کر دینا واجبی اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا جو کہ ابھی مکمل نہین ہوا اور جو سو صفحہ سے زائد چھپ چکا ہے جس کی قیمت معہ لیکچر کے بعد تیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ سے الگ شائع نہ ہوگی۔ پس قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات دیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہرہ پر لیکچر کا خریدنا پسند نہ ہو اس کو لازم ہے۔ کہ فوراً مہتمم کتب خانہ کو اپنی مرضی سے مطلع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر معہ ضمیمہ وی پی کر کے روانہ کر دیا جاویگا اور واپسی کا عذر نامعقول ہوگا۔ والسلام

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس

رسید زر

۲۲ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۳۲۹ - کرم داد صاحب ۸/
- ۱۳۴۶ کریم الدین صاحب عار
- ۸۴۵ - محمد عبد الرحمان صاحب عہ
- **۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۹۳۰ - عمر الدین صاحب صہ
- ۱۱۴ میر قاسم علی صاحب ے
- **۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت اللہ صاحب صہ
- ۱۸۷۶ - کرم الٰہی صاحب عار
- ۱۸۷۷ محمد رمضان صاحب عار
- ۵۰۳ - امیر محمد صاحب ے
- ۱۲۵۹ - الہ بخش صاحب عار
- ۱۸۱۹ - محمد بخش صاحب عار
- ۷۲۰ جلال الدین صاحب ۱۲/
- ۱۳۶ نظام الدین صاحب ۳/
- ۱۰۹۱ نظام الدین صاحب ۳/
- **۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۲۴۸ - فضل الٰہی صاحب عہ
- ۱۷۷۶ - عزیز الدین صاحب للعہ
- ۳۰۱ - غلام نبی صاحب ۳/
- ۱۱۰۸ محمد بخش صاحب عار
- ۱۱۰۶ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۷۴۷ - محمد بخش صاحب ۸/

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۸۲۳ - نور الدین صاحب سعہ
- ۱۵۳۵ - ظفر حسین صاحب للعہ
- ۱۹۶۱ - فیروز الدین صاحب ۸/
- **۳۱ - دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۹۰۳ - محمد شریف صاحب ۳/
- ۱۱۵۶ - محمد سعید اللہ صاحب عار
- ۲۹۱ میران بخش صاحب سے
- ۱۸۶ - احمد الدین صاحب عار
- ۱۱۲۰ - فتح محمد صاحب ۱/
- ۱۹۹۵ رحیم بخش صاحب عہ
- ۲۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ
- ۲۹۴ مولا بخش صاحب للعہ
- ۲۷ - رمضان بخش صاحب للعہ
- ۱۴۶۷ - احمد خان صاحب عہ
- ۱۴۵۶ - حاجی محمد تصور صاحب للعہ
- ۱۶۶۷ عبد الرزاق صاحب ے
- ۹۴۸ - غلام محمد صاحب ے
- ۹۷۵ - سید جعفر علی صاحب عہ
- ۱۵۱۱ - غلام جیلانی صاحب ے
- ۱۲۶۹ - محمد الدین صاحب ۳/
- ۱۳۲۹ - مولا بخش صاحب عہ
- ۱۲۳۲ - حامد شاہ صاحب للعہ
- ۱۲۰۶ - امام الدین صاحب سے

اتمام البرہان مُصنّفہ شیخ احمد حسین صاحب فریدی [illegible]

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب اتمام البرہان نام مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی ۔ آجکل اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی ۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر ایڈیٹر شحنہ ہند کی لکھی ہوئی تقریظ بھی چھپی ہے اسلئے مین نے خیال کیا کہ متذکرہ بالا کتاب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل توضرور ہوگی ۔ مگر جب مین نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا ۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تقریظ محض ندطلبی اور دین فروشی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شحنہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطابع میرٹھ مین بہ اہتمام ایڈیٹر مذکور طبع ہوئی ہے ۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریظ لکھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محرک پیش آ گئے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین ۔ علاوہ برین ایک قطعی دلیل جو اس رائے کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے ۔ کہ مصنف کتاب حنفی مذہب چشتی مشرب غیر مقلدین کا تیغ دشمن جبو و علے التقلید کا ایک زبردست آرگن ہے ۔ چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ مین مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانون کو خارج از اسلام ٹہراتا ہے مگر یہ نام کے اہلحدیث بندہ شکم عبدالدرہم اس کی تعریف مین بالفاظ ذیل نغمہ سرائی فرماتے اور مثل جس کا کہائیے اسی کا گائیے اصل کر دکہلاتے ہین ۔ "فمرحبا لک ایها الموحد المتورع المتبع للكتاب والسنة اخی المکرم الحاج الحرمین الشریفین الملقب باحمد حسین صانک الله عن الشین فی الدارین"

ہماری رائے یہ ہے ۔ کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب و سنت کے تو پہر غیر مقلدین کے ضال و مضل ہونے مین کچھ شبہ نہین خیر ہم اس بات کو طول دینا نہین چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود [illegible] کتاب کی حقیقت ناظرین پر ظاہر کر دینا چاہتے ہین ۔

پس واضح ہو کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذی علم و متین و مہذب آدمی معلوم نہین ہوتا اور کتاب مذکور کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہایت صفائی کے ساتھ کہل جاتی ہے کہ مصنف کو نحیریت سے اُردو نویسی کا سلیقہ بھی نہین اور جس بحث پر آپ نے قلم اُٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ مین کہان ۔ موٹے موٹے اور مشہور مسائل اسلامیہ واہم واقعات تاریخیہ سے بھی آپ سخت ناآشنا محض اجنبی و بیخبر نظر آتے ہین ۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریویو سے ان تمام امور کی تصدیق ہوجاوے گی ۔

مصنف موصوف صفحہ ۳ کتاب مذکور مین آیۃ کریمہ فان حزب الله هم الغالبون سے استدلال کرکے اپنی جماعت کو حزب اللہ قرار دیتے ہین مگر یہ ان کا خام خیال ہے ۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیۃ کا سمجہا ہے اُسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ کفار شکست ہوئی یا حجاج و یزید کو اپنے مشہور حریفون پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کفار کا غلبہ مسلمانون پر چلا آیا ہے توکیا معاذ اللہ کفار گذشتہ و موجودہ و حجاج و یزید حزب اللہ مین داخل ہین ۔

ثانیاً آیۃ کریمہ زیر بحث مین جس غلبہ کا ذکر ہے وہ اون امتیازی نشانون مین سے ہے ۔ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منجانب اللہ بطور فرقان عطا ہوتے ہین اور مصنف اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ غیبی اُمور پر اطلاع پانا ۔ مستجاب الدعوات ہونا ۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف سے لدنی طور پر بہرہ یاب ہونا یہ اولیاء الرحمٰن یا حزب اللہ کی علامات ہین ۔ ان علامات حزب اللہ مین مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام مشہور علماء و مشائخ وقت کو رجسٹری شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام آتہم وغیرہ کتب حضرت اقدس مین اس کا ذکر صراحت کے ساتہہ موجود ہے مگر ان علماء و مشائخ پر حق کا ایسا رعب چہایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آکر اپنی مغلوبیت کی مُہر لگا چکے ۔ پس صاف ظاہر ہوگیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام حزب اللہ مین داخل اور الغالبون مین شامل ہین اور ان کے مخالف مغلوب و منکوب ۔ اگر شیخصاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا مین مقابلہ کیلئے خود میدان مین آئین یا اپنے کسی حمایتی کو بلائین ورنہ اولیاء الرحمٰن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائین ۔

پھر لائق مصنف نے اسی صفحہ مین صادق و کاذب کی شناخت کے لئے آیۃ کریمہ ان اولیاءه الا المتقون ولکن اکثرهم لا یعلمون کو معیار ٹہرایا ہے ۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہین چاہتے ۔ بلکہ شیخصاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنفہ مولوی خلیل اللہ صاحب انبیٹہوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مطبع ہاشمی مین چہپی ہے ۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہین ۔ شائد شیخصاحب اس کو پڑہکر اپنے دل مین کچھہ شرمائین اور انصاف کو کام فرماوین ۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین ۔ کہ مولوی عبدالسمیع صاحب رام پوری نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاءه الا المتقون کی بناء پر وہی اعتراض کیا تہا ۔ جو شیخصاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے ۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین یہ لکہا ہے ۔

"سنو ! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے عمرہ کیواسطے نہ جانے دیا اور لوگون نے انکو ملامت کیا تو جواب دیتے تہے ۔ کہ ہم متولی اور خدمتگار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہین جسکو چاہیں آنے دین جسکو چاہین نہ آنے دین ہم مختار ہین ۔ تو اس کو حق تعالیٰ نے رد فرمایا ۔ کہ وہ ہرگز مستحق ولائیت بیت اللہ کے نہین کیونکہ ظالم ہین ۔ مشرک ہین ۔ اور مستحق ولائیت بیت اللہ کے مؤمن موحد ہوتے ہین اور نیز بیت اللہ کی خدمتگاری خداتعالیٰ کا گہر ہونے کیوجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالیٰ کا بندہ مومن موحد ہو ۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالیٰ کا ہے ۔ حق تعالے کے بیت کا کب متولی ہوسکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کیوجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگذاری کرتا ہے پس استحقاق ولائیت بیت اللہ مشرکین کو ہونا محض غلط ہے اور علیٰ ہذا خدام ہونا بیت اللہ کا بوجہ حق تعالیٰ کے بیت ہونے کے دعوے کرنا ان کا بالکل لغو ہے ۔ استحقاق اس کا مومنین ہی کو ہے اور خداتعالیٰ کے بیت ہونیکی وجہ سے سوائے مومنین موحدین کے کوئی ولی بیت کا نہین ہوسکتا ہے ۔ یہ مطلب آیۃ کا تہا ۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنے پیدا کئے کہ جو ولی بیت ہوتا ہے وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے ۔ غیر متقی ولی خادم بیت کا ہوتا ہی نہین ۔ پس جسکو خادم بیت دیکہو جان لو کہ حسب وعدہ حق تعالے کے وہ متقی ہے ۔" (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے اشاعت ارسال کرتا ہوں۔ جو حضرۃ مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب ساکن موضع خوشحال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مابین مولویصاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرماکر ممنون فرماویں گے۔

وھو ھذا

سید غلام حسن شاہ صاحب۔ مولانا۔ مجھے حضرت میرزا صاحب پر حُسن ظن ہے صرف میں اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت ونبوت حضرۃ مولانا وسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انصاف سے کام لیویں گے۔

مولوی غلام حسن صاحب۔ نہایت اچھی بات ہے میں آپکو انشاء اللہ تعالےٰ ابھی سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتادیں کہ آپ مذہب اسلام میں سلسلہ مجددین کے قائل ہیں یا نہ۔

سید صاحب۔ ہاں احادیث کے رو سے تو قائل ہیں۔

مولویصاحب۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے بھی قائل کرا سکتے ہیں۔ پھر جب آپ قائل ہیں تو کچھ ضرورت نہیں کہ سلسلہ کلام کو طول دیا جاوے۔ اچھا یہ تو بتاویں کہ جس شخص نے مجدد ہونا ہوتا ہے وہ کس طرح مُجدد ہو جاتا ہے آیا اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ اس کو چُن لیا کرتا ہے۔

سید صاحب۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت اچھا۔ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا ہوتا ہے کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب۔ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت خوب۔ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جسکو غیب سے اطلاع ملی یا الہام اور وحی ہو ... ... اپنی اصطلاح میں رسول بیان فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع دو کی آیۃ میں فلا یظهر علی غیبه احدًا الّا من ارتضی من رسول۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنے اس کے پوشیدہ اُمور کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے مگر جسکو وہ چاہے اطلاع دیتا ہے۔

سید صاحب۔ میں اولیاء پر الہام کا قائل ہوں مگر وحی انبیاء کو ہوتی ہے اور میں حضرت اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی کا قائل نہیں ہوں۔

مولویصاحب! بہت اچھا۔ تو الہام اور وحی میں قرآن کریم کے رُو سے کوئی فرق بتا سکتے ہیں۔

سید صاحب! قرآن کریم کے رُو سے اگرچہ کوئی فرق نہیں بتا سکتا ہوں مگر علماء نے بہت کتابوں میں فرق بیان کیا ہے۔

مولویصاحب! خیر ہمیں بہر حال دینی اُمور میں قرآن کریم کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید و بکر کا قول ہیچ ہے اور آپ خود بھی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہیں

نوٹ۔ یہاں مولویصاحب کے سامنے سید صاحب خاموش ہو گئے اور پھر سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔

سید صاحب! آپکے اس بیان سے تو سب مجدد رسُول ٹھہرے۔ تو اس میں میرزا صاحب کی خصوصیت کیا باقی رہی۔

مولویصاحب! ہمیں کب انکار ہے کہ اور مجدد کمالات رسالت یا بروزی رسالت سے عاری تھے۔

سید صاحب! مولویصاحب آپنے ایک تمہید رکھ کر گفتگو شروع کی اور میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مہربانی فرماکر ہمکو قرآن مجید سے کوئی صاف آیۃ بتادیں جس سے بلا تاویل ثابت ہو کہ اسلام میں رسول آویں گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک پہونچادیں اور انصاف سے کام لادیں۔

مولویصاحب! ایسی صاف آیۃ بھی بتا دیدیتے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کام لیں۔ اور فوراً مان جاویں وہ آیت یہ ہے یٰبنی اٰدم امّا یاتینکم رسلٌ منکم یقصّون علیکم اٰیاتی الخ سورہ رکوع

ترجمہ اے آدم کے فرزند جب تمہارے پاس تم میں سے رسُول آوینگے اور وہ میری آیتیں تمکو پڑھ سنادیں گے۔

سید صاحب۔ اس آیۃ میں جو رسول مراد ہیں وہ اسلام کے قبل کے رسول ہیں

مولویصاحب۔ سید صاحب آپ قرآن کھولکر یہ موقع نکالکر دیکھ لیویں یہاں گذشتہ رسولوں کا کوئی قصہ نہیں بلکہ سیاق وسباق صاف تبلا رہا ہے کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں اور رسول وہ رسول ہیں جو صحابہ کے بعد اسلام میں آنیوالے ہیں۔ یاتینکم کا لفظ خود ہمارے قول کا شاہد ہے

سید صاحب! اس آیت میں لفظ امّا آیا ہے اور وہ حرف شرط ہے اور اسطرح آپکے معنے ٹھیک نہیں بلکہ صحیح معنے یوں ہو گئے ہیں کہ اے آدم کے فرزندو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے تم پر ہماری آیتیں پڑھ سنائیں پس جب یہ جملہ شرطیہ ٹھہرا۔ تو اس کا تحقق وقوع لازم نہیں اور یہاں ضرور کسی کا آنا ثابت نہیں آسکتا۔

مولویصاحب! جو معنے ہمنے کئے ہیں قرآن کریم کے رُو سے بالکل ٹھیک ہیں اور ایسا حرف شرط قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان کیا ہے اور اگر وہاں آپکے معنے لئے جاویں تو سراسر غلط ٹھہرتے ہیں جیسا کہ پہلے ہی پارہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ فامّا یاتینکم منّی ھدًی فمن تبع ھدای فلا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون۔ سورۃ بقر۔ یہاں لفظ امّا جو شرط سے آیا ہے۔ اور تحقق وقوع پر آیا ہے اور اس کے صحیح معنے یوں ہو سکتے ہیں کہ جب آویگی میری طرف سے ہدایت۔ پس جس نے اس ہدایت کی تابعداری کی تو انپر نہ خوف ہے۔ نہ وہ غمگین ہوں گے اور ظاہر ہے کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کثرت سے آئے۔

سید صاحب! اگر ہم تسلیم کریں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول آئے تو جیسا اور اولوالعزم انبیاء کے وقت میں تابع اور مددگار رسُول تھے جیسا حضرت ابراہیم کے وقت میں لوط حضرۃ [illegible] بطور امداد رسول نہ ہوا۔

مولویصاحب! اور انبیاء کو مددگاروں کی ضرورت تھی اور انہوں نے مددگاروں کیلئے درخواست کی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درخواست سورہ طٰہٰ میں مذکور ہے۔ ربّ اشرح لی صدری ویسّر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرًا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری۔ الخ ہارون کو وزیر ومشیر گردانا۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش مددگار کیلئے ظاہر نہ کی تا ہو اصحاب ان کو ملے تھے۔ وہ انبیاء بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد وقفّینا من بعدہ بالرسل سے ظاہر ہے کم نہ تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں خلفاء کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ رُسُل سے کہیں مستثنےٰ ہے

سید صاحب! نہیں۔ آیۃ استخلاف میں جو خلفاء مذکور ہیں اس سے عام سلاطین مراد ہیں۔

مولویصاحب! افسوس وعد اللّٰہ الّذین اٰمنوا منکم۔ اولٰئک ھم الفاسقون۔ میں ان خلفاء کے لیئے ایمان اور عمل صالح قرار ٹھہرایا اور ان خلفاء کا منکر کافر وفاسق گردانا گیا ہے اگر عوام سلاطین مراد ہیں تو کیا واجد علیشاہ اور یزید جو سلاطین تھے۔ ان کے منکر فاسق وکافر تھے۔

مولویصاحب نے اب جب سید صاحب کو لاجواب پایا تو ان کو مہلت دی کہ جب چاہیں جواب دے سکتے ہیں۔

میںنے اس مضمون کو دلچسپ خیال کر کے اپنی عبارت میں ادا کیا اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اُٹھائے۔ اور موجب اجر عظیم ہو۔ والسلام

خاکسار

قاضی محمد یوسف از پشاور

خطبہ عید

(جو عید اضحیٰ پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۸ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سے نم ٹپک رہی تھی۔ اسواسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درمیان چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر بھی مکبرین جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بہ سبب اسہال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکینگے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ مینے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلا دُنو سہی۔ دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود استفراغ علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اور قربانی پر بیان فرمایا جو کہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولویصاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصلہ ذیل آیت قرآنی پڑھکر وعظ شروع کیا۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔

ہمارا پیارا کون ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ سچا معاملہ نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھکر ایسا کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ پیارے تو آخر جدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابدالآباد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں محبت کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں پس اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔ متقی کے

خدا کے پیارے ہم کسطرح بن سکتے ہیں لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ ساہوکار یا معمولی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جلشانہ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسی عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذراتِ عالم اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذروں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔

حقیقت معجزات جو معجزات کے منکر ہیں وہ مانتے ہیں کہ سب ذرے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس سارے معجزوں کا دارومدار اللہ کی قدرت سے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمایاں طرح طرح کے عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔ انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پیئے پہنے اللہ تعالیٰ متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب انسان جب متقی بنجائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اسپر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا ذریعہ بھی تقویٰ ہی ہے۔

مصائب سے نجات (۱) انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کر کے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرہ ذرہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو ہم تنگی سے بچائیں گے۔

حصولِ آرام (۲) یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہٗ من امرہ یسرا گویا سکھ بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو اُلٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنیوالے مال خرچ کرنیوالے

متقی کی مثال جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل وخوار ہوئے فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا ہو مھین ولایکاد یبین ایک ذلیل (اور ہینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کرسکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے شان وشوکت والے جاہ وجلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

اغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذیذ نظارہ ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح (۴) اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولٰئک ھم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فتحمند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور متقی کی مثال یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معہ السعی قال یا بنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ سو برس کے قریب کا بڈھا۔ ایک ہی بیٹا۔ اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ وجلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ اباجی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا میں بفضلہ صبر کے ساتھ اسے برداشت کرونگا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی۔ قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموں امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی کا بدلہ

جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی انکو اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دیگئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے۔ کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں کیا کیا انعام الٰہی اسپر ہوئے کہ گننے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشیگا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کریگا۔ یہ کہانی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی

اسوقت کے ایک متقی کی مثال

حالت موجود ہے کس چیز نے ایسی سردی میں تمھیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کیطرف سفر کرنیکے لیے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے ایک ثبوت ہے۔ کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے۔ الہام بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کرکے دیکھے کہ اسکی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گذاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلعم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے۔ مگر وہ خدا جس نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آکر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو ایک ہی حملہ میں یہ سب تمھارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائینگے اسپر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکا رہ گیا یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جاں نثار مرید ملے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے غلط ہو گئے۔

آنحضرتؐ کی کامیابی

اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنیوالا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی یہی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادۃ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھکر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلعم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں

کس نبی پر دعائیں ہوتی ہیں

کی ایک جماعت درود دل سے اللّٰھم صل علیٰ محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب وعشا ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپکے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپکا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پر یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اُٹھ جائیگا اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا سلام ہے پھر مکہ دار السلام پھر مدینہ دار السلام [illegible] دجال سے نبی کریمؐ کے لیے [illegible] یعصمک [illegible] الناس آچکا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام ہے پس سلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔

اس کا طریق کونوا مع الصادقین ہے یعنی راستبازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔ پھر سال میں دیکھنا کہ جیسے ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی مالکیت کے دعویٰ سے چھری چلاتے ہیں

قربانی کے نظارہ سے فائدہ

اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سچا خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی مالکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیئے۔

قربانی کرنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدنظر رکھو کہ تمھیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ جس طرح ان جانوروں کا خون کرتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اُٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم واسمٰعیلؑ کا نام دنیا سے نہیں اُٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمھاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقویٰ تقویٰ خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت

صحبت صلح

رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے بعض طبائع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بدوں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سماعون للکذب

سمعنا وعصینا تو ہم آخرین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری باتون کو پسند کرتے ہین جب دوسرون کے پاس جا بیٹھتے ہین تو پھر ان کی باتین قبول کرتے ہین ایسے لوگون کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقیون کی صحبت مین رہین اور وہ وقت نہ ملے تو استغفار۔ لاحول اور دعا کرین دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بے خبر ہین۔

مولویون کی حالت

افسوس ہے مین تمہین کیا سناؤن سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان ثریا پر چلا جاوے گا۔ دو مولویون کا ذکر سناتا ہون ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے کئی دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کوئی تسخیر کا عمل ہے جو آسائش کی تمام راہین آپ کے لئے کھلی ہین اور اتنی مخلوق خدا آپ کے پاس آتی ہے مین نے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہوتا ہے۔ خدا نے تو فرما دیا کہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض۔ سارا جہان تمہارے لئے مسخر۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیون کی تمام راہین کھل جائین گی۔ میری یہ بات سنکر وہ ہنس دیا اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہین کوئی عمل تسخیر بتلاؤ۔ ایک اور مولوی تہا اس نے مجھ سے مباحثہ چاہا۔ مین نے اسے سمجھایا تم لوگون کی تعلیم ابتدا ہی ایسی ہوتی ہے کہ ایک عبارت پڑہی اور پھر اسپر اعتراض پھر اس اعتراض پر اعتراض۔ اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے اس سے تمہین اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے سمجھانے سے کچھ نہین سمجھتے۔ مین تمہین ایک راہ بتاتا ہون بڑے اضطراب سے خدا تعالے کے حضور دعا کرو اس نے بہی یہی کہا کہ یہ تو ہم جانتے ہین۔

دُعا

غرض دُعا سے لوگ غافل ہین حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیون کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بہی دعا ہی سے ہوئی ہے۔ انسان بہت دعائین کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے بیماری ہے۔ تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند۔ مقدمات مین گرفتار ہے تو کامیاب۔ بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے الہام دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت مین مستغرق رہے۔ اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے۔ کاہلی سستی ہے تو اس سے یہ بہی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلکشا یہی دعا ہے اسباب کو مہیا نہ کر سکنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا یہ کسل ہے اسکے لئے دعا سکھلائی گئی۔ اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جاتا ہے اور اسے آسودگی ملے بلحاظ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت و جبروت کے اپنے علم و معرفت کے تو پھر کبھی کبھی اعمال بد کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ غضب آجاتا ہے وہ اپنی آسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھکر اپنی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور برے عملون مین پڑ جاتا ہے اسلئے دعا سکھائی گئی۔ کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ مین منعم علیہ بن کر تیرا مغضوب نہ بنون۔ مغضوب کے دو علامات ہین۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بے جا عداوت رکھے ضالین وہ بہولا بھٹکا انسان جو کسی سے بے جا محبت کرے اور سچے علوم سے بیخبر ہو۔ پس انسان کو چاہیئے یہ دعا کرے اپنا منعم علیہ بنا لے مگر انعام کئے گیون سے کہ جن پر تیرا نہ غضب کیا گیا ہو نہ وہ بہولے بھٹکے قرآن کی انتہا دعا پر ہے قل اعوذ برب الناس۔ اول البشر آدم نے بہی دعا کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام بہی دعا ہی ہے اللھم الحقنی بالرفیق الاعلی۔ جو لوگ دعا کے ہتھیار سے کام نہین لیتے۔ وہ بدقسمت ہین۔ امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہین وہ بہی دراصل دعاؤن سے بے خبر ہین۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے تڑپ سے حق طلبی کی نیت سے تقوی کے ساتھ دعائین کرتے کہ الٰہی اس زمانہ مین کون شخص تیرا مامور ہے تو مین یقین نہین کر سکتا کہ انہین خدا تعالے لے ضائع کرتا۔ مین کبہی کسی مسئلہ و اختلاف سے نہین گھبرایا کہ میرے پاس دعا کا ہتھیار موجود ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور حدیث اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ سچا تقوی حاصل کرنے کے لئے بہی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پہر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس مین متقیون کے صفات اور راستبازون کے صفات موجود ہین۔ اللہ تعالی عمل کی توفیق بخشے۔ فہم و فراست بخشے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گہر مین خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو پیچھے بہی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے قوم مین اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن ظن سے کام لو۔ امر بالمعروف اور ناہی عن المنکر بنو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازون کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالی نے ہمپر جو اپنا انعام کیا (مسیح موعود) اسکی اتباع فرمانبرداری اسکی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی مخلوق آئیگی جو پچہتائیگی کہ ہم کیون اس کے زمانے مین اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار دنیا کی تمام قومون سے چھین لیا گیا ہے یہ ہتھیار تمہارے قبضے مین ہے اس سے مسلح ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہین دنیا چند روزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہین رہیگی۔ دنیا کی صحت دنیا کی نعمت دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب یہین رہ جائین گے صرف اللہ کی رضامندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائین گے۔

قربانی کے بکرے

قربانی کے لئے نبی کریم کو وہ نر بکرے پسند تھے جن کے منہ اور پاؤن مین سیاہی ہو۔ والا خصی کا ذبح بہی شرعاً جائز ہے جسکا پیدائشی سینگ نہ ہو وہ بہی جائز ہے ہان جس کا سینگ آدہے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو وہ ممنوع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہین۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہین رکہتے۔ مگر فقہاء کہتے ہین کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا بہی جائز ہے اور دنبہ چہہ ماہ کا بہی۔

(بہیڑ اور دنبہ کا ایک حکم ہرگز نہین یہ ہمارے بعض فقہا کی غلطی ہے بدر)

مومن اس اختلاف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ انسان ان سب باتون مین تقوی کو مدنظر رکہے۔ اور قربانی کی حقیقت سمجھے۔ دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہین قربانی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کر دے۔

(نوٹ۔ آپ نے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان مین جلسہ نہین کیا اور بعد ازان دعا کی گئی)

حکمت کے موتی

درختون پر ہر موسم بہار مین جوانی آتی ہے لیکن انسان پر جوانی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔

وہ دولت جمع کرنی چاہیئے جسے نہ بادشاہ لے سکے اور نہ چور چرا سکے بلکہ جو مرنے کے بعد بہی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔

صبر مسرت کی کنجی ہے توبہ معافی کی اور انکساری اطمینان کی۔

دعا ایمان کے لئے ستون ہے۔

میٹھی بات دل کو مقید کر لیتی ہے۔

ہیرا اگر کیچڑ مین گر پڑے تو بہی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

ایک شخص نے بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ ہمارے ملک میں دریاؤں - تالابوں ندی نالوں سے سیپ بکثرت دستیاب ہو سکتے ہیں - اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کھولدے تو بہت نفع حاصل کرے - وہ صاحب لکھتے ہیں کہ صرف ان ہتھیاروں کی ضرورت ہے - آری تراشنے کی - چھوٹی قسم کا تیشہ چھیلنے کو - سوہان یعنی ریزہ صاف کرنے کو - سوراخ نکالنے کے لئے ایک تیز برما - بعد ازاں بٹنوں کو کوٹیوں پر سینک کرانڈے کی سفیدی اور کھن میں دو تین بار بھگالیا جائے - جس سے چمک اور جلا ہوجائیگی -

(بدر) کام تو کرنے کو بہت ہیں ہمت چاہئیے ہمارے ملک میں یہ نقص بہت ہے کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہیں جانتے جو جس کام میں لگا بس اسی میں لگا رہے گا اور اس میں کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھے گا -

بعض پیشوں کو اپنی ذات کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ عجب حماقت ہے - مفصلہ ذیل اشعار مؤثر ثابت ہوں گے -

کپڑوں کے کارخانے بنیوں نے کھولڈالے -
بنیوں کے دال آٹے دھنیوں نے تول ڈالے
درزی کی استری نے کپڑوں میں جھول ڈالے
پھرتے ہیں خاندانی گردن میں ڈھول ڈالے
تقال بہاندکھٹک تاجر بنے ہوئے ہیں -
گوار کے دھنی اب تاجر بنے ہوئے ہیں -
داسن چمار بنکر لاکھوں کما رہا ہے -
جوزف لہار بنکر لاکھوں کما رہا ہے
نتھو کمہار بنکر لاکھوں کما رہا ہے
چھجو سنار بنکر لاکھوں کما رہا ہے -
تیلی ہے راک فیلر مٹی کے تیل والا -
ریلی نہیں ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا
بابو بنے جولاہے لالہ بنے ٹھٹھیرے
صراف ہیں تنبولی زربافت میں کسیرے -
تعلیم و تربیت کے ہیں جال میں بچھیرے
پیشے نہیں رہینگے دنیا میں میرے تیرے
ذاتوں کا فرق سارا اٹھ جائیگا جہاں سے
لایلہے چھوت جانے ہندوستان کہاں سے

جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں

اب چونکہ اکسٹریمسٹ اور موڈریٹ گروہوں کے بعض اخباروں میں چل رہی ہے اسلئے نکتہ چینی کرکے ایکدوسر کو خوب رسوا کر رہے ہیں سوال اٹھایا گیا ہے کہ اکسٹریمسٹ اخبار کیسری مرہٹہ اور بندے ماترم جو سودیشی کی حمایت میں اجنبی گورنمنٹ سے بھی بیزار ہیں - ولایتی کاغذ پر کیوں چھپتے ہیں اسی بنا پر یہ بھی پوچھا گیا ہے - کہ ہندوستان اور پنجابی کس کاغذ پر چھپتے ہیں - غرض یہ ظاہر کردیا گیا ہے کہ یہ لوگ یقولون ما لا یفعلون کے مصداق ہیں ہم کہتے ہیں کاغذ تو پھر ایک بڑی چیز ہے - چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ولائیت کی استعمال کیجاتی ہے - اور کرنی چاہئیے - کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک ہے اور سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں - جو چیز عمدہ اور سستی ہو اسے بے تکلف خریدو برتو - اور اگر ہمت ہو تو ویسی بنالو یہ کیا عقلمندی ہے کہ خود بھی کچھ نہ کرنا اور دوسروں سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کرنا -

"ملک نائجیریا کے حالات"

"ملک نائجیریا کے حالات روزانہ پیسہ اخبار میں چھپے ہیں - مفصلہ ذیل اقتباس موجب دلچسپی ناظرین ہوگا"

عمریں اس قدر بڑی رکھتے ہیں - کہ سو برس کی عمر تو عام ہے لوگ سو برس سے ہمارے چالیس برس والے سے تگڑے - چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے - چہرہ پر بچپن برستا ہے مونچھ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی دکھائی دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور داڑھی تو پچاس ساٹھ برس والے کی اگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھے نہیں گئے اور اگر ہوں تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہیں سردی برداشت نہیں کرسکتے اور دوائیاں اپنی جڑی بوٹی سے کرتے ہیں - جو ہمکو معلوم نہیں -

چکی یہاں نہیں ہے سلوں پر آٹا پیسا جاتا ہے اور پھر پانی گرم کرکے آٹے کو پکاکر (لپٹی) کی طرح بنالیتے ہیں اور اس کو سالن کے ساتھ کھاتے ہیں روٹی پکانا جانتے نہیں اور ہمارے کھانے سے ان کا پیٹ نہیں بھرتا پسند تو کرتے ہیں مگر تسلی نہیں ہوتی اور ایکقسم کا درخت ہے روغن پیدا ہوتا ہے اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہیں اور کبھی اتنا پسند کرتے عورتیں ہاتھوں پیروں میں مہندی لگاتی ہیں مگر ہاتھوں میں اکثر دیکھا ہے - کہ بجائے ہماری عورتوں کے کپڑے اور پتوں سے ہاتھوں سے باندھنے کے ایک لمبا سا تو تیا لیا اور اس میں مہندی ڈالکر ہاتھ پر چڑھالیا اور پیروں کو کپڑوں سے بازار ہاٹ کرلیتی ہیں - عورتوں کے سر پر رومال بندھا ہو سر کے بال بھیڑ کیطرح گھنے اور چھوٹے اور کنڈل دار ہوتے ہیں ان کو گوندھ لیتی ہیں - مگر سر گوندھوانے کے لئے سارا دن چاہئیے - اور پھر یہ نہیں کہ جس طرح ہمارے ملک کی عورتیں آگے پیچھے بیٹھ کر سر گوندھیں - نہیں - جس کا سر گوندھنا ہے وہ زمین پر لیٹ جاتی ہے اور مشاطہ سرہانے بیٹھ کر سر گوندھتی ہے ذرا ذرا سی بال کنڈی یا لٹ سے سمیٹ کر وہ گوندھے جاتے ہیں - کنگھی ایسے بالوں کے واسطے مختلف ہوتی ہے - ماتھا اور زلفوں والی جگہ عورتیں منڈاتی ہیں - بلکہ مونہہ پر بھی استرا پھیر جاتی ہیں اور سر پر مغز کے اوپر گوندکر نہایت خوبصورت سی قبر بنالیتی ہیں - جس میں دو تین چوٹی کے برابر جو سنے یہاں رائج ہیں اکثر بطور بٹوے کے سر میں رکھتی ہیں - پھر ایک کاجل کی لکیر آنکھ سے لیکر ٹھوڑی تک ادھر اور دوسری ادھر دونوں طرف کھینچتی ہیں اور ناک میں ایک تیلی انگل بھر لمبی اونٹ کی نکیل کیطرح سرخ رنگ کی جو مونگا سا ہوتا ہے - ڈالتی ہیں اور گلے میں عقیق کے ہار پر کوئی چالیس چالیس سیاہ سفید یا ایک قسم پتوں پر پروکر باندھتی ہیں -

ریویو

تکیہ عطر

انبالہ سے ایک تکیہ عطر برائے ریویو آئی ہے جو کپڑوں میں پہننے سے خوشبو دیتی ہے اور سونگھنے کیواسطے خوب ہو - اسکی حفاظت آسان ہے ایکروپیہ میں ۱۶ انگیاں ملسکتی ہیں - پتہ - مولا بخش معرفت چودہری رحم علی گشت انسپکٹر انبالہ -

فتح الیزدان المعروف بہ ثبوت واجب الوجود

یہ رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے کسی پنڈت مست رام کے رسالہ بنام مذہب کے جواب میں لکھا ہے مست رام کوئی دہریہ ہے جس نے ہستی باریتعالیٰ کے برخلاف کتاب لکھی ہے اور اپنی کتاب میں نعوذ لفظ اس کثرت سے استعمال کیا ہے اگر اسکا مست رام لغو رکھدیا جاوے تو بہت موزون ہوگا منشی صاحب نے بہت عمدہ فلسفیانہ دلائل کیساتھ خود مصنف کے الفاظ سے ہی اسکی تردید کی ہے امید ہے کہ اس رسالہ کے پڑھنے سے پنڈت کی مستی دور ہوکر کچھ ہوش آجائیگی منشی صاحب نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیلوں کیساتھ عام فہم بھی کردیا ہے

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تسنگ پاؤ پکن سے شائع ہوتا ہے۔ ۹۱۱ء کے قریب جاری ہوا۔

بعض ایسے پودے بھی دیکھے گئے جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ کے پھول دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگون اور ایسے بھی جن کے پھول آج زرد کل سرخ پرسون بنفشی بعض پھول دن مین تین دفعہ رنگ بدلتے ہین۔ (مایعلم جنود ربک الا ھو)

مرگی کا مرض عمدہ عینک کے استعمال سے جاتا رہتا ہے (خوب)

ایک آلہ ایجاد ہوا جس سے مچھلیان پانی کے باہر زندہ رہ سکین۔

عجائبات عالم

بندرگاہ کو صبح کیوقت خواہ کیسے ہی احتیاط سے جھاڑ دیا جائے دن کو خواہ کتنا کم کام ہو پھر بھی شام کیوقت بندر پر گرد کے انبار ہوتے ہین (یہ گرد کہان سے آئی؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ وہ نوزائیدہ بچون کو باتین کرنیکے قابل بنا سکتا ہے۔ بچہ مان کے پیٹ سے نکلتے ہی امان ابا کہہ سکیگا۔ اور پانچوین سال مین ہوشیار ہو کر پالٹیکس مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کریگا۔

آگرہ مین ایک کہاری کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچہ کے چار ہاتھ دو سر تھے۔ مرگیا۔

دلچسپ باتین

چین کی آبادی ۴۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فغفور چین اور ویسرائے ہند کی ماتحت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس مین ہر سال ۲۰ ہزار گھوڑے کہائے جاتے ہین چارلس سارھے بائیس ہزار گوشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا ہے جرمنی مین بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے مین

یورپ کا ڈاکٹر ہربرن سانپ کو بطور غذا کے پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے سامنے چوزہ اور ہرن کا گوشت بھی کچھ حقیقت نہین رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور بامزہ ہو کہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بھر اور گوشت سونہہ نہ لگاؤ (کیا اس کے یہ معنے تو نہین کہ مرجاؤ)

انسداد طاعون کے خیال سے رنگون مین ایک لاکھ ستائیس ہزار دو سو دو چوہے مارے جاچکے ہین۔ ایران مین تمام آتش پرستون نے کام بند کر دیا۔ کیونکہ ان کا افسر اعظم جو ایک باا ثر ساہوکار تھا قتل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو خاص تہوارون کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورو گوبند سنگھ جی کے جنم کی اور دوسری ہولہ کی۔ پہلی ۱۰ جنوری کو ہوا کرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلین صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ سیالکوٹ گجرانوالہ لائل پور مین ہوا کریں گی۔

آئے دن کے ریلوے تصادم کو روکنے کے لئے یہ تجویز بہت عمدہ پیش کیگئی ہے۔ کہ برقی تختیون کا بندوبست کرین جس سے اس کا کلی انسداد ہو جائیگا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے مین اس کا انتظام شروع ہوگیا۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر نے دعوے پیش کیا ہے کہ دس برس تک اگر بچون کو کپڑے نہ پہنائے جاوین۔ تو بہت تندرست و تنومند ہو جائین گے۔ (پنجاب کے دیہات مین اس پر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے) کئی متمول آدمیون نے اس تھیوری کو عملی صورت مین لانے کیلئے ساڑھے تین لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی چاہی ہے۔

حوادث زمانہ

نوشہرہ چھاونی کو مردان اور مالاکنڈ ملانے کے لئے ایک پل کشتیون کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجھ پل سنبھال نہ سکا۔ وہ ٹکڑا جس پر لوگ جھکے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دریا مین گر پڑا۔ کم و بیش ایک سو آدمی غرق ہوا۔

احمد آباد مین آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔ آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان۔ ایک مہاجن مع اپنی بیوی اور آٹھ سالہ بچے کے خاک ہوگیا۔

لکھنؤ سے افسوسناک خبر آتشزدگی کی آئی موضع نگوا پردا جمعہ کی شب کو بالکل خاکستر ہوگیا۔ (بے خانمان)

لندن مین شاہی محل بکنگھم کے رسوئی خانہ مین آگ لگی ۱۳ انجن پہونچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹو گراف کا تماشہ لندن کے بارنسلی پبلک ہال مین تھا۔ بچے جس گیلری مین تھے وہ تنگ تھی انہین دوسری گیلری کی طرف بلایا گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کچل کر مر گئے کوئی چھ چھ سال کی عمر کے تھے۔

حجاز مین ۳۱ دسمبر تا ۱۲ جنوری ہیضہ کے ۲۲۰۶ کیس ہوئے ۱۷۹۰ موتین۔ قسطنطنیہ مین بھی جا پہونچا۔ خاص مکہ معظمہ مین ۵ تا ۹ جنوری ۱۴۹ کیس اور ۲۷۲ اموات رہین۔

ایسٹ انڈین ریلوے لائن جھاجھا اور گدھو کے درمیان مسافر اور مال گاڑیون مین تصادم۔ ۵ تھرڈ کلاس گاڑیان پاش پاش ہوگئین۔

قحط

پارسیال کے اخبار بتیسی کا ایڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہین کر سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان مین دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار وسط ہند کی دیسی ریاستون مین۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین افسر ممالک وسطی مین خیراتی کامون کے انتظام کے لئے بھیجے گئے

صوبجات متحدہ مین قحط کے خیراتی کامون پر ایک لاکھ ۶۹ ہزار آدمی ہین۔ وسط ہند مین ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن مین خلل

موضع دیال (ڈیرہ اسمٰعیل خان) مین حکیما نمبردار قتل ہوا۔ لاکھ روپیہ لوٹ لے گئے۔

آبی سینیا مین اہل اٹالین کے لوٹے جانے پر ڈوما مین سخت گھبراہٹ ہے۔

میمن سنگھ مین باشندون کی خانہ تلاشیان ہو رہی ہین۔ وجہ نامعلوم

بابو درگا چرن کو چلتی ٹرین مین یورپین افسرون پر حملہ کرنے کے جرم مین دو سال قید ہوئی۔

قلعہ ڈبلن کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہین ملا۔ زیورات کا محافظ بحکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔

چینی صوبہ یکیانگ مین متصل وانتنگ سخت بلوہ ہوا۔

پراٹسٹنٹ کا گرجہ دسکول بہی پہونکدیا۔ کوتوالی کا مکان بہی جلا دیا۔

کوحن چپاٹنا کے فریخ علاقہ ٹانکنگ میں وہان کی دیسی فوج بگڑ گئی تمام فوج بیدل ہوگئی۔

۹ رجنوری کو لندن کے کیکسٹن ال مین ایک بہاری جلسہ ٹرنسوال کے مظلوم ہندیون کی ہمدردی مین کیاگیا۔

آئے دن جو سرحد پر ڈاکے پڑتے رہتے ہین ان کے انسداد کے لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ اول تو محسود وزیریوں کا ناک مین دم لائین اور انہین سزا دین اور جسقدر مالی نقصان ہوا ہے ان سے پورا کرین۔ دوم سرحدی صوبے مین جو خاندان متمول ہین سب کو بلالیسنس کے اسلحہ رکہنے کی اجازت دین سوم یہ کہ جب ایسی ڈکیتی کی واردات ہو۔ تو مجرمون کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرین۔

بلاد اسلامی

(عربی سے ترجمہ کیا گیا)

المویَّد فاس کے ایک فاضل نامہ نگار کی معرفت لکہتا ہے کہ آجکل فاس مین بجز سلطان عبدالحفیظ اور اس کی اس طاقت اور توفیق الٰہی کے اور کچہہ ذکر نہین ہوتا جو کہ مغرب کو فرانس کے پنجہ سے بچانے کے لئے ملی ہے اور وہ یہ خیال کہتے ہین کہ جب فرانس سلطان عبدالعزیز کی حمائیت کا اعلان کریگا تو سلطان عبدالحفیظ کے پہونچنے مین کوئی روک نہوگی اور پہر فرانس کے لئے اچہا انجام نہ ہوگا اس لئے کہ دو لاکہہ لشکر کے اخراجات کم ازکم ایک سال تک برداشت کرنے پڑین گے اور پہر فرانس اور سب مغرب کے باشندون مین سخت جنگ چہڑ جائیگا اور اس وجہ سے سلطان عبدالعزیز کے حکم کا نفاذ رعیت پر تو کیا اپنے اتباع پر بہی نہ رہے گا اور اسپر بڑی شہادت اس بات سے ملتی ہے۔ کہ جب سلطان عبدالعزیز نے فرانس اور ہسپانیہ سے تحائف قبول کئے تو رعیت سخت متنفر ہوگئی تہی حالانکہ اس وقت ان کے لشکرون کے داخل ہونے کی قبولیت کی تصریح نہ کیگئی تہی سلطان عبدالحفیظ کا قصہ یون ہے کہ جب فرانس کی فوج پہلے سوائے کسی مقابلہ کے وجدہ اور پہر دارالبیضا مین داخل ہوئی تو ملکی لوگ سخت پریشان ہوئے اور مراکش اور اس کا گرد و نواح بھڑک اٹہا اور ماہ رجب کی چہٹی تاریخ جمعہ کے دن سب رؤسا اور علماء دارالمخزن مین جمع ہوئے اور عوام ٹڈی دل کیطرح منتشر تہے۔ تو رؤسا نے سلطان عبدالحفیظ کو بات چیت کرنیکے لئے بلایا۔ تو وہ معمولی لباس سوا عمامہ کے ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے تو شریف محمد بن الرشید اٹہا اور خطبہ پڑہا اور ظاہر کیا کہ مغرب سخت خطرہ مین پڑا ہوا ہے اور اس کا باعث سلطان عبدالعزیز کا تساہل اور غفلت ہے۔ اور کہ وہ رعیت کی پرواہ نہین کرتا اور وزراء پر بہت ہی اعتبار کرتا ہے حالانکہ وہ بجز اپنے ذاتی منافع کے اور کسی امر کی پرواہ نہین کرتے یہان تک کہ اغیار نے مغرب کی طمع کرلی کیونکہ وہ جانتے ہین۔ کہ انتظام ملکی اور جنگی تیاری سے بالکل غافل ہین حتے کہ فرانس پہلے وجدہ مین اور دارالبیضا مین اتر گیا اور ابہی تم دیکہو گے کہ شہر مراکش مین فرانس کی فوج داخل ہوچکی ہے تو اب بجز کسی عقلمند دوراندیش ہوشیار مناسبت وقت کو جاننے والے سلطان کے سوا کبہی کام نہین چل سکتا۔ پس اگر ابہی سے سلطان عبدالعزیز کی معزولی سے تدارک نہ کرین گے تو ہم اپنے لئے وہ کچہہ لائین گے جس کا انجام اچہا نہوگا۔

اور اس وقت ایسا سلطان بجز عبدالحفیظ کے نظر نہین آتا۔ جو کہ عالم فاضل متقی ہو اور اس کی صلاحیت پر اس کے خلافت کیوقت کے امور شہادت دیتے ہون پس اے اللہ کے بندو! تم اس کو خلافت پر مجبور کرو تاکہ تمہارے معاملات ٹہیک ٹہاک ہو جاوین اور ملک کو بچالو۔ تو سب نے اس رائے کی تحسین کی اور سب نے سلطان عبدالعزیز کے معزول کرنے اور اس کے بہائی سلطان عبدالحفیظ کی بیعت کرنیکا اتفاق کرلیا اور اسی وقت بیعت نامہ لکہا گیا اور بڑی شان وشوکت سے بیعت ہونے لگی اور پہر بڑے شان وشوکت کے ساتہہ سلطان عبدالحفیظ مسجد مین گئے اور عام بیعت ہوگئی۔ اس کے بعد نئے سلطان نے نہایت سرگرمی سے ملکی اصلاح شروع کی اور سب سے پہلے قیدیوں کو رہا کیا اور پہر قوم کے چیدہ بزرگون کو بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا گیا اور لشکر کو مرتب کیا اور رعیت جوق جوق لشکر مین داخل ہونے لگی اور اس نے ان کو عمدہ لباس اور عمدہ اسلحہ دئے اور تحائف کے طور پر بہت مال ہاتہہ آیا۔

ملک مصر مین نیشنل کانگریس کی تجویز

یہہ کانگریس مصر کے سیاسی قانون کی دفعہ ۵ کیمطابق ہوئی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ ہر ایک مصری شخص کو جسکی عمر ۲۰ سال کی ہو حقوق تمدن کی اصلاح مین رائے دینے اور اس اصلاح سے متمتع ہونیکا اختیار ہے۔ ۷ باتین وضع کردی گئی ہین۔ جن پر کہ کانگریس کا کلی دارومدار ہوگا۔ اول سلطنت خدیویہ کی دائمی استقامت کی تائید جیسا کہ فرمان شاہی یعنی منجانب سلطنت ترکی صادر شدہ ہے دوم ان وعدون اور شرائط پر بہروسہ رکہنا جو کہ سلطنت برطانیہ نے بروقت قبضہ مصر کئے ہوئے ہین نیز ان شرطون اور وعدون کے پورا کئے جانیکا مطالبہ کرنا۔ سوم مصر مین پارلیمنٹ کے قایم کئے جانیکا مطالبہ کرنا جس سے ہر ایک امر کی اصلاح بموجب خیال مصریون کے ہوسکے چہارم ابتدائی تعلیم عام اور ضروری کئے جانے پر زور دینا۔ پنجم تمام مصری مدارس مین عربی زبان کا مستقل طور پر رواج دینا گویا عربی زبان لازمی طور پر پڑہائی جاوے۔ ششم مصری اصلاحون کے ضمن مین ویسیون کو وظائف بکثرت دئے جانا کیونکہ ان کا حق ہے بمقابل مصریون کے دوسرے لوگون کو وظائف بہت کم دئے جائین۔ تاکہ مصری لوگ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کے قابل ہو جائین (دوسرے معنون مین سوراجیہ کا شوق) ہفتم اجنبی باشندون کے مقدمات عدالت مختلفہ کے جج فیصلہ کیا کرین جیسا کہ موجودہ حالت مین وہ لوگ تجاریہ اور مدنیہ حقوق کے لحاظ سے اپنے مقدمات علیحدہ حاکم کے پاس فیصل کراتے ہین رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کی اس قدر مخالفت کیجاوے کہ ولیسی اور اجنبی ایک ہی عدالت مین مساوی طور پر انصاف پاوین۔

—— بیت المقدس کی جامع مسجد کی مرمت کا کام حسب حکم سلطانی شروع ہوا ہے۔

—— روس مین مسجدون کے ساتہہ وقف کی اجازت نہین۔ (چندہ کی محتاج)

—— طہران مین دو دوکاندار سپاہیون کے ہاتہہ سے ہلاک ہوئے۔ رعایا نے خون بہا چاہا حکومت نے باقاعدہ تحقیقات کا وعدہ کیا۔ جوش فرو نہین ہوا۔

—— ایران کے اخبارات کی عام رائے یہ ہے کہ قومی ناموون کے انتخاب کا موجودہ طریقہ اصلاح طلب ہے۔ سیاسی معاملات سے ناواقف۔ اپنے مطلب کی باتین منظور کرانے مین نہ ہون تو خوف سٹرائک۔

—— انجمن حمائت الاسلام کو ۵ ایڈیٹرون نے نوٹس دیا کہ حساب کتاب دکہایا جائے۔ انجمن کے بعض منتظمین نے حساب دکہانے سے انکار کیا۔

—— ندوۃ العلماء کے طلباء کی ایک خاص وردی بنائی گئی ہے لمبا کرتہ۔ صدری۔ شرعی پاجامہ۔ دلی کی جوتی ایسی ٹوپی جسپر عمامہ بندہ ...

خبرین

۲۴ر جنوری کو سہ پہر چار بجے کوئیٹہ مین سخت زلزلہ آیا سٹیشن شرنگ مسمار مقام تاچ بھی محسوس ہوا ۔ نقصان ہوا ۔

اخبار جگا نتر کے پرنٹر کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۱۲۳ جودھپور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے تمام کاریگرون نے اتفاق سے کام بند کر دیا ہے ۔ آئی پی ریلوے کے بھور گھاٹ ٹنل مین ایک ٹرین پٹری سے اُتر گئی ۔ دو خادمین ہلاک ہوئے ۔

امریکن صوبہ پنسلوینیہ کے مقام بوئرٹون کے تھیٹر مین آگ لگی ڈیڑھ سو لاشین نکالی گئین ۵۰ اشخاص مجروح (ماتم)

رابرٹ پیلے کمپنی نے ۵۴ لاکھ کا دیوالہ نکالا ۔

فیض مین مولائے حفیظ بطور سلطان مراکو اعلان کئے گئے ۔ یہ اصلی سلطان عبدالعزیز کے رقیب ہین ۔

ایم تاکا ہیرا صاحب امریکن دربار واشنگٹن مین دولت جاپان کے سفیر مقرر ہوئے ۔

مسٹر ایچ اے بی ۔ راٹیگن صاحب نے اجلاس چیف کورٹ مین آکر حجان سے عرض کی کہ گورنمنٹ آف انڈیا چاہتی ہے کہ مقدمہ راولپنڈی کے ابتدائی فیصلہ مین وہ تمام فقرے محو کئے جاوین جو وہان کی پولیس کی شان وعزت کے خلاف پائے جاتے ہین ۔

انہار نو آبادیہائے پنجاب کی کمیٹی نے لائلپور مین ایک حصہ کام تحقیقات کا ختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا اور ۱۸ جنوری کو پھر لائل پور بقیہ کارروائی ختم ہو گی ۔

پنجابی لکھتا ہے کہ لائل پور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہین ایک عام جلسہ کیا جاوے اور وہان زمینداران کے قائمقامون کو موقعہ دیا جائے ۔ کہ اپنی شکائتین سب کے سامنے پیش کرین ۔

لندن مین ہندوستان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گونہ زیادہ پیش کیا گیا ۔

تجویز ہے کہ انٹرنس کا امتحان بھی مڈل سکول کیطرح موقوف کیا جائے ۔

میونسپلٹی شملہ کا جدید انتظام ہوا ۔ ہر سات ممبر نامزد شدہ کافی سمجھے گئے ۔

کل ہندی ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۱۲ر دسمبر مین ۵ ۹ لاکھ ۶۰ ہزار چھ سو اوسط فی میل ۱۳۰ ۔ شروع اپریل سے ۱۲ر دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۴ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۱ ہزار نو سو تھی جو اگلے سال سے دو کروڑ زیادہ ہے ۔

نیل کی کل پیداوار ۱۳ لاکھ ۴۸ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے ۔

پراونشل مسلم لیگ (لاہور) مین یہ تجویز پاس ہوئی ۔ کہ جن محکمون مین مسلمانون پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہون ۔ ان محکمون کے افسرون کی خدمت مین ڈیپوٹیشن جا کر مسلمانون کے حقوق کیطرف متوجہ کرین ۔

لفٹننٹ عمر حیات خان صاحب دربار کابل مین آئندہ برٹش کے سفیر ہون گے ۔ دو سال تک تو نہین (عجیب !) نہین اگر حضور لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتون کیلئے ولائت جائین مگر یہی کہتے ہین کہ کوئی وائسرائے یا کمانڈر انچیف رخصت پر نہین جا سکتا ۔

ملک برما مین شوئیبو کی چھاونی فضول سمجھی گئی تجویز ہو رہی ہے ۔

سرگودہ کی وسط مین دکان بیعت ذلحم البقر بحکم لاٹ صاحب بند ہوئی ۔

نیویارک مین سنگر کی نئی عمارت ۴۱ منزلہ ۶۵۰ فٹ اونچی ہے ۔

گورنمنٹ نیپال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کر دی ۔

عباس بیگ ہیڈ کنسٹبل درجہ اول ستیا رام صاحب رخصتی کے قائمقام سب انسپکٹر ہو کر ضلع گجرات مین آئے ۔

جو دگنی جوتا کانگریس کے پنڈال مین سر فیروز شاہ جی پر پڑا اس کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کرین اسے شیشے کے اندر لگا کر رکھون گا ۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ ہے

بورڈرون کے لئے کمرون اور طالب علمون کے واسطے پروفیسرون کی کمی ۔ علی گڈہ کالج کے منتظمین کی توجہ چاہتی ہے ۔

پنجاب مین جس طرح مڈل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے ۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند بھی ہیڈ ماسٹرون کی سفارش کے مطابق دی جائے ۔ جو اپنے لڑکون کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہین ۔ اس سے اس گستاخی کی بھی اصلاح ہونی اغلب ہے ۔ جو سکولون کے بعض طلباء اپنے معلمین سے کہتے ہین ۔

برلن مین مفسدان فرقہ سوشلسٹ گرفتار کئے گئے پرسن کے بازاری فساد مین تیس آدمی مجروح ۔

اٹلی نے اپنے مقتولون کے نقصان کا معاوضہ چاہا ۔ شاہ ابی سینیہ متاسف اور معاوضہ دلانے پر تیار ہین ۔

متصل مظفر پور ایک مال گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی دیسی فائرمین مر گیا ۔

تاوان تبت ملنے پر وادی چمبی تو خالی ہو گئی ۔ مگر گیانسٹی مین دستہ فوج رکھنا لازم ۔

شہزادہ فرمان فرما نے سلی جاک سے اطلاع دی کہ بیس ہزار نفوس قبائل نے مجھے گھیر لیا ۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب ۔

ترکی کردون نے پرنس کا کیمپ گھیر لیا ۔ ۴½ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد رولون کی چھین لی ۔

سر ڈنزل ایبٹسن لفٹننٹ گورنر پنجاب اسی مرض سوزش حلق ولب کے عود کر آنے سے جو تمباکو نوشی کا نتیجہ تبلائی جاتی ہے مجبور ہو کر باقی چار سالہ ملازمت کو چھوڑ کر آخر کنارہ کش ہو گئے ۲۴ ماہ حال کو چلے جائین گے ۔

کانگڑہ کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ صرف کا تخمینہ ہے ۔ چونکہ پانی نزدیک نہین اس لئے منوئی دریا سے جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۶۳۴ فیٹ اونچا ہے ۔ دو انچ سوراخ دار نالی سے ۲۷۰۰ فٹ دن بھر مین پانی لانے کا خیال ہے ۳½ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ ۔

رسالہ ویسٹ اینڈ ایسٹ مین ذکر ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ مین منعقد ہوئی ۔ جس نے قرار دیا کہ اسلام مر رہا ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے (بیشک اسی لئے اسے زندہ کرنیوالا مسیح آیا مبارک وہ جو اُسے قبول کرتے ہین)

ڈاکٹر ڈینز نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چوہون کی ہلاکت کیواسطے نہائت کارآمد ہے ۔ یہ لاگ جب ایک چوہے مین داخل کر دین تو سب چوہون مین مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا مین آنے پر مجبور کر دیتی ہے (چوہون کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی ۔ بلوچستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی مشرقی پنجاب مشرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ ۔ بنگال ۔ بہار ۔ پشاور ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ دہلی راولپنڈی انبالہ ۔ خوشاب ۔ لودیانہ ۔ لاہور ۔ سیالکوٹ ۔ منٹگمری ۔ سرسہ ملتان ۔ سندھ ۔ لکھنؤ ۔ بہرائچ ۔ جہانسی ۔ آگرہ سب شہرون سے بارش کی خبرین آئی ہین ۔ دارالامان مین نمازین ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ کو پیر ۱۴ر جنوری اور ۱۵ ر کو ظہر و عصر کی نماز جمع ہوئی ۔

مقدس شاعری

(ایام جلسہ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں منشی نعمت اللہ صاحب مضطر نے قبل از نماز ظہر پڑھکر چھوٹی مسجد میں سنایا)

خدا کے کام ہوتے ہیں عیاں آہستہ آہستہ
دکھاتا ہے وہ قدرت کے نشاں آہستہ آہستہ
درستی کر رہا ہے باغباں آہستہ آہستہ
چمن ہو جائیگا باغ جناں آہستہ آہستہ
تر و تازہ نظر آئیگا پھر اسلام کا گلشن
پھلے پھولے گا مثل بوستاں آہستہ آہستہ
کھلینگے ہر روش گل سبزہ لہلہائیگا
بہیگا باغ میں آب رواں آہستہ آہستہ
کسی جا بلبلان نغمہ خواں کے چہچہے ہونگے
کہیں گلگشت خوبان جہاں آہستہ آہستہ
بہار آئیگی عیش و کامرانی کے دن آئیں گے
جئیں گے از سر نو نیم جاں آہستہ آہستہ
عمل ہونگے درست اور روح وحدت ہم میں آئیگی
خدا بھی ہمپہ ہوگا مہرباں آہستہ آہستہ
یونہیں ابواب افضال الٰہی ہمپہ وا ہونگے
یونہیں آئیگی ہم مردوں میں جاں آہستہ آہستہ
مسیحائے زماں تم نے اور آئین خوب ہی آکر
خیال باطلہ کی دھجیاں آہستہ آہستہ
بچایا شرک و بدعت سے چھڑایا قید عصیاں سے
اتاریں رسم کی بیڑیاں آہستہ آہستہ
تو بیشک رحمۃ للعالمیں ہے تیرے آنے سے
زمانہ میں ہوئی امن و اماں آہستہ آہستہ
ملا وہ نور ایمان پھر دوبارہ تیرے صدقہ میں
جو غفلت میں ہوا تھا رائیگاں آہستہ آہستہ
تُو ہے وہ مظہر خوبی کہ تجھ سے سارے عالم میں
ہوئیں پیدا ہزاروں نیکیاں آہستہ آہستہ
مرشدے تیری شاہا ہمارے خانۂ تن میں
ہوئے ہیں زہد و تقویٰ عیاں آہستہ آہستہ
تری تعلیم نے ہمکو چلن وحدت کا سکھلایا
مٹایا کفر و ظلمت کا نشاں آہستہ آہستہ
ہزاروں بلکہ لاکھوں تک تیری تائید میں کیا کیا
دکھائے حق تعالیٰ نے نشاں آہستہ آہستہ
عدو ہرگز ہمارے کامیابی پا نہیں سکتے
ہمیں آخر ہوں گے کامراں آہستہ آہستہ
تحمل صبر و استقلال کامل چاہیئے اپنا
فنا ہو جائیں گے ایذا رساں آہستہ آہستہ
جو سب و شتم سے ہمکو ستمگر یاد کرتے ہیں
وہ غارت ہو گئے سب بدزباں آہستہ آہستہ
ہمارے دشمنوں کو ذلت و خواری ہوئی حاصل
کیا ہمکو خدا نے شادماں آہستہ آہستہ
ہمارے واسطے جو لعنتیں تجویز کرتے ہیں
ہوئیں وہ سب نصیب دشمناں آہستہ آہستہ
مزے رہ رہ کے آخر منکرو! تمکو چکھائیگی
تمہارے اپنے دل کی شوخیاں آہستہ آہستہ
خدا تفریق کرکے ایکدن سب کو دکھا دیگا
ہمارے اور تمہارے درمیاں آہستہ آہستہ
مسیح وقت کی برکت سے گو چھوٹا سا قصبہ تھا
بنے گا شہر اعظم قادیاں آہستہ آہستہ
جو فرمایا تھا خالق نے وہ پورا کرکے دکھلایا
چلے آتے ہیں پیر و نوجواں آہستہ آہستہ
بنائے نام جتنا احمدی ہرگز نہ پھل دیگا
خدا لیگا ہر اک کا امتحاں آہستہ آہستہ
نہ غفلت میں گذارو دن بس اب ہشیار ہو جاؤ
نہ ہو آخر کہیں عمر رواں آہستہ آہستہ
بحکم احمد مرسل ہمارے احمدی بھائی
کریں اعمال میں تبدیلیاں آہستہ آہستہ
خدا کے ہم جو ہو جائیں خدا بھی مہرباں ہو کر
بڑھا دیگا ہماری عز و شاں آہستہ آہستہ
امام وقت کے الطاف سے امید کامل ہے
ملیں گے ہمکو بیحد خوبیاں آہستہ آہستہ
کبھی وہ ناتوانوں کو توانا کر دکھاتا ہے
توانائوں کو کر دے ناتواں آہستہ آہستہ
خدایا بخت بیداری کے دن بھی ہمکو دکھلا دے
بہت جھیلیں ہیں ہم نے سختیاں آہستہ آہستہ
بنیں گے کام بگڑے سب لطیف احمدی دوراں
تر اے مضطر فدا کر دو سر و جاں آہستہ آہستہ

بدر خواتین

سلسلہ خواتین اسلام مرتبہ ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء

۲۷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی کی دختر نیک اختر تھیں اور ہجرۃ سے پانچسال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ سنہ ہ میں جبکہ آپ کی عمر سات سال اور آٹھ سال کے درمیان تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ مہر چار سو درم مقرر کیا گیا اور ۹ سال کی عمر میں آپکے گھر میں آئیں۔ آپ اول درجہ کی عالمہ فاضلہ فقیہہ اور فصیحہ تھیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہیں۔ اس لئے بے شمار صحابہ اور تابعین نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اول درجہ کے فاضل صحابہ مشکلات علمیہ کو آپ سے آکر حل کروایا کرتے تھے تقریباً ۲۲۱۰ حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔ سنہ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کیوقت منافقوں نے آنحضرت صلعم کی عداوت کیوجہ سے آپ پر بہتان لگایا تھا۔ جسکا وہ کچھ ثبوت نہ دے سکے اور سزایاب ہوئے۔ اس بہتان کا ذکر سورہ نور میں مذکور ہے۔ آپکی خصوصیات میں سے یہ ہیں۔

(۱) آپ رسول اللہ کو سب ازواج سے پیاری تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ پیارا آپ کو کون ہے۔ فرمایا۔ عائشہ رض۔ عرض کیا گیا۔ مردوں میں سے۔ فرمایا۔ عائشہ کا باپ۔

(۲) سوا ان کے آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

(۳) نبی حضرت عائشہ رض کے لحاف میں ہوتے تھے کہ نزول وحی الٰہی ہو جاتا۔ یہ بات کسی اور بیوی کو حاصل نہ تھی۔

(۴) جب خدا تعالیٰ نے آپ کو آیت تخییر نازل فرمائی۔ تو آنحضرت نے سب سے اول انہی سے دریافت کیا اور والدین سے مشورہ لینے کے لئے فرمایا۔ آپنے فرمایا۔ کیا میں اس بارہ میں بھی والدین سے مشورہ کرونگی۔ "نہیں میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں" یہ جواب باقی ازواج کیلئے بھی سنت ہو گیا اور سبھوں نے یہی جواب دیا۔

(۵) اہل افک کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی الٰہی برأت کی۔

(۶) اکابر صحابہ مشکل دینی مسائل ان سے دریافت کرتے اور اس کا علم ان کے پاس ضرور ہوتا۔

(۷) آنحضرت صلعم کا انتقال اُن کے گھر میں اُن کی نوبت کے دن اُنکی گود میں ہوا اور اُنہیں کے گھر میں حضور مدفون ہوئے۔

(۸) لوگ آنحضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیقہ رض کی نوبت کے دن تحفے تحائف دیا کرتے تھے تاکہ پسندیدہ تحفہ حضور کو محبوب ترین ازواج کے گھر میں ملے آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے آپ اول درجہ کی سخی تھیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ آپ کو اشعار کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ علاوہ اشعار عرب کے یاد ہونے کے آپنے آنحضرت صلعم کی مدح میں کئی شعر تصنیف کئے تھے۔ آنحضرت صلعم کے انتقال کیوقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۵۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور حسب وصیت حضرت ابو ہریرہ رض نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رات کے وقت جنۃ البقیع میں دفن کی گئیں۔

لڑکی کے پیدا ہونے پر خوشی برادر عبد الغنی صاحب ساکن کنجاہ لڑکی پیدا ہونے پر اپنی بیوی کو کہتے ہیں۔ "جب الکا خط مجھے ملا تو میں نے اس قدر خدا کی حمد و ثنا کی اور اس قدر خوش ہوا۔ کہ جیسے کوئی عمدہ چیز ملتی ہے۔ تم بھی بعد غسل اس شکریہ میں نماز پڑھو اگر زیادہ خوش ہونا چاہیے کیونکہ لڑکی آگے ہمیں ہر لڑکی لڑکے ہمارے رازق نہیں کہ ہم ان میں فرق کریں" یہ خط ان کی بیوی نے ہمکو بھیجا ہے۔

آپ قادیان کیوں آئے

مجتباب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین مندرجہ ذیل سوال ناظرین بدر کی بیت آرائی اور دیگر اصحاب جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ان کی دلچسپی کی خاطر پیش کرتا ہون۔ اور امید کرتا ہون کہ وہ اپنے اپنے روشن خیالات سے بندہ کو سرفراز فرمادین گے۔

اے احمدی قوم۔ تجھ پر خدا کی رحمت شامل حال رہے تجھ کو کس شخص کی تحریک نے قادیان مین بُلایا اور کس صنم کے بدلے تو نے دور دراز کی تکلیفین اپنے سر پر برداشت کین۔ کس شخص نے روحانی طاقت تیرے بدن مین پھونک دی۔ تیرا امام پاک ابد تک تیرے ساتھ رہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے پھلے پھولے تجھ کو کب تک مرتے ملتے رہین گے۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو۔ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔

بقلم خود عبد المجید طالب علم سنگھ سوڈھی ملتان

ایک مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

وہ پہلو لگائیے اللہ وہیل سے

نہین رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کرلے جس کے لئے خدا نے اس کو مبعوث کیا ہوتا ہے۔ وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے۔ لوگون کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا۔ اور ایک پاک جماعت قائم کرکے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ یعنے ایسا شخص جو خدا پر جھوٹ باندہتا ہے۔ یعنے یہ کہتا ہے۔ کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور مجھے خدا کی طرف سے یہ یہ الہام ہوئے ہین یا ہوتے ہین حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ ہون بلکہ اس کے خود ساختہ ہون۔ تو ایسا شخص قرآن کریم کے رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اسکا کارخانہ جلد درہم برہم ہوکر ملیا میٹ ہوجاتا ہے اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے۔ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً یعنے اس سے بڑھکر کون ظالم ہے۔ جو خدا پر افترا کرتا ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا۔ وقد خاب من افتریٰ۔ یعنے وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے۔ پھر ایک اور آیت ہے جس مین اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ یعنے اگر تو ہم پر کوئی بات بنا دے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنے افترا کرے تو ہم تمہارا دہنا ہاتھ پکڑلین اور تیری رگ جان کاٹ ڈالین۔ پس ان آیات سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہین کرسکتی کہ کوئی اس پر افترا کرے یعنے جھوٹی باتین بنا کر کہے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہین اور پھر خدا اسے بھی مہلت دے اور اس کو تباہ نہ کرے اور اسکو روز بروز ترقی دے۔ اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا مین پھیلاوے۔ اب کوئی شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات سے کیونکر انکار کرسکتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اہل دین کے خیالات کو الگ رکھکر بھی ہم دیکھتے ہین کہ یہ مضمون جو قرآن کریم کی آیات بالا سے واضح ہوتا ہے۔ مین حق اور بالکل ایک یقینی صداقت ہے۔ مثلاً ایک ملازم خواہ کیسا ادنیٰ یا اعلیٰ ہو۔ اگر وہ اپنے افسر بالادست پر جسکے ماتحت وہ کام کرتا ہے کوئی بات بناوے یعنے لوگون سے کہے کہ میرے حاکم نے مجھے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم حاکم کی طرف سے نہو۔ تو اگر حاکم کو اس کا علم ہوجاوے کہ میں نے یہ حکم نہین دیا۔ اور خواہ مخواہ اس کو میری طرف منسوب کرتا ہے تو اب بتلاؤ۔ حاکم اس جھوٹ بولنے والے کے ساتھ کیا سلوک کریگا۔ ضرور اُسپر سخت ناراض ہوگا۔ اور اس کو عبرتناک سزا دیگا تاکہ اور کوئی ایسا کرنیکی جرأت نہ کرے۔ اب جبکہ دنیا کے حکام گوارا نہین کرسکتے کہ کوئی شخص ان پر افترا کرکے فساد پھیلاوے تو خدا جو علیم بذات الصدور ہے کب گوارا کرسکتا ہے کہ اسکی بادشاہت مین فساد کرنیوالا اکبر امانہ جاوے اور ذلیل وخوار نہ کیا جاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ کھلے۔ نادان اور سنت اللہ سے بیخبر ہین وہ لوگ جو ایسا خیال کرین کہ مفتری علی اللہ بھی سرسبز ہوسکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کرسکتا ہے علاوہ دنیا مین یلغار ہوسکتا ہے محض قرآن کریم کی ناواقفی کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین ورنہ اگر یہ بات ہو کہ جھوٹے کی بھی اللہ تعالیٰ نصرت اور تائید کیا کرتا ہے۔ تو سچے اور جھوٹے مین مابہ الامتیاز کیا رہا پھر تو گڑبڑ اور اندھیر خدائی مین مچ گیا کوئی مومن ایک لمحے کے لئے بھی ایسا ستم گوارا نہین کرسکتا۔ ہم روزمرہ دنیا کے معاملات مین اس کا ثبوت مشاہدہ کرتے ہین کہ کوئی انسان خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ جاہل ہو یا عالم رند مشرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیسا ہی ہو ہرگز گوارا نہین کرسکتا۔ کہ کوئی اُسپر جھوٹ بناوے اور پھر وہ ایسے جھوٹ بنانیوالے سے خوش ہو۔ راہ راست سے بھٹکنے والو سوچو اور غور کرو۔

ایک شخص جو یہان رہتا ہے اور اپنے آپکو علامہ دوران تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے۔ کہ کوئی احمدی میرے مقابل پر کھڑا نہین ہوسکتا۔ اس کے ساتھ اتفاقیہ میری گفتگو ہوئی۔ (میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھائی بھی تھا) اثنائے گفتگو مین اس نے کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہین۔ ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ کثرت سے رجوع کرین اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہوتا جاوے کیونکہ عیسائیون نے بھی ترقی کی ہے آریون اور بدھ مذہب والون کی بھی بڑی بڑی تعداد ہے اور سوکے شاہیون(۱) (مسخرے) کی بھی ایک بڑی بھاری جماعت ہے اور ہزار دن آدمی ان کے پاس جاتے اور ان کے پیرو ہین تو پھر یہ کیا سب حق پر ہین ایسا شخص کو جو سنت اللہ سے محض ناواقف ہے یہ معلوم نہین کہ قرآن کریم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ مفتری علی اللہ یعنے خدا پر جھوٹ تھوپنے والا جلد تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہین پاتا کہ اپنے جھوٹے دعاوی سے دنیا کو گمراہ کرسکے۔ اب سوکے شاہ کا کبھی دعویٰ نہ تھا کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور فلان فلان اصلاح کے لئے دنیا مین آیا ہون تو ایسے شخص کی مثال دینا بالکل جہالت اور حماقت ہے ہمکو نظیر ایسے شخص کی چاہیئے جس نے دعویٰ ماموریت کا کیا ہو اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہون اور پھر وہ پھلا پھولا ہو اسکی تعلیم اور سلسلہ دنیا مین پھیل گیا اور لمبی مہلت پاکر دنیا مین اپنا کام پورا کرکے جہان سے رخصت ہوا ہو۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

خاکسار ہدایت اللہ گوجرات

ایک عمدہ مثال

منشی عبد الرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو یعنے صدر انجمن احمدیہ کے کتب خانہ مین عنایت فرمائی ہین جزاہ اللہ احسن الجزاء ہم تہ دل سے ان کا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین۔ کہ دیگر صاحبان جن کو خدا نے ایسا موقع دیا ہے۔ اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرمادین گے۔ فہرست کتب مع تعداد مجموعہ حسب ذیل ہے

ضرورت امام ۴۴۷ - مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۴۲

برکات الدعا ۳۴۳

مینجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

پادری نے منظور نہ کیا

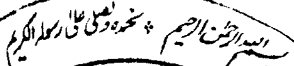
منشی حسن سخا صاحب محمڈن مشنری بمبئی سے اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے وہان کے پادریان کو چیلنج کیا تھا کہ تم جو آئے دن اعتراض کرتے ہو۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ اس کے متعلق مباحثہ کرلو یا ایسا نا پاک اعتراض چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا ہو۔ جواب مین پادری صاحبان نے بجز اس کے سوائے کچھ نہ کہا کہ ہمارے مکان پر آکر تحقیق کرلو اور بس۔ ہر دو خطوط کی نقل مشنری سخا نے ہمارے پاس بھیجی ہے۔

حکیم قاضی آل محمد صاحب جو امروہہ مین مخالفون کے ہاتھون سے دُکھ اٹھا کر آجکل یہان آئے ہوئے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین اور نیز خواہش رکھتے ہین کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے واسطے بلائین تو وہ اس خدمت کی ادائگی کیواسطے طیار ہین کیونکہ بالکل فارغ ہین اور نیز صاحب ضرورت۔

(۱) سوکے شاہ ایک فرقہ ضلع گجرات مین ہے جو پرلے درجہ کے بے دین ہین۔ نماز روزہ وغیرہ احکام سے ان کو کوئی غرض نہین عورتون کی طرح لباس پہنتے زیور پہنتے اور گاتے بجاتے اور ہر طرح کے فسق و فجور مین مبتلا ہین۔

(بدر پریس قادیان مین میان معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔)

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت للعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

جلد (۷) — نمبر (۴)

قیمت از معاونین صہ — قادیان میں ۱۲ آنے — فی پرچہ ۲ر

قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب ے ر — گورنمنٹ ملازمین — از رقیہ للعہ

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی مُحبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مُصیبت کے وارد ہونے پر اس کر مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبّر اور نخوۃ کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسُولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیائش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

یک قدم دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

در میان ریاست صہ

عام قیمت پیشگی بعد اوراق دنیوی اخبار للعہ

مابعد ۔۔۔۔۔۔ صہ

فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد صہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک کہ میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر وعصیان۔ ذلت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنے موۃ کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک وقت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے۔ غور وفکر کرنے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں لانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور محض ایک شکل رہ جاتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو بحکم کُلّ من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی دوچیز کے دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے۔ کہ اس کو مُردہ سنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ باروَر ہونے سے عاری ہو جائے مُردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان مدنظر ہے۔ چنانچہ میرا مضمون انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک رُوح ہے۔ جسکے خارج ہو جانے سے اُسپر موت وارد ہو جاتی ہے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب حصے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقعہ ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مرجاتا ہے مگر جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ اصل میں تو کل جسم بمعہ اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر محض ایک مشین ہے پس وہ کیا طاقت ہے جسکے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک مشین ہے مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خون میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھنے میں وہ مدد دیتے ہیں تو لاریب ماننا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کے ماتحت وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو۔ جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جسکے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جاویں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اس امر کے شاہد ہیں کہ محض بڑھاپے سے اور عمر رسیدہ ہونے سے ہی۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامنگیر نہیں ہوتی انسان مرجاتا ہے اُسکی غذا معمولی ہے۔ اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اُسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ شکار اجل ہو جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اجل مسمی تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مرجاتا ہے۔

آجکل سائنس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائنس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابلہ میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ازمن سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جائے تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس موقعہ پر یہ بتلانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے بیشمار نمونے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہماری نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں دسترس حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کی جستجو جاری ہے بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے درپے رہتے ہیں تا کسی طرح یہ معلوم ہو جائے۔ کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا رُوح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ پیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی رُوح کے سہارے سے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو یہ تصور کیا گیا۔ کہ رُوح کوئی چیز نہیں۔ میٹر ہی جان ہے یا ایک طاقت ہے اور میٹر کے مختلف اجزاء کے ایک خاص ترکیب سے ملنے سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر علم سائیکولوجی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا جاتا ہے چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی منی میں موت اور حیات کے کیڑے ہوتے ہیں اور شروع ہی سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اُسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کیڑا غالب رہتا ہے یا موت کا کیڑا اس قابل نہیں ہوتا کہ یکدم اس کو دبائے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیڑے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ حتے کہ وہ حیات کے کیڑے کو بالکل دبا دیتا ہے اور انسان مرجاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال تھا کہ اگر منی سے موت کے کیڑے کو نکال دیا جاوے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ وہ ایسی کوشش میں لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ منی میں موت اور حیات کے کیڑے کون سے ہیں اور موت کے کیڑے کو نکال کر منی کو کسی عورت کے رحم میں ڈالکر بچہ پیدا کرے مگر تاحال وہ کامیاب نہیں ہوا۔

میں نے ریویو آف ریویوز بابت نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک ڈاکٹر بنام والٹر ساکن سکنڈی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ ۱۸۸۹ء کے موسم گرما میں ٹائیفوائیڈ بخار سے مرگیا تھا۔ اور چار گھنٹہ تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے لیکر چوتڑوں تک چبھوئی مگر اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ چار گھنٹہ کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفایاب ہوا۔ ستمبر ۱۹۰۰ء کے ہند وسپرچال میگزین میں اس نے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے

ایک لحہ بالکل بے خبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا باہمی مشترکہ رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مرگیا ہوں مگر تاہم میں ایسا ہی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم سے الگ ہونیوالا ہوں۔ میں نے غور سے رُوح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جو بظاہر میری نہیں تھی۔ میں ہنڈولے کی طرح ادھر اُدھر ہلنے لگا اور اس رُوح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جھولنے کی حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سُنا کہ پیروں کے تلوؤں سے انگوٹھے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک بیشمار چھوٹی نسیں تڑخنے لگیں۔ (باقی آئیندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح
مورخہ ۲۵ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ۱ - حرّقهما الله
۲ - فتلهما الله
۳ - میری فتح ہوئی
۴ - انّا رادّوه اليك -
۵ - انت منّی بمنزلة سمعی

فرمایا - آج رات کو ہمارے گھر میں بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اس نے کتے کو پکڑ کر لٹا دیا اور رکھا چپ -

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء - ۱ - انّی معك یا ابراهیم
۲ - از خدا یا بندہ مردان خدا -

حقیقۃ الوحی ہر احمدی کے گھر میں ہونی چاہیئے

حضرت اقدس کی سب سے آخری شائع شدہ تصنیف حقیقۃ الوحی ہے - جو دربارہ دلائل حقیت اسلام وحقیت نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم وحقیت دعاوی حضرت مسیح موعود بمنزلہ ایک مخزن کے ہے - کہ اس میں ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیاں اور معارف اور حقائق حضرت حجۃ اللہ نے باوجود اس ضعف اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی ہے - بڑی محنت سے طالبان حق کیلئے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں - جو مخالف نظر حق جو سے اس کو ایک دو بار اول سے آخر تک پڑھیگا ممکن نہیں کہ وہ پھر مخالف رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی ازلی ہو - اور جو موافق اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے - اور خدا تعالیٰ کے عجائبات نشانات کو دیکھکر وہ آستانہ الٰہی پر سربسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت بسبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے للعہ مجلد کی رکھنی پڑی ہے - تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہیں - جب کہ ہم دیکھتے ہیں - کہ دنیوی ضروریات کی کتابیں اس سے بہت زیادہ قیمت کی سینکڑوں ہزاروں میں چھپتی اور شائع ہوتی اور فروخت ہو جاتی ہیں - ہاں اس کتاب کا خرید کرنا ان لوگوں کا کام ہے - جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوں - حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی جو استطاعت رکھتا ہے - اس کتاب کو ضرور خریدے چونکہ حضور علیہ السلام ایک اور کتاب لکھ رہے ہیں - جسکے واسطے بھی سرمایہ کی ضرورت ہے اس واسطے اس کتاب کا جلد خرید کرنا احباب کے واسطے کئی طرح سے فوائد اور ثواب کا موجب ہوگا - کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے -

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
قادیان ضلع گورداسپور

اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون

ایک صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء یوم جمعہ ۴ بجکر ۱۵ منٹ صبح پر برخوردار عبد العزیز احمدی خلف اکبر بابو عبد الرحمٰن صاحب احمدی رجو ہنوز فریقین میں اسنے بعمر ۲۰ سال اور ۷ ماہ بمرض نمونیا صرف ۹ دن بیمار رہکر بڑے آرام کی حالت میں جان دی - غریب اور سعید بچہ نے اس قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں ہمیشہ کے لئے بسیرا اختیار کیا کل حاضرین جنازہ بلا امتیاز دوست و دشمن مرحوم کی اس بے وقت مرگ پر چشم تر تھے - بعد غسل میت مرحوم فوٹو لیا گیا - جنازہ کے ہمراہ ہجوم کثیر تھا - مرحوم نہایت وجیہ - خوش اخلاق و سرو قد نوجوان تھا اور ہائی کلاس میں تعلیم پاتا تھا - افسوس مرحوم اپنے والدین کو اس ضعیفی میں ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دے گیا امر ربی سے ہر فرد بشر مجبور ہے - انسان کو ہر حالت میں راضی برضائے الٰہی ہونا چاہیئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے - حضرت کے حکم سے بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے -

معذرت

حکیم انوار حسین خان صاحب کا مضمون جو آج کے اخبار میں شائع ہوتا ہے - وہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتے دفتر میں پہونچ گیا تھا مگر بوجہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکا -

بیمار کو شفا

میاں محمد دین ساکن علی چک (گجرات) جو نہایت ضعیف وغریب مزاج صالح بزرگ ہیں جلسہ دسمبر پر دارالامان میں آئے ہوئے تھے یہاں آکر سخت بیمار ہو گئے - جب حضور کو معلوم ہوا کہ مہمان خانہ میں کوئی مہمان علیل ہے تو اس کی عیادت کو تشریف لائے نہایت مہربانی سے استفسار حال کیا - اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائیں گے - میاں صاحب کی حالت ظاہر میں نہایت ردّی نظر آتی تھی - مگر خدا کے فضل سے اس کے بعد طبیعت روبصحت ہو گئی - یہاں تک کہ پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے -

ڈائری

۱۳ جنوری ظہر - فرمایا - گویا ان کے نزدیک اپنی ہی قوم میں دجّال اپنی ہی میں کافر - اپنی ہی میں سب بیان ہیں باہر نظر نہیں جاتی - تا دیکھیں کہ رعایت کس فرقے میں سے اور کفار کون ہیں -

۱۸ جنوری - جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعوے کے ساتھ شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے ہوں یونہی تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں نے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہوگیا -

۹ جنوری اگر ہم ہی "المسیح الدجال" ہیں اور یہ بات کسی صحیح واقعہ پر مبنی ہے - تو پھر حادیث میں تو اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کا ذکر بھی ہے - پس بتائیں کہ وہ سچا مسیح کہاں ہے - اور کب آسمان سے اترا -

کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہین

اس مسئلہ کے متعلق ایک شخص نے فتویٰ طلب کیا ہے اصل فتوے کے بمعہ جواب مرقومہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین محمدیہ و مفتیان شرع احمدیہ اندرین مسئلہ کہ مولوی پیرجی علاؤالدین صاحب کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مغیبات کے عالم تھے۔ یعنے جمیع علوم مغیبات جانتے تھے ہر شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے قطعاً و یقیناً جو اس سے انکار کریگا وہ مکذب قرآن ہے اور مکذب قرآن کافر دلیل اثبات کی یہ ہے۔ آیت اوّل و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ آیۃ ۲۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ط الا من ارتضی من رسول آیت سوم۔ و انزل اللہ علیک الکتاب و الحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم آیت چہارم۔ و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ و ھو کتابہ المکنون و خطابہ المصنون یخبر عما کان و ما یکون من کل حد و کل علم قال ابی عثمان المغربی فی الکتاب بتیانا کل شیٔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب۔ کذا فی تفسیر عرائس البیان۔ اور تفسیر کنز الحقائق مین ہے۔ و علمک مالم تکن تعلم ان علم ما کان و ما یکون است کہ حق سبحانہ در شب اسری بدان حضرۃ صلعم عطا فرمود۔ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است فعلمت ما کان و ما سیکون اور فتوی انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفی مین ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و نزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شیٔ و ھدیً و بشری للمومنین۔ اور آیۃ شریف و کل شیٔ احصیناہ فی کتاب مبین۔ ترجمہ۔ یعنے ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا مین یعنی قرآن مین جمع فرما دی ہے اور سنت و الجماعت کے مذہب مین ہر شے ہر موجود کو کہتے ہین۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ مین داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورت یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئی اب یہ بھی قرآن مجید سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ کل صغیر و کبیر مستطر۔ چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین۔ ہمدان حضرت صلعم تمام قرآن کے عالم و مبین ہین۔ ان آیات قطعیہ سے ہر شے کا علم آنحضرت صلعم کو ثابت ہے اور کتاب طبرانی و معجم کبیر و نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ بن عمرؓ راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ۔ یعنے بیشک اللہ عزّ و جل نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی ہے تو مین اسے اور جو کچھ اس مین قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون اور اس روشنی کے سبب کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے بھی روشن ہوا کہ السموات و الارض اور جو کچھ ان مین ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ان سب کا علم اگلے انبیاء علیہم السلام کو اور آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے علم ما کان و ما یکون عطا کیا اور مدارج نبوت مین شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہین۔ وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسمائے و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ اور اسکلام مدارج مین مرقوم ہے۔ و ھو صلی اللہ علیہ وسلم ھو الاول و الآخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شیٔ علیم۔ اور کتب مذکورہ ذیل مین سنت و الجماعۃ اثبات علم غیب آنحضرت مین بجواب دندان شکن بلاگردن زدن موجود ہین دیکھ لے جسکو دیکھنا ہو وہ یہ ہین۔ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات الی الوہابیہ۔ انباء الحبیب بعلوم الغیب و اللولو و المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون و منتقدات و منیر الدین و غیرہ و غیرہ بہت کتابین ہین کہ جن سے علم غیب آنحضرت کو ہونا ثابت ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کو۔ دیگر آنکہ دریچ مسجد کا حکم مین مسجد کے داخل ہو یا نہین اور دیگر دو در راست و چپ کی جانب وہ بھی اور محراب مین امام کا کھڑا ہونا اور دریچ کے در مین امام کا ایستادہ ہونا کس دلیل سے مکروہ ہے یا مکروہ نہین ہے۔ بینوا یا لتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آیت و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب الآیہ کے سمجھنے مین بڑی غلطی کیگئی ہے کیونکہ سیاق و سباق آیت کو ملاحظہ نہین کیا سیاق آیت کا یہ ہے ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ یہ آول آیت کا منافقون کے اس قول کے جواب مین ارشاد ہوا ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین تو منافقون کو نام بنام بتا دیوین کہ فلان فلان شخص اپنے دل مین نفاق رکھتا ہے اسکے جواب مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہین ہے۔ کہ جناب مومنین کو جو منافقون کے ساتھ خلط ملط ہو رہی ہے بغیر تمیز کرنے کے خبیث منافق کو مومن طیب سے تم کو اسی حالت مشتبہ مین چھوڑ دیوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بوقت نزول اس آیتہ کے علم و تمیز کا بیچ مین المسلم و المنافق کسیکو حاصل نہین تھا آگے فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تم کو غیب کی باتین بتا دیوے ہان اپنے رسول مین جسکو چاہتا ہے برگزیدہ فرما لیتا ہے یعنے بقدر ضرورت کے۔ جو علم رسول کیلئے ضروری ہوتا ہے وہ علم اس کو دیدیتا ہے چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا کہ بعض منافقون کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو بتا دئے اور بعض سے ایسی حرکات صادر ہوئین جن کی وجہ سے ان کا نفاق کھل گیا۔ علاوہ اس کے اسی آیت مین لفظ من رسلہ من یشاء صاف بتا رہا ہے کہ بحیثیت رسول ہونے کے جس علم کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی مین ہوتی ہے اس کا علم خواہ بذریعہ وحی یا دیگر قرائن اور دلائل سے یا فراست صادقہ سے رسول کو عنایت فرما دیتا ہے نہ جملہ علوم غیب کے۔

آیت دوم۔ الا من ارتضی من رسول الآیۃ مین بھی وہی علم مراد ہے جو متعلق رسالت کے ہے وہ علم جو خدائی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ سیاق آیت مین ارشاد ہے۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ کیونکہ متعلق رسالات کے جو علوم ہوں اس کا رسول مین موجود ہونا ضروریات سے ہے ورنہ رسالت ناقص رہی۔ اسلئے اس سے مراد الٰہی وہی علم ہے جو متعلق رسالت کے ہے۔

آیت سوم مین بھی علم کتاب اللہ اور اس کی حکمت کا رسول کیلئے ضروری ہے جو دیا جاتا ہے اور علمک مالم تکن تعلم سے ان امور دینی کا علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور اسکی حکمت کے علاوہ ہین کیونکہ دین اسلام مین ہزارون مسائل ایسے ہین جو بتصریح کتاب اللہ مین مذکور نہین ہوئے ہین اور وحی غیر متلو اللہ نور نبوۃ سے ان کا علم رسول کریم کو دیا گیا ہے۔ ورنہ دین اسلام ناقص رہتا حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ اور ایسا ہی کچھ وقوع ہوا ہے۔ دیکھو دواوین حدیث کو۔ کہ ہزارون مسائل جو بتصریح قرآن مجید مین مذکور نہین ہوئے۔ وہ دواوین

حدیث مندرج ہیں۔ ہاں البتہ ہزاروں اون کائنات گذشتہ وآئندہ کا علم بھی دیا گیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق خدائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو بھی نہیں دیئے گئے۔

آیت چہارم۔ میں بھی صریح قرینہ ہدی وبشری کا موجود ہے یعنی کل اوس شئے کا علم جو متعلق ہدایت اور بشارت کے ہے اور علاوہ اس قرینہ بینہ کے لفظ کل شیءٍ پر غور کرنا چاہیئے کہ شئے جو مصدر ہے وہ بمعنی مفعول کے ہے جیسا کہ خلق مصدر بمعنی مخلوق کے ہے یعنی قرآن مجید میں کل اس شئے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہمنے چاہا ہے یعنی ہماری مشیّ اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کیوجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید میں کھولکر بیان نہیں کیا گیا اسواسطے اعزاز واکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید میں بھی ایک خفاء کے ساتھ وہ احکام موجود ہیں اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید میں مصرح طور پر مذکور نہیں مصرح کر دئے جاتے تو پھر رسول کریم کی تنویر قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگوں پر کیوں کر ثابت ہوتا اور پھر تشحیذ اذہان مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ تنویر قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدائیت کامل طور پر فرماویں اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیویں اس سلئے فرمایا گیا۔ کہ ھدی و بشری للمومنین۔ اس آیت میں ہرگز ہرگز مذکور نہیں کہ ہر ایک شئے کا علم جزئی وکلی رسول کریم کو دیا گیا ہے حاشا وکلا۔

آیت پنجم۔ یعنی وکل شیءٍ احصیناہ فی امام مبین کے سمجھنے میں بھی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آیۃ مذکورہ میں لفظ فی کتاب مبین نہیں ہے بلکہ فی امام مبین ہے اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس میں بندوں کے اعمال جزئیہ وکلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ جزاء وسزا اون کو اون پر دی جاوئے یا مراد اس سے علم آلہی ہے آیت مذکورہ کا سباق یعنی اول نکرا اس مراد پر صریح دلیل بین ہے کما قال اللہ تعالے۔ ونکتب ماقدموا وآثارھم آگے اس کے فرمایا۔ وکل شیءٍ احصیناہ فی امام مبین اور پھر ضمیر جمع متکلم جو احصیناہ میں ہے اللہ تعالی کیواسطے ہے نہ آن حضرت صلعم کے لئے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالی علام الغیوب ہے۔ پس اس آیت میں کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہاں ہے ایسی صفات مختصہ آلہیہ میں کوئی بشر خواہ رسول ونبی ہو یا ولی اللہ تعالی کا شریک کیونکر ہو سکتا ہے۔

۶۔ علی ہذا القیاس کل صغیر وکبیر مستطر میں مراد آلہی سباق سیاق سے صریح یہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا نامۂ اعمال یا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلا ٹکڑا آیت کا یہ ہے۔ کہ کل شیءٍ فعلوہ فی الزبر۔ اس کے آگے فرمایا۔ وکل صغیر وکبیر مستطر یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیرہ وہ زبر یعنی صحائف اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ جس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا بیان کہاں ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفقہ کی نسبت عجیب در عجیب ہے نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سیاق پر نظر ہے۔ اٹکل پچو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے چلے جاتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد رواۃ ثقہ وعدل وضابط وغیرہ کے کیا اعتبار ہے جس پر ایک عقیدہ کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے مناقض اور متضاد ہیں اور دلالت کر رہے ہیں کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شئے کا نہیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اوسی علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شئے کے جملہ احوال جزئیہ وکلیہ سے ہر لحظہ وہر آن میں علیم وخبیر ہے۔ ہاں جس قدر وہی علام الغیوب بحکم ضرورۃ ومصلحت کے کسی کو علم کسی شئے کا جزئی وکلی عنائیت فرماوے تو اس کا انکار نہیں۔ قال اللہ تعالے۔ سبحانک لاعلم لنا الاماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ایضاً قال اللہ تعالی۔ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الانذیر وبشیر لقوم یومنون ہاں البتہ اس سے بھی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق انذار یا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر ونذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعث ونشر تک کا احوال بھی نہیں معلوم والذین تدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء ولا یشعرون ایان یبعثون وھم عن دعائھم غافلون۔ پھر قصہ افک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور دواوین احادیث میں مذکور ہے۔ یہ قصہ افک کا بوضاحت تمام بتلا رہا ہے کہ علم غیب ہر ایک شئے کا کسی بشر مقرب کو حاصل نہیں۔ ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالی نے ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء وغیرہ وغیرہ۔ ایضاً۔ قال اللہ تعالی۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ یعنی بغیر وحی آلہی کے تمام احوال با تفصیل جزوی وکلی مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ صدہا آیات بینات قرآن مجید میں موجود ہیں جو نفی علم غیب کی بندگان مقربین سے کر رہی ہیں۔ ان چند سطور میں وہ صدہا آیات واحادیث کیونکر لکھی جاسکتی ہیں جنمیں نفی علم غیب کی انبیاء اور رسل سے بصراحت تمام ارشاد فرمائی گئی ہے پس یہ روایات ضعیفہ یا موضوعہ یا اقوال اہل بدعت واہواء کے ان کا مقابلہ کیونکر کرسکتی ہیں۔ اور مومن بالقرآن وسنت ان کو بینات قرآنیہ پر کیوں کر ترجیح دے سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ان روایات میں قضیہ محصورہ کلیہ کہاں ہے جس سے مدعائی سائل حاصل ہو بلکہ قضایا مہملہ ہیں۔ جو قوت جزئیہ میں ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ اس امر کا بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے امور ماکان اور مایکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسل کو مصلحت آلہی میں تھی۔ ان کا علم انبیا اور رسل کو البتہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صدہا علامات اور اشراط کی خبر جو مخبر صادق نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ میں واقع ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوویں گی۔ پس یہ روایات تو انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جاویں گی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک فی الصفات مخصوصہ ہے ونعوذ باللہ منہا وعلیٰ ہذا چنانچہ حضرۃ مسیح موعود کو بھی ہزاروں کائنات آئندہ کی خبر دی گئی تھی۔ جو اس ۲۵ سال اور حال میں واقع ہوئی اور ہونگی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامور من اللہ کو دیا جاتا ہے جسکے لئے ضرورت نبوت اور رسالت کو ہوتی ہے نہ وہ علم غیب جو خدائی کیلئے مخصوص ہے۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم۔ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کے قصہ میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوۃ سے جو قول نقل کیا ہے۔ وہ تو صرف احکام اور صفات اور افعال آلہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوۃ کے لئے ضروری ہے ہاں اس میں شک نہیں ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم میں تمام دیگر انبیاء سے فائق ہیں اور بالضرور مصداق فوق کل ذی علم علیم کے ہیں اور آیت ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیءٍ علیم خاص صفت اللہ تعالی کی ہے۔ کیونکہ اول یا دوسری آیۃ کا یہ ہے۔ لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت۔ وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے آگے ارشاد ہے۔ هو الاول والآخر الایہ
پس یہ آیت خاص اوسی ذات پاک کا وصف ہے، جس کی صفت له ملك السموات والارض ہے اور جس کی صفت یحیی ویمیت ہے۔ اور جس کی صفت علیٰ کل شیٔ قدیر ہے پس اوسی کی صفت ہوالاول والآخر الایہ ہے۔ اگر کسی شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی نادانی محض ہے اور سیف مسلول وغیرہ رسالہائے مردود بمقابلہ نصوص مبینہ قرآنیہ وحدیثیہ کے ہمارے نزدیک پر پشہ کے برابر بھی نہیں ہیں۔

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا در مسجد کا اور دونو در دائیں بائیں اس کے سب مسجد ہی حکم میں ہیں۔ مگر صف جماعت کا اس شان سے قائم کرنا جس میں ستون وردن کی صفوف کے بیچ میں رہیں کسی قدر مکروہ ہے۔ وقد رخص قوم من اهل العلم فی ذلك دیکھو صحیح ترمذی کو۔

جواب مسئلہ سوم

امام کے محراب میں کھڑے ہونے کی ممانعت یا بیچ کے در میں کھڑے ہونے کا عدم جواز مجھ کو معلوم نہیں کہ کس دلیل سے ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے۔ صلی رسول الله صلعم فی حجرته والناس یاتمون به من وراء الحجرة۔ رواہ ابو داؤد۔ مشکوۃ۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۹ ر جنوری ۱۹۰۸ء

جماعت کو نصیحت

(اقتباس از رسالہ جہاد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کیطرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے یہی نفسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح طرح کی میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنیکا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ساتھ ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلاویں کہ اسی سے اس کا دین پھیلیگا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتوں کیلئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لیگا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اسکی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے۔ تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے کہ مسیح کی منادی بجلی کیطرح دنیا میں پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کیطرح دنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کیطرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثوں میں ذکر ہے۔ دراصل اس کی بھی یہی حقیقت ہے، کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا میں پھیلیگی جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے اسلئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے۔

اُجرتِ اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چہ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ،،	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ ،،	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ ،،	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ ،،	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱

بدر منوّرہ

مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ قریش

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کیطرح اس کی روانی ہے جسمین کوئی رکاوٹ نہیں بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیساکہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی ہیں۔ اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے بلکہ خدا تعالےٰ نے یہی چاہا کہ اسبات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آیتین کب اور کس سبب کے حق مین اول نازل ہوئی تہین۔ یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

نام اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قریش ہے۔ کیونکہ اس مین قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب لِاِیلٰفِ بھی کہتے ہین۔

ربط ماقبل اور مابعد کے ساتھ اس سورہ کے ماقبل قرآن شریف مین سورۃ الفیل ہے۔ جس مین یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرہہ جب بہت سے ہاتھی لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کیواسطے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کر کے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش یمن اور شام کی طرف تجارۃ کے واسطے جایا کرتے تھے اور ابرہہ کی اس ہلاکت سے تمام قوموں پر خانہ کعبہ کی عظمت کا رعب چھا گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلا کر قریش کو اپنی عبادت کیطرف متوجہ کرتا ہے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کا ربط باہم ایسا ہے کہ اُبی بن کعب اور ایسا ہی بعض دیگر بزرگ تھے ان دونون سورتون کے درمیان بسم اللہ نہین لکھتے تھے گویا یہ دونون ملا کر ایک ہی سورۃ ہے۔ دو جُدا سورتین نہین ہین۔ سورہ مابعد یعنی سورۃ الماعون کے ساتھ اسکا یہ ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو ذکر انعام یاد دلا کر اپنی عبادت کیطرف متوجہ کیا ہے تو سورہ الماعون مین ان رذائل سے بچنے کیطرف توجہ دلائی ہے جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح ومعانی الفاظ

قریش قریش کا لفظ قرش سے نکلا ہے۔ قرش ایک سمندر کے جانور کا نام ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ دوسرے جانورون کو کہا جاتا ہے مگر اُسے کوئی نہین کہاتا یعنے بہت طاقتور جانور ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب سے اس قوم کا نام قریش رکھا گیا تھا۔ عرب کا ایک شعر ہے۔ ؎

وقریش ھی التی تسکن البحر
بھا سمیت قریش قریشا

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر مین رہتا ہے۔ اُسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

قرش کے معنے کسب کے بھی ہین چونکہ قریش اپنی تجارت مین کسب اور محنت کے ساتھ اپنی روٹی کماتے تھے اس واسطے بھی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے۔ کہ تقرش جمع ہونے کو کہتے ہین پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پراگندہ پھرتی تھی۔ پھر قصی بن کلاب نے ان سب کو حرم مین جمع کیا اور ایک جگہ اکھٹے ہو کر رہنے لگے اسواسطے ان کا نام قریش رکھا گیا چنانچہ اسپر ایک شاعر نے کہا ہے۔

ابوکم قصی کان یدعی مجمعاً
بہ جمع اللہ القبائل من فھر

تمہارے باپ قصی کا نام ہی ہوگیا تھا کہ وہ جمع کرنیوالا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

قبیلہ قریش قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دوسرا نام تھا۔ قبیلۂ قریش حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد مین سے تھا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے پیدا ہوئے جنہون نے تمام جہان کو اپنے نور سے منور کیا اور بنی آدم کیواسطے رُوحانی کمالات کے دروازے کھولدئے اور تمام دنیا کی متفرق قومون کو اور ان کے متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب مین جمع کر کے ایک ایسی توحید قائم کی کہ چار دانگ عالم مین

لا اِلٰہ اِلّا اللہ

کا نعرہ گونج اُٹھا۔ یہ توحید اس قلبی تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو آنحضرۃ صلعم کو اپنے رب اور خالق اور مالک کے ساتھ تھا۔ اگر محمدؐ دنیا مین نہ ہوتا تو انسانی رُوح کس تنزل کے گڑھے مین اب تک گری ہوئی ہوتی۔ اسیواسطے وہ فخر عالم وعالمیان ہے اور اگر روحون کا خدا کیساتھ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ مین اس کمال تک پہونچنے والا نہ ہوتا جو اس پیارے نبی نے پہونچایا تو پھر دنیا کی ذلت رذالت اس قابل رہی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ اُسے خلق کرتا اسیواسطے لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب آپکو عطا ہوا۔

نسب نامہ اب مین قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے لیکر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہون۔ اس جگہ اسبات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انساب عدنان تک بیان کئے ہین اور اس سے اُوپر بیان نہین فرمائے۔ جس سے بعض لوگون کو (جنمین سرسید احمد خان صاحب بھی شامل ہین) یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اُوپر انساب کا نام نہ آتا تھا۔ یا اس سے اُوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہین ہے۔ یہ بات صحیح نہین کہ یہود چونکہ اہل کتاب تھے اور لکھنے پڑھنے کا رواج ان مین عام تھا۔ وہ جہان حضرت اسحٰق کا نسب نامہ محفوظ رکھتے تھے وہان حضرت اسمٰعیل کا بھی بسبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ زمانہ کے بعد جب کہ قومون کی جدائی اور اختلاف بڑھ گیا تو یہودی علمار نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ لکھنا اور اسکی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تھا وہ بہرحال محفوظ تھا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

مین یہ نسب نامہ ایک پرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہون جسکے نسخے ہمارے خاندان مین محفوظ چلے آتے ہین اور سرسید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات مین عدنان تک لکھا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہان تک ہر دو ایک ہی ہین۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان مین اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بھی قریش مین سے ہے اس واسطے اس کے ساتھ ہی مینے اپنا نسب نامہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بوساطت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عبد مناف کے جا ملتے ہے۔

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات

- حضرت اسحٰق علیہ السلام
- حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

قیدار
حمل
نابت
سلامان
ہمیع
اُدد
اُد
اُغذنان
مَعَد
نزار
مضر
الیاس
مدرکہ
خزیمہ
کنانہ
نضر
مالک

فہر
غالب
لوی
کعب
مرۃ
کلاب
قصی
عبدمناف
ہاشم
عبدالمطلب
حضرت عبداللہ
حضرت سیدالمرسلین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

عبدالمطلب — ابوطالب
حضرت علی رضی اللہ عنہ
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ — حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
امام زین العابدین
امام محمد باقر
امام جعفر صادق

عبدمناف — عبدالشمس
اُمیہ
ابی العاص
عفان
حضرت امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ
حضرت عبداللہ اکبر
امام محمد شاہ
رکن الدین شاہ

امام فیروز شاہ
عالیشاہ
حضرت حاکم شاہ
جلال شاہ
جمال شاہ
خواجہ ابو اسحٰق
خواجہ برہان
خواجہ ابراہیم
خواجہ احمد
قاضی محمد اندرانی
قاضی احمد
قاضی سلیمان
قاضی ابوالقاسم
قاضی محمد
قاضی محمد یوسف
قاضی ابوالفضل
قاضی خواجگی
قاضی جمیل الدین ابوالسلم

قاضی عبداللہ
قاضی نصیرالدین
قاضی برہان الدین
قاضی موسیٰ
قاضی خان
قاضی ظہیرالدین
قاضی لادن دانشمند احمد یمنی
شیخ جیون معروف احمد یمنی
شیخ اللہ بخش یمنی
شیخ محمد صالح یمنی
ابو مسلم
مفتی شیخ محمد صادق
مفتی شیخ عبدالرسول
مفتی محمد عارف
مفتی شیخ احمد
مفتی عبد الرحیم
مفتی عنایت اللہ مرحوم
محمد صادق عفی اللہ عنہ
غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ ۔ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ و اکمل دینہ علی الادیان کلہ الیٰ یوم القیامۃ ۔

اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت مین ارباب بصیرت و اصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ ر دسمبر ۱۹۰۶ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق ہند پریس مرادآباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی و سوالات بے معنی تھا اور اس مین مختلف پیرایون سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہم نے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بھیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایہ ناز و افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل تھے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت میں مستفسر کا فخر و مباہات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۵ ر دسمبر ۱۹۰۶ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون اقل ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زبان چہ رسد کہ نداشت عیب کافی سمجھتے ہین ۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر و احادیث مین موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہین کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا مین ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تھے جن مین سے عشرہ مبشرہ بھی تھے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے تھے ۔ اور مہاجر بھی تھے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی و وافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتھون کو اس کے خونون سے بچا لیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبانیں بھی خدا محفوظ رکھے گا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ و ارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر دونو بزرگ صاحبزادے متورع اور باخدا و مظلوم تھے اور صبر و استقامت کو خدا کی راہ مین دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تیر و سنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوگئے ہین ۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید پر فرض و واجب نہین ۔ اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے ۔ تب بھی مواخذہ نہین ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ و شافعی و احمد حنبل و مالک رح کہلاتے ہین ۔ ان کے مساعی جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ اور کتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے مطابق ہین ۔ باقی نا واجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے ہین چلنا ۔ رہی یہ عبارت ۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم ۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ ہین" مشار الیہ کا پتہ نہین ۔ لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا و رسول کے پابند و عامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کر دین یا ان مین پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیۃ شریفہ اللّٰہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب ہون گے ۔ اسی بیانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہون ۔ باقی رہا انجام و مآل اور حق و ناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دے سکے ۔ ہین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ۔ ۔ ۔ ۔ سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ و قد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ انکو کہاں صلیب دی گئی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ اناجیل مین موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

جواب نمبر ۱۰۔ حضرت امام مہدی صاحب و دجّال وغیرہ کے متعلق مستفسر صاحب کتب احادیث کی سیر فرماوین۔ اگر یہ کام وقت طلب اور متعسّر معلوم ہو۔ تو حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ مین اختلاف روایات کو ملاحظہ کرین اور اگر تحقیقات ملحوظ خاطر ہے۔ تو عسل مصفیٰ مطبوعہ مطبع اسلامیہ لاہور ۱۹۰۱ء تمام و کمال معائنہ فرماوین اگر یہ قیمت سے خرید نے مین اپنا نقصان خیال فرماوین تو مجھے طلب کرلین۔ کیونکہ اس مختصر سوال کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابین طبع ہوچکی ہین اور اسکی تحقیقات کے واسطے گویا بحر ذخارمین غوطہ زنی ضروری ہے۔ بوجہ تطویل کے ترک لازم آیا۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاریب و بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان امام اللہ فیوضہ علی العالمین مہدی معہود و مسیح موعود ہین۔ اور تمام علامات احادیث و نشانات ان کی ذات بابرکات مین اظہر من الشمس و ابین من الامس ہین اور جناب ممدوح کے اقرار و دلائل کا اظہار تمام کتب جناب ممدوح مین موجود ہے۔ اس مختصر مین گنجائش نہین۔ اس کے واسطے بہت بڑا دفتر درکار ہے۔ اس وجہ سے بجز اجمال کے اور کوئی چارہ نہین۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب و سید احمد صاحب کی صلاحیت و ولائیت ان کی تحریرات سے ثابت ہے۔ انجام کار کی خبر خدا کو ہے۔

جواب نمبر ۱۲۔ حضرت سرور کائنات کو معراج بارہا ہوئی ہے۔ جیسا کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے اور قرآن شریف سے رات کے وقت معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات عقلی سے ہے۔ اور خلاف قانون قدرت کے ہے۔ لہذا معراج جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجسم نورانی بحالت بیداری مین ہوئی۔ یہ سوال کہ جسم نورانی کے وقت دوسرا جسم کہان تہا۔ یہ اہل کشف خوب سمجہتا ہے جو اس کوچہ سے نابلد ہو اسے کیا سمجہائین مختصر مثال یہ ہے کہ خواب کے وقت جو جسم دور دور تک ہو آتا ہے وہ بہی ہوتا ہے اور یہ موجودہ جسم خاکی بہی۔ رہا یہ سوال کہ اس کا جواب مدلل بدلائل شرعیہ ہو۔ وہ دلائل تمام کتب اہل اسلام مین موجود ہین۔ لہذا اس سے اعراض کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مختصر الفاظ مین ادا نہین ہوسکتے۔ اس وجہ سے ترک مناسب معلوم ہوا۔

جواب نمبر ۱۳۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے برگزیدہ کرے۔ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچہ چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر۔ اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے۔ البتہ یہ نہین ہوسکتا۔ کہ بغیر اتباع کتاب اللہ و کتاب الرسول اور بجز بقاء اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیحدہ شریعت قائم کرسکے یا کتاب اللہ مین کسی قسم کی کمی و بیشی کرسکے۔ بروزی حالت مین ہوسکتا ہے آیت و آخرین منہم لما یلحقوا بہم و حدیث ذیل خیال طلب ہے۔

حدثنا عن ابو الواصل عن الحمید عن ابی صدیق عن الحسن بن یزید السعدی عن ابی السعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجلاً من امتی یقول بسنتی ینزل اللہ عزوجل القطر من السماء و یخرج الارض برکتہا و تملاء الارض منہ قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملک سبع سنین۔ رواہ ابو داؤد و کذا فی المشکوٰۃ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت مین سے ایک شخص برآمد ہوگا۔ جو میرے فضل کا ذکر کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی خاطر سے مینہہ برسائیگا۔ اور زمین اپنی برکت نکالیگی۔ اور اس سے زمین عدل و انصاف سے بہر جائیگی جس طرح وہ ظلم و جور سے بہری ہوئی ہوگی۔ سات سال تک مالک ہوگا۔ روائیت کیا ابو داؤد نے اور مشکوٰۃ مین بہی یہ حدیث درج ہے۔

جواب نمبر ۱۴۔ سید احمد خان علیگڈہی کا عقیدہ۔ ان کی کتابون مین لکہا ہوا ہے۔ اس کو ان کی تالیفات مین دیکہنا چاہیئے انکی تحریرات مین جسقدر موافق کتاب اللہ کے ہو (اگر کچہ ہو) اُسی قدر ماننے کے لائق ہے۔ ورنہ نہین۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

العـــــارض

حکیم مولوی انوار حسین خان۔ احمدی شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۸ء

بیعت مستری چراغدین صاحب ساکن نظام آباد نے حضرت اقدس کی بیعت بذریعہ خط کی ہے

ایک معزز دوست کی فرمائش پر نام خصوصیت سے یہان لکہا گیا۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ برادر محمد حیات صاحب اطلاع دیتے ہین کہ کوئٹہ کی انجمن احمدیہ کا تمام بلوچستان کیواسطے انجمن ضلع ہونا صدر مقام سے منظور ہوگیا ہے اس لئے تمام احمدی جو حدود بلوچستان مین رہتے ہون اس معاملہ مین عالم شیر خان صاحب سارجنٹ پولیس واسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ساتہہ خط و کتابت کرین۔

ضرورت

مطبع بدر مین ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو لکہہ سکتا ہو۔ درخواست کے ساتہہ نمونہ خط لکہا ہوا اور چہپا ہوا آنا چاہیئے۔

رسید زر

۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء

۸۱۰۳ مفتی گلزار محمد صاحب عہ
۱۸۸۷ مولا بخش صاحب للعہ
علی شیر سپاہی گوجرات مہ
حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ عہ
۱۳۳۲ بابو غلام غوث صاحب للعہ
۱۰۹۳ رحیم بخش صاحب سے
۱۸۵۹ فضل داد صاحب للعہ
۱۳۹۴ محمد علی صاحب للعہ
۱۳۱۶ عبد العزیز صاحب ہے
۱۴۵۶ ڈاکٹر محمد رمضان للعہ
۸۲۵ امام الدین صاحب للعہ
۱۸۶۳ محبوب علی صہ
۱۸۶۳ مستری محمد دین صاحب سے
۲۸۱ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب سے
۱۲۱۵ عمر الدین صاحب للعہ
۱۹۸ شیخ احمد صاحب ہے
۱۵۳۶ نبی شاہ صاحب سے
۱۱۶۹ شیخ خدا بخش صاحب عہ
۲۶۷ مولا دین صاحب للعہ
۱۲۲ حافظ فضل احمد صاحب للعہ
۲۱۵ حکیم خادم علی صاحب سے
۱۵۰۵ غلام محمد صاحب للعہ
۱۰۶ مولوی غلام حسین صاحب للعہ
۱۲۶۹ سید مدثر شاہ صاحب للعہ
۱۴۱۶ سلطان ابراہیم صاحب للعہ
۵۲۳ ڈاکٹر محمد حسین صاحب صہ

۲ جنوری ۱۹۰۹ء

۱۱۴ محمد علی صاحب سے

۳ و ۴ جنوری ۱۹۰۹ء

۸۷۴ محمد یعقوب صاحب سے
۵۲۷ عبد الرحمن صاحب للعہ
۹۵۳ محمد عبد الرشید صاحب عہ
۱۸۹۵ محمد حسین صاحب للعہ
۱۲۶ چودھری کرم الٰہی للعہ

۵ جنوری ۱۹۰۹ء

۱۲۱۹ جان محمد صاحب ہے
۳۹۸ حکیم فضل دین صاحب ہے

۶ جنوری ۱۹۰۹ء

۱۲۹۴ فضل کریم صاحب عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ۔ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الیٰ یوم القیامۃ۔

اما بعد۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی۔ خدمت مین ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی وسوالات بے معنی تھا اور اس مین مختلف پیرائون سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بھیجے مگر جواب نہ ملا۔ اور اس تحریر کو مایہ نازو افتخار قرار دیا ہے۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل تھے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بخوشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر ومباہات زیادہ تر قابل اعتماد واستناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

جواب ۱ - ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت کی ہے اسی طرح درجہ ہے۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زان چار ہیکے نداشت عیبے کافی سمجھتے ہین۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث مین موجود ہے۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے۔ اور ان کی فضیلت تمام است پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہین کہا جا سکتا۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنی فعل اور اعتقاد کا مختار ہے۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے۔

جواب ۲ - اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا مین ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ۔

جواب نمبر ۳ - حضرت علی وحضرت معاویہ وعائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تھے جن مین سے عشرہ مبشرہ بھی تھے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے تھے۔ اور مہاجر بھی تھے۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتھون کو ان کے خونون سے بچا لیا ہے۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبان کو بھی خدا محفوظ رکھے گا۔

جواب نمبر ۴ - محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ وارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون۔

جواب نمبر ۵ - حضرت امام حسن وامام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی۔ مگر وہ ہر دو صاحبزادے متورع اور باخدا ومظلوم تھے اور صبر واستقامت کو خدا کی راہ مین دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے۔ حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تیر وسنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے۔ الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے۔ وہ سب واجب التعظیم ہوگئے ہین۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے۔ لعن یزید فرض وواجب نہین۔ اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے۔ تب بھی مواخذہ نہین۔

جواب نمبر ۶ - ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ وشافعی واحمد حنبل ومالک رح کہلاتے ہین۔ ان کے مساعی جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دو سرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اس قدر ضروری ہے۔ جسقدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے موافق ہے۔ ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین۔

جواب نمبر ۷ - مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہین۔ باقی ناواجب التسلیم۔

جواب نمبر ۸ - طریقت کے معنے راہ مین چلنا - رہی یہ عبارت۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ یہ فعل کرتے ہین۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ مین" مشار الیہ کا پتہ نہین۔ لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا ورسول کے پابند وعامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کردین یا ان مین پائی جاوے۔ وہ بموجب آیۃ شریفہ اللہ ولی الذین اٰمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول ومحبوب ہون گے۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہون۔ باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم خدا کو ہے۔ ولا یحیطون بشیئٍ من علمہ الا بما شاء۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو۔ تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے۔ کہ ایسے سوال کا جواب دیسکے۔ ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔

جواب نمبر ۹ - حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ... سے ثابت ہے۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے۔ رہا یہ سوال کہ اکو کہان صلیب دی گئی وغیرہ وغیرہ۔ اس کا تذکرہ انا جیل مین موجود ہے۔ فمن شاء فلیطلب۔

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفر الدین قاچار شاہ ایران نے اپنی ملک کی پولیٹیکل حالت کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حال نے پارلیمنٹ سے چند شرائط اور بڑہائی ہیں جن میں سے بعض کو ہم یہاں لکھتے ہیں۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کی ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ سبز سُرخ اور سفید ہوگا۔ جس پر آفتاب اور شیر ببر کی تصویریں ہونگی۔ .... کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ ...... قانون کی نظر میں سب ایرانی مساوی الدرجہ ہونگے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ ..... غیر منقولہ جائیداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ .... بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا ..... کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلاوطن نکیا جاویگا۔ ...... ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ ..... سوائے اسلام کی مخالف کتابوں کے ہر قسم کی کتابیں شائع ہوسکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھاپنے والوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ .. .. تخت ایران نسلاً بعد نسلاً جلالتمآب محمد علی اور ان کی اولاد کے قبضہ میں رہیگا۔ ...... جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں اور جلسہ وزراء کے سامنے آکر یہ قسم نہ کھائے کہ میں خدا وند عالمین کو گواہ کرکے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کہاتا ہوں کہ استحکام سلطنت ایران پر میں اپنے تئیں مستقل رکھوں گا اور پولیٹیکل قوانین کی حفاظت کرونگا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو کچھ کرونگا۔ اس میں خداوند عالمین کو حاضر وناظر سمجھونگا اور کوئی ایسی بات نہ کرونگا جس میں ایران کی بھلائی نہ ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اصلاح ایران میں میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی ومددگار ہوں میں کوشش کرکے مذہب شیعہ کو فروغ دونگا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جائے گا۔ ...... بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہ ہونگے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں میں جواب دہ ہیں۔ ..... جو شخص مسلمان نہو اور ایران میں پیدا و پرورش نہ ہوا ہو۔ اور نیز ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہیں ہو سکتا ...... کوئی جج یا مجسٹریٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جاوے۔ ..... غیر ملک کا کوئی آدمی فوج میں بھرتی نہ ہوگا جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک میں رہنے پائیگی اور نہ ہی اندرون ملک سے گذرنے پائے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طہران میں بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیوں کے مجمع میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

ہمارے صوبے بغاوت پر آمادہ ہیں۔ ملک میں کوئی حکمران طاقت نہیں ہے اور جہاں کہیں ہے وہاں بھی اس کا عمل درآمد رعایا اور امن عامہ خلائق کے خلاف ہو رہا ہے دشمن ہمیں ہر دو جانب سے دبا رہا ہے ملک کو غارت وبرباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیوں کا خون بہا رہے ہیں اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبوں کو اوجاڑ رہے ہیں۔ روسی سازشیں خاص پایۂ تخت اور دربار شاہی میں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ وہی اسباب کیوں کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں جن کا اثر یہاں برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہیں سمجھ سکتے تو مجھے اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

"میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سازش کا بانی مبانی ہے یہ تمہارا شریک حال نہیں ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹ جہاں تک اس کے امکان میں ہے پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ عوام کی جو امیدیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں منقطع ہو جائیں"

جب کہ اسپیچ مذکور ختم ہوگئی تو چند سو آدمی جنکی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اٹھے اور چیز ظاہر کرنے کیلئے دئے۔ کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہیں۔

دونو عبارتوں کے پڑھ لینے سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رگ کس قدر جوش پر ہے اور پھر باوجود اس کے بدامنی کس درجہ پر ہے۔

ہمارے نئے لفٹنٹ گورنر بالقابہ

واضح ہو کہ سر لوئیس ڈین صاحب امتحان سول سروس پاس کرکے ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو ہندوستان میں تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ بطور اسسٹنٹ کمشنر کے اسی پنجاب میں تعینات کئے گئے تھے اور آپ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء میں سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۸۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب موصوف ریٹائر ہوگئے تھے اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد آپ لاہور میں سپشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کورٹ پنجاب میں بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۸۶ء میں ضلع گوجرانوالہ کے افسر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء میں پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے چھ سال بعد ۱۸۹۸ء میں گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے جبکہ فرلو کی لمبی رخصت پر ولایت تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۰۱ء میں ولایت سے واپس آنے پر ریزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۲ء کے موسم بہار میں جبکہ سر ہیو بارنس صاحب بہادر نے ملک برما کی لفٹنٹ گورنری حاصل کی تب ان کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سر رشتہ فارن کے سیکرٹری مقرر کئے گئے اور جب سے اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے ہیں ۱۹۰۴ء کے ماہ اکتوبر میں جو خاص سفارت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج افسر تھے اور ۱۹۰۵ء کے موسم بہار میں کابل سے واپس آنے پر پھر فارن سکرٹری کا عہدہ پر کیا اور انہیں خاص خدمات کے صلہ میں آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۸۹۷ء میں آپ سی ایس آئی کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

عبرت

حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی کے کنارے ایک فیل خانہ ہے جس میں ایک مست ہاتھی ہے، اس نے اپنے پاس سے گذرنے والی ایک لڑکی کی کمر میں سونڈ ڈال کر اٹھا لیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا۔ پھر لڑکی کی ٹانگ پر پاؤں رکھ کر سونڈ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چیر ڈالا دونوں ہاتھ شانوں سے الگ کر دئے۔ کھوپری کے کئی حصے کر دئے۔ اور لاش کے ٹکڑے نیچے لیکر بیٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی گئی مگر وہ ٹکڑے نہ دیتا تھا۔ آخر دس برچھیاں اس کی سینہ میں چبھو کر سونڈ آسمان کی طرف لگ گئی اور قریباً سو سوار بہالداروں نے ہاتھی کے تمام جسم پر برچھیاں چبھوئیں اور کئی چرکے اس کی دم پکڑ کر تانے رہے جب جا کے خاص مہاوت نے گوشت کے چند ٹکڑے نکالے ہم نے اس موت کی مفصل کیفیت اس خیال سے لکھی ہے کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کرکے ابر تکبر وغرور فرعونیت طلل اہل خدا سے بے پروائی چھوڑ دے

دلچسپ باتین

شاہ پیو پولڈ عرصہ سے بیوی کی تلاش مین سرگردان تھے آخرکار پیرس کی ایک لیڈی جو کسی لارڈ کی بیوی تھی شادی کرنیپر رضامند کرلیگئی۔ سیر کا بہانہ کرکے وہان پہونچے اور پیرس مین پہونچکر شاہ موصوف نے کسی گاؤن کے چھوٹے سے گرجے مین نکاح کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد جب بچہ پیدا ہوا تو راز کھلا پارلیمنٹ بادشاہ کی اس حرکت سے ناراض۔ ان کو کاروبار سے علیحدہ کردیا ہے۔

آرام پسندی یہان تک ترقی کرگئی ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کمرے مین سے اگر کوئی چیز دور پڑی ہو تو اس کو لینے کے لئے اٹھنا نہ پڑے ایک ایسی ایجاد کیگئی ہے جس سے کرسی کی نشست ایک کمانی کے دبانے سے چل سکتی اور رک سکتی ہے۔ پس جب چاہین ایک سرے سے دوسرے تک جاسکتے ہین۔

سنہری مچھلی کی دم مین پیوند لگانے کی صنعت کو جاپانیون نے کہان تک پہونچا دیا ہے۔ یہ مچھلی بچہ ہوتی ہے تو اس کا گوشت ایسا شفاف ہوتا ہے کہ جسم کے کل اعضا رصاف صاف نظر آتے ہین ایسے وقت مین مشاق جاپانی اور تجربہ کار جاپانی اپنی آنکھون پر خوردبین کا آئینہ لگا کر چھوٹے چھوٹے اوزار ساتھ لیکر پانی کی تہ مین چلا جاتا ہے اور مچھلی کی دُم تراش کر ۳ و ۴ دم مین لگا دیتا ہے اور پٹی باندھ دیتا ہے اس طرح عجب گچھے دار دم نکلتی ہے۔ جو ۲۰۰ پونڈ تک قیمت پاتی ہے۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے مظفرگڑھ کے فرقہ ارائیان کو بھی زراعت پیشہ اقوام مین داخل کرنا منظور فرمایا ہے اب تک زراعت پیشہ نہ سمجھے جاتے تھے۔ خاص عائت مین شامل ہونا مبارک!

آسٹریلیا کی خبر سنئے وہان سخت گرمی ہے۔ سایہ تلے بھی پارہ سو ڈگری سے اوپر یہان کے صوبہ وکٹوریہ مین گرمی کی شدت سے تین درجن آدمی مرگئے۔

شراب نہ پینے کی وجہ ایک پادری نے خوب بیان کی۔ کہ مین ۱- اس سوسائٹی کا ممبر مین ہون۔ ۲- ابھی گرجے مین جا رہا ہون ۳- مین ابھی ایک جام چڑھا کر آیا ہون (خوب!)

دلچسپ باعی

بنیون نے یارب خدائی لوٹ لی۔
لوٹ لی تیری دہائی لوٹ لی۔
چٹکی بھر آٹے مین مٹھی کو مروڑ
بنیون نے ایک ایک پائی لوٹ لی
ہاتھا چہانٹی اس قدر کی ہے کہ اب
اگلی پچھلی سب کمائی لوٹ لی۔

سینگدار عورت ملک کناڈا سے ڈاکٹر آر سی لارینس لکھتے ہین جسکی تصدیق شہر ہلیٹن کے کئی ڈاکٹرون نے بھی کی ہے۔ کہ ایک عورت کے ۵۵ سال کی عمر مین پیشانی پر ایک سینگ نکلنا شروع ہوا وہ کھوپری سے ملحق تھا اور بڑھ کر دو انچہ ہوگیا۔ کوئی دو سال ہوئے کہ عورت کا سر دروازہ مین لگنے سے یہ سینگ بقدر ایک انچہ کے ٹوٹ گیا۔ مگر بڑھ کر پھر پانچ انچہ ہوگیا تلے مین اس کا قطر ایک انچہ تھا۔ اور اوپر کا حصہ نوکیلا تھا۔ ڈاکٹر لارینس نے عمل جراحی کے ذریعہ سے اُسے کاٹ ڈالا۔ وہ مینڈھے کے سینگ کے مشابہ تھا۔

مہاتما۔ آنکھ بچی اور پرایا مال اپنا۔
لڑکے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرین۔ باپ کی لاج نہ ماں کا ڈر
دوست۔ سوائے مصیبت اور سب وقت حاضر
نوکر۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کیوقت غیر حاضر
برادر۔ دل مین کھپٹ اور ظاہر مین جھپٹ۔
حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید۔ موقع ہے تو مریض کو سیدہا عدم آباد کو روانہ کردین۔
پنڈت۔ ملا۔ پیٹ کے واسطے عوام کو چاہ جہالت مین دھکا دیکر گمراہ کرین۔
پلیڈر جس ہانڈی مین کہائین اُسی مین چھید کرین
بعض حاکم۔ مٹھی گرم طبیعت نرم
عالم۔ خود را فضیحت دیگران نصیحت۔

اعداد و شمار

ماہ نومبر مین پنجاب مین ۸۲۷۸۹ بچے پیدا ہوئے۔ اور فوتیدگی ۶۵۰۲۹ ہوئی۔ (افزائش مبارک)

سندھ کی مصری کپاس گیارہ سو کاسی من چودہ روپیہ اڑہائی آنے نرخ تک سب جاپانیون نے خرید لی۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۲۰۴۴۳ اموات ہوئین کل تعداد اس ہرجانہ کی جو چین نے غیر طاقتون کو دینا ہے چھ کروڑ چالیس لکھ ہے سنہ ۱۹۴۱ء تک۔

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی ہے۔ جمعرات کو دو لاکھ اونس

کیپ گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکھ بیس ہزار سات سو پونڈ کا قرضہ لنڈن مین شائع ہوا۔ ۳½ فیصدی۔

لاہور و حصار مین پیداوار فصل کی بقدر ۴ر
گوڑگانون۔ کرنال۔ کانگڑہ فیروزپور
منٹگمری و گوجرانوالہ ۶ر
جالندھر۔ گورداسپور سیالکوٹ اٹک
میانوالی۔ ملتان۔ جھنگ مظفرگڑھ مین ۸ر
انبالہ۔ امرتسر۔ ڈیرہ غازی خان ۱۰ر
ہوشیارپور۔ گوجرات۔ راول پنڈی ۱۲ر

پنجاب کی اندرونی تجارت کی رپورٹ مین مذکور ہے کہ سنہ ۰۶ء سے سنہ ۰۸ء تک پنجاب کی تجارت درآمد کی اوسط ۲۹۱۲۱۵۰۷ من اور قیمت ۲۰۶۲۲۷۴۷۹ اور برآمد کی ۴۱۴۲۰۴۵۰ من اور قیمت ۱۹۶۳۳۲۵۳۵ روپے نکلتی ہے۔ یکم اپریل سے ۳۰ نومبر تک ۱۷½ کروڑ پونڈ چاہیئے تمام ہندوستان سے بذریعہ جہاز

اب تک طاعون سے ہندوستان کے اندر ۶۰ لاکھ موتین ہوچکی ہین سنہ ۱۹۰۴ء مین تقریباً گیارہ لاکھ فوتیدگیان ہوئین۔

گورنمنٹ ہند بمبئی مین انسداد طاعون پر ۲۵ لاکھ صرف کرچکی ہے

ضلع پشاور مین بروے گذشتہ مردم شماری کے سوا پانچ لاکھ آبادی ہے سنہ ۹۳ء مین ایک لاکھ ۳۳ ہزار گائین تھین اور اٹھارہ ہزار اونٹ۔

محصول نمک کی شرح مین کمی کرنے کے سبب گذشتہ ۹ ماہ مین ۲۷۷۰۰۹ من زیادہ نمک خرچ ہوا۔ جن سے محاصل مین ۶۰۵۱۳۴۱۳۱ روپے کی کمی ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان مین ۳۱ لاکھ چودہ ہزار امدادی کامون پر تھے۔ ہفتہ ماسبق سے ۸۳ ہزار زیادہ۔

صوبجات متحدہ مین ۱۳ر مارچ تک قحط زدگان کی پرورش پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

امرتسر پٹی کی شاخ ریلوے ۲۰ میل تک ہوگی جس کمپنی کے مشترکہ سرمایہ سے بن رہی ہے اس کا صدر مقام بمبئی ہے۔ اس کے حصون کی قیمت بجائے سو کے ایک سو دو ہوگئی۔ اوسط آمدنی فی میل ۱۲۵ روپے فی ہفتہ ہوچکی ہے۔ (حیرت)

پونا کے لوگون مین پنچائتی فیصلے ہونے شروع ہوئے انہون نے ۱۳ ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا۔ ۳۰ لاکھ روپیہ مستحقین کو دلوایا جسپر خرچ قریباً ۶ ہزار ہوا۔ ۴½ لاکھ کی بچت۔

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ شہر لاہور مین ۲۰ لاکھ گیلن پانی ہر روز خرچ ہوتا ہے جس سے ۵ لاکھ ضائع جاتا ہے۔

ہندوستان کی تجارت ترقی پر ہے سال رواں کے ابتدائی آٹھ ماہ

مین درآمد کی مقدار ایک کروڑ ۱۲ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔

ٹرنسوال کے ایک سو سولہ ہندیون نے جو جنگی سپاہی رہ چکے

ہین ۔ ۔ ۔

لارڈ ایلجن کو دردناک مضمون کی لکھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر ذلت وخواری سے ہماری حفاظت نہین کرسکتی تو سب کو میدان مین کہڑا کرکے توپون سے اڑا دے ہم جان دین گے اور اُف تک نہ کرین گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودھ پور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے کاریگرون نے شکایتون کی عدم شنوائی سے تنگ آکر کام بند کردیا۔

ایک شکایت انکی یہ ہے ہم سے نو گھنٹہ روز کام لیتے مین ایک گھنٹہ کم ہو۔ اگر کام کرائین تو اُوور ٹائم دین۔ دوسری یہ کہ سالانہ ترقی بند ہے۔

کلکتہ مین ٹریموے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چرانے کے جرم مین ملزم بنا جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اُسے پہنے ہوئے تہا۔

فرینچ سپاہ پچاس میل کا فاصلہ بعجلت طے کرکے کاسابلینکا مین پہونچی اور مولائے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کردی جسے اُس نے کچہ عرصہ کے بعد مغلوب کرلیا۔

اِدہر مراکش کے قبائل ۔۔نے جہاد کا اعلان کردیا ہے۔

برانڈرتھ روڈ جسے کیلون والی سڑک بہی کہتے مین وہان ایک معزز شخص صبح کیوقت جارہا تہا۔ قضاء حاجت کے لئے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک بدمعاش نے کیلون سے نکلکر اُنکو لات ماری اِتنے مین دو اور شخص بہی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے بیچارے کی جیب سے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوئٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا تمام سرکاری کاغذات بہی تلف ہوگئے (افسوس)

راولپنڈی کے بڑے بازار مین آتش زدگی ہوئی ایک دوکاندار نے دس بارہ ہزار کا نقصان اُٹہایا کہتے ہین کہ نقب لگاکر چیدون نے آگ لگادی۔

ترہٹ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن مظفر پور دکانتی کے درمیان ایک اپ گوڈس ٹرین ۲۰ ڈون مکس ٹرین گاڑی سے ٹکرا گئی جسکا ڈرائیور زخمی ہلاک فائرمین ہوا۔

کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ مین آگ لگی۔ ۱۷ سترہ ہزار کا نقصان ہوا۔

پیگو مولمین ریلوے سیکشن ۔۔ پر گاڑی پٹری سے اُتر گئی کیونکہ سڑک پر ایک بھینسا چڑھ آیا۔ کئی گاڑیان پٹری سے اُتر گئین۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

۱۲ جنوری کو جس وقت زلزلہ بلوچستان مین آیا۔ اُسی وقت پانیرسیبی مین بہی آیا۔ شروع مین دو جہٹکے آئے شاری اور بربنائی مین بہی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگالہ کو پاؤن پھسلنے سے کلائی مین چوٹ آئی۔ جلسہ سٹیٹ بال مین شریک نہ ہوسکے (افسوس)

حاجیان حجاز مین وبائے ہیضہ بہت تباہی ڈہارہی ہے ہر روز بروئے اوسط دو سو مرتے مین۔ (عبرت)

ایکرہ (غرب افریقہ) مین طاعون پہوٹا۔ منگلوار ۴ جنوری کی صبح کو ۱/۲ ۱۱ بجے کابل مین زلزلہ محسوس ہوا۔

جنوبی ہند مین نیلگری ریلوے کی سڑک پر دو جگہ پہر ٹیلے آپڑے۔ آمد و رفت مسدود۔

سری نگر کشمیر مین ۱۵ جنوری کی رات بوقت دو بجے شب حلوائی کی دوکان مین آگ لگی۔ تین سو مکانات جل گئے۔ ۱۶ تاریخ کو پہر نمودار ہوئی۔ لیکن صرف ایک ہی دوکان جلا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (وقنا عذاب النار)

کرمان شاہ مین تہوڑی دیر کے لئے غدر ہوگیا۔ رعایا نے سرکاری خزانہ لوٹ لئے اور حاکم کے محل پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔

کیمبل پور سے ایک آتش زدگی کی خبر آئی۔ قریباً ۴۰ - ۵۰ ہزار کا نقصان۔

جمعہ گذشتہ کو لندن مین مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدلونکی خواہشمند عورتون کی بہیڑ نے حملہ کیا۔ پانچ عورتین گرفتار ہوئین۔ نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر ۱/۲ ۳ ہفتہ سزائے قید دیگئی۔

ہنگامہ میمن سنگہ کے الزام مین پچاس آدمی پکڑے گئے تہے چار پر مقدمہ چلایا گیا۔

سٹیشن پینگری پاتر پر حملہ کرکے جو گروہ سات سو روپیہ لے گیا تہا اُس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔

ٹریموے کی دو مسافرون پر دو بنگالیون نے شدید حملہ کیا۔

کیا ہونیوالا ہے؟

۱۹۱۰ء مین بمقام برسلز ایک عالمگیر قومی نمائش ہوگی۔

ٹرنسوال کے ہندیون پر جو مظالم روا رکھے جاتے ہین اس کے متعلق بمبئی مین ایک عظیم الشان جلسہ ہونیوالا ہے۔ مولویون نے اپنے مقتدیون کو اور ہندوؤن نے اپنی برادریون کو ٹاؤن ہال کے اعتراضی جلسہ مین جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔

ایک نئی شاخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو دھپور کے سٹیشن میرپور سے مقام جہودو تک ۴۰ میل فاصلہ۔

ایک احمد تار پیسے سیخو دہ گہاٹ تک بڑہائی جائیگی۔ برہم پتر کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑہے آٹہ میل۔ بمبئی کیطرف ایک اور شاخ ریلوے تنگ پٹڑی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ گویادگنج تک ہوگی۔ پہر براہ مالیور کے اس کو مقام منگہراج تک لے جائین گے۔ اور اُسی ریلوے کی ایک شاخ نالیور سے براہ زونادادہ مقام گودر تک بڑہائین گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربرآوردہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے آرام سے زندگی بسر کرتا تہا۔ دونو میان بیوی جادوگرون کے چنگل مین پہنس گئے۔ انہون نے میان بیوی کو یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کرین گے۔ تو ضرور تمہارے ہان لڑکا پیدا ہوگا۔ اس مالدار سے چندروز تک تو دو جادوگر اپنی بھینٹ لیتے رہے۔ مگر آخرکار ایک روز وہی شخص جو ذات کے بڑہئی تھے اور جن کا نام کاشی رام اور دیتھوبا تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ آج ہم تمہارے مکان مین پوجا کرین گے۔ تم دونو جُدا جُدا کمرون مین خوشبویات جلاکر سو جاؤ اور نیز اپنے گھر کے ملازمون کو ایک رات کے لئے گھر سے جدا کردو۔ ان کی ایسی باتین سُن کر میان بیوی تیار ہوگئے اور انہون نے ایسا ہی کیا۔ دونو جُدا جُدا کمرون مین سو گئے اور جادوگرون نے پوجا شروع کی۔ آدھی رات گذرنے پر کاشی رام نے ایک چھُرا اُٹھایا اور دونو میان بیوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ بیچارے خواب غفلت مین پڑے تھے تو مین ان عیار قاتلون نے تمام گھر کا مال اسباب بیبا کی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند پڑا رہا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر شوئی شد اندھ سے محلے والونکو شک گذرا اور انہون نے پولیس مین رپورٹ کی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور کاشی رام دیتھوبا کو گرفتار کیا عدالت ماتحت نے دونو پر جرم ثابت پاکر سشن سپرد کردیا سشن جج نے

خبریں

کیسی عبرتناک موتیں ہیں

ایک صاحب اپنی حالت لکھتے ہیں والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کرکے واپس آئے تو برادر حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بھائی اسی شب کو ہمشیرہ اس سے دوسرے روز خالو تیسرے روز خالہ زاد بھائی رات کو دوسرا خالہ زاد بھائی (لدوا للموت وابنو للخراب)

ضلع جہلم کے موضع ادہروال میں سکھوں کی بے حرمتی سالار جلانے کا جو مقدمہ جہلم میں دائر تھا۔ اس کے تمام ملزم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوئے۔

طاعون کے ایام میں باشندے نکل گئے تھے۔ پیچھے سے کسی نے یہ کارروائی کی تھی۔

برما ریلوے کے ملازم سندر سنگھ پر الزام تھا۔ چلتی ریل گاڑی میں ایک یورپین لیڈی پر نیت سے حملہ کرنے کا چار سال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیوں نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ر جنوری میں طاعون سے ۱۹۰ موتیں ہوئیں اس سے پہلے ہفتے ۲۲۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بلوچستان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد میں باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔

سنگیان وبرنام میں ملاوا ڈو کے کارخانے میں آگ لگی۔ یہاں ۶ لاکھ روپے کی کپاس جمع تھی۔

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی سے روہان ضلع ڈیرہ غازیخان کو تبدیل کئے گئے ہیں اس علاقہ کے واسطے خاص خوش قسمتی ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیواسطے جاتا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجیں عظیم جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ ذخیرہ فوج طلب کیگئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پچھلے ہفتے رائیگن کے متعلق چھپی تھی اس کی آپ نے تردید کی ہے کہ نہ مجھے گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی نہ میں نے چیف کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو مسٹر مارٹی نیو کے فیصلے سے نکالدے۔ جو پولیس کے خلاف تھے۔

اصل بات یہ ہے مسٹر رائیگن نے چیف کورٹ کی توجہ اس جانب کھینچی تھی کہ مسٹر مارٹی نیو نے خاص سرکار کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلے میں حملے کئے ہیں۔

بلوہ راولپنڈی میں جن ملزموں کو سزا ہوئی تھی ان کی اپیل چیف کورٹ سے خارج ہوئی۔

"اگنی" (تصنیف دہرم پال) کے متعلق ویوسماج نے جو استغاثہ دائر کیا تھا۔ اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دئے ہیں۔

قسطنطنیہ میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شراب خانے میں جاتا ہوا ملے یا نکلتا ہوا ملے۔ تو فوراً گرفتار کر لیا جائے (بہت مناسب)

ریلوے میل سروس کے ایک ہندو سارٹر کو رجسٹری شدہ لفافہ میں سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم میں سشن جج الہ آباد کی عدالت سے چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریلوے پولیس ایک ہندو کنسٹبل کی عورت سے آشنائی رکھنے کی وجہ سے اس کے گھر سے رات کو پکڑا گیا۔ اور برخاست کیا گیا۔

یہ خبر تہذیب کی سفید چادر پر گویا بدنما دھبہ لگانے والی ہے کہ ایک عدالت میں اظہار دیتے ہوئے ایک انجنیئر نے بیرسٹر کو ایک تھپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجنیئر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچھ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سوال نازک بات ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مدراس میں بوجہ شدت سرما کثرت سے بچے ہلاک ہو رہے ہیں۔

۵ سے ۹ر جنوری تک کلکتہ میں ۳۷۶ اشخاص سردی سے مرے۔

اٹلی کے مصیبت زدوں کو جو زلزلہ سے بے خانمان ہوئے تھے سلطان المعظم نے چالیس ہزار لیرا مرحمت کئے۔

بے تار کے برقی پیغامات کی تازہ ایجاد میں یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے وہ بیچ کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات میں ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعوں پر اس نقص سے بہت نقصان متصور ہیں۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اڑہائی لاکھ کی گرانقدر رقم اپنے سالگرہ کے دن ولیعہد پیدا ہونے کی خوشی میں لفٹنٹ گورنر بنگالہ کو عنایت فرمائے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک شاندار عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوئر بازار شملہ میں آگ لگ گئی۔ دو دکانیں اور ایک گھر جلکر خاک ہو گیا۔ آریہ سماج کی پرانی عمارت بھی جل گئی۔

گورنر صاحب بمبئی نے احاطہ بمبئی کے تمام ایڈیٹروں سے درخواست کی کہ وہ طاعون ٹیکہ کا مادہ تیار ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جس پر ۵۰ ایڈیٹر ۲ر جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کریں۔ ٹیکے کی نسبت عام طور سے توجہ دلائیں۔ مسٹر تلک نے تمام ایڈیٹروں کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتائج خوشگوار ہیں۔

شرقی بنگالہ کی خرابی

روزمرہ کے مسلسل حالات سے ظاہر ہو کہ کلکتہ میں مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۴ر جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہوں پر ڈیفنس کیطرف سے جرح کیجاویگی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کرکے ایک جلوس بندے ماترم کا نکالا تہا۔ کہ جس جلوس کے لوگوں نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتھر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ میں وہ بلوہ ہوا تہا کہ جس میں پولیس سارجنٹ والٹر صاحب کا ہاتھ کلائی سے کٹ گیا تہا۔

ہفتہ گذشتہ میں پنجاب میں طاعون کی ۱۰۳ کیس اور ۲۲۱ اموات وقوع میں آئیں سب سے زیادہ شکائیت قسمت دہلی میں ہے جہاں چند اضلاع آلودہ ہیں۔ قسمت جالندہر میں دو۔ قسمت لاہور میں پانچ۔ قسمت راولپنڈی میں دو قسمت ملتان میں ایک اور دیسی ریاستوں میں چار آلودہ ہیں۔

مرحوم نواب محسن الملک کے بے شمار دوستوں اور عقیدتمندوں کو یہ دریافت کرکے مسرت ہوگی۔ کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات واعزاز سال نو میں انہیں۔ کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

سنتے ہیں۔ کہ کانگریس سورت کے بعض انتہائی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعائتوں کے خواہاں ہیں۔ اور یہ رعائتیں جن خدمتگذاری کے صلہ میں چاہی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے کانگریس کو توڑ کر رکھدیا ہے۔ کہ جس کوشش میں خود گورنمنٹ ابتک کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔

برلن میں بیکاروں کے ایک ہی روز میں ۹ جلسے ہوئے جس میں ۱۲ ہزار آدمی شریک تھے پھر جلوس بناکر شاہی محل کیطرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کافر یا فاسق ولی بیت کا ہو وہ بہی متقی ہی ہوگا۔

سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بداہتہً معلوم ہے کہ مشرکین خادم بیت رہے ہین تکذیب قرآن کی حسب تفسیر مؤلف کے اس کو لازم آتی ہے۔ پھر یہ کہ خادم اگرچہ فسق وفجور مین مبتلا ہو پھر بھی وہ متقی رہے گا۔ یہہ تمام آیات واحادیث واجماع کے خلاف ہے۔ فساق خدام بیت کو اگر مؤلف فاسق نہین جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان اور فسق کو تقوے بتلاتا ہے"

صفحہ ۳-۴ - مین شیخصاحب تحریر فرماتے ہین۔ کہ در اسلام دین مین سوائے تحقیقات بزرگان دین وا ربع آئمہ کے کہ اسلام ان کی تحقیقات مین دائر ہے اور او پیر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور ضلالت اور گمراہی ہے۔" اور اسی صفحہ مین آگے چل کر لکھتے ہین۔

"میرا زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کا ہی بعد اس کے صحابہ اور بعد ازین تابعین کا۔ اور دوسری حدیث مین تبع تابعین کا۔ بعد اس کے جہوٹ فریب کا زمانہ شامل ہو جاویگا ...... پس جسقدر طریقے وفرقے برخلاف اسلام ودین ایجاد ہوگئے ہین۔ عاقلون کے نزدیک باطل ہین"

اس مختصر تحریر مین شیخصاحب نے علاوہ کمالات انشا پردازی کے جو تاریخی اور مذہبی غلطیان کی ہین ان کے اظہار کے لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہین چاہتے بلکہ ان کے ایک حنفی بہائی یعنے مولانا محمد شکر اللہ صاحب پروفیسر عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدایت الشفیق الی سواء الطریق مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل کرتے ہین

نمبر ۴ - قول سدید مین ہے کہ ملا فروخ حنفی مکی نے کہا کہ جان تو اے مخاطب بیشک نہین تکلیف دی خدا تعالیٰ نے بندون مین سے کسی کو اسبات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اُون پر تصدیق کرنا اس چیز کا جس کے ساتھ بہیجے گئے سردار ہمارے درود بہیجے اللہ اُنپر اور سلام۔

نمبر ۶ - کہا ملا علی قاری حنفی نے عین العلم کی شرح مین کہ خدائے پاک و برتر نے نہین تکلیف دی کسی کو حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی انکو اسبات کی کہ اگر عالم ہین تو عمل کرین موافق سُنت کے اور اگر جاہل ہین تو تقلید کرین کسی عالم کی۔

نمبر ۱۹ - فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ مین جان تو اے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتہی صدی سے پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہین کرتے تہے۔

نمبر ۲۲ - فرمایا صوفیون کے شیخ محی الدین ابن العربی نے فتوحات مکیہ مین کہ جسوقت حدیث کی صحت ہو جاوے اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات تو نہین ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور چہوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث شریف کی وجہ سے اور نہین جائز ہے چہوڑنا کسی آیت یا حدیث کا بہ سبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے ایسا کیا بے شک گمراہ ہوا بڑی گمراہی کرکے اور نکل گیا اللہ تعالےٰ کے دین سے۔

نمبر ۲۶ - کہا شرح تحریر مین کہ تمام مجتہدین جنکی خوبی سے اتباع کیگئی ہر ایک صلاحیت تقلید مین برابر ہین پہر اگر سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوے ملے تو جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چارون مجتہدون کا فتوے لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے مجتہدون کی نقل صحیح بہت کم رہگئی ہے اسی وجہ سے ان کی تقلید سے منع کیا منع کرنے والے نے۔ پہر اگر ان کے کسی مسئلہ مین نقل صحیح مل جائے۔ تو عمل کرنا اُسپر اور چارون مجتہدین کے فتوے پر برابر ہے۔

(ہدایت الشفیق صفحہ ۳۷ - ۴۰)

پہر اسی کتاب کے صفحہ ۸ مین لکھا ہے۔ بعد اس کے اسی صفحہ مین انصاف سے لکہا۔ اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذهب واحد بعینه وبعد المائتین ظهر فیهم التمذهب بالمجتهدین باعیانهم وقل من کان لا یعتمد علی مذهب مجتهد بعینه وکان هذا هو الواجب فی ذالك الزمان۔ یعنی پہلی اور دوسری صدی مین مذہب معین پر اجتماع نہ تہا۔ بعد دو صدی کے مسلمانون مین ظاہر ہوا راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کرکے۔ اور کم تہے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر بہروسہ نہ رکہتے اور یہ بات اس زمانہ مین واجب ہوگئی تہی۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دو صدی کے مسلمانون کے حال پر متاسف ہوکر بد تقلیدی اہل اسلام کا وقائع بیان فرماتے ہین کہ خیر القرون بلکہ دو سو برس تک جب حضرات مجتہدین موجود تہے اس مسئلہ کا کچھ ذکر بہی نہ تہا ثم یفشو الکذب (یعنے قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہوگا کذب) کے زمانہ والون نے باہم کی کشاکشی آپس کی ایجادات سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ یہان تک اپنی اپنی ٹہری کہ یہی امر جدید اس وقت مین ضروری ٹہرا اور جناب مولوی محمد احسن صاحب حنفی نانوتوی اپنی کتاب تنبیہ الرفیق کے صفحہ ۸ سطر ۲ و ۳ مین تفسیر مظہری سے نقل کرتے ہین۔ فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاهب۔

ترجمہ۔ بے شک اہل سنت وجماعت بعد تین یا چار سو برس کے چار مذہبون پر پہوٹ پہاٹ ہوگئے۔

یہ تحفہ جو شیخصاحب کی خدمت مین اُن کے دو معزز بہائیون کیطرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے مین اس قابل ہے کہ شیخصاحب اسے ضرور قبول فرمادین اور اگر ان مین حیا اور انصاف کا مادہ ہے تو اُمید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کرینگے مگر چونکہ شیخ نجدی بہی اس موقع پر آپکے ہمصفیر ہوگئے ہین اس لئے کسی قدر ان کی خدمت بہی ہم ضروری سمجہتے ہین۔

پس واضح ہو کہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۸۶ مین لکھتے ہین۔

درکتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جس طرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ مردم مین رواج پایا اُسیطرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی کسی نہ کسی قطر مین ہی موجود تہی بلکہ ابتدا اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چہ سو پچاس ہجری تک اس طرح کی کثرت دراست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار نفر واسطے سماعت حدیث و املا سنن کے گویا یک

ہی حدیث نہو۔ قلم دوات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی۔ اہل علم حدیث وغیرہ ہاتہ سے شرار تاتار کے بسبب اغوا علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیرالدین طوسی رافضی مارے گئے ان کے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اس وقت زیادہ تر جمہور عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعہ سے گو چند بعض علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تہے۔ لیکن ان کو تعصب اس مذہب کا نہ تہا۔ برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تہے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکہتے تہے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی رائے و قیاس کو پیش نہ کرتے تھے۔ ان کو اہل علم اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجہکر تقدیم اصول کے فروع پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہد ہین اس اُمت مین ہزارون فقیہ گذرے۔ کچہ فقہ ان چار امامون مین منحصر نہین ہے۔ نسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم فقہ سے زیادہ تہا۔ اس سبب ان کی شہرت ہوگئی وہ بہی سلاطین کے ذریعہ سے نہ یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تہا۔ سینکڑون مجتہد ان کے سوا بہی تھے۔ بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق

پائے گئے جن کا علم ان سے زیادہ تہا۔ حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین مین یا حصر کرنا علم رسول خدا کا ان چارون مذہبون مین دلیل جہل قائم ہے۔ کوئی سند اسپر نہین ...... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہ مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ السند تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدون ہون ان کے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم ... نہ ہون کسی سے ان کے اہل تقوی و دیانت ہونے مین شک کیا ہو اون کو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا نمایاں نہ رہا ہو۔ عالم ہوکر طالب کسی جاہ و عہدہ کے کسی والئے ملک یا خلیفہ یا امام سے نہ ہوئے ہون۔ جس طرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کر کے جاہ و عزت حاصل کی۔ پہر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چہوڑا جاوے ان کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے سو کفہ پہیر کر کتب رائے و قیاس و اساطیر قیل قال احاد امت پر جان دی جائے۔ خداوند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کیا مسلمانی ہے کہ رسول خدا کی بات مانی نہ جائے زید۔ عمر کی کہانی سنی جاوے۔ ؎ مومن تم اور عشق بتان اے پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور موہنہ آپکا صاحب خدا کا نام لو،،

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۵ مین لکہا ہے۔

مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی سے جو کئی عمارتین بنالی ہین۔ جیسے چار مصلے گہڑی کا حجرہ کتابخانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالائے زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی نہ تہی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہے کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث مین آیا ہے نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا سے اُٹہہ جاتی ہے۔ سو اس جگہ ان چارون مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہے۔ اس جماعت کا بنانا وبال آخرت،،

پس شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے گہر مین فیصلہ کرلین پہر ہم لوگون کے مقابلہ مین آئین۔

شیخصاحب نے اپنی کتاب مین اجماع پر بڑا زور دیا ہے اور جا بجا یہ لکہا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجہتے ہین۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین کے گوش گذار کردین۔

توضیح مین لکہا ہے۔ "ہو اتفاق المجتہدین من اُمت محمد صلعم فی عصر علی حکم شرعی" یعنے کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے ا باقی آئیندہ انشاء اللہ۔

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا۔ طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجہے یہ بہی شک ہوگیا تہا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین۔ میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے۔ مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا شکور ہون کہ انہون نے مجہے ایسی دوائی دی

راقم۔ محبوب عالم ممبر ہال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج گورنمنٹ سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کے ایک معزز افسر

اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر اُمور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون۔ اور تہوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انکو لازم ہے ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئیندہ کیلئے گہنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب دہند۔ جالا۔ پہولا۔ خارش چشم۔ رتد آنکہون سے پانی جاری رہنا ہر ایک کیلئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی تریم فینکس عہ سفوف جریان و دہقتہ کیلئے عہ سفوف مفرح باضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل رہتی اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچہی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہون محصول و جوابی کٹ بذمہ خریدار

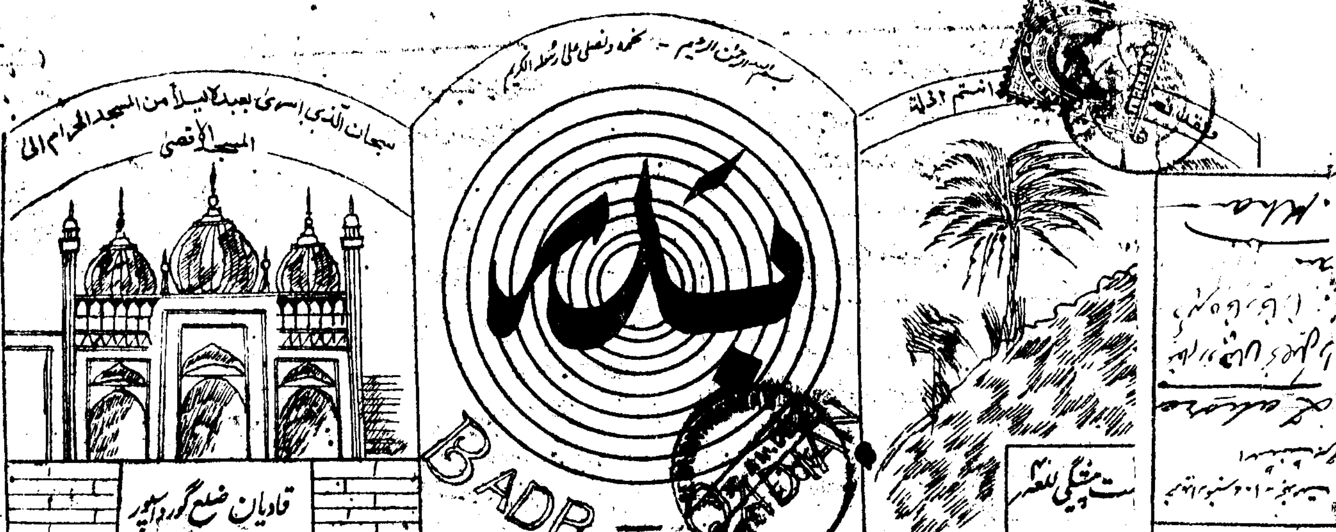
المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دہیسنگہ گوجرانوالہ

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اُسکے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بہیجدین گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصولڈاک بہی خریدار کے ذمہ نہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کی گئی ہے کہ اسصورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر ملیگی۔ سات عدد کتابین جو فی الحال انعام ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جائینگی وہ یہ ہین۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ احمدی کا مین۔ چہٹی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی پر ارکشن لگیگا کتابوں پر کٹ بہرحال ہم رکہائین گے کتابین مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ نوٹ۔ یاد رہے کہ سوست (؟) دو صد درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی۔ المشتہر۔ سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان دارالامان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چہاپا



اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ بروز جمعرات | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

قادیان میں ہے ... | قیمت از طلباء و غربا و طیر مذاہب ... | گورنمنٹ ...

جلد ۷ | مورخہ ۱۴ - محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۶ - فروری ۱۹۰۸ء | نمبر ۵

از افریقہ ... | چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر ... | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی | فی پرچہ ...

ایام الصلح

اے لوگو! خدا سے ڈرو - اور بحقیقت اس سے صلح کرو - اور سچ پرخ صلاحیت کا جامہ پہن لو - اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے - خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں - خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں - خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے - وہی ہے - جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے - وہی ہے - جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے - مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں - جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں - اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں - اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے - صاف ہو جاتے ہیں - اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھلکر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں - تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے - اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے - وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے - وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے - اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں - کس قدر تشکر کا مقام ہے - کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے - پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے ؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے - ہمارے لئے اس کی ... ... رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے -

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے - وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے - کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے - اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے -

حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے

کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں - قرآن شریف پڑھتا ہوں - شرک سے بیزار ہوں - نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا - جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے مونہہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف پھیر دیتا ہے - اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے - وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے ؟ وہی خداداد طاقت ہے جسکا نام یقین اور معرفت تامہ ہے یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو - تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورۃ میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے - بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے - جس کو یقین دیا گیا ہے - وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے - خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے - مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ - یہ شربت کیا ہی شیریں ہے - کہ حلق سے اترتے ہی تمام تلخیوں کو شیریں بنا دیتا ہے - اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے - کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے - مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے - جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کی جاتی ہیں - اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں - بلکہ اپنی ہی قربانی سے حاصل ہوتا ہے کیسا مشکل کام ہے - آہ صد آہ !

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

"موت"

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب یہ ہو چکا تو میں پاؤں سے سر کی جانب سکڑنے لگا جیسا کہ ربڑ کی تار سکڑتی ہے اور وہ مجھے یاد ہے کہ یہ حالت چند ٹانگوں تک واقع ہوئی اور میں نے خیال کیا کہ اب چوتڑوں کے نیچے کوئی جان نہیں۔ مجھے پیٹ اور سینے سے گذرنے کی حالت یاد نہیں۔ مگر مجھے یہ بخوبی یاد ہے کہ میں تمام کا تمام سر میں آ جمع ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اب سارا سر میں ہوں اور جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ میں دماغ کے گرد گھوما گویا میں بالکل خالی تھا اور آہستہ آہستہ اس کو چاروں طرف سے مرکز کی جانب دبایا۔ اور کھوپری کی نسوں سے باہر کو جھانکا اور نکلا۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ میں شکل اور رنگت میں جلی مچھلی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جب میں نکلا تو میں نے اپنے سرہانے دو عورتوں کو دیکھا جب میں سر سے نکلا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں بلبلے کی طرح اس کے ساتھ لگا ہوا ہوں اور جھوم رہا ہوں۔ آخر میں جسم سے الگ ہو کر آہستہ سے فرش پر گر پڑا۔ جہاں سے میں آہستہ سے اُٹھا اور پورے قد کا انسان ہو گیا۔ میں عورتوں اور دیگر لوگوں سے جو آس پاس کھڑے تھے بچنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑا۔ مگر وہاں جا کر میں نے معلوم کیا کہ میرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا میں واپس آیا۔ لوگوں کو دیکھا اور اپنے مردہ جسم کو بھی دیکھا۔

میں نے بہت سے لوگوں کو جسم کے گرد بیٹھے اور کھڑے دیکھا اور ان دو عورتوں کو بھی دیکھا جو بائیں طرف دو زانو ہو کر بیٹھی تھیں اور وہ وہی تھیں۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ میری بیوی اور بہن تھیں مگر اسوقت مجھے شخصیت کا علم نہ تھا۔ بیوی بہن یا دوست میرے لئے مساوی تھے مجھے رشتہ کا تعلق یاد نہ تھا۔ میں عورت کو مرد سے تمیز کر سکتا تھا۔ مگر اس سے زیادہ نہیں۔

میں نے کوشش کی کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروں تا اُن کو تسلی دوں اور بتلاؤں۔ کہ وہ بھی ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ میں نے ان کو دائیں ہاتھ سے سلام کیا اور اُن میں پھرتا رہا۔ مگر کسی نے میری طرف توجہ نہ کی مجھے یہ حالت تمسخر انگیز معلوم ہوئی اور میں ہنس پڑا۔

میں دروازہ سے گذر گیا گلی میں گیا تب میں نے دیکھا کہ میں جتنا زمینی زندگی میں تھا اس سے بڑا ہوں میں نے خیال کیا کہ میں اب کیسا تندرست ہوں چند لمحے ہوئے کہ میں بیمار تھا اور مصیبت میں تھا پھر مجھ پر موت وارد ہوئی وہ وقت گذر گیا اور اب میں زندہ اور ذی ہوش انسان ہوں۔ اب میں کبھی بیمار نہیں ہوں گا اور نہ مروں گا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ میں اپنی پشت کو دیکھ رہا ہوں۔ میں حیران ہوا۔ چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں اپنی اصلی جگہ میں پائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ میں نے اپنے جسم کو چھوڑا ہے۔ میں اس کی آنکھیں استعمال میں لا سکتا ہوں میں نے مڑ کر کھلے دروازے کی طرف دیکھا اور سر کو اپنے مقابل پایا۔ میں نے لکڑی کے جالے کی طرح ایک نس دیکھی جو شانے سے جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور سامنے گردن کے نیچے لگی ہوئی تھی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس نس کے ذریعہ میں اپنے جسم کی آنکھ استعمال میں لا رہا تھا اور لوٹ کر گلی میں چلا گیا۔

اس کے آگے لکھا ہے کہ کس طرح ڈاکٹر مذکور ملک بقا کی حد تک پہونچ گیا۔ اور اس کو عبور کرنے کی کوشش کی۔

میں نے بائیاں پاؤں لائن کے پار نکالا۔ جب میں نے ایسا کیا تو ایک چھوٹا سا سیاہ بادل میرے سامنے نمودار ہوا اور میرے چہرے کی طرف آیا۔ میں نے جانا کہ میں رُک جاؤں گا بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ ہلنے جلنے اور فکر کرنے کی طاقت مجھ سے سلب ہو رہی ہے۔ میرے ہاتھ ناطاقت ہو کر پہلوؤں کی طرف گر پڑے۔ میرے شانے اور سر آگے کو جھک گئے۔ بادل نے میرے چہرے کو مس کیا اور مجھ کچھ ہوش نہ رہی۔

بغیر کسی خیال اور کوشش کے میری آنکھیں کھل گئیں میں نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا اور پھر سفید چارپائی کی طرف جس پر پڑا ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے کہ میں جسم میں ہوں میں حیرانی اور مایوسی سے چلایا کہ میرے ساتھ یہ کیا واقعہ پیش آیا۔ کیا میں پھر مروں گا۔

ڈاکٹر مذکور نے شفایاب ہو کر یہ واقعہ اکثر لوگوں کو سنایا جن میں ڈاکٹر ہاجسن بھی شامل ہیں جو اب فوت ہو گئے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ میرے ہی گھر میں ایک موت کا واقعہ گذر چکا ہے اور چند روز ہوئے۔ کہ میری لڑکی بہ قضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ اسی وجہ سے جب گذشتہ اینوارکمیٹی میں مضمون موت تجویز کیا گیا تو میں نے اس مضمون کو اپنے ذمہ لیا۔ وہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے ہے کیونکہ میں دو دن اور دو رات تک برابر اس کے سرہانے بیٹھا رہا۔ یہ باتیں تو اکثر مسلمانوں میں مشہور ہیں کہ فوت شدہ انسان سمجھتا ہے کہ میں اب شفایاب ہو گیا ہوں اور مجھے کچھ تکلیف نہیں اور وہ رونے دھونے والے لوگوں کی طرف دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی یہ قصے ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب نے حالت سکر میں عجیب و غریب حالات موت کے بعد کے دیکھے اور اکثر لوگوں کو سناتے رہیں یا جیسا ہمارے چودہری وزیر حسین صاحب نے جب پچھلے دنوں میں بیمار ہو گئے تھے تو موت کے فرشتہ کو دیکھا تھا اور اس کا دفتر لگا ہوا دیکھا تھا اور انہیں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اب اس جہان سے کوچ کرنیوالے ہیں مگر یہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ روح یا جان جب ایک مرتبہ جسم سے خارج ہو جائے۔ اور دل و دماغ اور جمیع قویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے تو پھر وہ کچھ دیر بعد اس میں آن داخل ہو اور جسم کو زندہ کر دے البتہ بعض بیماریاں تو حکماء اور اطباء نے ایسی لکھی ہیں۔ مثلاً سکتہ۔ کہ اس میں ظاہرہ آثار حیات کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور فی الحقیقت جان خارج نہیں ہوتی۔ ظاہرہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان مر گیا ہے۔ مگر جان اس میں باقی ہوتی ہے اور وہ کچھ دیر بعد حرکت کرنے لگتا ہے اور جی پڑتا ہے۔ اس بیہوشی کی حالت میں دماغ کے خیالات اشکال اختیار کرتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے۔ کہ اس نے موت کے بعد کے حالات مشاہدہ کئے ہیں۔

قصہ مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح دماغ کی جانب سے خارج ہوتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ وہ دل سے مونہہ کی طرف ہو کر نکلتی ہے۔ کیونکہ پہلے ہاتھ پاؤں اور سر اور پیشانی ٹھنڈی ہوتے ہیں۔ جو گویا ان مقامات سے جان کے خارج ہونے کی علامت ہے۔ دل کی حرکت تا دم آخر جاری رہتی ہے اور انجام کار آخری دم مونہہ سے خارج ہوتا ہے اور موت وارد ہو جاتی ہے روح کا آخری مرکز گویا دل ہوتا ہے

خالصہ ایڈووکیٹ مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۰۷ء میں سائنٹفک امریکن مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۷ء سے اقتباس کر کے روح کے متعلق ایک عجیب ڈسکوری چھپی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ایک موضع برزن کے فلاسفر کے بیان کے مطابق انسانی جسم میں روح کے قیام کا مقام اور اس کی ماہیت کا پتہ لگ گیا ہے

[illegible] کی تعلیم [illegible] ہے [illegible]
[illegible] وقت [illegible] ہے ۔ دعلوم ہوتا ہے کہ انسانی
روح ملازم بھی اور جیسی کہ [illegible] کی [illegible]
سکے [illegible] ہے ۔ [illegible] کے نیچے اور عورت
میں اس سے [illegible] ایک عالم [illegible]
کی [illegible] ہی ہے اور موت [illegible] جلد سے
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] فرشتہ جو سمجھا جاتا ہے ۔ [illegible]
یا ایک مادی چیز ہے اور عکسی شیشے کے ذریعہ اس کی تصویر
لی جا سکتی ہے ۔ فلاسفر مذکور نے حکام سے درخواست کی ہے
کہ اس کو ہسپتال میں مرتے انسانوں پر تجربہ کرنے کی اجازت
دی جائے ۔

اخبار لکھتا ہے کہ بیشتر سال گذرے ۔ تو سائنس دان
[illegible] زور سے دعوے کرتے تھے کہ روح کوئی چیز نہیں
مگر اب ان کی [illegible] موت اور جلنے سکونت معلوم ہو گئی ہے
[illegible] ہمیں اس خبر کے سننے کے منتظر رہنا چاہیئے
کہ روح [illegible] سے علیحدہ کر کے بوتل میں رکھی گئی ہے اور
الیسی [illegible] ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

غرض انسانی روح اور انسان کے مرنے کے متعلق
بہت خوب چھان بین ہو رہی ہے اور آئے دن نئی نئی معلومات
سننے میں آتی ہیں ایک سطحی خیال سے دیکھا جائے تو معلوم
ہوتا ہے ان معلومات میں ترقی ہو رہی ہے اور جس درجہ تک
معلومات ہو چکی ہیں ۔ اسکے آگے واقعی روح کی کیفیت ظاہر ہو
جانی چاہیئے کیونکہ ترقی ابھی بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور
[illegible] کی کوششوں کا نتیجہ ضروری یہ ہونا چاہیئے کہ روح
کی حقیقت کھل جائے اور بخوبی منکشف ہو جائے کہ موت کس
[illegible] سے اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے ۔ مگر یہ بات
بھی قابل غور ہے کہ جو تھیوری موت یا روح کے متعلق قائم
کی جاتی ہے ۔ پہلے زور سے اس کی تائید کی جاتی ہے اور
پھر عرصہ بعد وہ غلط ثابت ہوتی ہے اور دوسرا خیال قائم کیا جاتا
ہے ۔ میرے خیال میں اس جدید بیان کو بھی محض ایک تھیوری
سمجھنا چاہیئے کیونکہ فلاسفر مذکور نے مزید تجربے کرنے
کی خواہش ظاہر کی ہے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو
تا حال اپنی رائے پر یقین کامل نہیں ۔

یہاں تک میں نے عام خیالات جو موت کے متعلق ہیں بیان
کئے ہیں اور خاصکر سائنس دانوں اور فلاسفروں کی رایوں اور
معلومات کا ذکر کیا ہے ۔ اس سے اور نہیں تو اتنا پتہ تو
چلتا ہے کہ وہ ابھی اپنے علم پر کیسا گھمنڈ ہے اور ایک گونہ
خدائی کاموں میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں ۔ گویا خدائی
کا دعوے بزبان حال کر رہے ہیں اور حضرت رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو لفظاً اور معناً پورا کر
رہے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم دجال اپنی صنعتوں اور
معلومات میں اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ خدائی کا دعویٰ
کریں گے ۔ چنانچہ بعض ڈاکٹروں نے یہاں تک سعی کی ہے
کہ بعض قسم کے تازہ مردوں میں خون بھر کر چند منٹوں کے
لئے ان میں حرکت پیدا کر دی ہے اور اس سے وہ خیال
کرتے ہیں کہ اگر وہ اسی طرح اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو
غالباً مُردوں کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اگر موت
کا کیڑا اسی سے خارج کر سکیں یا روح کی کیفیت سمجھ لیں تو غالباً
وہ موت سے رہائی پالیں گے ۔ یہی خدائی دعوے
ہیں پس غور کرو کہ کیا یہ وہی وقت نہیں ۔ جسکی نسبت سرور کائنات
نے پیشگوئی کی تھی اور اس کی خرابیوں سے ڈرایا تھا ۔ مگر ساتھ
ہی ایک خوشخبری بھی دی تھی کہ اس وقت فتنہ دجالیت سے
بچانے کے لئے اور لوگوں کے دلوں میں ایمان باللہ قائم
کرنے کے لئے ایک شخص اللہ تعالیٰ کیطرف سے اُمتِ
محمدیہ میں مبعوث ہو گا کیونکہ یہ خیر الامم ہے اور یہی اس لائق
ہے کہ اس سے ایسا شخص پیدا ہو جو اس فتنہ عظیم سے رہائی
دلا سکے ۔ یہ فتنہ عیسائی قوم کے ذریعہ برپا ہوا ہے اسلئے
اس کے دفعیہ کا نام کسر صلیب رکھا گیا ہے ۔ بحکم ربِّ زدنی علماً
علم حاصل کرنا اور معلومات اور ایجادات میں ترقی کرنا
معیوب نہیں مگر ان سے اس طرح کے نتائج اخذ کرنا جس سے
ایمان باللہ زائل ہو ۔ باعث خسران فی الدنیا والآخرۃ ہے
چنانچہ غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا ۔ کہ فی زمانہ سائنس اور
فلسفہ کے خیالات نے ایمان اس قدر کمزور کر دیا ہے
کہ وہ گویا ثریا پر چلا گیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے ۔ جس کے
لئے مقدر تھا ۔ کہ ایک فارسی الاصل شخص پیدا ہو اور وہ اسے
کھینچ کر لائے اور زمین پر قائم کرے ۔ زمانہ اس شخص کی
آمد کے وقت کی شہادت دیتا ہے ۔ پس اب حضرت مرزا صاحب
کے دعوے کی صداقت میں کیا شک ہو سکتا ہے ۔

میں اصل مضمون کی طرف عود کر کے پھر عرض کرتا ہوں
کہ یہاں تک میں نے موت کے متعلق مختصراً عام خیالات کو ظاہر کیا
ہے اور زیادہ تر یہ بتایا ہے ۔ کہ سائنس اور فلسفہ نے
کہاں تک جستجو کی ہے ۔ اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ قرآن کی
کی شہادت بھی پیش کر دی جائے چنانچہ سورہ العنکبوت
کے چھٹے رکوع میں اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے ۔ کل
نفسٍ ذائقۃ الموتِ ۔ ثُمَّ الینا تُرجعونَ ۔ یعنی
موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف لوٹو گے ۔
پس کوئی شخص موت سے نہیں بچ سکتا ۔ اب تک کی انسانی
کوششوں نے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ وہ موت کو روک نہیں
سکتے ۔ آئندہ ناممکن ہے کہ وہ کامیاب ہو سکیں اللہ تعالیٰ
نے ظاہر سے اپنی کلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے اپنے
برگزیدوں کے ساتھ جو اس نے اس دنیا کے متعلق
حتمی وعدے کئے وہ سب پورے کئے پس کسی آئندہ
زمانہ میں اس کی کلام کا غلط ہو جانا ناممکن ہے اور جو شخص
یہ دعوے کرے وہ خود ہی خیال کرے کہ کہاں تک وہ
عقل سلیم رکھنے کا مدعی ہو سکتا ہے ۔

قُلْ یتوفاکم مَلَکُ الموتِ الَّذی وُکِّلَ بِکُم ثُمَّ
الیٰ ربِّکُم تُرجَعُونَ ۔ السجدہ ۔

ان کو کہہ دے ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ تم کو
موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے وفات دیتا ہے پھر
تم اپنے ربّ کیطرف لوٹائے جاؤ گے ۔ یہ نہیں کہ ملک الموت
ایک بیرونی وجود ہے اور وہ جان قبض کرنے کیلئے ہر فرد
بشر کے پاس بھاگا پھرتا ہے بلکہ وہ تو ایسی چیز ہے جو ہر
انسان کے ساتھ مقرر ہے اور وقت پر اس کی جان کو قبض
کر لیتا ہے ۔ وہ کوئی ایسا وجود نہیں کہ محسوس ہو سکے اور
انسان اپنی زندگی کی حقیقت اور موت کی حقیقت کو سمجھ لے
اور اس کو اپنے تصرف میں کر لے ۔

رُوح کو زندگی قائم رکھنے والی سمجھا جاتا ہے ۔ جب حضرت
رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا تو
اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ جواب ملا ۔ قل الروح من
امر ربی ۔ ان کو کہدے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے ۔
معلوم ہوتا ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ روح کیا چیز ہے ۔ آیا اس
سے زندگی قائم رہتی ہے اور وہ کس طرح جسم میں داخل ہوتی
اور اس سے خارج ہوتی ہے ۔ مگر جواب ملا کہ روح اللہ کے
حکم سے ایک ایسی چیز ہے جس کو انسان سمجھ نہیں سکتا
یا وہ محض اللہ کا حکم ہے اور اسی سے انسانی زندگی کو
سہارا ہے ۔ دوسرے لفظوں میں روح کا سوال انسانی تفہیم
سے باہر ہے ۔ جب آپ کو جو افضل الرسل اور خیر البشر
ہیں یہ کیفیت نہیں بتائی گئی تو دوسرا انسان ہزار سائنس دان
اور فلسفی ہو ۔ محض اپنی کوشش سے کب اسکی حقیقت
کو پا سکتا ہے ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

اس ہفتہ اچھی بارش ہوگئی اور روحانی بارش تو ہر وقت یہاں ہوتی رہتی ہے۔ مبارک وہ جو اس چشمہ آب حیات سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور جام معرفت بھر بھر کر پیتے اور پلاتے ہیں سید الاولیاء خاتم الخلفاء کی طبیعت بہ نسبت پچھلے ہفتے کے بحال رہی۔ فاضل جلیل مولانا امروہی نے بڑی مسجد میں ۲۹ر جنوری کو جمعہ پڑھایا۔ خطبہ میں وعظ اس آیۃ پر ایک گھنٹہ تک فرمایا واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰبٍ و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمننّ بہ ولتنصرنّہ۔ اس میں یہ نکتہ دلچسپ تھا کہ عہد نامہ کے رسول حضرت خاتم النبیینؐ پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنیکا تمام انبیاء سے عہد لیا گیا تھا۔ اب انبیاء علیہم السلام تو فوت ہو چکے۔ بس ایک ہی جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا۔ جو موسٰی بھی عیسٰی بھی ہے۔ آدم بھی ہے نوح بھی ہے ابراہیم بھی ہے یوسف بھی ہے۔ وہ اس مبارک ذات پر ایمان لایا اور اس کی نصرت کر رہا ہے اور اس طرح اس آیت کے معانی میں کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ علامہ نور الدین نے ۳۰ر جنوری کو جمعہ پڑھایا۔ تو اس میں وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ پر وعظ فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ مخلوقات آپس میں اختلافات ہیں۔ اس میں بعض ایسے اختلاف ہیں جو لابدی ہیں۔ مثلاً غذا۔ آب و ہوا۔ شکل۔ رنگ وغیرہ۔ اور بعض ایسے جو مٹ سکتے ہیں اور ان کے مٹانے کا حکم ہے۔ وہ ہیں انسان کے عقائد۔ اعمال۔ اخلاق۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام مجید کے ذریعہ ان اختلافات کو مٹایا۔ صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے۔ مگر اب مسلمانوں میں باوجود ایک خدا ایک نبی ایک کتاب بلکہ ایک امام ماننے کے کیسا اختلاف ہے۔ اس کے لئے مجھے باوجود بڑی غور کے کوئی تدبیر نہیں آتی بجز اس کے دعا کی جائے۔ کیونکہ خدا کے فضل ہی سے یہ اتفاق ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاصبحتم بنعمتہ اخواناً اور فرمایا لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم۔

مقبرہ بہشتی کی تجویز خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے متعلق آئے دن جب ہم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت دیکھتے ہیں۔ تو سر تسلیم اس کے حضور میں جھک جاتا ہے میں پہلے بھی ایک بار لکھ چکا ہوں کہ کئی نادان مخالفوں کا اعتراض ہے۔ کہ یہ مقبرہ دولتمندوں کے لئے ہے۔ مگر دیکھو اس میں جس قدر اب تک داخل ہوئے وہ قریباً سب ہی مفلس و نادار تھے اور محض اخلاص و ایمان کے سبب اس مبارک مقام میں پہونچے۔

بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے جانیوالا مسلمانوں کا لیڈر مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ تھا۔ اب باہر کے اصحاب میں سے سب سے اوّل آنیوالا مولوی غلام حسین امام مسجد گُمٹی بازار لاہور ہے۔ جس کی لاش ۳ر فروری کی شام کو قادیان میں پہونچی۔ ۴ر فروری کو ۸ بجے حضرت تقدس مآب نے اس کا جنازہ پڑھایا اور مطابق سنۃ النبی اوٹھایا بھی۔ مرحوم قدیمی وضع کا اپنے اخلاق و عادات میں بے نظیر ایک بزرگ تھا۔ حضور خود فرماتے تھے۔ کہ اس بڑھاپے میں ایمان لا کر باوجود اتنی مخالفتوں کے ایسا استقلال و اخلاص دکھانے والے بہی کم ہی ہوتے ہیں۔ مرحوم نہایت ہی بیغرض آدمی تھا اور اس کے عالم و فاضل ہونے کے تو مخالفین بھی مُقر ہیں۔ علوم عقلیہ نقلیہ میں پوری دسترس تھی (اللھم اغفر لہ وارحمہ) جماعت لاہور کی ہمت قابل تعریف ہے نعش کو یہاں تک لانے کے اخراجات للہ برداشت کئے۔ جنازہ پڑھنے کے متعلق اس امر کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جوتیوں سمیت پڑھ لیا جاتا ہے اور صرف چار تکبیریں ہوتی ہیں پھر جنازہ پڑھ کر حنفیوں کی طرح کوئی دُعا وغیرہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ جنازہ خود دعا ہے۔ جنازہ اٹھانے کے لئے خاص آدمی نہیں ہوتے ہر ایک اپنے بھائی کا باری باری حق ادا کرتا ہے اور اٹھانیوالے کچھ پیشہ ور نہیں جاتے دفن کر کے گھر آتے اور پھر کوئی صف ماتم نہیں بچھتی۔ دل سے اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون کہنے والی قوم کا یہی طرز عمل ہوتا ہے۔

ظہور المسیح

یہ کتاب ۱۵۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور حضرت مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے۔ جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

برادر عزیز قاضی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ طبیعت کے ضعف اور کسی قدر کسل کی وجہ سے جواب میں توقف ہوا۔ دماغی امراض میں ایسے واقعات بہت ہوتے ہیں۔ یہ چند سطریں امید ہے۔ کافی ہونگی۔ انہیں مولوی صاحب (نور الدین) اور میری طرف سے یکساں سمجھنا چاہیئے سچ بات تو یہ ہے کہ آپکا حق خدمت ان سطروں سے ادا نہیں ہوا اور زیادہ لکھنے سے مجھے خوف پیدا ہوا۔ کہ کوئی شخص مبالغہ نہ سمجھے اور یار فروشی پر حمل نہ کرے کتاب کے چھپ جانے پر اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا تو زیادہ لکھونگا۔ شاید اسوقت زیادہ مفید اور مؤثر ہوگا۔ والسلام۔ خاکسار عبدالکریم

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں جمع کرنیکی ممکن نہیں بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مؤلف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہنچیگا میری دلی آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیۂ انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور مردِ آزما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین کو سال نو مبارک

سنہ ۱۳۲۶ھ

اس قوم کے لئے جو ہر روز پانچ اوقات اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑی ہو کر کم از کم بتیس بار الحمد للہ کہتی ہے وہ نئے سال کے چڑھنے پر بھی الحمد للہ ہی کہیگی۔ یہ نہیں کہ پچھلے سال کے الم انگیز واقعات کو دُہرا کر صف ماتم بچھا وے اور اوّل تو اس جماعت کے لئے جو خدا تعالےٰ کی خاص جماعت اور اس کے فضلوں کی مورد ہو۔ ایسے واقعات پیش ہی کم آتے ہیں کیونکہ کامل مؤمن ایک ہی روز سب فیصلہ کر دیتا ہے کہ یہ سب کچھ میرا نہیں خدا کا ہے۔ پس اس کے بعد اس پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اوسے کسی شے کی جدائی غم میں نہیں ڈالتی۔

نئے سال کے چڑھنے پر فطرةً دلوں میں نئے جذبات اُٹھتے ہیں اور خاص جوش خاص سرور کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ سو ان سے ہم بھی خالی نہیں۔ گو ان کا اظہار کسی وجہ سے دوسرے وقت پر ملتوی رکھنا پڑا ہو مگر تاہم دو ایک باتیں ایسی ہیں جنھیں لکھ دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مسلمانوں کی قومیت نے یہاں تک تنزل کیا کہ وہ دوسری اقوام کے رسوم میں فنا ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنا سن اپنی تاریخ بھی بھول گئے۔ غور کر کے دیکھو کہ کتنے اسلامی اخبار ہیں جو ہجری سن کے چڑھنے پر وہ مضمون لکھتے ہوں جو عیسوی سن کے چڑھنے پر لکھتے ہیں۔ اسلام نے چاند پر جو تاریخوں کا مدار رکھا تھا تو اس میں بہت سی حکمتیں تھیں مگر افسوس ہم کو اس سے کچھ فائدہ نہ اوٹھایا اور غفلت و خود فراموشی نے یہاں تک ترقی کی کہ کئی مسلمانوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اب کونسا ہجری سن ہے بلکہ میں بعض ایسے مسلمان حضرات سے بھی ملا ہوں جو جانتے ہی نہیں کہ ہمارا اپنا بھی کوئی سن ہے اگر کسی نے رونا تھا تو ایسی باتوں پر روتا۔ مرثیے پڑھنے تھے تو اس قومی ماتم پر پڑھتا مگر افسوس کہ ہم میں ایک ایسی قوم ہے۔ جو دوسری قوموں کے طرز عمل کے خلاف بجائے خوشی کے سال چڑھتے ہی ماتم کرتی ہے۔ یہ ماتم۔ یہ گریہ وزاری یہ سینہ کوبی کس بات پر ہے کیا؟ صرف اس پر کہ امام جناب رسول الثقلین سید الکونین کے [illegible] درجۂ شہادت ملا۔ اگر اپنے آقا اپنے سید اپنے مولیٰ کی سچی محبت تھی تو وہ خوش ہوتے کہ سبط النبی نے وہ علی مقام پایا جسکی تعریف قرآن مجید میں وارد ہوئی۔ لیکن ”نہیں“ وہ اس پر جزع و فزع کرتے ہیں کسی شریف کی بے آبروئی کا کوئی واقعہ گذرے تو وہ حتے الوسع اسے چھپانا چاہتا ہے۔ مگر یہ اہل بیت کی عفت مآب مستورات کی بے حجابی کو مبالغوں کے ساتھ اس درجہ تک پہونچا دیتے ہیں کہ بجائے اکرام کے توہین ہوتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس واقعہ کو جو آلہی مرضی کی ماتحت ہؤا کیوں اس قدر اہمیت دی جاتی ہے جبکہ شہیدان کربلا سے افضل حضرت علی المرتضیٰ پھر حضرت عمرؓ فاروق پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی نہائت مظلومی کے ساتھ شہید ہوئے ان حضرات کی اسلامی خدمات ظاہر ہیں اور یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کچھ مدت اور رہتے تو اسلام تمام دنیا میں پھیل جاتا ان کی شہادت پر خون کے آنسوؤں سے بھی کوئی روتا تو ہم اسے معذور سمجھتے۔ لیکن ان کو تو لوگ بھولے سے بھی یاد نہیں کرتے اور روتے ہیں تو انہیں۔ جن کی بڑی اسلامی خدمت ہی ایک یہی ہے جو اتنے اجر جزیل کا موجب ہوئی۔ اچھا یہ تو خلیفے تھے خود ہماری سرکار وہ فخر موجودات سرور کائنات جو اگر پیدا نہ ہوتا تو جہان ہی نہ ہوتا۔ وہ سید المعصومین خاتم النبیینؐ اس جہان سے اُٹھ گیا۔ اس مبارک وجود کی جدائی میں رونے والے عمر بھر روتے مگر حرام ہے جو کبھی ان کا ایک آنسو بھی گرا ہو۔ پھر یہ اگر سچی محبت تھی اور یہ وہ یزید و شمر کے طرز عمل سے قطعی متنفر اور ان پر لعنت بھیجنے والے ہیں تو وہ خود اس مبارک وجود کی قدر کرتے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ دیکھو تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ ہاں تم میں وہ ہے۔ جو صد حسین است در گریبانم۔ کہتا ہے۔ پس اے مسلم اور حُر ... ... رحمۃ اللہ علیہم کے نثار خوانو! آگے بڑھو اور اس امام مظلوم کی نصرت میں جانیں قربان کرو جو حق پر ہے اور حق کی بیعت لیتا ہے۔ اس کے مبارک قدم چومو! اور اپنے ان جذبات اور دلی ارمانوں کو دل کھول کر نکالو جو شہید کربلا (علیہ التحیۃ والثناء) کے لئے تم اپنے جی میں رکھتے ہو۔

پس اے دوستو! میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہ باتیں کسی تشیعانہ [illegible] نہیں بلکہ درد مند دل کی صدا ہے جو اس مضمون کی صورت میں نکلی۔ مبارک وہ جو اس آواز پر اپنے مذہبی تعصبات سے الگ ہو کر غور کرتے ہیں شیعہ تو اس خیال میں پکے ہی۔ ہمارے سُنی بھائی بھی کچھ اس رنگ میں رنگین ہوتے جاتے ہیں اور محرم کے دنوں میں مرثیہ خوانی کی مجلسوں میں شریک ہوتے تعزیے بناتے ہیں اور پھر کچھ شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق امام الائمہ حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ علی الارض کا فتوے نقل کر دیا جاتا ہے کہ کم از کم ہمارے احمدی بھائی ہی اس سے الگ رہیں۔

نیاز مند اکمل نے سوال کیا کہ محرم کی دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے (اماموں کے نام پر دینا تو حسب آیت وما اھل بہ لغیر اللّٰہ حرام ہے)

فرمایا۔ ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔ ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اسلئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو۔ عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔

المفتی

حرمت سود ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے دعا کیجئے۔

فرمایا۔ توبہ و استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔

پھر پوچھا۔ کہ اتنا قرض کس طرح چڑھ گیا۔ اس نے کہا بہت سا حصہ سود ہی ہے۔

فرمایا۔ بس پھر تو یہ شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو توڑتا ہے۔ اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے

پیش فرمایا۔ کہ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو خدا کی لڑائی کا اعلان ہے۔ خدا کی لڑائی یہی ہے کہ ایسے لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے۔ پس یہ مفلسی بطور عذاب اور سیپ ... کا نتیجہ ہے۔

اس شخص سے کہا گیا کہ بیجا مجبوری سے سودی قرضہ لیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے خدا اس کا کوئی سبب پردۂ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقعہ نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری۔ ویسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے کس قدر نقصان دہ یہ بات ہے۔ کہ مال بھی گیا حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے۔ اس میں کوئی خرچ نہیں طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو! سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے۔ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے حاجت ہی نہیں پڑتی۔ مسلمان اگر اس ابتلا میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ... جو ... کرتے ہیں تو نادار ہو جاتے ہیں۔ مسلمان یہ گناہ کرتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق۔ پس کیا ضروری نہیں۔ کہ مسلمان اس سے باز آئیں۔

انسان کو چاہیئے کہ اپنے معاش سے قرض میں پہلے ہی کفایت شعاری مد نظر رکھے۔ تاکہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص کا خط آیا تھا کہ ہزار روپیہ دے چکا ہوں ابھی پانچ چھ سو باقی ہے پھر نصیحت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے پس وہاں سے ڈگری جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ مسلمان اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کر کے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تاکہ کسی بھائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحب ضرورت اپنی حاجت روائی کر لیتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا۔ (احمدی متمول احباب توجہ کریں)

حکیم فضلدین صاحب نے سنایا کہ علامہ نور الدین بھیرہ میں حدیث پڑھا رہے تھے۔ باب الربوا تھا۔ ایک سود خوار ساہوکار آ کر پاس بیٹھ گیا۔ جب سود کی ممانعت سنی تو کہا اچھا مولوی صاحب آپ کو نکاح کی ضرورت ہو تو پھر کیا کریں۔ انہوں نے کہا بس ایجاب قبول کر لیا جائے پوچھا اگر رات کو گھر میں کھانا نہ ہو تو پھر کہا کہ لکڑیوں کا گٹھا باہر سے لاؤں۔ روز بیچ کر کھاؤں۔ اس پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کہنے لگا۔ آپ کو دس ہزار تک اگر ضرورت ہو تو مجھ سے بلا سود لے لیں۔

فرمایا۔ دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں دوڑتا بلکہ اس سے بچتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال دیتا ہے۔ من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً۔ جو سود دینے اور لینے حرام کاموں سے بچے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے کوئی سبیل بنا دیگا۔ ایک کی نیکی اور نیک خیال کا اثر دوسرے پر بھی پڑتا ہے۔ کوئی اپنی جگہ پر استقلال رکھے تو سود خوار بھی مفت دینے پر راضی ہو جاتے ہیں۔

اخبار کے متعلق ایک مشورہ

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے کئی دن سے قادیان کے حالات معلوم نہ ہوتے تھے۔ اس لئے میں بدر کی تلاش و انتظار میں تھا۔ کہ کل رات کے نو بجے محمد حسین صاحب احمدی ... نے آ کر کہا کہ بدر شام کو آ گیا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ دکان پر ہے۔ میں نے کہا کہ وہ دکان کتنی دور ہے۔ کہا کہ دو میل۔ میں نے کہا کہ اٹھو چلیں۔ غرض ہم دونوں گئے اور چار میل کی مسافت سے کہ کے اخبار لے آئے اور گئے دیکھے بدر دیکھتے دیکھتے بدر نکل آیا۔ جب آرام کیا۔

میری رائے میں ایک بات آئی ہے۔ اس کو پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ بدر سے دنیاوی خبروں کے صفحے علیحدہ کرنا اور ان کے خواہش مندوں سے ایک روپیہ کا اضافہ لینا اور اگر ایک بار ہو سکے تو اس سے ... لینا۔ موزون نہیں۔ گو اس سے ایڈیٹر صاحب کی نیک نیتی و درد دلی جو ان کی ودیعت میں رکھی ہوئی ہے ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے کام کی کثرت ہو جائیگی اور رجسٹر علیحدہ رکھنے پڑیں گے اور تعجب نہیں کہ ایک دو کلرک کی ضرورت محسوس ہو اور قلت روپیہ کے باعث اس کو مشکل و صعب نظر آئے۔ علاوہ ازیں ... تمام جماعت مساوی فائدہ نہ اٹھا سکے گی جو نہایت نامناسب ہے۔ ... سب ... تو ہم نے گوارا کر لیا لیکن دنیوی پرچہ نہ لینے والے دوستوں کی تعداد ایسی کم نکلی کہ یہ تجویز مجبوراً منسوخ کرنی پڑی۔ چالیس پچاس خریداروں کے واسطے تمام انتظام کو بدلنا مناسب نہ تھا اس واسطے اب سب خریداروں کو ایک ہی طرز کا اخبار روانہ کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

اس سب کی بجائے ہفتہ میں دو بار صحیح معنوں میں ہو یعنے دن مقرر کیا جائے اور تاریخ نہ کی جائے۔ اور اگر اس میں اخراجات زیادہ معلوم ہوتے ہوں تو ایک اور صورت ہے وہ یہ کہ قیمت مبلغ عہ روپیہ ہو۔ اور اخبار مہینہ میں آٹھ بار شائع ہو اس صورت گو ہفتہ وار نہ کہلا سکیگا مگر اس کے قریب قریب ہوگا اور سال تمام میں نو پرچے بچ جائیں گے۔ جس سے کئی سو روپے کا فائدہ اخبار کو پہنچ جائیگا اور پبلک کو چنداں محسوس ہی نہ ہوگا۔ اگر ہفتہ میں دو بار ہو تو فہو المراد۔ ورنہ سال بھر از روئے حساب ۹۶ اور ایک ہفتہ رخصت سالانہ نکالکر ۹۵ پرچے مبلغ عہ کے عوض ملے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ۲۵ خریدار مبلغ عہ والے دونگا۔ وما توفیق الا باللہ۔

ابو سعید عربی۔ کلکتہ۔

ہم نے تو یہ تجویز کی تھی کہ آپ کی مقرر فرمودہ قیمت پر اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے۔ مگر بعض بزرگ دوستوں کے مشورہ سے قرار پایا۔ کہ سر دست اخبار بدر ہفتہ وار ہی رہے۔ بہر حال آپ کے وعدہ امداد متعلق ۲۵ خریداروں کا شکریہ ہے۔ جو امید ہے۔ کہ آپ موجودہ صورت میں بھی پورا فرما دیں گے۔ ایڈیٹر)

المفتی

۱۲۴ **معاملات تجارت مین سود** | ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدّنظر رکھکر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی۔ ملکی۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہوسکتا ہے یا نہین۔

فرمایا۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کہولنا چاہتے ہین۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضروریات مین اسکا خرچ جائز ہونا تبلایا گیا ہے۔ وہ بہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہورہا ہے۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہمنے تبلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوق کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بہی اس کا استعمال کررہا ہے۔

۱۲۵ **تراویح کی رکعت** | تراویح کے متعلق عرض ہُوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑہا کرتے تہے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت مین ہے۔ کہ آپنے رات کے اول حصّے مین اسے پڑہا۔ بیس رکعات بعد مین پڑہی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی۔

تعزیت کا خط | وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانکاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کرلینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بہی ہوچکا ہے۔ اور وہ آپکے امام اور پیر کے گھر مین ہُوا ہے مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؐ کے ساتھ جسقدر محبت تہی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے۔ تو مین خدا کو راضی رکہنا چاہتی ہون۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی دن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو۔ تم بہلائی کو پانہین سکتے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک ابتلاء وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے۔ اور آئیندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے دس بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتھ سب کچھہ پایا۔ اور پہلے سے بہی بڑھکر پایا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین۔ کیونکہ دنیا مین سب سے پیاری شے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہوگیا تو پھر کوئی غم نہین۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کرکے وطن کو آجادین۔ آپ کو گئے ہوئے بہی بہت عرصہ ہوگیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپکا خادم محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ رجنوری سنہ ۶

اس خط کو لکھ کر مَین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بہی چند سطرین لکھدین۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سُنّت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مُصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بہی سامان کردیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا ان مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین۔ والسّلام

میرزا غلام احمدؐ۔

مباہلہ | پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار مین شائع فرماکر ممنون فرمادین۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبدالعزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چہاونی

آج واقعہ ۵ رجنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیمابین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمدؐ ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ہیڈ ٹرزری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبدالغنی صاحب اور اللہ دیا ٹھیکیدار موجود تہے۔

بابو محمدؐ یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک وتعالےٰ مجھہ کو فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاک کرے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی۔

حافظ محمدؐ ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مَین مرزا کو ان کے تمام دعوون مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے اترے گا۔ لہذا مین اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اگر مین اس اپنے اقرار مسالحہ مین غلطی پر ہون تو اللہ تعالےٰ مجھے فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاکت نصیب کرے۔ تمام غیر احمدی جماعت نے آمین کہی۔ عزیز احمدی انبالہ۔

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے ۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہین ۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے ۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی ۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نورٌ علیٰ نور ہے ۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے ۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنہون نے اسے ہر آئیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے ۔ کہ اس آئیۃ مین یہ یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد اظہار کیلئے یہ اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے ۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین ۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدّنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذّت حاصل ہوتی ہے ۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین ۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا ۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اُٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے ۔ کہ پہلی آئیت دوسری آئیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے ۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے ۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے ۔ کہ بس یہی معنے تھے ۔ جو اس مرد خدا نے بیان کر دئے ۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون ۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائیت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نورالدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھدیتے ہین ۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے ۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہے ۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہو گیا ۔ اور جب سے یہ سست بختی ہم مین گھس آیا ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا ۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہے کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین ۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے ۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ بدر کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین ۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تفسیر کسی کی زندگی مین ختم نہین ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھدین ۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے ۔ تو بہت خوب ہو ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے ۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہو سکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین ۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہین ۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہائیت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے ۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگا دے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہو جائے ۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضلیت مین دخل ہوتا ۔ تو ہاتھی گینڈا بجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا ۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے ۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے ۔ پس صبح اٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کر دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہو جائے ۔ پھر کسی علمی کام مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین ۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنالیا جائے ۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہو سکتی ۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین اِنَّ الصَّلٰوۃ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مقرر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوش نما صحیح چلنے والا کلاک لگا دیا جائے ۔ جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی ۔ ضرورت تو بہت ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے ۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا ان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے ۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش آگئی تھی ۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین ۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے ۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے ۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ الٰہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے ۔ عید اضحیٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحے لکھا ہوا دیکھا ہوگا ۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے ۔ کسی عربی خط مین میم کی پیش نے واؤ

المفتی

۱۲۴ معاملات تجارت میں سود

ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پہونچا۔ کہ جب بنکوں کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدّ نظر رکھ کر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی۔ ملکی۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہو سکتا ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھریں۔ ہمنے یہ نہیں کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام میں اور دینی ضروریات میں اسکا خرچ جائز ہونا تبلایا گیا ہے۔ وہ بھی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہیں سکتا اور دین غریب ہو رہا ہے۔ کیونکہ کوئی شئے خدا کیواسطے تو حرام نہیں۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات۔ سو ان کیواسطے اور ایسی باتوں کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہمنے تبلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ میں جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے۔ کہ اس زمانہ میں اگر کہیں جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوق کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بھی اس کا استعمال کر رہا ہے۔

۱۲۵ تراویح کی رکعات

تراویح کے متعلق عرض ہُوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے۔ اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑہا کرتے تھے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت میں ہے۔ کہ آپنے رات کے اول حصے میں اسے پڑہا۔ بیس رکعات بعد میں پڑہی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی۔

تعزیت کا خط

وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت میں کن الفاظ کے ساتھ میں آپکے پاس پہونچ سکتا ہوں جن سے آپکے دل میں طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے حضور میں جب یہ جانگداز خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے میں آپ کو خط لکھوں جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کر لینا ہر ایک شخص کا کام نہیں لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہاں بھی ہو چکا ہے۔ اور وہ آپکے امام اور پیر کے گھر میں ہُوا ہے میں دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس کو میاں مبارک احمدؐ کے ساتھ جسقدر محبت تہی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس میں رضا ہے۔ تو میں خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہوں۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزیں خدا کے راہ میں نہ دو۔ تم بھلائی کو پا نہیں سکتے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک ابتلا وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہیں اور ابتلا ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ابتلا گذشتہ گناہوں کو بخشواتا ہے۔ اور آئندہ کیواسطے نعمتوں کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے دس جوان بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا۔ اور پہلے سے بھی بڑہکر پایا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کریں۔ کیونکہ دنیا میں سب ہماری شئے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کریں اگر وہ خوش ہو گیا تو پھر کوئی غم نہیں۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے وطن کو آجاویں۔ آپ کو گئے ہوئے بھی بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپکا خادم محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء

اس خط کو لکھ کر میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بھی چند سطریں لکھدیں۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہوں۔ جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائیں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ سُنّت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مصیبت نازل کرتا ہے تو بعد میں اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بھی سامان کر دیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر توکل کریں خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا ان مُصیبتوں سے دنیا میں کوئی خالی نہیں۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہیں۔ والسّلام

میرزا غلام احمدؐ۔

مباہلہ

پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار میں شائع فرما کر ممنون فرماویں۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چہاؤنی

آج واقعہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو (تین بجے ظہر اور عصر کے درمیان) فیمابین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار میں مباہلہ ہُوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرنسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی جماعت میں سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اور اللہ دیا ٹھیکیدار موجود تہے۔

بابو محمدؐ یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرما کر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہیں ہے تو اللہ تبارک وتعالےٰ مجھ کو فریق ثانی کے عین حیات میں ہلاک کر دے جماعت احمدیہ کے ممبروں نے آمین کہی۔

حافظ محمدؐ ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ میں مرزا کو ان کے تمام دعووں میں مفتری اور کاذب سمجھتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اسی وقت عنصری وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے اتریگا

تفسیر القرآن

خداتعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے ۔ میرے مخدوم ومکرم مولوی سرور شاہصاحب بھی ہین ۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق ومعارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاءاللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے ۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی ۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نورٌ علیٰ نور ہے ۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے ۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنھون نے اسے ہر آئیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے ۔ کہ اس آیۃ مین یہ یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد کیلئے یہ اظہار اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے ۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین ۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدّنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذّت حاصل ہوتی ہے ۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین ۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا ۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اُٹھایا ہے اور ثابت کردیا ہے ۔ کہ پہلی آئیت دوسری آئیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے ۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے ۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے ۔ کہ بس یہی معنے تھے ۔ جو اس مرد خدا نے بیان کردئے ۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون ۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کرسکتا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نورالدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھدیتے ہین ۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے ۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے ۔ کہ اس کے علما مین تقلید کا مادہ پیدا ہوگیا ۔ اور جب سے یہ ست بجنی بہوت ہم مین گھس آیا ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا ۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہے کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین ۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے ۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہورہی ہے ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ بدر کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین ۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے ایسی تفسیر کسی کی زندگی مین ختم نہین ہوسکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھدین ۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح وبسط کے ساتھ چلی جائے ۔ تو بہت خوب ہو ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے ۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے ابتک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہوسکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین ۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کردینا کوئی بڑی بات نہین ۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہائت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مُضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہوجاتی ہے ۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگادے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہوجائے ۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضیلت مین دخل ہوتا ۔ تو ہاتھی گینڈا بجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا ۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے ۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے ۔ پس صبح اُٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دہن مین شام کردینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہوجائے ۔ پھر کسی علمی فکر مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی رُوحانی وعلمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین ۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنالیا جائے ۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہوسکتی ۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین اِنّ الصّلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مُقرّر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوشنما صحیح چلنے والا کلاک لگادیا جائے ۔ جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی ۔ ضرورت تو بہت ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے ۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا نشان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے ۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافرخانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش کیگئی تھی ۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اُٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین ۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے ۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدّر ہوجاتی ہے ۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ الٰہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے ۔ عید اضحےٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحےٰ لکھا ہُوا دیکھا ہوگا ۔ ایسا ہی محمدٌ رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام وعلیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے ۔ کسی عربی خط مین میم کی پیش نے واؤ

کا دہوکہ دیا ہے۔ اب انگریزی یہان تک گھر کر گئی ہے۔ کہ محمڈن کالج کو بھی محاڈن کالج لکھتے ہین۔ شرم! یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ ذالک مبلغہم من العلم۔ اور خاتم الخلفاء سید الاولیاء سے مقابلہ کرنے کو تیار۔ ع

ایاز قدر خود بشناس (الکمل)

آجکل کے صوفیون کے راز

صوفیانہ ذکر مین یہ شرائط ہین کہ مضغہ قلب کیطرف توجہ رکھین اور اس کی حرکت سے لفظ اللہ سمجھین اور حبس نفس یا کم سے کم حصر نفس کی ضرورت ہے۔ ساتھہ ہی تصور شیخ یا صورت کمتوبی زرین اسم الذات بھی ہو اور ہیئات نشست مربع باین شرط کہ انگوٹھا شریان زانو پر رہے۔ آنکھین بند اور اس طرح بھی قلب مین حرارت محرکہ نہ پیدا ہو۔ تو پاس انفاس کیا جائے بلکہ ذکر جہر لا الٰہ الا اللہ بشرائط تصور پیر و تخیل نفی ماسوا اور ضرب الا اللہ علی القلب وغیرہ وغیرہ پہلے چل باتعداد تسبیح پر ہونا چاہیئے۔ پھر صرف "الا اللہ" بالمضاعفہ۔ پھر محض اللہ اللہ گو کلام غیر مفید یا بے معنی ہوتا جائے۔

یہ کوئی سنت احمدیہ اور اتباع نبی کریم نہین ہے اور نہ آثار صحابہ مین ان اذکار اور وظائف اور اشغال کا نام و نشان ہے۔ یہ قواعد ہین علم یوگ یا مسمریزم و علم قوائے روحانیہ کے جو قدیم سے رائج ہین اور انہی سے مستنبط ہین۔ یہ شرائط ہی راز کی باتین ہین جن کے ساتھہ ذکر لگا کر یہ دہوکہ دیا گیا ہے۔ کہ گویا قلب کا جاری ہونا اور معمول اور میڈیم یعنی مُرید کا متاثر ہونا پیر و مرشد کی کرامات سے ہے۔ حالانکہ مسمریزم مین یہ عام رواج ہو رہا ہے۔ اور صوفیون کی کرامات طشت از بام ہو چکی ہین۔ جن لوگون پر یہ راز منکشف ہو گیا ہے وہ ان لوگون سے برگشتہ ہوئے۔ یہ کوئی بڑی بات نہین غضب یہ ہے تو یہ ہے کہ جاہل ان کے معتقد ہین۔ وہ اعمال صالحہ مسنونہ صوم و صلوۃ و قرآن تدبر سے پڑھنے اور ہر کام مین اتباع النبی الکریم کرنے کو لغو جانتے ہین۔ بعض تو شریعت کو ایک لعنت سمجھ کر تارک الصوم والصلوۃ ہو گئے اور ربقہ شرع سے باہر نکل گئے اور بعض بلحاظ اسلام و سلمین حضرت خاتم النبینؐ کے باندھے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہین یا اعتقادی رنگ مین باعث عذاب و عتاب آخرت مانتے ہین۔ لیکن ان اعمال مسنونہ کو وصل باللہ یا لقاء الٰہیہ کا موصل ہرگز نہین جانتے۔ یہی سبب ہے۔ کہ نمازون کو سنوار سنوار کر اور قرآن کریم تدبر سے نہین پڑھتے اور وظائف کو بھی بلحاظ ترجمہ و مضامین نہین پڑھتے۔ صرف ان کا یہی مذہب ہے۔ کہ فنا فی الشیخ کے لئے اس کا تصور اور اس کا فرمودہ وظیفہ کرتے رہنا چاہیئے۔ حتے کہ اپنے آپ کو عین مرشد یا اس کا مظہر جان کر اس کے اعمال سے متلبس ہو جائے اور بے تکلف یہ کیفیت اُس کے دل مین سما جائے۔ بعینہ جیسے بُت پرست کرتے ہین۔ چونکہ یکسوئی خیال سے کچھ صفائی بھی اُنہین حاصل ہو جاتی ہے اور کچھ خوابین دیکھہ لیتے ہین پھر آگے ترقی کرتے ہین اور فنا فی الرسول کی منزل یون طے کر لیتے ہین کہ صورت پیر کو مظہر محمدؐ جانتے ہین اور اس کو بجائے رسول بنا کر اس کا تصور نبی ٹھہرا کر کرتے ہین۔ اور خاتم النبوت کے صفات کا خیال اور تصور ... اپنے آپ پر جاتے ہین۔ حتی کہ انا محمدؐ کی حالت اُن پر طاری ہو جاتی ہے پھر فنا فی اللہ انھین آسان ہے کیونکہ مطابق مذہب وحدت وجودیون کے بشکل انسان مین خدا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ انا احمدؐ بلا میم انا عرب بلا عین۔ اور ایسی ملحدانہ باتون کا تصور اور پے در پے تفکر کر کے اپنے آپ کو عین اللہ جاننے لگ جاتے ہین۔ پس اپنے وجود کی نفی یون کر لی۔ کہ یہ وجود میری ہستی نہین بلکہ خدا ہی کی ہے بلکہ سارا جہان عین ذات ہے۔ معاذ اللہ من ہذہ العقیدہ

پس ان وجودیون اور دہریون مین چندان فرق نہین وہ بھی کائنات کو ہی اپنی ذات کا خدا مانتے ہین۔ کہ یہ سب صفات اور خاصیات مادہ ہی کی ہین یعنی قدرت اور صنعت الٰہی سے جو عجائبات صنائع ان ذرات یا مادہ کی ذات مین ظاہر ہین سب ان کے اپنے ہی خواص ہین۔ روحانی جسمانی قوے اور خاصیات کا منبع یہی وجود ہے۔ جو اصل اس کائنات کا ہے ایسا ہی وجودی بھی کہتے ہین کہ خدا کوئی الگ چیز نہین ہے اس عالم کا اصل ایک ہستی ہے جو اطلاق سے بھی مطلق ہے یعنے یہ نہین کہ تعینات کا اصل جو کہ ان قیود و افراد سے مطلق ہے۔ وہ خدا ہے اور یہ تعینات خدا نہین بلکہ اطلاق اور قیود و تعینات سے مطلق ہے یعنی اشکال مختلفہ مین بھی اور ہیولانی حالت مین بھی خدا ہی خدا ہے اسی بناء پر ہمہ اوست کا مذہب مبنی ہے بعض کہتے ہین۔ کہ اصل سب کا وہ ہے مگر ان کا اصل "ہمہ اوست" اس طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب تعینات کی قید اور اطلاق کی قید سے باہر ہوا تو وہ صرف تصوری ہستی ہوئی نہ کہ موجود

غرض یہ صوفی اسلام کا لباس پہنے ہون یا غیر اسلامی ہون ان سے جو منافع یا مضار یا مکاشفے ظاہر ہوتے ہین۔ سب قواعد یوگ پر مبنی ہین۔ یکسوئی خیالات اور تصور جمانا اور عقد ہمت اور ارادہ اور ایسے اور کئی امور ان کا راز ہین۔ کفر و اسلام سے کوئی غرض نہین۔ دہریہ ہو کر کوئی ان قواعد پر چلے تو ایسی کامیابی کا سونہہ دیکھہ سکتا ہے مگر ان باتون سے اللہ تعالیٰ جو وجودیون اور مشرکون کے عقائد کے خلاف ایک الگ ہستی اور اعلیٰ وجود ہے راضی نہین ہوتا۔ اسکی رضامندی کی علامات دنیا مین اجابت دعوات اور پیشگوئیون کے وقوعات اور نصرۃ اور برکت جاریہ سارے ہین اور وہ خوارق عادات جو کہ عادت اللہ منصوصہ کی حد کے اندر ہون جو وجودیون سے کبھی سرزد نہین ہوتے خصوصاً بہ مقابلہ احیاء اللہ و اولیاء اللہ ائمہ و خلفائے دین متین جن کی مشق اور ہمت بجز اتباع النبی اور تمسک بالسنۃ النبویہ کے اور کچھہ نہین ہوتی۔

فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ (اگولیکی)

ایڈیٹر کی ذمہ واری

ایک ایڈیٹر کی حالت کس قدر نازک ہوتی ہے یہ امر ایڈیٹری کی میز پر بیٹھ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی ڈاک مین کئی خطوط اس کو موصول ہوتے ہین ایک طرف سے تو ایک صاحب کوئی مضمون اپنے مذاق کے موافق پاکر اس کی تعریف مین زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہین دوسری طرف ایک اور حضرت ہین جو یہ کہہ کر کہ اخبار بالکل ردی ہے اسکی تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ہزار دو ہزار اصحاب کے مذاق کے موافق ایک اکیلی جان کیا کر سکتی ہے اس کشمکش سے نکلنے کے لئے کیا ہی عمدہ اصل ہے جو ہمین اپنے امام ہمام کی معرفت ہاتھ آیا ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرنے چاہیئن۔ واقعی جو لوگ یہ کہتے ہین وہ مزے مین رہتے ہین نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا۔ نہ سہی اگر میرے مضمون مین لذت نہ سہی

ایک خط اٹاوہ سے آج کی ڈاک مین آیا ہے ہم ایسے خطوط کے اندراج سے ہمیشہ پہلو تہی کیا کرتے ہین مگر چونکہ یہ ایسے شخص کی رائے ہے جو خود ایڈیٹر ہے اسلئے درج کر دیتے ہین۔

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر نمبر ۳... آج موصول ہوا اس پرچہ کو دیکھنے سے طبیعت نہایت خوش ہوئی خدا کرے اسحالت سے جو اب اخبار کو حاصل ہوئی ہے یہ اخبار تنزل نکرے بلکہ روزافزون ترقی پکڑے مجبوراً اخبار بدر والحکم سے ایسی دلچسپی ہو کر دارالامان سے یہ اخبار نکلتے ہین اور اس مین ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حالات و کلمات طیبات ہوتے ہین اس لئے اگر ہفتہ مین ایک دو بھی ان اخبارون کا نکلے تو بھی ہم اس کو سر آنکھون پر رکھکر خدا کا شکر ادا کرینگے اور جو قیمت ہم سے ہو سکیگی بطیب خاطر ادا کرینگے مگر غیر احمدیون کیلئے دل چاہتا تھا کہ اخبار کی حالت مین ترقی ہو سو خدا کا شکر ہے کہ اب ہم اخبار کو واقعی اخبار کہہ سکتے ہین اور فخر کے ساتھہ غیر احمدیون کو دکھلا سکتے ہین۔ مفصل پھر۔ والسلام۔ راقم صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ۔

مقدس شاعری

(نظم منظومہ میاں محمود احمد صاحب)

محمد پر ہماری جان فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

مجھے لے مسیحا درد دل کی
ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے

دل آفت زدہ کا دیکھ کر حال
مرا زخم جگر بھی ہنس رہا ہے

کسی کو بھی نہیں مذہب کی پروا
ہر اک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے

بھنور میں پھنس رہی ہے کشتی دین
تلاطم بحر ہستی میں بپا ہے

سروں پر چھا رہے ہیں ابر ظلمت
اسی سے جنگ ہے جو نا خدا ہے

خدایا اک نظر اس تفتہ دل پہ
کہ یہ بھی تیرے در کا اک گدا ہے

غم اسلام میں جاں بلب ہوں
کلیجہ میرا منہ کو آ رہا ہے

ہمارے حال پہ ہنستی ہے گو قوم
ہمیں پر اس پہ رونا آ رہا ہے

مسیحا کو نہیں خوف و خطر کچھ
حمایت پر تلا اس کی خدا ہے

ہوئے ہیں لوگ دشمن امر حق کے
اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے؟

حیات جاوداں ملتی ہے اس کو
کلام پاک ہی آب بقا ہے

مرہم عیسیٰ سے مردے جی اٹھے ہیں
جو اندھے تھے انہیں اب سوجھتا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو!
تمہارے سر پہ سورج آ گیا ہے

زمین و آسمان میں اس پہ شاہد
جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے

مرا ہر ذرہ ہو قربان احمد
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے

اسی کے عشق میں نکلے مری جان
کہ یاد یار میں بھی اک مزا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خدا ہے

سنو اے دشمنان دین احمد
نتیجہ بد زبانی کا برا ہے

گلستان کو اک نظر دیکھو خدارا
جو بوتا ہے اسی کو کاٹتا ہے

نہیں لگتے کبھی کیکر کو انگور
نہ حنظل میں کبھی خرما لگا ہے

لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
زبان کا ایک زخم ان سے برا ہے

شفا پا جاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ
کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے

خزاں آتی نہیں زخم زبان پہ
یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے

ہمارے انبیاء کو گالیاں دو
پھر اس کے ساتھ دعویٰ صلح کا ہے

گریبانوں میں اپنے منہ تو ڈالو
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے

ہماری صلح تم سے ہوگی کیونکر
تمہارے دل میں جب یہ کچھ بھرا ہے

محمد کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جس پر فدا ہے

محمد جو ہمارا پیشوا ہے
محمد جو کہ محبوب خدا ہے

ہو اس کے نام پہ قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے

اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکین
وہی آرام میری روح کا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دین کا رہنما ہے

پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے

مزا دو بار پہلے چکھ چکے ہو
مگر پھر بھی وہی طرز و ادا ہے

خدا کا قہر اب تم پر پڑیگا
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے

چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
جو کچھ اس بد زبانی کا مزا ہے

ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک
نئی اور آنے والی اک وبا ہے

شرارت اور بدی سے باز آؤ
دلوں میں کچھ بھی گر خوف خدا ہے

بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا
یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

سخن معقول از حامد سیالکوٹی

اگر حق را تو داری اعتبارے
بگویم با تو سخن استوارے

تو قائل شو بمرگ ابن مریم
رہا کن جان خود از انتظارے

نہ رفتہ بر فلک نہ انساں کہ گوئی
نہ باز آید بہ این ملک و دیارے

یقین ست اینکہ او مرفوع بحق شد
نہ از جسمے مگر بد جانسپارے

فنا شد جسم او در خدمت یار
پرید از روح او سوئے نگارے

مقام رفعتش چرخ چہارم
بکشمیرش خدا کردہ مزارے

مقامے ہست مردان خدا را
بہ نزدیک خدا عزّ و وقارے

اگر فہمی تو شان انبیاء را
بہ بینی رفع ہر والا تبارے

نہ مخصوص ست رفعت با مسیحا
نبیان را ہمین باشد شعارے

شدہ بر فلک ہشتم رفع موسیٰ
ہمین شد رفعت او را مدارے

بہ یحییٰ بین کہ بنشستہ بہ عیسیٰ
بچارم چرخ بر دو را اقرارے

یقین آری اگر بر موت یحییٰ
بگو بر مرگ عیسیٰ آرے آرے

کہ جسم عنصری یا جسم روحی
نہ ہم صحبت شود نے دوستدارے

بہ بین بگذشت زین نہ نشیند افلاک
ابوالقاسم محمدؐ کامگارے

مقام رفعتش عرش معلیٰ
رسانیدش کجا پروردگارے

رسید آنجا کہ نرسیدہ نبی ہیچ
چہ عبدے عاشق آن کردگارے

بود عرش نہیدش متکائے
شدہ یکران براقے را سوارے

بظاہر مرقدش خاک مدینہ
بباطن مرکزش شد عرش بارے

گواہ آمد برین آں دخت صدیق
کہ بود او را انیس و غمگسارے

ہمین ست اے فلاں سخن معقول
بگفتم گر تو ہستی ہوشیارے

پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی
نہ شیطان الرجیم بے حیا کی

بھروسہ ہے فقط نام خدا کا
بڑا جو مہربان ہے رحم والا

سورۂ فاتحہ
[illegible] نام سے رب اللہ
[illegible] ذات حق کا
صفات خود [illegible] رب العالمین ہو
صفت اک یہ کہ بالا ترین ہے
ہر اک مخلوق سے بالا نام اس کا
پھر اک رحمان پیارا نام اس کا
پھر اک مہربانی کا نام اس کا
ہوئے جو مہربان مخلصین پر
رحیم [illegible] زمین پر
[illegible] روز جزا کا
وہی مالک ہے [illegible]
[illegible] بادشاہ کا
سر [illegible] فیصلہ بندگی السماء
تجھے ہے بندگی [illegible]
ترے مسکین بندے ہم ہیں بیمار
ترے [illegible] رب اعلیٰ
مدد کر تو ہماری رب اعلیٰ
تو خود کر دے ہمارا [illegible]
چلا ہم کو رہ راست رحمان
عطا کر تو ہمیں فضل فراوان
ترے بندے جو خاص ہیں جن پہ
عنایت جن پہ ہے تیری کریما
انہیں منعم علیہم میں ملانا
انہیں کی راہ پہ ہم کو چلانا
[illegible] غضب ہو مالک آیا
تو ان پر [illegible] پہنچایا
مصیبت اور ہلاکت میں پھنسایا
ہے گمراہ جو ہوئے ہیں گمراہی کو
[illegible] راہ صفا کو
[illegible] تو بچانا
ہمیں آنکھوں [illegible] سے
[illegible] چلانا
نہ ان کی راہ [illegible]
خاکسار حامد سیالکوٹی

زلزلہ بخارا

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا وقائع نگار سینٹ پیٹرزبرگ ناقل ہے۔ کاراتاغ اور دیگر حصص بخارا سے یہاں زلزلہ حال کے بعض نہایت ہی خوفناک تفصیلی حالات سننے میں آئے ہیں چونکہ یہ بیانات اُن چند لوگوں کے ہیں جو زلزلہ کے بعد زندہ باقی رہ گئے اس وجہ سے نہایت اعتبار کے قابل ہیں اور ان کو سن کر سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ کسی مہذب جماعت پر اس سے زیادہ خوفناک مُصیبت اور کیا پڑ سکتی ہے لوگ زندہ درگور ہوگئے۔ جل کر مر گئے ان کے ہاتھ پاؤں کٹ گئے اور اسی حالت میں ہلاک ہوئے یا بھوکوں مر گئے یا اس بات کیلئے زندہ بچ گئے کہ انواع و اقسام کی درد و تکلیف اور ایذا برداشت کرنے کے بعد ہلاک ہو جائیں۔ ایسی دہشت انگیز وحشت خیز حالت اب تک کسی کے دیکھنے میں نہ آئی ہوگی۔ مصنف کتاب جہنم نے جو تخیلات اپنی کتاب میں درج کئے ہیں وہ پیش نظر ہو گئے۔

کاراتاغ ملک بخارا میں وسط ایشیاء کا نہایت آباد اور خوشحال شہر ہے یا کسی زمانہ میں تھا وہ ایک ریاست کا صدر مقام تھا جو روس کی خراجگذار تھی۔ آمو دریا کی شاخ جو دریائے سرخان کے نام سے مشہور ہے۔ اسی کے کنارے یہ شہر واقع تھا اور جس طرح اہل اسپین کی بہادری ظاہر ہونے کے قبل ٹولیڈو کی حالت تھی۔ اسی طرح یہ مقام بھی فولادی تلوار زنی کے لئے مشہور رہا۔ کاراتاغ کا بنا ہوا خنجر۔ چھُرا یا تلوار بادشاہوں اور رئیسوں کو تحفہ کے طور پر دیا جاتا تھا۔ ریشمی سوتی اور اُونی کپڑا بھی یہاں کثرت سے تیار ہوتا تھا۔ ایک خاص قسم کا کپڑا الایچہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو صرف حسین عورتیں اور بہادر سپاہی پہنتے تھے۔ یہ مقام سطح سمندر سے تین ہزار فیٹ کی بلندی پر ہے اس وجہ سے خاص صدر مقام ریاست یعنی حصار سے یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے حصار کے امراء اور رؤسا گرمی کے زمانہ میں جا کر وہاں قیام کرتے ہیں ابھی تک مقام مذکور میں بخار کی شدت ہوا کرتی ہے اس حادثہ کے واقع ہونے کے قبل وہاں بارہ سو مکانات پائے جاتے تھے سب تو کاراتاغ ایک بہت بڑا قبرستان ہوگیا ہے جہاں چار ہزار کے قریب وہ آدمی مدفون پڑے ہیں جو آج کے چند روز پیشتر زندہ تھے اور کاروبار کرتے تھے اور بیان کیا جاتا ہے کہ آس پاس کے دوسرے قصبات اور دیہات کے گیارہ ہزار آدمی تلف ہو گئے۔ (ت ح)

اسرار حسن و صحت

یہ ایک رسالہ جناب محمد عمر صاحب جذب لکھنوی نے تالیف فرمایا ہے جس میں حسن پیدا کرنے کے طریقے درج ہیں۔ مؤلف صاحب نے اخیر میں تبلا دیا ہے کہ اس کا بہت کچھ حصہ ترجمہ ہے اور ترجمہ بھی ولایت کے نامور پروفیسر بوائیڈمین بات کی تصنیف کا مگر اس میں بہت سے امور زائد کئے گئے ہیں۔ ترجمہ کریں اگر کوئی خوبی ہے تو یہ ہے کہ پڑھنے والا صرف عبارت سے یہ معلوم نہ کر سکے۔ کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ ہم اپنے مہربان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہوئے ہیں سب سے زیادہ مُسرت مجھے جس بات سے اس کتاب کو پڑھ کر ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ جہاں کوئی حفظ صحت کا اصل آپ نے لکھا ہے۔ جو متفق علیہ ہے تو ساتھ ہی یہ بھی جتا دیا ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے یہی فرما چکے ہیں۔ واقعی متمدن و مہذب قوموں میں اشاعت اسلام کا ایک یہ طرز بھی ہے۔ ایسی باتوں سے بعض طبائع بہت متاثر ہوتی ہیں۔ کتاب کا حجم ۱۰۴ صفحہ کاغذ چکنا۔ چھپوائی اچھی۔ قیمت ۸ ر۔ غالباً محمد نثار حسین صاحب مہتمم قومی پریس و پیام یار لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آل انڈیا سودیشی کانفرنس میں لالہ لاجپت رائے کا یہ فقرہ غالباً بعض آریہ مہاشوں کو جو محض مسلمانوں کو متہم کرتے تھے۔ نادم کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

سب سے پہلے گذشتہ چھ ماہ کی مُصیبت کے متعلق میں یہ ماننے پر آمادہ نہیں۔ کہ مسلمان ہی اس کے موجب تھے ہندو مخبر اور خفیہ پولیس والے بھی اس نام نہاد سیری کے یقیناً تائید کرنے اور اس کو امداد دینے والے تھے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس عربی کی ضرورت ہے۔ جو کہ عربی دینیات اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ مڈل اور ہائی کلاسوں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ہی کے بعد سندات کے آنی چاہئیں۔ والسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

سرکار عالیہ گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ و مزید گذارش

خدا کرے۔ کہ یہ عادل رحم دل گورنمنٹ ہمیشہ ہمارے سر پر عدل اور رحم کا سایہ رکھے۔ دو تین فصلوں کے تلف ہونے پر رحم دل گورنمنٹ نے خراب شدہ دیہات کی وصولی معاملہ میں التوا کر دیا اور اکثر کو اُمید معافی کی ہے۔ ورنہ بارانی کاشت مالکان کی سخت ابتر حالت تھی۔ معاملہ کہاں سے ادا کرتے۔ اس واسطے سرکار کی دست گیری کا شکریہ ہے پانچ چھ سال سے زمین و آسمان کا رنگ بدل گیا معلوم ہوتا ہے۔ دھوپ کم ہو گئی ہے اور سردی معمول سے زیادہ پڑنے لگ گئی ہے۔ کئی سال سے زراعت موٹھ اور تل جب ثمر پر آتی ہے۔ تو سردی سے پھل نہیں لاتی۔ کماد مارے جاتے ہیں۔ باغات کو خصوصاً انب کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بعض ترکاریاں تلف ہو جاتی ہیں بعض اخبارات میں لکھا گیا ہے۔ کہ سورج میں بہت بڑا داغ پڑ گیا ہے جو بڑھتا جاتا ہے اور زمین رفتہ رفتہ سرد ہوتی جاویگی جسکا ثبوت پہاڑ کے متصلہ علاقہ مثلاً ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ ہزارہا مویشی تلف ہو گئے اور اناج کی جگہ بھوکوں کے پیٹ میں چلے گئے۔ طاعون سے مردم شماری بہت کم ہو گئی ہے۔ کاشتکاران کو فراہمی فصل کی اُجرت بہت دینی پڑتی ہے۔ بارانی کاشتکار بجائے منافع کے خسارہ میں رہتے ہیں۔ عادل گورنمنٹ اندرونی کمزوریاں رعایا پر باریک نظر سے غور کر کے دست شفقت سے اونکی دست گیری کرے۔

خیرخواہ کار و رعایا بندہ نیاز بیگ زمیندار ضلع گورداسپور

العزیز

یہ رسالہ قاضی غلام محی الدین صاحب اخگر کی ایڈیٹری میں بٹالہ سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲ر حجم ۴۰ صفحہ۔ قاضی صاحب نے مختلف قسم کے مضامین مثلاً فضائل ماہ صیام۔ سوانح حضرت سرمد۔ تصوف کے خیالات حاکم و محکوم کے ... [illegible]

بوسنہ اور ہرسک کی نسبت کچھ تاریخی حالات

(عربی اخبار سے بدر کے کالمون کیلئے ترجمہ کیا گیا)

دولت آسٹریا اور ہونگاریا (ہنگری) بوسنہ اور ہرسک مین برلن کے معاہدہ کے مطابق اس طور پر داخل ہوئی ہین کہ یہ دونون ملک باب عالی کی قلمرو مین رہین گے۔

لیکن اس مین شک نہین کہ بلاد عثمانیہ کا جو انجام دول خارجیہ وعمل مین اگر ہوا ہے اس سے سخت اندیشہ ہے۔

ان ملکون مین سلطنت عثمانیہ کا وہ طرز عمل کہ جس سے یہ نوبت پہنچی ہے یا بلفظ دیگر وہ اسباب کہ جن سے یہ کچھ پیش آیا ہے وہ یہ ہین۔

بوسنہ اور ہرسک علاوہ ان قدرتی اور طبعی فضائل اور خوبیون کے جن کے لحاظ سے مغربی دول کی نظرون مین اہمیت عظیم رکھتے تھے اور ہین۔ سبقے اور آبادی کے لحاظ سے بھی بڑے وسیع ملک ہین۔ اور پچھلے زمانہ کے سلاطین عثمانیہ اگرچہ جغرافیہ سے ان کی اہمیت کو نہ جانتے تھے لیکن باوجود اس کے پھر ان کی اہمیت ان کے دلون مین جاگزین تھی اور ان کی نظرین اسپر لگی ہوئی تھین کہ وہ اس کے مالک ہو جائین اور اپنے ان جنگون کا اس کو مرکز قرار دین جو کہ وسط یورپ کے ساتھ ہو رہے تھے۔ اور پہلا سلطان جو یورپ مین داخل ہوا وہ سلطان مراد اول تھا اس نے جب اورنہ کو فتح کیا تو بروسہ سے نقل کرکے اورنہ کو پایۂ تخت قرار دیا اور پھر بوسنہ ہرسک کو فتح کیا اور اس وقت بوسنہ اور ہرسک دونون ہونگاریا کے بادشاہ کے زیر حکم تھے لیکن اس وقت یہ ملک پورا پورا فتح نہ ہوا تھا بلکہ سلطان محمد فاتح نے ۱۴۶۳ء مین پورا پورا فتح کیا اور ۱۵۲۸ء تک زیر جزیہ رہا اور بعد ازان ولایات عثمانیہ کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہرسک دونون پورے پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کیطرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہان پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق منجملہ تنسیقات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ یہ تھا کہ جو ملک نیا فتح ہوتا تھا۔ اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسرون کو خدمات کے صلہ مین یا ان کے امتیاز کے لئے دے دیا جاتا ہے جسکو فی زمانہ تیمار کہتے ہین۔

اور ایسی اراضی والون پر فقط یہ فرض ہوتا ہے کہ راستون کی حمایت اور نگرانی کرین یا وقت پر کچھ سپاہیون کی امداد کرین اور ابتداءً ایسی اراضی والے لوگ بہت کم تھے اور علاوہ برین یہ عطیہ شخصی ہوا کرتا تھا۔ اور وراثت اس مین جاری نہ ہوا کرتی تھی لیکن بعد ازان رفتہ رفتہ اس کی بہت ہی کثرت ہو گئی اور کثرت کے علاوہ اس مین وراثت شروع ہو گئی یہان تک بوسنہ اور ہرسک مین غیر متناہی تیمار اور جاگیرین ہو گئین اور اس کے علاوہ ان جاگیردارون کو اپنی رعیت اور مزارعون پر اس قدر وسیع اختیارات حاصل تھے کہ مزارعون کے مال و جان وغیرہ سب پر وہ حکم ران ہو گئے غرضیکہ تیمار والون کا حال ہرسک اور بوسنہ مین بعینہ ویسا ہی تھا جیسا کہ فرانس مین شورش عامہ کے پہلے اشرافون کے لئے تھا یا آیرلینڈ مین لارڈون کا تھا۔ یا کوہ لبنان مین مشائخ و امراء کے لئے گذشتہ زمانہ مین حاصل تھا اور اس انتظام سے ابتدائی زمانہ مین دولت عثمانیہ کو جنگون مین بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا تھا کیونکہ اس انتظام سے جنگون کے وقت پر عظیم الشان باقاعدہ مسلح جرار لشکر سوائے کسی تکلیف اور مزید خرچ اور محنت کے مہیا ہو جاتا تھا اور تیمار کی طرح لشکریون سے بڑے بڑے کام کرا دیتی تھی اور تیمارون والے اپنے ملک سے دشمن کو اس طرح نہ روکا کرتے تھے جیسا کہ ایک فوجی افسر روکا کرتا ہے۔ بلکہ ایسا روکتے تھے جیسے کہ مالک لوگ اپنے ملک سے یا عیالدار شخص اپنے عیال سے روکا کرتا ہے۔ وغیر ذلک۔ لیکن اخیر مین جا کر یہ انتظام بڑے عظیم الشان نقصان کا موجب ٹھہرا۔ اور اس کا باعث یہ ہوا۔ کہ جاگیردار لوگ رعیت پر قابو یافتہ ہونے کے باعث بہت ہی ظلم و تعدی کرنے لگے جس سے رعایا مین سخت نفرت اور نفار پیدا ہو گیا اور اس سے اراضی کی آبادی مین بھی فرق آگیا۔ اور باشون سے رعیت کی متواتر سرکشی اور بغاوت نے سلطنت عالیہ کی مقامی طاقت اور حشمت مین بہت کچھ ضعف اور خلل ڈالدیا اور تیمارون کے انتظام کے ساتھ ساتھ سلطنت کا یہ بھی طریق تھا۔ کہ ہر ایک ملک کی حکومت کسی پاشہ کو کسی معین مقدار مال بالاقساط ادا کرنے پر دی جاتی تھی اور وہ خود مختار حاکم وہان کے قرار پاتے تھے اور وہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے رعیت پر بے حد گرانباری ڈالدیتے تھے اور چونکہ بہت سا لشکر بھی ان کو باقاعدہ رکھنا پڑتا تھا اور مال بھی بے شمار ان کے پاس جمع ہو جاتا تھا اور سرکشی کے بواعث ہوا کرتے ہین۔ لہذا اکثر اوقات وہ بغاوت اور سرکشی کرتے رہتے تھے۔ تو اس انتظام سے جیسا رعیت کو نقصان پہونچتا تھا۔ دولت عالیہ کو بھی سخت صدمہ لاحق ہوتا تھا۔ تو جب ایک کچھ سرکشی کرکے اپنے ارادون مین کامیاب ہو جاتا تھا یا کم از کم دولت عالیہ سرکشوں کے روکنے کے خیال سے کچھ نرمی کا برتاؤ کرتی۔ یا کسی کو باوجود سرکش ہونے کے پھر بھی اس منصب پر اس کو قائم رکھتی تو اس سے دوسرون کو بھی اس طریق کو عمل مین لانیکا شوق پیدا ہوتا اور نیا ایک دوسرا فساد برپا ہو جاتا تھا پس یہ اسباب تھے جن سے بوسنہ اور ہرسک کی حالت بہت ہی خراب ہو گئی تھی اور باب عالی پر اسکی اصلاح بالکل مشکل نہ تھی۔ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پوری پوری اصلاح ہو جاتی لیکن اعداء اور رقیبون نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر مداخلت شروع کرکے اصلاح کی کوئی سبیل باقی نہ رہنے دی۔ روس جب کہ بلقان مین اپنی دست اندازی کرنی چاہتا تھا تو اس نے بوسنہ اور ہرسک کی زمین کو اپنے بیج کے لئے بہت مناسب اور تیار پایا اور پوشیدہ پوشیدہ تخم ریزی کرنے لگا جو کہ بہت جلد اُگا اور نشو و نما پا گیا۔ جسکا پھل وہ عام بغاوت اور شورش تھی جس کو نہ کوئی اصلاح درست کر سکتی تھی اور نہ کوئی رئیس اور نہ کوئی اسلحہ۔

فریاد معلم

معلم کی قلیل تنخواہ اور اخراجات کی کثرت کا فوٹو ان اشعار مین خوب کھینچا گیا ہے۔

باپ کہتا ہے کہ بیٹا مین ہون بہو کا دات کا
پیٹ کا ساماں کرون یا پاس تیری بات کا
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے
چاہیئے گھر مین بچھونے پائجامے کرتیان
دال آٹا گھی مصالح برتن ایندھن روٹیان
ایک والد ایک ماں جن پہ ضعیفی کے نشان
ایک بیوی ایک مین دو چار لڑکے لڑکیان
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے
دیکھ اے بیٹا تو اپنے باپ کا حالِ زبون
اس پہ امید ترقی بھی قریباً ہے جنون
تذکرہ پنشن کا چھڑ جائے تو بیٹھون سرنگون
پرسش تنخواہ پر اے وائے قسمت کیا کہون
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

عجیب و غریب سیاح

یکم جنوری کو ایک شخص لندن سے دنیا کی پیادہ پا سیاحت کو روانہ ہوا ہے اس کے بشرہ پر آہنی چہرہ ہے اور وہ بچون کی چھوٹی گاڑی ہاتھ سے دھکیلتا ہوا لے جائیگا۔ اسے اس سفر کے اختتام پر تین لاکھ روپیہ انعام ملے گا۔ جو امریکہ کا ایک ورثیتی دیگا۔ شرائط یہ ہین۔ کہ وہ اپنی اصلیت کسی آدمی کو نہین بتائیگا برطانیہ اور آئرلینڈ کے تمام اضلاع سے گذریگا اور دنیا کے بیس ممالک سے بھی گذرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جس شہر سے گذریگا وہان سے وہ ڈاک کا ٹکٹ خریدیگا۔ اثنائے مسافت مین اپنی بیوی تلاش کرے گا۔ جن شہرون سے گذریگا اور جتنے میل پیدل چلیگا۔ اس کی کیفیت کسی شہر کے حاکم یا دیگر ذمہ وار آدمی سے دستخط کرا کے روانہ کرتا رہے گا۔ اس آدمی نے بیان کیا۔ میرے پاس اس وقت پھوٹی کوڑی بھی نہین ہے اثنائے مسافت مین رسالے اور تصاویر فروخت کرتا ہونگا شروع مین مجھے رسالون اور تصویرون پر ایک پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسپر میرا گذارہ رہیگا۔ چہرہ ہمیشہ لوہے کا چہرہ چڑھا رہیگا۔ اور "آئرن ماسک" کے نام سے مشہور ہوگا۔

ایڈیٹرون کو نصیحت

ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی نے ایڈیٹرون کے جلسے کے روبرو تقریر فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد کیا کہ مین تم سے استدعا کی جسارت ہون کہ کسی واقعہ کی خبر درج اخبار کرنے سے قبل اس کے حالات کو بخوبی تحقیقات کر لیا کرو۔ سچ ہمیشہ خوشگوار و قابل ہضم تو نہین ہوا کرتا مگر پائدار ضرور ہوتا ہے اور اپنے ناظرین سے تم جس قدر سچ کہو گے اتنا ہی انکو فائدہ پہونچیگا۔ برخلاف ازین اندیشہ ہے۔ کہ کسی خلاف واقعہ امر سے اس کے قبول کرنیوالون کو دیرپا نقصان پہونچے اور اس کے پھیلانیوالے بھی ذلیل ہون۔ پس جب تم کو واقعات کی صداقت کا ہر طرح اطمینان ہو جائے۔ اس امر صرف اسی حالت مین تم خوب نکتہ چینی کرو۔ تمام گورنمنٹون سے غلطیان سرزد ہوتی ہین اور نیک نیتی سے جو نکتہ چینی کی جائے۔ اس سے افراد کی طرح گورنمنٹون کو بھی فائدہ پہونچتا ہے ایک ہوشیار و صحیح الرائے پریس اعلیٰ طریق حکمرانی کے حاصل کرنے مین بہت کچھ مددگار ہو سکتا ہے مجھے اعتماد ہے کہ تم میری ان باتونکو کسی ناصح کے بیان پر محمول نہ کروگے بلکہ محض دوستانہ اظہار رائے سمجھوگے۔

امریکہ مین چاندی کے سکون پر یہ عبارت کندہ ہوتی تھی In God we trust (ہم خدا پر توکل کرتے ہین) پریسیڈنٹ نے نئے سکون سے نکالڈالی۔ کہ یہ بالکل مہمل اور بے معنی ہے۔ سکون کو مذہبی خدا سے کیا تعلق (الحاد کا زور۔ خدا نا وجود کی ضرورت) اگر خدا سے مراد یسوع ہے تو خوب ہؤا۔ کہ خدا کے ایسے غلط تصور سے دہریت اچھی ہے۔ کسر صلیب کے اسباب خود بخود پیدا ہو رہے ہین۔ امریکہ مین میلاد مسیح کے موقع پر تمام مدارس مین ایک گیت گایا جاتا ہے۔ یہودیون نے کوشش کی ہے کہ یہ گیت منسوخ ہو۔ کیونکہ جو ان کے ہمخیال نہین وہ کیون خواہ مخواہ اس کے سننے پر مجبور کئے جاوین۔ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے تو اس کو پسند کیا مگر پادریون مین جوش پھیل گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز منظور کر لی کہ کمشنران قسمت کے اختیارات مین توسیع کی جائے اور اس امر کی اجازت دی جائے کہ تنخواہ اور سروس کی مدت کی نوعیت کے متعلق چند باتونکو چھوڑ کر وہ عارضی عملہ کے نوکر رکھے جانے کی منظوری دے سکین۔ نائب تحصیلدارون کو کسی کار خاص پر تین ماہ کے لئے لگا سکین۔

پرکاش لکھتا ہے یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ملک پلیگ کی مصیبت سے بچتا نظر آتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو اپنے مامور کو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ آگے سے بڑھکر دبار آنیوالی ہے گو اس سال نہ ہو۔

میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک گاؤن کے نمبردار کا فرض ہوگا اگر اس کے گاؤن میں کسی قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی جھگڑا ہو یا پولیٹیکل جلسہ ہو تو اسکی اطلاع تھانہ مین دے۔

ولایت کے ساتھ ہی دی پی سسٹم اجرا ہونیکی تجویز ہو یہان کے انگریز تجار اس کے خلاف ہین کیونکہ پھر براہ راست لوگ چیزین منگوا لیا کرین گے۔

تجویز ہے کہ ایڈیٹر بھی مجسٹریٹ کے سامنے فارم پر کیا کرین اور ساتھ ہی ایک معقول ضمانت دین تاکہ نام نہاد ڈیٹر عدالت مین پیش نہ ہوا کرین اور حقیقی ایڈیٹر چھپے نہ رہین یہ بھی تجویز ہے کہ پولیس کو مزید اختیار دئے جاوین تاکہ وہ ان مطابع کو جو مغویانہ مضامین شائع کرین۔ قرق اور ضبط کرین

پنجاب اور کشمیر کے درمیان تجارت روبہ تنزل ہوتی جاتی ہے۔ ایک کروڑ ۲ الاکھ سے ۷۰ لاکھ رہ گئی۔ میوہ جات کشمیر سے پہلے ۸۰ لاکھ کے آتے مگر اب سوا لاکھ کے۔ گھی بجائے اٹھارہ کے ۹½ لاکھ کا آیا ہے۔ ادہر پنجاب سے بھی سوتی پارچہ بجائے سوا ستائیس لاکھ کے ساڑھے بیس لاکھ کا تھا۔

بمبئی مین بڑی بڑی سڑکون پر مٹی کا تیل گرد دبانے کے لئے چھڑکنے کا تجربہ کیا گیا جو مفید ثابت ہؤا۔

ضلع لائلپور کے ایک صاحب نے اپنے گاؤن مین ہر نماز پڑھنے والے کو ۸ ر ماہوار دینے کا اعلان کیا۔ مثل ایسے نمازیون کے لئے جو ایک پیسہ کے لئے پانچ نمازین پڑہین۔ یہ مسلمانون کا حال ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال نے بذریعہ ایک جدید حکم کے ہدایت فرمائی۔ کہ محکمہ جات پولیس جنگلات ڈاکخانہ جیل کے خاص خاص افسر بنگال گورنمنٹ کے محکومہ و محروسہ علاقون مین ملازم و مقیم ہونے کی حالت مین قانون اسلحہ کی ان بندشون کے عملدرآمد سے جو دفعات ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ مین مذکور ہین۔ مستثنےٰ اور آزاد سمجھے جائین۔

توقع کی جاتی ہے۔ کہ یکم ستمبر ۱۹۰۸ء تک مدینہ منورہ تک لین ریلوے بالکل مکمل ہو جائیگی۔

گورنمنٹ فرانس ۸۲ سالہ سید محسن زکریا کو بوجہ پولیٹیکل سازش گرفتار کر لیا۔

دمشق سے محمل اور خزانہ مصارف حرمین حمیدیہ حجاز ریلوے پر روانہ ہؤا۔

امن کے متعلق

ضلع لاہور کے موضع گنگا پر تعزیری پولیس قائم ہے بوجہ بدعنوانی باشندگان میعاد مین اور اضافہ ہؤا

ٹرنسوال مین برٹش انڈیا کے دو سو باشندے جیلخانہ مین ہین۔ ۱۲۰ کو حکم ملک بدر ہونے کا ملا ہے اور ۲۰ کو تاکید ہے کہ عدالت مین پیش ہون۔

۳ چینی جیلخانے مین اور ۷۰ چینیون کو ملک بدر ہونیکا حکم ہے۔ ہانسبرگ کے جو لوگ گرفتار ہین انکی جائداد کی مالیت ۲۴ لاکھ روپیہ کم از کم ہے۔

ان مین ایسے تاجر بھی ہین۔ کہ جنگ مین نقصان اوٹھا کر مدد کی۔

شنگھائی سے متصل تین دخانی کشتیان ڈاکوون نے لوٹین ۱۳ چینی مجروح۔ آمد و رفت خطرناک۔

ساحل کاسر بلانکہ سے متصل تین اقوام نے فرانچ فوج پر حملہ کیا لیکن پسپا کی گئین۔ ۲ گھنٹہ لڑے چند فرانچ زخمی ہو گئے

لزبن مین انقلاب پسندون نے فوجون کے بگاڑنے مین ناکامی اٹھائی۔ بہت ناجائز اسلحہ ضبط کیا گیا۔

جمعہ کی شب کو زکہ خیل لوٹیرون نے درہ خیبر کے سٹیشن گڑہی پر چھاپہ مارا۔ چوکیدار ہلاک۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن وحن بید پر حال مین ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ خزانہ گہر مین دو صندوق تھے ایک دیسی ساخت کا جسمین ۲۰ ہزار روپیہ تہا اور دوسرا ولائت کی ساخت کا اسمین ۲۲ ہزار روپیہ تہا۔ پہرہ دار قضائے حاجت کو گیا۔ پیچھے شمالی ہند کے آٹھ قوی ہیکل آدمی اندر گھسے۔ صندوق توڑ ڈالا اور نقدی لے کر رفو چکر ہوئے۔ اتنے مین پہرہ دار بھی پہنچ گیا تہا۔ مگر انہون نے اس کی تسکین کر دین۔

مدراس ایک بڑا مشہور چور ہے۔ رائے بریلی کے ایک مکان مین تہا۔ پولیس کو خبر ہوئی۔ اوہر اسے بھی اطلاع پہونچگئی۔ مکان کو آگ لگا دی اور مع اپنے بہائی کے جلکر راکہ ہو گیا۔

لکہنو مین یکم سے ۱۵ فروری تک انگریزی کی باہم گہوڑ دوڑ بازی کا کہیل ہونیوالا ہے۔

مسلمانان روس کی جملہ تعداد پورے تیس ملین ہے ۲۹ ملین سُنّی ہین اور ایک ملین شیعہ (ملین دس لاکہہ کا ہوتا ہے) یورپ کے روسی اور کاکسی صوبہ جات مین چار شیخ الاسلام ہین۔ تین سُنیون کے لئے اور ایک اہل تشیع کیواسطے۔ ہر محکمہ شیخ الاسلام مین تین قاضی اور کچھ مذہبی عہدے دار ہوتے ہین ان کے متعلق مذہبی معاملات کی دیکھ بہال ہوتی جیسے نکاح۔ طلاق تقسیم میراث ورثہ کا قائم کرنا۔

چند معلومات

گائے ایک من دس سیر چارہ کہا جاتی ہے۔

۲۰۰۰۰ ریشمی کیڑے ایک پونڈ ریشم بناتے ہین۔

چہاتی کا اوسط ناپ مردون مین ۳۶ انچ ہے۔

جوان آدمی کے دل کے حرکون کی تعداد ۶۵ سے ۷۵ تک ہے۔

پہیپہڑے مین ۶ کروڑ خانے پائے جاتے ہین۔

کراچی سے فاصلہ ۷ میل پر قلمرو ریاست لس بیلہ مین ایک قیمتی کان ابرق کی دریافت ہوئی۔

لاہور مین ایک عجیب آدمی آیا ۳۵ برس عمر ۱۳ سیر وزن ۳۲ انچ قد۔ سکنہ اٹاری

مہاراجہ کپورتہلہ نے ایک فرنگی سپین کی لیڈی سے شادی کی۔ ولیسی رسم سے پانی گرہن کیا۔

چینی سفیر نے کلکتہ فارن آفس مین آکر تاوان تبت کی تیسری و آخری قسط دے دی۔

پونا مین سخت آتشزدگی سے ایک مرد ایک عورت اور ۲ سالہ بچہ بھی جل گئے۔

مولوی لیاقت حسین کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۳ سال قید سخت اور زیر دفعہ ۱۵۳۔ ۱۰ ماہ سخت۔ یہ سزائین ایک ہی وقت سے شمار ہونگی۔

ڈاکٹر عبد الغفور کو اپنی جرمون مین ایک سال اور چھ ماہ کی قید سخت کا حکم سنایا گیا۔ (اپیل دائر ہو گی)

گیا مین گئو رکھشا کے متعلق آریون نے ایک خاص جلسہ کیا اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ موضع بیلا مین ایک فساد ہو گیا

پچہلے دنون مین جو ضلع اٹک کے شہر کیمبل پور کے صدر بازار مین آتشزدگی ہوئی۔ اس کے متعلق ایک نامہ نگار عام کی شکایت ہے۔ کہ آٹے کی بوریان۔ گہی کے ٹین۔ کپڑون کی بدریان اور جیب گھڑیان اور دیگر قیمتی سامان پیٹ بہر کر لوٹا گیا۔

کانٹھ گودہ (مرادآباد) رام گنگا کے پل ریلوے پر محصول گذر یکم فروری سے معاف ہے۔

پورٹ سعید کے ساحل پر سخت طوفان باد آیا بہت نقصان ہوا۔ تار مین شکستہ نہر سویز کی راہ بند ہو گئی۔

بعض چوہون کے بلون کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ دس دس بارہ بارہ سیر خراب کپاس اور ناشگفتہ پہل برآمد ہوئے۔

باندہ سرحد کوہاٹ سے چند لوٹیرے تین آدمیون کو پکڑ کر لے گئے۔ ان مین ایک نوجوان لڑکا ایک معزز ٹہیکیدار کا بہائی ہو گرفتار ہوئے دو ماہ گذر چکے اب معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہین اور اس کے عوض مین اڑہائی ہزار کا مطالبہ کیا جا رہا ہے (دلبری۔ قابل انسداد)

آریہ سماج کا مندر بنا پچیس (۲۵) ہزار کی لاگت کا تہا جو شملہ مین جل گیا۔

گورنمنٹ ہوس لکھنو مین قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ ۴ ہزار

جمع کیا گیا۔

میونسپلٹی لاہور ۱۴ لاکہہ ۵۶ ہزار کی مقروض ہے۔

کلکتہ مین ایک جونپوری دس ہزار روپیہ لیکر بہاگ گیا۔

نواب مرزا کیان بخش پسر شاہ اودہ مرحوم پر کلکتہ مین ایک عورت کے چرا لینے کا مقدمہ دائر ہے۔

باب عالی نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکہہ پونڈ کے گیہون خرید کر کاشتکارون مین تقسیم کئے جائین۔ ستر ہزار پونڈ خرچ ہو چکے ہین۔

چونکہ حجاز مین ہیضہ ہے اسلئے جو اشیاء حجاج لائینگے وہ اگر ڈس انفکٹ نہ ہو سکے گی تو تلف کر دی جائینگی۔

بحر شمالی انگلستان کے گرد و نواح مین چھ لاکہہ مربع میل کے رقبہ مین اس قدر کہر پڑ رہا ہے۔ کہ اس سے پہلے آج تک کبہی نہ پڑا تہا۔ اس وجہ سے بعض جہازات اور ریل گاڑیان آپس مین ٹکرا گئین۔ آمد و رفت بند ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ جنوری مین ۳۱۵۰ طاعونی اموات ہوئین

پنجاب یونیورسٹی نے لاہور کے کالجون مین ۲۴ ہزار تقسیم کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور کو آٹھ ہزار ملا ہے۔

امیر کابل ۱۹ جنوری کو جلال آباد پہونچے۔

جنوری کے اول گیارہ روز مین کل آمدنی ریلوے ہند کی ایک کروڑ ۴۰ لاکہہ ۲۶ ہزار اوسط فی میل ۴۲۶ روپیہ۔

گورنمنٹ بنگالہ نے ۳۰ روپے تک تنخواہ ماہوار پانیوالے ملازمون کیلئے تین ماہ تک قحط الاونس منظور کیا

ماہ فروری مین ملک معظم اور ملکہ معظمہ ڈنمارک اور ناروے کی سیاحت فرمائینگے۔

تہوڑے عرصہ مین اڈریسہ مین آسٹریا مین ترکی اور یونانی ریلو کا اتصال ہو جائیگا اس سے ہندوستان۔ مصر اور وسط یورپ کا سفر بہت سہل ہو جائے گا۔

سائبیریا کی ریلوے لائن دوہری بنائی جانے کی تجویز ہے ۱۵۷۳۲۰۰۰ پونڈ منظور ہوئے ہین۔ سلان ۱۹۱۱ء تک تیار ہو گا۔

پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹ مین ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض لوگون کو طریقہ انتخاب سے دلچسپی نہین حالانکہ یہ عدم دلچسپی اس وجہ سے ہے کہ لوگ تعلیم یافتہ نہین۔ اپنی حقوق اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے فوائد کو نہین سمجھتے۔

ایرانی شاہزادہ فرمان میرزا کردون کے مقابلہ سے تنگ آ کر مقام سجبولاق سے ہٹ آئے اور ترک اسپر قابض ہو گئے مگر ترک اسے مداخلت بیجا نہین سمجھتے وہ اس مقام کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

الہ دین صاحب حجام ۔ ہردولی ضلع سیالکوٹ
کریم بخش صاحب " " "
عبداللہ صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
رحیم بخش صاحب تلوارہ " " "
محمد حسین صاحب " " "
میاں الہ دین صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
فیض بخش صاحب کنہالیانہ " " "
احمد یار صاحب " " "
مولاداد صاحب " " "
حکم دین صاحب " " "
حیدر صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
جلال صاحب " " "
شیخ مولا بخش صاحب سیٹ ایجنٹ چھاونی سیالکوٹ
محمد علی صاحب کنہالیان ضلع سیالکوٹ
غلام قادر صاحب " " "
عمر الدین صاحب " " "
رحیم بخش صاحب " " "
تاب صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
محمد طفیل صاحب " " "
محمد خان صاحب سکنہ چک نمبر ۹۹
میاں خان صاحب " " "
محمد حسین صاحب وڈالہ سندھواں سیالکوٹ
میاں اللہ دتہ صاحب وانہ زیدکا " "
میاں محمد یار صاحب کنہالیان " "
محمد علی صاحب ولد غلام احمد صاحب سکنہ کالا گراں
ضلع ہوشیارپور
امیر علی صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ فیض اللہ چک
ضلع گورداسپور
سید محمد شاہ ولد عالم شاہ سکنہ معین الدین پورہ
ضلع گوجرات حال وارد راول پنڈی

رشید احمد ولد غلام حسین صاحب پٹواری سکنہ کافی
جعفرآباد تحصیل ضلع سیالکوٹ،
محمد دین ولد خدا بخش صاحب سکنہ دولووالی
ضلع سیالکوٹ ۔
روشن دین صاحب ولد عمر الدین صاحب سکنہ
دولووالی ۔ ضلع سیالکوٹ
شاہ ولی خان صاحب مدرس مدرسہ دانہ ۔ ہزارہ
سید احمد صاحب دوکاندار " " "
میاں عبدالغنی خان صاحب ۔ سرہند بسی
نور شاہ ولد شمس الدین صاحب مقصود پور
ریاست کپورتھلہ
عظمت اللہ ولد عنایت چھاچھی ضلع کیمبل پور
امیر الدین صاحب ۔ آس نور ۔ کشمیر
گلزار محمد ولد عطا محمد صاحب چنیوٹ
بشیر احمد صاحب ۔ نابھہ ریاست
منصب علی صاحب ولد فوجدار خان
صاحب مالیرکوٹلہ
میاں غلام حسین صاحب پشاور
شکر اللہ خان صاحب " "
احمد دین صاحب " "
سید احمد صاحب جرام پور رنگ
واحد علی صاحب " "
مستری امام الدین صاحب جہلم
میاں بہادر علی صاحب موضع نتھا ضلع
راول پنڈی ۔
میاں اکبر حسین صاحب سور جگڈھ مونگھیر
اہلیہ محمد مبارک علی صاحب لاہور
چوہدری نتھو خان صاحب نمبردار چک ۹۹ شاہ پور
حسن محمد صاحب " " "
میاں اللہ رکھا صاحب " " "
غلام علی صاحب " " "
محمد حسین صاحب ۔ یادگیر حیدرآباد دکن
اہلیہ میاں عبداللہ صاحب موضع متر
ضلع سیالکوٹ
میاں غلام حسین صاحب گلریان والہ
میاں الہ بخش صاحب موضع پوسی
گڑھ شنکر ۔

رسید زر

۶ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۹۸ ۔ حسین علی صاحب ۔ سے
نمبر ۱۰۳ ۔ سید ستار شاہ صاحب ۔ سے
۷ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۱۸۹۸ ۔ فقیر محمد صاحب عاہ
۸ و ۹ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۱۹۰۰ ۔ مرزا سراج الدین صاحب للعہ
نمبر ۔ محمد بخش صاحب گرداور قانونگوئی للعہ
نمبر ۱۵۸۰ ۔ عبدالمجید صاحب للعہ
نمبر ۱۶۸۶ ۔ نصر اللہ خان صاحب سے
نمبر ۲۸۸ ۔ ماسٹر شیر محمد صاحب سے
۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۔ نور احمد ۔ سلطان احمد از جموں سے
۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۹۴۷ ۔ بابو وزیر خان صاحب سے
۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۔ عبداللہ صاحب للعہ
نمبر ۱۹۱۶ ۔ فضل دین صاحب عاہ
نمبر ۱۴۴۰ ۔ چوہدری محمد جان صاحب للعہ
نمبر ۹۰ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب عہ
نمبر ۵۴۴ ۔ بابو محمد ابراہیم صاحب عاہ
نمبر ۴۴۵ ۔ محمد سعید صاحب للعہ
نمبر ۱۴۰۴ ۔ مہر الدین صاحب للعہ
نمبر ۱۱۱ ۔ بابو عطا الٰہی صاحب صہ
نمبر ۶۷ ۔ محمد جان صاحب للعہ
نمبر ۹۲۴ ۔ محمد حسین صاحب للعہ
نمبر ۲۱۷ ۔ منشی رستم علی صاحب صہ
نمبر ۱۹۱۷ ۔ ڈاکٹر چراغ دین صاحب عاہ
نمبر ۱۲۵۰ ۔ میاں محمد دین صاحب عاہ
نمبر ۵۶۵ ۔ میاں الہ بخش صاحب عاہ
نمبر ۲۱۲ ۔ جلال الدین صاحب زرگر عاہ
نمبر ۔ عبدالحکیم صاحب اکونٹنٹ پورینہ عہ
نمبر ۵۳۷ ۔ گلاب الدین صاحب ۴ر
۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۰ ۔ شیخ محمد مبارک صاحب للعہ
نمبر ۱۲۹۱ ۔ چوہدری فیروز خان صاحب للعہ
نمبر ۸۸ ۔ حکیم سید محمد صاحب عاہ
۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء
نمبر ۵۲ ۔ بابو جمال الدین صاحب صہ
نمبر ۲۰ ۔ میاں غلام محمد صاحب صہ
نمبر ۹۹ ۔ منشی رحیم بخش صاحب عاہ
نمبر ۷۰۰ ۔ منشی سمیع اللہ خان صاحب عاہ
نمبر ۱۱۸۷ ۔ میاں نعمت خان صاحب عاہ
نمبر ۱۲۹ ۔ بابو روشن الدین صاحب للعہ
نمبر ۱۰۷ ۔ محمد حسین صاحب صہ
نمبر ۹۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب سے
نمبر ۱۰۷ ۔ منشی کرم علی صاحب للعہ
نمبر ۱۰۴ ۔ میر احمد شاہ صاحب صہ
نمبر ۱۴۱۰ ۔ عنایت اللہ صاحب عاہ
نمبر ۱۵۶ ۔ بابو وزیر محمد صاحب عاہ
نمبر ۱۷ ۔ میاں محمد بخش صاحب صہ
نمبر ۱۴۸ ۔ مستری شہاب الدین صاحب للعہ
نمبر ۹۴ ۔ سلطان جہان خان صاحب عاہ
نمبر ۲۲۰ ۔ چوہدری محمود خان صاحب للعہ
نمبر ۳۷۵ ۔ محمد سلطان صاحب عاہ
نمبر ۔ مرزا عبدالرحمان صاحب للعہ
نمبر ۱ ۔ مستری محمد دین صاحب للعہ
نمبر ۱۷۳ ۔ منشی غلام حمید صاحب صہ
نمبر ۱۳۱ ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب للعہ
نمبر ۱۱۱ ۔ خواجہ جمال الدین صاحب صہ
نمبر ۳۱۳ ۔ محمد قاسم علی صاحب للعہ
نمبر ۱۸۹ ۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب عاہ
نمبر ۔ محمد منظور الٰہی صاحب للعہ
نمبر ۱۹ ۔ شیخ محمد حسین صاحب صہ
نمبر ۲۹۸ ۔ مرزا رحم علی صاحب للعہ
نمبر ۱۰۷ ۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب صہ
نمبر ۲۸۶ ۔ میر جمال الدین صاحب للعہ
نمبر ۱۴۲ ۔ منصب علی صاحب عاہ
نمبر ۷۳۶ ۔ مرزا حسین خان صاحب صہ
نمبر ۴۵ ۔ عزیز بخش صاحب صہ
نمبر ۵۳ ۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب عاہ

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

ساتھ ہی اصول کی کتابوں میں اس بات کی بھی صراحت کر دیگئی ہے۔ کہ خلاف الواحد مانع یعنے اگر ایک مجتہد بھی اہل اتفاق کا مخالف ہو تو اجماع متحقق نہ ہوگا۔

مولانا شکر اللہ صاحب ہدایت الشفیق کے صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں۔

" یہ امر اصول کی کتابوں میں مبرہن ہے کہ اجماع صحابہ منسوخ نہیں ہوتا کسی اجماع سے مسلم الثبوت میں ہے (اقول ما انت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل النسخ باجماع آخر)۔ اور یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اجماع صحابہ کا منکر کافر ہوتا ہے اور اجماع تابعین و تبع تابعین کا منکر گمراہ توضیح میں ہے۔ ثم الاجماع علیٰ مراتب اجماع الصحابۃ ثم اجماع من بعدہم فیما لم یروفیہ خلاف الصحابۃ۔

اسی قول کے بحث میں صاحب تلویح نے لکھا۔

فالاولی بمنزلۃ الایۃ والخبر المتواتر یکفر جاحدہ والثانیۃ بمنزلۃ الخبر المشہور یضلل جاحدہ

ایہا الناظرون! اجماع کے بارہ میں حنفی بھائیوں کی تحقیق تو آپ سن چکے۔ اب اہل حدیث صاحبان کے ایڈوکیٹ رئیس السلفیین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تدقیق جو اس بارہ میں ہے وہ بھی سن لیجئے۔ مولوی صاحب موصوف ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۰۳ میں اجماع کی نسبت لکھتے ہیں کہ اجماع اتفاقی دلیل نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ " اجماع میں اولاً یہ اختلاف ہے۔ کہ یہ ممکن یعنی ہو بھی سکتا ہے یا نہیں بعضے اس کے امکان کو ہی نہیں مانتے۔ پھر ماننے والوں کا اس میں اختلاف ہے کہ اس کا علم ہو سکتا ہے۔ یا نہیں ایک جماعت قائلان امکان علم کے بھی منکر ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول میں یہ اختلاف بیان کرکے فرمایا کہ انصاف یہی ہے۔ کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مومنین اہل اجماع بہت تھوڑے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اور زمانہ کے اجماعوں کے حصول علم کی کوئی سبیل نہیں"۔

اسی کے مطابق کتاب حصول المامول میں ہے جو کتاب ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ " جو یہ دعوے کرے کہ ناقل اجماع ان سب علماء دنیا کی جو اجماع میں معتبر ہیں معرفت پر قادر ہے۔ وہ اپنا دعوے میں حد سے نکل گیا اور جو کچھ اس نے کہا الکل سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ انہوں نے صاف فرمادیا ہے۔ کہ جو دعوے اجماع کا مدعی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ فقط"

اب اجماع کے متعلق اس مختصر ریویو میں ہم اور کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ شیخ صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸ میں جو یہ عبارت لکھی ہے " کہ از روئے اسلام یہ بات صحیح ہے۔ کہ واقعی مخالف کلام اللہ نہ کسی محدث کا قول معتبر ہے اور نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث مخالف کلام اللہ ہو۔ تو موضوع سمجھی جاوے گی۔" اس عبارت کو ہم بھی صحیح و درست سمجھتے ہیں اور حق و باطل میں تمیز کے لئے جو معیار شیخ صاحب نے اس عبارت میں پیش کیا ہے اسی معیار پر ہم فریقین کے دلائل کو جو ان مسائل کے متعلق ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ و مخالفین سلسلہ کے متعلق زیر بحث چلے آتے ہیں کسکر دیکھیں گے اور بفضلہ تعالیٰ روز روشن کی طرح ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمۃ ۱/

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ حضرت مولوی غلام حسن صاحب۔ قیمۃ ۳/

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمۃ ۱/

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱/ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے اُن سے صرف ایکروپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی ذمہ خریدار نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اس وجہ سے گران قدر رعایت گوارا کی گئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب بھی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ کی قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی ۱/ پر پڑیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو ۳/ - الاستخلاف رد شیعہ ۳/ - سلاسل التعلیم ۲/ - قرآن کریم کی دعائیں منظوم ۲/ - احمدی کا ابن عیسیٰ مسیح ۱/ - عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی کا ۱۰ کمیشن زائد لگیگا۔ کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست ۳۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ







اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۷ — قادیان میں ہے

مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

نمبر ۶ — فی پرچہ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفے ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرش مستحق لعنت است

معجزات اولیاء ہم حق بدو راست
منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار آن کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	سالانہ للعہ
عام قیمت پیشگی بسہ اوراق مہوی اخبار	للعہ
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۳

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدینگے ان سے بحساب مابعد لی جاوے گی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید ندا اخبار میں چھپے جاوےگی علیحدہ رسید نہیں بھیجا دیگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ سمیت حاضرین مجلس بیعت کنندہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۰ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ فروری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ انت امام مبارک

ترجمہ ۔ تو امام مبارک ہے ۔

۲ ۔ لعنۃ اللہ علےٰ من کفر ۔

ترجمہ ۔ اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا

۳ ۔ اِنّی معک فی السماء والارض ۔

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہون ۔ آسمان اور زمین مین

۴ ۔ اِنّی معک فی الدنیا والاخرۃ

ترجمہ ۔ مین دنیا اور آخرت مین تیرے ساتھ ہون ۔

۵ ۔ انّ اللہ مع الذین اتّقوا والّذین ھم محسنون

ترجمہ ۔ اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقویٰ اختیار کرین اور جو نیکوکار ہین

۶ ۔ اینما ثقفوا اُخِذوا وقتّلوا تقتیلاً ۔

ترجمہ ۔ جہان کہین پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کئے جاوینگے

۷ ۔ لاتقتلوا زینب ۔

ترجمہ ۔ زینب کو قتل نہ کرو

۸ ۔ " آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا "

۱۱ ۔ فروری ۔ یامسیح اللہ عدوانا ۔ ترجمہ ۔ اے اللہ کے مسیح ہماری

مدینۃ الامام

حضور خاتم الخلفاء کی صحت مژدہ راحت افزا ہے جناب رسالتمآب لاہور والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف مین مصروف ہین ۔ انشاء اللہ یہ کتاب مخالفین اسلام کے اعتراضون کا دندان شکن جواب ہوگی ۔

علامہ نورالدین کے ہان اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطار فرمایا ہے ۔ چونکہ اس عمر مین جبکہ وھن العظم منّی واشتعل الرأس شیبًا کا مضمون صادق آتا ہو ۔ اولاد کا ہونا خاص موہبت الٰہی ہے ۔ اس لئے میرے سیّد ومولیٰ نے اس بچے کا نام "عبدالوہاب" رکہا ہے ۔ اللہ تعالےٰ اسے سعید کرے اور دین کا خادم بنائے ۔ اپنے آبا کے لئے ذریّۃ طیبہ کہلائے اور باقیات صالحات سے ہوجائے ۔ آمین

جمعہ کے روز دو نکاح ہوئے ۔ خطبہ مین علامہ موصوف نے کہا کہ نکاح مین لوگ مال ودولت وحُسن ۔ ذات کو دیکھتے ہین ۔ مگر اس کی اصل غرض جو تقویٰ ہے ۔ اسکی طرف کچھ توجہ نہین کرتے ۔ وجہ یہ کہ خطبہ کو بطور جنتر منتر سمجھتے ہین ۔ اور اس کے معانی کیطرف غور نہین کرتے ۔ (واقعی علامہ صاحب نے ٹھیک فرمایا ۔ ہمارے دیہات کے مُلّان خطبہ لڑکے کے بالمقابل بیٹھ کر آہستہ آہستہ پڑھتے ہین ۔ گویا کچھ دم کر رہے ہین ۔ حالانکہ فرض منصبی یہ تھا ۔ کہ اُٹھ کر نکاح کے اغراض بیان کرتے ۔ اور بتلاتے کہ میان بیوی کے کیا کیا فرائض ہین ۔ ہمارے احمدی بھائی اس سنت کو خصوصیت سے جاری کرین ۔ نکاح کرنے مین جلدی نہین چاہیئے ۔ بلکہ بہت سی لمبی دعاؤن اور استخارون کے بعد اس تعلق کو پیدا کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ اس پر عمر بھر کی خوشی کا دار ومدار ہے ۔

مخدومی سیّد محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ماکان محمّد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ پر پڑھا ۔ اور فرمایا ۔ کہ اس سے پہلے جو الّذین یبلغون رسٰلٰتِ اللہ ۔ وارد تنزیل ہے اسین یبلّغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہو یہ امر ظاہر ہے کہ وحی والہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہیگا اور ابلغکم رسالات ربی کی بہت سی مثالین دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کیلئے مخصوص ہو پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہین کیونکہ اسکے معنے یہ ہین کہ تمام کمالات ومراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہوگئے ۔ اب کوئی درجہ باقی نہین جو کسی اور کو دیا جائیگا اور اونکو نہین دیا گیا ۔ مشکوٰۃ مین بھی ایک حدیث ہو کہ ثم تکون الخلافۃ علےٰ منھاج نبوۃ جسمین صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا ۔ پھر اسکے بعد سکوت فرمایا ۔ آپنے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبیّنٰت فمازلتم فی شکٍّ مما جاءکم بہٖ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولاً پڑھکر یہ سمجھایا کہ اس مین پیشگوئی تھی کہ اُمت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہیگی کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے ۔ کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولاتقولوا انہ لانبی بعدی ۔ (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے مگر اس سے یہ مراد نہین کہ اسکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر فرمایا ۔ کہ قرآن مجید مین ہو ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ۔ اب اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے صدیق شہید اور صالح ہوجانا تو سب مانتے ہین مگر نبی ہونا کیون ناممکن جانتے ہین ۔ حالانکہ من النبیین اسی آیت مین مذکور ہے ۔ الغرض فاضل موصوف کا بیان سرتاپا وسعت بیان سے پُر تھا ۔ اللہ تعالےٰ سلامت رکھے ۔

کلام اللہ

(سب سے پہلی وحی جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اقرا باسم ربک الذی خلق - خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم - الذی علم بالقلم - علم الانسان مالم یعلم -

یعنے اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا میں کر وہ خالق رب جس نے ایک حقیر جونک جیسے کیڑے سے جو منی میں پیدا ہوتا ہے - الانسان بنایا - ہان پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نہ کر اور تیرا رب اکرم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کی - اور الانسان کو وہ کچھ تعلیم کیا - جو وہ نہ جانتا تھا -

اس کلام الٰہی میں پانچ پیشگوئیان ہیں - اوّل - ربک الذی خلق - اس کا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت الٰہی نے جو تیری خاص پرورش فرمائی ہے اور اپنے اندازہ سے خاص قوی مرحمت کئے اور خاص کام کے لئے تجھے منتخب کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے تیرا پیڑ لگایا ہے اور تیرے مبارک پھلوں کے انتظار میں بیٹھی ہے وہ تجھے ضرور کامیاب اور سرسبز کرے گی اور تیرے نونہال کو اعداء کے تبر اور مخالف جھونکون سے محفوظ رکھے گی -

دوسری پیشگوئی خلق الانسان من علق - یعنی اس منی کے کیڑے یا جونک کی طرف دھیان کرو - کہ وہ کیسا حقیر اور ذلیل تھا - جس کا ایسا خوبصورت اور باکمال انسان بنا ہے - جب ہماری ربوبیت نے نطفہ عنایت سے ایک کیڑے کو آدمی کی شکل و صورت تک پہونچایا ہے اور ایک مقصد اور غائیت کے لئے جو ربوبیت کا اصلی تقاضا ہے - یہ خلعت کمال مرحمت فرمایا ہے تو کیا اب ہماری ربوبیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی ہم اپنی ربوبیت کا سایۂ عاطفت اس پر رکھیں گے - جب تک وہ انسان اپنی خلقت کی علت غائی کو پہونچ نہ جائے -

قرآن کریم میں تدبر کرنے والے جانتے ہیں کہ نبوت کی تربیت اور اسے کمال مطلوب تک پہنچانا خدا تعالےٰ کے اسم رب کا خاصہ ہے اور جہان جہان خدا تعالےٰ نے ضرورت نبوت کی قرآن کریم میں بحث چھیڑی ہے - دلیل میں اپنے اسم رب کو مذکور فرمایا ہے اس لئے کہ جیسے اس کی ربوبیت نے انسان کے عالم اجسام کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی اشیاء کو مسخر کیا اور خدمت میں لگا دیا ہے - ویسے ہی اس کی ربوبیت نے تقاضا کیا کہ انسان کی روح کی تربیت کے لئے جو اصلی مقصود اور ابدی غیر فانی شئے ہے اسکی تربیت کے مناسب حال سامان مہیا کرے سو اس کے لئے اس نے نبوت کا سلسلہ اس جہان میں قائم کیا اور جہان نبوت کے اعدا اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے میں خوفناک وعید بیان کرنے چاہے ہیں وہان نبوت کی حمایت و وفاع میں اسم اللہ کو جو جامع جمیع صفات کاملہ ہے - پیش کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الوہیت کا قائم کرنا اور آلہہ باطلہ اور ہر قسم کے طواغیت کا ابطال کر کے خداوند تعالےٰ کے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے - تو جب عداوت اور خلاف اپنے ہتھیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہوں غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہیئے جس کی خدمت کے لئے نبوۃ میدان میں نکلی ہے - بہرحال اس علق اور الانسان کے لفظ میں بڑی بھاری پیشگوئی ہے -

تیسری پیش گوئی اقرء وربک الاکرم - اس میں اشارہ یہ ہے - کہ اس سلسلہ تبلیغ میں تیری سخت مخالفت ہوگی - اور ایک عالم تجھے ذلیل و خوار کرنے پر آمادہ ہوگا - اور حکمت الٰہیہ کے اقتضا سے کچھ عرصہ تک بظاہر ایسا ہوگا کہ تو مغلوب اور شکستہ نظر آئیگا اور کفر و شرک اپنی جیت پر ناز کریگا - مگر آخر کار غلبہ اور فتح تیرے حصہ میں آئے گی - اور تو اکرم اور عزیز ہوگا - اس لئے کہ تیرا رب جس نے تجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پرورش کیا ہے - وہ اکرم ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کا مربوب بھی بطور ظل کے اکرم ہو -

چوتھی پیش گوئی الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم - اس کا مطلب یہ ہے - کہ اس کتاب عجیب میں جو تجھے دی جاتی ہے - اور جو بظاہر انسانی قلم سے لکھی جاتی ہے - وہ وہ علوم عالیہ ہونگے کہ کل بنی آدم کے معلومات اس کے مقابلہ سے عاجز آجائیں گے - الانسان سے مالم یعلم ملا کر یہ اشارہ فرمایا ہے - کہ فطرتاً اور اکتساباً انسان کی بساط میں اور اس کے قوا کی رسائی میں وہ علوم عالیہ آہی نہیں سکتے - جن پر قرآن مشتمل ہے - لہذا یہ علوم لاریب خداوند علیم خالق انسان کی طرف سے ہیں اور اس کا لازمی نتیجہ ہے - کہ ذہینوں کے ذہن عقیلوں کی عقلیں اور عالموں کے علم اور محرروں کی قلمیں ان سماوی علوم کے مقابلہ میں ٹوٹ جاوینگی -

پانچوین پیش گوئی - کلا لئن لم ینته لنسفعاً بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة فلیدع نادیه سندع الزبانیة کلا لا تطعه واسجد واقترب - دشمن کی عداوت کی پیشرفت نہ جائیگی اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی جھوٹی خطاکار چوٹی کو پکڑ کر زور سے کھینچیں گے - اور یوں ذلت سے گھسیٹ کر ہاویہ میں گرائیں گے - پھر وہ اپنی مجلس کو جن کے بل بوتے پر اسے ناز تھا بلائے اور ان کی دہائی دے - ہم بھی سیاست کے پیادوں کو بلائیں گے وہ ہرگز اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگا - تو اپنے کام میں لگا رہ اور ان کے خلاف کی ذرا بھی پروا نہ کر اور کبھی ان کے ہاں میں ہاں نہ ملا اس لئے کہ ان کے ہاتھ میں تیرا کوئی نفع اور ضرر نہیں اور ہماری فرمانبرداری میں لگا رہ اور جس قدر تو ہمارا فرمانبردار ہوگا - ہماری جناب میں تیرا قرب اور درجہ اتنا بڑھے گا

ایک مادہ پرست ایک برہمو ایک دہریہ غرض ہر ایک شخص جو الہام اور ضرورت الہام اور خدا تعالےٰ کی ہستی کو نہیں مانتا - ان الفاظ کی شوکت اور قوت میں غور کرے اور اس انسان کا مطالعہ کرے - جس کے مونہہ سے یہ نکلے اور اس وقت کی تاریخ کو پڑھے جب یہ بلند دعوے ایک پورے بے سامان اور ناتوان اور اعدا کے نرغے میں گھرے ہوئے انسان سے سرزد ہوئے اور پھر انجام کو دیکھے - کہ یہ دعوے کس شان سے پورے ہوئے - اور نبوت کے بدخواہ ٹھیک اسی طرح ہلاک ہوئے - جیسے ان سچے دعووں کا منشا تھا -

قابل توجہ خریداران بدر

جملہ خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں - ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

کلام المسیح

کسی نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ گجرات مین انجیر ہوتی ہے۔ اس کا شربت بنوا کر پیؤ۔ فرمایا۔ خواب تعبیر طلب بھی ہوتی ہے۔ انجیر گردی سے بچاتی ہے۔ قرآن شریف مین بھی "تین" کا ذکر ہے مگر وہان اور اشارات ہین۔ اس سے ثبوت نبوت دیا گیا ہے۔

علم طبابت ظنی ہے۔ کسی کو کوئی دوا پسند کسی کو کوئی ایک دوا ایک شخص کے لئے مضر ہوتی ہے۔ دوسرے کے لئے وہی دوا نافع۔ دوائیون کا راز اور شفا دینا خدا کے ہاتھ مین ہے۔ کسی کو یہ علم نہین۔

کل ایک دوائی مین استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔ "خطرناک"

دوا مین اندازہ کرنے پر مطمئن نہین ہونا چاہیئے بلکہ ضرور تول لینا چاہیئے۔

آریہ اگر یہ گند نہ بولتے تو ہمارے لئے تحریک نہ ہوتی حقائق و معارف کے لئے انکے اعتراضات بہانہ ہو گئے

غیر قومون مین اپنے قومی مذہبی کامون مین چندہ دینے کا جوش ہے۔ وہ مسلمانون مین نہین۔ شاید اس لئے کہ کریمان را بدست اندر درم نیست۔ مگر مسلمانون مین بھی کئی نواب ہین کئی امرا، و دولتمند۔ ہر مسلمان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ سچائی پھیل جائے۔ مسلمانون پر پہلے بھی جب اقبال کا زمانہ آیا۔ تو دینی رنگ مین ترقی کرنے سے۔ اب بھی اگر وہ پہلا زمانہ دیکھنا چاہتے ہین۔ تو دین کی طرف توجہ کرین۔ ان لوگون کی تقلید سچے مسلمانون کے لئے کوئی نتیجہ نہین دے سکتی۔ مسلمانون مین جو آج کل مصلح بنے ہین وہ بجائے اس کے کہ اپنی حالت درست کرین۔ نماز روزہ کے احکام مین ترمیم کرنا چاہتے ہین۔ اس مین قوم کی ترقی سمجھتے ہین خدا تعالے تو دین کے ذریعہ ترقی چاہتا ہے اور یہ لوگ بے دین ہونے سے ترقی طلب کرتے ہین جس مین کبھی کامیابی نہین ہو گی اسلام ہی خدا کو واحد لاشریک مانتا ہے اگر یہ مسلمان بھی اس توحید سے الگ ہو گئے۔ تو ان کے حق مین اچھا نہین ہو گا

دوسری قومون کی تقلید ان کے لئے مبارک نہین ہو سکتی دوسرون کو اگر بے دینی سے کامیابی بھی ہوتی ہے تو یہ بطور ابتلاء ہے۔ ہر شخص سے خدا تعالے کا معاملہ علیحدہ ہے عیسائی قومین ناپسند کرین۔ شراب خوری۔ قمار بازی کرین تو یہ ان کے لئے مفید ہو سکتے ہین لیکن اگر مسلمان ایسے کام کرین تو انپر ضرور غذاب نازل ہو گا۔ دیکھو ظاہری سلطنت کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر ملازم کسی شورش کے جلسہ مین شامل ہو تو اوس کو عبرت ناک سزا دیجاتی ہے۔ پس اسی طرح جو کلمہ پڑھنے والے ہین۔ یہ خدا کے خاص بندے ہین اگر یہ لوگ گستاخی کرین اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرین تو ضرور گرفتار ہون گے۔ یہ الہام جو ہم کو ہوا۔ وہ وعدہ ٹلیگا نہین جب تک خون کی ندیان چارون طرف سے بہہ نہ جائین۔

تو اس مین اشارہ ہے کہ اللہ تعالے نہین چاہتا۔ کہ اس کی توحید دنیا سے گم ہو جب مسلمان ہی کفر و شرک کو پسند کرنے لگین۔ تو پھر دوسری قومون کا کیا گلا ہو سکتا ہے۔ پہلے گھر صاف ہو۔ تو پھر دوسرے لوگون کی اصلاح ہو سکتی ہے تمام قومون مین دہریت بڑھتی جاتی ہے۔ خدا تعالے اپنی ہستی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اول خویشان بعد درویشان کے مطابق ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کرین۔ جب مسلمانون ہی مین ہزارون گند ہون۔ تو دوسرون کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ جہاد جہاد پکارتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون کہ اگر ہمین جہاد کرنے کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے انہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہ عادت اللہ ہے۔ کہ جس قوم کے اندر کتاب ہو۔ پہلے اُسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قومون کیطرف توجہ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے سب سے پہلے قریش کی اصلاح کی۔ پھر یہود و نصاریٰ کیطرف متوجہ ہوئے۔ (یہان سے یہ اعتراض بھی دور ہو گیا جو کہا کرتے ہین کہ مرزا صاحب مسلمانون کو ہی کہتے ہین۔ تم ایسے تم ایسے دوسری قومون مین سے کتنے مسلمان کئے) مسلمانون مین دو قسم کے لوگ ہین۔ ایک جو پورا کلمہ بھی پڑھنا نہین جانتے جن مین سے وہ ہی ہین۔ جن کی نسبت آریہ مشہور کرتے رہتے ہین کہ ہم نے اتنے مسلمانون کو آریہ کر لیا۔ پہاڑ مین ایسے آدمی ہمنے بہت دیکھے جن کو اسلام کی کچھ خبر ہی نہین دوسرے وہ جو مہذب تعلیم یافتہ کہلاتے ہین۔ یہ اسلام کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ نماز کے ارکان پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین یہ نماز روزہ وحشیانہ زمانے کی باتین ہین یہ احکام آجکل کے زمانہ مین مناسب نہین پس ان دونون گروہون کی اصلاح سب سے اول ضروری ہے۔ مگر ہم کیا اصلاح کر سکتے ہین جب تک آسمان ہی سے نہ ہو۔ جس کے کان سننے کے ہون اسے ہم بخوشی سناتے ہین بعض ایسے ہین کہ بجائے کے وہ سنین گے ہی نہین۔ یا بات کو دوسری طرف لے جائین گے۔

بے دینی کی ایک زہرناک ہوا چل رہی ہے۔ جس نے کسی کو ہلاک کر دیا کسی کو اندھا کسی کو سست۔ وہ جو خدا سے تعلق پیدا کرنے والے ہین بہت تھوڑے رہ گئے ہین۔ خدا کی ہستی ثابت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ فرقے تو بہت ہو گئے تھے مگر دہریت سب سے زیادہ ہین۔ عظمت الٰہی مطلق نہین رہی عظمت کیا ہو جبکہ خدا کے وجود پر ہی پورا یقین نہین رہا۔

ہر نبی کے زمانہ مین کچھ نہ کچھ خونریزی ہوئی۔ ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض۔

انسانون کے ہاتھون پر جو امور مقدر تھے۔ وہ تو ختم ہو چکے اب خدا نے ایسے کل امور کو اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ یہ طاعون زلزلے طرح طرح کے امراض مصائب سب خدا کی تلوارین ہین

تعجب ہے کہ حادثے پر حادثے آتے ہین مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔ مگر ہماری جماعت کے سوا دوسرا کوئی ان سے متاثر نہین ہوتا۔ حالانکہ یہ سب بلائین اس لئے ہین کہ لوگون کی غفلت دور ہو۔ وہ تضرع اختیار کرین اور سمجھین کہ خدا ہے۔ دیکھو ہر پہلو سے حادثے واقعہ ہو رہے ہین اور ابھی کیا معلوم کہ آگے آگے کیا ہونیوالا ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ اب جو کچھ کرے گا خدا ہی کریگا جراحی آخری علاج ہے اور علاج تو سب ہو چکے۔ پس یہ آخری علاج ہے اب یا بیمار مرے گا یا صحتیاب ہو گا۔

کئی لاکھ انسان مر چکا ہے۔ مگر عملی حالت دکھاتی ہے کہ ابھی کچھ بھی نہین ہوا۔ نیکی کی طرف سے بہت دور ہین اور بدی کی جانب قریب ہین۔ استغفار کرنا چاہیئے۔ آگے قاعدہ تھا۔ کہ مسلمان بادشاہ عام طور پر وباؤن کے وقت انابت الی اللہ اور دعا و صدقہ و خیرات کیطرف توجہ دلاتے رہتے۔ اب یہ بھی نہین بلکہ خدا کا نام لینا بھی خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے وزرا سے ایک امر کی نسبت مشورہ کیا۔ اور اس کے متعلق تجویزین پوچھین۔ جب سب تجویزین بیان ہو چکین تو کہا اور تو سب کچھ کہا مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ دعا بھی کرو۔ آخر مسلمان کا بچہ تھا۔ کچھ نہ کچھ خدا پرستی تو تھی۔ سلطان المعظم جمعہ کی نماز کو بھی جاتا ہے۔ فقرا سے بھی نیاز رکھتا ہے۔ اس لئے اچھا ہے۔

خدا تعالے نے ابتدا زمانہ مین بولا کہ مین تیرا خدا ہون

ایسا ہی اخیر زمانہ مین بھی۔ اس نے فرمایا کہ انا الموجود۔ یاد رکھو کہ وہ "ہادی" ہے۔ اگر چھوڑ دے تو سب دہریہ بن جائین پس وہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور یہ زمانہ تو بالخصوص اس بات کا محتاج ہے۔ جس چیز کی حکومت ہو اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ آجکل اگر صالح آدمی جس نے حق پالیا ہے۔ خیال پر اثر نہین ڈال سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ضلالت کی حکومت ابھی باقی ہے۔ جب ایسی ہوا چلتی ہے۔ تو سب اس کے اثر سے متاثر ہو جاتے ہین۔ مومن اگرچہ بچا رہتا ہے۔ مگر دوسرون پر اثر نہین ڈال سکتا۔ ضلالت کے رعب کا یہ حال ہے۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہین۔ ان سے مذہب کی نسبت کوئی کچھہ نہین کہتا۔ کہ شاید یہ ناراض ہو جائیں یا مجھہ سے ہنسی ٹھٹھا ہو۔ مگر صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہئے کہ اسلام کے ضعف کی حالت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاہون کو خط لکھدیا۔ اس وقت ایسا مہذبانہ زمانہ بھی نہین تھا۔ نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہ نے ان خطوط کو پہونچایا۔ اور برسر دربار اپنے عقائد کو کھول کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہونچا اور اس نے صحابہ سے کلام الٰہی سنا۔ تو وہ بول اُٹھا۔ یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جس نے تورات نازل کی اور کہا۔ اگر اس نبی کے پاس مین جا سکتا۔ تو اس کے قدم چومتا پادریون کو بلا کر کہا دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ جب ان سے مخالفت محسوس کی۔ تو کہدیا کہ مین تو تمہین آزماتا تھا۔ یہ کمزوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تھی۔ جن مین دنیا پرستی نہین وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہین ڈرتے۔ اور ان کی خدا امداد کرتا ہے۔

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر طبقہ کے انسانون کو مناسب کر حالی دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔

بعض کو باتون کا ایسا ڈھنگ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھہ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہین اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہین ہوتی۔ بعض ظاہر مین خبیث معلوم ہوتے ہین جن سے ناامیدی ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول کر لیتے ہین اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہین اور ان پر بہت کچھہ امید ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول نہین کرتے۔ اس لئے قول موجہ کی دجلیل یا دلائل جو اپنے ساتھہ روشنی رکھنے والا ہو ضرورت ہے۔ جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔

دہلی مین سخت مخالفت ہوئی۔ آخر میں نے کہا۔ کہ ۱۳۰۰ برس وہ نسخہ (حیات مسیح) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (وفات مسیح) آزما دیکھو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اُٹھہ کھڑا ہوا اور کہا حق وہی ہے۔ جو آپ فرماتے ہین۔

غرض قول موجہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ اے ہوسیگی کیمیا جو کوئی جانے بول۔ ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہین آتی۔ پس چاہیئے۔ کہ جب کلام کرے۔ تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثین کرنے سے کچھہ فایدہ نہین ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا۔ جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہین۔ کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھہ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہین۔ اگر صحابہ اس زمانے مین ہوتے۔ تو لوگ انہین سودائی کہتے اور وہ انہین کافر کہتے۔ دن رات بے ہودہ باتون اور طرح طرح کی غفلتون اور دنیاوی فکرون سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڈہ ہی غالباً تحصیلدار تھا۔ مین نے اوسے کچھہ نصیحت کی۔ وہ مجھہ پر ٹھٹھا کرنے لگا۔ مین نے دل مین کہا۔ مین بھی تمہارا پیچھا نہین چھوڑنے کا۔ آخر باتین کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا۔ کہ وہ یا تو مجھہ پر تمسخر کر رہا تھا۔ یا چیخین مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شقی ہو یاد رکھو۔ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤن کی نسبت مینے ابھی کہا۔ کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مضر ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرایے مین خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہین کہ سب سے یکسان بات کی جائے۔ بیان کرنیوالے کو چاہیئے۔ کہ کسی کے بُرا کہنے کو بُرا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہین۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہین۔ بہت باتین سن بھی نہین سکتے۔ انہین کسی موقعہ پر کسی پیرایے مین نہایت نرمی سے نصیحت کرجانا چاہیئے۔

ثبوت ہستی باریتعالےٰ

کسی چیز کی ہستی اس کے آثار سے ثابت ہوتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ کی ہستی کے آثار یہ عالم اور اس کا انتظام اس کے صنائع بدائع قدرتی۔ اور اس کے افراد عجیبہ و عجیبہ اور کائنات غریبہ ہین۔ جن سے خالق العالمین کے افعال اور صفات ظاہر باہر ہین کیونکہ ہر ایک فعل کا فاعل ضروری اور ہر ترکیب کا ترکیب و ترتیب باہم مل جائیں، جسکی صنعت کاری دیکھہ کر بڑے بڑے صانعین کی عقل حیران رہ جائے۔ آسمانی اجرام کی ترتیب اور حرکات اور آثار کی تحقیقات و تدقیقات جن لوگون نے بڑے غور سے کی ہے۔ وہ یقیناً سمجھہ گئے۔ کہ ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس کائنات اور ممکنات کی خالق اور متصرف ہے۔ ہان فرقہ ناستک (دہریہ) خالق کا انکار کرکے کہتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہی ذرات جو قدیم سے ہین اپنے خواص سے یہ صورتین اور شکلین باترتیب اور بے ترتیب بناتے ہین اور پھر مدتہائے معینہ اور ازمنہ متعینہ کے بعد بگاڑتے ہین۔ اور کون و فساد ان ذرات مین سدا سے ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ مگر ان تغیرات اور تبدلات اور رنگ برنگ کے ادل بدل سے پتہ لگتا ہے۔ خاص حرکات سے کہ سکون ان ذرات کا سب حرکات لازمہ تغیرات سے اوّل اوّل ہے۔ پس پہلے پہل اس سکون سے ان کی حرکت کا محرک کوئی ضرور چاہیئے۔ اور محرک اگر کوئی ان کی اپنی ہی خاصیت ہے۔ تو وہ سکون کے بعد ہی کیون پیدا ہوئی۔ اور اس نے خاص وقت مین کیون ظہور کیا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ کچھہ مدت کے بعد وہ حرکت جو بالقوہ اور استعداد کے طور ان ذرات مین موجود ہے۔ بالفعل ظاہر ہو جاتی ہے پھر سکون جسے مانز پرلے یا آخرت کہتے ہین ہو جاتا ہے و علیٰ ہذا یون ہی ہوتا رہتا ہے۔ پس بجز خواص ذرات کوئی الگ خالق نہین ہے۔ تو ہم کہتے ہین۔ کہ جب حرکت کے پہلے سکون کا ہونا لازمی ہے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ سکون انادی اور قدیم ہے اور حرکت نوپیدا اور حادث ہے۔ پس نوپیدا حرکت کو اس ظہور حرکت سے پہلے کس چیز نے روکا ہوا تھا اور کس نے

اس وقت مین ظاہر کیا۔ اس حرکت کا ظاہر کرنیوالا ہی خدا ہے اور وہی خالق۔ ترکیب دینے اور تغیر و تبدل و صورت بنانے کو تحریکات لازم ہین۔

علاوہ ان دلائل اور علل کے جو مذاہب بیان کرتے ہین ضمیر کی شہادت بھی یہی ہے۔ کہ اس جہان کا خالق باصفات کاملہ موجود ہے۔ انسان مین بجز قوائے عقلیہ کے جو دماغ سے متعلق ہین قوائے روحانیہ بھی ہین جن کے آثار محبت غضب رشک۔ حسد۔ کینہ۔ میلان نفرت وغیرہ ہین۔ انہین قوائے روحانیہ کو ضمیر کانشنس .. .. قلب .. .. کہا جاتا ہے۔ جیسے قوائے عقلیہ کو عقل اور قوت استدلال اور تعلیل اور قوت بیان اور نطق بولتے ہین۔

ایمان اور مذہب کا تعلق قوائے روحانیہ سے اولاً بالذات ہے اور قوائے عقلیہ سے ثانیاً اور بالعرض یعنی اثبات مسائل مذہبیہ اور استدلال قوائے عقلیہ سے ہوتا ہے ملاء اعلے انبیاء اور اولیاء و اصفیاء کی روحانیت ہی اور لوگون سے بڑھکر ہوتی ہے۔ اور مہبط وحی بھی وہی قلب و روح اور اس کے قوائے روحانیہ ہوتے ہین۔

پس تسلی بخش اور تصدیق (سچ جاننا) سے علاوہ ایمان دینے والی دلیل جو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ثبوت دیتی ہے۔ وہ قوائے روحانیہ یا قلب کے ذریعہ اور وحی والہام کے وسیلے ہمین ملی ہے وہ ہستی اعلیٰ کا ایک اثر ہے۔ پہلے اثر کو جو مذکور ہوا فعل یا کام کہتے ہین اور اس اثر کو کلام جو وحی الہام کے نام سے موسوم ہوکر انبیاء کے زبانی ظاہر ہوتا ہے اور جیسے قدرتی افعال مصنوعی اعمال سے ممتاز باعلے امتیاز ہوتے ہین ویسے ہی بلکہ اس سے بھی اعلے درجہ پر الٰہی کلام وحی و الہام اپنے خواص سے مختص ہوکر مخلوق کے کلام سے پرلے درجہ پر بحیثیت عالیہ سرفراز ہوتا ہے۔ مثلاً کلام الٰہی مین انبائے غیب اور پیشگوئیان ہوتی ہین۔ جن کا مقابلہ اور مساوات نجوم اور سائنس اور جفر و رمل وغیرہ علوم مظنون کیا کرسکتے ہین کیونکہ سائنس و نجوم کی بعض پیشگوئیون کی بنا سلسلہ علت و معلول پر مبنی ہوتی ہے۔ سو اول تو علت و معلول کا سلسلہ تام ہی یقینی طور پر نہین ہوتا۔ اور اگر ہو بھی تو وجود علت یا معلول ہی ظنی طریقہ سے ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیشین گوئیان مشتبہ ہوجاتی ہین۔ اور اتفاقی باتون کا تو ٹھکانا ہی کوئی نہین ہوتا۔ مثلاً فلان سیارہ فلان برج

فلان منزل اور فلان ستارہ فلان مقام پر ہو تو یون ہوگا۔ کیونکہ اکثر اوقات اس طرح دیکھا گیا۔ ایسا ہی قانون رملون کا حال ہے۔ سب اتفاقی باتین ہین۔ ہان علم جفر جسکی بناء حروف سوال کے ادل بدل کرنے اور اون کے اعداد ابجدی سے اور پھر اپنے حروف بنانے پر ہے۔ گو یہ بھی کوئی پختہ قاعدہ قانون نہین ہوتا۔ اور رمل جو چند اشکال اور ان کے درجات ابیات پر مبنی ہے۔ اور عرفی نجوم وغیرہ فال ان سب کو اگر کسی نبی نے بوحی والہام .. استعمال کیا اور کوئی امر غیب دریافت کیا یا پیشگوئی کی تو وہ کلام من وراء حجاب ہے۔ اور انبیاء و رُسل کے بغیر اگر کسی نے یہ بطور قواعد علوم کے استعمال کیا تو واہیات مزخرفات اور بیہودہ گوئی مین داخل ہے۔ اور اسلام مین یہ گناہ کبیرہ بلکہ شرک و کفر کہلاتا ہے۔ اور عقل سلیم بھی اسے دھکے دیتی ہے پس کلام الٰہی جو بذریعہ نبوت پیغمبران خدا اور اولیاء اللہ بطور وحی والہام نازل ہوتا ہے۔ اور اس مین پیش گوئی متضمن اُمور موجبہ ہدایت انذار و بشارت اہل ایمان و اہل شرارت ہو۔ اس مین بلاشبہ اثبات ہستی اعلیٰ باریتعالیٰ ہوتا ہے کیونکہ جو اُمور کسی آیندہ زمانہ مین ہونے ہون اور ان کے اسباب و علامات موجود نہ ہون یا معلوم بعلوم متعارفہ نہ ہون۔ ان کی خبر دینا حیطہ قدرت انسان و احاطہ ادراک عالمیان سے باہر ہے پس یہ کلام متضمن پیشگوئی اپنے متکلم خداوند عالم قادر علیم حکیم سمیع و بصیر مالک نعیم و جحیم پر ایک بیّن دلیل اور بیّن استدلال ہے اور نیز اس مہبط کلام و وحی والہام کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ کہ مخبر صادق ہے کیونکہ ایسے وحی و کلام مین یہ باتین ہوتی ہین۔ کہ اس مخبر صادق کے متبعین پر میری رحمتین اور نعمتین اس دنیا مین بھی نازل ہونگی اور یہ تابعین دنیاوی عزت بھی پائین گے اور جاہ و جلال کے ارائک پر بٹھلائے جائین گے اور اس کے اعداء ذلت اُٹھائین گے اور ہم اس کے مومنین کے جنتی ہونے پر دنیاوی نُصرت سے اور کافرین اور اس کے مکفرین مکذبین کے جہنمی بننے پر دنیوی ذلت اور خواری سے مہر لگا دینگے۔

اتفاقیہ طور سے کسی قسم کا عزت پانا اور جاہ جلال کے نشان دکھانا یا کسی قوم کا ذلیل ہونا یا قدیمی عزت کا کھونا کوئی ثبوت حق باطل نہیں بن سکتا۔ مگر پیشگوئی کے موافق ایسا واقعہ ظاہر ہونا بیشک و شبہ حق باطل کا امتیازی نشان ہے۔ اور مخبر مدعی کے صدق کا صاف بیان ہے۔

یاد رہے کہ بعض خوابون کا سچا ہونا یا غیبی آواز پانا یا غنودگی کی حالت مین بعض مکاشفات کا صحیح ہو جانا صاحب خواب یا کشف کی کلی صدق .. .. یعنی اس کے ہر ایک دعوے کی سچائی پر گواہ نہین بن سکتا۔ کیونکہ عموماً بعض فاسقون فاجرون کے قوانین اور بعض کاہنون دیوانون مستانون کی باتین اور بعض وظائف خوانون یا مرتاضون کے مکاشفے درست نکلتے ہین چنانچہ اس زمانہ مین میڈم اور مسمریزم وغیرہ ایسے اُمور عجیبہ دکھاتے ہین۔ مگر ان مین سے اکثرون کی خبرین دروغ بیفروغ ہوتی ہین اور بعض میڈم اور معمول ہمنشین یا صحبتیون کے خیالات سے متاثر ہوکر ایسی خبرین دیدیتے ہین اقتداری پیشگوئیون کا ایسے مذکورین مین کہین نام و نشان نہین ہوتا ایک اور امتیاز یہی ان پیشگوئیون مین ہے کہ نبی کی پیشگوئی کی بناء ایمان و کفر کے متعلق ہوتی ہے اور دوسری پیشگوئیان دنیاوی مطالب کے متعلق مثلاً اگر قحط سالی کی پیشگوئی نجومی کرے تو اس کا تعلق کفر و ایمان سے نہین ہے اور اگر نبی یا خلیفہ نبی کرے تو اس مین یہ ہوتا ہے کہ اگر منکرین شرارت سے باز نہ آئے تو ان پر قحط کا عذاب آئیگا ہان اگر توبہ کرین تو پھر قحط نہ آئیگا اور فلان شریر اگر شرارت سے باز نہ آیا تو موت یا کسی سخت بلا مین گرفتار ہوگا بصورت توبہ و رجوع اس کو کوئی گرفت نہ ہوگی۔ نجومی وغیرہ مثلاً طبیب تو صرف یہ پیشگوئی کرسکتا ہے کہ یہ شخص فلان بیماری مین مبتلا ہونیوالا ہے یا چند روز کو مرنیوالا لیکن نبی یا ولی اس کے ابتلاء یا نجات پانیکو اسکی شرارت یا ایمان پر موقوف رکھیگا پس نبی کی پیشگوئی اقتداری ہوگی نہ اور لوگون کی۔ اور اکثر خوابون کا درست نکلنا ہی انبیاء و اصفیاء کی تصدیق پر شاہد ہے کیونکہ وہ اپنی روحانی قوت سے اخبار غیبی کے واقف ہوکر اس نبی کی بھی تصدیق کرین گے کہ جیسے ہمین سچی خوابین آتی ہین یا سچی آواز غیبی سنتے ہین۔ یا سچے خیالات اور مکاشفہ ہمین ہو جاتے ہین ایسے ہی ان لوگون کو ہو جاتے ہین فرق یہان یہ ہے کہ انبیاء کو بکثرت ایسے اخبار غیبی معلوم ہوتے ہین اور اقتداری بھی ہوتے ہین مگر ان میڈمون معمولون کے بعض اور وہ بھی غیر اقتداری یعنی جو بلائین ان کو کسی پر یا اپنے پر آتی نظر آئین تو ٹلتی نہین برخلاف انبیاء کے کہ ان کی دعا سے اکثر بلیات ٹل جاتی ہین پس اجابت دعوات بھی نبی کے صدق کا نشان ہے نیز یاد رہے کہ نبی یا خلیفہ نبی کی ہر ایک پیشگوئی پوری ہوکر رہتی ہے ہان کثرت وقوعات سے بعض امور ایمان بالغیب کے لحاظ سے قابل تاویل رکھے جاتے ہین تاکہ ایمان کی نعمت ایسی بے قدر نہ ہو۔ کہ کوشش بھی نہ کرنی پڑے ظاہر ہے کہ آفتاب یا کسی اور اظہر من الشمس اور ابرز من الامس چیز پر ایمان لانا کسی انعام کے لائق نہین۔ انعام تو جب ہی ملے کہ طالب ذرا مشکل سوال یا مسئلہ لاینحل کا حل اور انحلال کرے۔ یعنے جیسے مسائل علمیہ ذرا غیب مین ہوتے ہین اور قوی عقلی سے حل کئے جاتے ہین تو حل کنندہ کو شاباش یا انعام ملتا ہے ایسا ہی امور غیبیہ ایمانیہ کو اگر کوئی شخص دریافت کرے یعنے اللہ تعالیٰ کی ہستی علیٰ باصفات علیہ کا عرفان اس کے دلائل سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

"موت"

(تقریر بابو برکت علی صاحب احمدی بمقام شملہ)
گذشتہ اشاعت سے آگے

این خیال است و محال است و جنون۔ قرآن مجید میں روح اور ملائکہ کا لفظ متعدد جگہوں پر استعمال ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی کیفیت کچھ ملائکہ سے مشابہ ہے۔ مگر بعض مقامات میں روح کے معنے محض کلام الٰہی کے معلوم ہوتے ہیں مگر میں نے اپنی روزانہ تلاوت میں اکثر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کہیں موت کے وارد ہونے کو اخراج روح سے تعبیر کیا ہو۔ مگر مجھے تا حال کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا۔ بلکہ جہاں جہاں موت کا ذکر ہے اس کو لفظ وفات اور اس کے مشتقات سے ادا کیا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ روح کوئی ایسی چیز نہیں جو جسم میں جاگزین ہو اور اس کے خارج ہونے سے موت وارد ہوتی ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ قائم زندگی محض امر ربی ہے اور جب حیات کی حد ہو چکتی ہے۔ تو ملک الموت جو انسان کے ساتھ شامل ہے۔ جان قبض کر لیتا ہے۔

اینما تکونوا یدرککم الموت۔ ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ النساء۔ رکوع ۱۱۔ جہاں کہیں تم ہو۔ موت تم کو آئیگی خواہ تم بلند برجوں میں ہی کیوں نہ ہو۔ یوں تو الم نجعل الارض کفاتاً۔ احیاءً و امواتاً۔ (المرسلات رکوع اول) کے حکم سے ہر زندہ اور مردہ کے لئے یہی زمین کافی ہے مگر پھر بھی عوام الناس کے محاورہ کو مدنظر رکھ کر یہ بتایا ہے کہ خواہ انسان کہیں ہو اور اپنی طرف سے کیسی محفوظ جگہ اختیار کرے وہ موت سے بچ نہیں سکتا۔ جان قبض کرنے کے لئے کوئی ایسا مجسم اور ٹھوس وجود باہر سے نہیں آتا کہ وہ بند دروازوں میں یا قلعہ کی دیواروں میں نہ گھس سکے وہ تو وہیں ہے جہاں انسان ہے اور اجل مسمّی کے ختم ہونے پر وہیں اس کو قبض کر لیتا ہے۔

فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت۔ اللہ تعالےٰ جس نفس پر موت کا حکم دیدیتا ہے۔ اس کو واپس نہیں آنے دیتا۔ سبق القول منہ حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مجھ سے یہ قول ہو چکا ہے جس قریہ کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس پر حرام ہے۔ تحقیق وہ واپس دنیا میں نہیں آتے قیاساً بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس نفس پر موت وارد ہو چکی وہ پھر واپس آ جائے وہ تو مُردہ ہو چکا۔ اس میں جان باقی نہیں۔ جب تک جان باقی ہے تب تک اس کے زندہ ہونے کی اُمید ہے اور کوئی شخص کسی ترکیب سے جو وہ بھی حکم الٰہی سے ہے اس کو زندہ کر سکتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے یا زیادہ مدت کے لئے مگر جب موت ہو چکی تو پھر اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ موت کے بعد من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون۔ یوم حشر تک برزخ کی حالت رہیگی۔ وہ ایک پردہ ہے۔ انسان کو اس کی مدت محسوس نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے جب وہ قیامت کو اُٹھایا جائیگا تو اسے معلوم ہو گا کہ وہ گویا نیند سے اُٹھا ہے۔ اس برزخ کی حالت سے وہ پھر عالم ہوش میں نہیں آ سکتا۔ پس یہ قصے کہانیاں کہ کسی شخص نے موت کے بعد کے حالات کو دیکھا ہے یا وہ مرکر واپس آگیا ہے محض دہوکہ ہے۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں، جو میں نے پیشتر بیان کی ہے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے ایسا وجود نہیں۔ ان کی ایسی ہستی نہیں کہ وہ بھول جائیں۔ بھول کر کسی ایسے شخص کو موت دیدیں۔ جس کا وقت معینہ ختم نہیں ہوا اور بعد ازاں معلوم ہونے پر اس کو پھر دنیا میں بھیجدیں۔ اگر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے بھی غلطی کر سکتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی سبحانیت پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ ملائکہ کی نسبت قرآن مجید میں لکھا ہے کہ وہ جس کام پر مامور ہیں ہرگز اس کے بجالانے سے چوک نہیں سکتے۔ دنیا اور مافیہا کی طرف دیکھو اور کل کائنات کے وجود اور اس کے انتظام پر غور کرو۔ کیا وہ خدا جس نے یہ کارخانہ رچایا ہے اور ایسا عظیم الشان کارخانہ ہے کہ اس کی انتہا انسانی عقل و فکر سے باہر ہے کبھی غلطی کر سکتا ہے۔ اسکی نسبت ایسا گمان کرنا میرے خیال میں معصیت میں داخل ہے۔ یہ جہالت کے خیالات ہیں۔ کہ فرشتہ غلطی کر سکتا ہے۔ بحکم ربی اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ غلطی کرے۔

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً موجّلاً۔ (آل عمران۔ رکوع ۱۵) کوئی نفس اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ وہ ایک وقت ہے، جو مقرر ہو چکا ہے۔ انسانی تدابیر کوشش میں لگی رہتی ہیں مگر وہ تبھی تک کامیاب ہوتی ہیں۔ جب تک۔ موت کا وقت نہیں ہو پہنچتا۔ بچے جوان بوڑھے اپنے اپنے وقت پر اس جہان فانی سے گزرتے جاتے ہیں عام دنیا دار بھی۔ ڈاکٹر اور حکیم بھی اور برگزیدگان خدا۔ ہر شخص اپنے فہم اور ادراک کے مطابق علاج کرتا ہے۔ مگر ہمیشہ تو کامیاب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اور جن اسباب کے ذریعہ چاہتا ہے موت دیدیتا ہے۔ کوئی گر کر مرتا ہے۔ کوئی چوٹ سے کوئی ڈوب کر۔ کوئی لڑائی میں۔ کوئی بیمار ہو کر۔ غرضیکہ ہزارہا طریق سے انسان پر موت وارد ہوتی ہے ہزار کوشش کرو کوئی پیش نہیں جاتی۔ اور کبھی عقل اور دانش چھین لیتا ہے اور مناسب تدبیر سے روکے رکھتا ہے مجھے پھر اپنی لڑکی کی موت یاد آگئی اور اس کے تجربہ سے میرا ایمان اور پختہ ہو گیا ہے کہ سب کچھ حکم رب سے ہوتا ہے اور واقعی وقت موت مقرر ہوتا ہے۔ موت کے قریب انسان کی عادات میں عموماً کچھ تغیر واقعہ ہو جاتا ہے اور اس سے غیر معمولی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔ وہ او دیکھنے والے اس سے بے خبر ہوتے ہیں مگر موت کے نشانات اس کو مل جاتے ہیں۔ میری لڑکی کے لئے گھر میں قریب ایک ماہ سے یہ تجویز ہو رہی تھی کہ اس کو ارنڈ کے بیج کا جلاب دیدیا جاوے۔ مگر مجھے یہ نہیں سوجھی۔ کہ کسی اور واقفکار یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لوں تو پھر بھی ایک وقت تک عقل پر پردہ پڑا رہا کہ حالت نازک ہو گئی ہے۔ اور میں کسی تجربہ کار ڈاکٹر کو بلاؤں۔ حال پرسان اور دیکھنے والوں نے کوئی تجویز پیش نہیں کی کہ جلدی یہ یا وہ تدبیر کرنی چاہیئے حتےٰ کہ زہر اس کے معدہ میں اثر کر گیا اور سب تدبیریں اور علاج او ہو رہے رہے اور موت نے اس کو آخر آن لیا کسی وقت خیال آتا ہے۔ کہ حالت قابل علاج تھی۔ مگر غلطیوں اور لاعلمی کی وجہ سے نوبت باین رسید۔ مگر جب غور کیا جاتا ہے کہ آخر کیا باعث ہوا کہ غلطی ہوئی اور بعد ازاں کوئی تدبیر بہتری کی نہ سوجھی تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کی عمر ہو چکی تھی۔ ورنہ ضرور کوئی سبب اس کے بچنے کا پیدا ہو جاتا۔ کیا ڈاکٹروں اور حکیموں کے بچے نہیں مرتے۔ مرتے ہیں۔ پس ہماری غلطی اور نا واقفی موت کا محض بہانا تھا۔ اس کے متعلق [illegible] ایک اور بات یاد آگئی ہے۔ وہ یہ کہ موت سے قدرے پہلے اس کو نسین سنائی گئی تھی اور وہ ایسی دہیمی آواز سے بلکہ بالکل منہ میں پڑھی گئی تھی۔ کہ دیگر پاس بیٹھے ہوئے

لوگوں کو سنائی نہین دیتی تھی۔ اس سے پیشتر ہی اس کے قوت سمع اور بصر مین کمی واقع ہو گئی تھی۔ ہماری آواز کو وہ سُن نہین سکتی تہی اور اس کا جواب دیتی تہی۔ کچھ عرصہ پہلے قدرے طاقت کی حالت مین وہ کہہ چکی تہی کہ میری آنکھون کے آگے اندھیرا آتا جاتا ہے اور کچھ دکھائی نہین دیتا۔ ایسی حالت مین جب یقین تہی جا رہی تہی تو واللہ اعلم۔ وہ کون سا موقع تھا کہ وہ منہ کی طرف دھیان کرکے مسکراتی۔ خدا جانے کہ وہ مسکرانا کس وجہ سے تھا مگر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے نزدیک انسان کو وہ وقت یاد ہوتا ہے اور ضرور وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شخصی موتون مین سے ایک موت کسی کامل برگزیدہ خدا کی بددعا سے ہوتی ہے اور ایک مباہلہ مین اس کے مقابلہ پر آنے سے۔ قرآن شریف مین اسی قسم کی اموات کا بھی ذکر ہے مگر اسلام وہ دین ہے کہ وہ اور مذاہب کی طرح یہ نہین کہ قصہ کہانی رہ گیا ہو بلکہ وہ ایک زندہ مذہب ہے اور اسکی صداقت کے نمونے ہر زمانے مین موجود ہوتے ہین فی زمانہ بھی ایک شخص انبیاء اور مرسلین کی صفات والا موجود ہے۔ اور اس کی ذات سے اس قسم کی موتین واقع ہوئی ہین۔ مثلاً لیکھرام آریہ۔ عبد اللہ آتہم عیسائی۔ مولوی اسمٰعیل علی گڑہی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہم۔ اس کی بددعا سے اور اس کے ساتھ مباہلہ کرنے سے مرنے کی یادگار ہین۔ معترض کہتا ہے۔ کہ جب موت مقدر ہے۔ تو کسی کا مرنا دوسرے کی صداقت کی دلیل کیون کر ٹھہر سکتا ہے اس مین شک نہین کہ موت سب کے لئے مقدر ہے اور کوئی اس سے بچ نہین سکتا۔ بلکہ وہ شخص خود بھی آخر مرنے والا ہے مگر جب ہم متواتر دیکھتے ہین۔ کہ مباہلہ مین آنیوالا ضرور ہلاک ہوتا ہے اور اس کی بددعا خالی نہین جاتی۔ تو لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی بددعا کا کبھی خالی نہ جانا اور ہر شخص کا جو مباہلہ مین اس کے مقابل آکے ہلاک ہونا محض اتفاق نہین ہو سکتا۔ اتفاق تو اُسے کہتے ہین کہ تُکا ہے ایک واقعہ پیش آئے اور تُکا ہے نہ آئے۔ مگر جب کوئی وار خالی نہ جائے۔ تو اسکو اتفاق نہین کہہ سکتے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے دعوے مین صادق ہے اور جو مرتا ہے وہ ضرور غلطی کی حالت مین مرتا ہے

شخصی اور قومی اموات مین سے ایک کفر اور شرک کی حالت مین مرنا ہوتا ہے۔ اور ایک فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتٰباً موجلا۔ ومن یُرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا۔ ومن یُرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشٰکرین۔ ع (آل عمران۔ رکوع ۱۵)

کوئی شخص بلا اذن آلہی نہین مرتا اور وہ ایک وقت مقرر ہے اور جو ثواب دنیا چاہتا ہے ہم اس کو وہی دیتے ہین اور جو ثواب آخرت چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہین اور ہم جلدی شکر گزارون کو بدلا دینے والے ہین۔ پھر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ موت تو مقدر ہے مگر باذن آلہی انسان زندگی کی حالت مین ثواب دنیا یا ثواب آخرت کا وارث ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی حالت مین مرتا ہے اور کوئی کسی حالت مین۔ زندگی کی حالت مین اختیار خداداد سے وہ نیکی یا بدی کا ذمہ وار ہوتا ہے اور اسی حالت مین اس کی موت ہوتی ہے۔ مگر ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون۔ البقرہ۔ رکوع ۱۵۔ ان لوگون کو جو اللہ کے رستہ مین قتل ہو جائین۔ مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہین۔ لیکن تم شعور نہین کرتے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاءٌ عند ربہم یرزقون۔ الخ آل عمران۔ رکوع ۱۷۔ ان لوگون کو جو اللہ کے رستہ مین قتل ہو جائین مردہ مت گمان کرو۔ بل اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی زندہ ہین ان کو رزق ملتا ہے۔ ان آیات سے بخوبی واضح ہے کہ موت فی سبیل اللہ حقیقی زندگی ہے کیونکہ یہ ایسی موت ہے کہ اس کے نیک ثمرات قائم رہتے ہین اور جیسا انسان یہان خوش و خرم ہوتا ہے وہی حالت خوشی اور خرمی کی اس کے ساتھ قائم رہتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ہان سے اس کو اور انعامات ملتے ہین۔ اس موت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ ضروری نہین کہ انسان جہاد مین مارا جائے بلکہ خواہ کسی طرح مارا جائے یا مرے۔ موت اس کی فی سبیل اللہ ہو یعنے اسلام کی حالت مین ہو یہی شہادت ہے۔ بیماری سے مرے۔ وبا کے جھونکے مین آکر مرے۔ کسی کے مارے سے مرے۔ مگر ایمانی حالت مین مرے۔ پس یہی شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم الخ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ وہی صدیق ہین اور وہی اللہ کے نزدیک شہید ہین۔ پس مرتبہ شہادت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہین کہ موت کا کوئی ایسا وسیلہ تلاش کیا جائے کہ کسی کافر یا مشرک کے ہاتھ سے قتل ہو بلکہ اپنے ہر عقیدہ مین اور ہر فعل مین رضائے مولا کو مد نظر رکھے اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ اور عمل کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو۔ تو وہ اس کے لئے شہادت ہے یہ خیال جہالت کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام واللہ یعصمک من الناس کے وعدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوئے اور آپ کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اور سب مراتب تو آپ کو ملے مگر شہادت کا مرتبہ نہ ملا اور اس کے لئے آپکے نواسے کو شہید قائم کرکے وہ شہادت آپ کی طرف منسوب کی جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ لاریب شہید ہوئے۔ مگر حضور سرور کائنات کا خاتمہ بھی تو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت پر ہُوا۔ بلکہ ایسی شہادت تو کسی فرد بشر نے قائم کرکے نہین دکھائی اور نہ ممکن ہے۔ کیونکہ سب فضیلت کے مدارج آپ کی ذات مین کمال پر پہونچ چکے اور شہادت کا مرتبہ بھی اب صرف آپ ہی کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ پس آپ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہین شہادت کا مرتبہ نہین ملا سخت جہالت ہے بلکہ مین تو کہونگا کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے عقیدہ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایمانی موت کو شہادت قرار دیا ہے اسی لئے حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے۔ کہ ایماندار شخص جو وبا کے جھونکے مین آکر مرجاتا ہے وہ بھی شہید ہے وبا ایک عذابی موت ہوتی ہے پس جسطرح جہاد کی لڑائیون مین مرکر جو مومن کفار کے لئے عذاب کے رنگ مین پیش آتی تھین شہید کہلائے اسی طرح جو مومن وبا سے مرے شہید ہے۔ ایمانی حالت پیدا کرو۔ پھر خواہ موت کسی طرح سے واقع ہو وہ شہادت ہے۔ البتہ یہ حالت پیدا کرنا بھی کچھ اپنے بس کی بات نہین اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ مین ایسے وسائل رکھ دیئے ہے کہ ایمان آزمایا جاتا ہے۔ ایک ہم کم نصیب ہین کہ اپنے اخلاق تک درست نہین کر سکتے اور ایک ایسے بھی ہین جنھون نے ایمان پر جان قربان کر دی۔ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا واقعہ کابل مین۔ وہ حضرت امام علیہ السلام سے وعدہ کرکے جاتے ہین کہ مین حتے الوسعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ وطن جاتے ہین تو ان کو اس عقیدہ کے باعث کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہین۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہین اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہین۔ کفر کا فتوے دیا جاتا ہے اور ان کو سنگساری سے قتل کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے قتل سے پیشتر ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان عقائد سے باز آ جاوین تو ان کو بڑے اعزاز سے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر وہ دین کے مقابلہ مین کسی قسم کی موت سے ہراسان نہین ہوتے اور سنگسار ہونے کو قبول کرتے ہین۔ کیا یہ شہادت نہین حقیقی شہادت یہی ہے اگر یہ شہادت نہین تو اور کوئی شہادت ہو ہی نہین سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان مین ثابت قدم رہین۔ آمین۔

قومی اموات کئی طرح سے واقع ہوتی ہین۔ وبا سے

زلازلے - مینہ - اندہیری سے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن شریف نے شہادت دی ہے۔ کہ قومی اموات عموماً فسق و فجور کے باعث عذابی رنگ میں ہوتی ہیں اور خصوصاً اس وقت جبکہ کوئی منذر من اللہ قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوا اور لوگ اس کی تکذیب کریں۔ کتاب اللہ میں قوم نوح - قوم عاد و ثمود کا ذکر اور بعض دیگر اقوام کا ذکر پڑہو۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مرسلین کی تکذیب کے باعث قوم پر عذاب ضرور آتا ہے اور وبا سے - زلزلہ سے یا مینہ - اندہیری سے ہلاک کردے جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی دیکھو۔ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے لئے مامور ہونے کا دعوے کیا ہے بعد از تبلیغ اس نے انذار سنا دیا۔ لوگوں نے تکذیب کی۔ آخر عذاب قومی مختلف رنگوں میں ظہور پذیر ہوا۔ طاعون - زلزلہ قحط - سب عذاب کے نشانات ہیں۔ یہ سب اس کے دعوے کے بعد اور اس کے انذار سنانے کے بعد ظاہر ہوئے۔ پس ضرور ہے کہ اس کی تکذیب کے باعث ہیں۔ طاعون - زلزلہ - قحط ہمیشہ سے دنیا میں آتے رہتے ہیں۔ مگر جن انبیاء و مرسلین کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کیا ان سے پہلے یہ حادثے نہیں ہوئے تھے ضرور ہوئے تھے۔ پس جن وجوہات سے اس وقت ان کو عذاب قرار دیا گیا اور ان کی تکذیب کا باعث ٹھیرایا گیا۔ انہی وجوہات سے یہ عذاب میں داخل ہیں اور حضرت میرزا صاحب کی تکذیب کے باعث ہیں۔ وہ کہتا ہے اور بڑے زور سے منادی کرتا ہے کہ اب بھی اگر لوگ فسق و فجور سے باز آجاویں اور میری تکذیب نہ کریں۔ استہزاء اور مذاق چھوڑ دیں اور دشنام دہی سے پرہیز کریں تو یہ عذاب ٹل سکتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ اگر لوگ اپنے اعمال کو درست کرلیں تو مجھے کیا پڑی کہ میں ان کو عذاب میں گرفتار کردوں۔ پس اگر لوگوں کو یہ یقین نہیں آتا کہ یہ عذاب ان کی تکذیب کے باعث ہیں۔ تو وہ نہیں کے نسخہ پر عمل کرکے دیکھ لیں۔ ان کا تو کچھ بگڑتا نہیں بلکہ ان کا فائدہ ہے اور ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ارشاد خداوندی ہے۔ یہ غلط نہیں ہوسکتا پس جب یہ ارشاد خداوندی ہے اور ایک مرسل من اللہ بھی موجود ہے تو اب کیونکر شک ہوسکتا ہے۔ کہ وہ کاذب ہے۔ دنیا نے طاعون زلزلوں اور قحط کو عذاب تسلیم کیا ہے اور قرآن شریف نے بھی یہی شہادت دی ہے۔ کہ اس قسم کی قومی موتیں عذاب ہوتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ جب تک ہم اپنے کسی بندہ کے ذریعہ حجت قائم نہ کریں۔ ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے تو پس اس وقت جب ایک شخص دعوے کرتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے تو اب

اس کی صداقت میں ہرگز شک نہیں ہوسکتا۔ اس مسئلہ پر مختلف پہلوؤں سے آئے دن بحث رہتی ہے۔ اس لئے اس پر زیادہ خامہ فرسائی کرنا محض مضمون کو طول دینا ہے۔

اب ایک بات یہ سوچنے کے قابل رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے موت انسان کے ساتھ کیوں لگا دی ہے۔ مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک دفعہ یہ فلسفیانہ جواب دیا تھا۔ کہ ہر ایک چیز چاہتی ہے۔ کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسی طرح میں بھی لا انتہا بن جاؤں۔ پھر جب وہ بڑہنا چاہتی ہے اور اپنی حد سے بڑہنے لگتی ہے تو اس کی زیادتی کو نابود کیا جاتا ہے اور اس کے صرف وہی اجزا باقی رکھے جاتے ہیں۔ جو اس کی تخم ریزی کے لئے باقی رہ سکیں۔ تاکہ اس کا نام و نشان دنیا سے نابود نہ ہو جائے۔ یہ جواب عجیب اور قابل قدر جواب ہے، مگر قرآن شریف نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت ط ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ ط والینا ترجعون۔ (الانبیاء رکوع ۳)

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم تمہیں (تمہاری) شر اور خیر سے جو ایک فتنہ ہے۔ آزمائیں گے اور تم نے ہماری جانب ہی رجوع کرنا ہے۔ میں نے تمہاری شر اور خیر اس واسطے کہا کہ اللہ تعالےٰ تو پاک اور قدوس ہے اور عین خیر ہی خیر ہے۔ اس کے لئے کوئی شر نہیں ہوسکتی۔ پس خیر و شر ہمارے ہی واسطے ہے اور اس میں ایک آزمائش مقصود ہے، اللہ تعالیٰ کو ایسی باتوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ احتیاج سے بری ہے۔ مگر اس نے اپنی مرضی سے ایسا قانون رکھا ہے اس میں کسی کو چون و چرا کہنے کا حق نہیں۔ بچے جوان بوڑھے مرتے ہیں۔ انسان اس سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ دوسرے کی موت کو دیکھ کر اپنے لئے سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کو ہمدردی - محبت - الفت دکھانے کا موقعہ ملتا ہے اور دنیا کی ناپائیداری کیطرف غور کرکے اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کا فکر ہوتا ہے۔ اس کے قریبی رشتہ داروں کو ان مشترکہ فوائد کے علاوہ صبر کا سبق ملتا ہے اور دوستوں ہمسایوں کی ہمدردی کے موازنہ کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے وہ اپنے لئے کئی نوع کے سبق حاصل کرسکتے ہیں۔ جو شخص دوسرے کی موت کو دیکھ کر کوئی عبرت نہیں پکڑتا اور اس سے کوئی سبق نہیں سیکھتا وہ خسارہ اٹھانے والا ہے۔

دوسرا جواب قرآن شریف نے یہ دیا ہے۔ خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً - اس نے (اللہ تعالیٰ) موت اور حیات اس لئے لگا دی ہے۔ تا دیکھے کہ تم میں سے نیک اعمال کون کرتا ہے۔ پہلے جواب میں بچوں جوانوں بوڑہوں سب کی موت آجاتی ہے۔ مگر اس جواب میں صرف ان کی موت مدنظر ہے۔ جو ذی عقل اور ہوش سنبھال کرتے ہیں وہ نیک و بد میں تمیز کرنے کا مادہ رکھتے ہیں۔ ان میں نیک و بد تمیز کرنے کی قوت کا ہونا اس امر واقعی کی شہادت ہے۔ کہ وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے۔ گو سوشیل انتظام قائم رکھنے کے لئے یہاں ہی قانون بنے ہوئے ہیں اور ان کی خلاف ورزی سے سزائیں ملتی ہیں اور ان پر عمل کرنے سے بہت اوقات انعامات بھی ملتے ہیں مگر اس کا فیصلہ کون کرسکتا ہے کہ وہ قانون حقیقی ہیں اور وہ سزائیں حقیقی ہیں اور پھر جو درپردہ بدیاں اور شرارتیں ہوتی ہیں۔ ان کا انسداد کچھ نہیں وہ واضعان قانون کے علم میں نہیں آتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دنیا تو ایک فریب کی ٹٹی ہے اور حقیقت ضرور کسی اور وقت کھلے گی اور وہ موت کے بعد کا وقت ہے پس ضرور یہاں کے افعال کی پرسش موت کے بعد ہوگی اور ان کے مطابق انسان جزا اور سزا بھگتے گا اور یہ سچ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حیات اور موت اسی لئے پیدا کی ہے تاکہ دیکھے کہ نیک اعمال کون بجالاتا ہے۔

میں نے پیشتر بیان کیا ہے۔ کہ ایک موت ہے، جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندگی ہے۔ پس عقلمند انسان کو بھی موت حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ شہادت کی موت ہے۔ یعنے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر موت ہو - یاایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو۔ جب وہ تمہیں اس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہیں زندگی بخشے۔ یہ روحانی زندگی ہے۔ اس میں جب تم مر بھی جاؤ گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک زندہ ہوگے۔ ثواب پاؤ گے طرح طرح کی نعمتیں پاؤ گے۔ خوش و خورم رہو گے اور کبھی بھی اس حالت سے نہیں گرو گے۔ وہ رسول جس کو یہ خطاب کیا گیا ہے۔ دنیا میں بجسم عنصری موجود نہیں۔ مگر وہ زندہ رسول ہے۔ کیونکہ اس کے انوار و برکات قیامت تک قائم رہنے والے ہیں۔ اس کی تعلیم پر چل کر جو اللہ تعالیٰ سے حاصل کرکے اس نے دنیا میں قائم کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے خلیفے مبعوث ہوتے رہیں گے۔ وہ اس کا بروز ہیں اور اسی تعلیم کو پھیلانیوالے ہیں اور ایک معنوں میں ان کی تعلیم اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اس وقت بھی ایسا ہی ایک خلیفہ موجود ہے۔ جو بروز

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کی تعلیم گویا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ پس اگر حیات ابدی چاہتے ہو۔ وہ حیات چاہتے ہو۔ کہ جس میں خیر ہی خیر ہے اور شر کا نام نہیں اور وہ حیات چاہتے ہو۔ جو کبھی منقطع ہونے والی نہیں۔ تو اس حکم خداوندی کے ماتحت ہو جاؤ۔ اس کی آواز کو سنو اسکی تعلیم پر کاربند ہو جاؤ۔ باقی سب رستے نجات کے بند ہیں۔

میرا مضمون ختم ہو چکا اور میں امید کرتا ہوں کہ مختصر ا میں نے موت کے سب پہلوؤں پر بحث کردی ہے۔ مگر ایک بات اور عرض کرنی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ مضمون نویسی اور اس کے سننے سے صرف یہ مدعا مد نظر نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ایک نے سنایا اور دوسرے نے سن لیا اور بس۔ بلکہ اپنے خیالات میں اور اعمال میں ترقی کرنی چاہیئے۔ ہر بات قدم آگے بڑھانا چاہیئے۔ محض یہ خیال کرنا اور کہدینا کافی نہیں۔ کہ میں جس لائق ہوں۔ وہ کر رہا ہوں۔ بلکہ ہمیشہ زیادہ لائق بننے اور زیادت لیاقت کے کام کرنے کے سعی کرنی چاہیئے۔ یہ کوئی شخص خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اب سعی کی حد اس کے واسطے ہو چکی۔ بلکہ جو شخص نیکی کے پہلو کو اختیار کرے۔ اس کو لازم ہے کہ نظر اوپر کی جانب رکھے اور ترقی میں کوشان رہے۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے۔ ولا تدع مع اللہ الٰھاً اٰخر۔ لا الٰہ الا ھو۔ کل شیءٍ ھالکٌ اِلّا وجھہٗ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ القصص۔ رکوع ۹۔

اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا سب چیزیں ہلاک ہونیوالی ہیں۔ حکم اسی کا ہے۔ اور اسی کی طرف تم نے لوٹنا ہے۔ عبادت کے لائق وہی ذات پاک ہے۔ اس کے سوائے سب چیزیں ہلاک ہونے والی ہیں۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق نہیں۔ پس اور کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ دو اور ہر حالت میں اسکی رضا کو مقدم کرو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی رضا پر چلنے والے ہوں۔

مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محرم کا مہینہ ہے اور مرثیے بہت پڑھے جا رہے ہیں
یہ مرثیہ بھی موجب دلچسپی ناظرین ہوگا۔

جب حضرت عیسیٰ نے کیا کوچ جہان سے۔
اور داخل جنت ہوئے وہ عزت و شان سے
ممتاز ہوئے رحمت و انعام نہان سے
جاری تھی یہ آواز فرشتوں کی زبان سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
تبلیغ کو پورا کیا اور مر گئے عیسیٰ

مریم کا پسر عیسیٰ نبی صاحب انجیل
مامور خدا راہ نما مہبط جبریل
مشغول شب و روز بہ تسبیح و بہ تہلیل
مبعوث ہوئے حق سے پئے قوم سرائیل
افسوس کہ اس قوم سے دو فرقے بنے
از حد ہوئی رنج اس کہ عدوان احد نے

توریت میں لکھا ہے جو لکڑی پر مریگا
ملعون ہے فاسق وہ جہنم میں گریگا
اور جھوٹا نبی قتل کی تکلیف سہیگا۔
اللہ اوسے داخل جنت نہ کریگا
ملعون کو فاسق کو کبھی رفع نہ ہوگا
دوزخ کا عذاب اوس سے کبھی دفع نہ ہوگا

کم بختوں نے اس زعم سے عیسیٰ کو ستایا
مظلوم پہ الزام بغاوت کا لگایا
منصوبے سے کئے رنج دئے قید کرایا
مظلوم نے بصد عجز سخن لب پہ یہ لایا
مولا تو مجھے موت صلیبی سے بچانا
نبیوں کی طرح اپنی طرف مجھ کو اٹھانا

آئی یہ ندا اے میرے پیارے میرے عیسیٰ
انی متوفیک نہ کر فکر تو اصلا
یعنے تو نہ مردودوں کے مارے سے مریگا
ہم خود طبعی موت سے ماریں تو ہے زیبا
پر تجھ سے ابھی کام بہت لیویں گے پیارے
جب ماریں گے تب رفع بھی تجھ کو دیں پیارے

جب کان میں آئی یہ ندا دلکش و پیاری
بس سنتے ہی خوش ہو گیا وہ عاشق باری
اور عجز سے سجدہ میں جھکا وہ [illegible] باری
[illegible] جمع ہوئے تھے فرقہ ناری
جس وقت کہ مظلوم کو زندان سے نکالا
وہ ظلم کئے جس سے زمین تھی تہ و بالا

مردودوں نے مظلوم کو بیکس کو ستایا
ملعون کہا جبر کیا رحم نہ کھایا
بے درد[illegible] نے بیرحمی سے لکڑی پہ چڑھایا
خالق نے مگر موت صلیبی سے بچایا
گو سینوں سے [illegible] چور کیا تھا
دشمن نے گمان قتل سے مسرور کیا تھا

القصہ بفضل و کرم خالق یکتا
کفار کے حملوں سے بچے حضرت عیسیٰ
زخموں پہ لگایا جو گیا مرہم عیسیٰ
اچھے ہوئے سب زخم تو پھر حکم یہ پہنچا
کشمیر میں اب جاؤ کہ وہ حکم خدا ہے
اس فرقہ [illegible] راہ تیری تکتے ہیں پیارے
تم جاؤ کہ وہ یاں نہیں آ سکتے ہیں پیارے

یہ سنتے ہی باندھی کمر ہمت مردان
ہمراہ لیا ماں کو کیا سفر کا سامان
اللہ کی عنایت سے باعزت و باشان
کشمیر میں آئے پئے تبلیغ نمایان
پہنچا دئے احکام خدا فرقہ [illegible] تک
زندہ رہے بس ایک سو بیس برس تک

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

---

۱۲۶ عقیقہ کی نسبت سوال ہوا۔ کہ کس دن کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔ ساتویں دن۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر جب خدا توفیق دے۔ ایک روائیت میں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ چالیس سال کی عمر میں کیا تھا۔ ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہیئے جب تک قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہوں

۱۲۷ پل پایوں کے بیچ میں کھڑے ہونے کا ذکر تھا۔ کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا اضطراری حالت میں تو سب جائز ہے۔ ایسی باتوں کا چنداں خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خدا کی رضا مندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے۔ ان باتوں کی طرف کوئی خیال نہیں کرتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

(وتعاونوا علی البر والتقوٰی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے سنہ ء کے جلسہ سالانہ اور پھر سنہ ء کے سالانہ جلسہ میں تحریک کی گئی مگر اثنائے سال گذشتہ میں کوئی تحریک منجانب منتظمین بعض وجوہات کے سبب سے نہیں ہو سکی جس میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ تعمیر مسجد کا کام مقدم تھا جو احباب گذشتہ [illegible] میں کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ میں تشریف رکھتے تھے [illegible] وضاحت کے ساتھ یہ ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ اب عمارت مدرسہ کا جلدی باہر شروع ہو جانا از بس ضروری ہے چنانچہ سب احباب نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کیونکہ بہت سی احمدی انجمنوں کے پریزیڈنٹ و سکرٹری صاحبان اس کانفرنس میں شامل [illegible] لہذا ان وجوہات کے اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں [illegible] کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مجلس معتمدین نے انہی وجوہات کی بنا پر اس امر کو ضروری کہا ہے۔ کہ عمارت کا کام مارچ میں شروع ہو جانا چاہیئے اور مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں مجلس کیطرف سے جناب کی خدمت میں چندہ کے لئے چند تجاویز پیش کروں اور اسی مجلس کی طرف سے جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ان کاموں کے سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا ہے یہ عرض کروں کہ آپ اپنی پوری ہمت اور مستعدی سے ان امور پر خود توجہ کریں اور اپنے احباب کو توجہ دلائیں اور ان [illegible] کو بہت جلد عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

بذریعہ بجٹ اخراجات یہ بات جناب کے علم میں آچکی ہے کہ اس سال کے لئے مجلس معتمدین نے پینتیس ہزار روپیہ عمارت مدرسہ بورڈنگ ہوس پر خرچ کرنا منظور کیا ہے۔ اور اس قدر میں اب عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اس پینتیس ہزار میں سے مجلس کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری رقم جمع کرنی ہے اور اس کے لئے مجلس خدا کے فضل پر بھروسہ کرتی ہے اور آپ صاحبان کی ہمت اور دین کے لئے جوش اور سرگرمی کو دیکھ کر یقین واثق رکھتی ہے۔ کہ اس رقم کا جمع ہو جانا کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے۔ اگر انجمنوں کا پورا نظم ہوتا اور کل ممبران کے نام باقاعدہ رجسٹرات میں آگئے ہوتے۔ تو میں اس وقت پنجاب میں ہی پینتیس ہزار نہیں بلکہ [illegible] کے لئے تحریک کرتا مگر چونکہ ابھی تک یہ انتظام ناقص ہے اس لئے ابھی تک انہی چند احباب تک یہ تجاویز محدود رہینگی۔ جن کا ہمیں علم ہے مگر جہاں تک میرا تجربہ بتاتا ہے ایسے احباب کی تعداد بھی تھوڑی نہیں اور اسی تعداد کو مدنظر رکھکر میں ساری جماعت میں چالیس ہزار روپیہ چندہ کے لئے تحریک کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں جنکو اس سلسلہ سے تعلق ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر پوری توجہ فرما کر اس روپیہ کو اختتام سال سے پہلے پہلے [illegible] سے انشاء اللہ فراہم کر دیں۔

البتہ [illegible] اگر یہ تجویز پیش کرتا کہ ہمارے تمام احباب ایک ایک [illegible] آمد یا تنخواہ اس چندہ میں دیدیں تو مناسب نہ ہوتا [illegible] بھی جو محض قومیت کے لئے اور دنیوی بہبودیوں اور اغراض کو مدنظر رکھکر جوش کا کام کرتے ہیں۔ اس قسم کے مطالبات [illegible] کئے جاتے ہیں اور وہ پورے بھی [illegible] پیش [illegible] مطالبہ اس قوم سے کیا جاوے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور جو اپنے مولیٰ کی رضا اور اپنی [illegible] خوشنودی کے لئے مال ہی نہیں بلکہ جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اکثر حصہ اس جماعت کا جیسا کہ الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے غرباء میں سے ہے اور علاوہ ازیں مستقل طور پر جس قدر چندہ خدمت دین کے مختلف پہلوؤں میں ہماری قوم دیتی ہے اسکی نظیر دوسری قوموں میں کم ہے اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مستقل [illegible] چندوں میں کسی قسم کا فرق نہ آوے اسلئے بھی میں اس مطالبہ کو کسی قدر ہلکا کرکے پیش کرتا ہوں۔ میری درخواست جس کو میں آپ صاحبان کی خدمت میں غور کے لئے اور عمل میں لانے کے لئے پیش کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ جو احباب پچاس روپے ماہوار یا اس سے زیادہ آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کا نصف اور جو اس سے کم آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کی ایک تہائی تعمیر مدرسہ کے لئے دیں اور اس رقم کو بھی اس طرح ہلکا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو احباب کافی گنجائش یا وسعت نہیں رکھتے وہ اس رقم کو دو قسطوں میں یا تین قسطوں میں یا زیادہ سے زیادہ چار قسطوں میں ادا کردیں اور اس طرح اگر پہلی قسط فروری کے اخیر یا مارچ کے شروع میں وصول ہو جائے۔ تو کل روپیہ جون تک یعنی پہلی ششماہی کے اندر اندر وصول ہو سکتا ہے میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ ہزار آدمی ہمارے اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ اللہ کی سبیل [illegible] والا [illegible] جن تک ہماری یہ تحریک پہنچ سکتی ہے اور اگر ان بارہ ہزار دوستوں کی اوسط آمد دس روپے ماہوار بھی لی جاوے اور یقیناً اس سے کم اوسط نہیں ہو سکتی تو کل آمد کی ایک تہائی چالیس ہزار روپیہ ہوتی ہے اسی بنا پر میں نے چالیس ہزار روپے کے لئے یہ تحریک کی ہے گو میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پورا عمل ہو تو اس سے بہت زیادہ روپیہ آسکتا ہے جو محل نہیں بلکہ کالج کی عمارت اور کالج کے اخراجات کے چلانے کے لئے بھی کافی ہو۔

اس تجویز کے علاوہ ایک تجویز میں بھی پیش کرنی چاہتا ہوں۔ جسکی غرض یہ ہے کہ اس وقت جس قدر زیادہ چندہ وصول ہو سکے اسی قدر سہولت اور کم خرچی عمارت کے بننے میں ہوگی وہ تجویز یہ ہے۔ کہ جو احباب اپنا کچھ روپیہ جمع رکھتے ہیں وہ مدرسہ کی زمین پر اپنے اپنے خرچ سے ایک یا ایک سے زیادہ جیسی استطاعت ہو کمرہ بنوائیں اور یہ تمام کمرے مدرسہ کے پاس کرایہ پر رہیں پھر جب خدا تعالیٰ اس قدر روپیہ اس فنڈ میں ہم پہنچادے کہ اصل لاگت ان کمروں کی مالکوں کو واپس دے دیجاوے اسوقت مدرسہ کی ملکیت میں آجاویں۔ اس کے لئے میں اس وقت کوئی صحیح تخمینہ نہیں کر سکتا کہ کس قدر خرچ ایک کمرہ پر ہوگا مگر غالباً چھوٹے کمروں پر فی کمرہ بارہ سو روپیہ اور بڑے کمروں پر فی کمرہ دو ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ جن کا کرایہ علی الترتیب چھ روپیہ اور دس روپیہ ماہوار ہوگا۔ اگر خرچ کم یا زیادہ ہوا تو اسی نسبت سے کرایہ بھی کم یا زیادہ ہوگا۔ جو احباب چاہیں الگ کمرہ بھی [illegible] کہ دو یا تین دوست ملکر ایک کمرہ بنوا دیں چونکہ یہ انجمن ایک رجسٹرڈ [illegible] ہے اس لئے ہر قسم کا باقاعدہ معاہدہ ایسے معاملات میں ہو سکتی ہے اور جو احباب اس طرح روپیہ صرف کرینگے انکو علاوہ منفعت حاصل ہونے کے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک دینی کام میں مدد ہوگی اور وہ مستحق ثواب ہوں گے اور ان کا روپیہ ایک طرح کی جگہ جمع بھی پڑا رہیگا جسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے جو احباب ایسے طور پر اپنے سرمایہ کو لگانا چاہیں وہ [illegible] خط و کتابت کریں اور اگر کوئی شرائط اپنی طرف سے پیش کرنا چاہیں۔ تو وہ بھی تحریر فرماویں مجلس ایسی شرائط پر [illegible] غور کرنے کو اور اس تجویز سے فائدہ اٹھانے اور اپنے احباب کو فائدہ پہنچانے کو طیار ہے۔

اس تحریک سے پہلے بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جماعت غریب اور کمزور ہے اس لئے زیادہ روپیہ کی تحریک نہیں ہونی چاہیئے اور دوسری طرف قحط بھی ہے میں نے ان امور [illegible] تحریک کرنے میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھا ہے [illegible]

اس لئے ایک طرف اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ جن احباب کی معاش زمینداره پر ہے وہ شائد فی الفور کچھ نہ دیسکیں یہ تجویز کی ہے کہ ادائگی اقساط سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جون تک بہرحال فصل نکل آئیگی دوسری طرف جماعت کی عام غربت اور مالی کمزوری کو مدنظر رکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ تھوڑی آمدنی والوں سے صرف ماہوار آمد کی ایک تہائی لی جاوے جو سال کی آمد کا قریباً چالیسواں حصہ ہوتی ہے اور یہ بوجھ ایک ایسی قوم کے لئے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے کچھ زیادہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص اگر تیس روپے ماہوار آمد رکھتا ہے تو اس نے صرف دس روپے ادا کرنے ہیں اور وہ بھی اسے اختیار ہو کہ دو یا تین ماہوار قسطوں میں ادا کرے۔ میں نہیں کہتا کہ کوئی شخص بلا تکلیف اٹھانے کے یہ کام کر سکتا ہے مگر کیا آپ لوگ خیال کرتے ہیں کہ دین کے کام بغیر تکلیف اٹھانے کے ہو جایا کرتے ہیں جس دین نے کامیابی حاصل کی ہے وہ اپنے پہلے پیرودں کی تکالیف سے حاصل کی ہے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی راہ میں اپنے پیارے وطن اور گھر نہیں چھوڑ دیے تھے؟ املاک اور جائیداد کو الوداع نہیں کہا تھا؟ دوستوں اور رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو گئے تھے؟ اور سب سے بڑھکر اپنی جانیں اس راہ میں قربان نہیں کر دی تھیں؟ پھر کیا ایک قوم کے لئے جو "آخرین منہم" کا مصداق اپنے آپکو یقین کرتی ہے یہ شرم کا مقام نہ ہوگا کہ ادنیٰ سی مالی خدمت سے بھی جھجکے؟ جس طرح اللہ تعالےٰ کا صحابہؓ سے وعدہ تھا کہ میں تم کو غالب کرونگا اسی طرح یہاں بھی وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پس جس طرح ان مقدسوں نے دین کی راہ میں تکالیف اٹھائیں تاکہ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا اسی طرح اس قوم کو تکالیف اٹھانی ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے؟ اس میں شک نہیں کہ تلوار کے جہاد کو موقوف کیا گیا ہے۔ مگر محض جہاد وجہد دین کی راہ میں کوشش کا نام ہے قیامت تک رہیگا کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہوگا کہ دوسری قومیں تو دنیا کے لئے بڑے بڑے جہاد کریں اور ہماری قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے بعد دین میں اس قدر کوشش بھی نہ کرے؟ میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپکا دین لوگوں کی دنیا پر غالب آوے تو اپنے دین کے لئے اس سے بڑھکر کوشش کرو جس قدر لوگ دنیا کے لئے کر رہے ہیں آپ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں مگر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تھوڑی سی کوشش میں اس قدر برکت ڈالیگا۔ کہ آپکے دین کو دنیا پر پھیلا دیگا۔ مگر وہ تھوڑی کوشش بھی تو ہونی چاہیئے۔

میں نے جو مطالبہ آپ سے کیا ہے میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں اور شائد اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسا وقت بھی ہو۔ جب آپ سے اس سے بڑھ بڑھ کر مطالبے کئے جاویں کیونکہ دین کا پھیلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مگر یہ تھوڑی خدمت آپ کو بڑی بڑی خدمات کے لئے تیار کر دیگی ایک مہینہ کی آمدنی کا تیسرا یا نصف حصہ۔ وہ بھی اقساط سے کیا چیز ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا گذارہ اس طرح نہیں چلیگا؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے بہت سی مصیبتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور انسان ان کو چار و ناچار طوعاً و کرہاً برداشت کرتا ہی ہے قحط پڑتا ہے بیماریاں آتی ہیں۔ انسان مقدموں میں مبتلا ہو جاتا ہے ان سب حالات کے نیچے آخر گذارہ چلتا ہی ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی مصیبت کو خدا کے لئے اپنے اوپر آپ وارد کر لیا جاوے تو کونسی مشکل ہے۔ ہاں اگر مشکل ہے تو اس بات کا سمجھ میں آنا مشکل ہے کہ خدا کے لئے کوئی کام کس طرح کیا جا سکتا ہے سو خدا کے فضل سے میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی قوم نے اس کو سمجھ لیا ہے اور مجھے اس بات پر زور دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے صرف میں اتنا عرض کرونگا۔ کہ جب خدا کی بھیجی ہوئی ہزارہا تکالیف انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں اور جب انسان ان کو صبر سے برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ کا وعدہ دیتا ہے۔ تو یہ کس قدر اس کی خوشنودی کا موجب ہوگا کہ ایک اس کا بندہ اس پر ایمان رکھتا ہوا اور اس کے وعدوں کو سچا جانتا ہوا ایک تکلیف کو اپنے اوپر محض اس لئے وارد کرے کہ وہ اسی کی راہ میں ہے یہی فعل تو صحابہؓ کا تھا جس پر انکو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی پاک سند عطا ہوئی ورنہ کیا لڑائیوں میں ہزاروں انسان مارے نہیں جاتے؟ گھروں سے نکالے نہیں جاتے ایک دوسرے کے ہاتھ سے دکھ اور ایذائیں نہیں اٹھاتے؟ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر خوش قسمت ہے وہ جو خدا کی راہ میں خود تکالیف کو برداشت کرے اور محض اس لئے کہ خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہو دیکھو بعض وقت انسان محض اپنی خوشی کے لئے ہی یا اپنے چند دوستوں کی خوشی کیلئے بھی بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے جیسے بیاہ شادی یا اور خوشی کے موقعوں پر پھر کیا خدا کی خوشنودی کیلئے یہ تھوڑا سا مال خرچ کرنے میں دریغ کرو گے؟ میں ہرگز ایسا خیال نہیں کرتا۔ انسان اپنی دنیا کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ پس کیا تم اپنی عاقبت کے لئے ایک چھوٹی سی رقم بچانے کے لئے تیار نہ ہوگے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ تیار ہوں گے۔ اور اس کام کو اولوالعزمی اور ہمت سے کر دکھائیں گے انسان اپنی رہائش کے لئے یا اپنی اولاد یا بیوی کی آسائش کے لئے کتنا روپیہ مکانوں پر خرچ کر دیتا ہے اور پاس نہ ہو تو قرض لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو مضطر قرار دیکر سود پر روپیہ لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا دین کے لئے ابھی مضطر ہونے کا وقت نہیں آیا؟ اور اگر یہ وقت امامؑ کی موجودگی میں نہ آیا تو کب آئیگا؟ میں نہیں کہتا کہ تم اس قدر مضطر ہو جاؤ کہ سود پر روپیہ لیکر دو مگر یہ ضرور کہونگا کہ اس قدر مضطر ہونا ضروری ہے کہ اپنے اوپر تھوڑی سی تکلیف وارد کرکے اور اپنی آمد میں سے ایک حصہ بچا کر خدا کی راہ میں کچھ دیں۔

ایک بات میں اور کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شائد کسی دوست کے دل میں یہ خیال آوے۔ کہ مدرسہ کی عمارت کا بنوانا کوئی دینی امر نہیں۔ سو اے میرے دوستو! اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا نے تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنے دین کی اشاعت کے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا مدرسہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی تحریک خود بخود ہمارے پاک امام کے دل میں پیدا ہوئی اور اسی نے اس مدرسہ کو اپنے سلسلہ کی ایک بڑی بھاری اور ضروری شاخ قرار دیا اس سے بڑھکر آپ لوگوں کو کسی دلیل کی حاجت نہیں ہو سکتی کہ واقعی جو کچھ مدرسہ پر خرچ ہو رہا ہے یا ہوگا۔ یہ بھی منشائے الٰہی اسی کے دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ خدا نے اس وقت انہی ذرائع کو پسند کیا ہے۔ سو من انصاری الی اللہ کی ندا کے جواب میں تم ان راہوں میں مدد کرتے جاؤ۔ جو خدا کے امور نے تمہارے لئے تجویز کی ہیں اور اس بات پر یقین رکھو۔ کہ یہی ذرائع اس سلسلہ کے پھیلانے کے ہو جاویں گے۔ علاوہ بریں ہر ایک دانشمند اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ بڑی چیز جو انسان کی زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے وہ اس کی ابتدائی تربیت ہے۔ پس یہ مدرسہ جو تمہارے بچوں کو دین اور دنیا دونوں کے لئے تیار کرتا ہے اس سلسلہ کیلئے اس کا قیام اور اس کی ترقی نہائت ضروری امور ہو گئے ہیں توسیع مکان کی ضرورت کو آپ سب صاحبان محسوس کر چکے ہیں۔ اور خود وحی الٰہی وسع مکانک اسی کی متقاضی ہے مدرسہ کے باہر بن جانے سے موجودہ مکانات مدرسہ مہمانوں

کی ضروریات کے لئے فارغ ہو جائیگا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ منتظمین نے ہر طرح سے سخت ضرورتوں کو محسوس کر کے آخر یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی ہے۔

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں یہ تحریک انجمنوں کی خدمت میں پہونچے وہاں ذمہ وار عہدہ داران فی الفور نہائیت ضروری طور پر اپنی اپنی انجمنوں کو ایسے وقت اور موقعہ پر جمع کریں۔ جہاں حتے الوسع سب احباب شامل ہو سکیں اور خاص طور پر سب احباب کی خدمت میں شمولیت کے لئے عرض کریں اور اس تجویز کو پڑھ کر سنا دیں اور اولوالعزم احباب خود بھی تحریک کریں اور نمونہ قائم کریں تا کہ دوسرے احباب میں بھی دینے کے لئے وہی ہمت اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کام کو اس قدر ضبط کے ساتھ اور پابندی سے کریں اور آخر تک نبھائیں کہ دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو۔ جہاں انجمنیں نہ ہوں وہاں جس دوست کی خدمت میں یہ تحریک پہونچے۔ وہ دوسرے دوستوں کو اکٹھا کریں اور ان تجاویز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں سب انجمنیں اور دوست خوب غور کریں اور جو تجاویز ان کی رائے میں اس رقم کے فراہم کرنے کے لئے ضروری ہوں اُن پر عمل کریں۔ اور اگر کوئی نئی تجویز کسی انجمن یا کسی دوست کی رائے میں مفید ہو تو اس سے خاکسار راقم کو بھی مطلع کریں تا کہ اس کا عام اعلان کر کے دیگر احباب اور انجمنوں کو بھی اطلاع دیجاوے۔

میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس کام کو بہت جلدی شروع کیا جاوے اور کوشش کی جاوے۔ کہ آخر فروری یا شروع مارچ میں پہلی قسط چندہ کی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام پہنچ جاوے۔ میری یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں وہ سچا جوش اور ہمدردی پیدا کرے جو برکت کا موجب ہو۔ اور ان کے دلوں میں ایمان کو ڈالے کہ سلسلہ کی جو تکلیف ہے وہ اسی طرح رفع ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد اس تکلیف کو بحصہ رسدی اپنے اُوپر بانٹ لیں۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء

بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد

بہتر ہو گا کہ انڈیا کا ایک بڑا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر ایک خیالی بحری سفر انڈیا کا اس طرح کا کرو کہ باسٹھویں نصف النہار سے اپنا سفر شروع کرو اور تقریباً چار سو میل بلوچستان کے بلوچستانی مکران کے کنارہ پر سفر کر کے دریائے سندھ کے دہانے پر آئینگے۔ تو ہم برٹش انڈیا کی سرحد پر پہونچیں گے اور کیپ مونز دوس سے گذر کر ہم کراچی کے محاذی پہنچینگے۔ جو ملک سندھ کا بندرگاہ ہے اور یہیں سے یورپ کو پنجاب کا بہت غلہ جاتا ہے۔ دریائے سندھ کے دہانوں کو چھوڑ کر کچھ اور کاٹھیاواڑ کے جزیرہ نمائیوں کے گرد ہوتے ہوئے خلیج کمبے کے دہانہ پر پہونچیں گے اور انڈیا کی بڑی چوکھٹ پر آئیں گے یعنی بمبئی کے شاہانہ شہر میں ساحل پر بہت سی چھوٹی چھوٹی خلیجیں لیں گی۔ اب ٹھیک جنوب کیطرف پھریں گے اور گوا میں پرتگیزوں کا پھریرا پھرتے ہوئے دیکھیں گے جو اب تک انڈیا میں ایک پرگنہ کے برابر حکمرانی کرتے ہیں پھر یہاں سے ہمارا سفر ساحل مالابار پر شروع ہو گا جسکے والے ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ بحری قزاقوں کی سمندر اور بحر عرب میں کمین گاہ تھے۔ ساحل ٹراونکور پر سے گذر کر جو ایک ہندوستانی ریاست ہے راس کوزس میں پہونچینگے یہ انڈیا کا منتہا جنوب ہے۔ اب ہم خط استوا سے ۹ درجہ کے اندر ہیں اور جب سے سفر شروع کیا ہے ۱۶ درجہ عرض بلد کے طے کئے ہیں اب شمال مشرق کیطرف خلیج منار میں چلتے ہیں اور لنکا (سیلون) یا سراندیپ چھوڑ چلتے ہیں اور اکساؤ پاک سے بحر ہند میں داخل ہوتے ہیں اور ساحل کورومنڈل پر اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔ پونڈیچیری سے جہاں اب تک ڈیوپلے کی یادگاریں موجود ہیں مدراس میں آتے ہیں جو ایشیا میں اہل یورپ کی سلطنت کی پرورش گاہ ہے۔ پھر کسلی پٹم کے مقابل خلیج بنگالہ میں داخل ہوتے ہیں اور مدراس کی پریسیڈنسی کو چھوڑتے ہیں اور گنگا کے دہانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں سے کلکتہ میں آتے ہیں جو انگریزوں کی ایک تعجب خیز تجارتگاہ اور حیرت انگیز دارالسلطنت ہے

یہ بیان تو خاص انڈیا کا یعنے ہندوستان کا ہوا جسکی حدود ابوالفضل کی لکھی ہوئی اوپر بیان ہوئی ہیں۔ اب ہم پھر جہاز میں بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب خلیج اراکان سے گذرتے ہوئے راس نگرس تک چلے۔ اور گوشہ مشرق سے گذر کر خلیج مرتبان میں داخل ہوئے اور نیچے تناسرم کے کنارہ پر چلکر پوائنٹ وکٹوریا تک پہونچے۔ پس یہاں ہمارا بحری سفر ختم ہوا۔ اس سفر میں ہمنے ساحل بحری ۵ ہزار میل طے کیا ہم نے منطقہ حارہ سے باہر سفر شروع کیا اور خط استوا کے حلقہ میں پہونچے اور شمال کیطرف چلکر پھر منطقہ حارہ کی سرحد بوسی کرنے لگے۔ اور خط استوا کے جنوب میں دس درجہ سفر کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بحری سفر سے کل انڈین ایمپائر یعنی انڈیا کی سلطنت عظیم کا ہے بلکہ یہ سفر مکران سے پوائنٹ وکٹوریا تک برٹش ایمپائر کا نصف طواف ہے۔

بری سرحد

اب بری سرحد پر سفر کرو۔ پہلے بحری لمبا سفر منطقہ حارہ کے عرض بلد پر محدود تھا۔ یہ بری سفر منطقہ استوا کے کنارہ سے منطقہ معتدلہ میں خط استوا کے شمالی دس درجوں سے شروع ہو گا اگر غائیت جنوب سے بری سرحد کے نشانوں پر تناسرم کے مقام سے چلیں تو ہم کو معلوم ہو گا۔ کہ سیام کے متصل سات سو میل سفر کریں تو ایک ہار انبگاجوشان کی ریاستوں کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اور فرنچ انڈوچین (فرانسیسی انڈیا چینی) کی سرحد سے ملتا ہے۔ اور برہما کو چینی اضلاع یون ٹن سے جدا کرتا ہے اور زبردوں کی ریاست تبت کی سرحدوں پر پھرتا ہے اور چھوٹی سی پہاڑی ریاست سکم کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور نیپال کی جنوبی مغربی سرحد متعین کرتا ہے۔ اب یہاں سے پہاڑ پر چڑھ کر کوہستان ہمالیہ میں داخل ہو اور کشمیر کے شمالی مشرقی گوشہ سے نکل کر شمالی مغربی سرحد میں داخل ہو پس یہاں انڈیا کی سرحد ختم ہوتی ہے۔ اس شمال مغربی سرحد کے بہت سے واقعات تاریخوں میں مندرج ہیں اور اخباروں میں ان کا ذکر اکثر ہوتا ہے۔ اور اس کا ایک نیا صوبہ بنا ہے اس کا حال اب تم کو سناتے ہیں۔

شمالی مغربی سرحد

اس کو کشمیر کے شمال سے دیکھنا شروع کرو۔ تو ایک بیقاعدہ مستطیل مجمع کے گرد کھینچنا پڑیگا۔ یہ کشمیر کا نہائیت دور کا مقام ہے۔ ٹھیک اس کے مغرب میں چترال ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے یہ دو مقام ایسے ہیں جہاں سے ہندوکش کے دروں کی نگرانی ہوتی ہے۔ آگے جنوب میں مالکنڈا اور چکدرہ ہیں یہ دونو مقام شمالی مغربی سرحد کے بڑے محافظ ہیں جہاں سے وادی سوات کی قوموں کو انگریز ڈراتے اور دھمکاتے رہتے ہیں۔ اس سرحد میں درہ خیبر داخل ہے۔ جو بذریعہ ریل کلکتہ سے ملتا ہے۔ جمرود اس ریل کا سرا ہے۔ اور وادی قرم اور گومل بھی دو بڑے مقام یکارآمد ہیں جہاں سے افغانستان میں رسائی ہو سکتی ہے یہ بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ گومل سے

جنوب کی طرف سرحد بل کھاتی ہوئی دریائے سندھ کے تقریباً متوازی چل کر اس کے نزدیک سمندر سے جا ملتی ہے۔ پس یہ انڈیا شمالی مغربی سرحد کے نشانات غائت کشمیر سے جو عرب تک ہیں۔ اب اس کے آگے مغرب میں ایک اور سرحد ہے اس میں کوہستان ہیں جن میں وحشی قومیں آباد ہیں جسکو ہم شمالی مغربی سرحد کہتے ہیں۔

منطقہ سرحد یہ سرحد کوئی خط نہیں ہے کہ نقشہ میں کھینچا ہوا ہو وہ ایک منطقہ ہے جسمیں قومیں آباد ہیں۔ درہ خیبر کے طول پر بلوچستان کے گرد اس کا عرض بدلتا جاتا ہے یہ بیرونی سرحد انڈیا کی چترو افغانستان سے ہندوکش سے لے کر برٹش بلوچستان تک لگی ہوئی ہے اور خیبر اور قرم اور گومل پر قبضہ بزور زنجیروں کے ہے جو سرحدی انتہاؤں کو قدیمی سرحدوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ برٹش بلوچستان ایک جزیرہ کی مانند ہے کہ تین طرف سے جنگی اقوام کے ملکوں سے گھرا ہوا ہے جس پر انگریزوں کا قبضہ ہے اور چوتھی طرف قندھار ضلع افغانستان ہے جسکی طرف سکھر کی ریل جاتی ہے۔

انڈیا کا اندرونی جغرافیہ ہمنے انڈیا کے توابع عدن اور جزائر انڈمان کو چھوڑ کر برٹش انڈیا کی سرحدوں کا پورا بیان لکھ دیا ہے اس کو بحری سفر میں مکران سے بحر ہند کے اندر تک اور بری سفر میں تناسرم کے نخلستان سے تمام دنیا کی برفین دروں تک بیان کیا ہے۔ خود انڈیا بھی ایک عجیب سلطنت ہے اگر کوئی شخص بیلون میں بیٹھ کر بلندی پر چڑھے تو وہ انڈیا میں ساری چیزیں دیکھیگا جو ساری دنیا میں دیکھ سکتا ہے اسمیں وہ بلند پہاڑ نظر آئیں گے جو کہیں دنیا میں نہیں اس میں وہ دریا بہتے ہوئے نظر آئیں گے جن سے بڑے دریا دنیا میں کمتر ہوں گے کوئی حصہ ایسا نظر آئیگا کہ اس میں صدہا دیہات تاڑ اور کھوپرے اور کھجور کے درختوں میں ایسے چھپے ہوں گے کہ دکھائی نہ دیں گے کہیں ریگستان ایسے معلوم ہوں گے جن میں سبزیتے کا پتہ نہ ہوگا کسی حصہ میں سردی ایسی ہوگی کہ بدن کانپتا ہی ہوگا کسی حصہ میں گرمی ایسی ہے کہ بدن پھکا جاتا ہے۔ نباتات و جمادات اور حیوانات اس میں سب قسم کے موجود ہوں گے۔ اس کے قدرتی تین حصے ہیں۔ اول کوہستان ہمالیہ کا خطہ ہے جو شمال مغرب سے آسام کی سرحد سے ہندوکش تک پھیلتا ہے دوم کالی ہندگی میدان ہیں جن کے اندر مغرب میں دریائے سندھ اور اس کے معاونین اور شرق میں گنگا اور اس کے معاونین بہتے ہیں تیسرا حصہ جنوب میں جزیرہ نما ہے جسکو پہلے ہندوکش کہتے تھے مگر اب دکن کا اطلاق اس جزیرہ نما کے وسطی مرتفع زمینوں پر ہوتا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ میرے ہموطن تھوڑے ہی ایسے ہوں گے جن کو اس مضمون کا پڑھنا اور سمجھنا اور سوچنا پسند ہوگا اس لئے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ذکاء اللہ دہلوی۔ (المجدد)

برقی طاقت کے کرشمے فرانس میں ایک ماہر علم برق نے حال میں ایک عالیشان مکان اس قسم کا بنایا ہے۔ جس میں گھر کے تمام کام بغیر خدمتگاروں کے برقی آلات سے لئے جاتے ہیں انہیں ایام میں امریکہ کا ایک اخبار نویس اس مکان کے دیکھنے کو گیا اس نے اس مکان کی سیر کا حال ایک انگریزی اخبار میں یوں لکھا ہے۔

شام کا وقت تھا جب ہم اس مکان کے دروازے پر پہونچے گھنٹی کے بٹن کو دبایا۔ اس کو ہاتھ لگاتے ہی ایک سوراخ میں سے چمکدار روشنی نکلی وہ تیز ہوتی گئی۔ مکان کے اندر سے آواز آئی۔ ٹھیرئیے۔ میں آپ کو دیکھ لیا ہے ابھی دروازہ کھولتی ہوں۔

یہ گھر کی بی بی کی آواز تھی۔ وہ مکان کے کسی دوسرے کمرے میں بیٹھی تھی اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن کو دبایا۔ بٹن کا دبانا تھا۔ کہ جھٹ سے دروازہ خودبخود کھل گیا۔ میں دروازے سے گذر کر دو چار ہی قدم گیا تھا۔ کہ میرے پاؤں کے نیچے کوئی چیز رگڑ کھاتی معلوم ہوئی۔ یہ بوٹ صاف کرنے کا برش تھا۔ یہ بالکل زمین کے ہموار تھا اور پاؤں رکھتے ہی خود بخود برقی طاقت سے بوٹ کے تلے کو صاف کرنے لگا۔

کھانے کی میز خوب سجی ہوئی تھی۔ کئی کرسیاں اس کے گرد لگی ہوئی تھیں۔ ہر کرسی کے سامنے میز پر ایک گلاس اور ایک دھات کا بیلن رکھا ہوا تھا۔ نشست کے قریب داہنے ہاتھ کی طرف چند مختلف رنگ کے بٹن لگے تھے۔ ایک بٹن کو ہاتھ لگاتے ہی رنگ برنگ کی شعاعیں میز پر پھیل گئیں۔ اور میز کا سامان جگمگا اٹھا بیلن سے کمرہ گرم کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق اس قسم کا سامان تھا۔ کہ فرش پر پاؤں کو گرم کرنے تک کے آلات موجود تھے۔ ایک فیتہ لگا ہوا تھا۔ اس کو دبانے سے گرمی کم یا زیادہ ہو سکتی تھی۔ میں کھانے کی میز کے پاس بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد میزبان کے سامنے خودبخود میز کا ایک خانہ کھلا اور اس میں سے گرما گرم ایک شوربے کی رکابی نکلی اور وہ خانہ گھومتا ہوا میزبان اور ان کی بی بی کے سامنے گیا سب کے سامنے اسی طرح رکابیاں رکھی گئیں سب نے شوربا پیا۔ پھر جب رکابیاں خالی ہوئیں تو خالی خانے میں رکھدی گئیں۔ اسی طرح قسم قسم کے کھانے باری باری سے ہمارے سامنے آتے تھے۔ کوئی خدمتگار یا خانساماں وہاں نظر نہ آتا تھا۔

اس مکان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز اس کا باورچیخانہ تھا سب برتن ایلومینیم دھات کے تھے۔ ہر ایک کھانے کے تیار ہونیکا وقت معلوم کرنے کیلئے باورچی خانہ میں ایک آلہ لگا ہوا تھا باورچی برقی مشین کی سوئی کو ہلا دیتا تھا۔ کھانا خودبخود پکنے لگتا۔ جب اس کا مقررہ وقت ختم ہوجاتا تو ایک گھنٹی بجتی جو اس بات کی اطلاع ہوتی۔ کہ کھانا تیار ہو گیا ہے۔

برقی قوت سے ہی برتن دھلتے تھے ایک منٹ میں سب رکابیاں دھل کر خشک ہو جاتی تھیں۔

"بدر ٹھیک وقت پر نکالا جاتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "بدر" کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ گنے اشتہارات کر کے بھی وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھیک تاریخ پر نکل جانے کا یقین اس درجہ تک پہونچ چکا ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ بھی خریداروں کو دیر سے پہونچے۔ تو دفتر میں بہت سے خطوط شکایت کے پہونچ جاتے ہیں۔ شروع سال سے ٹھیک وقت پر شائع کرنے کے متعلق ہمنے تو کوئی تساہل نہیں کیا مگر بعض واقعات ویسے پیش آئے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنا پڑا ہے ایک دن ایسا ہوا کہ ہمنے ڈاک خانہ میں ڈاک کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اخبار پہونچایا مگر یہاں کے معاونہ نہ کیا گیا۔ عذر یہ تھا کہ ہم چھاپ نہیں سکے۔ اس کے بعد پچھلے پرچے کی نسبت یہ بات ہمارے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ اخبار جمعرات شام کی گاڑی میں روانہ نہیں ہوا بلکہ بٹالہ ہی پڑا رہا وجہ یہ کہ یکہ والا وقت پر ڈاک نہ لایا اور اس کے قبل بھی چند بار ایسا ہوا ہے یہ باتیں محکمہ ڈاک کے آفیسروں اور یکہ کے ٹھیکیدار کی توجہ کے قابل ہیں جنکے متعلق اگر یہی حال رہا تو ہمیں تفصیل سے لکھنا پڑیگا کیونکہ اس سے کارخانے کو بہت بھاری نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے علاوہ ازیں کچھ قصور نہیں۔

انتخاب الاخبار

دوسرے اخبار سے

۱ - شاہ پرتگال معہ ولیعہد قتل کیا گیا - قتل شاہ کی تفصیلات نہائت جگر خراش ہین جس کھلی گاڑی پر سوار تھے اس کے ساتھ اردل کی حفاظت تھی - عین چوک مین گاڑی گذر تی تھی - جبکہ ایک جوان دفعتاً لپکا - پشت گاڑی کے پائدان پر چڑھ کر فیر کیا - اس شخص نے ریوالور اس طرح سر کی کر شاہ ڈان کارلو کے پہلو مین گولی لگی - ملکہ کھڑی ہو کر چیخ پڑین - ملکہ کے ہاتھ مین گلدستہ تھا وہی قاتل کے چہرے پر دے مارا - ولیعہد نے بھی ہاتھ کی چھڑی سے ضرب لگائی - لیکن قاتل باز نہ آیا - غضب کا ہٹ دھرم نکلا - اس نے شاہ کی پشت مین ایک اور فیر ریوالور کا کر دیا - تب بازاری تماشائیون نے اس ملعون قاتل کو کھینچکر نیچے اتار لیا - ایک پولیسمین نے بندوق سے مار ڈالا - ادھر ایک اور آدمی نکلا - باران کوٹ مین سے کر متواتر فیر کرنے والی قرابین نکال کر علی التواتر دو فیر کئے یہ دونون فیر بلا تحاشا ولیعہد کی طرف تھے - وہ تیسرا فیر بھی کرنا چاہتا تھا - کہ ایک افسر نے تلوار سے کاٹ ڈالا - اس وقت غریب ملکہ کی حالت دردناک تھی - کبھی خاوند کو دیکھتی کبھی وارث کو - دیوانہ وار چیخین مارین - ملکہ رات بھر بیٹھی رہین ایک طرف خاوند مردہ تھا - ایک طرف لخت جگر جان توڑتا تھا غضب مجسم -

شاہ کا ایک قاتل لزبن کے مدرسہ کا ایک ٹیچر تھا - رسالہ مین سارجنٹ بھی رہ چکا تھا - قتل کیا گیا - ہمارے حضور شاہ قیصر نے اور نیز شاہ اٹلی نے ایک ایک ماہ ماتم رکھنے کا حکم دیدیا ہے بطور ہمدردی قیصر جرمن نے تین ہفتہ کے لئے درباری ماتم کا حکم دیا - پرتگال مین نیا انتظام زیر تعمیل ہے -

۲ - انبوہ بیکاران نے لارڈ شیر کو پکڑ کر ایک ستون سے باندھدیا اور خوب بید مارے -

۳ - جنوب کے ساحل رامیشورم سے سیلون تک جہازی نہر بنانا گورنمنٹ انڈیا نے منظور نہین کیا -

۴ - ناسک مین ترمبوک دروازہ کے متصل سخت آتش زدگی سے کئی دکانین جل گئین - ۲۵ - ۳۰ ہزار نقصان

۵ - ولائت مین سانپون کا زہر بڑے شوق سے خریدا جاتا ہے - بجز ندہ اور زہریلے ناگون سے بمشکل نکالا جاتا ہے - ڈیڑھ رتی کے لئے بیس روپے قیمت لی جاتی ہے -

۶ - لاہور میونسپلٹی نے ہوس ٹیکس کی تجویز تو منسوخ کی مگر اس کی بجائے ایک عجیب تجویز پیش کی گئی - وہ یہ کہ جتنے مسافر لاہور سے ریو سے سفر کرین - ان پر ۴ر - ۳ر - ۲ر - ۱ر ٹیکس لگایا جاویگا - وہ کیون ؟ کہ وہ بھی عمدہ پانی سڑکون نفیس بازارون صاف روشنی - مصفا پانی اور ایسے فوائد سے متمتع ہون گے ؟ (اچھی مہمان نوازی ہے)

۷ - جو مقدمے ٹرنسوال مین ہندیون پر چلائے گئے تھے ان سے گورنمنٹ دست بردار ہو گئی ہے اور جن ہندیون نے نام درج رجسٹر کرانے سے انکار کیا تھا انہین تین ماہ کی مہلت دیگئی ہے - پہلے سب کا انگوٹھے کا نشان لگایا جاتا تھا مگر اب خواندہ آدمی اس سے مستثنیٰ کئے گئے (مسٹر گاندھی - عبدالغنی کی کوشش مبارک ہوئی)

۸ - مسٹر فوربیز کی رائے مین ہر ایک ذرہ ایک مکمل نظام ہے - جس پر ہزارہا بستیان بہت ہی چھوٹے جاندارون کی آباد ہین - ہمارا سکنڈ ذرہ کی دنیا کے لئے ۲۰ سال کے برابر ہے - سچ ہے - ع

اہل بینش چو بچشم دل بینا بینند
مہر از ذرہ و از قطرہ دریا بینند

۹ - کابل مین سخت چیچک اور خسرہ نمودار ہوا - سردار نصر اللہ خان کے تین بچے ضائع ہو گئے -

۱۰ - پارلیمنٹ کھلنے پر حضور ملک معظم بالقابہ نے فرمایا نہائت افسوس کا مقام ہے - کہ اکثر حصص ہندوستان مین پچھلے سال بارش نہ ہونے کیوجہ سے قحط اور بیماری عام طور پر پھیل رہی ہے - مناسب امداد کی تدابیر غور و خوض کے بعد تجویز کی گئی ہین - رعایا اور حکام مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہین -

۱۱ - ۲۰ جنوری کی شب کو پشاور مین نہائت معرکہ کا ڈاکہ پڑا - ڈاکو شب کی تاریکی مین شہر کے اندر گھس آئے ایک مستعمل ساہوکار کے مکان کو توڑ کر ۲ لاکھ کا زر و جواہر لیکر چمپت ہوئے - مکان پر پہرہ کے لئے جو آدمی متعین تھے - انہین سے دو نشانہ بندوق اور دو مجروح ہوئے پولیس کے دو سپاہی بھی ہلاک ہوئے -

۱۲ - اب کے سال غیر معمولی جاڑون سے لہریا سرائے دربھنگہ مین بیشمار پرندے درختون پر ہی مر گئے -

۱۳ - انجمن حمائت اسلام پر مختلف اعتراض ہو رہے ہین - یہ اعتراض خصوصیت سے قابل ذکر ہے - کہ ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ چار آنے چندہ ادا کرے مگر کئی ممبر ایسے ہین جنکے ذمے سالہا سال کا بقایا ہے - پس انجمن کی کارروائیان خلاف قانون ہین - کہ ہر ایک اجلاس مین جو ممبران شریک ہوتے رہے وہ قانون کے مطابق ممبر شمار ہونے یا رائے دینے کے حقدار نہ تھے -

۱۴ - چندوی (جہلم) مین ایک شخص نے تین آدمیون کو چھری سے زخم لگا کر ہلاک کر دیا -

۱۵ - ۱۷ جنوری ایرنپورہ (چھاونی) دس بجے کے قریب روشنی دکھائی دی - جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی - پرندے بھڑک کر اڑنے لگے - اڑہائی منٹ تک یہ نظارہ رہا (شہاب ثاقب)

۱۶ - تم کیا مانگتا - یہ دو لفظ دو انسپکٹرون نے ایک لڑکے سے کہے - ہتک کی وجہ سے ۱۵۰ روپے جرمانہ ہوا - ڈیفنس کیطرف سے کہا گیا کہ کہنے والے کا مطلب یہ تھا - تمہین کیا مطلوب ہے (ذرا آج کل کے جنٹلمین جو اپنی زبان بگاڑ کر بولتے ہین - وہ بھی محتاط رہین)

۱۷ - یکم مارچ سے ریاست اندور مین ڈاک کا انتظام برٹش محکمہ ڈاک کی تحت مین لایا گیا -

۱۸ - مہاراجہ سر جوتیندر موہن ٹیگور کی جدی جائداد کا مالک جسکی آمدنی ۵ لاکھ سالانہ ہے انگریز ہوا وجہ یہ کہ مہاراجہ کا بھائی عیسائی تھا - میم سے شادی کی - اولاد نہ ہوئی - ایک انگریز کو متبنےٰ بنایا -

۱۹ - شاہ کابل کے جلال آباد آنے مسٹر تیلک کا پتلا جلایا جانے ناگر باری کے دخانی جہاز کے الٹ جانے کی خبرین غلط ہین

۲۰ - گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر ۳۰ - مارچ شملہ مین کھلینگے -

۲۱ - ہند مین قحط زدون کی تعداد ۵ لاکھ ۶۷ ہزار تک پہونچگئی ہے -

۲۲ - آئندہ ڈاک کے پارسل کی تعداد بجائے چھ سیر کے دس سیر کرنے کی تجویز ہے

۲۳ - ایک کل ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ ۵۵ فیٹ گہرے کنوئین مین سے ایک بیل ۲۳۲ چاٹیان (جھلاری ٹینڈین) باسانی نکال سکتا ہے - ایک سَو روپیہ قیمت -

۲۴ - ایک نقشہ پیش کیا گیا ہے جنمین مسلمانونکی تعطیلین صرف آٹھ بتائی گئی ہین اور ہندون کی بیس - اور پھر راقم نے عرض کیا ہے کہ عید و محرم کی تعطیلین دو چند کر دی جاوین - عید کے متعلق جو صلاح دیگئی ہے وہ نہائت عمدہ ہے - مگر کیا مسلمانون کو جمعہ کی تعطیل کی ضرورت نہین - خواہ دو دن ہی کیون نہ ہو -

تصحیح - [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا الحکم سے خرید کرو

درثمین | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور لیسٹ طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ ہو سکیں گی۔
قیمت مجلّد ۸/ غیر مجلّد ۶/

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا با دلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔
قیمت فی جلد ۱/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور تائید دین ہے۔ قیمت ۸/

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور بہیعوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں۔ قیمت ۲/

غلامی اور عصمت انبیاء | سلسلہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۴/

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے سو روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱/

البرہان الصحیح فی تائید المسیح

غیرت کی جولانی | مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹/

[illegible] | مستورات کے بہبود پر۔ قیمت ۸/

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸/

کامن احمدی | مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم۔ قیمت ۸/

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱/

کامن احمدی | الف واو والے۔ قیمت ۸/

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف نکتی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱/

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴/

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی ترتیب ۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت عہ۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال درم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتےٰ کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اسلئے یہ گراں رعایت گوارا کی گئی ہے اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایک روپیہ کی قیمت کی کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف عہ میں ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو ایک روپیہ لینے پر روانہ کیجاوینگی۔ وہ یہ ہیں۔ سلاسل التعلیم۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کامن۔ جیمٹی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ ار کمیشن ار لگیگا۔ کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے۔ کتابیں مفت روانہ ہونگی ایک روپیہ ان کا بطور پیشگی جمع رہیگا۔ نٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی۔
المشتہر۔ سید محمد عبدالحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

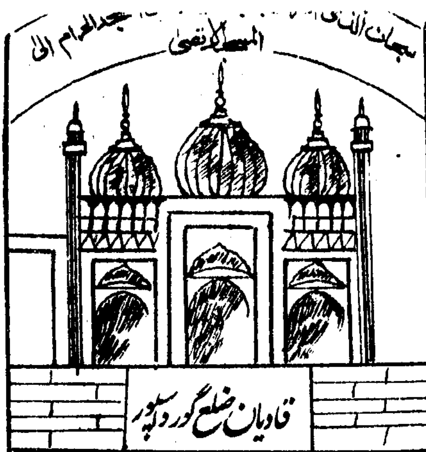
ایک سچی شہادت

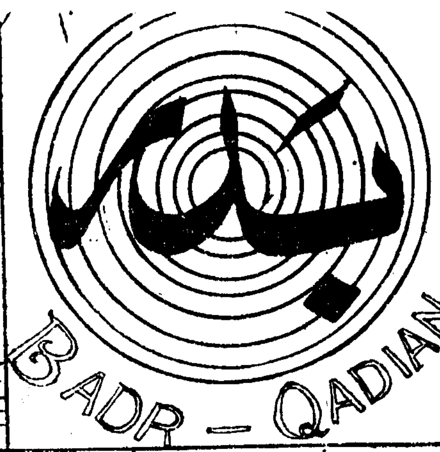
دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت بے کلان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کروائے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا۔ یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک میں بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔
راقم۔ محبوب عالم ممبر ال کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور
ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی تمام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غوص و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے
قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ۔ بیس گولی عہ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ دھندلا آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور پیچ پن اور خفیف پھولا کیلئے بینظیر ہے۔ فی تولہ ۸/ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس عہ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۸/ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جیسے ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس عہ
پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل، عمر، نام اور پتہ کے درج ہوں جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار
المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔)







قیمت از معاونین صمہ

قادیان مین ہے

جلد ۷

فی پرچہ ۲ر

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

بروز جمعرات

ایڈیٹر۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینیجر۔ میان معراجدین عمر پروپرائیٹر

اسسٹنٹ۔ محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ وایدہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مطابق ۲۰۔ فروری ۱۹۰۸ء

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غربا و طلباء ۲ر فیر ماہی سے

گورنمنٹ سے ۲۰ ص

نمبر ۷

افریقہ صمہ

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ظفرکم اللہ ظفراً مبینا

مبارک ۱۷۔ فروری ۱۹۰۸ء۔ بروز سہ شنبہ بعد از نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا عقد نکاح حضرت نواب محمد علی خان کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا۔ جس مین آپ نے اول عربی زبان مین حمد الٰہی کے بعد چند آیات قرآنی پڑھین اور پھر عربی زبان کی ضرورت اور خوبیون پر مختصر ریمارکس کرتے ہوئے عربی عبارت کی تفسیر اور تشریح کی۔ اور نکاح کی ضرورت اور اس کے فوائد پر بحث کی۔ اور اخیر مین حق مہر کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر ایک کا مہر اس کے حالات اور اسکی قوم اور ملک کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک غریب شخص کا نکاح صرف اتنے پر ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو چند آیات قرآنی پڑھا دین (قادیان مین ہی ایک نکاح اس قسم کا ہوا تھا۔ اس واسطے نواب صاحب کے خاندان کی رسم کے مطابق تو حق مہر کئی کئی لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ مگر حضرت نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ چونکہ اخبار کا اکثر حصہ طیار ہو چکا تھا اسواسطے خطبہ انشاء اللہ آئندہ درج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے واسطے اپنی رحمتوں اور برکتون کا موجب کرے۔ آمین

ضرورت مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ عربی دینیات اور فارسی مین اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ ہائی اور مڈل کی جماعتون کو تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستین بمعہ سندات بنام ہیڈ ماسٹر صاحب آنی چاہیئن۔

شیر علی عفی عنہ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شکریہ مسجد مبارک مین ایک کلاک کیواسطے جو تحریک اخبار بدر مین کی گئی تھی۔ اس کے جواب مین بھی ابوسعید عرب صاحب رنگون سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہین۔ کہ مسجد کے لئے ایک کلاک وہان سے روانہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عرب صاحب کو بصحت و عافیت رکھے اور نیک ارادون مین برکت دے اور ان کو اور جماعت رنگون کو جزائے خیر دے۔ جنھون نے اس کار خیر مین حصہ لینے مین ایسی سبقت کی۔

حقیقۃ الوحی کتاب حقیقۃ الوحی کی خریداری کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ حضرت اقدس کی جامع معارف کتاب ہے۔ اور اس مین دو سو آٹھ نشان مفصل درج ہین اور اسکی جلد فروخت ہونے سے دیگر تصانیف کے لئے سرمایہ بہم پہونچیگا۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	۳۰ے
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار	للعمر
مابعد	صمہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجائے گی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد مین نہین مل سکے گا۔ رسید اخبار مین دی جائے گی۔ علیحدہ رسید روانہ ہوگی۔ لیکن جو صاحب قادیان مین دستی قیمت ادا کرین ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراجدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے۔ خریدار اپنے خط مین اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کرین۔ اور نام اور پتہ خوشخط لکھا کرین۔

مینیجر

ہمارے شاعر نازک خیال خواجہ کمال (ہیڈ چیف کورٹ لاہور) بھی ہیں جنہوں نے آج ۸ ا فروری کو مدینۃ الامام میں آتے ہوئے حضور پر نور ایک نظم کو اردو کا لباس پہنا لائے یہ جدت اور پھر یہ طلاقت۔ ع۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

بدہ از چشم خود آبے درختان محبت را — مگر روزے دہندت میوہ ہائے پر حلاوت را
مسا اسلام در باطن حقیقتہاے دارد — کجا باشد خبر زاں مر گرفتاران صورت را
من از یار آمدم تا خلق را این ماہ بنمایم — گر امروزم نمے بینی۔ ببینی روز حسرت را
گر از چشم تو پنہان ست شانم دم مزن بارے — کہ بد پرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را
چو چشم حق شناس و نور عرفانت نہ بخشیدند — نہادی نام کافر لاجرم عشاق ملت را
کجا از آستان مصطفےٰ اے ابلہ بگریزیم — نمی یابیم درجائے دگر این جاہ و دولت را
بحمد اللہ کہ خود قطع تعلق کرد این قومے — خدا از رحمت و احسان میسر کرد خلوت را
چہ دوزخہا کہ میدیدم بدیدار چنین روہا — بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را
چہ میسوزی ازان قسمے کہ با دلدار میدارم — اگر زوریست در دستت بگردان رزق قسمت را
بہ نخوتہا نمے آید بدست آں دامن پاکش — کسے عزت ازو یابد کہ سوزد رخت عزت را
اگر خواہی رہ مولیٰ ز لاف علم خالی شو — کہ رہ نہ دہند در کوئش اسیر کبر و نخوت را
منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی — کہ میخواہد نگار من تہیدستان عشرت را
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا — کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را
نمے باید مرا یک ذرہ عزتہائے این دنیا — منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را
ہمہ خلق و جہان خواہد برائے نفس خود عزت — خلاف من کہ میخواہم براہ یار ذلت را
ہمہ در دور این عالم امان و عافیت خواہند — چہ افتاد این سر ما را کہ میخواہد مصیبت را
مرا ہر جا کہ مے بینم رخ جاناں نظر آید — درخشد در خور و در ماہ بنماید ملاحت را
حریص غربت و عجزم ازاں روزے کہ دانستم — کہ جا در خاطرش باشد دل مجروح غربت را
من آں شاخ خودی و خودروی از بیخ برکندم — کہ می آرد ز ناپاکی بر نفرین و لعنت را
مگر از روزنہ جان و دل من پردہ بردارند — بہ بینی اندراں آن دلبر پاکیزہ طلعت را
فروغ نور عشق او ز بام و قصر ما روشن — مگر بیند کسے آنرا کہ میدارد بصیرت را
نگاہ رحمت جاناں عنایتہا بمن کردست — وگرنہ چون منے کے یابد آں رشد و سعادت را
نظر بازان عالم ظاہر اندر علم خود نازند — ز دست خود فگندہ معنی و مغز حقیقت را
ہمہ فہم و نظر در پردہ ہائے کبر پوشیدند — چنان خواہند این خرسے کہ پاکان جام قربت را

.. ..

خدا خود قصۂ شیطان بیان کردست تا دانند — کہ این نخوت کند ابلیس ہر اہل عبادت را
بلفاظی بسر کردند عمر خود بلا حاصل — دمے از بہر معنی ہا نمی یابند فرصت را
گزاف و لاف شان ز ظاہر شرعست ہم باطل — کہ غافل از حقائق کے نکو دانند شریعت را
مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند — مگر مدفون یثرب را نہ دادند این فضیلت را
ز بوئے نافۂ عرفان چو محروم ازل بودند — پسندیدند در شان شہ خلق این مذلت را
ہمہ درہائے قرآں را چو خاشاکے بیفگندند — ز علم ناتمام شان چہا گم گشت ملت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند — دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را
درین ہنگام پر آتش بخواب خوش چسان خسپم — زمان فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را
شب تاریک و بیم دزد و قوم ما چنین غافل — کجا زین غم روم یارب نما خود دست قدرت را
سخناک انگیزی شاں بر ضیائے خود نمی ترسم — نہان کے ماند آن نورے کہ حق بخشید فطرت را
کجا غوغائے شان بر خاطر من وحشتے آرد — کہ صادق بشنوے نبود دگر جز بند قیامت را

دیا کر آنکھ سے پانی درختان محبت کو — کہ تا اکدن تو پاوے میوہائے پر حلاوت کو
ہے اسلام باطن میں عجب رکھتا حقیقت کو — خبر اس چاند کی کیا ہو گرفتاران صورت کو
میں آیا یار سے تا خلق کو وہ چاند دکہلاؤں — نہ دیکھا مجکو جس نے آج وہ دیکھیگا حسرت کو
تری آنکھوں سے گر پنہاں ہے میری شان۔ تعجب کیا — کہ بد پرہیز جو ہوگا نہ دیکھیگا وہ صحت کو
نہیں آنکھیں نہ تم کو حق شناسی کی نہ عرفان ہے — تو آخر تم نے کافر کہدیا عشاق ملت کو
کہاں میں آستان مصطفےٰ سے جاؤں اے احمق — کسی جا پر نہیں پاتا میں جب اس جاہ و دولت کو
بحمد اللہ کیا قطع تعلق قوم نے خود ہی — خدا نے رحمت و احساں سے یوں بخشا ہے خلوت کو
مجھے تو ان کی صورت دیکھنا از قسم دوزخ تہا — مجھے ہے ناز دلبر پر دیا پھر جس نے جنت کو
تو کیوں جلتا ہے میرے قرب سے جو مجکو حق سے ہے — اگر کچھ زور ہے تیرا بدل دے رزق قسمت کو
کہاں نخوت سے ہاتھ آتا ہے دامن پاک مولا کا — ملے عزت اسیکو جو جلائے رخت عزت کو
تو لاف علم سے باز آ اگر چاہے رہ مولا — کہ اس کوچہ میں راہ ملتا نہیں پابند نخوت کو
خدا کو چاہتا ہے تو تنعم سے ہٹا دل کو — کہ دلبر چاہتا ہے بس تہیدستان عشرت کو
مصفا قطرہ پہلے ہو تو گوہر اس سے پیدا ہو — کہاں دیکھے دل ناپاک روئے پاک حضرت کو
میں اک ذرہ بہی اس دنیا کی عزت کا نہیں خواہاں — نہ رکہہ کرسی مری خاطر میں ہوں ماموز خدمت کو
سبھی مخلوق اپنے واسطے عزت کی خواہاں ہے — مگر میں ہوں۔ رہ حق میں طلب کرتا ہوں ذلت کو
ہر اک اس دور عالم میں امان و عافیت چاہے — مرے سر کو ہوا کیا چاہتا ہے جو مصیبت کو
جدہر میں دیکھتا ہوں روئے جاناں ہی نظر آتا — چمکتا مہر میں۔ ہے مہ میں دکھلاتا ملاحت کو
میں طالب عجز و غربت کا ہوا اس دن سے جب سمجھا — کہ میرا یار چاہتا ہے دل مجروح غربت کو
خودی و خودروی کی شاخ جڑ سے کاٹ دی میں نے — کہ اس ناپاک کو پیدا کیا بڑہاے لعنت کو
اٹھا دے گر کوئی پردہ ہمارے روزن دل سے — تو دیکھیگا وہاں اوس دلربا پاکیزہ طلعت کو
ہوا ہے نور عشق اسکا ہمارے بام سے روشن — مگر دیکھے وہی اس کو جو رکھتا ہو بصیرت کو
یہ اس کی چشم رحمت ہے جو کرتی یوں عنایت ہے — وگرنہ مجھ سا پا سکتا کب اس رشد و سعادت کو
میں اپنے علم پر نازاں یہ علم ظاہری والے — مگر پھینکا ہے اپنے ہاتھ سے مغز حقیقت کو

.. ..

خدا نے قصہ شیطان بیان کرکے یہ سمجھایا — بناتا کبر ہے ابلیس ہر اہل عبادت کو
یونہی لفاظیوں میں عمر اپنی کر کیا ضائع — مگر معنی کی خاطر یہ نہیں پاتے ہیں فرصت کو
جو علم ظاہری میں لاف تہی انکو وہ تہی باطل — جو غافل ہو حقیقت سے وہ کب جانے شریعت کو
مسیح ناصری کو تا قیامت زندہ یہ سمجھیں — مگر مدفون یثرب کا نہ پائے اس فضیلت کو
ازل سے ہی جو تھے محروم عرفاں تو ان سب نے — روا رکہا ہے شان مصطفےٰ میں اس مذلت کو
جو تہے قرآن کے موتی سمجھکر خاک سب پھینکے — اور اپنے علم ناقص سے کیا گم دین و ملت کو
مدد دی اپنے ہی اقوال سے عیسیٰ پرستوں کو — ہوئی جرأت عجب ان سے پرستاران میت کو
میں اس ہنگام پر آتش میں میٹھی نیند کیا سوؤں — زمانہ کہہ رہا ہے اٹھو پاؤ جلد نصرت کو
اندھیری رات خطرہ چور کا اور قوم یوں غافل — کہاں جاؤں میں اس غم سے دکہا یا رب تو قدرت کو
مجھے کیا ڈر ہے گر نور پہ ہیں ڈالتے مٹی — چھپے وہ روشنی کیسے جو حق نے بخشی فطرت کو
مرے دل پر ہو کیا وحشت تمہارے شور و غوغا سے — کہ صادق کب ہو بزدل دیکھے گر چہ قیامت کو

کلام المہدی

۲۶ ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور نے اپنی تقریر جلسہ ۲۷ دسمبر میں فرمایا تھا۔ کہ قیامت آنیوالی ہے اور اس کا وقت قریب ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ کچھ سالوں کی بات ہے فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے۔ اقتربت الساعۃ اور ایسی دیگر آیات بس سمجھ سکتے ہو کہ قریب کے کیا معنے ہیں۔ قرب الساعۃ کے جو نشانات تھے۔ وہ تو ظاہر ہو چکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ آخری زمانہ ہے آنحضرت صلعم جب کوئی ہولناک واقعہ پیش آتا۔ تو فرماتے کہ قیامت آگئی (۲) ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضور کا الہام تھا ستائیس کو خوشیاں منائینگے۔ سو ۲۷ - ماہ پوہ کو بارش ہو گئی اور لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ فرمایا یہ تکلفات ہیں جو ہم نہیں چاہتے خدا کا وہ نشان ہوتا ہے۔ جو دل بول اٹھیں کہ دشمن بھی کہدیں کہ یہ بات ہو گئی گو دشمن کا اقرار زبان سے محال ہے۔ مگر تاہم نشان وہ ہوتا ہے جو اپنی عظمت سے رعب ڈال دے

فرمایا۔ جو خط آتا ہے۔ میں اُسے پڑھکر اُس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جبتک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے۔ یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہو وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی ایک شدت توجہ سے اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز و قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اسکے لئے خود ہی دعا نکلی چلی جاتی ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے۔ اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کیلئے میسر نہیں آتی یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

فرمایا جب انسان مکر کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ خدا بھی مکر کرتا ہے۔ مکر کا مقابلہ مکر کرے جب ہی بات بنتی ہے۔ نادان مکر کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اس میں کوئی بُری بات نہیں مکر اس باریک تدبیر کو کہتے ہیں۔ جو خبیث آدمی کے دفع کیلئے کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام خیر الماکرین رکھا۔

دعا دو قسم ہے ایک تو معمولی طور سے دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہونچا دیتا ہے۔ بس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرتا ہی جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے۔ کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو۔ تو اس اُسکو وقت میں کام آتی ہے۔

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں خدا سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کرکے آتے ہیں۔ تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ بُت پرستی انسان پرستی۔ مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں بدمعاشیوں ظلم و تعدی۔ غفلت اور اہل حق کو ستانے و دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دیجاتی ہے۔ نوح کیوقت جو عذاب آیا اگر خدا کے رسول کو نہ ستاتے۔ تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے۔ کہ "ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو۔ تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔ اب جو دنیا میں عذاب آیا۔ تو اسی لئے کہ دلیری شوخی شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی۔ مگر ابھی ان کے دلوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گذار دیتے ہیں بعض کہتے ہیں۔ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کے قضا و قدر سے منکر ہیں۔ بے شک یہ بیماری ہے۔ مگر انہی بیماریوں سے عذاب آیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ وبا پڑی تو خدا نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے۔ انہی بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے۔ کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر یہ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جب تک وہ وقت نہ آئے گا۔ کہ پکار اُٹھیں "اب ہم سمجھے" یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو ہم بارہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنے تضرع و انابت الی اللہ

۳ر فروری ۱۹۰۳ء - خدا کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا و هم لا یفتنون۔ (کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے کر ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔

گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دئے ان کے اموال پر بھی ابتلا آئے۔ جانوں پر بھی۔ خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے۔ کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنۃ اللہ کے خلاف ہے۔ کہ مومن پر ابتلا نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے۔ تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دیدیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتدا و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلا۔ جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ابتلا اسی واسطے آتے ہیں۔ کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے۔ مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت سے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مرگیا یا بیوی مرگئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلا تھا۔ جس میں پورے نکلتے۔ تو انہیں ان سے بڑھ کر دیا جاتا۔ اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن متقی کا کام شیوہ نہیں۔ یہ جو پراگندہ روزی پراگندہ دل کہتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اور اول تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنالیا۔ دیکھو حضرت ابوبکر تاجر تھے بڑے معزز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر سب کو دشمن بنالیا۔ کاروبار میں بھی فرق آگیا یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے یہ بات خوب یاد رکھو کہ یہی تقوے ایسی چیز ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالے پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالے سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا۔ صحیح طور سے مومن معلوم کرنا مشکل ہے۔

[illegible] کہہ سکتا ہے۔ میں صالح ہوں زاہد ہوں مگر خدا کے نزدیک [illegible] گنہگار ہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی [illegible] لوگوں میں بُرے سمجھتے ہیں۔ مگر خدا کے نزدیک [illegible] ہوا ہو جن سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] سمجھا مگر اللہ کے نزدیک آپ سرورِ کائنات تھے [illegible] نے پر یقین تھا۔ کہ اس نے مباہلہ [illegible] کہا۔ اللّٰھُمَّ مَنْ کَانَ اَفْسَدَ لِلْقَوْم [illegible] [illegible] الیوم

[illegible] ہے۔ اسے پکا یقین تھا جبھی تو یہ کلمات [illegible] ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے فعلی رنگ [illegible] کر دیا کہ صادق اور پاکباز کون ہے اور کاذب اور [illegible]

[illegible] فرماتا ہے۔ لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ [illegible] اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ علم صحیح اور عقل سلیم یہ [illegible] انسان ہیں۔ جس میں شقاوت ہو۔ اسکی مت [illegible] وہ نیک کو بد اور بد کو نیک سمجھتا ہے

[illegible] بدر کی خدمتیں

[illegible] میاں سراج الدین عمر پروپرائیٹر کی ایک درخواست

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جن [illegible] بیماریوں اور نقصانات کا اخبار بدر مجھے [illegible] کرتا رہا ہے وہ میرے مکرم احباب سے پوشیدہ نہیں [illegible] تمام نقصانوں کو آجتک ثابت قدمی اور [illegible] کے ساتھ برداشت کیا ہے۔ اگرچہ عام تجارتی [illegible] کہ جہاں نقصان ہوتا دیکھا جائے [illegible] دیا جاوے اور تھوڑے نقصان [illegible] کر لی جاوے۔ لیکن [illegible] تجارتوں [illegible] پہلی بات تو یہ ہے کہ بدر کے اجراء سے اور اس کے قیام سے وہ [illegible] خدمات اسلام [illegible] اور [illegible] جو اس کے ذریعہ [illegible]

ہو رہی ہیں اور جن کا اعتراف ہر ایک صاحب نظر کو ہے اور دوسری بات یہ کہ اس کا مالی معاملہ ایک ایسی شاکر اور قدر شناس قوم کے ساتھ تھا اور ہے جو آج دنیا بھر کی قوموں میں سے منتخب حق شناس قوم ہے میں ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہوں۔ کہ جب کبھی میری قوم اس طرف توجہ کریگی اوسیوقت ان سارے نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ میرا یہ سمجھنا غلط ثابت نہیں ہوگا۔ آج سے پہلے میں نے کبھی اپنی پیاری قوم کو اسطرف متوجہ کرنے کیلئے جرأت نہیں کی۔ کیونکہ یہ خیال میرے دل میں پختہ طور پر متمکن ہے۔ کہ میرے احباب خود ہی اس کے فکر میں ہوں گے اور آپ ہی اس طرف متوجہ ہوں گے۔ جو خدمتگار وفاداری اور عمدگی کے ساتھ خدمت بجا لاتا رہتا ہے۔ ضرور ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک دن آقا کی نظر لطف اوس کی طرف پڑتی ہے اور وہ آپ ہی اس کی قدر افزائی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اوسوقت بھی میرا ارادہ نہ تھا۔ کہ میں اس بارے میں کچھ لکھوں اور اپنے بھائیوں کو کہوں کہ وہ اب بدر کی اعانت کے لئے ذرا اپنی کوششوں کے دائرہ کو وسیع کریں۔ کیونکہ بدر کی اخلاص سے بھری خدمتیں اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول رہی ہیں اور خدا کے فضل سے اور برکتوں کو جذب کر رہی ہیں لیکن چونکہ کثیر التعداد احباب کے استفساروں اور درخواستوں نے مجھے مجبور کیا ہے۔ اس لئے میں یہ چند سطریں اپنے بھائیوں کی خدمت میں لکھتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ میری گذارش قبولیت سے دیکھی جائے گی۔ اور ثمر لائے گی۔

تھوڑے دن گذرے ہیں کہ مجھے برادرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر و مینیجر بدر کی ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس میں اونہوں نے "بدر" کا نتیجہ لکھا اس میں اونہوں نے دکھایا ہے۔ گویا للعہ۸۴ کا سال ۱۹۰۸ء میں نقصان ہے۔ اس کے علاوہ کئی [illegible] گزشتہ سالوں میں میری کتابوں کی فروخت سے [illegible] معرض ہوا جو وہ بھی خرچ ہوگیا اور مجھے ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا۔ اس حساب سے قریب کئی ہزار روپیہ کا نقصان سال ۱۹۰۷ء تک بدر کو ہوا۔ میرے مکرم [illegible] اس سے واقف ہیں۔ کہ گذشتہ سالوں کی [illegible] سال ۱۹۰۸ء بدر کے لئے بہت اچھا اور

معقول فتوحات کا سال گذرا ہے۔ اس سال میں جب کہ یہ حال رہا ہے۔ تو سالہائے گذشتہ کا اندازہ آپ ہی لگ سکتا ہے۔

میں اپنے بھائیوں کا شکوہ نہیں کرتا۔ بلکہ میں صدق دل سے اپنی جماعت کا شکر گذار ہوں۔ کہ اونہوں نے بدر کو قبولیت کا شرف بخشا۔ بے شمار حمد اور تعریف اوس خدا کی ہے۔ جس نے بدر کو ایسی عزت عطا کی ہے۔ کہ آج وہ اوس کے پیارے امام اور اس کے بزرگ صحابیوں کی نگاہ میں ایک خاص امتیاز اور قبولیت رکھتا ہے۔ دراصل میرے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے میں دل سے خدا کے فضلوں کا معترف اور ہزار جان سے اسپر قربان ہوں۔

بعض بھائیوں نے مجھ سے پُوچھا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ بدر کی اتنی بڑی ہوئی خریداری ہوتی ہے اور قیمت بھی اس کی زیادہ ہو گئی ہے۔ تو پھر بھی آپ کو نقصان ہوتا ہے۔ نقصان کی وجہ تو یہ ہے۔ کہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدنی ابھی خرچ کے مقابلہ میں کم ہے۔ اسلئے لازمی نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ خرچ کی زیادتی کی وجہ سے کوئی اسراف اور تبذیر نہیں۔ جہاں تک منتظمان کی سمجھ ہے خرچ کرنے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

چونکہ بدر کے لئے یہ اصول ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اپنی قوم کے ارادہ اور خیالات کے سانچے میں اپنے آپکو ڈھالنا چاہیئے۔ اور اُن کے لئے مفید بننا چاہیئے اس لئے حساب کتاب کے پہلو میں بدر طیار ہے کہ ہماری احباب میں سے جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرمائیں اور آمد و خرچ کے متعلق جو نیک تجاویز پیش کریں اون پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔

بدر کی قیمت کی زیادتی کبھی ہم اپنے خیال اور قیاس سے نہیں کرتے۔ بدر کی پالیسی کو اپنے احباب کی اقتضاء رائے پر رکھا ہوا ہے۔ جو امر احباب کثرت رائے یا اتفاق سے اس کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ اوسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال میں جب ایک کثیر التعداد جماعت نے یہ درخواست کی۔ کہ دنیاوی خبروں کے صفحات بدر میں بڑھا دئے جاویں۔ تو وہ بڑھا دئے گئے اور ایک جزو قیمت زائد کی گئی۔ لیکن اس ایزادی قیمت کا فائدہ تو جماعت کو پہونچا ہے نہ کہ کارخانہ کو۔ کیونکہ کارخانہ نے قیمت بقدر اپنے اخراجات کے بڑھائی ہے۔ میں اس بات کو زیادہ لمبا نہیں کرنا چاہتا یا یہی اوس

گذارش کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کرنا چاہتا ہون جسکے لئے مین نے یہ سطرین لکھی ہین اور وہ یہ ہے۔

مین آپ لوگون کا ایک ناچیز بھائی ہون۔ آجتک مینے بہت نقصان خاموشی سے برداشت کیا ہے۔ اب معاملہ برداشت کی حد سے تجاوز کر رہا ہے۔ اسلئے آپ سب احباب اس قومی کام مین میرا ہاتھ بٹائین۔ مین آپسے نہ تو کوئی چندہ طلب کرتا ہون اور نہ قرض کا خواستگار ہون۔ ایک بات چاہتا ہون۔ کہ آپ تمام خریداران بدر کم ازکم ایک ایک خریدار بہت جلد بہم پہونچا دین۔ اور اون کی قیمتین بھجوا دین۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ بعض احباب ایسے صاحب اثر ہین کہ اون کی ذراسی کوشش سے بیس بیس خریدارون کا بھی بہم پہونچانا مشکل نہین اور امید رکھتا ہون۔ کہ ایسے باا‌ثر بزرگ ضرور اپنی ہمت و کوشش کے دائرہ کو وسیع کرکے صرف ایک ہی خریدار دینے پر قناعت نہ کرین گے۔ بلکہ جہان تک اون سے ہوسکیگا دریغ نہ کرینگے۔ لیکن سینتے کم ازکم حد امانت الیسی رکھی ہے جو ہر ایک طبقہ کا بزرگ آسانی سے کرسکتا ہے۔

میرے مولا! میرے مکرم احباب کو ہمت عطا کر کہ وہ میری اس عرضداشت کی طرف توجہ فرماوین۔ اور میری گذارش کو قبول کرین۔ آمین۔ والسلام

خاکسار معراج الدین

محررہ بالا سطور مخدومی مکرمی محسنی میان معراج الدین عمر صاحب (معراج منزل۔ لاہور) نے دفتر بدر مین تشریف لاکر بعد معائنہ حساب کتاب تحریر فرمائی ہین۔ واقعی اون کی اپیل اس قابل ہے۔ کہ قوم اس کیطرف غیر معمولی توجہ کرے۔ اخراجات کے متعلق مین اپنی ذاتی واقفیت سے (کیونکہ مین خود اس دفتر مین ڈیڑھ سال سے کام کر رہا ہون) یہ شہادت دے سکتا ہون۔ کہ وہ آمدنی سے بہت زیادہ ہین۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو ایڈیٹر صاحب ایک معقول تنخواہ پاتے ہین۔ پھر اب اخبار کے حجم کے بڑھنے اور دیگر وجوہات سے ایک اسسٹنٹ کو رکھنا پڑا۔ پھر اخبار کی کثرت اشاعت نے مجبور کیا۔ کہ ہم ایک اور پریس کام لین جسکے اخراجات تقریباً ۳۰ ماہوار بڑھ گئے علاوہ ازین ایک اور کاتب کی خدمات بھی لی گئین ہین یہان تک ہی نہین بلکہ اخبار چونکہ بدھ کی شام تک ہی تیار ہو سکتا ہے اور اس سے پہلے اس کی کاپیون کا لکھا جانا بوجہ تازہ وحی و تازہ خبرون کے مناسب نہین اسلئے اخبار کی شکل اوٹھانے اور اس کو بند کرنے اور پیٹین لگانے کا کام ڈبل اُجرت دیکر رات ہی کو کرانا پڑتا ہے تاکہ صبح اخبار وقت پر روانہ ہوسکے۔ ٹھیک تاریخ پر نکالنے کے لئے بعض اوقات ہمین بالا اورامرت سر بعض کا پیان بھیجنی پڑتی ہین۔ ایسے حالات مین آپ اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہین۔ کہ "بدر" کیون پیہم نقصان پر نقصان اُٹھا رہا ہے۔ اگر جملہ خریداران بدر ہمت کرکے ایک ایک نیا پیشگی قیمت دینے والا مہیا کر دین۔ تو بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ کہ آئندہ سال قیمت سالانہ مین بھی تخفیف ہوسکیگی۔ (اکمل)

بدر کے قلمی معاونون کی خدمت مین ایک ضروری گذارش

بعض دوست ہمارے پاس ایک ایسا مضمون چھپنے کیلئے ارسال کرتے ہین جو اوہون نے دوسرے اخبار مین بھی ارسال کر دیا ہوتا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے کہ جسکو خریداران اخبار عموماً ناپسند کرتے ہین جو مضمون ایک دفعہ ایک اخبار مین شائع ہوجاتا ہے وہ ہی اگر دوسری اخبار مین چھپے تو اس کا پڑھنا ناظرین پر دوبھر ہوجاتا ہے اور اکثر احباب دونون اخبارون کے مشترک خریدار ہین اسلئے نامہ نگارون کو مطلع کیا جاتا ہے جیسا کہ پہلے بھی کیا جاچکا ہے۔ کہ آئندہ وہ ایسے مضامین ہمارے ہان ارسال نہ کرین جنکو وہ دوسرے اخبار مین بھی ارسال کر چکے ہون یا کرنیکا ارادہ رکھتے ہون ہم آئندہ صرف اون مضمون کو چھاپنے کیلئے منظور کرینگے جنکے نیچے صاحب راقم نے صفائی سے لکھدیا ہو یہ مضمون خاص بدر کیلئے لکھا گیا ہے اور اس کو کسی دوسرے اخبار مین نہین بھیجا اور نہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت

ہمارا قرآن

احمد پاک پر اترا ہے ہمارا قرآن
سینکڑون سال کے مُردون کو کیا ہے زندہ
ظلمتین کفر کی سب دور ہوئین عالم سے
کفر و ایمان مین فرقان کیا ہے اس نے
اختلافات رہین تو بالکل ہی نہین ہے ممکن
جبکہ فیہا کتب قیمہ صاف آیا ہے
اگلی پچھلی سبھی باتین ہین نمایان اس مین
نقد جان دے کے بھی گر ہاتھ ہمارے آئے
سامنے اس کے نہین ہیچ عصائے موسےٰ
پڑھیے جون جون اسے کچھ اور ہی ملتا ہے مزا
دل کی آنکھون نے یہ تاثیر کی دیکھا لو نگاہ
آؤ بخشو لگا شفا مین ہے شفاء الناس
انبیاء کی جو شریعت تھی ہوئی اس پر ختم
دل سے کیے سینے سے لگالے نہ کہین ہم کیونکر

مُنہ سے اللہ کے نکلا ہے ہمارا قرآن
اس مین کیا شک کہ مسیحا ہے ہمارا قرآن
رشک صد نیر بیضا ہے ہمارا قرآن
ایک تفسیر فتحنا ہے ہمارا قرآن
افق وحی سے چمکا ہے ہمارا قرآن
سب کتابون کا خلاصہ ہے ہمارا قرآن
لوح محفوظ کا نقشہ ہے ہمارا قرآن
ہم تو جانینگے کہ سستا ہے ہمارا قرآن
غیرت صد ید بیضا ہے ہمارا قرآن
سننے والے سنین کیسا ہے ہمارا قرآن
اوج معنی مین ثریا ہے ہمارا قرآن
کل مریضون کو بلاتا ہے ہمارا قرآن
خاتم ادیان خدا کا ہے ہمارا قرآن
جب ہمارا ہے ہمارا ہے ہمارا قرآن

جو ضروری تھا وہ سب اس مین مہیا پایا!
اس کے فیضان سے ہم سب نے یہ پایا پایا!

مست الست مجھ کو ساقی بنا رہا ہے ✻ کیف شراب اُلفت آنکھون مین آرہا ہے
چمن چمن کے نور اسکا پھیلا ہے سب جہان مین ✻ پردہ مین بیٹھ کر وہ جلوہ دکھا رہا ہے
ہر رنگ مین نہان ہے ہر شکل مین عیان ہے ✻ آنکھون مین بس رہا ہے دل مین سما رہا ہے

(عرفی)

مسیح موعودؑ پر ایمان خواب کے ذریعہ

حدیث میں آیا ہے۔ کہ مہدی کیلئے خدا کی آسمانی آئے گی۔ کہ یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہے۔ نادانوں نے اس کا مطلب نہیں سمجھا اور یہی خیال کرتے رہے کہ بادل میں سے کوئی ایسی آواز دیگا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ خواب میں ملائکہ سعید روحوں کو ہدایت کریں گے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال یہ خط ہے۔ جو جناب رسالتمآب میں پہونچا ہے۔ واقعی جو شخص خدا ترسی کو کام میں لیکر اللہ کے حضور حق و باطل کے امتیاز کی دعا کرتا ہے۔ وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

بخدمت جناب مرشدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم عاجز موضع دوالمیال ضلع جہلم کا باشندہ ہے۔ جہاں ایک شخص نقیر مرزا نام حضور سے مباہلہ کرکے طاعون سے ہلاک ہو چکا۔ ہمارے گاؤں میں بہت مدت سے جناب کے دعویٰ کی نسبت بحث تکرار شروع ہے۔ راقم عاجز بھی اس بارہ میں مولوی کرم داد اور حافظ شہباز صاحب احمدی سے جھگڑتا رہا کہ پہلے تم لوگوں نے دوسرے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی سمجھ کر ہمیں اہل حدیث کے زمرہ میں داخل کیا جس سے ہمارے خویش اقارب میں ہل چل پڑ گئی تھی ہم اس لڑائی جھگڑائی سے اچھی طرح فارغ بھی نہیں ہو چکے تھے جو آپنے گاؤں میں ایک اور فساد کھڑا کر دیا اور اب اہلحدیث کو بھی شرک میں مبتلا کر کے مرزائی ہو گئے چونکہ عاجز اکثر اوقات احمدی بھائیوں کی مجلس میں شریک ہو کر حضور کی تصانیف کو سنتا رہا۔ اس لئے خاکسار کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جھوٹے شخص کے کلام میں ایسی تاثیر نہیں ہوتی۔ اور نہ جناب مولوی نورالدین صاحب جیسے متقی انسان کا جھوٹے سلسلہ میں داخل ہونا ممکن ہے۔ مگر جب کتاب احوال الآخرۃ وغیرہ کو پڑھتا۔ تو شک میں پڑ جاتا۔ کہ مہدی تو عرب میں پیدا ہوگا۔ الغرض اسی حالت میں میں نے رات کو اُٹھ کر نماز تہجد میں دعائیں مانگنی شروع کیں کہ یاالٰہی تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز پر حق ظاہر فرما۔ اگر مرزا صاحب تیری طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ تو مجھ گنہگار کو اپنے امام برحق کی بیعت میں شامل فرما۔ ایسا نہ ہو کہ میں تیرے فرستادہ کی مخالفت کرکے ہلاک ہو جاؤں۔ جہاں تک ہو سکا۔ میں نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ سجدہ میں پڑھ کر یہ دعا مانگتا رہا۔ جب اسی طرح کئی روز گذر گئے اور دن بدن دل کی قلق و اضطراب بڑھتا گیا۔ تو آخر ۲ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میری دعا قبول فرمائی اور خواب یعنی رؤیا کے ذریعہ سے حضور کی صداقت اس عاجز پر کھولی گئی۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں سچ سچ لکھتا ہوں۔ میں نے ایک حرف بھی اپنی طرف سے نہیں ملایا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چھوٹا سا تالاب ہے جو لبالب پانی سے بھرا ہے۔ میں نے اس میں بیٹھکر وضو کیا۔ جب وضو کر کے اُٹھا تو جنوب کیطرف سفید رنگ کا بادل نظر آیا۔ میں اس خیال میں کہ بادل برسنے شروع ہو جاویں وہاں سے چل پڑا اور اپنے آپ کو ایک ایسی سڑک پر پایا۔ جسکی دونوں طرف بید کے درخت ہیں۔ اور وہ بہت ہی گھنے اور جھکے ہوئے ہیں۔ اس سڑک کی ایک طرف میں اور دوسری طرف مولوی کرمداد صاحب اور حاجی غلام محمد احمدی جا رہے ہیں اور سامنے ایک شہر کا دروازہ نظر آ رہا ہے۔ اور سڑک کے درمیان اس دروازہ کیطرف سے بہت سی اونٹوں کی قطاریں نکل کر چلی آ رہی ہیں۔ جن پر سفید رنگ کی بوریاں لدی ہوئی ہیں۔ مجھے کوئی چیز جو دکھائی نہیں دیتی سڑک پر چلنے سے روکتی اور پیچھے ہٹاتی ہے اور میں بڑی مشکل سے قدم اٹھاتا ہوں۔ جیسے کوئی دلدل میں پھنسکر چلا نہیں جاتا۔ جب ہم دروازے کے قریب پہونچے۔ تو حاجی غلام محمد بھی میری طرف آگیا اور ہم دونوں بڑے زور سے سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے ہوئے دروازہ سے شہر میں داخل ہوئے جس بازار میں ہم جا رہے تھے۔ اس کی دونوں طرف تین پائیاں ہیں اور ان کے اوپر بڑے خوش نما پھول رکھے ہیں۔ جہاں بازار ختم ہوا وہاں ایک زرد رنگ کا اونچا مینار ہے۔ جس کے اوپر ہم نے چڑھنا ہے۔ جب میں مینار کے نیچے جا کر کھڑا ہوا۔ تو دل میں سوچنے لگا۔ کہ بغیر زینہ کو ہم کیونکر اوپر چڑھ سکتے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مینار کے ساتھ پاؤں رکھنے کی ایک جگہ بن گئی ہے میں نے اس میں اپنا پاؤں رکھا۔ پھر دوسرے پاؤں کے لئے اوپر جگہ بن گئی۔ اسی طرح اوپر سے میں قدم اٹھاتا اور ادہر ساتھ ساتھ جگہ بنتی جاتی تھی۔ مولوی کرمداد صاحب بھی میرے ساتھ بغیر کسی سہارے کے اوپر چڑھتے گئے جنکو دیکھکر میں حیران ہوا۔ جب ہم مینار کے اوپر پہونچے۔ تو وہاں ایک مکان دکھائی دیا۔ جس میں حضور سوئے پڑے ہیں اور حاجی غلام محمد پاس کھڑا کہہ رہا ہے کہ اوہو حضرت صاحب کو دھوپ آگئی اور اب تک کسی نے ان کو جگایا نہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو پوچھا نہیں دیکھا۔ کہ وہ آپکے پاس کیونکر پہونچے اتنے میں حضور نے مولوی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مولوی جی کیوں اس غریب کو میرے لئے مار لائے یا مار کر لائے ان لفظوں میں مجھے شک ہے۔ اس کے بعد میں نے آپکے ہاتھ چومنے شروع کئے جن سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی تھی بلکہ صبح کیوقت بیداری کی حالت میں بھی مجھے یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ خوشبو آرہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا حضرت میرے لئے دعا فرمائیں آپ دیر تک دعا مانگتے رہے اور حضور کے سر مبارک سے مثل شعاع آفتاب کے چمکار نکلتے تھے۔ بعد دعا کے آپنے شمال کی طرف ہاتھ مبارک پھیلایا تو ادہر سے آواز آئی۔ کہ اس شخص کیواسطے اور بھی دعا فرمائیے۔ آپنے پھر دعا مانگی اور اپنے دونوں پاؤں مبارک میری جھولی میں دراز فرما دئیے۔ میں انکو ملنے لگا اور مجھے جناب کے قدم مثل روئی کے نرم معلوم ہوتے تھے۔ اسی حالت میں خاکسار بیدار ہو کر بیٹھ گیا اس وقت میرے سینہ سے یہ آواز نکل رہی تھی " یہی ہے مدینہ یہی ہے مدینہ"۔

اس حالت کو دیکھکر میرا دل کانپ گیا۔ میں اپنے کلمات ناروا اور الزامات بیجا کو یاد کرکے بہت ہی شرمندہ ہوں۔ اے خدا کے برگزیدہ رسول جو کچھ اس ناکارہ اور نالائق نے بوجہ غلطی کے حضور کے حق میں بے ہودہ گوئی کی ہے۔ معاف فرما دیں۔ اب میں سچے دل سے آپ پر ایمان لایا۔ میری بیعت منظور فرمائی جاوے اور پوری توجہ سے مجھ گنہگار کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری طبیعت کو استقامت بخشے۔ اور میں شکوک و شبہات سے محفوظ رہوں۔ میرے اس خط کو اخبار میں بھی درج فرمایا جاوے۔ شائد کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے۔

الراقم

حاجی کریم بخش از دوالمیال ضلع جہلم

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شیخصاحب صفحہ ۵ - اتمام البرہان میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا - جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے دین اور شریعت میں جو اوسمین نہیں سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے - یعنی دین میں وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع میں کچھ اصل نہیں کھلی نہ چھپی - سو وہ نہایت گمراہی ہے - اور اس کا نام بدعت ہے "

شیخصاحب کی اس تحریر سے ہم کو بکلی اتفاق ہے - مگر ساتھ ہی ہم اس قدر عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہیں دکھلا سکے نہ آئندہ دکھلا سکتے ہیں جسکی نسبت یہ کہنا جائز ہو کہ شرع شریف میں اسکی کچھ اصل نہیں نہ کھلی نہ چھپی - پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق جو کچھ انہوں نے بدزبانی اور گندہ دہانی کے جوہر دکھا کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے - اس کی زد حقیقت میں شریعت محمدیہ پر پڑتی ہے - اور یہ ایک ایسا افسوسناک امر ہے کہ کوئی مومن اسکو روا نہیں رکھ سکتا -

صفحہ ۶ میں شیخصاحب نے آیۃ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے استدلال کرکے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہوگئے - تو پھر آئندہ نبی یا مثل نبی کی امید کیوں رکھیں کہ جبکہ اصل نبوت کا ہی خاتمہ ہوچکا - تو مثل نبی کس غرض اور کس مذہب سے برآمد ہو اگر کیا خاتم نبی کا کام انجام نہیں ہوا جو ایسا دعویٰ سنتے ہیں - کیا یہ ثبوت قرآن سے یا کسی من کی گھڑی ہوئی کہانی ہے - قرآن میں تو کہیں اس کا پتہ و نشان نہیں -

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ایک یاوہ گو اور سلیم الطبع مقلد پیشہ کو قرآن دانی سے کیا تعلق - جناب شیخصاحب جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آئندہ نبی یا مثل نبی کی امید نہیں ہوسکتی تو حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کی امید کیونکر ہوسکتی ہے - جو کچھ آپ نے اس کا جواب سوچا ہو وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں - خاتم النبیین کی بحث پر عرصہ ہوا کہ میں نے ایک مضمون لکھا تھا - مناسب مقام سمجھ کر ہم اس کا خلاصہ یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے :-

خاتم النبیین

مسلمانوں کا یہ عقیدہ بلا اختلاف چلا آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور اسی وجہ سے اس مراد کے سمجھنے میں اختلاف چلا آتا ہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ چند سطور پیش کروں - پس واضح ہو کہ :-

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جب صاحبزادے فوت ہوگئے تو کافروں نے آپ کو ابتر کہنا شروع کیا - عربی محاورہ میں ابتر اس کو کہتے ہیں جسکی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوجائے - خداوند جلشانہ نے اپنے حبیب پاک کی طرف سے کفار کو دو جواب دئے - ایک تو ان شانئک ھو الابتر - یعنے اے پیغمبر تیرا دشمن ہی ابتر ہے اور دوسرا جواب یہ دیا کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں یعنی آپ کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں - مگر کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ وہ روحانی بیٹوں کا باپ یعنی رسول اللہ ہے - اور رسول اللہ بھی کیسا خاتم النبیین یعنی تمام اگلے پچھلے نبیوں کا خاتم ہے - واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیت میں فتح تائے فوقانیہ کے ساتھ آیا ہے - اور خاتم کے معنے ہیں - مُہر اور النبیین میں الف لام استغراق کا ہے اور مقصود لفظ خاتم النبیین سے کفار کو ایسا جواب دینا ہے جس سے ان کا یہ اعتراض دفع ہو - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اور اسلئے وہ ابتر ہیں - پس ان وجوہ پر نظر ڈالکر خاتم النبیین کے ایسے معنے کرنے لازم ہونگے جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل روحانی کا سلسلہ آیندہ تا قیامت جاری رہنا ثابت ہو - ورنہ آپ کو صرف گذشتہ نبیوں کا خاتم ماننے سے کفار کے اس طعن کا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں کیونکہ ان کی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوگیا - کچھ بھی جواب نہیں ہوتا - بلکہ تردید کی بجائے کفار کے طعن کی اور الٹی تائید ہوتی ہے -

اس قرآنی استدلال کے جواب میں بعض لوگ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں لا نبی بعدی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا - اس حدیث پر تعمد یکر کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا - پس اگر اس حدیث کے یہی معنی لئے جاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں آسکتا - تو اول تو یہ حدیث آیۃ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے معارض ہوگی - اس لئے پایۂ اعتبار سے ساقط ہوجائیگی - ثانیاً احادیث ذیل بھی اس کے معارض ہوں گی اور وہ احادیث یہ ہیں - (۱) بخاری وغیرہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ میری اُمت میں محدث اور مکلم ہوں گے اور محدث بفتح دال من وجہ نبی ہوتا ہے - کیونکہ فرشتے اوس سے ہمکلام ہوتے اور وحی اس پر نازل ہوتی ہے - بلکہ اوسکی وحی بھی نبیوں کی وحی کی طرح دخل شیطانی سے محفوظ رکھی جاتی ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنے جنس نبوت سے ایک نوع مبشرات کی باقی ہے اور اس نوع میں مبشرات اور منذرات اور امور غیبیہ اور لطائف قرآنیہ اور علوم لدنیہ داخل ہیں - پس جب مبشرات جزو نبوت تامہ ہوئے - تو صاحب مبشرات صاحب نبوت جزوی ٹھیرا - چونکہ اس کلام میں نفی نبوت کے بعد مبشرات کا استثنا کیا گیا ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور من تبعیضیہ ہے - پس بموجب ان صحیح قواعد کے مبشرات کا جزو نبوت ہونا صریح منطوق کلام نبوی سے ثابت ہوا - اور جب نبوت جزئی کا باقی رہنا ثابت ہوگیا - تو جزئی نبی کا آنا بھی ثابت ہوگیا - اس لئے حدیث لا نبی بعدی کی تعمیم غلط قرار پائی اور یہ معنے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہونے کا شرف حاصل نہ ہو - نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے - جو صاحب شریعت جدیدہ یا صاحب نبوت تامہ ہو -

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - رویا المومن ستۃ واربعین جزء من اجزاء النبوۃ یعنی مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے - اس حدیث سے بھی معلوم ہوا - وہ جزئی نبی ہوا - پس حدیث لا نبی بعدی کا عموم ہرگز قائم نہیں رہا -

۴ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھی یہی مذہب

[illegible] چنانچہ [illegible] قولہ ﷺ انا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ ۔ دیکھو تکملہ مجمع البحار [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ یوں کہو کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ ام المومنین کے اس قول کی تطبیق حدیث لا نبی بعدی وغیرہ سے اسی تکملہ مجمع البحار میں یوں کی ہے ۔ لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئیگا ۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے ۔

۸ ۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی تحقیق بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہے ۔ دیکھو الجزو الثانی من الفتوحات المکیہ الباب الثالث والسبعون صفحہ ۳ ۔ فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکما اخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی فلا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام النبوۃ ۔ یعنے نبوت جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے منقطع ہوگئی ۔ وہ نبوت تشریعی ہے ۔ مقام نبوت منقطع نہیں ہوا ۔ [illegible] کوئی شرع ایسی نہیں ہو سکتی ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کو منسوخ کرے نہ شریعت محمدیہ میں کوئی حکم بڑھا سکتا ہے اور یہی معنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ رسالت و نبوۃ منقطع ہوگئی ۔ پس کوئی رسول یا نبی میرے بعد نہ ہوگا یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا ۔ جو میری شریعت کے خلاف شریعت پر ہو ۔ بلکہ جب کوئی نبی یا رسول ہوگا ۔ تو وہ میری شریعت کا تابع ہوگا ۔ [illegible] کوئی رسول ایسا نہیں آئیگا ۔ جو خلق اللہ کو غیر شریعت کی طرف بلائے یہی امر منقطع ہو گیا ۔ اور اسی کا دروازہ بند ہو گیا ہے ۔ مقام نبوت منقطع نہیں ہوا

۹ ۔ مولوی [illegible] مسلمان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے اس مذہب سے تاہم منی الغوث نے خود تسلیم کیا ہے کہ باوجود حدیث لا نبی بعدی کے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی آ سکتا ہے ۔ جو تابع شریعت محمدی ہو ۔

۔ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ خداوند کریم اپنے برگزیدہ اولیاء اور انبیاء کو غیب کی خبریں بتلا دیتا ہے اور وہ خداوند کریم سے اطلاع پا کر پیشگوئیاں کیا کرتے ہیں اب خداوند تعالیٰ [illegible] فرماتا ہے ۔ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۔ یعنے اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر ان لوگوں کو مطلع کرتا ہے جنکو وہ چن لیتا ہے ۔ رسولوں میں سے اس آیۃ کریمہ میں خداوند تعالیٰ نے اس شخص کو جسکو غیب کی خبریں دی جاویں ۔ رسولوں میں شمار کیا ہے ۔ پس مطابق آیۃ کریمہ و عقیدہ مذکورہ بالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں رسول آسکتا ہے اور جب رسول آسکتا ہے تو نبی ضرور آسکتا ہے ۔ کیونکہ ہر رسول اللہ نبی ہوتا ہے ۔

۸ ۔ لفظ نبی ۔ نبا سے مشتق ہے ۔ نبا کے معنے ہیں خبر ۔ نبی کے معنے ہیں خبر دینے والا ۔ جب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ کے افراد [illegible] جب اللہ مطلع ہو کر خلق اللہ کو غیبی خبریں پہنچاتے ہیں ۔ تو ایسی غیبی خبریں پہنچانے والے لوگ بلاشبہ نبی ہوئے ۔

۹ ۔ یہ امر مسلم ہے کہ امت محمدیہ امم سابقہ سے بہتر [illegible] آیۃ کریمہ کنتم خیر امۃ [illegible] اس پر ناطق ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء نبی ہوئے ہیں ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مثیل موسیٰ [illegible] سے افضل ہیں ۔ تو آپ کے خلفاء میں نبی کیوں نہ ہوں ۔

۱۰ ۔ سورۃ استخلاف کے مطابق سلسلہ خلافت محمدیہ سلسلہ خلافت موسویہ کا مثیل قرار دیا گیا ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ نبی ہوئے ۔ پس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الخلفاء کا بھی نبی ہونا ضروری ہے ۔

دلائل مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی و رسول آسکتے ہیں ۔ مگر وہ شریعت محمدیہ کے تابع اور امت محمدیہ میں داخل یعنی صاحب جزوی نبوت و رسالت ہوں گے ۔ لہذا خاتم النبیین کے صحیح معنے یہ ہیں ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر [illegible] نبی [illegible] یا مہر نبوت [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم اور عقیدہ [illegible] ہے ۔ چنانچہ آپ توضیح مرام کے صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں ۔

۔ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا ۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا ۔ کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے ۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے ۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں ۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے ۔ کہ اپنے تئیں با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جاویں ۔

اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے ۔ اس پر مہر لگ چکی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے ۔ بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا نبوت تامہ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں ۔ وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کے اقتدا سے ملتی ہے ۔ جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے ۔ یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ واما

النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امرنا بانقطاعہا من یوم نزل فیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین"

ترجمہ عبارت عربی۔ وہ نبوت تامہ کاملہ جو جامع جمیع کمالات وحی ہے ہم اس کے انقطاع پر اس روز سے ایمان لا چکے [illegible] جس دن سے قرآن کریم میں آیت نازل ہوئی۔ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کو خلیفہ [illegible] مگر مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی [illegible] نے خلیفہ راشد کی نسبت جو لفظ نبی ملکی تحریر فرمایا ہے اس سے [illegible] صاحب نہ بیزار ہیں۔ اپھر فرط تعصب کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کی تحریر پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور مولانا اسمٰعیل صاحب کی تحریر پر ایمان لاتے ہیں۔ بہر حال ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم اس جگہ مولانا اسمٰعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی وہ تحریر نقل کرتے ہیں۔

مولانا صاحب موصوف اپنی کتاب منصب امامت کے [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں۔

خلیفہ راشد [illegible] رب العالمین است و ہمسایہ انبیاء مرسلین و سرمایہ ترقی دین است و ہمپایہ ملائکہ مقربین۔ مرکز دائرہ امکان و مفخر جمیع اکوان [illegible] ارباب عرفان است سردفتر افراد انسان و اورش کلی رحمان است و سینہ او دریائے رحمت بیکران۔ اقبال او پرتو جلال یزدانی است و مقبولیت او عکس جمال ربانی۔ قہر او تیغ قضاست۔ و مہر او منبع عطا۔ معارضہ او معارضہ تقدیر است و مخالفت او مخالفت رب قدیر۔ ہر کہ [illegible] خدمتگذاری او [illegible] [illegible] خیالیست پر اختلال و ہر کہ در بیان [illegible] اکرام او [illegible] ہمہ سراسر باطل و محال۔ ہر صاحب کمال کہ موازنت خود با او [illegible] بہ راہ مشارکت حق [illegible] و علامت اہل کمال ہمین است کہ در خدمت او مشغول باشند و در اطاعت او مبذول از او عاملے مساوات او دست بردارند۔ و او را بجائے رسول بشمارند"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۶۳ نکتہ ثالث میں تحریر فرماتے ہیں

"خلیفہ راشد نبی حکمی است۔ ہر چند فی الحقیقت بپایہ رسالت [illegible] منصب خلافت [illegible] از احکام انبیاء اللہ [illegible] گردانیدہ"

اور اسی نکتہ کے [illegible] فرماتے ہیں۔

"از آنجملہ آنست نجات اخروی [illegible] بطاعت او [illegible] چنانکہ اگر کسے ہزار وجہ معرفت الٰہیہ و تہذیب اخلاق جد و جہد تمام [illegible] بالا کلام بجا آورد۔ و تحقیکہ ایمان بارسل ندارد ہرگز نجات اخروی بدست نخواہد آورد و رخلاص از غضب جبار و نار کاستہ نار نخواہد یافت ہمچنین ہر چند بانواع شرعیہ مطاعات دیگر بجا آسد و جہد و جہد تمام در امتثال احکام اسلام بپردزد کاسہ [illegible] تحقیکہ در طاعت امام وقت [illegible] [illegible] امامت او نکند۔ ہرگز عبادات مذکورہ در آخرت [illegible] نیست۔ و از وارد دیگر رب قدیر خلاص [illegible] من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ"

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ بھی امت محمدیہ میں ایک نبی کا آنا مسلم [illegible] اور اس کو نبی الوقت لکھتے ہیں چنانچہ مرشد کے حق میں فرماتے ہیں۔

[illegible] نبی وقت خویش است [illegible]

[illegible]

الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ۔ (انتخاب مثنوی مولوی معنوی مطبوعہ [illegible] [illegible] صفحہ ۱۳۰)

اب شیعہ صاحب۔ خدا سے ڈر کر خود فیصلہ کریں کہ قرآن و حدیث سے آیندہ بھی رسُل نبی کی امید ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور ہو سکتی ہے تو کس طرز پر۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالٰے)

مومنو! اشک بہاؤ کہ محرم آیا
سید بیکس و مظلوم کا ماتم آیا

یہ کسی شیعہ صاحب کا شعر ہے جس میں محرم شریف کی آمد آمد پر رونے اور ماتم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ اس شعر کے پڑھنے سے سارے کا سارا تعزیہ داری اور رقت اور سوز و گداز اور مجالس و محافل محرم شریف کا فوٹو ہو بہو نظر آجاتا ہے۔ اور چونکہ یہ ناچیز خود [illegible] [illegible] [illegible] اور گرفتار رہ چکا ہے [illegible] [illegible] [illegible] سامنے [illegible] [illegible] ہو

[illegible] ہو جاتے ہیں اور دل پر سخت چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں میں آنسو امڈ آتے ہیں۔ کہ سبحان اللہ انسان کی پیدائش کی علت غائی تو ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سے محافظت محض عبادت [illegible] [illegible] [illegible] عبادت کی بھی کئی اقسام ہیں [illegible] صلوات۔ طیبات۔ وغیرہ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد وغیرہ سب کچھ آجاتا ہے اور ان کی تفصیل و تشریح قرآن مجید بتاتا ہے۔ جو بحکم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ایک محفوظ اور معصوم کتاب ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ محرم شریف کا رونا پیٹنا۔ چیخنا۔ چلانا وغیرہ وغیرہ عبادت کی کونسی قسم میں داخل ہے۔ آؤ۔ کلام مجید ہی میں تلاش کریں۔ کہ کہیں بھی باقی فرائض کی طرح کسی شخص کی موت و مرگ یا مصیبت پر صف ماتم بچھا کر رونے پیٹنے یاد دلا کرنے اور خواہ مخواہ فرض و واجب کی طرح اوقات مقررہ پر ان کے حالات و مصائب کو دردانگیز لہجے میں بیان کرکے رونا رلانا موجب اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] سب سے پہلے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے منعم علیہ گروہ کا طریق طلب کرنے اور مغضوب علیہم اور ضالین کی راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا نہایت ہی ضروری حکم ہے اور منعم علیہ لوگوں کی تشریح دوسری جگہ فرمادی ہے کہ وہ نبیین۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین ہیں اور مغضوب علیہم یہود اور ضالین نصاریٰ ہیں۔ اب ایک ایک کرکے دیکھتے جاویں۔ نبیین یہ وہ گروہ ہے جنکو اللہ تعالےٰ نے برگزیدہ کرکے خاص اپنے لئے چن لیا ہے اور تمام مخلوق کیواسطے نمونہ اور اسوہ بنا کر ان کی اتباع اور تابعداری فرض و واجب کرکے ان کی پیروی کا نام سنت اور ان سے انحراف کرنے کا نام کفر و بدعت رکھا کر ان کے تابعداروں کے لئے جنت کا وعدہ اور ان کے منکرین و مخالفین کیواسطے دوزخ کی وعید فرمائی ہے۔ پھر اسی سردار اور معزز اور پاک گروہ پر جس قدر ابتلاء اور مصائب صادر ہوتے ہیں وہ کسی دوسرے پر وارد اور نازل ہوں۔ تو جیتا ہی مر جاوے مگر وہ خدا کے بندے تکالیف شرعیہ اور مصائب آسمانی سے جو تکالیف [illegible] [illegible] کو بطیب خاطر کیسے خوشی خوشی سینہ پر جھیلتے ہیں۔ کہ دیکھنے والے حیران اور ششدر رہ

فروری

رہ جاتے ہیں وجہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کی تکمیل اور درستی کے لئے مثلاً لکڑی یا لوہے اور سونے چاندی وغیرہ کی درستی اور تکمیل کے لئے اس پر اوزار دن بسولہ کی طرح طرح سے حملے کئے جاتے ہیں۔ نہ اس لئے کہ انکو خراب و خستہ کیا جائے۔ بلکہ اس واسطے تراشا اور پھیلایا اور گلایا اور کوٹا جاتا ہے کہ وہ اپنے کمال تک پہونچ کر ایک قیمتی اور قابل قدر چیز بن جاویں۔ اسی طرح انسان کی تکمیل کے لئے بھی تکلیف شرعیہ یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ مقرر کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ حضرت انسان ان ہی طرح طرح کے حیلے حوالے نکال کر ٹال مٹول کرکے کما حقہ روحانیت اور لطافت حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اس لئے مجبوراً دوسرے ہتھیار یعنی دنیاوی مصائب اور تکالیف قضا و قدر سے اسکی بھی طرح خبر لی جاتی ہے۔ پھر تو خوب ہی سیدھا ہو جاتا ہے یہ کوئی ظلم اور زیادتی نہیں۔ بلکہ قانون قدرت ہی اسی طرح چلا آتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کی تکمیل اور درستی کے لئے خواہ مخواہ طرح طرح کے الٹ پھیر ضروری کرنے پڑتے ہیں۔ اب جس پاک گروہ کو سارے جہان کے لئے نمونہ اور اسوہ بنایا گیا ہے۔ اس کو کیوں نہ پورا پورا درست اور ٹھیک کرکے دکھایا جاوے۔ اس میں ظلم کیا اور زیادتی کی بات کون سی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون۔ یعنی ہم ضرور ہی انسان کو طرح طرح کی بلاؤں اور قسم قسم کی آفتوں اور انواع اقسام کے دکھوں اور تکلیفوں میں پھنسا کر اور مصیبتوں اور سختیوں میں مبتلا اور گرفتار کرکے اس کا امتحان لینگے۔ مگر جو لوگ صبر و رضا اور تقوا سے کام لینگے ان امتحانوں میں پورے نکلیں اور اُن تک نہ آوینگے اور اگر کچھ زبان سے نکلیں تو صرف تسلیم و رضا سے بھرے ہوئے الفاظ کہ ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کا مال ہیں اور اسی کے پاس آخر جانا بھی ہوا ہے اور یہی اس قسم کے لوگوں پر درود رحمت شاباش مرحبا وغیرہ ہوگا اور یہی ہیں جو ہدایت یافتہ گروہ کہلائے جا سکتے ہیں۔ اور جس شخص نے ایسے امتحان کے وقت بے صبری و جزع فزع کیا اور شکوہ شکایت

سے لب کشائی کی۔ تو مصائب اور تکالیف کے علاوہ ناراضگی مولا مزید برآں۔ اب اس قطعی حکم کے بن لینے کے بعد بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ نبیوں اور رسولوں کے پاک گروہ نے اس امتحان میں پورے پورے نمبر حاصل نہیں کئے۔ یا کبھی بھی کسی قسم کی بے صبری یا شکوہ شکایت کی ہو حاشا وکلا۔ میرا بلکہ ہر ایک خدا سے ڈرنے والے مومن کا نور قلب شرح صدر سے گواہی دیتا ہے کہ نبیوں اور رسولوں کے گروہ نے ضرور ضرور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی بلاؤں اور صادر و نازل کی ہوئی مصیبتوں اور وارد کئے ہوئے امتحانوں میں تعریف کے ساتھ پورے پورے نمبر حاصل کرکے درگاہ الٰہی سے سارٹیفکٹ اور ڈپلومے حاصل کئے ہیں۔ اگر رونا۔ پیٹنا اور صف ماتم بچھانا ہی کوئی ضروری امر ہوتا تو خواہ مخواہ نبیوں اور رسولوں کا گروہ مقدس ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا علیٰ ہذا القیاس اپنے سے پہلے بزرگ نبی اور رسول کی مصیبتوں اور تکلیفوں اور دکھوں اور دردوں اور بلاؤں کو یاد کرکے رسم تعزیت اور عزا داری بوجہ احسن بجا لاکر اس سنت کو دنیا میں قائم کرنے کو اپنا فخر سمجھتا۔ خصوصاً ہماری سرکار والا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی تعزیہ داری بلکہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے بموجب تو بے شمار اور لاتعداد گروہ کی تعزیت اور عزاداری بجا لانی پڑتی۔ اور اگر ایسا ہوتا تو کس کا دین اور ایمان کا اسلام اور جنگ وجہاد۔ وعظ و پند اور شب بیداریاں اور شب گذاریاں ساری کی ساری بھول جاتیں۔ ایک منٹ بھی رونے پیٹنے اور صف ماتم بچھانے اور نام بنام ہر ایک بزرگ نبی اور رسول کا تاریخ وار تعزیہ بناکر گذشتہ حالات کی پوری پوری نقل کرنے سے فرصت نہ ملتی پر نہ ملتی مگر نہیں انہوں نے تسلیم و رضا اور صبر و شکر سے کام لیکر سب انسانوں اور مومنوں کے لئے نمونہ قائم کر دیا ہے جب نبیوں اور رسولوں کے گروہ کا یہ حال ہے۔ تو صدیق۔ شہدا۔ صالحین۔ جو انہی کے پیرو اور جانشین درحقیقت بحوش میں وہ کس طرح ان سے انحراف کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ بھی ایک محبت کا نشان ہے کہ ہم لوگ حق کے غم سے غمگین اور ان کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔ اس بات کا جواب صرف اسی قدر کافی ہے۔ کہ ماں سے زیادہ چاہے پھا پھا کٹنی

کہلائے۔ بعض فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جس قدر ظلم اور ستم اور زیادتی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی ہے وہ اور کسی نبی یا رسول پر وارد اور صادر نہیں ہوئی اور دوسرا پہلو رسولوں اور نبیوں کو تکلیف ہو ہوا کر آخر کار دشمنوں پر فتح اور غلبہ اور نصرت نصیب ہوگئی تھی۔ مگر اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری دم تک تادم مرگ مصیبت ہی مصیبت اور تنگی ہی تنگی اور ظلم ہی ظلم اور زیادتی پر زیادتی اور جفا پر جفا ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہوکر قبروں میں دفن بھی ہو گئے۔ اول تو یہ ان کا فرمانا ہی بے جا ہے۔ کیونکہ اس میں قاعدہ کلیہ۔ العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات مان بھی لیں۔ تب بھی اگر موجودہ حالت پر عین اس وقت جبکہ مصیبت اور تنگی نازل اور صادر ہو رہی تھی باقتضائے بشریت ہم بھی غمگین اور غمناک ہوکر بے ساختہ آنسو بہانے لگتے۔ تو بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا قابل معافی سمجھے۔ نہ کہ لائق اجر و ثواب۔ لیکن اس عاجز کا تو یہ سوال ہے۔ کہ جن بزرگ شہداء کے غم سے ہم رو رہے ہیں یا رونے کی تیاری کر رہے ہیں یا اگر رونا نہ آوے تو رونی شکل ہی بناکر حاصل ثواب ہونا چاہتے ہیں۔ وہ مقدس گروہ اس وقت سے کہاں ہیں۔ کیا کسی تکلیف یا مصیبت میں مبتلا اور گرفتار اور دشمنوں کے تیر و تفنگ کا نشانہ بن رہے ہیں یا ... عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ اور ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون کا خلعت حاصل کرکے عیش و آرام۔ خوشی و فرحت میں ہمیشہ کے لئے ایسے زندہ ہو چکے ہیں۔ کہ اب موت اور ہلاکت ان کے پاس بھی تو نہیں پھٹک سکتی۔ تو اب اس وقت رونا کیوں اور کس لئے۔ اب یہی تو واضح ہو گیا ہے۔ کہ شیعہ صاحبان کا رونا پیٹنا۔ چیخنا چلانا۔ منہ پر طمانچے مارنا۔ سر پیٹنا کسی طرح بھی بیجا نہیں کہا جاتا۔ اب باقی رہ گئے سنی صاحبان اور مضامین سو اپنی طرف سے کچھ کہنا تو بے سود ہے۔ وہ خود ہی خدا کے خوف کو دل میں جگہ دے کر سوچیں کہ کہیں خدانخواستہ تقوے طہارت اور خشیت اللہ کو چھوڑ کر صرف تبرا اور لعنت اور گالی گلوچ بدزبانی پر ضرور رہے کہ منطقی نتائج ... ان سے اپنی مطابقت نہ کر بیٹھیں یا صرف ... شریعت کو بھی قرار دیکر صرف خدا اور نبی کی خدائی پر ایمان لاکر انکو کفارہ گناہان مقرر

کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی شرعی اور عباداتی اور دینی طرز و طریق کو چھوڑ چھاڑ کر صرف اسی ایک بات پر زور دیتے رہیں۔ کہ حضرت امام حسینؓ کے غم والم میں رونے پیٹنے سے گناہ سب کے سب بخشے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنا سر مبارک محض اپنے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بخشوانے کیواسطے کٹوایا ہے اور بس۔ بھلا جن چھوٹے چھوٹے بچوں یا عمر رسیدہ جاہلوں کو سال بسال یا ہمیشہ ہمیشہ مجلسوں محفلوں میں جمع کرکے بار بار یہی اور صرف یہی سنایا اور سمجھایا جاوے تو وہ تقوے وطہارت کی کٹھن منزلوں کے طے کرنے کی تکلیف کیوں گوارا کرنے لگے۔ میرے پیارے بھائیو پچھلے بزرگوں کے لئے غم والم کرنے کی جگہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کے رتبے اور مرتبے زیادہ سے زیادہ بڑھائے۔ اور ان کی تعلیموں اور تلقینوں کو جو افراط تفریط سے بالکل پاک وصاف ہیں حاصل کرنے کی سعی کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاؤ۔ کہ اُسی نے آپ کے اس زمانہ کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک ہی بزرگ انسان کو اپنے الہام و وحی ومکالمہ ومخاطبہ سے مستفیض اور مستفید فرما کر محض اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ شیعہ ہو کر بھی اس امام مہدی کی ناقدری کرو تو قابل افسوس ہے۔ اس بزرگ ہادی کی تعلیم وتلقین کا خلاصہ دس شرائط بیعت میں بدر کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کو ملیگا انپر عمل درآمد کرکے بھی اگر آپ کو پورا پورا اطمینان قلب اور سکینت دل حاصل نہ ہو جاوے تو اس عاجز کے حق میں جو کچھ بھی چاہیں کہہ لیں۔

گلاب الدین احمدی رہتاسی

الجہاد ماض الی یوم القیامۃ

پرلے درجے کی حماقت ہے۔ اگر اس کے یہ معنے سمجھ لئے جائیں۔ کہ بس قیامت تک زبردستی دین منوانے کے لئے تلوار مارتے ہو۔ اس کا صحیح مطلب تو یہ ہے۔ کہ دین کے لئے مناسب وقت وحالات جد وجہد تو قیامت تک چلی جائے گی۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جب اسلام کا مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا تو اس وقت بطور مدافعت وخود حفاظتی ضروری تھا کہ مسلمان بھی تلوار اٹھاویں۔ اب یہ وقت ہے۔ کہ دین کے لئے کوئی جنگ نہیں کرتا۔ پس کوئی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ ہاں قلم وزبان کے زور سے مذہب اسلام پر بہت حملے ہو رہے ہیں۔ پس اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی قلم ہی سے باطل کا قلع قمع ہونا چاہیئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ موجود ہے۔ کہ جب ان کے زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا۔ تو انہوں نے کس طرح اپنے سر کٹوا دئے اور اُف تک نہ کی اور ان میں سے ہر ایک بچے سے لیکر بوڑھے تک یہی سمجھتا کہ یہ حکم خاص مجھی پر اُترا ہے۔ اسی لئے ہر ایک اپنا فرض سمجھ کر نہ کسی پر احسان رکھ کر یہ کام کرتا۔ بس اسی طرح ہماری جماعت کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم بھی آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے مطابق انہی صحابیوں کا آخری گروہ ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک جہاد ہے۔ بدقسمتی سے جہاد کا لفظ کچھ ایسے یکطرفہ معنوں میں لیا گیا ہے۔ کہ جب لکھا جاوے تو اس کے ساتھ تشریح کرنی پڑتی ہے۔ کہ ہماری مراد صرف دین کے لئے مناسب وقت وحالات جائز ذرائع سے۔ جد وجہد کرتا ہے) وہ کیا جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اس میں سے خدا کی راہ میں دین کی اشاعت میں خرچ کرنا۔ پس جن کو اللہ نے مال دیا ہے۔ اور اپنی اس نعمت سے متمتع کیا ہے۔ وہ اس سے خدا کا حصہ نکالیں اور جنہیں قلم وزبان کی زبان شمشیر دی ہو وہ انہیں باطل کے لئے مناسب طور سے چلائیں۔

الغرض کہ ولے درمے سخنے قدمے ہر ایک طرح دین اللہ کی اشاعت میں اپنی ہستی کو مٹادیں یہاں تک کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا۔ غرض ہر ایک قول وفعل حرکت وسکون محض اللہ تعالےٰ کے جلال وعظمت کے اظہار کے لئے وقف نہ ہو جائے اور یہ خیال نہ کریں کہ فلاں جو یہ کام کر رہا ہے۔ اس کے پاکر چکا ہے اب ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے نفس کی نسبت سوال کیا جائیگا۔

نیک نمونہ

سب بھائیوں کے لئے یہ نیک نمونہ قابل تقلید ہے۔ کہ گوئیکی ضلع گجرات میں احمدی جماعت کے ممبر نماز فجر کے بعد پہلے تو ایک رکوع قرآن مجید کا سنتے ہیں اور حسب آیت ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ تمام فجر قرآن کے سننے میں گذارتے ہیں۔ پھر صحیح بخاری سنتے ہیں واقعی ہر مومن کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو موجب فلاح دارین سمجھتا ہے۔ قرآن کریم اور صحیح بخاری کو پڑھنا یا سننا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مخدومی مولوی امام الدین صاحب کو سلامت باکرامت رکھے۔ جن کے ذریعے سے دین کی یہ خدمت ہو رہی ہے۔

نشان

ناظرین بدر نے جو خبر ان سے صفحات کو بغور پڑھتے رہے ہیں یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ ارض حجاز میں ہیضہ کی اموات پانسو روزانہ تک پہونچیں۔ اور اس تعداد کی کئی اخبارون نے تصدیق بھی کی اس واقعہ کے ساتھ جب ہم یکم اگست ۱۹۰۵ء کے الہام ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے۔ پڑھتے ہیں۔ تو بے اختیار منہ سے نکلتا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اور یہ بھی بعید نہیں۔ کہ خود اسی ملک میں بھی معترضین کو یہ نظارہ نظر آجاوے اصل میں خاتم الخلفاء کے زیر تبلیغ تمام جہان ہے اور جہاں جہاں اس کی دعوت پہونچ چکی ہے۔ وہاں اگر کوئی عذاب آتا ہے تو وہ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے۔ یا بطور سزا۔ مبارک وہ جو تضرع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول پر ایمان لاتے ہیں (اکمل)

کونوا انصار اللہ

برادرم منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہماری انجمن کا اجلاس زیر صدارت چودہری رستم علی صاحب ۸ فروری کو ہوا۔ اور مولانا محمد علی صاحب کی چٹھی سنائی گئی۔ اور ساتھ ہی میگزین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی۔ یہ تجویز مقبول ہوئی کہ للعامعہ ادا کرنے کے وعدے ہوئے اور ۲۶ رسالوں کی قیمت۔ یہ کارروائی نہایت قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

وداع حبیب

برادرم علی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن یہاں دو تین مہینے رہے ہم لوگوں سے ایسی نیک خلقی سے پیش آئے کہ سب کے دل میں ان کا گھر ہوگیا۔ تبدیلی کی خبر سن کر انہیں ایک ریونگ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب الاخبار

بہت سے معزز ناظرین بدر کی تحریک اور اکثر احباب کی منظوری سے دنیوی اخبار کے دو ورق ایزاد کئے گئے تھے۔ اور اسکے معاوضہ میں صرف ایک روپیہ قیمت میں ضرورۃً اضافہ کیا گیا۔ جو ان مصارف کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو ان دو ورقوں کی تیاری میں کرنے پڑتے ہیں۔

چنانچہ اس ایزادی کیلئے بعض اخبارات کو قیمتاً منگوانا عملہ بدر بڑھانا اور اخبار کو وقت پر نکالنے کیلئے اب بجائے ایک پریس کے دو پریسوں کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ پھر جو کچھ ان دو ورقوں میں ہوتا ہے وہ آپکے پیش نظر ہے۔ تاہم اتنا جتا دینا خلاف موقعہ نہ ہوگا کہ پچاس ساٹھ اردو اخبارات اور مصر کے عربی اخبار اور بعض انگریزی اخباروں کو صرف اسی لئے نہایت غور سے پڑھا جاتا ہے اور جو باتیں ان میں دلچسپ اور قابل ذکر ہوتی ہے اسکو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ اس محنت و جگرکاوی و دماغ سوزی سے یہ مجموعہ تیار ہوتا ہے جسکو ایک خاص ترتیب سے مختلف عنوانوں کی ماتحت ایڈیٹوریل نوٹ کے ساتھ شایع کیا جاتا ہے گویا ناظرین کو جو باتیں قریباً دو سو روپیہ سالانہ خرچ کرنے سے حاصل ہو سکتی ہیں وہ صرف ایک روپیہ میں دیجاتی ہیں اور دقت و دماغی محنت سے بچانا جو ہے وہ الگ۔ اسپر بھی اگر ناظرین بدر اسے ناپسند فرمائیں تو ہم اس سلسلہ کو بند کر دینے پر بھی تیار ہیں لیکن جو لوگ یہ کہیں کہ ہمیں دنیوی خبروں کی ضرورت نہیں۔ ان کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ دنیا میں تو رہتے ہیں مگر دنیاوی خبروں کی ضرورت نہیں یہ کیا بات ہوئی۔ اسلام نے تو دین و دنیا دونوں کو لیا ہے پس ایک جانب سے کنارہ کشی اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مومن اپنی دنیا کو بھی دین کے رنگ میں کر لیتا ہے۔ ہم انتخاب ایسے طریقے سے دیتے ہیں کہ ایک طرف خدا کی قدرتوں کا نقشہ پیش نظر ہوتا ہے۔ دوسری طرف حوادث زمانہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائینگے اگر وہ کچھ تبدیلی چاہتے ہیں تو وہ بھی فرما دیں۔

اشتہار بازی بھی ایک فن ہو گیا

کسی شخص نے ایک اشتہار دیا۔ ایک روپیہ آنے پر لاکھ روپیہ کمانیکا طریقہ بتایا جائیگا۔ ایک لاکھ درخواست آچکی تو سب کو جواب لکھ دیا بس اسی طرح (۲) دوسرا اشتہار دیتا ہے۔ دولت دوچند کس طرح ہو سکتی ہے ایک روپیہ فیس لیکر بتایا جائیگا۔ بہت سا روپیہ جمع کر کے سب کو جواب دیا اپنے زر نقد کے نوٹ خرید کر دوہرے کر لو بس دوچند۔ (۳) ایک مشتہر چھپا ملتے روپے میں بارہ ایسی چیزیں دیجائینگی جو امیر غریب کے یکسان کام آئیں۔ وی پی وصول ہوا تو بارہ سوئیاں نکلیں۔ (۴) اشتہار دیا گیا بلا سیاہی و قلم کے کیونکر لکھ سکتے ہیں۔ یہ بتایا جائیگا اگر اتنے روپے دو۔ روپیہ ادا کرنے پر جواب ملا کہ پنسل سے لکھو (۵) ایک تاجر نے ہم گھڑی کا اشتہار دیا کہ سادہ لوحوں نے منگوائی کھولنے پر معلوم ہوا کہ وہ گھڑی جھوٹی ہے جواب طلب کیا گیا تو مشتہر نے لکھ بھیجا کہ میں نے کب کہا تھا وہ گھڑی چلتی بھی ہے۔

غرض اشتہاروں کی عبارت سے دھوکہ میں نہ آؤ۔

ہمارے ہمعصر جیون تت دہرم اخبار میں خدا کے رحیم ہونے پر اعتراض کئے گئے ہیں۔ اور اللہ کے حضور نہایت بے ادبی و گستاخی کیگئی ہے (پس صاحب ابھی اسکے رحیم ہونے کا ثبوت ہے کہ تم سے شوخ اپنا اخبار نکال رہے ہیں)۔

وکیل نے لیڈر میں لکھا ہے۔ وبائی تنزل سے ہمارا کوئی گھر محفوظ نہیں۔ امراض زدید بد پرہیزی بدستور جاری۔ طبیب مفقود مریض ازالہ مرض سے غافل۔ (حضرت طبیب تو مفقود نہیں وہ آپکے سر پر ہیں مریضوں نے اسکی قدر نہ کی)

کمرہ گرم کرنیکی آسان ترکیب ایک چراغ کو جلا کر اسپر ناند الٹی کر کے رکھدیں تھوڑی دیر میں وہ ناند گرم ہو کر تمام کمرے کو گرم کر دیگی۔ اور سردی کی شکایت دور ہو جائیگی۔ (کاہل مفت میں)

وَانكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ ایک سادھو کے مفصلذیل حالات چھپے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسلام کے اصول خود بخود لوگوں کے دلوں میں گھر کریں اور وہ ان پر چلنے پر زمانہ کی روش سے مجبور ہوں۔

"ہری سنگھ تمہاری کیا غرض ہے۔ ہری سنگھ نے کہا کہ مجھکو خدا کی طرف سے یہ حکم ہے کہ دنیا سے اس گناہ کو مٹانیکی کوشش کروں۔ جو بیوہ عورتوں کے نکاح نہ کرنے سے وقوع میں آرہے ہیں۔ بیوہ عورتیں مجبور ہو کر غیر مردوں سے منہ کالا کر کے اپنے خاندان کی عزت برباد کرتی ہیں۔ اور حمل حرام کرائے جاتے ہیں۔ اور ولد الحرام بچے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ صاحب بہادر مسکرا کر۔ ہری سنگھ ہم کیا کریں سادھو آپ بادشاہ ہیں۔ اور بادشاہ کا فرض ہے کہ دنیا سے ایسے گناہ کو مٹا دے۔ صاحب بہادر کیا بادشاہ کسی کے مذہب میں مداخلت کر سکتا ہے۔ سادھو مذہب تو راستی کا نام ہے جب ظاہر ہے کہ بیوہ عورتوں کا نکاح نہ کرنا ایسی قباحتوں کا باعث ہوتا ہے۔ تو بیوگان کے نکاح کا مانع مذہب نہیں ہو سکتا۔ صاحب بہادر ہم عورتوں کے منشا کے خلاف ان کو مجبور نہیں کر سکتے تم یہ بتاؤ کہ اگر عورتیں تمہارا کہنا نہ مانیں تو کیا یہ سچ ہے کہ تم بیلگم یا گن کو چلکر مر جاؤ گے سادھو جی ہاں مجھے خدا کا حکم ہے کہ اگر لوگ یہ حکم خدا نہ مانیں۔ تو ایسے پاپیوں میں تمہیں نہیں رہنا چاہیے بلکہ تمہیں بیلگم یا گن کو ضرور مر جانا چاہئے۔ صاحب بہادر تم جانتے ہو کہ خودکشی جرم ہے۔ سادھو جرم تو ہے مگر جب تک اس امر کا انتظام نہ ہو میں مرنے سے باز نہیں آؤنگا۔ صاحب بہادر تمہیں جیلخانہ میں جانا پڑیگا۔ سادھو بہت بہتر۔ (خودکشی کرنے پر تیار ہو جانا حد درجہ کا زنادقہ پن ہے۔ اور اہل حق کا یہ کام نہیں ہوتا) بدر"

(۶)

جرائم پیشہ قومون کے حالات

ماروا‌ڑ کے شمال مشرق اور اجمیر مین مینا لوگ ڈاکے ڈالتے اور لوٹ مار کرتے ہین۔ اکتوبر سے جون تک مارواڑ اور رہزنی کا کام کرتے ہین عموماً ۵۔۵۰ آدمیون کی ٹولیان بنا کر ادہر ادہر پہرتے رہتے ہین۔ ان کے ساتھ عورتین اور بچے نہین ہوتے ہین۔ یہ لوگ تمام ہندوستان مین خانہ بدوشی کرتے پہرتے ہین۔ ممالک متوسط اور احاطہ بمبئی ان لوگون کے مسکن ہین۔ یہ لوگ چاند کے گھٹاؤ بڑھاؤ کے مطابق اپنی راتونکو "نصف روشن حصہ" اور "نصف تاریک حصہ" مین تقسیم کرتے ہین۔ چاندنی راتون کو یہ لوگ آسودہ حال لوگون کے ہان بھیک مانگتے پہرتے ہین۔ روٹی اور دیگر چیزین مانگ لاتے ہین۔ اس طرح متمول گہرانے دیکھہ بہال لیتے ہین۔ جب اندہیری راتین شروع ہوتی ہین۔ تو لوٹ مار شروع کرتے ہین۔ چاندنی راتون مین چالیس۔ ۵۰۔ ۵۰ میل تک چلتے ہین۔ اور لوٹ مار کرکے اندہیرے حصہ مین واپس آتے ہین۔ روز روشن مین بہی مینا لوگ لوگون کو لوٹ لیتے ہین۔ موسم گرما مین بہت غضب ڈھاتے ہین۔ کیونکہ لوگ مکانون کے باہر سوتے ہین مال مسروقہ جو فروخت نہین کیا جاتا ہے۔ اپنے قیام گاہ سے ایک میل آگے گاڑ دیتے ہین۔ ایک آدمی ان کی نگہبانی کرتا ہے۔ یہ شخص عموماً نہانے یا کہانا پکانے مین مصروف رہتا ہے۔ تا کسی کو اسپر شبہ نہ ہو مینا چور کئی قسم کے رنگ بدلتے ہین۔ مگر سب سے مقبول پسند جاتریون کا بھیس ہے کبہی برہمن بن جاتے ہین جب بہت مال ہاتہہ لگ جاتا ہے۔ تو وہ مارواڑی بنجاتے ہین جو رالی ہوے زیورات پہن لیتے ہین۔ متمول ہندوستانی مینا لوگون سے چوکیداری کا کام لیتے ہین اپنے آقاؤن کی وفاداری اور ایمانداری سے خدمت کرتے ہین۔ اپنے قوم کے لٹیرون کو اپنے آقا کا مال و دولت لوٹنے سے باز رکھتے ہین۔ جیسا کہ مدراس پریسیڈنسی کے جنوبی اضلاع کے کلار لوگ کرتے ہین۔

ایک اور گروہ باوریا لوگون کا ہے۔ جو کئی چھوٹے قبیلون مین منقسم ہے۔ یہ لوگ کبہی شکار پیشہ ہوتے تھے۔ مگر لوٹ مار کرتے جعلی سکے بناتے اور نقب لگاتے ہین۔ وہ اس بات پر فخر کرتے ہین کہ ان کا سلسلہ نسب پرانا ہے۔ اور یہ کہتے ہین کہ بادشاہ ہم سے جلادی کا کام لیتے ہین ان کا یہ دعوی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ جوبل سنکون کی مالا پہنتے ہین۔ بعض قبائل اپنے سامنے کے دانتون مین سونے کی سوئی لگا لیتے ہین۔ باوریا لوگون کی سات جماعتین گلوٹ۔ پروارہ اور راٹھور نامون سے مشہور ہین یہ لوگ جعلی سکے بنانےمین کمال رکھتے ہین۔ ان کے آلات بہت ہی نفیس اور عمدہ قسم کے ہوتے ہین۔ جب راستہ سے کوئی قبیلہ گزرتا ہے۔ درختون پر عجیب قسم کے نشان لگا دیتے ہین۔ یا پتہرون کا ڈہیر عجیب طریقہ سے لگا دیتے ہین تا کہ ان کے ہمراہی اس سے ہدایت پذیر ہو سکین۔ بدک قبیلہ باوریون کی ایک شاخ ہے۔ ان کے رسم و رواج و اطوار ان سے بہت ملتے جلتے ہین۔

بدک لوگ بیراگیون اور کنجرون کا بھیس بدل کر پہرتے ہین مگر سخت ضرورت کے وقت اور بہیس بہی بدلتے ہین۔ اور ٹولیون مین منقسم ہو کر کام کرتے ہین۔ کبہی پرندے فروخت کرتے ہین کبہی رمال بن جاتے ہیں۔ اپنے بزرگون کی روحون کو اپنی امداد کیلئے عجیب طریقہ سے بلاتے ہین۔ یہ عمل بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بدک لوگ نقب لگانے اور سرقہ کے فن مین ماہر ہوتے ہین۔ روپیہ یا زیورات یا قیمتی چیزین چراتے ہین جو باسانی اٹہائی جا سکتی ہین ان کی بائین کلائی پر تین نشان ہوتے ہین۔ جو بچپن مین گرم لوہے سے لگائے جاتے ہین۔ بدک لوگون کا یہی نشان ہے۔ اسی شناخت سے وہ باسانی شناخت کئے جا سکتے ہین۔ تیار شدہ خاصکر کپہون بہی ریل وغیرہ کی غرض سے اپنے پاس رکہتے ہین جب ہی یہ لوگ پہچانے جاتے ہین۔ بدک لوگ مسروقہ مال کو چہپانے مین بہت ہوشیار ہوتے ہین۔ طلائی زیورات اور جواہرات اپنے حلقون کے اندر رکھ لیتے ہین۔ کبہی اپنے آنتڑون کے اندر رکھ لیتے ہین۔ کبہی کہوکہلے بانس کی لاٹہیون مین بہر لیتے ہین جسے وہ ہاتہ مین لئے ادہر ادہر پہرتے ہین۔

کاپی نویس ہو

آج کل دہا بجا مطبعون کا انعقاد اس بات کی بہت کچہہ ضرورت ثابت کر رہا ہے کہ خوشخط لکھنے والے کاتب ہون۔ افسوس کہ مسلمانون کو اس فن کی طرف بہت کم توجہ ہے جو لوگ عمر کا بہت بڑا قیمتی حصہ صرف و نحو و منطق کی معمولی کتابون مین خرچ کر دیتے ہین۔ اور پہر اس منزل مقصود تک ہی نہین پہنچتے جس کے لئے یہ محنت کیجاتی ہے۔ ہم نے بہت کم سنا ہے کہ کسی طالب علم نے اپنے صرف و نحو پڑہنے کا یہ مقصد قرار دیا ہو کہ ہم قرآن و حدیث کو صحیح پڑہہ سکین۔ پس کیا یہ ضروری نہین کہ بعض طالب علم فن کتابت مین کمال پیدا کرین۔ پچہلے دنون ہمین ایک کاتب کی ضرورت تہی۔ اور یہ معلوم کر کر کسی احمدی بہائی کی درخواست نہین آئی بہت افسوس ہوا کہ ایسے شریف فن کی طرف بہت کم خیال ہے جو ایک معمولی توجہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اڈیٹر زمیندار

نے مفصلہ ذیل سطور درد دل سے لکہی ہین اور خوب لکہی ہیں۔

ہنود گان کے ازدواج ثانی کی ممانعت ستی کا رواج گو سالہ پرستی درختون کی پرستش۔ پیر پرستی۔ قبر پرستی اور تعزیہ داری۔ وید قرآن مجید۔ اور گرنتہ صاحب کی تعلیم مین داخل نہین۔ مگر ہم نے ان سب کو اور ایسی بہت سی باتون کو شامل مذہب کر لیا ہے۔ مذہب کے فرائض ترک ہو جائین خدا یا پیغمبر کا انکار کر لیا جائے جہوٹ بولا جائے زناکاری کا ارتکاب ہوگا۔ حقوق غصب کئے جائین اور رشوتین لیجائین کوئی نہین پوچہتا لیکن ان جدید الاشاعت و خارج از مذہب رسوم کا مخالف ایسا مجرم ہے کہ کبہی قابل معافی نہین ہو سکتا۔

تقویم کعبی

ایک جنتری ہے جو نہایت نفیس عمدہ کاغذ پر ... اچہی ہوئی ہماری پاس پہنچی ہے۔ اسمین سلامی تاریخ دوسری تاریخون سے پہلے لکہنے کا التزام کیا گیا ہے جو نہایت عمدہ بات ہے۔ علاوہ ازین ہر تاریخ کے سامنے کسی نہ کسی سلامی واقعہ کا ذکر ہے اور بہت سی معلومات ناظرین کیلئے

ضرورتِ مُصلح

مسٹر میر مشرف الحق ایم۔ اے۔ ایس سے نے منفصلہ ذیل اشعار بیسوین صدی کی حالت کے بارے مین لکھے ہین اور پھر جس نتیجہ پر پہونچے وہ بالکل صحیح ہے۔ ہم میر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین۔ کہ وہ جس مسیحا کو بلاتے ہین وہ نازل ہو چکا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے انصار مین داخل ہون۔

سدا رہتی جاتی صدی بیسوین سے ‖ مگر قوم اپنی جہان تھی وہین ہے
اسی طرح دو صدیان سہ سے گذرین ‖ ابھی خواب غفلت سے چونکی نہین ہے
وہ یون متفق گویا ٹیڑی کا دَل تھی ‖ پر اب منتفرق کچھ کہین کچھ کہین ہے
سبے کچھ زیر فرمان روس و فرنگی ‖ بہت تحت انگریز و محکوم چین ہے
شیعہ سنی دونون کا دل ایک دین ایک ‖ پر آپس مین بیفائدہ ضد و کین ہے
بہت چھن گیا اب بھی جو کچھ ہے باقی ‖ تو اس کے لئے دشمن اندکمین ہے
تمہین نا امیدی اُسے کامیابی ‖ تمہاری نظر اُس سے کم بیش بین ہے
پڑے مین کھنڈر کے کھنڈر لاکھون ایسے ‖ جہان وحشی شہباز و شیر کمین ہے
محل اور مساجد مین ایک ہو کا عالم ‖ نہ آواز ورد اور نہ اذکار دین ہے
جو اسلام پوچھو تو پاؤ کتب مین ‖ مسلمان کو ڈھونڈ ہو تو زیر زمین ہے
نہ تیمور و بابر نہ اکبر نہ نادر ‖ نہ سبکتگین ہے نہ الپتگین ہے
مگر اب انہین یاد کرنے سے حاصل ‖ کہ خود اُن کے پوتونکی گت بدترین ہے
نہ پلّے ٹکا اور نہ آمد کی صورت ‖ نہ اُن پاس کوئی لباس زرین ہے
دل بانداکو ہے جلا کی ضرورت ‖ نظر آتا بے روپ عکس حسین ہے
چمن مین خزان آئی بلبل سے بالکل ‖ گئی چھٹ نوا سنج اور بہر دین ہے
بشرہ سا دل ہم بھی رکھتے ہین لیکن ‖ کروڑون کا خوش ہے پر اپنا حزین ہے
ہوئی حد تنزل کی اس حد سے گذرو ‖ کہ آخر یہی ایک منزل آولین ہے
چلا آیا ہوتا ازل سے زمانہ ‖ بدلتا سدا گہ چنان گہ چنین ہے
زمانہ کی رفتار پہ تم بھی ہو لو ‖ کہ اب تو یہی مصلحت کے قرین ہے
کوئی کام دنیا مین مشکل سے مشکل ‖ اگر دل لگاؤ تو آسان ترین ہے
اگر کچھ کرو گے تو تم دیکھ لو گے ‖ کہ اس کی جزا یہین ہے یہین ہے

مدد اے مسیحا دکھا اپنی صورت
کہ اسلام کا بس دم واپسین ہے

ضروری گذارش

جملہ خریداران خط و کتابت کرنے وقت اگر جواب منگوانا چاہین۔ تو جوابی کارڈ تحریر کرنا چاہیئے یا ٹکٹ ساتھ بھیجنا چاہیئے اور نیز نمبر خریداری بھی۔

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم محترم جناب مفتی صاحب سلمہ ربکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ افسوس کہ آپنے بدر خواتین کے کالم کو جلدی بند کر دیا اور اس غریب فرقہ پر نظر عنایت نہ رکھی۔ مین بھی چند در چند مجبوریون کے باعث مضمون لکھنے سے معذور رہی ہون جسکی معافی چاہتی ہون۔

کل ۲۸- دسمبر کو چار بجے رات کے سخت زلزلہ آیا۔ جو چار اپریل والے زلزلے سے شاید ہی کچھ کم ہو گا ان دنون دنیا مین عجیب اندھیر مچا ہوا ہے اور خدا کے پیارے سچے مسیح کی صداقت کی شہادت زمین و آسمان بڑے زور و شور سے دے رہے ہین۔ قحط سالی نے تباہ برباد کر دیا ہے۔ لوگ گھرون سے بیخانمان ہو کر نکل گئے ہین۔ ہزارون آدمی بھوکون مر رہے ہین۔ کوئی پرسان حال نہین۔ اس بے مہری کی یہ شدت کہ الامان شان ایزدی کہ قحط ایسے وقت مین پڑا۔ کہ نہ لوگون کو پیٹ بھرنے کو روٹی ملتی ہے نہ تن ڈھکنے کو کپڑا۔ سال کا عرصہ گذر گیا کہ بارش کی بوند نہین گری۔ زمین جل گئی چارہ نایاب ہو گیا۔ مویشی سخت تنگ ہو رہے ہین۔ حضرت اقدس کے ثلج والے الہام کو اس قحط نے اچھی طرح منور و روشن کر دیا۔ ثلج کے دونون معنے کیسے پورے ہوئے۔ اے مخالفو آؤ اور آنکھین کھولو اور دیکھو کہ اس برگزیدہ کی باتین کس طرح خدا پوری کرتا ہے۔ بہت سی خلقت کو طاعون نے نوش جان کیا اب جو باقی بچی۔ اوسے قحط نگل رہا ہے۔ پھر کل والے زلزلے نے خداوند عزّ و جل کی ہیبت جبروت اور جلالت کا نقشہ پیش نظر کر دیا۔ اور بتلا دیا کہ مین ایسا غنی اور بے پرواہ ہون۔ اگر چاہون تو دنیا کو ایک پل مین نیست و نابود کر دون ان عذابون کا آنا ہی اس وقت ضروری تہا۔ کیونکہ دنیا کو گناہ نے سیاہ کر دیا اور مسلمانون کا پیارا اسلام تو صرف زبانون تک ہی محدود رہ گیا۔ بے تحاشا سود کو جائز قرار دے لیا۔ بر سر عام سازون مین تخفیف مانگی شراب کو جب تک نشہ نہ دے حلال تصور کر لیا۔ تہذیب نئی عام ہو گئی۔ دغا مکر فریب اور رشوت ستانی سے روپیہ اکٹھا ہونے لگا۔ بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اس پر طرہ یہ کہ سب باتین تہذیب اور شائستگی خیال کی جانے لگین۔ اے لوگو! انصاف سے کہدو کہ اب اس ملک کی حالت عرب کی اس حالت سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر تھی۔ کچھ بھی کم ہے؟ اگر اس پُر آشوب زمانہ مین مسیح نہ آتا۔ تو پھر کونسا وقت اس کے آنے کا تہا۔ اسلام کی نازک حالت کا مولانا حالی نے اس طرح خاکہ کھینچا ہے۔ ؎

جہان زہر کا کام کرتا ہے باران ‖ جہان آکے رو دیتا ہے ابر نیسان
نہین تازگی کا کہین نام جس پر ‖ ہری ٹہنیان جھڑ گئین جسکی جل کر
نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل ‖ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہان آ رہی ہے ‖ کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہے

یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب موسم خزان بوٹون کو جہلا دیتی ہے۔ تو پھر جلدی ہی موسم بہار کو ان کے سر سبز کرنے کا حکم ہو جاتا ہے۔ جو کہ ان مین از سر نو روح پہونکدیتی ہے۔

جبکہ خدا کا پیارا دین ایسی نزع کی حالت مین تہا تو ضروری تہا کہ غیوری اور اللہ دیا کے رحمت جوش مارتا۔ اور کسی اپنے نیک بندہ کے ذریعے اس کی دستگیری کرتا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ مذہبون کو کفر شرک اور نافرمانی کی گندگیون اور آلائشون سے پاک کرتا آیا ہے۔

غور کا مقام ہے۔ کہ اگر مولانا حالی صاحب کو یہ خبر ہوتی۔ کہ مرسید احمد خان صاحب مہدی ہین۔ تو کبھی اُن کی قلم سے ایسے دردناک الفاظ نہ نکلتے۔ کیونکہ جب انہین قطعاً مایوسی ہوئی تو یہ کہا کہ ؎

نہین کھول پھل جسمین آنے کے قابل ‖ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

(۹) مگر چونکہ سید احمد خان مرسل نہین تھے۔ اور نہ ان کے ساتھ تائید ربانی تھی وہ دنیا کی بہتری

ن بابا جو پیرین لے رہے ہے۔ اور ساری عمر مین ایک بھی ایسا سچا جان نثار دین کا خادم نہ تیار کر سکے جیسا کہ اس فرستادہ خدا نے تھوڑے ہی عرصہ مین چار لاکھ بنا دیا ہے۔ ان خانقاہون کے سجادہ نشینون پر جو کہ لاکھون ہندو‌ؤن اور مسلمانون کا مرکز گنی جا سکتی ہین۔ مورخہ ۱۲۔ دسمبر کے وکیل مین کسی منصف مزاج نے کچھ ریمارک کئے ہین جن کا مین درج کرنا ضروری جانتی ہون

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ہندوستان مین زیادہ فیوض پھیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہین۔ جن کی روحانیت اور حقانیت کا جھنڈا سب سے پہلے ہندوستان مین آیا۔ آج ان کی اولاد کر دیکھئے۔ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسون دور بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہین اولادین دو قسم کی ہوتی ہین۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب کو شاذ ہی خبر ہو گی۔ کہ ہمارے دادا صاحب وضو کیون کر کرتے تھے۔ اشغال خاص کا تو کیا ذکر بیچارے رات دن مین گاؤن کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر مین مصروف رہتے ہین۔ اگر ان کو کم از کم صرف فقرا اور مشائخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے اب رہے متولی صاحب اور خدام وہ سب سے زیادہ نور آسلے نور ہین۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیان اور خدام کی ذاتی خواہشین اس حد تک ناگوار ہو گئی ہین۔ کہ ایک ہندو مینجر مقرر ہو گیا گیا۔

یہ وہ خانقاہین ہین جو کہ کعبہ ہند کہی جا سکتی ہین۔ یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ اب روحانی اولاد کو لیجئے حضرت خواجہ کے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوئے۔ ان کی درگاہ جایئے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمایئے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس بزرگ کے خادم ہین۔ جو کہ صبر اور توکل مین اعلےٰ درجہ رکھتے تھے۔ ممکن نہین کہ کوئی زائر صحیح سالم زیارت کر سکے۔ خواجہ قطب کے جانشین حضرت بابا فرید الدین گنج شکر جن کا مزار پاک پٹن مین ہے۔ خانقاہ مین گاؤن جاگیر سب کچھ ہے۔ مگر اس لئے کہ نہین کہ مسلمانون یا فقرا کی دینی یا دنیاوی ضرورتون مین کام آوے بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین بہت سے گھوڑے پالین بندوقین خریدین۔ غریب جانورون کا روز شکار کرین۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گھاس پر گذارہ کرتے تھے۔ اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانورون کو فنا کر کے دل خوش کرتی ہے۔

بابا صاحب کے تین خلیفے بڑے مشہور ہوئے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی۔ حضرت قطب جلال الدین ہنسوی۔ حضرت علاؤ الدین صابر کلیری

اول بزرگ کی درگاہ پر جایئے۔ پس وہی عالم تبرک فروشی کا نظر آئے گا۔ میان حسن نظامی نے کچھ پڑھ لکھ لیا ہے۔ وہ تو رات دن علی گڈھ پارٹی مین مستغرق ہین۔ جو کام ان کے کرنے کا تھا اُس سے کوسون دُور۔

دوسری درگاہ ہانسی مین ہے۔ سجادہ نشین عبد الحکیم صاحب سب جاگیر ہندو‌ؤن کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران اور پریشان ہین مسلمانون کی کیا خاک خدمت کرین گے۔

تیسرے صابر صاحب ہین۔ اُن کے جانشین دُنیا سے نرالی طبیعت رکھتے ہین۔ اپنے مشائخ پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہین۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گذار بن جاوین۔ اور بس۔ ایسے عظیم الشان فرض کی تکمیل مین مجبور ہین۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہین ملتی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکھ جایئے۔ اس وقت اتنی کمیان صرف پنجاب مین ہین۔ جو بہت مشہور ہین۔ مہاران علاقہ بہاولپور۔ تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ چاچڑان علاقہ بہاولپور۔ گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سیال ضلع شاہ پور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے۔ کہ چچا بھتیجے مین صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلے پر کون بیٹھے اور نماز پہلے کون پڑھے۔ کچہریان گرمائی جاتی ہین اور حضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ . . . ڈپٹی کمشنر صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اور لفٹنٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانون سے کچھ فیض ملا۔ تو عجب نہین۔ کہ مسلمانون کو بھی کچھ دیا جاوے۔ چاچڑان مین ایک لاکھ کی جاگیر ہے اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہین۔ یاد الٰہی مین ہمیشہ مستغرق رہتے ہین۔

سُنا ہے کہ سو آدمی کھانا یان کھنے پر نوازا مین ا سپر بھی کم نیت رات کاٹے نہین کٹتی۔ پایہ

صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو سوج اگئی۔ تو شاید مسلمانون کا بیڑا پار ہو جاوے مہاران کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ نیک ہین

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بھی بہت لائق بہت مفید اور بہت ہی کار آمد ہین۔ ایک محدود دائرہ مین چلتے ہین تاہم کچھ کرتے ہین۔ رہ گئے سیال والے میان محمد الدین صاحب سو وہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہین۔ پھر بھی قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑون عالم مریدین کو خدمت اسلام کے لئے مقرر کرین۔

صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے نعیم تمیم پیر ہین۔ سنتے ہین لاکھون روپیہ جمع ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ مگر نہ دین کے لئے نہ دنیا کے لئے۔ بلکہ اپنا جی خوش کرنے کے لئے۔

بریلی مین نظامیہ سلسلہ کے پیر نقتے میان صاحب ہین جو حقیقت مین علوم ظاہر باطن مین لاثانی ہین۔ مگر کام کا اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو سیر و شکار مین اوقات بسری ہوتی ہے۔

سلول مین بھی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے اور دستور زمانہ کے مطابق مقدمہ بازی کی بلا مین سب گرفتار ہین۔

اورنگ آباد دکن مین نظامیون کی ایک مشہور خانقاہ ہے۔ ہزارہا روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ مین خاک اڑتی ہے مسجد مین کتے لوٹتے ہین اور غلیظ کرتے ہین۔ خاص درگاہ کی پردون کو دیکھئے۔ تو نفرت آتی مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت مکلف ساز و سامان ہین اور وہ محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی بڑی دلداری کی تھی۔ درگاہ و مسجد سے کیا فائدہ ان کو پہونچا جو ان کی خدمت کرتے صرف اتنا احسان ہے کہ اس کی طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہین۔

انہی حضرات کا ذکر ہے۔ کہ ایک بار پنجاب مین تشریف لے گئے۔ رنڈیان ہمراہ تھین۔ مریدین کو حکم ہوا۔ کہ انکی ڈولیان کندھون پر اٹھاؤ۔ بیچارے عقیدت کے مارے مُرید حکم بجا لائے۔ اور پیر جی نے رنڈیون کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۵۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الدین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا ہے مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظ کی الماری میں جمع کرنے کی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہونچیگا۔ میری دل آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیہ الطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بےنظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور ضروری زمانہ سفر لون کیلئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم۔

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نورالدین صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم۔

یہ کتاب ۷ر قیمت علاوہ محصول ڈاک پر دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی اب تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور اسی طرح سے چھاپی گئی ہیں کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدی عقائد و نماز روزہ وغیرہ مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۵ جلدیں باقی ہیں قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ... امام ... قرآن مجید ... عیسائی مذہب کا بطلان کیا ... [illegible]

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین اور مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب نقشہ نویس سابق سب نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کار خانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کر کے کہ اس میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپیہ کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۹ر

نظم مستورات — مستورات کے لئے بچہ پر قیمت ار

شام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ ار

کاسر احمدی — مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم قیمت ار

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کاسر احمدی — اللہ داد والے قیمت ار

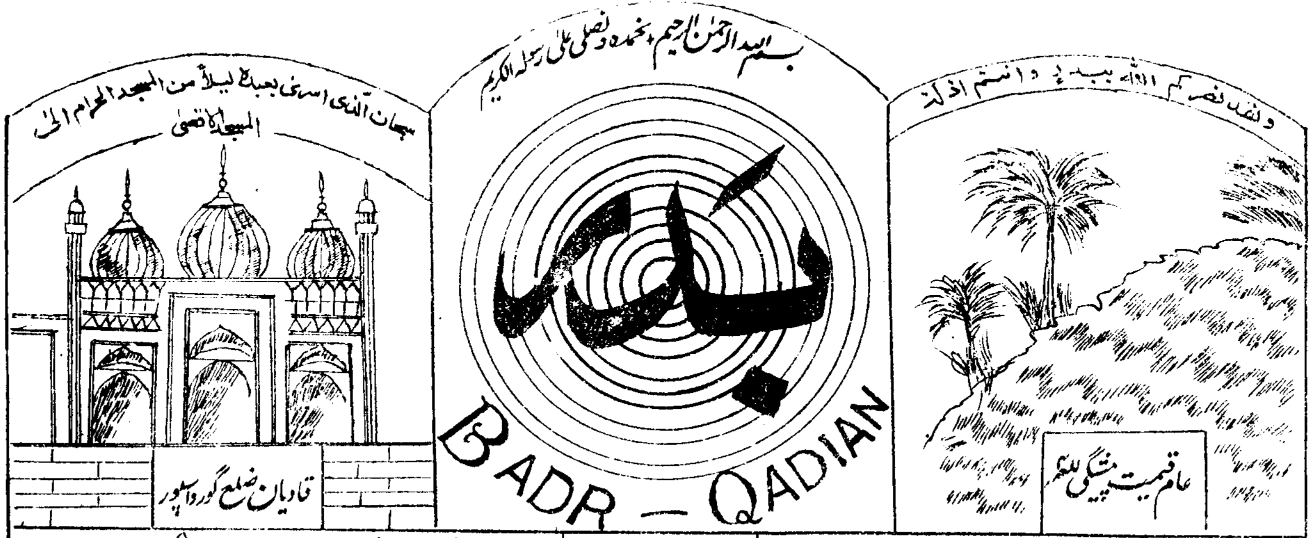
سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱۲ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب ملوی ان نشانات کا ذکر جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۱۲ر

رسید زر

نمبر ۲۴۱۱ منشی عبد الحی خانصاحب	۱۲
نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد الحمید خانصاحب	۱۲
نمبر ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	للعہ
منشی محمد اروڑا	سے
ڈاکٹر فیض قادر صاحب بحساب فضل قادر	عہ
نمبر ۱۲۶ منشی ولی محمد صاحب	۱۲
نمبر ۲۰ شیخ محمد اسمعیل صاحب	صہ
نمبر ۱۱۳ منشی عبد الرحیم محمد اسمعیل صاحب	للعہ
نمبر ۵۸۴ چودہری نذر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۷۵ ملک غلام محمد صاحب	۱۲
نمبر ۷۹ بابو برکت علی صاحب	للعہ
نمبر ۲۲ مولوی محمد فضل صاحب	۱۲
نمبر ۱۵۱۳ اکبر علیخان صاحب	۱۲
نمبر ۱۳۱۲ مولوی عبد العزیز خانصاحب	۱۲
نمبر ۱۵۶ عمر الدین صاحب کمپونڈر	۱۲
نمبر ۱۲۸۸ حیدر علی صاحب	۱۲
نمبر ۲۴۷ کلن خانصاحب	للعہ
نمبر ۱۴۱۳ منشی عبد الحمید صاحب	للعہ
نمبر ۱۹۰ مولوی فضل احمد صاحب	للعہ
نمبر ۲۶۱۱ احمد علی خانصاحب	عہ
نمبر ۹۶۴ شیخ عبد المجید صاحب	۱۲
نمبر ۱۸۶۴ سید وارث شاہ صاحب	۱۲
نمبر ۱۸۷۲ شمس الدین صاحب	۱۲
نمبر ۱۶۰۹ عبد الحق صاحب	للعہ
نمبر ۱۰۸۴ ڈاکٹر محمد الدین صاحب	۱۲
نمبر ۱۸۱۴ مولوی کرم دین صاحب	۱۲
نمبر ۴۹۶ عمر الدین وغیرہ	۱۲
نمبر سید محمد عمر صاحب	۱۲
نمبر ۱۴ سید ارجن شاہ صاحب	۱۲
نمبر ۱۰۷۳ حکیم مفتی محمد بخش صاحب	۱۲
نمبر ۱۷۴۲ منشی محمد الدین صاحب	۱۲
نمبر ۱۷۶۳ میران بخش صاحب	۱۲
نمبر ۵۳۵ میان ودہاوے خانصاحب	۱۲
نمبر ۱۰۲ عطاء اللہ صاحب	للہ
نمبر ۱۷۸۶ محمد ابراہیم صاحب	۱۲

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپکر شایع ہوا۔



اے جہان منتظر خوش باش کا آمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد ۷ — قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں ۴ — فی پرچہ ۲

مورخہ ۲۵ - محرم ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — پبلیشر میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر | والسلام - مطابق ۲۷ - فروری ۱۹۰۸ء

رہا ہے یہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۸ — قیمت از طلباء وغربا وغیرہ ۔ گورنمنٹ ۔ افریقہ صمہ

ضروری اطلاع

ناظرین - اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات مین زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ یکم مارچ ۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل ہر دو محکمون کو جدا کر دیا جائے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی مین ہی تھا۔ یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط وکتابت سب میرے سپرد تھین جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا۔ لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری مین حرج واقعہ ہونے لگا۔ الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سردست پروپرائیٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑہادیگا جو شاید سردست مناسب ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کیلحاظ جہان اور بہت سے خرچ اوٹہائے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط وکتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق — ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط وکتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکھنے چاہئین۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین۔ لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا یا کسی کا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین بنام **ایڈیٹر بدر**۔

اُمید ہے۔ کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے۔ تاکہ آیندہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مُبارک

گذشتہ ہفتہ مین مختصراً نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷ فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تہا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح مین کیا خوب فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا۔ جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح مین دی تہی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمتی مین۔ کہ اون کے نکاح مین ایک **نبی اللہ** کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان مین حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکہہ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہون نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بہی یہی کہا تہا مگر حضرت اقدس نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موجل

مقرر ہوا۔ جسپر ایجاب وقبول مسجد اقصےٰ مین ہوُا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خداتعالےٰ کے مسیح کی دعاؤن سے بیش از پیش فیض اٹھائین گے اور خداتعالیٰ کے ان انعام واکرام سے حصہ لین گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے موعود ومامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہین کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تہے جو اخبارون مین شائع نہین ہوئے۔ انمین سے صرف ۱۹۰۱ء مین ایک الہام اس بارے مین اخبار الحکم مین شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تہی۔ اور نواب محمد علی خانصاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم اون کے گہر مین آباد تہی۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم** - یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہین۔ ایک (**نواب**) دوسرا فقرہ (**مبارکہ بیگم**) اس الہام مین دونون فقرون کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تہی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان مین بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہائیت صاف اور واضح ہے اور دونون نام بالمقابل بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس سے بڑہکر باوجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہین ہوسکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم مین بہی اشارہ فرمایا تھا۔ جو کہ ۱۹۰۱ء مین چھپی تہی چنانچہ اون مین سے چند اشعار اسجگہ نقل کئے جاتے ہین۔

خدایا۔ اے میرے پیارے خدایا | یہ کیسے ہین تیرے مجھ پر عطایا
کہ تونے پھر مجھے یہ دن دکہایا | کہ بیٹا دوسرا بہی پڑھ کے آیا
بشیر احمد جسے تونے پڑہایا | شفا دی آنکھ کو بینا بنایا
شریف احمد کو بہی یہ پہل کھلایا | کہ اوس کو تونے خود فرقان سکھایا
یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا | کلام حق کو ہے فر فر سنایا
برس مین ساتوین جب پیر آیا | تو سر پر تاج قرآن کا سجایا
ترے احسان ہین اے رب البرایا | مبارک کو بہی تونے پھر جلایا
جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا | تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا
غمون کا ایک دن اور چار شادی | فسبحان الذی اخزی الاعادی
اور ان کے ساتھ کی ہے ایک دُختر | ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر
کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر | خدا کا فضل اور رحمت سراسر
ہوا اک خواب مین مجھ پر یہ اظہر | کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر | یہی روز ازل سے ہے مقدر
خدا نے چار لڑکے اور یہ دُختر | عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔ میان چراغدین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب۔ مستری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو خطوں کے جواب

(مرقومہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں دو خط آئے تھے جن میں کچھ استفسار تھے حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہیں جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے ایڈریس محفوظ نہیں رہے اس واسطے گذارش ہے کہ وہ صاحبان بھی اخبار میں ہی جواب پڑھ لیویں۔ ایڈیٹر

پہلا خط

آج آپ کا کرنامہ لے کر بیٹھا ہوں (رب زدنی علما) یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کی آیت کریمہ میں ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیۃ کریمہ میں سب بیبیاں مراد ہیں۔ سو بعض بیبیاں تو پہلے یہود تھیں جیسے حضرت صفیہ رض اور بعض مسیحی تھیں جیسے حضرت ماریہ رض اور بعض مشرکہ تھیں۔ جیسے جویریہ رض اس پر ظاہری کفر کی نجاست دور ہوگئی اور وہ اللہ کے فضل سے امہات المومنین بن گئیں۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب علی مرتضٰے۔ اور بتول زہرا اور حسنین بھی داخل ہیں سو ان کا ازالہ رجس اور تطہیر مع حضرات امہات المومنین کے اس طرح ہوا۔ جو تہمتیں اور برائیاں ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخوں اور قصہ خوانوں نے تہمتیں لگائیں۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی۔ کہ مولیٰ علی خلافت چاہتے تھے۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے۔ عائشہ و حفصہ بُری عورتیں (معاذ اللہ وحاشا للہ) سو اللہ تعالیٰ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کرادئے اور ہمیشہ مجددوں اور ائمہ اور اولیاء کے ذرائع سے وہ برائیاں دور کردیں۔ اس آیۃ کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے مقصد نے کھولدیا ہے۔ جہاں فرمایا۔ ومطھرک من الذین کفروا۔ حضرت مسیح کو شریروں سیکاروں نے ولد الزنا کہا۔ لعنۃ اللہ علیہم اور مریم صدیقہ کو بہتان لگائے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازوں سے دور کروئے۔ چونکہ بی بیوں کے باعث ان کے رشتہ دار بھی اکثر اسلام کے گردیدہ ہوگئے اور اہل کا لفظ عموم کو شامل ہے۔ اس لئے کن کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے۔

۲ میرے علم میں یہی ہے۔ کہ جس جنت میں آدم تھے۔ وہ جنت دنیا میں ہی تھا۔

۳ اونٹ کی گردن مشکل سے ذبح کی جاتی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے نحر میں گھوپ دیں۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے۔ تیز سی ہی تلوار یا برچھی نحر میں چبھو دیتے ہیں

۴ پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔

۵ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ الزہراء بتول نے یہ دعویٰ صرف امتحان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تھا۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہو کر لحاظ داری کرتا ہے یا نہیں۔ جب اپنے لحاظ نہ کیا تو غضب کر کے ڈرایا جب اپ پکے رہے۔ تو دعویٰ کا ذکر ہی ترک کر دیا۔

۶ مذاہب اربعہ عقائد میں قریباً سب کے سب ایک ہی ہیں رب اللہ پر اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان میں متحد ہیں۔ اللہ کے عبادات اور صفات میں شریک نہ کرنے پر متفق ہیں۔

۷ نمازیں پانچ ان کے رکعات اور سنن میں اتفاق روزوں۔ زکوٰۃ اور حج کے ضروری امور میں ان کا اتحاد ہے۔ بہت تھوڑا اختلاف ائمہ میں ہے۔ سو وہ بھی دو قسم کا ہے۔ یا تو ایسے مسائل کہ اس میں نص نہیں۔ اس واسطے ہر مجتہد مصیب اور اجر پانے والا ہے یا نص کے معانی میں دو پہلو ہیں اور دونوں صحیح معلوم ہونے میں اس واسطے ہر مجتہد ماجور ہے۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہیں۔ جن میں نص بعض آئمہ کے پاس پہنچی ہے اور دوسرا صرف ضرورۃً پر قیاس کرتا ہے ایسی صورت میں ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کریں اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دیں۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کریں کہ یا اسے نص نہیں پہنچی یا صحیح طریق سے نہیں پہنچی۔ پھر جب ملک میں صلحاء کی کتب صحیحہ آسانی سے مل جاویں۔ اوس کو غنیمت سمجھیں۔

۸ امام ابوحنیفہ امام مالک۔ امام ابو یوسف۔ امام محمدؒ امام شافعی۔ امام احمدؒ۔ یہ بڑے عظیم الشان لوگ ہیں ان کو کسی بادشاہ نے امام نہیں بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو۔ قدرت اللہ تعالےٰ نے خود ایسے اسباب مہیا کردئے۔ کہ ان کے مذاہب مشہور ہوگئے۔ اسحٰق بن راہویہ۔ داؤد الظاہری۔ ابن جریر اوزاعی وغیرہ ائمہ بھی ہوئے۔ مگر اُن کے مذہب آہستہ آہستہ گم ہوگئے۔ پھر بعض مسائل میں حق دائر ہے اور بعض میں سب حق پر ہیں۔ چار صدی ہجرت کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مصلوں کی بنا پڑی

۹ ولا اراکم فاعلین۔ اس لئے فرمایا۔ کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ علی رض کی خلافت بلافصل نہ ہوگی۔

الذبح بین الحلق واللبۃ کی حدیث مجھے ہرگز نہیں ملی۔ آپنے کہاں دیکھی ہے۔

۱۰ ان قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی الحلق واللبۃ۔ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک۔ قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ۔ ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث

صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نورالدین

دوسرا خط

جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب استفسار عرض ہے۔ (دیکھی شیعہ کا ہی)

احمد بن الحسن عن الحسین عن فضالۃ عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان ابی ینادی فی بیتہ بالصلوۃ خیر من النوم (تہذیب الاحکام)

اور ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیہ السلام حی علیٰ خیر العمل کی روائت کے بعد لکھا ہے۔

الصلوۃ خیر من النوم کو تقیہ پر محمول کیا ہے (من لا یحضرہ الفقیہ) کلینی میں کوئی تفصیل نہیں

بہرحال اگر امام حسین یا علی بن حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عمر سے حی علیٰ خیر العمل ثابت ہے۔ تو آپ اس روائت کا ہمیں پتہ دیں۔ اگر اسنا دنہ ملے

یا اسناد صحیح نہیں۔ تو کیوں کر عمل کیا جاوے۔
ہم نے کتب اربعہ شیعہ کافی۔ استبصار۔ تہذیب
من لا یحضرہ الفقیہ میں دیکھا ہے۔ ہمیں کوئی روایت
مرفوع متصل صحیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہیں ملی۔ جب تک کوئی روایت نہ ملے۔ حی علی خیر العمل
کے جواز کا فتویٰ کیوں کر دیں۔ کتب اربعہ میں ایسی
روایات موجود ہیں۔

ان علیا ولی اللہ ان علیا امیر المومنین حقا
اور ان محمد و آلہ صلواۃ اللہ خیر البریہ بھی
مفوضہ نے اذان میں بڑھا دیا ہے۔ اور وہ لوگ ملعون
ہیں۔ لانہم زادوا ونقصوا فی الاذان
پس ایسے خطرات میں کیوں پڑیں۔ عبد اللہ بن عمر
اور علی بن الحسین رضوان اللہ علیہما بے ریب ثقہ ہیں
مگر ان سے کس نے روایت کیا۔ اور انہوں نے
حضرت نبی کریم سے کس طرح روایت کیا۔ کیونکہ یہ خود
تو شارع نہیں ہیں۔

ایک تعجب انگیز امر شیعہ میں ہے کہ پوری
روایت پر اول تو توجہ نہیں کرتے۔ اور ان کے
یہاں روایت کا عجب حال ہے۔
جب ... گروہ عظیم تو ظالمون۔ غاصبون۔ کافرون
مرتدون اور منافقون کا ہے۔ ان کی روایت کیوں
معتبر ہونے لگی۔ اور دوسرا گروہ ایسا ہے۔ کہ اگر
ان کی روایت موافق مل گئی بہتر۔ ورنہ کہدیا یہ تقیہ
کے باعث فرمایا ہے۔ غور کرو اب روایت سے
کیا فائدہ ہوا۔ قرآن کریم خود امام غائب کے پاس ہے
اب دوسرے مسالہ پر عرض ہے۔ قیام رمضان کا چونکہ
تاکیدی حکم ہے اور تہجد ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اسلئے
بعض صحابہ کرام کا اجتہاد ہوا۔ کہ اکیس رکعت تراویح
ہو اور بعض کا اجتہاد بیس کا۔ ہم لوگ گیارہ ہی پڑھتے ہیں
خدا بہ کیوقت دو رکعت نماز پڑھنا ہم لوگوں میں مروج ہو
اور اس کو مسنون یقین کرتے ہیں۔ نورالدین

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

شیخصاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۹ میں تحریر فرماتے
ہیں۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام دینی
اون سے مستحکم ہو جاوے۔ ان کی خبر قرآن میں صاف دی
قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و
عملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف
الذین من قبلہم ولیمکنن لھم دینہم الذی ارتضیٰ
لھم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک
ھم الفاسقون۔ یعنے وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے
بعضے اون لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے
اور اچھے اچھے عمل کئے۔ اس بات کا کہ اون کو زمین کا
خلیفہ اور بادشاہ بناوے گا۔ جیسا ان سے پہلوں کو
اور ان کے لئے اس دین کو جو اون کے لئے چھانٹ
رکھا ہے۔ اور پسند کر رکھا ہے۔ خوب جما دیگا اور
ان کو بعد اس کے کہ اندیشہ و خوف رہا کرتا تھا۔ امن
دیگا۔ کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کریں گے اور کسی کو
ذرہ برابر عبادت میں میرا شریک نہ کریں گے۔ اور جو
لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت نہ کریں یعنی صحابہ
سے۔ کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑھایا ہے۔ جس کا
حاصل یہ ہوا۔ کہ یہ اونہیں سے وعدہ ہے۔ کہ تمہارے
زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے
سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ پس جب
اللہ تعالےٰ نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا
تھا۔ اس کو اوس پر خوب جما دیا۔ جو آج تک برابر چلا جاتا
ہے۔ اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف اون
کے ایک جدی راہ نکالے۔ تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے
یا نہیں کیونکہ وہ اس آیۃ کا منکر ہے گویا اس کے نزدیک
ابھی تک وہ دین ہی نہیں جما گیا۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ
میں آسکتا ہے ہرگز نہیں "
اس تحریر پر شیخصاحب کو بڑا ناز ہے اور یہ ناز
اون کا بجا ہے خوب ہے کیونکہ اونہوں نے جو یہ قاعدہ
ایجاد فرمایا ہے۔ کہ اس آیۃ میں چونکہ الذین کے بعد منکم
موجود ہے اسلئے اس آیۃ کے مخاطب صرف صحابہ
ہیں۔ اور کوئی مومن وعدہ مندرجہ آیۃ الاستخلاف کا
مخاطب نہیں ہو سکتا۔ یہ ایسا قاعدہ ہے۔ کہ کسی نحوی
کو ... اور کسی قوم ... کہ خدا کو ... نہیں سوجھا کیونکہ اس قاعدہ
کے استعمال سے کلام اللہ شریف کا بہت بڑا حصہ بیکار
ہوا جاتا ہے۔ پس اگر یہ قاعدہ خدا کو معلوم ہوتا۔ تو اسکی
خلاف ورزی سے اپنے کلام کے بڑے حصہ کو
بیکار نہ بنالیتا۔ چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر چند آیات ذیل
میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) یاایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما
کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما
معدودات۔ فمن کان منکم مریضا او علی سفر
فعدۃ من ایام اخر۔ الایۃ۔ سورہ بقر

(۲) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً
یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشراً۔ فاذا
بلغن اجلہن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی
انفسہن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر۔
الایۃ سورہ بقر۔

(۳) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً
وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج
الایۃ۔ سورہ بقر

(۴) یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا
تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ
جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم
اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً
وکنتم علی شفا حفرۃ من النار۔ فانقذکم منہا
کذٰلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تہتدون۔
ولتکن منکم اُمۃ یدعون الی الخیر ویامرون
بالمعروف وینہون عن المنکر واولٰئک ہم المفلحون
سورہ آل عمران

(۵) ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح
مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔
ولیعلم اللہ الذین اٰمنوا ویتخذ منکم شہداء
واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین اٰمنوا
ویمحق الکفرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ
ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم و
یعلم الصبرین۔ آل عمران

(۶) یاایہا الذین اٰمنوا۔۔ لا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم
سورہ النساء۔

(۲) یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات - سورہ مجادلہ

اب چونکہ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کو یہ قاعدہ معلوم نہ تھا جو شیخصاحب نے تحریر فرمایا - تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے معلوم ہو سکتا تہا - یہی وجہ ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص فرمایا - بلکہ صحابہ کے بعد بھی خلافت کے سلسلے کے جاری رہنے کی مختلف پیرایوں میں صراحت فرمادی - چنانچہ آپنے فرمایا -

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - رواہ ابوداؤد ھکذا فی المشکوۃ فی الکتاب العلم و رواہ الحاکم فی المستدرک -

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس اُمت کے انتفاع کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو - روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اسی طرح ہے مشکوۃ شریف میں - بیچ کتاب العلم کے اور روائیت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں -

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غبی آدمی ان مجددین اُمت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجھے اور خلافت راشدہ کو صرف صحابہ میں محدود سمجھے - اسلئے آپنے اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیوں کے بارہ مجددین کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا - کہ میری اُمت میں بارہ خلیفے قریشی پیدا ہوں گے - چنانچہ بخاری اور مسلم نے باتفاق جابر بن سمرہ سے روائیت کی ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً - الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش متفق علیہ - کو کہتے ہوئے سنا ہے - کہ اسلام بارہ خلفاء تک جو قریش سے ہوں گے غالب رہیگا -

اور چونکہ بارہ صدیوں کے بعد قریش سے روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہونے والا تہا - اسلئے فرمایا - یسلب الملک من قریش - یعنی تیرہویں صدی میں قریش کی .. حکومت ختم ہو جائے گی -

جب تیرہ صدیوں کے خلفاء کا اس طرح ذکر ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو ۶

مذکورہ بالا خلفاء میں محدود سمجھ کر چودہویں صدی کے عظیم الشان مسیح دوران مہدی زمان مجدد یعنے خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ مثیل خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ مصداق کامل کما استخلف الذین من قبلھم کے علو مرتبت سے انکار نہ کر بیٹھے اسلئے اس مجدد اعظم محدث اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جداگانہ ذکر فرمایا -

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ و فی روایۃ قال یکون فی اٰخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم

حضرت جابر سے روائیت ہے - انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے - ہوویگا آخر زمانہ میں خلیفہ کہ تقسیم کریگا مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روائیت میں ہے - ہوگا میری اُمت کے اخیر میں ایک خلیفہ جو مال کو مٹھی بھر بھر کر دیگا اور شمار نہ کریگا اس کو حساب کتاب کر کے روائیت کیا اسکو مسلم نے -

مولٰنا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۱۶ میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا مفسر ہے اسلئے ذیل میں نقل کیجاتی ہے -

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علے منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون ملکاً جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت کذا فی المشکوۃ

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۶ - ۲۷۷ میں اس طرح لکھا ہے " رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اُٹھا لیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت نبوۃ کی راہ پر جبتک خدا چاہے پھر اس کو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگا ملک کاٹنے والا - جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اُٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت - جب تک خدا چاہے پھر اوس کو اٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر

خاموش ہو گئے -

باوجود ان تصریحات کے پھر اس خوف سے کہ ان تمام خلفاء بالخصوص خلیفہ قرآن آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالامر و واجب الاطاعت و ہادی و مہدی ہونے سے انکار کر کے کوئی زاہد خشک یا سطحی ملا کافر نعمت بنکر فاولٰئک ہم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیداً فرمایا کہ

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سُنت کی پیروی لازم ہے -

پھر اس خیال سے کہ شائد مسیح موعود کو بھی کوئی شخص مطابق حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین - مہدی مانے اور یہ بھی عقیدہ رکھے - کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امام مہدی علیحدہ ہوں گے کہ جنکی ماتحتی میں مسیح موعود کام کرینگے اسلئے کئی پہلو اس عقدہ کو بھی حل فرمادیا -

اوّلاً - فرمایا - کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم (مسلم)

یعنے اے مسلمانو! اخیر زمانہ میں جو ابن مریم ہونیوالا ہے وہ تمہارا ایک امام تمہیں میں سے ہوگا - بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اسی زمانہ میں وہی امام ہوگا - کوئی اور نہیں -

ثانیاً فرمایا - لن تھلک اُمۃ انا فی اولھا و عیسیٰ ابن مریم فی اٰخرھا والمھدی فی اوسطھا رواہ ابو نعیم فی اخبار المھدی عن ابن عباس و الحاکم فی تاریخہ وابن عساکر عن ابن عباس -

ترجمہ - ابونعیم اخبار مہدی میں اور حاکم اپنی تاریخ میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روائیت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ یہ اُمت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جسکی ابتدا میں میں خود ہوں اور آخر زمانہ میں عیسےٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہے - دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ -

واضح ہو کہ فقرہ والمھدی فی اوسطھا کے لفظ المھدی کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے - اس وجہ سے لفظ المہدی میں بارہ صدیوں کے تمام مہدی قریشی داخل ہیں - خواہ وہ بنی فاطمہ ہوں یا غیر بنی فاطمہ -

ثالثاً - فرمایا - لا المھدی الّا عیسیٰ بن مریم - رواہ

ابن ماجہ والحاکم۔ حاشیہ ابن ماجہ مین اس حدیث کے یہ معنے لکھے ہین
کہ ایسا مہدی کامل جسکو پوراحق مہدویت حاصل ہو وہ سوائے
عیسے ابن مریم موعود کے اور کوئی نہین ہے۔ مگر مین کہتا ہون
کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلم رکہکر اس حدیث کے یہ
معنی بھی ہین۔ کہ عیسیٰ بن مریم امام موعود کے زمانہ مین کوئی
اور امام مہدی علیحدہ نہین ہونگے اور مکذبین مسیح موعود
کا منہ بند کرنے کے لئے اس حدیث مین لفظ مہدی سے
اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم
موعود کے زمانہ مین ان کے سوائے کوئی اور شخص مہدی
نہ ہوگا۔ کیونکہ لوگ اوس وقت یا تو مسیح موعود کے مصدق
ہونگے یا مکذب مصدق تو مسیح موعود کے وجود مین
داخل ہوکر مہدی ہوئے۔ مکذب مہدی ہو نہین سکتے۔
اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود
کے سوائے زمانہ موعود مین کوئی اور مہدی نہ ہوگا۔ اور
مسیح موعود کو بہ نسبت اور مہدیون کے مہدویت کا درجہ
علی وجہ الکمال حاصل ہوگا جیساکہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم
ہوا۔ کیونکہ چودہوین صدی کا مجدد عیسویت و مہدویت
دونون شانون کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے۔
پھر اون لوگون کی تنبیہہ کے لئے جو محض استخوان
فروشی و ظاہر پرستی کو لب شریعت سمجھکر قرآن کریم و احادیث
نبی رؤف و رحیم کو معارف و لطائف خفیہ و دقائق و حقائق
نامتناہیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار
کر بیٹھین اور شیخصاحب کیطرح اسکی آمد کو لغو اور فضول سمجہین
فرمایا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات
میتۃ الجاھلیۃ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا
وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا۔
دلائل مندرجہ بالا پر غور کرنیکے بعد ناظرین
پر بخوبی ظاہر ہوجائیگا۔ کہ یہ بھی شیخصاحب نے ایک قاعدہ
جدیدہ و خود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تہا
کہ آیت استخلاف کے مخاطب صرف صحابہ ہوسکتے ہین۔
اور کوئی نہین۔ یہ خیال ان کا نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے
مخالف ہے۔ لیکن شیخصاحب کی تسلی مین ابھی کچھہ کسر رہ
گئی ہو۔ اسلئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید
تسلی و تشفی کیلئے دلائل مذکرہ بالا پر کچھہ اور اضافہ
کرنا چاہتے ہین۔
خداوند جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ

متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ ھو الذی ارسل
رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ سورہ الصف
ترجمہ۔ چاہتے ہین۔ کہ بجہا دین اللہ کی روشنی اپنے منہ
اور اللہ پوری کرنیوالا ہے اپنی روشنی اگرچہ برا مانتے رہین
کافر۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق
دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو تمام دینون پر غالب کرے
خواہ یہ بات مشرکون کو کیسی ہی بری کیون نہ معلوم ہو۔
اس آیۃ کے متعلق مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ
اپنی کتاب منصب امامت مین تحریر فرماتے ہین۔
"از ان جملہ ایفائے بعض مواعید است کہ حق جل
وعلا رسول خدا خود را بآن موعود فرمودہ بعضے ازان را
بدست پیغمبر برتبہ ایفا رسانیدہ و بعضے دیگر را از دست
نائبان او تمام گردانیدہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ھو الذی
ارسل رسولہ بالھدیٰ الایہ۔ و ظاہر است کہ ابتدائے
ظہور دین در زمان پیغمبر علیہ السلام بوقوع آمدہ و اتمام آن
از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید۔"
ترجمہ۔ اور ازان جملہ بعض وعدون کا پورا کرنا ہے
جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہین
بعض کو ان مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ
پر پورا کیا اور بعض کو آپکے نائبون کے ہاتھ سے پورا
کیا جیساکہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیۃ ھو الذی ارسل
رسولہ الایہ مین اور ظاہر ہے۔ کہ ابتدا ظہور دین نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوا اور اتمام اس کا حضرت
مہدی کے ہاتھ سے ہوگا۔
اس آیۃ کی تفسیر مین تفسیر کبیر و تفسیر حسینی وغیرہ مین
بھی وہی لکھا ہے۔ جو مولانا اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے
بلکہ مفسرین نے اس آیۃ کی تفسیر ایک حدیث سے بھی
کی ہے۔ جو ابوداؤد مین حضرت ابوہریرہ سے بہ این
الفاظ مروی ہے۔ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل
کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال ثم
یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی
علیہ المسلمون۔ ترجمہ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالےٰ
اس کے زمانہ مین تمام ملتون کو سوا اسلام کے اور ہلاک
کریگا مسیح دجال کو۔ پھر ٹہریگا۔ مسیح بن مریم زمین مین
چالیس برس تک۔ پھر وفات پائیگا اور نماز جنازہ
پڑہین گے اسپر مسلمان۔

پس آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام سے ثابت
ہوا کہ دین اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر صدر اسلام سے شروع
ہوکر حضرت مہدی آخرالزمان مسیح دوران کے زمانہ مین کمال کو پہنچ
جائیگا مگر میرے شیخصاحب کی تحریر محولہ بالا و نیز تحریرات مندرجہ
صفحہ ۱۵ - ۲۹ اتمام البرہان کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھہ ہونا تہا وہ
صحابہ کے زمانہ مین ہوچکا آیندہ کچھہ ہونا نہین۔ اس لئے شیخصاحب
کی تحریر آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام کے خلاف ہونے
کی وجہ سے قابل تسلیم نہین بلکہ [illegible] غیر مقبول و مردود ہے۔
اصل بات یہ ہے۔ کہ شیخصاحب کو تکمیل ہدایت و تکمیل اشاعت
کا فرق معلوم نہین اسلئے وہ دہوکا دیتے یا دہوکا کہاتے ہین
اس مین کچھہ شک نہین کہ تکمیل ہدایت اسی وقت ہوچکی جب
آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
نازل ہوئی۔ مگر اس کامل دین کی اشاعت مسیح موعود و مہدی مسعود
علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ کیلئے مقدر تھی۔ چنانچہ وہ
اب بفضلہ تعالےٰ وقوع مین آرہی ہے۔ فاللہ الحمد
شیخصاحب کے قاعدہ جدیدہ کا ابطال ہم دو طرح پر تو
دکہلا چکے۔ اب تیسری طرح پر دکہلا کر اس بحث کو ختم کرتے ہین
اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام کی سورہ الجمعہ مین فرماتا ہے۔
ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا
علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم
وھو العزیز الحکیم۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذوالفضل العظیم۔ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے
اٹھایا ان پڑہون مین ایک رسول انہین مین کا پڑہتا ان پاس
اوس کی آیتین اور ان کو سنوارتا اور سکہاتا کتاب اور عقلمندی
اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بھلاوے مین اور
ایک اورون کے واسطے اونہین مین سے جو ابھی نہین ملے
ان مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی
ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔
پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ وقت نزول
آیۃ مذکورہ جو صحابہ موجود تھے ان کے علاوہ آخر اور لوگ
بھی ایسے پیدا ہونگے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے فیض پاکر اصحاب رسول صلعم مین ملحق ہوجائینگے
اور یہ بات خدا تعالےٰ سے بعید نہین۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے
جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی
فعل حکمت سے خالی نہین۔
بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ کہ

کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ اور آیتہ واخرین منھم لما یلحقوا بھم اُتری۔ تو میںنے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا یہان تک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا ہوگا تو ان میں سے بعض شخص یا ایک شخص اُتار کر لائیگا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس صفحہ ۲۷

ایہا الناظرین! شیخصاحب کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ آیۃ الاستخلاف میں خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت ہوا۔ کہ اخیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہون گے۔ پس شیخصاحب کے قاعدہ کے مطابق بھی اخیر زمانہ میں خلافت موعود ثابت و محقق ہوگئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے توبہ کرکے اپنی ضد سے باز آجاوین۔ ورنہ وعداللہ الذین ... ھم الفاسقون کو مصب العین فرمائین۔

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ)

پیارے خواتین

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب ہمارے پیران کو یہ عیش نصیب ہیں تو انکو کیا پرواہ کہ وہ مسلمانون کی دُوبتی ناؤ سنبھالین یا اندیشہ کرین۔ آہ غریب آفت کے ستائے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی تجلی ان بدنام کنندہ ہستیون کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور ان کے بعد رحمت کا خاص ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرور کائنات کی روح کو صاحب ادراک مان کر محض سچے دل سے یہ ناصح کہا گیا ہے۔ اگر ناصح کے حقایق حق کا مقابلہ کرین گے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس کے دوسری کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کرین۔ اور دیکھین کہ ان بزرگون نے جو دولت سینکڑون برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ مین جمع کی تھی اب غیر اس کو لوٹ رہے ہیں ؎

فریاد اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

انصاف پسند نامہ نگار نے ان لوگون کی اصل حالت کا فوٹو کھینچا ہے۔ جو کہ اپنے تئین مزکی۔ مصلح۔ رہبر اور پیشرو کہلانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پیرون کی یہ حالت ہوئی۔ تو مریدون کا اللہ بیلی۔ کیا وہ وقت نہین آگیا کہ مسیح موعود دنیا کو تحت ضلالت سے نکالکر انسانون کو باخدا انسان بنا دے۔ تو پھر جب دنیا نے اُسے قبول نہ کیا تو پھر اس کی تائید میں طرح طرح کے عذابون نے آگھیرا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی کیوقت آتے رہے ہیں مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم پر قحط اور جھکڑ۔ حضرت لوط کی قوم پر ژالہ باری۔ حضرت شعیب کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس برگزیدہ خدا کی انکار کی بدولت پے در پے عذاب آرہے ہین اور آتے رہین گے۔ خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں اگلے دن ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مرگئے اکثر مکانات گر گئے۔ لوگون کے اوسان خطا ہورہے ہین۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکین گے۔ کہ خدائی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے آنے ہی موقوف ہوگئے۔

اے متعصب قوم! اب بھی آنکھون سے جہالت کی پٹی کھولدے اور دیکھ کہ اس فرستادہ خدا کے الہامات کس سرعت سے پورے ہورہے ہین اور وہ گمنام آدمی جسکو کبھی دفعہ قتل کی دھمکیان دیگئین اور خون کے مقدمے بنائے گئے۔ سوائے ذات اس کا بجز خدا کوئی حامی نہ تھا نہ مددگار نہ پاس مال نہ دولت صرف محبوب ازلی کا آسرا تھا۔ جس نے قرآن کریم کی یہ آیت القا کی۔ "ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب" یعنی کیا گمان کیا تم نے کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہین تمکو حالت ان لوگون کی جو گذرے پہلے تم سے پہونچی ان کو فقیری اور بیماری اور ہلائے گئے یہان تک کہ بول اٹھے پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے کب ہوگی مدد اللہ تعالےٰ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ تعالےٰ کی قریب ہے" پھر جب خدا کی مدد آن پہونچی۔ تو تمام دنیا میں اس کی صداقت اور مسیحیت کا ڈنکا بجگیا یورپ اور امریکہ

تک خبرین پہونچ گئین۔ دُکھ دینے والے خودبخود سرنگون اور ہلاک ہوئے جنھون نے نہ صرف مشن کو بند کرنے کے واسطے جان توڑ کوششین کین بلکہ ان کی تخریب اور استیصال مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تن من دھن سب کچھ اس کارِ خیر مین لگادیا۔

یہ سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور ہوا تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا جہان تک ہوسکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت اور معاندت مین سعی کی۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کے نور ہوتے ہین کوئی ان کو بجھا نہین سکتا۔ چونکہ خدا کی قوت سے معمور ہوتے ہیں کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہین سکتے بلکہ دن بدن برابر چمکتے چلے جاتے ہین اور آخر کار اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور رفعت کے تخت پر جلوہ افروز ہوجاتے ہین۔ ہمیشہ خاصان خدا کو ابتلا پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت مین یہ سر ہوتا ہے کہ اہل بصیرت کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کسی زمینی بھروسہ سے کامیاب نہین ہوئے بلکہ صرف الٰہی تائید اور آسمانی ہتھیارون سے۔

زمین والون نے بہتیری ان کی ہلاکت اور استیصال مین سعی کی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تو پھر اس صادق نے بھی پہلے صادقون کی مانند کہدیا۔ کہ کیدونی جمیعا ثم لا تنظرون۔ تم سب کے سب مل کر ہماری مخالفت کرو۔ پھر ایک دم بھی ہمین مہلت نہ لینے دو لیکن چونکہ مرسلون کے ساتھ امداد ربانی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آسمانی اور قوائے طبعی ان کی تائید مین ہوتے ہین اس لئے آخر کار ان کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرتا ہے۔ خدا کی رضامندی کا تاج پہن کر عزت اور رفعت کے تخت پر بیٹھ جاتے ہین۔ اور دشمن حسد کی آگ مین جل بھن کر گم ہو جاتے ہین۔

سنو اے مذہب کے مخالفو تم نے کہان تک مخالفت کی لیکھرام کے غیبی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے کے واسطے بہترین ٹکرین مارین صاحب بتلاؤ ڈوئی کی موت امریکہ مین پادری آتھم کی موت۔ چراغ الدین اور سعداللہ کے خاتمہ نے یہ ظاہر نہین کردیا۔ کہ فرستادہ خدا کے پاس دعا کا ایک ہتھیار ہے۔ کہ جو ہزارون تیغون سے تیز اور بران ہے اور واصل جہنم کئے بغیر نہین چھوڑتا۔

دشمنوں کی بستی میں ایک ... ہماری جھرکم تیر قریب ہے۔ کہ جو اس کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ مگر وہ چکنا چور ہو جاتا ہے۔ دوستوں کے ... ایسا ... ہے کہ جو اس کے ساتھ چھوتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔ افسوس اے دشمنو! تم نے چشم بصیرت سے ... اور ہمیشہ نکتہ چینی اور عیب جوئی پر ہی نظر رکھی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ جابجا منشور ہو گئے۔ اے نادان دشمنو! تمھیں ... کہ تم ضرور ایک دن کہنے لگو گے۔ کہ آگے تو مرزا چند آدمیوں سے سازش کرتا تھا مگر اب اس نے خدا سے بھی سازش کر دی ہے جو کہ اس کے الہام اور پیشگوئیاں پوری کر دیتا ہے اور جس سے ہمیں ہمیشہ شرمندہ اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔

اے مخالفو! آؤ اور دیکھو کہ اسی بے کس اور بے بس مرزا صاحب کے ساتھ قریباً چار لاکھ ایسا جان نثار ہے جو کہ اپنی عزیز سے عزیز چیز کو اس پر قربان کرنے کو حاضر اور طیار ہے۔ اور وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب آنے والا ہے کہ جب اس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے مبارک ہیں وہ آدمی جو اس بدر کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ اور خوش نصیب ہیں وہ روحیں جو اس کی سایہ عاطفت میں پرورش پا رہی ہیں۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قیمتی وقت کو رائگان کھو رہے ہیں۔ وہ اس وقت کو یاد کر کے ضرور پچھتائیں گے اور سر دھنیں گے۔

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو! اٹھتی جوانیاں ہیں

اے قوم! اے غافل قوم! اب اٹھ بہتیرا سو چکی نیند سے آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اس خدائی آفتاب کی کرنیں دنیا کے ہر ایک گوشہ میں پہونچ چکی ہیں اور نیند کے متوالے اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مذہب از سر نو زندہ کیا گیا۔ تمام جھوٹے مذہب شمشیر قلم سے کاٹ ڈالے۔ یہ وہی خدا کا پہلوان چودھویں (صدی) کا چاند ہے جس کا انتظار کرتے کرتے ایک دنیا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ آؤ اس کو نبوت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ ورنہ ضرور پشیمان ہو گے۔ مثل مشہور ہے کہ سے

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

اخیر میں دعا ہے۔ کہ اے خداوند ارض و سما سب کو اس امام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہ مستقیم پر چلا والسلام۔

اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۳۰ جنوری سنہ ۸

(۲) تائید ایزدی اور نصرت الٰہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ اور اہل بصیرت کے لئے اس کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہوتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنے جو شخص حق کے پانے سے اس جہان میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھا پن کر ہی اس جہان سے گذر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہیگا۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہو گا یعنے آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور عذاب جہنم کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کریگا وہ جہالت کی موت مریگا یعنے وہ حق اور صداقت کے پانے سے محروم رہا اور اسی آیت من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا مصداق بنکر دنیا سے بحالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ نہائت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر بہت سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پر بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی نادانی وجاہت پر بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امور کی طرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور بوجہ اپنی خود بینی۔ تکبر۔ حُب دنیا اور فخر خاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پانے سے بکلی محروم رہے اور جو لوگ سیدھے سادے پاک باطن نیک طینت اور خود بینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حقہ کو پاکر فائز المرام ہو گئے اور سابقوں میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالےٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیاز سے پُر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے کنار عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک جو وجود امام پاک ہے، پہونچا دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ انکار اور تکبر دو ایسے امراض ہیں۔ کہ وہ بالضرور انسان کی روحانی موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھی اپنی دو باتوں کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔ اور جو شخص ان دو شیطانی اوصاف سے متصف ہو گا۔ اس کا بھی وہی حال ہو گا جو اس ملعون کا ہوا۔ سو ہر ایک مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ دو شیطانی اوصاف اس میں پیدا نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

پھر میں اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادہ کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور بدیہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی کا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی بڑی تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بے عزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہو کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجنے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالےٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا اور حی و قیوم خدا ہے۔ جسکی قہاری اور جباری کے آگے کسی کو چون و چرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جو چاہے۔ تو ایک آن واحد میں سب کو فنا کر دے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بدراہی اور معصیت سے بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذلیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر طرح کی عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مقابلہ اس کو فتح نمایاں ہوتی ہے گو بظاہر ایسی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بسبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکالدیتا ہے۔ اور پھر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں۔ جن سے مامورین اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو اور ایسے مصائب اور دل شکن امور میں مبتلا ہو۔ تو وہ ہرگز انہیں اٹھا نہیں سکے گا۔ اور ان کے نیچے کچل کر حالت یاس میں اپنی زندگی کی خاتمہ کر دیگا جیسا اکثر واقعات ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ جو معرفت الٰہی میں کچے اور قوت ایمانیت کے درجہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مگر مامورین اللہ کو ہر طرح کا استقلال صبر شجاعت اور دنیا ومافیہا سے کلی استغنا۔ وغیرہ صفات کاملہ بخشی جاتی ہیں اور ایک نہیں ہزاروں مصائب کے پہاڑ ان پر گریں تو وہ بعون تعالےٰ گھبراتے نہیں اور صحیح سلامت بامراد ان سے باہر آتے ہیں۔ سچے مدعیوں اور جھوٹے ریفارمروں میں ایک یہ امر بھی مابہ الامتیاز ہوتا ہے کہ سچے ریفارمر کسی صورت میں بھی ہمت نہیں ہارتے اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ کامل استقلال ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا ناکامیوں کے آنے سے ہمت ہار دیتے ہیں اور تباہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بدطینت اور بدقسمت لوگوں نے از راہ حسد و عداوت کس قدر زور لگایا۔ مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے پھنسانے کے لئے ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس آنے سے روکا۔ گالیاں دیں۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کئے۔ تاکہ وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں (نعوذ باللہ) وہ جھوٹے ثابت ہوں۔ غرض شیطنت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لوگ اپنے ایسے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مخالفت کے منصوبہ میں دشمنوں کو ناکام اور نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی ایسی تائید کی کہ سوائے صادقوں کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالےٰ نے روز بروز ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج لاکھوں تک آپ کے مریدین کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کیا کسی کاذب کو یہ خارق عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔ انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

* Lie has no legs یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ کیا معنے کہ جھوٹ سرسبز نہیں ہو سکتا۔ یعنے جھوٹے کا جھوٹ جلدی طشت از بام ہو جاتا ہے اور اس کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھئے کہ زمین اور آسمان نے حضرت امام الوقت کی تائید میں بہت سے نشانات دکھائے مثلاً ایک ہی رمضان میں بموجب پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف خسوف کا ہونا۔ امام الوقت کی بعثت کے وقت جس کو تقریباً پچیس سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرنا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ملکوت السماوات میں اظہار مسرت اور خوشی ہو رہا تھا بہرحال ان آسمانی نشانات میں عجیب و غریب شہابوں کا گرنا اور گولوں کا پیدا ہونا وغیرہ۔ پھر زمینی نشانات کا جن کا ذکر قرآن و احادیث میں ہے ظہور میں آنا۔ مثلاً طرح طرح کی ریل و موٹر کار کا زور شور سے زمین پر چلنا۔ ملک عرب میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے اونٹوں کا بیکار رہنا اور دیگر اور بہت سے نشانات جن سب کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا ظہور میں آئے۔ مگر افسوس مخالفوں نے اون سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی اندھا ہونے کا پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہدایت اللہ احمدی گجرات

حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے۔ کہ آجکل دنیا تقلید کی مسلمانوں میں گویا پڑ گئی ہے۔ جو اہل اسلام ہیں۔ محض ناواقفیت میں مسلمان کی نماز روزہ و دیگر احکام شریعت صرف رسم کے رنگ میں رہ گئے ہیں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں۔ جو احکام شریعت کی فرمان برداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور اون کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقلیدی طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے کے عادی ہیں اور اون میں سے بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریف ہرگز پڑھ نہیں سکتے اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے بھی ہیں وہ اس کے معانی سے بالکل بے خبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی اون کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب سمجھیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بعض سادہ لوح مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام الناس کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے دلوں میں شبہات اٹھتے ہیں اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے۔ کہ جھٹ پٹ وضو کیا اور چند منٹوں میں ٹھونگیں مار کر نماز ادا کرلی۔ گویا یہ ایک بوجھ ہے جو سر پر سے فوراً پھینک دیا جاتا ہے اگر کہا جاوے۔ کہ آہستہ سے تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع اور خضوع اور حضور دل سے معانی پر نظر رکھ کر نماز ادا کرو۔ تو یہ اون کے لئے سخت مشکل کا کام ہے جس سے عہدہ برآ ہونا اون کے لئے تقریباً محال ہے اون کا ایسی جلدی سے نماز ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں اون کے لئے کوئی لذت نہیں اور خشوع خضوع پیدا نہیں صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ احکم الحاکمین جس کی وہ پرستش کرتے اور رکوع اور سجود کرتے ہیں۔ کوئی عظمت اون کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو کہ وہ سمیع بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اون کے دل پر اوس کا جلال اور عظمت مستولی نہ ہو ایک مومن کے واسطے سب سے ضروری بات یہی ہے۔ کہ وہ نماز پنجگانہ خشوع خضوع اور حضور دل سے ادا کرے۔ اور ایسے ادا کرے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور جب اسکی نماز ایسی ہوگی۔ تو پھر اس سے تمام بدعملیاں۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ بددیانتی اور بدنظری وغیرہ دور ہو جاوینگی اور کامل مومنین کی سی صفات اس میں جلوہ گر ہو جاوینگی۔ کیونکہ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے۔ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے نیک نہیں بنتا تو اوسکی نماز نماز نہیں وہ صرف ٹکریں ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں یعنے اصل مفہوم نماز سے نابلد ہیں اور حضور دل سے ادا نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ سو ہر ایک مومن کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہیئے جس سے وہ مطلب حاصل ہو جو نماز کا اصل مدعا ہے

پھر عام طور پر اون لوگوں نے جو علمائے کرام اور مشائخ عظام

کہلاتے ہین اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیائے دون کی محبت مین گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کرے انکو اُسے منع کرنے سے کوئی غرض نہین انکی خوشی صرف اسی مین ہے کہ انکی آمدنی مین فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو مین نے ایسے دیکھے ہین کہ دنیاوی لالچ کی خاطر جھوٹے نکاح پڑھنے سے دریغ نہین کرتے اور جھوٹی گواہیان دینے سے بھی خدا سے نہین ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تہا مگر وہ بھی ان لوگون نے ترک کر دیا۔ سوا دینی تعلیم کی بجائے مدارس مین صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے غرض مسلمانی صرف برائے نام رکھی۔ بعض مسلمان ایسے ہین کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑھنا نہین جانتے۔ اور پھر انکے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہین کہ مومنون کی شان سے بہت ہی بعید ہین۔ اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار مین ایسے منہمک اور محو ہین کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے بھی نہیں کہ دین کیا ہے۔ اور زبان حال سے بتلا رہے ہین کہ آخرت پر انکا ایمان نہین اور نہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور خدا سے ایسے بےخوف ہوتے۔ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ مین ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو مین مینے اُس سے پوچھا کہ آپ نماز بھی پڑھا کرتے ہین تو اُسنے کہا پڑھتا ہون۔ مگر پانچوقت نہین۔ مینے کہا کہ پانچ وقت کیون نہین پڑھتے اُسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام ہوتا ہے کہ بالکل فرصت نہین ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانون کا۔ اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کیڑا ہونیکے پاک لوگون پر بھی طعنہ زنی کرتے ہین اور انکی بدزبانی کی کوئی حد نہین رہتی۔ میرے ایک احمدی بھائی نے ذکر کیا کہ انکے بھائی سے (جو ابھی احمدی نہین مگر خیالات نیک رکھتا ہے) ایک مخالف نے کہا کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب ہے۔ اُسنے جواب مین کہا کہ کاذب کس کو کہتے ہین اُسنے کہا۔ جو جھوٹا ہو اور حق کو چھپاوے اُسنے کہا اچھا مین تم سے چند ایک سوال کرتا ہون سنو اور انکا جواب دو۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص شادی پر ناچ کرائے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار خفگی کرتے ہین؟ اس نے جواب مین کہا نہین پھر اُسنے کہا کہ شادیون پر جو خلاف شرع امور مثلاً گانا باندھنا وغیرہ کئے جاتے ہین تو کیا تمہارے علماء ان لوگون کو ایسے ممنوعات سے روکتے ہین اور اگر وہ نہ رکین تو کیا ان سے بیزاری ظاہر کر دیتے ہین کہ ہم تم سے تعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گھر کا کھانا پینا چھوڑ دینگے؟۔ اُسنے کہا نہین۔ پھر اسنے کہا کہ کیا وہ بے نمازون۔ زانیون۔ شرابیون کو کہتے ہین۔ کہ بدکرداریان ترک کرکے نماز پڑھا کرو، ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہین پڑھینگے۔ اسنے کہا نہین۔ پھر اسنے کہا کہ اب حضرت مرزا صاحب کا حال سنیے۔ وہ فرماتے ہین کہ جو نماز نہین ادا کرتا وہ ہماری جماعت مین نہین۔ جو فسق و فجور نہین چھوڑتا اس سے ہم بیزار ہین۔ جو دنیاوی رسومات مین مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہین کرتا اور خیانت اور رشوت کہاتا ہے۔ غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت مین رکہتا ہے اور خدا اور رسول کے حکمون پر کاربند ہو کر پورا مومن نہین اور پاک تبدیلی اپنے وجود مین پیدا نہین کرتا وہ ہم مین سے نہین۔ ایسے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیسا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہین اور نہ ہمکو اسکے روپیہ کی کچھ پروا ہے۔ ہماری جماعت مین صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکہتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاذب اور حق کو چھپانیوالا کون ہے۔ آیا مرزا صاحب یا تمہارے علماء۔ واقعی تمہارے علماء کاذب ہین اور حضرت مرزا صاحب صادق ہین۔

الغرض دنیا کے مسلمانون پر نگاہ غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انمین پرلے درجہ کی گمراہی پھیل گئی اسلام کے اصل مفہوم سے جاہل مطلق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زرپرستی مین غرق ہو گئے۔ تو گویا کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف جہان سے اوٹھ گیا اور ایمان ثریا پر چلا گیا۔ تو اب بتلایئے کہ جب زمانہ کی ایسی حالت ہو جائے۔ یعنے ظہر الفساد فی البر و البحر کا نقشہ قائم ہو گیا ہو سنت اللہ کے موافق کوئی شخص خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہین ہونا چاہئے جو گمگشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا حامی ہو کر اسکو دنیا مین از سر نو قائم کرے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ نہین چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جاوے اور شرک اور کفر اسکی جگہہ پھیل جاوے اور کوئی خدائے واحد لاشریک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہین کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا۔ آپ دیکھتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے عالم اسباب مین بھی یہ ظاہری قانون رکھا ہوا ہے کہ جب امساک باران ہو کر بانہایت درجہ کو گرمی پہنچکر زمین کی روئیدگی جلجاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کرنیکے لئے بارش بھیجتی ہے۔ ایسے ہی جب روحانیت لوگون مین نہین رہتی اور لوگ دین الٰہی پر عمل کرنا چھوڑ کر طرح طرح کی گمراہیون اور شرارتون اور نہایت درجہ کی بددینی مین پڑ کر دولت ایمان کو بکلی ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہین، تو اللہ تعالیٰ اُسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا مین ایک مصلح کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے۔ (باقی آئندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی الارض ہدایت اللہ از گجرات

مبارک

برادر فخر الدین صاحب ساکن میانی حال ملازم چھاؤنی لاہور کے ہان خدا تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر موصوف نے بشارت اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیک بنا وے اور لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتھ عطا کرے۔

آمین

ضرورت چپڑاسیان

محکمہ ہٰذا مین دو چپڑاسیون کی ضرورت ہے تنخواہ آٹھ روپیہ ماہوار ملیگی فی الحال۔ محنتی اور دیانت دار ہونیپر منشی کے درجہ تک ترقی بھی ہو سکتی ہے۔ الا اُس شخص کو ترجیح دیجاویگی جو کسی اعلےٰ رکن احمدی کی تحریری سفارش کو پیش کریگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواستین بھیجدی جاوین۔

" غلام محمد پھلوری انچارج لکڑ منڈی شاہپور کنڈی ضلع گورداسپور

مسلمان یہہ کہتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہم صل علی محمد وال محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

قولہ تعالیٰ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ط۔

بخدمت مخدومی و مکرمی حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ صاحب الرئیس اخبار عام کے ایک سوال کے جواب مین مینے یہ مضمون لکھا تھا جسکو صاف بھی نہین کیا گیا اگر پسند خاطر ہو اور اس قابل ہو کہ مقدس اخبار بدر مین میرے بیان کو جگہہ مل سکے تو اسکو درست فرما کر جگہہ دیوین ۔

پرچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۴ر جنوری ۱۹۰۸ء جسمین یہ سرخی بطور استفسار دیکر ”مسلمان کیا کہتے ہین“ مضمون ذیل درج ہے ”مولانا لیاقت حسین پر جو جو پاریسال مین مقدمہ دایر ہے وہ اسلئے ہے کہ انہون نے قرآن مجید کی آیتین جمع کرکے ایک اشتہار چھاپکر تقسیم کیا تھا جس سے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا وجوش دلانا سمجہا گیا ہے ۔ انہین متنازعہ آیتون کی نسبت بھی کے ایک روزانہ اسلامی صحیفہ سلطان الاخبار کے ایڈیٹر مولوی عبدالمجید صاحب فرخ نے بیان کیا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اور اشتہار قرآن شریف کے مطابق ہے“ پیشتر اس سے کہ صاحب ایڈیٹر اخبار عام کے اس سوال کا جواب دیا جاوے ”مسلمان کیا کہتے ہین“ یہ سوال اہل ہنود سے قابل دریافت معلوم ہوتا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے قرآن کی آیتین جمع کرکے اونکی بنا پر اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا وجوش دلانا چاہا لیکن برخلاف اونکی اس کوشش کے اہل اسلام تو اونکے ورغلانے مین نہ آئے ۔ مگر ہندو انکے ورغلانے مین کسطرح آئے ۔ کیونکہ واقعات ظاہر کر رہے ہین ۔ کسی مسلمان کو مولوی لیاقت حسین کے ساتھہ اسوجہ سے کہ وہ اسکے خیالات باغیانہ کو گورنمنٹ کے برخلاف تصور کرکے اسکو باغی اور خدا و رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف سمجھتے اور یقین کرتے ہین ۔ ہمدردی نہین ہے ۔ مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اہل ہنود کو اسکے ساتھہ اسقدر ہمدردی کیون ہے کہ وہی اسکے ... بات مین پیروی کرتے اور وہی اپنی ضمانتون پر اسکو چھوڑاتے ہین ۔ کیا ہندؤن کیطرف سے یہ جوش ہمدردی بغیر بعض نا واقف لیسے مسلمانون کے جنہون نے قرآن شریف و حدیث کی تعلیم کے خلاف شورش موجودہ مین حصہ لیا ہے کسی اور مسلمان کے ساتھہ بھی دکھلایا ہے ۔ اس بارہ مین (ہندو کیا کہتے ہین) اور یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ جبکہ مولانا لیاقت حسین پر پاریسال مین مقدمہ اس بنا پر دایر ہوا ہے کہ اُسنے قرآن مجید کی آیتون سے بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا وجوش دلانا چاہا تو پہر مولوی عبدالمجید فرخ جنہون نے اُس اشتہار کو قرآن شریف کے مطابق بیان کرکے اُس سے کم حصہ مسلمانون کے ورغلانے اور جوش دلانے مین نہین لیا وہ کیون گورنمنٹ کی گرفت سے بچا ہوا ہے بلکہ اُنکا یہ جرم مین دونون برابر ہین ۔ خیر اس سے تو ہمین کچھہ غرض نہین جو کریگا وہ بہریگا مثل مشہور ہے چونکہ صاحب اڈیٹر اخبار عام اسپر خوشی سے بغلین بجا کر اور مولانا لیاقت حسین کی ان آیات جمع کردہ قرآن شریف کو جنمین گویا گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف ہونیکا اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے اور جنکے ترجمہ کے صحیح اور راست ہونیکے لئے مولوی عبدالمجید صاحب فرخ کی تصدیق بھی درج کی ہے ۔ اپنے نزدیک یہ لاجواب سوال کیا ہے ۔ کہ ”مسلمان کیا کہتے ہین“ سو اسکے جواب مین عرض ہے کہ مسلمان یہہ کہتے ہین کہ اگر وہ آیات کریمہ قرآن کریم کی آپ اپنے مضمون مین درج کردیتے تو پہر دکھلایا جاتا کہ مولانا لیاقت حسین نے اپنی عدم لیاقت سے محض شکم پروری کی خاطر آپ لوگون کو خوش کرنیکے لئے ایک دجل اختیار کیا ہے ۔ نیز مسلمان یہ کہتے ہین کہ قرآن کریم مین اللہ جل شانہٗ نے اونکو یہ تعلیم دی ہے کہ یہود اور مشرکین یعنی بت پرست اہل ہنود وغیرہ تمہارے دشمن ہین ۔ مگر انگریز لوگ تمہارے دوست ہین ۔ پس تم انگریزون کو اپنے دل سے دوست رکہنا چاہئے ۔ قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ اسپر بصراحت دلالت کرتی ہے ۔ قرآن کریم ۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰی ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْھُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُھْبَانًا وَّاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ

سورۃ مائدہ رکوع ۱۴ پارہ ۷ ۔ یعنی (اے پیغمبر) مسلمانون کے ساتھہ دشمنی کے اعتبار سے یہود اور مشرکین (یعنی ہندوون کو تم سب) لوگون مین بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانون کے ساتھہ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین آنکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین اور نصاریٰ کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ آنمین علماء اور مشائخ ہین اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے ۔

آب اس حکم خداوندی سے یہ بخوبی ہویدا ہے کہ انگریز چونکہ باعلم ہین جسکا نتیجہ ہے کہ وہ متعصب اور متکبر نہین ۔ کیونکہ تعصب اور عداوت اور تکبر نتیجہ جہل کا ہے ۔ اسلئے مشرکین یعنی بت پرست اپنے جہل کیوجہ سے تکبر اختیار کرتے ہین جیسا کہ ہنود اہل اسلام اور انگریزون کو خواہ وہ کیسا ہی شرافت اور وجاہت خاندانی رکہتا ہو ۔ مگر پہر بہی اپنے سوا سبکو ہیچ کہتے ہین اور یہ شرفا ہین باوجودیکہ نیوگ جیسے ناپاک حیا سوز اور شرافت کش مسئلہ کے عامل اور قائل ہین لیکن پہر بہی اس سخت بیحیائی کے اختیار کرنے سے جو کمینہ سے کمینہ قوم جو ہر طرح سے ننگ بہی بیہودہ نہین رکہتی کہ اونکی بیاہتا بیوی اونکے سدبر اولاد حاصل کرنیکے واسطے کسی غیر سے ہمبستری کرے پہر بہی نہ انکی شرافت جاوے نہ حیا وعزت پر داغ لگے حالانکہ ملیچ قوم وہی ہوسکتی ہے جس سے کہلی بیحیائی سرزد ہو اور اپنے مالک حقیقی سے جسنے اونکو پیدا کیا رزق دیا اور اسکی پرورش کی پہر اپنی بدطینتی اور محسن کشی کی راہ سے اسکا احسان نہ مانے اور اسکا شریک ٹھیراوے ۔ اسیواسطے قرآن کریم نے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فرماکر ان ملیچون سے نفرت دلائی ہے پس ایسے نام کے مسلمان جو ایسے لوگون کے ساتھہ جن کو نجس جتلایا گیا ہے ہان مین ہان ملا کر اور تعلیم خداوندی کو پس پشت ڈالکر جو انکا ساتھہ اختیار کرتے ہین ۔ وہ کوئی مولوی ہو یا ملا وہ ہرگز مسلمان نہین کہلا سکتا ۔ حضرت حقیقی مسلمانون کو خداوند کریم نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین یہی ہدایت فرمائی ہے کہ تم انگریزی ہی ہے جو تمکو دوست رکہیگی اور دوست ...

تمہارے سخت دشمن ہیں چنانچہ واقعات نے اس امر کی شہادت دیدی ہے۔ کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظ انگریز ہی ہیں۔ جن کے پُرامن ظل حمایت میں اہل اسلام نہائیت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو سرانجام دیتے ہیں اور ہندو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے جو اوس نے ان لوگوں کو حکومت نہیں دی ورنہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ زمانہ سکھا شاہی میں جب اون کو ثروت۔ اور حکومت حاصل تھی۔ تو مسلمانوں پر کس قدر ظلم و ستم کئے گئے تھے۔ نماز کے لئے اذان دینے پر مسلمانوں کو سخت سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ اگر کسی سے مادہ گاؤ کے کوئی ضرب اتفاقیہ اور ناوانستہ کبھی لگ جاتی تھی۔ تو پھر کیا ان بیچاروں کو قتل کیا جاتا تھا۔ اب بھی اس پُرامن حکومت میں جس صیغہ میں ہندو افسر ہیں اور مسلمان ماتحت جو کچھ اون کا حال اُن افسران ہنود کے ہاتھوں سے ہوتا ہے وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہیں ہے پس جبکہ انگریز مسلمانوں کو دوست رکھتے ہیں۔ بموجب فرمودہ قرآن کریم کے۔ تو پھر کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے کہ اون کو دوست رکھیں اور پھر جبکہ خوش قسمتی سے بھی انگریز شہنشاہ ہوں۔ تو پھر اون کی اطاعت اور محبت اور بھی مسلمانوں پر فرض ہوئی۔ اور قرآن کریم میں یہ بھی تعلیم دیگئی ہے۔ کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے بدلہ احسان کا احسان ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو انسان کا شکرگزار نہیں وہ خدا کا بھی شکرادا نہیں کر سکتا۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو قرآن کریم نے خود اون کو دیا ہے۔ اور نہ قرآن کریم نے قومیت کے بیہودہ فخر و تعلق کو مٹایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنے تم میں قابل عزت و فخر و بلا لحاظ قوم و وجاہت خاندانی کے وہ ہے جو اللہ جل شانہ کے نزدیک پرہیزگار ہے اور قرآن کریم نے ہی منجملہ سخت گناہوں کے سخت تر گناہ جو خدا کے غضب کو بھڑکانیوالا ہے بغاوت قرار دیا ہے بغاوت خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت کے ساتھ۔ کیونکہ بادشاہ وقت کو ظل اللہ بناکر اس کی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے۔ اور جس طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے امور دینی میں بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک فرض اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حاکموں کی جو تم میں ہوں۔ غرض کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی متمم اور مکمل اور خاتم الکتب منجانب اللہ کتاب ہے۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ سب پر حاوی اور سب کی متکفل ہے۔ دنیا میں اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے اور وید تو اس بارہ میں بالکل ناقص اور عاجز ہے۔ مسلمانوں کو جہاں اور تعلیم خدا دانی اور پاکیزگی نفس اور ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت رکھنی کی دی ہے۔ وہاں پولٹیکل تعلیم بھی ایسی دی ہے۔ کہ اگر وہ اس پر چلیں۔ تو کبھی کسی نوع کا نقصان نہیں اوٹھا سکتے۔ وید میں تو حق اللہ اور حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہیں حقوق پر جس پر انسان کی فلاح و بہبودی دنیوی و اخروی موقوف ہے، ہاتھ صاف کیا گیا ہے۔ حق اللہ سے روگردانی اور انکار تو اس سے ظاہر ہی ہے۔ کہ اوس خالق الکل رب العلمین کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جواب دیا گیا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہی نہیں۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے لئے نیوگ جیسا مسئلہ رکھا گیا ہے۔ پس جو قوم اپنے خالق اور رب کو جو احکم الحاکمین ہے۔ اپنے وجود کا خالق نہ سمجھے۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے۔ اپنے آپ کو بھی اس کی مانند قدیم سے ہی جانے۔ پھر وہ اپنی بڑی احسان فراموشی اختیار کر کے بادشاہ وقت کے احسانات اور مربیانہ شفقتوں کے کب دلدادہ ہو سکتی ہے۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہیں۔ کیونکہ اون کو مذہبی تعلیم ایسی نہیں دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت کو روا رکھیں۔ ہر ایک مذہب میں بجز اسلام کے واقعات آیندہ کے بتلانے اور ان مہمات میں جو کسی زمانہ میں آیندہ پیش آنے والے ہوں۔ اس میں اُس طریق کے بتلانے میں جس سے کہ اون پیش آمدہ مصیبتوں کا نشانہ نہ بنے۔ اور خوشحالی کے ساتھ پر امن زندگی بسر کرے۔ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہیں اس میں عاجز ہیں اور بالکل ساکت ہیں جس سے وہ ایک مردہ بے جان کی مانند ہیں اور قابل اس کی ہیں۔ کہ اون کو زمین میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ مُردہ نعش جس میں زندگی کی روح نہ ہو وہ بنی نوع انسان کو کیا فائدہ اور فیض بخش سکتی ہے۔ ہاں اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے۔ جو زندگی روح اپنے اندر رکھتا ہے۔ جس میں ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور اوس کے مفاسد اور خرابیوں کا اظہار کر کے اس کے نجات یابی کا قانون بتلایا گیا ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن سے نقل کر کے دکھلاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح آخر زمانہ میں اوس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانوں کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدائیت فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ احادیث شریفہ یہ ہیں۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم سترون بعدی اثرۃ و اموراً تنکرونھا قالوا فما تامرنا قال أدّوا الیھم حقھم و اسالوا اللہ الذی لکم۔

یعنی روائیت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم بُرا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ ہم کو اس وقت میں فرمایا۔ آپنے دو تم حق اون کا (حاکموں کا) اون کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے قولہ۔ دو تم حق اون کا یعنے حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ اون سے کسی حال میں سرکشی نہ کرنا۔ اگرچہ وہ تمہارا حق تم کو نہ بھی دیں پھر بھی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے لئے اون سے جھگڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا۔

حدیث شریف

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجل یسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا و اطیعوا فانما علیھم ما حملوا و علیکم ما حملتم۔ یعنی روایت ہے وائل بن حجر سے۔ کہ کہا اونہوں نے سا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک دو آپ سے پوچھتا ہوں۔ پھر کہا اوس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہوویں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیویں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں۔ فرمایا آپنے

سنو تم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ ان پر ہے جو کچہہ اونہون نے اٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اوٹھایا ۔ غرض یہ ہے ۔ کہ اگر وہ تمہارا حق بہی نہ دین ۔ تو اس حالت مین بہی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو ۔

علاوہ اس کے جیساکہ اس پُرفتن زمانہ مین عام طور پر رویہ اکثر ہنود و اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتون مین (جبکہ باغیون کو سزائین دی جاتی ہین اور ان کی ایسی بے جا درخواستون کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہین بمقتضائے مصلحت و حکمت رد کیا جاتا ہے) تو وہ زبان لعن طعن کی کہولتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہین ۔ مگر مسلمانون کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے سب جنکی سیرون پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کریگا دیکہو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی ۔ چنانچہ فرمایا حدیث شریف عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرہ تحت منبر ابن عامر و ھو یخطب و علیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ ۔ یعنے روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے ۔ کہا کہ تہا مین ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے ۔ سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے لباس فاسقون کا ۔ سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اللہ اوسکو ۔ چنانچہ اہل اسلام مین اس پر ہمیشہ عملدرآمد رکھنے کے لئے آٹھوین دن ہر جمعہ کے خطبہ مین مسلمانون کو یہ سنایا جاتا ہے ۔ کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کریگا گویا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کریگا ۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ ۔ جو اس حکم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کریگا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف (جو ہماری محسن اور مربی ہے اور جسکی نسبت اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہو کہ وہ مسلمانون کو دوست رکہتی ہے ۔ زبان لعن طعن کی کہولتا ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہے ۔ کیونکہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ فرمایا ہے ۔ کہ جو خلاف کریگا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کافر کو کہا گیا ہو اور وہ آیۃ کریمہ یہ ہے ۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا

اب جو لوگ مسلمانون مین سے خدا کے رسول کی ہدائت کے خلاف دوسرا راہ مشرکین کا اختیار کرتے ہین ۔ وہ مسلمان نہین ہین ۔ اور یہ بہی قرآن کریم مین آیا ہے ۔ کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریگا خدا اوس کو سختی مین ڈالدیگا ۔

اب حاصل کلام یہ ہے ۔ کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہے ہین ۔ احادیث کی کتابون مین ابواب الفتن مین درج ہوئی ہین ۔ جن مین آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا ایسا وقوع مین آئیگا اور اوس وقت یہ راہ نجات کا ہے کہ نہ ایسی شورش مین شامل ہو ۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگون کے ساتھ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روا رکہین ۔ کیونکہ قانون آلہی ہے کہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے ۔ دیکھو یہ پیشگوئیان اس زمانہ مین کیسی کھلی کھلی واقعہ ہوئی ہین اور جن لوگون نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اون کو خدا نے کیسا ذلیل کیا ہے ۔ چونکہ یہ واقعہ آخر زمانہ مین پیش ہونے والا تہا اس لئے مسلمانون کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہو پہلے سے بتلا کر روکا گیا ہے ۔

اب جمیع مسلمانون کی خدمت یہ (احادیث رسول مقبول صلعم کی) سنا کر جو اون کے لئے مدار ایمان نجات ہے عرض کرتا ہون ۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے ایسے ہر ایک جلسہ سے خواہ کانگریس کے ہون یا کانفرنس کے یا حقوق طلبی کے سخت متنفر ہین اور ایسا کوئی احمدی نہین جو کسی جلسہ مین شمولیت رکہتا ہو ۔ اور دیگر مسلمانان ہند بہی خدا کے فضل سے ایسے جلسون مین جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتے ہین ۔ جب سے کہ سر سید مرحوم نے مسلمانون کو اون کے ایسے مضامین سے (جنمین حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ و السلام کو گلیڈسٹون وغیرہ کے نام سے نامزد کر کے ایسی بنا پر ان کو گالیان دی گئی ہین ۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کر کے رہبری کی ہتی کہ اس بارہ مین تمام مسلمانونکو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے ۔ ایسی شمولیت روا نہین رکھتے ہین لیکن بہت سے مسلمان ابہی ایسے ہین کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ایسے جلسے کرتے ہین جس مین بغاوت کو تو بالکل راہ نہین ہو بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مقاصد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا مدنظر ہوتا ہے ۔

اس لئے پھر بھی مین اون کی خدمت مین نہائت ادب سے ملتمس ہون ۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت مین لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے ۔ کہ اون سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دو ۔ اور ہر حال مین اون کی اطاعت کرو ۔ تو پہر ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح و بہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دی رکہی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے ازکر زرکثیر سے تعلیم گاہین مقرر کی ہین ۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے مین ہم کو کوئی روک نہین ہے ۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی جیب خاص سے وظائف تک حصول علوم کے لئے دینے مین کوتاہی نہین کرتی ہے تو پہر ایسی مربی و محسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائین بلند کیون ہون ۔ ہمکو وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیئے ۔ جو گورنمنٹ کی توجہ کو خود اپنی طرف جذب کرے ۔ جب تک یہ نہین ۔ تو پہر چیخنا چلانا بالکل بے سود اور ایک بے ادبی کا طریق ہے ۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے ۔

نہائت ہی افسوس اور درد بہرے دل سے یہ ظاہر کئے بغیر نہین رہا جاتا ۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مراحم خسروانہ اور نہائت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو اون کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی ہتی وہ اہل ہند کو ہضم نہ ہوسکی ۔ کیون ہضم نہ ہوسکی ہا واقعات نے اسپر شہادت دی ہے ۔ کہ ابہی وہ اوس کے اہل نہ تھے ۔ کیونکہ ان مین وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہین ہوئی ہتی ۔ کہ اوس کو کسی موقعہ اور محل پر استعمال کرین ۔

سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے
آہ آہ ہمارے ہندو بھائیوں کو اہل ہند بہبودی کیلئے
جو جوش طوفان کی صورت میں اونکے دماغوں میں
موجزن ہوا تو اس صورت میں کہ جس سے کشتی قوم
کو ایک ہی ہوائی طمانچہ سے غرق آب کر دیا اور اب
بھی اس غرق شدہ کشتی کے نکالنے کا فکر نہیں ہے
بلکہ اسکے ساتھ ہمدردی کی راہ سوجھی ہے تو ایسی کہ
جو باقیماندہ قوم ہے وہ بھی اس گرداب بے تمیزی میں
پڑ کر قعر دریا میں جا پڑے کیونکہ اسطرح غرق شدہ قوم
سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا۔ پس اگر ان بہی خواہان قوم
کی یہی توجہ مبذول رہی تو آج نہیں کل یہ ساری کا سارا
بیڑا غرق ہونیکو ہے۔ کاش یہ لوگ سوچیں اور ملک پر
رحم کریں۔

پہلا رسالہ میں ہندو کیا کہتے ہیں کہ ایسی پاک
تعلیم جسپر چلکر انسان بے روک ٹوک زندگی ہر زمانہ میں امن
اور چین کے ساتھ بسر کر سکے اونکو اونکے مذہب نے دی
ہے۔ اگر یہی ہے تو پھر یہ کانگریس کا فضول جھگڑا۔
جو ایسی پاک تعلیم کے مخالف ہے۔ قابل احتراز و اجتناب
کیوں نہیں سمجھا جاتا جسمیں قوم کا لکھوکہا روپیہ بھی
برباد جا رہا ہے اور اب تک باوجود بربادی قوم کے
روپیہ کے اسکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت
نہیں ہوا کہ اسنے ملک میں مختلف صورتوں اور لباسوں
میں بغاوت کی آگ کو بھڑکا کر اہل ہند اور حکام وقت
کو دقتوں میں ڈالدیا ہے اور اس پر امن و امان ملک
میں بدامنی کو پھیلا دیا ہے۔ حکام وقت سے عجز اور
انکساری کے ساتھ ایک حد تک اپنے حقوق مانگنے
بجا تھے لیکن ان حقوق کو آزادانہ طور پر دھمکیاں
دیکر اور سرکشی اختیار کر کے امید حصول کی رکھنا یہ اہل
کانگریس کا ہی کام اور فہم وذکا ہے۔ ہاں اسوقت
صاحب ایڈیٹر اخبار عام سے ایک سوال کرنیکی اور
جرأت ہوئی ہے۔ اسی رسالہ میں "ہندو کیا کہتے ہیں"
کہ یہ شورش موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنمنٹ
برطانیہ کیلئے پسندیدہ خاطر نہیں ہیں بلکہ انکے دفع
کرنیکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے
انکا وجود اس کانگریس بننے سے پہلے بھی اس ملک میں
موجود تھا یا اس کانگریس کے بعد ہی (جو ملک ہند کے
بہبودی اور فلاح کیلئے قائم ہوئی ہے) اسکا وجود
ظہور پذیر ہوا ہے

اور ہندو کیا کہتے ہیں۔ جبکہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے ایسے
خیرخواہ اور فرمانبردار ہیں تو پھر ان باغیوں کی سزا پر جنکو
بعد ثبوت سزائیں دیجاتی ہیں (بجائے خوشی کے کہ ایسے
شریر لوگ سزائیں پاکر دوسرے اس قسم کے خیالات
رکھنے والوں کیلئے موجب عبرت ہوں تاکہ وہ ان خیالات
سے باز آجائیں تو ملک میں پھر دوبارہ امن قائم ہو)
اور رنجیدہ ہوکر گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر اور باغیوں کی
اس ہمدردی کیلئے جلسہ کیوں کرتے ہیں اور اونکی
امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کا بھی نہیں کیا جاتا۔ اس
کا مقصد ہے کیا یہی ہے کہ اور جو لوگ ایسے شرر انگیز
خیالات رکھتے ہیں اور ابھی کسقدر پردہ میں مخفی ہیں وہ
بھی مرد میدان بنکر ظاہر ہوں تاکہ یہ عزت کا تاج انکے سر پر
بھی مزین فرمایا جاوے۔

ہندو کیا کہتے ہیں۔ جن باغیوں کو بعد تحقیقات کامل
حکام اعلے نے عبرتناک سزائیں دی تھیں اور
پھر بنظر ترحم خسروانہ موقعہ سالگرہ مبارک شہنشاہ پر
جیسا کہ قدیم سے دستور ہے کہ کچھ قیدی رہا کئے جاتے
ہیں۔ اور یہ رہائی اونکی مجرمیت کے دھبہ کو نہیں دہوتی
ہے تو پھر اس قسم کے رہاشدہ قیدیوں اگر اہل کانگریس نے
جو تاج رکھا ہے وہ کن حسن خدمات کے عوض میں ہے
کیا یہی خدمت ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ کا خوب مقابلہ
کیا ہے کیونکہ شکست و فتح نصیبوں سے ہے۔
وے لے میرے مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔

خاکسار ایک احمدی

رسید زر

نمبر ۲۴۸۰ شیخ محمد الدین صاحب عہ
نمبر ۲۴۴۳ بابو عبد العزیز صاحب للعہ
نمبر ۲۴۹۱ بابو حبیب علی صاحب صہ
نمبر ۸۱۳ منشی مہر الدین صاحب عہ
نمبر ۷۶۴ میاں عنوان الدین صاحب عہ
نمبر ۱۵۲۰ میاں فضل الدین صاحب للعہ
نمبر ۱۵۲۳ چوہدری حسن علی صاحب عہ
نمبر ۲۵۵ بابو شاہ دین صاحب صہ
نمبر ۲۵۵۵ میر اکبر صاحب صہ
نمبر ۵۶ پیر بخش صاحب للعہ
نمبر ۱۱۵۱ چوہدری غلام سرور صاحب للعہ
نمبر ۱۴۱۴ نصیر خان صاحب للعہ
نمبر ۱۲۰۳ مرزا غلام حسین صاحب للعہ
نمبر ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب للعہ
نمبر ۷۰۰ منشی احمد علی صاحب عہ
نمبر ۵۸۹ منشی محمد الدین عہ
نمبر ۱۸۲۲ بابو علی حسن صاحب عہ
نمبر ۹۰۸ مولوی امام علی خانصاحب عہ
نمبر ۱۶۹ شیخ محمد افضل صاحب عہ
نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب عہ
نمبر ۵۹۱ صالح محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۱۵۴ ابو محمد عبد اللہ صاحب عہ
نمبر ۱۲۷۸ قاضی حامد حسین صاحب عہ
نمبر ۷۶۰ شیخ سخاوت علی صاحب عہ
نمبر ۱۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ
نمبر ۱۷۰ حکیم غلام محی الدین صاحب للعہ
نمبر ۶۰۵ منشی محمد عثمان صاحب عہ
نمبر ۱۳۵۰ غلام مرتضیٰ خانصاحب للعہ
نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب للعہ
نمبر ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب للعہ
نمبر ۱۸۵۵ منشی عبد الرحیم صاحب عمہ
نمبر ۱۳۲۴ عبد العزیز صاحب للعہ
نمبر ۱۹۰۷ میاں اللہ دتا صاحب للعہ
نمبر ۱۷۸۵ بابو غلام رسول صاحب عہ
نمبر ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب للعہ
نمبر ۷۱۴ چوہدری محمد حسین صاحب للعہ
نمبر ۸۹۱۴ برکت علی صاحب للعہ
نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۱۱۱ منشی غلام رسول صاحب عہ
نمبر ۲۹ میاں حبیب الرحمن صاحب صہ
نمبر ۸۲۲ عبد الرحمن صاحب للعہ
نمبر ۲۴۴ منشی فیاض علی صاحب عہ
نمبر ۵۷ منشی عبد العزیز صاحب عہ
نمبر ۱۵۲۴ حبیب اللہ صاحب عہ
نمبر ۲۱۹ محمد حسن طفیل صاحب خیمہ دوز

پہلا احمدیہ وفد

صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم بڑہتی ہوئی ذمہ داریوں اور ضرورتوں مین سے مدرسہ کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چٹھی مین کر چکے ہین۔ جو کہ ۱۳ فروری ۱۹۱۰ء کے اخبار بدر مین شائع ہوئی تھی۔ اس کے جواب مین سب سے اول جماعت احمدیہ انبالہ اور پہر جماعتہائے فیروزپور کپورتھلہ نے بڑی مستعدی کے ساتھ فوراً چندہ کی فہرست کہولی انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس مد مین دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے ۱۰ دیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل قدر نمونہ ہے۔ لاہور کی جماعۃ نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہنوز ساری جماعت مین چندہ کی فہرست نہین پھری اُمید ہے۔ کہ اسی طرح دوسری جماعتین بھی اس اہم قومی ضرورۃ کے واسطے روپے جمع کرنے مین مصروف ہون گی۔

لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اوسکو مدنظر رکھہ کر قوم کے بعض بزرگ دوستون نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ چند ایک دوست ایک ڈیپوٹیشن کی صورت مین باہر نکلین اور چندہ جمع کرین اس ڈیپوٹیشن کیواسطے جو نام تجویز کئے گئے ہین وہ خود ایسے ہین کہ قوم اون کے واسطے کیا کچھ کرنے کو طیار ہے یا ہو سکتی ہے۔ اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہین۔ وہ اسماء یہ ہین۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز
خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ۔ وکیل قوم
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب "
میان چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
میان معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور

اس وفد کا پروگرام سردست یہ تجویز ہوا

پروگرام

یہ وفد ۲۸ فروری ۱۹۱۰ء کی شام کو سات بجے امرتسر پہونچیگا۔ اور ۲۹ فروری کی دوپہر کو روانہ ہوکر کرتارپور سٹیشن سے ۲۹ ہی کو کپورتھلہ پہونچکر کام کریگا۔ یکم مارچ تک وہان قیام ہوگا۔ یکم کو وہان سے واپس ہوگا

۸ مارچ ۱۹۱۰ء کو لائلپور۔ ۱۴ مارچ کی شام کو گجرانوالہ۔ ۱۵ مارچ کی صبح کو راولپنڈی۔ راولپنڈی سے اسی روز شام کو روانہ ہوکر ۱۶ مارچ صبح مردان اور پھر اسی رات کو پشاور پہونچیگا۔

درخواست دُعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلباء احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ ان کیلئے دُعا کرے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل وکرم سے امتحان مین کامیاب کرے۔ اور ایسے ہی دین کے امتحان مین بھی اپنی رحمانیت سے مفلح کرے۔ اور دین کا سچا خادم و حامی بنادے۔ والسلام

طلباء کے نام یہ ہین

فضل الدین۔ عبدالرحمن خواجہ۔ ولی اللہ شاہ۔ گوہر الدین عبدالعلی۔ فیض احمد۔ عبدالحق۔ عبدالحمید فخرالدین۔ غلام حسین۔ محمد امجد حسین۔ محمد صادق عبدالرحمان امرتسری۔ عطاء محمد۔ عبدالرحمن بھیروی محمد جمیل۔

طلباء مدرسہ

تلاش فرزند

محمد مسعود ولد مستری حسن الدین ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ گھر سے بھاگ گیا ہے عمر ۱۰ برس۔ گندمی رنگ۔ ناک لمبی۔ قد آور جوان جو صاحب پائین مستری کو آگاہ کرین۔ اوس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے

جناب مفتی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپکے سکول تعلیم الاسلام کے طلبائے فسٹ سکینڈ اور تھرڈ مڈل سے التجا کرتا ہون کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھکر میری طرف ارسال فرماوین۔ جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا۔ مین اوسکو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دونگا۔
شعر یہ ہے۔ ؎
لکھا ہے بوعلی سینا نے زر سے۔
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے

عبدالمجید احمدی۔ سٹرونگ روڈ۔ بلوچستان

ایڈیٹر مرقع

مطلع رہین۔ کہ فروری کے مرقع متعلق حل چیستان کا جواب ضمیمہ نمبر ۲ میں چھپنا ہے۔ ذرا صبر کرین۔ ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت۔
وای غریم فی التقاضی غریمہا۔

بشارت احمد

اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور اپنے گوہر بے بہا اخبار بدر مین درج فرماکر مشکور فرماوین۔

ہمارے شہر مین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمعہ پڑہتی ہے اور جمعہ مسجد معماران مین پڑہایا جاتا ہے۔ یعنے حضرت حکیم الامۃ کی مسجد مین۔

اور نمازین تین چار صفون سے زیادہ احمدی بھائی ہوتے ہین اور ایک ایک صف مین بیس پچیس آدمی آتے ہین کوئی قریباً ایک صد کے آدمی آکر نماز پڑہتے ہین اور خدا کے فضل وکرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو آج تک کبھی بھی اس مسجد مین اس قدر آدمی نماز جمعہ مین شامل نہین ہوئے اور جمعہ ڈاکٹر صاحب پڑہاتے ہین۔ جو عجیب معارف قرآن کریم کے بیان فرماتے ہین۔ نیز تین دفعہ سے بھی زیادہ جلسے احمدی جماعت کے ہو چکے ہین۔ جس مین سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بھی کچھ نہ کچھ شامل تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرہ کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کرکے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرہ کیواسطے بشارت احمد ہوئے۔ غرضکہ اسم بامسمی ہوئے۔

مین ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون اور سچے دل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اون کو دین و دنیا مین مالا مال کرے اور دن بدن اون کی عزت افزائی ہو۔ یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے تشریف لانے پر مریضون کی تعداد پہلے سے قریباً دگنی شفاخانہ مین ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مریض کیساتھ بہت نرمی سے پیش آتے ہین اور مرض کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہین بلکہ مریضون کیواسطے بھی بشارت ہے۔ دن بدن مریضون کا رجوع بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرضی کی تفتیش کرنے مین ہر ایک آدمی اون کا ثنا خوان ہے خدا نے ہمارے شہر کی بہبودی کے لئے ہر ایک طرح سے بشارت کرکے بھیجا ہے خدا تعالیٰ اونکو ہمیشہ اسم بامسمی رکھے اور دین دنیا [illegible]



مفصلہ ذیل کتب بقیمت دفتر بدر یا مجھ سے خریدیا دین

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی وغیرہ کو زیر نظر رکھا گیا ہے۔ اور بطور ضمیمہ "اعداد الدین" "وسلم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن نور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ یہ کتاب جیسے حضرت مخدوم الملة مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے میںنے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے پڑھتے پڑھتے مل کے توجہ اور تراقیض کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو اس نے عمدہ طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہیں بہت سے مضامین نئے بھی ہین۔ جو مولف کی جودت طبع اور رسائی فہم کی کافی دلیل ہین میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر تحفہ سے مرہون منت کیا ہے۔ بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

یہ کتاب ۱۲ قیمت علاوہ محصولڈاک پر دفتر بدر سے مل سکتی ہے

در ثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمین جمع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین۔

قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے

کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے۔ صرف دو جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے قیمتہ ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمتہ ۲ر

غلامی اور عصمت انبیار — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیار ۲ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات پر روپیہ کو بھی گران نہین۔

قیمت ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ہر دو جلد ۱ر

نظم مستوراۃ — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

جہام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — الاؤ والے۔ قیمت ۱ر

آئینہ ڈکشنری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کامن احمد — غلام رسول والے۔ قیمتہ ۱ر

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ہی اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بدن طرف کے کم ہوتے جاتے ہین۔ انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کئے گئے سوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین میرے تجربہ مین الخ زیادہ مقوی اور دیرپا کوئی نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ اونہون نے مجھے الیسی

راقم۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیان تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ جوش و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہین اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہون۔ انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے گی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت بالکل اوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی ستیکڑہ چار روپیہ بیس گولی عہ۔ علاوہ برین اور بھی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب و مفید ادویہ مل سکتی ہین۔ از انجملہ سرمہ عجیب۔ جو ضعف بصارت دھند جالا پھولا ککرے اور آنکھون سے پانی جاری رہنا وغیرہ مین اور خفیف ہونے کے لئے بے نظیر ہے۔ فی تولہ عہ۔ دوا کی صندوق کہنہ یعنی پرانی کھانسی کے لئے سفوف حیران ہو ہفتہ کے لئے عہ۔ سفوف مفرح اکسیر ہے جسمین ترش ڈکار رہتے اور گاہ گاہ تبخیر محسوس ہوتا ہو طبیعت بے کل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو۔ اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

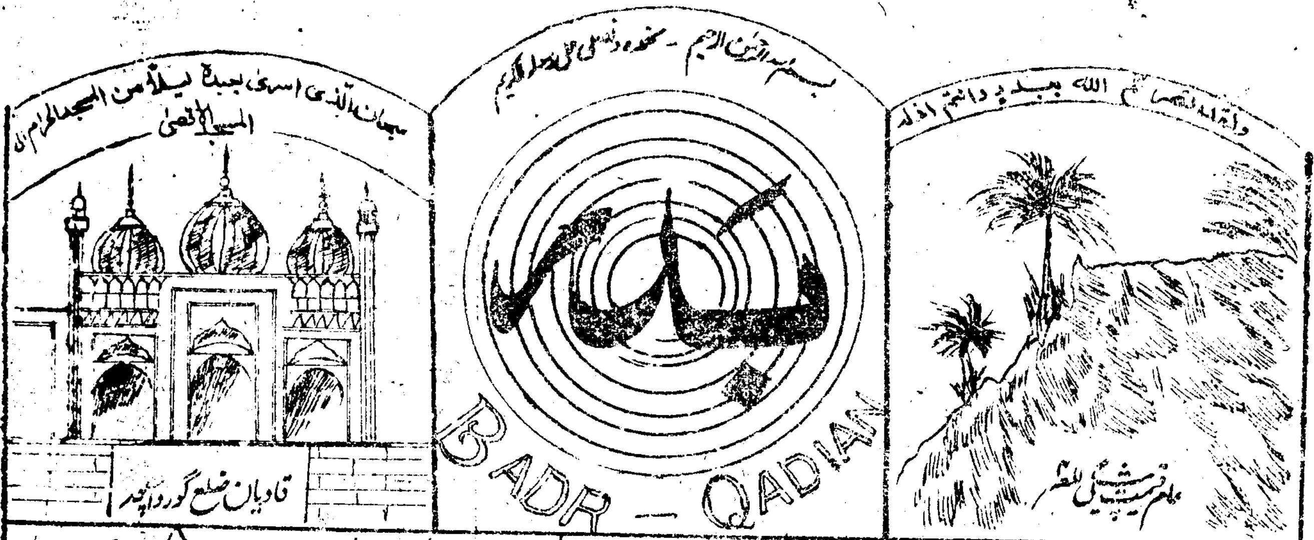
پتہ۔ خوشخط معہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہون۔ محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی

صدانہ دیسنگہ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کیلئے چھاپا گیا



قیمت از معاونین ۔ قادیان میں ۔ جلد ۷
ای جہان منتظر خوش باش کا ہندوستان
سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ
سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ - بروز جمعرات
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
مینجر میان معراج الدین عمر پروپرائٹر
اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل
ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
والسلام مطابق ۵ - مارچ سنہ ۱۹۰۸ء
دارالامان ہمارا جنستان ہمارا
قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب - گورنمنٹ - نمبر ۹

ضروری اطلاع دوبارہ

ناظرین - اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے - کہ کم مارچ سنہ ۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمہ کو جدا کر دیا جاوے - اب تک تو یہ تھا - کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینجری بھی میں ہی تھا یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھیں جسکو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقع ہونے لگا الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سردست پروپرائٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینجر کے وہ تمام کام انتظام اخبار کا کرینگے اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا جو شاید سردست مناسب نہ ہو لیکن تاہم پروپرائٹر صاحب نے اخبار کی اصلاح کی خاطر جہاں اور بہت سے خرچ اوٹھائے ہوئے ہیں بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - اس خرچ کو برداشت کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق — ایڈیٹر کے) نام نہیں ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ میان معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینجر بدر** لکھنے چاہئیں - ہان جو مضمون اخبار میں چھاپنے کیلئے ہوں وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئیں لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا نام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئیں - بنام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے تاکہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی ہو سکے - **محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان**

ڈائری

القول الطیّب

ایک مخلص بھائی نے اپنا قصہ سنایا۔ کہ ایک نواب ریاست نے جو شیعہ ہے ان سے آپکے بارے میں چند سوال کئے اور ان کے میں نے یہ جواب دئے۔

مرزا صاحب کا آل نبی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے ہم سنتے ہیں کہ وہ اون کی توہین کرتے ہیں۔

اونہوں نے جواب دیا۔ کہ اون کا ایک شعر ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

دوم یہ کہ یزید کے بارے میں اون کی کیا رائے ہے اونہوں نے یہ شعر پڑہا ؎

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقعہ نہ پایا۔ تو پوچھا۔ کہ تم ان کے ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہو اونہوں نے کہا کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہئے اور جو کچھ اہل سنت و شیعہ سمجھتے ہیں پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہیں۔ اونہوں نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے۔ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم است و ز خداوند منذرم

اسپر دوسرے روز فرمایا۔ کہ اس کی تشریح کر دینا تہا۔ کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو دیکہو جو امور سماوی ہوتے ہیں اون کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھہ ان کا عقیدہ تہا وہ صاف صاف کہدیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے یہی تو لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعوٰے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ اصل میں یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالےٰ جس کے ساتھہ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بہی کثرت سے ہوں اوسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کیطرف سے پیشگوئیاں کرتے تہے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اوس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہمین سے ممتاز کرے دیکھو اور لوگوں کو بہی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بہی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے یہ اسلئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کر سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دئے گئے۔ پس ہم سمجھہ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعوے کرتے ہیں۔

آپکو سمجھانا تو یہ چاہیئے تہا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوۃ کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بہی یہی حال ہوتا۔ تو پہر ہم بہی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بہی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں۔ کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بہی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بہی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جہوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالےٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہونچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے۔

فرمایا۔ آریہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی زندگی پوتر نہیں تہی۔ یہ اون لوگوں کی سخت غلطی ہے کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھہ دل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ دیکہو ابو جہل نے مباہلہ کیا تہا۔ کہ جو ہم میں افسد للقوم اور اقطع للرحم ہو۔ اوسے ہلاک کر۔ وہ اسی روز ہلاک ہو گیا ایسا ہی خسرو پرویز۔ وہ تو خدا کی بات ہے خود اوس کے گہر میں ایک شخص نے آنحضرت صلعم کے ایک غلام سے مباہلہ کیا۔ مدت مقررہ کے اندر مر کر گواہی دے گیا۔

پہر اوسی آریہ نے لکہا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہے جس سے اللہ کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوں۔

فرمایا۔ یہ سچ ہے اور اس میں بہی اسلام ہی کی فتح ہے یہ آریہ اللہ کے رحیم و غفور ہونے کے قائل نہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی مقدمہ میں پہنس جائے۔ تو یہ دل سے چاہتا ہے کہ خواہ میں نے قصور کیا مجھے حاکم بخشدے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی فطرت چاہتی ہے۔ کہ اس کا حاکم غفور رحیم ہے پہر باوجود اس کے اسکی اسی صفت سے انکار ایک ہٹ دہرمی ہے۔

مدینۃ المہدی

یہ بات اب مسلم ہو چکی ہے۔ کہ دنیا میں اگر کوئی مقام دار الامان کہلانے کا مستحق ہے تو وہ میرے سید و مولیٰ مسیح کا مطلع انوار قادیان کا مکان ہے جہاں خدا کی رحمت کے فرشتے ہر وقت نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پس اس کے متعلق جو خبر ہوگی وہ بہت اثر ہوگی۔

مخدومی مولانا احسن امروہہ میں ایک ماہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں امید ہے وہاں بہی مولویصاحب تبلیغ و اشاعۃ دین متین میں مصروف ہوں گے۔

اس ہفتہ حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری جو یہاں قریباً دس سال سے مقیم تہے۔ وفات پاگئے۔ اچہے صالح بزرگ تہے مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔

۲۔ مارچ بوقت عصر فرمایا۔ کوئی تحریری بیعت کرے یا ہاتہہ پر۔ اس میں چنداں فرق نہیں۔ بلکہ اکثر حصہ ہماری جماعت کا وہی ہے جس نے تحریر کے ذریعہ بیعت کی ہے مطلب تو یہ ہے۔ کہ جو اقرار کیا ہے۔ اس پر ثابت قدم رہیں صاحبزادہ عبد اللطیف کابلی کی مثال موجود ہے۔ کہ جان دیدی۔ مگر اپنی بات کے پکے رہے دوسری طرف بعض لوگ ہیں جو ہمیں لکہتے ہیں۔ کہ ہماری مسجد چہینی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ارض اللہ واسعۃ اللہ تعالےٰ کو رزاق سمجہیں۔ تو پہر کوئی مشکل نہیں پیش آتی۔

خطبہ نکاح

(رقم زدہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

جو حضرت حکیم الامت نے صاحبزادی صاحبہ مبارکہ بیگم کے نکاح کی تقریب پر ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء ۵۶ ہزار مہر پر نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ

و

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(خطبہ مسنونہ کی آیات پڑھیں)

نکاح۔ نام ہے اوس تقریب کا جب کسی عورت یا لڑکی کو کسی مرد کے ساتھ رشتہ یا عقد کیا جاتا ہے اس میں اولاً اللہ تعالیٰ کی رضامندی دیکھ لی جاتی ہے کہ اوس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہے یا نہیں؟ پھر یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ اور عملدرآمد کے موافق ہے یا نہیں؟ پھر لڑکیوں کے ولی کی رضامندی ضروری ہے اگر ولی رضامند نہ ہوں اور پھر کوئی نکاح ہو تو ایسے نکاح بدیوں میں لے جاتے ہیں اور اون کے نتائج خراب اور ناگوار ہوتے ہیں ایسا ہی لڑکوں اور لڑکیوں کی رضامندی بھی ضروری ہے ان پانچ رضامندیوں کے بعد گویا نکاح ہوتا ہے اور اگر ان میں کسی ایک کی بھی نارضامندی اور مخالفت ہو تو پھر اوس میں مشکلات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ پانچ رضامندیاں کیا ہیں گویا حق سبحانہ تعالیٰ کی اجازت (یعنے ان رشتوں میں نہ ہو جنکی ممانعت کی گئی ہے) آپکے مہبط وحی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل درآمد۔ والدین اور طرفین کی رضامندی کے بعد جب ایک فریق منظور کرتا ہے اور دوسرا اوس کو قبول کرتا ہے تو یہ نکاح ہوتا ہے۔

قسم قسم کی بدیوں اور شرارتوں کو روکنے کے لئے اعلان اور خطبہ نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی اعلان نکاح میں دوست دشمن کو خبر ہو جاتی ہے اور اوس سے بہت ایک دوسرے کی غلطیوں سے آگاہی ہو جاتی ہے رہزنوں و راستوں اور جائیدادوں کے جھگڑے ان میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور خطبہ کے کئی اغراض ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ عربی زبان کی حفاظت ہو یہ زبان ایسی زبان ہے جس کے ساتھ دین اور رسول اور قوم رسول کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب اسی زبان میں ہے۔ اس کتاب کی حفاظت کے مختلف سامان اور ذریعے ہیں ان میں سے ایک اس زبان کی حفاظت بھی ہے اسلئے بلکہ مسلمانوں کے تمام عظیم الشان کاموں سے تعلق ہے اون کے دینی تعلیمات نماز۔ اقرار باللسان۔ حج۔ روزہ۔ زکوٰۃ میں۔ شریک معاملات میں نکاح سب سے بڑا کام ہے۔ تمدنی امور میں تجارت اور زراعت بھی اعلیٰ کام ہیں۔ ان سب امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ دین اور اولیائے امت۔ سلف صالحین اور حضرت امام الزمان نے کچھ نہ کچھ الفاظ عربی زبان کے لازمی قرار دئے ہیں مثلاً اقرار باللسان میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

امام صاحب جب بیعت لیتے ہیں تو بہت سے عربی الفاظ بیان فرماتے اور معاہدہ لیتے ہیں۔ عربی کے الفاظ کی سنت متوارثہ کو مجدد الوقت نے بیعت کے الفاظ اور معاہدات میں لازم رکھا ہے۔ عورتوں کی بیعت میں بھی مینے سنا ہے ایسا ہی کرتے ہیں اور مردوں کی بیعت میں تو دیکھا ہے۔ اقرار باللسان کے بعد اعلیٰ شان کی چیز نماز ہے۔ اگر کسی نے ضائع کی تو اوس نے اپنا دین ضائع کیا اور سچ تو یہ ہے کہ کفر اور اسلام کا تفرقہ اسی میں واقع ہوا ہے اس کا سارا ہی حصہ دیکھ لو سوائے اس حصہ کے جو انسانی ضرورتوں اور حاجتوں اور مشکلات کے لئے دعاؤں کا ہے اس کے لئے امام نے اجازت دی ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں مانگ لو اور اوس سے پہلے امام **ابو حنیفہ** نے بھی اجازت دی ہے مگر پھر بھی اگرچہ ضرورتاً اپنی زبان میں دعاؤں کی اجازت تو دی ہے لیکن مسنون دعاؤں کے ساتھ عربی کو ضائع نہیں۔ یہ اجازت نہیں دی کہ

نماز اپنی زبان میں پڑھو

ایسا ہی حج میں لبیک اللہم لبیک۔ لاشریک لک وغیرہ کلمات عربی میں ہیں۔ جمعہ کے خطبے علیحدہ ہیں کہ خطبے تقسیم شدہ ہیں۔ ایک حصہ عربی میں ہوتا ہے۔ اسی طرح روزہ کے متعلق جو دعائیں ہیں وہ عربی میں ہیں اسی طرح ہر ایک کام میں یہاں تک کہ بول و براز کے وقت کے لئے بھی ایک حصہ عربی کا رکھا ہے۔ ایسا ہی خطبہ نکاح جو جوانوں اور بڈہوں کے لئے لازمی ہے اوس میں بھی عربی کا ایک حصہ رکھا ہے۔ بنو امیہ نے عربی زبان کی اشاعت اور حفاظت میں بڑی کوشش کی کہ انہوں نے اپنی سلطنت میں اس کو مادری زبان بنا دیا۔ یہاں تک الجزائر، مراکش اور فاس میں اس کو مادری زبان ہی بنا دیا۔ مشرق میں البتہ یہ دقت رہی کہ درباری زبان فارسی کو بڑھاتے بڑھاتے اصلی زبان کا درس تدریس مشرق سے مفقود ہو گیا۔ میں نے بارہا کوشش کی ہے کہ اگر عام مسلمان اور خاص کر ہماری امام کی جماعت روزمرہ کے کاموں کے عربی الفاظ کو یاد کرلے تو اوسے قرآن شریف کا ایک حصہ یاد ہو جاوے۔ لیکن افسوس کہ کہا جاتا ہے کہ اس طرف بہت کم توجہ ہے اور جو یہاں رہتے ہیں وہ بھی پوری توجہ نہیں کرتے۔ **لغات القرآن** جو یہاں چھپی ہے ایک مفید اور عمدہ کتاب ہے جو بڑی محنت سے لکھی گئی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ حضرت امام نے بھی اوس کی تعریف کی ہے لیکن اوس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اس کتاب سے فائدہ اٹھایا جاوے تو قرآن شریف کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

غرض

قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ذریعہ عربی زبان کی حفاظت بھی ہے اور اس کی طرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیئے اور خصوصاً ہماری جماعت کو بہت متوجہ ہونا چاہیئے۔

میں نے اس نکاح کی تقریب پر اسی سنت متوارثہ پر عمل کرنے کے لئے عربی زبان میں خطبہ پڑھا ہے مگر وقت ہی ایسے ہیں کہ نہ خطبہ سننے کی ضرورت۔ نہ کہنے کا موقعہ۔ ایک طرف حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اون کو ہم سنانے نہیں آئے بلکہ

... سننے آئے ہیں

پس اگر میں نصیحت کروں تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے ان جو کچھ میں عرض کروں گا یا کہا ہے یہ محض

حضرت امام کے حکم کی تعمیل ہے

عربی زبان کی تائید میں اس لئے کہا ہے کہ اس متوارث سنت کو تمہارے کانوں تک پہنچاؤں جس سے رسول کی زبان

محفوظ رہے اور تم قرآن کریم کی ارفع اطیب زبان میں ترقی کرو

اب اس کے بعد میں ان کلمات کا آسان ترجمہ سناتا ہوں جو ابھی میں نے پڑھے ہیں۔

اللہ جل شانہ چونکہ رب ہے اور بے انتہا اس نے نعمتیں دی ہیں۔ اور پھر مقدرت قوت اور استطاعت بھی اس نے دی ہے اور اس امکان سے جو لیکن [illegible] اس نیت سے جو پاک نتیجہ مرتب ہوں [illegible] کے نقص سے ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] رحم [illegible] بلا مبادلہ ہے اور وہ رحم جو بانبادلہ ہے [illegible] ان سب نوازشوں اور مہربانیوں پر نگاہ کر کے [illegible] [illegible]

الحمد للہ

یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ مومن ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے کیا بجا اس لئے کہ اس کو پیدا کیا ہے اور یہ ایک عظیم الشان انعام انسان پر ہے کیونکہ ساری خوبیاں اور خوشحالیاں اس کے پیدا ہونے پر ہیں۔ پیدا ہو کر پھر پیدا ہی اپنے رب کے [illegible] کمالات تک پہنچتا ہے۔ چونکہ [illegible] اس لئے ہم [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم بھی [illegible] اظہار کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] محبت کرتے نبیوں اور [illegible] [illegible]

ربّ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا

[illegible] حقیقت ان پر [illegible] نفوس کی حیاتی بھی [illegible] ہے کہ ان کو [illegible] جہان [illegible] کرنے کے باوجود [illegible] نکاح کا ایک نتیجہ ہے جس سے ایک [illegible] ان تعلقات کی بنا پر رشتہ [illegible] پیدا ہوتا ہے۔

[illegible] کو داماد سے ہوتا ہے یا فرزند [illegible]

تعلقات داماد [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے یہ سچی بات ہے کہ .... [illegible] اولاد اور داماد کے ساتھ ہو سکتا ہے [illegible] سارا جہان بھی شریک نہیں ہو سکتا مگر اللہ تعالیٰ سے

شعوب اور قبائل

بنائے ہیں۔ اور قوم و قوم بنا کر محبت کے تعلق [illegible] وسیع کر دیا [illegible] [illegible] [illegible] جن کے [illegible] معلوم پہنچ [illegible] جاتے [illegible] [illegible] جاتا ہے [illegible] یہ تعلقات [illegible] ہیں اور اس طرح [illegible] وسیع [illegible] ربع [illegible] [illegible] [illegible] اختیار [illegible]

[illegible]

[illegible] اور ان کی [illegible] رشتے ہوتے ہیں اور ان [illegible] حضرت امام کے علم سے موقع ملتا ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

گردن اس [illegible] پر ہی حمد الٰہی کرتا ہوں میں ہوں تو [illegible] مگر اس وقت [illegible] سے بیان کی ہم اور [illegible] نہیں ہے [illegible] یہ توفیق اور فضل اللہ ہی کی مدد سے ملتا ہے۔ [illegible]

استعینہ

ہم اسی کی مدد چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی مدد ہی شامل حال ہو تو [illegible] واعظ میں ریا [illegible] دنیا طلبی پیدا ہو سکتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر عاجز مخلوق کو اپنا معبود اور محبوب بنا لیتا ہے جب اس کے دل میں مخلوق سے اپنے کلام اور وعظ کی داد کی خواہش پیدا ہو۔ وعظ کے لئے یہ امر [illegible] مہلک [illegible] میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اور اسی کے [illegible] سے مدد کرتا ہوں کہ اس [illegible] اپنے فضل [illegible] [illegible] مخلوق سے [illegible]

یہ بات بھی یاد رکھنی [illegible] تعالیٰ [illegible] ایک وقت [illegible] نیکی اور بدی کی میزان [illegible] [illegible]

[illegible] نیکیاں زیادہ ہوں [illegible] چونکہ بدی سے [illegible] اپنے پہلو سے بچایا جاتا ہے [illegible] جب [illegible] کی توفیق اور جوش پیدا ہو [illegible] اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت [illegible] [illegible] بدیاں [illegible] [illegible] استغفار اس لئے فرمایا

استغفر

اللہ تعالیٰ [illegible] قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان [illegible] اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضائل [illegible] جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے۔ اور خدا [illegible] خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے اس لئے اس [illegible] سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں جو [illegible] ہیں۔ استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض ما قدم و ما اخر جو نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے۔ اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو ما علم وما لا اعلم کے نیچے رکھ کر اور آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بد نتائج اور بد اثر سے مجھے محفوظ رکھ اور آئندہ کیلئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما یہ ہیں مختصر معنے استغفار کے پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے حضرت امامؑ نے اس

زمانہ امن کے لحاظ سے نوح کا زمانہ ہے۔ حضرت نوح نے جب اپنی قوم کو وعظ کی اور خدا تعالیٰ کی [illegible] سے پہنچایا تو کیا کہا۔ استغفروا ربکم انه کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔

استغفار کے برکات اور [illegible] حضرت نوح علیہ السلام سے انسانی ضروریات کی بہت [illegible] بیان فرماتے ہیں [illegible] دیکھو تو کیا ان کو انہیں [illegible] کی ضرورت دنیا میں نہیں ہے؟ [illegible] کے حصول کا طریق

استغفار [illegible]

امن کے زمانہ میں چیزوں میں گرانی ہوتی ہے اور یہ امن کے لئے لازمی امر ہے۔ نادان کہتا ہے۔ ایک وقت روپیہ کا من بھر گیہوں ہوتا تھا۔ اب پانچ سیر بھی مگر وہ نہیں سمجھتا کہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اس لئے تبادلہ تجارت کے لئے لوگ گھر سے مال نکال نہ سکتے تھے۔ اور جب امن ہوتا ہے۔ تو تبادلہ اشیاء کی وجہ سے اموال بڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ضروریات بھی بڑھتی ہیں۔ غرض استغفار ایسی چیز ہے جو انسان کی تمام مشکلات کے حل کے لئے بطور کلید ہے۔ اسلئے خدا کی حمد اور اس کی استعانت کے لئے

استغفار کرو

مگر استغفار بھی اس وقت ہوتا جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو اسلئے فرمایا

ونؤمن بہ

اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام برائیوں سے منزہ ہے۔ وہ اپنی ذات میں اپنے صفات میں اسماء اور افعال میں واحد لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات میں یکتا، صفات میں بے ہمتا اور افعال میں لیس کمثلہ شیء ہے [illegible] ہم اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی رضامندی اور ناراضگی کی راہوں کو نازل کرتا رہا ہے اور ملائکہ کے ذریعہ اپنا کلام اپنے نبیوں اور رسولوں کو پہنچاتا رہا ہے اور اس کی کتابوں میں آخری کتاب قرآن شریف ہے جس کا نام فضل اور شفاء، رحمت اور نور ہے۔ اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں اور اب کوئی نبی اور رسول آپ کے سوا نہیں ہو سکتا۔ اس وقت بھی جو آیا وہ آپ کا

غلام ہو کر آیا ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا یہ خلاصہ ہے۔ ایمان باللہ جب

کامل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو اس لئے یہ [illegible]

ونتوکل علیہ

[illegible] اللہ تعالیٰ پر [illegible] اور توکل کرتے ہیں [illegible] [illegible] کہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اپنے [illegible] [illegible] اسلئے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] ثمرات اور نتائج ضرور حاصل [illegible] [illegible] بد نتائج [illegible] ۔ انسان بڑی غلطی [illegible] کھا جاتا ہے جب وہ اس اصل کو بھول جاتا ہے اعمال اور ان کے نتائج کو ہرگز ہرگز [illegible] سعی اور کوشش کو ترک نہیں کرنا [illegible] [illegible] مگر اصل بات یہ ہے کہ انسان [illegible] پر پوری اطلاع نہیں رکھتا اور [illegible] میں ایسا مبتلا ہو جاتا ہے [illegible] ہو جاتا ہے اور اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے۔ شیطان انسان کو عجیب عجیب راہوں سے گمراہ کرتا ہے اور نفس ایسے دھوکے دیتا ہے اسلئے یہ تعلیم دی۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات

اعمالنا۔ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ بڑی پناہ اور امن اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے جو ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے اور ہر نقص سے پاک اور ہر کمال [illegible] موصوف ہے۔

[illegible] پناہ چاہتے ہیں۔ من شرور انفسنا انسان کی اندرونی برائیاں اور شرارتیں اس کو ہلاک کرتی ہیں [illegible] میں دیر ہو جاتا ہے اور [illegible] بدنظری اور بدکاری کا مرتکب ہو جاتا ہے [illegible] کو چھوڑتا ہے اور غضب کو اختیار کرتا ہے [illegible] [illegible] ایک [illegible] چھوڑ کر حرص وطمع کا پابند ہوتا ہے۔ غرض یہ نفس کا شر عجیب قسم کا شر ہے۔ اس کے پنجہ میں گرفتار ہو کر انسان [illegible] بنایا ہے اور ہر شخص کو اس کے [illegible] رنگ میں اور جیسے جیسے انسان کو اپنے رنگ میں غرض عجیب عجیب امتحان ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ ایسا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تعوذ

چسپاں فرمایا ہے اسلئے کبھی اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

نفس کا شر اور اعمال کا شر اور ان کے بد نتائج ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان نہ آ جاوے۔ تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور پھر کوئی اسے بامراد نہیں کر سکتا اور نہ بچا سکتا ہے [illegible] اور نیکی کے ثمرات [illegible] ہوتے [illegible] ایسے شخص کو جب وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں [illegible] ہے کوئی ہلاک نہیں کر سکتا اس لئے فرمایا۔ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ [illegible] کی فلاح [illegible]۔

ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ

ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

یہ کلمہ اور اصل عظیم الشان اصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اپنا محبوب و مقصود اور مطاع نہ بناؤ اور زبان [illegible] کان، ہاتھ، پاؤں غرض کل جوارح اور اعضاء اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری میں لگے ہوئے ہوں [illegible] اور امید مخلوق سے نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بنیں اور اس کے حکم کے مقابل کسی اور کے حکم کی پروا نہ کریں۔ فرمان برداری کا اثر اور امتحان کے مقابلہ کے وقت ہوتا ہے۔ ایک طرف قوم اور رسم و رواج بلاتا ہے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اگر قوم اور رسم و رواج کی پروا کرتا ہے اور کسی بات کی [illegible] کرتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتا ہے اور اس کا فرمانبردار ہے۔

[illegible]

اور یہی عبودیت ہے۔

قرآن مجید نے اسلام کی یہی تعریف کی ہے۔

من اسلم وجھہ للہ وھو محسن

یعنی فرمان برداری یہی ہے کہ انسان کا اپنا کچھ نہ رہے اس کی آرزوئیں اور امیدیں اس کے خیالات اور افعال سب کا سب اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور فرمان برداری کے نیچے ہوں۔ [illegible] اپنا تو یہ ایمان [illegible] کہنا [illegible] پڑتا ہے۔ پھر اللہ ہی کے لئے [illegible] مسلمان اور [illegible] خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور رضا [illegible] بتایا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں چونکہ [illegible] مکالمہ الٰہیہ کے ذریعہ الٰہی رضامندیوں کی خبر [illegible] اگر کسی کو بھی تو اس کی وہ حفاظت اور [illegible] نہیں ہوتی جو خدا تعالیٰ کے مامورں اور مرسلوں کی وحی کی ہوتی ہے

[illegible]

اور خصوصاً سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جس سے دنیا میں آگے پیچھے ہزاروں ہزار ملائکہ نفحات کے پھیلے ہوئے ہیں آپکو [illegible] قرآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور وہی مقتدا اور مطاع [illegible] کہ جب وہ اللہ تعالیٰ [illegible] کیا ہوا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نیچے ہوا کو چند آیات [illegible] پڑھی ہیں ان میں عام لوگوں کو نصیحت ہے کہ نکاح کیوں ہوتے ہیں اور نکاح کرنیوالوں کو کن امور کا لحاظ رکھنا چاہئیے مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے معدوم سے بنایا ہے اور یہ شان ربوبیت ہے نکاح بھی ربوبیت کا ایک مظہر ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ یہ آیت [illegible] کا ابتداء ہے اس سورۃ میں معاشرت کے اصولوں اور میاں بیوی کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے یہ آیتیں نکاح کے خطبوں میں پڑھی جاتی ہیں اور غرض یہی ہوتی ہے کہ تا ان حقوق کو مدنظر رکھا جاوے اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے یاایھا الناس سے شروع کیا ہے الناس جو انس سے تعلق رکھتا ہے تو میاں بیوی کا تعلق اور نکاح کا تعلق بھی ایک انس ہی کو چاہتا ہے تاکہ وہ باطنی وجود مستعد ہو الارادۃ ہو جائیں غرض فرمایا۔ لوگو! تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے رب سے ڈرو وہ رب جس نے تم کو ایک جی سے بنایا ہے اور اسی جنس سے تمہاری بیوی بنائی اور پھر دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں۔

خلق منہا زوجہا سے یہ مراد ہے کہ اسی جنس کی بیوی بنائی اس آیت میں اتقوا ربکم جو فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی اصل غرض تقویٰ ہونی چاہئیے اور قرآن مجید سے یہی بات ثابت ہے کہ نکاح کی غرض ہے کہ انسان احصان اور عفت کے برکات کو حاصل کرے مگر عام طور پر لوگ اس غرض کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ وہ دولتمندی حسن وجمال اور جاہ وجلال کو دیکھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیک بذات الدین بہت سے لوگ خط وخال میں محو ہوتے ہیں جن میں جلد تر تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے قول کے موافق تو سات سال کے بعد وہ گوشت پوست ہی نہیں رہتا مگر عام طور پر لوگ جانتے ہیں کہ عمر اور حوادث کے ماتحت خط و خال میں تغیر ہوتا رہتا ہے اسلئے یہ ایسی چیز نہیں جس پر انسان محو ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی اصل غرض تقویٰ بیان فرمائی ہے۔ دیندار ماں باپ کی اولاد ہو دیندار ہو پس تقویٰ کرو اور رحم کے فرائض کو پورا کرو میں تمہارے لئے یہ نصیحتیں کرتا ہوں یہ تعلق بڑی ذمہ داری کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ جتنے نکاح ہیں اغراض حسب پر ہوتے ہیں ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ ایسی نیک نہیں ہوتی جو اس کی روح اور زندگی کو بہشت کر کے دکھلائے ان ساری خوشیوں کے حصول کی جڑ تقویٰ ہے اور تقویٰ [illegible] کی نگرانی کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان ہو چنانچہ فرمایا۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ جب تم یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حالات کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی و بدکاری کی راہ سے جو تقویٰ کی راہ ہے بچتے رہو گے

دوسری آیت یہ ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا [illegible] قولا سدیدا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ [illegible] ہے اور ساتھ ہی حکم دیتا ہے کہ پکی باتیں کرو [illegible] بھی ایک عجیب چیز ہے جو کام ہم من اور گناہ [illegible] معتبر بھی بنا دیتی ہے اور بے اعتبار بھی کر دیتی ہے اسلئے حکم ہوتا ہے کہ اپنے قول کو مضبوطی سے نکالو خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں اس معاملہ میں پوری سوچ بچار اور استخارہ سے کام لو اور پھر مضبوطی کر لئے عمل میں لاؤ جب تم پوری کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ یصلح لکم اعمالکم۔ تمہارے سارے کام اصلاح پذیر ہو جائیں گے تمہاری غلطی کو جناب الٰہی معاف کر دیں گے کیونکہ جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ وار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور اگر نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ ان معاملات نکاح میں عجیب عجیب کہانیاں سنائی جاتی ہیں اور دھوکہ دیا جاتا ہے خدا تعالیٰ ہی کا فضل ہو تو کچھ آرام ملتا ہے ورنہ چالاکی سے کام کیا ہو اور دنیا میں بہشت نہ ہو۔ پھر فرمایا ہے بہت لوگ [illegible] پاس آ کے کئی [illegible] تڑپتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اصل بات تو یہ ہے کہ جو اللہ اور رسول کا مطیع ہوتا ہے وہ [illegible] حقیقی [illegible]

پھر اس معاملہ میں تیسری آیت ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ اس تیسری آیت میں بھی تقویٰ کی تاکید ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر ایک جی کو چاہئیے کہ بڑی توجہ سے دیکھے کہ کل کیلئے کیا کیا۔ جو کام ہم کرتے ہیں ان کے نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں اسلئے جو کام اللہ کیلئے نہ ہوگا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہوگا لیکن جو اللہ کیلئے ہے تو وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے اسکو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے یہ سب باتیں تقویٰ سے حاصل ہوتی ہیں اسوقت جو مجمع ہے میں اس کی خوشی کا اظہار کروں تو بعض نادان بدظنی کرینگے مگر بدظنیاں تو ہوتی رہتی ہیں مجھے ان کی پرواہ نہیں اور میں کسی رنگ میں مخلوق کی پرواہ کرنا اپنے ایمان کے خلاف یقین کرتا ہوں یہ امر اخلاص اور اسلام کے خلاف ہے پس میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ اس تقریب کیوجہ سے مجھے بہت ہی خوشی ہے اور کئی رنگوں میں خوشی ہے نواب محمد علی خان میرے دوست ہیں یہ نہ سمجھو کہ اس وجہ سے دوست ہیں کہ وہ خان صاحب یا نواب صاحب یا رئیس ہیں میں کسی دنیوی غرض کیلئے ایک تنکہ سے بھی کم وقعت کیلئے کبھی ان کا دوست نہیں [illegible] وہ خوب جانتے ہیں اور موجود ہیں مجھ [illegible] ان سے [illegible] بلکہ کبھی بھی نہ ظاہری طور پر نہ باطنی [illegible] غرض [illegible] ایک زمانہ گزر گیا ہے واللہ [illegible] اور ان کی کوئی غرض [illegible] کی بہتری کا فکر [illegible] سعادت اور فخر انکی خوش قسمتی اور [illegible] انکو ایک بزرگ شیخ عبدالرحیم (علیہ الرحمۃ) ایک [illegible] اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ اور [illegible] نوازی ہے کہ آج محمد علی خان کو سلطان دین نے اپنی لڑکی دی ہے [illegible] زیادہ خوش قسمت ہیں۔ میرا علم میرا دین اور ایمان بتاتا ہے کہ وہ حضرت سعد جہان سے زیادہ خوش قسمت ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ مہر کون قوم سے ہے مگر میرا علم بتاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد ہوں حضرت عمر میرے جد امجد بڑے مہروں کو پسند نہیں کرتے تھے مگر ایک مرتبہ جب ایک عورت نے کہا قناطیر المقنطرہ بھی ہو تو خدا نہیں روکتا تو عمر کون روکنے والا ہے اسپر حضرت عمر نے فرمایا کہ عمر سے تو مدینہ کی عورتیں بھی افقہ ہیں۔ پس ایک فاروقی کے منہ کر اس وقت ۵۶ ہزار کے مہر کو خفیف سمجھنا ضرور قابل غور ہے کیا میرے جیسے آدمی کا مہر اتنا باندھا جاسکتا ہے جس نے آیا تو کھا لیا کپڑا مل گیا تو پہن لیا مگر [illegible] مہر اسی حیثیت کا ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے ایک موقعہ پر ایک صحابی کو کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے اس نے جواب دیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ [illegible] انگوٹھی ہی سہی جب اس نے اس سے بھی انکار کیا اور کہا کہ صرف [illegible] ہے تو اس کا مہر بما معک من القرآن۔ فرمایا۔ فقہاء نے اس پر اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تیری قرآن دانی کے بدلے اور بعض کہتے ہیں قرآن کی تعلیم دینے کیلئے بہر حال مہروں کا اندازہ انسان کے حالات پر ہوتا ہے۔ چار سو درہم یا دو سو درہم یا پانسو تنکا سلطانی یہ کوئی شرعی حدود یا قیود نہیں ہیں پس جو لوگ کل کی بات کو غور سے سوچتے ہیں ان کو اللہ ہی مشکلات [illegible] ہوتے ہیں۔ بہر حال حضرت صاحب نے تمام امور کو مدنظر رکھ کر ۵۶ ہزار مہر تجویز فرمایا ہے۔ اور میری اپنی سمجھ میں یہ مہر ان حالات کے ماتحت جو خوانین کے ہاں پیش آتے ہیں کچھ بھی نہیں اور بہت تھوڑی رقم ہے تاہم حضرت صاحب نے بڑی رضامندی سے اس مہر پر مبارکہ بیگم کا نکاح کر دیا قبول فرمایا۔ اس سے یہ اجتہاد نہیں ہو سکتا کہ نور دین جیسے کا بھی یہی مہر ہو۔ مہر حالات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایجاب وقبول ہوا اور حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔

مسجدیں ناپاک ہوگئیں

اللہ تعالےٰ نے کسی ملک اور قوم کو اس نعمت سے خالی نہیں چھوڑا۔ کہ اس میں اوس کا کوئی رسول آیا ہو اور اوس نے اپنا پیغام توحید پہنچایا ہو۔ لیکن انسان کی عادت ہی کچھ ایسی ہے کہ جب ایک فرستادہ خدا کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تو اوس سے ہدایت یافتہ قوم رفتہ رفتہ اس ہدایت سے دور جاتی ہوئی راہ مستقیم سے بالکل الگ ہوکر خود اپنے ہادی کی تصویر بھی ایسی بُری کھینچنے لگتی ہے۔ کہ دوسروں کے واسطے بجائے رغبت کے تنفر کا موجب ہو۔ یہ حال اہل ہنود کا اس وقت تھا۔ جب کہ ہدایت کا سورج اور نوروں کا نور سرزمین عرب میں چمکا اور اپنی ہدایت کی پرزور کرنوں سے تمام جہان کو روشن کردیا۔ اوس وقت ہندوستان کا ملک ایک بت خانہ تھا۔ یا بُت خانوں کا عجائب گھر تھا جدہر جاؤ۔ اور جس شہر میں نظر ڈالو۔ کوئی جگہ عبادت الٰہی کے واسطے نظر نہ آتی تھی۔ ہرطرف پتھروں کے بُت اور ان کے پجاری نظر آتے تھے۔ خانہائے بتاں نے ایسا ہجوم کیا کہ خانہ خدا کے واسطے کوئی جگہ ہی خالی نہ رہی تھی۔ اور اہل ہند کے دل و دماغ میں بتوں کی تعظیم اس درجہ تک گھر کرگئی تھی۔ کہ مصلحانِ زمانہ نے سوائے بت شکنی اور بت خانوں کے مسمار کرنے کے ان کی درستگی کا کوئی اور علاج نہ دیکھا۔ بُت پرست ایک موحد کے سامنے بول ہی کیا سکتا ہے۔ اور اگر بولے۔ تو پہلے ہی قدم میں اس کے واسطے شکست فاش ہے۔ اس بات کو دیکھ کر ہند کے پجاریوں نے یہ سوچا۔ کہ اگر ہماری قوم نے مسلمانوں کے ساتھ خلط ملط کیا۔ تو ہمارا کام سب خراب ہوجائیگا۔ توحید کے دلائل قوی اور زبردست ہیں اون کے سامنے ٹھہرنا مشکل۔ برہمنوں اور پوجا پاٹھ کرانے والوں کی روزی بند ہوجائے گی بھوکے مریں گے۔ مشرکوں کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوتے ہیں۔ خدا پر توکل کہاں لگے تدابیر کرنے کہ جس طرح سے ہو ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ میل جول سے اور مذہبی بات چیت کرنے سے ہٹاؤ۔ ایسی تجاویز کرو۔ کہ مسلمانوں کو معلوم ہی نہ ہونے پائے۔ کہ ہم کیا عبادت کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں یہ سوچ سمجھ کر انہوں نے چھوت چھات کا مسئلہ بنایا۔ مسلمان کے کپڑے سے کپڑا نہ لگنے پائے ورنہ تمام کپڑے ناپاک اور اشنان واجب۔ مسلمان جس کھانے کو ہاتھ لگادے وہ کھانا حرام۔ بت خانے کے صحن میں مسلمان کا قدم پڑے تو تمام زمین اور مکان بھرشٹ۔ اگر کوئی برہمن کسی مسلمان کے سامنے وید کو پڑھے تو وہ سیدھا نرگ کو جائے غرض ہر طرح سے اپنے مذہب کو اور مذہبی خیالات کو پوشیدہ رکھنے کی تدابیر کی گئیں تاکہ نہ اون پر کوئی روشنی پڑے اور نہ ان کی بدشکلی کا دوسروں پر اظہار ہو باوجود اس کوشش کے ہزاروں لاکھوں۔ ہندو مسلمان ہوئے۔ اور اب تک ہورہے ہیں۔ اور روز بروز اسلام ترقی پر ہے۔ اور ہندو مذہب تنزل میں ہے۔

یہ حالت صرف اہل ہنود پر واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر ایک قوم جب کہ وہ خراب حالت میں پڑتی ہے اور اوسکو تنزل شروع ہوتا ہے۔ تو اوسے ایسی ہی باتوں پر سہارا لینا پڑتا ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مگر تنکا کیا خاک سہارا دیگا۔ جس نے تنکے کا سہارا لیا وہ خود بھی ڈوبا۔ اور بیچارے تنکے کو بھی ساتھ لے ڈوبا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد خلقت نے دین عیسوی کی طرف رجوع کیا تو اوس وقت یہودیوں کے علماء نے بھی یہی چال اختیار کی تھی۔ کہ کوئی عیسیٰ کے پاس نہ جائے کوئی عیسائیوں سے ملاقات نہ کرے۔ عیسائیوں کو اپنے عبادت خانوں میں نہ آنے دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہودی دن بدن ذلیل و خوار ہوتے گئے اور عیسائی دن بدن ترقی کرتے گئے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کی تعداد کروڑوں تک پہونچ گئی اور یہود تھوڑے سے ذلیل اور پست حالت میں رہ گئے جیسا کہ آج تک دکھائی دیتے ہیں۔

آج اس زمانہ میں جبکہ پھر حکمت الٰہیہ کا تقاضا ہوا کہ نور توحید زور سے زمین پر چمکے اور سب طرف خدا کے بندے اس کی عبادت میں مصروف ہوں اور خدا تعالیٰ نے انوار احمدیہ کا سورج سرزمین پنجاب سے چڑھایا۔ اور اس کی شعاعیں نہائت تیزی کے ساتھ ہر چہار طرف پھیلیں تو نئے قسم کے مشرکین کو اپنے آباء و اجداد کیطرح پیٹ کی فکر پڑی۔ اور مسلمانوں کے علماء نے بھی ہنود اور یہود کی پیروی کے سوائے کسی اور بات میں اپنے لئے راہ نجات نہیں دیکھی۔ جب اونہوں نے دیکھا کہ احمدیوں کے دلائل ایسے سچے اور زبردست ہیں کہ جب انسان سنتا ہے تو اوسے ضرور ماننے ہی پڑتے ہیں اور اس طرح سے تو سب لوگ احمدی بن جائینگے پھر ہماری بیہودہ باتوں کو کون سنیگا تو پہلے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جب دیکھا کہ اس سے بھی کام نہیں چلتا۔ اور احمدی جماعت دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور غیر احمدی کم ہوتے چلے جاتے ہیں تو اب گھبرا کر اور جھنجھلا کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ احمدیوں کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دو۔ ان کو یہاں نماز نہ پڑھنے دو۔ یہ کافر ہیں اور کافر بھی ایسے زبردست کہ اگر ان کا پاؤں مسجد میں پڑجائے تو مسجد کی صفیں بھی کافر ہوجاتی ہیں اور جلانے کے قابل ہوجاتی ہیں اور اگر اون کا ہاتھ لوٹے کو لگ جائے تو لوٹا بھی کافر ہوجاتا ہے اور توڑ دینے کے قابل ہوجاتا ہے کیا زبردست کُفر ہے اور کیسا طاقتور ہے اور کیسی تاثیر اسکو عطا کی گئی ہے۔ کہ جہاں ہمیشہ سے مسلمان نماز پڑھتے تھے اور صدہا سال سے جو مسجد مسلمانوں کے مبارک قدوم سے متبرک ہورہی تھی اوس سارے تبرک کو ایک کافر نے اپنا پاؤں چھوکر مٹا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عیسائی آئے تھے بطور مہمان۔ آپنے ان کو اپنے ہاں جگہ دی کھانا کھلایا۔ ہر طرح سے اون کی خاطر کی۔ اور لوازمات میزبانی کے بجالائے۔ جب اون کا گرجا کرنے کا دن آیا۔ تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم ہماری مسجد میں گرجا کرو۔ اسی جگہ اپنی عبادت بجالاؤ۔ ایک وقت تو وہ تھا کہ عیسائی مسلمانوں کی مسجد میں۔ اور مسجد بھی نبوی اپنی عبادت کرے تو مسجد کا کچھ بگڑتا نہیں اور ایک وقت یہ ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی جو کلمہ گو ہے قبلہ کیطرف موہنہ کرکے نماز پڑھتا ہے۔ نماز بھی وہی پڑھتا ہے جو باقی سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت میں مصروف ہے۔ مسلمانوں کے سردار احمدؐ کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اگر وہ اون کی مسجد میں داخل ہوجائے۔ تو مسجد ناپاک ہوجاتی ہے۔ ؎

ببین تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

مگر بات یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا دین پختہ تھا۔ عیسائی کیا عیسائی کا باوا بھی ہوتا تو آنحضرت صلعم کے سامنے مسلمان ہوجانے اور محمدی احمدی بننے کا سوائے اوس کو چارہ نہ تھا۔ چہ جائیکہ وہ مسلمانوں پر کچھ اپنا اثر ڈال سکتا۔ لیکن اب ان مسلمانوں کے پاس وہ پُر زور اسلام نہیں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ ہندوؤں کی طرح ان کا مذہب بھی اب ایک کچا تاگا رہ گیا ہے۔ جو کہ احمدی کی شکل دیکھنے سے ٹوٹ

[illegible] جاتا ہے۔

حال میں ہمارے معزز دوست داروغہ عبدالمجید خان [illegible] انسپکٹر مظفر نگر بمعہ اپنے رفقا مولوی عبدالخالق [illegible] بکلن [illegible] خان صاحب و محمد سلیمان صاحب بحضرت [illegible] کی زیارت کے واسطے تشریف لاتے ہوئے راستہ میں [illegible] بازار میں ٹھہرے تھے۔ وہ وہاں کا واقعہ سناتے ہیں [illegible] کے پاس جو مسجد میں نماز کے واسطے گئے۔ تو وہاں کے ملاں یا اس کے جانشین [illegible] جھگڑا کیا تھا۔ فرمایا کہ تم مسجد کے [illegible] کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ باہر بورڈ لگا ہے۔ [illegible] کو یہاں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں [illegible] دوستوں نے وہاں نماز نہ پڑھی کسی اور [illegible] پڑھ لی۔ اس تذکرہ میں داروغہ صاحب نے کیا خوب پایا [illegible] احمدی لوگ ان لوگوں کے نزدیک کافر ہیں تعجب [illegible] ایک کافر نماز پڑھنے کو آتا ہے۔ تو وہ اسے [illegible] کہتے ہیں کہ تو نماز نہ پڑھ۔ کافر اگر مسجد کی طرف متوجہ ہو [illegible] نماز پڑھنا چاہے۔ تو مسلمانوں کیواسطے ایک خوشی کا مقام ہونا چاہیئے۔ کہ کافر ہو کر نماز پڑھتا ہے خدا کے آگے سجدہ کرتا ہے نہ کہ اوس کے ساتھ لڑنے کو آمادہ ہو جائیں۔ کہ تو وضو کیوں کرتا ہے۔ نماز کیوں پڑھتا ہے۔ مسجد کے اندر کیوں آتا ہے۔ ہمارے پانی کے برتن کو کیوں ہاتھ لگاتا ہے۔ حیف ہے اون لوگوں کی حالت پر جو حضرت امام مسیح موعود کی مخالفت کے خیال سے خود اسلام کو ترک کر رہے ہیں۔

سُنا کرتے تھے۔ کہ ولی اللہ کا دشمن رفتہ رفتہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی۔ کہ وہ خارج ہوتا کس طرح سے ہے ظاہر بات یہ ہے۔ کہ ولی اللہ کی تمام باتیں صدق اور راستی پر مبنی ہوتی ہیں اور اوس کے مخالف مخالفت کے غلو میں اوس کی ہر ایک بات میں اوس کے برخلاف کرتے ہیں اور کچھ نہیں سوچتے کہ یہ بات اچھی ہے یا بُری۔ جو بات ولی اللہ نے کہی اوسی کے مخالف ہو گئے [illegible] اس طرح [illegible] حق کی مخالفت کی عادت ہو کر تمام راستی کی باتیں [illegible] چلی جاتی ہیں۔ اور بالآخر ایمان سلب ہو جاتا ہے

کوئی پندرہ سال کی بات ہے۔ لاہور اسلامیہ اسکول میں ایک عربی کے مدرس تھے۔ وہ سلسلہ حقہ کے مخالف۔ وہاں ایک طالب علم احمدی تھا اوس نے اپنے ان عربی کے اُستاد صاحب کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود کے تازہ الہامات جو زبان عربی میں تھے سُنانے شروع کئے جب اوس طالب علم نے ایک الہام سُنایا۔ تو مدرس صاحب جھٹ بول پڑے کہ عربی غلط ہے تب اوس نے دوسرا الہام سنایا۔ اوس پر مدرس صاحب بول اُٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ پھر طالب علم نے حضرت کا تیسرا الہام سُنایا۔ اور وہ بھی عربی میں تھا۔ اس پر بھی مدرس صاحب فوراً بول اوٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ اتفاق حسنہ سے وہ تیسرا فقرہ الہامی قرآن شریف کی ایک آیتہ تھی۔ اور سنانے والا طالب علم حافظ قرآن تھا۔ اوس نے بادب عرض کی۔ استاد صاحب آپ کیا فرماتے ہیں یہ تو قرآن شریف میں بھی اسی طرح سے آیا ہے۔ تب مدرس صاحب بہت ہچکائے۔ اور کھسیانے سے ہو کر فرمانے لگے کہ پھر قرآن میں کچھ سیاق و سباق اور ہوگا۔ بندۂ خدا وہاں سیاق سباق اور ہوگا۔ تو یہاں ہی آپ پوچھ لیتے کہ سیاق و سباق کیا ہے۔ الغرض ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ خواہ مخواہ ہر امر میں مرزا صاحب اور اون کے مریدین کی مخالفت کرنا اون کے واسطے فرض ہو گیا ہے خواہ وہ بات حق کی ہو اور خواہ عین اسلام ہو مگر چونکہ ایک احمدی کے مونہہ سے نکلی ہے یا اوس کے طریق عمل میں آئی ہے اس واسطے یہ اون کی مخالفت کریں گے اور ضرور کریں گے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مرزا صاحب سے یہ ایسے کیوں بگڑے وہ کون سی بُری باتیں ہیں جو مرزا صاحب ان کو کہتے ہیں۔ مرزا صاحب تو یہی کہتے ہیں۔ کہ شریعت اسلام کی پیروی کرو۔ مطابق قرآن و حدیث اپنے اعمال بجالاؤ۔ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو خدا کی عبادت کرو۔ اسلام کی اشاعت کرو۔ ہاں وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور خدا کی شہادت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو شب معراج میں مُردوں کے درمیان دیکھا انجیل گواہ ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ خواہ مخواہ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے سے عیسیٰ پرست عیسائیوں کے شریک کار اور ممد ہوتے ہیں اتنی بات پر [illegible] ہوئے اور لگے کفر کے فتوے دینے اور اینٹ روڑا پھینکنے۔ افسوس ان مسلمانوں کی تو وہ حالت ہے۔ کہ کوئی شخص قاضی کے پاس فریاد لے کر گیا تھا کہ فلاں شخص مجھے کہتا ہے۔ کہ گو وہ نحوذ قاضی نے کہا وہ یونہی کہتا ہے تم اس کی پروا نہ کرو اور بے شک کھاؤ۔ سو اگر ہمارے مسلمان بھائی نہیں ملتے تو وہ خواہ مخواہ ناراض نہ ہوں۔ عیسیٰ پرستی کی امداد ہی اون کو پسند خاطر ہے۔ تو بے شک کریں اور اوس کا مزا چکھیں۔ اگلے مشرکین اور اون کے معاونین کے ساتھ جو گذری وہ یہ بھی دیکھ لیں گے۔ ہم نے خیر خواہی سے بات کہدی ہے۔ ماننا نہ ماننا اون کا اختیار۔

مکتوب حسن

ایک عرب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا تھا جس میں حضور مسیح موعود کے دعاوی کے دلائل طلب کئے تھے اس خط کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے عربی میں تحریر فرمایا تھا اور عربی خط کے مضمون کو فائدہ عام کیواسطے حضرت مولوی صاحب موصوف نے اُردو میں بھی تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فائدہ عام کے واسطے عربی خط اور اوس کا اُردو مضمون ہر دو درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

عربی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ایّها الحبیب قد بلغ کتابك الی الحضرت الاقدس والجناب المقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء المسیح الموعود و المهدی المسعود۔ وهو یستفیہ ان یکتب الکتاب فی العربی فامرنی ان اجیبکما هویت ایها الحبیب مرحبك محمد یوسف وغیرہ من احبابك ان یطالع الرسائل التی صنفها الامام الهمام فی العربی المبین و بلغ فیها ما امرہ اللہ ان یبلغ تبلیغاً للعالمین کان فیها شفاءٌ لما فی الصدور و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خساراً ولا یسع هذا القرطاس المختصر ان اکتب فیہ مضامینها اللطیفه ونحا ریها الشریفه ولکن بحکم المثل المشهور اعني ما لا یدرك کله لا یترك کله اکتب لك بعضاً منها کالقطرۃ من البحر انظر الی ما قال اللہ تعالیٰ فی ایۃ الاستخلاف وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم الایۃ

دلت هذه الاية الشريفة على ان الاستخلاف فى الامة
المحمدية يكون كالاستخلاف الذى مضى فى بنى اسرائيل
ويكون الخليفة منكم لا من اليهود والنصارى فانظر
الى اول السلسلة الموسوية انه بقى الدين الموسوى
على الحالة الاصلية الى القرن الثالث كذلك الدين
المحمدى بقى على حالة الاصلية وما فشى الكذب فيه
كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق خير القرون
قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم وقال ثم
يفشو الكذب. وهكذا انظر الى اخر السلسلة الموسوية
جاء المسيح بن مريم فى القرن الرابع بعد الالف وهو
خاتم سلسلة الموسوية فكذلك يجب ان ياتى خاتم
الخلفاء السلسلة المحمدية ويكون يماثل السلسلتان
كما هو مقتضى لفظ كما - وهو يكون المسيح من الامة
المحمدية كما يقتضى لفظ منكم فى الاية والحديث
الصحيح امامكم منكم ويجئ فى وقت يقارب الوقت الذى
جاء فيه عيسى بن مريم ليتم المشابهة التى يقتضيها
لفظ كما ثم انظر الى تطابق مضمون الاية للواقعات
لان المسيح الموعودؑ ادعى على راس القرن الرابع بعد
الالف وبرهن على دعواه بالايات البينات التى ظهرة
فى الافاق من الارضيات والسماويات ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

والیضا ظهرت الايات الكثيرة على يديه كما تدل الكتب
المصنفة عليه - فتصديق دعواه تصديق لاية
الاستخلاف وتكذيبها تكذيب لاية الاستخلاف كما يكذب
بها فرقة الرافضة والخوارج من اول السلسلة الى
اخرها - ومن الايات الارضية الطاعون والزلازل
وغيرهما - كما جاءت فى علامات المسيح الموعودؑ و
من الايات السماوية الخسوف والكسوف انظر
كيف جمع بها الله فى شهر رمضان ۱۳۱۲ھ هجرية كما
فى حديث الدارقطنى وغيره الفاظ من كتب الحديث
ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض
تنخسف القمر فى اول ليلة من رمضان - يعنى فى
اول ليلة من الليالى التى يكون فيها الخسوف وتنكسف الشمس
فى النصف منه يعنى فى نصف الايام التى تنكسف الشمس
فيها وما يوردوا المخالفون على هذا الحديث من ايرادات
فهى باطلة - بعضهم يقولون ان اسناد هذا الحديث

ضعيف ولا يفهمون اصطلاح اصول الحديث
ان من ضعف الاسناد لا يلزم عدم صحة مضمون
الحديث لان الحديث وان كان من حيث الاسناد
ضعيفاً ولكن ان صححه الواقعات او التجارب الصحيحة
او الالهامات الصادقة او الكشوف المصدقة فيكون
صحيحاً قوياً - بل يكون اصح من الاقوى احاديث الصحيحة
التى صحت بحسب الاسناد فهذا الحديث شهد على
صدقه الشمس والقمر بجريانهما والسموات
السبع بدورانها فاين المفر - وبعضهم يعترض
عليه ان اجتماع الخسوف والكسوف ليس مختصا
بزمان المسيح الموعودؑ - بل كان فى الازمنة السابقة
ايضاً مراراً كثيرة ولا يفهم هذا الجاهل ان
ضميرلم تكونا يرجع الى الايتين من حيث انهما تكونان
ايتين لصدق دعواه الصادقة فليبين المعترض
الجاهل ان الخسوف والكسوف باجتماعهما
فى رمضان سنة ۱۳۱۲ھ بالحيثية الكذائية التى
اشتهرت فى الاخبار المعتبرة المشهورة الانجليزية
متى وقعا اى شخص ادعى انهما ايتان لصدق
دعواى واما اجتماع الخسوف والكسوف فى رمضان
سنة ۱۳۱۲ھ فقد وقعا بالحيثية الكذائية التى
اندرجت فى الحديث المذكور وادعى المهدى
الموعود انهما ايتان لصدق دعواى لم يبايع احد
من المامورين السابقين انهما ايتان لدعواهما و
ان وقعا فى زمانهم فصدق المخبر الصادق انهما لم
تكونا منذ خلق السموات والارض بالحيثية الكذائية
ولولا الاعتبارات لبطلت الحكمة - الحديث -
فتصديق دعواه عين تصديق الحديث وتكذيبها
تكذيب كلام النبوة - ايضاً قال الله تعالى - واذا
العشار عطلت وفسر هذه الاية فى حديث مسلم
اوردة فى ذكر المسيح الموعود ويترك القلاص
فلا يسعى عليها - فانظروا الى تعطل العشار
والقلاص فى هذا الزمان باجراء البواخر البرية
فى سكك الحديد حتى انها جرى فى ملك الحجاز
ايضاً وستتم فتمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً فانظروا
كيف يسعى فى اجراءه ملك الروم وجملة
اهل الاسلام - فان يعتذر احد من المخالفين
فليسمع لانسلم ذلك لان اجراءه موجب لتعطير

المستمر ... [illegible]
زمرة كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق
فالخلاصة ان تكذيب دعواه تكذيب الكتاب والسنة
واوجزت دلائل الشرعية على دعواه لجار وتعدد
من الالف نعتكم بمطالعة الكتب والرسائل التى
طبعت واشيعت فى الافاق كتبه محمد احسن
خادم المسيح الموعود والمهدى المعهود عليه
الف صلوة من الرب الودود الذى اظهر شان
الربوبية للدين المحمدية فى زمن هذا الفتن
واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين -
۹ - فروری ۱۹۰۰ء

عربی خط کا مضمون اُردو میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اے میرے حبیب آپ کا
خط محبت نمط حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء
مسیح موعود ومہدی معہود کی خدمت بابرکت میں پہونچا ہے
آپنے چاہا ہے - کہ خط اگر عربی میں لکھا جاوے - تو
بہتر ہے - کہ یہاں کے احباب کی زبان تامل ہے ان
عربی زبان کو بھی بآسانی سمجھ سکتے ہیں - لہذا حضرت اقدس
نے خاکسار سے ارشاد فرمایا ہے - کہ آپکو خط عربی میں لکھوں
تو الا آپ کیخدمت میں واضح ہو - کہ ایک مختصر خط میں مطالب
کا آنا اور پھر اوس کے جملہ دلائل کا بیان ہونا کیونکر ہو سکتا
ہے - اس لئے آپ اپنے دوست محمد یوسف وغیرہ
سے فرمایئے کہ کتب اور رسائل مصنفہ حضرت امام ہمام
علیہ السلام کا مطالعہ ضرور کریں - جو عربی فصیح میں متحدیانہ
بکثرت تصنیف کی گئی ہیں - جیسا کہ حمامۃ البشرے اعجاز المسیح
فتوحات سنہ حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ ان کتابوں میں
حضرت مامور من اللہ نے وہ حقائق ومعارف اور
مطالب اور اون کے دلائل اور دیگر نشانات ارضی و
سماوی تحریر فرمائے ہیں - جو دلوں کی بیماریوں کے لئے
شفا کامل ہیں اور مومن کے لئے عین رحمۃ الٰہی ہیں
ان نا انصاف ظالم لوگوں کے لئے تو بجز خسارہ اور
خیبر کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے ؎

اگر صد باب حکمت پیش نادان
بخوانند آیدش بازیچہ درگوش

اسلئے یہ کاغذ مختصراً اون اون مضامین لطیفہ اور مطالب شریفہ کے

منسوخ ہونے کی کب گنجائش رکھتا ہے۔ مگر بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے بمنزلہ ایک قطرہ کی دریاء زخار سے لکھتا ہوں۔ اوّل آیۃ استخلاف پر ہی غور کرو جو سورہ نور میں موجود ہے جس کا حاصل ترجمہ تفسیری یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے۔ ان مومنوں سے جو تم میں سے ہیں یعنی امت محمدیہ میں سے اور نیکو کار بھی ہیں۔ کہ آئندہ بعد حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ان کے جانشین پیدا کرتا رہے گا۔ جس طرح سے کہ پہلے ان کے یعنے بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ کے بعد جانشین اور خلفاء بناتا رہا ہے۔ آخر تک اس آیت اور اوس کے ترجمہ کو آخر تک خوب غور سے دیکھو۔ بعد تھوڑے سے غور کے تم کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ وعدہ الاستخلاف کا امت محمدیہ میں جو بعد نبی کریمؐ کے آئندہ زمانوں میں واقع ہوگا وہ دو صورتوں میں ہوگا۔ اوّل صورت تو یہ کہ جانشین نبی کریمؐ کے اسی امت محمدیہ میں سے ہوں گے۔ بنی اسرائیل یعنے یہود و نصارےٰ میں سے کوئی شخص جانشین ہمارے نبی کریمؐ کا نہیں آویگا۔ خواہ کوئی پیغمبر ہو یا غیر پیغمبر دوسری قید یہ ہے کہ البتہ یہ سلسلہ استخلاف کا مانند سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ ہی کے ہوگا۔ گویا سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ کا بمنزلہ ایک توطیہ اور تمہید کے تھا واسطے سلسلہ استخلاف محمدیؐ کے اب ہم دونوں سلسلوں کی اوّل اور آخر پر غور کرتے ہیں اور درمیانی سلسلوں کو کتب مطولات کے حوالہ پر چھوڑتے ہیں۔ تو ہم تواریخ بائبل سے پاتے ہیں۔ کہ سلسلہ استخلاف موسوی میں قرنوں تک بہ لحاظ دین موسوی کے بحالت اصل باقی رہا۔ اور کسی طرح کی تحریف و تبدیل دین موسوی میں واقع نہیں ہوئی۔ جو کچھ بدعات اور تحریفات واقع ہوئیں وہ بعد تین قرنوں کے ہی واقع ہوئیں۔ پھر جو ہم دین اسلام کے اوائل پر نظر کرتے ہیں۔ تو یہ تو اتر پاتے ہیں۔ کہ تین قرنوں تک دین اسلام بھی اپنی حالت اصلی پر بڑے زور و شور کے ساتھ ترقی پذیر رہا۔ اور جو کچھ دینی خرابیاں اور بدعات جاری ہوئیں وہ بھی تین صدی کے بعد ہی واقع ہوئیں۔ جیسا کہ دین موسوی میں واقع ہوئی تھیں۔ اور مخبر صادق کی وہ پیشگوئی بھی کامل طور پر پوری ہوئی۔ جو کلام نبوت میں وارد ہوئی تھی۔ کہ سب قرنوں سے افضل قرن تو مرا قرن ہے اور اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا۔ اور پھر اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا اور پھر اس کے بعد کذب یعنے بدعات اور خرابیاں دین اسلام میں شائع ہو جاویگی اور ایسا ہی واقع ہوا۔ فصدق رسولہ الکریم۔

اب ہم دونوں سلسلوں کی آخر پر بھی نظر کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے بعد قریباً چودہویں صدی میں جبکہ تحریفات اور بدعات کا زمانہ بڑے زور و شور پر تھا۔ حضرت عیسےٰ ابن مریم واسطے اصلاح اُمت موسوی کے مبعوث ہوئے اور وہی خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ کے بھی ہوئے ہیں۔ پس حسب مقتضاء لفظ کما کے ضروری ہوا کہ خاتم خلفاء سلسلہ محمدیہ کا بھی بنام مسیح ابن مریم تقریباً چودہوں صدی ہجریہ میں اُمت محمدیہ میں سے ہی مبعوث ہوئے تاکہ دونوں سلسلوں میں تماثل اور تشابہ پیدا ہو جاوے اور لفظ کما کا نعوذ باللہ عبث اور لغو نہ ہو۔ الحمد للہ کہ ایسا ہی واقع ہوا اور واقعات نے شہادت دیدی ہے کہ دونوں سلسلوں میں ایسا ہی تطابق ہے جیسا کہ لفظ کما کا مقتضا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے راس صدی چہاردہم ہی پر دعویٰ مجددیت و مسیحائی و مہدویت دنیا میں شائع کیا اور اون کے اس دعوے پر علاوہ ادلہ شرعیہ کتاب و سنت کے نشانات آسمانی و زمینی سے بھی منجانب اللہ شہادت حاصل ہوگی۔ جو تمام دنیا میں شہرۂ آفاق ہے ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

الحاصل تصدیق آپکے دعوے کی تصدیق آیات آلہیہ کی ہے۔ اور تکذیب آپکے دعوے کی تکذیب آیات آلہیہ کی ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ ہوں یا نصوص حدیثیہ یا نشانات آسمانی ہوں یا نشانات زمینی۔ جن کی پیشگوئی آنحضرت صلعم مخبر صادق نے کی تھی اور وہ اون حدیث میں موجود ہے۔ اب فرمائیے کہ ایسے اربعہ متناسبہ کون کو دن تسلیم نہ کرے گا جن کا تناسب واقعات نے ثابت کر دیا۔ مثلاً نشانات ارضیہ میں سے طاعون اور زلازل ہیں جو احادیث میں ذیل علامات مسیح موعود میں مذکور کی گئی ہیں۔ اور پھر بڑے زور و شور کے ساتھ زمانہ مسیح موعود میں وہ واقع ہو چکی۔ اور آیات سماویہ میں سے کسوف و خسوف ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ و ۱۳۱۲ ہجریہ جمع فرمایا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ جو دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں مذکور ہے۔

ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض تخسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان یعنے فی اوّل لیلۃ من اللیالی التی یقع فیھا الخسوف وتنکسف الشمس فی النصف منہ یعنے فی نصف الایام التی تنکسف الشمس فیھا انتھیٰ۔

بعض جہلا اس حدیث پر چند اعتراض کرتے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراض بالکل باطل اور لغو و فاسد ہیں ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہے۔ یہ معترض اصول حدیث کے قاعدہ کو بھی بالکل نہیں سمجھتا۔ جو ایسا واہی اعتراض کرتا ہے۔ کیونکہ سلمنا کہ اسناد ضعیف ہے۔ مگر قاعدہ اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہو۔ جو ایک اصطلاح حدیث کی ہے۔ تو ضعف اسناد سے لازم نہیں آتا۔ کہ وہ حدیث بھی غلط ہو جاوے۔ مثلاً اگر واقعات اوس کی تصحیح کردیویں۔ تو پھر وہ حدیث تو اُس حدیث سے بھی اصح اور قوی ہو جاوے گی جو من حیث الاسناد تو صحیح ہوں۔ لیکن واقعات اوس کے مصدق نہ ہوئے ہوں اس لئے یہ حدیث تو نہائیت درجہ پر صحیح اور قوی ہے کیونکہ اوس کی صحت اور قوت پر زمین و آسمان نے منجانب اللہ شہادت دے دی ہے۔ فصار الاعتراض ھباءً منثوراً۔ اور بعض کم فہم یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ زمانہ سابقہ میں بھی چند بار ایسا اجتماع کسوف اور خسوف کا واقع ہوا ہے۔ یہ جاہل معترض نہیں سمجھتا۔ کہ ضمیر لم تکونا کی طرف راجع ہے۔ جو معنی دو نشانوں کے ہے اور ظاہر ہے۔ کہ کسی شخص نے زمانہ سابقہ میں کسوف اور خسوف کا اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے نشان ہونے کا دعوےٰ ہرگز ہرگز نہیں کیا بخلاف مانحن فیہ کے کہ حضرت مسیح موعود نے ہزارہا رسائل اور کتب اور اشتہارات میں ان کے نشان ہونے کا دعوےٰ تمام دنیا میں شائع کیا ہے۔ پس مخبر صادق کی پیشگوئی تو یہ تھی۔ کہ یہ اجتماع کسوف و خسوف ہمارے سچے مہدی کے لئے دو نشان ہوویں گے۔ سو یہ پیشگوئی واقع ہوگئی۔ اب پھر یہ کہنا کہ ایسے واقعات تو ہمیشہ ہی ہوا کرتے ہیں کیسی حماقت ہے۔ جس سے تمام نشانہائے مندرجہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ جملہ انبیاء کے لئے جو نشانات من جانب اللہ دئے گئے ہیں۔ وہ دنیا میں واقع تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس معترض پر اون سب کی تکذیب

لازم آیگی جیسا کہ فرعون اور آل فرعون کا غرق ہونا ہی کوئی نشان صداقت موسوی کے لئے نہیں ہو سکے گا کیونکہ اکثر جہاز و در کشتیاں غرق ہوتی رہتی ہیں۔ الحاصل دارومدار کسی واقعہ کے نشان صداقت مامور من اللہ کے لئے ہونے کا پیشگوئی ہوا کرتی ہے۔ جو ویسے ہی واقع ہو جیسا کہ مامور من اللہ نے اوسکی خبر دی ہے۔ یہ اجتماع خسوف و کسوف دو نشان تصدیق مسیح موعود کے لئے ایسے ہی واقع ہوئے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور قیامت تک آپکا نشان ہونا زبان خلق پر جاری رہیگا۔ فصدق المخبر الصادق فی اخبارہ انھما لم تکونا منذ خلق السموات والارض۔ پس تصدیق آپکے دعوے کی عین تصدیق کلام نبوت کی ہے اور تکذیب اوس کی عین تکذیب کلام نبوۃ کی ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اس وقت کو کہ اونٹنیاں معطل کی جاوینگی۔ اس آیۃ کی تفسیر خود کلام نبوۃ میں مذکور ہے۔ جو صحیح مسلم میں باب مسیح بن مریم میں مندرج ہے۔ کہ یترک القلاص فلا یسعی علیھا۔ کہ جوان اونٹنیاں متروک کی جاوینگی۔ اور اون پر دوڑ نہ کیجاوے گی۔ یعنے سواری نہ کی جاوے گی۔ اب دیکھو کہ ہندوستان میں مدت سے اونٹنیوں کی سواری بمقابلہ ریل کے متروک ہو ہی گئی ہے۔ لیکن عرب میں بھی حجاز ریلوے کے سبب سواری اونٹنیوں کی متروک ہوتی جاتی ہے۔ اور قریب تر بالکل مسافات بعیدہ تک متروک ہو جاوے گی۔ اب غور کرو کہ اس نشان کے پورا کرنے کے لئے اول تو گورنمنٹ انگلشیہ نے کیسی جان توڑ کوششیں کی ہیں اور لاکھوں روپیہ اوس کی طیاری میں صرف کیا اور الحال گورنمنٹ رومیہ معہ جملہ اہل اسلام کے حجاز ریلوے وغیرہ کی طیاری میں کیسی مساعی جمیلہ عمل میں لا رہے ہیں۔ اب ہمارے مخالفین کو چاہیئے۔ کہ اس نشان آلہی کو جسکی خبر قرآن مجید اور حدیث صحیح دونوں میں موجود ہے پورا نہ ہونے دیوین تاکہ اونٹنیاں معطل اور بیکار نہ ہوویں جس سے تصدیق مسیح موعود کی لازم آتی ہے۔ اور اس ریل کی سواری کی خبر متعدد جگہ پر قرآن مجید میں موجود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق مالا تعلمون۔ وحملنا ذریتھم فی الفلک المشحون وخلقنا لھم من مثلہ مایرکبون۔ اب فرمایئے۔ کہ مالا تعلمون سے بجز سواری ریلوے کے اور کیا مراد ہو سکتی ہے۔ پس لفظ ما سے مراد بقرینہ سباق آیۃ والخیل والبغال والحمیر کے بجز سواری کے اور کیا ہوگی اور مثل جہاز کے جو دریائی سواری ہے بجز ریلوے کے جو بری سواری ہے اور کیا ہے۔

اگر اس مختصر خط میں نشانات اور دلائل شرعیہ کی تفصیل کیجائے تو براہین کا شمار عدد ہزار سے بھی متجاوز ہو جاوے۔ اسلئے آپ صاحبوں کو لازم ہے کہ کتب مصنفہ اور رسائل حضرۃ صاحب کو مطالعہ کرو۔ و بس۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

حضرت جنید بغدادی

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کل یا پرسوں رات کو یعنی ۲۵ فروری ۱۹۰۸ء کے اس پاس ایک عجیب نکتہ معلوم ہوا۔ میں ایک وقت معمول تک ٹہلا کرتا ہوں۔ اتفاق سے کتاب ختم ہوگئی اور پانچ منٹ باقی رہ گئے۔ مینے کہا۔ کہ اور کوئی اور کتاب ہی پڑھ ڈالو۔ تو ایک کتاب متعلق جنید بغدادی کی ہاتھ میں آگئی اور جو صفحہ کہ کھولا تو وہ ۸۸ نکلا۔ نظر زیادہ تر صفحہ کے شروع پر ہی پڑا کرتی ہے۔ مگر میری نظر متن کے بالکل وسط میں پڑی۔ تو یہ عبارت تھی۔ " کسی نے پوچھا (جنید بغدادی سے) اوس شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ جو ہدایت کر رہا ہے۔ مگر گانا سنکر اوس کی حالت متغیر ہو گی۔ فرمایا مخلوق سے عہد اولین لیتے وقت جب اللہ جل شانہ نے فرمایا تھا الستُ بربکم۔ اوس وقت اس کلام کی شیرینی نے روحوں کو ایک چوٹ لگا دی تھی جب گانا سنتے ہیں تو وہی چوٹ پھر یاد آجاتی ہے۔ نیز فرمایا۔ کرتے تھے۔ تصوف کی بنیاد آٹھہ خصلتوں پر ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھہ مخصوص تھیں۔ (۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم کا حصہ تھی (۲) رضا جو حضرت اسحٰق کے ساتھہ مخصوص تھی" (۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب نے ادا کیا (۴) اشارہ جو حضرت ذکریا کے لئے خاص تہا (۵) غریب الوطنی جو حضرت یحیٰی کے لئے تھی (۷) سیاحی جو حضرت عیسیٰ کے خصائص میں سے تھی۔ (۸) یہ نقل مطابق اصل اوس کتاب کی ہے اس میں نمبر ۶ غائب ہے۔ شاید وہ خصلت اب دنیا میں نہیں ہے مگر کسی فلک پر ہو۔ اور ان باتوں کا ماخذ طبقات الکبریٰ ہے۔

ہمارے لئے اس میں بہت سے امور بڑے عبرت ہیں مگر یہ ساتوین خصلت جو حضرت عیسیٰ کے ہے۔ یہ قابل غور ہے۔ غیر احمدی مسلمان مصر ہیں کہ نہیں حضرت عیسیٰ ع بجسد عنصری آسمان پر تشریف لے گئے اور اس حساب سے اون کی عمر صرف ۳۳ تینتیس برس کی رہ جاتی ہے۔ جس میں فی زمانہ نبوت محض تین برس کا رہ جاتا ہے۔ اس مدت میں اونہوں نے کونسا عظیم الشان سفر کیا۔ جس سے سیاحی کی صفت کے وہ مرکز بن گئے۔

یون تو ہم بھی لکھنؤ اور جے پور آتے جاتے ہیں مگر سیاح نہ کہلائے۔ پنجاب میں ایک آدمی ہے۔ عبد الرحمن مصر ہو آیا ہے۔ اوس کو لوگ سیاح کہتے ہیں۔ لفظ سیاح کے ساتھہ ایک چھپے ہوئے معنے بھی ہیں۔ کہ بیدل سفر کیا ہو۔ ابن بطوطہ سیاح کہلاتا۔ وہ چلا افریقہ سے۔ اور نہ معلوم کہاں کہاں گیا مگر وہ شخص کس طرح سیاح ہوگیا۔ جناصرہ سے بیت المقدس گیا یا بڑا تیر مارا ہوگا۔ تو ملک شام کے دو چار شہر اور دیکھہ لئے ہوں گے۔ جس سے زیادہ شہر میں نے ہندوستان کے دیکھے ہوں گے۔ لہذا غیر احمدی مسلمان جو ابدین کہ جنید نے حضرت مسیح کو سیاح کیونکر بنا دیا۔ لازمی طور سے انہوں نے کوئی بڑا سفر کیا اور شام سے کشمیر تک۔ واقعی ایک لمبا سفر ہے۔ اور اکیسویں یا اکیسو پچیس برس کی عمر ایسی ہے۔ جس میں انسان اوس زمانہ میں شناخت کر سکتا تہا۔ اور لاکھوں آدمی اوس کی سیاحی کے گواہ ہو سکتے تہے اور ہوئے

پس حضرت جنید بغدادی کا احسان ہے۔ کہ حضرت کو ایک صفت سے موسوم کر کے ہمارے لئے ایک شہادت پیدا کر دی اور مولوی شرر نے پبلک میں پیش کر کے ہم تک یہ بات پہونچا دی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اون کی قبر کا پتہ بذریعہ الہام یا خواب ہوا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہام یا خواب یا مراقبہ غلط سمجھا جاوے۔ اور محمد شمس الدین قدس سرہٗ کے مکاشفے درباره قبر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کالوحی من السماء سمجھا جائے۔ (یہ وہ بزرگ ہیں جو یزید کے ہمراہ بزمانہ حضرت معاویہ قسطنطنیہ فتح کرنے گئے تھے۔ اور صلح ہوگی۔ مگر لشکر ہنوز واپس نہیں ہوا تھا کہ آپکا انتقال ہوگیا۔ یہ لشکر ۴۶ھ مطابق ۶۶۵ عیسوی

لیا ہوا) ہاں ایک بات رہ گئی۔ وہی مردہ پرستی کا مادہ شمس الدین اب دنیا میں نہیں بلکہ انہوں نے وفات پائی (بجھرا ست ہیں۔ میں لکھنے والا تھا کہ مر گئے۔ مگر بے ادبی ہوتی تھی۔ مگر لفظ وفات سے بھی۔ ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں لوگ نہ سمجھ جاویں۔ کہ وہ آسمان پر چلے گئے خیال رہے کہ فلاں مر گیا۔ اسی کا مہذب طریقہ کہنے کا یہ ہے۔ کہ فلاں نے وفات پائی۔ اِنّی مُتَوَفِّیکَ میں متوفیک وفات کے عزیزوں میں سے ہیں۔ اور اون سے مراد بھی مرنا ہے۔

محمد عمر جذب۔ لکھنوی مقیم حال لاہور

یہ حسن ظنی بھی ایک بد ظنی ہے

جب سے عربی زبان کا علم مسلمانوں سے اُٹھ گیا ہے۔ وہ حسن اخلاق حسن ظن کے معنے بالکل نہیں سمجھتے۔ عام طور سے جو میٹھی زبان میں گفتگو کرے ہر ایک سے جا و بے جا بلطف و مدارات پیش آئے اسے کہتے ہیں۔ یہ صاحب حسن اخلاق ہے حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے قویٰ کو مناسب محل و موقعہ پر استعمال کرنے کا نام حسن اخلاق ہے پس اگر کوئی شخص نرمی کے موقعہ پر سختی یا سختی کے محل پر نرمی کرتا ہے۔ تو اوسے کبھی صاحب حسن اخلاق نہ کہنا چاہیئے ایسا ہی جب کہا جاتا ہے۔ کہ حسن ظن سے کام لو۔ تو اوس کے یہ معنے نہیں۔ کہ سب کو نیک ہی سمجھو۔ حتےٰ کہ چور اور کیسہ بر کو بھی بھلا آدمی ہی باور کرتے رہو بلکہ ظن کو مناسب موقعہ و محل اور ایسے طور سے استعمال کرنے کا نام (جس سے نیک نتیجہ مرتب ہو) حسن ظن ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس نکتہ کو میرے بھائی یاد رکھیں گے۔ ورنہ حسن ظن جن عام معنوں میں لیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے تو یہ حسن ظن بھی ایک بدظنی ہے یعنی ظن کا بُرے رنگ میں استعمال ہے (اکمل)

مجمع الاخوان

۲۳۔ فروری کو راجہ دھیان سنگھ کی حویلی میں احمدی طلبار کا جلسہ ہوا جس میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کا مضمون بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ وہ قریباً ½۱ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اس قدر دلچسپ اور پُر حقائق تھا۔ کہ حاضرین نے تو گھبراہٹ دکھائی اور نہ کسی قسم کی بے چینی بلکہ آرام سے سنتے رہے ایسا ہی مولوی صدرالدین صاحب کا مضمون تھا جس میں حضرت محمد صلعم کی کامیابی اور حضرت یوسف کی کامیابی کو بیان کرتے کرتے حضور کی کامیابی کا موازنہ کیا اور ناظرین پر خوب روشن کر دیا کہ اس قدر کامیابی خدا ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ بغیر اس کے ناممکن ہے

طلبا پر اس قدر اثر ہوا کہ بعض ایک ہندو لڑکے سے جو گورنمنٹ کالج میں بی۔ اے کلاس میں پڑھتا ہے پوچھا کہ تم نے جلسہ سے کیا فائدہ حاصل کیا اوس نے جواب دیا۔ کہ میں پیشتر اس کے مذہب کو فضول خیال کرتا تھا اب مجھے کچھ سمجھ آگئی۔ کہ مذہب بھی ایک خوش کن چیز ہے۔ حاضرین کی تعداد کا آٹھ نو سو تک تخمینہ کیا جاتا ہے۔

ایک اور زلزلہ

برادرم غلام دستگیر صاحب اسپیشل اسسٹنٹ کمائین ہگ پاپوٹ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہاں ۹ اور ۱۰ فروری کی درمیانی شب کو بوقت ½۱۲ بجے اچھا خاصہ زلزلہ آیا۔ سپاہیوں کی پٹیاں جو دیواروں کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھیں۔ گر پڑیں۔ اور جو کوئی جاگتا تھا۔ بہت گھبرا گیا۔ اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے۔

زلزلے پر زلزلہ آ رہا ہے۔ مگر غافل خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ اتر۔ دکن۔ پورب۔ پچھم کے رہنے والے کان کھول کر سن رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قہری تجلیوں سے اپنی ہستی منوا کے چھوڑیگا (اکمل)

دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو

یا تو عمل بالاسلام کا گم شدہ ہیرا پھر ہمیں مل جائے اور یا ہم میں سے وہ پوری نسل ہلاک ہو جاوے جنکی شرمناک حرکتیں اسلام کے لئے مایۂ ذلت ہیں۔ مایوسی اور حسرت کا اس سے بھی بڑھکر کوئی ہولناک سین ہو سکتا ہے۔ جو آج پیروان اسلام کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ قوم کیسے سدھرے گی جس میں لاکھوں کی تعداد سے زیادہ انسان جہل و وحشت کے کال پتلے ہیں۔ وہ جماعت کیونکر شائستگی سے قریب ہو گی جس کے دو ثلث سے زیادہ افراد اب تک سیاہی اور سفیدی میں فرق کرنا سیکھے ہیں؟ محرم کی ابتدائی تاریخوں میں اسلام کی کیا صورت نظر آتی ہے؟ یہ کہ مُلّا ایجنز کا ایک مذہب جو تمام توہم اور جہل و نادانی کا مجموعہ ہے جسمیں روشنی نام کو نہیں جسے شائستگی اور آدمیت سے مس نہیں جو بالکل اس سے مجبور ہے کہ اپنے دوستوں میں کوئی عمدہ خصلت پیدا کرے۔ جو بیسویں صدی میں جہالت کا ایک نمونہ دیوے۔ اتنا طاقتور کہ نئے تمدن سے بھی ہزیمت نہ کھا سکا وہ ایک ایسا گروہ ہے پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ جو پتھر کی جگہ کپڑوں' کاغذوں' اور کھپچیوں کے غیر حیوانی شکل کے بت بنا کر پوجے اور فرضی جنازہ اور جلوس نکال کر ایک مسخرانگیز تماشہ دکھلا دیا کرے۔ بس اب ہمارے لئے اسکے سوا اور کیا کام باقی رہ گیا ہے۔ کہ جہاں تک ہوش و حواس کام دیں روئیں اور جہاں تک ساتھ دے در و دیوار سے سر ٹکرائیں۔ (وکیل)

فرعون کی لاش

جو لوگ مصر کی قدیمی چیزوں کا سراغ لگانے میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کو فرعون کی لاش بھی مل گئی ہے۔ جو حنوط کی ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی شکل نہائت مکروہ تھی۔ جسم فربہ تھا۔ قد پانچ فٹ ساڑھے آٹھ انچ کا تھا سر پر بال کم تھے ناک پتلی تھی۔ دانتوں کی قطار میں دو داڑھیں کھوکھلی تھیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ کھانے پینے کے وقت فرعون کے دانتوں میں سخت درد ہوتا تھا۔ اور درد کی شدت سے وہ بالکل دیوانہ ہو جاتا تھا۔ اسی دیوانگی حالت میں وہ بنی اسرائیل کی نسبت نہائت سخت ظالمانہ احکام جاری کرتا تھا ان ظلموں کا خاتمہ بحر احمر کی موجوں نے کیا جس میں وہ غرق ہوا۔ پھر اوس کی لاش نکال کر حنوط کی گئی

یہودی اس ظلم کے پنجے سے نجات پانے کی عید منانے میں جس کو عید فصح کہتے ہیں۔ ایک ظریف کہتا ہے کہ اگر فرعون کے زمانے میں دانتوں کا علاج کرنیوالے طبیب مصر میں موجود ہوتے تو یہودیوں کو عید فصح منانے کا کبھی موقعہ نہ ملتا

سرحدیوں کی شرارت

پشاور سے خبر آئی ہے کہ ۱۰ تاریخ کی شب کو پشاور اور جمرود کے درمیان ایک ٹرین کو پٹڑی سے اتارنے

کی کوشش کی گئی۔ سڑک پر بڑے بڑے پتھر اور شہتیر رکھدیئے گئے۔ مگر ٹرین کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ صرف انجن کو نقصان پہونچا ہے۔ یہ شرارت یقیناً ڈاکاخیلیوں کی ہے اور ممکن ہے۔ وہ پھر بھی ایسی شرارتیں کریں۔

تازہ ایجاد ایک امریکن موجد مسٹر تیسلہ نے بغیر تار کے برقی لہرون کو حیرت انگیز فاصلہ تک بھیجنے کی تجویز نکالی ہے۔ اس ترکیب سے مسٹر موصوف کو ۱۰ کروڑ گھوڑون کی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ اس کو یقین ہے کہ اب مریخ کے باشندے اس کی باتون کا جو برقی لہرون کے ذریعہ سے کی جائین گی۔ آسانی کے ساتھ جواب دے سکین گے۔ اس کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اہل مریخ اعلیٰ درجہ کے روشن خیال اور ذہین لوگ ہین۔ امریکہ کے مشہور ہیئت دانوں کی ایک جماعت کا بھی یہی خیال ہے اور گذشتہ چند سالون سے سائنس دانون کو اس انکشاف کے متعلق بہت کچھ نئی شہادت مل چکی ہے۔ پروفیسر جی سی سلیر متعلق فلگ شاف ابزرویٹری ایری زونا بیان کرتا ہے۔ کہ مریخ کے متعلق میرے جدید مشاہدات کے نتائج پروفیسر لول کی تھیوری سے بالکل مطابق ہین۔ مریخ مین جو نہرین پہلے دریافت ہو چکی ہین۔ اون کے علاوہ کئی اور نہرین دریافت ہوئی ہین۔ بہت سی دوسری نہرز نظر آئی ہین۔ جن کی تعمیر اور استعمال سے وہان کے باشندون کی ذہنت کا پتہ ملتا ہے۔

ملک فرانس مین گھوڑوں اور گدہون کا گوشت بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر سال تین ہزار گھوڑے وہان کے باشندون کی شکم پروری کے لئے ذبح کئے جاتے ہین۔ یہی حال جرمنی مین ہے حال مین ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے مچھلیان بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہین چونکہ مچھلیون کی زندگی کے لئے آکسیجن ضروری ہے اس لئے آلہ سے آکسیجن پہونچانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

چوری لاہور کے کوچہ بابیان مین رات کے آٹھ نو بجے ایک واقعہ ہوا۔ جسے چوری۔ اور سینہ زوری اور قتل سب کچھہ کہنا بجا ہے رات کے نو بجے کے قریب ایک شخص مشتبہ شکل کا بغل مین کچھہ دبائے ہوئے گلی سے نکل رہا تھا کہ کسی نے اس پر دیکھہ کر اُسپر شک کیا اس سے پوچھا گیا کہ کون ہے اور کہان سے آتا ہے۔ کچھہ جواب دیکر وہ تیز چل پڑا اور دوسرے شخص نے چور چور پکارنا شروع کیا اور اس کے پیچھے دوڑا۔ چور اپنی ٹوپی اور کچھہ اور چیز پھینک کر بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر تک اس کا تعاقب ہوا۔ لیکن پیچھا کرنیوالے ٹھہر گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس نے ایک گھر مین گھس کر جہان ایک عورت اور دو ننھے بچے رہتی تھی۔ عورت کے کئی زخم لگائے اور اس کا منہ بند کر کے سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ لاہور جیسے شہر کے ایک کوچہ مین آٹھ نو بجے ایسا واقعہ ہو جانا افسوس اور شرم کی بات ہے۔

نقشہ میدان کارزار

افغانستان
ملک آفریدی
کاخیل
اورکزئی
کوہاٹ
ملک
کرم
پشاور
جمرود
لنڈی کوتل
باڑہ
کوہاٹ
ٹل



قابل توجہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل

اس وقت اگر کسی محکمہ میں پبلک ادپین کی کچھ پرواہ کی جاتی ہے تو وہ ڈاکخانہ ہے اور اسی امید پر اگر ہم پبلک کی تکلیفات کا اظہار کرین۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ نئے دی پی سسٹم کے برخلاف اس وقت چارون طرف سے آواز اٹھ رہی ہے۔ تاجر بیوپاری اخبارون کے مینجر اور دیگر ایجنسیون کے کلرک سب اپنی اپنی جگہ پر نالان ہین جب تک یہ نیا سسٹم جاری نہ ہوا تھا۔ امید کی جاتی تھی کہ اس نئے طریق سے بہت سی تکالیف رفع ہو جاوین گی لیکن اس کے اجرا پر سب امیدون پر پانی پھر گیا بلکہ یہ الٹا وبال جان ثابت ہوا۔ ڈاکخانہ والون نے اپنے خیال مین کام ہلکا کیا لیکن برخلاف اس کے کام دوچند بلکہ سہ چند بڑھ گیا۔ جب دی پی وصول ہو کر آتے ہین اس وقت سخت مشکل کا سامنا پیش آتا ہے۔ منی آرڈر کے کوپن پر نہ تو صاف حروف مین نام ہی لکھا ہوتا ہے نہ مفصل پتہ اور نہ ہی بھیجنے والے کے رجسٹر کا نمبر اور بعض کوپنون پر تو تعداد روپیہ بھی درج نہین ہوتی۔ ایسی حالت مین یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ کس کا روپیہ آیا ہے اور کس مد مین روپیہ آیا ہے۔ جن لوگون کے تھوڑے دی پی جاتے ہین۔ اون کے لئے تو شاید نیا سسٹم اس قدر تکلیف دہ نہین ہوگا۔ جس قدر اون کارخانون کے لئے جن کے ایک ہی جگہ سے کئی قسم کے روپیہ کی وصولی کے لئے دی پی کئے جاتے ہین۔ رقم وصول ہونے پر کچھ پتہ نہین لگتا ہے کہ کس مد کا روپیہ وصول ہو کر آیا ہے۔ یہ تو ہین بیوپاری لوگون کی تکلیفات۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نئے سسٹم سے ڈاکخانہ کے سٹاف یا ڈاکخانہ کو کسی قسم کا فائدہ ہوا۔ واقعات کی بنا پر اس کا جواب بھی نفی مین ملتا ہے ڈاکخانہ کے کلرکون کا کام دگنا ہو گیا ہے۔ فارمون کی چھپوائی کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ پھر سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کس مصلحت پر یہ سسٹم جاری کیا گیا ہے۔

ہم بڑے ادب سے گزارش کے ساتھ پوسٹماسٹر جنرل کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ اس طریقہ پر پھر غور فرماویں اور اگر وہ اس سے بہتر کوئی فارم مرتب نہ کر سکتے ہون۔ تو وہی پرانا فارم اجرا کر کے پبلک کو اس عذاب سے رہائی دیکر مشکور فرماوین۔ (پرکاش)

سڈیشن کا انسداد

سندھیا کے پرنٹر اور پبلشر کو دو سال کی قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور اگر جرمانہ ادا نہ ہو۔ تو ۶ ماہ کی مزید قید۔ نوشکتی اخبار کے پرنٹر اور پبلشر منموہن گھوش کو ۶ ماہ قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا آپ نے تجویز کی۔ دونون مجرمون نے وکیل کے ذریعہ درخواست کی کہ آئندہ کے لئے ان کو اخبارون کا پرنٹر اور پبلشر نہ سمجھا جاوے۔ مراد یہ تھی کہ دوسرے آدمی ان کی جگہ لے سکین۔

روسی جرنیل

روسی جرنیل نے پورٹ آرتھر کا قلعہ بہادر جاپانیون کے سپرد کر دیا تھا اس کا نام سٹوئسل تھا۔ ناظرین حیران ہون گے کہ ایسے بودے آدمی کو ہم نے بہادر کا خطاب کیون دیا۔ اس کی وجہ بھی ہم بتائے دیتے ہین۔ یہ فہرست بہت دیر ہوئی کہ درج اخبار ہو چکی ہے۔ کہ سٹوئسل کے جرم کی سزا تجویز کرنے کو روسی گورنمنٹ نے ایک کورٹ مارشل بٹھایا تھا۔ جنرل سٹوئسل نے کورٹ مارشل کے سامنے آخری تقریر کرتے ہوئے پورٹ آرتھر کے جاپانیون کے حوالہ کر دینے کی ساری ذمہ واری اپنے سر پر لے لی اور کہا کہ اگر اس جرم کی تلافی میرے خون سے ہو سکتی ہے۔ تو مین پھانسی چڑھ جانے کو تیار ہون۔

ملاہڈی کی کشتی

لندن سے خبر آئی ہے۔ کہ ملاہڈا برٹش کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ ہے چنانچہ اس نے اپنی طرف سے کھلم کھلا جہاد کی تلقین کی۔ مگر دیگر سرحدی قومین اس کی تقریرون کی پرواہ نہین کرتین انہون نے صاف کہدیا ہے۔ کہ ہم بادشاہ کے حکم سے جہاد کرینگے۔ نہ کہ تم ایسے ایک ملا کے کہنے سے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

احاطہ } ڈاکخانہ ملتان کے اندر ایک کنوان ہے، اوس مین سے قریب ایکسو چٹھیون کا بنڈل نکالا گیا۔ جو مختلف لوگون کے نام کی باہر سے آئی تھین اور بلا تقسیم کرنے کے چاہ مین ڈالی گئی تھین ڈاکخانہ کے ملازم کہتے ہین۔ کہ اونہون نے یہ چٹھیان ہرکارہ ڈاک کے حوالہ کی تھین۔ اوسی نے کام کے بچنے کے خیال سے ڈال دی ہون گی۔ لیکن ہرکارہ ڈاک کان کو ہاتھ لگا کر کہتا ہے۔ کہ ہرگز یہ چٹھیان اس کو نہین ملین ورنہ کیون ڈاکخانہ کے کنوئین مین ڈالدیتا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

محکمہ جنگلات سال زیر رپورٹ مین محکمہ جنگلات کی آمدنی ۱۵۲۶۵۰۰ روپے ہوئی۔ جس مین ۱۲ فیصدی کی کمی نمایان ہے یہ کمی زیادہ تر قلت پیداوار کے باعث واقع ہوئی۔ اور اس کے ساتھ خرچ بھی گذشتہ سال سے ۹ فیصدی گھٹ کر صرف ۱۱۵۷۴۲۹ روپے رہا۔ تاہم منافع صرف ۴۱۰۷۵۰۰ روپے یعنی ۰۶-۱۹۰۵ء کے مقابلہ مین ۱۰۳۱۳۱ روپے کم ہوا۔ صاحب کنسرویٹر کا خیال ہے۔ کہ ابھی اور چند سال تک چوب عمارتی کی فروخت سے آمدنی کم ہوگی۔ کیونکہ آسٹریلیا کی لکڑی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ادنے قسم کی لکڑی بے ایمانی سے دیودار بنا کر بیچی جا رہی ہے۔ لیکن اس موقع پر یہ سوال بے اختیار پیدا ہوتا ہے۔ کہ آسٹریلیا ہزارہا میل کے فاصلہ سے لکڑی روانہ کرنے اور جہاز و ریلوے کا محصول دینے کے باوجود اگر اپنی عمارتی لکڑی ارزان فروخت کر سکتا ہے۔ تو محکمہ جنگلات پنجاب خاص موقع پر موجود اور جہاز و ریل کے خرچ سے بری ہونے پر کیون کر ایسا نہین کر سکتا۔ اور جو ادنے قسم کی لکڑی دیودار مین مل جاتی ہے۔ اس کی پیداوار کیا صرف آسٹریلیا کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے ساتھ ہی لوگون کو بھی متنبہ رہنا چاہیئے۔ کہ آسٹریلیا کی ادنے قسم کی لکڑی کو دیودار سمجھ کر نہ خریدین۔ اور ارزان بعلت و گران بحکمت کے اصول پر نظر رکھ کر اپنی دیسی لکڑی کی قدر کرین۔

دلچسپ رباعی

مرد تمام آنکہ نہ گفت و بکرد
آں کہ بگفت و بکند نیم مرد
واں کہ بگفت و نکند زن بود
نیم زن است آنکہ نگفت و نہ کرد

مراکو مولائے حفیظ نے الجزیرہ کانفرنس کے معاہدہ پر دستخط کرنے والی یورپین حکومتون کو لکھا ہے کہ اب میرے سلطان ہونے کو تسلیم کرو۔ فرانس انگلستان اور سپین کو تو یہ پیام قبول کرنے مین تامل ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خوف بھی ہے۔ کہ انکار کرین تو جرمنی کب انکار کرنے دیگی۔ کیونکہ اوس نے مولائے حفیظ کا پیام مان لیا۔ تو نئی مشکلات پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

مقدمہ گاؤکشی۔ جوائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت مین دس ہندو اس جرم مین ماخوذ ہین کہ بقرعید کے موقعہ پر انہون نے گاؤکشی کی ممانعت کے لئے ایک شریف سلمان کے گھر پر حملہ کیا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے متعلق بعض اخبارات میں اور بالخصوص پیسہ اخبار مین بہت کچھ شور مچ رہا ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ انجمن کی موجودہ کل چار یا پانچ آدمیون کے ہاتھ مین ہے جو خود غرض ہین اور اسلامی پبلک کا مال جو ان کے ہاتھ مین ہے اس کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہین۔ یا اوس سے ناجائز ذاتی فائدہ اوٹھایا جاتا ہے اور اگر ایسا نہین تو انجمن اپنا حساب کتاب کیون نہین دکھلاتے معترض پارٹی کے سرگرم ممبر پیسہ اخبار والے صاحبان۔ میان محمد شفیع صاحب اور اون کے ہم مشرب ہین۔ اس مین شک نہین۔ کہ انجمن کے موجودہ کارکن اس کی بناء کے ایام سے یا اس کے قریب سے اس کی خدمت مین مصروف ہین اور آج تک اونہون نے جو کچھ کام کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت پنجاب مین ایک **اسلامیہ کالج** موجود ہے اور یہ سب کچھ انہین کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جسکی داد ضرور دینی چاہیئے۔ گو اس وقت ہمارے واسطے یہ دونون فریق برابر ہین۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ فریق ثانی معترض کا یا انجمن کے کارکنان کا جو سلوک ہے وہ عیان ہے۔ تاہم بقول حضرت مسیح موعود۔ ع۔

کافر کنند دعوے حب پیمبرم

ہم پسند نہین کر سکتے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی ہو۔ جس سے کالج کو اور انجمن کے دیگر کاروبار کو نقصان پہونچے۔ اور اس مین بھی شک نہین۔ کہ انجمن کے ممبر معترضین کی نسبت شعار اسلام کے زیادہ پابند ہین اور اس مخالفت مین معترضین کا رویہ کسی صورت مین پسندیدہ نہین کہا جا سکتا ہان انجمن کے کارکنون کیواسطے موجودہ حالت مین بہتر ہوگا کہ وہ باقاعدہ حساب کتاب کی پڑتال کرنے دین۔ صبح شام دو دو گھنٹون کے واسطے کتابون کو کسی نمائش کے واسطے رکھدین اور اس کے واسطے ایک نیا کلرک ملازم رکھنا جو نہ کچھ سمجھا سکے اور نہ کسی کا شبہ دور کر سکے معترضین کے نزدیک انجمن کو صفائی حساب کا سارٹیفکیٹ نہین دلا سکیگا۔ کیونکہ حساب کی پڑتال ہر شخص کا کام نہین۔ تو اس کا انتظام بہتر یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگون مین سے جو انجمن یا معترضین کے ساتھ خاص تعلق طرفداری کا نہ رکھتے ہون۔ چار آڈیٹر مقرر کئے جائین یا ایسا ہو کہ انجمن دو آڈیٹر جو حساب کے کام سے واقف ہون اپنی طرف سے دے۔ اور دو فریق مخالف کے پیش کردہ آدمیون مین سے وہ چار دن مل کر کتابون کی پڑتال کر کے ایک رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کر دین۔ اس سے بہتر تشفی آمیز کوئی طریقہ سر دست نہین۔ البتہ پڑتال حساب کے متعلق اتنا کہدینا فایدہ سے خالی نہ ہوگا کہ بڑے بڑے سرکاری حسابون کی پڑتال مین بھی کچھ نہ کچھ غلطیان نکل ہی آتی ہین اور اتنے بڑے کام مین جو انجمن کے سپرد ہے۔ ممکن ہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ کوئی انتظامی غلطی بھی ہو یا ضروریات وقت نے کبھی کوئی بظاہر اسراف کرایا ہو یا کسی عامل کی لغزش پر چشم پوشی کرائی ہو۔ سو ایسی باتین اخذ کرنے کے قابل نہین ہوتین۔ بلکہ وسعت حوصلہ کے ساتھ اس اہم ذمہ واری کی طرف نگاہ کر کے جو انجمن کے سر پر ہے ایسی باتون سے پڑتال کنندون کو بھی چشم پوشی کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اس انجمن نے کس قدر خدمت قوم کی ادا کی ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایسی غلطیان قابل فروگذاشت ہین یا نہین۔ ہان کوئی بات حد سے بڑھتی ہو۔ تو اس کا نوٹس لینا ضروری ہے۔

انجمن کے ارکین پر ان اخبارات مین کچھ ذاتی حملے بھی کئے گئے ہین۔ ہم ان ارکین کے ذاتی حالات سے اچھی طرح واقف نہین اس واسطے ان کے متعلق کچھ بہت رائے زنی نہین کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ انجمن کے سابق فنانشل سکرٹری منشی نظام الدین صاحب (حال ملازم پنچھ) کے ساتھ بہت عرصہ تک ایک دفتر مین کام کرنے کا ہم کو اتفاق ہوا ہے۔ جس تندہی نیک نیتی اور دیانتداری سے منشی صاحب موصوف کو انجمن کا کام کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ موجودہ ابتلاء سے خدا تعالے نے منشی صاحب معروف کو باہر رکھا ہے۔ دوسرا ہم کسی قدر انجمن کے سکرٹری حاجی شمس الدین صاحب کو جانتے ہین۔ حاجی صاحب انجمن کے سچے دلدادہ ہین۔ انہون نے انجمن کی خاطر اپنی ملازمت چھوڑی تھی۔ اور اس طرح ایک بڑا مالی نقصان اوٹھایا اور صرف یہی نہین۔ بلکہ انجمن کی خاطر اونہون نے اپنے معتقدات پر بھی بہت کچھ اثر ڈالا اور خالص انجمن کے ہو رہے اور اب اگر انجمن سے ذرا کچھ تنخواہ بحیثیت واعظ پاتے ہین۔ تو اوس کے عوض مین بہت سا روپیہ انجمن کے واسطے جمع بھی کرتے ہین۔ حاجی صاحب کے علاوہ ہم کو ایک دفعہ اتفاقاً ریل مین مولوی کریم بخش مالک مطبع اسلامیہ کو دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا تھا۔ آگے پیچھے کی تو خبر نہین۔ مگر اس وقت وہ یقیناً متانت سے گرا ہوا اور سنجیدگی سے کوسون دور ایک انسان تھا اور ہمین آجتک تعجب ہے کہ وہ بھی حمایت اسلام کا ایک کارکن بلکہ جائنٹ سکرٹری ہے اس شخص کے متعلق یہ بھی الزام شائع ہوا ہے۔ کہ اس نے انجمن کی کتابون کے چھاپنے مین زیادہ چارج لگایا ہے۔ ہمارے خیال مین اس کا علاج آسان ہے۔ کہ اس کے بل دیکھ کر عام نرخ سے مقابلہ کر لیا جاوے اور آیندہ کیواسطے یہ قانون بنایا جاوے۔ کہ انجمن کا چھپائی کا کام اس سے نہ کرایا جایا کرے۔

ایسی خرابیون کے روکنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے اور کریم بخش کے حامی اسلام ہونیکا ثبوت تو اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ اس نے چند پیسون کی لالچ پر اس زمانہ کے مدعی خدائی کسی بحیٰی کی کوئی ۸۰۰ صفحہ کی کتاب فرمان کو اپنے مطبع مین چھاپا تھا۔ اگر ایسے ایک آدہ کو انجمن کے ارکین خود ہی خارج کر دین۔ اور معترضین ضد سے بڑھی ہوئی نکتہ چینی کو چھوڑ دین۔ تو ممکن ہے۔ کہ باہم صفائی ہو کر معاملہ رفع دفع ہو جاوے۔ ورنہ انجام تو ظاہر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت مین جس کسی نے کچھ حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے حصہ رسدی کے مطابق آخر ایک دن " یخربون بیوتہم بایدیہم کے مصداق " کرین گے۔ (اگر فرصت سمجھی گئی تو باقی آیندہ)

خبرین

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ایک کارخانہ کی نوتعمیر عمارت کی دیوار گرنے سے ۹-۱۰ آدمی دب مرے۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے پانچ ہزار ۲۰۵ آدمی ہلاک ہوئے واردات ۶۸۴۲ ہین۔

پنجاب مین طاعون سے پچھلے ہفتے ۸۰۰ مرے صوبجات متحدہ مین ۱۲۳۹ - راجپوتانہ مین ۴۶۸

کلکتہ کے جگن ناتھ گھاٹ پر ایک کشتی مال کی ڈوب گئی جسپر ۱۵ ہزار من جوٹ اور ۳۰۰ من کپاس لدی ہوئی تھی۔

مندرجہ ذیل کتب قیمت پر بکلپ سے مل سکتی ہیں

ظہور المسیح | یہ کتاب ۱۰۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الذین امنو منکم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے۔ جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملة مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ پڑھتے پڑھتے دل سے کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کرسکتا۔ اور ہمارے سلسلے کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اوس سے زیادہ آسان تدبیر قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی طلدی میں جمع کرنے کی ممکن نہیں ... یہ مولف کی جودت طبع اور ذہانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب ... سے بہت بڑا نفع ہوگا میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جماعت احمد ایک پہلو سے لئے حجت ٹھہرائے۔ خدا تعالٰے ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے ... صاحب نے صرف احمدی قوم کو اس بنظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مرد از ما ... کے لئے کافی زاد جمع کرلیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

... حضرت مولوی نور الدین صاحب میری ... سے متفق ہیں۔ عبد الکریم

یہ کتاب ہر قیمت پر ... دفتر بدر سے مل سکتی ہے

درثمین | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت اقدس کی ... کی نظمیں اس ... سے اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہیں۔ کہ آئیندہ جو نظمیں جمع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں۔
قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

طریقہ احمدیہ | مصنف اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقاید و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں حضرت امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۳ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب ... اردو میں ۔ سورہ یٰسین سے تفسیری رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح | مصنفہ ... [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب
مسیح موعود کی تائید۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

نظم مستورات | مستورات کے لئے ہیں۔ قیمت ار

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ار

کلام احمدی | الا وادوا ... ۔ قیمت ار

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہو۔ قیمت ار

کلام احمدی | غلام رسول ... ۔ قیمت ار

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ یعنی فقہ احمدی

عبادات کا بطریق نبوی ادا کرنا اور اس طریق کی یادداشت احمدی احباب اور اون کے موجودہ اور آئیندہ نسلوں میں قائم رکھنے کا کتاب مجموعہ فتاوے احمدیہ بڑا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت فی نسخہ کامل ہر حصہ عہ ہے۔ اور محصول ۲ر ہے۔ جو دوست اکٹھا چار نسخہ کامل منگوائیں گے۔ تو محصول ہمارے ذمہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی۔

ممیرا

میرے پاس اصلی ممیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ ... کیا ہے یہاں بزرگان ملت نے اس ممیرا کو دیکھا اور خرید اہے ... اپنے بھائیوں کو اطلاع ثانی دیتا ہوں۔ پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا اگر کوئی ثابت کردے کہ یہ ممیرا نہیں تو قیمت بھی ... دونگا ... کے علاوہ اس کے خریدن میرے پاس پشاوری لنگی وغیرہ ہر قسم بھی ہے۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء		...	...	محمد دین صاحب
۱۸			۱۵۰۰	غلام مصطفےٰ خان صاحب
۱۸			[illegible]	خواجہ کمال الدین صاحب
۱۸			۳۲۲	میاں غلام احمد صاحب
۱۸			۱۷۵۲	عبد اللہ ... صاحب
۱۸			[illegible]	منشی ... الدین صاحب
۱۸			۹۹	چودہری حاکم علی صاحب
۱۸			۵۸۹	شیخ عبد الرشید صاحب
۱۸			۹۲۳	احمد الدین صاحب
۱۸			۶۱۵	میاں صاحبدین صاحب
۱۸			۱۵۵۵	باقر شاہ صاحب
۱۸			۱۲۱	سید محمد علی شاہ صاحب

بدر پریس قادیان میں معرفت محمد ... کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی

جلد ۷

قیمت اخبار ... قادیان میں ...

اے جہاں منظر خوش ہر یکسو سے قادیان

مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینیجر میاں معراج الدین عمر

آئی ہو کے جس ... مہدی آخر زمان

مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۰۸ء

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۱۱

قیمت از طلبہ ...

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے یہ پرانی تجویز اب پاس ہوئی ہے کہ ہر دو کام سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جاوے۔ ابتدا سے یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ اپنے مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھی جسکو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن ہر دو کام کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری باین طرح ناقص ہونے لگا۔ الحمد للہ۔ یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سر دست یہ ہوا ہے کہ صاحبزادہ میاں معراج الدین عمر نے خود بخود مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور ان کی امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کرے گا وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا جو شاید سر دست مناسب نہ ہو لیکن تمام ہمدرد صاحبان نے اصلاح اخبار کی خاطر جہاں اور بہت سے خرچ اٹھائے ہیں۔ بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو اطلاع کی جاتی ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ایڈیٹر کے) نام نہیں ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر و پراپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہیئیں۔ ان جو مضامین اخبار میں چھپنے کے لئے ہوں وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہیئیں لیکن ایسے خطوط پر بھی میرا یا کسی کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ صرف الفاظ ہوں کہ مضامین بنام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آئندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۷ مارچ ۱۹۰۸ء ۔ ماتم کدہ

فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے

پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے

مدینۃ المہدی

حضور رسالتمآب کی صحت اچھی ہے آپ صبح و شام سیر کو تشریف لیجاتے ہیں مسجد مبارک میں سید سرور شاہ صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی ایسے وقت آتے ہیں جب قوم کے علماء و امراء و اہل قلم اور دین کے محتاج ہو جاتے ہیں اور بوجہ دنیا پرستی کے نہ حق ظاہر کر سکتے ہیں نہ حق کی مدد ۔ بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلئے مخالفت میں حصہ لیتے ہیں پہلے معمولی نشان دکھائے جاتے ہیں جب نہیں مانتے تو پھر قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے ۔ آخر ہلاک کئے جاتے ہیں ۔ علامہ نور الدین صاحب نے اپنے وعظ میں اذان کی فلاسفی بتائی کہ دوسری قوموں کے بے معنی گھڑیال ناقوس سے اس میں کیا کیا حکمتیں ہیں ۔ پھر الحمد للہ کے متعلق کئی نکات فرمائے کہ مصائب میں بھی بوجہ کفارہ ذنوب و اجر آخرت مومن الحمد للہ ہی کہتا ہے ۔ تمام

رسید زر

۱۸ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۲۹۵ ۔ قاضی رکن الدین صاحب عمار
۱۰۲۲ ۔ منشی فضل دین صاحب للعہ
۲۵۱ ۔ چوہدری غلام حیدر صاحب عہ
۴۹ ۔ میاں نور بخش صاحب للعہ
۱۳۲۵ ۔ میاں محمد دین صاحب للعہ
۱۸۴۱ ۔ چوہدری سرفراز خان صاحب سے
۱۳ ۔ شاہ محمد صاحب عار
۴۴۶ ۔ میاں اعظم صاحب للعہ
۷۲۸ ۔ مظفر الدین صاحب للعہ
۱۷۷۵ ۔ جان محمد صاحب عار
۱۰۵ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عار
۴۴ ۔ نواب خان صاحب تحصیلدار صہ
۱۷۱۸ ۔ مولوی حیدر الدین صاحب للعہ
۱۰۷۹ ۔ مہربان علی صاحب عار

۲۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۳۱۲ ۔ خلیفہ رشید الدین صاحب معہ
۱۴۲۱ ۔ مفتی فضل احمد صاحب عہ
۱۳۵۲ ۔ محمد سلیمان صاحب عہ
۱۸۵۱ ۔ ملک محمد مبارک صاحب للعہ
۱۵۵۱ ۔ بابو نور محمد صاحب للعہ
۱۶۰ ۔ بابو عطاء محمد صاحب للعہ
۸۸۵ ۔ عبد الحکیم خانصاحب للعہ
۱۱۱۹ ۔ محمد رشید صاحب للعہ
۴۲ ۔ احمد علی صاحب للعہ
۷۹۲ ۔ فضل الدین صاحب للعہ
۱۴۱۷ ۔ سید امیر علی شاہ صاحب للعہ
۸۵۳ ۔ قربان علی صاحب للعہ
۱۴۴۸ ۔ سردار امام بخش صاحب للعہ
۹۶۷ ۔ ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب للعہ
۳۶۵ ۔ اے ایس ایم یوسف للعہ
۱۴۲۹ ۔ نبی بخش صاحب للعہ
۳۶۶ ۔ میاں عبد اللہ صاحب للعہ
۱۴۳۳ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ

۲۱۰ ۔ حکیم شاہ نواز صاحب صہ
۶۲ ۔ بابو فخر الدین صاحب صہ
عار
۳۶ ۔ حافظ غلام حسین صاحب عار
۹۱۵ ۔ غلام رسول صاحب عار
۶۶۳ ۔ حسین بخش صاحب للعہ
۷۰۲ ۔ شیخ خدا بخش صاحب صہ
۸۲۴ ۔ قاضی محبوب عالم صاحب صہ
۱۲۹ ۔ مولوی مظفر احمد صاحب عار
۱۱۱۹ ۔ بابو الٰہی بخش صاحب عار
۱۱۷۸ ۔ چوہدری خان محمد صاحب عار
۹۶ ۔ مستری الٰہی بخش صاحب عار
۱۱۷ ۔ محمد شاہ صاحب عار
۱۳۲۶ ۔ مولوی احمد علی شاہ صاحب عار
۳۶۰ ۔ میاں غلام محمد صاحب عار
۱۵۴۸ ۔ قاضی میر حسین صاحب ناعہ
۱۳۹۷ ۔ اخوندزادہ عطا محمد صاحب عار
۱۷۵۳ ۔ خداداد صاحب عار
۵۸۶ ۔ محمد دین درزی صاحب للعہ
۱۲۸۰ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عار
۱۰۳۲ ۔ محمد اشرف صاحب عار
۱۹۲۲ ۔ محمد دین صاحب عار
۱۱۶۱ ۔ مصری خان صاحب عار
۱۷۶۴ ۔ محمد افضل خانصاحب عار
۵۲ ۔ سید شاہ نواز صاحب عار
۵۴۳ ۔ میاں عبد اللہ صاحب عار
۹۲۳ ۔ محمد حیات خانصاحب عار
۱۱۰۰ ۔ عطاء الٰہی صاحب عار
۱۴۵۱ ۔ یار خان صاحب عار
۱۲۹۴ ۔ دولت خان صاحب عار
۷۶۹ ۔ ولی محمد صاحب عار
۲۳۵ ۔ شیخ خدا بخش صاحب عار
۱۶۱۰ ۔ سیٹھ ہارون محمد صاحب عار
۱۶۹۰ ۔ مسٹر عبد الغنی صاحب عار
۱۴۹۳ ۔ اقبال علی صاحب عار
۱۶۸۴ ۔ اللہ رکھا صاحب عار
۱۶۲۳ ۔ برکت علی بیگ صاحب عار

۳۶ ۔ مولوی عمر الدین صاحب عار
۱۱۳۳ ۔ سید ارشاد علی صاحب عار
۲۰۲ ۔ منشی کالو خان صاحب عار
۹۶۹ ۔ احمد علی صاحب للعہ
۔ غلام حسین صاحب للعہ

۲۱ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۷۵۹ ۔ میاں احمد نور صاحب عار
۵۲ ۔ مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عار
۱۹۴ ۔ منشی فضل الٰہی صاحب عار
۱۳۰۴ ۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب للعہ
۶۴ ۔ حافظ نور احمد صاحب صہ
۴۱۴ ۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ
۷۱۵ ۔ منشی عبد الخالق صاحب للعہ
۱۷۳۰ ۔ غلام محی الدین صاحب عار
۱۰۸ ۔ مولوی عبد الحمید صاحب للعہ
۱۳۰۸ ۔ محمد افضل صاحب للعہ
۹۵۷ ۔ محمد اشفاق صاحب للعہ
۸۶۵ ۔ محمد مقبول صاحب عار
۶۶۲ ۔ مولوی غلام رسول صاحب عار
۱۴۱۴ ۔ منشی شمس الدین صاحب للعہ
۳۴۷ ۔ منشی صدر الدین صاحب للعہ
۱۳۴۸ ۔ جان محمد صاحب عار
۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۔ حکیم الطاف حسین صاحب عار
۔ نبی بخش صاحب رفوگر للعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۳۳۰ ۔ بو صاحبہ از مکان نواب سکندر علی خان صاحب مرحوم سے
۴۴۶ ۔ بوٹے خانصاحب عار
۲۷۲ ۔ مولوی محمد احسن صاحب للعہ
۱۶۸۲ ۔ محمد بخش صاحب عار
۸۳۹ ۔ حافظ نور محمد صاحب للعہ
۳۰۲ ۔ شیخ محمد حسین صاحب للعہ
۴۷ ۔ علی محمد خانصاحب عار
۱۵۲۴ ۔ چوہدری غلام حسین صاحب للعہ
۳۱۳ ۔ راجہ شیر محمد صاحب عہ
۱۰۵۷ ۔ منشی عبد الغفور صاحب للعہ

ہم ذکر اللہ سے منع نہیں کرتے

سراج الاخبار میں ہم پر افترا کیا گیا ہے۔ کہ ہم اللہ کے ذکر سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ہم ذکر اللہ تو فرض جانتے ہیں۔ ہاں اس ذکر کے جو قواعد نقشبندی وغیرہ فرقوں میں رائج ہیں۔ اون کی سند ہم مانگتے ہیں کہ ہمیں بتلائیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اپنے صحابہ کو اس طریق سے ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہمارا مطالبہ تھا۔ جو ہم درخواست کر چکے ہیں۔ اس کا جواب تا حال ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اور نہ کوئی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بدعتی طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ایک افترا ہے۔ جس کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنی تائید میں جو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ معترض اون کے معنے ہی نہیں سمجھتا۔ ہمیں اس بات کا ثبوت ملنا چاہیئے۔ کہ جب حضور رسالتمآب کو یہ ارشاد باری تعالے ہوا۔

واذکر اسم ربک

تو آپ نے اس کی تعمیل کس طرح فرمائی۔ کیا اس طرح جیسے نقشبندی کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیات کے متعلق ہمارا جواب ہے مثلاً

فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً

اب اس سے یہ تخصیص کہاں سے ثابت ہے کہ اس سے مراد زبان یا دل کے ساتھ صرف اللہ اللہ کرنا ہے جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا۔ کیا مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا ہو جایا کرتا ہے۔ اجی اس کا تو مطلب یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و فعل و سکون میں خیال کرو۔ کہ یہ خدا تعالے کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں پھر ذکر اللہ میں داخل ہے نماز۔ تلاوت قرآن اور ہر ایک ایسی بات جس میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اولیاء اللہ کے حالات سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔

پس یہ بہت سخت غلطی ہے کہ ہمیں ذکر اللہ کا مخالف سمجھا جاوے۔ ہاں ان جوگیانہ طریقوں کے مخالف ہیں جو خصوص خاص فرقوں میں رائج ہیں۔

باقی [illegible] ہماری اس تحریر کا جواب کوئی صاحب [illegible] پیچ کہنا چاہیں۔ کرنے سے [illegible] تک وہ جواب نہیں دیکھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ رسالہ مل جاوے۔ چنانچہ صاحبزادہ عبد الرسول سائین اللہ اس کی شہادت دینگے۔ کہ میں نے اون سے بھی اس رسالہ کا مطالبہ کیا تھا۔ وی پی کے لئے بھی کہا گیا۔ مگر مصنف صاحب نہیں بھیجتے ہم بذریعہ اس اخبار کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ نامہ نگار جو بزدلی سے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرتا۔ ہمیں وہ کتاب بذریعہ وی۔ پی بھجوا دے تو ہم جواب دینگے۔ (اکمل)

رد المردود

ہمارے دوست مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں مرقع کے اعتراضات کا رد کر چکے ہیں اب خصم کی مزید مخاصمت پر آپ نے پھر اس کا رد لکھا ہے۔ دوسرے ہم نے اسے رد المردود اعتراض یہ تھا کہ میرے آقا نے لکھا ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک ۴۷۳۹ برس گذرے اور مسیح موعود نے ہزار ششم میں پیدا ہونا تھا۔ اب معترض زمانہ بعثت کا مطلب نبوت کا ابتدائی سال سمجھ کر ہزار ششم کو ۱۲۴۷ میں ختم کر دیتا ہے حالانکہ حضور کی پیدائش ۱۲۵۰ میں ہوئی۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طرز اختیار کی ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی صحیح عبارت پیش کر دی جو یہ ہے۔

"خدا تعالے نے مجھے ایک کشف کے ذریعے سے اطلاع دی۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنے تیئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملاکر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے [illegible] کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔"

تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے معترض کا کوئی حق نہیں کہ ازالہ اوہام کی عبارت پر اعتراض کرے کیونکہ اسی مجمل اور مشتبہ ذو محمل عبارت کی تفسیر خود مصنف علیہ الصلوۃ والسلام نے دوسرے مقام پر کر دی۔ پھر اسی کے متعلق خطبہ الہامیہ کی عبارت معترض نے پیش کی ہے کہ میں ہزار ششم میں مبعوث ہوا لکھا ہے مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وہ پانچویں ہزار کا خاتمہ کر جس کے معنے خود معترض سے پیدائش کے تسلیم کر لئے ہیں۔ جس سے یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی بتایا ہے کہ دانیال نبی کا حساب ہے ہزار ششم میں ہونا۔ جو حضرت مصنف نے ظاہر کیا ہے اسی سے

کذلک بعث فی آخر الالف السادس

رقم فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ آپ ۱۲۹۰ھ میں اپنا مامور ہو کر آنا لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چودہویں صدی کے سر پر اس کے جواب میں وہ عبارت نقل کر کر بتا دیا گیا کہ یہ محض مغالطہ ہے آپ تو

وانا علی ذہاب بہ لقادرون

کے اعداد کو وہ زمانہ قرار دیتے ہیں جب علم قرآن زمین سے اٹھ جائیگا۔ اور یہ زمانہ اسلامی چاند پر سلخ کی راتوں سے مشابہ ہے پس اس میں بدر کا طلوع سمجھنا سخت غلطی ہے۔

تیسرا اعتراض معترض نے یہ دکھلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ ازالہ صفحہ ۱۹۲ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود ۱۲۰۰ھ میں آنا چاہیئے۔ مولوی صاحب نے اصل عبارت پیش کی ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ "یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت اسی زمانہ کے قریب گذر چکا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔" اس پر یہ اعتراض باوجود اس تسلیم کے کہ اگر انیس کی نسبت کہا جاوے کہ قریب قریب بیس کے ہیں تو یہ کلام صحیح ہے۔ پیچ در پیچ حماقت ہے۔ کیونکہ جب تیرہ۔ چودہ۔ اٹھارہ۔ بیس وغیرہ کون [illegible] قریب قریب ہیں۔ تو تیرہ چودہ سو صدیوں میں کیوں قریب قریب نہ سمجھے جاویں [illegible] ہم نے [illegible] عام فہم مقامات سے نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان جوابوں کے مضمون میں کئی دلچسپ علمی بحثیں ہیں۔ ناظرین تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲ بابت ماہ فروری و مارچ منگوا کر پڑھیں۔ اللہ اس کی مدد سے اشاعت کریں۔ تاکہ فریق مخالف کی اطلاع [illegible] کا اندازہ ہو سکے۔

ڈائری

القول الطیب

۱۰۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ ظہر

فرمایا: شیعوں نے مبالغہ کی حد کر دی۔ ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ تمام انبیاء حتےٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت علی پر وحی آئی تھی مگر جبرئیل بھول گیا اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت جب معراج کو گئے۔ تو آگے علی موجود تھے۔ اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کہتا تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی۔ گویا حضرت علی کو خدا بنا دیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے۔ جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا۔ معلوم نہیں کہ لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے یہ مرتد کہتے ہیں۔ امہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں۔ جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس کا مذہب ہی کیا ہوا۔ کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ پھر تقیہ جس سے بڑی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یعنے جس سے دب گئے۔ یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کر دیا۔ پھر بتائیں۔ کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ سے واقف ہیں۔ ہم نے تو جو تفسیر دیکھی اس میں ہر ایک آیۃ کے یہی معنے دیکھے۔ کہ یہ علی کے حق میں ہے۔ مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے۔ کھٰیعٓصٓ۔ ک سے مراد کربلا ہے۔ پھر توحید جو مذہب اسلام کی رُوح ہے۔ اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے ہیں۔ جو ہزار ہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے بُت پرستی کو از سر نو جاری کر دیا۔ ابھی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں۔ ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے۔ اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو طیار ہیں۔ مگر یہ تو نہیں۔ کہ انہیں خدا بنا لیں۔ اگر واقعی ان کو امام حسین رضؓ سے محبت ہے۔ تو اُن کی پیروی کریں۔ جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے۔ اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ اتنے پیغمبر گذرے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے کہا ہے۔ کہ میری بندگی کرو۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہونچے۔ ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے۔ امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک شخص چلا آ رہا ہے۔ اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابوعبداللہ حسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔

ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہیئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چُپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے۔ تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا اُن کو جواب دو۔ دو باتیں ہیں۔ یا اعتراض یا چُپ رہنا۔ یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے خفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

نظم مسلسل

"ہماری بخاری"

دکھاتی ہے راہ ہدایت بخاری — سکھاتی ہے طرز عبادت بخاری
نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں اسے وہ — کہ بتلاتی ہے اصل سُنّت بخاری
جو سُنّت ہوا سکو تو کرتی ہے رائج — اُٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری
صحابہ کا طرز عمل تو بنائے — جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری
میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں — کہ ہے بس کلام نبوت بخاری
مسلمان ہیں لیکن فقط نام کے ہیں — جو کرتے ہیں تیری اہانت بخاری
تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں — سنائے تو آتی ہے لذت بخاری
کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے — مجھے ہے تمہاری محبت بخاری
خدا جانتا ہے میں کس شوق دل سے — کروں روز تیری زیارت بخاری
جو تیرے مخالف ہیں شیطان ہیں وہ — ہوئی آخر ان سب کو ذلت بخاری
کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا — نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری
خدا آپ ہو جائیگا اجر اس کا — اٹھائی جو تو نے مصیبت بخاری
جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر — عجب تو نے پائی ہے جرأت بخاری
یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا — ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت بخاری
عقیدہ مرا پوچھتے ہو تو کمسل — تو ہے راہ ارئی جنت بخاری
وہ مسرے کبک میں وہ گل ہے میں بلبل — میں پروانہ شمع رسالت بخاری

انسان کو چاہیئے۔ کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کو کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے۔ اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ متقی وہی ہیں۔ کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔ ایمان کا پتہ مقابلے کے وقت لگتا ہے۔

بدرِ منور

۸ - صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ - مارچ ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۴ - ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

تشریح و معانی الفاظ

لایلاف - اُلفت دلانے کے لئے

اس گھر کے رب کے ساتھ اُلفت دلانے کے لئے اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دیگئی اور خائب و خاسر واپس کیا گیا ہے۔ کہ قریش اور اہل عرب کا یقین تازہ ہو کر اس گہر کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی خالص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تہے اور تمام بلاد کے بادشاہ اور تجار ان کی عزت کرتے تہے۔ اس تجارت اور سفر میں فرق نہ آوے بلکہ اون کی عزت اور بہی زیادہ ہو۔

الفھم - ان کو اُلفت دلانے کے لئے۔

رحلۃ الشتاء و الصیف - سردی اور گرمی کے سفر میں

قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تہے موسم سرما میں افریقہ - ہندوستان کیطرف جاتے تہے۔ اور موسم گرما میں شام ایران کیطرف جاتے تہے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تہے اور ہدیئے اور تحفے دیتے تہے اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحب فیل کو تباہ کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت کو اور بہی بڑہایا اور پہلے سے بہی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اور بہی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے

فلیعبدوا - پس چاہیئے کہ عبادت کریں۔

رب ھذا البیت - اس گھر کے پروردگار کی۔

الذی - جس نے

اطعمھم - ان کو کہانا کہلایا۔

من جوع - بھوک سے۔

و اٰمنھم - اور ان کو دیا۔

من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ خدا کی عبادت کر رہے ہیں

بعض جاہل آریا اور عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان چونکہ عبادت کے وقت خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرتے ہیں اس واسطے یہ بہی ایک شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا رد کر دیا ہے - فلیعبدوا ربّ ھذا البیت - عبادت اس گہر کے رب کی کی جاتی ہے - نہ کہ اس گھر کی - اور یہ گھر بطور ایک نشان کے ہے - جو خدا تعالیٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت دیتا ہے - کیونکہ دنیا میں بڑے بڑے گھر لوگوں نے بنائے - اور بڑی بڑی فوجیں ان کی امداد میں کھڑی ہوئیں لیکن وہ تباہ ہو گئے اور اون کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہ گہر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قائم ہے - اور اس کے ارد گرد رہنے والے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہیں - عبادت کے وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان مونہہ کرتا ہے - وحدت کے واسطے سب نے ایکطرف مونہہ کیا - اور ایک ایسی طرف مونہہ کیا - جسطرف سے خدا تعالیٰ کا پاک کلام اون تک پہونچا - اور اون کے واسطے موجب ہدایت ہوا - علاوہ اس کے اس میں ایک اور حکمت ہے اور وہ یہ ہے - کہ جیساکہ زمین کے گول ہونے کے سبب ذرات کے ہر ایک حصہ میں مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں کیونکہ ایک ہی سیکنڈ میں کہیں عصر ہے کہیں مغرب کہیں عشاء کہیں فجر اور کہیں ظہر - ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری نمازیں جدا ہیں - غرض کوئی بہی ایسا وقت نہیں ہوتا جبکہ روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی عبادت نہ کر رہے ہوں - گویا مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے - جس پر خدا تعالیٰ کی عبادت کے انوار کا سورج کبہی غروب نہیں ہوتا - ایساہی عبادت کے وقت ایک خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت رکہتا ہے اور وہ یہ ہے - کہ خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرنے کے سبب اہل ہند کا مونہہ عبادت کیوقت مغرب کیطرف ہوتا ہے - اہل شام کا جنوب کیطرف اور اہل یمن کا شمال کیطرف - اہل مغرب کا مشرق کیطرف ہوتا ہے اور ان سمتوں کے درمیان میں جو مقام ہے - ان کا مونہہ کم و بیش درجات کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان میں ہوتا ہے - الغرض کیا ہی کا کوئی ایسا طرف نہیں جسطرف مونہہ کر کے مسلمان خدا کی عبادت نہیں کرتے - گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی شہادت کی لکیریں اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو گذرتی ہیں اور ہر وقت گذرتی ہیں کہ تمام روئے زمین ہر وقت مسلمانوں کیطرف سے خدا تعالیٰ کی توحید اور تمہید اور تسبیح سے پر رہتی ہے - کوئی اور مذہب دنیا میں ہے - جو اس قدر خدا کی عبادت کرنیوالا ہو؟

خانہ کعبہ کا جائے امن ہونا ایک نشان

خدا کے کام بہی عجیب ہیں کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے - تو ایک غریب کو لیتا ہے - جو غیر مشہور ہو اور ظاہری علوم سے دنیا کی نظر میں ناواقف ہو - اور کچھ طاقت نہ رکہتا ہو - نہ کوئی جتھا اس کے ساتھ ہو - پہر اسے مامور بنا دیتا ہے - چار دانگ عالم میں اس کی قبولیت پہیلا دیتا ہے - تمام عالموں سے بڑھ کر اُسے عالم بنا دیتا ہے - اسے طاقتور بنا دیتا ہے - اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا ہے -

ایساہی اس نے جب ایک گہر کو اپنی طاقتور ہستی کے ثبوت میں نشان بنانا چاہا - تو کہاں بنایا - عرب کے میدان میں جہاں پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خوراک نہ سبزی - نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی حفاظت کی جگہ - پہر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہے - تمام جہان کی دولت وہاں پہونچتی ہے - ہر ملک و ملت کا آدمی وہاں پایا جاتا ہے - ہر زبان وہاں سمجھی جاتی ہے - حفاظت کا یہ حال ہے - کہ فوجی لحاظ سے کوئی حفاظت کا سامان نہیں - پہر بہی سکندر رومی یونان سے نکلا ہند تک فتح کیا - واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تہا - راستہ میں ہی ہلاک ہو گیا - خود اس زمانہ میں دجال یورپ سے نکلا اور ہند تک پہنچ گیا - مگر وہی بیت اللہ اس سے محفوظ رہا - نبی کریم نے دجال کو دیکہا تہا کہ

حمانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یون ہو گیا کہ بحیرہ قلزم ۔ بحیرہ عرب ۔ عدن سے ہو کر خلیج فارس مین وہان گھوم رہا ہے اور اس سے آگے جو ہوگا وہ بھی ظاہر ہو جائیگا ۔

اصبحت حالۃ النسآء ۱۲ ۔ چونکہ اہل عرب کے واسطے مقدر تھا کہ جب نور محمدی اون کے درمیان سے طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہو کر مشرق و مغرب مین پھیلین ۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنتون کے وارث بنین ایران اور شام کو فتح کرین مصر و الجیریا ۔ مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے ہسپانیہ مین جا گھسین ۔ دوسری طرف ترکستان افغانستان ہند سے لیکر چین کے لوگون کو جا کر مسلمان بنائین اس واسطے پہلے سے اللہ تعالے نے اون کے طبائع ایسے بنائے تھے کہ وہ سفر کو پسند کرتے تھے اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو موسمون مین سفر کیا کرتے تھے پھر اس مین ایک پیشگوئی بھی مخفی ہے کہ اے قریش خدا تعالے نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر رکھے ہین وہ سفر ایسے نہ ہونگے کہ تم جس موسم مین جاؤ ۔ اوسی مین تم واپس آسکو بلکہ وہ لمبے سفر ہون گے ۔ جنمین تمکو سردیان بھی گذارنی پڑینگی اور گرمیان بھی گذارنی ہون گی ۔

خدا تعالے کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے کہ اوس نے عرب کی قوم کو جس اوس پتھر کو جسے معمارون نے رد کر دیا تھا کہ یہ کام کا نہین اوسے ہی کونے پر لگایا ۔ وہی قوم تمام دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی ۔ مغرب و مشرق مین اوس نے علوم کا چراغ روشن کر دیا ۔ آج تک تمام اسلئے علوم اونہین کی کتابون سے اخذ کئے جاتے ہین ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکھی ہے جسکے برابر آج بڑی بڑی جماعتین لگ کر اور لاکھون کروڑون روپے خرچ کر کے نہین لکھ سکتین ۔ کیسا ہی طاقتور ۔ قادر ۔ توانا آئندہ کی خبرون سے واقف خدا اوس گھر کا ہے ۔ جو قریباً چار سو سال سے اس بات کا پتہ دیتا ہے ۔ وہ گھر جسے ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل مین بنایا ۔ جنگل بھی وہ جس کے گرد و نواح مین کوسون تک کوئی آبادی نہ تھی اس گھر مین خدا کی عبادت کے واسطے اپنی بیوی اور بچے کو تنہا چھوڑ دیا ۔ اللہ اللہ کیسا وہ ایمان تھا ۔ جو حضرت ابراہیم کے سینہ اور دل مین تھا ۔ کیا ہی توکل اور ایمان والی وہ بیوی تھی جس نے اپنے شوہر کو کہا کہ جسے خدا کا حکم ہے ۔ تو اب تو جا ۔ تیری اور ہر کسی اور کی ہمکو پرواہ نہ ہے ۔ کیا ہی پیارا وہ بچہ تھا ۔ جس کی خاطر جنگل بیابان مین چشمہ جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا کہ آج تک تمام جہان کے لوگ اوس کا پانی پیتے ہین ۔ خدا کی ہزارون ہزار رحمتین اور برکتین ہون تجھ پر اے خدا کے خلیل اے نبیون کے باپ ابراہیم اور ہزارون ہزار برکتین اور رحمتین تجھ پر ہون ۔ اے عورتون مین سے بے نظیر ایک عورت مصر کی شاہزادی اور ابراہیم کی بیوی اور اسمعیل کی مان ۔ کیا ہی خدا رسیدہ تیرا دل تھا ۔ کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری مین اپنے بڑے بھاری امتحان کو اپنے سر پر قبول کیا کہ اگر وہ امتحان پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اوس کے بوجھ سے شق ہو جاتا ۔ بے شک تو ہی اس قابل تھی کہ تیری اولاد مین سے نبیون کا سردار محمد ﷺ پیدا ہوتا تیری اضطرابانہ دوڑ کی یادگار مین آجتک لاکھون انسان مختلف بلاد سے آکر تیرے قدم بقدم دوڑتے اور خدا کی حمد کرتے ہین ۔ ایک ابراہیم کے اس گھرانے کی تاریخ خدا تعالے کے دلدادہ اور مقبول بندون کی مثال مین ایسی پر درد ہے ۔ کہ دلون کی کثافت کو دور کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لا دیتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے راہ مین اس طرح کی قربانی کرنیوالے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چون شود بخشائش حق بر کسے
دل ہشد باند بد نیائش بسے
خوش شود آید بیابان تپان
تا در و نالد ز ہجر دلستان
پیش از مردان بہر حق شناس
زینکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن این جائیگاہ بلئے فناست
زندگی بے یار بنی جان آخر خداست
زہر قاتل گر بدست خود خوری
من چنان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ این عبد اللطیف پاک مرد
چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان را داده است
تاکنون در سنگہا افتاده است

این بود رسم رہ صدق و وفا
این بود مردان حق را انتہا
از پئے آن زنده از خود فانی اند
جان فشان بر مسلک ربانی اند
فارغ افتاده ز نام و عز و جاه
دل ز کف وز فرق افتاده کلاه
دور تر از خود بیار آمیخته
آبرو از بہر روئے ریختہ
ذکرشان ہم مے دہد یاد از خدا
صدق ورزان در جناب کبریا
گر بجوئی این چنین ایمان بود
کار بر جویندگان آسان بود
لیک تو افتاده در دنیا اسیر
تا نمیری کے رہی زین دار و گیر
تا نمیری اے سگ دنیا پرست
دامن آن یار کے آید بدست
نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جان بیفشان تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمر خود را کبر و کین
چشم بستہ از رہ صدق و یقین
نیک دل با نیکوان دارد سرے
بر گہر تف مے زند بد گوہرے
ہست دین تخم فنا را کاشتن
واز سر ہستی قدم برداشتن
چون بیفتی با دو صد درد و نفیر
کس نمی خیزد کہ گردد دستگیر
با خبر را دل تپد بر بے خبر
رحم بر کورے کند اہل بصر
ہمچنین قانون قدرت اوفتاد
مر ضعیفان را قوی آزد بیاد

(باقی آئندہ)

تحریف بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی ۔ بیچارے دیسی عیسائی ۔ قابل رحم دیسی عیسائی مظلوم دیسی عیسائی ۔ مین کن الفاظ مین دیسی عیسائیون کی اس ذلیل اور پست اور تاریک حالت کا اظہار کرون جو گورے پادریون نے اس ملک مین کر رکہی ہے ۔ ملکی معاملات مین جو کچھ سبقت یا فوقیت انگریزون کی قوم ہم پر چاہتی ہے یا چاہے وہ سب اس کے واسطے جائز اور بجا ہے ۔ کیونکہ وہ فاتح قوم ہے اور فاتح اور مفتوح یکسان نہین ہو سکتے ۔ اس معاملہ مین دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہین نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہو سکتا ہے لیکن مین نہین سمجہ سکتا ۔ کہ ولائتی اور امریکن پادریون کو سرکار کیطرف سے کوئی ایسے حقوق دئے گئے ہون ۔ کہ وہ ہند کے باشندون کو عیسائی بنائین اور عیسائی بھی نہائت تنگ خیال اور محدود علم کا ۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھون روپے کے اخراجات اور ہزار ہا میل کے سفر سے جو باتین انجیل اور دیگر صحائف کے متعلق پیدا کر رہے ہین اور اپنے گرجون مین وعظ کر رہے ہین وہ باتین دیسی عیسائیون سے کیون پوشیدہ رکہی جاتی ہین اور ان بیچارون کو ان باتون سے کیون بے خبر چھوڑا جاتا ہے ۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب شافی سے مشکور فرماوین گے؟

ولائیت کے محقق کیا فرماتے ہین

جرمنی ۔ فرانس ۔ انگلستان یونائیٹڈ اسٹیٹس و دیگر ممالک یورپ و امریکہ کے محقق رات دن اس تحقیقات مین لگے ہوئے ہین کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات اونہون نے بپایہ ثبوت پہونچا دی ہے ۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیون یا حواریون کی لکھی ہوئی نہین جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہین اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے ۔ کہ ابتدا مین جس طرح یہ کتابین لکھی گئی تھین ۔ اون الفاظ مین اور اس صورت و حالت مین قائم نہین رہین بلکہ ان مین بہت کچھ تغیر تبدل ہو گیا ہے ۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہین ۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرماوین۔

انسکلو پیڈیا برٹا نیکا
انسکلو پیڈیا ببلی کا
جیواش انسکلو پیڈیا
ببلی کل دکشنری ۔ ہیسٹنگز

خلاصہ ان تمام تحقیقاتون کا یہ ہے ۔ کہ حضرت عیسٰی نے کبھی کوئی کتاب نہین لکھی نہ لکھائی نہ آپ کے زمانہ مین کوئی کتاب لکھی گئی ۔ بلکہ متی ۔ مرقس ۔ لوقا یوحنا کی طرف ہی جو انجیلین منسوب ہین وہ متی ۔ مرقس اور لوقا و یوحنا نے نہ لکھین اور نہ لکھائین ۔ بلکہ اون کے بعد کسی اور شخص نے لکھین اور اون کیطرف منسوب کین ۔ اگر وہ تمام انجیلیں جمع کی جائین جو اب تک دستیاب ہوئی ہین یا جنکا ذکر عیسائی کتب مین موجود ہے تو اون کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہے اون مین سے یہ چند جن کو بعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قرعہ اندازی کے الگ کر کے یہ چند کتابین بائبل مین شامل کر لی گئی ہین ۔ پھر ان مین سے بعض ایسی ہین ۔ کہ بعض عیسائی فرقے اون کو نہین مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہین ۔ کہ اون کے سوا اور بھی چند ایک کتابون کو شامل کرتے ہین یہی حال پرانے عہدنامہ کی کتابون کا ہے اور اس حیثیت سے جمع ہوئی تمام کتابون کو جب ایک مجلد مین جلد کرا لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے ۔

دیسی عیسائی آنکھین کھولین

باوجود اس پراگندگی اور بے اعتباری کے جو بائبل کے لاحق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد یا ہم وطنون (کیونکہ دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہین یا ہندو ازم سے نکلنے والے ہین اور ہندو مسلمانون کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہین) سے سُنے ہوئے عقائد کے مطابق یہ یقین اور ایمان رکھتے ہین ۔ کہ بائبل لفظاً خدا کا کلام ہے ۔ کیونکہ اونہون نے مسلمانون سے سنا ہوتا ہے ۔ کہ توریت خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی ۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا ۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانون والا ساتھ لے کر وہ عیسائی بنتے ہین اور یہ نہین سوچتے ۔ کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق توریت اور انجیل کیا شے ہین ۔ اور یہ بھی نہین سوچتے کہ موجودہ کتابین جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتھ مین دی ہین آیا یہ وہی توریت اور انجیل ہین جن کا ذکر اسلامی معلمین سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہین ۔ پادری صاحبان بھی ہمارے دیسیون کو تاریکیون کے بحر ظلمات مین غوطے کہانے کے لئے چھوڑ دیتے ہین اور اون کو اس امر سے باخبر نہین کرتے کہ خود اون کے اپنے عقاید ان کتابون کے متعلق جو ان کے ہاتھ مین ہین ۔ کیا ہین ۔ عیسائیون کا ماہوار رسالہ تجلی جب کہ پہلے پہل نکلنا شروع ہوا تھا ۔ تو اوس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کہولنے کی کوشش کی گئی تھی ۔ اور صاف لفظون مین اظہار کیا گیا تھا ۔ کہ ہم بائبل کو لفظاً کلام الہٰی نہین مانتے اور اس مین تغیر و تبدل کے قائل ہین ۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا ۔ غالباً پادری صاحبان نے تجلی کے ان مضامین کو اردو مین لکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (مسٹر فضل) پر خفگی کا اظہار کیا ہوگا ۔ جو وہ جلدی دب گیا ۔ اور بیٹھ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان ذرا بھی غور کرین تو کبھی اس بات کا نام نہ لین ۔ کہ یہ انجیل اور توریت وہی انجیل اور توریت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے ۔

اسلامی عقائد کے مطابق توریت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوا تھا اس وقت جو توریت عیسائی پیش کرتے ہین اوس مین لکھا ہے کہ پھر موسیٰ مر گیا اور مواب کی وادی مین گاڑا گیا ۔ پھر آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا...... اور اب تک بنی اسرائیل مین موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہین اُٹھا (الفاظ "آج کے دن تک" اور "اب تک" قابل غور ہین ۔ کیا یہ سب موسیٰ پر نازل ہوئے تھے !!!) ایسا ہی اسلامی عقائد کے مطابق انجیل جو کچھ بھی تھی اوس کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا ۔ حضرت عیسٰی کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

تھا اسپر کیا نازل ہونا تھا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکھی نہ لکھائی اور نہ اون کے زمانہ میں لکھی گئی خود اوس کے سر پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ متی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے۔ کہ خود عیسائی عقائد کے مطابق بھی۔ یہ انجیل اور توریت جو بائبل کے بھیس میں عیسائی منادوں کے ہاتھ میں ہے یہ وہ کتب ہیں جنکو اسلامی عقائد نے خدا کا کلام مانا ہے۔

نورافشاں صاحب توجہ کریں

باوجود اس وضاحت کے عیسائی اخبار ہمیشہ وہی بے سُرا راگ گائے چلے جاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق توریت انجیل محرف مبدل نہیں ہوئی دیکھو قرآن کریم میں لکھا ہے لا تبدیل بکلمات اللہ اللہ کی باتیں نہیں بدلتیں۔ پھر توریت انجیل کے الفاظ کیوں کر بدل گئے۔ پس ثابت ہوا کہ توریت انجیل اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور یہی ہے۔ جو پادری صاحبان کے ہاتھ میں ہے۔ حال میں عیسائی اخبار نورافشاں نے نئے سر سے اس مضمون کو چھیڑا ہے اور ۲۰ فروری کے پرچے میں کسی قدر نورافشانی کر کے باقی کو آئندہ پر رکھا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بروقت اون کو کچھ سمجھایا جاوے۔

عیسائیوں کو احتیاط کرنی چاہیئے

سب سے اوّل عیسائی صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی مسائل سے بے خبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اون کے واسطے مناسب نہ تھا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیۃ لا تبدیل بکلمات اللہ کے یہ معنے نہیں کر سکتا۔ کہ کلام الٰہی کے الفاظ میں کوئی تغیر و تبدل یا اس کے لکھنے میں عمداً یا سہواً کوئی غلطی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ ... قرآن شریف چھاپے پر چھپتے ہیں۔ ... کاتب کی غلطیاں اور مطبع والوں کی غلطیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ اوس کو چھوڑ کر بھی اس وقت جو بائبلیں مختلف فرقہائے عیسویت و یہودیت کے پاس ہیں ان میں بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحوں کے صفحوں کا فرق نمایاں ظاہر ہے۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ اس آیۃ شریف کے یہ معنے نہیں جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہیں۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ بہر حال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اوس کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی اور نہ اس میں کوئی شخص کچھ تبدیلی کر سکتا ہے۔ کہ یہ حکم اس طرح نہیں اس طرح ہونا چاہیئے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہیں ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تھا جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ مسلمان دجلہ فرات اور سیحون جیحون سے سیراب ہونیوالی زمینوں کے فاتح ہوں گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت میں نازل ہوا تھا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ ممالک بڑی زبردست سلطنتوں کے قبضے میں تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہو کر رہا اور کسی قیصر یا کسریٰ یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالے کا ایک کلمہ قرآن شریف میں ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفوں پر غالب آتے ہیں۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہیں سکتا ہمیشہ سے ایسا ہوا۔ اور انشاء اللہ تعالے ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا بالفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیۃ کے ہم معنے ہے جو اس طرح سے ہے۔ کہ لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنۃ میں کوئی تبدیلی نہیں۔

حفاظت قرآنی

الغرض اس آیۃ شریف کے یہ معنے نہیں۔ جو عیسائیوں زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھے ہیں اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ توریت انجیل میں کوئی تحریف تبدیل نہیں ہوئی یا نہیں ہو سکتی ہاں قرآن شریف میں ایک اور کلمہ ہے۔ جو حفاظت کلام الٰہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاء اللہ اگلے اخبار میں لکھا جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مجھے مولانا المکرم مولویصاحب نے بنا بر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک سوال نمبروار لکھ کر جواب عرض ہے۔ بحول اللہ وقوتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ

سوال نمبر ۱۔ خدا پاک کا ارشاد ہے۔ کہ ہم بے خبر کو معذب نہیں کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منحرف کو پکڑتے ہیں۔ اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ طاقت پر بوجھ ہے پھر ایک مسئلہ میں کتنے ہی نصوص وارد ہو کر کہاں تک نوبت پہونچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظہور پا رہے ہیں۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالے بے خبر کو سزا نہیں دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ میں نصوص متخالفہ وارد ہیں۔ اس کی کوئی نظیر آپنے نہیں دی۔ آپ یقین کریں۔ کہ نصوص متخالفہ ہرگز نہیں ہوتے۔ فتوے کفر تخالف نصوص سے نہیں بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپ کا کیا سوال ہے۔ آپنے بیان نہیں فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔

جواب۔ اس آیۃ شریف کے معنے ہیں۔ تمام اہل کتاب حضرۃ مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہیں اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ تمام یہود کہتے ہیں۔ کہ ہمنے قتل کیا اور تمام مسیحی کہتے ہیں۔ کہ ہاں مسیح قتل ہوئے اللہ تعالیٰ دونوں کی تکذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے بچشم خود پہلے مسیح کے تابعین کے حق میں پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمان و عیسائی دونوں یہود پر جو منکر ہیں۔ غالب و فوق ہیں دوسرا مسیح بھی آگیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکھ لیگی۔

سوال نمبر ۵۔ اور کشف ملکین پر شرقی منارہ دمشق پر اُترکر امامت میں گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کشف ملکین پر ہوا مگر ملائک عام طور پر نظر نہیں آیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب دمشق واقعہ ہے جہاں نزول مسیح ہوا۔ پھر کیا اعتراض ہوا۔ امامت میں گفتگو کرنا کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا۔

سوال نمبر ۶۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس قبر کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ ابھی مسیح اسوقت زندہ ہے۔

سوال نمبر ۷۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر کفر کا فتوے لگانے والوں کو من دعا رجلا بالکفر لیس کذلک الاحار علیہ۔ کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ میں نہیں آیا۔ نصوص کا جواب دیا گیا کہ متخالف نہیں ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والوں پر کفر کا فتوے بے شک عائد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ اور عدم الصلوۃ خلف الاخر کے مدعی کو صلوا خلف کل بر وفاجر کیا ارشاد سناتا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام پر فتوے کفر لگا کر حسب حدیث محولہ سوال نمبر ۷ لوگوں نے خود اپنے اوپر کفر کا فتوے دیا۔ تو خود اون کے پیچھے نماز جائز نہ رہی۔ اور حدیث میں خلف کل کا فر نہیں آیا۔

سوال نمبر ۹۔ اور انما المومنون اخوۃ الآیۃ اور لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کیوں بے حال کیا۔

جواب۔ ہرگز نہیں ہوا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتوی کفر لگا کر اپنے منہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو بھائی ہی نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توحید نماز روزہ حج زکوۃ اخلاق کے بیان کرنے میں بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک درجہ کی مومن کے لئے اس کے علمی مذاق کے انداز پر ہی آسان ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پھر ہم سواد اعظم مامور ہیں۔

جواب۔ عوام کالانعام سواد اعظم نہیں بلکہ سواد اعظم اعلی درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اعلے درجہ کے ایک متقی کو بھی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان امۃ ۱۶ (ابراہیم ہی ایک گروہ تھا) تمام انبیاء و رسل مامور اپنے اپنے زمانہ میں پہلے پہل اکیلے ہی ہوتے ہیں اور عوام ان کے مقابل پر بکثرت۔ تو اللہ تعالے اون کو ہی گروہ قرار دیتا ہے اور بالآخر گروہ بنا کر دکھا ہی دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ پس قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ کو قل اتخذتم عند اللہ عھدا کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ بعینہ یہی حال آجکل ہی ہو رہا ہے۔ حضرت امام پر کفر کا فتوے لگانے والوں کا۔ کہ وہ ایک مامور کی مخالفت میں اپنے آپ کو جنتی اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر جہنمی قرار دیتے ہیں۔ یہ ہی معنی لن تمسنا النار ہیں۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر موسے کو انک لن تستطیع معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی نے جب اتباع اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالے نے علمناہ من لدنا علما فرمایا تھا) نہ کیا۔ تو سزا اسے ہذا فراق بینی و بینک سے خالی نہ رہا۔ تو دوسروں کو اس واقعہ سے ضرور عبرت پکڑنی چاہیئے ورنہ وہ بھی سزا سے نہیں بچیں گے۔

سوال نمبر ۱۴۔ پس جب ارسال رسل سے ورثۃ الانبیاء کو یہ رہنمائی ہوئی۔ کہ ایکدوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ تو کون سا معیار ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو

جواب۔ فتوی کفر ورثۃ الانبیاء کا کام نہیں بلکہ ایک نفس پرست کا کام ہے۔ ہاں حق پہچاننے کے لئے چند معیار میں لکھتا ہوں۔ جس سے سچا جھوٹے سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالے سے مومن کامل کو اکثر بشارتیں ملتی ہیں۔ کیا معنے پیش از وقوع خوشخبریاں جو اس کے مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں اس کو تبلائے جاتے ہیں۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھولے جاتے ہیں۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطہ داروں کے متعلق ہوں بلکہ جو کچھ دنیا میں قضا و قدر نازل ہونے والے ہیں یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہیں ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے سوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں۔ سوا اس کے اور بھی بہت معیار قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

سوال نمبر ۱۵۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہیں کرسکتے۔ یہ ورثۃ الانبیاء نے ہی اپنا ورثہ کرلیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہیں بزرگان دین پر بولا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الٰہی ہو اور وہ اکثر کسی کی تکفیر پر دلیر نہیں ہوتے۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر فرض کرلیا جاوے کہ اس وقت کے علماء جان کر کجرو ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون دوزخ اختیار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی و رسل مامور کے مقابل پر مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہیں۔ دیکھو وجحدوا بھا واستیقنتہا انفسہم ظلما و علوا ۱۹/۱۷ وان فریقا منہم لیکتمون الحق وھم یعلمون ۲/ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۱/۵ یہ اللہ تعالے کی شہادتیں بہ نسبت علمائے اہل کتاب کے ہیں۔

سوال نمبر ۱۷۔ اگر بہت نصوص ظاہر سے ماؤل ہیں تو ولقد یسرنا القرآن سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ فصیح کلام میں استعارات و تشبیہات بکثرت ہوتے ہیں مگر وہ تیسر سے کلام کو نہیں روکتے۔ مثلاً من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی ۱۵/۸ صم بکم عمی ۱/۲ کون نہیں جانتا کہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا کے اندھے بہرے مراد نہیں۔ کیا اس سے تیسر میں کچھ فرق آگیا کچھ نہیں۔ آیا معمولی خواندہ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محاورہ ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر لن تستطیع معی صبرا ہی مآل ہے۔ تو ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑیگی اور حتی نبعث رسولا کا غایتہ مغیا کیوں کر ہوگا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۵/۲ ہم کسی کو عذاب نہیں کرتے جب تک رسول نہ بھیجیں اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری اور عزت کی جاوے اور اوسکے قول و فعل کو صبر کے ساتھ دیکھا جاوے۔ موسے جیسے اولوالعزم نے ہی جب صبر اپنے معلم کا نہ کیا تو ہذا فراق بینی و بینک کا مزہ چکھنا پڑا۔ تو دوسروں کو

... اور بی مقام رکھا۔ کیونکہ امر رسل اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر بتلاتا ہے۔ لہذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے۔ اور حکم عدل کی بات اتنی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ میں ھذا کا مشار الیہ کون ہوا

جواب۔ ابتدائے رکوع میں ہے۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۹/۸ کہہ آؤ۔ پڑھ سناؤں میں جو واجب کیا ہے تمہارے رب نے تم پر) ما حرم اس کا مشار الیہ ہے کیا ہے ان واجبات پر عمل کرنا صراط مستقیم ہے

سوال نمبر ۲۰۔ کلھم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کون فرقہ ہوا۔

جواب اسی حدیث میں ہے صحابہ نے سوال پر فرمایا ما انا علیہ و اصحابی۔

سوال نمبر ۲۱۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ ۱۷ رسول اور نبی ہر دو ملکر ... ... رسول پر القائے شیطانی کے مدعی ہو کر قطعیت نصوص میں کلام کر رہے ہیں۔

جواب۔ مابعد اس آیۃ کا یہ ہے۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ ساری آیۃ شریف کے یہ معنے ہیں۔ تجھ سے پہلے جس قدر رسل و انبیاء آئے۔ شیطان اون کے ارادوں میں اپنا دخل دیتا رہا۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا تاکہ یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جاوے۔ سو اللہ تعالیٰ القائے شیطان کو دور کر دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کر دیتا اور یہ ہر زمانہ میں ہوتا رہتا ہے۔ جیسے موسے کے وقت فرعون مسیح کے وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت ابوجہل اور آجکل مسیح موعود کیوقت آپ کے مخالف ڈوئی۔ چراغ الدین جمونی وغیرہ ان کی رکاوٹوں کو تعالےٰ نے دور کر دیا۔ اور یہ سلسلہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ ایک عالم نے لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا سے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو لوگ نیاز غیر اللہ دیتے اور قبر پرستی کرتے ہیں ان سب کا مال چوری کھانا حلال ہے

جواب۔ کسی کے مال کہانے کی نسبت حکم ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض (کسی نبی کو بھی جائز نہیں۔ کہ سوائے خونریزی کے کسی کو قید کرے۔ جب نبی بھی سوائے جنگ کے کسی کا مال نہیں لے سکتا۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ساری شرائط جنگ پوری نہ ہو جاویں۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا ابتدا بجنگ کرنا یا امام پر چڑھائی کر کرانا وغیرہ۔ چوری کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ ۶/۷ (چور مرد ہو یا عورت اون کے ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ ڈالو) یہاں مذہب کا ذکر نہیں کہ صاحب مال کس مذہب کا ہو۔ پھر فرمایا۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ۵/۲ (کسی کا مال باطل طریق سے نہ کھاؤ مگر تجارۃ کے طور پر مگر اس میں بھی رضامندی فریقین شرط ہے) جب تجارت میں بھی بلا رضامندی مال لینا جائز نہیں۔ تو چوری کس طرح جائز ہے اور تجارت میں بھی مذہب کی شرط نہیں لگائی۔ پھر فرمایا۔ ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ..... فبشرھم بعذاب الیم ۱۰/۱۱ اہل کتاب کے مولوی اور درویش لوگوں کا مال باطل طریق سے کہاتے ہیں .... سو اون کو عذاب الیم کی خبر دیدی۔ غرض کسی کا مال چوری زوری کسی طرح بھی سوائے جائز طریقوں کے جائز نہیں۔ سخت حرام اور ظلم ہے

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریہ گزٹ پنجاب لاہور

کی ایک تازہ اشاعت میں بیچارے سادہ لوح ایڈیٹر نے ایک ایسا ہی بے تکا مضمون لکھا ہے جیسا کہ آریہ گزٹ لاہور کا بے ہنگم نام۔ اس مضمون کے پہلے حصہ کا بہتر سے بہتر الفاظ میں یہ خلاصہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ طاعون خدا کا قہر ہے اور گناہوں کے سبب سے ملک مبتلائے طاعون ہوا ہے۔ جب تک لوگ گناہ نہ چھوڑیں گے۔ طاعون سے نجات نہ پائیں گے اگر مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے۔ تو دس پندرہ برس پہلے کیا گنہگار لوگ ہندوستان میں نہیں تھے۔ اور پھر اب بھی امیر لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔ محفوظ رہتے ہیں۔ اور غریب لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں طاعون کا سبب گناہ نہیں۔ بلکہ چوہے ہیں" آریہ دوستوں کی یہ ادا گھائل کئے دیتی ہے۔ کہ وہ ایک بات کا جواب ہزار بار سنکر بھی خاموش نہیں ہوتے۔ میں تو یہی سمجھتا تھا۔ کہ ہمارے ملک کے پوری کچوری بیچنے والے دھوتی پرشاد حلوائیوں سے بڑھکر بے حیائی میں کی کوئی مثال نہیں ملسکتی۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ ہمارے آریہ بھائی کئی نمبر بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ کسی کے منہ کے چبائے ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے کہ جسکے تصور سے جی متلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو۔ اوسی کو دیدہ دلیری سے پھر پیش کرنا کسی کے موہنہ کا لقمہ چبانے سے بھی زیادہ گھنونا کام ہے۔ میں سخت حیران ہوں کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریوں ہی کے حصہ میں آگئی ہے۔ پادری فنڈر۔ اور اندرمن وغیرہ کے باسی اور سڑے ہوئے پرانے اعتراضات آجتک سینکڑوں طریقوں اور سینکڑوں کتابوں و اخباروں کے ذریعہ سے پیش کرتے۔ اور پانچویں سواروں میں داخل ہوکر ہم بھی ڈنگروں سے نسبت بنتے ہیں۔ بھلا کوئی ان سورماؤں سے اتنا تو پوچھے۔ کہ تمنے ان اعتراضوں کے وہ تمام جوابات جو صدہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی وشافی دئے جا چکے ہیں۔ دیکھ لئے ہیں یا نہیں۔ اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعتراضات لکھتے ہو یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدوں میں داخل ہونے کا شوق ہے۔ مثلاً مخنون آریہ نے ترک اسلام میں سینکڑوں اعتراضات جھک مار کر لکھ مارے لیکن میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اگر وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی تصانیف ہی (جو اندرمن وغیرہ کے جواب میں لکھی گئی ہے) دیکھ لیتا۔ تو اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور اندرمن کے آگے کی بچی ہوئی ہڈیاں نہ چچوڑنی پڑتیں پھر جب اس مخنون آریہ کے زینت دئے ہوئے باطل کا سر کچلنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ کا رسالہ نکلا۔ اور اوس نے دہرمپال یا پیٹ پال وغیرہ کے خرمن ضلالت پر بجلی کا کام کیا اور نور اسلام سے ظلمت کفر کو کافور کر دیا۔ تو اب غیرت و مردمی کا مقتضا یہ تھا کہ اوسی طرز سے صبر و سکون کے ساتھ جب تک نور الدین کے تمام و کمال جواب الجواب سے متبد و شش ہو جاتے

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اٹھاتے یا تصدیق براہین احمدیہ کے جد تکذیب کا نام بھی زبان پر نہ لاتے۔ مگر ہمارے باحمیت آریہ دوست تکذیب ترک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے لے کر برابر فخر کئے جاتے اور مونچھوں کو تاؤ دیئے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے بہادر ایڈیٹر نے اپنی قومی وجبلی عادت کے موافق اسی قسم کا یہ مضمون لکھا ہے۔ میرا جہاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار الحکم اور بدر ہی میں ہمارے امام علیہ السلام کے کلمات طیبات کے ذیل میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس خدشہ یا مغالطہ کا جواب چھپ چکا ہے۔ با غیرت اور باحمیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصہ آواگون کے متعلق ہے (یعنی دس بارہ ہی برس سے ایسے گنہگاروں کا نمبر آگیا ہے جن کو پرمیشر طاعون کی سزا دیتا ہے۔ اخاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کریمیا کے روسی مقتول ہیں جنہوں نے اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جنم لیا ہے اور طاعون کی سزا بھگت رہے ہیں لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پرمیشر صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا پانے والے کو اس کی خطا کبھی نہیں بتایا کرتے کہ مبادا وہ پھر اس خطا کو چھوڑ نہ دے اور اس طرح آواگون کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے) اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ رد تناسخ دیکھ لیتے تو پھر شائد اس حصہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔ میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ شائد کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ پہونچ جائے اور اس طرح سے مجھکو کچھ ثواب حاصل ہو جائے آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے ایک سرسری خیال کو درج کرتا ہوں:—

طاعون کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات کہ طاعون کس کس کو پکڑے اور کس کس کو چھوڑ دے۔ ایک جداگانہ امر ہے۔ طاعون کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور گنہگاروں اور گستاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی لغزشوں کا کفارہ بنا کر طاعون کو ان کے لئے موجب نجات بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں اوس مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے سزا دہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمۂ نہنگ طوفان ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمۂ اژدہائے رود نیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیزم آتش شمشیر بنے۔ مخالفین نوحؑ کا آج دنیا میں کوئی نام لیوا ہے نہ پانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام کا دنیا میں کہیں اتا پتا بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام کا آج سوائے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کے اور کوئی نشان نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے مخالفین کے نام کے سوا دنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا کوئی ہے جو دنیا میں ابوجہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ و نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبروں کے حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام کے احکام سے سرتابی کرنے والوں اور ان کی جماعت سے . . . . مخالفت کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام اور ان کی جماعت یعنے پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش کرنا چاہو تو نہ ملیگا۔ ہاں! اُن کے خون سے رنگین کرکشتر کی سرخ خاک جا کر دیکھ لو۔ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔ جناب رامچندر رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی جماعت کے کارنامے آجتک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک رہے ہیں۔ لیکن راون اور اُس کے معاونین کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کیا جاتا ہے اور اُن منکران سراندیپ کی اولاد میں ایک چوہے کا بچہ بھی شائد ڈھونڈے سے نہ ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے میدان کرکشتر کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین رامچندر کی سرکوبی کے لئے جزیرۂ سراندیپ میں آتش جنگ کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی کرتوتوں اور ناشدنی کوتکوں کے باعث طاعون کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا ہے جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیقدر مسلمان اور منکرین کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیقدر مویدین کرشن اور سنگلدیپ کے راکھشسوں اور دیسووں کے ساتھ کسیقدر سرپشٹ یعنے رام چندر کی جماعت والے بھی مارے گئے۔ اسی طرح طاعون میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی اکا دکا مومن بھی فوت ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں ہیں اور طاعون نے ان کو کیوں نہیں پکڑا۔ یہ ایک سخت احمقانہ اعتراض ہے۔ ابھی طاعون اور دیگر بلیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ صبر کرو۔ اور نتیجہ کے منتظر رہو فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ۔ مرد آخر بین مبارک بندہ است وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

طاعون مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دنیا میں اس بات کا دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ اور اس کا گھر طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو اُن کے گھر میں ہیں۔ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس تحدی کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاعون اُن کی مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی مخالف میں کچھ غیرت اور حمیت کا ذرا بھی مادہ ہے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ طاعون کے کیڑے کسی ترکیب سے مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلا دے۔ یا اگر یہ کام دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعوی اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا۔ پھر دنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر کی گردن طاعون خان ہی کے ہاتھ سے مروڑی جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ ایڈیٹر کو چونکہ (بقول اس کے) طاعون کے اسباب وعلاج وغیرہ سے خوب واقفیت ہے۔ اور وہ چوہوں وغیرہ کا خوب بندوبست کر سکتا ہے لہذا اُس کو چاہیئے کہ وہ چوہوں کا بندوبست کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی طرح طاعون سے محفوظ رہنے کا دعوی شائع کر دے۔ اور اپنے پیشوا لیکھرام کی طرح اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

راقم

اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

اطلاع:— چونکہ مجھے بغرض فراہمی چندہ تعمیر بہت دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ [illegible] آف ریلیجنس انگریزی وقت پر پورا نہیں ہو سکا۔ [illegible] درازیریل کا نمبر اکٹھا

اسحٰق

اسحٰق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ مین کوئی خاص امتیاز حاصل نہین کیا۔ وہ صرف چیزون کے بنانے مین مشہور تھا۔ اوس نے نجاری اور کاریگری کے اوزار وہتیار اپنے پاس ہتیار رکھے ہتے اور مختلف پیمانون کے آرے خود اپنے ہاتہ سے تیار کئے تہے جن کی مدد سے اوس نے بہت سی عجیب وغریب چیزیز بنائین۔ ان چیزون کو اوس کے ہمسایون نے بڑی حیرت وتعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اوس کی دادی اپنے لڑکے کی ہنرمندی دیکھکر ایسی باغ باغ ہتی کہ ہرآئے گئے سے اوس کی صناعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ تہی۔ وہ اکثر کہا کرتی تہی کہ اسحٰق ایک نہ ایک دن کوئی بڑا صناع ہوگا۔ اور دنیا مین اچہی طرح بسر کریگا اور بڑا متمول آدمی ہوگزریگا۔

اسحٰق کی آیندہ زندگی کے متعلق اس کی دادی اور اوس کے ہمسایون کے خیالات کچھ عجیب اختلاف رکھتے تہے۔ کوئی کہتا تہا۔ کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیون کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے مین ماہر ہوگا۔ جس کو دولتمند اپنے محلات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدین گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک باکمال معمار ہوگا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سربفلک چرچ بنین گے۔ جو انگلستان مین کبھی نہین دیکھے گئے۔

اوس کی دادی کے چند دوستون نے یہ بھی رائے دی تہی۔ کہ اسحٰق کو گہڑیال سازی کی تعلیم دیجائے کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن ریاضی سے ایک خاص مناسبت ہے۔ جو اس ہنر کے لئے نہایت مفید اور بکارآمد ہے۔

چنانچہ اسحٰق نے بعد مین اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر ونایاب گہڑیان بنائین یہ گہڑیان بعینہ ان گہڑیون کی سی تہین جن مین گھنٹے بجنے کے وقت ڈائل پلیٹ پر ناچتی ہوئی پتلیان نمودار ہوتی تہین یا اون گہڑیون سے مشابہ تہین جن کے چہرہ پر جون جون رقاص (گھڑی کا پنڈلم) حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک جہاز دریا کی لہرون پر تیرتا اچہلتا نظر آتا ہے۔

اسحٰق کی قوت ایجاد نے کچھ دنون بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تہی۔ یہ گہڑیال چکر اور وزن سے نہین بلکہ صرف پانی کے قطرون کے گرنے سے چلنے لگتی تہی۔ یہ ایک ایسا اعجوبہ تہا جس نے تمام لوگون کو ششدر کردیا۔ کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال مین بہی نہ تہا کہ پانی کے ایک ظرف سے وقت بتلایا جاسکیگا

پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحٰق نے ایک دہوپ گہڑی بہی ایجاد کی اور اس طرح سایہ مین پانی کی گہڑی اور دہوپ مین دہوپ گہڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہوجاسکتا تہا کہا جاتا ہے۔ کہ دہوپ گہڑی ولستہارپ مین آج تک اسحٰق کے گہر کے بار موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گہڑی نے اس کے زمانہ طفلی کے اوقات کو اوس کی زندگی کے مشہور گھنٹون کو اور حتی کہ اس کی ساعت وفات کو بہی بتلایا ہوگا۔ جب سے کہ اسحٰق نے اوسکو قائم کیا تہا۔ ابتک وہ ایک ہی حالت مین ہے اور ٹہیک وقت دیئے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیال اپنے صناع سے زیادہ عرصہ تک باقی رہیگی بلکہ اوس کے بعد بہی زمانہ دراز تک اسحٰق نیوٹن رہیگا

خدا سے اسحٰق کو ایک خاص عطیہ یہ ملا تہا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزون کو سیدہے سادہے طریقون سے بہ آسانی دریافت کرلیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجھ کا آدمی شاید ہی کرسکے لیکن اسحٰق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگایا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہین سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ مین کودا اور اپنی جست کے فاصلہ سے اُس نے تیز اور دہیمی ہوا کی قوتون کا حساب لگالیا وہ اپنے بچپن کے کھیل کود مین بہی اسیطرح فطرت کے راز اور خدا کی قدرت کے اسرار دریافت کیا کرتا تہا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوا کی گرنی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تہی۔ اسحٰق ہمیشہ وہان جایا کرتا۔ اور اوس کے حیرت خیز حصون کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ گرنی بند رہتی تو وہ جانچتا رہتا تہا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب گرنی کے بڑے بڑے پنکھے ہوا کے ذریعہ سے چلنے لگتے تہے تو وہ ان کو غور سے دیکھا کرتا اور سوچتا تھا کہ وہ کیا طریقہ ہے جس سے گرنی کے پتھر اطراف پہرتے اور اناج کو جو اس مین ڈالا جاتا ہے پیس کر آٹا کردیتے ہین بعد ازین وہ اپنے ہتھیار و اوزار کے ساتھ غیر معمولی طور پر مصروف دیکھا گیا۔

کچھ دن نہ گزرے ہتے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمسایون کے سامنے اپنی صناعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا جس سے انہین معلوم ہوگیا کہ اسحٰق کس لیئے اس قدر گہرے انہماک مین تہا۔ اس نے ہوا کی گرنی کا ایک چہوٹا سا نمونہ تیار کیا تہا۔ گرنی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرزے کامل طور سے اس مین پائے جاتے تہے

اس کے چہوٹے چہوٹے پنکھے کمال کاریگری سے بنائے گئے ہتے اور اس کے اندر نہایت صفائی سے استرکاری کی گئی ہتی۔ جب گرنی کے اس چہوٹے نمونہ کو ہوا مین رکھدیا جاتا۔ تو اس کے پنکھے تیزی سے ہلنے لگتے تہے اور جس وقت مٹھی بہر اناج اس مین ڈالا جاتا تو نہایت خوشنمائی سے پس پسا کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحٰق کے ہمعصر ساتہیون اور دوستون نے ہوا کی اس نئی گرنی کو دیکھکر بے حد خوشی ظاہر کی۔ اور انہین یقین تہا۔ کہ دنیا بہر مین اس سے بڑہکر خوشنما اور عجیب چیز نہین ہے اس کے دوستون مین سے ایک نے کہا کہ اسحٰق! ایک چیز تم بہول گئے۔ جو گرنی مین ضرور ہونی چاہئے۔ اسحٰق نے حیران ہوکر پوچھا۔ "وہ کیا"؟ کیونکہ وہ گرنی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکھ چکا تہا اور کسی شے کو صفحہ خاطر سے محو نہین کیا تہا۔

اوس کے دوستون نے کہا۔ "بھلا یہ" بتاؤ مالک کارخانہ کہان ہے؟

اسحٰق نے کہا "ان بھئی یہ تو ٹہیک کہتے ہو" دیکھو مین اوس کو بہی پیدا کئے دیتا ہون اور غور کرنے لگا کہ اس کسر کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کرلیتا مگر اس مین جان کیونکر بہرتا اور حرکت کیسے پیدا کرتا جسکی ایک مالک کارخانہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تہی۔ بہرکیف جب کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو چوہیدان مین ایک چوہا پکڑا گیا۔ اور اس کو مالک کارخانہ کا عہدہ دیا گیا۔ مسٹر ماؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ مین ایک معزز مالک کارخانہ بنے ہوئے پہدکتے پہرتے تہے لیکن وہ صفت دیانت سے بالکل عاری تہے۔ جب اناج پسنے کے لئے اس چہوٹی گرنی مین ڈالا جاتا۔ تو وہ کبھی کبھی اس مین سے چرالیا کرتے تہے۔

جوں جوں اسحٰق سن رسیدہ ہوتا گیا اوس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرنی اور کھلونوں کے بنانے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہیں تنہائی میں وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات میں غرق دیکھا جاتا یا مفید کتابوں کے مطالعہ میں مصروف نظر آتا تہا۔

اسحٰق کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔ حسن اتفاق سے ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعتہً اسحٰق کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پر برقرار رکھا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اوس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستاروں کا دارومدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عمدگی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پر جا کر انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرنی کیوں کر بنتی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کے کل پرزوں کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسحٰق اور اوس کے چھوٹے کتے ڈائمنڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تہی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے کمرہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو آتش دان کے پاس سوتا چھوڑ تا گیا۔ حجرے کے اندر میز پر کاغذات کا تودہ پڑا ہوا تھا۔ جن میں وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تہے جن کو نیوٹن نے اس بیس سال کے عرصہ میں فراہم کیا تہا۔ کتا اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پر اچھل کر شمع کو جو اس پر رکھی جل رہی تہی۔ گرا دیا۔ اوس کا گرنا تہا کہ چشم زدن میں تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سالہ محنت کو صرف راکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کونے میں ڈائمنڈ بہی کھڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی ڈالتا۔ مگر نیوٹن کا صبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد مہربانی سے اسکے سر کو تھپکا اور باوجودیکہ شدت حزن و کرب سے اس کا دل پھٹ رہا تھا صرف اس قدر کہا:۔

"ڈائمنڈ۔ تم نہیں جانتے۔ کہ تم نے کیسی بہاری خطا کی۔"

اس مصیبت سے اس کی صحت کو صدمہ پہونچا اور چند دنوں کے لئے اس کی فرحت و بشاشت خاک میں مل گئی باایں ہمہ کتے کے ساتھ اس کا جو سلوک تھا اس سے اوس کی شریں خلقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن صحیفہ آصفیہ سے درج اخبار کئے ہیں۔ تا ہمارے بھائی دیکھیں۔ کہ ہونہار لڑکے کس طرح کھیل ہی کھیل میں علمی دریافتیں کرتے اور آخر ایک بڑے آدمی بن جاتے ہیں ایک ہم مسلمانوں کے بچے ہیں۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلیں اور بے ہودہ مشاغل ان کے حصے میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے

(داکمل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امرء القیس کا باپ جب قتل کیا گیا تو امرء القیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے میں مقام تیما پر اوس کا گذر ہوا جہاں سموال کا قلعہ موسوم بہ ابلق واقع تہا۔ سموال کا ایفائے عہد عرب میں ضرب المثل ہے امرء القیس نے سموال کے پاس چند ہتھیار اور زرہیں امانت رکھیں اور وہاں سے راہی ہوا۔ حارث ابن ظالم کو اوس کی خبر لگی اور وہ اونہیں چھیننے کے لئے آیا سموال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔ سموال کا بیٹا باہر شکار کیلئے گیا ہوا تہا۔ حارث نے اوسے پکڑ لیا اور سموال کو اسے دکھا کر کہا:۔ یا تو زرہیں حوالے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اوس سے ہاتھ دہو لو۔ سموال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور زرہیں دینے صاف انکار کیا حارث نے اس لڑکے کو اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا اور چلا گیا۔ امرء القیس تیما کو واپس نہ لوٹ سکا اور مر گیا۔ لیکن سموال نے اپنی زندگی بہر ان زرہوں کو اپنے پاس حفاظت سے رکہا

پاسبان پرندہ

امریکہ میں مرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤں اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہیں۔ پر و بال کالے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگوں اور زرد ہوتا ہے جو دہوپ میں ایسا چمکتا ہے جیسے کہ مصقلہ کیا ہوا سونا جگمگاتا ہے۔

اجامی بڑا مانوس پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکہتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح دم بطخوں کو ہانکتے اور مرغیوں کو چراتے دیکہا جاتا ہے اگر کوئی مرغی اپنے جھنڈ سے الگ ہو کر ادہر اودہر جانا چاہتی ہے تو وہ اوسے ٹہونگیں مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیاں باڑے میں آتی ہیں تو تب بہی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت میں کتے سے کم نہیں اگر گلہ کے سامنے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑہتا ہے اور لڑ بھڑ کر اور چیخ پکار اور اپنی تیز ٹہونگیں مار مار کر بہگا دیتا ہے۔ درندہ کو سوائے بھاگنے کچھ بن نہیں پڑتا۔

خالی اوقات میں وہ کہانے کے کمرہ میں بیٹھتا ہے اور اپنے مالک کے کہانا کہانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیاں جو وہاں آنا چاہتے ہیں انہیں مار نکالتا ہے بعد ازاں باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں ایک لاکھ ۷۶ ہزار آٹھ سو ۶۶ عمارتیں ہیں جن میں ۶۷ ہزار محل سرائیں ہیں اور بلڈنگس ہیں۔ ۴۴ ہزار ۱۹۶ بنک اور ایجنسیاں اور کارخانوں کے گودام ہیں ۴۷۴ مہمان سرائیں۔ ۱۷۵ حمام ہیں۔ ۹۴ ایوان وغیرہ ہیں۔ ۱۷۸ عمارتیں وزارت اور گورنمنٹ کے محکموں کی ہیں ۱۹۰ چھاؤنیاں ہیں اور فوجی گارد میں ۴۶ جامع مسجدیں ہیں ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۴۶۲ عیسائیوں کے مدرسے ہیں۔ ۶۵ کتبخانے ہیں ۲۳۱ راہب خانے ہیں اور ۱۷ شفاخانے اور ۹ انگریزی [illegible] (البیان)

انتخاب الاخبار

آخر صلح ہوگئی۔ جنرل ولکاکس اور جنرل روس کیپل کیم مارچ کو پشاور مین پہونچگئے۔ شرائط صلح یہ ہین۔ آفریدی قبائل کے (۳۲۲) سرغنون سے جن مین ذکا خیل کے سردار بہی شامل ہین اپنے دستخطون کے ساتھ ایک عرضی جنرل ولکاکس کی خدمت مین پیش کی کہ جسمین ظاہر کیا تہا کہ ہم خود کو گورنمنٹ کے رحم کے سپرد کئے دیتے ہین۔ جرگہ نے اس بات کی ذمہ داری بہی اوٹہائی۔ کہ وہ سرغناؤن کو سزا دین گے ساتھ ہی مبلغ ہزار روپے کی بندوقین بہی ضمانت کے طور پر داخل کین اور وہ اوس وقت تک واپس نہ دی جاوین گی جب تک درہ خیبر کے پولیٹکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ چورون کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط ۲۸ کو ایک عام دربار مین پیش ہوئی تہین۔ اور جنرل ولکاکس نے انہین منظور کرکے جرگہ کو منتشر ہو جانے کا حکم دیدیا۔

قحط کی سختی سے لوگ بہوکے مر رہے ہین۔ ۱۲ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزاپور سے بنارس مین پیٹ بھرنے کی خاطر آرہے تھے۔ کہ اون کا ایک بچہ بہوک سے بلبلا کر راستہ ہی مین مرگیا۔ یہان پہونچکر اس نے اپنی عورت اور دو بچون کو دہرم سالہ مین رکھا اور خود اپنے لخت جگر کو گنگا مین بہانے گیا۔ اور آتی دفعہ کسی دوکان سے کچھ چنے مانگ لایا۔ اور انہین اوکہلی مین باریک کوٹ کر انہین کہلانے کو دیئے اور خود بہوکا ہی پڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صبح کو وہ بیچارہ بہی مرگیا۔

۶ مارچ کی شام کو بلب مڑک میانمیر ایک کوٹہی اور کچھ دکانون پر ایک بہاری ڈاکہ پڑا۔ سنا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابہی کچھ پتہ نہین چلا۔

آفریدیون کی دست درازیان راولپنڈی تک بڑھ آئی ہین۔ پچہلے دنون مین کچھ آفریدیون نے مہمان بن کر اپنے میزبان ... کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا مین سب سے بڑی شاہی ٹرین قیصر جرمنی کی ہے۔ جو دو سال مین دو لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاندار نفیس کمرے ہین۔ جس مین بچون کی پرورش ... رنگ اور نشست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے ہین۔ خزانہ کے کمرہ مین دو آہنی صندوق ہین جن کی ساخت اس قسم کی ہے کہ چور اون پر حملہ آور نہین ہوسکتا۔

مسٹر الفریڈ سندی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون چیفکورٹ پنجاب مین بطور ایڈوکیٹ داخل کئے گئے۔

بلوچستان کے مقام شیرنگ مین جمعرات اور جمعہ گذشتہ کی درمیانی شب کو سخت زلزلہ وقوع مین آیا۔ آٹہ گھنٹے کے عرصہ مین تیرہ دھکے محسوس ہوئے کئی مکانات گر گئے۔ عمارات ریلوے کو بہی نقصان پہونچا۔

اس زلزلے کا اثر مقامات ورگئی اور خورست تک نمودار ہوا۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی پچاس مشینون کے لئے حکم دیا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصلون پر استعمال کرین گے۔

کلکتہ کی فلور ملز اپر سرکلر روڈ مملوکہ میسرز نہال چند داس وکیشب لال داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکھ کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ مشین کے باہم پرزون کے رگڑنے سے لگی تہی۔

یکم جنوری تا ۸ فروری ۱۹۰۸ء۔ ہندی ریلویز کی مجموعی آمدنی بہ نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۵ لاکھ کم ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم آجکل شہر پیرس مین مقیم ہین۔

سرحد پر ایک اور گاؤن لوٹا گیا۔ آج ایک اور تار خبر موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب وحشت دلا رہی ہے گورنمنٹ تو بہتیرا انتظام کرتی ہے مگر یہ قوم ہی ایسی نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان لوگون کے ساتھ کیا جاتا ہے مگر پہر بہی اون کو خیال نہین آتا۔ آج پشاور مین خبر پہونچی ہے۔ کہ بیرونی مہمندون مین کچھ بے چینی پھیل رہی ہے اور اونہون نے ۲ مارچ کی رات کو شلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شبقدر سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ سرکار نے ۵۷ وین رائفل کی ایک کمپنی روانہ کی ہے کہ اونکو کچھ سبق دیا ہے۔

(پنجاب اخبار)

دلچسپ

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ مسٹر ولیم سینٹ نے ایک کبوتر ایک ریل کے ہمراہ جو ساٹھ میل کا سفر کرنے والی تہی۔ ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر چہوڑا۔ ریل منزل مقصود پر ۱۲ بجے پہونچی۔ مگر کبوتر اس سے پیشتر یعنی ایک بجکر ۴۲ منٹ پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر کی رفتار پرواز ریل سے بہی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک اطالین انجنیئر سگنر فورانینی نے ایک فولادی جہاز مچہلی کی شکل کا بنایا ہے۔ اس مین مچہلی کی سی ٹانگین اور بازو ہین۔ جو ہوا مین اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہین کہ نظر نہین آتے۔ اس مین ۵۰ گہوڑون کی طاقت ہے۔ اور یہ ۴۳ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔

میرے ایک دوست کی چٹھی

شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سفر کو گئے تہے تو آپ نے مجہے اپنے لمبے خطون سے ممتاز فرمایا تہا۔ اسواسطے میرا جی چاہا کہ مین بہی آپکو ایک خط لکہون۔ مگر اب لکہون کیا۔ آپ تو اپنے وعظ اور تبلیغ کے عجیب و غریب ذکر لکہتے تہے۔ مین نہ واعظ اور نہ مبلغ ہو کر یہان آیا بلکہ ایک مقدمہ مین بلایا ہوا آیا ہون۔ کوشش مین ہون کہ جہگڑا آپس مین صلح کرلین۔ تو میرا دامن خلاص ہوجائے۔ آج صبح ایک کتے نے مجہے کاٹ کہتے ہے۔ مراد کوئی ملان نہین۔ بلکہ سچ مچ کا کتا۔ الحمدللہ کہ دیوانہ نہ تہا لیکن سیانہ بہی نہ تہا ورنہ بے تعلق مجہے کیون کاٹتا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک جلایا جس سے اور بہی درد ہوا۔ مگر پہلا درد کتے کے دانت کا جب برداشت ہوچکا تہا تو یہ درد تو خود دوست کے ہاتھ سے تہا اسواسطے بجائے رنج کے موجب مسرت ہوا۔ ہان مین واعظ تو ہوکر نہین آیا مگر رات کو سب دوست ایک دعوت مین جمع ہوگئے مین بہی مدعو تہا۔ پچاس ساٹھ آدمی تہے اور سب احمدی ایک تقریر کرنے کا قرعہ فال میرے پر پڑا اور تعوذ کیونکہ مجہے آتا تہا بسم اللہ کرکے بسم اللہ کا وعظ لیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر مین جو منہ پر آیا۔ کہدیا۔ وعظ مین لوگون کے سر ہلتے تہے اور میرا اون پر ... تہا اور اندر ہی اندر میرا نفس ملامت کرتا تہا کہ پہر بہی تو اصلاح نہین ہوئی اور وعظ

صفحہ ۳ کالم [illegible] کے آدم [illegible] پڑہین۔

ظہور المسیح

یہ کتاب مصنفہ مکرمی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل
آف گولیکی ضلع گجرات کی تصنیف کی ہے جس میں مسیح موعود کی آمد و وفات
اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا
گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل عصائے چشتیائی و رد و دلائل
کو زیر نظر رکھا گیا ہے اور بطور ضمیمہ و عد اللہ الذین آمنوا منکم
پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے نام ظہور المسیح بھی
نکالا گیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا
عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے
میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے
کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تموج اور تراقص کو ضبط
نہیں کر سکتا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو
ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ
آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری
میں رکھنے کی ممکن نہیں۔ یہ سب مضامین نے بھی
... کی صورت میں طبع اور ... قوم کی کلانی لیلیٰ
... نزدیک بہت سے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب
... سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو
ہے کہ یہ کتاب جلد مطبع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر
اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے خدا تعالیٰ ہمارے عزیز
اور محترم ... دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی
اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب

... ضرورت اور ... کی ... [illegible]
کیا ہے تاکہ ... [illegible] ... نے کیسے
کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم
(نوٹ) میرے مخدوم محسن مولوی [illegible] الدین
صاحب مرحوم بھی فرمائے ہیں۔ عبد الکریم
دفتر بدر سے طلب کرو

ہمیرا

میرے پاس اعلیٰ ہمیرا ... [illegible] ... ہے جو بڑی
سے بڑی محنت کے ساتھ ... کیا ہے ... بزرگان
تلاش نے اس ہمیرے کو دیکھا اور خریدا ہے ... اپنے
بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا
اگر کوئی ثابت کرے کہ یہ ہمیرا ... قیمت بھی واپس
دیدونگا۔ راستی کے ... سے ... اور میرے
پاس پشاوری لنگی اور کلاہ ہر قسم بھی موجود ہے۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ... [illegible]

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے
بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی
تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے اسباب تجارت
کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں۔ جو
واجبی اجرت پر شائع کئے جا سکیں گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان
سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ
مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے
قیمت ... سالانہ عوام سے اور طلباء سے ... لیجاتی ہے

المشتہر
مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

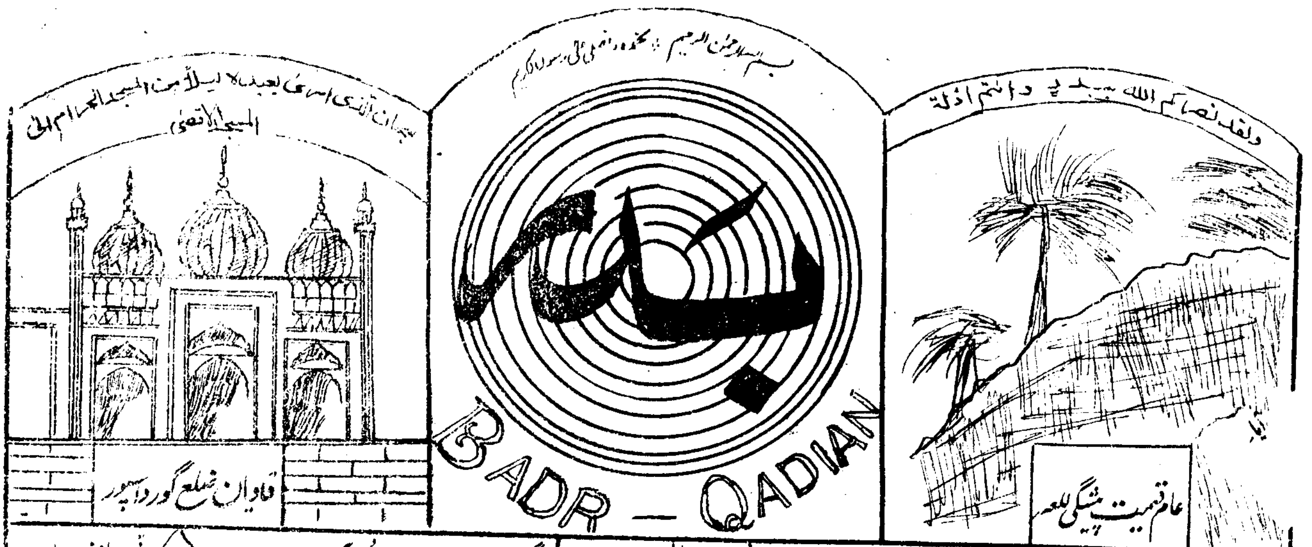
ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ
بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت
میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے جلدی تھک جاتا
گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہو گئے تھے میں انگریزی
اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کرتے رہے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا
عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا نیز
استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے
استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں تجربہ سے میں ان
گولیوں کو زیادہ ... [illegible] ... اور بہت سے
دوستوں نے ان گولیوں کو استعمال کیا اور ... [illegible]
حکیم محمد دین ... [illegible] ... مجھے ایسی دوائی دی۔
راقم محبوب عالم ... [illegible] ... (راجپوتانہ) سابق پرنسپل
اسسٹنٹ ... [illegible] ... ناظرین سے
وہ شہادت ... [illegible] ... فائدہ ... بعد

حب مقوی

کے متعلق ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... گئے ہوں
اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ... [illegible]
استعمال سے ... [illegible] ... کام کرنے کی
طاقت پیدا ہو جائیگی اور ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام
عصبی کی ہی حالت ... [illegible] ... قیمت فی ... چار روپیہ
... [illegible] ... کی نہایت
مجرب اور مفید دوا ... [illegible] ...
خارش چشم ... آنکھوں سے پانی جاری رہنا ... اور ضعیف بصارت
کے لئے ... [illegible] ...
سفوف ... [illegible] ...
جسمیں ترش ڈکاریں آتے اور گاہ گاہ ... محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل
اور ... [illegible] ... سوزش معلوم ہوتی
ہو اور ... [illegible] ... کے لئے یہ سفوف
اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ... [illegible] ... مفصل ... نام اور
ڈاکخانہ ... [illegible] ... محصول ... بذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد دین احمدی ... [illegible] ... گوجرانوالہ



قیمت از معاونین ۵ عہ — قادیان میں سہ — جلد ۷ — فی پرچہ ۲ر

ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان
۱۵ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام
سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

رجسٹرڈ ایل ۲۰۸
بروز جمعرات
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
مینیجر میان معراج الدین عمر پروپرائٹر
اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان
مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب سے — گورنمنٹ ۸ — نمبر ۱۱ — افریقہ سے

ہمارا مذہب

ہمنے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہین ہے۔ اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہین۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہین جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ بجز دُعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہین۔ کہ خدا تعالےٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اوس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالےٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اوس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کرین یا کوئی شر اپنے ارادہ مین رکھین تو ہم نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا نہین کیا کیونکہ خدا تعالےٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالےٰ اپنے بندون کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونون ایک ہی چیز ہین۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہین اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہین۔ کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہین؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اوس سے جہاد کیسا مین سچ سچ کہتا ہون کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو مین بار بار ظاہر کرتا ہون یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہین ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرین۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالمون کے ہاتھ سے اپنے سایہ مین ہمین پناہ دی ہو۔ وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کیلئے بھیجدیا ہے پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاوین اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و جان مین منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ مین اپنی جان دینے کیلئے طیار رہے۔ (مسیح موعودؑ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

مدینۃ الامام

اس ہفتے کوئی الہام نہین - حضور کی صحت اچھی ہے
علامہ نورالدین علاوہ معمولی مشاغل کے ترجمہ قرآن مین مصروف - اور فاضل امروہی کے مراجعت از وطن کا انتظار ہے۔

سید سرور نے د نعلم ماقوسوس بہ نفسہ پر ایک نامکمل خطبہ پڑھا - علامہ نورالدین نے التحیات کی تفسیر کی - جس مین بتایا کہ عبادت فرمان برداری اور تعظیم کا نام ہے - جب یہ تعظیم الفاظ کے ساتھ ادا کی جائے اور اپنے مولا کی تعریف مدح ستائش کی جائے - تو اس کا نام ہے - تحیۃ - جسے قولی عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے صلواۃ ان تعظیمات کا نام ہے جن مین زبان - دل اور اعضاء سب کی شرکت لازمی ہے - یہ بدنی عبادت ہے - پھر اس سے جوش ترقی کرتا کرتا جب مال کے خرچ کرنے تک پہونچ جائے - تو وہ طیبات ملی عبادۃ ہے - پھر جس کے ذریعہ سے یہ پاک تعلیم پہونچی اوس کیلئے سلامتی اور خاص رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا ہے - کلمہ شہادت مین توحید کا اقرار اور اوس کی پوری حقیقت واضح کی گئی ہے - دنیا کے ادیان کی ان کی قوموں نے پرستش کی اس لئے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد عبدہ و رسولہ ایزاد کیا گیا تا عبودیت محمدیہ کا ہر نماز مین اقرار ہوتا رہے - اور توحید کا سبق پختہ ہو - بر کر عربی مین تالاب کو کہتے ہین - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے چشمہ کی التجا کی گئی ہے جس سے اون کی اُمت کے تشنہ کام ہمیشہ سیراب ہوتے رہین چنانچہ اسی دعا کی قبولیت سے ہر صدی مین خدا سے وحی پانے والے لیستخلفنہم کے وعدے کے موافق آتے رہتے ہین۔

تازہ ڈائری

۱۷ - مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا - شیعہ کہتے ہین - قرآن مجید مین کچھ کمی بیشی ہے اس اعتراض کی زد مین سب سے پہلے وہی آتے ہین - حضرت علی اسی لئے خلیفہ نہین ہوئے تھے کہ معاویہ کے ساتھ جنگ کرین بلکہ اون کا فرض تھا کہ قرآن کی حفاظت کرین جو اصل الاصول دین ہے - پس وہ اپنی خلافت کے زمانے مین اصل قرآن کو شائع کر جاتے - کیا جس قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزارون مخالف و موافق لوگون مین ہوتی رہی اس مین کچھ تغیر ممکن تھا یہ کیسی لغو بات ہے - پھر ہم یہ پوچھتے ہین - کہ اپنی خلفاء کے پیچھے حضرت علی نماز کیون پڑھتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تھا تو ایسا کیون کیا دیکھو ہمارے مُرید ہین وہ دوسرون کے پیچھے نماز نہ پڑھین گے تو کیا حضرت علی اون سے بھی ایمانی حالت مین کمزور تھے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ آپ نے یہ بھی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے۔

فرمایا - شر الفقراء من هو علے باب الامراء یہ لوگ (اولیاء - انبیاء) اللہ تعالےٰ سے بہتری پاتے ہین - پس انہین امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ان امراء ان کے بہت کچھ محتاج ہین۔

فرمایا - لوگ دین حق اختیار کرکے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہیں اللہ تعالےٰ نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہین ہلاکت سے بچایا تم بجائے احسان جتانے کے نبی کا شکریہ ادا کرو۔

انتخاب الاخبار

سرکل ٹورنمنٹ امرتسر مین ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم فٹ بال مین جیتی - انعام مبارک - ۳

رنگون کے ایک محرر عبد اللہ کو چار سو اونس کوکین برآمد ہونے پر تین ماہ سخت قید ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔

برما کے مقام منڈلے کی خبر کہ وہان سخت زلزلہ کئی سکینڈ تک اس کے دھکے محسوس ہوتے رہے۔

ریلوے سٹیشن کوٹ لکھپت پر جس ڈرائیور کی غفلت سے حادثہ ٹکر ہوا تھا - چھ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا

بمبئی کی خبر کہ سر لارنس جنکنس صاحب چیف جسٹس کو گاڑی کی ٹکر سے پیشانی اور چہرہ پر چوٹین آئین۔

لنڈن سے خبر آئی - کہ حضور ڈچی منٹو صاحبہ بخیریت تمام واپس پہونچ گئین۔

لنڈن سے خبر آئی کہ کرکٹ کے ایک شوقین اور ماہر نے اس کھیل کا نیا طریق ایجاد کیا۔ اس مین بجائے دو کے تین طرف وکٹین گاڑ کر کھیلنا ہو گا - بالکل عجیب ہے۔

لنڈن کے قدیم شاعر شیلی کی تین یادداشت کی کتابین حال مین ۴۵ ہزار روپیہ نیلام کی گئی ہین۔

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۰۷ء مین تمام ہندوستان مین ۴۵ لاکھ آدمی فوت ہوئے - وجہ بخار

ندوۃ العلماء کے دارالعلوم کی عمارت کے لئے بیگم صاحبہ بھوپال نے پچاس ہزار روپیہ دیا۔

نواب بیگم صاحبہ بھوپال کی دادی ہین - ان عطیہ سے عربی تعلیم کو ترقی دین گے - لکھنؤ مین۔

دہلی کے خزانہ مین دو ہزار پونڈ کی دو تھیلیان گم ہو گئین - مالیتی تیس ہزار روپیہ۔

چوری کے شبہ مین ایک چور پکڑا گیا جس نے نوکری چھوڑ دی تھی - عند التلاشی ۲۳ ہزار نقد برآمد ہوا

لنڈن سے خبر آئی کہ ہمارے حضور شاہ قیصر ہند بنفس نفیس خود ایک خط قیصر جرمن کو لکھا ہے۔

لنڈن سے خبر آئی کہ سر ایڈورڈ گرے نے تمام غیر طاقتون کی خدمت مین ایک تجویز ارسال کی ہے۔

ایک موٹر کار کی ٹکر سے ایک پولیس مین اور دو آدمی مر گئے اور علاوہ اس کے ۱۴ آدمی زخمی ہوئے۔

دارالامان کے حالات آج سے ایک سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر ادہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُرلذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پیر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپ کے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل ہی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذرا سی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شاید سائنٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیٹ دوسرے شارٹ سائیٹ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہ بھی اس مرض میں میرا ہی ساتھی ہے سو کیا ہوا کہ ہم آپ کے ... اور میں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی ... نہیں ملا۔ بہر حال ... اور ... آپ کی جماعت افریقہ کے مخلصین

کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچ جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جُدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اُٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کرنے لینے کی صدا آگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبدالرحمٰن خدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبدالرحمٰن بنالے ہم سے جدا ہونیوالا ہے ہمارا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا نکلتی ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے حسنات اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی نیچر میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدھر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو اللہ کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کی غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل براحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بخوشی ہو گئے ہمارا ملنا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی ہے کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک زمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے ... کے لئے ... ہوں۔ تو آج واپس آکر میں نے سوچ کر جو کچھ اس جا کے ... پایا ہوں ... آپ کی ... دعوت کروں تاکہ کسی کی ... موجب ہو جائے

لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی میاں مدنشاہ صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں اونہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامن کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھکر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طاعون والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائیت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للّٰہ علی ذالک۔

نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت مسجد میں ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر نو بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑہی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑہے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھدیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے ہوئے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سنکر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے ... بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنا ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزار ہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کسی ایسی تجویز نہ ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چارون طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا دل دکھانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی ترقی ہی ہوتی ہے سب سے بڑھ کر لیکھرام تھا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینون سے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی ہین۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے۔ کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہان تک کہ اپنے گھر مین بلا تکلف اوسکو لیجانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان خدا نے ایسا بند کر رکھا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار ہی نہ کر سکا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل مین۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کو بعد ایسا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اب اللہ تعالےٰ نے زمین کو ویسے سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ جیسا کہ سونٹے سے رسّی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ کھلاتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھلاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر کو شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا ایسی صورتون مین جو ہوا ہے اس کے اندر کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی مین استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تاکہ کسی شخص کو شبہ شعبدہ بازی کا نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہین۔ جنمین کوئی شک وشبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیسے قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان مین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ سافرت الی روم دا[illegible] ماثم۔ مین روم کو روانہ ہوا اور مین ایک لیسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت وبلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی۔ کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ وہ چند دن اور یہان ٹھہرین مین استخارہ کرتا ہون اگر اللہ تعالےٰ نے خود بخود استخارہ کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین انکو لکھدون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب نہ ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الٰہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل سے اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید وبکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الٰہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

دار الامان کے حالات آج سے آٹھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر اُدہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُر لذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ میر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اُنہی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔ [illegible]

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپ کے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط دل ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذراسی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کی طرح ہر ایک شارٹ سائیٹ دوسرے شارٹ سائیٹ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہ بھی اس مرض میں میرا ہی ساتھی ہے یہ سوکیا ہوا کہ ہم آپ کے جسمانی طور پر تو یہاں ہیں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی دو ایک دفعہ نہیں ملا۔ بہر حال دل زیادہ [illegible] اور [illegible] ہوں کہ احباب افریقہ کے خادمین کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جُدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا آ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمن فدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے بار بار دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا نکلتی ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے حسنات اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر میں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی نیچر میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدہر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمد کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل براحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بخوشی ہو گئے ہمارا ملنا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آ گئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو یہ گذشتہ دردِ دلوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک سرزمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے دفعیہ کے لئے سعی کروں۔ تا آج واپس آ گیا ہوں سو چونکہ جو میوہ اس بہار کے چن لایا ہوں ان کے [illegible] اپنے پیارے [illegible] کی دعوت کروں تا کہ کسی کی دلی [illegible] کا موجب ہو جائے لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی میر ناصر نواب صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دار الامان کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھے امید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے۔

تین سال کے اندر طلب نشان والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دار الامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائیت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دار الامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت نصیب ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑہی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے اگر ہم انگریزی پڑھے ہوئے ہوتے تو اُردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا چاہتا ہے کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور بیان کیا کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے تو بادشاہ نے کہا

کہ میں مدت سے سوچتا تھا۔ اور ادھیڑبن کرتا رہتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چونکہ اس طرف سے میں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس میں میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے میں اور مسلمانوں کا بے جا دل دکھانے میں آریوں کے درمیان ایک طرح کی ترتیب رہی ہے جن میں سے سب سے بڑھ کر لیکھرام تھا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اس کو ایسا موقع نہیں ملا تھا اور نہ وہ اس طرح سے کتاب میں لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینوں نے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیاں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ میں غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر میں بلاتکلف اس کو لیجانا۔ شام کا وقت دیگر ملاقاتیوں کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید سے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے لازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار ہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل ہیں۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہیں۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کے بعد ایسا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ۔ اب اللہ تعالیٰ زمین کو ہمیشہ سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھلائے۔ جیسا کہ سوٹے سے رسی کا بنانا یہ سب شبہ میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیاں مداری لوگ دکھاتے ہیں کہ انسان کی سمجھ میں ہرگز نہیں آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھلاتے ہیں کہ مرا ہوا آدمی واپس آ جاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ثابت دکھائی دیتی ہیں۔ جیسا کہ آئین اکبری میں بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتوں میں بجز اس کے کچھ بات باقی نہیں رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کاموں کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازوں کے کاموں کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہیں سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبروں اور پیشگوئیوں کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی میں استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہیں کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شبہ جنتر بازی کا نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہیں جن میں کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہیں پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگوں کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیوں قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیاں سب اقتداری پیشگوئیاں ہیں اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ لوگوں کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس میں سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہیں ہوتا جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ سافرت الی روم دانا سے جبل مالوم۔ میں روم کو روانہ ہوا اور میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہیں۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اس کے نام لکھ دیں تو میں لے جاؤں اور امید ہے کہ اس کو فائدہ ہو۔ فرمایا آپ دو چار دن اور یہاں ٹھہریں۔ میں استغفار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خود بخود استقامت کے سبب کوئی بات دل میں ڈالدے تو میں لکھ دوں۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگوں کو استقامت حسن نیت سے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب نہ ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترساں ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگوں کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاویں۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہیں ہوتے اور سچے دل کر اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہیں ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان میں ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کا نقش دل میں نہیں جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اس کے سوا سب کے سب اس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا۔

فرمایا۔ فراست بھی ایک چیز ہے جیسا کہ اس یہودی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہدیا کہ میں ان میں نبوت کے نشان پاتا ہوں۔

اور ایسا ہی مباہلہ کے وقت عیسائی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آسکے کیونکہ ان کے بڑے نے ان کو کہدیا تھا۔ کہ میں ایسے منہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائیگا۔

فرمایا۔ اگر کسی کے باطن میں کوئی حصہ روحانیت کا ہے تو وہ مجھ کو قبول کریگا۔

فرمایا کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے تین حصے ہوں گے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

فرمایا۔ زمانہ نبوت تو نوراً علی نور تھا اور ایک آفتاب تھا لیکن اس کے بعد کے اولیاؤں کے جو خوارق و کرامات بتلائے جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ انکشاف نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے کرامات ان سے دو سو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اس کے ان لوگوں کو یہ موقع مقابلہ دشمن کا نہیں ملا اور نہ ان کو ایسا فتنہ درپیش آیا جیسا کہ ہم کو۔

ایسی ہی باتوں پر یہ وقت ختم ہوا اور روحوں کو ایک تازگی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں مولوی محمد علی صاحب کی منزل میں انتہارات انگریزی کے بند کرنے اور ان پر ایڈریس لکھنے میں مصروف ہوا حضرت اقدس پھر دوپہر کے وقت تشریف لائے تو وہی حضرت رسول کریم کی مجلس کا نمونہ کہ جس طرح کی باتیں شروع ہو گئیں ہوتی رہیں۔ خانوں کی نفس پرستیوں اور طلاق اور طلاق سے منحوس رسم کے متعلق

گفتگو ہوتی رہی اور علما نے زمانہ پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے ان بدعتوں کے دور کرنے میں اپنے کارناموں کا تذکرہ کیا جن کو جماعت شوق سے سنتی رہی۔ اس کے بعد حضور اقدس نے ظہر و عصر کی نمازیں ہمارے ساتھ شامل ہو کے ادا کیں اور مغرب سے عشاء کے پڑھ چکنے تک باہر تشریف فرما رہے اور مغرب کے بعد آپ نے ایک شخص کا ایک خط سنا اور دو اخبار سنیں ایک تو سیالکوٹ کی جنہیں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور اس کو میں کہ بہت محظوظ ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ لکھنے والے کا اجر قائم ہو گیا خصوصاً ڈاکٹر لوقا کے لفظ پر بہت خوش ہوئے اور اس کے ڈاکٹر ہونے کے متعلق زیادہ تحقیقات کرنے کے واسطے اس عاجز کو ارشاد صادر فرمایا۔ اور دوم اخبار میں آریوں کی جنبانی پر ایک ایڈیٹوریل ہندو ایڈیٹر کا لکھا ہوا تھا۔ غالباً یہ دونوں مضمون الحکم میں بھی نکل جائیں سے۔ آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے ہر دو قابل پڑھنے کے ہیں۔

اسی وقت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ہی بیاد میں جو انہوں نے اپنے خط میں لکھی تھی اور اس کے ساتھ ایک عزیز کیواسطے دعا کے لئے التجا بھی۔ نظم کو سُن کر حضرت اقدس بمعہ جماعت بہت خوش ہوئے اور حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کو کہیں چھپوا دینا چاہیئے۔ لہٰذا وہ الحکم میں چھپنے کے لئے دیگئی امید ہے کہ آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگے اس کے دو تین شعر بھی آپ کو سنا دیتا ہوں۔

ڈنکا بجے جہان میں مسیح کے نام کا
خادم ہے دین پاک رسول انام کا
بنتا ہے قادیان میں زر وال احمدی
لنگر لگا ہوا ہے وہاں فیض عام کا
نور محمدی سے چمکتا ہے وہ مکان
کچھ رنگ ہی جدا ہے وہاں صبح و شام کا

عشاء کی نماز کے بعد حضور اقدس اندر تشریف لے گئے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب کی منزل میں تھوڑی دیر اشتہاروں کا کام کر کے انہیں کے زیر سایہ بیت السلام میں رات کاٹی۔

نماز فجر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز کے بعد اندر تشریف لے گئے اور اس کے بعد ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے اور احباب بھی گرد ہو کر

ساتھ ہو لئے دہی رات والے مضمون ڈاکٹر لوقا کا ذکر درمیان آیا۔ میاں اللہ دیا صاحب لدھیانوی بھی اتفاق سے ساتھ تھے انہوں نے بھی تصدیق کی کہ لوقا ڈاکٹر تھا مگر یہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تھا۔ اس کیواسطے زیادہ تحقیقات کیواسطے میاں اللہ دیا کو بھی ارشاد ہوا۔ اسی پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی ہوئی چلی گئی۔ حضرت نے فرمایا عربی میں لق معنی کیا کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ انگریزی میں لق چاٹنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا چاٹنے تک نوبت پہونچی ہے۔ امید ہے کہ مرہم چاٹنے تک بھی بات نکل آوے۔ فرمایا کہ انگریزی کتابوں اور تاریخ کلیسا سے اس کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ یہ ایک نئی بات نکلی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ کچھ مشکل امر نہیں ہے اگر ہم چاہیں تو لوقا پر توجہ کریں اور اس سے سب حال دریافت کریں مگر ہماری طبیعت اس امر سے کراہت کرتی ہے کہ ہم اللہ کے سوائے کسی اور کیطرف توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ ہمارے سب کام بناتا ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کشف لئے پھرتے ہیں یہ سب جھوٹ اور لغو اور بیہودہ باتیں اور شرک ہیں سنا ہے کہ اسطرف ایک شخص پھرتا ہے اور اس کو بڑا دعویٰ کشف قبور کا ہے اگر اس کا علم سچا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہ ہمارے پاس آئے اور ہم اس کو ایسی قبروں پر لے جائینگے جن سے ہم خوب واقف ہیں۔ مگر یہ سب بیہودہ باتیں ہیں اور ان کے پیچھے پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سعید آدمی کو چاہیئے کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اور اس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے صحابہ نے اختیار کیا

اس کے بعد صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک اشتہار پڑھا جو کہ ان کے بھائی صاحب نے اپنے سلسلہ کے عرس کیواسطے مریدوں کو دیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے کھانوں اور ہر قسم کے کھیل تماشوں اور فتح رنگین اور آتشبازیوں کا نقشہ بڑی مقفیٰ عبارت میں اور رنگین فقروں میں کھچا ہوا تھا۔ اس پر گدی نشینوں کے حالات پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے اپنے مشاہدہ کی چند گدیوں اور ان کی مجلسوں کا نقشہ کھینچ کر احباب کو خوش کیا ہو کہ اس میں سرود سے حظ اٹھانے اور سرود سننے کا ذکر تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان میں ایک ... حظ کا ہوتا ہے ... سرود سے حظ اٹھاتا ہے اور اس کے نفس کو دھوکا لگتا ہے۔ کوئی

اس مضمون سے سرور پار ہا ہوں مگر دراصل نفس کو صرف حظ ملکار ہوتا ہے خواہ اس میں شیطان کی تعریف ہو یا خدا کی جب یہ لوگ اس میں گرفتار ہو کر فنا ہو جاتے ہیں تو ان کے واسطے شیطان کی تعریف یا خدا کی سب برابر ہو جاتے ہیں۔

اسپر آج کا سیر ختم ہوا لیکن کل کے سیر میں سے ایک بات رہ گئی تھی جسکو اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے۔ وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن ملجائیگی۔

پہر کہانے کے وقت حضور اقدس تشریف لائے اور روٹی کہانے کے بعد حضور اقدس ؑ نے ایک تقریر فرمائی جو دلوں کے واسطے نور اور ہدایت کے حاصل کرنے کا موجب ہوئی جو کچھہ اس میں سے میں ضبط کر سکا وہ سناتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں اس زمانہ کے فتنہ و فساد کا ذکر تہا۔ فرمایا۔

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں کچھہ حصہ لیجاوے بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک حصہ لے اسوقت جو بدیان اور گستاخیاں پہیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ساتھہ اور ہر ایک قوت کے ساتھہ جو اوسکو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھہ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ اگر دنیا میں ہی اجر پالیا تو کیا حاصل۔ عقبےٰ کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں ہر ایک کو خدا کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا خود خدا کو اپنی توحید کا جوش ہے غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملیگا جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کیطرف نہ پہینکی گئی ہو کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھہ رہیں اگر اس وقت میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی نہیں دیکر جہوٹے کو مونہہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکہتا ہے کہ کافر بے حیائی سے ہمارے نبی پر اتہام لگائے جائے اور لوگوں کو گمراہ کرتا جائے تو یاد رکہو کہ وہ بے شک بڑی بازپرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھہ علم اور واقفیت تم کو حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث میں ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائیگا۔ مثل مشہور ہے ہر کمالے را زوالے

تیرہویں صدی سے یہ فتنیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جاوے ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکہائے۔

خدا کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جسکو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے ہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھہ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکہاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھہ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی موید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے اون کی نمازیں جہوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکہو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھہ ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے یاد رکہو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھہ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہونچتے ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہونچتے جب تک ان کے ساتھہ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا اون سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کیلئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ ایک باریک راہ سے چلتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا اون کے ساتھہ نہیں جا سکتا جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کرسکتا گویا خدا نے قسم کہائی ہے کہ جب تک اوس کے لئے جوش نہ ہو۔ کوئی لذت نہیں دیگا ہر ایک آدمی کے ساتھہ ایک تمنا ہوتی ہے پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم نہ کرلے ولی قریب اور دوست کو کہتے ہیں جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ماخلقت الجنّ والانس الالیعبدون۔

چاہیئے کہ یہ خدا کے لئے جوش رکھے۔ پہر یہ جذبات اور جنس سے بڑھ جائیگا۔ خدا کے مقرب لوگوں پر جو بیچا... نبیاں ... کا۔ مردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ ...

کے منہہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے اسی طرح شقاوت کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اندر نہیں جاتی یاد رکہو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک کہ صدق لللہ کیلئے جوش نہ ہو ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھہ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو ایسا ہو کہ خود ہی سمجھ جائے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوں۔ مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھہ ہو نہیں سکتا اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوتے ہیں وہ یاد رکہیں۔ کہ وہ خدا پر کوئی احسان نہیں کرتے جیسا کہ ہر ایک فصل کے کٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی مفاسد کے دور کرنے کا اب وقت آگیا ہے۔ تثلیث پرستی حد کو پہنچ گئی ہے صادق کی توہین و گستاخی انتہا تک کی گئی ہے رسول اللہ کا قدر کبھی اور زنبور جتنا نہیں کیا گیا زنبور سے بھی آدمی ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے مگر حضرت رسول کریم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکتا۔ کذبوا بآیتنا کے مصداق ہو رہے ہیں جتنا منہہ ان کا کہل سکتا ہے انہوں نے کہولا اور منہہ پہاڑ پہاڑ کر سب و شتم کہے اب وہ وقت واقعی آگیا ہے کہ خدا انکا تدارک کرے ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ وہ ایسے آدمی کو پیدا کرتا ہے جو اس کی عظمت وجلال کیلئے بہت ہی جوش رکہتا ہو باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے دراصل سب کچھہ خدا تعالیٰ آپ کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا صرف ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے خدا نے عیسائیوں کو قرآن کریم میں نصیحت کی تہی کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہلے وہ صرف ضالین تہے پر اب مضلین بھی ہو گئے خدا کے صحف قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بات حد سے گذر جاتی ہے تو آسمان پر طیاری کی جاتی ہے یہی اس کا نشان ہے کہ یہ طیاری کا وقت آگیا ہے یہی رسول مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے ضرورت کیوقت آوے۔ لوگ قسم کہا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی طیاری ہو۔ مگر یاد رکہو کہ خدا سب کچھہ آپ کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھہ جاویں تب بھی کام ہو جاویگا اور دجال کو زوال آویگا تلک الایام نداولہا اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت ہے اس کا ارتفاع ظاہر کرتا ہے کہ اب نیچا دیکہیگا۔ اس کی آبادی اس کی بربادی کا نشان ہے اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ہے خدا کے کام آہستگی کے ساتھہ ہوتے ہیں۔

... پاس ... ... تحریری ...

... سراج الحق صاحب نے ایک لطیفہ سنایا کہ ... مین ... ستارہ کا قائل تہا۔ اور شہودیوں کا سخت مخالف۔ جب ... حضرت اقدس ... ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹوریل

افکار ابکار

(نوشتہ اکمل آف گولیکی)

ایک صوفی بزرگ نے اذا الموؤدۃ سئلت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ افکار ابکار بھی اس میں داخل ہیں۔ ہر ایک مومن کو حسب استعداد فطری تنہائی میں کوئی نہ کوئی نکتہ سوجھتا ہے پس اگر وہ اسے ضائع کر دے تو باہی ذنب قتلت کا جواب وہ وہی ہوگا۔ اس لحاظ سے جو کچھ دل میں کبھی آیا اس کا اظہار ضروری ہے۔ دنیا میں سب لوگ سب فرمین وہ اللہ کیطرف سے آئے اور اوسی کیطرف جا رہے ہیں۔ منہ المبدء والیہ المعاد ہر ایک انسان آخرت کی طرف طوعاً و کرہاً حرکت کر رہا ہے گو یہ حرکت نہ معلوم ہو جیسے زمین کی حرکت مگر آثار سے ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہو رہا ہے۔ اس سفر کے لئے لوگوں نے اپنے اپنے مذاق یا حالات کے مطابق رستے اختیار کر لئے۔ بس انہیں مذاہب کہئیے۔ مگر ان سب میں سے باآرام وہ ہیں اور رہیں گے اور وہی جلد منزل مقصود کو پہونچیں گے۔ جنہوں نے سیدھی راہ ہاں وہ شاہراہ اختیار کی جسمیں کوئی خطر نہیں اور جو خاص سرکاری انتظام سے بنوائی گئی ہے۔ بس اسی سیدھی صاف اور کھلی راہ کا نام "سچا مذہب" ہے۔ اس راہ میں میلوں کے نشان لگے ہیں دم لینے کے لئے سایہ دار درخت اور پانی پینے کے لئے کنوئیں موجود۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اوٹھائیں۔ روشنی کے لئے لالٹینیں بھی ہیں ہم دوسرے لفظوں میں اونہیں انبیاء خلفاء اور اولیاء اللہ اور ان کے نشانات کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں پتہ دیتے ہیں کہ واقعی ہم سیدھی شاہراہ پر چل رہے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ اب تک کتنا سفر کر چکے ہیں۔ اور اب ہم کس مقام پر ہیں۔ قرآن شریف کی ایک ایک آیت بمنزلہ اس نشان کے ہے جو سڑک پر آجکل لگے ہوتے ہیں۔ ہم ان سے اپنے سفر اور اپنی حالتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم کہاں ہیں اور کدہر جا رہے ہیں اور کہاں تک آئے ہیں اور کتنا سفر باقی ہے۔ پھر جیسے عام رستوں میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ذریت شیطانی اس منزل ہستی کے مسافروں پر حملے کرتی ہے اور انہیں رستہ بہلا کر کسی جنگل میں مار دینے کی فکر میں ہے ہوشیار مسافر اس کے دہوکہ میں نہ آئیں۔ اور سیدھے اپنی راہ پر چلے جا رہے ہیں۔ باایں ہمہ بہت سے مسافروں کو غیبی آوازیں آتی ہیں اور بعض کچھ دیکھتے بھی ہیں جنہیں وہ حق یا الہام سے تعبیر کرتے ہیں۔ گو وہ ان کے خیالات ہی کی مجسم تصویر ہو یا کسی جادو یا ڈاکو کی کارستانی ہو۔ ایسا ہی بعض شاہراہ سے الگ ہو کر چلنے والوں کو غیبی آوازیں آتی اور کشوف ہوتے ہیں۔ مگر وہ متنبہ ہیں۔ کہ یہ شیطانی دہوکے ہیں شیطان انہیں صراط مستقیم سے ہٹا کر بادیۂ ضلالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ پہر جیسے دنیا میں مسافروں کی چال اور ذریعۂ سفر میں فرق ہے ایسے ہی اس روحانی سڑک کا حال ہے۔ کوئی ریل پر کوئی موٹر کار پر کوئی بگھی پر کوئی گھوڑے پر۔ کوئی پا پیادہ کوئی لنگڑاتے ہوئے کوئی کسی کے کندہوں پر سب اپنے اپنے وقت پر منزل مقصود تک پہونچ جائیں گے۔ انہی مسافروں سے وہ حضرات بھی ہیں۔ جو ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور کاہلی و سستی سے آنکھیں بند کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم وہاں پہونچ گئے اور اسی خیال میں سرمست ہیں۔ حالانکہ ایک قدم بھی آگے نہیں چلے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ میرا اشارہ ان آجکل کے فقراء کیطرف ہے جو کپڑا اوپر اوڑھ کر زانوؤں میں سر دے کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور پہر سمجھتے ہیں۔ کہ آج ہم عرش تک پہونچ گئے۔ آج ہماری منزل فلاں مقام پر ہے آج فلاں پر۔ حالانکہ ان کی عملی حالت یہ بتاتی ہے۔ کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہیں سرکے۔ کوئی کہتا ہے میں فنا فی الرسول کی منزل پر ہوں کوئی دعوے کرتا ہے۔ کہ میں فنا فی اللہ میں ہوں۔ لیکن بدعات میں گرفتاری اور دنیا پرستی صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ کولہو کے بیل کیطرح ایک ہی دائرہ میں گردش کر رہے ہیں۔

پل صراط کیا ہے

یہی مذہب جو خدا کیطرف سے ہے اور جسے صراط مستقیم کہہ سکتے ہیں۔ آخرت میں متشکل ہو کر پل صراط بن جائے گا اس کے بال سے باریک ہونے میں یہ اشارہ ہے۔ کہ بڑا نازک مقام ہے۔ اگر ذرا بھی ادہر ادہر تو جھکے۔ تو فوراً دوزخ میں گر پڑو گے۔ بازی گر کو آپنے دیکھا ہوگا کہ وہ بانس سے بانس باندھ کر رسے پر کس خوبی سے چلتا ہے۔ اس کے ڈگمگانے کا راز کیا ہے۔ وہ ادہر نہیں جاتا۔ اس کی آنکھیں ایک خاص نشان پر لگی رہتی ہیں کسی دوسرے کیطرف نہیں دیکھتا۔ اسی طرح یہ مومن مسلم دنیا میں اسی حبل اللہ کے ذریعہ سے سفر کرتا ہے۔ اگر وہ لغزش سے نیچے گر جانے سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اوسے چاہئیے کہ سر کو عبودیت الٰہی سے نہ ہٹائے۔ نفسانی ہوا کے تھپیڑے اور خود اوس کی اپنی کمزوری اسے ادہر ادہر حرکت دے اور وہ خود ہی اپنا مرکز قائم کرنے کے لئے ایسا کرے۔ مگر وہ اپنے سر تسلیم کو اپنی آنکھوں کو نہ ہلائے نہ ہٹائے۔ غالباً اسی حالت کا نام ہے ماذاغ البصر وما طغی۔ جب انسان کا مقصود اس کا مطلوب اس کا محبوب ایک اللہ ہو جاتا ہے۔ تو پہر وہ نہیں گرتا۔

خودپسندی سیئات

میں یہ خیال کسی پچھلے پرچہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ ہر ایک قوت جو خدا تعالے نے انسان کو دی ہے۔ حد مناسب تک اس کا استعمال برا نہیں۔ اور ہر ایک ایسی طاقت میں جو بظاہر بری بھی سمجھی جاتی ہو۔ کوئی نہ کوئی منفعت ضرور ہے۔ خودپسندی کو بہت مکروہ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ اگر انسان میں یہ بات نہ ہوتی تو وہ کبھی کا غم سے ہلاک ہو گیا ہوتا۔ ہر ایک شخص اپنے تئیں خوبصورت خیال کرتا ہے۔ اپنی رائے کو ایک خاص وقعت دیتا ہے اور اسے ایک وقت تک صحیح سمجھتا ہے۔ اگر یہ مادہ نہ ہو اور ایک بدصورت انسان اپنی بھونڈی شکل کا کماحقہ احساس کر سکے تو وہ اس غم سے ہلاک ہو جائے یہ دیکھ کر اللہ تعالے کی حکمت بالغہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خودپسندی کو حد اعتدال تک استعمال کرنے کا نام ہم خود داری یا سیلف ریسپکٹ رکھیں گے۔ جو ہر مومن میں ہونی چاہئیے۔

یہ حسن کیا چیز ہے

دنیا میں جنگوں نے بہی بہت خون کئے ہوں گے۔ مگر اس حسن کے خیال نے بھی کم خونریزی نہیں کی۔ میں پوچھتا ہوں

کہ ناہری حسن پر مرنیوالے ہیں حسن ؟؟ کر ؟؟ میں ایک ہے ۔ ہمارے شاعرون کا معشوق ہے جسکی شکل اشعار کے لحاظ سے ایک زندہ دل نے بنائی تھی ۔ تو وہ ایک بہت ڈرانا نظر آتا تھا اور واقعی جس کے چہرے پر بجائے آبرون کے دو خنجر ۔ ن سنہ اور کمر ندارد ہو اور بال پاؤن سے بھی نیچے گر رہے ۔ اسے ڈائن نہ کہین ۔ تو اور کیا کہین پھر حسن کا معیار بھی کوئی نہین ۔ ایک جگہ اگر سفید دانت خوبصورتی کی علامت ہین ۔ تو دوسرے مقام پر انہین خوبصورتی کے لئے سیاہ کیا جاتا ہے کہین گورا رنگ دلربا ہے ۔ تو دوسری جگہ سیاہ مسرت افزا ہے ایک حبشی کے مذاق کے موافق موٹے ہونٹ ہی حسن کی روح ہین ۔ غرضیکہ ہر ایک کا قبلۂ حسن جدا ہے جس کہا جا سکتا ہے ۔ کہ جس حسن پر لوگ مرتے ہین وہ ایک وہمی چیز ہے ۔ کیون نہ اس محبوب لم یزلی سے دل لگایا جائے جسکا حسن بے مثال اور لازوال ہے ۔

وجعلوا القرآن عضین | قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

ایک مطلب تو یہ ہے ۔ کہ لیس کمثلہ شیٔ پر ایمان رکھتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی مانا جائے ۔ کہ کوئی انسان بھی ایک حالت پر لایزال ولایحول ۔ زندہ آسمان پر موجود ہو وہ عالم الغیب ہے ۔ اور مردون کو زندہ کرنے والا ۔ دوم یہ جو مین نے ایک کتب فروشی کی دوکان پر چند گھنٹے بیٹھ کر دیکھا یا سنا ۔ ایک شخص آیا ۔ جو ملان تھا اس نے بغل سے ایک قرآن نکالا اور اوس کی قیمت پر جھگڑا شروع کیا ۔ یہ ایک معمولی بات تھی ۔ آخری مشتری کے مونہہ سے نکلا ۔ ابھی یہ ہے بھی تو اسقاطی قرآن یہ فقرہ سن کر مین چونکا ۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ لوگ اسقاط کرانے کے لئے اسی دکان سے قرآن مجید لے جاتے ہین ۔ اور پھر ملان لوگ آ کر اسے نصف یا تہائی قیمت پر فروخت کر جاتے ہین اور ایسے قرآن کا نام اسقاطی قرآن ہے ۔ مسلمانون کی اس گری ہوئی حالت کو دیکھ کر مین دیر تک سر پکڑا بیٹھا رہا ۔ کہ پہلے اسقاط کو دیکھو جو سراسر وہم ہے اور پھر یہ بھی کس سے اس علیم بذات الصدور دیتے ۔ پھر یہ قرآن کی فروخت کا حال دیکھو ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

قوم کا مذاق | پھر مینے کئی گھنٹے قوم کا مذاق دریافت کرنے کے لئے دیکھا

کہ کس قسم کی کتابین خریدتے ہین ۔ پس ایک آیا ۔ تو اوس نے کہا مجھے جم جم شاہ کا قصہ چاہیئے ۔ دوسرا آیا ۔ تو کہا کہ مجھے سوہنی مہینوال دے دو ۔ تیسرا آیا تو کہا کہ بڈہی مائی کی مدح چاہیئے غرض پیر پرستی اور بے ہودہ قصون اور کہانیون کی مانگ تھی ۔ صرف دن بھر مین دو شخصون نے قرآن کا سودا کیا ۔ وہ بھی اسقاط کرانے کے لئے ۔ مسلمانون کی الٹی چال پر رہ رہ کے افسوس آتا ہے جو کسی کا ملازم ہو ۔ اور اس کی بیٹی کو اغوا کر لیجائے یا لے جانا چاہیئے یا برات آ چکی ہو اور دلھن کو نکال لینے کا مرتکب ہو تو وہ چھٹا ہوا بدمعاش اور شہدا سمجھا جاتا ہے ۔ مگر ہم مین سے وہ ہین جو ایسے لوگون کو ولی مانتے اون کی قبرون پر ستے چڑھاتے (؟) اور اونہین مائی (مان) کے لقب سے یاد کرتے ہین ۔ ع

ایک ہی رونا نہین جو خون رلوائے مجھے

گناہ موجب نجات | اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ ثم ننجی الذین اتقوا نجات

کی شرط تقویٰ ہے ۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے ۔ پر جو عنوان مین نے لکھا ہے یہ بھی میری تشریح کے مطابق انبیاء کی ذات کو مستثنےٰ کر کے غلط نہین ۔ اگر گناہ نہ ہوتا ۔ تو دعاؤن مین یہ سوز یہ تڑپ یہ گداز پیدا ہو ہی نہ سکتا ۔ ہر ایک مومن اپنے نفس کی حالت پر غور کر کے کہہ سکتا ہے ۔ کہ جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور پھر اس پر نادم ہو کر انسان اپنے مولا کریم سے معافی مانگتا ہے ۔ تو اس مین کیا لذت آتی ہے کیسی انابت حاصل ہوتی ہے ۔ کیا نتیجہ تام ملتا ہے ۔

دل من داند و من دانم و داند دل من ۔

اگر گناہ نہ ہوتا ۔ تو انسان متکبر ہو جاتا ۔ تضرع و انکسار اس مین پیدا نہ ہوتا جو ایمان کی روح ہے نہ استغفار کی تحریک ہوتی ۔ اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے ۔ کہ گناہ بھی موجب نجات ہے ۔

مومن کون ہے | یون تو جس کلمہ گو سے پوچھو وہ کہنے کو تیار ہے ۔ مین مومن ہون ۔ مین مومن

ہون ۔ مگر دیکھنا یہ ہے ۔ کہ خدا کی کتاب کس کو مومن ٹہراتی ہے ۔ فرماتا ہے ۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانًا وّ علیٰ ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون ۔ یعنی زبانی جمع خرچ کرنیوالوں کو مومن نہین کہا جائیگا جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کے ملک مین ہو کر کوئی حضور ملک معظم کو تو مانے مگر نہ مالگذاری ادا کرے اور نہ قوانین حکومت کی پروا کرے نہ اس کے مقرر کردہ نائبون کی مانے تو اسے باغی کہا جائیگا ۔ اور اس حیلہ سے معذور سمجھا جائیگا کہ مین ملک معظم کو مانتا ہون بلکہ اگر معمولی گوشمالی سے وہ سیدھا نہ ہو ۔ تو آخر ملک بدر کیا جائیگا ۔ اسی طرح کلمہ پڑھنے سے محمدی روحانی گورنمنٹ مین داخل تو ہو گئے لیکن اگر اس کے قوانین کی خلاف ورزی ہو گی تو ضرور باز پرس کیجائیگی ۔ پھر اس کے خلفاء کی روحانی حکومت کا جوا اپنے کندھون پر نہ لیگا تو بھی سرکش ہی سمجھا جائیگا اگر اسکی مخالفت کریگا تو پھر ہلاک ہوگا یا کم از کم اس روحانی مبارک کشور سے نکال دیا جائیگا ۔

منافق کون ہے | مسلمانون مین قرآن پڑھنے والون کی بھی کئی قسمین ہین ایک تو وہ حضرات ہین ۔

جنہون نے ایک پارہ یا ایک منزل روز پڑھنے کی قسم کھائی ہوئی ہے اور ان کا فخر اسی بات پر ہوتا ہے ۔ کہ دیکھو ہم نے اتنی جلدی اتنا قرآن شریف پڑھ لیا ایک وہ جو کسی خاص دنیوی غرض سے پڑھتے ہین چنانچہ اس مطلب کے لئے خاص سورتین منتخب کر رکھی ہین ایک وہ بھی ہین جو عمر بھر مسلمان کہلاتے رہے مگر قرآن شریف اگر اٹھایا ہے تو قسم کے لئے رکھا ہے تو نیچے سے مویشی گذارنے کے لئے کھولا ہے تو فال دینے کیلئے کسی کو دیا ہے تو اسقاط کیلئے ۔ ایک وہ جو قرآن مجید پڑھتے ہین اور پھر بامعنی پڑھتے ہین مگر جب کسی کافر یا منافق کا ذکر آیا تو اس کا مصداق عرب کے رہنے والے مشرکین یا یہود و نصاریٰ کو سمجھ لیا ۔ پھر ایک خدا کے وہ پاک بندے بھی ہین ۔ جو ہر آیۃ کو پڑھتے ہوئے تدبر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ کہین مین ہی تو اس کا مصداق نہین ۔ سورہ توبہ مین ایک آیۃ ہے ۔ ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ ۔ ولا ینفقون الا وھم کارھون ۝ دوسری جگہ فرمایا ۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ۔ یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہین جو اس بات کا علم رکھتے ہوئے کہ نماز کا وقت ہو گیا دیدہ و دانستہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احباب و اخوان احمدیہ کیلئے مضمون

ایک عرض

(از حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں ایک رات اپنی عمر اور بہت بڑی عمر جو عمر امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری حد پر پہنچنے کو ہے سوچتے سوچتے بہت گھبرا گیا۔ بعد المدت نتائج پر غور کرتا ہوا التحیات کے اسرار کیطرف جو بقا مشتری کے ٹوٹنے والی کمانی کی طرف جا پہنچا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طوطے نے اپنے تاجر کو کہا کہ ہندوستان کے طوطیوں کو میرا اسلام پہنچا دینا تو نشا ریہ تھا کہ ایک طوطا ہو اس قید سے نجات پاؤں۔ تو ان طوطیوں نے کہا کہ ... وہ ایک قسم کی موت ... اور پر نزلا ... تو ... کمال ہے۔

میں طوطیان ... شہدا اللہ کی طرف جو جوت طبیر مقربین عرش سے تعلق میں انتقال کر گیا اور السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین پر تدبر کرتے کرتے جوش سے ساتھ ... آلہی کو تاجر بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلہ میں ان کو جنت دینے کا وعدہ دیا پس اسی لئے ہر ایک مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جان اور مال کو بجز رضائے الٰہی کے خرچ نہ کیا کرے کیونکہ اس نے تو اپنی جان اور مال کو خدا کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نام مشتری تاجر کہا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و برکات و سلام پڑھنے شروع کئے۔ آخر اس شغل کے بعد مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ میں اپنے اصحاب بناؤں گے۔ نسبح اللّٰہ کثیرا و نذکرک کثیرا۔ اور ان کے لئے کوئی امتیازی نشان قائم کروں۔ والحمد للہ کہ شرک و بدعت سے متنفر اور لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لانے والوں میں سچے اور پکے سنت جماعت فرقہ احمدیہ جو سنت متوارثہ پر عمل کرنے کے سبب اور امام کے ماتحت ہو کر جماعت ہیں۔ ان میں سے میں نے حسن ظن۔ استقلال صحیح و مرنجان حالت والے دعاؤں کے قائل لوگوں کو بقدر اپنے فہم و تعہد و معاملہ کے دوست بنایا اس میں چند اغراض تھے۔ اول کم سے کم یہ میرے لئے میرے ایمان کے شہداء اللہ فی الارض ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جن کی نسبت اچھی گواہی دیں وہ جنتی ہوتا ہے اور جس کی نسبت بری گواہی دیں وہ ناری اور دوزخی ہوتا ہے۔ دوم شہداء اللہ فی الارض کی شہادت سے میں انشاء اللہ ... اس کے ذریعہ سے باہم تعاون علی البر والتقویٰ کے مصداق بنجاویں اور ...

سوم ... فضل الٰہی ہوتے ہیں جو ... اتفاق اور اتحاد اور جماعت ... برکات کو میں نے ... کا ایک مجمع احباب بنایا ہے تاکہ باہمی دوستانہ تعلقات سے کوئی فیضان الٰہی خاص طور پر نازل ہو جس سے ... اور ہم خادم اسلام و مسلمین ...

چہارم۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سبعۃ یظلہم اللّٰہ یوم لا ظل الا ظلہ۔ سات قسم کے لوگ ہونگے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے منجملہ ان کے دو ایسے آدمی بھی ہوں گے۔ جو اللہ ہی کے لئے محبت کا رشتہ باندھتے ہیں۔ جب وہ ملتے ہیں۔ تو اسی پر ملتے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں۔ تو اسی محبت الٰہیہ پر الگ ہوتے ہیں میں نے چاہا کہ متحابین فی اللہ والے لوگوں میں شامل ہو کر ہم سایہ عرش عظیم کے نیچے آسودگی حاصل کریں۔ عرش کا سایہ اس جہان اور اس جہان۔ دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں ظہور پا سکتا ہے۔

پنجم۔ کوئی تدبیر ایسی نکل آوے کہ عربی زبان باہم خصوصاً احمدیوں میں اور عام طور سے تمام مسلمانوں میں رائج ہو جاوے۔ کیونکہ صرف یہی ذریعہ ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمان خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں باہم سلسلہ اتحاد اور اتفاق کو ترقی دے سکتے ہیں۔ دوسرے صرف عربی پر ہی فہم قرآنی اور احادیث رسول ربانی منحصر ہے اس پر کسی خاص صورت میں ملکہ پیدا ہو جاوے۔ جس طرح جاپانی لوگوں نے سکۃ الحدیدیہ کے ذریعہ طی الارض کیا ہے اور وہ مانند لہ الا بقد ... سے صاف واضح ہوتا ہے۔

ششم۔ جہاں احباب احمدیہ میں باہمی رنج و کدورت ہو یہ احباب صلح کا موجب ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاصلحوا ذات بینکم اور اصلحوا بین اخویکم والصلح خیر۔

ہفتم۔ ہر عسر و یسر میں باہمی مشوروں اور دعاؤں سے کام لیں۔ مگر مسلمانوں کی کاہلی ہے کہ اب تک قادیان کے احباب نے بھی جن امور میں کسی قدر کسل سے کام لیا ہے اور دور والوں پر کیا شکایت ہو سکتی ہے جو اعتراض ہم پر ہوتے ہیں ان کے جوابات کی نقل جہاں جہاں بھیجی گئی تھی ان میں سے صرف سیالکوٹ اور پشاور نے ہی اپنے مفید مشورے سے امداد دی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لاہور سے کوئی جواب نہیں آیا۔

اس کے علاوہ میں نے دو سو سے کے اہل الرائے کو خطوط لکھے ہیں۔ کہ کس طرح عربی تعلیم اور ارشاد کیا معنے وعظ کرنے اور تقریر و تحریر کرنے میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکندریہ اور مصر تک خط بھیجے ہیں کہ ایسے پاک مشوروں سے کوئی کام نکل آوے۔ نیز کوشش کی جاوے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جن میں تائید اسلام کی جاوے اور ان اعتراضوں کا جواب دیا جاوے۔ جو جماعت پر غیر مذاہب کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور جس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض سے کسی قدر سبکدوش ہوں۔ اور سوء ظن کے آفات سے احباب کو آگاہ کیا جاوے اور یہ تحریک سر دست الحکم۔ بدر اور تشحیذ الاذہان میں شائع کی جاتی ہے۔ احباب اور اخوان احمدی اپنے پاک مشوروں سے ہماری نصرت کے لئے کوشش کریں

ضروری گذارش

۱۔ ہر خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

۲۔ مضمون اہتمام ایڈیٹر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر سے

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

مہدی آخر الزمان

گذشتہ بحث میں ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ چودہویں صدی کا مجدد مسیح دوران و مہدی زمان ہوگا اور اوس کی خلافت منہاج نبوت پر ہوگی مگر اس بحث کی تکمیل کے لئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی نہ ہوں گے۔ ذیل کا مضمون خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے۔ لفظ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو تم پر میری سنت کی پیروی اور جو میرے خلفاء مہدی اور راشد ہوں۔ اون کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے خلیفہ راشد پیدا ہوں گے اور وہ سب کے سب مہدی ہوں گے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں بہت سے مہدی پیدا ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مہدی سے مراد نیک اور صالح آدمی ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معنے بھی خود اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور روایت مندرجہ ذیل بھی اسی امر کی مؤید ہے۔ ابو نعیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

قال لمحمد بن الحنیفۃ المہدی من یہدی ویصلح بہ الناس کما یقال الرجل الصالح اذا کان الرجل صالحاً قیل لہ المہدی۔

انہوں نے محمد بن حنیفہ کو کہا کہ مہدی وہ ہے جو ہدایت یافتہ ہو اور لوگوں کی اوس سے اصلاح ہوتی ہو جیسے کہ کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت صالح ہو۔ مہدی کہا جاتا ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا کی نظر میں نیک اور صالح ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق مہدی ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بہت سے نیک اور صالح آدمیوں کا جن کے ہاتھ سے کوئی دینی خدمت خاص طور پر انجام پانے والی تھی۔ بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ مگر چونکہ ان صالح اور نیک آدمیوں کو بعض اوقات مہدی کے خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اسلئے بعض لوگوں نے جو احادیث نبوی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کیوجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ میں صرف ایک مہدی اخیر زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے اون تمام احادیث کو جنمیں مختلف مہدیوں اور اون کے مختلف واقعات کا ذکر ہے ایک مہدی اور ایک ہی زمانہ کے متعلق قرار دے کر دین اسلام میں عجیب گڑبڑ ڈال رکھی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صفات کے لحاظ سے ایک ہی شخص کو کئی خطابوں سے یاد فرمایا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اون مختلف خطابوں کیوجہ سے پیشگوئی کا مصداق بجائے ایک شخص کے کئی شخصوں کو سمجھ لیا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسلمانوں میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا ہے۔

بہت سے راویوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مفہوم کو روایت بالمعنی کے طور پر اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے۔ اور اصل مفہوم کے ادا کرنے میں اون سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے احادیث میں بھی اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔

یہ بھی ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بعض پولٹیکل گروہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو مد نظر رکھ کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹی حدیثیں بھی بنائی ہیں۔

پس ان تمام خرابیوں کے موجود ہوتے ہوئے ایک سمجھدار آدمی کو چاہیئے۔ کہ تمام احادیث پر مجموعی نظر ڈال کر صحیح و موضوع و قوی و ضعیف میں تمیز کر کے ایک صحیح رائے قائم کرے۔

ابو داؤد اور مسلم میں ایک مہدی کا ذکر اس طرح پر آیا ہے۔

المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہدی میری عترت یعنے فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اخیر زمانہ یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ایک امام اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا اور مسیح موعود اوس کی ماتحتی میں کام کریں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے یہ بات نہیں نکلتی۔ اس لئے اس حدیث کا مطلب صرف اوسی قدر سمجھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ فاطمہ کی اولاد سے بھی ایک عظیم الشان صالح آدمی پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی وسط کے زمانہ میں پوری بھی ہوگئی سیدنا عبد القادر جیلانی رح کا وجود باجود اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک کے سوائے کوئی اور مہدی اولاد فاطمہ سے یا کسی اور قوم سے پیدا نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث مندرجہ ذیل ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ . . . . . ثم قال یا عم اما شعرت ان المہدی من ولدک

کنج الکرامہ صفحہ ۳۵۶

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا . . . . پھر فرمایا۔ کہ اے چچا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ مہدی تمہاری اولاد سے پیدا ہوگا۔

اب اگر پہلی حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ مہدی صرف اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ تو یہ دوسری حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے چچا مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ موضوع حدیث قرار پاتی ہے۔ علاوہ بریں حدیث "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین" کی صحت میں کچھ کلام نہیں۔

پس حدیث المہدی من عترتی من ولد فاطمہ کے وہی معنے صحیح ہیں جو ہم نے بیان کئے۔ اور جو معنے ہم نے بیان کئے ہیں۔ اون کے لحاظ سے۔

یہ مینوں حدیثیں صحیح قرار پائی ہیں اور وقوع کے لحاظ سے بھی ان کی صحت یقین کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے۔

پھر جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلفائے راشدین اور مہدیین ہونے میں کسی سنی کو شک نہیں ہو سکتا پس سنی و شیعہ دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ مہدی ہونا صرف اولاد فاطمہ رضی میں منحصر نہیں۔

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود خود امام ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں کسی اور شخص کا مہدی ہونا کسی متفق علیہ حدیث سے پایا نہیں جاتا۔ اخیر زمانہ کے مصلح و ہادی کیلئے جو اور مذاہب مثلاً عیسائی یہودی اور ہنود کی مذاہب میں جو پیشگوئیاں مشہور چلی آتی ہیں ان سے بھی اخیر زمانہ میں ایک ہی مصلح و ہادی کا آنا ثابت ہوتا ہے اسلئے یہ خیال کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود کے علاوہ ایک امام مہدی علیحدہ ہوں گے محض لغو و بیہودہ خیال ہے۔

مسیح موعود کے ہدایت یافتہ یعنے مہدی ہونے سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہونگے اب مسیح موعود کی نسبت جمہور اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے نہ ہونگے پس نتیجہ یہ نکلا کہ مہدی آخر الزمان بنی فاطمہ سے نہ ہوں گے۔

مسیح موعود کا امام مہدی ہونا ذیل کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یلبث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم ینزل عیسے بن مریم مصدقا بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم علے ملتہ اماما مھدیا وحکما عدلا فیقتل الدجال

پس مسیح موعود کو امام مہدی مان لینے میں اب کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

قوم کیلئے مژدہ یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ترجمہ قرآن کیطرف جسکی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے اور جس کیلئے ناچیز اکمل کئی دفعہ کئی رنگ میں اخبار میں اور پرائیویٹ طور سے کوشش کر چکا ہے اور کر رہا تھا۔ علامہ نور الدین نے غیر معمولی توجہ فرمائی ہے کیونکہ میرے آقا (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بھی مفصلہ ذیل خط آپ کیطرف لکھا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ عمر اور زندگی کا اعتبار نہیں اور درحقیقت یہ ضرورت ہے اگر آپ سے انجام پذیر ہو تو بہت ثواب کا کام ہے بلکہ میرے نزدیک ایسی خدمت سے عمر بھی بڑھتی ہے جب حدیث کے خادموں کی طول عمر کی نسبت بہت کچھ ثابت ہوتا ہے تو پھر قرآن شریف کے خادم کے بارے میں قوی یقین ہے کہ خدا اس کی عمر میں برکت دیگا۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

اس ترجمہ کا ایک پارہ نمونتہً شائع بھی ہو چکا ہے اس پر بعض لوگوں نے کچھ اعتراض بھی کئے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ نے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا ط

پر حاشیہ نہیں دیا اس کے جواب میں علامہ موصوف نے کیا اچھا فرمایا کہ سارے قرآن مجید کی تفسیر تو خود اللہ تعالے نے کی نہ روح الامین جبرئیل نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہ حضرت ابوبکر صدیق نے۔ نہ حضرت عثمان نے نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے نہ امام بخاری و مسلم نے نہ سید عبد القادر و خواجہ معین الدین چشتی نے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر یہ بزرگ تفسیر کر دیتے تو پھر تدبر کا دروازہ بند ہو جاتا۔ پھر یہ نہایت تقویٰ کی بات ہے کہ جس تفسیر پر شرح صدر نہ ہوا سے پبلک پر ظاہر کر کے انہیں ابتلا میں نہ ڈالا جاوے۔ ایسا ہی بعض جگہ آپ نے ترجمہ کو ذو محل رکھا ہے یہ بھی اسلئے کہ عربی زبان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک مراد کو معین کرنے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

یہ نظم میرے والد بزرگوار مولوی امام الدین صاحب فیض نے کئی مہینے ہوئے بہیجی تھی مگر میری غفلت سے چھپ نہ سکی۔

چو دور خسروی آغاز کردند — مسلمان را مسلمان باز کردند
شہ ما آمد از ابنائے فارس — بنام خسروش ممتاز کردند
سلیمانے است کز سلمانیان است — پئے اسلام سر افراز کردند
درخشان آفتابے ظل احمد — بانوار نبوت ساز کردند
چو سد پوشید اسلام حقیقی — بنور چہرہ اش ابراز کردند
چو باز آورد قرآن از ثریا — بایمان معرفت ہمراز کردند
خدا ناترس ترسایان بتثلیث — مسیحا را بحق انباز کردند
پئے کسر صلیب و قتل خنزیر — مسیح احمدی ممتاز کردند
مسیحے از یسوع ناصرت بہ — بکار ملت و اعجاز کردند
بحجت قتل دجال شقی کرد — مسیح ما چہ قدر انداز کردند
ملائک بہر تعریفش زبان من — بگوش عارفان آواز کردند
ندائے غیب چل حسنش عیان کرد — بدیدارش دل و جان آز کردند
رخ پر نور او عشاق دیدہ — بہ پروانہ سوئیش پرواز کردند
بروحانیت اسے روح قدسی — کمالات ہمہ احراز کردند
بی بارنگ و بوئے ہر گلے — بباغ اعوّت اعزاز کردند
گلستان نبوت در وجودت — پس از ختم الرسل ایجاز کردند
منم آن بلبل گلزار فیضت — کہ دراز عشق بروے باز کردند
منم خواہان اسلامے کہ بایے — مسلمان را مسلمان باز کردند
بگلستان احمد بر لب جو — شاپروردہ سر د ناز کردند
مراچوں قمرے کوکو نوازے — بمدحت گوئیت شہناز کردند
بخوان الحمد اکمل پیش مہدی — کہ پابوست چو پا افراز کردند

ایڈیٹوریل از خاکسار اکمل

ہم تجارت میں کیوں کامیاب نہیں ہوتے

ایک وہ زمانہ تھا جب دنیا کی تجارت کا ایک عظیم حصہ مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔ چنانچہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں اس کے متعلق ایک مضمون چھپا ہے۔ جسمیں عباسیوں کے زمانہ میں ممالک اسلامیہ کی تجارت کا نقشہ دکھایا گیا ہے وہ لکھتا ہے۔

"بغداد اور بصرہ اور ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہروں میں بہت سی تجارتی کوٹھیاں پائی جاتی تھیں دارالخلافہ میں جو تجارتی چیزیں مختلف ملکوں اور شہروں سے لائی جاتی ہیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔

یاقوت اور ہیرے ہندوستان سے۔ موتی بحرین سے۔ عقیق اور ہاتھی دانت حبش سے۔ تیل اور عطر نیشاپور سے۔ کتان کے کپڑے تنیس سے ہلکے اونی کپڑے اور منقش ریشمی پردے فسا سے۔ فرش اور جانمازیں جہرم سے۔ نرم و گرم گدے رشت سے اعلیٰ درجہ کے گدے جو قرمزی رنگ کی اون سے بنائے جاتے ہیں تھے آرمینیا سے۔ نرم و نازک کپڑے اصفہان سے۔ چمکدار کپڑے خراسان سے۔ عمدہ ریشم کے لچھے اور لکڑی کے برتن طبرستان سے اور نیشاپور سے۔ پوستین اور سمور روس سے۔ خاص قسم کے کپڑے بلخ سے۔ کاغذ اور نوشادر اور سمور اور سنجاب ماوراء النہر سے۔ مشک تبت سے۔ اونی جانمازیں اور پشمینے کے کپڑے بخارا سے۔ مصری ریشمی کپڑے تنیس اور دمیاط سے۔ مصری فرش اور پردے بہنسا سے۔ اعلیٰ درجہ کے طیلسانیں کرمان سے۔ کاغذ مصر سے۔ قیمتی منقش سندیل تونس سے۔ (ایک ایک سندیل کی قیمت دو دو ہزار درم تک ہوتی تھی) ریشمی نقاب اور برقعے جرجان اور سوس سے۔ چمکدار چادریں اور منقش کنگھے خراسان سے۔ جرابیں قزوین سے۔ موزے ہمدان سے۔ شیشے اور مٹی کے برتن بصرہ سے۔ چٹائیاں عبادان سے۔ بورئے تستر سے۔ رنگا ہوا چمڑا حبش سے۔ مشک اور کافور اور عود چین سے۔

خشکی پر تاجروں کے قافلے اونٹوں پر لاد کر لے جاتے تھے۔ اور سمندر میں تجارتی کشتیاں اور جہاز اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ مسلمانوں کے علاوہ اس زمانہ میں یہودی بھی تجارت میں بہت سرگرم تھے۔ اور وہ مختلف زبانوں سے واقف تھے بحری تجارت میں سیراف کے باشندے بہت مشہور تھے۔ جو جواہرات ہاتھی دانت۔ آبنوس۔ فلفل۔ صندل۔ عود۔ عنبر۔ کافور اور ہر قسم کی خوشبودار چیزیں اور دوائیں ہندوستان۔ چین۔ سواحل افریقہ یمن اور بحر ہند کے جزائر سے اول بصرہ میں لاتے تھے اور پھر بغداد پہونچاتے تھے" انتہیٰ کلامہ۔

یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ایک مسلمان معمولی دوکان کو بھی فروغ نہیں دے سکتا۔ بہت کم ایسی دکانیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔ میںنے بہت غور کی ہے۔ کہ اس بات کا کیا سبب ہے۔ کہ مسلمانوں کی تجارت ایسی گری ہوئی حالت میں ہے۔ معمولی دوکانداری (جسے تجارت کہنا بھی ایک قسم کی غلطی ہے) میں زیادہ تر معمولی دوکانداری کو پیش نظر رکھکر گفتگو کرونگا۔ اس لئے نہیں چلتی۔ اول تو ہم میں استقلال نہیں۔ اور استقلال کامیابی کی روح ہے۔ بڑے شوق سے ایک دوکان کھول جاتی ہے۔ لیکن پندرہ سولہ دن بھی گذرنے نہیں پاتے۔ کہ ہمارا تاجر بھائی ہمت ہار بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں تو کچھ نفع نہیں۔ حالانکہ کم ازکم دو سال تو اپنا اعتبار و وقار قائم کرنے کے چاہئیں

پھر دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے پر اعتبار نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے دیکھکر رونا آتا ہے۔ میںنے اکثر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اگر کوئی چیز لینا چاہیں گے۔ تو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر ہندو دوکاندار سے لیں گے۔ اس میں میں کسی ایک فریق کو قصوروار نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ ایک طرف قدردانی کی ضرورت ہے۔ تو دوسری طرف چیز کو عمدہ و سپلائی کرنے کی۔ تیسرے بات یہ ہے۔ جو میں خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے زیادہ نفع کی امید پر گران فروشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ زیادہ نفع لینے کا یہ طریق نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ مال کو مناسب نفع کے ساتھ سستا لگانا اور چیز کا عمدہ ہونا کامیابی کا راز ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ ہم میں تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ اسی نامراد اندھا دھند تقلید نے ہمارے دین کا ستیاناس کیا اور پھر اسی نے ہمارے دنیادی حالات میں بھی خسارہ پہونچایا۔ دکان کھولتے وقت ضرورت اور اپنے مذاق طبع کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے فلاں قسم کی تجارت شروع کی ہے۔ اور اس میں قدرے قلیل نفع حاصل کیا ہے۔ تو ہم بھی ویسی دکان کھول دیتے ہیں۔ حالانکہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ اسی اس موقعہ و مقام پر ایک دکان کی گنجائش بھی مشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نہ صرف خود خسارہ میں رہتے ہیں بلکہ دوسرے کا بھی نقصان کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ پہلے دیکھ لے کہ آجکل کس چیز کی یہاں مانگ ہے۔ اور پھر یہ دیکھے۔ کہ آیا کوئی اور کارخانہ یا دکان تو نہیں۔ جو کافی طور سے ان ضرورتوں کو مہیا کر رہا ہے۔ پھر یہ سوچے۔ کہ آیا مجھ میں یہ کام کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ جب تمام مرحلے طے ہو جاویں۔ تو پھر استخارہ کرکے اس کام کو استقلال کے ساتھ بسم اللہ کرکے شروع کردے۔ اپنا اعتبار اپنی خوش معاملگی اور عمدہ مال کو ارزاں فروخت کرنے سے جمائے۔ ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کے لئے طیار رہے۔ اور اپنے نقصوں کی اصلاح کرنا اپنا فرض خیال کرے۔

ایک مفید مشورہ

پیسہ اخبار میں بہاران پوری نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان حضرات کو جو مسلمانوں کی حالت کے درست ہونے کا انحصار سود لینے پر کرتے ہیں۔ حساب دکھا کر نادم کیا ہے۔ کہ ہماری تجارت کا بہت سا حصہ فریق مخالف کے ہاتھوں میں ہے اس کی فکر نہیں اور ایک جائز ذریعے کو ہاتھ سے دینے کا کچھ ملال نہیں اور ایک ناجائز ذریعہ آمد کو (جس کا انجام سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے کچھ بھی نہیں) عملدرآمد میں لانے کے لئے یہ زور و شور۔ اف لکم ولما تعلمون

مسلمانوں کے نقصان کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔

پہلے تخمینہ سود میں مسلمانان ہند کے اعلےٰ طبقہ کی اول درجہ کی آمدنی کا اوسط ۶۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دیگئی ہے جس سے ۹۴ لاکھ کی آمدنی ۲۹ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اگر دوسرے درجہ کی آمدنی کا اوسط ۳۰۰ روپیہ ماہوار اور ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ اور تیسرے درجہ کی ۱۲۵ روپیہ ماہوار یا ۱۵۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دی جائے اور دوسرے طبقہ کی فی کس ۵۰ روپیہ ماہوار سالانہ رکھی جائے۔

تو ۲۶۰۰ × ۵۶ لاکھ = ۱۴ ارب ۵۶ کروڑ روپیہ سالانہ - ۱۵۰۰ × ایک کروڑ ۵ لاکھ = ۱۵ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ - ۶۰۰ × ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ = ۱۲ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ - اور تیسرے طبقے کی ۱۰۰ روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ کی ۲ ارب ۸۰ کروڑ ہوتی ہے - لہٰذا کل رقم آمدنی ۸۰ ارب ۷۱ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اس مین سے ۲ ارب ۱۰ کروڑ روپیہ بچت نکال دیا جاوے ۔ تو باقی ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتے مین ۔ جو ہنود کی جیبون مین بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے جا پڑتی ہے ۔ اور اس قدر مسلمانون کا نقصان سمجھنا چاہیئے جو ہنود کی طرح ان سے پرہیز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ کے مقابلہ مین ۲ ارب ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم جسپر مسلمان مسلمانون سے سود لے سکتے ہین - کچھ حقیقت نہین - چہ جائیکہ اس کا سود جو کلہم ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتا ہے - افسوس اس ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ روپیہ کا افسوس کبھی لیڈران قوم نے نہین کیا ۔ نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے ۔ بلکہ دوسرون کے کہنے اور سعی کی درخواست کرنے پر بھی شاید اس بارہ مین سعی کرنا منظور نہ کرین ۔ ہنود کے لحاظ و ناراضی کے خوف سے جو بڑی قابل افسوس اور لائق شرم بات ہے۔

ان ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ کے آگے ان چند کروڑ یا زیادہ سے زیادہ ایک ارب روپیہ کی بھی کچھ حیثیت نہین جو جواز سود کے خواہشمند و ساعی لوگون نے زیادہ سے زیادہ تعداد رقم مسلمانون کے ہاتھ سے نکلکر ہنود کی جیبون مین سود کے ذریعہ جانے والی بتائی ہے - البتہ یہ ایک ارب کی رقم سود - اس رقم سود سے زیادہ اور بہت زیادہ ہے جو مسلمان مسلمانون سے لے سکتے ہین - جسکی کل تعداد ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہے - اس لئے اسی نسبت سے لیڈران قوم کو بہ نسبت مسلمانون سے سود لینے کی سعی کے مسلمانون کو سود کا لین دین بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ مسلمانون کا ایک ارب روپیہ جو سود کے ذریعہ ہنود کو ہر سال نظر کرنا پڑتا ہے - خود مسلمانون کے پاس رہے۔

اس کوشش چھوڑ کر خود مسلمانون سے سود لینے کی سعی کرنا سخت غلطی اور سراسر نادانی ہے - اس حالت مین ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ چھوڑ کر ۹۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ مسلمانون کو پھر بھی ہنود کی بھینٹ چڑھانا پڑیگا - جو بڑی مضرت کا سبب ہے۔ اصل سود کے عام رواج کی کوشش کرنا مسلمانون کی کامل تباہی کا موجب ہے - اس کو مفید اور ترقی قومی قرار دینا بڑی غلطی ہے - ع

برین عقل و دانش بباید گریست

سود کو چھوڑ کر چھوٹ کی سعی کرنی چاہیئے اور سرگرمی اور مستعدی - ثابت قدمی - ہمت اور کامل توجہ و احتیاط کے ساتھ متفقہ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے تا کہ ...... ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ روپیہ مسلمانون کا مسلمانون کے پاس رہے ہنود کے پاس نہ جانے پائے - غریب مسلمان اس سے اپنی کاربرآری کرین عسرت سے نکل کر ثروت حاصل کرین اور رفتہ رفتہ مسلمان بھی ہنود کی طرح آباد و خوش آباد و خوش حال ہو جائین - اگر درد قوم اور خیرخواہی مسلمانون کی ہے تو اس ضروری و مفید ترین کام کی سعی کرنی چاہیئے - ورنہ درد قوم کا نام نہ لینا چاہیئے - یہی بے احتیاطی و بدپرہیزی مسلمانان ہند کی قومی تباہی و ذلت کا باعث ہے - یہی تنزل و ادبار کا ذریعہ ہے - جس مفلس قوم سے ہر سال ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ روپیہ نکل جائے - وہ نادار و محتاج کیون کر نہ ہو - جس قوم کے پاس اپنی کمائی کے علاوہ دوسری قوم کی کمائی کا ۷۸ ارب ۶۱ کروڑ روپیہ ہر سال آتا ہے - وہ کیون نہ مالدار اور فارغ البال ہو

صنعتی تعلیم

اللہ اکبر وہ دن بھی تھے جب کسی نئی ایجاد کا تصور آتے ہی ساتھ ہی یہ خیال بھی آجانا ضرور تھا کہ یہ کسی مسلمان کی ذہانت کا نتیجہ ہوگا - یا اب یہ دن ہیں کہ ایک معمولی سی معمولی چیز کے لئے بھی ہمارے بھائی ...... فریق ثانی کے دست نگر ہیں ہرچند کہ حمیت و غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیئے کہ معمولی کھانے کی چیز اور ہم اس کے لینے کیلئے ایسی دکان پر جائیں - جو کتے کو تو اپنے پاس بٹھائے ہوئے ہو - اور مسلمان کو دو تین گز کے فاصلہ پر کھڑا ہونا پڑے - کیونکہ اس کے چھونے سے ان سب اشیاء کے بھرشٹ ہو جانے کا وہم ہے - جسے اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے کر خریدنے کے لئے وہاں اس ذلت کے ساتھ کھڑے ہونا پڑے نظربریں حالات مین دوسرے مسلمانون کو چھوڑ کر صرف اپنی احمدی قوم کو اس بات کیطرف توجہ دلاتا ہون - کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے - کہ ہم بھی ایک قوم کہلائین - اور قوم بھی متمدن - ہماری تمدنی ضرورتین روز بروز بڑھ رہی ہین - یہ ضروری نہین - کہ سب ہی دینی علوم کے معراج کمال تک پہونچین - جیساکہ قرآن مجید مین ہے - تو یہ کب ضروری ہے یا مناسب ہے - کہ سارے ہی مدرسہ مین تعلیم پائین - بلکہ چاہیئے کہ ہمارے نوجوان دنیا کے ہر شعبہ مین اپنے اپنے رجحان طبیعت کے موافق دخل دین - اگر بعض پڑھتے ہین - تو بعض تجارت کرنا سیکھین - جس کے لئے میرے خیال مین باقاعدہ تعلیم پانے کی ضرورت ہے اور بعض کوئی صنعت کاری سیکھین - تاکہ کم از کم قوم کی تمدنی ضرورتون کو پورا کر سکین - اب وہ وقت آگیا ہے - کہ اس بات کی زور سے اپیل کی جائے - کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ساتھ ایک کلاس صنعت کے متعلق کھولی جائے - اور اس مین ہونہار نوجوانون کو کام سکھایا جاوے - ایک مستری خانہ جو آج کل معمولی کام کر رہا ہے - ایک بنیاد ہے ایسے سکول کی - پس اس کو ذرا وسیع پیمانہ مین کر دیا جائے - امید ہے - کہ ہماری گذارش قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔

نو نیکیان کونسی ہین

اس کا جواب ایک چینی مصلح نے یہ دیا ہے -

۱ - مروت وقار کے ساتھ ملی ہوئی -
۲ - حلم استقلال کے ساتھ ملا ہوا
۳ - ترقی ذہنی ادب کے ساتھ ملی ہوئی
۴ - حکمرانی کی قابلیت تکریم کے ساتھ ملی ہوئی
۵ - تربیت پذیری شجاعت کے ساتھ ملی ہوئی
۶ - راستبازی شرافت کے ساتھ ملی ہوئی -
۷ - تن آسانی تمیز کے ساتھ ملی ہوئی -
۸ - ملائمت صداقت کے ساتھ ملی ہوئی -
۹ - دلیری نیکوکاری کے ساتھ ملی ہوئی -

انعام | مندرجہ ذیل شعر پر عمدہ جواب مضمون لکھنے والے صاحب علم کے لئے ایک بھائی نے ایک بیش بہا اور نفیس کتاب انعام بطور ہدیہ بھیجا ہے۔ شعر

لکھا ہے یہ کہ بوعلی سینا نے زر سے
کہ سونے سے ساز کو خطر ہے۔

جو طالب علم چاہے اپنا مضمون لکھ کر ہمارے پاس بھیجے بعد انتخاب انعام دیا جائیگا۔

توجہ کے ساتھ پڑھ کر عمل کرنیوالی بات | اگر آپ کوئی مضمون بھیجیں یا کسی مضمون کی نسبت کچھ لکھیں تو اس پتہ پر بھیجیں ایڈیٹر بدر قادیان اور اگر اخبار جاری یا بند کرانے یا پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت یا حساب چندہ کے متعلق کچھ ارشاد کرنا ہو تو یہ پتہ لکھیں۔ مینیجر بدر قادیان۔ ہرگز کسی خاص شخص کا نام نہ لکھا جائے اسی طرح ترسیل زر بنام پرنٹر و مینیجر چاہیئے۔ کیونکہ خاص شخص کا نام لکھنے سے تعمیل میں حرج ہوتا ہے۔ دیکھئے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایک ضرورت سے وطن تشریف لے گئے ہوئے ہیں سو جس قدر لفافے ان کے نام آئے ہیں ان کی تعمیل ان کے آنے پر موقوف ہے کیونکہ کسی کا خط کھولنا یا پڑھنا شرعاً و عرفاً منع ہے۔

رسید زر | بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ہمارے مرسلہ مبلغات کی رسید تا حال نہیں چھپی جواب میں عرض ہے کہ آہستہ آہستہ سب بھیجنے والوں کے نام شائع ہو جاوینگے۔ گھبرایئے نہیں۔

سونے والو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے | مرزا رحیم بیگ صاحب دھرم سالہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء قریباً ۱½ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلوں سے شدید تھا۔ نقصان کچھ نہیں ہوا۔ خداوند کریم کا فضل رہا۔ پھر قریباً ۴ بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا۔ اور پھر ۶½ بجے کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ ہوا۔ اس سے پہلے بھی تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا۔ گویا ماہ مارچ میں ۱۰ تاریخ تک چھ دفعہ زلزلہ ہو چکا ہے۔

اور برادرم عامل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آج رات کو شب جمعہ ۱۰/۱۱ ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلے کا محسوس ہوا۔ جو نہایت زور سے تھا الحمد للہ کہ ہم کو ... یہ سب ہماری شامت اعمال اور مسیح موعود کی صداقت۔

اور سول اینڈ ملٹری گزٹ میں لکھا ہے۔ ۵-۶ مارچ کی درمیانی شب کے نو سے ۵ بجے تک شاہرغ بلوچستان میں زور کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو بھی مزید صدمہ پہونچا جھٹکے درگی اور خوست میں بھی محسوس ہوئے۔

اور آریہ گزٹ میں مسطور ہے۔ ۱۳ ماہ حال کو درگی اور خوست ملک بلوچستان میں نو بجے بڑا سخت بھونچال آیا کئی مکانات اور عالی شان عمارتیں گر کر مسمار ہو گئیں اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا۔

(ربنا فلا تجعلنی القوم الظالمین)

جنگ اور جان و مال کا نقصان

نام جنگ	سنہ	نقصان جان
کریمیا	۱۸۵۴-۵۵ء	۷۵۰۰۰
امریکہ کا سول وار	۱۸۶۱-۶۵ء	۸۰۰۰۰۰
فرانس و جرمنی	۱۸۷۰-۷۱ء	۲۲۵۰۰۰
آسٹریا، اٹلی اور پرشیا	۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰
فرانس اور اٹلی		۴۰۰۰۰
میکسیکو، کوچین وغیرہ کے جنگوں میں		۷۰۰۰۰
بلگیریا اور آرمینیا کے کشت و خون	[illegible]	۱۹۵۰۰۰

گویا کہ ایک ربع صدی کے جنگوں میں قریباً ۲۰ لاکھ آدمی یا بالفاظ دیگر شہر لندن کی نصف آبادی کے برابر بندگان خدا طعمہ جنگ اجل ہوئے۔

نام جنگ	اخراجات
جنگ کریمیا	۳۴ کروڑ پونڈ
فرانس و اٹلی	۶۰ کروڑ پونڈ
آسٹریا و پرشیا جنگ	۲ کروڑ ۶ لاکھ پونڈ
امریکہ کا سول وار	۴۰ لاکھ پونڈ
" " شمالی	۴۹ کروڑ پونڈ
" " جنوبی	۲۴ کروڑ پونڈ
فرانس و جرمنی کا جنگ	۵۰ کروڑ پونڈ
میکسیکو وغیرہ کے جنگ	۱۴ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ
میزان	۱۴۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ

غارتگری کی وارداتیں بند کرنے اور حفظ و امن قائم رکھنے کے لئے اگر تدابیر ذیل عمل میں لائی جائیں تو کامیابی دست بستہ حاضر ہو جائے اور یاغستان بھر میں ایسا شاہانہ رعب چھا جائے کہ دشمن اپنے افعال ناشائستہ پر پشیمان ہوں اور قرار واقعی حلقہ بگوش ہو جاویں (۱) وادی بازار سے لیکر درہ خیبر تک پختہ فوجی سڑک بنادی جائے (۲) درہ خیبر کے علاوہ تمام چھوٹی چھوٹی رہگذریں اور پگڈنڈیاں جہاں سے آدمی کا گذرنا ممکن ہو۔ فوجی چوکیوں سے محفوظ کردی جائیں (۳) پشاور میں فوجی پولیس بڑھائی جائے اور شہر کے چاروں طرف قریب قریب تھانے قائم کرکے تمام چھوٹے بڑے راستے جہاں سے شہر میں داخل ہونا ممکن ہو محفوظ اور سرحد پار والوں کیلئے بند کردیئے جاویں (۴) کوئی یاغستان کا رہنے والا خواہ کسی فرقہ سے ہو۔ انگریزی سرحد میں داخل نہ ہونے پائے (۵) داخلہ صرف پاس یا سارٹیفکیٹ کے ذریعہ سے ہو تو گذرنیوالے کو لازم ہے کہ انگریزی سرحد قدم رکھنے سے پیشتر افسر ضلع سے حاصل کرے اور افسر چوکی کے سامنے پیش کرے (۶) گورنمنٹ کے آفریدی دوست ملک اور پنشن خوار لوگ جو سرحد باہر کے رہنے والے ہیں وہ بھی اس حکم سے مستثنےٰ نہ کئے جاویں اور تمام ملازم اور تاجر اور کاروباری لوگ جنکو انگریزی سرحد میں داخل ہونے کی ضرورت ہو۔ پہلے اپنی نیک چلنی اور خوش معاشی کا ثبوت داخل کرکے پاس حاصل کریں (۷) پاس افسران ضلع سے صرف ان لوگوں کو عطا کئے جاویں جو اپنی ضرورت اور نیک چلنی کی شہادت یا ضمانت داخل کرسکیں اور داخلہ صرف روز روشن میں ہو۔ بعد از شام کوئی آنے جانے نہ پائے (۸) جو یاغستانی پشاور میں یا اس کے گرد و نواح میں مستقل سکونت رکھتے ہیں ان کی خاص نگرانی عمل میں لائی جائے کیونکہ یہ اور وہ سب ایک ہیں کیا تعجب ہے۔ کہ وہی لوگ جو دن میں ہم کو شریف اور وضعدار معلوم ہوتے ہیں۔ رات کے وقت ڈاکوؤں کے مددگار۔ مخبر یا خود ڈاکو بن جاتے ہوں جنکی تمیز مشکل سے ہوسکتی ہے (۹) اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے ڈٹیکٹوز مقرر کئے جاویں جو سرحد والوں کی حرکات و سکنات کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں۔ صرف یہی تدابیر ہیں جنکو عملی صورت دکھانے سے سرحدی پیچیدگیوں کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہوسکتا ہے۔ (عام)

رسید زر

۲۲ - جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۹۹۵ قاضی عبدالرحیم صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۱۸۵۰ منشی غلام محی الدین صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۲۲۱ میاں کریم بخش صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۵۳۶ چودہری ملا صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۱۶۲۱ بابو نظام الدین صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۸۲ دلاور خان صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۴۵۷ منشی عنایت اللہ صاحب عالر
۲۲ " " نمبر ۹۲۳ چودہری خدا بخش صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۳۳۴ - منشی فتح الدین صاحب سے
۲۳ " " نمبر ۱۲۱۱ - محمد صادق صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۸۵ - محمد بخش صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۶۶۵ - نور علی صاحب عالر
۲۳ " " نمبر الف ۹ - منشی عبدالدین صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۰۴۶ - مولوی عبداللہ صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۵۳۹ - محمد عمر صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۲۸۱ - محمد موسیٰ صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۶۸۵ - شیخ حسین بخش صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۲۷۹ - غلام حیدر صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۴۱۵ - منشی رحمت اللہ صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۷۴۲ - احمد دین صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۶۴۹ - وزیر خان صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۸۵۹ - انجمن خادم الاسلام عالر
۲۳ " " نمبر ۱۳۱۳ - میاں شادی صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۳۱ - بشیر الدین صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۶۲۵ - نادر خان صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۱۸۴ - بابو امام الدین صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۲۵۶ - عمر الدین صاحب للعہ
۲۳ " " نمبر ۱۲۴۱ - منشی غلام رسول صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۶۴۳ - سید علی حسین صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۶۳۹ - مولوی سید عمر صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۱ - مستری احمد دین صاحب عالر
۲۳ " " نمبر ۱۲۵ - حکیم محمد حسین قریشی للعہ
۲۳ " " نمبر ۳۷۸ - اسمٰعیل صاحب عالر

۲۴ - جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۳۳۵ بابو اکبر علی صاحب صمر
۲۴ " " نمبر ۹۱۰ منشی علی گوہر صاحب للعہ
۲۴ " " نمبر ۱۸۶۶ محمد اعظم خان صاحب سے
۲۴ " " نمبر ۱۳۹ - سید مظہر علی صاحب صمر
۲۴ " " نمبر ۱۸۸۱ - عبدالرحیم صاحب عالر
۲۴ " " نمبر ۵۳۲ ذوالفقار علی خان صاحب للعہ
۲۴ " " نمبر الف ۹۰ فتح دین صاحب عالر
۲۴ " " نمبر ۸۵ چودہری فتح محمد خان صاحب عالر
۲۴ " " نمبر ۱۶۲۷ - سید محمد سرور شاہ صاحب للعہ
۲۴ " " نمبر ۵۸۳ - محمد امیر صاحب للعہ
۲۴ " " نمبر ۲۵۸ - حافظ محمد الدین صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۱۹۲ - محمد صدیق صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۹۶ - قاضی فضل الٰہی صاحب صمر
۲۵ " " نمبر ۱۸۸۷ - غلام غوث صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۲۵۰ حکیم سرفراز خان صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۱۳۵۳ - امام الدین صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۹۱۸ مرزا عزیز بیگ صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۳۶۰ - عمر الدین صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۲۲۵ مرزا عبدالکریم صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۳۹۹ پیر محمد صاحب عمر
۲۵ " " نمبر ۱۳۹۴ - محمد اسحٰق صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۶۴۷ سید محمد عبدالواحد صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۹۶۹ - محمد سعید الدین صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۴۵۴ مولوی غلام امام صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۱۸۹۰ منشی جلال الدین صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۵۸۹ عبدالعزیز صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۴۹۲ محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۷۵۷ - مولوی اللہ دتا صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۵۸۳ - سید عظیم الدین صاحب صمر
۲۵ " " نمبر ۱۳۱۲ - محمد شریف صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۱۶۴۲ - شیخ محمد صاحب عالر
۲۵ " " نمبر ۵۹۲ - اسد اللہ صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۷۵۸ - احمد نور خان عمر
۲۷ - جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۲۹۵ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۵۶۷ - میاں امام الدین صاحب عمر
۲۷ " " نمبر ۱۱۹۵ - میاں نیاز اللہ صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۱۰۱۳ - محمد حسین صاحب للعہ

۲۷ - جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۵۹۵ - محمد حیات صاحب عالر
۲۷ " " نمبر ۱۲۲۳ میاں شاہ دین صاحب صمر
۲۷ " " نمبر ۵۷۵ سردار فضل حق صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۹۰ - بابو اصغر علی صاحب صمر
۲۷ " " نمبر ۱۳۴۴ بابو محمد حسین صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۱۳۱۸ - شیر باز خان صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۱۷۹۹ - مہتہ دیسراج صاحب عالر
۲۷ " " نمبر الف ۱۹ سید محمد شاہ صاحب عالر
۲۸ " " نمبر ۱۱۱۲ - ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب صمر
۲۷ " " نمبر ۱۴۹۵ - ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۱۴۹۱ - محمد اکبر خان صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۹۸۰ بابو غلام حسین صاحب للعہ
۲۷ " " نمبر ۱۵۹۶ سرفراز خان صاحب عمر
۲۸ " " نمبر ۱۵۸۶ نواب علی صاحب عالر
۲۷ " " نمبر ۱۳۵۷ گلاب الدین صاحب صہ
۲۷ " " نمبر ۵۴۷ - میاں امام صاحب عالر
۲۸ " " نمبر ۱۸۰۸ سید محمد مسعود صاحب للعہ
۲۸ " " نمبر ۱۰۳۲ عبدالمجید صاحب عالر
۲۸ " " نمبر ۸۵۰ - عبدالرزاق صاحب عالر
۲۸ " " نمبر الف ۹۴ مبارک شاہ بخاری عالر
۲۸ " " نمبر ۱۴۳۰ قاضی سلطان احمد صاحب للعہ
۲۹ " " نمبر ۱۹۰۳ منشی کریم بخش صاحب گرداور عالر
۲۹ " " نمبر ۹۴۵ چودہری عمرالدین صاحب عالر
۲۹ " " نمبر الف ۴۳ منشی بوٹے خان صاحب عالر
۲۹ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۹۱۳ امیر اللہ خان صاحب عالر
۲۹ " " نمبر ۱۱۳۱ - عبدالقادر صاحب عالر
۲۹ " " نمبر ۸۲۲ - عبداللہ خان صاحب عالر
۲۹ " " نمبر ۱۹۱۵ - منشی محمد حیات صاحب عمر
۳۰ - جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۷۰ - منشی اللہ دتہ صاحب عالر
۳۰ " " نمبر ۲۱۵ - بابو محمد صاحب للعہ
۳۰ " " نمبر ۱۹۱ - شیخ رحمت علی صاحب عالر
۳۰ " " نمبر ۷۸۶ - ملک مولا بخش صاحب صمر
۳۰ " " نمبر ۱۰ - میاں غلام احمد صاحب صمر
۳۰ " " نمبر ۱۶۹۹ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب عالر
۳۰ " " نمبر ۱۰۱ - شیخ نور احمد صاحب صمر
۳۱ - جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۰۵ - چودہری کریم بخش صاحب للعہ
۳۱ " " نمبر ۱۵۴۹ - ملک مقرب خان صاحب صمر

میرا

میرے پاس اصلی میرا ہے جو مین نے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہان بزرگان نے اس میرے کو دیکھا اور خریدا ہی ہے اپنے بھائیون کو اطلاع کافی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ میرا نہین۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کر قدردان اسے خریدین۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

بدر مین اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتون کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کرین جو واجبی اجرت پر شائع کئے جا سکین گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری مین نکلتا ہے۔ قیمت ۱؎ سالانہ عوام سے اور طلباء سے ۱؎ ہے

المشتہر

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

رسید زر

۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۲ محمد الدین صاحب	عار
یکم فروری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۹۱۶ غلام احمد صاحب	عار
۱۴ " " نمبر ۲۴ غلام محی الدین صاحب	للعہ
۱۴ " " نمبر ۱۵۰۱ پیر بخش صاحب انسپکٹر	للعہ
۱۸ " " نمبر ۱۹۵۲ اللہ دتہ صاحب ولد کریم بخش صاحب	عار

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون میں جیسے نا پشتیاں اور ... کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمین سے سن ظہور المسیح ہی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراوش کو ضبط نہین کر سکتا۔ اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہین۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہین۔ جو مولف کی جودت طبع اور رسائت فہم کی کافی دلیل ہین۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالے ہمارے عزیز اور قابل فخر درست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم ومحسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو۔

در ثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج ہین۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔

قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ۱؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور ... کر دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین بغرض فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍۔ غلامی اور عصمت انبیاء ۸؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ۱؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت فی جلد

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰؍

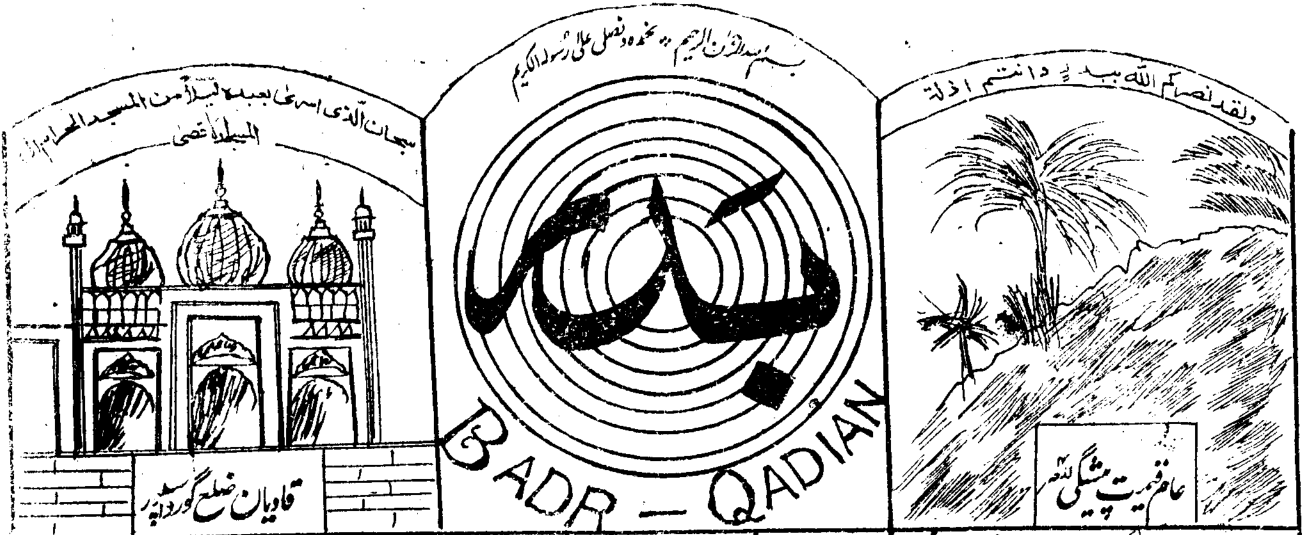
جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰؍

کاہن احمدی — الہ داد والے۔ قیمت ۰؍

آئینہ وکشتری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید۔ قیمت ۱؍

کاہن احمدی — غلام رسول والے۔ قیمت ۰؍

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کے اہتمام سے چھپا



اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں ہے

قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب — گورنمنٹ ہند

جلد ۷

۲۲ صفر سنہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

نمبر ۱۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ | افریقہ صمہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر (میاں معراج الدین عمر صاحب) نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی مین ہی تہا۔ لیکن اس وقت سر دست پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے) وہ انتظام اخبار کا کرین گے۔ اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہین ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔ اور خط و کتابت پر صرف الفاظ منیجر بدر لکھنے چاہئین۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھاپنے کے لئے ہون وہ ایڈیٹر کے نام آنے چاہئین۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موہنہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

دورہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

مقام قادیان جیسا کہ پہلے سے احباب کو اطلاع ہے صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کے دورہ ... میں ایک مقام قادیان بھی تھا جس ... [illegible] ... صاحب فنانشل کمشنر بہادر ... [illegible] ... ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور ... صاحب ... وہاں سے ... [illegible] ... ساتھ ... ضلع گورداسپور و تحصیلدار صاحب بٹالہ ... [illegible] ... مقام ... [illegible] ... کر ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... دورہ میں ... [illegible] ... وغیرہ کے قیام کے ایام سے کبھی ایسا موقعہ قادیان کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ اب اس گاؤں کی آبادی بھی ... کچھ بھی ہے اس کی اہمیت سلسلہ احمدیہ کے ... محکمہ جات ... [illegible] ... کے ایک ... مہمان نوازی اور پیشوائی کے سامان ہماری طرف سے ... چنانچہ ... [illegible] ... ڈیروں کے راستے ... [illegible] ... کے گرد ... ایک دروازہ بنایا گیا ... [illegible] ... لکھا گیا۔ دروازہ کے اندر ... خیمہ تک ... کے گملے رکھے گئے اور خیمہ کے باہر ایک چبوترہ ... کیا گیا جس پر سلسلہ احمدیہ کے بزرگ ممبر صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بیٹھے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ... خواجہ کمال الدین۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور ... جمال الدین صاحب ... [illegible] ... صبح کے وقت ایک دو میل ... پیشوائی کے واسطے آگے گئے۔ جہاں صاحب بہادر نہایت خلق اور محبت کے ساتھ ان سے ملاقی ہو کر علاقہ کے حالات کے پرسان رہے بعد پھر سب اکٹھے

سوار ہو کر قادیان آئے۔ ڈیرے کے باہر مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء دو رویہ اپنا جھنڈا لئے کھڑے تھے۔ طلباء کی صفوں کے سرے پر مولوی شیر علی صاحب بی اے ہیڈماسٹر مدرسہ نے صاحب بہادر کا استقبال کیا جہاں صاحب بہادر ٹھہر گئے اور ہیڈماسٹر صاحب سے مدرسہ کا حال دریافت کرتے رہے اس کے بعد جب صاحب بہادر ڈیرے کے قریب پہنچے جس کے باہر چبوترے پر جماعت احمدیہ کے ممبران تھے تو وہاں آپ ٹھہر گئے اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز سے ہاتھ ملایا پھر مولوی صاحب موصوف نے اور ممبران کو صاحب بہادر کے ... نام بنام پیش کیا جو دونوں طرف اگلی صف میں کھڑے تھے۔ صاحب بہادر نے ہر ایک کا سلام ... خندہ پیشانی سے قبول ... [illegible] ... کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب ... نواب محمد علی خان ... رئیس مالیر کوٹلہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ... پروپرائیٹر انگلش ویئر ہاؤس لاہور۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل ایم ایس۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس۔ میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور۔ چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ۔ سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس جلال آباد۔ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس ... علاقہ شاہ پور۔ منشی کرم الٰہی صاحب انسپکٹر پولیس ریاست پٹیالہ۔ محمد ذو الفقار علی خان صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری ریاست رام پور۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ مولوی شیر علی صاحب بی اے ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ ملک شیر محمد صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ پولیٹیکل ... کشمیر دربار۔ بابو محمد شریف صاحب بی اے ... ہیڈماسٹر ... خان غلام محمد صاحب ہیڈماسٹر ... سکول ... مولوی محمد ... احمد صاحب بی اے ای اے سی ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ ... بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک پولیٹیکل ایجنسی آفس گلگت۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب انچارج شفاخانہ امرتسر۔ خان امیر اللہ صاحب نمبردار و معافیدار و رئیس اسمٰعیلیہ علاقہ ... عادل شاہ صاحب نمبردار و معافیدار علاقہ ... فتح خان ... شاہ صاحب رئیس علاقہ ... مولوی ... صاحب آف ... راجہ رحمت اللہ خان صاحب جاگیردار مظفر آباد ریاست کشمیر۔ ملک ... بخش صاحب رئیس گوندل

گوجرات۔ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر و رئیس بھیرہ۔ چوہدری حاکم علی صاحب پہلوال ضلع شاہ پور۔ چوہدری محمد سرفراز خان صاحب سفید پوش و ممبر لوکل بورڈ ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب رئیس ... ضلع سیالکوٹ۔ منشی عبد المجید خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ۔ منشی محمد اروڑا صاحب ملازم ریاست کپورتھلہ۔ حافظ فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے آفس لاہور۔ بابو غلام محمد صاحب ... گورنمنٹ ریلوے پریس لاہور۔ بابو جمال الدین صاحب ٹرافک کنٹرولر ... ریلوے۔ شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر چرم وزیرآباد۔ حافظ غلام رسول صاحب پروپرائیٹر میڈیکل ہال وزیرآباد۔ شیخ محمد جان صاحب جنرل کانٹریکٹر وزیرآباد۔ شیخ محمد جان آف غلام قادر اینڈ سنز سیالکوٹ چھاؤنی۔ خلیفہ رجب الدین صاحب سوداگر لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں مرچنٹ۔ شیخ علی محمد صاحب جنرل مرچنٹ کشمیر۔ مستری موسیٰ صاحب پروپرائیٹر بائیسکل ہوس لاہور۔ حاجی الٰہی بخش صاحب سوداگر گجرات۔ امیر احمد خان صاحب مالگذار ہوتی مردان وغیرہ۔ منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان۔ منشی احمد الدین صاحب رئیس گوجرانوالہ۔ مرزا خدا بخش صاحب حکیم لاہور۔ میاں نبی بخش صاحب سوداگر شال امرتسر۔ بابو محمد شفیع صاحب پوسٹ ماسٹر ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ منشی عبد العزیز صاحب ٹیلرماسٹر متھرا۔ منشی محمد نواب خان صاحب ثاقب جاگیردار مالیر کوٹلہ۔ منشی اسد اللہ صاحب ... پور ... سیالکوٹ۔ حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حکیم محمد حسین صاحب رئیس ... گڑھ۔ حکیم الطاف حسین دہلی۔

اس ملاقات کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے بیان کیا کہ یہ سب احباب دوست صرف آپ کے استقبال کے واسطے جمع ہوئے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کو اپنی ... گورنمنٹ کے ... ہیں ان کے سوا اور کوئی مطلب ان کا نہیں اس پر صاحب بہادر نے شکریہ ادا کیا ان صاحبان نے انکی خاطر اس قدر تکلیف اٹھائی اس کے بعد خواجہ صاحب نے حضرت اقدس اور آپکی جماعت کی طرف صاحب بہادر کو شام کے کھانے کی دعوت قبول فرمانے کے واسطے عرض کی جس کو صاحب بہادر نے بالآخر قبول کیا اور اس کے مطابق شام کا کھانا تمام صاحبان کا خیموں میں پہنچایا گیا۔

معائنہ مدرسہ بارہ بجے کے قریب ڈپٹی کمشنر صاحب مدرسہ کے معائنہ کے واسطے تشریف لائے۔ دروازہ مدرسہ پر سپرنٹنڈنٹ ... صاحب بہادر کا استقبال کیا صاحب بہادر نے تمام مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا اور نہایت خوشنودی کا اظہار کیا اور دفتر مدرسہ میں بیٹھ کر دیگر حالات مدرسہ اور نقشہ جات حاضری و اساتذہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر جاتے ہوئے پھر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر میں ... صاحب ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب بھیرہ ضلعدار دریس)

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

جب جمال بی بی نے حیات ممات مسیح پر گفتگو کرنیکا از حد اشتیاق ظاہر کیا اور پیام پر پیام آنے لگے میں نے بھی اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنے سید و مولا کے حکم کے بموجب تبلیغ کا حق ادا کرنیکا اہتمام بحث کو چل پڑی خدا شاہد ہے کہ میں بحث مباحثہ کو ہرگز پسند نہیں کرتی اور نہ مجھے شہرت حاصل کرنے کی خواہش ہے نہ ہی خیال تھا تو صرف یہ تھا کہ شاید کسی سعید روح کو فائدہ ہو پہنچ جاوے الغرض میں مہیں ماہ مدال کو جمال بی بی کے ہان پہنچی جہان کہ مستورات کا مجمع کثیر اور جم غفیر تھا جا پہنچی۔ مخالفت اور جہالت کا یہ عالم تھا۔ کہ کوئی حق اور تحقیق کی پیاسی نظر نہیں آتی تھی۔ ہر ایک کے دل میں صرف ایک ہی دھن لگی ہوئی تھی۔ کہ کسی طرح ہو کی کو زچ ہو کوئی اس کے منہ پہ چپ کرتی کوئی اس کی پیٹھ پر دم کرتی اور پھونکین مارتی۔ غرض ایک جنتر منتر کا میدان نظر آتا تھا۔

مین نے سب سے اول اس سحر کو توڑنے کیلئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا اور بعد ازاں حضرت اقدس کی نظم۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم — داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقان سربسر — اسکے مرجانے کی دیتا ہے خبر
کوئی نہیں رہا باہر اموات سے — ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

بآواز بلند پڑھی (سوال) بیوی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ تصور کرتی ہو یا مرا ہوا (جواب) زندہ۔ (سوال) کوئی آیت دکھاؤ (جواب الجواب) مین نے کہا بہن اس کو غور سے پڑھو اور تدبر کرو۔ اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے اس الزام سے کہ وہ قتل کیا گیا اور پھانسی دیا گیا اور لعنتی موت مرا بری کیا ہے درحقیقت یہودیوں نے مسیح ابن مریم کو قتل نہیں کیا اور نہ پھانسی دیا بلکہ یہ خیال ان کے دل میں شبہ کے طور پر ہے اور ان کے پاس کوئی یقینی اور قطعی دلیل نہیں صرف ایک ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ یقینی امر یہ ہے کہ وہ فوت ہو گئے اور اپنی طبعی موت سے مرے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کو اپنے راستباز بندوں کیطرح اپنی طرف اٹھا لیا۔ پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب دیا جانا اور اس سے خدا کے حکم کے ساتھ زندہ سلامت اتارا جانا۔ حواریوں کا اٹھا لے جانا مرہم عیسےٰ بنانا اور ان کے زخموں پر لگانا۔ اپنی والدہ کو ساتھ لے کر کشمیر کی جانب ہجرت کرنا وہان جا کر بنی اسرائیل کی بکھری ہوئی بھیڑوں کو پیغام الٰہی پہونچانا۔ اپنے تبلیغی یوز آسف یا شہزادہ نبی کے نام سے مشہور ہونا اور بعد ازاں وہان ہی وفات پا جانا۔ اور اپنی قبر کو بنی اسرائیل کی قبروں کیطرح بنوانے کی ہدایت کر جانا سب مفصل بیان کیا۔ سنتے ہی بیوی کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹ خشک ہونے لگے پانی مانگنا شروع کیا مگر مجھ عاجزہ کی طبیعت میں سچائی کا وہ جوش تھا کہ الامان اگر مجھے بار جیت کی ضرورت ہوتی تو مین پہلی دلیل مین ہی میدان جیت چکی تھی اور وہ سخت شرمندہ اور نادم ہو رہی تھی۔ میں نے کہا گھبراؤ نہیں مجھے خواہ آٹھ پہر تقریر کرنی پڑے۔ میں تیری زبان سے تجھے وفات مسیح کی قائل کراؤنگی۔ اور نیز یہ آیت یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک۔ اے عیسیٰ پہلے تجھے موت دونگا اور بعد ازاں رفع دونگا یعنی اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ گویا کہ متوفیک رافعک کی پہلی شرط ہے اگر وہ پوری ہو تب ہی دوسری پوری ہو سکتی ہے جیسے کہ کوئی اعلےٰ حاکم کسی کو کہے۔ کہ اگر تم بی۔ اے پاس کرو گے تو تمہین تحصیلداری دی جاوے گی۔ تو پھر جب اسے تحصیلداری کے عہدہ پر دیکھین۔ تو ضرور ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر لی ہے تو بعد ازاں یہ عہدہ ملا ہے۔ لطف یہ کہ بل رفعہ اللہ چھٹوین سیپارہ میں ہے اور متوفیک تیسرے میں تو اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ پہلے وہ فوت ہوئے اور بعد ازاں رفع دیگئی رفع ہمیشہ روحانی ہوتی ہے۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رفعنی والی دعا پڑھا کرتے تھے۔ اگر رفع کے معنے بجسد عنصری اٹھایا جانا ہوتا تو وہ بھی ضرور اٹھائے جاتے مگر رفع کے معنے ہی یہ ہیں۔ جسم کو بیکار چھوڑ دینا اور روح کو اٹھا لینا (جواب) چپ۔ (سوال) مین نے حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ اے میری بزرگو! انبیاء میں سے کس کا رتبہ بڑا ہے (جواب) سب نے متفق ہو کر کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (جواب الجواب) مین نے کہا کہ پھر کیوں آپ کی آنکھوں پر جہل کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ جو تمہین دکھائی سجھائی نہیں دیتا۔ کہ وہ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین زیر زمین جا گزین ہوں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل ذرہ اور آفتاب کا مصداق ہیں۔ خدا کے پاس بغیر کھانے پینے کے سنہ ۱۹۰۰ برس تک جیتے رہیں لطف یہ کہ ان کی عمر میں بھی فرق نہ آوے۔ پھر آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے مردے بھی زندہ کئے کوڑھی اچھے کئے بہروں کا اچھا کیا۔ پرندوں کو پیدا کیا۔ تو پھر ان کو خدا کا شریک ہونے میں کون سی کسر رہ گئی۔ تو پھر کیا وجہ کہ انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانا جائے جبکہ وہ خدا لایزال کی طرح حی قیوم اور سب سے بڑھکر یہ کہ خالق بھی ہیں۔ اے لوگو! خدا کے غضب سے ڈرو۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔ ترجمہ یہ ہے۔ بتحقیق اللہ تعالےٰ نہیں بخشیگا جو کوئی شرک کرے سوائے اس کے بخشدیگا جسکو چاہیگا دیکھو خداوند کریم کو شرک کیا نامنظور ہے۔ آپ لوگوں نے تو پھر کمال ہی کیا کہ خداوند عزّ و علا کی تمام صفتیں ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دیدین۔ بیوی کو کہا کہ آپ ان باتوں کا مفہوم سمجھا دیجئے۔ کہ یہ کیا ہیں بیوی نے جھٹ مترجم قرآن مجید نکالا اور کہا کہ یہ دیکھو عیسےٰ علیہ السلام نے مٹی کی چڑیاں بنائیں اور ان مین پھونک ماری تو وہ زندہ ہو گئیں۔ مینے کہا کہ تم عیسےٰ علیہ السلام کی اور خداوند کریم کی چڑیوں مین امتیاز کر سکتی ہو اس نے کہا کہ نہیں۔ مینے کہا کہ مین ان کا جواب علیحدہ علیحدہ دونگی۔ (سوال) کیا انہوں نے مردے زندہ کئے۔ (جواب) کہا ہاں (سوال) کوئی ثبوت (جواب) کوئی نہیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

استفسار اور اُن کے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات کے جواب بطور قول (بالترتیب) کے ذیل میں عرض ہیں۔ بحول اللہ وقوۃ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

قولہ سماع موتی کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ابتدا کا نہ ابتدا سے کسی قدر زیادہ عرصہ کا۔ میں نے جو الحکم نمبر ۱۴ جلد ۱ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا قول پیش کیا تھا اوس کا ماحصل یہی تھا کہ حضرت صدیقہ فرماتے ہیں کہ راوی نے مطلب غلط ظاہر کیا ہے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب نہ کیا تھا بلکہ زندوں کی نصیحت کے لئے یہ کلام کی تھی۔

اقول۔ حدیث قلیب بدر میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سائل ایک عظیم الشان فقیہ آدمی ہے۔ معمولی آدمی نہیں یعنے حضرت عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ اور خود موقعہ پر موجود ہے۔ حضرت صدیقہ بدر میں موجود نہ تھیں اور پھر یہ روایت متفق علیہ امام بخاری ومسلم کی ہے۔ رویت کی شہادت کے مقابل صرف سماع یا قیاس کیا کام دیسکتا ہے۔ میں اس حدیث کو دوبارہ احتیاطاً لکھتا ہوں۔ آپ دوبارہ غور کریں۔

فی الصحیحین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما ظھر علے اھل بدر اقام ھناک ثلاثا ثم امر براحلتہ فشدت بعد ثلاث من آخر اللیل فرکبھا۔ ثم سار حتی وقف علی القلیب قلیب بدر فجعل یقول یا اباجہل بن ھشام یا عتبۃ بن ربیعۃ یا شیبۃ بن ربیعۃ۔ بخاری میں ہے۔ ینادیھم باسمائھم واسماء آبائھم۔ یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان۔ ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقا فقال لہ عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اقوام قد جیفوا۔ بخاری میں ہے۔ من اجساد لا ارواح لھا اور منثور میں ہے۔ الیسوا امواتا یا رسول اللہ فقال انھم یسمعون کما تسمعون فقال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکن لا یجیبون۔ و فی السیرۃ انہ علیہ السلام قال بئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم کذبتمونی وصدقنی الناس واخرجتمونی واوانی الناس وقاتلتمونی و نصرنی الناس فبئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۱۷

اس حدیث سے صاف اکمل طریق کی اطلاع قسم کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نکلی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول موکد بقسم کے مقابل حضرت صدیقہ یا کسی دوسرے کا قیاس کیا وقعت رکھتا ہے۔ پھر حدیث بھی اسلئے طبقہ کی ہے۔ جسپر امام بخاری ومسلم کا اتفاق ہے بلکہ اس حدیث سے بڑہکر خود قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ اول قال یقوم لقد ابلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم ولکن لا تحبون النٰصحین ؏ دوم قال یقوم لقد ابلغتکم رسالٰت ربی ونصحت لکم فکیف اسٰی علے قوم کٰفرین ؏ ان دونوں آیات پتفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ ہلاک شدہ قوم کی توبیخ وتقریع کے لئے حضرت صالح وحضرت شعیب نے فرمایا۔ آپ ان آیات واحادیث پر غور کریں کیسا صریح ثبوت اس بات کا ہے۔ کہ مخاطب موتی ہی تھے۔

۱۔ ابوجہل وغیرہ کو ان کے اور ان کے آبا کے نام لے کر پکارا۔

۲۔ ما وعد ربکم ان کی شکست اور بعد اس کے عذاب کا پانا مقصود ہے۔ جو ہلاک شدہ کفار پا چکے اور زندہ فتحیاب تھے اور ما وعد ربی سے اپنی کامیابی بیان فرمائی۔

۳۔ پھر سوال حضرت عمر جیسے عظیم الشان فقیہ کا جو اپنے کان سے سن کر سوال کر رہا ہے اور حقیقی طور سمجھ کر سوال کرتا ہے۔ کیا ایسا عظیم الشان فقیہ انسان بشرہ اور لہجہ سے سمجھ نہیں سکتا تھا کہ مقصود بالذات تو یہی ہیں۔ موتی نہیں ہیں۔

۴۔ جب حضرت عمر رضہ نے سوال کیا اور سوال کو قد جیفوا (گل سڑ گئے) اور اجساد لا ارواح لھا اور الیسوا امواتا سے موکد بھی کیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کیساتھ موکد کر کر فرمایا۔ کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہیں۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ کیا اوس وقت زندے بھی جواب نہیں دیسکتے تھے۔

۶۔ بئس عشیرۃ النبی کا خطاب زندوں کو نہ تھا مردوں کو تھا

۷۔ کذبتمونی اخرجتمونی قاتلتمونی کے تین خطاب بھی مردوں کے لئے ہی تھے جو رشتہ دار اور قبیلے کے لوگ تھے۔

۸۔ پہلی آیت میں حضرت صالح ہلاک شدہ قوم کو فرماتے ہیں ولکن لا تحبون النٰصحین۔ تم خیرخواہوں کے دوست نہیں بنا کرتے۔ کیا موجودہ زندے نجات یافتہ مومن اس کے مصداق ہوسکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو تحبون النٰصحین ۔۔۔ تھے۔

۹۔ دوسری آیت میں حضرت شعیب نے اپنی ہلاک شدہ قوم کو فرمایا۔ فکیف اسٰی علے قوم کٰفرین۔ میں اب تمہاری ہلاکت پر کس طرح غم کروں کیا یہ غم زندوں کے لئے تھا۔ ہرگز نہیں

۱۰۔ علی قوم کٰفرین نے تو قطعاً فیصلہ کر دیا۔ کہ کافر قوم ہلاک شدہ ہے۔ مخاطب بھی زندہ نجات یافتہ مومن مراد نہیں۔ حضرت صالح وحضرت شعیب کے اس خطاب قوم ہلاک شدہ کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے مومن قوم کا موجود ہونا بیان نہیں فرمایا۔ کہ زندوں کو سنانے کا شک بھی نہ ہو سکے بلکہ پایا جاتا ہے۔ کہ صرف حضرت صالح وحضرت شعیب ہی اکیلے تشریف لے گئے تھے۔

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فوجدنا ھم [illegible] کی تعمیل فرماکر مقتول کفار کو مخاطب فرمایا۔

۱۲۔ اگر وہ سنتے نہ تھے تو یہ فعل انبیاء کا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ جو معمولی مومن کو بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ اگر وہ سنتے نہ تھے۔ تو حضرت اتقی الاتقیا اصفی الاصفیا خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر تشریف لیجانا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ اب ان تمام آیات واحادیث سے صاف اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ یہی ہلاک شدہ کفار مخاطب تھے اور سنتے تھے۔

قولہ۔ ان یہ بات تو ماننے کے قابل ہوسکتی ہے۔ کہ اصل میں قلیب بدر والے مر گئے ہوں کسی قدر اون میں جان ہو اور اس حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو خطاب کیا ہو یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندے دکھائی دیتے ہوں اور دوسروں کا گمان اون کے مرنے پر ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطاب کرنے پر اور پھر اون کے سوال کرنے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر کیا ہو۔ کہ ابھی کسی قدر ان

ہین جان سے ہیہ ۔ یعنے اِن الفاظ کا کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہین یہ مطلب ہو تو زین قیاس ہو سکتا ہے جو قرآن سے کے مطابق ہے

اقول ۔ عجیب قیاس ہے ۔ قرآن مجید کے خلاف احادیث کے خلاف ۔ عقل کے خلاف و اقعات کے خلاف ۔

ا ۔ بخاری کتاب المغازی میں ہے ۔ عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال استقبل النبی صلے اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فدعا علی نفر من قریش علی شیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ و ابی جہل بن ہشام فاشہد باللہ لقد رأیتہم صرعی قد غیرتہم الشمس وکان یوماً حاراً

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین ۔ کہ شیبہ عتبہ ولید ابوجہل پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین بد دعا کی تہی ۔ سو مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون ۔ کہ مین نے اون کو پڑے ہوئے دیکہا ۔ جو بسبب گرمی دہوپ موسم گرما کے گل سڑ گئے تہے ۔

۲ ۔ قد جیفوا اجساد کا ارواح لہا الیس اموا تامین

حضرت عمر کا خصوصاً یہی تعجب تہا ۔ کہ کیا مرے ہوئے گلے سڑے ہوئے بہی سنتے ہین کیونکہ اون کو خیال ہوا کہ سماع تو روح مع الجسم کا کام ہے ۔ اب یہ صرف جسم ہے وہ بہی گلا سڑا ۔ کیونکہ جب تک روح جسم مین ہو ۔ وہ سڑتا نہین اور وہ مردے سڑنے کے بعد پہینکے گئے تہے جیسے حدیث عبد اللہ بن مسعود سے ہی ثابت ہے ۔ بلکہ گہسیٹ کر پہینکے گئے جس سے اون کے بعض اعضا علیحدہ بہی ہو گئے تہے ۔

۳ ۔ حدیث سے ثابت ہے ۔ کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تین روز بعد فتح تشریف لیگئے جس سے اون کا جیفہ ہونا ثابت ہے ۔ خصوصاً جبکہ اون پر مٹی بہی ڈالی گئی ہو

۴ ۔ کوئی زندہ آدمی مٹی مین دفن کرنے سے تین روز کیا تین منٹ بہی زندہ نہین رہ سکتا ۔

۵ ۔ زندہ کافر کو زندہ گاڑنے کا حکم نہین ۔ دیکہو و اذا الموءدۃ سئلت ۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ مستوجب سزائے قتل ہتے تو قتل کیا جاتا ہے ۔

۶ ۔ ان مردون مین اول المخاطبین ابوجہل عتبہ شیبہ ولید ہین جن کا گل سڑ جانا قسم کے ساتہ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہین ۔ اور عبد اللہ بن مسعود وہ ہے جس نے خود ابوجہل کا سر الگ کیا تہا ۔

قرآن مجید مین جو حضرت صالح و شعیب نے جس طرح ہلاک شدہ قوم کو پکارا ۔ اوس کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے ۔ کہ

کان لم یغنوا فیہا ۔ ۔ یعنے عذاب سے ہلاک ہوئے ۔ کہ گویا وہان تہے ہی نہین اور اس کے بعد آتا ہے ۔ قال یٰقوم لقد ابلغتکم ۔ تو یہ پکار اون کے ہلاک ہونے کے بعد تہی جس سے اون کا مردہ ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ پس قرآن مجید حدیث عقل ونقل واقعات سے ہلاک شدہ قوم کا مرجانا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ وہ اس وقت زندہ تہے ۔

قولہ ۔ آپنے میرے مطلب و منشا کو خبط کر دیا ہے ۔

اقول ۔ مینے آپکے مطلب کو خبط نہین کیا بلکہ آپنے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ پر پانی پہیر دیا ہے

قولہ ۔ . . . . آپ سماع موتی کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین ۔ کہ سنتے ہین اور جناب صدیقہ قرآن کے مطابق اس کی نفی کرتی ہین اور تجربہ صحیحہ بہی حضرت صدیقہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے ۔ چنانچہ قرآن مین صاف ہے وما انت بمسمع من فی القبور و انک لا تسمع الموتی ۔ جس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ نہ تو قبر مین مرے ہوئے مردے سنتے ہین اور نہ باہر پڑے ہوئے ۔ اور دوسری طرف ہے ۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا پس بتلائیے کہ ہم سماع موتی کے کیسے قائل ہو سکتے ہین

اقول ۔ تجربہ صحیحہ کی تو آپنے کوئی نظیر نہین دی ۔ دوسرا آپ کو قائل کرنا میرا کام نہین ۔ اللہ تعالے کے اختیار مین ہے ۔ صرف سچ کا بیان کر دینا میرا کام ہے ۔ تیسرا قرآن کریم سے چند جگہہ صحیح الفاظ سماع موتے ثابت ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر اپنے قول و فعل سے موکد بقسم بہی کر دین ۔ پہر چند جگہ انکار سماع موتی بہی قرآن مجید مین ہی پایا جاوے ۔ یہ ہرگز ہرگز ممکن نہین بلکہ قرآن مجید کی منجانب اللہ ہونے کا ایک بڑا ثبوت عدم اختلاف بہی ہے ۔ پہر کیونکر اختلاف ممکن ہے ۔ بلکہ آیت شریف جس سے آپ عدم سماع موتی ثابت کرتے ہین اس طرح ہے ۔ ان اللہ یسمع من یشاء و ما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیرا ۔

سماع دو طرح ہوتا ہے ۔ ایک ظاہری کان سے سننا دوسرا قبول کرنا یا دوسرے لفظون مین ظاہری و باطنی جیسے دیگر حواس کے متعلق بہی یہی حال قرآن مجید مین بیان ہے ۔ چنانچہ من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی ۔ ۔ ان تدعوہم الی الہدی لا یسمعوا وتریہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون

صم بکم عمی ۔ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لا یسمعون . . . . . . ولو علم اللہ فیہم خیرا لاسمعہم ولو اسمعہم لتولوا وہم معرضون ۔ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم ۔ غرضکہ تمام قرآن مجید مین جہان جہان کفار کی نسبت سمع بصر کے نقصان یا بطلان کا ذکر ہے ۔ اس سے عموماً یہی باطنی آنکہہ کان مراد ہین نہ ظاہری ۔ اسی طرح یہان بہی وہی قبولیت والے سمع یا دوسرے لفظون مین باطنی سمع مراد ہے ۔ اور اسی آیت شریف کا مطلع ان اللہ یسمع من یشاء اور اسی آیت کا مقطع ان انت الا نذیر میرے اس بیان کے دو گواہ ہین کیا ظاہری بات انسان انسان کو نہین سنا سکتا یعنے اس کے کان تک آواز نہین پہونچا سکتا ضرور سنا سکتا ہے ۔ ان نذیر کا بہی صرف سنا دینا تبلیغ کرنا ہی کام ہے ۔ کسی کا . . . قائل کر دینا نذیر کا کام نہین ۔

اب قرآن مجید مین دیکہہ لین نذیر کے مقابل پر احیا ۔ اموات ۔ صم بکم عمی کے کیا معنے ہوتے ہین ۔ اگر آپ اس جگہ ظاہری سماع کان کا سماع مراد لین ۔ تو آپ کو کیا عذر ہے کہ اذ تخرج الموتی باذنی ۔ واحی الموتی باذن اللہ ۔ اذا دعاکم لما یحییکم ۔ او من کان میتا فاحییناہ ۔ فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم ۔ وغیرہ ہو تمام آیات مین بہی ظاہری معنے نہ لین ۔ مگر وہان ظاہری معنے لینے سے پہر وہی اختلاف فی القرآن لازم آتا ہے جیسے یہان آتا ہے ۔ کیونکہ کوئی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا مین نہین آسکتا اور یہ قرآن مجید مین بہت سی آیات سے ثابت ہے ۔ دوسری آیت حوالہ جناب پوری اس طرح ہے ۔ انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بہادی العمی عن ضلالتہم ان تسمع الا من یومن بآیاتنا ۔ اس آیت شریف مین بہی دو گواہ میرے بیان کے موجود ہین ۔ جو اسی آیت مین بطور تفسیر مطلع آیت کے واقع ہوئے ہین ۔ اول وما انت بہادی العمی کیا مطلب یہان اندہا ظاہری آنکہون کا مراد نہین بلکہ باطنی ہی مراد ہے ۔ دوم ۔ ان تسمع الا من یومن اس گواہ نے تو حد ہی کر دی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا مومنون کے کسی کو قرآن نہین سنایا کرتے تہے ۔ اور سنا سکتے تہے ۔ جب پہر وہ شرارتین بہی کیا کرتے ۔ یہ آیت شریف بعینہ اسی طرح ہے ۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

[illegible]

انک لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء ؀ حالانکہ اوس کے مقابل پرانک لتھدی الی صراط مستقیم ؀ بھی موجود ہے۔ غرض پہلی آیت سے قبولیت ہدایت وایصال الی المطلوب مراد ہے اور دوسری آیت مین صرف رستہ دکھا دینا بتلا دینا مراد ہے حالانکہ لفظ ایک ہی ہے۔ غرض سماع موتے سے ان آیات مین قبولیت وعظ وہدایت ہے۔ نہ کہ لوگون کا سننا اور من فی القبور اور موتی سے مراد جن کے دل مر گئے ہین۔

قولہ۔ اس کے علاوہ جو لوگ اولیا، اللہ کی قبر پر جاتے ہین ان مین ایسے حضرات بھی پائے گئے ہین کہ وہ صرف دعا کے سننے کے لئے عرض معروض کرتے ہین تو موجب سماع موتی درست ہے۔ تو اس طرح کی عرض معروض لیتے اولیا، اللہ سے کہ ہون کا ر دو اس جہان فانی سے گذر چکا ہے۔ کرنا ۔۔ ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ مگر قرآن نہ ایسے فعل کرنے کی ہرگز ہدایت نہین کرتا اور وهم عن دعائهم غافلون کا فیصلہ کرتا ہے۔

اقول۔ دعا غیر اللہ سے نہ قرآن مجید سے ثابت نہ حدیث سے نہ صحابہ سے۔ بلکہ قرآن مجید سے منع صریح منع پائے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ آپ اس منع دعا کو خود مانتے ہین اس لئے اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ ہان آپ نے میرے پہلے خط کے جواب مین یہ بھی لکھا تھا۔ کہ میری سمجھ مین یہ نہیں آیا۔ کہ موتی ابتدا ًسنتے ہین۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ ان تدعوهم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ؀ مین اللہ تعالےٰ نے موتے کے متعلق دو وقت بیان فرمائے ہین۔ ایک سننے کا اور ایک نہ سننے کا جس مین وہ لوگون کی پکار سے غافل اور بے خبر ہوتے ہین جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ وهم عن دعائهم غافلون ؀ سننے کے زمانہ کو اللہ تعالےٰ نے حضرت صالح وحضرت شعیب کے پکارنے والی آیتون مین جنکو مینے جواب سوال اول مین لکھا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قلیب بدر والی مین اپنے قول اور فعل سے بیان فرمایا ہے۔ بلکہ ٹکن کا یجیبون فرماکر اس آیت شریف کا حوالہ بھی دیدیا ہے۔ جس مین ما استجابوا لکم کا لفظ موجود ہے تو اب صاف ثابت ہوگیا۔ کہ موتے کا ایک زمانہ وہ ہے جسمین وہ سنتے تو ہین۔ مگر جواب نہین دیسکتے دوسرا زمانہ وہ ہے جسمین نہین سنتے اور پکارنے والی کی آواز سے غافل اور بیخبر ہوتے ہین۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ

فضل دین حکیم از قادیان

رسید بدر

۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ ۱۸۰۱ منشی فضل کریم صاحب ۔ للعہ/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۸۵۲ ۔ عمر حیات صاحب ۔ ۸/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۳۲۲ زمان شاہ صاحب ۔ للعہ/

۳۱ ″ ″ ″ ۹۳۷ محمد امیر صاحب ۔ للعہ/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۷۹۴ ۔ محمد حسین صاحب ۔ عا/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۴۶۱ حکیم ناظم حسین صاحب ۔ عا/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۴۹۵ عبد القادر صاحب ۔ صہ/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۲۶۷ غلام محی الدین صاحب ۔ عا/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۶۹۳ غلام محمد صاحب ۔ عا/

۳۱ ″ ″ ″ ۵۵۵ رحیم بخش صاحب ۔ عہ/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۹۰۹ منشی سمیع اللہ صاحب ۔ عہ/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۶۹۳ بہادر خان صاحب ۔ عا/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۳۵۲ محمد عجب خان صاحب ۔ سعہ

۳۱ ″ ″ ″ ۱۶۱۷ ترکی شاہ صاحب ۔ عبر/

۳۱ ″ ″ ″ ۹۹۴ ۔ محمد دین صاحب ۔ عا/

۳۱ ″ ″ ″ ۱۳۹۹ پیر محمد صاحب ۔ عہ/

یکم فروری سنہ ۱۹۰۸ء ۸۰۱ غلام رسول صاحب ۔ عا/

″ ″ ۱۲۹۶ عبد اللہ صاحب ۔ عا/

″ ″ ۱۱۹۱ ۔ سید یامین صاحب ۔ عا/

″ ″ ۳۸۶ قطب الدین صاحب ۔ للعہ/

″ ″ ۱۹۱۲ مولوی غلام سرور صاحب ۔ عا/

″ ″ ۱۰۱۰ میان وکا داصاحب ۔ للعہ/

″ ″ ۱۰۲۹ چودہری سلطان علی صاحب ۔ للعہ/

۳ ″ ″ ۳۲۵ ۔ چراغ دین صاحب ۔ عبر/

۳ ″ ″ ۶۴۳ عبد العظیم صاحب ۔ عا/

۳ ″ ″ ۵۵۸ محمد عبد اللہ صاحب ۔ عا/

۳ ″ ″ ۱۴۷۶ شیخ شبراتی صاحب ۔ عا/

۳ ″ ″ ۸۹۶ ڈاکٹر علم الدین صاحب ۔ صمہ/

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ″	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ ″	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ″	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے چونکہ یہ بہت ہی کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعائت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

وطن میں ایک بے وطن

ملکِ سلیمان ازحُبِ وطن خوشتر

ایک مثل مشہور ہے۔ کہ حُبِ وطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کے دلدادون کے واسطے یہ مثل سونے پر سہاگے پر کا کام دیتی ہے لیکن اگر حضرت سلیمان پیغمبر ہتے اور ضرور ہتے۔ اور اگر کوئی قوم ان کے اصحاب مین داخل ہوکر دور ونزدیک سے سفر کرکے ان کے پاس سکونت پذیر ہو رہی تہی اور ضرور ایسی قوم تہی کیونکہ ہر نبی کے ساتہہ کچہہ مہاجر ہوتے ہین اور کچہہ انصار تو ضرور یہ مثل ان کی روحون کو تکلیف دہ ہوگی۔ کیونکہ نبی کے ساتہی مہاجرین اپنے وطن کو ترک کرکے جبکہ اپنے محبوب کے کوچہ مین جا ڈیرے لگاتے ہین تو پہر ان کو اس گلی سے اچہی کوئی جگہ دنیا مین نظر نہین آتی اور وہ حضرت اکمل کی طرح رات دن یہی گیت گاتے ہین۔ ع

پیارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

دنیا اور اس کے دنیا دار اس بات کو سمجہین یا نہ سمجہین پر مین جو یہ بات کہہ رہا ہون تو صاحبان حال کو دیکہہ کر کہہ رہا ہون جو میرے مشاہدہ کی بات ہے اور نہ صرف مشاہدے کی ہے بلکہ تجربہ کی ہے کیونکہ اس وقت بہی ایک سلمان[1] دنیا مین موجود ہے اور اپنے پرانے وطنون کو خیرباد کہہ کر اوس کے قرب وجوار مین اپنے ڈیرے لگانیوالے بہی اس وقت موجود ہین جن کو اپنے سلمان کی مجلس کی حاشیہ نشینی ایسی محبوب ہے۔ کہ ان کی حالتِ عشق مذکورہ بالا مثل کے موجد پر کامثل کا مقدمہ دائر کردے۔ تو کچہہ تعجب نہین۔

میری مسافرت کا سبب

اوس پر تو مقدمہ ہوگا یا نہ ہوگا پر اس وقت مجہہ پر ایک مقدمہ بن گیا اور آج (۱۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء) جو بات مجہہ سے یہ مضمون لکہوارہی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک دنیا دار نے جو میرے قدیمی وطن بہیرہ ضلع شاہ پور کا رہنے والا ہے جہان بیٹہہ کر مین نے یہ مضمون لکہنا شروع کیا ہے۔ مجہہ پر بہ سبب ایک بدظنی کے جو دنیا دارون کا خاصہ ہو ایک دعوے دیوانی دائر کیا تہا جس کا سمن مجہے اپنے عزیز وطن قادیان دارالامان سے نکال کر کہینچ کہینچ یہان لایا ہے جہان میرا مولد ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ تیرا وطن ہے تیرا گہر ہے۔ تیرے باپ دادے کی جگہ ہے یہان رہنا چاہیئے اور کچہہ عرصہ رہنا چاہیئے وہ تو یہ کہتے ہین۔ اور محبت بہرے دل سے کہتے ہین۔ پر مین حیران وسرگردان ہون کہ یا الہی مین کہان آگیا یہ کس گناہ کی شامت ہے۔ جو مین چند روز کیواسطے مسیح کے قدمون سے دور پہینکا گیا ہون۔ اے خدا میرے گناہ بخش اور مجہہ پر رحم فرما کہ تو غفور الرحیم ہے اور تیرے سوا کوئی نہین۔ جو گناہون کو بخشے۔

مقدمہ مین میرا کچہہ بہت حصہ نہ تہا مگر میرے ساتہہ اصلی مدعی علیہ ایک اور صاحب ہین اور فریقین کے درمیان مصالحت کی خاطر مجہے تاریخ مقدمہ سے کچہہ پہلے آنا پڑا اور کچہہ پیچہے ٹہرنا پڑا۔ اور اس طرح چند روز کیواسطے مین بالکل مسافر بن گیا۔

نیکون کی باتین

دنیا مین نیکون کی باتین ہی نرالی ہین۔ دنیا دار ان کو کیا سمجہین لکہا ہے۔ کہ جب ملک مصر مسلمانون نے فتح کیا اور مصر اون کے قبضہ مین آگیا۔ تو خلیفہ وقت نے ایک گورنر مصر کے واسطے مقرر کیا۔ وہ صاحب مصریون کے حال پر بہت مہربانی کرتے۔ یہان تک کہ اہل مصر بہت سی ناشائستہ حرکات بہی کرتے تب بہی وہ اون سے درگذر کرتے اور اون کے ساتہہ نرمی کا سلوک کرتے جب کسی نے اون سے دریافت کیا کہ ایسے شریرون کے ساتہہ اس قدر نیک سلوک کا کیا مطلب تو انہون نے فرمایا۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کی پیروی کا اثر ہے جو انہون نے فرمایا تہا کہ جب تم مصر کے فاتح بنوگے تو اہل مصر کے ساتہہ نیک سلوک کرنا کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہین۔ میری مان ہاجرہ حضرت ابراہیم کی بیوی مصر کی شاہزادی تہین اللہ اللہ ہزارہا سالون کی گذری ہوئی بات کو یاد رکہنے والے اور اس قدر دور کی رشتہ داری کا لحاظ کرنے والے اور اس قدر نیک سلوک کی تاکید کرنیوالے مقدس وجود سچ ہے اگر کوئی دنیا مین سید ولد آدم بننے کے لائق انسان ہوسکتا ہے تو وہ محمدؐ ہی تہا۔ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کوئی تہا یا ہے یا ہوگا۔ جس کے اخلاق ایسے ہی وسیع ہون ہان اوس کے طفیل ایسے اعلے اخلاق ہین اسکے حصہ مین لینے والے خدا اب بہی [illegible] اور ہمیشہ موجود رہینگے [illegible] بزرگ کا مین ذکر کرنا چاہتا ہون وہ فخر وطن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ہین [illegible] اسلام کے نور کے واسطے [illegible] کی زندگی [illegible] اون کی دینی خدمات [illegible] اور اس وقت جس اعلیٰ دینی خدمت مین وہ مصروف ہین اس کی انجام دہی مین اپنی خاص [illegible] کے ساتہہ اون کی دستگیری کرے۔ تاکہ نور [illegible] نور دین کے ذریعہ سے دنیا پر چمک کر تمام جہان کو منور کرے۔ آمین ثم آمین

جب مین قادیان سے بہیرہ کی طرف چلا اور یہ بعد حصول اجازت از حضرت امام علیہ السلام حضرت الحکم مولوی صاحب موصوف کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مین بہیرہ جاتا ہون۔ تو آپ نے چند ایک یادداشتین لکہ کردین جن مین سے سب سے پہلی یادداشت یہ تہی کہ ڈاکٹر بشارت احمد سے کہنا کہ اہل بہیرہ کے ساتہہ خاص توجہ اور مہربانی کا سلوک کرین کیونکہ وہ میرا اسیلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سلوک کے واسطے آپ نے کوئی شرط نہین لگائی۔ کہ یہ توجہ خاص احمدیوں پر ہو یا مسلمانون پر ہو یا اون لوگون پر ہو جو آپکے رشتہ دار ہین یا اون پر ہو جو آپکے واقف ہون بلکہ اوس کو عام کیا اس ہر ایک کے واسطے جو بہیرہ مین رہتا ہے کیونکہ یہ آپ کا مولد ہے خدا رسیدہ لوگون کے من جانب اللہ ہونے کا یہ بہی ایک ثبوت ہوتا ہے۔ کہ اون کی ہمدردی عام خلق اللہ کے لئے ہوتی ہے وہ کسی کو اپنی ہمدردی سے باہر نہین رکہتے اگر شریرون کا قتل بہی وہ چاہتے ہین تو اس واسطے نہین کہ ان کی ذات کے وہ دشمن ہوتے ہین بلکہ اس واسطے کہ نیکوکار ان کی شرارتون سے محفوظ رہین۔ جب لیکہرام مطابق پیشگوئی اور اپنے مباہلہ کے مطابق میعاد کے اندر ہلاک ہوا تو حضرت نے لکہا کہ ہمین موقع ملتا۔ تو بلحاظ انسانی ہمدردی کے ہم اس کی جان بچانے کی ضرور کوشش کرتے لیکن اس کی موت کی خوشی ہم کو اس واسطے ہے۔ کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور لوگون کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوئی۔ شرائط بیعت کے درمیان حضرت اقدس نے ایک شرط یہ لکہی ہو کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک وحی الٓہی کے مطابق سلمان ہین۔ سلمان اور سلیمان ایک ہی لفظ ہے عبرانی زبان مین سلمان [illegible] کہتے ہین اور اسی کو عربی زبان مین سلیمان کہتے ہین سلمان کے معنے ہین۔ "دو صلح"

اور نعمتوں سے بہی نوع کو فائدہ پہونچا سکیگا۔ غرض اہل وطن کی اس خیر خواہی کو مد نظر رکھکر عاجز نے بہی ایام قیام بھیرہ مین اپنے دوستون کی فرمائش کے مطابق چند ایک وعظ پند و نصائح کے بھیرہ مین کئے جس مین سے چند باتین فائدہ کیواسطے اختصاراً یہان لکہی جاتی ہین۔

بشارت احمدؐ سب سے اول اس امر کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ ان ایام مین مقام بھیرہ کو ایک خاص نعمت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کے وجود مین عطا ہوئی ہے۔ جو کہ اپنے تقویٰ اور طہارت اور اخلاص اور خلق خدا کی ہمدردی کے سبب احمدیت کے واسطے آئی ڈیل اور سچ مچ بشارت احمدؐ ہین۔ ان کی ہمدردی سب کے واسطے عام ہے۔ اور ان کے تقوے کا اس قدر شہرہ شہر مین ہے کہ کل (۱۱ مارچ کو) مین ایک مجسٹریٹ صاحب کے پاس اتفاق سے بیٹھا تہا۔ وہان ایک شخص آیا جو کسی سے لڑائی کر چکا تہا۔ اور اس کا تمام چہرہ اور کپڑے خون آلودہ ہو رہے تھے۔ اوس نے اس امر کا کچھ خوف ظاہر کیا۔ کہ فریق ثانی بہی ڈاکٹر کے پاس مشاہدہ کے واسطے گیا ہوا ہے۔ معلوم نہین کیا ہو۔ مجسٹریٹ صاحب کے مونہہ سے بے ساختہ اور بے تکلف فوراً یہ کلمات نکلے۔ کہ آج کل یہان کے ڈاکٹر صاحب ایسے ہین کہ وہ سچ کے بغیر ہرگز کچھ نہ لکہین گے۔ خواہ کوئی کچھ ہی کرے۔ جو اصلی اور صحیح حالت مجروح کی ہے وہ بعینہٖ وہی لکہین گے۔ تمام مخلوق ڈاکٹر صاحب کے حسن سلوک اور بے لالچ محنت اور غریبوں پر رحم کے سبب سے نہایت ہی خوش ہے مگر احمدیوں کے واسطے ان کا وجود بالخصوص ایک نعمت ہے کیونکہ وہ ان کو روزانہ درس قرآن شریف کا دیتے ہین سب ایک جگہ جمع پڑہتے ہین اور جب سے وہ یہان آئے ہین۔ جماعت مین ایک خاص رونق اور ترقی ہے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔ جیسا کہ مین اوپر اشارہ کر آیا ہون۔ میرے بھیرہ مین وارد ہونے پر احباب نے تجویز کی کہ سب دوست ایک جگہ پر جمع ہون اور عاجز راقم کچھ وعظ کرے۔ چنانچہ اسی دن ملک سمندخان صاحب نے جو انجمن احمدیہ بھیرہ کے سکرٹری ہین تجویز کی کہ آج شام کو اون کے مکان پر بامین مغرب و عشاء جلسہ ہو اور سب دوست وہان جمع ہوئے۔ تاکہ حضرت مسیح کے ایک غلام سے کچھ باتین سنین۔ اس جلسہ کی تقریب کا ایک یہ سبب بہی ہوا کہ ملک صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ملک کرم الٰہی صاحب حال مین امتحان تحصیلداری مین کامیاب ہوئے ہین اور وہ اس خوشی مین بہی دوستون کو دعوت دینا چاہتے تھے دنیادار تو ایسی دعوتون کے وقت مین راگ اور ناچ کا تماشا دیکھتے ہین اور انہون نے قدرت الٰہی کے وعظ کا تماشا دیکھا۔ جو حاضرین کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوا۔

بسم اللہ یہ پہلی تقریر تہی۔ جو کہ مین نے بھیرہ مین کی اور اس کا مضمون تہا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ اس تقریر کا یہ تہا۔ کہ قرآن شریف ایسی عجیب نعمت ہے۔ کہ بڑے عالم اور بہاری عارف عمر دن کی عمرین گذار دین۔ تو معارف قرآنی کا سمندر کبہی ختم نہین ہو سکتا اور ایک کم فرصت اور بے علم ایک ہی آیۃ کو لیکر اس پر علم و عمل حاصل کرے تو اوس کے واسطے وہی معجزہ نما ہو جاتی ہے۔ بسم اللہ کی آیۃ بجائے خود سارے قرآن شریف کا خلاصہ مطلب ہے، اور اگر کوئی اس ایک آیت کا عمل کمائے تو وہ اسی سے نہ صرف نجات یافتہ بلکہ اعلےٰ درجہ کا متقی اور صالح آدمی بن سکتا ہے مگر عمل کے یہ معنے نہین کہ کوئی شخص دانہائے تسبیح ہاتہہ مین لے کر ہزار بار بے سمجھے سوچے بسم اللہ بسم اللہ کہے بلکہ عمل کے یہ معنے ہین۔ کہ اس کے تمام حرکات اور سکنات افعال اقوال خیالات چلنا۔ پھرنا۔ اٹہنا۔ بیٹھنا سب بسم اللہ کے ساتہہ ہون یعنے اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کے ماتحت اللہ تعالےٰ کے احکام کے نیچے ہون۔ صبح اوٹھے تو بسم اللہ کرکے اُٹہے کہ اے اللہ تعالےٰ تیرا نام لے کر مین اُٹہتا ہون یعنے مین اپنے تمام کامون مین تیرے نام کا خیال رکہون گا اور کوئی کام مین ایسا نہ کرونگا جو تیرے حکم یا تیری رضامندی کے برخلاف ہو۔ رات کو سوئے تو بسم اللہ کہکے سوئے کہ اے خدا مین تیرے نام پر اپنے دینی و دنیوی کام و کاج اور بیداری کے اشغال کو ختم کرکے عالم خواب مین جاتا ہون۔ غرض اس طرح اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ کے ماتحت رکھے۔ تب وہ خدا تعالےٰ کے صفات رحمانیت اور رحیمیت سے فائدہ حاصل کریگا خدا تعالیٰ اس پر رحم کریگا۔ اوس کے ہر ایک کام مین برکت دیگا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ بسم اللہ کے ان مطالب پر غور کرتے ہوئے اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ سے شروع کرتا رہے۔ یہان تک وہ رفتہ رفتہ بسم اللہ کا عامل بنجائے

درس قرآن شریف دوسرے دن (۱۰ مارچ) کو مین درس قرآن شریف مین شامل ہوا۔ جب سے ڈاکٹر صاحب یہان تشریف لائے ہین اون کی تحریک سے احباب نے درس قرآن شریف کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ روزانہ بعد از نماز عصر حکیم فضل الدین صاحب کی حویلی مین چند دوست جمع ہوتے ہین اور ڈاکٹر صاحب قریباً ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہین اوس دن ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر مقررہ رکوع عاجز نے سنایا میرے خیال مین یہ بہت ہی عمدہ نمونہ ہے اور ہر جگہ کی جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اس طرز کو اختیار کرین۔ کہ جس طرح حضرت مولوی نور الدین صاحب موصوف روزانہ ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہین۔ اسی طرح ہر شہر کے احمدی برادران اس بات کا التزام کرین کہ ان مین سے ایک صاحب روز دوسرے کو کچھ حصہ قرآن شریف کا بمعہ ترجمہ سنا دیا کرین حصول علم اور حصول تقوے کیواسطے یہ ایک بہت ہی مفید اور ضروری راہ ہے۔

توریت وانجیل میں حضرت سید الرسل اور مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں مذکورہ بالا رکوع کے درس مین اہل کتاب کا ذکر تہا۔ اس تحریک کے سبب اس شب احباب نے جو مجلس وعظ کی مسجد واقع محلہ معماران مین قائم کی۔ اس مین بعض دوستون کی خواہش کے مطابق عاجز نے توریت اور انجیل کی وہ پیشگوئیان سنائین۔ جو کہ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس موجودہ بائیبل مین باوجود ان تغیرات کے جو اس کے لاحق حال ہمیشہ رہے اب تک پائی جاتی ہین اس کے ضمن مین سب سے اول مین نے وہ واقعات بیان کئے جن کے سبب سے مجھے بموجب حکم

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کتب سماوی کی اصلی زبان یعنے عبرانی پڑہی تہی۔ اور اوس کو میںنے کس طرح سے پڑہا۔ پادریوں نے عموماً مجھے پڑہانے سے انکار کیا اور بالآخر خدا کے فضل سے میں نے خود ہی اوسے پڑہا۔ یہاں تک کہ بی۔ اے کے امتحان میں میںنے عبرانی زبان لی اور اس میں پاس ہوگیا (میں بی۔ اے پاس نہیں ہوں کیونکہ انگریزی میں فیل ہوگیا تہا لیکن رجسٹرار نے مجھے اطلاع دی تہی کہ تم زبانہائے عربی و عبرانی میں پاس ہو) پھر ایک یہودی اوستاد سے میںنے تلفظ زبان عبرانی کو صاف کیا اور بالآخر وہ یہودی مسلمان ہوگیا پھر میںنے عبرانی توریت میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ بجنسہٖ پایا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں مبعوث ہونا اور بتوں کا توڑنا اور آپکے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کا پیدا ہونا یہ سب کچھہ توریت میں بصراحت موجود ہونا میںنے دیکھا۔ پھر میں نے اس پیشگوئی کی صراحت عبرانی انجیل کی مدد سے پائی۔ کہ مسیح موعود کو سورہ فاتحہ کے ساتھہ ایک خاص تعلق ہے۔ یہ سب باتیں پورے طور سے کھول کر اس وعظ میں بیان کی گئیں جس کی تفصیل اخبار میں نہیں ہوسکتی۔ انشاء اللہ کسی الگ رسالہ میں ان پیشگوئیوں کو بمعہ عبرانی عبارتوں اور ان کے تراجم کے کسی وقت خدا تعالے نے توفیق دی تو لکھا جائیگا۔

حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیوں ضروری ہے

اس سے دوسرے روز احباب مسجد احمدیان واقع لوہاران موری میں جمع ہوئے اور بعض دوستوں کی تحریک سے اسبات پر میںنے تقریر کی کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیوں ضروری ہے۔ یہ تقریر لمبی تہی مگر خلاصہ اس کا یہ تہا۔ کہ اس وقت اگر حالت زمانہ کو دیکھا جائے اور مسلمانوں پر جس قدر مصائب ظاہری اور باطنی وارد ہورہے ہیں اون پر غور کیا جاوے اور پھر اسکے ساتھہ خدا تعالے کے وعدے کو جو قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ کہ ایسے وقت میں کوئی امام۔ مجدّد پیدا ہوگا اوس پر غور کیا جاوے اور پھر اس حدیث کو بھی ساتھہ ہی رکھا جاوے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد اسلام میں آتا ہے۔ تو یہ سب باتیں مل ملاکر ہم کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ اگر اسلام اور قرآن اور حدیث سچ اور صحیح ہے۔ اور ضرور ہے تو یہ بہی ضرور ہے۔ کہ اس وقت کوئی ملہم ربانی قوم کا تزکیہ کرنیوالا اور مخالفین کے حملوں سے اسلام کو بچانے والا روئے زمین پر موجود ہو۔ ورنہ ایسے وقت میں اگر کوئی نہ آیا۔ تو نعوذ باللہ تمام وعدے قرآن و حدیث کے جہوٹے ہوجائیں گے۔ غرض ہم مجبور ہیں کہ اسلام کی صداقت کو قائم رکہنے کے واسطے اس وقت کسی امام ربانی کی تلاش کریں۔ سو جب ہم اس تلاش میں نکلتے ہیں تو بجز حضرت مرزا صاحب کے ہم کو کوئی اور آدمی ایسا نہیں ملتا جو ماموری من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اوس نے ایک جماعت بنائی ہو اس لحاظ سے خود زمانہ کی حالت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی عیب دیکھتے ہیں کہ آیا یہ شخص ہم کو کوئی ایسی بات تو نہیں سکھاتا جو شریعت اسلام اور قرآن و حدیث کے مخالف ہو تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام باتیں شریعت اسلام کے مطابق ہیں وہی قرآن وہی حدیث وہی قبلہ وہی نماز وہی روزہ۔ تو ہمیں اور بھی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم اس وقت کسی کو مجدد نہ مانتے تو قرآن و حدیث کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑتا ہے اور اب ہم کو مجدد مل گیا تو ایسا ہے کہ اوس کے ماننے سے کم از کم ہمارا کوئی نقصان نہیں کیونکہ اس کی سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں۔ اب ہمیں ایک شخص مدعی مجددیت مل گیا اور وہ شریعت کے مطابق ہی ہے اب آگے دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ خدا رسیدہ ہے یا نہیں اس کے واسطے آسان راہ یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص مثلاً کہے کہ میری بادشاہ تک رسائی ہے اور بادشاہ کے حضور میں میری سنی جاتی ہے اور بادشاہ نے مجھے اس شہر کا حاکم مقرر کردیا ہے اور ایک دوسرا شخص اُٹھے اور وہ بھی ایسا ہی کہے اور اس پہلے شخص کی مخالفت کرے تو چاہیئے۔ کہ ہر دو کیطرف سے ایک درخواست بادشاہ کے حضور میں بھجوائی جاوے اور درخواست کنندے اپنے مخالفین کے حق میں بادشاہ کے حضور فریاد کریں۔ پھر جو صادق ہوگا اور فے الواقع بادشاہ کیطرف سے ہوگا اوس کی بادشاہ امداد کریگا۔ اور جھوٹے کیواسطے وہ قتل کا حکم دیگا۔ کیونکہ بادشاہ کی طرف سے وہ جھوٹا حاکم بناتہا۔ چنانچہ ایسا ہی یہاں بھی ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں ڈوئی کاذب نبی کھڑا ہوا تہا وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر صرف وہی نہیں بلکہ ہر ایک شخص جس نے آپکے برخلاف دعوی کیا وہ ہلاک ہوا اور حضرت کی جماعت کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا۔ مولوی قصوری۔ مولوی اسماعیل علی گڑہی۔ چراغ دین جمونی۔ الٰہی بخش لاہوری۔ فقیر مرزا دوالمیالی لیکہرام آریہ کس کس کو گنیں۔ ہر ایک جو مدعی الہام کا اور خدا رسیدہ ہونے کا بن کر حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں کھڑا ہوا۔ ذلیل ہوا نامراد ہوا۔ تباہ ہوا۔ ہلاک ہوا۔ فنا ہوا اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالے کا راستباز اور صادق بندہ کون ہے فقرہ یہ امر سوچنے اور غور کرنے کے لائق ہے۔ کہ یہ کیا سبب ہے کہ جو شخص اوس کے مقابل میں آتا ہے وہی ہلاک ہوتا ہے اور یہ ہر میدان کامیاب ہوتا ہے ان تمام اُمور سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص فے الواقع خدا رسیدہ ہے اس کی ضرورت بہی ہے۔ اسلام کی شریعت کے مطابق بہی ہے۔ خدا رسیدہ ہے جو کوئی اوس کی مخالفت کرے وہ خود ہلاک ہوجاتا ہے اور یہ دن بدن ترقی پکڑتا ہے۔ کسوف خسوف والی پیشگوئی بہی اس کے زمانہ میں پوری ہوگئی۔ مسیح موعود کے زمانہ کے جو نشانات مثلاً طاعون۔ زلازل اور قحط اور اُونٹ کا بیکار ہوجانا اور نہروں کا جاری ہونا اور باہمی میل جول کا کثرت سے بڑہنا یہ سب باتیں اس کے زمانہ میں پوری ہوگئیں ان سب نشانات کے ہوتے ہوئے اگر ہم اوس کو مان نہ لیں تو پھر ہیں تو کیا کریں۔ اب تو خدا تعالے پر ایمان لانے والا سوائے اس کے کوئی ہو نہیں سکتا۔ جو اس کو ماننے والا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص صادق نہیں۔ تو پھر وہ قانون کہاں گیا۔ کہ مفتری علے اللہ جلد ہلاک ہوتا ہے اس کلام کو کیا ہوا جسمیں لکھا ہے۔ کہ خدا صرف صادق کی نصرت کرتا ہے پس اس شخص کا انکار تو صاف خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اوس کی کتاب اور تمام انبیاء کا انکار ہے۔

انجمن مستورات احمدیہ بھیرہ

اوس سے دوسرے روز ۸ مارچ ۱۹۰۸ء کی شام کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مکان پر ایک تقریر ہوئی جس کے سننے کے واسطے بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تہیں جن کیواسطے پردے والی جگہ کا خاص انتظام ڈاکٹر صاحب موصوف

نے کرلیا تہا۔ اس تقریر مین سورۂ اخلاص کی تفسیر کی گئی اور شرک وبدعت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور نمازون کی سستی اور شرک وبدعت کی باتین جو خوشی یا غمی کیوقت عموماً عورتون سے سرزد ہوتی ہین اون سے بچنے کیطرف خاص طور پر وعظ کیا گیا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھیرہ مین اہلیہ **جناب ملک کرم آلٰہی صاحب** امیدوار ضلعدار کی محنت اور کوشش اور دُعا کے نیتجہ مین مستورات کے درمیان سلسلہ احمدیہ کی محبت اور اخلاص ایک خاص رنگ پکڑے ہوئے ہے۔ سب عورتین نماز جمعہ کے واسطے مسجد معماران کے متصل حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے مکان پر جمع ہوتی ہین۔ جہان کہ پردے کا خاص انتظام کیا گیا ہے اور نیز انجمن مستورات بہی اس جگہ قائم ہوگئی ہے جس مین اہلیہ ملک صاحب موصوف نے ایک وعظ بہی کیا تہا جس کا خلاصہ اونہون نے چہاپنے کے واسطے مجھے دیا ہے اور انشاء اللہ بدر خواتین کے کالمون مین اسکو چہاپا جاوے گا۔ اہلیہ ملک صاحب موصوف ہمارے مکرم دوست ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی کی دختر ہین ملک صاحب نے اون کو بہت عمدہ تعلیم دلائی ہے اور سلسلہ حقہ کی کتب کا انہون نے خوب مطالعہ کیا ہے اور دین کی محبت مین وہ بالکل محو ہین۔ یہ نیک خاتون بھیرہ کی احمدیہ خاتونون کیواسطے ایک خاص نمونہ ہے اور مین امید کرتا ہون۔ کہ اوس کی توجہ۔ محبت اور انتہک دُعا سے یہان عورتون کے درمیان بہت ہی اصلاح ہو جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہی مبارک خاتون دراصل اپنے خاوند اور خسر اور اون کے تمام گہرانے کے واسطے سلسلہ احمدیہ مین شامل ہونے کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ کہین مردون کے ذریعہ سے عورتین ہدایت پاتی ہین اور کہین عورتین مردون کے واسطے ہدایت کی محرک ہو جاتی ہین جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بہی میرے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہونے کے واسطے ان کے لئے بہی محرک اول اون کی نیک بیوی ہوئی تہی جس نے کہین اتفاق سے برکات الدعا پڑہی تہی اور وہ پہر ڈاکٹر صاحب کو دکہائی اور اون کو دعا کرانے کے لئے قادیان جانے کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ اون سب کو جزائے خیر دے۔

برکاتِ درود شریف

جمعہ کے روز محلہ مسجد معماران مین درود شریف کے برکات پر مینے خطبہ پڑہا۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تہا کہ درود شریف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایک دُعا ہے اور صلوٰۃ اور سلام سے یہ مراد ہے کہ آپ کے دین مین ترقی ہو اور آپ سے فیض حاصل کرنیوالی قوم بڑہے اور پہولے اور پہلے۔ قرآن شریف کی عزت دنیا مین قائم ہو۔ اور دین اسلام کا بول بالا ہو۔ درود شریف مین آل سے مراد صرف وہ لوگ نہین جو کہ حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد مین سے ہین بلکہ آل رسول سے مراد وہ تمام لوگ ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار اور آپ کے نور فیض سے منور ہو کر اسلام کے چمکتے ہوئے نمونے ہین۔ تمام اولیاء اللہ اور مجددین اور ابدال اور قطب اور علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل مین شامل ہین۔ درود شریف مین حضرت ابراہیم پر خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور سلام کا جو ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم کی اولاد مین بہت لوگ نبی اور پیغمبر۔ اور حکماء اور شہداء اور منعم علیہ ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ سے مخاطبہ مکالمہ حاصل کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہین ایسا ہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین بہی ہون اور جیسا کہ پہلے آخری حالت خراب کیواسطے ان کے درمیان ایک مسیح پیدا ہوا تہا۔ ایسا ہی اون کے درمیان بہی ایک مسیح پیدا ہو۔ لکہا ہے۔ کہ جس دعا کے آگے پیچہے درود شریف پڑہا جاوے وہ دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ درود شریف خود ایک دعا ہے۔ جو ضرور قبول ہونے والی ہے کیونکہ خداوند کریم اور اس کے فرشتے بہی آنحضرت صلعم پر درود بہیجتے ہین۔ تو جس صورت مین دو دعائین آگے پیچہے قبول ہونے والی ہون گی اون کے درمیان کی دعا بہی انشاء اللہ قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی لیکن درود شریف کا پڑہنا صرف زبان سے نہین ہونا چاہیئے بلکہ سچے دل کے ساتھ اور اوس کا عمل مومن کو کمانا چاہیئے۔ درود شریف کا عمل کمانا اس طرح سے ہے۔ کہ جیسا کہ منہ سے اِس دُعا کو مانگتا ہے ایسا ہی اپنی بدنی اور مالی کوششون کے ساتھ مومن آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت اور ترقی مین دل وجان کے ساتھ ہر وقت کوشان رہے پہلے اپنی اصلاح کرے اور پہر ساتھ ہی دوسرون کی اصلاح کیطرف متوجہ ہو جاوے اور مخلوق الٰہی کو دین محمدی پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین محمدی کے واسطے اس قدر دردِ دل سے دعائین کرے کہ خدا تعالیٰ سے

پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

کی آواز سن لے۔

انجمن احمدیہ ضلع شاہ پور

اس کے بعد مین جلد قادیان جانے کو تیار تہا کہ قادیان سے عرب صاحب عبد المحیی کے خط سے مجہے محسوس ہوا کہ لنگر کے واسطے کچہ چندہ کرنے کی ضرورت ہے اس واسطے مین نے بھیرہ مین احباب کے درمیان لنگر کے واسطے کچہ خاص وقتی چندہ کرنے کی تحریک کی اور اس کے ساتھ ہی دوستون کے مشورہ سے یہ مناسب سمجہا گیا۔ کہ میانی اور سرگودہ مین بہی چند گہنٹون کے واسطے جانا چاہیے۔ ان مقامات مین جانے کی ضرورت اس واسطے بہی تہی۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے انجمن احمدیہ بھیرہ کو **انجمن ضلع** قرار دیا ہے اور اس کے ماتحت میانی اور سرگودہ مین شاخہائے انجمن کا قائم کرنا اور نیز ان مقامات مین مدرسہ کی عمارت کے واسطے چندہ کی تحریک کا کرنا ضروری تہا۔ چنانچہ عاجز راقم ہمراہی **ملک کرم آلٰہی صاحب** (جو کہ اس جگہ ایک پرجوش اور مخلص دوست ہین اور رات دن سلسلہ کی خدمات مین دل وجان سے **مصروف** رہتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے اور دین ودنیا مین اون کو حسنات عطاء فرماوے اور جلد تر انہین کسی معزز عہدہ پر ممتاز فرماوے۔)

شام کی گاڑی مین روانہ ہو کر رات کو ہم میانی مین رہے۔ برادرم حکیم محمد جمیل صاحب اور ایک اور بزرگ دوست بہی میانی تک ہمارے ساتھ تہے اوس سے آگے سرگودہ کو مین اور ملک صاحب گئے چند گہنٹے سرگودہ مین قیام رہا۔ اور پہر رات کو واپس بھیرہ مین آگئے

آیۃ الکرسی

میانی مین جماعت کے آدمی بہت ہی تہوڑے ہین۔ ہم ہرچہار کس شیخ غلام رسول صاحب کے مکان پر ٹہرے شیخ صاحب موصوف نے بہت محبت اور اخلاص کے ساتھ ہماری خاطر مدارت کی۔ قریب کے گاؤن سے مخدوم محمد صدیق صاحب اور

دو بھائی ٹھوگھیاٹ سے بھی تشریف لائے جن میں ایک صاحب نے نہائیت لطیف پیرایہ میں ایک نیوگ نامہ بھی لکھا ہے۔ میانی میں شاخ انجمن احمدیہ بھی بنائی گئی۔ جس کے پریزیڈنٹ شیخ غلام رسول صاحب اور سکرٹری مخدوم محمد صدیق صاحب مقرر ہوئے۔ اور حسب درخواست احباب عاجز نے ایک آئیت قرآن شریف کی پڑھی۔ جس کا نام آیۃ الکرسی ہے۔ اور اس کا ترجمہ اور تفسیر سنائی۔ جو اختصاراً انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کی جائیگی۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت
و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مہدی آخر الزمان

شیخ صاحب موصوف اتمام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں مصنف درۃ اللہ تہانی کی کاسہ لیسی فرماکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ "قادیانی صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت قرآن کریم کے الہامی ہونے کے ثبوت پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الہام کو مرادف وحی قرار دے کر اپنے آپ کو الہام کی گونا گوں متعدد صورتوں کے ساتھ مورد وحی ہونا قرار دیا ہے اور آیات قرآنی کو اپنی نسبت منسوب کیا ہے۔"

شیخ صاحب نے اس اعتراض میں درحقیقت تین اعتراضات کو جمع کر دیا ہے :-

(۱) الہام و وحی کو مترادف المعنی قرار دینا ناجائز ہے۔

(۲) وحی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے اس لئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص مورد وحی نہیں ہو سکتا۔

(۳) وحی یا الہام کے طور پر کسی شخص پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیات قرآنی نازل نہیں ہو سکتیں۔

اب شیخ صاحب نے اعتراضات تو پیش کر دیئے مگر اپنے بیان کی تائید میں قرآن و حدیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ وحی و الہام کی تعریف لکھی۔ البتہ علامہ شعرانی کی میزان کبرے کے حوالہ سے کشف و الہام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں ایک معیار پیش کیا ہے اور وہ معیار یہ ہے :-

"اہل کشف پر واجب کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے کشفی علم کو قبل از عمل کتاب و سنت کے مطابق کرے۔ اگر موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہو۔ تو عمل کے قابل ہے۔ ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے۔"

معزز ناظرین وحی الہام کی بحث میں شیخ صاحب نے کشف کے متعلق یہ معیار پیش کیا ہے۔ اور اسی پر قناعت کی ہے۔ پس شیخ صاحب کے طرز عمل سے ثابت ہو گیا۔ کہ خود بدولت وحی و الہام و کشف ان تینوں چیزوں کو مترادف المعنی سمجھتے ہیں۔

اور ان سب کے لئے ایک ہی معیار یعنی مطابقت کتاب و سنت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ کوئی وحی و الہام و کشف جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو۔ ہرگز ماننے اور عمل کرنے کے قابل نہیں۔ لہذا شیخ صاحب کے اعتراضات خود شیخ صاحب کی تحریر سے ہی مردود ثابت ہو گئے۔

مگر چونکہ شیخ صاحب نے اس بحث میں اپنی سخن فہمی و دقیقہ سنجی نازک خیالی۔ شیریں مقالی کے عجیب و غریب حیرت انگیز و ندرت خیز جوہر دکھلائے ہیں اس لئے ہم معزز ناظرین سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اتمام البرہان کے اس مبحث کو ضرور ملاحظہ فرماکر شیخ صاحب کی قدردانی فرمائیں اور پیٹھ ٹھونک کر ان کی ہمت بڑھائیں۔ کہ احمدیوں کو شکست دینے کے زعم میں انہوں نے حقائق و معارف کا وہ لازوال خزانہ جو ان کے مرشدان باطنی کے مقدس سینوں میں مخفی و محفوظ چلا آتا تھا۔ کمال فراخ حوصلگی و دریا دلی کے ساتھ پبلک کے لئے وقف کر دیا۔ لیکن شائید نقاد طبع نکتہ رس ناظرین میں سے کوئی بزرگ اس سفارش کو قبول فرمانے سے پہلے ان معارف و حقائق کا کوئی نمونہ ملاحظہ فرمانا چاہیں۔ تو شیخ صاحب علیہ الرحمتہ کے اس گنج شائیگان سے چند جواہر لطیفہ نمونہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں :-

نمونہ اول۔ شیخ صاحب کا خیال۔ وحی شیطانی مطابق آیہ کریمہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم قیامت تک باقی رہینگی۔ مگر وحی ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم ہو گئی۔ پس شیخ صاحب کے مسلک پر اولیاء الشیطین تو قیامت تک مورد وحی شیطانی ہوتے رہینگے۔ مگر اولیاء الرحمن مورد وحی ربانی ہو نہیں سکتے۔

ہمارا استفسار۔ حضرت شیخ صاحب! یہ تو فرمائیے کہ وحی شیطانی کے قیامت تک قائم رہنے اور وحی ربانی کے موقوف ہو جانے کی وجہ کیا ہے۔ کیا توبہ توبہ خدا کو اپنی عاجز مخلوق کا گمراہی میں ڈالنا خود پسند آگیا ہے۔ وحی رسالت کے منقطع ہو جانے کے لئے تو بیشک یہ وجہ موجود ہے۔ کہ تکمیل شریعت کے بعد عقلاً اس کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر اسرار شریعت سمجھنے کیلئے وحی ولائیت کس بنا پر منقطع مانی جائے۔ کیا اس کے لئے کوئی عقلی یا نقلی دلیل آپ کے پاس ہے۔ نہیں تو جب باوجود دائمی ضرورت وحی ولائیت کے خداوند تعالیٰ نے وحی ولائیت کے سلسلہ کو منقطع فرمایا۔ اور وحی شیطانی کے سلسلہ کو منقطع نہ فرمایا۔ تو اس سے بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ اب خدا کو اپنی مخلوق کا گمراہ کرنا خود پسند آگیا ہے۔

نمونہ دوم۔ شیخ صاحب میزان کبرے کے حوالہ سے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ غیر معصوم کا کشف سوائے حضرت ابوبکر صدیق کبھی قطعی نہیں ہوتا۔ اور صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ غیر معصوم کا کشف و الہام کبھی قطعی

ولقین کا افادہ نہیں دے سکتا۔“

پھر اُس کی تردید اسی صفحہ ۱۲ میں شیخ صاحب اپنے ہی قلم مبارک سے اس طرح فرماتے ہیں:۔

”اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے قول سے صریح ظاہر ہے۔ کہ علماء شریعت کا پلّہ صوفیہ کے پلّہ سے ہمیشہ غالب رہا۔ اور اُن کی نظر صوفیہ کی نظر سے ہمیشہ بلند رہی۔ کیونکہ علوم الہامی کا علوم ظاہری شریعت سے اس طرح پر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور ادنٰی امر میں بھی مخالف نہ ہو۔ یہ فقط اُنہیں افراد کے علوم میں ہے۔ جو کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام صدیقیت سے مشرف ہوئے۔ اور صدیقیت کے مقام سے ہر مقام تحتانی میں ایک قسم کا سکر متحقق ہے۔ جس میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے۔ اور جب تک کہ شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو۔ غیر صدیق کا الہام کبھی مقطوع الافادہ نہیں ہو سکتا۔“

معزز ناظرین! شیخ صاحب اپنے پہلے قول میں حضرت ابوبکر صدیق کے سوائے کسی اور شخص کے کشف یا الہام کو قطعی قرار نہیں دیتے اور دوسرے قول میں جو امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ ان تمام افراد اُمّت کے کشف والہام کو جو کشف کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔ قطعی قرار دیتے ہیں۔ اور اس صریح اور بیّن تناقض کی جو ایک ہی جگہ اُن کی تحریر میں موجود ہے۔ کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔ اور باایںہمہ لطف یہ کہ اپنی کتاب کو لاجواب سمجھتے ہیں۔ شرم! شرم!! شرم!!!

ساتھ ہی شیخ صاحب اس بات پر بھی غور نہیں فرماتے کہ چودھویں صدی کا مجدّد جب کثرت مکالمات ومخاطبات کی وجہ سے مجازاً نبی کا خطاب بارگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پا چکا ہے اور نبی کا مرتبہ صدیق سے افضل ہوتا ہے۔ تو پھر اس صدی کے مجدد کے الہامات قطعی کیوں نہیں۔

نمونہ سوم۔ شیخ صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب آیہ کریمہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ** کا مصداق کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس اعتراض کی تائید میں شیخ صاحب نے شیخ چلی کی طرح بہت سے خیالی پلاؤ پکائے ہیں۔ مگر اُن سب کی تردید میں صرف ایک مختصر جواب مندرجہ ذیل کافی ہے:۔

جواب۔ جس طرح آپ کے خیالی مہدی اس آیہ کریمہ کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ اُسی طرح حضرت مرزا صاحب ہو سکتے ہیں **فما ھو جوابکم فھو جوابنا**۔

نمونہ چہارم۔ شیخ صاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”اگر یہ مان لیا جائے کہ قادیانی پر یہ آئتیں (**ھو الذی ارسل رسولہ** وغیرہ) اب اُتری ہیں۔ تو ظاہر انکار آیات بیّنات قرآنی ثابت ہوتا ہے۔ جو صریح کفر ہے اور نیز قادیانی صاحب کا سرقہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اُس کا خدا بھی خود مرتکب اس سرقہ کا ثابت ہوتا ہے۔ کیا اس معنی کے اور الفاظ یاد نہ تھے۔ جو کتاب رسول اللہ صلعم سے سرقہ کرنا پڑا۔ اور بلازم سرقہ الفاظ وعبارت فرقان مجید کے ثابت ہوئے۔ کیا کوئی اور زبان نہیں آتی تھی۔ تم پر تو زبان پنجابی میں ضرور ہی اتارنا تھا۔ کہ کچھ قرین قیاس بھی ہوتا۔ کیونکہ سابق انبیاء سب اپنے ملک اور اُسی قوم کی زبان میں مشرف بہ ارشادات ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** الاٰیۃ۔ قادیانی صاحب کا خدا اس جگہ چوک گیا۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ ہوتی۔“

جواب۔ کتاب مقامات امام ربّانی مجدّد الف ثانی مطبوعہ مطبوعہ مطبع جیون پرکاش کے صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے ”سب سے چھوٹے فرزند حضرت مجدّد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد یحییٰ ہیں۔ ان کی ولادت باسعادت سنہ ۱۰۲۴ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۱۰۹۶ھ میں۔ ان کے تولد سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کو الہام ہوا تھا۔ **انا نبشرک بغلام اسمہ یحیٰی**۔ اور اسی رعائت سے اُس کا نام محمد یحییٰ رکھا۔

ناظرین! یہ الہام حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا قرآنی آئت ہے۔ جو پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۱۳ میں اس طرح آئی ہے ”**یٰزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیٰی**“۔ اے ذکریا۔ ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی کو میرٹھی شیخ صاحب نے امام ربّانی مانا ہے۔ اور اتمام البرہان کے صفحہ ۱۲ میں اُن کے قول سے استدلال کیا ہے پس اگر کوئی معترض شیخ صاحب کے مسلم امام ربّانی کے مقابلہ میں اعتراض کی وہی عبارت لفظ قادیانی کے بجائے مجدّد الف ثانی لکھ کر پیش کرے۔ تو شیخ صاحب اُس کا کیا جواب دیں گے۔ جو کچھ جواب اس اعتراض کا شیخ صاحب تجویز فرمائیں)۔ وہی حضرت مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے بھی قبول فرمائیں۔

علاوہ بریں ٹھنڈے دل سے ذرا اس بات پر بھی غور کر لیں کہ حسب اعتقاد جناب جب حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی آسمان سے نازل ہونگے۔ تو اُن پر وحی کس زبان میں نازل ہوگی۔ اگر کہا جائے کہ عبرانی زبان میں جو اُن کی مادری اور قومی زبان تھی۔ تو ظاہر ہے کہ عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔ اُس میں وحی کا نزول اس غرض سے فضول ہے۔ اور اگر کہو کہ عربی زبان میں وحی نازل ہوگی تو پھر **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** کا کیا جواب۔ یاد رکھئے ہم اس بات کو تو مانتے ہیں۔ کہ جو رسول آیا۔ اُس نے رسالت کو اپنی قومی زبان میں ادا کیا۔ مگر اس بات کو ہم نہیں مانتے۔ کہ وحی کا نزول رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی قومی زبان میں ممنوع ہے۔ کیونکہ نہ ایسا کوئی الٰہی وعدہ ہے۔ نہ اس سے کوئی خداوند پاک کی شان میں کوئی عیب لگتا ہے پس **ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر** کے مطابق رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں وحی کا نزول بلاشبہ جائز ہے۔

نمونہ پنجم۔ شیخ صاحب صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”علاوہ ازیں اس پر اور بھی یہ طرّہ بوحی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۰ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** ترجمہ۔ اے قادیانی جو تو چاہے سو کر۔ بیشک ہم نے تجھے بخش دیا۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کیوں نہ سادہ لوح اس طرف راغب ہوں مفت اور بے مشقّت کی دولت بٹ رہی ہے۔ الیٰ قولہ پس شراب خوری وحرام کاری وخنزیر خواری کی کچھ روک ٹوک نہیں رہی۔ جو چاہیں کریں اور گویا مثل بیان نصاریٰ کہ عیسیٰ مسیح صلیب پا کر تمام مخلوق کے گناہوں کا کفارہ ہوئے۔ اس لئے اُن کو آزادی حاصل ہو گئی۔ ایسے ہی گویا معتقدان مسیح قادیانی صاحب کے گھر توعید ہو گئی۔ اور جو چاہیں کریں۔“

جواب۔ تعصب انسان کو اندھا بنا دیتا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ شیخ کوفی کو براہین احمدیہ میں الہام **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** تو نظر پڑ گیا۔ مگر اسی الہام کے نیچے جو تشریح براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے اور جس سے شیخ صاحب کے تمام اوہام کا ازالہ کامل طور پر

ہم یہاں ۔۔۔ وہ انہیں سطر نہ ائی۔ لہذا ہم اس تشریح کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ انصاف پسند ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کورانہ تقلید اور سفیہانہ و خائنانہ نکتہ چینیوں" میں کس حد کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ تشریح مع ترجمہ الہام یہ ہے :-

"جو کچھ تو چاہے کر کہ میں نے تجھے بخشا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔ اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے۔ وہ بندے کی مرضی بنائی گئی ہے اور سب ایمانیات اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی ہیں"

ہمارے نزدیک یہ حرکت ناشائستہ کہ کسی کلام کا مطلب دیدہ و دانستہ متکلم کے مقصود کے خلاف فرض کر لیا جائے اور اس فرض کی بنا پر متکلم کو اعتراض کا نشانہ بنایا جائے سخت بددیانتی و حماقت بلکہ خباثت میں داخل ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اکثر مخالفین سلسلہ احمدیہ اسے بھی شیر مادر سمجھتے ہیں۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

"مجاہدہ"

پیاری بہنو! میں معافی مانگتی ہوں کہ (بوجہ چند در چند مصائب کے جو زمانہ کی گردش سے مجھ پر عائد ہوئیں) میں آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل نہیں کر سکی۔ پہلے تو سب بہنیں میرے لئے استقامت کی دعا مانگیں۔ کہ میں بذریعہ مضامین آپ کی کچھ خدمت کر سکوں۔ آج کچھ پریشان خیالات لکھتی ہوں۔ اگرچہ کئی سہو ہیں۔ مگر آپ کی اسلامی عادت سے امید کہ معاف فرمائی جاؤں گی۔

آج میں حقوق نسواں ایک کتاب دیکھ رہی تھی اور پھر ایک مضمون زبردست حمایت مستورات میں دیکھا۔ جو نہائت پسندیدہ ہوا۔ یکدم میری نظر ایک مضمون پر جا پڑی۔ کہ ایک لڑکی طالب علم سے دریافت کیا گیا کہ اپنی دانست میں تم مردوں کو کیا سمجھتی ہو۔ تو اس نے بڑے غور و تامل سے جواب لکھا "اگر میرے اختیار ہوتا۔ تو سارے جہان کی لڑکیوں کو تو لڑکے بناتی۔ اور سارے جہان کے لڑکے ان کے کھیلنے کی گڑیاں"! خوب اور بہت خوب نکلا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خیالات انگریزیت میں محو ہونے کے واسطے ہیں۔ اسلام میں اگرچہ عورتوں کو بہت سے حقوق کی وارث کیا گیا ہے۔ مگر ایسی آزادی تو جائز نہیں رکھی۔ اس لئے کہ عورتیں مجاہدہ کی عادات سیکھیں۔ اور یہی ان کی نجات کا باعث اور اعلیٰ وصف مانا گیا ہے۔ عورتوں کو خدا نے اپنی خاص ذات سے بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً اپنی خاص رحمانیت سے ان کو رحمدلی (جو خاص ہمارا حصہ ہے) بخشی۔ اپنی پاک بے لوث ذات سے پاکدامنی عطا کی (اور یہی عصمت و عفت ہی ایک ایسا جوہر ہے جس سے ہمیں "ہمچو من دیگرے نیست" میں مسرور رکھا ہوا ہے۔ اپنے بے مانند جمال سے ہمیں جمال عطا فرمایا الحمد للہ تعالیٰ۔

مجاہدہ کا نام ثابت قدمی استقلال سے بھی نہائت اعلیٰ درجہ ہے۔ مردوں کا مجاہدہ تو کبھی کئی برس تک سخت مشقتیں اور مصائب اٹھا اٹھا کر کہیں پورا ہوتا ہے وہ بھی کچھ قسمت سے حاصل ہو گیا تو بہتر ورنہ دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمیں ہر وقت مجاہدہ سے سابقہ پڑا رہتا ہے۔ جو مصائب جو سختیاں ہم پر آتی ہیں۔ اگر ہماری نیت محض للہ ہو۔ اور بقول حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالیٰ ہر ایک قول و فعل میں اپنے مولا کریم کی جانب ہی تبتل ہو۔ تو بخدا ہمیں ولیوں کا مرتبہ مل جائے۔ دیکھو حضرت نبی کریم صلعم (فداہٗ ابی و امی) کی بیٹی اور وہ بیٹی جو سب جہان سے پیاری اور جسے زندگی میں ہی جنت میں سردار نسواں کا خطاب اللہ تعالیٰ سے ملا۔ اور جو پاک تن میں سے تھی۔ اگر ان کے حالات پڑھو۔ تو معلوم ہو کہ مجاہدہ کسے کہتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت نبی کریم صلعم کے پاس مال غنیمت ایک لونڈی آئی۔ حضور علیہ السلام کے گھر میں حضرت خاتون جنت تشریف لائیں۔ کہ ابا جان سے یہ خادمہ مانگوں نبی کریم صلعم تو گھر میں نہ تھے۔ جب آئے تو حضرت صدیقہ علیہا السلام نے بتایا۔ کہ بتول علیہا السلام آئی تھیں۔ فرماتی تھیں۔ کہ لونڈی خدمت کے لئے مجھے عطا ہو جاوے۔ نبی کریم خود خاتون جنت کے گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ کہ فاطمہ! مت گمان کر۔ کہ میرا باپ پیغمبر ہے مجھے کوئی ضرورت عبادات کی نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنے کام کاج کر اور عبادات میں و مجاہدات میں نہائت محنت کر۔ اور ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ والحمد للہ پڑھ۔ کہ تو جنت عورتوں کی سردار ہو گی۔ پھر دیکھو! حضرت رابعہ بصری کی نسبت لکھا ہے۔ کہ رابعہ ایک یتیم بچہ تھی۔ کہ ایک سوداگر گھر لے گیا۔ دن کو تو اس کے گھر کے کام کاج کرتی بچوں کو کھلاتی تھی مگر جب رات کو وہ سو جاتے تھے۔ تو وضو کر کے تمام رات اپنے مولا کریم کی عبادت میں بسر کرتی ایک رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے نماز میں دعا مانگ رہی تھیں۔ کہ اے میرے مولا کریم۔ اب اتنی مشقت میرا عاجز اور کمزور دل نہیں جھیل سکتا۔ اگر مجھ سے یہ دنیا کے کام چھڑا لے۔ تو سارا دن تیری یاد میں گزاروں۔ (دیکھو! خدا تعالیٰ سمیع و بصیر نے کسقدر جلد دعا سن لی) سوداگر سن رہا تھا۔ اپنی بیوی سے کہا کہ یہ لڑکی تو کوئی خدا رسیدہ بزرگ خاتون ہے صبح اس ولیہ کو ہرگز کوئی کام نہ بتانا۔ صبح جب حسب معمول رابعہ اٹھ کر جھاڑو دینے لگی۔ تو سوداگر کی بی بی نے کہا۔ کہ توبہ اسے بزرگ پاکدامن بی بی! ہمیں معاف کر۔ تیرا رتبہ ہم نے نہیں جانا تھا۔ لو وہ حجرہ صرف تیرے واسطے ہے اس میں رہ ہم کھانا وہاں ہی پہنچا دینگے۔ اپنے خدا کی یاد کیا کر! دیکھو! حضرت مریم صدیقہ۔ حضرت آسیہ فرعون کی بیوی وغیرہ نے اپنے مجاہدات کے بدلے کتنا رتبہ پایا۔ آہ افسوس! ایک ہم ہیں کہ سسرال کی سختی بچوں کی مصائب۔ دنیا کے مختلف افکار سے۔ کسی غم کے حادثے سے۔ خاوند کی بے مہری سے۔ اپنی خاطر و مدارات میں ذرا بھر فرق آجانے سے کس قدر بددل ہو جاتی ہیں۔ میری بہنو! یہ بھی نبوت والا زمانہ ہے۔ تم استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ آؤ مل جل کر سختیاں دین کے واسطے جھیلیں۔ اگر تم کسی دشمن احمد کے گھر گئی ہو۔ تو اپنے دین کے لئے ثابت قدم مستقل مزاج رہو۔ ان کی گالیاں کھاؤ۔ مگر بددل مت ہو۔ تا تم مریم صدیقہ اور خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی پاک مجلس میں بیٹھنے کے لائق ہو۔ کوئی ہزار کوسے۔ مگر تم ایک حرف شکائیت زبان پر نہ لاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس زمانہ میں اگلوں کے لئے نمونہ قائم کرو۔ سب مصائب صبر سے برداشت کرو۔ اور صبر سے ہی تمہیں وہ وہ نعمتیں ملینگی جن کی تمہیں آرزو ہوگی اور تمہیں دین و دنیا میں راحت دہ ہونگی۔ والسلام خیر الختام خدا ایسا ہی کرے۔

(باقی انشاءاللہ پھر کبھی)

رقیمہ نیاز احمدی خاتون
از گولیکی ضلع گجرات۔ پنجاب
۱۳-۸-۳۴
۹ بجے رات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(از خاکسار عبدالخالق احمدی سوداگر مظفر نگر)

ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاقِ جہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا

ترے فضل و کرم سے مہدی آخر زماں دیکھا
گلستانِ محمدؐ کا اُسی کو باغباں دیکھا

میں قرباں تجھ پہ اے مہدی [illegible]
ہمہ اوصاف میں یکتا تجھے جانِ جہاں دیکھا

تو ہی اسلام کا ہمدرد اور غمخوارِ امت ہے
سوا ماں باپ سے تجھکو شفیق و مہرباں دیکھا

سراپا نورِ حق اور رحمتِ عالم تجھے پایا
تیری ذاتِ مقدس کو انہیں یکساں دیکھا

ملائک تیرے در پر رات دن کرتے ہیں دربانی
سلامی کے لئے حاضر گروہ قدسیاں دیکھا

ترے احباب کو خوش وقت پایا تجھکو خوش خرم
شکست و یاس و حرماں کو نصیبِ دشمناں دیکھا

خبر تھی جس کی آمد کی تو وہ موعودِ عیسیٰ ہے
بخاری میں ترا حلیہ ملا کر ہم نے ہاں دیکھا

بجایا تو نے ڈنکا دینِ احمدؐ کا زمانے میں
کیا پامال جس جا کفر کا نام و نشاں دیکھا

ہزاروں دشمن اسلام کو دم میں کیا غارت
جری تجھ سا نظر آیا نہ تجھسا پہلواں دیکھا

کہاں آتھم کہاں ڈوئی کہاں لیکھو تباہ تو
ہوئے فی النار کیونکر آپ نے اے مہرباں دیکھا

ہوا ارضِ مقدس قادیاں اُس فخرِ عیسیٰ سے
زمینِ ہند کی قسمت کو تو نے آسماں دیکھا

حیاتِ ابن مریم پر مرے جاتے ہو کیوں لوگو!
اُسے کس بات میں بڑھکر غلام احمدؐ سے ہاں دیکھا

کہاں مریم کا بیٹا اور کہاں احمدؐ کا شہزادہ
کرو انصاف گر ہے ناصرہ اور قادیاں دیکھا

نشاں سب ہوگئے پورے جو تھے مہدی کی آمد کے
مگر پھر بھی نہ تم نے حیف ۔ قوم منکراں دیکھا

وفاتِ حضرتِ عیسیٰ میں کیا شک رہ گیا باقی
نشاں جب اُس کی تربت کا محلہ خانیار دیکھا

عبث تم منتظر عیسیٰ کے ہو جب آج تک کوئی
نہ آیا آسماں سے اور نہ جاتا آسماں دیکھا

بیاں کیا ہو جو اس فرطِ خوشی سے حال ہے میرا
کہ میں نے قادیاں بھائی اکبر شاہ خاں دیکھا

خدایا شکر ہے تیرا کہ عاجز عبدخالق نے
ترے فضل و کرم سے مہدی آخر زماں دیکھا

ہمیں کیسی تعلیم مفید ہو سکتی ہے؟

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا

یہ شعر کیسا لطیف ہے۔ کیسے دردناک رنگ میں حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ جب کبھی اسے پڑھتی ہوں۔ اپنے ہی حسب حال سمجھتی ہوں۔ یہ جو چہار دانگ عالم میں تعلیم نسواں تعلیم نسواں کا شور مچ رہا ہے۔ مگر کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں بتاتا کہ آیا کس قسم کی تعلیم عورتوں کو دینی چاہئیے اور مذاہب مثلاً عیسائی۔ آریہ۔ بنگالی وغیرہ تو کہیں رہے ذکر انہوں نے کبھی فی الحال خاطر خواہ کوئی تعلیم حاصل نہیں کی سوائے چند ایک بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے مگر میں اپنے ہی اسلامی بھائیوں سے مخاطب ہوتی ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے جو اسقدر اور اتنی مدت سے شور مچایا ہوا ہے۔ کہ تعلیم نسواں ضروری ہے۔ تو آپ نے مستورات کی حالت کیا مفید تعلیم شروع کی۔ ہماری سب سے اعلیٰ قومی دعوے کرنے والی اور تعلیم نسواں کی حامی پارٹی علیگڈھ ہی نے کچھ تعلیم مستورات دینی شروع کی۔ مگر افسوس کہ غیر قوموں سے ملا اور انکی ریس کر کے جیسے اپنی مٹی خراب کی ایسے ہی اپنی مستورات کو اسلامی شعائر چھڑا کر تباہ کیا۔ مثلاً نماز روزہ سے بے پروائی۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف مسائل علمیہ دینی محبت سے قطعی جواب دلوایا۔ پردہ کے مسائل میں اسقدر ملاوٹ کی۔ کہ انگلش لیڈیوں کی طرح ہندوستانی اور خاص کر اسلامی بہنوں نے اپنی تصاویر اخبارات میں چھپوا دیں۔ اور پورے طور پر یورپین اتباع ۔ کا مصداق بن گئیں حیف!

صد حیف!! اے بڑے بڑے القابوں والے مولویو! اور عالم ہونے اور مصلح قوم ہونے کا دعوے کرنیوالو! ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو تو سہی کہ کیا کر رہے ہو۔ ادھر تو خدا کے پاک کلام فرقان حمید کی صریح مخالفت کر رہے ہو۔ ادھر تمہیں دعوے ہے کہ ہم سنت نبی کریم سے باہر نہیں۔ میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ خیر ابھی تک تو آپ لوگ کسی شمار و قطار میں نہیں مگر آپ لوگوں کو چاہئیے کہ اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مفید زندگی سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور جو کچھ کروگے جیسا اب مفید ثابت ہوگا پھر ایسا کبھی نہیں ہوسکے گا۔ مطلب یہ کہ اپنی بہو بیٹیوں کو دینی اسلامی علم زور سے کوشش کر کے پڑھاؤ۔ اور نہیں تو وہ قرآن حمید کے مطالب سمجھ لیں۔ نماز پڑھ لیں۔ اپنی اولاد کو ہوش میں آتے ہی نیک تعلیم دے سکیں۔ بس فی الحال تو ہمارے مقدر میں ہی زیادہ تعلیم مفید نہیں۔ ہم نے زیادہ تعلیم یافتہ ہو کر کرنا ہی کیا ہے یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی۔ اور کیا یعنی اگر ہم اپنا بھلا برا جاننے لگ گئیں۔ تو پھر مردوں کی زندگی بھی عذاب جان ہو جاوے گی۔ اب یہ تو ہمیشہ کر صبر کا سبق عمدہ پڑھا ہوا ہے۔ وہ روز ازل کا جس کی قسمت میں ہے کسی کی تابع ہونا اور سخت مشکل کام۔ خانہ داری کے فرائض۔ اولاد کی مصیبت لکھی ہوئی ہے۔ ان سے تو ہرگز نجات نہیں ہونے کی۔ اگر ہم علیگڈھ کالج کیا ولایت پڑھنے جاویں۔ مگر کیا اچھا ہو۔ اگر پہلے والدین دینی علم سکھاویں۔ اصل میں ہمیں اب ان کتابوں کی سخت ضرورت ہے!

قرآن مجید کے عمدہ ترجمہ کی۔ کتب حدیث بخاری مسلم وغیرہ کے آسان مسائل اردو میں لکھے ہوں۔ طب کی ایک جامع کتاب جس میں بچوں کے امراض کے آسان آسان نسخے۔ عورتوں کی امراض کے آسان آسان مگر مختصر نسخے درج ہوں۔ مگر افسوس کہ کون ادھر توجہ کرے۔ حالانکہ سامان سارا جمع ہے۔ یعنی مسائل ہمارے پاس امام الزمان کے ہوتے کچھ مشکل نہیں۔ اگر کوئی مفید نسواں جمع کردے اور طب کے نسخے مولانا حکیم الامت کے ہوتے یا بہت سے ڈاکٹر ہمارے سلسلہ میں ہیں انکے ہوتے اگر کوئی حوصلہ سے کام لے تو ہرگز کوئی بڑی بات نہیں مگر کاش! ادھر کسی کو توجہ ہو۔ ہمارے شیخ صاحب مکرم ایڈیٹر الحکم نے کئی ایک رسالے (جن کا سلسلہ بھی انہوں نے سلک مروارید سے شروع کیا تھا) لکھنے کا وعدہ کیا تھا

مگر ہماری قسمت کہ ایک سلسلہ شروع کرکے بس کردی

اور ہماری بہن اہلیہ کرم الٰہی صاحب فرماتی ہیں کہ

آؤ احمدی مستورات کا جلسہ کریں امداد دہون سے نہ

تحریک ایک دفعہ الحکم کی ہی تھی جن کا جواب مجھ سے

چاہا۔ مگر کچھ تو میں اپنے مصائب میں پھنسی رہی اور کچھ خیال

ہی کرنا جنون اور ملال دکھائی دیتا تھا۔ خدا اپنے ہی تدبر کیا اب

دیکھو۔ کہ جس سے بدخواتین کا کالم کھولا گیا ہے اس کی بہن

پاکس خدا ترس دہائی نے ہی مضمون لکھا ہو۔ محترمہ مخدومہ

اہلیہ صاحبہ مولانا مولوی نورالدین صاحب نے ایک دفعہ ایک

مضمون شروع کرکے چھوڑ دیا گویا اسے پورا ہی نہ کیا بہت

منشی غلام محمد صاحب پھلوری نے کچھ لکھنا شروع کیا تھا

اب وہ بھی ایسی کہیں گم ہو گئیں۔ کہ پردہ نشین کے شوق

میں تدبر کو بھلا دیا۔ اہلیہ مسٹر عبدالغنی کنجاہی نے ایک ہی تحریر

لکھی اور بس۔ خدا بھلا کرے ہماری بہن اہلیہ بابو

کرم الٰہی صاحب کا جنہیں خدا نے کچھ مادہ فلاح مستورات

عطا کیا ہے۔ جب کبھی خانہ بہ داری کے بکھیڑوں اور

بال بچہ کے جھمیلوں سے فراغت ملتی ہے تو کچھ لکھ کر

دیتی ہیں کاش کہ ہمارے بھائی ہماری ضروریات کی کتابیں

تو مہیا کریں۔ ورنہ ہم ہیں اور اب عورات کے رسالے ہیں۔ اور ایک ہی قصہ کو سبق پڑھ لیں سے کہ [illegible]

شعر پڑھ پڑھ کر بیٹھیں گے۔ ع

ہم ہزار باغ ریاں سے چراغ سے نہ گئے

سے پروانہ سوز وسے سوز کو بیٹھے

بس یہ ہمارے عجب حال ہی کہا گیا تھا۔ فقط

احمدی خاتون کی شمع گراستہ

انعام عبدالغنی صاحب احمدی اوورسیر نظامت ریاست پٹیالہ کو گورنمنٹ کی طرف سے بصلہ عمدہ خدمت دوران ایام سفر امیر صاحب ایک گھڑی اور ایک سند خاص عطا ہوئی ہے۔

انتخاب الاخبار

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن دیوبند کے متصل ایک مال گاڑی پٹڑی سے گر پڑی۔ کوئی مسافر زخمی نہیں ہوا

کلکتہ کے فنڈ امداد قحط زدگان کے لئے حضور

ملکہ ابد مدت جہانگیر سے بارہ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے

چین کے قحط زدگان میں طاعون سے کل

۵۳ کیس اور ۱۹۰۱ء فوتیاں فوت ہوئیں۔

جرمنی نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اپنی [illegible]

تجارت کو خوب ترقی اور نشوونما [illegible]

بغداد ریلوے [illegible] تیار ہو [illegible]

ضرورت ہے جرمنی کے روپیہ سے یہ ریلوے مکمل

کی جاوے گی۔

ترکی اور اٹلی کے [illegible] سے [illegible]

لوگ کہ ترکی فوجیں [illegible]

ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان میں مالی مشکلات دن

بدن بڑھ رہی ہیں۔ اور [illegible]

بینک بند ہو گئے۔

جاپانی جہاز [illegible] گیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں ریل بنانا منظور کرلیا ہے۔ اگست ۱۹ء [illegible]

حضرت مولوی محمد احسن صاحب [illegible] عافیت

واپسی واپس دارالامان میں پہنچ گئے ہیں۔

شیلڈ خوشی کی بات ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی فٹ بال ٹیم نے [illegible]

میں تمام مقابلوں میں [illegible]

کے سپرنٹنڈنٹ ماسٹر عبدالرحیم صاحب کی [illegible]

محنت کا نتیجہ ہے۔ فٹ بال ٹیم کے طلبا مفصلہ ذیل

ہیں۔ گوہر دین کپتان۔ خواجہ عبدالرحمٰن۔ غلام حسین

عبدالغنی۔ فضل دین۔ عبدالرحمٰن [illegible]

منظور علی شاکر۔ محمد اسمٰعیل صاحب۔ سید حبیب اللہ شاہ

عبدالصمد بٹ۔ ٹیم کے ہر ایک ممبر کو ایک ایک [illegible]

انعام دیا گیا ہے۔

کلکتہ میں حال کے چندہ امداد قحط زدگان کے موقعہ

پر چار لاکھ روپیہ عام چندوں سے جمع ہوا ہے۔

مسٹر پائل صاحب گورنمنٹ پلیڈر حال سے

مقدمات بلوہ کی پیروی کے لئے تناولی کو روانہ ہونے

والے ہیں۔ بحکم گورنمنٹ

ضلع تناولی میں تعزیری پولیس کا خرچ چار ہزار روپیہ

اسوار [illegible]

جاوے گا۔

رنگون کی خبر کہ جنوبی ہاتھ سے نشان کے مقام

پاگمائی میں سخت واردات آتشزدگی سے عظیم نقصان

ہوا۔

[illegible] آتا ہوا

گئے۔ نقصان کا اندازہ قریب [illegible] کیا جاتا ہے

[illegible] کل موت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کو سکہ کی مدد کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کر [illegible] عورت کو آواز

[illegible]

عورت موقع [illegible] کے ذبح ہوئی

پڑی ہے اس کی آنکھوں سے خون اترا آیا اور تھانہ

میں رپورٹ لکھوانے چلا گیا۔ مہاجن کے گھر سے

پانچسو روپے کا مال اسباب کہیں غائب ہو گیا ہے۔

پولیس تحقیقات کر رہی ہے اور امید واثق ہے کہ ملزم اپنے

کئے کی سزا پائیگا۔ آجکل ایسا زمانہ آرہا ہے کہ کوئی شخص

کسی دوسرے پر اعتبار نہیں کرسکتا خوش قسمتی کی بات ہے

کہ مہاجن مکان پر موجود نہ تھا ورنہ وہ بھی ذبح کیا جاتا۔

ترسیل زر

[illegible] فروری ۱۹۰۸ء
[illegible] مولوی اسمٰعیل [illegible] ۔ عا
۱۴۸ [illegible] کل [illegible] شاہ صاحب ۔ للعہ
[illegible] سکرٹری جماعت احمدیہ للعہ
[illegible] ۔ [illegible] حسن [illegible] صاحب ۔ معہ
[illegible] ۔ ابوالحسین [illegible] صاحب ۔ ے
[illegible] ۔ محمد [illegible] صاحب ۔ عمہ
[illegible] سردار [illegible] اللہ خان ۔ للعہ
[illegible] ۔ [illegible] حسین صاحب ۔ عہ
۸۔ فروری ۱۹۰۸ء
[illegible] ۔ محمد اکرام خان صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ فیض الدین احمد صاحب ۔ عا
۵۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۱۲۲ ۔ مولوی محمد علی صاحب ۔ [illegible]
۱۴۹۴ ۔ غلام احمد صاحب ۔ ے
[illegible] ۔ میاں عبد اللہ صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ بابو انوار الدین صاحب ۔ للعہ
۶ فروری ۱۹۰۸ء
۲۴۲ ۔ مرزا سلطان احمد صاحب ۔ عمہ
۱۲۷۵ ۔ خیر الدین صاحب ۔ [illegible]
۱۱۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۲۲ ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۔ عمہ
[illegible] ۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ۔ للعہ
۱۵۷ ۔ فضل رحمٰن صاحب ۔ عا
۱۲۔ فروری ۱۹۰۸ء
[illegible] عبد الرشید صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ اللہ [illegible] صاحب ۔ [illegible]
[illegible] ۔ عبد اللہ صاحب ۔ [illegible]
[illegible] ۔ بہادر علی صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ شیخ کرم [illegible] صاحب ۔ [illegible]
[illegible] ۔ غلام دستگیر صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ آرائیں عبد القادر صاحب ۔ عا
[illegible] ۔ غلام محمد صاحب ۔ عا
[illegible] ۔ شیخ الہ دین صاحب ۔ ے
[illegible] ۔ رئیس الدین صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ [illegible] شاہ صاحب ۔ عا

۱۲۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۰۹۱ ۔ چودہری غلام دین صاحب ۔ عا
۱۱۳۹ ۔ جعفر خان صاحب ۔ عمہ
۱۰۹۱ ۔ منشی ویدا بخش صاحب ۔ عا
۲۲۴ ۔ غلام محی الدین صاحب ۔ للعہ
۱۲۴۸ ۔ ایس ۔ این احمد صاحب ۔ للعہ
۱۵۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۳۷۵ ۔ یار محمد صاحب ۔ للعہ
۱۲۸۳ ۔ جمال الدین صاحب ۔ عا
۱۳۱۱ ۔ بشارت احمد صاحب ۔ عا
[illegible] ۔ عیسےٰ خان صاحب ۔ للعہ
۱۷۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۳ ۔ چودہری غلام علی صاحب ۔ عا
۱۸۶ ۔ سلطان علی صاحب ۔ ے
۱۱۸۳ ۔ نذیر محمد صاحب ۔ عا
۵۵۹ ۔ خواجہ محمد راجو صاحب ۔ للعہ
۴۸۴ ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ۔ عا
۹۲۵ ۔ مرزا رحیم بیگ صاحب ۔ عمہ
۱۵۷۶ ۔ نظام الدین صاحب ۔ [illegible]
۱۸۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۵ ۔ حافظ محمد امین غلام نبی صاحب ۔ عمہ
۱۹۵۹ ۔ چودہری رحمت اللہ صاحب ۔ عمہ
۱۹۔ فروری ۱۹۰۸ء
۵۱۰ ۔ محمد یار صاحب پٹواری ۔ للعہ
۵۹۷ ۔ خدا بخش صاحب ۔ عمہ
۱۲۴۷ ۔ محمد علی صاحب ۔ ے
۱۸۷۴ ۔ مرزا رحمت اللہ بیگ ۔ للعہ
۱۹۱۲ ۔ قدرت اللہ صاحب ۔ للعہ
۲۰۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۲۹ ۔ الف غلام رسول صاحب ۔ عمہ
۲۱۔ فروری ۱۹۰۸ء
[illegible] ۔ سید اسمٰعیل آدم صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ بابو محمد فضل صاحب ۔ عا
۲۳۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۶۰ ۔ شیخ عبد العلی صاحب ۔ للعہ
۱۰۹۶ ۔ سید نیاز حسین صاحب ۔ عا
۱۲۱۷ ۔ قادر بخش صاحب ۔ للعہ
۲۵۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۴۲ ۔ شیخ غازی الدین صاحب ۔ عمہ

۱۲۱ ۔ غلام محی الدین صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ نواب خان صاحب ۔ عا
۱۹۲۱ ۔ خدا بخش صاحب ۔ عا
۱۹۰۵ ۔ منشی جلال الدین صاحب ۔ للعہ
۲۷۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۴۵ ۔ منشی نور محمد صاحب ۔ للعہ
۱۹۶۱ ۔ ملک محمد حیات صاحب ۔ للعہ
۶۳۹۷ ۔ راجہ یار محمد خان صاحب ۔ للعہ
۲۴۱ ۔ فضل محمد صاحب ۔ عمہ
۲۹۔ فروری ۱۹۰۸ء
۱۹۱۳ ۔ حاجی الٰہی بخش صاحب ۔ للعہ
۱۲۶ ۔ [illegible] صاحب ۔ عہ
۱۹۴۷ ۔ نواب قمر [illegible] صاحب ۔ للعہ
۲۸۴ ۔ رسول بخش صاحب ۔ للعہ
۱۹۱۰ ۔ احمد حسن صاحب ۔ عہ
۱۹۶۵ ۔ منشی غلام رسول صاحب ۔ للعہ
یکم مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۲۹ ۔ غلام رسول صاحب ۔ عمہ
۱۱۷۹ ۔ میراں علی صاحب ۔ عمہ
۳۔ مارچ ۱۹۰۸ء
حافظ [illegible] صاحب ۔ [illegible] ۔ عا
۲۵۷ ۔ گلاب الدین صاحب ۔ [illegible]
۴۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۵۱۲ ۔ بابو قطب الدین صاحب ۔ عا
۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۵۷ ۔ حسن فضل صاحب ۔ للعہ
۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۲۲۲ ۔ سید صادق حسین صاحب ۔ عمہ
۱۹۶۳ ۔ شیخ عبد الغنی صاحب ۔ للعہ
۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۷۴ ۔ بابو محمد طالب صاحب ۔ للعہ
۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۰۱ ۔ سید محبوب عالم صاحب ۔ عا
۱۱۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۴۹ ۔ غلام نبی صاحب ۔ للعہ
۶۳۹ ۔ نواب الدین صاحب ۔ ے
۱۹۱۱ ۔ عبد الکریم صاحب ۔ عا
۱۹۵۷ ۔ مولوی عبد الواحد صاحب ۔ عا
۱۹۲۹ ۔ عبد العزیز صاحب ۔ ے

۱۲۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۲۰۲ ۔ پیر محمد حمید اللہ صاحب ۔ عا
۱۳۴۲ ۔ عبد اللہ صاحب ۔ عمہ
۱۸۴۳ ۔ شمس الدین صاحب ۔ عا
۱۹۶۲ ۔ محمد صدیق صاحب ۔ للعہ
۱۸۸۴ ۔ محمد سلیمان صاحب ۔ للعہ
۴۲۷ ۔ نادر خان صاحب ۔ صہ
۱۹۹۵ ۔ منشی غلام نبی صاحب ۔ [illegible]
۱۸۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۹ ۔ ملک حسن محمد صاحب ۔ ے
۳۰۶ ۔ منشی محمد دین صاحب ۔ للعہ
۱۸۱۳ ۔ محمد حسن صاحب ۔ عہ
۱۹۰۷ ۔ قاضی محمد علی صاحب ۔ [illegible]
۱۶۹۹ ۔ معراج الدین صاحب ۔ عا
۱۴۰ ۔ عبد الرحمٰن صاحب ۔ [illegible]
۱۹۸۲ ۔ نعمت علی شاہ صاحب ۔ ے
۲۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۴۹ ۔ میاں شمس الدین صاحب ۔ ے
۱۱۴۹ ۔ حسن موسیٰ صاحب ۔ [illegible]
۱۲۴۰ ۔ عبد الوحید صاحب ۔ عا
۵۹۲ ۔ عبد الرحمٰن صاحب ۔ عمہ
۲۴۵ ۔ خیر الدین صاحب ۔ للعہ
۱۹۳ ۔ مرزا عبد الغنی صاحب ۔ [illegible]
۱۰۹۱ ۔ امیر اللہ صاحب ۔ ے
۱۱۱ ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ۔ عا
۱۲۲ ۔ نذیر الدین صاحب ۔ عمہ
۱۲۸ ۔ غلام رسول صاحب ۔ عمہ
۲۹۴ ۔ محمد یوسف صاحب ۔ عا
۲۱۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۲ ۔ عباس علی صاحب ۔ للعہ
۹۱۴ ۔ علی احمد صاحب ۔ للعہ
[illegible] ۔ عزیز الدین صاحب ۔ للعہ
۲۲۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۲۹ ۔ مولوی فتح الدین صاحب ۔ [illegible]
[illegible] کوٹ
[illegible] ۔ امیر اللہ صاحب ۔ عا

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے چند سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی طاقت میں فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجبوریاں شکایات ہو گئی تھیں کہ میری آنکھیں ... کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کئے۔ مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم **محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک** (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دیتا ہے۔ یہ گولیاں تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور ... دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھک جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے گی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپے۔ ... گولی عمر۔ علاوہ ازیں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ از ان جملہ سرمہ وہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ دھند۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور ... خفیف ہو جانے کے لئے بے نظیر ہے۔ فی تولہ عمر۔ سفوف ... ہر قسم کی ... جس میں زرش ڈکار آتے اور ... محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بے چین رہتی ہو۔ پشت و معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاک خانہ درج و جوابی ٹکٹ۔ نیم خریدار

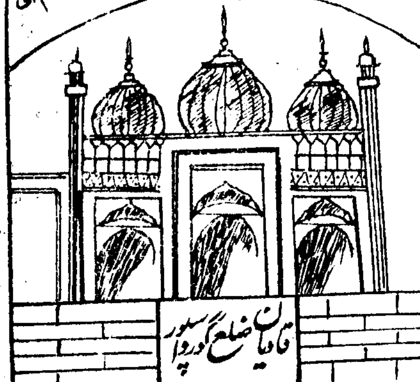
المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ... گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ



بدر

BADR — QADIAN



قیمت از معاونین صہ / قادیان میں ہے	لے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	رجسٹرڈ ایل ۲۸۹	آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر الزمان	قیمت از طلبا و غربا و غیر مذاہب / گورنمنٹ للعہ

جلد (۷) — ۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء — نمبر (۱۳)

فی پرچہ ۲ر | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | بروز جمعرات — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | از قیمہ صہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائیٹر (میاں معراج الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے - کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے - اب تک تو یہ تہا - کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بہی میرے ہی سپرد تہا اور مینجر اخبار بہی مین ہی تہا - لیکن اس وقت سردست پروپرائیٹر صاحب میاں معراجدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے - اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کرینگے - اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے -

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہین ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینجر بدر لکھنے چاہئین ہان جو مضامین اخبار مین چھاپنے کیلئے ہون - وہ صرف ایڈیٹر کے نام آنے چاہئین ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
بر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست - للعہ - عام قیمت پیشگی ... للعہ مابعد ... صہ - فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا - رسیدنا اخبار مین دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی لیکن جو صاحب قادیان مین دستی ادا کرتے ہین اونکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراجدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو - مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین اور ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ - آج مین احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں ...

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر مسیح

۲ اپریل ۱۹۰۸ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ

خدا کی تازہ وحی

غالباً ۲۵ - مارچ ۱۹۰۸ء

۱- امثال الرحمة - اول الذکر واٰخر الذکر

ترجمہ - رحمت کی مثالین - پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا -

۲- حٰم - تلک ایات الکتاب المبین

ترجمہ - کھولکر بیان کرنیوالی کتاب کے یہ نشانات ہین -

۳- لاتنذ ددہ جادیة

۴- کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے

شب درمیانی ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱- احسن الله امرک

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا

۲- احسن الله امری

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا

۳- یاتین من کل فج عمیق

ترجمہ - میرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے

۴- امید سے بڑھ کر

۵- رعایا مین سے ایک شخص کی مشورہ (؟) فتح

نشان بہت ہین پر امتحان کرنیوالے کیواسطے کچھ نہین

۳۱ - مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر ایک شخص نے اپنے گناہون سے مکدر ہونیکا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ جسطرح اور لوگون نے نشانات دیکھے ہین مجھے بھی نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیشک جواد کریم اور رحیم ہے لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے - کہ لیس للانسان الا ماسعیٰ اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آجکل بدقسمت لوگون کو دہوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت صرف ایک پہونک مارنے سے کسیکو قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے برخلاف ہے انبیاء سے بڑھکر کون ہے دیکھو انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے راہ مین کسقدر مصائب اٹھائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انسانون سے افضل اور تمام رسولون سے افضل ہین آپنے کس قدر عبادت اللہ تعالیٰ کی اور دین کی تائید کیلئے مصائب اٹھائے انسان مرہی رہتا ہے تب خدا اسکی طرف توجہ کرتا ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مجاہدین قاعدین پر بڑا درجہ رکھتے ہین سنت اللہ کے مطابق صحیح راہ پر صدق اور اخلاص کے ساتھ جو شخص کوشش کرتا ہے وہی کچھ درجہ حاصل کر سکتا ہے - اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ چاہتے ہین کہ ہم صرف اتنے پر راضی ہو جاوین کہ وہ مونہہ سے کہدین کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہین کیگئی - دیکھو صحابہ نے کس طرح درجات حاصل کئے اپنی جانین پانی کیطرح بہادین - شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور بایزید یہ سب خدا کی راہ مین بڑے بڑے مجاہدات کرنیوالے تھے تب ان کو یہ انعام حاصل ہوئے - ممکن نہین کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جبتک کہ وہ اس سولی کے نیچے سے نہ گذرے جس سے تمام اولیاء گذرے ہین دیکھو دانہ جب خاک ہو جاتا ہے تب وہ اُگتا ہے ہر ایک شخص جو کوشش کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مدت مقرر نہین کرتا کہ اتنے عرصہ مین یہ ہو جاوے - وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا نہین کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے -

باقی نشانات تو بہت ہین مگر نشان مانگنے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے - کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان مانگے تھے - کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جا اور پر کرا اور وہ کر - آپنے جواب مین ان کے نشان کو پورا نہین کیا - بلکہ یہی کہا کہ نشان خدا کے پاس بہت ہین اور نشان دکھلائے جاتے ہین - مگر خدا کسی کی پروا نہین کرتا وہ انسان کی خواہش کی پیروی کرے اسجگہ بھی بیشمار نشان ظاہر ہو چکے ہین وہ کتابون مین درج ہین - آپ ان کو پڑھین وہ نشان بوسیدہ نہین ہو گئے پرانے نہین ہو گئے آجکل کی باتین ہین اون کو دیکھنے والے یہان موجود ہین ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھایا جائے - قرآن شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا ہے قرآن کو پڑھو - خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ تم ایسے نشان مانگو ان کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے بندے کے دل مین تحریک ڈالدیتا ہے لیکن مومنون کیواسطے جائز نہین کہ وہ نشان مانگے اور ایسا سوال کرنیوالے کے واسطے ہمارا فرض یہی ہے کہ جو تمام انبیاء ہمیشہ سے دیتے آئے ہین

چندہ تعمیر مدرسہ

چونکہ مدرسہ کا کام شروع ہے اور روپیہ کی ضرورت فوری ہے لہذا سب احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ جنہون نے تعمیر مدرسہ کا جسقدر فراہم ہو چکا ہے وہ بہت جلد روانہ کر دین تاکہ کام مین ہرج نہ ہو اور نقصان نہ ہو نیز وعدون کا روپیہ جلدی وصول کرنے کی کوشش کی جاوے - محمد علی

زمینداروں کے واسطے ایک نیک نمونہ

چودہری حاکم علی صاحب احمدی نمبردار چک پنیار اور بابو غلام حسن صاحب احمدی ساکن امیر پوالہ متصل منڈی آباد حال اسٹیشن ماسٹر اپنے علاقہ کے معزز زمیندار ہین چودہری صاحب کے لڑکے غلام مصطفیٰ کی نسبت بابو صاحب کی لڑکی مسمات زینب بی بی سے پہلے ہو چکی تھی - چنانچہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک مین قبل نماز ظہر جس وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے یہ نکاح مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی نور الدین نے پڑھا اور سنت نبویہ کے طریق پر بعد نکاح چھوہارے اور شیرینی تقسیم کیگئی - لڑکی کیطرف سے بابو صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریری اجازت کیساتھ حضرت مولوی نور الدین صاحب خود وکیل تھے اور لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس مین خاص طور پر خوشی کی ایک بات یہ ہے کہ زمینداروں کی قوم مین جسقدر قبیح رسمین اور فضول خرچیان ہوتی ہین اور ان کو بیجا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی بیخکنی کیواسطے ہر دو صاحبان نے ایک نمونہ دکھلایا ہے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو مبارک دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب اپنی رحمت اور برکت کا بنائے - آمین -

متوفی کو ثواب پہنچانے کی ایک عمدہ راہ

برادر بابو عبد الرحمان صاحب کلرک افریقہ نے اپنے عزیز فرزند عبد العزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے ایک

ڈائری

القول الطیب

۲۵ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء - صبح سیر

رازِ نصرت اودہ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادوں کا ذکر تھا۔ کہ جب اونہوں نے غدر میں حصہ لیا اور گورنمنٹ کی بغاوت کی۔ تو گورنمنٹ نے ان کے محلوں کو گرا کر ان پر ہل چلا دیا۔ فرمایا۔ یہ ان لوگوں کو اپنی بدعملیوں کی سزا ملی ہے۔ چغتائی سلطنت کا آخری دنوں میں یہی حال تھا۔ کہ سوائے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان میں کوئی بات نہ تھی۔ اسلامی شعار بالکل پائے نہ جاتے تھے۔

خدا تو مسلمانوں کی نصرت کرتا ہے پر کسی میں

اسلام بھی ہو۔ جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اوسے سنبھال لیتا ہے۔ خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی مدد ساتھ نہ تھی۔ تو بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ توریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

" اور جب ہم نے حورب سے کوچ کیا۔ تو جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمیں فرمایا تھا۔ اس بڑے اور ہولناک بیابان میں گئے جسے تم نے اموریوں کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر قادس برنیع میں آئے۔ تب میں نے تمہیں کہا۔ کہ تم اموریوں کے پہاڑ تک پہونچے ہو۔ جو خداوند ہمارا خدا ہمیں دیتا ہے دیکھو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجھے عنایت کی ہے۔ چڑھ اور اس کا وارث ہو۔ جیسا خداوند تمہارے باپ دادوں کے خدا نے فرمایا ہے۔ تو مت ڈر اور بے دل نہو۔

تب تم سب مجھ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بھیجیں گے۔ وے جا کے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کریں اور ہم کو خبر دیں کہ کس راہ سے وہاں چڑھ جائیں۔ اور کون سے شہروں میں داخل ہوویں۔ سو وہ بات مجھ کو خوش آئی۔ اور میں نے تم میں سے فرقے [illegible] آدمی کر کے بارہ آدمی لئے۔ اور وے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور وادی اسکال میں آئے اور اوس کی جاسوسی کی۔ اور وے اس زمین کے میووں میں سے اپنے ہاتھوں میں لیکے ہم پاس اتر آئے۔ اور ہمیں خبر پہنچائی۔ اور بولے۔ یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے۔ اچھی زمین ہے۔ تو بھی تم چڑھنے پر راضی نہ ہوئے۔ بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی اور تم نے اپنے خیموں میں کڑکڑا کے کہا۔ از بسکہ خداوند ہمارا کینہ رکھتا ہے۔ اس لئے ہم کو مصر کی زمین میں سے نکال لایا تاکہ ہمیں اموریوں کے ہاتھ میں گرفتار کرا دے اور وے ہمیں ہلاک کریں۔ ہم کہاں چڑھیں۔ ہمارے بھائیوں نے تو یوں کہہ کر ہمیں بے دل کر دیا۔ کہ وے لوگ تو ہم سے بڑے اور لمبے ہیں اور اون کے شہر بہی بڑے اور اون کی دیواریں آسمان تک ہیں اور ہم نے بنی عناق کو وہاں دیکھا۔ تب میں نے تمہیں کہا۔ ہراسان نہ ہو اور اون سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اوس سارے کام کے مطابق جو اوس نے تمہارے لئے مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے کیا اور بیابان میں بہی جہاں تم نے دیکھا۔ کہ کیونکر خداوند تمہارے خدا نے جیسا مرد اپنے لڑکوں کو لئے پھرتا ہے تم کو اوس سارے راستے میں جس میں تم چلے آئے۔ اوٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ تم اس جگہ آ پہونچے۔ تب بہی اس بات میں تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ میں تم سے آگے جاتا تھا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہاں تم اپنے خیمے کھڑے کرو۔ رات کو آگ میں ہو کے تاکہ تمہیں وہ راہ روشن کرے۔ جس میں تم چلو۔ اور دن کو بدلی میں ہو کے۔ تب خداوند نے تمہاری باتیں سنیں اور غصے ہوا اور قسم کھا کے یوں بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگوں میں سے ایک بہی اس اچھی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ میں نے ان کے باپ دادوں سے قسم کھا کے کیا ہے نہ دیکھیگا۔ مگر یفنہ کا بیٹا کالب اوسے دیکھیگا۔ اور میں یہ زمین جس پر اوس نے قدم مارا ہے۔ اوسے اور اس کی نسل کو دوں گا اسلئے کہ اوس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارے باعث سے خداوند مجھ پر بہی غصے ہوا اور بولا تو بہی اوس میں داخل نہ ہوویگا۔ لیکن نون کا بیٹا یشوع۔ جو تیری خدمت میں کھڑا ہے اوس میں داخل ہوگا۔ تو اوس کی قوت بڑھا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اوس کا [illegible] میں سے بلانے گا۔ اور تمہارے بچے جنہیں تم نے کہا کہ شکار ہو جاوینگے۔ تمہارے لڑکے جنہیں اس دن نیک و بد کا امتیاز نہیں تھا۔ وہاں داخل ہوں گے اور میں وہ اونہیں دونگا۔ اور وے اوس کے وارث ہوں گے۔ پر تم جو ہو سو لوٹ جاؤ اور دریائے قلزم کی راہ بیابان میں کوچ کرو۔ تب تم نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ سو ہم مطابق اوس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑھ جائیں گے اور جنگ کریں گے پھر تم سب کے سب ہتھیار باندھ کے طیار ہوئے کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو انہیں کہہ کہ اوپر مت چڑھو اور جنگ نہ کرو کیونکہ میں تمہارے درمیان نہیں ہوں تا نہ ہو کہ تم اپنے دشمنوں کے آگے مارے پڑو۔ سو میں نے تمہیں وہ کہدیا پر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تب اموریوں نے جو اوس کوہ پر رہتے تھے۔ تمہارا سامنا کیا اور شہد کی مکھی کی مانند تمہیں رگیدا اور شعیر میں حرمہ تک تمہیں مارا۔ تب تم پھرے۔ اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سنی نہ تمہاری طرف کان رکھا۔ تب تم بہت دن تک قادس میں رہے۔ اون دنوں کے مطابق کہ اس جگہ ٹھہرے۔" ایڈیٹر)

دیکھو صلاح الدین مسلمانوں کے درمیان ایک نیک بخت آدمی تھا۔ تمام یورپ کے مسلمانوں نے کیسے کیسے سخت حملے اس پر کئے۔ مگر وہ سب میں فتحیاب ہوا۔ کیونکہ اوس نے صلاح و تقوے کو اختیار کیا تھا اور خدا تعالےٰ کی طرف اوس کا رجوع تھا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب کا کچھ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمۃ

بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں تمام عیسائی سلطنتیں ایکا کر کے مسلمانوں کے برخلاف جہاد کیواسطے اٹھی تہیں چونکہ یہ اون کا مذہبی جہاد تھا۔ اور دین کی خاطر اونہوں نے یہ کشت و خون روا رکھا تھا۔ اس واسطے اوس کو وہ صلیبی جنگوں کے نام سے تعبیر کرتے تھے عیسائیوں کی غرض اس جنگ سے یہ تھی کہ شام کو مقدس ملک جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ (توریت میں) تھا۔ کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے قبضہ میں رہیگا اس

ملک کو مسلمانون کے ہاتھون سے ظالمانہ تلوار کے زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی طاقت کچھہ ہستی نہین رکھتی تھی۔ مگر چونکہ اسلامیون مین روحانیت موجود تھی اس واسطے باوجود تھوڑا ہونے کے مسلمان عیسائیون پر فتحیاب ہوئے عیسائیون کی مہربانی سے ان جنگون مین طرفین کے ساٹھہ لاکھہ جان ہلاک ہوئے تھے ان خوفناک جنگون کے وقت جن مسلمان بادشاہون نے عیسائیون کا مقابلہ کیا۔ اون مین سے ایک بزرگ اور نیکوکار

صلاح الدین ہی تھا جس نے تیسرے صلیبی جنگ مین عیسائیون کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیون کے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو پہلے جنگون مین عیسائیون کے قبضہ مین آچکا تھا۔ عیسائیون کے ہاتھون سے پھر چھین لیا۔ اور شہنشاہ جرمنی و فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یورپ کو اپنے یار مین اپنے مقابلہ کیواسطے بلالیا۔ مگر یروشلم کو نہ چھوڑا تمام عیسائی سلطنتین اوس کے مقابلہ مین عاجز آگئین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم

۵۳۲ھ ہجری مین قلعہ تکریت مین پیدا ہوا

تھا۔ ابتدا مین دمشق کا کوتوال اور دیوان کا والی مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نورالدین بادشاہ کے خواص مین داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ جو محفوظ ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ محل مین ایک جگہ سویا ہوا تھا۔ جہان اوس کے پاس صرف ایک غلام اپنا نام سویا ہوا تھا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت الہی سے وہ مکان محفوظ رہا کیون نہ ہو۔ خدا نے اوس سے ایک عظیم الشان کام لینا تھا۔ جب صلاح الدین کے چچا شیرکوہ نے مصر مین تھوڑی سی فوج کے ساتھہ عیسائیون کو شکست دی اوس وقت صلاح الدین فوج کے قلب کا سردار تھا۔ عیسائیون کی فوج کی کثرت کے سبب بعض مسلمان سردار گھبرا گئے تھے۔ اور انہون نے رائے دی تھی کہ ہم تھوڑے ہین جنگ نہ کی جاوے۔ اسواسطے جن بہادر سردارون نے بہرحال جنگ پر آمادگی ظاہر کی اون مین سے ایک صلاح الدین تھا۔ خلیفہ عاضد نے اپنے وزیر شیرکوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین

کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اوس وقت خلیفہ عاضد نے جو حکم نامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تھا اوس مین صلاح الدین کی نسبت ایک عجیب پیشگوئی کی تھی اس عبارت کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے۔

"اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا رفیع ہے اور اوس کے گھر کا پروردہ ہے۔ گھوڑون کی پیٹھین تمہارا وطن ہے۔ اور خیمون کے سائے تمہارے مسکن ہین۔ جہاد کے غبارون کے اندھیرون مین تمہاری خوبیون کے ستارے چمکین گے اور اوس کے مصاحب کے کھوجون مین تیرے مناقب پڑھینگے۔ نیزون سے اون کے غلاف اتارا اور تلوارون کی دھارون مین غوطہ کھا۔ اسکے دین کو جمع کرنے کے لیے عطیات کی گرہون کو کھول۔ دشمنون کے خون کے نالے بہا دے اور اون کے سرتلیون پر کھڑے کر دے یہان تک کہ خداتعالے وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت امیرالمومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنون کیواسطے ذخیرہ رکھی گئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لیئے ایک شہادت ہے"

زمانہ وزارت مین صلاح الدین نے دمیاط اور عسقلان اور رملہ اور دیگر مختلف مقامات مین عیسائیون کو شکست دی۔ ۵۶۴ھ مین خلیفہ عاضد کے مرنے پر صلاح الدین مصر کا حاکم ہوگیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے کے بعد تھوڑے بہت جھگڑے فساد کے پیچھے صلاح الدین شام کا بھی بادشاہ ہوگیا۔ اس عرصہ مین عیسائی صلیبی جنگون کے درمیان بیت المقدس کو فتح کر چکے ہوئے تھے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین بیت المقدس کی فتح کرنے اور اوس کو واپس اسلامی سلطنت مین داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور ۵ روز کے محاصرہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۷ رجب ۵۸۳ھ کو اسے آزاد کر دیا۔ حالانکہ عیسائیون نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو پوپ کے پاس ان الفاظ مین رپورٹ کی تھی۔ "اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنون کیساتھ جن کو ہم نے شہر مین پایا کیا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے کہ رواق سلیمان اور گرجا مین ہمارے گھوڑے گھٹنون تک مسلمانون کے ناپاک خون مین چلتے رہے۔" اس جگہ اخلاق محمدی اور اخلاق عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیئے اس کے بعد یورپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ

بیت المقدس پر چڑھ چڑھ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کرین لیکن خداتعالے نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ سب شکستین کھا کھا کر بیرنگ واپس گئے۔ ایڈیٹر)

افیون اور حقہ چھوٹ گیا

۲۵۔ مارچ صبح۔ حاجی الہی بخش صاحب گجراتی حضرت کے حضور مین حاضر تھے اونہون نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تھی۔ بیعت کے بعد مین شرمندہ ہوا کہ ایسا مجھہ مین ایسی عادتین پائی جاتی ہین۔ تب مین جنگل مین جاکر خدا کے آگے رویا اور بہت دعا کی اور پھر یکدفعہ دونون چیزون کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خداتعالیٰ کا فضل ہے۔

جہنم دائمی نہین

۲۵۔ مارچ صبح۔ قبل ظہر۔ فرمایا بہشت کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جسکا انقطاع نہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان ہی مومنون کو کھٹکا رہتا کہ کہین نکال نہ جاوین لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہین بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہونگے۔ خداتعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی ہے آخر انسان خدا کی مخلوق ہے خداتعالیٰ اس کی کمزوریون کو دور کریگا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔

نظم

اکمل صاحب نے اپنا ایک درست کیطرف سے درج اخبار ہونے کیواسطے مجھے دی ہے ایسی لطیف نظم لکھنے والے کو خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت۔ فصاحت۔ صداقت اور اخلاص سے پر ہے ایڈیٹر)

تجھے پہچانتے ہین ہم حبیب کبریا تو ہے
مسیح مجتبےٰ تو ہے بروز مصطفےٰ تو ہے
بدی سے پاک کر ہم کو شفا دو دست قدرت سے
تو ہم مُردون کو زندہ کر کہ عیسےٰ سے سوا تو ہے
ترا ثانی زمانے مین کوئی ہمنے نہین پایا
زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد باخدا تو ہے
بروز حضرت عیسیٰؑ بروز حضرت موسےٰؑ
غرض کس کس کو گنواؤن بروز انبیاءؑ تو ہے
خدا سے ہمکلامی کا شرف تجھ کو ہی حاصل ہے
ہماری کشتی اُمت کا واللہ ناخدا تو ہے
اندھیری رات گر سمجھین زمانے کو تصور مین
تو یہ کہنا بجا ہو گا کہ اب بدرالدجیٰ تو ہے
گنہگارون کو تو نے اک نظر مین غوث کر ڈالا
اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا باصفا تو ہے۔

بدرِ منوّر
مورخہ ۲۹۔ صفر سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱ - مارچ سنہ ۱۹۰۸ء)

ربّ ھذا البیت اس گہر کے رب کی عبادت کرو اس مین اس گہر کے متعلق جو اللہ تعالےٰ کی خاص ربوبیت کے نشانات ہین ان کی طرف اشارہ ہے اس قسم کا محاورہ توریت مین بہی ہے مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو۔ اسحٰق کے خدا کی عبادت کرو۔ تم اپنے باپ دادون کے خدا کی عبادت کرو۔ جو کہ تمہین ملک مصر مین سے نکال لایا۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ بہی کہتے ہین۔ اور بیت العتیق بہی کہتے ہین۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطہ بہی سرسبز و شاداب و سیراب نہرون اور نباتات کیساتہہ ہو جائیگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے خدا تعالیٰ کی طرف جہکنے اور اوس کی عبادت مین مصروف ہونے اور توکل سے فائدہ اُٹہاکر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالین فرداً فرداً توجہین سو ہین۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب مین اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکہایا ہے۔ کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کیواسطے خاص ہوئی۔ تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتون سے متمتع ہوگئی۔ حدیثون سے بہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام مین ہو اللہ تعالےٰ اس کے نفس مین تونگری دیدیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اسے کفائیت کرتا ہے مگر جسنے غافل ہوکر دنیا کے اہتمام مین شغل کیا۔ اللہ تعالےٰ اوس کی آنکہون کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اسے کفائیت نہین کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گہر کیواسطے کی تہی۔ کہ ربّ اجعل ھذا البلد آمناً وارزق اھلہ من الثمرات۔ وہ دعا بہی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی اور اس سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن شریف مین جو پیشگوئی کی ہے کہ اولم یروا انا جعلنا حرما آمناً ویتخطف الناس من حولھم۔ یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے ایک مفسر لکہتے ہین۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تہے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے۔ آمنھم بالاسلام نقد کانوا فی الکفر اطعمھم من جوع الجھل بطعام الوحی۔ کافر تہے۔ خدا نے اون کو مسلمان بنا دیا۔ جہالت مین ہوکے تہے خدا نے طعام وحی سے مالا مال کر دیا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی مکہ پر چڑہائی کی تہی اور اوس کو فتح کیا تہا اور آپکے بعد بعض دیگر خلفاء کو بہی ایسا کرنا پڑا۔ اور سب کو فتح حاصل ہوئی۔ اور اہل مکہ نے شکست کہائی۔ کیونکہ یہ صاحبان بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہین ہوئے تہے۔ مگر اوس کی حرمت کو قائم کرنے کیواسطے اور فساد کو مٹانے کیواسطے انہین ایسا کرنا پڑا تہا اس سے ایک نکتہ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتہہ کوئی ایسا تعلق نہین۔ کہ وہ جو چاہین سو کرین۔ بہرحال اون کی ہی رعائیت ہوگی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو اپنی توحید پیاری ہے اور وہ متقی اور صالح لوگون سے پیار کرتا ہے۔ خواہ وہ کہین ہون۔

اہل مکہ کے نام اہل مکہ عرب میلے اور گرد و نواح کے لوگ بسبب بیت اللہ کی عزت کے جیران بیت اللہ کہلاتے تہے اور اسی سبب سے ان کے نام سکان حرم۔ خدا تعالیٰ کی حرم مین رہنے والے۔ ولاة الکعبة۔ کعبہ کے والی اور اہل اللہ بہی تہے۔

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی۔ اور اب انشاء اللہ تفسیر سورہ فیل لکہی جائے گی۔

مشکلات تفسیر جب سے اخبار بدر مین سلسلہ تفسیر القرآن آخری پارہ سے بالترتیب شروع ہوا ہے۔ تب سے آج تک سورہائے۔ الناس الفلق۔ الاخلاص۔ لہب۔ نصر۔ کافرون کوثر۔ ماعون اور قریش۔ نو سورتون کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے۔ اور الحمد للہ قوم نے اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکہا ہے۔ یہان تک کہ بعض دوست بسبب دوسرے اخبارون کے خریدار ہونے کے اور اپنی وسعت نہ رکہنے کے کہ دو اخبارین خرید کرین۔ تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے رہے ہین اور اب تک کرتے ہین۔ بمبئی سے بعض دوستون نے حضرت کیخدمت مین خاص عرضی بہیجکر اجازت حاصل کی تہی۔ کہ بعض سورتون کی اس تفسیر کو جو بدر مین چہپی ہے۔ دوبارہ بصورت رسالہ چہاپ کر کثرت سے شائع کرین۔ ایسا ہی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتون کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نماز مین درج فرمایا ہے میرا ان باتون کو ذکر کرنا اس واسطے ہے۔ کہ باوجود اس کم علمی اور کم عملی کے جو میرے شامل حال ہے تفسیر کے متعلق جو تہوڑی بہت محنت مین نے کی ہے اوس کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے بارآور فرمایا ہے۔ اور اس کے رحم پر بہروسہ کرکے مین امید کرتا ہون۔ کہ یہ ثواب بدر کے واسطے انشاء اللہ جاری رہے۔

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہین۔ مین اپنے اندر کوئی لیاقت۔ کوئی علم۔ کوئی عمل۔ کوئی استعداد اس قابل نہین دیکہتا کہ مین تفسیر لکہون۔ صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری کے فرائض مجہے مجبور کرتے ہین۔ کہ مین کچہہ نہ کچہہ تفسیر لکہون کیونکہ جب سے یہ اخبار برادر محمد افضل صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) نے جاری کیا تہا۔ اس کے اندر تفسیر کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ مین جاری رہا ہے۔ اس جگہ ۱۰۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کے اخبار سے اس عبارت کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو گذشتہ سال کے ابتدا مین مینے سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے لکہی تہی۔ اور وہ یہ ہے۔

اور پہر ایک یہ امر درپیش آیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجہے خائف کیا۔ کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور مین اپنے مین اس کام کیواسطے نہ علمی لیاقت رکہتا ہون۔ اور نہ عملی طاقت مذکورہ بالا سورتون کی جسقدر مینے تفسیر لکہی ہے۔ اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ میں نے اسی طرح سے ہم پہنچایا۔ اول کتب احادیث سے اس حصہ کو دیکھنا جس میں آیات قرآنی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا۔ جیسے کہ تفسیر لطائف البیان اور اعظم التفاسیر۔ چہارم۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سنی ہوئی یادداشتوں سے فائدہ حاصل کرنا۔ پنجم۔ خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو تو اس کو شامل کرنا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا اور تدبر کے بعد میں یہ تفسیر لکھتا رہا ہوں اور لکھنے کے بعد سورہ الناس حضرت مولوی نورالدین صاحب کو دکھا دی گئی تھی۔ مگر باقی سورتوں میں یہ التزام نہیں ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط کے تحقیق پھر بھی بہت ڈرا اور دعا کی۔ بعد میں نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے اس معاملہ میں مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہیئے اور چھپنے سے پہلے مضمون مجھے دکھا لیا کرو۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کے واسطے میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھا جس میں اپنی علمی اور عملی کمزوریوں کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریداروں کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے مگر ضروری ہے کہ مولوی صاحب کو دکھلا لیا کریں تا کہ غلطی نہ ہو جائے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد میں نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ میری کمزوریوں کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرمائے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے واسطے اپنی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنا اور ان سب کے علم اور معرفت اور عمل صالح میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہندمیں ایڈیٹری

گذشتہ سالوں میں جس قدر تفسیر اخبار میں درج کی گئی ہے وہ ناظرین کی امید سے بہت ہی تھوڑی ہے جس کی وجہ ایک تو وہی میری کم مائگی ہے جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس قدر تفسیروں کا پڑھنا۔ ان میں سے خلاصہ نکالنا۔ پھر اس کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق کرنا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے فوائد کا اس میں درج کرنا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال کا اس کے متعلق تلاش کرنا۔ پھر خود بھی تدبر کرنا۔ دعا کرنا۔ یہ سب کچھ ایک تھوڑا کام نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کے لئے اس کا حق پورے طور سے ادا کرنا ہو۔ تو اس کام کے واسطے بجائے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایک ایڈیٹر صرف اس کام کے واسطے خاص ہونا چاہیئے جسے اور کسی طرف فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہندوستان میں ایڈیٹری کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کسی خاص مضمون کے واسطے ایک الگ ایڈیٹر رکھا جاوے اکثر اخباروں کا یہ حال ہے۔ کہ ایڈیٹر کو علاوہ اخبار کی ایڈیٹری کے اوس کی مینیجری بھی خود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب ایک جان خریداروں سے خط و کتابت کرے۔ نئے خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ مال کی قیمتوں کا حساب کتاب رکھے۔ روزانہ آمد و خرچ دیکھا جائے۔ اخبار کے فنڈ کی بڑھانے کی کوشش کرے اور فنڈ تھوڑا ہو جاوے تو اوس کی فکر کرے اخبار کو وقت پر نکالنے کا انتظام کرے۔ پریس والوں کی کشمکش کے ساتھ مشہور سرکھپائی کو بھگتے۔ روپیہ سارے دھندے بھی کرے۔ پھر اس کے ساتھ چالیس پچاس اخبار میں پڑھے۔ خبروں کا انتخاب کرے۔ نامہ نگاروں کے مضمون پڑھے۔ ان میں سے اچھے برے کا امتیاز کرے۔ ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ یہ سب کچھ کر کے پھر قرآن شریف کا مفسر بھی بنے۔ اب ناظرین خود ہی سمجھ لیں کہ وہ مفسری کے فرائض کس عمدگی سے ادا کر سکیگا خصوصاً جب کہ اوس کا انسان ہونا۔ کھانے پینے سونے اور زندگی کے دیگر لوازمات کا اس کے لاحق حال ہونا۔ صاحب اہل و عیال ہونا بھی نگاہ میں رکھ لیا جاوے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیا جاوے۔ کہ وہ مسلمان بھی ہے۔ پنج وقتہ نماز بھی پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے اور دیگر لوازمات اسلامی کا بجالانا بھی اوس کے لئے ضروری ہے۔

غرض ایڈیٹری کے بہت سے مشکلات ہیں اور بالخصوص تفسیر نویسی میں اور بھی بڑھ کر۔ یہ تمام وجوہات اس امر کی مانع ہوتی رہیں کہ اخبار بدر میں تفسیر باقاعدہ نکلتی رہے لیکن اب چونکہ پروپرائٹر صاحب نے اخبار کی حالت میں اصلاح کی خاطر یہ انتظام کیا کہ تمام انتظامی کام کو ایڈیٹری کے کام سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے خود مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور اپنے تحت ایک اسسٹنٹ مینیجر رکھا ہے اور عاجز کو صرف ایڈیٹری کے کام کے واسطے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اس واسطے امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کا کام متواتر ہوتا چلا جائیگا اور ہر ایک اخبار میں دو صفحے اخبار کے واسطے الگ ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور درس قرآن شریف

بالآخر اس بات کا اظہار بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اگرچہ اس تفسیر کے لکھنے میں عاجز دوسری تفاسیر سے بھی مدد لیتا ہے مگر دراصل یہ سب کچھ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کی برکت اور فیض ہے کہ میں اتنا کچھ لکھ سکتا ہوں اور مجھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جرأت ہے کہ میں اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت کرتا ہوں درس قرآن شریف جو روزانہ حضرت مولوی صاحب موصوف مسجد اقصےٰ میں دیا کرتے ہیں۔ اس کی ابتدا کچھ قادیان میں نہیں ہوئی۔ بلکہ مدت سے حضرت مولوی صاحب موصوف قرآن شریف کی اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں میں چھوٹا سا تھا جب کہ میں نے یہ درس جموں کشمیر میں سننا شروع کیا تھا اور یہی درس ہے جس نے مجھے مسلمان کیا اور پھر یہی درس ہے۔ جس نے مجھے احمدی بنایا۔ اور میں اس درس کو اس قدر متبرک پاتا ہوں کہ باوجود اتنا عرصہ سننے کے پھر بھی میں ہمیشہ اس کو اپنے واسطے نئے برکات کا موجب پاتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کے درس میں ہی میں نے یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ بچے بھی اوس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور جوان بھی اور بوڑھے بھی بے علم بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور عالم بھی اپنے علم میں ترقی کرتا ہے۔ قادیان کی رہائش میں جو عظیم الشان نعمتیں ہم لوگوں کو حاصل ہیں ان میں سے ایک درس قرآن شریف بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم رکھے تا کہ ہم پر اوس کی برکتیں اور رحمتیں اس کے ذریعہ سے نازل ہوتی رہیں۔

آمین ثم آمین

بدر
۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

وطن میں ایک بے وطن

نمبر ۲

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر آیۃ الکرسی گذشتہ اخبار میں اپنا سفرنامہ بھیرہ میں یہاں تک لکھ چکا ہوں کہ بیان میں چند دوستوں کے ساتھ میں گیا۔ جہاں کہ ایک مختصر سا وعظ آیۃ الکرسی کے ترجمہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ کی صفات حی و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے اور وہی سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اوسی سے دوسروں کی زندگی قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اوس کے فضل سے ہم لوگ زندہ ہیں اور اوسی کے سہارے سے ہماری زندگیوں کا قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص دنیا میں زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہیں رہ سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ ان لوگوں کو جو کوئی وظیفہ یا دعا پوچھتے ہیں۔ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ نماز کے اندر سجدہ میں پڑھا کرو۔ یاحی یاقیوم برحمتک استغیث جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا میں تو ایک عاجز انسان ہوں اور بالکل مردہ ہوں۔ ہاں تو زندہ اور زندگی بخش میرا رب ہے۔ کیونکہ تو ہی خدا ہے تو ہی ہمکو زندگی بخشتا ہے اور تجھی سے پھر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگانی کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا بھی تو ہی میرا رب ہے۔ اور روحانی زندگی کا دینے والا اور اوس کو قائم رکھنے والا بھی تو ہی ہے۔ میں عاجز ہوں۔ گنہگار ہوں۔ اپنے گناہوں کے سبب مردہ ہوں۔ تو مجھے روحانی زندگی عطا فرما۔ اور جب مجھے روحانی زندگی مل جائے تو پھر اوسے قائم رکھ کیونکہ تو قیوم خدا ہے۔ میں تو کمزور ہوں پھر گناہ کی طرف جھکوں گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہوا۔ تو پھر گناہ کی غفلت میں گر کر مر جاؤں گا۔ پس برحمتک استغیث تیری رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہوں۔ اے حی اے قیوم اے زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری دستگیری کر۔ میری فریادوں سے اور شیطان سے مجھے بچا۔ کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات لاتاخذہ سنۃ ولا نوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارا رب وہ ہے جسکو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند انسان جب ایک وقت کام کاج اور بیداری میں گذار چکتا ہے تو پھر اوسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ اونگھنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتیں ایسی ہیں کہ انسان کو اپنے جسم کی بھی کوئی خبر نہیں رہتی یہ بھی ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت میں انسان کا محافظ سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا ہی ہے جسپر نہ اونگھ کا غلبہ ہے اور نہ نیند کا۔ وہی ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ اسی واسطے آیۃ الکرسی کا سونے کے وقت پڑھنا بہت موزون ہے حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس آیت شریف کا پڑھنا موجب برکات ہے دیگر۔ جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر اونگھ اور نیند وارد ہوتی ہے ایسا ہی روحانی حالت بھی بعض اوقات ایک غفلت میں گر جاتی ہے اور ایک وقت جو انسان روحانی حالت میں چستی اور پھرتی اپنے اندر پاتا ہے وہ دوسرے وقت نہیں دیکھتا اسکی طرف بھی اشارہ کر کے انسان کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی ان صفات سے پناہ پکڑے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہیں اور کمزور ہیں ہماری روحانی حالت بسا اوقات گر جاتی ہے ایک اونگھ اسپر وارد ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی بیہوشی آجاتی ہے۔ پس ایسے وقت میں تو ہی حافظ اور ناصر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریوں سے بالکل پاک خدا ہے۔

اس سے آگے خدا تعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ خدا تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے عیسائیوں کی طرح ہمارا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان پر ہے اور زمین پر نہیں بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زمین اور آسمان ہر دو پر خدا تعالےٰ کی سلطنت بکلی قائم ہے سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کو دعا کے مانگنے کے وقت اوس کے حضور میں شرمندہ نہیں ہیں کیونکہ زمین اور آسمان میں کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہیں۔ پس اسی کی طرف اپنی التجا کا لے جانا جائز بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے نہ صرف ان کے حق میں بلکہ اون کے واسطے بھی جن کے لئے اس کے بندے سفارش کریں وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اوس کے اذن کے سوائے اوس کے حضور کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں اور اس میں راز یہ ہے کہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگوں کے اگلے اور پچھلے اعمال کیسے ہیں وہ جو اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اوس کے حق میں شفاعت قبول کی جاوے اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ دعا بھی اپنے اختیار میں نہیں جب تک کہ خدا تعالےٰ دعا کے واسطے توفیق نہ دیوے۔ جسکے حق میں دعا قبول ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا ہوتا ہے اوس کیلئے ہزار کوشش کیجاوے دعا کی توفیق ہی کسی نیک بندے کو حاصل نہیں ہوتی بارہا ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی اللہ جب دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام دعا میں اوس کی زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جسکے لئے دعا کیطرف پہلے سے اوس کی توجہ نہیں ہوتی اس میں بھی یہی راز ہے۔ کہ اوس شخص کے حق میں جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک مستجاب الدعوات انسان پر جب دعا کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو اس دروازے سے اوسے بھی گذار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و خبیر خدا ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور خدا کے علم پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ خدا جتنا چاہتا ہے کسی کو اپنے علم میں سے کچھ عطا فرماتا ہے جیسا کہ انبیاء کو علم غیب میں سے کچھ اطلاع دی جاتی ہے تاکہ اون کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو اور خدا تعالےٰ کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پر ظاہر ہو۔

ع

وسع کرسیه السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم۔ اس کی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر [illegible] اور ان دونوں کی حفاظت اوسے تھکا نہیں دیتی اور وہ [illegible] ہے۔ اس جگہ کرسی سے یہ مراد نہیں کہ خدا کسی [illegible] کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ انسان بیٹھتا اور [illegible] اس کی سلطنت اس کی حکومت اور [illegible] کی ذات وسیع ہے کہ ہر چیز پر [illegible] ہے اور سب پر اس کی حکومت جاری ہے جیسا کہ ایک [illegible] ہم کہہ سکتے ہیں کہ وائسرائے کی کرسی تمام برٹش انڈیا پر وسیع ہے اور لفٹنٹ گورنر کی کرسی علاقہ پنجاب پر وسیع ہے تو اس سے یہ مطلب کوئی دانا نہیں سمجھ سکتا ہے کہ ایسی لکڑی کی کرسی بنائی گئی ہے [illegible] ایک [illegible] اور ایک حصہ [illegible] ہے اور [illegible] بیٹھا ہوا حکومت کر رہا ہے بلکہ یہ ایک [illegible] اور کرسی کا لفظ عرف انسان کے [illegible] سمجھ [illegible] کی کیفیت کو صرف روحانی لوگ کچھ سمجھ سکتے ہیں۔

پس اے انسانو! ایسے خدا کی عبادت کرو جو ایسی وسیع طاقتوں والا ہے تاکہ تم اپنی مرادوں میں کامیاب ہو جاؤ۔ (میانی میں بہت کوشش کے بعد برادر حکیم سردار محمد صاحب [illegible]

سرگودہ اس سے دوسرے روز میں اور ملک [illegible] صاحب سرگودہ کو گئے۔ وہاں تھوڑی سی جماعت ہے مگر باہمت۔ اس جگہ شاخ انجمن احمدیہ قائم کی گئی جس کے سیکرٹری مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد مقرر ہوئے اور پریذیڈنٹ جناب نواب عبدالعلی صاحب احمدی بی۔ اے (ملیک) مقرر ہوئے اور [illegible] حاجی عبداللہ صاحب مقرر ہوئے اور بدر کی عمارت کے واسطے چندہ کی تجویز کی گئی۔ اور حضرت صاحب کے واسطے بھی دوستوں نے چندہ جمع کر کے دیا۔

مسجد احمدیہ سرگودہ سرگودہ میں ایک بڑی خوشی ہم کو اس وجہ سے ہوئی کہ وہاں کی جماعت نے ہمت کر کے ایک مسجد احمدیہ طیار کر لی ہے جو اگرچہ وسعت میں چھوٹی سی ہے مگر سرگودہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے واسطے ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ جس قوم نے خدا کا گھر بنایا اور خدا کی عبادت کے واسطے ایک جگہ مقرر کی۔ خدا تعالیٰ ضرور اون کو برکت دیگا اور اون کا حامی اور ناصر ہوگا۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے مساجد بنائیں جو لوگ خدا کے گھر کو آباد کرتے ہیں خدا اون کے گھروں کو آباد کریگا۔

آبادی سرگودہ سرگودہ کی آبادی بہت کشادہ اور پر فضا ہے [illegible] اور گلیاں بھی [illegible] بہت [illegible] آباد کیا گیا ہے اور وہاں [illegible] جاتا ہے [illegible] ایک [illegible] سب [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] عمارت [illegible] بہت [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] اور [illegible] بات [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہماری [illegible] اور [illegible] سے آمین۔

[illegible] [illegible] میانی اور سرگودہ سے [illegible] لنگر خانہ کے واسطے چندہ [illegible] لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزا دے۔ خیر سے اون کے اسمائے مفصلہ ذیل ہیں۔

بھیرہ بابو غلام محمد صاحب سٹیشن ماسٹر ۔ مخدوم محمد اعظم صاحب ۔ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب ملک [illegible] خان صاحب ۔ شیخ غلام نبی صاحب ۔ مستری فضل احمد ولد اللہ جوایا صاحب ۔ بابو فضل الٰہی ولد بابو محمد امین صاحب ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب غیر احمدی ۔ میاں حسن محمد صاحب کمہار ۔ ملاں اللہ دتہ صاحب ۔ مستری کرم الٰہی ولد الٰہی بخش صاحب ۔ مستری امر الٰہی صاحب ولد الٰہی بخش صاحب ۔ مستری الہ دین ولد امام دین صاحب ۔ مستری قمر الدین ولد چراغ دین صاحب ۔ مستری فضل دین ولد الہ دین صاحب ۔ مستری فضل دین ولد شمس الدین صاحب ۔ شیخ عبداللہ صاحب ۔ مستری محمد اسمٰعیل ولد الہ دین صاحب ۔ مستری نیک محمد ولد فتح الدین صاحب ۔ مستری عبدالغفور صاحب ۔ مستری حاجی احمد ولد میاں موسیٰ ۔ [illegible] ۔ مستری دین محمد صاحب ۔ مستری محمد صدیق ولد خدا بخش صاحب ۔ مستری محمد عظیم ولد فتح الدین صاحب ۔ مستری احمد ولد غلام محمد صاحب ۔ مستری محمد دین ولد الہ دین صاحب ۔ مستری غلام الٰہی صاحب ۔ مستری نور محمد صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب ۔ شاہنواز خان مرحوم معرفت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھیرہ ۔ حاجیہ بشارت احمد صاحب ۔ اہلیہ بشارت احمد صاحب ۔ والدہ بشارت احمد صاحب ۔ [illegible] بشارت احمد صاحب۔

میانی شیخ غلام رسول صاحب ۔ مخدوم محمد صدیق صاحب ۔ مولوی سردار محمد صاحب ۔ میاں عبداللہ صاحب ۔ [illegible] خان صاحب۔

سرگودہ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ۔ بابو احمد الدین صاحب ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب ۔ منشی عبداللہ خان صاحب اہل مد ۔ مستری محمد دین صاحب ۔ مستری [illegible] خان صاحب ۔ منشی شمس الدین صاحب ۔ چودھری [illegible] خان صاحب ۔ اہلیہ منشی عبداللہ خان صاحب۔

واپسی واپس آتے ہوئے راستہ میں ملک وال کے اسٹیشن پر شیخ عبداللہ صاحب گرداور و فضل محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کی ملاقات ہوئی۔ ہر دو صاحبان دو تین گھنٹہ تک جو گاڑی کے پہنچنے میں وقفہ تھا میرے پاس رہے اور کلام الٰہی کے معارف کی باتیں بڑے شوق سے سنتے رہے جب میں واپس قادیان میں پہنچا اور حضرت کی خدمت میں احباب کا سلام پہنچایا۔ تو آپ نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے متعلق فرمایا کہ بڑے مخلص اور بہت ہی قابل تعریف آدمی ہیں۔ مجھے کتے کے کاٹنے کی خبر کہیں حضرت کو بھی پہنچ چکی تھی۔ اوس کے متعلق دریافت فرمایا میں نے عرض کی کہ تکلیف سا زخم تھا جو اچھا ہو گیا۔ فرمایا چھوٹی عمر میں ایک دفعہ مجھے بھی ایسے ہی کتے نے کاٹا تھا۔ (غالباً یہ اس امر کے اظہار میں تھا کہ جب آپ اصلاح پر مامور ہوں گے۔ تو بہت سے کتے آپ کو کاٹنے دوڑیں گے۔ مگر سب نامراد اور ناکامی کے سبب دیوانے ہو کر ہلاک کئے جاوینگے (ایڈیٹر)

ضرورت واعظین قادیان سے باہر جانا اور رہنا یہاں کے مہاجرین کو جسقدر ناگوار خاطر ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ باغیرت دیون

کا باہر جانا اور سب خبروں کو عالات [illegible] سے آگاہ کرنا بہت ہی مفید [illegible] ہوا۔ کیمبرہ میں اگرچہ میں چند روز رہا۔ تاہم لوگوں پہ بہت اثر ہوا کئی سید [illegible] بیعت کے واسطے طیار ہو گئیں۔ ایک معزز آدمی نے کہا کہ اگر آپ ایک ماہ کیمبرہ میں رہیں اور اسی قدر وعظ کریں۔ تو آدھا کیمبرہ مسلمان ہو جاوے۔ ممکن ہے کہ یہ اون کی اس محبت کا نتیجہ ہے جو اون کو میرے ساتھ ہے کہ یہ الفاظ اون کے منہ سے نکلے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ باہر جانا ہمارے واعظین کی بہت ضرورت ہے۔ گو میری اپنی حالت وہی رہی جو میں نے اپنے دوست اکمل کو کیمبرہ سے ایک خط میں ان الفاظ میں لکھی تھی [illegible] [illegible] حالت میں آپ کو کیا سناؤں۔ اپنے دل میں [illegible]

[illegible]

[illegible] منتظر [illegible]

[illegible] شکریہ [illegible] لازم [illegible] محبت [illegible] رفاقت کا اور حکیم عبد الجلیل صاحب [illegible] کا نام [illegible] آرٹیکل میں [illegible] لکھدیا ہے اور مستری [illegible] [illegible] ابوالفضل [illegible] صاحب اور مولوی فضل الٰہی صاحب اور دیگر دوستوں کا شکر گذار ہوں۔ جو اکثر اوقات میری تیمارداری میں میرے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں حسنات عطا کرے اور ایسا ہی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا شکریہ ہے کہ اونہوں نے میری عدم موجودگی میں تمام کام اخبار کا پورا کیا۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مراسلات

السلام علیکم طبتم

حال [illegible] ناصبی عرصہ پانچ سال سے حضور اقدس کی مخالفت پر زور دیتا رہا۔ اور [illegible] حیدرآباد دکن [illegible] اپنی زشتی کا رد انہوں نے اپنے [illegible] کو [illegible] کرتا رہا لیکن [illegible] کی خوش قسمتی سے [illegible] آخر کار [illegible] کر اپنی مفسدہ پردازی [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس میں شک نہیں کہ ایک طرف تو اہل سنت [illegible] مسیح کے منتظر ہیں اور دوسری طرف حضرات شیعہ ایک آخری امام کی راہ تک رہے ہیں پس ان دونوں گروہوں کا باوجود سخت باہمی اختلاف کے ایک بات پر متفق ہو جانا اس امر کا [illegible] ہے کہ اس بات کی کچھ اصلیت ضرور ہے

[illegible]

[illegible] مسیح موعود [illegible] میں نزول فرما دیں گے۔

[illegible] آخری امام کے [illegible] ایک عظیم الشان نشان تسلیم کرتے [illegible] کی کتاب اکمال الدین میں [illegible] ایک روایت [illegible] متعلق [illegible] ظاہر ہو [illegible] لوگ سب سے زیادہ حضرت امام کے منتظر [illegible] اور رات دن اون کے ظہور کے [illegible]

دعائیں مانگتے تھے۔ مگر ہم کو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شیعوں نے تو بالکل ان نشانوں سے فائدہ نہیں اوٹھایا اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) سے بجمیع الوجوہ منہہ پھیر لیا۔ میں نہیں سمجھہ سکتا کہ شیعوں کے پاس اب کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ کیوں اوس قدوس کو قبول نہیں کرتے جس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالےٰ نے اوس کی صداقت کیلئے مخبر صادق کی پیشگوئی کیموافق ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ میں کسوف وخسوف کا نشان بھی کردیا۔

میں حیران ہوں کہ کب تک حضرات شیعہ غار کی طرف اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہیں گے آنے والا آگیا اور آسمان نے کسوف خسوف سے اوس کے صدق پر گواہی دیدی۔ اور خدا کے فضل سے یہ دونوں نشان پورے ہوگئے۔

مگر افسوس کہ بہت سے بدقسمتوں نے آسمانی نشانوں سے منہہ پھیر لیا اور تکذیب اور افترا پردازی میں وہ وہ باتیں بنائیں جو یہود کی گستاخیوں کو یاد دلاتی ہیں۔

نظم

درچمن ہائے جہان بادبہاران آمد
بلبلان مژدہ کہ فصل آمد وخندان آمد

این چہ شوریست کہ حیتش ہمہ سوال بلند
اینکہ دوریست کہ با عیسی دوران آمد

آن فدا ایکہ وہ پدرح ورگ وخون روان
دوش درگوش زدہ عیسی دوران آمد

حیرتے گشت کہ آن مہد موعود کجاست
مل نداد او بہوش باش کہ شادان آمد

ملک پنجاب زاقدام سعادت سعدست
قادیان جائے سکونت زیزدان آمد

مصحف روئے صفا بخش بہ تلاوت دارید
مژدہ اے اہل وطن مظہر قرآن آمد

ظلمت کفر جہان از کرم خویش زدود
سنبدا بیخ کن بدعت وعصیان آمد

مقبلان رقص کنانند کہ از پردہ غیب
ہادی دین نبی فخر سلیمان آمد

استقامت بہ پذیرائی دل خواہند نفس
ہان یقین دار کہ آن صاحب ایقان آمد

روشنی چون نہ شود در رہ تاریک دلان
بہر انوار جہان یوسف کنعان آمد

لم یزل نور زپیشانی انور پیداست
تاج بر فرق نہادہ شہ شاہان آمد

ظلمت کفر جہان چون نہ منور گردد
چشم را روشنی مشعل عرفان آمد

خلق چون گفت ترا خاطی وکاذب فساد
بیرون از چشم زمانہ در غلطان آمد

گفت درگوش جہان نعرہ ناقوس سلام
شاد باشید کنون مسلم ایمان آمد

خاکسار مرزا حسام الدین طالب علم۔ فیض آباد محلہ مغلپورہ
بردولت سرائے محمود عالم صاحب سب ایجنٹ۔

سلک گہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علٰی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس زمانہ میں اسلام کے برخلاف جس قدر زور سے قلم اوٹھایا گیا ہے اس کے ثبوت میں یہی کہنا بس کرتا ہے۔ کہ اسلام کے محافظ حقیقی نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو (یالی انت وامی) سلطان القلم بناکر بھیجا ہے جسکے خادموں کی قلم تاریکی کے فرزند الدجال کے مقابل ذوالفقار حیدری اور شمشیر خالدی کے جوہر دکھارہے ہیں۔

اقتضائے وقت کیساتھ جب وہ جہاد فرض تھا۔ تو اس جہاد کی فرضیت میں بھی کیا کلام ہو سکتا ہے۔ صرف یہی ادائے فرض کا خیال ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو خدمت سامی میں بھیجنے کا محرک ہوا ہے۔

میں اپنی کلام کے رتبے سے بیخبر نہیں لوگوں کو ہنسنے دیں۔ کیا یوسف علیہ السلام کی خریدار بڑھیا کو اپنی متاع کی قدر وقیمت معلوم نہ تھی۔ بےشک اسے ضرور تھی مگر اس نے اپنے خیالات سے اس کے جوش اور ولولوں کو دھیما کردیا

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا۔ ولکن ینالہ التقوےٰ منکم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار غلام مرتضےٰ خان تمیم احمدی۔ جونڈلہ کرنال

قطعہ

کل مجھے اک مولوی نے یوں کہا ٭ احمدیت تو کیوں ٹلتا نہیں
آگیا ہے افترا کے پھیر میں | پھر کف افسوس کیوں ملتا نہیں
سن کے یہ میں نے کہا اے بے خبر | یہ فسوں مجھ پہ ترا چلتا نہیں
ہے یہ سب تیرا ہی کذب وافترا | کاٹھہ کا ہرگز دیا جلتا نہیں
کامیابی ہے صداقت کی دلیل | جھوٹ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں

سلکِ گہر

ہٹے راہ کے سب خطر دیکھہ لو
وہ آیا ! میرا رہبر دیکھہ لو

خدا نے تو اب وقت پر لی خبر
چلا تھا بگڑ خشک وتر دیکھہ لو

ہے لاریب اللہ کا پہلوان
چلو وہ یل نامور دیکھہ لو

جہاں وار ہوتا ہے اسلام پر
مقابل میں باندھے کمر دیکھہ لو

میاں ! جا رہی ہے صدی چودہوین
تم اس چودہوین کا قمر دیکھہ لو

ارادوں میں اس کے ظفر دیکھہ لو
دعاؤں میں اس کے اثر دیکھہ لو

درختے کہ دیروز اوسے نشاند
وہ اب دے رہا ہے ثمر دیکھہ لو

ملی اولین سے صف آخرین
ہوئی اب وہ پوری خبر دیکھہ لو

وہ شیرِ خدا مہدیٔ دین پناہ
تمہارے ہی پیشِ نظر دیکھہ لو

پڑی آج تک کس پہ رجز خلاف
جواب یہی ہے کہہ زدو وزر دیکھہ لو

مسلط ہے عالم پہ طاعون وقحط
شرارت کا سود وضرر دیکھہ لو

یہ فائز ہے تسبیح خوانِ امام
لئے ہاتھہ سلک گہر دیکھہ لو۔

ضرورت

مخدومی اخویم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ہاں ایک خادمہ کیضرورت ہے چونکہ یہ ایک نیک اور بااخلاق خاندان ہے اسواسطے جو خادمہ ان کے ہاں رہیگی وہ امید ہے [illegible]

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاپڑہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار رئیس بھیرہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوال ۔ جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونہوں نے یہ یہ کام کئے تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنہوں نے نہ تو کوئی مُردہ زندہ کیا اور نہ مادرزاد اندہوں وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیاں بنائیں اور نہ ہی زندہ آسمان پر جاسکے ۔

جواب ۔ چُپ ۔

(۱) مینے کہا کہ سُن اچھی طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیاں بنائیں جیسی کہ آجکل ان کے پیرو گل کے کھلونے بناتے ہیں جو کہ چلتے پھرتے بولتے اُڑتے ہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس نجاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ چڑیاں بنا لیتے ہوں یا عمل الترب کے ذریعہ یہ عجائبات دکھاتے ہوں ۔ ورنہ زندہ جانور بنانا سوائے خدا کے کسی کے اختیار میں نہیں اور خداوند کریم اپنی کلام پاک میں باربار فرماتا ہے کہ ھو الّذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سارا ۔ اور کوئی شخص ایک مکھی کی ٹانگ نہیں بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے ۔ (۲) مردے زندہ کرنا ۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مرے ہوئے ہرگز واپس نہیں آسکتے ۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو ضرور تھا ۔ کہ وہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا میں منادی کرتا ۔ کہ میں نے اون کو نہیں مانا ۔ تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہونچی تم اب انہیں مان جاؤ ۔ مگر ایسا بھی نہیں ہوا ہے ۔

کوئی بھی مرکر تو پھر آیا نہیں ٭ یہ تو فرقان نے بھی بتلایا نہیں

البتہ انہوں نے کچھ روحانی مردے زندہ کئے مادرزاد اندہوں سے مراد بھی وہی شخص ہیں جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے ۔ دین کی طرف کچھ بھی خیال نہ کیا ۔ ایسے ہی کوڑہی جن کے دلوں پر بدی کے باعث بدنما دھبے اور داغ پڑ گئے تھے ۔ کفر شرک کو صاف کر کے شفا دی ۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے ۔ بلاد وحشیوں درندوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا انسان بنا دئے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہیں کر سکتا (بیوی چپ) مین نے کہا بیوی صاحب جو چیز کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور ٹوٹتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے ۔ کل نفس ذائقۃ الموت ۔ پھر میں نے کہا کہ اے میری بزرگو ان کے قدم بہ قدم نہ چلو (یعنی پیچھا) جنھوں نے ابلیا نبی کا انتظار قادر نہیں مانی ۔ میں نے کہا کہ قادر تو ضرور مانتی ہوں مگر یہ بھی اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ خلاف اپنی سنت کے بات نہیں کرتا ۔ فلن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا ۔ اگر کوئی شخص دو روکردن کو دعا مانگے کہ اسیوقت رات ہو جاوے ۔ تو کیا قادر خدا اپنی سنت کے خلاف رات کر دیگا نہیں ہرگز نہیں ۔ وہ اپنے قوانین نہیں بدلتا (بیوی چپ) پھر آگے دیکھو قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود اقبال کر رہے ہیں ۔ فلما توفیتنی ۔ یعنی جب تک میں ان میں زندہ رہا گواہ ہوں ۔ کہ اونہوں نے مجھ کو اور میری والدہ کو خدا نہیں بنایا میں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔ کہ جتنوں فوت کے معنے کیا ہیں سب نے کہا مرنا ۔ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہیں ۔ کہ جب تو نے مجھ وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تھا ۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ ع اس دار فانی سے چل بسے اور وہ پھر واپس بھی نہیں آسکتے (جواب) نہیں وہ آسمان سے اترینگے (سوال) بالفرض آپکے کہنے کے بموجب کسی (بیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بناتے ہیں نازل ہو آئیں تو پھر کیا ہزارہا بندگان خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا نہ ہی نہ بنینگے (جواب) ان کے آتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی ۔

سوال ۔ اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاوینگے کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی اس خاتم المرسلین کے عہد میں ہی ساری دنیا چھوڑ سارا عرب بھی مسلمان نہ ہو سکا (کئی ابوجہل کی خصلت والے رہے) جسکی روحانی طاقت سب پیغمبروں و تیز اور بالاتر تھی ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کس گنتی میں جنھوں نے عمر بھر میں صرف چند مرید بنائے سو ایک نے تیس روپے میں پکڑوا دیا ۔ تو دوسرے نے سامنے منہ پر لعنت کی ۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم مان بھی لیوین کہ وہ سنہ ۱۹۰۰ء برس کی جمع کی ہوئی طاقت سے ساری دنیا کو مسلمان کر دیں ۔ تو پھر ایک اور مشکل کا سامنا ہوا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ غلط ٹھہرتی ہے ۔ جاعل الّذین اتبعوک …… الی یوم القیامۃ ۔ اے عیسیٰ تیرے ماننے والوں کو تیرے نافرمانوں پر قیامت تک غلبہ دئے رکھونگا اب بتلاؤ ۔ کیا کیا جاوے ۔ یہ آیتیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ میں سد سکندری بن گئیں ۔

جواب ۔ جھنجھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہیں ۔ (جواب الجواب) مینے کہا استغفار کرو ورنہ کافر ہو جائیگی ۔ وہ قرآن کریم جس کا خود خدا تعالےٰ محافظ ہے اور جسمین کوئی آجتک نقطہ زبر زیر نہیں بڑھا گھٹا سکا ۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے ۔ کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ مگر مخالف آجتک کوئی صورت ایسی نہیں لا سکے اور نہ لا سکینگے

جواب ۔ قرآن شریف میں پہلے شراب حلال لکھی ہے اس آیۃ کو منسوخ کر کے دوسری میں حرام کر دی ۔

سوال ۔ آیۃ نکال کر دکھاؤ کہاں شراب کے حلال ہونیکا ذکر ہے مگر نہ دکھا سکی ۔ سخت خیرہ اور ششدر ہوئی ۔ اس وقت مجھے حضرت اقدس کی وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری اہانت کرتا ہے اوس کی میں خود اہانت کرتا ہوں ۔ (س) آگے سنو ۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ مانگا ۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لا اور اتر تو اونہوں نے فرمایا ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔ پاک ہے اللہ ۔ میں تو اس کا بندہ اور رسول ہوں ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری مقیم ہوئے ۔ تو کیوں حضرت رسول کریم اوس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے ۔ اور جواب دیا ۔ میں اوس کا رسول اور بندہ ہوں ۔ آسمان پہ کیسے جاسکوں اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوتی ۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پہ موجود ہیں تو وہ ضرور کہتے کہ دیکھو فلانا نبی اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے ۔ تم کیوں نہیں جاتے ۔ مگر اونہوں نے نہیں کہا کیونکہ وہ جانتے تھے ۔ کہ جیتا انسان آسمان پر نہیں جاسکتا ۔ ہوا اوس کی سخت مخالف ہو جاتی ہے ۔

(ج) کیا محمد مصطفےٰ معراج میں آسمان پہ نہیں گئے آپ اس کے منکر ہیں مینے کہا ہم معراج کے ہرگز منکر نہیں رسول کریم کا معراج عین بیداری کی حالت میں نہایت اعلیٰ کشف تھا جسمیں اونہوں نے حضرت یحییٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع کو اکٹھے دیکھا کیا زندہ اور مردہ ایک جگہ ٹھہر سکتے ہیں اور اگر اکٹھے رہ سکتے ہیں تو امتیاز کیا ہوا ۔ (باقی آئندہ)

ختم کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب دیدیا اور مغضوب علیہم کا خطاب پالیا ۔ (جواب) کیا تم خدا کو

مساوی حق

جیسا کہ اچھی طرح معلوم ہے میں نہ سور پالیٹکس
ازرہے سیاسیاتی میں ہوں نہ میں باخبر
کہہ نہیں سکتا ہوں ان دونوں میں ہے تفریق کچھ
سلطنت کو میری اس سے ہے حقیقت پہنچے گا ضرر
ایک کو دوسرے پہ کس طرح ترجیح دوں
ہند و پاکستان ہیں جب کہ ان دونوں کا گھر
سلطنت ہیں کیوں نہ دونوں سے کے مساوی حق
ملک کی خدمت ہے جب دونوں نے باندھی ہو کمر
میری شان معدلت کے یہ بہت ہوگا بعید
ایک کا بڑھ کر کسی ایک سے دوسرے سے ہو اگر
سلطنت کو میری ان دونوں کے دم سے ہے قیام
مملکت کو ہے بقا میری انہی سے سر بسر
ہے انہی دونوں سے وابستہ حکومت میری آج
ہے ترازو تو پھر کہاں ہے تخت اور ہے تاج سر (دل)

قحط سالی

سرکاری تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں شمالی ہند اور بہار میں کسی قدر بارش ہوئی۔ پنجاب میں اس کی ضرورت شدت سے پائی جاتی ہے۔ ریاست متحدہ کے اضلاع میں بارش ہوئی ہے لیکن بعض اضلاع میں ضرورت سے زیادہ برس گیا ہے۔ مگر تاہم ابھی تک بارش کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کیونکہ جو فصل بعد میں بوئی گئی ہے اوس کیلئے ضرورت بدستور پائی جاتی ہے۔ ان اضلاع میں اناج پک رہی ہے لیکن قحط زدگان کی تعداد بدستور ترقی پر پائی جاتی ہے ان صوبہ جات میں دس لاکھ آدمی امدادی کاموں پر لگائے گئے ہیں اور ۳ لاکھ ۵۴ ہزار مفت خوراک پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں الہ آباد کے تعلقہ میں ۲۵۹۲۹ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں بددلی پھیل رہی ہے۔ اور اسی باعث جرائم کی تعداد ترقی پر پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں امدادی کاموں سے ۱۲۱۵ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ وسط ہند میں زیادہ تباہی ہو رہی ہے۔ چنانچہ بھوپال ایجنسی میں ۳۴۵۰۰ امدادی کاموں پر لگائے گئے اور ۲۰۵۰۰ مفت خوراک پاتے ہیں۔ اب اندور میں بھی مفت خوراک دی جاتی ہے۔ قحط زدگان کی حالت اچھی ہوتی جاتی ہے اور پیداوار بھی خاطر خواہ حالت میں ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بنگال میں امدادی کام کرنے والوں کی تعداد گھٹ کر ۲۰۰۰ ہو گئی ہے اور مفت خوراک پانے والے ۱۲۰۰۰ آدمی ہیں۔ مدراس کے وسطی میں ابھی ہونے کے باعث امدادی کام کرنے والے گھٹ کر ۱۲۰۰ رہ گئے ہیں خاص امدادی کام [illegible] جو لوگوں کو دیا گیا ہے تاہم مفت خوراک پانے والے ۱۰۵۰ پائے جاتے ہیں۔ بمبئی میں ۱۰۰۰ آدمیوں کو امدادی کاموں پر لگایا گیا اور نتیجہ میں سے کام جاری رکھے گئے ہیں۔ (عام)

چین و جاپان

ہم جو تمسک و پیک اور شہنشاہ دولت کے مابین فیصل ہوگیا چین سے جاپانیوں کے تمام مطالبات مان لئے اور جہاز ٹٹسو مارو کو چھوڑ دیا جس وقت ٹٹسو مارو نے اپنا نشان اوڑایا تو سب شہر اور جنگی جہازات سے سلامی سر ہوئی۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس بارہ میں کراس کے ہر جگہ ترقی ہے چینیوں میں اس واقعہ پر سخت شور مچ گیا ہے اور انہوں نے جاپان اور جاپانی مال کو بائیکاٹ کر دینے پر تل گئے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے۔

شرمناک

پنجابی اخبار میں ہم نے یہ پڑھ کر از حد رنج ہوا ہے کہ پچھلے انٹرنس کے موقعہ پر ایک شخص میاں عبد الکریم بی۔ اے۔ نامی نے بہت شرمناک کارروائی کی۔ وہ انٹرنس کے امتحان میں نگرانی کر رہا تھا اور اوس کا چھوٹا بھائی امتحان میں شامل تھا۔ اوس شخص نے ایک لڑکے کی جواب کی کاپیوں پر نمبر جعل کر اپنے بھائی کا نمبر لکھنا شروع کر دیا۔ آخر سپرنٹنڈنٹ نے تاڑ لیا یہ شخص مشن سکول گجرات میں ملازم تھا وہاں سے فوراً موقوف کر دیا گیا۔ یونیورسٹی کے پاس رپورٹ ہوئی ہے کہ اوس سے بی۔ اے کی ڈگری چھین لی جائے۔ ہمیں یہ معاملہ سنکر سخت رنج ہوا ہے جب استادوں خصوصاً گریجویٹ استادوں کی طرف سے یہ کارروائی ہونے لگی تو خدا ہی محافظ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان صاحب کا نام اکسٹرا اسسٹنٹی کے امتحان میں بھی درج تھا۔ شکر ہے کہ پہلا ہی پتہ لگ گیا ورنہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بن کر نہ معلوم کتنے لوگوں کے گلے پر چھری پھیرتے۔ اور کتنوں کو برباد کرتے۔

الہ آباد

الہ آباد کے ایک کنوئیں سے تین لاشیں برآمد ہوئی ہیں جن کی نسبت کہا جاتا تھا خودکشی کا باعث پولیس کی سختی ہوئی ہے انسپکٹر جنرل پولیس نے خود تحقیقات فرمائی اور سب انسپکٹر کرامت حسین کی نسبت تین الزام قائم کئے۔ (۱) اوس نے عورت کا زیور بغیر کسی وجہ کے زبردستی اتروا لیا۔ (۲) وہ اون کے ساتھ سختی سے پیش آیا جس کی وجہ سے کل خاندان نے خودکشی کی۔ جب لاشیں برآمد ہوئیں تو اوس نے شناخت کی کوشش نہیں کی اور ارادتاً لاشوں کو پوشیدہ رکھا اور خود کو محفوظ رکھنے کے لئے غلط روزنامچہ مرتب کیا۔ سب انسپکٹر مذکور برخاست کر دیا گیا ہے۔ مگر وہ اپیل کرنا چاہتا ہے۔ (آزاد)

تصحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر مورخہ ۱۲ مارچ میں آپکے نامہ نگار جھنگ سیالی نے اسٹیشن پیلواڑہ کے متعلق خبر تو ٹھیک دے رہی ہے لیکن اس قدر غلطی ضرور ہے کہ اس بد فعل کا مرتکب اسسٹنٹ بکنگ کلرک ہوا ہے جو ہندو ہے۔ بکنگ کلرک مسلمان ہے اور نہایت درجہ خلیق اور نیک آدمی ہے اور بہت احتیاط سے کام کرنے والا ہے عرصے سے اس اسٹیشن پر تعینات ہے اور کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں سنی گئی۔ عوام اوس سے خوش ہیں۔ براہ مہربانی آپ اپنے اخبار میں اس کی تردید فرما کر بجائے بکنگ کلرک کے اسسٹنٹ بکنگ کلرک لکھدیں فقط

یہ بھی کہدینا ضروری ہے کہ پہلے اس اسٹیشن پر بابو جیون خان صاحب سٹیشن ماسٹر تھے جو بڑے خلیق اور مسافران کو آرام دینے والے تھے اب وہ یہاں سے ٹبالہ کو تبدیل ہو گئے۔ اور جو امن اور آسائش مسافرین کو اون کی ذات سے تھا وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ پھر یہاں تبدیل ہوں۔ افسران ریلوے ضرور اس طرف توجہ فرما دیں۔

الراقم محب الرحمن۔ از موضع حاجی پور متصل پیلواڑہ

بنکوں کا دیوالہ

پیرس میں چند بنکوں کا دیوالہ نکل گیا ہے جس سے بہت سے چھوٹے تاجر فرانس۔ بورڈو اور

مارسیلز میں تباہ ہو گئے۔ ان بنکوں پر نہائت دردناک نظارے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ بعض اسپننگ کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

چوری

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر چلتی گاڑیوں میں چوری کی وارداتوں کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال میں بی۔ این ریلوے پر چار مسافر جو کلکتہ آگرہ کو جا رہے تھے۔ ان کا سامان چار مسلح آدمی چرا کر سنکوپا کے اسٹیشن پر کود پڑے۔

زلزلہ۔ مانڈلے میں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہاں نہیں آیا تھا۔

ٹرنسوال میں ہندوستانیوں کی جدوجہد کے متعلق لارڈ کرزن کی رائے

لارڈ کرزن نے دارالامرا میں اس مضمون پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ گذشتہ سروس کی وجہ سے ہندوستانی معاملات کی نسبت واقفیت ہے اسلئے میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی لیڈروں اور ان کے علاوہ تعلیمیافتہ شخصوں میں بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنا ہیں) یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خود انہیں ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہیں نوآبادیوں میں بھیجتے ہیں جہاں وہ اپنی محنت سے پیسہ کمانے ہیں لیکن اس جگہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ان سے کتوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ان پر محض ان کی خوبیوں کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے اور نہ ان میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں ہوتا کہ وہ کفائت شعار محنتی اور پرہیزگار ہوں۔ یہ حالت دیکھ کر انہیں یاد آتا ہے کہ ہم اس سرکار انگریزی کی رعایا ہیں جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور ناٹال کو دشمنوں کے چنگل میں آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپ نے بلیو بک میں ایک عرضداشت دیکھی ہوگی۔ جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیوں نے روانہ کی تھی۔ یہ ایک نہائت دردناک اپیل ہے جسے پڑھ کر ہر شخص کا دل مارے ہمدردی کے اچھل پڑتا ہے۔ میں اس بارے میں اگر زیادہ بحث کروں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندوستانی ایک انگلش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہیں۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ ہماری تحریروں اور تقریروں اور کتابوں کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کے دلوں میں اب اس آزادی اور مساوات کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل تعریف ہے میرے خیال میں ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ ان کی ان خواہشات کے راستے میں حائل ہوں کیونکہ انہی پر ہماری آبادی کی وفاداری کا انحصار ہے۔ اس سے زیادہ میرے خیال میں بحث اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

یا للعجب

لندن ٹائمز کے ضمیمہ اشاعت لٹریچر نے حال میں ایک بسیط اور مکمل سلسلہ تواریخ عالم کا شائع کیا ہے اور اپنے نزدیک بہت کچھ داد تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریظ یا انتقاد کی نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق محققین یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح ان کا دعوے ہمہ دانی اس بارہ خاص میں غلط اور سراسر ہیچ ثابت ہوتا ہے۔

فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں بلکہ بہت سے اچھے تاریخ دانوں کا ہے) نے اسپین اور حکومت اسلامیہ اندلس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا بھی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے فی الواقع بہت اعلے ہے لیکن اس کے تحت میں جو تفصیل نمونہ کے ماخذ کی بتائی ہے اسے پڑھ کر ہم بے اختیار ہنس پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہیں سے ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل ہے۔

ولن يقوت الغني منه يدا انزبت ان نحيا

جزء منتقلا لوخط مو سكرا

منقول۔ Specimen of Arabic writing (From an old manuscript of the Koran)!!!

اس نمونہ کی عبارت میں جسکو لائق مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہیں۔ پہلی سطر مشہور قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ) کا ایک کامل شعر ہے۔ یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہرگز نہیں۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں گے کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہیں ہوتیں۔ (وطن)

پچھلے سال کے فائل

بدر میں جیسے قیمتی مفید اور علمی مضامین پچھلے سالوں میں چھپتے رہے ہیں اور جیسی التزام سے خدا کی تازہ وحی کا اندراج ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہیں۔ جو اصحاب اپنے معلومات میں اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہیں۔ وہ خرید لیں ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جانیوالا ہے قیمت تین روپے مکمل فائل کی لی جائے گی محصولڈاک علاوہ۔ مینجر "بدر" قادیان

ایک رعائت

جو صاحب دو دو خریدار پیشگی قیمت والے دیں گے ہم انہیں اور ان کے دئے ہوئے خریداروں کو سالانہ میں ۱۶ صفحہ کا اخبار دیں گے۔

یہ صرف اسلئے رعائت کی جاتی ہے کہ کارخانہ میں روپے کی سخت ضرورت ہے انصار بدر اپنی مثمر کوششوں سے عند اللہ ماجور ہوں اور عندی مشکور

مینجر "بدر"

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

بدر کے جن ہمدرد و مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے دوستوں نے ۹ جنوری کے وی پی واپس کر دئے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں انہیں براہ مہربانی جواب سے ضرور ممتاز کریں اور اپنا حساب صاف کر کے انصار بدر میں شامل ہوں۔ "مینجر بدر"

بلاد اسلامی

افغانستان مین ترقی کے آثار

ہمعصر آبزرور لاہور مین کابل کے ایک نامہ نگار کی چٹھی چھپی ہے جس سے افغانستان کی جدید ترقیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ

جب سے ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان سیاحت ہند کر کے واپس کابل تشریف لائے ہین۔ افغانستان مین اصلاحات کے اجراء کی کوشش نہایت سرگرمی سے کر رہے ہین۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اس سیاحت سے ہز میجسٹی کو گورنمنٹ ہند سے صرف رشتہ اتحاد ہی مستحکم کرنا مقصود نہ تہا۔ بلکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے انگریزی نظم و نسق کی خوبیون کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہتے تہے۔ کابل پہونچ کر سب سے پہلے ہز میجسٹی نے ایک زنانہ ہسپتال قائم کیا۔ اس کے بعد شہر کی تنگ اور خام سڑکون کو فراخ اور پختہ بنوایا۔ بجلی کی روشنی کی گئی اور حفظان صحت کی طرف توجہ فرمائی لیکن ان تمام اصلاحات کے لئے امیر صاحب کو روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ امراء و ارکان دربار جو شہر کے خراب اور تنگ و تاریک محلون مین سکونت رکہتے تہے اب شاہی محلون کے نواح مین سکونتی مکان تعمیر کرا رہے ہین۔ حبیبیہ کالج مین طلباء کی تعداد ۱۵۰ اور مدرسین کی ۱۶ تک پہونچگئی ہے مولوی نجف علی خان دیگر فرائض کے علاوہ انسپکٹر محکمہ تعلیم کا کام بھی سرانجام دیتے ہین اور تین کابلی اسسٹنٹ انسپکٹر اون کے ماتحت ہین۔ ڈاکٹر عبد الغنی خان بی۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے زیر اہتمام و نگرانی ایک ترجمہ کا محکمہ قائم ہونیوالا ہے اور اوس کے لئے چند ہندوستانی عنقریب کابل پہونچنے والے ہین۔ ہز میجسٹی کو انجنیرنگ کیطرف بھی خیال ہے۔ ایک یوروپین ماہر فن کی زیر نگرانی کانون کی کہدائی کا انتظام ہو رہا ہے اور چند کابلی نوجوان کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ بھاپ سے چلنے والے کئی چھاپے خانے قائم کئے گئے ہین اور ایک سرکاری مطبع ایک ہندوستانی کے زیر اہتمام قابل اطمینان کام کر رہا ہے۔ آٹا پیسنے کی دیسی چکیات جن مین ہر روز ہزارہا من آٹا پستا ہے۔ کابل مین بکثرت پائی جاتی ہین۔ اون کو صاف کرنے اور اونی کپڑا بننے کے لئے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہین جن مین کلون

سے کام لیا جاتا ہے۔ عجب بات ہے کہ اہل کابل جاپان کی ساختہ اشیاء کو بہت پسند کرتے ہین۔ اور بازارون مین جاپانی مال کی بہت بکری ہے اس سے بہی زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ ہز میجسٹی اور ارکان دربار جاپان کے ملکی معاملات رسوم و رواج۔ مذہبی معتقدات اور طرز حکومت سے نہایت دلچسپی رکھتے ہین۔ کابل کا کارخانہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور وہان بہت عمدہ قسم کے آلات حرب طیار ہوتے ہین ہز میجسٹی اکثر بذات خود اون اسلحہ کا امتحان لیتے ہین جسکی وجہ سے یہ یورپ کے جدید ترین نمونون سے کسی طرح کم نہین ہوتے۔ ہز میجسٹی نے سیاحت ہند سے واپس آکر قلمرو افغانستان کا جو طویل دورہ کیا اور جسمین آٹھ ماہ صرف ہوئے وہ خصوصاً ذکر کے قابل ہے۔

ہز میجسٹی کابل سے روانہ ہوکر پہلے قندہار پہونچے جہان کئی روز قیام رہا اور صوبہ کے نظم و نسق مین کئی ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ پہر ہرات کو تشریف لے گئے وہان کے مشہور قلعہ کی قلعہ بندیون کا ملاحظہ کیا اور بہترین آلات حرب مہیا کرنے اور نہایت جری سپاہی متعین کرنے کا حکم دیا۔ اور روسی سرحد پر جس قدر قلعے ہین ان سب کے متعلق اسی قسم کے احکام نافذ فرمائے صرف اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ روسی سرحد پر کئی نئے قلعے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ افغانستان کی مدافعانہ طاقت اور بہی مستحکم ہو جائے ہز میجسٹی جہان کہین تشریف لیگئے۔ وہان کی رعایا نے اون کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ اور اونہون نے بہی اکثر مقامات پر اون کی شکایات سنکر اصلاح و انسداد کی کوشش کی۔ خصوصاً کاشتکارون کے فائدہ کی غرض سے بعض ضروری موقعون پر نہرین ہونے اور بعض دیگر زراعتی سہولتین پیدا کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ ہز میجسٹی جہان جہان تشریف لے گئے وہان لوگون پر اس دورہ کا اثر بہت اچھا پڑا۔ فقیر سید افتخار الدین اور حافظ احمد الدین بی۔ اے بہی ہز میجسٹی کے ہمراہ تہے (ایڈیٹر)

حوادث

برہما کے مقام پیوما نہ مین ۱۸۔ مارچ کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ساٹھ مکان جل کر تباہ ہو گئے۔ دفتر تبلیغات بمشکل آگ کی زد سے محفوظ رہا۔

۱۷۔ مارچ کو مانڈلے مین ایک برہمی کے مکان مین آگ لگ گئی۔ ۳۶ ملحقہ مکانات جل کر راکھ ہو گئے پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ بروقت فرو کردی گئی۔ ورنہ چاول کے تین عظیم کارخانے جل کر تباہ ہو جاتے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ مارچ کے اندر کل ہندوستان مین ۶۷۳۹ طاعون اموات ہوئین۔ تفصیل حسب ذیل ہے پنجاب ۱۶۵۹ بمبئی ۱۴۲۷۔ صوبجات متحدہ ۱۲۹۰۰۔ بنگال ۹۳۴۔ راجپوتانہ ۶۰ ۔ برہما ۲۴۶۔ میسور ۲۰۰۔ مدراس ۱۴۳۔ ممالک متوسط ۱۳۔ وسط ہند ۴۲۔ ریاست حیدر آباد ۷۔

۱۹۔ مارچ کی صبح کو سٹیشن دیوبند کے قریب نمبر ۱۸ ڈاؤن پسنجر ٹرین کی چھ گاڑیان مع انجن بالکل پٹری سے اتر گئین مگر خیریت گذری۔ کہ کسی مسافر کو نقصان نہ پہونچا۔ وجہ یہ تہی کہ کسی نے شرارت یا نقصان پہونچانے کی غرض سے ایک ریل نکال ڈالی تہی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

شہر سب سے یورپ مین طاعونی اموات کی اوسط آجکل ہفتہ وار چار سو کے قریب پہونچگئی ہے

برہما مین جنوبی ریاستہائے شان کے مقام مانگھو مین ۲۔ مارچ سہ پہر کو سخت آگ لگی۔ بعض عالیشان محل ۵ مندر ایک عارضی ہسپتال اور ۲۷۰ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ½ ۸ لاکھ کے روپیہ کا نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تازہ رپورٹ کے مطابق آجکل تمام ہندوستان مین قحط کے امداد یافتگان کی اعداد ۱۵ لاکھ ۵۸ ہزار سے زیادہ ہے۔ صوبجات متحدہ مین ۵۰ ہزار ۳ سو کی بیشی اور ریاستہائے وسط ہند مین ½ ۱۹ ہزار کی کمی واقع ہوئی ہے۔

صوبجات متحدہ مین آجکل ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ باشندگان پر سختی قحط کا اثر نمودار ہے۔

شور و شر

تانجور علاقہ مدراس مین اس مضمون کے مطبوعہ اعلان شائع کئے گئے ہین کہ ہم کو کانجیل سے ہندوستانیون کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور انگریزون کو مار ڈالنا چاہیئے پولیس اس شرارت کے بانیون کی تلاش مین ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ مین اعلان ہوا ہے کہ مقامات ٹوٹی کورن اور تنا دلی کے باشندون کو بدعنوانی کیوجہ سے وہان چھ ماہ کیلئے تعزیری پولیس متعین کی گئی ہے۔۔۔ [illegible]

بخدمت ڈاکٹران و اطباء سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انعقاد مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ

صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دارالامان اگرچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہے۔ مگر جیسے کہ سلسلہ میں گذشتہ دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت میں ہے جیسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی میسر کی جا سکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے مشکل سے مکتفی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی مہیا نہیں۔ انڈور مریضوں کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض طالب علم بھی علیحدہ نہیں رکھے جا سکتے ہیں۔ متعدی بیماروں کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جا سکتا ہے۔ نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر لمبی رخصتیں لے کر قادیان میں آکے رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کے لئے کافی سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری کر سکیں۔ جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ روپیہ میسر ہو سکے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر انجمن احمدیہ دوسرے احمدی احباب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اس ڈسپنسری سے علاج کرا سکیں۔ بلکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرانے کیلئے جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دور سے لوگ قادیان کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پا کر جائیں۔ چونکہ صرف سکول کی ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری ہو گئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۹۰۸ء سے شفاخانہ کی مد بجٹ میں دوسری مدات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مدات مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامٰی و مساکین۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ میں پہلے سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مد کی آمد کے وسائل جدا ہیں۔ ابتک صیغہ شفاخانہ کی آمد کی کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری سے چھ ماہ تک امتحاناً صیغہ صدقات کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ یعنے جبتک کہ شفاخانہ کی مستقل آمد کی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور قرضہ صدقات سے اس مد میں روپیہ دیا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس مد کو واپس ادا ہو گا۔ اس میعاد میں اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کرنیکے لئے کوئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری میں ترقی تو در کنار اس سال نہ اوزار آ سکتے ہیں اور نہ آئندہ سال میں دوائی آ سکتی ہے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ڈاکٹر اور طبیب حصہ لیں تاکہ اُن کی امداد سے ڈسپنسری جو نہایت ضروری جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی اشاعت کا بہت موجب ہو سکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے اگر سردست شہر بشہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنے قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بنا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سردست مفصلہ ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہو گا کہ ہسپتال کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اس میں اپریشن روم اور انڈور مریضوں کے لئے کمرے بھی ایزاد کئے جاویں۔ متعدی مریضوں کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد میں ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء کو ایک جلسہ کیا گیا جس کی روئیداد ارسال خدمت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے اتفاق رائے کیا۔ جو اس میں مندرج ہیں حضرت مولوی نورالدین صاحب اگرچہ جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جلسے کے بعد اسی روز جب اُن کو روئیداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ عہ روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے شفاخانہ کی عمارت بنانے کا ایک دو اور احباب کو شریک کر کے اپنے گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین!

امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماوینگے اور عمل کر کے ثواب دارین حاصل کرینگے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹران و حکیم صاحبان سے اس عرضداشت کو پڑھ کر ان تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور خاکسار کو اطلاع دے کہ وہ ان تجاویز پر کاربند ہو گا تاکہ اس کا نام درج رجسٹر کیا جاوے زر عطیہ اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں +

مرزا یعقوب بیگ۔ آنریری افسر شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئیداد جلسہ ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

حاضرین ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب ڈاکٹر فیض قادر صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ حکیم محمد حسین صاحب قریشی حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ

اس جلسے کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقرر ہوئے۔ باتفاق رائے منظور ہوا۔

۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تجویز پر باتفاق رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کے لئے دیا کرے۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس ڈسپنسری کو بتدریج خوب ترقی دیجاوے۔ انڈور مریضوں کے لئے علیحدہ کمرے اور اپریشن روم وغیرہ کی ضروری ایزادی کی جاوے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو بیرونجات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جاوے تاکہ یہ ڈسپنسری اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔

۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہرا کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں ہے۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دیجاوے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی زمین پر بنانا ہے وہ ابھی بنا دیویں اور جبتک ہسپتال کمیٹی تیار نہ ہو وہ کرایہ پر دیدیویں تاکہ اس کا خرچ میں لگایا جاوے۔

۴۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد شروع سال سے مقرر کیگئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں ہو سکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیب احباب سے وصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لئے بطور عطیہ کے سب اطباء جماعت احمدیہ عطا فرماویں یعنے اسسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس و ہسپتال اسسٹنٹ صاحبان صہ روپیہ فی کس و حکیم صاحبان عہ روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت عنایت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے جو چندہ دیا

مولوی حکیم نورالدین صاحب	عسہ	(وعدہ)
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	عسہ	"
" خلیفہ رشید الدین صاحب	عسہ	"
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	عسہ	"
" مرزا یعقوب بیگ صاحب	عسہ	"
" فیض قادر صاحب	عاَ	وصول
" قاضی کرم الٰہی صاحب	صہ	وعدہ
" سید ستار شاہ صاحب	صہ	"
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عہ	وصول
حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ	عہ	"

(Rupees Eighty ...)



ممیرا

ہمارے پاس اصلی ممیرا ہے۔ جو ہمیں پہاڑی علاقوں سے دقت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان قوم نے اس کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی ۔۔۔ فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی ثابت کر دے نقلی ہے تو قیمت بھی واپس دیدوں گا۔ راستی کے قدردان خریدیں۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں جو واجبی اجرت پر شائع ہوتے ہیں۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
یک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۱۵	۴	۸	۴	۲½	اٹھ آنہ
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۶ جنوری و بدر مورخہ ۲۳ جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ ہے لیکن فکر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہو اور چند نسخہ کامل کے خریدار کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت ۱۲ سالانہ عوام سے اور طلبا سے عہ لیجاتی ہے۔

المشتہر

مینجر۔ تشحیذ الاذہان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ درایتی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم کی لطیف تفسیر بھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ قیمت ۸/ - جلد سنگین ہے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر تمام حجت کر دی۔ اسکے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر بہت عمدہ خوشخط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد ۱۲ غیر مجلد عہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف ۱/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ۔۔۔ ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

غلامی اور عصمت انبیا ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا کر کے ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت ۲/ غلامی۔ اور عصمت انبیا ۔۔۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رئیس کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ۱/

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ حضرت اقدس کی تائید میں۔ قیمت ۲/

رسید زر

۲۳ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۴۲ - محمد اکبر صاحب عہ
۱۱۱۱ - غلام رسول صاحب ۲/
۶۹۱ - نتھو خان صاحب للعہ
۲۴ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۹۲ - چودہری غلام محمد صاحب للعہ
۲۵ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۲۳ - فقیر علی صاحب ۲/
" - ہدایت اللہ صاحب ۲/
۱۹۱۸ - محمد یوسف صاحب عہ
۲۶ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۹۰ - سعل محمد خانصاحب للعہ
۱۹۰۸ - چودہری محمد رشید صاحب للعہ
۵۹۵ - مستری محمد موسیٰ صاحب للعہ
۲۷ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۳۴ - گوہر علی صاحب للعہ
۱۹۲۶ - محمد اشرف الدین صاحب صہ
۳۲۸ - عبد الرحمن صاحب صہ
" " صاحب ۲/
۱۹۹۶ - منشی نور محمد صاحب صہ
۲۸ - مارچ ۱۹۰۸ء
۳۳۵ - گلاب الدین صاحب ۵/
۲۹ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۱۵ - ابو بکر صاحب ۲/
۱۲۱۸ - تاج الدین صاحب عہ
۱۲۵۸ - احمد نور صاحب ۴/

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر صاحب پروپرائٹر کے اہتمام سے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین صہ

قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و دیگر ماہوار

گورنمنٹ ملازم

جلد ۷

۵ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

نمبر ۱۴

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲؍

از نقیہ ۵؍

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد ...

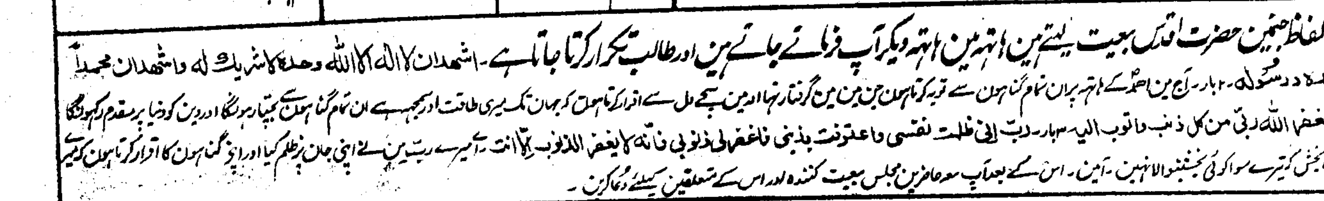
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جا آمد
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ...	۔ ... للعہ
عام قیمت پیشگی ...	للعہ
مابعد ...	صہ
فی پرچہ ...	۲؍

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ۔ ان سے بحساب مابعد لی جاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے ۔ مینجر ۔



وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کریں ۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

آج مورخہ ۷ - اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح میں دو انگریز اور ایک لیڈی ۹ ½ بجے کے قریب آئے اون میں سے ایک بوڑھا جس کے بشرہ سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تھا شکاگو (امریکہ) کا رہنے والا تھا - اس کا نام مسٹر جارج ٹرنر اور لیڈی کا نام مس بورڈن تھا اور تیسرا سکاچ مین لاہور کا مسٹر بانسٹر تھا۔ مقبرہ بہشتی کے دفتر میں مفتی محمد صادق صاحب نے انکو ریسیو کیا اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی - چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتھ شیک ہینڈ (مصافحہ) نہ کیا بلکہ غض بصر بھی - اسلئے اسے حیرت ہوئی تو مفتی صاحب نے یہ بتلا کر یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے - اسکی حیرت کو دور کر دیا۔

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مکرمی علی احمد صاحب ایم - اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے - صاحب پوچھا - کہ آپنے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے - صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا - حضور وہ کہتا تھا کہ میں نبی ہوں اور اپنی نبوت کی بنا ر پر ظاہر کرتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا - یوں تو عام عیسائی بھی اس کے قائل ہیں - مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تھا اسلئے ہمیں ناگوار معلوم ہوا کہ یہ بڑا بھاری افترا ہے - منقولات کی بنا پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے اس سے تو چشم پوشی ہو سکتی ہے مگر یہ خدا کی طرف سے مدعی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا جس کا روکنا ہمارا فرض تھا - صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جھوٹا دعوے کیا تھا ہم مانتے ہیں کہ اسے ناکامی ہوئی - وہ ہلاک ہو گیا - اس کے پیرو متفرق ہو گئے مگر انجیل میں لکھا ہے - کہ آخر زمانے میں جھوٹے نبی اٹھیں گے بس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپکے صادق نبی ہونے کی کیا دلیل ہے - حضور بے شک جھوٹے نبی ہوتے تھے - مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ سب جھوٹے ہی چلے جاویں گے - اور ان میں کوئی بھی سچا نہ ہو گا - صاحب - نہیں ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے مسیح نے مردوں کو زندہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا پس ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تھا کیونکہ یہ طاقت کسی اور میں نہیں کیا آپ میں یہ طاقت ہے - حضور فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت میں نہیں مان سکتے کہ مسیح نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو - قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریم نے مردوں کو زندہ کیا تھا مگر اس کے اور معنے ہیں - بالفرض ہم مان بھی لیں تو بھی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیح سے پہلے اور نبیوں نے بھی آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے - چنانچہ ایلیا نے ایسا کیا - موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا - اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھکر تھا - کیونکہ مردہ میں تو پھر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق پھر توریت میں لکھا ہے کہ ایک نبی کی ہڈیوں کو چھونے سے مردے زندہ ہوئے - سو اگر یہ باتیں کسی کے خدا ہونے کی دلیل ہو سکتی ہیں - تو موسیٰ ایلیا - یسعیاہ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یاد رکھو کہ نبیوں میں دوسرے انسانوں سے مابہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہیں بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو وہ اسے دیا جاتا ہے - صاحب بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتیں دیتا رہا مگر مسیح خود خدا تھا وہ شروع سے خدا تھا اور اب تک داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے - حضور یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے - دعوے کے ساتھ کوئی ثبوت چاہئیے ہم انہیں خدا نہیں مانتے - صرف اس حد تک مانتے ہیں کہ وہ خدا کے نبی تھے - اور یوں ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیح میں کسی ایسی طاقت کا ثبوت دیں جو پہلوں میں نہ تھی - تاکہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو - اگر وہ فی الواقع مردوں کو زندہ کرتے تھے تو اون کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھاؤ مگر ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکیگا - بخلاف اس کے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے نشانوں کے دکھلانے کو حاضر ہیں جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو - خدا نہیں ہو سکتا - مسیح بھی ایک انسان تھا - پس اس سے ایسی صفتیں کیوں منسوب کی جاویں جو انسان میں نہیں ہو سکتیں - صاحب آپ اپنے نبی ہونے کے ثبوت دیں - حضور ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں - جو توریت میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمیں بتاؤ تا ہم اپنے میں وہ بیان کر سکیں کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان کردہ نشانوں کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہو جائیگی - صاحب آپ خود ہی بیان کیجیے حضور - ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو گننا بھی مشکل ہے اور بنی اسرائیل میں تو ایسے نبی ہوئے ہیں - جنھوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا - اچھا سنو - خدا کے نبی دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں اس کیلئے صرف ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے - جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہیں جب اس نے خدا کیطرف سے ہونیکا دعوی کیا اور میرا بھی دعوے تھا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تھی وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹھہراتا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے ہوں تو اسے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہیں - چھبیس ۲۶ برس پہلے جبکہ اس گاؤں میں میں ایک غیر مشہور انسان تھا - اور کوئی ذریعہ اشاعت و شہرت کا نہ رکھتا تھا - خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا - کہ یاتون من کل فج عمیق - دور دور کی راہوں سے لوگ تیرے پاس چل کر آئیں گے - اب دیکھو آپ لوگوں کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں اور پھر بھی آپ اسے پورا کرنیوالے ٹھہرے شاید اگر آپ کو معلوم ہوتا تو ... ... اس کے پورا کرنے میں تامل کرتے مگر خدا کو جو کچھ کرانا منظور تھا وہ کرا دیا - امریکہ سے دور کونسا ملک ہو سکتا ہے جہاں سے چل کر لوگ میرے پاس آتے اور پھر ایسی جگہ جہاں کوئی بھی دلچسپی کا سامان نہیں اگر غور کرو تو یہ بات مردہ زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے - مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہو گئے اور یہ کل کی بات ہے - پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس کی صداقت آپنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی - حضور - ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہیں جو تمام نبی اپنی صداقت میں پیش کرتے رہے یعنی پیشگوئی اور اس وقت میں جبکہ ظاہری سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو اور پھر دیکھو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوئی جب ہمارے مقابل میں آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح مامون و محفوظ اور روز افزون ترقی پر تھا - پھر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگوں کے دور دور سے آنے کے متعلق بھی ایسی ہے - (مفتی صاحب کے لڑکے عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ لڑکا کہدے کہ میں ۷۰ سال کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچونگا -

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۳)

المفتی

زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

۱۲۶ ایک دوست کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا جسمین لکھا تھا۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مارچ ۱۹۰۱ء میں میں نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ تہین کہ اس تاریخ سے تا مرگ میں ؎ سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہوں گا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملیگا اور زندگی میں یہ روپیہ لینے کا حقدار نہ ہوں گا۔ اب تک میں نے تقریباً مبلغ چھ سو روپیہ کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے اب اگر میں اس بیمہ کو توڑ دوں تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصہ کا حقدار ہوں یعنے دو صد روپیہ ملیگا اور باقی چار صد روپیہ ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ میں نے آپ کے ہاتہہ پر اس شرط کی بعیت کی ہوئی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے میں ایسی حرکت کا مرتکب ہونا نہین چاہتا۔ جو خدا اور اوس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہو اور آپ حکم اور عدل ہیں۔ اس واسطے نہایت عجز سے ملتجی ہوں کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اوس کی تعمیل کی جاوے۔

اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اوس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہین دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک قماربازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہیں لیکن اگر وہ جاری رکھیں گے تو یہ روپیہ اون سے اور بھی زیادہ گناہ کرائیگا۔ اون کو چاہئے۔ کہ آیندہ زندگی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیوین۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لین۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو اس طرح چہوڑ دین گے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب کا حکم سن کر مٹکے جن پر سینکڑون روپے خرچ ہو چکے ہوں گے۔ گلیون میں گرا دئے تہے۔ ایڈیٹر)

قبولیت دعا

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا کرین۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اوس معاملہ میں ہو حضرت نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھدین کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہین کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہین ہوا۔ ہان مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسرے کے بہت قبول ہوتی ہیں۔ خدا کے معاملہ میں کسی کا زور نہین۔

اشاعت سلسلہ احمدیہ

اب تک سلسلہ احمدیہ کی دیگر ممالک کیا خود ہندوستان میں ہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام نہین کہ واعظین مقرر کئے گئے ہوں اور وہ جگہ بجگہ پھرتے ہوں اور مخلوق الٰہی کو اس سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہوں باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ نہ صرف ہند میں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑہتی جاتی اور کثرت سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے ہین جو کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کیطرف سے ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ جب کوئی مامور خدا کیطرف سے آتا ہے تو اوس کے ساتھ آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جو سب سے اول اوس کے انصار ہوتے ہین اور وہ ہر جگہ مستعد دلون کو اس پاک سلسلہ میں داخل ہونے کے واسطے تحریک اور ترغیب دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم دو خط پیش کرتے ہین جن میں سے ایک عمرا واقعہ ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ لنکا سے آیا ہے۔ عمرا والے صاحب اُردو نہین جانتے اس واسطے ناظرین اون کی عبارت کیطرف خیال نہ کرین بلکہ نفس مطلب کیطرف توجہ کرین۔

ایران

شیخ غازی الدین یوسف صاحب لکھتے ہین۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام۔

خاکسار۔ غلام۔ کمترین شیخ غازی الدین بعد آداب تسلیمات کے عرض کرتا ہوں کہ جناب محمد صادق صاحب کیطرف سے کتابیں وغیرہ پہونچین۔ جناب محمد صادق صاحب سے اور بھی کچھہ خواہش کتابوں کی کرتا ہون۔ آپ جناب نے میرے خواب کی تعبیر لکھی۔ بندہ از حد خوش ہوا خداوند عالم کا شکر بجا لایا۔ خالق نے مجھہ سے ناچیز انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا۔ میں کس زبان سے اس عالم الغیب کی تعریف لکھوں اس رزاق کی توصیف بیان کرون۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہون کہ میں نے اس محمرہ میں جو عربستان میں ہے وایران کے تابع حکم وزیر ہو درمیان آپ جناب لوگون کے ظہور ہونے کے بابت تقریر شروع کی۔ یہان تمام شیعہ ہین۔ اہل سنت ہم فقط پانچ چھہ ہیں جو نوکری دھندے کے سبب سے بسے ہین۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ میں نے شیعہ لوگون مین و میرے احمدین صاحب نے تقریرین کرنی اختیار کی ہین۔ تمام محمرہ مین آپ کا چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہین تو دوسرے انکار کرتے ہین تیسرے قبول کرتے ہین تو چوتھے انکار کر جاتے ہین۔ چند مشہور و عالم شیعون نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے پاس حقیقۃ الوحی ہے۔ دیکھنے مانگی تہی۔ لیکن وہ اردو ہے۔ اون کو کچھہ فائدہ نہین ہوتا۔ شکر اوس کارساز کا کہ میں نے پیشتر خواہش کی ہوئی چند کتابیں عربی اشتہار و اردو اشتہار اس میل میں مجھے آ پہونچے ہین اس عربی آپکے اشتہارات کو ان عالم شیعہ مین جو عمدہ اپنی سچائی کا کہتے ہین۔ تقسیم کین۔ خیر شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگون کو آپ کی خبر پہونچی اور یہان کے علماء آپ ڈھونڈنے ٹٹولنے مین مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپسے خط وکتابت کرین اور لوگون نے مجھے عرب عجم مین مجھے کہا کہ جناب مرزا صاحب سے خط وکتابت کرین گے اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بارے مین سوال کرین گے۔ مین کہا بسم اللہ شروع کرینگا اور اگر وہ لوگ چاہین۔ تو سال کا خرچ مجھہ پہ رکھا جائے۔ دیکھین خداوند عالم اون کو کیا ہدائیت دیتا ہے بے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجال کی خبر ہم کو خبر آنے کی کی تہی۔ سو تمام آچکے۔ کارروائی کر لی۔ باقی اب اون کی کارروائی مین کچھہ نہ رہا۔

اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہون۔ کہ مین شب و روز فکر مین ہو۔ کہ خداوند عالم مجھے جلد قادیان مین لاکر آپ کی زیارت نصیب کرے آپسے خواہش کرتا ہون۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرمائین کہ خداوند عالم میری روزی و رزق مین ترقی دیوے

...سارت کو کشادہ کرے۔ میری اور میری اولاد ... کو تنہا اور ندکرے کسی کا محتاج نہ کرے ہمیں ایمان ... اور ہمکو ہر دم و ہر پل نیک ہدایت دیوے اور ... اور شیطان کے پھندی ... بچاوے اور دل میں ہم لوگوں کے نہائت ... امید ہے کہ خداوند ہم کو تناری دیوے کہ ہم حج ... رسول مقبول ہمارے آخرت کے وسیلہ ... دین جو بے شک سچا و پاک و صاف دین ہے ... لے جن پر ہمارے جان و دل صد بار فدا ہے ... کی زیارت کروادے۔ ہماری اندھی آنکھیں ... فرما دیں۔ ہم اس کعبہ کی زیارت فرما دیں جسکی بنا ... ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے ہوئی ہے ... اگر بوسہ دیویں اور ہماری تمنا نہیں اور دوسرے ... نہیں۔ آداب قدمبوس شیخ غازی الدین محمد یوسف

جزیرہ لنکا سے منشی حیدر خان صاحب

جزیرہ لنکا تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اقدس

... از تقدیم مراتب تسلیم عرض خدمت اینکہ فدوی اس ... سیلون یعنے لنکا میں قریب ایک سال سے ... حال میں یہاں سے ایک مقام کندی شہر جانے ... اتفاق ہوا تھا۔ اثنائے گفتگو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ... حالات سنے وہاں چند مسلمان کچھ کچھ دریافت کرتے ... ہے۔ حتے کہ وہاں کے ایک مشہور خیاط محمد اکبر نامی کو ... اس شہر میں اے۔ ایس۔ ایم۔ فوٹ ... ... کہلاتے ہیں۔ اون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بیعت ... نے آپ جناب داخل کرادیا ہے۔ اب وہ صاحب ... بفضلہ تعالے وہاں معزز مسلمانوں میں ہمیشہ حضور ... کے تعلق کے ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ مگر عرض خدمت ... ہے کہ اس مشہور کلمبو میں ایک مسلمانوں کا انجمن ... مندرجہ بالا نام سے مشہور ہے۔ جس کے جملہ افراد منتخب معزز تجارت پیشہ مسلمان ہیں۔ جن میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہمیشہ ذکر خیر ہوا کرتا ہے۔ اس انجمن کے جملہ افراد قریب ۲۰۰ سو آدمیوں کے ہیں بلکہ زیادہ ہوں گے۔ یہ اس ملک کے اعلیٰ درجہ کے اقبال مند لوگ ہیں۔ جنہیں تعلیم و تاریب کا مرچا بہت ہے۔ مذہبی مقدمات میں تحقیق حق کا خوش ہے

اس زمرہ کے سربرآوردہ اصحاب جو کہ فدوی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرتے ہیں۔ آج بصد صدق دلی ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرمائیے اور اون کی بیعت بالفعل تحریری ہی قبول فرمائی جاوے۔ اور اس شرف اور امتیاز کی سرسری طور پر اون کو اطلاع دیجائے۔ حتے کہ ان کی مشورت اور کوشش سے۔ کہ بہت جلد یہ لوگ بذات خود حضور کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوکر شرف ملازمت باریابی سے مشرف ہوں گے۔ مگر اس ملک میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان تامل بولی جاتی ہے۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کراتا ہے

اور پرچہ ریویو آف ریلیجنز ... ... سے کچھ مطالب نکالتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ اس انجمن کے اکثر افراد انگریزی جاننے میں ماہر کی معلومات انگریزی یا عربی جو پرچہ جات مطبوعہ عالیہ یہاں کہیں کبھی کبھی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کر لیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پرچہ جات جو کچھ حضور کے مشن میں شائع ہوا کرتے ہیں ... اس انجمن کے پریزیڈنٹ عبد العزیز اور مولوی یوسف بن اسمٰعیل سکرٹری ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک پرچہ اخبار انگریزی شائع ہوتا ہے۔ جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا ہے چنانچہ وہ بھی ہمیشہ حضور کی خدمت میں پہنچے گا۔

یہاں فہرست اسماء بیعت کنندگان دی گئی ہے

اور اس داخلہ بیعت کی اطلاع پریسیڈنٹ عبد العزیز صاحب کے ذریعہ اور اصحاب کو ملے۔ اور اون کے بارے میں دعا مانگی جاوے۔ اور فدوی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی محمد حیدر خان۔ کلمبو سیلون

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناکساں را پیر کامل کاملاں را راہ نما

جناب مہدی مسعود صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تھا کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہوئے تو جہاں تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا رہا ہے یہ تھا کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے جیسا کہ انوار میں درج ہے۔

اوپر ایک ہزار گذرے تین سو سال
حضرت عیسیٰ آوسی کرسی عدل کمال

لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے۔ (توفی کے لفظ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسے پر وارد ہے۔)

۲۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور ایسا ہی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الٰہی پر ہے ہرگز بھی شک نہیں رکھتا۔ اب باقی رہا امام مہدی علیہ السلام کا ذکر۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں ثابت ہے۔ کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر ہے۔ جس کے ظہور ہونے کیوقت کی شہادت نجات المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے

یعنی تیرھویں جن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان ایہ لکھیا اک روایت والے

اور باقی تمام اور بھی حدیثہا سے جہاں تک پیشگوئیاں ملتی ہیں۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں۔ کسی شخص نے ایسی ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنالیویں۔ عجب حیرانگی کی بات ہے کہ اس زور اور قوت لگانے سے جو فتوی کفر .. منجانب اللہ کے دعوے والے پر لگایا گیا ہے۔ نہائت آسان تھا۔ جو زور سے قلم ہلانے سے ہو سکتا ہے۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چھپ کر رہتے اور اپنے ہمنشین مسلمانوں کو سنا دیتے۔ کہ دیکھو ابھی مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچاری آجکل کے مسلمان جو مکھی پر مکھی مارتے ہیں۔ جن کو شناک نہیں آتا ضرور مان لیتے۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو

طریقہ تو آسان تھا۔ جس صورت میں ہماری مذہبی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی معہود کے ظہور کا وقت تیرہ سو سال سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا بلکہ اندر یا تیک کے لفظ سے ظاہر ہے۔ تو پھر ہٹ دھرمی کرنی مناسب نہیں بلکہ وقت مقررہ پر جس نے دعوے من جانب اللہ کیا واجب ہے اوس پر ایمان لانا اور پھر ایسے وقت پر کہ دار و مدار ایمان کی تمام چیزیں شہادت دے رہی ہیں۔ کہ اب وہ وقت ٹھیک ہے۔ ہم تو اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں اور خدا پر چھوڑتے ہیں۔ ان یقول ربی اللہ و قد جاءکم بالبینات من ربکم و ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ و ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ برائے مہربانی بندہ کا نام بیعت شدوں میں درج فرمایا جاوے زیادہ حد آداب۔ والسلام

خاکسار فضل احمد ولد محمد بخش احمدی متصل جیل گجرات

بہ بذل مال در راہش سگے مفلس نے گردد
خدا میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اپیل

بخدمت جملہ احمدی ہاسٹل اسسٹنٹ صاحبان

بزرگان و برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

بر جیہ بدر مسافت جمیعہ ۳ اور فروری کا بدر کالم ۳ ۔ مارچ کو ملا اور [illegible] مولوی [illegible] علی صاحب کا مضمون [illegible] [illegible] سکول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موجب ترغیب کا [illegible] [illegible]

برادران! [illegible] مولوی صاحب [illegible] ضرورت [illegible] فرمائی ہے وہ بالکل بجا ہے اور میری لیاقت ہی اس قدر ہے اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں کہ میں مولوی صاحب موصوف کے مضمون کے شائع ہونے کے بعد کوئی اور لمبی چوڑی عبارت لکھکر آپ کو متوجہ کروں۔ کیونکہ جو قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کر چکی ہو۔ اس کو ان ذمہ دار بزرگوں کے احکام کی بجاآوری میں سعادت ہونی چاہیئے۔ اور اون کو ان اُنکا رستہ فارغ البال کر کے کسی اور اہم اور ضروری امور دین میں متوجہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور نیز میرا اپیل ایسے احباب کی خدمت میں ہے۔ جو کہ بغیر تنگی اور تکلیف کے ایسی دینی ضرورتوں کے وقت سب سے آگے بڑھکر لبیک کہہ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تو ماہواری آمدنی کا تیسرا حصہ سب کے واسطے لکھا ہے۔ مگر میں آپ کی خدمت میں اس شریف اور نافع الناس پیشہ یعنے میڈیکل پروفیشن کی عزت کا واسطہ دیکر اپیل کرتا ہوں۔ کہ لا تنسوا الفضل بینکم کو یاد کر کے ہمیں پوری پوری تنخواہ یعنے ماہوار آمدنی بڑی خوشی سے دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو جب دیکھا جاتا ہے۔ تو ان کے مقابلہ پر ہماری دینی خدمات ہمارا جوش اشاعت اسلام۔ ہمارا تقوی و طہارت پر پشہ کے برابر بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ شرم آتی ہے کہ ہم مصداق تو نہیں۔ آیت کریمہ و اخرین منہم لما یلحقو بہم کے اور عملی طور پر ایسے نفس پرست ثابت ہوں۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی بھی خوشی سے نہ دے سکیں میرا تو یقین ہے۔ کہ ہمارے پیشہ ور بھائیوں میں ایسا کوئی نہیں ہوگا اور اس موقعہ پر دیگر احباب سلسلہ احمدیہ کو پتہ لگ جاوے گا کہ جیسا کہ کثرت تعداد میں ڈاکٹر احمدی زیادہ ہیں۔ ویسے ہی خدمات دینیہ بھی وہ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ میں تو ایک غریب سا آدمی ہوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ڈاکٹر [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] صاحب [illegible] ہاسپٹل اسسٹنٹ [illegible] [illegible] [illegible] گذارش کرتا ہوں [illegible] کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی (تنخواہ) [illegible] اس عمارت [illegible] میں مرحمت فرماویں۔ اور میں اس جگہ خاص کر اپنے شفیق و مشفق دوستان مفتی حسن علی صاحب بابو محمد دین صاحب نوشہرہ چھاونی۔ قاضی عبدالکریم صاحب بابو محمد یوسف صاحب پسر مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کو توجہ دلاتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرے کلاس فیلو رہ چکے ہیں اور ان پر میرا خاص حق ہے اور امید ہے کہ وہ میری اس اپیل کو رد نہیں فرماوینگے۔ میں اپیل کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا اور بسم اللہ کر کے اپنی ناچیز اور حقیر جیسی رقم یعنے مبلغ پچھتر روپے کو جو کہ میری تنخواہ بمع الاؤنس ہے۔ مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی فوراً جون سے پہلے پہلے مولوی صاحب کو اپنے اپنے چندہ سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔ و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علےٰ رسولہ الکریم و آلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔ فقط والسلام

آپ کا ناچیز دوست اور مسیح موعود کا ایک ناکارہ غلام
غلام دستگیر احمدی۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ ٹانگ پار
اوٹ پوسٹ۔ ڈاکخانہ کمائین ضلع میجنا برما۔
محررہ یکم صفر المظفر ۱۳۲۶ ہجری۔

ایک ضروری اور مفید عرض

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد درزی احمدی بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس بات کے لکھنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ جب کوئی شخص اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اکثر اس کو برادری کی طرف سے طرح طرح کے مشکلات پیش آتے ہیں۔ اس لئے اگر کم سے کم ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور گجرات کے درزی بھائی اپنے اپنے شہروں اور گاؤں کی احمدی باشندوں کا مفصل حال لکھکر دار الامان میں بھیجدیں اور ایک جگہ بدر میں چھپ جاوے۔ تو بہت سی آسانیاں ہوجاوینگی۔ مثل ناطہ وغیرہ جو ایک شدید مشکل احمدی جماعت میں ہو رہی ہے۔ از انجملہ یہ بھی کوئی چھوٹی سی بات نہیں کہ آپس میں دینی اور دنیاوی بھائیوں کی ملاقات کا راستہ کھل جائیگا۔

زیادہ السلام علیکم

قمر الدین بقلم خود سکنہ اکبر راہان ضلع سیالکوٹ
میراں بخش درزی سکنہ گجرانوالہ بقلم خود

غلام رسول درزی سکنہ گجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)

امتحان قبر میں کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی

(جواب) احمدی ہی اس امتحان میں پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن اوالمسلم لاادری ای ذلک قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا فیقال نم صالحا علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) ووحی کردہ شد بسوئے من کہ بتحقیق مبتلا کردہ مے شوید درقبر ہا نزدیک از ابتلائے دجال چنانکہ اشارت باں کردہ اما مومن یا مسلم نے دانم کدام ازیں گفتہ است اسماء در وقتیکہ سے پرسند منکر ونکیر کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمد است آمد مارا بدلائل ومعجزات پس اجابت کردیم وایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکوکاری دانستیم کہ بتحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید میں کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرایوں میں حضور سرور کائنات وفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہیں۔ بہت سے اس دجالی گروہ کے ساتھ ہو کر اپنے پیغمبر کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بھی دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرندہ پیدا کیا نہ کسی حقیقی مُردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے میں اوسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہیں اور نہ ہی مسیح کا دنیا میں دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھالے کافر کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسی باتوں کا ماننا اپنے مونہہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر میں ملائکہ کی طرف سے اوسکو "انک موقن" کا سارٹیفکٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول میں داخل ہو کر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لاادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا میں احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والتحیہ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچے رہنا حجت و برہان سے ہوگا نہ سیف وسنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی الٰہی جسکا ذکر حدیث میں ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اوس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہیں دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کردیا اور سمجھا دیا کہ دلائل وبینات پر غور کر کے جناب سرور انبیاء افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہیں دجالی فتنہ کیوقت کام آویں کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وآمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت ہی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہٰذا ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ میں وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکریں قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہیں سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہو کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو بڑھا رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیا قبر آخرت میں کامیاب ہوں گے اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پاک گروہ میں شامل فرماوے آمین

کرمداد احمدی دوالمیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیوں نازل ہونگے

پہلے تو ہمنے یہ سنا ہوا تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے میں سوائے اس کے اور کوئی حکمت نہیں لیکن آج شیخ الاسلام شرح بخاری میں حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ شرح حدیث میں لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند وبردار کشیدہ اندا ورا یا برائے نزدیک بودن اجل اوتا دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نمے سزد ہیچ آفریدہ خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہو گیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانوں کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ہماری تمام کتابوں میں بالاتفاق یہی لکھا ہے۔ کہ اُمت محمدیہ میں نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کر سکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر بیٹھا ہے سو ان بیچاروں کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو ایک معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ کو جنگ دجال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکھو میں زندہ تھا اتریں گے اگرچہ عیسائیوں کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لیے وہ خدا ہے اور یا زمین میں دفن کرنے کے لئے اتارے جاویں گے احمدیوں کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان میں نہیں رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس بموجب اس قول کے حضرت عیسیٰ کے رفع جسم سے یہی فائدہ ہوا کہ ناحق فرشتوں کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں آسمان میں اتنی مدت تک کھانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوتا رہا وہاں دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسیٰ پرست ہمیں سوچکر بتادے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر خاک میں مرنا لائق نہیں تو غیر خاک میں زندہ رہنا کب مناسب ہے، فتدبروا فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔

کرم داد از دوالمیال

اخبار بدر

۵ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۹ - اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

سلطنت اور مذہب

جب کہ ہم تاریخ دنیا میں بہت دور سے چلے جاتے ہیں تو تمدن کی ابتدا اس طرح سے نظر آتا ہے۔ کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تھا وہی اوس خاندان کا دنیوی حکمران اور وہی اون کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جدا اور ہر ایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تھی۔ ایسے وقت آپس میں لڑائیوں جھگڑوں اور ہنگاموں کی کثرت ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہوا کہ اون حاکموں میں سے کوئی ایسا زبردست نکلا۔ کہ اوس نے دوسرے طوائف اور قبائل کے احکام کو بزور شمشیر اپنے قابو میں کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اوس کے خاندان اور قبیلہ کے تھے خواہ الگ الگ تھے اوس کے ماتحت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا ایمپرر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتوں میں یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور دنیوی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلاتے بلکہ اون کی حکومت مذہب پر بھی ہوا کرتی تھی اور دینی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تھے۔ چنانچہ اسی کے مطابق آج تک چینی بادشاہ ایسے ہی متبرک مانے جاتے ہیں اور اس کے آثار یورپ کے بادشاہوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آف انگلینڈ کے سب سے اعلیٰ افسر اور حاکم مانے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ملک کا مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانوں میں یہ بات ایسی ضروری تھی کہ ملک کی اصلاح کے واسطے جب کبھی خدا تعالیٰ نے کوئی نبی بھیجا تو حالت زمانہ کا اقتضا یہی ہوا کہ نبی وقت بھی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کے وقت بالآخر بالکل ناممکن تھی۔ کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تھا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعب اس قدر ہوتا تھا کہ اوس کے مذہب کو چھوڑنے میں بڑی ہلاکت کا منہ دیکھنا ہوتا۔ لہذا مصلحت الٰہی کا اقتضا یہی ہوتا رہا کہ نبی سلطان بھی ہو۔ جو لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہیں آ سکتے اون کے واسطے بھی ہدایت کے راہوں پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کھولے جاویں۔

لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت میں تغیر آنا شروع ہوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی امور میں مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان جب ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ میں آیا۔ تو اعلان شاہی میں اس امر کی وضاحت کی گئی۔ کہ کسی کے مذہب میں کوئی مداخلت نہ کی جائیگی ہندو سنکھ بجائیں عیسائی گھنٹے بجائیں مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کریں۔ کوئی کسی کی روک ٹوک نہ کرے گا۔ کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوگا۔ فرانس اور یورپ کی بعض دیگر سلطنتوں نے اس سے بڑھ کر ایک قدم آگے رکھا کہ جب مذہب کو سلطنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تو گرجوں اور پادریوں کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے تو ہو ورنہ سلطنت کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ اوسے سنبھالتا پھرے۔

پوپ اور اوس کے چیلے بہت چلائے چیخے حکومت فرانس پر کفر کے فتوے جڑے بہت کچھ ڈرایا دھمکایا مگر وہ زمانہ گیا جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تھی اب تو پوپ کے خداوند یسوع کیا وہ خداوند کی بات کو بھی [illegible] سننے والے یورپ میں پیدا ہو گئے ہیں جب خدا ہی کو منظور نہیں کہ عیسائیت کا بت دنیا میں قائم رہے تو پھر پوپ کی کون سنتا ہے فرانس میں قانون پاس ہو گیا۔ سرکاری اسباب کی میز کرسی تک جو کبھی دی گئی تھی گرجوں سے واپس لے لی گئی۔ ابھی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہاں تک ترقی نہیں کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جدا کر دے۔ گو ہند میں قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان میں مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی

لوگوں کی ایک انجمن قائم ہو گئی ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہب عیسوی کو اور اوس کے پادریوں کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے۔ اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگوں کے خیالات میں اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہو کر رہیگی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہوگا۔ لیکن اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اب منشائے ایزدی بھی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتھ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں **خدا تعالیٰ نے جو نبی بھیجا ہے اوس کو یہی حکم ہوا ہے کہ براہین اور کرامات و معجزات کے ساتھ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھے اوس کا ہتھیار اوس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اوس کا پر تاثیر کلام اور اُس کا پُرزور قلم ہے اور وہ تلوار کے ساتھ کچھ سروکار نہیں رکھتا اوس کا ایک پیارا مرید نہایت بے رحمی کے ساتھ افغانستان میں قتل کیا گیا مگر اوس نے اپنے مریدوں کو جو اب تک افغانستان میں موجود ہیں پھر بھی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ میں مذہبی جنگوں کو مٹانے کے واسطے آیا ہوں نہ کہ اون کو اٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے** بھی بڑھ کر اوس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے تلوار اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشائے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اسلامیوں کی حالت تو خود ہی کمزور ہے نہ دینی سپرٹ ہے اور نہ دنیا اون کو حاصل۔ عیسائی ممالک میں اگر مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے فائدہ کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت میں شاید نہ چاہا کہ عیسائیوں کے ظلم اور زبر سے اسلام ذلیل ہو۔ پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو گئی۔

غرض اس وقت تمام دنیا میں ہی میلان ہے کہ حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کیمطابق ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ میں موجود تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسا ہوگا کوئی ہے جو اسے سوچے اور اس سے فائدہ اٹھائے؟

بے حبّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کو جس موقعہ اور محل پہ بولا کرتے ہیں اوس کو تو میں آگے چل کر بیان کرونگا ہی۔ لیکن اس کے اصلی معنے جو خاکسار کی رائے ناقص میں آتے ہیں بیان کروں۔ شاعر کی مراد اس سے ایسی ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اور کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ۔ اور کہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایت اللّٰہ والحکمۃ ان اللّٰہ کان لطیفاً خبیراً۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور دانائی کی باتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔ کیونکہ اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے۔ اسمیں بظاہر تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مخاطب ہیں مگر ضمناً معناً تمام مومنین اور مسلمین بلکہ عام مخلوق الٰہی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کمیٹیوں اور انجمنوں میں قیل وقال تو اراکین اور حاضرین سے ہوتی ہے مگر در اصل تمام رعایا برایا کا نفع ونقصان مدنظر ہوا کرتا ہے بلکہ سب کمیٹیاں اور انجمنیں اسی مرض کی تو دوا ہیں کہ تمام مخلوق الٰہی کا بھلا ہو۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سب کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو۔ البتہ مقتدی ومقتدا یا تابع یا متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایک تو امام اور پیشوا اور ہادی ہوتے ہیں اور دوسرے اون کے پیرو اور تابع اور غلام ہوتے ہیں ورنہ جانا سب کو ایک ہی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک ہی مکان کے عازم ہوتے ہیں اللہ تعالے چونکہ بے نمون بے چگون۔ لامکان۔ لیس کمثلہ شئ ہے اس لئے اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے پیارے بندوں ہی کی معرفت جنمیں اس کے صفات منعکس ہوں حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سب رسول علیہم السلام اطیعون اطیعون فرماتے رہے ہیں۔ اسی کا نام سنت نبوی ہے۔ اسمیں افراط یا تفریط یا کمی بیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے۔ جسپر میں پہلے مضمون میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔ اور اس آیت شریف کی عربیت پر اگلی آیت بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنات۔ والقانتین والقانتٰت والصدقین والصدقات والصٰبرین والصّبرات والخشعین والخشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللّٰہ کثیراً والذکرات اعد اللّٰہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما۔ ترجمہ۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستگو مرد اور راستگو عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں۔ اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لئے اللہ تعالے نے ان کے کئے کا صلہ یعنے گناہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر۔ اب اس سے توصاف پایا جاتا ہے۔ کہ مولا کریم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے لوگوں کے واسطے عام طور پر فرماتا ہے کہ ہمارا ایسا ایسا ارادہ ہے۔ کہ تم کو ایسا پاک وصاف اور ستھرا بنا دیں جیسا پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور دانائی کی باتوں کو اچھی طرح یاد کرو اور اون پر عمل کرو۔ اب شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر میں قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ جب تک اون سے محبت اونس اور پیار نہ ہو اور اون کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھ کر ان پر عملدرآمد نہ کیا جاوے کسی قسم کا زہد اور ریاضت بدعتی طور پر اللہ تعالے کے ہاں قابل پذیرائی نہیں ہے۔ پوجا پاٹ ہو یا پُن دان۔ نذر و نیاز ہو یا صدقہ و خیرات۔ ورد وظیفہ ہو یا چلہ کشیاں وغیرہ وغیرہ۔ جبتک وہ خالص للہ اور موافق سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت اور جانشینوں اور تابعداروں کے نہ ہو ہرگز ہرگز منظور اور قبول نہ ہوگا پرنہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں خاتم النبین کی مہر بغیر اب کوئی سکہ چل ہی نہیں سکتا۔ مگر شیعہ صاحبان صرف اپنے

العزیز۔ علمی۔ ادبی۔ ماہوار
قیمت سالانہ عمر اور
خریدار کو عار روپیہ کی کتابیں
دی جاتی ہیں۔
پتہ۔ مینجر العزیز

تیئن محب اہل بیت اور مومن تصور فرما کر باقی سب لوگون کو دشمن آل رسول اور منکر خیال کرتے ہین اور اکثر عام طور پر مجلسون محفلون مین رونے رلانے کے سوا سے اسبات پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور مودت فرض وواجب ہے۔ جو شخص اس مودت اور محبت سے خالی ہے وہ نجات سے محروم رہے گا۔ اور محبت کا نشان اور تمغہ کیا خوبصورت مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک دمک کرتا نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جاکر غور سے دیکھین تو نرا ہی ملمع اور کھوٹا اصلیت اور کھرائی نام کو بھی تو نہین بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا غل غپاڑہ اور شور کا تو بہت مگر روحانیت کا کہین نام و نشان بھی نہین۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ مین خصوصاً شہدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرایہ اور لباس اور لہجے مین بیان کئے جاتے ہین کہ جنہین ان بزرگون اور مقدس لوگون کی نہایت ہی درجہ کی ذلت اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور یزیدی لشکر کی تمکنت اور جلالت اور عظمت اور شان و شوکت پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مرثیہ خوان یا کتاب خوان آج تک نہین دیکھا۔ جس نے جرنیلی قاعدے یعنے العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سر اجلاس کھڑے ہوکر بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظفر و منصور اور غالب اور فتحمند ہونا بیان کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچکر اہل بیت رسول کی مجبوریان اور لاچاریان اور اون کے دشمنون کی زیادتیان اور زور آوریان بیان کی جاوین۔ اسی قدر پڑھنے والے کی عمدگی اور خوبی اور تعریف سمجھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مجلس ماتم مین شامل نہ ہوسکے۔ خواہ وہ توحید۔ رسالت امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے بھی نیکی اور صلاحیت ٹپک رہی ہو۔ قرآن خوان ہمہ وقت درود شریف پڑھنے والا صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا غرض بہمہ صفت موصوف ہو۔ جسپر مومن

مسلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آسکے اور صرف چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے خوف سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی وہان حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام خارجی لعنتی۔ دشمن اہل بیت بلکہ یزید و شمر تک کا لقب دیتے ہوئے بآواز بلند پڑھ دین گے۔

بے حُبّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ صاحبان اول تو قرآن مجید کو پڑھتے ہی نہین صرف آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ آیت مودت وغیرہ وغیرہ جن مین بزعم خود وہ ایک طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہین۔ وہ بھی محض لوگون کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے ہین۔ اور اگر سارا قرآن شریف پڑھنے کا اتفاق بھی ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ غوض سے مطلق کام نہین ورنہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتون سے تو باز آجاتے۔ اب مین شیعہ صاحبان سے دو دو باتین کرکے چند روز کے لئے رخصت ہوتا ہون کہ محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اوس کی مرضی غیر مرضی دریافت کرنے کی خاطر اس کے پاک بندون سے بھی انس اور پیار بڑھا کر کو نواسح الصدقین پر عمل کیا جاوے تو باعث نجات اور موجب فلاح دارین ہے۔ مگر یہ بات صرف لفظ محبت کے زبان پر لانے سے ہی تو حاصل نہین ہوسکتی۔

ہیچ ناے بے حقیقت دیدہ
یاز گاف ولاف بگل۔ گلچیدہ

عملی حالت بغیر صرف لاف و گزاف سے کیا ہو سکتا ہے آپ کو ضرور قرآن مجید پڑھنا پڑیگا اور اوس پر عمل کرنا ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہے اور لایمسہ الا المطہرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جسکو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی قدرت مین حاضر ہوئے بغیر حاصل نہین کرسکتے۔ اور اگر باوجود اس قدر سمجھانے اور خیرخواہی کرنے کے بھی آپ نے اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سروپا اور بے سند بدعتون ہی کو رواج دیکر اسلام دین کو نقصان ہی پہنچایا

تو ہمکو بھی شعر مندرجہ عنوان کے جواب مین ایک شعر ہی پڑھ کر پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ شعر

آل نبی کی جسمین حقارت تمام ہے
اے شیعہ ایسے پیار کو میرا سلام ہے

خاکسار گلاب الدین احمدی رہتاسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بعد نمبر ۱۹۰۰ء

منجملہ اون امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالےٰ مامور من اللہ کو بخشتا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مامورین اللہ کی پیشگوئیان سب پوری ہوتی ہین کیونکہ جو امور واقع ہونیوالے ہوتے ہین وہ اون کا علم خدا تعالےٰ سے حاصل کرکے کہتا ہے اور اوس کی پیشگوئیون مین ایک شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیون مین ہرگز نہین ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھ کر اپنے تجربہ کی بنا پر کرتے ہین اور ان مین وہ تحدی اور زور نہین ہوتا جو مامورین اللہ کی پیشگوئیون مین ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضرور ہی واقع ہوگا اور اوس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری اسباب کے جو اوس پیشگوئی کے پورا ہونے مین عوام الناس کی نظر مین بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ وہ کبھی ایک ذرا سا وسوسہ بھی دل مین نہین لاتا اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے رب کی باتین جو اوس نے مجھپر ظاہر کین ضرور بالضرور پوری ہوکر رہینگی۔ گویا اون کا کسی آئندہ وقت پر پورا ہونا اوس کو نظر آرہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا ہے جسکو دنیا نہین دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے لوگ جو انکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی پیشگوئی کرتے ہین۔ اس مین ہرگز زمانہ وہ نہین ہوتا اور نہ وہ پُر زور دعوے سے کہتے ہین۔ کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

ہولواں سال
ہر ایک
نعت

لوگون کی پیشگوئیان صحیح معنون مین پیشگوئیان نہین ہین۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جو انسانی علم اور طاقت سے بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیان صرف وہی شخص کر سکتا ہے جسکو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کے وقوع سے بہت عرصہ پہلے کی تھی آپنے فرمایا کہ ایک ایسا زلزلہ آنیوالا ہے جس سے پہاڑ پھٹ جاوینگے مکانات کا نام و نشان نہ رہیگا اور وہ ایسا ہوگا کہ اوس کی نظیر پہلے زمانون مین بہت ہی کم ملیگی اور پھر اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ کانگڑہ کا پہاڑ پھٹ گیا مکانات کا نام و نشان نہ رہا۔ ہزارون آدمی زندہ درگور ہوئے۔ اور ہزارون بے خانمان ہو گئے اور یہ ایک ایسا زلزلہ تھا۔ کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ مین یا اس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ملتی۔ ہندؤن کا معبد یا بُت خانہ جو ہزارہا سال سے چلا آتا تھا تہ و بالا ہوکر ملیامیٹ ہوگیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی اٹکل یا علم کے رو سے ایسی تحدی کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے؟ ہرگز نہین۔ ایک مشہور جی آلوجسٹ (ماہر طبقات الارض) جاپان سے اس زلزلہ کی تباہی کو دیکھنے آیا اور اوس نے مقامات تباہ شدہ کا ملاحظہ کر کے اپنے علم کے رو سے پیشگوئی کی کہ اب یہان کے لوگون کو کوئی خطرہ نہین کیونکہ دو سو سال تک اب کوئی زلزلہ نہین آئیگا مگر کیا اوس کی پیشگوئی پوری ہوئی؟ ہرگز نہین۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ایک اور زلزلہ حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کے مطابق آیا۔ جس مین یہ بتایا گیا تھا کہ جو مکانات لوگ پھر بنائینگے اللہ تعالےٰ اون کو بھی منہدم کر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنے لوگون کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلے سے گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کیطرف خیال کرو۔ حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق براہین احمدیہ مین لکھا کہ ایک ایسی بیماری آنیوالی ہے جو دنیا مین بہت تباہی کریگی اور وہ اس لئے آئیگی کہ لوگ میری تکذیب کرینگے دُکھ دینگے۔ گالیان دینگے۔ کافر اکفر دجّال وغیرہ نامون سے پکارینگے۔ اور شوخی و شرارت سے باز نہین آوینگے اور

کرنے کے لئے ہوگا۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اوس نے ایک خوفناک تباہی ملک مین کی مگر شریرون اور دل کے اندھون نے عبرت نہ پکڑی۔ پھر پنجاب مین طاعون آنے سے پہلے آنحضرت ؑ نے اپنا ایک رویا مشتہر کیا اور لوگون کو توبہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپنے فرمایا کہ طاعون پنجاب مین آنیوالی ہے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ اس کے بعد طاعون بڑے زور و شور کے ساتھ ملک پنجاب مین پڑی اور لاکھون آدمی اوس کا شکار ہوئے۔ اب کوئی بتلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے ایسی غیب کی باتین قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟ مخالفین کو لازم ہے کہ سوچین اور غور کرین۔ اب مین ایک اور پیشگوئی کیطرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکھرام کی استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت سے کئی سال پہلے فرمایا کہ بسبب اون ہتک آمیز اور بے ادبانہ الفاظ کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیا علیہم السلام خصوصاً ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کے حق مین استعمال کرتا ہے ایک خارق عادت عذاب کی موت کا مزہ چکھ کر اوسے مین چند سال کے اندر گرایا جاویگا اور اوسی اشتہار مین یہ تحدیانہ الفاظ تھے کہ ضرور اوس پر عذاب آویگا اور اگر نہ آوے تو مین خدا تعالیٰ کیطرف سے نہین اور جو کچھ سزا مجھ کو دی جائے مین بخوشی اوس کو قبول کرونگا اور اوس کے ساتھ بطور نوٹ یہ بھی لکھ دیا کہ اب آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ سب ملکر اپنے پرمیشر سے دُعا کرین کہ یہ عذاب اون کے وکیل کے سر سے ٹل جائے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضرت اقدس آنیوالے عذاب کو دیکھ رہے تھے اور یقین تام سے فرماتے تھے کہ وہ وارد ہو چکا اور ہرگز نہین ٹلیگا چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔ مگر افسوس مخالفون اور دل کے اعمی لوگون نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس سے اون کے دلون پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ امام کے قدمون مین جا گرتے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے۔ کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہوا اور اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہون نے کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ویسے

اس مامور من اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتون پر پوری ہوئین۔ مگر مخالفون کے نزدیک گویا ایک بھی پوری نہین ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیون کیوقت اور جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین منکرون کو نشان پر نشان دکھائے جاتے تھے۔ مگر وہ یہی کہتے تھے۔ کہ کوئی نشان نہین دکھایا جاتا۔ گویا وہ خدا کے نشانون کو نشان ہی نہین گردانتے تھے اور ایسا ہی حال اس زمانہ مین ہو رہا ہے۔ خود مسلمان بڑے بڑے عالم اور صوفی کہلانے والے سنت اللہ سے ناواقف ثابت ہوئے اور منکرانِ پیشین ہی کے زمرہ مین داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالیٰ مخلوقات پر رحم کرے اور اون کو راہ راست پر لاوے۔ آمین

اب رہی یہ بات کہ اگر مامور من اللہ کی سب پیشگوئیان صحیح ہوتی ہین۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ اون کے پورا ہونے کے قائل نہین ہوتے اور نہ اون پر ایمان لاتے ہین سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے اور خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم مین جو وہ اپنے مامور کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خفا کا بھی ہوتا کہ اہل بصیرت اور نظر تعمق اور غور سے دیکھنے والون کو اور دوسرون مین ایک کھلا امتیاز ہو چنانچہ اہل بصیرت اون پر ایمان لا کر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہین اور جو لوگ غور نہین کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہین وہ اپنی کج فہمی اور بے بصیرتی کی وجہ سے خفا کے پہلو کو نہ سمجھ کر اس سے ٹھوکر کھاتے ہین اور بدظنی مین پڑ کر ابتلا جیسی بلا مین گرفتار ہو جاتے ہین اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین مومنون کی ایک یہ صفت بھی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لانے والے ہوتے ہین جیسے فرمایا "یومنون بالغیب" سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر حکمت باتون پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان مشابہ بالکفار ہو گئے جو یہ چاہتے ہین۔ کہ کسی امر کو ایمان بالغیب کے رنگ مین نہ مانین یعنے صرف اس صورت مین مانین کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہو جائے جیسے کہ سورج یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر اون کو یہ معلوم نہین کہ جو بات عیان اور آشکار ہو جاویگی اس کے ماننے مین کوئی ثواب حاصل نہین ہو سکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے مین کافر مومن اور مشرک سب برابر ہونگے۔ اللہ تعالےٰ کی اس مین کہ غیب [illegible]

بدرِ خواتین

مولویصاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹالکر۔ نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانون پر ہی گئے ہین۔ اچھلے گئے سہی مگر دو تین گھنٹہ مین ہی واپس آگئے وہان حضرت عیسے کیطرح تو کوئی جائے سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوند کریم نے ایک دو دن ٹھیرا رکھا بلکہ چند گھنٹون کے بعد واپس زمین پر بھیجدیا۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ خداوند تعالے کو نہایت درجہ کی اُلفت ہے جن کو اتنے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بٹھار کھا ہے کہ وہ آخری زمانہ مین میرے محبوب کی امت سے جو خیر امت کا خطاب رکھتی ہین اور اپنی پیغمبری سے معزول ہون واہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ (بیوی صاحب خاموش حیران) مین نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما جعلناھم جسدًا لا یاکلون الطعام مین نے کوئی ایسا جسم نہین بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اون کی والدہ جب تک زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کی ہے۔ تو اون کے کھانے کا کیا بندوبست ہے کوئی باورچی بہشتی وغیرہ بھی ساتھ ضرور ہی ہوگا۔ جو کہ اون کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہین اون کا جسم ایسا ہی ہے جیسا کہ فرشتون کا۔

(جواب الجواب) مین نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو مین پہلے ہی مان چکی ہون کہ نیک لوگون کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتون کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت مین جاتا ہے۔

(سوال) مین نے کہا بالفرض عیسیٰ علیہ السلام فرشتون کے جسم مین اترین تو آپ اونہین کیسے دیکھین گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبرون کے دکھائی نہین دیتے۔

(جواب) وہ دنیا مین آکر انسان بن جاوین گے اور اون کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ مسیح ہے۔ قبول کرلو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ منادِ فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھلو دیا جاتا تو وہ صلیب سے بچ رہتے ان کی قوم اون کی قدر عزت کرتی بعد ازان اگر حضرت عیسیٰ السلام نے فرشتہ بن کر آنا ہے تو یہ سمجھو کہ آگیا اور انسانی جامہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لے لیا۔

(جواب) چلا اُٹھی کہ وہ مہدویت کا بھی دعوے کرتے ہین۔ مہدی کی مان کا نام آمنہ باپ کا نام عبد اللہ قوم سید عیسیٰ کی مان کا نام مریم ہونا یہ کیسے بننے لگے۔ مینے کہا کہ جب تم ایک سیڑہی وفات مسیح والی چڑھ جاؤ گی تو پھر تمہین اون کے دعاوی بتلا دُون گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہون۔ اول یہ حدیث ہے۔ کہ لا مھدی الا عیسے۔ اور پھر دوسری امامکم منکم یہ صاف ظاہر کر رہی ہین کہ وہ ایک ہی شخص ہے اور ہوگا بھی تم مین سے۔ سو جو آنیوالا شخص تھا وہ تو آگیا مگر آپ لوگون کی آنکھون پر پردے پڑے ہوئے ہین اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہین کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے۔ جب مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاوین تو خداوند کریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہین آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار رکھ ڈارہے وہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگون کا حال ہوگیا ہے آپ نہین سمجھتے کہ ان باتون مین استعارے ہوتے ہین۔ اگر کسی کو کہا جاوے کہ وہ بشر ہے تو کیا اس کے پنجے منہ وغیرہ سب بشر کی مانند ہی ہو جائینگے نہین بلکہ اس مین ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کیواسطے شیر کہا گیا اگر کسی پہلوان کو رستم کہا جاوے تو کیا وہ سچ مچ ہی رستم آگیا۔ جسکو سینکڑے برس مرے ہوئے گذر گئے بلکہ اس مین صرف ایک جوانمردی رستم والی پائی جاتی تھی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس مین عیسے علیہ السلام والی صفتین پائی جاتی ہین۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام یہودیون کو راہ راست دکھانے آئے تھے ویسا ہی یہ مسیح موعود یہودی صفت مولویون کو راہ راست پر لانے آئے مین نہ ہی یہودی اصلی یہودی ہین پس یہ مسیح بھی مثیل مسیح ہین اس واسطے ان نامون کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جہل اور نادانی ہے۔ جیسا کہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنے لئے جاؤ تو بتلاؤ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس صلیبین توڑ دین تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنالین گے اور اگر نازل ہوتے ہی سور مارنے شروع کردئے تو انگریزون نے کھلے رہ بھی اون کو ہی نفع پہونچگیا یا چوہڑے چمار خوش ہوئے جنکو عیسے علیہ السلام نے آکر شکار مار دیا۔ ہمین اون کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا (بیوی لاجواب) مینے کہا کہ میری بات کانون کی کھڑکیان کہول کر سُن کہ کسر الصلیب سے مراد عیسائی دین کا توڑنا تھا۔ جو کہ مسیح کیوقت زوروں پر ہوگا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیون کو بزور قلم مارنا ہے۔ سنتے ہی بیوی کے اوسان خطا ہو گئے۔ مجنونانہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہین۔

(جواب) مین نے کہا افسوس تم عقل سے کوسون دور ہو اگر کچھ خداداد لیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی مین تو پہلے تمہین کہہ چکی ہون کہ جب تم مسیح ناصری کو قبر مین سُلالو گی تو پھر سب یہ باتین سمجھاؤن گی۔ مگر لو خاتم النبیین کی حقیقت بھی سمجھائے دیتی ہون۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہین کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی مہر تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہین ہو سکتا اور یہ بھی خوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہین آسکتا۔ جیسا کہ گذشتہ زمانون مین پے درپے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولون کی شریعتین تخفیف ترمیم ہوتی رہین۔ ہمارے سرورِ کائنات فخر موجودات گویا کہ رحمت اور انوار آلہیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہین جن کا منبع خود خداوند عالم ہے۔ اس سمندر سے وقتاً فوقتاً جب ظلمت تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا رہا تو حسب مقتضائے وقت وضلالت ندی اور نالے نکلتے رہے جو کہ باغ احمد کو سرسبز و شاداب کرتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت و دہریت جہالت و جاہلیت ضلالت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہوگیا تھا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

اخبارات کی رائے اور انپر ریویو

نورافشاں گورنمنٹ پر معترض ہے

عیسائیوں کا اخبار نورافشاں ۲۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچے میں رقمطراز ہے جاپانیوں کی ترقی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ اس نے یوروپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگوں کی ضرورت کے پورا کرنے کا بہی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونوں ملکوں کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا رقبہ صوبہ مدراس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن برٹش انڈیا کی آبادی ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگوں کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈ میں سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اوپر خرچ کرتا ہے مگر برٹش انڈیا میں ۲۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ رقم جو ہماری گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیوں کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بہی کم ہے جو جاپان میں تعلیم کے علاوہ محض عمارتوں میں ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان میں فی کس تعلیم پر [illegible] برٹش انڈیا میں [illegible] خرچ کئے جاتے ہیں۔ بڑودہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس میں فی کس [illegible] سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ جرمنی میں [illegible]۔ فرانس میں [illegible] انگلستان میں [illegible] سپین [illegible]۔ اٹلی [illegible] فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے وسیلے کامل۔ مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے مگر ہماری سرکار کی غرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکیں جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام میں مدد لے سکے۔

بدر۔ اگرچہ اپنی اس رائے کے اخیر میں نورافشاں نے یہی لکھا ہے کہ ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدھارنے اور اس کو جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیمانے پر لانے کی کوشش میں مشغول ہے۔ تاہم جس پیرایہ میں غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پادری صاحبان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندو یہ سمجھ لیں کہ عیسائی ہمارے ہم خیال ہیں لیکن ایسی غلط فہمیوں سے مناسب نہیں کہ پادری صاحبان عیسائیت کی تائید خاص کریں اور جس گورنمنٹ کا نمک کہا رہے ہیں اسی کی مخالفت میں نادان لوگوں کو جوش میں آنے کا موقع دیں۔

کیا میونسپل اکونٹ کوڈ میں اصلاح کی ضرورت ہے

اخبار میونسپل گزٹ صدا لاہور ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۸ء لکھتا ہے۔ کہ میونسپل کوڈ میں بہت سی باتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان دقتوں کی رفع دار کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس میں ہر میونسپل کمیٹی کیطرف سے وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ چنگی کو شامل کر کے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص تعداد ٹاپ پروز کی بہی بلائی جائے۔ جس سے اصل دقتیں دریافت کر کر ان پر غور کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے"۔

بدر۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک قانون تجربہ کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا محتاج نظر آیا ہے۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پرچیان کتابوں کے اندر لگاتی رہتی ہے۔ میونسپل اکونٹ کوڈ کو بنے ہوئے بمشکل تین سال گذرے ہوں گے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تہا۔ اب اتنی جلدی اس کے بدلنے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کمیٹہائے وتجار کی رائے لینا بہتر ہوگا اور امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

حکومت انگریزی کی ضرورت

اخبار وکیل ہندوؤں اور آریوں کے اس ظالمانہ سلوک کی طرف اشارہ کر کے جو وہ مسلمانوں پر دفاتر سرکاری اور اخبارات کے آرٹیکلوں میں کر رہے ہیں۔ لکھتا ہے ہمارے بلند پایہ ہمسایوں کا یہی طرز عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہایت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نہ صرف انگریزوں کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک میں اسبات کی سخت ضرورت اور از بس احتیاج ہے کہ انگریزوں جیسی نصفت شعار، روشنضمیر اور اعلےٰ تعلیمیافتہ قوم یہاں کے ایوان حکومت پر قابض رہے۔

بدر۔ بہت درست رائے ہے۔

ذخیرہ معلومات

۱۔ اگر کوئی شخص بدون آرام لئے رات دن برابر چلتا رہے تو اس کو تمام دنیا کے گرد گھوم آنے کے لئے ۴۲۵ دن لگیں گے۔

۲۔ زمین سے سات میل کی بلندی پر انسان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔

۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے ۱۳۰۶ء میں انگلستان میں لایا گیا۔ پہلے دمشق دارالملک شام سے کروسیڈس فرنگستان لے گیا۔

۴۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تمام دن کی جسمانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کو بہت ضرر پہونچتا ہے۔

۵۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پاگلوں میں فی تین ہزار ہ سولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوتے ہیں۔

۶۔ انگلینڈ میں فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالوں سے دوائی لیتے ہیں۔

۷۔ شترمرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔

۸۔ ریل پہلی فی گھنٹہ ۱۰ سے ۱۲ میل جاتی ہے۔

۹۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ڈاکخانہ میں داخل ہوئی چٹھیات سے فی دس لاکھ صرف بیس چٹھیاں (ان ڈلیورڈ) یعنی بدون تقسیم کئے رہ جاتی ہیں۔

۱۰۔ تمام دنیا میں صرف تین جگہ پر سبز برف دستیاب ہوتا ہے جزیرہ آئسلینڈ میں ماؤنٹ ہیکلا پر۔ دریائے اوبی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی میں ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بد استعمال

ایک انگریزی مُصنّف کا قول ہے کہ "جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہیں۔ ہر چند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہیں" ذہانت کا بدترین یا بہترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کسی صورت میں اس (دانائی) کی موجودگی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ہملاسٹر ہیرم سیکسم نے اپنی ذہانت کا بہترین استعمال کیا ہے؟ گو یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہم اپنی (زعم کی) ڈکشنری میں جس کام کو چاہیں۔ اچھا قرار دیں۔ جسے چاہیں بُرا۔ مگر نگاہ تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو سیکسم گن موجد کا کام بھی قابل نفرین ہے۔ خیر! یہ جملہ معترضہ تھا۔ تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحاب فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے۔ اس تاریخ کا مطالعہ عقل بڑھاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس ہیں۔ کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لئے ریل یا تار ایجاد کرتا ہے۔ تو اوس کے مقابلہ میں خود غرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت میں ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایجادیں کرتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور پر کرینگے۔ بعض مکار اپنی توجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہیں (جیسے حال ہی روسی چور) کچھ مدت گذری۔ ایک ٹرین جب برڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جا رہی تھی۔ ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جو اکی علم [illegible] ہو گئی ہے) تیسرے درجہ کے ایک کمرے میں (جس میں شہر کے کاروباری آدمی سوار تھے) داخل ہوا۔ ٹھیک جس وقت ٹرین شارڈ ریچ سے روانہ ہوئی۔ تو وہ نیچے کو جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اٹھائی ہے۔ ایسی چیزیں قسمت ہی سے ملتی ہیں۔ اوس نے اپنے ہاتھ میں ایک پونڈ (سکہ) دکھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ایک ہی لمحہ میں تمام مسافروں کے ہاتھ اپنی جیبوں میں تھے۔ کہ کہیں ہمارا پونڈ تو نہیں گر گیا۔ دو آدمیوں نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہیں۔ مگر ایک بوڑھے آدمی نے تو قسم بھی کھالی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گرا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی میں داخل ہوا تھا اوس بوڑھے نے اٹھانیوالے سے مطالبہ کیا۔ آخر طول طویل بحث کے بعد مسافروں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ اس پونڈ کو نصفا نصف بوڑھا اور شریف آدمی تقسیم کر لیں۔ اگر تم مجھے دس شلنگ دیدو تو میں پونڈ تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ جنٹلمین نے کہا۔

بیچارے بوڑھے کے پاس دس شلنگ تو موجود نہیں تھے۔ صرف دو شلنگ ½۴ پنس (قریباً پونے دو روپے) اس کے پاس تھے۔ لیکن جنٹلمین نے ہمتی کے طور پر وہی نقدی لے کر پونڈ اوس کے حوالے کر دیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہاں اترا مگر ٹرین کے ڈلسٹن پہونچنے پر بوڑھے آدمی سودا کرنے والے نے یہ پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا۔ کہ اس کی ریزگاریاں دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ میں لیتے ہی یہ کہہ کر پھینکدیا کہ او ہو یہ تو جعلی ہے۔ تم یہ خراب سکہ کہاں سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت اڑا لے گیا لیکن بڈھا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ کوئی پونڈ اوس کا ریل میں نہیں گرا تھا اور اوس نے لالچ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ بلکہ ابھی خیر گذری۔ کہ آپ کو عدالتوں میں گھسیٹنا نہ پڑا۔

پندرہ سال کا عرصہ ہوا کہ بلفاسٹ (آئرلینڈ) میں ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور اثنائے تفتیش میں معلوم ہوا۔ کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا۔ اس سے شبہ پیدا ہوا کہ اس کی بیوی نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے۔ لاش امتحان کے لئے ڈاکٹروں کے سامنے لائی گئی۔ جنہوں نے بڑے بحث مباحثہ کے بعد قرار دیا۔ کہ متوفی کا زہر سے مرنا اغلب ہے لیکن یقینی امر نہیں اور نہ تحقیق ہو سکتا ہے کہ وہ کون سے زہر سے ہلاک ہوا۔ معاملہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے ملزمہ کو شک کا فائدہ دیکر بری کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملزمہ غائب ہو گئی۔ ایک ماہ بعد وہ مکان ایک وکیل نے کرایہ پر لیا۔ نئے کرایہ دار کو یہاں پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے میں مُردہ پایا گیا۔ اب شبہ پیدا ہوا کہ ضرور کتا بھی متوفی شخص کی طرح مسموم ہے۔ تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخرکار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان میں چونہ کی بھٹی ہے۔ جہاں سے زہریلے بخارات ایک سوراخ کی راہ سے اس کمرے میں آتے ہیں۔ یہ بخارات اس وقت میں زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ جب کمرے کا دروازہ ایک دو دن بند رکھا جاوے۔ آخرکار شہادتوں اور واقعات سے فیصلہ ہو گیا۔ کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے میں سُلایا تھا جہاں وہ صبح کو مردہ پایا گیا۔

قتل کے عجیب و غریب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو کہ چند سال ہوئے۔ آسٹریا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دوکان میں سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا کیا دیکھتا ہے کہ دوکان میں رات کے وقت ایک سوراخ ہو رہا ہے اور ایک چور اوس کی راہ سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ کہ دکاندار نے جھٹ کر کے اس کے دونوں پیر مضبوط تھام لئے چور کے ہمراہی بھی باہر نقب کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جانبین میں جدوجہد شروع ہوئی۔ چور کے ساتھی چاہتے تھے۔ کہ اُسے کھینچکر باہر نکال لیں اور دکاندار اس پر تلا ہوا تھا۔ کہ اسے سوراخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چوہے کے آوازے اڑا رہا تھا۔ چوروں نے اب وہاں زیادہ ٹھیرنا مناسب نہ سمجھا بھاگ گئے اور دوکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ تھی۔ جب دوکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیدردی سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کر لے گئے تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس خاندان یا معرکے کا چور ہے اور دوکاندار صاحب مدتوں تک عدالت میں مارے مارے پھرا کئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے۔

بالکل ایسا ہی ایک سردمہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاڈ نامی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنے بہنوئی (حقیقی) سے ناراض ہو گیا اور دل میں انتقام کی ٹھیرائی۔ اس غرض سے اس نے دو بلڈاگ (کتے) پالنے شروع کئے اور انہیں ایسا سدھایا کہ جب فرجاڈ ان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر جو پاس کھڑا ہوتا حملہ کر دیتے ایک دفعہ ظالم نے انہیں تین دن تک کمرہ میں بھوکا بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بہنوئی سامنے گلی میں آرہا تھا اندھیرے میں فرجاڈ نے کتوں کو گلی میں چھوڑ کر سیٹی بجائی اور انہوں نے بیچارے راہرو کو چار منٹ میں چیر پھاڑ کر ہڈیاں پرے رکھدیں قابل اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو کر کیفر کردا

عزیز

اسلامی دنیا

معاملات مقدونیہ اور جرمنی

وزیر اعظم جرمنی نے پارلیمنٹ مین تقریر کرتے ہوئے مقدونیہ کی بابت بیان کیا کہ جرمنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتون کا اتفاق قائم رہے لیکن ناقابل عملدرآمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے ایسی نادر تجویزین جن سے سلطان کی حکومت مختل ہو جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ترکی کو اشتعال اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی۔ یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ سکیم کی طرف ہے۔

مسجد کا افتتاح

اخبار سول ملٹری گزٹ کے مطبع کے احاطہ مین ایک دلچسپ رسم ادا ہوئی یعنی اس اخبار کے پروپرائیٹرون نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازمون کے نماز پڑھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے اس مین پہلی مرتبہ نماز ہوئی۔ ایڈیٹر و منیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے لوگ موجود تھے۔ شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے لوگون کی طرف سے تقریر کی اور مسٹر ڈی ڈبلیو میٹ منیجر پریس کو اور مسٹر جیمس ایل او اکرسی۔ آئی۔ ای کی خدمت مین ایک ایک ایڈریس پیش کیا۔

ان دونو جنٹلمینون نے ایڈریسون کا مختصر طور سے جواب دیا۔ اور مسٹر جیمس واکر نے دروازہ مسجد کا پردہ اٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افتتاح ہوئی اس وقت تعریف کے نعرے بلند کئے گئے۔ مسٹر ناصر علی نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازآن یورپین یہان سے رخصت ہوئے

شور و شر

ایس۔ این علی مالک و ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کو ایک مقدمہ لائبل مین ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل مین عدالت سشن نے صرف ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کافی سمجھا امید ہے۔ کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناولی مین تمام لائسنسدارون سے ہتھیار واپس لے لئے گئے ہین۔ اس اندیشہ سے کہ کہین شورش انگیز لوگ چرا کر نہ لے جاوین۔ اور بلوہ مین استعمال نہ کرین۔

زار کی حالت

روس مین شاہی خاندان کے تباہ کرنے کی کوشش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے مگر تقدیر سے بچ جاتے ہین۔ گذشتہ فروری مین ایک بڑی تدبیر زار اور زارینہ اور ولی عہد کی ہلاکت کی گئی تھی۔ جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے مین لیکر آئین۔ بستر پر ایک کاغذ پایا۔ جس مین جلی حرفون کی یہ عبارت پڑھی گئی۔

بچے سے کل تک زار اور ولی عہد ہلاک کر دئے جاوین گے۔ زارینہ بچے کو لیکر دو میل تک بھاگی چلی گئین

تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایوان شاہی کے اردگرد سرنگ لگا کر بارود بچھا دی گئی۔ اور بجلی کا تار بھی لگا دیا گیا ہے۔ صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر تھی ایک منٹ مین محل اڑ جاتا۔

چین مین ناراضی

چینیون نے جو ایک جاپانی جہاز جس پر آلات حرب لدے ہوئے تھے گرفتار کر لیا تھا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکھایا اور جنگ کی دھمکی دے کر تاوان وصول کیا اور معافی منگوائی۔ اس بات سے چین کی رعایا اپنے فارن آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن مین چینیون کے متعدد جلسے ہوئے ہین ایک جلسہ مین ۵۰ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ بڑی پُرجوش تقریرین ہوئین گورنر جنرل یوان شکیائی کو جس نے جاپانیون کا مطالبہ منظور کیا۔ ملامت کئے جانے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

جاپانیون کے خلاف اس قدر جوش جلسہ مین ظاہر کیا گیا۔ کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کھائی گئی اور جلسہ مین جس قدر آدمی جاپانی ساخت کے کپڑے۔ ٹوپیان یا رومال رکھتے تھے۔ سب نے اتار پھینکے۔ اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔

اگر چینیون مین قومی عزت کا احساس اس درجہ ہے۔ تو بہت جلد وہ جاپانیون کے ہم سر ہو جاوین گے۔ مگر جاپانیون سے دشمنی پیدا کرنا ابھی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی

جنوبی شان سٹیٹ کے مقام یانگوی مین ۱۶ ماہحال کو بڑی بھاری آگ لگی۔ رات کے پونے دو بجے سے آگ شروع ہو کر آناً فاناً آدھے شہر مین پھیل گئی۔ بڑی بڑی عمارتین جن مین وہان کے راجہ کا محل اور بدھ مذہب کی پانچ چھ خانقاہیں ایک شفاخانہ ۵۷۲ مکانات شامل تھے خاکستر ہو گئین۔ ۵½ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دو آدمی جل گئے۔ خیریت سے شہر اس وقت خالی تھا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تھے۔ جو کلکتہ سے واپس آرہا تھا۔

جہاز پر جانون کا نقصان

کلکتہ پورٹ ٹرسٹ پر ۲۷ مارچ کو ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ جس وقت جہاز جانے کو تھا۔ تو تکمیل سامان معائینہ کے لئے مسٹر میتھیو چیف انجینئر مع خالسی مستری کے بورڈ پر گئے۔ دو بجے کے قریب ایک سخت گونج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہازی پولیس کی کشتیان بغرض تفتیش حالات چھوڑ دی گئین۔ معلوم ہوا کہ میتھیو اور خالسی مشین انجن کے چھپیٹ مین آکر راہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ اون کی لاش کا بھی نام و نشان نہین ملا۔ محض چند گوشت کے لوتھڑے ملے اور بس۔ مسٹر میتھیو کی شادی بھی ابھی حال ہی مین ہوئی تھی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نمبر ۲۲ ڈون مسافر ٹرین کا انجن اور ۶ گاڑیان گذشتہ جمعرات کو پٹری سے اتر گیا لیکن جانون کی خیریت رہی۔

انتخاب الاخبار

ہرات کے متصل ایک روسی جاسوس پکڑا گیا وہ ملا کے بھیس میں تھا رزالرکوف نام کابل میں قید ہے۔

ہندوستان میں جو کرنسی نوٹ تمام آبادی میں مروج ہیں ۲۳ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۰ ہزار کے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی بتدرارایسٹر کی تعطیلوں میں لیں گے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔

پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مزا ڈھیر کو سرحدی لوٹیروں نے خوب دل کھول کر لوٹا ہے۔ کئی مکان پھونکدئے قریب ۳۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لیگئے ہیں۔

رلدورام داروغہ آبکاری جالندھر کو بجرم رشوت ستانی پانچسال قید سخت ہوئی جرمانہ بھی ۵۰۰۔

لالہ فقیر چند جوہریان دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔

آسیکے متصل کے محلہ اویوں میں سخت آتش زدگی سے قریب ۱۵۰ گھر جل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔

لکھنؤ کے ۴۰۰ شیعوں نے کمشنر سے فریاد کی کہ محرم پر سنی لوگ چار یاری کے جھنڈے نہ نکالیں۔

ٹنٹسن کی جدید چینی ریلوے کے لئے ۱/۲ ۱ کروڑ روپیہ کا قرض ضرورت سے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔

ساحل کاسہ بلانکر سے ۸۰۰۰ فرنچ فوج علاقہ مداکرہ سر کرنے کو بھیجی گئی۔ موراکو میں ہے۔

مشرقی بنگالہ و آسام کی پراونشل محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس ۱۸ و ۱۹ اپریل کو میمن سنگھ میں ہوگا۔

کلکتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ ایام ہولی فحش گیت گانے اور راہ چلتوں پر کیچڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ چلایا ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا عدالت نے انہیں ۸ آنے تا تین روپیہ جرمانہ کیا۔

کلکتہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پچھلے ہفتے اس بیماری سے ۳۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ضروری احتیاط لازم۔

روسی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جاپانی زبان سکھانے کے لئے کمربستہ ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کیطرف سے نئے نئے قوانین اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے حکومت چین کی تباہی ہے۔

دوسری طرف جاپان پوسٹل کنونشن کی تجویزیں کر رہا ہے روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو ہضم کر جاوینگے۔ ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں چین پس گیا۔

نٹال گورنمنٹ آیندہ اجلاس میں ایک اور خوفناک اور سخت وہ قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندیوں کا داخلہ بند ہوگا۔

اس قانون سے ہندیوں کی اچھی طرح جکڑ بندی کی جاویگی۔ کل ہندیوں کو قابو رکھا جاویگا۔ بعد اور مشکلات کچھ عرصہ بعد ہندیوں کا نٹال میں داخلہ ہی ناجائز تصور ہوگا۔ عرب کے تجار پیشہ کو بھی تنگ کرنے لگے۔

مانچسٹر کی مس ریلینڈر نے ۲۳۴۴۸۶۹۲ پونڈ سٹرلنگ برائے خیرات چھوڑا۔ ہند کے پیٹیپٹ زنانہ ورک کے لئے ۵۰۰۰۔

تحصیلداران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷ اپریل سے لیا جاویگا۔

مسٹر ایچ ٹی نولٹن صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی چنے گئے رائے صاحب ٹھاکر ریٹائر ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے نے چار انگریزی اخباروں کو ہتک عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔ اس کی نالش ہائیکورٹ کلکتہ میں کی جاویگی۔ دو اخبار ہندوستان کے ہیں اور دو لندن کے اخبار ہیں

لاہور میں ڈی سنٹرلمائزیشن کمیشن ۱۱ اپریل کو آویگی ۱۲ تا ۱۸ اپریل شہادتیں لیگی۔

تار کے ذریعہ پیغامات لاہور سے آگرہ بمبئی کو ڈاک میں بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرمار ہے۔

وادی زود کے دستہ فوج پر سلیمان خیل نے حملہ کیا لیکن تین لوٹیرے قتل ہوئے۔ تین رائفلیں چھن گئیں۔

نوشہرہ درگائی کی ریلوے بجائے تنگ کو فراخ پٹڑی پر بنائیں گے۔ اس کو چکدرہ تک توسیع کرینگے۔

رنگون کی خبر ٹونگو میں دخانی کارخانہ کا بائلر پھٹ گیا۔ پانچ آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی شک میں ہے ہے جسوقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور باوجود مخالفت شدید کے یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو کسی دوسری کی مثال دیں جس نے اس کروفر کے ساتھ ۱۳ برس پہلے پیشگوئی کی ہو۔ اور باوجود ہر طرح کی مخالفت کے پھر پوری ہو گئی ہو۔ صاحب۔ ہمنے مانا کہ پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے کوئی اور۔ حضور۔ عبدالحی (مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ ایک مخالف نے عجیب مولوی صاحب کا لڑکا مر گیا اعتراض کیا تو ہمنے دعا کی جو خدا نے سن لی اور شکر جو بعد یا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکی پشت پر دنبل کا نشان ہوگا چنانچہ دیکھو یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا آپ ہی مسیح ہے اور پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہو کر آنا غلط ہے ان انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیح کیوقت اس کے سامنے سیٹل (فیصلہ) ہو چکا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا مقرر تھا تو اس نے بتایا کہ وہ یوحنا ہے جس سے ثابت ہوا کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اسکی روح و قوت میں آنا ہے۔ صاحب۔ آپکے آنیکا مقصد کیا ہے۔ حضور۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے عیسائیوں ہی کو لو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اس کا نمونہ اختیار کریں بھلا ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ۔ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا پس پیروی اور نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے۔ جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں ہی نبی آئے یورپ و امریکہ میں بھی۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں بند یا نہیں ہو گیا جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری ہے، وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تم لوگ عیسٰے سے محبت کرتے ہو تو کرو۔ ان کی تعظیم کرو۔ مگر اس حد تک جہاں تک کہ مناسب ہے۔ آپ اپنے گھر ہی کے اختلاف کو دیکھیں خود قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیوں کے کئی ایسے فرقے تھے اور اب بھی ہیں جو مسیح کو فقط نبی مانتے ہیں انسان کو چاہیے کہ وہ ان میں سے وہ راہ اختیار کرے جو [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

کتاب ... صفحہ حجم کی تاضی محمد ظہور الدین
صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی
... کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت
سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں
... رائی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور
... مسئلہ پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس
... بھی نکال دیا ہے۔ قیمت ۸ر

... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
... حضرت اقدس کی آج تک ... نظمیں اس میں
... ہیں ... اور ایسے رنگ سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو
نظمیں ... وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

مہر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
... سورۂ یٰسین سے پیشگوئی
... صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کی
شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف
کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت
صرف ایک آنہ (۱ر)

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق
مضامین کو شیخ احمد دین صاحب
ہیڈ نقشہ نویس سابق ... نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ
قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت
ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی
سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت ہر دو غلامی اور عصمت انبیاء ۱۰ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم
پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ
کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ... جلدیں باقی
ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح
مصنفہ ... جناب ... صاحب ...

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی
علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ بہاں
بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے
سب بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے
دونگا۔ اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں۔ تو قیمت
بھی واپس دیدونگا۔ راستی کے قدردان اسے خریدیں۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی ... ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست
مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری ۰۸ و بدر مورخہ ۳۰ جنوری
میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت
ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے تین
مل کر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور
چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری
جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔
مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان
ضلع راولپنڈی پنجاب

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ ۶ر
۲-اپریل ۱۹۰۸ء
محمد ایوب خان صاحب ۱۵۶۱ ۵ر
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۹۳ للعہ
۳-اپریل ۱۹۰۸ء
علی بخش صاحب ۱۱۹۰ سے
جان محمد صاحب ۸۵۴ ۶ر

۵ و ۶ اپریل ۱۹۰۸ء
عبدالعزیز صاحب ۱۲۴۳ عہ
فضل الٰہی صاحب ۲۴۴ للعہ
محبوب عالم صاحب ۱۵۱۷ للعہ
میاں عبدالقدوس صاحب ۱۵۴۴ عہ
ملک غلام احمد صاحب ۱۹۴۷ للعہ
چودہری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ سے

بقایا دار حساب صاف کریں۔

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے ... سال ہوئے کہ میرا دماغ بہت ضعیف
ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا
تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں
طرف کے کل اعضاء کمزور ہو جانے کے ... انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء
کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا ... فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین
صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً
استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا
رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی
میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید
پایا۔ میں بالکل یقینی حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے
مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ
سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور
ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی
تجربے کے بعد

حبوب مقوی

کی تعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیاں تمام ... بہ از حد مفید اثر کرتی ہیں اور
اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ وغیرہ ... میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں
جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً
کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام
کرنے پر تھک جاتے ہوں۔ انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام
ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو
جاویگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے
ہی باعث ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی ۱۰ر۔ علاوہ بریں
اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویات مل سکتی ہیں
از آن جملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ مدت آنکھوں سے
پانی جاری رہنا اور ... اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے۔ فی تولہ عہ
دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرعہ فی بکس عا۔ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ
سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ
بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بے کل رہتی اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو
اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ
آتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت
فی بکس عہ
پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔
محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ... سنگھ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے اہتمام سے چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲ر

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

جلد ۷ — ۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۵

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان دل ایمان ما
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست .. .. سنگی

عام قیمت پیشگی .. .. للعہ

مابعد .. .. عہ

فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ مینیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ حضرت اقدس بیعت کنندہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر یہ الفاظ پڑھاتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب ...

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں) مرض سل سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱- حٰم ـ تلک آیات الکتٰب المبین

ترجمہ- لفظ حٰم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مسطر ہیں

۲- بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے

۳- ماتم کدہ

۴- انی احافظ کلمن فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو ساری

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵- امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔

۶- دوبارہ زندگی

۷- منسوخ شدہ زندگی

۸- انی براء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹- کتب اللہ علی نفسہ الرحمة

ترجمہ- خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰- حق علینا نصر المومنین

ترجمہ- ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱- اتانی الرحمة فی اول الذکر و آخر الذکر

یعنے وہ شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا کیگئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲- رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور بذریعہ خط بھی جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۶-اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہوکر ۱۷-اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷ اپریل ۳ بجے شام روانہ ہوکر گجرات ۱۷ اپریل ساڑھے سات بجے شام کے گجرات سے ۱۸-اپریل ۸ بجے صبح کے روانہ ہوکر وزیرآباد ۱۸ اپریل گیارہ بجے۔ وزیرآباد ۱۸ اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہوکر جموں ۹ بجے رات کے جموں سے نو بجے رات کے ۱۹-اپریل چلکر سیالکوٹ ۱۰ بجے رات کے اور سیالکوٹ سے ۲۰-اپریل چھ بجے شام کے چلکر واپس لاہور۔

ڈاک ولایت

عیسائیت و اسلام

پرسٹن میں پادری ایف بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ ہمارے ملک کے بعض حصوں میں گرجا گھروں کی آمدنی اس قدر کم ہو گئی ہے کہ ناچ و تماشوں سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث والا) ایسا ہی دیوالیہ ہو گیا ہے کہ اس کے گرجا گھر کی آمدنی میں کھیل تماشوں سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر تمام بکھیڑا ایک قلم کیوں نہ موقوف کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب ڈگمگا رہا ہے جب عبادتگاہوں میں آدمیوں کو پھسلا کر بلایا جائے اور مذہبی معاملات کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھیتری صورتیں اختیار کی جاویں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کہاں تک وسیع ہوگا جنہیں ایسی باتوں کی اجازت دیگئی ہے۔

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے۔ کہ حیوانیت لندن میں تو اپنی تکمیل کو پہونچ گئی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہے ہر گلی کے نکڑ پر پبلک مکانات موجود ہیں جہاں کا دستور العمل کچھ اور ہی ہے۔ وہاں کی پبلک کی رائے بھی علیحدہ ہے اور جہاں کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ اس شہر میں جہاں کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہاں اس بات کے خیال سے جسم میں تھرتھری پیدا ہو جاتی ہے کہ ہزار ہا لڑکے سال بسال اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہاں آئیں۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ ہے۔ لیکن ان سب بدتہذیبوں اور بے شرمیوں سے شراب کی پکی دوستی ہے"۔ افسوس ہے کہ اخبار کرسچن ورلڈ نے ان الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان میں جو اخلاقی بدتہذیبیاں پھیلی ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہیں آج لندن میں جو خرابیاں ہیں اور جن کی برائیاں آج پادریوں کو محسوس ہو رہی ہیں۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممنوع ہیں۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے قانون سے نہ تو ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کر دیا جائے کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف ہے مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ قمار بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور زبردست لفظوں میں ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیوں سے مسلمان نہ صرف بطور سوسائٹی کے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت کلی رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک میں مل سکتی ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدھار سکتا ہے تو اس کے لئے یہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے عمدہ اصولوں کو اختیار کرے اور پھر انگلستان سے شراب خوری۔ قمار بازی۔ سود خوری۔ زنا۔ فحش وغیرہ خرابیاں جلد نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور انگریزی نسل کی تنزلی کا کچھ بھی اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلا تکلف قبول کر سکتا ہے۔ نیچر کا یہ ہی منشاء ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ ابتدائے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھ دیتی رہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی پر روز اول میں پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔ ہمعصر انسٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے لکچر کا خاصہ اسی بارہ میں درج کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے لکچر میں بمقام علی گڈہ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول کر سکیں۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوؤں میں برہمنوں چھتریوں ویشیوں اور شودروں کے یکسان حقوق نہیں ہیں ان میں کوئی شخص عبادت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنے خدا تک پہنچنے کے لئے بھی ان میں سے ہر ایک کو اپنے سے اعلے شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ شودر کے کانوں میں اگر ویدوں کی آواز پہونچے تو شاستروں کا حکم ہے کہ اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کوئی شخص پادری کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات بھی ان مذہبوں میں نہیں ہے۔ اس بات کو بہت عرصہ نہیں گذرا کہ عیسائی بھی ہندوؤں کیطرح عورتوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان میں ایک دفعہ اس سوال پر بحث ہوئی تھی کہ عورتوں میں روح ہے یا نہیں فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روح تو ہے۔ مگر وہ مردوں کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یورپ میں چند روز پہلے یہ دستور بھی تھا۔ کہ شادی ہوتے ہی بیوی کی جائداد خاوند کے قبضے میں چلی جاتی تھی۔ برخلاف اس کے اسلام میں سب کے حقوق یکسان ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی برتری بجز نیکی اور پرہیزگاری کے نہیں ہے یہاں ایک کی توبہ دوسرے کے ذریعہ سے قبول نہیں ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکسان ہیں اور جو مرد کمائیں وہ اون کا اور جو عورتیں کمائیں وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ۔ غلاموں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ادنے حالت سے نکلکر امارت اور حکومت کے رتبہ پر پہونچ گئے کہ جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کرتا ہے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو فوراً وہی حقوق مل جاتے ہیں جو سب مسلمانوں کو ملے ہوئے ہیں۔ (وطن [illegible])

ہنٹلی پامر بسکٹ

ہز اکسلنسی شیخ عبداللہ کوئیلم بی آئی نے وکیل لورپول سے اکثر مسلمانوں نے دریافت کیا تھا کہ ہنٹلی پامر کے بسکٹ جو ٹینوں میں تیار ہو کر ہندوستان و دیگر مقامات میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے قابل استعمال ہیں یا نہیں چنانچہ شیخ الاسلام نے کو لکھا کہ ہم بسکٹ کی تیاری کا کارخانہ اس نیت سے معائنہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی شے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف سور کی چربی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہیں ہوتی اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہیں کہ ہم باہر کے آدمیوں کو اپنا کارخانہ دکھلائیں یا اس کی بناوٹ کی تحقیقات کرنے دیں بسکٹ میں کون کون سی شے استعمال ہوتی ہے اس کو بھی ہم نہیں بتلا سکتے سوائے اس کے اور کوئی اطمینان نہیں دے سکتے کہ بازار میں جو عمدہ اور خالص چیزیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں سے ہم اپنے بسکٹ تیار کرتے ہیں ہم اپنے تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ہم اس کی سفارش نہیں کر سکتے کہ مسلمان اس کارخانے کے بسکٹ یا کیک استعمال کریں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید سادات حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

حقیقۃ الوحی

شیخ صاحب نے اتمام البرہان کے صفحہ ۱۵ - ۲۹ میں وحی والہام کے مترادف لمعنے ہونے نہ ہونے کی بحث چھیڑ کر غیر متعلق اور فضول زبانی شروع کر دی اور اس معرکۃ الآرا بحث کو یونہی نا تمام چھوڑ کر سرسری طور سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا آنا منقطع ہو گیا ۔ اور پھر خاموش ہو گئے ۔ لہذا ہم اس مضمون میں وحی کے معنے حقیقت وحی اور اس کے بقاء و انقطاع پر ذرا بسط کے ساتھ بحث کریں گے اور اسی ضمن میں وحی والہام کے معنے حقیقت الہام اور وحی و الہام کے مترادف لمعنے ہونے نہ ہونے پر بھی بحث کریں گے پس واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے حسب ذیل ہیں ۔

وحی کے لغوی معنی

الوحی ۔ الاشارۃ یقال وحیت الیہ بخبر کذا ای اشرت ومتوت بہ رویداً نقلہ الجوھری وقال الراغب الاشارۃ السریعۃ قلت وعلی ذلک قولہ فاوحی الیھم ان سبحوا وفی القاموس الوحی الاشارۃ والمکتوب والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک اھ وقال ابن الاعرابی یقال اوحی الرجل اذا بعث برسول ثقۃ الی عبد من عبیدہ ثقۃ اھ واللغۃ الفاشیۃ فی القرآن اوحی بالالف والمصدر المجرّد ویجوز فی غیر القرآن وحی الیہ وحیاً والوحی ما یوحیہ اللّٰہ الی انبیاءہ (تاج) قال تعالیٰ ۔ واوحینا الیک الآیۃ ۔ وقال ابن الانباری سمّی وحیاً لان الملک اسرہ عن الخلق وخص بہ النبی المبعوث الیہ ولا یجاعات ان یعلمہ بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ھذا اصل الحرف ثم قصر او حالہ علی معنی الالہام ۔ وقال ابو اسحاق اصل الوحی فی اللغۃ اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام یسمی وحیاً قال الازھری وکذلک الاشارۃ والایماء یسمی وحیاً والکتابۃ تسمّی وحیاً وقولہ عز وجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ الا وحیاً او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیاً فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاماً او رؤیا واما ان ینزل علیہ کتاباً کما انزل علی موسیٰ او قرآناً یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ۔ وکل ھذا اعلام وان اختلف اسبابھا والکلام فیہا ۔ وقال الراغب اصل الوحی الاشارۃ السریعۃ وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض ویکون بصوت مجرد عن التراکیب وباشارۃ ببعض الجوارح وبالکتابۃ وغیر ذلک ویقال للکلمۃ الالٰہیۃ التی تلقی الی انبیاءہ واولیاءہ وحی وذلک اما برسول مشاھد تری ذاتہ ویسمع کلامہ کتبلیغ جبرئیل فی صورۃ معینۃ واما بسماع کلامہ من غیر معاینۃ کسماع موسیٰ کلامہ تعالیٰ واما بالقاء فی الروع کحدیث ان جبرئیل نفث فی روعی واما بالہام نحو واوحینا الی ام موسیٰ واما بتسخیر نحو واوحی ربک الی النحل ۔

(تاج) وقولہ تعالیٰ واوحیت الی الحواریین ای القیت فی قلوبہم وقیل امرتہم وقولہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ ای یامر ومثلہ واوحی فی کل سماء امرھا

لغات القرآن جلد دوم مؤلفہ مولانا عبد الحی الحریزی ۔

ترجمہ ۔ وحی اشارہ کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے اشارہ کیا میں نے تیرے لئے ساتھ خبر کے اسی طرح یعنی اشارہ کیا میں نے اور آوازہ دیا میں نے تھوڑا نقل کیا اس کو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی سے ۔ میں کہتا ہوں اور اوپر اس کے اللہ تعالیٰ کا قول پس اشارہ کیا طرف ان کے یہ کہ تسبیح کریں اور قاموس میں ہے ۔ وحی کے معنی اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اس کو طرف غیر اپنے کے اھ اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے ۔ اوحی الرجل جب بھیجتا ہے ساتھ رسول ثقہ کے طرف بندے کے اپنے بندوں مضبوط سے اھ ۔ اور لغت مشہور قرآن میں اوحی ساتھ الف کے اور مصدر مجرد اور جائز غیر قرآن میں وحی الیہ وحیاً وحی کی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے اللہ طرف اپنے نبیوں کے (تاج) کہا اللہ تعالیٰ نے اور وحی کی ہم نے تیرے ۔ الآیۃ ۔ اور کہا ابن انباری نے نام رکھا گیا وحی اس واسطے کہ فرشتے چھپاتے ہیں اس کو مخلوقات سے اور خاص کرتے ساتھ اوس کے نبی جو بھیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا اصل یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے جیسے کہ بیچ کہنے اللہ تعالیٰ کے ہے وحی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع ساز باتیں دھوکہ دینے کے لئے یہ اصل حرف پھر مقصود ہوا وحی کی اوس کو اوپر معنے کے الہام کیا اس کو اور کہا ابو اسحٰق نے اصل وحی لغت میں جتانا مخفی سے اور اسلئے یہ ہو گیا الہام نام رکھا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسی طرح اشارہ اور ایما نام رکھا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکھا جاتا ہے وحی اور اوس کا قول اور نہیں ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچھے معنی اس کے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکھاتا ہے ساتھ اوس کے سکھاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رؤیا ۔ اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اوس پر کتاب جیسے کہ اوتارا اوس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑھا جاتا ہے اوس پر جیسے کہ اوتارا اوس نے اوس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہر ایک اعلام ہیں اور اگرچہ مختلف ہیں اسباب اور ان کے اور کلام اوس میں اور کہا راغب نے اصل ہے معنی اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھ آواز مجرد کے ترکیب سے اور ساتھ اشارہ کرتے بعض جوارح کے اور ساتھ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلمہ الٰہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیوں اور ولیوں اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھ رسول مشاہد کے دیکھتا ہے اوس کی ذات کو اور سنتا ہے اوس کی کلام کو مانند پہنچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھ سننے کلام کے بغیر دیکھنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالیٰ کے اور یا ساتھ ڈالنے کے دل میں مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پھونکا میرے دل میں اور یا ساتھ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف ماں موسیٰ کے اور یا ساتھ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکھیوں کے (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا قول اور وحی کی میں نے طرف حواریوں کے یعنی ڈال دی

مین سے بیچ دلون ان کے کے اور کہا گیا حکم کیا مین نے اون کو۔ اور اس کا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتون کے یعنی حکم کرتا ہے اور مثل اس کے اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی"

غیاث اللغات مین لکھا ہے۔ وحی۔ بالفتح پیغام خدا و سخن نرم۔

الہام کے معنے مجمع البحار مین لکھا ہے الالهام ان يلقى الله فى النفس امرًا يبعثه على الفعل او الترك وهو نوع من الوحى يختص الله به من يشاء من عباده ۔ یعنے الہام کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے ڈالدے نفس مین ایک امر کو کہ باعث ہو وے اس ملہم کو کسی چیز کے فعل پر یا ترک پر۔ اور وہ الہام ایک قسم ہے وحی کی۔ خاص کرتا ہے اللہ تعالے ساتھ اوس کے جس شخص کو چاہتا ہے اپنے بندون سے۔

غیاث مین لکھا ہے۔ الہام بالکسر انچہ در دل کسے انداز د۔ خدا تعالیٰ از خیر و تعلیم خیر و شعر از بحر الجواہر و لطائف و منتخب و کنز

کشف کے معنے [illegible]

پس لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق وحی ... جیسا کہ عبارات منقولہ بالا سے ظاہر ہے ... ہوئے کہ کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز کی طرف اشارہ کرنا یا چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دینا۔ اور جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کو چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیجاوے تو اسلامی اصطلاح کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس پر وحی نازل کی۔ نزول وحی کی مختلف صورتین ہین جن مین سے بعض کو الہام یا کشف یا رویا سے تعبیر کرتے ہین۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کلیتًا و مطلقًا وحی الٰہی کا نزول منقطع ہو گیا یا بدستور سابق باقی ہے اگر بدستور سابق نہین تو وحی الٰہی کی تمام اقسام مین سے کونسی قسم منقطع ہو گئی۔ اور کونسی باقی ہے۔

جواب۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ ہر قسم کی وحی الٰہی منقطع ہو گئی نہ ہر قسم کی وحی الٰہی کا نزول باقی و جاری رکہا گیا بلکہ بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گئی اور بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے باقی و جاری رکہی گئی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ چونکہ قیامت تک قائم رہیگی اور اس مین کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیر و تبدیل مطابق آیۂ کریمہ نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون اور آیۂ کریمہ ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين اور آیۂ کریمہ ان الله لا يخلف الميعاد نہین ہو سکتی۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسی ربانی اطلاع یا وحی کسی شخص پر قیامت تک نازل نہین ہو سکتی جو شریعت جدیدہ لائے یا مخالف و ناسخ شریعت محمدیہ ہو۔ مسلم کی ایک حدیث منقولہ اتمام البرہان صفحہ ۴۴ مین جو یہ مذکور ہے۔ کہ ام ایمن رض اس بات پر روئین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الوحی منقطع ہو گئی۔ وہ خاص وحی شریعت کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔

غرض وحی شریعت کے سوائے باقی تمام قسمین وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک ... قائم ... و جاری ہین جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین اور نیز اوس سے پہلے قائم و جاری تہین۔ کیونکہ وجود باری تعالے اور اوس کی صفات خاصہ پر مخلوق اللہ کو یقین دلانے اور اون کو حقائق و معارف شریعت سمجہانے اور نیز ایمانی و عرفانی حالت کی ترقی و تکمیل کے لئے اون کو مراتب ثلثہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین پر درجہ بدرجہ پہنچانے کے لئے ربانی اشارات و اعلامات یعنی بقیہ اقسام وحی کی ضرورت جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تہی ویسے ہی بعد وفات تا قیامت باقی رہی اور رہیگی۔ تفسیر فتح البیان مین بہی یہی فیصلہ دیا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے۔ والمتفق ان المنفى وحى الرسالة لا مطلق الوحى ۔ یعنے اسبات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولیاء کو وحی رسالت نہین ہوتی نہ یہ کہ مطلق وحی نہ ہوتی ہو۔ آیات و احادیث مندرجہ ذیل اس رائے کی موید ہین۔ خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

تتنزل عليهم الملئكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التى كنتم توعدون ۔ نحن اولياؤكم فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة ولكم فيها ما تشتهى انفسكم ولكم فيها ما تدعون نزلا من غفور رحيم ۔ پارہ ۲۴

تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہیرے رہے اون پر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تہا۔ ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تم کو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہان ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے۔

اس آیت سے جس کا نفاذ قیامت تک قائم رہیگا۔ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالے کو اپنا رب مان لیتے ہین اور پہر اسپر استقامت دکہلاتے ہین اونپر ملائکہ اللہ نازل ہوتے ہین اور اون کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دیتے ہین کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو بلکہ اس بہشت کی خوشخبری سے جسکا تم کو وعدہ دیا گیا خوش ہو جاؤ ہم دنیا و آخرت مین تمہارے مددگار ہین۔ اب ظاہر ہے کہ مستقیم الاحوال مومنون کو فرشتے جو یہ اطلاع دیتے ہین تو صرف اپنی مرضی سے تو ایسا نہین کر سکتے بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہی کرتے ہین اور خدا تعالے کا حکم پاکر اوس کی مرضی سے جو مخفی تہی اوس کے خاص بندون کو مطلع کرتے ہین اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہین کہ متذکرہ بالا اطلاعین جو خدا کی طرف سے دیجائین وحی الٰہی کی تعریف مین داخل ہین۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بہی اسی امر کی مصدق ہے اور وہ یہ ہے۔

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون لهم البشرى فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم

پارہ ۱۱ رکوع ۱۲

سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کہائین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اون کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے جی اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

اس آیت اور پہلی آیت دونون کا ایک ہی مطلب ہے۔ اولیاء اللہ کو بشارت آمیز اطلاعین دیئے جانیکا دونون آیتون مین صراحتًا مذکور ہے۔ البتہ اس آیت مین یہ بات زیادہ ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے جو نصرت اور بشارت

(باقی آیندہ)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب رئیس ضلع دار بھیرہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور مخالف مذاہب کی موجیں اسلام کی کشتی غرق کرنے کو تھیں اور ندی نالے خشک ہو جانے کی وجہ سے چمنستان احمد پر خزان آگئی تھی تو ضروری تھا کہ سمندر سے اس پرآشوب زمانہ میں ایک عظیم الشان دریا نکالا جاتا جسکی تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس سے گلستان اُمت محمدیہ سالیں [illegible] پھلتا اور بوقلمون غنچے اور شگوفے نکالتا جسکی خوشبو دار ہوائیں تمام دنیا کو معطر کرتیں ایسا نہ خدا پیدا کرتا جو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کنارے پر پہونچاتا اگر یہ مانا جائے کہ سلسلہ وحی الہام منقطع ہو گیا اور نور نبوت کا آب رواں رک گیا اور ختم ہو گیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اسلام کا باغ ویران ہو گیا اب کوئی کتنا ہی مجاہدہ اور ریاضت کرے اس کی کوئی شنوائی نہیں اور کوئی چشمہ ہدایت سے لبالب ہو کر کھیتوں اور باغوں کو سیراب نہیں کر سکتا اور نیز (نعوذ باللہ) آیت صراط الذین انعمت علیہم کا ہر ایک نماز میں سکھایا جانا عبث دکھائی دیتا ہے۔ خدا سے انبیا صدیق شہید کے درجات کا خواستگار ہونا ایک لغو امر ٹھہرتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ نبوت سے مراد یہ نہیں ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ یہاں نبوت سے مراد کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست

زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود

آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال وصل دلدار ازل بے او محال

اور اس کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کا نام گویا کہ دوسرے لفظوں میں نبوت ہے۔ مگر یہ ایمان رکھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری آسمان سے اُتر کر خلق خدا کو آخری زمانہ میں ہدایت پہنچائینگے سراسر مہر نبوت کو توڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سخت گستاخی اور بے ادبی کرنا اور خدا کے پاک کلام کو جھٹلانا ہے (بیوی خاموش) پھر بیوی سے پوچھا کہ وفات مسیح کے قائل ہوئے یا نہیں پھر بیوی [illegible] اور [illegible] کا اظہار کیا میں نے کہا چلیئے آگے [illegible] في الارض مستقر و متاع الیٰ حین .... مرنا [illegible] والی آیت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کرہ زمین سے کہیں آگے پیچھے نہیں جانے دیتی کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ جب تک تمہاری زندگی ہے یہاں ہی جیو گے اور یہاں ہی مرو گے اور یہاں ہی سے نکالے جاؤ گے قریب تھا کہ بیوی کی آنکھوں سے [illegible] مجلس سے نکلکر دوڑی دوڑی اپنے باپ مولوی چاوہ والا تھا کے پاس گئی [illegible] کہ یہ ڈھائی [illegible] پیش کرنا [illegible] اسے اٹھا لیا [illegible] اٹھا تو لیا [illegible] کہ خدا کا بھی جسم ہے جواب ملا نہیں [illegible] کہ کوئی جگہ ہے کہ جہاں خدا نہیں جہاں تین آدمی ہیں وہاں چوتھا خدا ہے جہاں چار ہیں وہاں پانچواں خدا ہے۔ غرضیکہ ہر جگہ خدا حاضر ناظر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو کہ مجسم ہیں کبھی خدا کے ساتھ نظر نہیں آئے۔ میں نے کہا بیوی صاحبہ اگر آپ مجھے قرآن کریم سے عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا نکال دیں تو میں مبلغ [illegible] روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہوں بیوی صاحبہ نے کیا اظہار عقل مندی کیا۔ کہ قرآن کریم کا حاشیہ مجھے دکھلانے لگی کہ دیکھو یہ آسمان کا لفظ لکھا ہوا ہے میں نے کہا خدا کا کہا ہوا عربی لفظ دکھاؤ جس کے معنے آسمان کے ہوں (جواب ندارد) میں نے کہا اب بھی آپ وفات کے قائل ہوئے یا نہیں مگر وہی ڈھاک کے تین پات۔ بعد ازاں میں نے کہا کہ خداوند کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے عیسیٰ جب تک تم زندہ رہو نماز پڑھتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنی ماں کی خدمت کرتے رہو۔ مگر اس کی ماں بوڑھی بیچاری یہاں چیخی چلاتی زیر زمین ہو گئی اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا براجے کیا خداوند کریم اپنے وعدے کے خلاف کارروائی کرتا ہے ہرگز نہیں بس ہرگز نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عین حیات میں بالکل اپنی والدہ سے علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ ایک فرمانبردار بچے کی طرح ان کی خدمت بجا لاتے رہے۔ میں نے کہا کہ بیوی صاحب اچھا یہ تو بتلایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خزانہ بھی ساتھ لے گئے اگر لے گئے تو پھر وہاں زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں پھر وہی چپ۔ پھر میں نے اس کو ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت کی طرف توجہ دلائی اور اس کا مفہوم بتلایا اور بعد ازاں یہ بات بتائی کہ جب رسول خدا فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر کہا کہ جو کوئی کہے کہ رسول فوت ہو گیا میں اس کی گردن اڑا دونگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ آیہ کریمہ پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ محمد اللہ کے رسول ہیں تحقیق ان سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں اگر یہ مر جائیں یا قتل کئے جاویں تو کیا تم اپنے پاؤں پھر جاؤ گے اگر اس وقت صحابہ کرام کا یہ مذہب ایمان یا خیال ہوتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں تو حضرت عمرؓ فوراً بول اٹھتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کہاں ابھی آسمان پر زندہ نہیں [illegible] نشانی کی۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض۔ میں نے کہا واہ صاحب واہ آپ اپنے رسول صلعم پر حضرت عیسیٰ کو فضیلت دے رہے ہیں یہ بھی عقل و دانش ہے [illegible] جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور پاس [illegible] گھیر لیا تو بائیں بائیں [illegible] پیچھا چھڑانے کو پھر [illegible] مولویانہ حجت پر [illegible] تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں نفس مضمون کو چھوڑ نماز کے فرائض پوچھنے لگی کہ آپ نے بھی بموقعہ بے محل سوال کیا میں نے کہا کہ اس کٹ حجتی کو چھوڑ دو۔ جب میں بفضلہ تعالیٰ تیرے دل پر وفات مسیح کو جما دوں گی اور تو مسیح موعود کو مان کر میرے عقیدہ پر آ جائے گی تو پھر تجھے نماز کے فرض وغیرہ سب کچھ بتا دوں گی بیوی صاحبہ نے جھنجھلا کر اور اپنے ہوش و حواس کو خیرباد کہہ کر یوں یاوہ گوئی اور اپنی ملاہٹ اور کم مائگی کا اظہار کیا کہ میں تمہارے عقیدہ اور مذہب کو سو جوتے مارتی ہوں۔ جسکا میری طرف سے یہی جواب تھا کہ جواب جاہلاں باشد خاموشی

اخیر میں میں یہ اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ میرا مدعا کسی قسم کی شہرت یا ہار جیت حاصل کرنیکا نہیں تھا بلکہ صرف اپنے آپ کو فرض تبلیغ سے سبکدوش کرنے اور مستورات پر اتمام حجت کرنیکا تھا

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ تبلیغ کا بیج جو محض للہ بویا گیا ہے ضرور اُگیگا پھلیگا اور پھولیگا الٰہی اس قوم کو ہدایت اور نور ایمان عطا کر تا مسیح موعود کو پہچانیں اور انکو ضلالت اور جہالت کے گڑھے سے نکال تا کہ فلاح پائیں تو بڑا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے آمین ثم آمین

الراقمہ۔ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہپور

السلام علیکم بوجہ سوء مزاج معدہ وضعف دماغ کہانا کہانے کے بعد میرے سر میں اکثر درد رہتا ہے بعض اوقات طبیعت بہت بیقرار ہو جاتی ہے۔ پرسوں شام کو بہی یہی حالت تہی ایسے وقت میں ایک بے یار وغمگسار مسافر دعا کے سوا کیا کر سکتا اور یہی ہر مومن کا ہتیار ہے۔ خود تو دعا کی ساتہ ہی خیال آیا اپنے بہائیوں کی امداد بہی اس میں شامل ہو۔ تو مراد دل حاصل ہو جاوے۔ چنانچہ میں باہر بیٹھ گیا۔ اب جو بہائی گذرتے ہیں السلام علیکم کہتے ہیں جس کے معنے میرے مناسب حال یہی ہتے۔ کہ تیرا سر درد جاتا رہے اور ہر آنیوالی بلا سے سلامت رہے۔ یہ کلمہ میں پہلے بہی سنا کرتا تہا۔ مگر جو لطف مجہے اس وقت آیا اللہ جانتا ہے۔ کبہی کسی چیز میں نہیں آیا بے اختیار پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود پڑہنے کو جی چاہا۔ جس نے ہمارے لئے ہمدردی و محبت و دعا کا ایسا ذریعہ بنایا۔ کہ دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آتے ہی تہ دل سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں (اور یہ بات کسی قوم کو حاصل نہیں) اگر واقعی یہ دعا سوز دل کے ساتہ بہ تمام خلوص کی جائے تو اس قبر پرستی پیر پرستی اور تعویذ پرستی کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ لیکن افسوس آجکل اول تو مسلمانوں سے یہ رسم ہی اٹہ گئی ہے انگریزی پڑہے ہوئے تو انگلی کو اٹہانا یا اسے پیشانی تک لے جانا کافی سمجہتے ہیں بعض اوقات چہڑی کا اٹہانا ہی کافی سمجہا جاتا ہے اور بعض اوقات آداب یا ایسے الفاظ ہی سلام کا قائمقام ہو جاتے ہیں اور فلاں لوگوں نے یہ امتیاز کر رکہا ہے۔ کہ چہوٹے انہیں اور ان جیسے بڑوں کو تو ہی سلام کہیں اور وہ جیسا رہ کہدیں اور فلاں یا کوئی بڑا آدمی کیا مجال ہے۔ جو چہوٹے کو سلام علیکم کہہ جائے کیونکہ اس کی اس میں ہتک ہے اور عورتوں کو السلام علیکم کہنا کفر کی حد تک سمجہتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ مگر ہمارے مسلمان کہتے ہیں لو جی اب ہم اپنی عورتوں کو جب آئیں تو سلام کریں۔ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے۔ کہ قرآن مجید پر عمل تو مسلمان سے چہوٹ گیا مگر سب سے زیادہ سورۃ نور کو ان لوگوں نے پس پشت ڈالدیا۔ نبذوا کتاب اللہ وراء ظہورھم میں اسی حالت کی پیشگوئی تہی۔ مگر ظاہر پرستی کے لیسے متوالے ہیں۔ کہ اس کے معنے یہیں تک سمجہے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی طرف پیٹہ نہیں کرنی چاہیئے۔ پہر جو السلام علیکم کہنے کے عادی ہیں۔ ان میں یہ نقص ہے۔ کہ وہ عادۃً کہے جاتے ہیں چنانچہ بعض السلا کہہ کر آگے گذر جاتے ہیں بعض اختصار پسند صرف ”سا“ کہنا ہی کافی سمجہتے ہیں۔ حقیقی طور سے اس شخص کے لئے جسے سلام کہا۔ دعا کی تڑپ نہیں ہوتی حالانکہ چاہیئے یوں کہ یہ لفظ زبان سے نہیں بلکہ دل سے نکلے۔ (راقم)

اظہار الحق ۲۶ مارچ کے بدر میں دو مضمون ایسے چہپے تہے جنپر میں کچہہ لکہنا چاہتا تہا۔ مگر مجہے موقعہ نہ ملا۔ پہلا مضمون تو حکیم فضل دین صاحب کا ہے۔ حکیم صاحب موصوف بوجہ اپنی قابلیت کے ہر طرح قابل تعظیم ہیں مگر ان کے تعظیم کے یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ جو کچہہ وہ کہیں ہم بلا چون وچرا تسلیم کرلیں۔ میری اسلامی حمیت مجہے مجبور کرتی ہے۔ کہ میں حکیم صاحب کو اللہ تعالےٰ کا جو حی۔ قیوم۔ سمیع بصیر واحد لاشریک ہے اور پہر رسول کریم کا جو کمالات نبوت میں واحد لاشریک ہے واسطہ دے کر التجا کروں کہ قبر پرستی پیر پرستی بہت کچہہ مسلمانوں کا بیڑا غرق کر چکی ہے اب آپ اس کو قعر ظلمات میں نہ دہکیلئے۔ میرے خیال میں سماع موتی ہی اس کی بنیاد ہے۔ اگر کسر صلیب مسیح کی موت کے اثبات پر موقوف ہے تو یقیناً پیر پرستی کی شرک کی بیخ کنی اسبات پر موقوف ہے کہ مردے نہیں سنتے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ وھم عن دعاءھم غافلون اس میں پہلے سننے اور پہر سننے کی کوئی تفریق نہیں اور ما انت بمسمع من فی القبور میں من فی القبور سے مراد کفار سہی۔ مگر برائے خدا یہ تو سوچو کہ وجہ شبہ کیا ہے اور جو کچہہ آپ مشبہ میں ثابت کرتے ہیں وہ مشبہ بہ میں بطریق اولیٰ پایا جانا چاہیئے یا نہیں۔ باقی رہا۔ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ ہلاک شدگان سے مخاطب تہے۔ دوم۔ یہ انسانی فطرت کے تقاضے ہیں۔ انسان غم یا خوشی یا افسوس کی حالت میں کسی کو مخاطب کرلیتا ہے مگر نہ اس کو سنانا مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ اعتقاد کہ وہ سنتا ہے بلکہ محض اپنے درد دل کا اظہار ہوتا ہے۔ انبیاء بہی بشر ہوتے ہیں تقاضائے بشریت سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر پکارنا بہی اسی قسم میں داخل ہے اور یسمعون کا تسمعون کی سند قوی دکہانا ضروری ہے۔

پہر اعتراض تو سائل کا یہ تہا کہ جب مردے سنتے ہیں تو جیسا ہم اولیاء اللہ کی زندگی میں ان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے خدا کی جناب میں یہ دعا کرو۔ بعد الموت بہی ان سے استدعا کر سکتے ہیں۔ پہر تو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑہنا ہی جائز بلکہ عین ثواب ہو گیا۔ لا الہ الا اللہ۔ دوسرا مضمون خاتون عصمت کا گو یکی سے ہے۔ اس میں کچہہ ایسے فقرے تہے۔ جو انتہا درمایوسی میں نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

”ہم نے زیادہ تعلیمیافتہ ہوکر کرنا ہی کیا ہے۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا۔ یعنے اگر ہم اپنا بہلا برا جاننے لگ گئیں۔ تو پہر مردوں کی زندگی ہی عذاب جان ہو جائیگی اب تو یہ ہے۔ کہ صبر کا سبق عمدہ پڑہا ہوا ہے۔ وہ روز اول کا جسکی قسمت میں کسی کے تابع رہنا اور سخت مشکل کام خانہ داری کے فرائض اولاد کی مصیبت لکہی ہوئی ہو ان سے تو ہرگز نجات نہیں ہونے کی۔ اگرچہ ولائت پڑہنے جائیں“۔ ایک اعتبار سے تو یہ جو کچہہ لکہا ہے۔ بالکل ٹہیک ہے مگر عورتوں کے تعلیمیافتہ ہونے سے مردوں کی زندگی وبال جان ہو جائے۔ یہ ٹہیک بات نہیں بلکہ ایسی صورت میں وہ مردوں کے لئے زیادہ مودت ورحمت کا موجب ہو سکیں گے۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ مرد ان کی حق تلفی کرتے ہیں۔ تو یہ الزام عورتوں پر بہی عائد ہو سکتا ہے۔ ہم معزز خاتون کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ عورتیں ہی مشکل کام نہیں کرتیں بلکہ مرد ان سے بڑہ کر مشکلات میں پڑتے اور اپنی اولاد کے لئے اپنی زندگی تلخ کرتے ہیں۔ تابع رہنا بصورت غلامی بے شک تکلیف دہ ہے مگر مودت ومحبت کے رنگ میں یہ مسرت افزا ہے (الحکم)

ایک نئی بدعت اس عنوان سے رسالہ المجدد میں ایک صاحب نے یہ رونا رویا ہے کہ آجکل اکثروں کے پاس فوٹو کی تصویریں بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ کی دی گئی ہیں۔ مثلاً حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب جلال پوری۔ اور پہر لکہا ہے کہ وہی شاہ سلیمان تونسوی، خواجہ اللہ بخش اور خلیفہ محمد حسن (رحمۃ اللہ علیہم) کی مطبوعہ تصویریں عجب انداز سے کہینچی ہوئی شامل کی گئی ہیں۔ میرے خیال میں ایک شخص نقشبندی کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اس بارہ میں کسی چشتی پر معترض ہو۔ بندۂ خدا! اپنے منہہ میں گریبان ڈالکر دیکہہ ان کے پاس تو تصویریں ہیں اور تمہارے دلوں میں بت ہیں۔ میں چہوٹ نہیں

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط بنا بر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال قولہ کے ساتھ لکھکر جواب دیا جائیگا و باللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ عامہ مسلمان اصول اسلام کو تسلیم کرتے ہیں احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات وارشادات قرآن مجید میں جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔ اقول۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ہمارے مخالفین کب تسلیم کرتے ہیں کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں۔ کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے؟ پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور اُن کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون ½ (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اُتارا جانیگا اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کرنے والے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین آمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما ½ (بے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں مانتے ہیں ہم بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں۔ وہ ٹھیک ٹھیک اور پکے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے۔ درمیان ایک کے بھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا اجر ضرور دے گا اور اگر اُن سے کوئی غلطی بھی ہو جاوے تو معاف کر دیگا کہ غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ اُن کے انکار پر کفر بلکہ اصرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کُل انبیاء ورُسل پر ایمان۔ سوئم اُن کا باہم تفرقہ نہ کرنا۔ کیا معنے کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علیحدہ تخصیص کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو بخلاف کل رسل بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر پر چڑھانا اور آسمان پر رہنا کھانے پینے پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ ماننا اسی طرح عالم الغیب وخالق ومحی الموتی ماننا یا اُس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفرقہ بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط متحمل نہیں کہ تمام آیات ... مع ترجمہ لکھوں اس لئے اُن کا حوالہ ہی دیا گیا۔ اوّل پارہ اوّل رکوع ۱۶ وہاں عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا پارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں کسقدر تاکید عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزئی معمولی۔ بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی اُمت کو ڈراتے آئے یعنے دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا سوائے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بہت کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں کیں کیا اس کو کوئی جزئی اختلاف کہہ سکتا ہے۔

غرض اول تو یہ جزئی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے۔ جس کے منکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات وارشادات قرآن مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اُن پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اوّل خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس کے ساتھ اختلاف بشارات میں ہی تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام کی گدی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی اُن کو سور اور سور کے بچے اور ریاکار اور حرامکار بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں اُن کو ملعون کہا گیا:۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسی بن مریم ½ (ملعون ہوئے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو بجسدہ العنصری نازل کرلتے اور حضرت مسیح بروزی طور پر حضرت البشارات کا اختلاف جزوی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بلکہ بغاوت ہوتی ہے ونیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفاء تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدی کے خاتم الخلفاء ہیں۔ یہود کو اُن کے اختلاف کے سبب قرآن میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفاء کے منکر کو بعینہ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قرآن مجید موجود احادیث موجود جن سے دیکھ کر انسان عملدرآمد کر سکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعوی کسی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائیبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسوی تھے۔ ان کے پاس تورات طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں اُن کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قایل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ فقیہہ اور فریسی حضرت موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقعہ پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوّت ورسالت وماموریت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر اُن کے تمام دعاوی میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اختلاف بشارات پر ہے یہود تمام عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آنا سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسماعیل میں سے آئے حالانکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اُسے خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کرکے آئے تھے۔ اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ½ (دعائیں مانگتے اور فتح چاہتے کفار پر مگر جب

عزیز

وہ پہنچانا ہوا آگیا تو منکر ہوگئے۔ سو لعنت اللہ تعالیٰ کی ایسے کافروں پر) دیکھو! یہ ہے نتیجہ اختلاف بشارات کا۔ حضرت مسیح کی زبان پر ملعون۔ پھر حضرت نبی کریم صلعم کی زبان پر ملعون و مغضوب ہوئے جس اختلاف کا نتیجہ لعنت و غضب الٰہی ہو کیا وہ اختلاف معمولی یا جزوی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قولہ احکامات اور بشارات کے اختلاف سے ایک دوسرے کو کافر کہہ دینا سمجھ میں نہیں آتا۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپکو اب تو انشاء اللہ تعالیٰ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اختلاف بشارات معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ سارا کارخانہ ارسال رسل کا دار و مدار اسی پر ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں والا رسول تو پیشگوئیوں کی تصدیق سے مانا جاتا ہے اور جس اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے وہ اصلاح سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ رسول مانا جاوے جیسے کوئی مثلاً تحصیلدار جب تک تحصیلدار نہ مانا جاوے کوئی انتظام تحصیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال باوجود اس کے ہم نے کسی پر فتویٰ کفر کا ابتداءً نہیں دیا۔ بلکہ خود مخالفین نے حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے پر وہ فتویٰ عائد کیا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کفر اسی پر رجوع کرتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں اُن کے پیچھے نماز بھی جائز نہ رہی۔ قولہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ دیا اس وجہ سے کفر کا مستحق وہی ... [illegible] ... امام یا مسلمان کو کافر کہا ہو نہ عام مسلمان۔ اقول و باللہ التوفیق۔ ہم بھی سب کو کافر نہیں کہتے اور نہ کافر سمجھتے ہیں۔ ہاں اکثر ایسا ہے کہ مسلمان یا علما یا فقرا مشائخ کے زیر اثر ہوتے ہیں یا دونوں یا سادات کبرا کے زیر اثر ہوتے ہیں جیسے انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا (ہم سادات اور امرا کے تابع ہوگئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اس راہ سے بہکا دیا۔) جو فتویٰ علماء نے لگایا جو طریق ... [illegible] ... اُن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عوام لوگ سن لینگے یا سمجھ لینگے وہ تو بالکل ایسے چارپائے ہیں جن گھروں میں لوگوں کی نعمت کھا کر پرورش پاتے ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے) کیا معنے خانہ زاد حیوانوں کی طرح یہ بھی اپنے آقا افسر مالک کے ماتحت رہتے ہیں۔ انعام سے گئے گزرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے اصلی مالک اور اصلی منعم کو نہیں پہچانا۔ مگر باوجود اس کے کیا بسبب بے علمی یا ماتحتی یہ کسی سزا سے مستثنیٰ رہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے

کہ جب قیامت کو عوام سزایاب ہوں گے تو امرا کو کہینگے لولا انتم لکنا مومنین (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہو جاتے) دُنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہو رہے ہیں یا نہیں پس یہ لوگ بھی معذور نہیں وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون پر آپ غور کریں۔ قولہ ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ مداہن یا تقیہ باز یا منافق یا نہایت بودے و کمزور دین سے بے خبر ہیں اصل میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے اکثرھم للحق کارھون (عوام اس سچ کو ناپسند کرتے ہیں) جب آپ ان لوگوں سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو پتہ لگے کہ ساکت لوگ اندر سے کیسے بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص میرے ... [illegible] ... میرے پاس درس قرآن مجید سننے کے لئے آیا کرتا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ اتفاقاً میرا حقیقی بھائی جوان مر گیا ... [illegible] ... نہیں پڑھا۔ میں نے کہا ... [illegible] ... حضرت کی بار بار تعریف کرتا تھا ... [illegible] ... سچا جانتا ہو۔ اس کا جنازہ ... [illegible] ... حیثیت تھا۔ میں نے کہا اگر ... [illegible] ... اس کے زمانے میں امور ... [illegible] ... حضرت سچا سمجھتا کہا ... [illegible] ... کے گواہ ... [illegible] ... دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ... [illegible] ... کے ساتھ عملوا الصالحات شرط رکھی ہے ... [illegible] ... اُس کے منت انکار کہ لوگ۔ جو کہتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر ہیں پھر وہ اسی جوش میں کہہ اٹھا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا ہے۔ اُس کو پکڑ نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ غرض یہ ساکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو چھیڑنے سے ان کی نیک دانی و سکوت کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا ساکت لوگ معذور بھی نہیں۔ کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں پر ہی منقسم

کیا ہے ایک حصہ مامور مع رفقا دوسرا حصہ اس کے مکذب۔ ساکت کا حصہ اس سے الگ نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ ساکت لوگ بھی مکذبین کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ دیکھو فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ (کون بڑا ظالم ہے اس سے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولے یا سچ کو جھٹلاوے جب اس کے پاس آجاوے۔ قولہ کوئی بھی ہو کسی کو اصول اسلام سے انکار نہیں۔ رہا عمل سو عملاً جیسے غیر احمدی غافل و سست ہیں ویسے ہی احمدی بھی پھر کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو نماز منع ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ اصول اسلام کا ذکر تو پہلے ہی ہو چکا۔ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر۔ اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلوا خلف کل کافر نہیں آیا۔ اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ پر ہم کبھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور انبیاء کو نیک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبی ہم لے لیتے ہیں کیا کسی مسلمان احمدی یا غیر احمدی کے نزدیک ان کے پیچھے نماز جائز ہے ... [illegible] ... بعض انبیاء کو نہیں مانتے اور سوائے رسالت باقی اصول ان کے اسلام سے قریب قریب ہی ہیں ... [illegible] ... احکامات ہیں جن کی نسبت قرآن شریف میں ... [illegible] ... اور رد کرنے پہ وعید ... [illegible] ... اگر احمدی غیر احمدی ... [illegible] ... نہیں دیتے تو کیا صرف بشارات کے انکار ... [illegible] ... کیا ہے۔ اقول ... [illegible] ... آپ غور فرماویں۔ ایک گورنر کا انکار اور ایک قانون کی غلطی کیا دونوں کی سزا یکساں ہو سکتی ہے وہ تو بغاوت کی سزا ہوگی اور ... [illegible] ... قولہ نماز اور تمام مسلمانوں کا کفر بہت ہی نازک خیال ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کافر کہنے سے نہیں ڈرتا اگر وہ کفر کرے۔ خواہ وہ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور اسی طرح اس کے رسول بھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل بنی اسرائیل کتنے لاکھ تھے کیا سب کو بد اور حرامکار اور سور اور سور کا بچہ نہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف تمام دنیا تھی۔ کیا وہ اُن کو کافر کہنے سے رُک گئے۔ خصوصاً مکی زمانہ کیسا نازک بیکسی اور بےبسی کا زمانہ تھا۔ ہاں قوی الایمان مومن کبھی نہیں ڈرتا۔ جیسے صحابہ نے بادشاہوں کے دربار میں جا کر اُن کو تبلیغ کی۔ قولہ جہاں کہیں ایک آدھ احمدی ہو۔ وہاں پر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خصوصاً جن کا حکام

ہم ذکر اللہ کے مخالف نہیں

سراج الاخبار میں پھر ایک مُلّٹی کی آڑ میں شکار

کھیلنے والے پردہ نشین نامہ نگار نے ہمارے خلاف کچھ لکھا ہے گر میں نہیں سمجھتا کہ ان لمبی لمبی نقصہ تحریروں سے کیا مقصود ہے۔ نہ میرے دعوے کو سمجھتے ہیں اور نہ جو کچھ میں پوچھتا ہوں اُس کا جواب دیا جاتا ہے۔ مصری کی مثال دینے سے میری یہ غرض تھی کہ جیسے مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی محض زبان سے اللہ اللہ رٹنے پر وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے جو احکام اللہ کی فرمانبرداری پر ہونے چاہئیں:۔

(۳) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح کے منکوں کو پھیرتے جانا۔ ذکر اللہ سمجھتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں۔

(۴) قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن کا شان نزول دیکھو تا تمہیں معلوم ہو اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کوئی شخص یا اللہ یا رحمٰن کہکر دعا کرتا ہے تو اُسے کون منع کرتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دعا کرنا نہ اس سے کچھ چاہنا اور پھر زبان ہلاتے جانا اس کے کیا معنے ہوئے

(۵) میں لعنتی سمجھتا ہوں اس کو جو کہ زبان یا دل سے خدا کے نام لینے کو عبث گردانتا ہو بشرطیکہ یہ نام لینا ان طریقوں سے ہو جو ہمیں سید و مولا نبی کریم صلعم نے بتلائے۔ ہندو برہمن۔ جوگی بھی اُس کا نام اپنے خیال کے مطابق جپتے ہیں مگر کسی ایمان سے کہو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے؟ یقیناً ایک مومن مسلم کے منہ سے اس کا یہی جواب نکلیگا کہ "ہرگز نہیں" کیوں؟ سنت نبوی کے خلاف ہونے سے۔ صحابہ بھی ذکر اللہ کرتے تھے مگر مجھے دکھاؤ کہ وہ سب زاویوں میں ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھے رہتے تھے اور تسبیح گردانی کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا اور تو حید کے ذکر سے ساری سرزمین عرب کو گونجا دیا پس لے میرے دوست یہ ہے ذکر اللہ۔

(۶) بیشک میں نے کہا کہ جو آیات پیش کرتے ہو۔ اُن کے معنے تم نہیں سمجھتے مگر یہ تو نہیں کہا ہے کہ صحابہ یا رسول خدا اُن کے معنے نہیں سمجھے تم مجھے کہیں سے نبی اکرم صلعم کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو۔ کہ وہ بھی اللہ کے ذکر کی مراد وہی بیان کرتے ہیں جو ان نقشبندیوں کے معمولات سے ہے۔

(۷) کتنا بڑا بہتان ہے اور کیسا افترا ہے۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر۔ ایک دن تو اُس کے حضور میں حاضر کیا جائیگا کیا فاذکروا اللہ قیاماً کے معنے جو پہلے بیان کئے "کہ اپنی ہر حرکت وسکون میں خیال کر لو کہ یہ خدا کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں"۔ اس سے میری یہ مراد ظاہر ہوتی ہے؟ کہ صلوٰۃ چھوڑ دو بھنگ کا پیالہ نوش کرو۔ غافل انسان سُن اور تدبر کر میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر اُسے کرے مجھے قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ مجاہدہ اور

سب مجاہدوں سے مشکل اور یہی حقیقی اسلام ہے زبان سے اللہ اللہ کرنا قلب پر ضربیں لگا لگا کر اس میں اختلاج وخفقان کا مرض پیدا کرنا اور اُسے یہ سمجھنا کہ ہمارا دل ذکر کر رہا ہے بہت ہی سہل۔ مگر یہ بہت ہی مشکل کہ ہر ایک حرکت وسکون بلکہ دل کا خیال تک بھی اللہ کے احکام کے خلاف نہ ہو علامہ نور الدین اپنے ایک مرشد کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ یہ منازل تو میں سب چھ ماہ میں طے کر گیا مگر حضرت امام نے جب سمجھ میں آیا ایک ہی بات بتائی ابھی تک اُس کی مشق ٹھیک نہ ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کتنے انسان ہیں جو پانی پینے سے پہلے یہ غور کر لیتے ہیں کہ ہم وامنروا کی تعمیل میں یہ پانی پینے لگے ہیں پیاس گتّے کو بھی لگتی ہے اور انسان کو بھی دونوں پانی سے بجھاتے ہیں مگر انسان اور کتّے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا ذکر کثیر نماز کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں" اگر تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسا نہ کر سکو گے نماز سوا دیگر اذکار پر بالکلیہ ذکر کثیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور میں کیوں نماز کو ذکر اللہ نہ کہوں۔ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر۔

(۷) مجھے اس پاک نام (اللہ) کے ساتھ ضد نہیں یہ تو میرا دین وایمان ہے ضد تو اُن کو ہے جو اللہ تعالیٰ ایسے رب العالمین رحمٰن۔ رحیم۔ خیر الرازقین۔ اقرب من حبل الورید کے ہوتے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ رٹتے ہیں آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نام سے کن کو ضد ہے حقیقی مردے زندہ کرنے والا کون ہے؟ میں شرح صدر سے جواب دونگا کہ اللہ مگر تمہارا دل تمہیں ایسا کہنے سے ملامت کریگا کیونکہ بقول تمہارے عیسیٰ ابن مریم نے بھی مردے زندہ کئے تمام اشیاء کا خالق کون ہے؟ میں ایک انشراح کے ساتھ جواب دینے پر تیار ہوں کہ اللہ مگر وہ دل کس کا ہے جو ایسا کہنے سے روکیگا کیونکہ کچھ طیور عیسیٰ نے بھی بنائے الٰہی عالم الغیب ہونا۔ لایزال ولایحول وغیرہ صفات جو محض خاصہ الوہیت ہیں تم لوگوں نے ایک عاجز انسان کو دے رکھی ہیں۔

(۸) میں نے کب کہا کہ زبان سے کوئی ذکر مفید نہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کے لئے تو ہمارے پاس نبی اکرم صلعم سے سندیں موجود ہیں۔ بلا تدبر اللہ اللہ کہنے یا قواعد مقررہ کے ساتھ دل میں پڑھنے کی کوئی سند تبلائی ہوتی پھر سبحان اللہ وبحمدہ سبح بحمد ربک کی اور سبحان اللہ العظیم سبح باسم ربک العظیم کی تعمیل ہے اور یہ ایک دعا ہے جس میں اس تمام عیوب ونقائص سے پاک ہستی کے سامنے اپنی خطا کاریوں وکمزوریوں کا اقرار اور اُس سے امداد کی درخواست ہے دوسری حدیث "اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی" میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس سے تم نے کیا سمجھ لیا ایک مومن انسان ہر وقت اپنے مولا کریم کو یاد رکھتا ہے گر یاد کرنے کے معنے خدا جانے الٹی سمجھ والے کیا سمجھتے ہیں ایک آقا کے دو غلام ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام بتایا گیا۔ اب وہ اُسی کی ڈیوڑھی میں بیٹھ کر اپنے آقا کا نام جپنے لگ جاتا ہے اور صبح سے شام تک سلطان سلطان سلطان رٹے جاتا ہے دوسرا وہ ہے جو اُس کے حکم کی تعمیل میں چلا گیا اور صبح سے شام تک اپنے کام میں لگا رہا اور دل سے اپنے مولیٰ کو نہیں بھولا۔ اسے یاد ہے کہ میرا ایک آقا ہے اور ہر حرکت وسکون میں وہ یہ غور کر لیتا ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ بتاؤ ان دونوں میں کون اچھا۔ ایمان والے بے ساختہ بول اُٹھینگے وہ دوسرا۔ میں حیران ہوں کہ مرلا ذکر کرنے سے یہ کہاں سے تم نے سمجھ لیا کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اللہ اللہ چلایا جائے۔ تعالیٰ کے انعام اور اُس کی قدرتوں کا ذکر کرنا اس کا ذکر نہیں کیا قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا اور بامعنی سُنانا اللہ کا ذکر نہیں کیا ذکر یہی ہے جو حلقہ میں بیٹھ کر کیا جائے۔

(۹) واذکر اسم ربک کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں حضرت! اس سے مراد ہے اپنے رب کی عظمت اور اُس کی رفعت وجلال کا ذکر کرو یعنی توحید الٰہی کا وعظ۔ اور پھر اس میں مخلوق الٰہی کی بدخلق پر پرواہ نہ کرو اسی لئے وذرنی والمکذبین فرمایا۔

(۱۰) فاذا قضیتم الصلوۃ کے یہ معنی بھی ہیں اور ہم تمہیں تفسیروں سے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو۔ تو اُس کا ذکر بحالت قیام وقعود کرو کس طرح؟ کما ھداکم جس طرح تمہیں ہدایت دی گئی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا کہ کاروبار میں بے شک لگ جاؤ۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الٰہی نہیں بلکہ بیشک کسب معاش جائز طریق سے کرو مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھولے ہر وقت یہی خیال رہے کہ میرا مولا ہے اور علیم بذات الصدور ہے وہ میرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے پس ایسے وسوسوں کا سلسلہ کبھی نہ شروع ہونے دے جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں وہ سمیع ہے پس جو بات میرے منہ سے نکلیگی اسے وہ سُنتا ہے خواہ سات پردوں میں کی جائے اور جو فعل مجھ سے سرزد ہوگا اُسے دیکھتا ہے خواہ کتنے پردوں میں ہو۔ جب یہ یقین درجہ کمال کو پہنچ جائے تو انسان گناہوں سے پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک ہونے کا۔ ظاہر پرستوں نے ان باتوں کو سمجھا نہیں ان کے خیالات ان کے اقوال اُن کے افعال مرضیات الٰہی کے خلاف ہوتے ہیں مگر وہ اللہ اللہ کئے جاتے ہیں اختلاج قلب کو دل کا ذکر سمجھتے ہیں یکسوئی کے ثمرات جو کافر و مومن کے لئے یکساں ہیں کشوف اور سیر الی اللہ اور الی اللہ خیال کرتے ہیں رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ سے بھی یہی مراد ہے۔ تجارت میں مصروفیت اور دنیوی طمع اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سودا کرتے ہوئے راستبازی کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں اور نہ اس میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز وغیرہ ہی نہ پڑھیں یا وقت کے آخری حصہ میں پڑھیں کیا وہ تفسیری نہیں ہوتی جو تم اقام الصلوۃ کو ذکر اللہ سے الگ بنا رہے ہو اور ہم نے تو دوسری توجیہ کے مطابق بھی معنے کر دیئے ہیں اور پھر یہ کہنا کس دلیل سے ہے کہ نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ تو بیٹھ کر اللہ اللہ بھی حسب قواعد نقشبندیہ کرو۔ درمنثور کی جو عبارت واذکروا اللہ ذکراً کثیراً کی تفسیر میں پیش کی ہے وہ بالکل ہماری تائید میں ہے۔ دیکھو وہ لکھتا ہے کہ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید یہاں یہ تو نہیں لکھا کہ اللہ اللہ زبان سے کرتے رہنا یا دل میں اختلاج پیدا کرنے کے لئے خاص شرائط خود کے ساتھ۔ اور تفسیر ابن عباس میں کثیراً علیٰ کل حال اور روح البیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۴ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

مامور من اللہ کا علم لُدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسبی نہیں وہبی ہوتا ہے اور وہ تمام لوگوں کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم میں اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ اس پر وہ اسرار اور حقائق و دقائق آشکار کہولتا ہے کہ دوسروں پر ہرگز نہیں کھلتے۔ دیکھو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے ایسی فصیح و بلیغ کلام کرتے تھے کہ عرب کے شعراء وفصحاء دنگ ہو گئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنا کلام قرآن کریم اون پر نازل فرمایا کہ جسکی ایک آیت کے مقابلہ پر بھی کوئی اس کی نظیر نہ بنا سکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہے گا غور کرنیوالے اور پاک دل لوگوں کے لئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ مگر کج فہم اور مغرور لوگ ہرگز سمجھ نہیں سکتے۔ پھر دیکھئے اس زمانہ میں ہمارے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ یہ بھی اُمّی ہیں حضور نے علم قرآن۔ فقہ و حدیث وغیرہ کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تاہم اللہ تعالےٰ نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجھ اور ملکہ عطاء فرمایا ہے کہ دوسرے اون کے مقابلہ سے عاجز ہیں وہ لوگ جنھوں نے تحصیل علم میں عمریں گذار دیں اور مختلف مقامات دنیا میں سفر کر کے بڑے بڑے جید اور مشہور علماء و فضلاء سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی و آج اوس کے قدموں میں بیٹھے ہیں اور اوس سے روحانی فیوض و دینی علوم کے فیوض و نکات و حقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہیں۔ کیا اون کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہیں بلکہ بڑی بھاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کیطرف سے اون کو یہ علوم اور اسرار عطاء نہیں ہوئے تو اور کس کی طرف سے ہیں۔ کیا مکاروں اور دنیا داروں کو بھی ایسے معارف اور حقائق اور رموز علم الٰہیات حاصل ہوتے ہیں؟ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لایمسہ الا المطھرون یعنے قرآن کریم کے معارف و نکات صرف پاک لوگوں پر ہی کھلتے ہیں۔ مگر بے سمجھ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگوں کو بھی مکار اور دنیادار کا لقب دیتے ہیں جن کا کوئی شخص بھی معارف قرآنی اور علوم الٰہیات میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا بھی ہٹ دہرمی۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کریں کہ کیا کاذبوں اور مکاروں پر معارف و دقائق ایسے کھُلا کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہیں اور کلام الٰہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بخشا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجھ آ جائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہو جائے۔ مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجھ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کر دی اور جہالت اور کج فہمی نے ان کے دلوں کو ایسے اندر سے کہا لیا جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہو کر شیشہ نہیں بنایا جا سکتا۔ میں نے کئی جاہلوں کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہیں کرتے صرف کاغذ لکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ کسی عالم کے سامنے ہو کر کلام تو کرتے ہی نہیں ایسے جاہلوں کو معلوم نہیں کہ اگر اون کے علماء کچھ علمی لیاقت رکھتے ہیں تو کبھی تو وہ بھی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکھتے یا اس کے مقابل پر کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا میں اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکھاتے مگر انہوں نے کبھی کچھ بالمقابل نہ لکھا جس سے اپنے بے علمی اور کم مائگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت دلانے والے الفاظ میں اون کو کہا کہ کچھ مقابلہ میں لکھو۔ مگر کبھی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ دیکھو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی میں لکھنے کے لئے کیسے جوش دلانے والے الفاظ میں حضرت اقدس نے پیر گولڑوی کو دعوت کی اور یہاں تک کہا کہ تم گھر میں بیٹھ کر ہی لکھو اور دوسروں سے امداد بھی لے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علماء بھی اپنے شامل کر لو اور ہمارے مقابلہ تفسیر سورہ فاتحہ لکھو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا میں اون کے مقابلہ میں تفسیر لکھی اب مخالف لوگ غور کریں کہ جن کو اتنا بھی علمی مادہ نہیں کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ میں لکھائیں۔ وہ زبانی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکھتے ہیں ایسا کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہیں کرتے اون کی مراد صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ عوام کالانعام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثات جو کسی قواعد کے ماتحت نہیں ہوتے اور اون سے حق طلبی مقصود نہیں ہوتی اور صرف نارجیت مراد ہوتی ہے اون سے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے اور اون کا یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہیں کرتے بلکہ وہ تو ہر وقت طالب حق کی تسلی و تشفی کرنے کو تیار ہیں اور یہی خدا تعالیٰ کیطرف سے اون کو خدمت سپرد ہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہیں۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیونکر ہو سکتی ہے۔ فتدبر۔

علاوہ ازیں اور کئی کتابیں اور رسالجات حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علماء سے کبھی کوئی تحریر بالمقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بھی غلیظ اور غیر مصفا۔

اس جگہ یہ جتلا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوائل میں حضرت اقدس نے بالمشافہ بھی کئی مباحثات کئے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں عیسائیوں کے ساتھ۔ . . . . . . و اور کئی آریوں سے مباحثے ہوئے۔ اور مسلمان علماء سے بھی دہلی وغیرہ مقامات میں گفتگوئیں ہوئیں۔ مگر سب میں حضرت اقدس نے مخالفوں کو ساکت اور لاجواب کیا اور پھر جو کتابیں آریہ وغیرہ کی تردید میں لکھیں وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئیں جن کے جواب مخالفوں سے کبھی کچھ بن نہ آوے اب مخالفوں کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہیں کرتے کس قدر امانت و دیانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے۔ مگر دل کے اندھوں نے نہ کچھ دیکھا اور نہ سنا اور نہ سمجھا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

خادم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود
خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات

زلزلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بتاریخ ۲۸ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء مین مکان کے پچھلے حصہ مین باعث گرمی بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جھٹکا یعنے دھکا لگا ہم تینون نے محسوس کیا پھر دوسرا دھکا لگا پھر تیسرا ۔ گھڑی دیکھی تو پونے چھہ بجے شام کے تھے ۔

ابوسعید عربی مدرسہ ۔ ۱۲۷ اسٹریٹ رنگون

بارش

مخدومنا شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج روز شہر سندہ مین قریباً ۴۰ منٹ خوب بارش ہوئی ۔ ابھی تک آسمان ابرآلود ہے ۔ اطلاعاً تحریر ہے ۔ زیادہ و نیاز

شیخ عبدالرحیم محمد اسمعیل سوداگر چرم شہر سندہ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پرسون سے ابرباران شروع ہوکر شب گذشتہ خاطرخواہ بارش ہوئی ہے جس سے فصل آیندہ کو نفع ہوگا ۔ آردگندم ۵ ثار چاول ۵ ثار ۔ اب آردگندم قسم ناقص ۶ ثار ہوا ہے آیندہ بارش شروع ہے ۔ اطلاعاً عرض ہے ۔

فتح الدین ۔ از پالم پور

برٹش وزیر اعظم کا استعفا

برٹش وزیر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر صحیح نکلی اس کی وجہ علالت طبع ہے اس باعث سر ہنری موصوف اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام نہین دے سکتے ہین ۔ ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ ان دنون یورپ کی سیر فرما رہے ہین وہ مقام بیارٹز مین فروکش ہین اور وزیر اعظم بہادر کا استعفا حضور ممدوح کی خدمت مین بذریعہ ڈاک نہین بھیجا گیا بلکہ ایک خاص چٹھی رسان از قسم کورئیر استعفی کا لفافہ لیکر بیارٹز مین پہونچا ۔ حضور شاہ قیصر نے بہت افسوس سے اون کا استعفا منظور فرمایا ہے آپنے سر ہنری کی خدمات کا صدق دل سے اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام ہو ۔ اس کے بعد یقین ہے کہ سر ہنری ممدوح ہوس آف لارڈ کو منتقل کئے جائینگے ۔ وہان لبرل پارٹی کی بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنے مدار المہام کا عہدہ مسٹر ایسکوئتھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا کرینگے ۔ چنانچہ حضور شاہ قیصر نے مسٹر ایسکوئتھ کو اسی عہدہ کے لئے بیارٹز مین طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوگئے ہین آپ بھی مثل مستعفی وزیر اعظم کے مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد رشید ہین آپنے وزیر خزانہ کی حیثیت مین وہ اعلے قابلیت ظاہر کی کہ برٹش قوم دل سے قائل ہے اور یہ آپ ہی کی قابلیت کا اثر ہے کہ پچھلے سال برٹش کے قومی قرضے مین ۵۴ کروڑ روپیہ کی تخفیف فرمائی ۔ اتنی عظیم تخفیف آج تک کسی وزیر خزانہ نے ایک سال کے اندر نہین کی تہی ۔ وزیر اعظم کے تبادلے سے اُمید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدمہ نہین پہنچیگا اس سے لبرل پارٹی اور بہی مضبوط ہوگی ۔

دختر وائسرائے کی شادی

سنیچر گذشتہ یعنے ۴ ۔ اپریل کو لندن کے گروسینٹ مارگریٹ مین ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر یعنے لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی وائکونٹ ایرنگٹن صاحب کے ساتھہ کی گئی ہے جو کہ لارڈ کرامر صاحب بہادر کے فرزند اکبر ہین اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹو صاحبہ لندن مین تشریف فرما ہین ۔ کنیادان کی رسم دُلہن کے برادر عزیز وائکونٹ ملگنڈ صاحب نے ادا کی ۔ گرجہ مین حاضرین کی تعداد نہایت چیدہ تہی اور دُلہن صاحبہ نہایت قیمتی لباس مین بڑی بیگم معلوم ہوتی تہین ۔ دولہا و دُلہن کے جلیل القدر دوستون کی طرف سے اس موقعہ پر جو قیمتی تحائف پیش کش کئے گئے اون کی تعداد بیشمار تہی اور منجملہ دیگر کے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ اور حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم روس اور ہسپین کی ملکہ بیشاہ و حضور پرنس و پرنسس آف ویلز حضور ڈیوک و ڈچز آف کناٹ ۔ لارڈ کچنر ۔ لارڈ کرامر وغیرہ صاحبان کیطرف سے بہی عالیشان تحفے پیش کئے گئے تہے ۔ جن کی تفصیل کیلئے کئی کالم اخبار کے درکار ہونگے ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وائسرائے کی کونسل کے ممبران جلیل القدر کیطرف سے بہی پیشکش کیا گیا یہ قیمتی موتیون اور اعلے ذات کے جواہرات کی مالا کی صورت مین تہا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے ۔ نکاح کے رجسٹر پر دولہا دلہن کے دستخط ایجاب قبولیت ثبت کئے گئے اور گواہون کے طور پر دستخط کرنے والے ایسے جلیل القدر صاحبان تہے یعنے حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم یعنے والدہ زار روس اور پرنسس وکٹوریہ ہماری تہ دل سے دُعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونوں خاندانون کے حق مین مفید اور مبارک ثابت ہوگا ۔ اور یہ جلیل القدر جوڑی اپنے بزرگان ذیشان کے سایہ عاطفت مین پہولے اور پہلے اور حضور وائسرائے اور جنابہ لیڈی منٹو صاحبہ اور ایسے ہی لارڈ و لیڈی کرامر صاحبان کو نیک مراد دیکھنا نصیب ہو ۔ آمین ۔ (عام)

ایک لیڈی اور چور

رنگون ۔ ۳۰ ۔ مارچ کی شب کو ایک چینی چور نے محکمہ آرڈنینس کے مسٹر کلارک کے گہر سے کئی چیزین چرائین ۔ بعد ازان پہلے کورائل انڈین محکمہ کے کپتان بشی کی زوجہ کے کمرے مین گیا جب مسز بشی نے اپنی سنگہار میز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا ۔ تو انہون نے اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے سے ریوالور کھینچ نکال کر تین فیر کئے ایک گولی چور کے کلیجہ مین ہوتی ہوئی داہنی طرف پشت سے نکل گئی ۔ یہ زمین پر گر پڑا اس کے بہت خون نکلا اس کے پاس سے چوری کی کئی چیزین بہی نکلین ۔

ہندوستان اور انگلستان کے ریلوے

ولایت کے اخبار مین دلچسپ کیفیت دیکھی ہے کہ ہندوستان مین ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے جاری ہے اور برطانیہ اعظم (انگلستان و سکاٹلینڈ) مین ۲۳ ہزار ۴۷ میل ہے ۔ یہان ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھہ مسافر سالانہ سفر کرنے والے تہے اور وہان ایک ارب ۲۴ کروڑ ۔ یہان ۵ کروڑ ۹۰ لاکھہ ٹن مالی سال مین ڈہویا وہان انگلستان یا برطانیہ مین ۴۸ کروڑ ۹۰ لاکھہ ٹن ۔ یہان ریلون پر ۵۲ کروڑ ۱۰ پونڈ سرمایہ خرچ ہوا ہے ۔ یہان سالانہ خرچ ایک کروڑ ۴۴ لاکھہ ۲۰ ہزار پونڈ ہے وہان سات کروڑ ۲۰ لاکھہ ۸۰ ہزار پونڈ ہے ۔ یہان خالص بچت ایک کروڑ ۴۰ لاکھہ ۸۰ ہزار پونڈ ہے وہان ۴ کروڑ ۴۰ لاکھہ ۴۰ ہزار پونڈ بچت سالانہ ہے یہان ہندوستان مین فی میل مربع مین اوسط آبادی ۲۹۰ ہے ان اعداد سے ظاہر ہے ۔ کہ ہندوستان مین ابہی توسیع ریلوے کی بے حد گنجائش باقی ہے ۔ ہندوستان مین مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی سے ہوتا ہے لیکن وہان ولایت مین دونون چیزین بہت مہنگی ہین ۔

مثلاً وہاں اوسط خرچ فی میل ریلوے کا ۵۶ ہزار پونڈ ہے اور یہاں صرف ۸۰۰۰ پونڈ اوسط فی میل خرچ پڑتا ہے سررشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان میں لاکھوں آدمی گذارہ پاتے ہیں۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک ریلوے کی نسبت انہار آبپاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزولیوشن شائع کیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ برٹش ہند سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کر کے یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ میں جاتے ہیں۔ وہاں کے کام کی حالت اون کے مفید ہے پس تمام لوکل گورنمنٹوں اور منتظموں سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ میں جانے کا قصد رکھتے ہیں وہ ان میں مذکورہ بالا خبر کو مشتہر کر دیں۔ (تفرع)

یورپ میں انارکسٹ فرقہ کی طاقت

ایک تار برقی مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ اسپین کی سیاحت بارسلونا میں بہت گورے جابجا دستیاب ہوئے تھے اون کی نسبت تحقیقات کیگئی تو ثابت ہوا کہ بارسلونا کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹوں کو بڑی بڑی رقمیں دیتے رہتے تھے کہ اپنے خیالی ارادوں سے باز رہیں ان رقموں کے دینے میں جب کبھی دیر ہوتی تھی تو معاً بم کے گولوں کا چلنا شروع ہو جاتا تھا۔ یورپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہیں کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زر اور دولتمندی کے خلاف حاسدانہ اور ظالمانہ کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے میں ہم جلدی نہیں کر سکتے کیونکہ راوی منول پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہیں لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انارکسٹوں کی کوششیں کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہیں کہ اون کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے تریں گذر گئیں مگر اب تک پوری طاقت میں موجود ہیں۔ بااختیار گورنمنٹ کو ڈرا اور دھمکا کر رقموں کا وصول کر لینا کسی خفیہ طاقت کے لئے انتہائی عروج ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یورپ کی مقبول پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ نازرسی کا جب تک استیصال نہ ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازوال رہے گی مزدوروں اور اہل حرفہ کے ساتھ متمولین کا ظالمانہ برتاؤ خود بخود وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت میں سینکڑوں انارکسٹ پیدا ہو جاتے ہیں۔ (وکیل)

منارۃ البیضاء

حق کو باطل کے ساتھ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی بہشرین بعض برائے نام مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتی ہیں۔ تو لوگ ابتلا میں پڑ جاتے ہیں ان عیسائیوں کی جو تحریریں سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہ لکم عدو مبین کیوں فرمایا گیا۔ منارۃ البیضاء ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس پر ایک دہریہ اخبار کی رائے ہم نقل کرتے ہیں تا معلوم ہو کہ ایسا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہیں اس کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے واقعی ان ملیم بیبوں کے لئے ملبوسوں جلوہ الفشان نبی اکرم صلعم نے سچ فرمایا تھا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کسی جھگڑا باز اور غیر ذمہ دار عیسائی کی لکھی ہوئی کتاب ہے کہ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی نے شائع کر کے ہمارے پاس ریویو کے لئے بھیجی ہے۔ جس بہت خراب سپرٹ میں یہ کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کاغذوں کی ٹوکری میں ہونی چاہیئے نہ کہ کسی ایڈیٹر کی میز پر ریویو کے لئے۔ ۔۔۔ ہمیں حیرانی ہے۔ کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی کے ذمہ دار منتظموں نے اپنے ان سے اس قسم کے بُرے مذاق کی کتاب کیوں کر شائع ہونے دی۔ ہمیں مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعوؤں سے نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے الہام اور الہامی کتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالف ہونے کے باعث ان کی ان امور میں تعلیم کے سخت مخالف ہیں۔ مگر مذہبی عقائد کی مدلل اور پُرزور مخالفت کرنا اور چیز ہے اور شرافت کو چھوڑ کر مخالفوں کو گالیاں دینا اعماموں کے متعلق پھکڑ بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل میں دیکر اس کتاب کو ردی سپرد کرتے ہیں۔ مرزائیت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گروہ مسلمانوں کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کر رہے ہے رچار سطر کے بعد یہی اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اور اس کے دعوؤں میں کاذب جانتے ہیں اور مفتری علیہ اللہ دجال کا پیشرو یا دجالوں میں سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بھی اوس کو جھوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہیں یعنے ہر دو گروہ متفق ہیں کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے روڑے بھی پکار رہے ہیں .. .. اس کی ذات میں جلمنسیت کا اصل ستعاد بھی مفقود ہو گیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بھی بلا الزام شیطان کو لعین اور مردود اور رجیم کہنے کے مجاز ہیں"

اس اقتباس میں اس کے راقم نے راستبازی منطق اور شرافت تینوں باتوں کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریریں آریہ بھلے مانسوں کے ہاتھوں سے زیادہ زیب دیتی ہیں۔ عیسائیوں کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دراصل ایسی تحریریں اون کے لکھنے والوں کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہیں اس قدر اُن کی مخالفت کا نشانہ لوگوں کے لئے نہیں۔

سارے مسلمانوں اور تمام عیسائیوں کی فہرست اور اون کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مصنف کے پاس موجود ہوگا۔ ا۔ ج۔ ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن احباب نے وی۔ پی واپس کر دئے تھے ان سب کے نام مطالبہ چندہ کے خطوط لکھے گئے تھے مگر تا حال دو سوا کا ان خطوط کے جواب نہیں آئے اُمید ہے کہ سب صاحبان جواب سے مینجر بدر کو مشکور فرمائیں گے ہر ایک کو اپنا نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر ضرور لکھنا چاہیئے صرف تھوڑی سی بے پروائی کیوجہ سے محرر کا بہت سا اوقات اون کے ناموں کی تلاش میں گذرتا ہے۔

۲۔ جو صاحب دو خریدار قیمت پیشگی دلا دیں گے۔ ہم اونکو بھی اخبار دے سکیں گے۔

مسلمانون کی تعداد دنیا مین

دی محمدن ورلڈ آف ٹوڈے کے قابل ایڈیٹرون نے جن مین پادری زویمر و پادری بارٹن صاحب کے علاوہ لدھیانہ کے نامور پادری ویری صاحب بھی شامل ہین اپنی کتاب کے آخری باب مین مسلمانان عالم کی تعداد پر بحث کرتے ہوئے اسبارہ مین یورپ کی مستند کتابون کے بیانات بھی بجنسہ نقل کر دئے ہین جن کا دریافت کرنا اہل اسلام کے لئے یقیناً دلچسپ ہوگا۔ یہ بیانات حسب ذیل ہین۔

سٹیٹسمینز ایئر بک	۱۸۹۰ء	۲۰ کروڑ ۳ لاکھ
بررکھا صاحب کی کالونس ٹیکیکن	۱۸۹۴ء	۱۷ کروڑ ۸ لاکھ
ہینوبرٹ جانسن صاحب کی دربرٹینگ دی اسلام	۱۸۹۱ء	۲۵ کروڑ ۷۹ لاکھ
پادری زویمر کا مشنری ریویو	۱۸۹۸ء	۱۹ کروڑ ۶۵ لاکھ
ایلچمین مشنز ٹیشرنٹ	۱۹۰۶ء	۱۷ کروڑ ۳۵ لاکھ
وچمین صاحب کا سٹس ہارٹمین اٹلس	۱۹۰۳ء	۲۴ کروڑ
ولیم کرٹس صاحب کی سیریا پیلسٹائن	۱۹۰۳ء	۳۰ کروڑ
انسکلوپیڈیا آف مشنز	۱۹۰۴ء	۱۹ کروڑ ۳ لاکھ
جدید ہیزان		۲۳ کروڑ ۲۳ لاکھ

مندرجہ صدر تخمینون مین سب سے زیادہ تعداد (۳۰ کروڑ) مسٹر ولیم کرٹس صاحب نے اپنی کتاب "شام وفلسطین" مین درج کی ہے۔ جو حقیقت سے بہت زیادہ دور نہین رہی۔ کیونکہ ترکی علمار نے حال مین کامل تحقیقات کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ دنیا بھر کے مسلمانون کی تعداد ۳۵ کروڑ سے کچھ اوپر و کہتا ہے۔ (پیسہ)

ایجاد نو

ریاست میسور کے ایک کاریگر نے ایسی بندوق ایجاد کی ہے۔ جو خود بخود چلتی ہے اوس سے کتنے ہی فائر کرلو گرم نہین ہوتی۔ اس بندوق مین اول تو یہ خوبی ہے کہ جب ایک مرتبہ چلادی جائے۔ تو جب تک بند نہ کی جائے برابر چلتی رہتی ہے۔ یہ بندوق فی منٹ دو سو فائر کرتی ہے۔ دوسری صفت یہ ہے۔ کہ ایک آدمی جتنی بندوقین اوٹھا سکتا ہے اتنی ہی سے کام لے سکتا ہے۔ چند بندوقون کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ صرف یہ خرابی ہے۔ کہ عام بندوقون سے جو

فوجون مین مستعمل ہوتی ہین کسیقدر وزنی ہے۔ (پیسہ اخبار)

معلومات محکمہ تار

تار دینے والون کی آسانی کیواسطے محکمہ تار نے ٹکٹ دار فارم تیار کئے ہین۔ ان فارمون پر چار آنہ اور ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ چھپے ہوئے ہون گے اور اس طرح نقد اجرت ارسال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ ۱۵۔ اپریل سے ان فارمون کی فروخت شروع ہوگی اور لاہور۔ کراچی الہ آباد اور رنگون سے فارمین مل سکین گی مگر یہ فارم بیس اکٹھے کتاب کیصورت مین مل سکینگے۔

شوروشر

کلکتہ کی خبر ہے کہ علی پور کی ٹریم گاڑی مین بعض بنگالی جوانون نے ایک یوروپین مسافر پر حملہ کرکے اس کو زدوکوب کیا اور اوس سے ایک چھ نالی پستول چھین کر رفو چکر ہو گئے۔ یوروپین مذکور درجہ اول کی ٹریم مین سوار تھا اوس کے ساتھ چند بنگالی نوجوان بھی بیٹھے تھے۔ فرنگی نے اپنی ٹانگ پھیلائی اور اپنا پاؤن سامنے کی نشست پر رکھا اور اس پر بنگالی جوان بگڑ گئے اور اونہون نے لاٹھیون سے زدوکوب کیا اور ایک نے خنجر نکال کر اس کا وار کرنا چاہا۔ اسپر یوروپین نے اپنی جیب سے چھ نالی ریوالور نکالی۔ لیکن بنگالی نوجوانون نے وہ ریوالور بھی چھین لی۔ اور اس کے بعد تمام بنگالی وہان سے اس طرح چمپت ہوگئے کہ کسی کا پتہ نہین نکال سکے دوران ہنگامہ مین یوروپین نے ٹریم کے ملازمون سے مدد چاہی۔ لیکن اونہون نے دخل نہین دیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ لیکن ابھی کچھہ پتہ نہین لگا سکی ہے۔ (عام)

زلزلہ کے آثار

لاہور کے قریب جدید عمارات کے لئے زمین کھودتے ہوئے سطح زمین سے ۱۲ فیٹ نیچے ایک عورت کا ڈھانچہ نکلا جو نشست کی حالت مین تھی اور وہان کوٹتی ہوئی معلوم ہوتی تھی اوسی کے پاس عمارت کا ایک ستون بھی برآمد ہوا۔ عورت کا تمام جسم بجز دانتون کے مٹی ہوگیا تھا۔ ہاتھ لگانے سے بھر کر مٹی ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شدید زلزلہ کے سبب مع مکان کے اسی حالت مین زمین کے اندر گڑ گئی تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

کپاس کے کیڑون سے بچاؤ

گورنمنٹ کے سائنس دانون نے تحقیق کیا ہے کہ کپاس مین جو کیڑا لگتا ہے وہ اوس تخم مین ساتھ آتا ہے جو ممالک مصر وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے اسواسطے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بیرونی تخم کو پہلے بمبئی مین بائی سلفیٹ آف کاربن وغیرہ کی دھونی دے کر کیڑون کو ہلاک کردیا جائے پھر فروخت کے واسطے ہندوستان مین بھیجا جاوے۔ اس محنت کے واسطے گورنمنٹ قابل شکریہ ہے۔

انڈیا کونسل کے ممبر مسٹر گپتا لکھتے ہین کہ باشندگان بنگال جن کی تعداد ۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اسی ۸۰ فیصدی مچھلی پر گذارہ کرتے ہین۔ کھتری۔ برہمن۔ ویش سب مچھلی خوار ہین۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے سکرٹری ٹھاپر صاحب ریٹائر ہوئے۔ ان کی جگہ مسٹر نولٹن مقرر ہوئے۔

زلزلہ۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو سوا دو بجے دن کے کلکتہ۔ سلہٹ اور شیلانگ مین زلزلہ محسوس ہوا۔

مسلمان بھی گروکل بنائین

واقعات زمانہ پر ہر طرف دلچسپی سے نگاہ ڈالنے والے نوجوان جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اس سال گروکل کے جلسہ مین شریک ہوئے تھے۔ جس کی رپورٹ اونہون نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے سالانہ جلسہ مین پڑھی ہے گروکل مین کیسی پود طیار ہورہی ہے۔ اسپر خواجہ صاحب لکھتے ہین۔

"شاید آپ کو خیال ص ۔ کیا امید ہوسکتی ہے" اس کے بعد خواجہ صاحب تجویز کرتے ہین کہ مسلمان بھی اس نمونہ کی کوئی درس گاہ بنائین۔ جس کے متعلم ان زبردست آریون کا کامیابی سے مقابلہ کرسکین ہم اس امر کے قائل نہین کہ اس کیواسطے ہمین آریون کی تقلید کیضرورت ہے۔ آریہ اور عیسائی کیسے ہی زبردست کیون نہ بنین۔ احمدیہ درویش خانہ کے مقابلہ مین ان کی شکست دنیا مان چکی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہوگی اگر مسلمان غیرت کھا کر کچھہ کرنے کیطرف متوجہ ہون اور خواجہ صاحب کی جانسوزانہ محنت کی قدر کرتے ہوئے کچھہ بنا ہی ڈالین جسکی ہمکو امید نہین۔

ص شاید آپ کو خیال ہوگا۔ کہ یہ آریہ درویش بھی ہندو فقرا کی طرح ایک صلح کل گروہ ثابت ہونگے۔ مگر آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے ان کو ہندو درویشون کی پاک طینتی سے کچھہ واسطہ نہین نہ ان کے دل پر دیانت کی ٹھنڈی روشنی ڈالی جاتی ہے اور نہ ان کو پریم و محبت کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ ان کے سامنے رات دن۔ تذکرے ہوتے ہین کہ ہندوستان کی زمین پر غیر آریہ شخص آریہ کہہ سکنے کا کوئی حق نہین۔ اس لیے جس طریق سے ممکن ہو! جنبی لوگون کو اس ملک سے نکال دیا جائے۔ تال سُر کے ساتھہ ان درویشون کو یہی سنائے جاتے ہین کہ تم یورپ مین۔ امریکہ مین۔ عرب مین دھرم کا جھنڈا نصب کرنے کی خاطر تیار کئے گئے ہو۔ مسلمانون کے پیغمبر ایسے تھے۔ ان کے بادشاہ ویسے تھے۔ انہون نے ہندوؤن پر بہت ظلم کئے اب تم ان کا بدلہ لو۔ جب ہر وقت یہ باتین اُن کے کان مین ڈالی جائینگی تو امن وامان اور صلح کی کیا امید ہوسکتی ہے؟

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی۔ جو با جازت انجمن درج کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے خرچ سے کمرے بنوا دیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو۔ تو انجمن ان سے یہ کمرے واپس خرید کر سکیگی۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کمرے بنوا دینے کیلئے تیار ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے۔ شریک ہونیکی ضرورت نہیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ لئے بھی جبتک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے۔ تجویز پر کامیابی سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کمرے بنوا دیں۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہونچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی دوست محض للہ کوئی کمرہ بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ الگ صورت ہے۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے کافی ہونگی

ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بھٹہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہونچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے۔

محمد علی از قادیان

نمونہ ہمدردی دعا اور دوا

شیخ محمد نصیب صاحب کی لڑکی مرض خسرہ سے ۹ اپریل کو فوت ہو گئی تھی۔ جس پر بالخصوص ان کی بیوی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے ننہالے بھیجدیں تا کہ غم غلط ہو جانیکا ذریعہ ہو۔ اس کے متعلق اور آئندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شائع کرنیکے لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں

پہلا خط۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے خط پڑھ لیا ہے انشاءاللہ بہت دعا کروں گا۔ کہ خداتعالیٰ نعم البدل عطا فرماوے مگر صبر شرط ہے۔ جب انسان خداتعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے۔ والدین کے گھر میں جانیکا مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کیلئے اگر چلی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں۔ اس غم میں آپ اور وہ دونو شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جاوے اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کراتا ہے۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ حد سے زیادہ غم کرنا مبارک نہیں ہوتا۔ خداتعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے یہ اٹھرا کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی یہ ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ ......

تب انشاءاللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی تجویز کر دونگی والسلام۔ مرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دوائی میرے تجربہ کے رو سے یہ ہے کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زرنبی خالص ۲ ماشہ۔ فولاد قلمی ۲ ماشہ یہ دوا خوب پیسکر اور باہم ملا کر دو روز اسی شام کیوقت ہر روز کھا لیا کریں۔ فکر اور غم سے جہانتک ممکن ہو اپنے تئیں بچا دیں کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ سے بھی نمازمیں ہر وقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ فوت شدہ لڑکی کی جگہ لڑکا دیدے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاءاللہ دعا کرتا ہونگا۔ ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔

والسلام۔ مرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرنے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا "بہت بہتر ہے۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں۔ خدا مبارک کرے آمین۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور پہلے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھر کر وعظ کرنے کے عادی ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دیگا سردست ان کا ارادہ ضلع راولپنڈی کی طرف جانیکا ہے۔

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء

اللہ دتہ صاحب ۵۹۹

محمد ایوب خان ۵۶۱

منشی غلام محمد ۱۶۸۳

۴ اپریل ۱۹۰۸ء

۲۱ حافظ محمد صاحب

۸۵۴ جان محمد صاحب

۵ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۳۴۳ عبدالعزیز صاحب

۲۴۴ فضل الٰہی صاحب

۱۵۱ محبوب عالم صاحب

۱۹۴ میاں عبداللہ صاحب

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد دفتر میں اخبار لاہور میں امانت رکھدئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خرید ے ۔ معمہ یہ ہے :

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سو گند کے معنے دیتا ہے ۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اُڑا دیا جائے تو وہ ہر قاتل کے معنے نکالتے ہیں ۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے ؟

نوٹ ۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر پہنچ جانے چاہئیں ۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا ۔ اور دو سو روپیہ انعام دیا جاوے گا ۔ اور اگر ایک سے زاید اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا ... کی کثرت ... پر منحصر ہے ۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی راے سے مطلع کریں ۔ مگر یاد رہے کہ جب تک پاکٹ کیس وصول نہ ہو کوئی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا ✦

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اُس شخص کو دیا جاوے گا جو ... پاکٹ کیس کی ادویات کو ... ثابت کر دے ۔ اگر (خدا نخواستہ) ہم قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کریں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے ۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں ✦ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے :

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور ✦

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر سنگھن شان سیٹیٹ ملک برہما ✦

پاکٹ کیس ادویات جوہری

سلطنت شہنشاہ ہند و انگلستان (و نوابان و راجگان و امرا و وزرا و عہدہ داران) و دیگر رؤسائے ہندوستان و یورپ و تمام بڑے بڑے شہروں کے ...

مصدقہ حضور وائسرائے

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان پھر کسی اور نسخہ کا ترد د نہ کرنا پڑے گا ۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی ۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں ۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے ۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جوہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں ۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں ۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں ۔

امراض کی امراض چشم ۔ اسہال ۔ کرم شکم ۔ کمی باہ ۔ سرعت ۔ رقت ۔ سستی ۔ نامردی ۔ احتلام ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ درد کمر ۔ ہیضہ ۔ بندش حیض ۔ قے ۔ بدہضمی ۔ کھانسی ۔ بخار ہر قسم ۔ درد داڑھ ۔ مار گزیدہ ۔ عقرب گزیدہ ۔ نزلہ ۔ ریزش ۔ زکام ۔ خنازیر ۔ درد کان ۔ پھوڑے ۔ پھنسی ۔ زخم ہر قسم ۔ مروڑ پیچش ۔ طاعون ۔ درد کمر ۔ درد شقیقہ ۔ عمدہ جلاب ۔ درد دانت ۔ بواسیر ہر قسم ۔ گنٹھیہ ۔ بیخوابی ۔ سنگ مثانہ ۔ درد شکم ۔ درد معدہ ۔ بھگندر ۔ زنبور گزیدہ ۔ درد زہ ۔ درد اعصاب ۔ جذام ۔ بچھو ۔ قبض ۔ رکاوٹ بول ۔ جریان ۔ رعشہ ۔ بچوں کی پسلی چلنا ۔ اورام ہر قسم ۔ ضیق النفس ✦ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت قابل کلاتہ کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸) محصول ۵/ ۔ خورد پانچ روپیہ (صہ/) محصول ۸/ ۔ کلاں دس روپیہ (عہ/) محصول ۱۱/

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

بلمپریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از مسلمانین عہ | اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قادیان میں ہے

جلد ۷

۱۹- ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۳- اپریل ۱۹۰۸ء

(بروز جمعرات)

نمبر ۱۶

افریقہ صمہ | کہ سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
ہر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جا گہ بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست . . . . للعہ
عام قیمت پیشگی . . . . . . للعہ
مابعد . . . . صمہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے چند یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر کے نام ہونی چاہیئے۔

مینجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت ہے میں آئندہ ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی کا جواب

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا اس ذکر میں ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اولیاء اللہ کو نصرت و بشارت کی وحی ملنے سے منکر ہیں۔

صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق نواس بن سمعان سے مروی ہے اور جس کے یہ الفاظ ہیں۔ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسیٰ انی قد اخرجت عباداً لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور۔ ترجمہ مسیح اسی حال میں ہوں گے کہ ناگاہ اللہ تعالےٰ عیسیٰ کو یہ وحی بھیجیگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں سو میرے بندوں کو طور کی طرف لیجا کر محفوظ رکھو۔

اب میرٹھی شیخ صاحب کو چاہیئے کہ اس مقام پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ جب صحیح مسلم کی ایک حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ام ایمن رضؓ نے رو کر یہ کہا کہ وحی منقطع ہو گئی اور اسی صحیح مسلم کی حدیث مندرجہ بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ عیسیٰ پر وحی بھیجیگا۔ تو اب یا ام ایمن رضؓ کی سمجھ کو حجت قرار دیکر یہ مانا جاوے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل منقطع ہو گیا۔ یا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان کے مطابق اس بات پر ایمان لایا جاوے کہ وحی کا نزول بالکل منقطع نہیں ہوا اور صحیح مسلم کی دونوں حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لئے یہ مسلک اختیار کیا جاوے کہ وحی تشریعی کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو گیا اور وحی غیر تشریعی کا نزول باقی ہے فافہم والنصف ولا تکن من المجادلین۔

وحی غیر تشریعی کے باقی رہنے پر اولیاء اللہ کی شہادتیں

سیدنا و مولانا حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ اپنی کتاب فتوح الغیب کے سولہویں مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ثم اذا قوی علمک و یقینک و شرح صدرک و نور قلبک و ازداد قربک من مولاک و زاد مکانک لدیہ و امانتک عندہ و اھلیتک لحفظ الاسرار علمت متی یاتیک قسمک تکرمۃ لک و اجلالا لحرمتک و فضلا منہ و منۃ و ھدایۃ قال اللہ تعالےٰ وجعلنا منہم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایتنا یوقنون۔ و قال والذین جاھدوا فینا لنھدینہم سبلنا و قال اللہ عز وجل واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ ثم یرد علیک التکوین فتکون بالاذن الصریح الذی لا غبار علیہ و الدلالات الصریحۃ کالشمس و بکلام لذیذ الذ من کل الذیذ و الہام صدق من غیر تلبیس مصفی من ھواجس النفس و وساوس الشیطان اللعین قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشیء کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشیء کن فیکون و قد فعل ذلک بکثیر من انبیاءہ و اولیاءہ و خواصہ من بنی آدم۔

ترجمہ۔ پھر جب تیرا علم اور یقین خدا کی رزاقیت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے سینہ کی کشادگی قوی ہوئی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرے خدا کے ساتھ قرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہوا مرتبہ تیرا اوس کے نزدیک اور تیری امانت اوس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اسرار کے نگاہ رکھنے کے لئے۔ معلوم کرایا جائیگا۔ تو کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیب تیرا اس کے آنے سے پہلے تیری عزت کے لئے اور تیری عزت زیادہ کرنے کے لئے اور تجھ پر فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور کئے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب اونہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے اور فرمایا اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ان کو ہم اپنی راہیں دکھاویں گے اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے پھر سپرد کیا جاوے گا۔ تجھ پر ظاہر کرنا پھر ظاہر کریگا تو صریح اذن کے ساتھ جس پر کوئی غبار نہیں اور دلالت روشن کے ساتھ مثل آفتاب روشن کے ساتھ اور کلام لذیذ کے ساتھ جو سب لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے اور سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی شبہ نہیں اور نفس کے خیالات اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک اور صاف فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی بعض کتابوں میں۔ اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو وہ ہو جاتی ہے۔ میری فرمانبرداری کر میں تجھ میں یہ وصف ڈالونگا تو کسی چیز کو کہیگا ہو وہ ہو جاوے گی۔ اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت پیغمبروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاصوں کو۔

فتوح الغیب مترجم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۲۸ - ۲۳۴

حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں جس کی یہ عبارت ہے۔

"اعلم ایھا الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاھا و ذلک الافراد من الانبیاء و قد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیھم و اذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمی محدثا و ھذا غیر الالہام و غیر الالقاء فی الروع و غیر الکلام الذی مع الملک انما یخاطب بھذا الکلام الانسان الکامل واللہ یختص برحمتہ من یشاء"

ترجمہ یعنی اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جلشانہ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالےٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے ہمکلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں اور یہ مکالمہ الہی از قسم الہام نہیں بلکہ غیر الہام ہے اور یہ القاء فی الروع بھی نہیں ہے اور نہ اس قسم کا کلام ہے جو فرشتہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کلام سے وہ شخص مخاطب کیا جاتا ہے جو انسان کامل ہو اور خدا تعالےٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے"

منقول از ازالہ اوہام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولنا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی نسبت منقولات عشرہ میں فرماتے ہیں۔

"حضرت مارا دمی شد"

یعنے ہمارے پیرومرشد کو وحی ہوئی۔

اب آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واقوال اعاظم واکابر اُمت محمدیہ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ خداوند کریم کامل افراد امت محمدیہ کو اپنی ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا اور لغات عرب اور اصطلاح قرآن کریم میں اسی ہمکلامی کو وحی کہتے ہیں۔ پس روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ وحی غیر تشریعی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔

عجیب بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال ایک طرف تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل موقوف ہوگیا اور دوسری طرف یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو اوس پر وحی آیا کرے گی۔

اور اس سے بھی زیادہ عجیب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال اس بات کے قائل تو ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اولیاء اللہ کو الہام و کشف و رویا کے ذریعہ سے من جانب اللہ امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ بالکل منقطع ہوگیا۔ اس کا سبب تعصب ہے، یا جہالت۔ دونوں صورتوں میں ہماری دُعا یہ ہے۔ کہ خداوند کریم اون کے حال پر رحم فرمائے اور اون کی آنکھیں کہولے۔

اس مضمون کی تکمیل کے لئے میں ناظرین کی توجہ البراہین الاحمدیہ جلد چہارم کی ایک عبارت مندرجہ حاشیہ کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

ماسوا اس کے میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں اس بارے میں شہادت دینا تسلی بخش امر نہیں ہے کہ اوس نے قرآن شریف کے بارصحابہ کرام کے حق میں نہیں فرمایا۔

کنتم خیر امة اخرجت للناس

پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کے اصحاب کو امم سابقہ سے جمیع کمالات میں بہتر اور بزرگتر ٹھہرانا ہے اور دوسری طرف بطور مشتے نمونہ از خروارے۔ پہلی اُمتوں کے کاملین کا حال بیان کرکے کہتا ہے کہ مریم صدیقہ والدہ عیسیٰ اور ایسا ہی والدہ حضرت موسیٰ اور نیز حضرت مسیح کے حواری اور نیز خضر جن میں سے کوئی بھی نبی نہ تہا یہ سب ملہم من اللہ تہے اور بذریعہ وحی اعلام اسرار غیبیہ سے مطلع کئے جاتے تہے تو اب سوچنا چاہئے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا

کہ امت محمدیہ کے کامل متبعین ان لوگوں کی نسبت بوجہ اولی ملہم و محدث ہونے چاہئیں۔ کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہیں۔ آپ لوگ کیوں قرآن شریف میں غور نہیں کرتے اور کیوں سوچنے کے وقت غلطی کھا جاتے ہیں کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے لئے بشارت دے چکے ہیں۔ کہ اس امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح محدث پیدا ہوں گے اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہوتے ہیں اور آپ کو معلوم ہو کہ ابن عباس کی قرأت میں آیا ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ الله مایلقی الشیطان ثم یحکم الله ایاته۔

پس اس آیت کی رو سے بھی جس کو بخاری نے بھی [illegible] ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے جس میں دخل شیطان کا [illegible] رہ سکتا اور خود ظاہر ہے کہ [illegible] کی بالدہ کا الہام صرف مشکوک اور شبہات کا ذخیرہ تھا اور قطعی اور یقینی نہ تھا۔ تو اون کو کب جائز تہا کہ وہ کسی بے گناہ کی جان کو خطرے میں ڈالتے یا ہلاکت تک پہنچاتے یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتے جو شرعاً وعقلاً جائز نہیں ہے۔ [illegible] وہ کام کیا اور [illegible] ہو گیا تہا اور وہ [illegible] کے لئے [illegible] ہرگز [illegible] کوئی امر مشہود [illegible] ثابت ہوتا ہے صرف ظنی خیالات سے مشہ الزام نہیں ہو سکتا۔

ان الظن لا یغنی من الحق شیئا

[illegible] کے الہامات میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو زیر پردہ اور مخفی ہو۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ جو صدہا امتحانوں کے بوتہ میں داخل ہو کر سلامت نکلی ہے۔ اور خداوند کریم نے بڑے بڑے منازعات میں فتح نمایاں بخشی ہے

اب میں وحی کی بحث یہاں ختم کرکے شیخصاحب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر اون کو اس مسئلہ کے متعلق مزید تسلی و تشفی مطلوب ہو تو وہ براہ مہربانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ مطبع میگزین دار الامان قادیان سے طلب فرماکر ملاحظہ فرمائیں۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ماہ	۳ماہ	۲ماہ	یکماہ	یکبار
پوراصفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۴	۹	۵	۲
¼ ״	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ״	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۳/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی صفحہ جدا [illegible] کے برابر جو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری [illegible] کے لئے ہر اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دیئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

ڈائری

القول الطیب

ایک مندرجی معترض کا ذکر ہوا۔ کہ وہ احمد بیگ والی پیشگوئی کی نسبت کہتا ہے پوری نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ یہ شخص ہمیں چھپا ہوا نیم مرتد معلوم ہوتا ہے۔ ہزارہا روشن نشانات دیکھنے کے بعد بھی ابھی اسے تاریکی ہی نظر آتی ہے۔ یہ اوس کی آنکھوں کا قصور ہے۔ اگر وہ اس قسم کے شبہات کرے تو قریب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اس کا ایمان نہ رہے۔ حدیبیہ کا واقعہ ہمارے سامنے موجود ہے وہ اس کی نسبت کیا کہتا ہے پھر ابوجہل کی نسبت دیکھا گیا۔ کہ بہشتی انگور کا خوشہ اس کو ملا ہے مگر وہ مسلمان نہ ہوا۔ حضرت عیسے نے اپنے بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ کیا تھا۔ حالانکہ ایک نے ان میں سے چھوڑ دیا۔ دوسروں نے لعنت کی اور عین مشکل کے وقت بھاگ گئے۔ حضرت موسیٰ سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا کہ اس ارض کے تم مالک ہو گے۔ اور اس میں کئی برس گذر گئے۔ غرض ایسا اعتراض کرنا جسکی زد میں تمام انبیاء آجائیں۔ اللہ تعالےٰ اور اوس کے سلسلہ نبوت سے انکار کرنا ہے۔ ہمیں ایسے معترضین کے ایمان کا خطرہ ہے۔ یونس کی قوم کا واقعہ سب کو معلوم ہے۔ کوئی شرط نہ تھی۔ مگر پھر بھی توبہ استغفار سے وہ عذاب ٹل گیا۔ لیکھرام کا نشان تو صاف توبی توبی عن البلاء کہتا آگیا جس سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ سب باتیں ٹل جاویگی اور احمد بیگ کی موت سے جو خوف اون پر چھا گیا اس نے پیشگوئی کے ایک حصہ کو ٹال دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا ہزارہا نشان دکھا کر بعض نشان ایسی حالت میں بھی رکھ دیتا ہے جو منافقین وغیرہ کے امتیاز کا موجب ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی و ولی سے بعض وعدے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ منسوخ کئے جاتے ہیں تا اس سے بڑھکر دئے جاویں۔ محکمات کے ساتھ متشابہات ضروری ہیں اس سے مومنوں کے ایمان کا کمال دکھانا مقصود ہوتا ہے اور جو منافق وغیرہ ناپاک لوگ ہوتے ہیں وہ پاک جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں جو لوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر آیا ہے۔ تو ایسے شخص پر ہمارے آنا معلوم ہوتا ہے جسے نہ تو سمیعت نصیب ہے کہ ہماری بات سنے اور نہ فہم سلیم ملا ہے کہ واقعات پر کچھ غور کر سکے۔ پس انجام اچھا نہیں معلوم ہوتا ہمارے لئے خدا کے فضل سے اس قدر شواہد موجود ہیں کہ اگر لاکھ نبی جدا جدا بحصہ رسدی اپنے ثبوت میں پیش کریں تو سب کے لئے کافی ہیں کیونکہ ہمارے لئے اللہ نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں اور پھر دشمن بھی اپنے تمام ہتھیار ہمیں کر نکلا ہے اسلئے ضرور تھا۔ کہ خدا کا مامور بھی ہر طرح کے ہتھیاروں سے مسلح ہوکر آتا۔

اور چونکہ عام لوگ شریک ہوتے ہیں جو طرح طرح کے گندوں سے آلودہ ہوتے ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کچھ ایسی باتیں اپنی حکمت کاملہ سے رکھ دیتا ہے۔ جن سے ایسے ناپاک لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اس سلسلہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اگر تمام نشانات یکساں روشن اور بین اور حسب خواہش ہوتے۔ تو ابوجہل بھی ایمان لے ہی آتا۔ مگر وہ خبیث النفس تھا۔ خدا نے نہ چاہا کہ ایسی پاک جماعت میں شامل ہو۔

ابوبکر ایک پاک انسان تھا اوس نے کوئی معجزہ بھی نہ مانگا اور مسلمان ہو گیا۔ پس ہر معترض سے جو باوجود سمجھانے کے پھر بھی اعتراض کرتا چلا جائے نرمی کا برتاؤ ٹھیک نہیں صرف مومنین کے ساتھ خاص طور سے تواضع کرنیکا حکم ہے جیسا کہ فرمایا۔ واخفض جناحك للمومنين اور کفار کے لئے ارشاد ہے۔ واغلظ علیھم۔ خدا تعالےٰ کی دو صفتیں ہیں۔ جلال اور جمال۔ دونوں ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ صاعقہ (بجلی) ایسی خوفناک چیز ہے کہ جس پر پڑتی ہے جلا دیتی ہے۔ ہمیں بھی ایک الہام ہوا تھا انی انا الصاعقة۔ خدا تعالےٰ کے ماموروں کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ کسی پر غضب میں نہیں آتے۔ جب تک اللہ تعالےٰ غضب میں نہ آئے یہ لوگ نئے نئے نشان مانگتے ہیں۔ حالانکہ خود ہمارا وجود ایک نشان ہے کیونکہ اس زمانہ دراز تک کامیابی کے ساتھ ایک مفتری کا زندہ رہنا سنۃ اللہ کے بالکل خلاف ہے۔

لوگوں کو چاہیئے کہ صدیقی المشرب ہوں بغیر کسی طلب نشان کے ایمان لائیں۔ پھر انہیں اس قدر نشان دکھائے جائینگے۔ کہ وہ خود حیران رہ جائیں گے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے حق اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ جس نے خلیفہ ہونا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کی وفات پر ایک زلزلہ سا آتا ہے جس سے بڑے بڑے لوگوں کا سر پھر جاتا ہے حضرت ابوبکر نے اس وقت نہایت استقلال و جرأت سے کام لیا۔ اور پھر ایسے ایسے کام کئے جو نبیوں سے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے جس مسئلہ کا فیصلہ کیا وہ وفات مسیح تھا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے بوڑھے مردوں میں ایمان لانے والا ابوبکر تھا اور مسیح موعود کی تائید کرنے والا اور اس کے دعوے کی صداقت کا بنیادی پتھر رکھنے والا بھی وہی تھا جس کا نام صدیق اکبر ہے رضی اللہ عنہ (الحکم) بعض لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیوں خلیفہ نہ مقرر کر دیا۔ یہ اصل میں اون کی غلطی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو اس میں دنیاداری پائی جاتی۔ یہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیستخلفنہم فی الارض انی جاعل فی الارض خلیفہ

ہمارے اسلام میں شیخ کا لفظ بھی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمیں شیخین سے ایک خاص نسبت ہے۔

یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لایضایع وقتہ کمثلك ولا یضاع اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں ضرور کامیابی حاصل ہوگی اور ہم جو وقت اپنے فرض منصبی میں خرچ کرتے ہیں وہ بالکل ضائع نہ جائیگا۔ بعض لوگ لکھ بھیجتے ہیں۔ ہم اکیلے ہیں مجھے تو یہ خط پڑھتے ہی ان کے ایمان کے ضعف کا اندیشہ پڑ جاتا ہے مومن تو نام ہے جماعت کا۔ آنحضرت صلعم کو رسل فرمایا گیا اور حضرت ابراہیم کو ان ابراھیم کان امة۔ مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا۔ اس میں ایک خاص جذب ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کی نسبت ذکر ہوا جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ (با مسلمان اللہ اللہ۔ با برہمن رام رام) تو وہ اشتہار دیدیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر۔ (بلکہ بزرگ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں) اور مکفرین کو اسلئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔

نرمی کے موقع پر نرمی اور سختی کے موقع پر سختی کرنی چاہیئے فرعون میں ایک قسم کا رشد تھا۔ اور اسی رشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے مونہہ سے وہ کلمہ نکلا۔ جو صدہا ڈوبنے والے کفار کے منہہ سے نہ نکلا یعنی آمنت بالذی لا الہ الا ھو۔ اس کے ساتھ نرمی کا حکم ہوا۔ قولا لہ قولا لینا اور دوسری طرف نبی کریم کو فرمایا۔ واغلظ علیھم معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رشد نہ تھا۔ پس ایسے معترضین کے ساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیئے تاکہ ان کے دل میں جو گند و خبث پوشیدہ ہے نکل آئے اور ننگ جماعت نہ ہوں۔

ستارہ ذوالسنین

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء قبل نماز ظہر

مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے نے کتاب انسائیکلوپیڈیا سے نکال کر ستارہ ذوالسنین کی تصویر پیش کی جو کہ پہلے بھی حضرت عیسےٰ کے وقت نمودار ہوا تھا اور دوبارہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں نمودار ہوا۔ اس کی تصویر کتاب میں اس طرح سے دی ہوئی ہے۔

(اس جگہ ستارہ ذوالسنین کے متعلق مناسب ہوگا کہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب مسک العارف میں سے مفصل بیان فائدہ عام کیواسطے نقل کردیا جائے۔ ایڈیٹر)

وھو ہذا۔

حدیث بست و چہارم اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ علامت ظہور مہدی موعود کی نکلنا قرن ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا کہ اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق القرن ذوالسنین وکان اول ما طلع بھلاک قوم نوح حین اغرقھم اللہ وطلع فی زمن ابراھیم حین القی فی النار وحین اھلک اللہ تعالیٰ قوم فرعون ومن معہ وحین قتل یحیی بن زکریا فاذا رأیتم ذلک فاستعیذو باللہ من شر الفتن ویکون طلوعہ بعد انکساف الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یظھر الابقع بمصر ۱۲ نعیم بن حماد۔ جبکہ پہنچیں گے بنی عباس خراسان میں نکلیگا مشرق میں ستارہ دندانہ دار اور اول جبوہ نکلا تھا۔ تو ہلاک قوم نوح کیوقت میں نکلا تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے غرق کیا اور پھر نکلا تھا کہ جس وقت میں کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے اور جس وقت کہ فرعون کو اور اس کے ساتھ والوں کو . . .

ہلاک کیا تھا اور جس وقت حضرت یحییٰ بن زکریا کے قتل کئے گئے (اور یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کا تھا) پس جبکہ دیکھو تم اوس ستارہ کو نکلا ہوا تو پناہ چاہو تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے فتنوں کے شر سے اور ہوتا ہے طلوع اس کا بعد سورج گرہن اور چاند گرہن کے پھر نہ ٹھہریں گے وہ یہاں تک کہ ظاہر ہوگا ایک شخص الفح مصر میں بعد پہونچنے بنی عباس کے خراسان میں یہ القع ... ہوا ہو۔ یا زمانہ آخر مہدی میں یہ کوئی شخص خروج کرے واللہ اعلم بالصواب۔ ف طلوع قرن ذوالسنین یعنے شاخ دو دندانہ کو کتب آثار محشرین ہی علامات ... موعود سے قرار دیا ہے۔ حجج الکرامہ میں لکھا ... در روایت نعیم بن کعب آمدہ کہ طلوع میکند ستارہ از شرق قبل خروج مہدی و میباشد اورا دنبالہ روشن انتہی ... مجدد الف ثانی در مکتوب شصت و ہفتم از ... شرف الدین حسین نوشتہ اند کہ در خبر آمدہ است حضرت مہدی کہ در جانب مشرق ستارہ طلوع کند ... ذنب باشد الی قولہ این طلوع درائے آن طلوع ... کہ وقت قدوم حضرت مہدی حادث خواہد شد ... او علیہ الرضوان برسرآنہ خواہد بود۔ انتہی۔ موضح ... واضح ہو کہ یہ ستارہ ذو ذنب مختلف طور پر کیا ... ہے کبھی تو صرف ایک دنبالہ دراز کی صورت پر ... ذو ذنب کہتے ہیں اور کبھی بصورت دو دنبالہ دراز ... دیتا ہے اوس کو قرن ذوالسنین کہتے ہیں کیونکہ ... بہ تشدید نون بمعنے دانت کے ہے چونکہ ... بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے لہذا اوس کو ... کہتے ہیں اور زیادہ تر اسے ہی دیکھا جاتا ... ذوالاذناب کہتے ہیں اور علم نجوم و ہیئت میں بعض ستاروں کے نام جو حسب تشکلات مختلفہ ... ہیں ذوالزنخ ہوتے وذو اللحیہ بھی کہتے ہیں وغیرہ ... میں ترجمہ حدیث بالا کا فصل علامات مہدی میں ... لکھا ہے و از آنجا است طلوع قرن ذوالسنین ... امام محمد باقر بن علی بن حسین گفتہ چون برسد ... خراسان طلوع کند قرن ذی السنین در مشرق ... کردہ بود برائے ہلاک قوم نوح کردہ بود و ... شد نہنگان در طوفان و ہم طالع شدہ بود ... چون ادرا در آتش انداختند و زمانیکہ کشتہ ... زکریا علیہ السلام۔ و چون این آیت بہ بینید پناہ ...

... فتن و طلوع او بعد خسوف شمس و قمر شود باز درنگ ... مردم تا آنکہ ظاہر شود ابقع نام مردے در مصر اخرجہ نعیم ... اور یہ ستارہ دنبالہ دار یعنے قرن ذوالسنین حسب پیشگوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہو چکا ... مشرق ہی میں طلوع ہوا تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اسکا نقل ذکر چھپا تھا۔ یہاں پر بنابر اختصار کی عبارت صرف ایک اخبار کی جو متعلق اس ستارہ کے ہے نقل کی جاتی ہے وھو ہذا۔

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ مطبع حیدری واقع رائے پیٹھ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵ شمارہ ۳۹ - ۱۹ - ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق ۳۰ - دسمبر ۱۸۸۲ء - ۵

زخال گوشہ ابروئے یار مے ترسم
ازین ستارۂ دنبالہ دار مے ترسم

شہر مدراس میں تواس میں قبل طلوع آفتاب ایک ستارہ دنبالہ دار جس کی دم مانند مور چھل کی ہے نمودار ہوا ہے جسکو عام لوگ نہایت منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ستارے کے طلوع سے خونریزی قحط وبا طاعون سیلاب وغیرہ وغیرہ کا اندیشہ ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے جو اپنے کو صاحب ادراک تصور کرتے ہیں وہ بھی جاہلانہ اوس سے ڈرتے ہیں۔ ہماری پاک شریعت سے اس کی نحوست کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور جو اس ستارہ کو منحوس بتلاتے ہیں اون کا قول کسی طرح پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتا پس دونوں فرقے سچے یا جھوٹے ہیں اس لئے اون لوگوں کا بیان جو ستارہ دنبالہ دار کے نمود ہونے پر اسی طرح کی اثر اندازی سمجھتے ہیں محض غلط و بے بنیاد ہے۔ انتہی۔ اس اخبار میں متعدد جگہ پر اس ستارہ کا طلوع بیان کیا ہے چنانچہ دوسری جگہ لکھتا ہے۔ اسکل اف اور مسٹر تاسرت۔ جو فرانس کے رصد خانہ کے علماء سے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۳ء کے وسط میں ستارہ دنبالہ دار طلوع ہوگا۔ اڈمرل موچس و یتر کرایز ردیٹی پارس نے متعدد رصد خانوں اور نجومیوں کو ایک نوٹس دیا تھا کہ تم سب کو ضرور ہے کہ اگست ۱۸۸۲ء آخر اکتوبر تک آسمان پر ڈھونڈیں۔ اور کس صورت و ہیئت کے ستارے طلوع ہوئے ہیں دیکھیں اور فوراً اطلاع دیں پس بموجب اس نوٹس کے مسٹر ... مدراس کے رصد خانہ کے میر نے اڈمرل موچس کو اطلاع دی کہ چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک مدراس کے مشرق کی جانب ستارہ دنبالہ دار صاف نظر آ رہا ہے اور یہ کہ

چند روز بہ سبب افق پر ابر ہونے کے صاف نظر نہ آیا اب بالکل صاف نمایان ہوتا ہے صدی دوربین کے ذریعہ سے اوس کے ستر سال سے قبل طلوع ہوا تھا۔ اور بعینہ ایسا ہی تھا ہمارے دفتر میں اس تارے کے باب میں متعدد اضلاع سے جو خطوط آئے اور سب کے سب نے پانچ بجے طلوع لکھا ہے اور جانب جنوب اس کی دم کا رخ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔

اقول۔ واضح ہو کہ جو کچھ صاحب جریدہ نے بابت نحوست اور سعادت کے اس ستارہ کی نسبت لکھا ہے وہ سب درست ہے ان البتہ بحکم آیۃ وبالنجم ھم یھتدون کے ہدایت جسمانی و روحانی ان ستاروں کے طلوع سے ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث مذکور میں ہی اس کی صراحت کی گئی عاجز کے دوست میاں غلام دستگیر صاحب مدراسی مجھ کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ستارہ مذکور ۱۲۹۹ھ میں بہت روز دیکھا گیا یہ ستارہ مشرق سے جنوب۔ جنوب سے مغرب مغرب سے شمال کیطرف متوجہ ہوا اور سوریت زرلینڈ تک سیر کرتا ہوا چلا گیا۔ انتہی۔ انجیل متی سے بھی یہی ثابت ہے کہ یہ ستارہ وقت ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طالع ہوا تھا اور وقت قتل حضرت یحییٰ کے جو عین زمانہ حضرت عیسیٰ علےٰ نبینا و علیہ السلام کا ہے خود حدیث مذکورہ سے طلوع ہونا اس کا ثابت ہوا۔ دیکھو حین قتل یحیی بن ذکریا کو دیگر رسائل آثار محشر مثل کشف الغطا وغیرہ میں بھی طلوع قرن ذی السنین کو علامات مہدی سے قرار دیا ہے۔ نقل عبارات کو موجب ملالت سمجھ کر اسی پر اختصار کیا گیا۔

کھیاب ڈائری یہ ڈائری رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل میں سے نقل کی جاتی ہے جو کہ اپنے وقت پر شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ میں حقانیت اسلام کا مضمون جو پادری وائٹ بریخٹ کے جواب میں ہے بالخصوص پڑھنے کے قابل ہے رسالہ تشحیذ الاذہان کا تیسرا جلد جنوری کے مہینہ سے چھوٹی تختی مگر زیادہ حجم اور بہتر کاغذ پر رسالہ ریویو کی طرح چھپنا شروع ہوا ہے۔ جماعت کے کم از کم نوجوانوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا چاہیئے۔

امرار فرمایا کہ آجکل کے نواب اور امرا عیاشی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دین کیطرف بالکل توجہ نہیں ہر قسم کے عیش و عشرت کے کاموں میں مصروف ہیں مگر دین سے بالکل غافل ہیں۔ اور دوسرے آدمی بھی جب ان کو کوئی بڑا عہدہ ملتا ہے یا کسی اعلےٰ جگہ پر مقرر ہوتے ہیں۔ تو پھر غافل ہو جاتے ہیں اور بالکل مخلوق کی بہتری کا خیال نہیں رہتا دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچا سکتا ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنے انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اوس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالےٰ اوس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے آجکل نواب اور راجہ بالکل بھولے ہیں اور پھر اپنے عیش و آرام میں پڑے ہوئے ہیں دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے کاموں میں مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھولیں نہیں جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر ان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہیئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے کیونکہ اس میں نہ صرف ان لوگوں کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے آجکل کے رؤسا اور ان کے اہلکاروں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ والسلام۔ ایڈیٹر)

اپنا آپ سنبھالو ظہر۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ایک شخص کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا روزے نہیں رکھتا۔ یہ ہے وہ ہے اوس کو کافر کہنا چاہیئے یا نہیں وہ احمدی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اس کو کہنا چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو ہر شخص کا معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ الگ ہے تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال پڑتال کرتے پھرو۔ اور ان پر کفر یا ایمان کا فتوے لگاتے پھرو۔ مومن کا کام نہیں کہ بے فائدہ لوگوں کے پیچھے پڑا رہے۔ فقط۔

مشورہ ضروری ہے ایک صاحب کے ایک خوفناک جگہ پر مکان بنوانے اور بہ سبب کمی روپیہ تعمیر مکان کو پورا نہ کر سکنے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں کر لیتے مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکید ہو سکتا ہے آجکل لوگوں کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے ہی نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں حضرت نے فرمایا کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں ایسوں کے حالات سے زیادہ تر دوسرے لوگ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو عبرت حاصل کریں۔

زلزلہ آج گیارہ بجے رات کے بڑا سخت زلزلہ آیا۔ جو کچھ دیر تک محسوس ہوتا رہا۔ دوسرے جھٹکے نے دل کو ہلا دیا اور کچھ دیر تک محسوس ہوتا رہا اور خداوند کریم کا شکر صد شکر ہے کہ اس سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ دیگر کل روز سے بیماری ہیضہ کی شکایت ہے۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار فضل الٰہی پراچہ ولد محمد امین پراچہ از بھیرہ

ضروری اطلاع

نامہ نگار صاحبان اپنے مضامین کے خود ذمہ وار ہیں کسی کا مضمون اخبار میں چھپ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایڈیٹر کو بہر حال اسکے ساتھ اتفاق رائے ہو ایسا ہی مشتہرین اپنے اشتہارات کے آپ ذمہ وار ہیں کارخانہ بدر کو ان کے کسی فقرہ کیواسطے ذمہ وار نہیں ہے۔

ایڈیٹر

انتخاب الاخبار

نتیجہ امتحان انٹرنس

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان والا ماں کے ۱۶ طلبا رمین سے جواس سال امتحان انٹرنس مین شامل ہوئے تہے ۹ طالبعلم یعنی عبدالعلی۔ ولی اللہ شاہ۔ عبدالرحمن امرتسری محمد صادق امجد حسین بٹالوی۔ عطاء محمد پاس ہین اور تین لڑکے یعنی گوہر دین۔ خواجہ عبدالرحمن کشمیری اور میان فیض احمد زیر تجویز ہین۔ ان تینون لڑکون کی تمام احمدی احباب کی خدمت مین . . . التجا ہے کہ ادن کے حق مین دعا کیجاوے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے۔ سنا گیا ہے کہ قریباً ۱۰ فیصدی طلباء اس سال اس امتحان مین کامیاب ہوئے ہین اس لحاظ سے ہمارا نتیجہ بہت اچہا رہا ہے۔

فراق نامہ اکمل

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل تین چار روز کے واسطے لاہور گئے ہین وہان سے انہون نے ایک نظم ارسال فرمائی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

نظم

اب سہا جاتا نہین اکمل فراق قادیان
کب نظر آئیگا مجہ کو پھر رواق قادیان

جان کب ہوگی مری مہدی کے قدمون پر نثار
ہائے کب آئیگا وہ یوم تلاق قادیان

مین یہان ہون۔ دل وہان ہے تن یہان ہے جان وہان
کس عبارت مین ہو ظاہر اشتیاق قادیان

مجہ کو اس لاہور مین کچہہ بہی نظر آتا نہین
ہائے وہ شان وشکوہ وطمطراق قادیان

مجہ کو معراج ترقی ہے وہی دل سے پسند
جو کراتا ہے مجہے علمی براق قادیان

اے پرندو اایک دن کیواسطے دو پر تو دو
اڑ کے جا پہونچون۔ نہین تاب فراق قادیان

چیر دون وہ دل نہین جسمین محبت جاگزین
توڑ دون وہ سر۔ نہین جسمین مذاق قادیان

یہ عروس کامرانی ہوچکی میرے لئے
نقد جان ودل دیا مینے صداق قادیان

ایکدن[1] ڈنکا بجیگا بس اسی کے نام کا
چپکے چپکے کہہ رہا ہے یہ سیاق قادیان

ضرورت استاد

مخدومی ومعظمی جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپ کو بحیثیت ایڈیٹری کے تکلیف نہین دیتا بلکہ آپکے واقعی صدق اور دار الامانی ہونے کو بہروسہ پر متکلف ہون۔ کہ للہ میری اس تکلیف دہی کو معاف فرما کر احسان فرمادین گے۔ مجہے اپنے نو عمر تین بچون کے ابتدائی تعلیم کیواسطے ایک استاد کیضرورت ہے جو لائق دیندار اور احمدی ہو اور ابتدا ہی سے دینیات انگریزی اور اردو کے شروع کرانے کا ارادہ ہے اس واسطے اس کا انتخاب اور بہم رسانی کا آپ بہت عمدہ ذریعہ ہین۔ سر دست مین علاوہ کہانے اور مکان کے ۱۵ روپیہ ماہوار تک دینے پر طیار ہون اور اگر کوئی ایسا احمدی جناب کی نظر مین ہو تو اوسے آمادہ فرما کر نیازمند کو ایما فرمادین ورنہ مناسب الفاظ مین اشتہار مرتب فرما کر بدر مین شائع کرادین۔ اور جس قدر قیمت ہو اس سے نیازمند کو ایما فرمادین ارسال خدمت ہوگا۔ زیادہ نیاز

بندہ غلام رسول تمیم احمدی اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس باگہا پرانہ ضلع فیروزپور

انسداد میخواری

اخبار الیونگ سٹینڈرڈ ناقل ہے کہ چند روز ہوئے شہر کے دیسی حصہ مین ضلع پونہ کی جلسہ کانفرنس ہوا تہا اس زمانہ سے انسداد میخواری کی کوشش ہورہی ہے اور میفروشون کی دکانون پر پکیٹ تعینات کئے جاتے ہین۔ نوجوانون برہمنون کا ایک غول پانچ چہہ دن سے ہر روز شام کو آ کے شراب کی دکانون کے سرا خیلو مین ٹہر لتا ہے اس غول نے اپنا فرض سمجہا ہے کہ جو لوگ میخواری کے لئے میخانون مین آئین اونہین ایسی پند ونصیحت کرین کہ مے نوشی ترک کر دین اس خیال سے کہ اگر کہین ان نوجوانون برہمنون نے حد سے زیادہ تنگ دوڑکی تو فساد برپا ہوجائیگا پولیس اون کی نگران رہتی ہے مگر ابہی تک کوئی نامناسب بات نہین ہوئی ہے۔ یہ والنٹیر فقط میفروشون کو سمجہاتے بجہاتے ہین اور جب وہ نہین مانتے تو انہین چہوڑ دیتے ہین ساڑہے پانچ بجے شام کو جس وقت میخوار میخانون مین آنے کے خوگر ہین دکانین پر پکیٹ تعینات ہوتے ہین اور ساڑہے نو بجے رات تک جس وقت دکانین بند ہوتی ہین۔ رہتے ہین ان نوجوانون نے اپنے قدم جن دکانون کو اختیار کیا ہے اونکی بکری بہت کم ہوگئی ہے۔

یونیورسٹی پنجاب

لی یہ سخت غلطی ہے کہ اوسنے بعض جماعتون کے نصاب تعلیم مین ایسی کتابین داخل کی ہوئی ہین جن مین مذہب اسلام کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہین جن سے مسلمانون کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہونچتا ہے۔ امتحان الف۔ اے کے پرچہ B (بی) مین ممتحن نے جو سوال دیا تہا اس سے اسکا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ وہ فقرہ

"Hugh's Alfred the Great"

الفرڈ اعظم سے جو کورس مین داخل ہے لیا گیا تہا پچہلے دنون مسلمان اخبارون کے اعتراضی آوازون پر ہم خوش ہین کہ سنڈیکیٹ نے اس سوال کو امتحان سے خارج کردیا مگر دیکہنا یہ ہے کہ اس سے اون کی طبیعتون کو سکون ہو سکتا ہے۔

ہم یہ تسلیم کرنیکے لئے طیار ہین کہ اسی کتاب مین بعض مفید مقامات بہی موجود ہین مگر یہ کیا ضرور ہے کہ اون کے ساتھ ایسے جملے اور مطالب بہی رکہے جاوین جو مذہبی نقطۂ خیال سے طبیعتون کو بہڑکانیوالے ہون یا ایسی تمثیلین دی جاوین جو دلون کو زخمی کرنیوالی ہون۔ ہماری سمجہہ مین نہین آتا کہ الفرڈ اعظم کے ذکر مین شارلمین کے حملون کو رسول عربی کے غزوات سے تشبیہہ دینا اور موخر الذکر کو سفاکانہ اور ظالمانہ قرار دینا مذہبی تعصب اور دیوانگی کے سوائے کسی اور امر پر بہی مبنی ہوسکتا ہے یونیورسٹیون کا جو بعض ہندو مسلمانون کی تعلیم کی غرض سے ہندوستان مین قائم کی گئی ہین یہ اولین فرض ہونا چاہئیے کہ کوئی ایسی کتاب داخل نصاب نہ کی جاوے جسمین اشارۃً یا کنایۃً اون کے مذہب وعقاید پر حملہ ہو۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی عنایت

لاہور ریلوے ورکشاپ کی توسیع کے لئے موضع مہرپور کا کچہہ رقبہ حاصل کیا گیا تہا جسمین اسلامی زمانہ کے دو مقبرے موجود تہے سکہون کے زمانہ مین ان قبرون کو وہان سے اوٹہا دیا گیا اونمین ایک عمارت جو نصرت خان کے مقبرہ کے نام سے مشہور تہی۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مشہور فرانسیسی افسر ایکورٹ کا قیام گاہ تہا اور دوسرا بہادر خان کا مقبرہ میانمیر گیریزن بطور تھیٹر استعمال کرتا تہا۔ مسلم پبلک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اس عنایت کو شکریہ اور مسرت سے دیکہیگی کہ اب اوس نے دونون قبرین اٹہوا سنگائی ہین اور چیف صاحب نے انتظام کیا ہے کہ اونکی مرمت کیجاوے اور آئیندہ نقصان سے اونکو محفوظ رکہا جاوے۔ (وکیل)

[1] یعنی ایک نبی اللہ کا مسکن ہونے کے سبب تمام عالم مین مشہور ہوجائیگا۔ جیساکہ گذشتہ سالون کی ترقی سے ظاہر ہے۔

بدر

مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

چونکہ گذشتہ اخبار مین جو الہامات لکھے گئے تھے ان مین کچھ کتابت کی غلطی ہوگئی تھی اس واسطے ان کو تازہ الہامات کے ساتھ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر مین رہتی ہیں) مرض سل سے بیمار ہیں حضرت کو انکی نسبت الہام ہوا

۱۔ حٰم۔ تلک آیات الکتاب المبین۔

ترجمہ۔ لفظ حٰم مین بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہین کہ اس مین کئی نشان ہین جو خدا کی کتابون مین مقرر ہین۔

۲۔ بیمار بہت ہی چیخین مارتا ہے۔

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ اِنّی احافظ کلّ من فی الدار من ھٰذہ المرض الذی ھو ساری۔

ترجمہ۔ مین تمام گھر والون کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔ من ہٰذہ المرض یعنے من ہٰذہ الآفت

فرمایا کہ اگرچہ اس مین بظاہر عبارت مین غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالےٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہین اور ایسی مثالین قرآن شریف مین بھی موجود ہین۔

پھر حضرت کو بیمار کیواسطے بعض دوائین دکھائی گئین اور

الہام ہوا کہ۔

۵۔ اُمید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔ ۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ مسوخ شدہ زندگی۔

۸۔ اِنّی براء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے۔)

۹۔ کتب اللّٰہ علےٰ نفسہ الرحمۃ۔

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے

۱۰۔ حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہین

۱۱۔ امثال الرحمۃ فی اوّل الذکر و اٰخر الذکر۔

یعنے دو شخص جو بیمار تھے۔ اون کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالےٰ کی رحمت ہوئی۔

۱۲۔ رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام

(مذکورہ بالا تمام الہامات گذشتہ اخبار مین ہی چھپ چکے ہین۔ ایڈیٹر)

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۔ زلزلۃ الارض

۲۔ نحق العذاب۔ تدلی

۳۔ بشریٰ

تازہ اخبار

(منقول از اخبار عام)

سنا گیا ہے کہ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر اب کے سال قریب ۲۴ ہزار روپیہ چندہ وصول کیا گیا ہے۔

ایچی سن کالج لاہور کا جلسہ تقسیم انعامات ۳۰- اپریل کو ۸ بجے صبح منعقد کریں گے بصدارت حضور لاٹ صاحب۔

لالہ لاجپت رائے نے ہتک عزت کی جو نالش دو اخبارات پر کی۔ ہائیکورٹ کلکتہ میں سماعت ہوگی۔

لالہ پنڈی داس کے والد لالہ ایشر داس کی جائیداد پولیس نے ضبط کی تھی بحکم عدالت اس کو واپس کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ کا مسٹر شیفن جس پر رشوت وغیرہ کا الزام تھا اس کو مستعفی ہونے کی اجازت دیگئی ہے۔

حیران ہیں حضور امیر کابل برٹش روسی معاہدہ کی شرائط پر اتنی دیر سے خاموش کیوں ہیں اس میں معمہ کیا ہے۔

حیدرآباد کے ریزیڈنٹ مسٹر بیلی صاحب شرقی بنگالہ کے قائم مقام لفٹنٹ گورنر مقرر ہوں گے۔

مسٹر اوڈائر صاحب قائم مقام ریزیڈنٹ حیدرآباد مقرر ہونگے۔ جو سرحدی صوبہ کے ریونیو کمشنر ہیں۔

لفٹنٹ کرنل مکڈانلڈ صاحب ریاست نیپال کے قائم مقام ریزیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

پشاور کے سرحدی علاقے میں بدمعاشوں کی لوٹ مار بے طرح بڑھتی جاتی ہے۔ رعایا کا خدا حافظ

ولائیت کی ریلوے کمیٹی نے سفارش کی کہ ہندوستان کا ریلوے بورڈ ضرور برقرار رکھنا چاہیئے۔

سرحد پر موہمندی قوم برٹش علمداری میں چھاپے مارتی ہے اون کے دس ہزار آدمی فوج کشی کے لئے جمع ہیں اور مسلح انگریزی فوجیں اون کی سرکوبی کے لئے پشاور سے منگوائی گئیں حالت ابتر ہے۔ رعایا خوف زدہ۔ پریشان

ملتان میں ایک مکان کے اندر چار مارواڑی مردہ پائے گئے افواہ ہے کہ انکو زہر دیا گیا۔ حیرت ہے۔

پونا میں حکم ہوا ہے کہ کوئی شراب کی دکان پر لوگوں کو نہ روکے اس کی بابت کئی معززین گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ کے اخبار سندھیا کا پرنٹر اس الزام میں ماخوذ ہے کہ نقشے میں اپنا نام غلط ظاہر کیا تھا۔

پونا میں مسٹر جسٹس راناڈے صاحب کی یادگار کا چندہ ایک لاکھ سے بڑھگیا۔ وظائف قائم کریں گے۔ اس سے ایک ٹیکنیکل لیباریٹری بھی قائم ہوگی۔ سیاج کے سردار صاحب اس کے لئے اور ۴۰ ہزار روپیہ دینگے۔

اب کے نمائش بمبئی میں ۶۳۰ تصاویر تھیں فیسوں سے ۲۵۷۰ روپیہ آیا۔ قیمت تصاویر سے ۴½ ہزار روپیہ۔

بازار رنگون کے ہنگامہ حال میں ایک مصری علی نام اور ایک عرب مسمی اسمعیل کو ایک ایک ماہ قید سخت ہوئی۔

تجارت تبت کی بابت کلکتہ میں چینی سفیر کے ساتھ بات چیت طے پائی۔ تبتی ممبران سفارت جلد ملینگے۔

تبت پر چینی سرپرستی تسلیم کی گئی وہاں کے پایہ تخت لاسہ میں بھی سررشتہ آبرسانی جاری کریں گے۔

سررشتہ تار کے سگنلروں کی شکایات کی تحقیقات پر سررشتہ ڈاک کے ڈائرکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔

مضافات لاہور میں جو گروہ خونخوار ڈاکوؤں کا پکڑا گیا تھا اس کو قرار واقعی سزائیں پھانسی حبس دوام اور دس دس سال قید سخت کی دیگئیں۔

جہلم میں پہلی کے روز جس دکاندار نے لوگوں پر تیزاب چھڑکا تھا۔ تین ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

برٹش روسی معاہدہ اتحاد کی بابت صاحب امیر کابل نے ابتک اپنی منظوری نہیں بھیجی۔ خموشی معنے خیز ہے۔

کمانڈر انچیف آئرلینڈ نے حکم دیا کہ کوئی فوج سگرٹ نوشی نہ کرے کہ شدت سے مخرب صحت و مضر قابلیت ہیں۔

ملک ایران میں بدامنی ترقی پر ہے صوبہ آذربیجان میں سخت فساد ہوئے۔ قافلوں کی آمد و رفت بند ہوگئی۔

سرحد ایران کی روسی چوکی بیلیہ سو در پر ایرانی لٹیروں نے حملہ کیا۔ روس نے باضابطہ شکایت کی ہے۔

اس ناگہانی حملے میں چار روسی مع ایک کپتان کے قتل کئے گئے باکو وغیرہ سے روسی کمک روانہ کی گئی ہے۔

روس کے اعلےٰ ترین حکام نے مشورہ کرکے قرار دیا تمام بحری و بری فوجیں ایک افسر اعلم کے ماتحت رہیں۔

اس اعلےٰ منصب کا نام جنرل سیموہکمین اور گرینڈ ڈیوک نکولاس کو یہ منصب عطا کیا جاویگا۔

برٹش وار آفس نے جاپانی قسم کی ۵۵ ہزار نئی سنگینوں کے بنانے کی فرمائش دی ہے۔ وہ بہتر کارآمد ہیں یہ سنگین بہ نسبت پہلی کے تین انچ لمبی ہے جنگی کونسل نے امتحان کے بعد اس کو پسند کیا ہے۔ پہلی موقوف کی گئی۔

برٹش نوآبادیوں میں ایشیائیوں کے داخلہ کا سوال ایران دربار کا شاہی مسئلہ تسلیم کیا گیا کہ طے کیا جائے۔

قادیان نوٹیفائڈ ایریا میں شامل کیا گیا

اخبار سیول گزٹ صدائے ہند

لاہور بحوالہ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء لکھتا ہے کہ اشتہار نمبر ۲۰۲ مورخہ یکم اپریل کے مطابق ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعات کو مشتہرہ رقبہ کمیٹی قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے متعلق فرماتے ہیں اور اشتہار نمبر ۲۰۳ میں ہوس ٹیکس کی مندرجہ ذیل شرحوں کو بھی قادیان میں نافذ فرماتے ہیں۔ ۵ء ۔ ۱ ۔ ۲ ۔ للعہ ۔ ۸ ۔ عہ راور ۸ فی سال جیسی کہ صورت ہو۔ تشخیص ٹیکس تحصیلدار صاحب و مقامی کمیٹی بشرط منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر کرے گی۔

نمبر ۲۰۴ کے مطابق قادیان کے عائد شدہ محصول و دیگر آمدنی کی وصولی و خرچ کے انتظام و حسابات تیار کرنے اور لکھنے کیلئے مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر کی ہے۔

۱- مرزا نظام الدین - ۲- مولوی محمد علی ایم۔ اے۔ ۳- ... امید ہے کہ یہ انتظام قادیان کی لوکیلٹی کیواسطے مفید ثابت ہوگا اور پبلک کو لائق کارکنان کمیٹی ہر طرح سے فائدہ پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ سب سے اول صفائی کا انتظام غالباً بہت ضروری ہوگا۔ کیونکہ آجکل گاؤں کے اردگرد بہت سا کوڑا جمع کیا جاتا ہے جو موجب صعوبت ہے۔

لارڈ ایشھل نے اخبار ٹائمز میں بزور لکھا کہ یہ اہم مسئلہ ایک عالمگیر شاہی کانفرنس کا سخت محتاج ہے

ہمارے حضور شاہ قیصر بفضل خدا خوب تندرست ہیں۔ تبدیل آب و ہوا مفید نکلی اس پر کمال خوشی و تسلی ہے

حضور ممدوح نے محل بکنگھم میں پریوی کونسل کا اجلاس فرمایا۔ جدید ممبران وزارت کو شرف ملاقات بخشا ہے

حضور پرنس آف ویلز نے بدمدار کو سرہنری کیمبل بنرمین سابق وزیر اعظم کے ہاں جا کر مزاج پرسی فرمائی۔

جمعرات کی شب ہنری ممدوح نے سب حیض سے کاٹی وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہیں۔ علاج میں کسر نہیں ہے۔

امریکن جنگی بیڑہ بحرالکاہل کو آتا ہے وہ ساحل کیلیفورنیہ پر پہونچا۔ یہاں گورنر نے سرگرم استقبال کیا ہے۔

مسٹر محمد علی علیحدہ ہوگئے

ولایت کے مختلف اخبارات نے بوجوہات چند در چند اس پر طمانیت کا اظہار کیا ہے مگر زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کا شاگرد رشید اور ریک اوڈیرائیٹ کا معتقد ضعیف العمری میں بیکدل مسٹر مورلے کے پسندیدہ خطاب ... برقرار نہ رہا۔ مسٹر موصوف نے اپنے ... کے ساتھ ... ہندوستان کو ... کر میں کام ... اور ... کی کام ... ہندوستان کی خدمت ایک دفعہ ... اس ... مجبوراً انڈیا آفس سے علیحدگی ... آدمی ... سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

فیاضی

ہمعصر اودہ اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر لی ... ساکن ... نے پچاس ہزار روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ ڈیرہ دون میں ایک خیراتی شفاخانہ کھولا جائے اور مریضوں کا علاج ... طریقے سے ... سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ دون نے ایک بارونق جلسہ میں اس کا افتتاح فرمایا۔ ڈیرہ دون کے تمام معزز لیڈر ہندو اور مسلمان شریک جلسہ تھے۔ مسٹر موصوف کی یہ فیاضی قابل تعریف ہے جنہوں نے صرف فائدہ رسانی عوام کے خیال سے اتنی بڑی رقم عطا کی۔

اخبار جگانتر پر سڈیشن

کلکتہ کا اخبار جگانتر مقدمہ سڈیشن کی آفت میں پھر گردانا گیا۔ ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی (ڈسپاٹزم) کے عنوان سے نکالا گیا ہے وہ ... (سڈیشن) سمجھا جاتا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ الیس نے پولیس کورٹ میں درخواست کی کہ اخبار ہذا کے پرنٹر بابو ... کے نام وارنٹ نکالا جائے اور ایک وارنٹ دفتر کی خانہ تلاشی کیلئے بھی حاصل کیا۔ بتیجہ گذشتہ کو بوقت ... بجے بعد دوپہر دفتر کی تلاشی لی گئی اور بہت سے کاغذات نوشتہ جات جو اخبار کے متعلق تھے ضبط کئے گئے۔ دفتر کے باہر تماشائی نوجوانوں کی کثیر جمع تھی۔ وہ پولیس افسروں کی طرف سے منہ چڑھاتے اور شور مچاتے تھے۔ جو کاغذات ضبط کرکے لے گئے ہیں ان میں رجسٹر دستاویزات۔ پروف اور خطوط بھی ڈھیر سے ہیں۔ ... گلے روز پیش ہونیوالا تھا اور خبر ہے کہ اخبار کا پبلشر ... پاتے ہی روپوش ہو گیا

اس باعث گرفتار نہیں ہوسکا ہے۔ ابھی وقت ہے (عام)

سور کی پرستش

خدا کی شان ہے کہ جس چیز کو بہت سے لوگ برا کہتے اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعض آدمی اس کو اچھا سمجھتے اور پوجتے ہیں۔ بورنیو کے مذہبی پیشوا سور کی پرستش کرتے ہیں اور مختلف موقعوں پر اوس سے مدد طلب کرتے ہیں چنانچہ جب کبھی کوئی شخص بیمار ہوتا ہے یا اوس کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اوس کی درخواست پر مذہبی پیشوا ایک سور لاکر اوسے نہلاتا ہے پھر اوس کی ٹانگوں کو رسی سے باندھ کر ایک جلتی مشعل اوس کے منہ کے سامنے لاکر ادھر ادھر ہلاتا ہے اور مشعل کی روشنی میں جس طرح سور آنکھ ... چہرہ کو ہلاتا اور آنکھیں چھپاتا ہے اسی طرح وہ شخص اوس سے نتائج نکالتا ہے پھر دعا مانگ کر اور گھر والوں سے نذرانہ لے کر سور کو لیکر چلا جاتا ہے۔ (پنجاب سماچار)

تردید

۲۔اپریل کے پرچہ میں اخبار پنجابی سے حوالہ سے جو کچھ گجرات کے ایک مسلمان عبدالکریم صاحب نامی کے متعلق لکھا گیا تھا۔ وہ ایک قابل اعتبار خط سے معلوم ہوا کہ بالکل غلط تھا اور بے بنیاد۔ سنا گیا ہے کہ اخبار پنجابی نے بھی خود ہی اس کی تردید کر دی ہے ہمیں افسوس ہے کہ ایسی غلط خبر اخبار میں لکھی گئی اور نہایت افسوس پنجابی پر ہے جو ایسی بے بنیاد خبر کا بانی ہوا کیونکہ ہم نے بعض اور اردو اخبارات میں بھی اس کی نقل دیکھی ہے امید ہے کہ جس کسی ہمعصر نے یہ خبر لکھی ہے وہ خود ہی تردید بھی کردینگے۔

ڈاکہ

سب پور میں اوس روز ۲ بجے رات کے بابو کھدوری لال سین کے گھر میں بارہ مسلح ڈاکو آگھسے صحن میں مشعلیں روشن کیں۔ مالک مکان صحن کے دالان میں سوتا تھا اس کی چھاتی پر چڑھ کر تلوار گردن پر رکھی۔ مال اور اسباب کا پتہ چاہا۔ مستورات اندر سوتی تھیں ان کو بھی پیٹ کر تمام مال وزیور سے خالی کیا کئی بکس جو پائے ان کو بھی توڑ پھوڑ ڈالا۔ تمام ڈاکوؤں کے چہرے رنگین تھے۔ فرضی داڑھیاں لگائے کئے ہزاروں کا مال وزیور لیگئے۔ شور ہونے پر جوں ہی ہمسائے آئے۔ ڈاکو خبردار ہو کر گم ہوگئے اس قسم کی پہلی خوفناک ڈکیتی ہے۔ جو کہ سب پور میں واقعہ ہوئی ہے۔

مولوی لیاقت حسین اور ڈاکٹر عبدالغفور کو الزام سڈیشن کے لئے سشن جج باری سال نے بہاری قید کی سخت سزا دی ہیں۔ اب حال میں ان دونوں کیطرف سے ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل کی گئی ہے۔ مسٹر جسٹس گیڈٹ اور مسٹر جسٹس وڈرافٹ صاحبان نے اپیل کی سماعت فرما کر منظور کی ہے اور تا فیصلہ اپیل کے دونوں کو ضمانت پر چھوڑ دیا ہے۔

سیکٹ دنوں مدناپور کے متصل حضور لفٹنٹ گورنر بنگالہ کی ٹرین کے اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی تھی اس الزام میں سات آدمی ماخوذ تھے۔ یہ اونے حیثیت کے قلی تھے انہوں نے اپنے رفیقوں پر آفت لانے کی غرض سے یہ کام کیا تھا۔ پٹرک اسڈ کا گولا استعمال کیا گیا تھا۔ عدالت سشن نے ایک ملزم کو بے قصور پاکر بری کیا۔ سرغنہ کو دس اور باقی پانچوں کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ جو واقعی عبرت بخش ہے۔

مصطفیٰ کامل پاشا کا مجسمہ قائم کرنے کی غرض سے مصر میں اب تک ۷۰۶،۳ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے پاشا نے مرحوم کا چہلم مصر میں ۲۰۔ مارچ کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔

آغاز سال آئندہ میں آسٹریا کے پایہ تخت بوڈاپسٹ میں جو بین الاقوامی طبی مجلس قائم ہونیوالی ہے۔ اس میں مصر کیطرف سے بارہ ڈاکٹر بطور قائم مقام شریک ہونگے۔

دولت عثمانیہ اور رومانیہ کے مابین عنقریب ایک تجارتی اور سفارتی عہدنامہ ہونیوالا ہے۔

لندن کی خبر ہے کہ اصلاحات مقدونیہ کیمتعلق پارلیمنٹ نے سرکاری کاغذات شائع کئے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے نے روسی تجاویز کیساتھ اس شرط پر اتفاق کیا ہے کہ انگلستان کی طرف سے اسبارہ میں جو مزید تجاویز پیش کیجاویں انکو منظور کیا جاوے اس کو جلیمی پاشا کے تقرر پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے اور اس کی رائے میں ترکی فوج میں تخفیف کرنیکی بجائے بہتر ہے کہ مقدونیہ کے مالیہ میں سے انتظامی مزدوریات کے لئے اخراجات وضع کرکے باقی بالبیانی ...

... روس ... سلطنت ... اس ... اخراجات ... کا ... لیا ...

پچھلے جمعہ مولانا مولوی محمد احسن مد ظلہ تعالےٰ نے وطن سے مراجعت فرمائے مدینۃ المسیح ہوئے۔ آپ نے خطبہ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہٖ ویتلوہ شاھد منہ پر پڑھا مولوی صاحب کے پُرجوش وعظ میں ایک نہ ایک نکتہ ایسا ہوتا ہے جس پر طبیعت پھڑک اٹھتی ہے چنانچہ حسب معمول ان آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ شاہد کی تنوین عظمت کی ہے اور وہ حقیقی معنوں میں ہو سکتا ہے۔ جس نے وہ سب حالات خود دیکھے ہوں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والا عظیم الشان شاہد جس کی نسبت لکھا ہے کہ "یتلوہ" پیچھے آنے والا ہے کہ یہی۔ مسیح موعود ہی ہو سکتا ہے۔ حالات نبوت سے بوجہ مورد وحی والہام ہونے کے خوب آگاہ اور اس لحاظ سے سچا گواہ ہے۔ پھر من یکفر من الاحزاب سے بتایا کہ اس وقت کے بارے میں پیشگوئی ہے کہ بہت سے مذاہب موجود ہوں گے جو آزادی سے اپنے اپنے معتقدات کا اظہار کرتے ہوں گے۔ اس سے آگے اللہ کی طرف سے آنیوالوں اور اللہ پر افترا کرنے والوں کے نشان بتلائے۔

علامہ نورالدین نے اس جمعہ اللّٰھم انی اعوذبک من الھم والحزن دعا پر جو نماز میں پڑھی جاتی ہے خطبہ پڑھا اور بتایا کہ انسان کے دل میں بوجہ طول امل کئی کئی طرح کے ولولے اٹھتے ہیں اور وہ ہموم و غموم میں پڑ کر اپنی زندگی کو تلخ کر لیتا ہے اس سے پناہ مانگی گئی ہے اور بعض اوقات پہلی مصیبتوں کو یاد کرکے دل ہی دل میں کڑھتا ہے یہ بھی اچھی بات نہیں۔ پھر اسباب مہیا نہ کرنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ سے کام نہیں لینا کسل۔ ان کمزوری کے لئے بھی جناب ایزدی میں پناہ طلب کرنی چاہیئے تاکہ بزدلی اور بخل سے بچے رہیں۔ متقی بے شک متوکل ہوتا ہے مگر اس کی مثال حدیث میں تغدو اخماصاً وتروح بطاناً پرندے کی طرح ہے۔ تغدو اخماصاً وتروح بطاناً اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا پرندہ اپنے آشیانہ میں بیٹھا رہتا ہے اور اس کی چونچ میں کوئی ڈال جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ مقدور بھر محنت کرتا اور اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ مومن جب ایسا توکل کرتا ہے تو وہ قرض وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے اور وہ دلیر بن کر لوگوں کے دباؤ میں نہیں آتا۔ حق کے اظہار سے مطلق نہیں جھجکتا۔

پھگواڑہ۔ حضرت مفتی صاحب معظم بندہ سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شب درمیان ۹-۱۰ اپریل گورنمنٹ کی گاڑی سے پھگواڑہ ریلوے اسٹیشن سے قریب دو میل کے فاصلہ پر بجانب شمال ایک لاش جلی ہوئی پائی گئی۔ جس کی کھوپری ٹھوڑی اور گردن تک ندارد تھی بدن کا اوپر کا حصہ مردار خوار جانوروں نے کر کے الگ کیا ہوا تھا۔ ٹانگیں الگ الگ اور ٹکڑے ٹکڑے کہیں کہیں سے ملی۔ ابھی تک کھوپری کا بالکل پتہ نہیں چلا۔ رکھوے پولیس تحقیقات میں ہے۔ مسافر پٹڑی کے اُن میں تھا اور ایک کپڑے میں جو کچھ اوسے دستیاب ہوا تھوڑی سی اقلیم اور کچھ خوردنی اشیاء تھیں۔ آدمی بڈھا اور ہندو وضع سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا جانے کون ہے ابھی تک پتہ نہیں لگا۔ قریب ایک ہفتہ سے بادلوں کی آمد و شد ہے اور تین چار یوم سے تھوڑی تھوڑی سی بارش بھی ہوتی رہی رات سب سے زیادہ بارش ہوئی جو صبح ۸ بجے تھی کل ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر بیس منٹ رہتے ہیں کہ ژالہ باری بڑے زور سے آئی مگر خیر گذری۔ فصلیں ابھی تک تو جو کچھ ہیں اچھی ہیں آئندہ جو اللہ کو منظور ہے ہم کو بسر و چشم منظور۔

محب الرحمٰن از حاجی پور۔

ایک دریافت طلب امر

ان تمام سابق ممبران مجمع الاخوان لاہور کی خدمت میں جو لاہور سے باہر جہاں کہیں بھی ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے بہت جلد اپنے اپنے پورے پتہ سے مطلع فرماویں کیونکہ ہم نے اپنے گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ چھپوائی ہے۔ جس میں کل اسمائے ممبران درج ہوں گے اسلئے ہمیں آپ کے نام و ایڈریس کی اشد ضرورت ہے نیز بعض اوقات ہمیں آپسے خط و کتابت کرنی ہوتی ہے۔ جس میں بوجہ نہ معلوم ہونے آپکے ایڈریس کے سخت تکلیف ہوتی ہے امید ہے کہ آپ اس عرض کو قبول فرما کر ہمیں دوبارہ یاد دہانی کے لئے تکلیف نہ دینگے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر اطلاع فرماویں۔

محمد ضیاء الدین طالب علم بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج

لاھور

اسسٹنٹ سیکرٹری مجمع الاخوان۔ لاہور۔

بدرِ خواتین

قحط کیا ہے؟

قحط کیا ہے؟ ہماری اپنی بدکرداریوں کی پاداش ہے۔ قدرت کاملہ کا یہ خاصہ ہے کہ جب کبھی کوئی قوم حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور خداوند کریم کے فرمودوں کو بھول جاتی ہے آسمانی کتابوں کو پس پشت ڈالدیتی ہے تو وہ لوگ جو مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اپنی سچائی کے لئے آلہی نشانات اور بین دلائل بیان کرتے ظاہر طور پر معجزات دکھاتے اور لوگوں کو احکامات سناتے اور اوس کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ مگر لوگ انکار کرتے ہیں اور اون کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں اور ملکوتی قوم کی سرپرستی اور عنایات کو فراموش کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی فرمانبرداری شکرگزار ہو کر ہیں الٹی اس کے برخلاف سازشیں کرنے بلوہ اٹھانے شروع کر دیتے ہیں۔ تو غضب آلہی جوش میں آتا ہے اور دنیا میں عذاب کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ گذشتہ کئی ایک سال سے ہمارا ہند مختلف وباؤں مثلاً طاعون، ہیضہ، چیچک، زلزلہ، قحط وغیرہ کی سیرگاہ بن رہا ہے۔ آہ ابھی ایک دفعہ بھاری زلازل سے ملکوں کے ملک غرق ہو گئے عالی شان عمارات کھنڈرات میں بدل گئیں۔ بلند منزلوں کے مکانات میں بسر کرنیوالوں کے پاس بسر اوقات کے لئے ایک جھونپڑا تک نہ رہا۔ چند سال بارشوں نے وہ زور پکڑا کہ لوگ الامان الامان کر اٹھے گھروں میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئے اور لاریب قدرت کے طلسمات کو مان گئے۔ پھر پرسال موسم سرما میں اس قدر خنکی ہوئی کہ زمانہ کے فلاسفر اور سائنس دان بول اٹھے کہ آفتاب میں سیاہ دھبہ ہو گیا یعنی اس کا کچھ حصہ جل کر سیاہ ہو گیا ہے اور اوس کی کرنوں میں پہلی سی تپش اور گرمی نہیں رہی اور عنقریب وہ زمانہ آئیگا جبکہ حرارت نام کو بھی باقی نہیں رہیگی۔

پھر گذشتہ سال میں سخت خشک سالی کا دور دورہ شروع ہوا اور وہ اس لئے کہ باران رحمت کے دروازے ہماری شامت اعمال کے باعث بند ہو گئے بلفظ دیگر

شامت اعمال ما صورت قحط گرفت

اب ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے دن بدن قحط سالی

رو بہ ترقی ہے۔ فصل خریف کی تو پہلے بربادی ہو چکی ہے اور فصل ربیع کے آثار نمایاں ہیں۔ بارشوں کا موسم گذر چکا ہے خشک سالی کے سبب زمین کا بہت سا حصہ ویران و بنجر پڑا ہے اور جو فصلیں تیار ہو رہی ہیں ان کا بھی خدا حافظ ہے پانی کی قلت کے سبب فصلوں کا زیریں حصہ سوکھتا جاتا ہے اور جڑیں خشک ہوتی جاتی ہیں ہمارے پاک قرآن شریف و فرقان حمید میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

فی السماء رزقکم وما توعدون ط

بیشک اب یہ امر صاف طور پر عیاں ہے کیا عیسائی کیا ہندو کیا مسلمان کیا پارسی۔ غرض کہ ہر قوم اس بات کو تسلیم کر گئی ہے کہ بے شک رزق آسمان سے نازل ہوتا ہے کیونکہ بروقت برسنے والے مینہ کا ہر ایک قطرہ اناج کا ایک ایک دانہ ہوتا ہے اب میں آپ کی توجہ اس حیرتناک نظارہ کی جانب منتقل کرنی چاہتی ہوں۔ جو حال ہی میں وکیل اور آری نیوز میں شائع ہوا ہے۔ وہ ہو ہذا۔

قحط کا نظارہ

شہروں میں جہاں موٹر کاریں دوڑتی ہیں بائسکل چاروں طرف گھومتے ہیں۔ بگھیاں اور جوکڑیاں چل رہی ہیں۔ گیس یا بجلی کی روشنی سے رات کا دن بنا ہوا ہے۔ سوداگروں کی دوکانوں میں لاکھوں کا سامان بھرا ہے۔ خوش پوش صاحب تن و توش منڈلیں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں یہ محسوس کرنا مشکل ہے۔ کہ آجکل ہولناک قحط نے ملک کی کیا حالت بنا رکھی ہے۔ ہندوستان اصل میں لاہور۔ دہلی۔ لکھنو بنارس نہیں ہے۔ اصلی ہندوستان وہ ہے جہاں آبادی کا ۹۰ فیصدی حصہ کچے مکانوں اور منتشر دیہات میں بروقت بارش نہ ہونے سے موت نما زندگی بسر کر رہا ہے۔

لالہ لاجپت رائے آجکل جابجا قحط زدوں کی دستگیری کے لئے فنڈ کرتے اور درماندہ حال فاقہ مستوں کی امداد کرتے پھرتے ہیں اونہوں نے کچھ حال نواح آگرہ کی دیہات کا بیان کیا ہے چونکہ صوبہ مذکور میں گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے کام لیکر زرتقاوی دل کھول کر دیا ہے اور نواب لفٹنٹ گورنر نے قحط فنڈ بھی قائم کیا ہے اسلئے حالت ایسی خراب نہ ہونے پائی جیسی کہ دوسری صورت میں ہوتی۔ تاہم ہر فاقہ مست آدمی کی گورنمنٹ کہاں تک خبر لے سکتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے آگرہ کے قریب ضلع سکندرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں لوگ سرکار کی غربا نوازی کے مداح پائے گئے۔ تاہم گاؤں اجڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو ناقوں کی ماری ہوئی تھی اور اس کا لہنگا تار تار ہو رہا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سرکار سے اس کو ایک کمبل ملا ہے ہم نے اس کو ایک لہنگا اور ایک چادر دئے جانے کا حکم دیا دوسرے روز قردلی میں ریلیف ورکس کا معائنہ کیا اکثر کام کرنیوالے چمار تھے مگر ایک جیوت لڑکا بھی یہاں کام کر رہا تھا ان مزدوروں کو دو آنے سے ۲/۱ آنے تک روزانہ ملتا ہے آگے چلکر ایک بڑا گاؤں نظر پڑا یہاں بعض عورتوں اور بڈھوں کی حالت خراب تھی یہاں کچھ روپیہ ہم نے تقسیم کیا۔ قردلی کے قحط ریلیف ورک پر ۴۰۰ آدمی مٹی کھودنے اور سڑک بنانے کے کام پر لگے ہوئے تھے یہ ایک افسوسناک نظارہ تھا ادہیڑ مرد اور عورتوں کی حالت خاصی تھی مگر بچے اور جوانوں کی نازک حالت تھی اکثر آدمیوں کے پیٹ پسلیوں میں گھسے پڑے ہوئے اور ٹانگیں دبلی ہوگئی ہیں بعض بچے کے لڑکیاں اپنا بوجھ بڑی مشکل سے اٹھا سکتی ہیں کوئی صاحب دل ان لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھ کر رحم کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کو تقدیر نے اس حالت میں مجبور کیا ہے اور ہر صاحب مقدور شکر کریگا کہ اسکے بچے اس مصیبت کی زندگی سے محفوظ ہیں ریلیف ورک پر ہر قوم کے آدمی جاٹ برہمن۔ راجپوت۔ چمار۔ وغیرہ وغیرہ بعض عورتوں کے ساتھ شیرخوار بچے بھی ہیں اون کو دو تین پیسے روزانہ یا زیادہ ملتے ہیں کام کرنیوالے بچوں کو تین سے پانچ پیسے تک عمر کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ قلیوں کے ایک گروہ کو جن میں ایک کھودنیوالا اور دو مٹی اٹھانیوالے شامل ہوتے ہیں ۱۰۰ فٹ × ۱۳ فٹ × ۱ فٹ زمین کھودنی پڑتی ہے اگر شام تک کام پورا نہ ہوا تو کھودنیوالے کی مزدوری کاٹ لیجاتی ہے جو ہی کہ ان مزدوروں کو ہماری آمد کا حال معلوم ہوا وہ خیرات مانگنے کے لئے ہمارے گرد جمع ہو گئے ہم نے چند روپیہ منتظم افسروں کے حوالہ کئے کہ مزدوری کے ساتھ ایک ایک دو دو پیسے ان کو دیدیئے جاویں۔

ایک بہشتی نظارہ

اس تمام مصیبت کے درمیان میں نے ایک نظارہ دیکھا جس نے بالکل دوسری قسم کا اثر میرے دل پر کیا ایک دس بارہ برس کی لڑکی سر پاؤں برہنہ بجز ایک چیتھڑی کے جو اس کے کمر کے گرد ستر پوشی کے لئے لپٹا ہوا تھا مٹی کا ایک ٹوکرا اٹھائے ہوئے لیجا رہی تھی اور برابر مسکراتی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کی روح تمام دنیا پر ہنس رہی ہے یعنی اس بے بنیاد دنیا پر جہاں تمیز اور تفریق کا دور دورہ ہے جہاں عارضی چیزوں کے لئے بیحد مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں اور اپنی طبیعت کی طرف سے بے پروا ہونے پر خوش ہے۔ جونہی کہ میری نظر اس معصوم فرشتہ پر پڑی میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا میں اس کیطرف دیکھ کر مسکرایا اور وہ بھی مسکرائی میں نے آگے بڑھکر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا وہ بیچاری اپنی ٹوکری لئے چلی گئی کاش کہ میرے پاس کیمرہ ہوتا کہ میں اوسکا فوٹو لیتا غور کرنے سے یہ خیال دل میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہندو مذہب کا یہ اصول کہ ہر حالت میں قانع و شاکر رہنا چاہیئے ہماری پولیٹیکل غلامی کا سبب عظیم ہے۔

المناک نظارے

قردلی کو جاتے ہوئے ہمیں راستہ میں چند مسلمان عورتیں معہ بچوں کے ملیں اون کو ہم نے کچھ نقدی دی خیرات کرنیں ہم نے ہندو اور مسلمان کی کبھی تمیز نہیں کی۔ قردلی میں کچھ روپیہ اور کپڑا بانٹتے ہوئے فتحپور سیکری کو گئے راستہ کے گاؤں میں موت کا سناٹا تھا یہاں شاہی محلات دیکھے ان عمارتوں سے کیسا غمناک سبق ملتا ہے۔ اون کو دیکھ کر تمام دنیوی شان و شوکت اور حکومت اور اختیارات کی بے اعتباری اور بے ثباتی دل پر نقش ہوتی ہے وہ ہم کو زمانہ سابق میں لیجاتی ہیں اور آئندہ کے لیئے خبردار کرتی ہیں۔ یہ ایک مٹی ہوئی سلطنت کی یادگاریں ہیں بہر حال صوبہ جات متحدہ میں قحط ریلیف کا سرکاری انتظام قابل تعریف ہے۔ اگر پرائیویٹ لوگ زیادہ دلچسپی لیں تو زیادہ فائدہ ہو۔"

ایسے ایسے ہولناک نظاروں کو دیکھ کر بھی اگر کسی کا دل نرم نہ ہو تو اوس نے خدا سے بچے۔ اے لوگو! اب تو بستر ناز سے سر اٹھاؤ اور دیکھو سورج نکلے بہت دیر ہوگئی اور تمہیں اب تک خبر نہیں افسوس

روز روشن ہو گیا اُٹھتے گئے سونیوالے
آفریں اے میرے بیدار نہ ہونیوالے

چونک خواب ناز سے دل میں نہ لا کچھ پیش و پس
قافلہ تیار ہے آتی ہے آواز جرس

اب آفتاب اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ اس کی کرنیں روئے زمین کے ہر ایک گوشہ پر اپنا تسلط بٹھا چکی ہیں اور اس کی تمازت سے باطل مذہب جل جل کر خاک ہو رہے ہیں۔

وہ کونسا آفتاب اور کونسی اسکی تمازت ہے وہی جس کا انتظار مدت سے چلا آتا تھا جو قادیان دارالامان جنت نشان میں ظہور پذیر ہوا ہے جس کا نام حضرت سید المرسل مسیح موعود مہدی دوران جناب مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن ہے جسکی تائید میں زمینی اور آسمانی نشان پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں جسکی شمشیر قلم کا لوہا کل زمانہ مان چکا ہے جس سے دشمنان دین کے سر کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ اور اس کے آگے بڑے بڑے اہل قلم سر تسلیم خم کرتے ہیں آؤ اسکی تعلیم کو سنو اور دیکھو کہ خدا کے فرمودے کس طرح پورے ہو رہے ہیں

ہوشیار اے مرد غافل خواب غفلت کب تلک
وقت جاتا ہے قیام اس کو نہیں زیر فلک

(راقمہ احمدی خاتون بہلوری از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسیح کیون آیا؟

جب اسلام کو کوئی ضعف لاحق ہوتا یا کوئی بیماری لگتی رہی تو اللہ تعالےٰ قادر مطلق چہوٹے بڑے طبیب بہیجتا رہا جیسا کہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب معمولی خفیف سا بخار یا سر درد ہو تو چہوٹے حکیمون کو ہاتہ دکہا کر دوائی استعمال کر لیجاتی ہے اور اکثر اوقات بیماری کے آغاز مین ہی علاج کرنے سے افاقہ بہی ہو جاتا ہے مگر جب وہی بخار تپ دق اور تپ محرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے تو حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے پاس جانے کی نوبت آجاتی ہے کیونکہ اس بیماری نے گہر پکڑ لیا اب اس کو نکالنے اور دور کرنے کے لئے ایک طبیب حاذق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام کی ایسی حالت کو فیج اعوج زمانہ سے تعبیر کیا گیا ہے اس زمانہ مین اسلام کو ایک بیماری نہین بلکہ ہزار ہا بیماریان گہن کے [illegible] لگی ہوئی [illegible] دنیا کا زور ہو جانا [illegible] خوارقات کا سوجہ [illegible] [illegible] ایک [illegible] دنیا قرآن کریم پڑہنا [illegible] بہول جانا اگر کسی [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible] بیماری [illegible] [illegible] کی حالت [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] بہی والون [illegible] کی حالت پر رحم آیا [illegible] کیا کہ سر دہنے لگے ہو کر نوحہ خوانی کرکے [illegible] اشعار و نظمین [illegible] سے اس کو کچہہ ہی [illegible] تو حضور مذہب اسلام نے پکار پکار کر کہا [illegible] کرے کوئی ہ میرے دکہ کی دوا کرے کوئی تو قدیر خداوند نے اسلام کی پریشان حالت پر رحم کہایا۔ اس [illegible] کو بچانے کیلئے اپنا ایک خاص بندہ مسیح موعود [illegible] ۔

مسیحا آیا یا حاذق آیا برمحل آیا۔ بساط کہنہ کا تقدیر سے نعم البدل آیا اس فرستادہ خدا نے اس مریض کی غذا اور دوا کی ایسی احتیاط کی کہ چند روز مین تندرست تو انا ہو گیا اور پہر اسلام کا وہی تندرست صحیح چہرہ کندن کی طرح چمکتا ہوا نظر آنے لگا جیسا کہ آج سے

تیرہ سو برس پہلے سرورالانبیاء علیہ الثناء کے زمانہ مین دکہائی دیا تہا۔ دنیا پرستون نے اس خلیفہ برحق کی مخالفت کرکے علیحدہ شفا خانے (یعنی انجمنین) قائم کرنے چاہے کاسہ گدائی ہاتہ مین لیکر غریب مسلمانون کو خوب لوٹا (جن کی آگے ہی یہ حالت تہی شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا) ان عاجزون کو لوٹا جو کہ مسیح کی آگے ہی مخالفتون کے باعث نیم مردہ ہو گئے تہے جنکو کہین علاقوں [illegible] تو کہین زلزلہ آگہیرتا ہے۔ الہام تبع کو پورا کرنے کے لئے قحط ہاتہ دہو کر پیچہے پڑ گیا ہے) الغرض بہیک مانگ کے خالی از علاج ہسپتالون کی شاندار عمارتین بنوائین اور یہ بوزین نسخہ (دنیا درست کر و دین خود بخود ہو جاویگا) استعمال کرنے کی ہدایت کی جس نے زہر ہلاہل کا اثر کیا۔ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالون نے جانا کہ ہمارے کام دا سے روپیہ پیدا کرنے (خواہ کسی ذریعہ سے ہو) آرام سے سونے اور کہانے پینے کے اور کچہہ نہیں جب بزرگون نے دیکہا کہ یہ نعمتین تو رائگان گئین تو پکار پکار کر دعائین مانگین ؎

[illegible] نیم جان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور نجات [illegible] [illegible] [illegible] دنیا پر مقدم کرنا [illegible] سب اولیاء انبیاء [illegible] خوش نصیب اور سعید روح [illegible] [illegible] [illegible] ایمان اور ہماری [illegible] نجات [illegible] [illegible] مخالفت ہی نادانستہ اس سے موثر [illegible] رسم رسوم بدعات مفقود ہو گئے اور اپنی خود اصلاح کرنے لگے۔ جیسا کہ سنا گیا ہے کہ انگلے دن [illegible] مین بہی قوم خواجگان نے ایک انجمن قائم کرلی [illegible] شادی غمی کے رسم رسوم مین ترمیم تخفیف کرنے [illegible] ہوا۔ چونکہ ان سب باتون پہلوانون کے پیٹ روزانہ نیندے خالی تہا اون کے پیچہون اور لکچرون نے سامعین پر ایسا اثر کیا کہ قوم مین سخت ہنگامہ ہو گیا۔ نوبت بایتجا رسید کہ ایک دوسرے کو اسلام کہلا کا ذکر کیا گیا بلکہ کئی ایک صاحبان نے یہان تک زبان درازی کی کہ ہم سے شریعت کا بار نہین اٹہہ سکتا۔ کاش کہ انہین خبر ہوتی۔ کہ خدا کا پاک کلام سب سے پہلے فرماتا ہے۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ یہ وہ کتاب ہے جس مین شک اس مین اور نہین ہلاکت اسمین بلکہ جو شخص اس کی نصیحتون پر عمل کرتا ہے اوس کو تو یہ کتاب حیات جاودانی عطا فرما دیتی ہے۔ بیشک اون کو خدا پر

یقین ہوتا کہ وہ خیرالرازقین ہے مگر خدا پر اعتبار کرنے کی راہین سوائے فرستادہ خدا کے اور کون دکہا سکتا ہے وہ تو اپنی عقلون کے ذریعہ اصلاحین کرتے انہین معلوم نہین کہ اصلاحین سچے مصلح کے بغیر نہین ہو سکتین جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی۔ کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست

اونہون نے صراط مستقیم والی سیدہی سڑک ہی چہوڑ دی اب اصلاحین کیسی ہون۔

جب ہینز انجمن خواجگان علیحدہ رہ کر ظاہری انجمن تہی) اور اپنی انجمن احمدیہ کا مقابلہ کیا تو بڑی فرحت آئی کہ سبحان اللہ کس باقاعدگی سے جلسے کئے جاتے مین کوئی کسی قسم کا شور وغوغا نہین ہوتا کلام الٰہی سنائی جاتی ہے۔ مرد تو علیحدہ رہے مستورات کی انجمن کیحالت بہی عمدہ ہے ہر جمعہ کو عورتین باقاعدہ نماز جمعہ ادا کرتی ہین بعدازان احکام الٰہی کی بجاآوری کی تاکید کیجاتی ہے جسکو بےچون وچرا قبول کرتی ہین کوئی غل غپاڑہ نہین ہوتا۔ مگر یہ سب برکتین اس مسیح الزمان کی ہین جس نے احمدیون مین نئی روح ڈالدی ؎

سوا [illegible] خدا تیرا [illegible] اے قادیان والے
[illegible] [illegible] تو نے ہے دارالامان والے

یہ بات بہی [illegible] [illegible] کہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی [illegible] [illegible] [illegible] وعظ تہا۔ حافظ صاحب نے [illegible] کی ہدایت [illegible] [illegible] کی شرک سے مجتنب رہنے پر بڑا زور [illegible] ہوئے [illegible] تقریر کی مستورات ہی آئی ہوئی تہین بڑی [illegible] مولوی صاحب کو قرآن کریم ایسا نوک زبان یاد ہے کہ بات بات پہ [illegible] پڑہتے ہین خداوند کریم جزا اسے خیر دے۔ آج حافظ صاحب نے جمعہ بہی پڑہایا پابندی نماز اور صدقہ وخیرات پر وعظ کی اور سمجہایا کہ حضرت اقدس کسی ذاتی غرض کیواسطے چندہ نہین لیتے بلکہ جو کچہہ کرتے ہین اللہ کے واسطے کرتے ہین (اللہ کریم کا اپنے رسول کو حکم ہے کہ تم لوگون کے مال سے کچہہ حصہ لیکر ان کو پاک کردو) تمہاری اصلاح اور تزکیہ نفس کیواسطے کرتے ہین حافظ صاحب کا وعظ بڑا ہی [illegible] تہا [illegible] انشاءاللہ مفصل لکہونگی۔

اس امر کا بیان کرنا بہی موجب ازدیاد ایمان ہوگا کہ اگلے دن میری پہوپہی صاحبہ کو (والدہ ملک صاحب) جب استغفار پڑہتے پڑہتے غنودگی آگئی تو کیا دیکہتی ہین کہ ہمارے حضرت اقدس سر برہنہ بیٹہے ہوئے ہین اور ایک ہاتہ اون کے سر پر دکہائی دیتا ہے جس کا جسم کوئی نہین نظر آتا اور بار بار اس ہاتہ سے یہی آواز نکلتی ہے کہ یہی غلام احمد یہی غلام احمد ہے مین سوچ مین پڑ گئی کہ کس کی آواز ہے تو پتہ لگا کر خداوند جل شانہ کی آواز ہے مین دل ہی دل مین کہنے لگی کہ یہ تو ہمارے حضرت اقدس مسیح موعود ہین (چونکہ ہم بوجہ ادب حضرت اقدس کا نام نہین لیتی

ایک کامل غزل

افترا اسنے جو محمدؐ سے سنے ظلم الذین
لیکن احمدؑ کے لئے اس کی سزا کچھ بھی نہیں

ابن مریم عرش پر ہے اور محمدؐ زیر خاک
خاک بدہان - پھر کہو یہ ماجرا کچھ بھی نہیں

جان بلب ہیں اور اس پر ہیں مسیحا سے نفور
ایسے بیماران کی اُمید شفا کچھ بھی نہیں

قوم کے دل میں ہوا ہے جاگزین کفر عناد
یہ مرض وہ ہے کہ بس اسکی دوا کچھ بھی نہیں

قوم نے مانا ہے جب دجال کو حی امیت
ابن مریم کے سوا ان سے لگا کچھ بھی نہیں

قوم جو خیر الامم تھی کل تلک - وا حسرتا
آج اس میں خیر و برکت کا پتا کچھ بھی نہیں

یوں تو عالم بھی ہیں لیکن بے عمل و بدعمل
یوں توں صوفی بھی ہیں پر انہیں صفا کچھ بھی نہیں

اغنیا عشرت کدوں میں اور غربا مبتلا ہیں
کوئی کل اس کی بھی ہے سیدھی بھلا کچھ بھی نہیں

قادیان میں ہے مسیحا فائز کہے چلیں ضرور
ایک مشت نمک ہے - اس کے سوا کچھ بھی نہیں

ایک لطیف مکالمہ

کل ایک جا پہ سنا منعقد تھی مجلس وعظ
اور ایک احمدی واعظ تھے زینت منبر

ثنائے سرور ہر دوسرا ادا کر کے
بیان کیا یہ پس حمد خالق اکبر

کہی اآج یہ کیا ہوگیا زمانے کو
سمجھ پر اون کے ہیں کیسے یہ پڑگئے پتھر

ثنائی اون کو نظر کیوں حدیث لا مہدی
کہ آفتاب سے بھی یہ خبر تھی روشن تر

رسول پاک نے بتایا ابن مسیح کو حکماً
تراشتے ہیں یہ ان کے لئے بھی اک لیڈر

حدیث میں تو ہے وارد امامکم منکم
مگر یہ رکھتے ہیں یعقوبؑ و آسمان پہ نظر

دعائے عہد لیستخلفنہم فی الارض
جو ہو - نہ آئے مسیح محمدی کیونکر

سو آگیا ہے وہ اللہ کا جری - دیکھو
خرام نازمیں حلل پیمبری در بر

نشانات اوس نے کھڑی کی ہو دیکھ لو آئین
عیاں ہوئے ہیں سب اعجاز عیسوی کے اثر

تھیں طعان کا اثر یا تھا خاکساری سے
بنی تھیں مورتیں مٹی کی تب کہیں جاکر

وہ مورتیں کہ تھی نہ سمجھ کی - اب باذن قدیر
ہیں اوس کے نفخ سے مرغان قدس کرم پر

عادات جن میں تھا کل آگ اور پانی کا
ملاپ اون میں ہوا آج مثل شیر و شکر

[illegible] میں جو کھڑے ہیں کہیں وہ دوش بدوش
تو قعدوں میں کہیں وہ بیٹھے ہیں مل مل کر

[illegible] ہے کہ اترتے آسمان سے
میسر آئے نہ ہرگز نہ ہرت لعل و گہر

لوہیں بہکنے کے وہاں نیچری [illegible]
بھڑک اٹھا وہ بجھو کا سا یہ بیان سنکر

کہ ان [illegible]
سوائے اوس کے ہیں سب افسانے راہبر

[illegible]
رہے مبارک اونہیں ان کی رجعت قہقر

ا [illegible] مہدی الا عیسیٰ - ۲ [illegible] سے منتظر ہیں اور [illegible]
[illegible] - ۵ اس اعتراض پر تو ہمارا یہی جواب ہے - واخرین منہم لما یلحقوا بہم

غریب قوم ہے بیچاری تفرقوں سے نڈھال
نمک چھڑکتے ہیں اس پر لگا کے زخم جگر

اُدھی سے نکلی ہے جو کی نیشنلٹی قائم
وگر نہ پیشتر اس کے کسے تھی اس کی خبر

سٹیج پر بھی یہی اس نے راگنی گائی
یہی پیچ تھی اس کی مدام پیٹ پہ

سب اس کے نعرہ قومی کی رہن منت ہیں
سکول مکتب و ممبر ہو یا کہ تھیٹر

یہ سنکے حضرت واعظ نے یوں خطاب کیا
دروغ ہے یہ ترا سفسطہ زپا تا سر

یہ فصل وہ ہے جسے ہیں وصل کہتے ہیں
کہ اندمال جراحت ہے نشتر

یہی تھا باعث تنزیل انّ اکرمکم
اسی سے رحم کے قاطع سبھی گئے سر

یہ گل وہ ہے کہ سرسبد جاہلیت تھا
بنایا اس کو عروس خیال کا جھومر

منازل رہ تقویٰ کرائی ہیں اور کٹھن
غضب تو یہ ہے کہ اس پہ ہے ناہلد سُر

نہ ہوگی بندۂ نیشن سے طاعت خالق
میسر آئے کہاں اتباع پیغمبر

یہ راستہ ہے میری جان - بال سا باریک
ہر ایک گام پہ اس کے ہے راہ رو کو ضرر

سو اب تو تُونے یہ راستہ ہی چھوڑ دیا
رہا چور کا کھٹکا نہ راہزن کا خطر

سگار مونہہ میں لیا نیچری نے یہ سنکے
گھمایا گیس - تو کی وِس - چلتے آئے نظر

لطیفہ تھی یہ حکایت سو اوس کو فائز نے
کیا ہے ہدیۂ احباب نظم میں لا کر

ا - قومیت بلا تقویٰ یعنی حمیت الجاہلیت۔ ۲ - تماشہ گاہ کا وہ مقام جہاں ایکٹر کھڑا ہو کر تماشہ کرتا ہے۔ سید صاحب نے بھی بہ تقلید یورپ ایک تھیٹر کھڑا کیا تھا۔ ۳ - تقریر ۴ - لکچرار کے کھڑے ہونے کی جگہ ۵ - تماشہ گاہ ۶ - ہر دو کے درمیان میں ابوجہل کی دعا کیطرف اشارہ ہے کہ ہر دو فریقین میں سے اقطع الرحم اور قوم میں پھوٹ ڈالنے والا ہے وہ ہلاک ہو ۔ ۷ - نیچری کیا خاصہ انجن ہے ۔ آگ ۔ دھواں ۔ لائٹ کلیئر ۔ وِس ۔ کسی بات کی کمی نہیں۔

تین روپیہ کی کتابیں ایک روپیہ میں

خریدار دوڑو

ایک ماہ کیواسطے رعایت یعنی اپریل کا مہینا ۱۹۰۸ء

ایسی مفید اور عمدہ کتابیں متعلق سلسلہ احمدیہ جو زرکثیر خرچ کر کے چھاپی گئی ہیں ایسی ارزاں قیمت پر کبھی دیجا نہ سکتی تھیں لیکن چونکہ میں قادیان میں اپنا مکان بنوا رہا ہوں اور نیز کتاب ایل ایل اے بی کی چھپوائی کا انتظام کرنا ہے اور ہر دو کام ان کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے لہذا منفصلہ ذیل کتابیں صرف ایک ماہ کیواسطے تہائی قیمت پر دیجاوینگی یعنی تین روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں۔ ایک روپیہ سے کم کی کتابیں فروخت نہ ہونگی محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا تاکہ جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ ایسا موقع پھر نہ آئیگا۔

رسالہ فضائل - یہ رسالہ عربی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اس میں فضائل جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اور حضرت مسیح موعود کے فضائل ہیں - قیمت ۱/

رسالہ التعلیم - انگریزی زبان کے سیکھنے کے لئے عمدہ رسالہ ہے جس میں پاس تصویریں اسی غرض سے دیگئی ہیں قیمت ۱/

تعلیم القرآن - قاعدہ یسرنا القرآن بہت مختصر ہے جو بچوں کے واسطے بہت فائدہ مند ہے جس سے بہت جلد

رسید زر

۵ - ۶ - اپریل ۱۹۰۶ء
میاں عبد اللہ صاحب ۱۵۴۳ عہ
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ
چودہری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ سہ
۷ - ۸ - اپریل ۱۹۰۶ء
عطار الہی صاحب ۸۰۷ سے
صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ ؏
آغا محمد جعفر خان صاحب ۱۹۱۹ للعہ
محمد الہی صاحب ۱۲۱۳ للعہ
بابو محمد شفیع صاحب ۲۳۰ سہ
نقیر علی صاحب ۱۶۲۳ ۴ر
۹ - اپریل ۱۹۰۶ء
محمد بخش صاحب ۱۰۱۵ سے
محمد اسد علی خان صاحب ۲۰۱۳ للعہ
نور الدین صاحب ۲۰۱۰ للعہ

چودہری حسن محمد صاحب ۱۹۰۱ للعہ
محمد حسین صاحب ۱۵۹۶ للعہ
امام الدین صاحب پٹواری ۱۶۱۲ ؏
سید اشفاق حسین صاحب ۲۰۰۶ للعہ
منشی عمر حیات صاحب ۱۹۹۱ للعہ
امام الدین صاحب ۱۶۹۳ عہ
۱۳ - اپریل ۱۹۰۶ء
محمد بخش صاحب ۱۶۱ سے
محمد اسحٰق صاحب ۲۰۰۳ سہ
مولوی نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ؏
محمد حسین صاحب ۱۲۴۷ ؏
رحیم بخش صاحب ۱۳۴۲ سہ
۱۴ - اپریل ۱۹۰۶ء
ماسٹر ضیاء اللہ صاحب ۱۳۶۲ ؏
نبی بخش صاحب ۱۸۰۵ ؏

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپے فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں تو میں قیمت بھی واپس دے دونگا۔ راستی کے قدردان اسے خرید فرماویں۔ میرے پاس [illegible]
احمد نور - مہاجر - کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے۔ جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے۔ لیکن یکدم چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ہے اور چوتہا نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوے احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ
مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال
تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرمائیں

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۱ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ قیمت ۸ر بہت جلد منگائیے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۷ر

شری نہہ کلنک درشن کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ جسمیں آپ کی صداقت بہ دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۱ صفحے قیمت ۸ر۔ احباب جلد منگوائیں۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ پانچ سال سے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تہا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تہا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجہے یہ بہی خشک ہو گیا تہا کہ میری باہمی حرکت کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میری تجربہ میں ان گولیوں کے استعمال زیادہ مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا از حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ بوجہ کثرت امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تہوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گہنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سیکڑہ للعہ ر بیس گولی ایک روپیہ عہ ر علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں انکی جملہ سرمہ عجیب سود مند۔ جالا۔ پہول۔ خارش۔ چشم۔ رہر آنکہوں سے جاری رہنا سرخ پن اور ضعیف بصارت کیلئے بے نظیر ہے قیمتہ فی تولہ عہ ر۔ دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترمفی بکس عا ر سفوف برائے درد شقہ کیلئے ۱ر سفوف سموم ۴م۔ دیرینہ قبض ہو جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہو تا طبیعت بیکل اور بیچین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور نم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور سینہ اچہی طرح سے نہ ذاتی ہو ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہو قیمت فی بکس عہ ر۔ پتہ خوش خط معہ حالات رسنفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں [illegible] خریدار
المشتہر - حکیم محمد دین [illegible]

۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

حل طلب انعامی معمہ دو سو روپیہ

(۲۰۰)

الغام کا مستحق ...

ایک ہزار روپیہ

علاوہ ... جاوے گا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدا نہ کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت ... کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ... یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس کی ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئیے گئے:

... فون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ البشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور۔

انعام بیسویں سالگرہ شفا خانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر ... شان سٹیٹ ملک برہما۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس اور پاکٹ چھڑی

معہ ...

(انگلستان) ... سلطنت ... شہنشاہ ... معززین ... یونان و ہندوستان ... نوابان و راجگان ... جاگیرداران ... حکام ... و اخبارات ...

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان ... کا تردد نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی بیش بہا دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زندہ حکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں۔

امراض — امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مرگی۔ غشی۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ انگوٹھہ۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ماربل کلاتھ کا بنا ہوا جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت — پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ/) محصول ۵/ ۔ خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول ۸/ ۔ کلاں دس روپیہ (عہ۱۰) محصول ۱۱/

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرت سر (پنجاب)

مطبع ... قادیان میں میاں معراج الدین عمر سے چھاپا گیا

قادیان ضلع گورداسپور

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

جلد

نمبر ۱۷

۲۶ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ ر

افریقہ صہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرکے اوسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑدے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر بابے کہ ہست — زو شدہ سیراب ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مردود حق خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	...
عام قیمت پیشگی	للعہ
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد ازاں نہیں مل سکیگا ۔ رسید نہ اخبار میں دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے ۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیت [illegible]

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی قادیانی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت کی

مشنری طرز تہذیب ولایت کے رسالہ انٹرنیشنل بابت ماہ فروری میں ایک صاحب مسٹر گیشہ نامی اس طریق کو بالآخر کسی مضمون میں ظاہر کر دیا ہے۔ جبکہ عیسائی تو جنوبی افریقہ کے "وحشیوں" کو مہذب بنانے کے واسطے تیار کرتی ہیں۔ وہ صاحب لکھتے ہیں۔

دیسی رسومات میں تعدد ازدواج کی اجازت ہے لہذا مذہب اور اخلاق ... ادن پر حملہ آور ہونا چاہیئے پھر دیسی طرز زمینداری ... آسان کر دیتا ہے کہ لوگ مزدوری کرنے پر مجبور نہیں ... جا سکتے۔ لہذا اقتصاد کی خاطر ادن پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ پھر دیسی محکمہ جات قوم کے استحکام کا باعث ہو سکتے ہیں ... سے گوری قوم کی سلامتی کو خطرہ ہے لہذا پولیٹیکل ... ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ چونکہ دیسی لوگ جن ... کے ماننے والے ہوتے ہیں اس واسطے ... مذہب کی خاطر ادن پر حملہ آور ہونا چاہیئے اور ہم ان دیسیوں کے سامنے اپنی سلطنت میں ایک اونے مقام اور اونے اخلاقی حالت اور مذہب عیسوی پیش کرتے ہیں دیسیوں کو مہذب بنانے کی جو کوشش ہمارے طرف سے ہے اوس کا نتیجہ جنوبی افریقہ کے دیسی باشندوں (عیسائی) کی رہائش میں دیکھنا چاہیئے۔ وہ رہائش کیسی ہے۔ ایک خراب حال کوٹھڑی جس میں گندگی اور ہوس کی بہت پڑی ہوئی ہے صحت کے لئے مضر ... مفلسی کے باعث ٹوٹی پھوٹی اور بداخلاقی میں گری ہوئی ... جبکہ افریقہ میں گوروں کو کالا مشنری کی ضرورت ہو تو ہمیں بجائے غیر مہذب دیسی عورت کے ایک مشن کی لڑکی مل جاتی ہے۔"

نورافشان کے ایڈیٹر صاحب ہم پر بہت خفا ہوئے کہ ... دیسی عیسائیوں کو قابل رحم غریب اور بیچارے کیوں کہا ... مذکورہ بالا بیان تو ایک ... اس واسطے امید ہے کہ وہ اس کو ... پر خود ہی رحم کھائیں گے۔ مذکورہ بالا ... ثابت ہوتا ہے کہ پادریوں کی ... ہوں کے ... میں بخبر نہیں۔ وہ صرف اس امر کے خواہشمند ہیں کہ وقت ضرورت مشن کے بیوت میں سے مہذب مسٹریس ملجائے۔ اے خدا! تو ان بیچاروں پر رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول کہ وہ تیرے حقیقی نور کو پہچانیں۔ آمین۔

پولیٹیکل بھیڑیئے مشنری بھیڑوں کے بھیس میں پادری سیسل صاحب ملک چین سے واپس ولایت پہونچے ہیں۔ لیورپول کی ایک مجلس میں انہوں نے بیان فرمایا کہ اگر چین مادیت کیطرف بڑھا تو ہماری تجارت کیواسطے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاویگا۔ اس پر اخبار فری تھنکر (مورخہ ۸ مارچ) لکھتا ہے کہ پادری صاحب تو چاہتے ہیں کہ چینی عیسائی بن جاویں کیونکہ اون کو فتح کرنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔

مشنری لوگ جو بظاہر دین اور تہذیب پھیلانے کیواسطے ملکوں کو جاتے ہیں اندر ہی اندر ایسی پولیٹیکل پیچیدگیاں پیدا کر دیتے ہیں کہ جس ملک میں جا گزین ہوتے ہیں وہاں کی سلطنت کو تباہ کر کے ہی چھوڑتے ہیں جیسا کہ قدیم زمانہ میں فری میسن لوگ خفیہ کمیٹیاں کر کے سلطنتوں کو برباد کر دیتے تھے ایسا ہی ان مشنریوں کو بھی ایک رنگ کا فری میسن کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک اجنبی علاقے میں چلے جاتے ہیں خود پہلے لوگوں کو چھیڑتے ہیں وہاں کی قوم کے بزرگوں کے برخلاف دریدہ دہنی کر کے قوم میں ایک مخالفانہ جوش پیدا کر دیتے ہیں جس سے دیسی لوگ تنگ آ کر آمادہ بہ جنگ ہو جاتے ہیں اور جب ایک آدھ مشنری اپنی کرتوتوں کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے تو یورپ کے عیسائی بادشاہ وہاں کے دیسی حاکم کا گلا دبانے کے واسطے موجود ہوتے ہیں افسوس ہے اس مذہب پر جس کے پھیلانے کیواسطے ایسے ناجائز طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

چین پر حملہ کرنے کیواسطے دس ہزار اشرفی درکار ہے لندن کا ہفتہ وار اخبار فری تھنکر اپنے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہمیں پادریوں کا ایک پرائیویٹ اشتہار ملا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اگر دس ہزار اشرفی مل جائے تو چین مسیح کی بن جائے۔ پادری لوگوں نے کوئی تجویز نکالی ہے جس سے چین کو عیسائی بنانے کی راہ پیدا ہوتی ہے اور اوس کیواسطے دس ہزار اشرفی چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ اشتہار غالباً اس واسطے شائع کیا ہوگا کہ نادان عورتیں اور جاہل مرد جو جنت جانیوالے ہوں وہ پڑھے لکھے لوگوں کے سمجھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر پادریوں کو اون کے منصوبہ میں نامراد نہ کریں۔ دیکھیئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۹۰	۴۰	۲۵	۸
½ ،،	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ،،	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ ،،	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ ،،	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کر کے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحے کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے ۸/ اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایکدفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

الٰہی تو خدائے دو جہاں ہے
خدائی تیری عالم میں عیاں ہے
پرندے ہیں چرندے ہیں بشر ہیں
چمن ہے بلبل خوش داستاں ہے
بہار باغ ہے نرگس ہے گل ہے
نسیم صبح ہے اور بوستاں ہے
طرحداری معشوقان دل جو
رخ زیبائے خوبان جہاں ہے
شب دیجور و شام انتظاری
دل بیتاب ہے آہ و فغاں ہے
سحر ہے شام ہے اور روز و شب ہے
ہوا ہے ابر ہے برق تپاں ہے
بیابان اور سموم آتش افشاں
مگر ہیں اور دریائے رواں ہے
قمر ہے مہر ہے اور مشتری ہے
عطارد ہے زحل ہے کہکشاں ہے
غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے
زمیں ہے آسمان ہے لامکاں ہے
زبان حال سے سب کہہ رہے ہیں
کہ تو ہی خالق کون و مکاں ہے
تری قدرت کا [illegible]
نہاں تو ہے اور سب میں عیاں ہے

بشر سے کب ادا حمد خدا کا
بھلا میں کیا ہوں میرا حوصلہ کیا

ہراک تعریف کی قابل خدا ہے
ستودہ اور ثنا کے [illegible] ہے
محمدؐ شافع روز جزا ہے
خدا کا [illegible] ہے
محمدؐ وہ ہے جس کا نام نامی
ہراک درد و مصیبت کی دوا ہے
ہوا ہے اور نہ ہوگا اوس کا ہمسر
وہ افسر سب کا محبوب خدا ہے
مری آنکھیں ہوں اور پائے محمدؐ
دل بیتاب کا یہ مدعا ہے
[illegible]
[illegible] فلک کفش پا ہے
جو اوس کے دوست ہیں اون میں ہراک
مرا ہادی ہے میرا پیشوا ہے
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
ہراک انہیں سے میرا مقتدا ہے
محمدؐ کا ہے خادم مسیح آتی
مسیحا اور ختم الاولیا ہے
غلام احمد ہے اوس کا نام نامی
وہ مشہور خلائق مسیحا ہے

مسیحائے زمان مہدی دوراں
انہیں سے ہے کسان و خستہ حالاں

یہ سب فیض مسیحائے زمن ہے
میسر اب جو لطف انجمن ہے
یہ ہے وہ انجمن تشحید اذہان
ثنا خواں جس کا ہر شیریں سخن ہے
کھلے کیا کیا ہیں گلہائے معانی
یہ علم و فیض کا گویا چمن ہے
اراکین اس کے سب خوش خلق و خوشخو
نہ ابرو خم نہ ماتھا پر شکن ہے
بناوٹ ہے نہ ہے ان میں تکلف
ہراک کی بات میں اک سادہ پن ہے
وہ[1] ہے رشک فلاطون رشک لقمان
جو اس مجلس کا صدر انجمن ہے

[1] حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ

میاں صاحب[2] کی ہراک بات گویا
شکر ہے پھول ہے دُر عدن ہے
یہاں باقی ہے راحت روح انسان
یہاں ہر بات رشک نسترن ہے
یہاں موجود ہیں اس وقت جو جو
ہراک پہ فضل رب ذوالمنن ہے
ذرا ہشیار اے ارباب مجلس
تمہیں سے اب مرا روئے سخن ہے
بہت ڈرتا ہوں میں کہتا ہوا بھی
کہ سچی بات کا سننا کٹھن ہے

ذرا بتلاؤ تو اے نوجوانو!
مرے اے بھائیو اے مہربانو!

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی
جہاں میں کس سے کیا کیا کی بھلائی
بتاؤ تو سہی راہ خدا میں
مصیبت تم میں کس کس نے اٹھائی
کبھی تبلیغ بھی کی دوستوں کو
کوئی حق بات بھی اون کو بتائی
بتاؤ کس قدر کی خرچ تم نے
خدا کی راہ میں اپنی کمائی
مقدم دین کو دنیا پہ رکھ کر
متاع حرص و نفس بھی لٹائی
بجائے خود ہراک اب دل میں سوچے
کہ دل میں اس کے ہے کتنی صفائی
ہوا و حرص و خود رائی و نخوت
تن آسانی و غیظ و کبریائی
بری سب عادتیں مٹ بھی گئی ہیں
کبھی کچھ غیرت دینی بھی دکھائی
تعجب ہے بہت ان غفلتوں پر
کہیں کرنا نہ اپنی جگ ہنسائی
بھلا کب چین آسکتا ہے اوس کو
مخالف جس کی ہو ساری خدائی
بس اب اٹھو ذرا ہمت دکھاؤ
بہت کچھ ہو چکی بے اعتنائی

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤ گے تم
اسے کھویا تو پھر پچھتاؤ گے تم

جو سب سکتے ہیں کام اپنی زباں سے
اثر جو ڈال سکتے ہیں بیاں سے
وہ اٹھیں واسطے تبلیغ دیں کے
اجازت لے کے مہدی زماں سے
ذرا مردانگی کی داد دیں کچھ
دعائیں مانگ کر اللہ میاں سے
مقابل ہو تو لیں شیطان کے سر کی
خبر لاحول کے گرز گراں سے
پھر توبہ کی استغفار کا خود
رہیں چوکس دلائل کی سناں سے
دعا ہو ساتھ اوس کے درد دل ہو
مسلح ہوں وہ اس تیر و کماں سے
نہ جھجکیں اور کر دیں بے تامل
جدا باطل کا سر تیغ زباں سے
جنیؤ کا لگائیں ہاتھ ایسا
اڑے گردن گریبان بیاں سے
جو آئیں اس پہلوانی میں ادھورے
تو آ کر سیکھ جائیں وہ یہاں سے
غلامان مسیحا میں اک استاد
یہاں پر اک ہے رستم پہلواں سے
لرزتے نام سے اس کے ہیں دشمن
ہیں اوس کی طاقتیں باہر بیاں سے

اوسی کا نام نامی نور دیں ہے
نظیر اوس کا زمانہ میں نہیں ہے

یہ بے پروائی و غفلت کہاں تک
کرو جو ہو سکے کوشش جہاں تک
مزا تو جب ہے کہ وہ ہمت دکھاؤ
کرے تحسین مسیحائے زماں تک
اٹھاؤ چند روزہ رنج و سختی
پہنچ سکے جو عیش جاوداں تک

[2] حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

کرو ہی توڑ کر کوشش تم ایسی — چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
دکھادو ہمت مردانہ اپنی — مٹادو کفر کا نام و نشان تک
مصیبت میں دکھاؤ ضبط ایسا — نہ آئے اُف بھی اک دل سے زبان تک
قلم بھی اور قدم بھی اور درم بھی — لگادو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نمونہ تم ہو اصحاب نبی کا — نہ آئے بزدلی وہم و گمان تک
دعاؤں کی بھی کچھ طاقت دکھاؤ — ہلا ڈالو زمین کیا آسمان تک
سُنا دو غیر کو بھی بات حق کی — نہ رکھو اپنے ہی صحن مکان تک
تعجب ہے تمہاری کوششیں گر — رہیں محدود بزم دوستان تک

جہاں میں ہو تمہارا خلق ایسا
کہ تم پہ دل سے عدو بھی ہو شیدا

بُری کوئی نہ ہو عادت تمہاری — بُروں سے تم کرو ہرگز نہ یاری
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم — تمہارا خلق ہو بادِ بہاری
بچو اس سے بڑی ہے بدگمانی — نہ سب سے چاہیئے بے اعتباری
یہی ہے مقتضائے احمدیت — مزاجوں میں ہو اکثر انکساری
سوار اس کو کرا لینا کہیں تم — بناؤ نفس کو اپنی سواری
نہ رو داری میں بڑھ جاؤ زیادہ — نہ گہری فاسقوں سے رکھو یاری
ڈرو دنیا کے کتوں سے نہ ہرگز — بلا سے ہو کوئی گر ہفت ہزاری
رہو ثابت کوہ ہر دم مستقل تم — دکھاؤ سختیوں میں استواری
بہت سی ہیں بلائیں آنے والی — طلب ہر دم کرو امداد باری
کہے دیتا ہوں پچھتاؤ گے دیکھو — اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کرو تم

امیں تم میں جس قدر اب مال والے — وہ سارے چھوڑ دیں حیلے حوالے
یہ ہے ہمت دکھانے کا زمانہ — جو چاہے حوصلے اپنے نکالے
کرے جو خرچ اب راہ خدا میں — خدا ہی سے وہ بس اس کی جزا لے
نہ کچھ احسان رکھے بھائیوں پر — ریا سے ہر عمل اپنا بچالے
تمہیں اے منعمو! کچھ بھی خبر ہے — غریبوں کو پڑے فاقوں سے پالے
ذرا کچھ بھائیوں کا غم بھی کھاؤ — یہ اپنے چھوڑ دو اب تر نوالے
ابھی تک تم کو فکرِ لعل و زر ہے — یہاں تو پڑ گئے جانوں کے لالے
نہیں ہے بھائیوں کے پاس گدڑی — مزے سے اوڑھتے ہو تم دوشالے
ذرا طولِ امل پہ خاک ڈالو — نکالو دل سے سب مکڑی کے جالے
دعاؤں سے نہ اب غافل رہو تم — کرو کچھ درد دل سے آہ و نالے
بلائیں آنیوالی ہیں جو جو — خدا ان سب سے ہم سب کو بچالے

خدا محفوظ رکھے ہم کو شر سے
ہر اک رنج و مصیبت سے ضرر سے

زیادہ طول دے اب تو نہ اکبر — یہ اپنی شعر خوانی مختصر کر
کہاں تک یہ پریشان گوئی آخر — خدا کا خوف بھی مرد خدا کر

دعائیں مانگنے کا وقت ہے یہ — اُٹھا کر ہاتھ اب یوں التجا کر
خداوندا ہمیں دونوں جہاں میں — فلاح و نصرت و عزت عطا کر
گناہوں کے نہ پھٹکیں پاس بھی ہم — نمازوں میں ہمیں لذت عطا کر
ہمیں محفوظ کر خوفِ عدو سے — اگر ہو ڈر تو ہو دل میں ترا ڈر
بچالے آنیوالے زلزلہ سے — جو ہو گا زلزلوں میں سب سے بڑھ کر
وبائیں اور غلہ کی گرانی — نتائج ہیں گناہوں کے مقرر
تو اپنی شان غفاری دکھا دے — گناہوں سے ہمارے درگذر کر
عزیز و اقربا میں جو ہمارے — تو ان پہ رحم کر اے رب اکبر
نہیں تیرے سوا ملجا و ماوا — بتا اب اور جائیں کس کے در پر

الٰہی ہر بلا سے تو بچالے
کہیں آمین سارے سننے والے

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

نظم مذکورہ بالا برادرم اکبر نجیب آبادی نے انجمن تشحیذ الاذہان کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی۔ جزاہ اللہ جزاءً حسناً

نعت

(مرسلہ خاتون عصمت اگوکی)

آہ! نومبر ۱۹۱۰ء نہیں بھولتا۔ کیا خوشگوار زمانہ تھا کیا نیک سمان تھا جبکہ ابھی امور خانہ داری کے یہ جھمیلے نہ تھے اور اس قدر تعشق دین سے تھا کہ ہر وقت تڑپ تڑپ کر دن اور رات گذرتے دل چاہتا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب میں ہو! اس زمانہ میں دل میں اس قدر درد پیدا ہو چلا تھا کہ مجھے کھانے کی بھی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیارے زمانہ کا ذکر ہے کہ مجھے ہر روز نہائت عمدہ خواب آتے رہتے اور سب دعائیں مقبول ہوا کرتیں۔ انہیں دنوں میں یہ شعر کہے تھے جو یونہی پڑے رہے یونہی آج خیال آگیا اسلئے بھیجتی ہوں۔ والسلام۔

میں مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہوں — میں مشتاق انوار نور خدا ہوں
دکھاؤ جمال اپنا مجھ کو خدارا — یہی عرض کرتی میں دل سے سدا ہوں
مدینے میں مجھ کو بلا لیجئے گا — دل و جان سے آپ پر میں فدا ہوں
مرا دل ہے بیزار پنجاب سے اب — ترے در پہ آئی میں مثل گدا ہوں
جگر نار ہجرت سے جل بل گیا ہے — شب و روز کرتی میں آہ و بکا ہوں
کہے یہ مسیح احمدؑ کا عالم میں آکر — خدا کی میں رحمت کا چشمہ بنا ہوں
قیامت کے دن آپ فرمائیں گے یوں — ادھر آؤ سب کو بچانے کھڑا ہوں
ترے در پہ آئی ہے خاتون عصمت — ترحم نبیا میں کرتی صدا ہوں

بقایا دار جلد حساب صاف کریں فنڈ میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے

الم اور اوم میں عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان میں اہل ہنود کی ایک تعلیم یافتہ جماعت کو اسبات کا خبط ہوگیا ہے۔ کہ اپنی قومی سلطنت قائم کریں اور اوس کے لئے کئی مصنوعی بادشاہ اور اون کے مصنوعی تاج اور سلطنتیں تجویز کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج کی جونیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہوگیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی خوبیوں کا منبع خواہ مخواہ وید کو ثابت کریں۔ اس لئے جہاں کسی غیر زبان یا غیر کتاب کی کوئی خوبی ان کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اسے وید سے نکالنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ وہ وید جو اس سے پیشتر تمام مخلوق پرستیوں اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا ہے اور جس کی یادگاریں باوجود جدوجہد کے مٹ نہ سکیں۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا تنور اور تمام علوم سے معمور ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس عظیم الشان ادعا کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ ہی حق پسندوں کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف دعوی سے ہی کوئی امر پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی اشیاء پر دست تصرف بڑھا کر چھین لینے کی کوشش کرتا۔ یہ داستان طویل ہے اور یہاں صرف یہ دکھانا منظور ہے۔ کہ آجکل جو آریہ لیکچرار الم کو اوم سے نکلا ہوا بتا رہے ہیں۔ وہ کیسے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ متشابہات اور استعارہ کی آڑ میں اپنا اُلو سیدھا کرنے لگ جاتے ہیں اور عام لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

اس کے لئے ضمناً ایک مرتبہ بدر میں کچھ عرض کر چکا ہوں لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ زبانوں کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے کمال جانفشانی سے بہم پہونچائے ہیں۔ درج کرکے دکھا دیا جاوے کہ آریوں کا یہ دعوے مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

محققین فرماتے ہیں۔ کہ زبانوں کے بعض لفظوں میں حروف و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت میں ایکدوسرے سے اصلاً تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلا قدم تحقیق کا یہ ہے۔ کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آویں تو ان کی ملتی ہوئی آواز اور یکساں شکل و شبہات پر نہ بہولو۔ ہر ایک کے جڑ بند کو کہولو۔ اور ان کی اصل کو ٹٹولو۔ اگر دونوں ایک اصل پر جا پہونچیں۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جدا جدا رہیں تو جانو کہ کچھ رشتہ نہیں۔ فقط شباہت نے شبہ ڈالا تھا۔

اسبارہ میں پروفیسر آزاد نے ایک لطیفہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں کوکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ایک بڈھے نے کہا کہ تمہارے ملک میں بادشاہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجتا ہے اوس نے کہا کہ آخر اوچہ نام دارد۔ میں نے کہا۔ کہ بعد چند سال عوض مے شود۔ البتہ بہ اعتبار عہدہ او را لاٹ میگویند ایک ترک نے کہا لات چہ معنی دارد دوسرے نے کہا ہاں لات و منات است۔ یہ تو غیر ملک کے بے ہودہ گووں کا حال ہے لیکن ناظرین آریاوں کی .... کا نمونہ بہی ملاحظہ فرمائیں۔

مہاتما منشی رام جی گورنر گورکل اپنی کتاب صبح امید میں ایک لطیفہ لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے پر لکچر دے رہے تھے ایک مسلمان نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہیں نکلی اونہوں نے کہا کہ عربی میں ماں کو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا کہ اُم۔ آریہ مہاشے نے کہا کہ سنسکرت میں ماں کو ماتا کہتے ہیں۔ تا دور کیا اور ما کو اُلٹ دیا۔ تو اُم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ جہان میں اور بہی ... ہوں گے لیکن آریہ مہاشے سب کو سبقت لے گئے ہیں۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان مدعیوں کے پاس اپنے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچھ قواعد پائے جاتے ہیں جن سے اس امر پر روشنی پڑ سکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسبارہ میں کوئی کتاب یا کوئی اصول اون کے ہاتھ میں نہیں اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس اپنے کوئی اصول نہیں تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے ادعا کی تائید کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرماویں۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانوں کو تین شجروں پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جداگانہ ثابت کی ہے۔

(ا)۔ ایرین۔ اس کی شاخیں۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فرینچ۔ جرمن۔ روسی وغیرہ ہیں۔

(ب) شیمٹک۔ اس کی شاخیں۔ عربی۔ عبرانی کلدانی وغیرہ ہیں۔

(ج) تیورنین۔ اس کی شاخیں تاتاری سیام۔ برما۔ پیگو وغیرہ کی بے علم اور بے قاعدہ زبانیں ہیں۔

اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی نوعیت میں ہی مغایرت ہے۔ تو پہر کسی لفظ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا کیسا فعل عبث ہے۔

(۲) جن زبانوں میں تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اختلاف آب و ہوا نے لب و لہجہ میں تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب المخارج حروف باہم بدل گئے جنکی جدول یہ ہے۔

۱۔ مخرج اول۔ ء ہ ۃ گلے کے نیچے سے نکلتے ہیں۔
مخرج دوم (ب) ح غ۔ ان سے ذرا اُوپر کوے کے پاس سے۔
مخرج سوم (ج) ق ک گ۔ کوے کے اُوپر سے۔
مخرج چہارم۔ (د) ش ج چ ژ ی۔ وسط زبان اور تالو سے
مخرج پنجم۔ (س) ل ن ر ڑ۔ نوک زبان اور اوپر کے سامنے کے دانتوں سے ملکر۔
مخرج ششم (س) ت ٹ د ڈ۔ نوک زبان اور اوپر والے دانتوں کی جڑ سے مل کر۔
مخرج ہفتم۔ (ص) س ز۔ نوک زبان اور نیچے والے دانتوں سے مل کر۔
مخرج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م و۔ دونوں ہونٹوں سے ملکر نکلتے ہیں۔

۳۔ لام اور واؤ کی باہم تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ قریب المخارج نہیں ہیں۔ لام زبان کی نوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے اور واؤ ہونٹوں سے۔

۴۔ جب عربی زبان میں حرف واؤ موجود ہے۔ تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حروف سے ہو سکتی ہے ادنکی فہرست میں واؤ داخل نہیں ہے۔

۶۔ واؤ کی تبدیلی ان حروف سے ہو سکتی ہے ب ک۔ اس سے ہی ثابت ہے کہ واؤ لام سے نہیں بدلتا۔

۷۔ الم اور اوم میں اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب بہی تغیر نہیں ہو سکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ الم اور اوم میں اتحاد معنوی بہی نہیں۔ الم انا اللہ اعلم کا مخفف ہے جسکے معنے ہیں کہ میں اللہ بہت جاننے والا ہوں لیکن اوم کے معنے خواہ قدیم تفاسیر کے مطابق اس سے تین دیوتا مراد لئے جاویں خواہ انہی رشیوں کے قول کے

مطابق معنی کی ابتدائی سر قرار دیں اور خواہ جدت پسند لوگ کی گھڑنت کے مطابق اکار وکار وکار مراد لیں بہر حال الم سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور یہ ہماری زبان دانوں کی مغایرت کی ہے۔

۹۔ عربی کے الفاظ مفرد ہیں اور سنسکرت کے مرکب اس سے ثابت ہوا کہ عربی اصلی زبان ہے اور سنسکرت فرعی۔

۱۰۔ الم اور اوم کے تلفظ کی نوعیت بھی جدا گانہ ہے۔ الم کے تینوں حروف الگ الگ پکارے جاتے ہیں۔ اور اوم کو ایک لفظ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عربی میں ایسے مقطعات کا ایک ذخیرہ موجود ہے مثلاً الم۔ الرا۔ حم عسق۔ کھیعص وغیرہ لیکن سنسکرت میں حرف اوم ہی اوم ہے اسلئے قلیل البضاعت پنڈتوں کی طرف سے یہ الزام عائد ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی کے مال سے بہرہ ور ہو

ناظرین۔ ان دلائل سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ الم کو اوم سے نکالنے والے آریہ کیسے بکواسی ہیں۔ اب اگر وہ گیبے لوث محققین کی رائے کو چھوڑ دیں اور اپنے گھر سے ہی قواعد بنائیں جن سے نقل ثابت ہو تو پھر ان کی مرضی۔ ہے

اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھو نامہ [illegible]

خاکسار اللہ دتا احمدی سکنہ [illegible] ریل سکول تلعہ دیدار سنگھ
ضلع گوجرانوالہ

حضرت صاحب کو ظہور ملے کی پیش گوئی

برادرم محمد سلمان صاحب احمدی ڈومویانی نے مولوی عبدالغفور صاحب مری پور سے پوچھا تھا کہ آپکے پاس کوئی کتاب حضرت صاحب کو ظہور الرکی سے پیشتر کی ہے اس کتاب میں مجدد مائۃ حاضرہ کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے انہوں نے مفصلہ ذیل خط میں اسکا جواب دیا ہے جو انشاء اللہ احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

جناب بندہ سلامت۔ واضح باد

کتاب مستطاب جامع عملیات و مجربات ضیا افزائے اجر خذنگ بلیات رابیر المسمی بہ سلک سیر فی نظم الدرر مولفہ ملا سر دبیر فہامۂ عصر المدعو بامد ملا صفی اللہ صاحب مد اللہ تعالے فی حشرہ کرد ربانی مجالس [illegible] سرج الاثر۔ فی الغیبت والحضر حضرت مولانا و مرشدنا سید امیر صاحب مالک باخبر مقتدائے بن و بشیر المتوطن تھریہ کوٹ شریف علاقہ پشاور رحمہ اللہ تعالے [illegible] فی یوم البعث والنشر نوشتہ [illegible] فاروقی دہلی باہتمام محمد معظم مطبوع ۱۳۰۵ھ گردیدہ است در آخر ورق و صفحہ ۳۳۳ ازقش کردہ گفتہ اند آوردہ اند کہ مجدد ہر عصر اندازہ دار نبار علت [illegible] پیدا شدن مجدد دیگر ملہم گردید۔ بعد انحضرت [illegible] در سن یک ہزار و [illegible] صد و دو چہار اختیار کردہ بود کہ مجدد دیگر پیدا در آمدہ است [illegible] شاید کہ آن [illegible] سال بودہ باشد و از مجدد صدی چہاردہم باشد چنانکہ حضرت ایشان مجدد صدی [illegible] شدہ [illegible] ابتدای احوال ایشان تا حال [illegible] کہ پیشگوئی مذکورہ درباره حضرت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب وارد شدہ است۔ زیرا کہ علامات وصفات کہ متعلق بہ اہل اللہ است مشاہدہ بہ تمامہا بوجود باوجود مبارک ایشان موجود است۔ اولاً از انجملہ وصف علم وعمل است تحمل و سخاوت زہد و تقوی است۔ مجدد باید کہ بہ دیگر معاصر آن زمان نبودہ باشد۔ چنانچہ در حق ایشان از ملاحظہ مقابلہ و موازنہ ظاہر است۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

دوم آنکہ۔ در آغاز صدی چہاردہم دعوے امامت وامانت من اللہ کردہ اند مطابق حدیث شریف ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ والا از تجدید پیشگوئی حدیث شریف توقعت آید۔ چرا کہ مسیح کسے دیگر تا ہنوز دعوے تجدید نہ کردہ است کہ مطابق سنت نبوی باشد۔ و بحالات او تفکر کردہ پیروی کردہ آید۔ و آنانکہ پیش نظر ما یان اند تعداد ایشان جو فروش گندم نمایان محض مدعیان و دوکانداران اند۔ طالب حق نیستند۔ طالب دنیا مونث وطالب عقبی مخنث وطالب مولی مذکر۔ نزد ایشان خاطر تسلی نگردد۔

۱ حضرت صاحب کوٹہ شریف مراد است ۲ مصنف کتاب مراد است۔ ۳ حضرت صاحب کوٹہ شریف مراد است ۴ کاتب الحروف مراد است۔

تسکین و ذوق حاصل نہ آید۔ لاجرم بر ما یان و بر جملہ مسلمانان لازم و فرض است۔ (من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان) کہ در اتباع واقتدا حضرت مرزا صاحب کہ متمسک بالقرآن و حدیث اند متمسک شویم۔ تاکہ محبۃ اللہ باشیم کہ درحقیقت اتباع واقتداے آن سرور کائنات رسالت مآب جناب محمد مصطفے احمد مجتبی صلعم و صحابہ کرام و جماعہ عظام است رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین سوزش ازین بندہ بحیرت گرفتہ بود و بہ غلطی خویش پیوستہ بے فائدہ در پے تکذیب و تخریب عقائد مصفا شدہ ایشان می نمودہ خلاف ورزیدہ است۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ تعالے من خلاف اولیاء اللہ تعالے۔ استغفر اللہ تعالے ربی من کل ذنب واتوب الیہ واسئلہ التوبہ۔ اللھم اغفر ذنوبی ظاھری وباطنی الاھم نور قلبی و ظاھری و باطنی بنور معرفتک برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین والسلام

تابعدار خاکسار مولوی عبدالغفور ساکن مری پور ضلع ہزارہ

سوانح آنحضرت صلعم

لاہور سے ایک مکرم دوست اطلاع دیتے ہیں کہ کل بروز منگل بارہ وفات کی تقریب پر اور واسطے فائدہ مخلوق خدا باشندگان لاہور بڑی دھوم دھام سے احمدیہ بلڈنگس پر (یعنی ہمارے مکرم خواجہ صاحب کے مکانات میں) لکچر ہوا میدان بہت کھلا تھا اور خوب سامان شامیانہ وغیرہ سے آراستہ تھا۔ اشتہار بھی شہر میں خوب دیدیا گیا تھا حضور کی تصنیف کردہ نعت کو بھائی عبدالعزیز لیپرسیان جراغدین صاحب نے اور بھائی غلام محمد صاحب نے پڑھا اور مولوی صدر الدین صاحب نے بڑے جوش سے اور خلوص نیت سے الحمد شریف کی تفسیر کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات بیان کئے اور پھر بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بڑے عمدہ طور سے رسول اللہ صلعم کی سوانح کو لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ حاضرین میں ہندو و مسلمان۔ برہمو سب شامل تھے اور جو رئیس لوگ کہ ہو سکتے تھے سب تشریف لائے ہوئے تھے سب نے بڑے آرام سے اور بڑے غور سے ان نئے طرز و طریق پر وعظ کرنیوالے نوجوانوں کے پرانے تقریروں کو سنا اور عش عش کرتے ہوئے واپس گئے۔

دوسرے اخباروں میں بھی اس جلسہ کا چرچا ہوا ہے اور عام طور سے اسے پسند کیا گیا چنانچہ وطن میں لکھا ہے۔ "لاہور میں اس عظیم الشان یادگار کا معقول انتظام نہ ہونے پر جسقدر افسوس تھا۔ اتنی ہی مسرت اس بات سے ہوئی کہ ۱۲ اپریل مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ کو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ نمایاں موقع پر کیا گیا اور لائق اصحاب نے سیرۃ الرسول صلعم اور آپکے فضائل و محامد سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ الخ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - اپریل ۱۹۰۶ء

میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہوئیں

۲۴ - اپریل ۱۹۰۶ء

بوقت چار بجے صبح

۱ - مباش ایمن از بازیٔ روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یہب لمن یشاء اناثاً و یہب لمن یشاء الذکور - او یزوجہم ذکراناً و اناثاً و یجعل من یشاء عقیماً - انہ علیم قدیر پر پڑھا - دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں - فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اس طرف بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دیگئیں - اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونو - اور پھر محی الدین ابن عربی کے اس مشہور کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توام پیدا ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا - یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایسٹر کی تعطیلات میں بجانب گوجرات - وزیرآباد - جموں - سیالکوٹ ہوا - کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا جسمیں پانچہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۲۰ - اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے - مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہوسکتا - مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو - چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لیگئے ہیں - حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ کوئی جائے۔

مکرم مولوی امام الدین صاحب گولیکی - [illegible] حضور رسالت مآب [illegible] پیش [illegible]

صبح [illegible] ہے کہ ناظرین اس سے [illegible]

یا مسیح الحق عدوانا [illegible] بالالم

[illegible] سوء [illegible] مرض سقیم

نفسی الامارۃ [illegible] بسوء

قلبی [illegible] عن صراط مستقیم

یک نظر از رحمتے فرما بحال زار من

رستگاری یابم از بر عادت طبع لئیم

در حضور قادر غفار رحمان العباد

دست بردار ی دعا را بہر این عاجز اثیم

ناتوان زادہ نوانائی بہمت [illegible]

تاکہ باشی [illegible] صادق بافضال رحیم

نورے از عشق دل افروزد ہوا سوزم بخش

رحمتے بر ظلمتم اے نیر نور عظیم

مدتے بشتافتم در جستجوئے مرد حق

تا ترا بشناختم مہدی مسیحائے کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون - ترجمہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کر کے نیک اعمال بھی بجالاتے ہیں - سو خداتعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو - اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے - پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے - مگر تقوی شعاری اور نیکوکاری بھی [illegible] ہے - درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ [illegible] دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے - مگر یہی خدا کا فضل شرط ہے - بجز فضل کے نہ دنیا درست ہوسکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر یک توفیق کی جڑ ہے - والسلام

مرزا غلام احمد

نمبر ۲ - حضور کی خدمت میں درخواست کیگئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھدیں جو موجب برکت ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنی اس قدر کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

اور یہ دعا بہت پڑہیں

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں۔

والسلام مرزا غلام احمد

خریداران توجہ کریں

بدر فنڈ کی عالت نہایت نازک ہے - ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنا اپنا ذمگی واجب الادا چندے کو ادا کرنیکی طرف توجہ فرمائے۔

جن اصحاب نے وی - پی واپس فرمائے تھے وہ بھی ازخود قیمت سالانہ بھیجدیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا

[illegible]

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب ایک سال کی فرلو پر قادیان میں تشریف فرما ہیں بہ رخصت اونکو اپنی ناسازی طبع کیوجہ سے لینی پڑی جہاں دار الامان کی آب و ہوا اون کی جسمانی و روحانی صحت کے لئے
[illegible]

جلسہ انجمن حمایت الاسلام لاہور

مجھے انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ایک دلچسپی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں سربرآوردہ علماء و فضلاء و امراء و شعراء و فقراء کا مجمع ہو جاتا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان بھی کم و بیش جمع ہو جاتے ہیں اس لئے اسلام کی خاص و عام حالت کے موازنہ کا خوب موقعہ مل جاتا ہے۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں ہمارے پاس قرآن مجید ہے احادیث ہیں۔ اقوال فقہاء ہیں۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایسے جلسوں کو اس نکتہ خیال سے دیکھا کریں تا ان کو معلوم ہو۔ کہ آجکل مصلحان قوم علماء و صوفیاء کا مذاق کیا ہے اور عوام الناس کس چیز کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اگر دو گھنٹے بھی وہاں تشریف رکھیں تو صاف معلوم ہو گا کہ کوئی علمی یا فلسفیانہ مضمون وہاں پڑھا گیا [illegible] گئی ہو۔ بس کوئی [illegible] تالیوں کی آواز سے اس کو پیشینگ [illegible] کیا جاتا ہے۔ ہاں کوئی خوش آواز ہو۔ تقریر میں تک بندی [illegible] والی باتیں کہہ سکتا ہو تو پھر نعرہ ہائے مسرت انہیں کے [illegible] اگر اس فن میں طاق نہیں تو پھر اپنی عزت کا اسے خود خیال رکھ لینا چاہیئے۔ ان باتوں سے مجبور ہو کر باقتضاء نے فطرت لکچرار بھی اسی رنگ میں رنگین ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر ایک ہمدرد قوم شخص کے دل کو کیسی چوٹ لگتی ہے یہ کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ خیر یہ تو درد دل کی بات تھی جو بے اختیار منہ سے نکل گئی۔ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں سب سے پچھلے دن خوب رونق ہوا کرتی ہے اور پنجابی محاورہ کے لحاظ سے یوں کہئے۔ کہ اس روز جلسہ کا بڑا زور ہوتا ہے۔ لائق لائق لیکچرار اور بڑے بڑے شاعر اسی دن اپنی تقریروں اور نظموں سے چندہ وصول کرتے ہیں۔ اس دفعہ کوئی وہ آدمی نہیں آیا۔ جسے نگاہیں ڈھونڈا کرتی ہے۔ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی بھی جلسہ کے جزو لاینفک تھے۔ وہ بھی نہیں آئے۔ نواب فتح علی خان صاحب قزلباش بھی تشریف نہ لائے۔ اس کے علاوہ نو تعلیم یافتہ طالب علموں کی پارٹی کو کوئی فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ بھی سنا گیا۔ بلکہ عملاً اس کا اثر بھی دیکھ لیا۔ کہ بعض لیکچراروں اور شاعروں کو طالب اصلاح پارٹی کے بعض جوشیلے اصحاب نے روک لیا۔ چنانچہ حکیم امین الدین صاحب جن کے تاریخی لکچر سننے کا ہر نکتہ رس کان مشتاق ہوتا ہے اور ایسا ہی احمد حسین خان بی۔اے بھی روک لئے گئے ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ یہ صاحبان اپنی مرضی سے نہیں آئے یا اون کو نہ آنے پر مجبور کیا گیا بہر حال اگر قول آخر الذکر صحیح ہے۔ تو میرے خیال میں یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں بلکہ جیسا کہ وہ جلسہ سے الگ رہے اور کوئی فساد وغیرہ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ ایسی باتوں سے بھی الگ رہتے۔ تو یہ ہر کوئی مان جاتا کہ واقعی یہ پارٹی اصول کی تابع ہے۔ جلسہ میں غیر معمولی طور سے چند کنسٹیبل بھی نظر آتے تھے۔ جو نہ [illegible] مالقدم کے طور پر تھے۔ خیر باوجود اس کے کوئی [illegible] سے انجمن کے [illegible] اور نوق تھا اور چندہ کے لحاظ سے [illegible] [illegible] کا مدعا ہوا کرتا ہے [illegible] کامیابی [illegible] پیشہ [illegible] صاحب [illegible] ایک نظم قرآن زندہ معجزہ ہے [illegible] ایک دو شعر یہ ہیں

> یہ زندہ معجزہ ہے سرتاج انبیاء کا
> [illegible] کتاب جاتی کوئی نہیں دکھا دے
> نہ تو اس کا مثل [illegible] کہ لا سے دعوے
> پھر بھی ہو جسکو شکوہ اک سطر ہی سنا دے

اس کے بعد اس کے والد نے نظم پڑھی جو اگلے سالوں کی طرح مؤثر تھی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کا جلسہ میں آنا خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کرسی پر بیٹھ کر کچھ عجب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا چونکہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں۔ پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تبحر علمی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا بھی کہہ گئے اور لعنت اللہ علی جاہلیہم ومعاندیہم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں سچا اس وقت مجھے علامہ نور الدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان نہ جاننے کے متعلق فرمایا کرتے ہیں یاد آئے اور میں نے کہا یہ جنگ قوم سچ کہتا ہے۔ عربی زبان سے ایسی جہالت کہ قرآن اور غیر قرآن میں تمیز نہ ہو سکے اور پھر کوئی ان پر تبرا کر رہا ہو وہ سبحان اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہوں۔ ماتم کا مقام ہے اس کے بعد آپ نے درود پڑھنے کا ارشاد کیا اور فرمایا کہ بلند آواز یہاں تک کہ آواز قبر رسول تک پہنچے۔ پھر اس حکم کی فلاسفی سوا اس کے سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ واعظ کو کچھ سوچنے اور دم لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات واقعی درد دل سے ہوتی پھر بلند آوازی کی تاکید بیضرورت کیا اور آپ سمعوا تی سے پہلے ہی کیوں ہو چکی دوسروں سے یہ کہنا کہ اون [illegible] ہو اور خود نا موثر ہونا اور مزے سے چاہئے یا پانی اڑانا۔ افسوس [illegible] [illegible] درود [illegible] نہیں سکتے۔ اس کے [illegible] [illegible] واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً آیت پڑھی [illegible] [illegible] بیان کروں گا جو کچھ کروں گا [illegible] حدیث ثقلین [illegible]

اور کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے فرمایا کہ ایک [illegible] سے متمسک رہنا اور دوسرا عترت و آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور اس طرح [illegible] اہل بیت کی۔ حالانکہ وہ کربیان میں مونہہ ڈالکر دیکھتے تو اون پر کھل جاتا کہ مسلمانوں کا کونسا فرقہ ہے جو سرے سے کتاب اللہ ہی نہیں رکھتے بلکہ اون کا تمام مجید غاروں میں مدفون ہے اور جو ہے اسمیں ترتیب وبقول بعض الفاظ کے لحاظ سے بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔ اس لئے اسے بیاض عثمانی کہا جاتا ہے پھر آل و عترت نبوی سے اگر یہی تمسک ہے کہ ہر سال ان کو پیٹا جائے۔ اور اون کے ایسے حالات جو کسی شریف برگزیدہ تو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ عام جلسوں میں بیان کئے جائیں۔ تو اس تمسک و اعتصام کو دور ہی سے سلام ہو۔ پھر آیت کی نسبت تفسیر شروع ہوئی اور بڑے دعوے سے کہا کہ میں بتاؤنگا۔ واعتصموا کیا صیغہ ہے۔ امر وجوب کے لئے ہے یا نہیں اور حبل اللہ سے کیا مراد ہے اور حبل کا لفظ کیوں لایا گیا اور پھر اس کے ساتھ جمیعاً کیوں ہے گویا اس قدر باتیں کہیں کہ جینے کو کہ آج ایک شیعہ سے بھی خلاف معمول قرآنی معارف سننے جا سکینگے۔ مگر کیجئے کہ یہ سب کچھ کہ کر جب ان کی تفصیل کا موقعہ آیا۔ تو کہہ دیا کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے گرمی ہے لاحول ولا قوۃ

وقت انکار دیا اور پھر دیر تک دم مین بیٹھے رہے آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا افضل اہل سنت کو ... بہت کچھ دھوکے مین ڈالتا تھا کیونکہ اوس کے ساتھ طیبین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی تائید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعائیہ عربی مین شروع کئے اور حاضرین کو آمین کی تاکید کی۔ اس وقت لڑکون کی مہارت مجھے یاد آگئی۔ افسوس مسلمان دعا کے معنے بھی بھول گئے۔ دعا ایک دردمند دل کی عاجزانہ درخواست کا نام ہے جس کے لئے مقفی لفظ غیر موزون ہوتے ہین پھر اس تمسخر آمیز ترتیب سے انہین ادا کرنا نہایت قبیح ہے۔

انجمن اگر مختلف فرقہائے اسلام کے علماء کو بلانے کو تیار ہے۔ اور سید علی حائری کا بلانا نواب صاحب کی مہربانی حاصل کرنیکے لئے نہین تھا۔ تو اسے چاہئیے کہ آئندہ سال کسی احمدی عالم کو بھی وعظ کا موقعہ دے تا اسلامی دنیا کو دکھایا جاسکے کہ قرآنی معارف و حقائق کسے کہتے ہین۔

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد مین مجھے معلوم ہوا۔ کہ لاہور کے مولوی فضل العزیز ہین۔ انہون نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے مین جون جون ان کو سنتا جاتا تھا سن ہوتا جاتا اور بار بار ان کے منہ کیطرف دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہین مگر یہ کیا میرے کان مین آواز پہونچ رہی ہے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید آجکل کے واعظون کا حال بیان کر رہے ہین مگر بعد مین معلوم ہوا۔ کہ نہین وہ خود کہتے ہین۔ بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آٹا و گوشت کم تھا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کیا (اس کے متعلق دو خیال ہین۔ ایک تو بکری کو ذبح کرتے دیکھ کر نادانی دوم بطور دعوت) اور پھر خود سر کوٹھے سے گر کر مرگیا۔ دونون کو نیک بخت بیوی نے چادر مین لپیٹ دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کہاں ہین ہم ان کے بغیر روٹی نہ کھائینگے ماں نے کہا وہ کھیلنے گئے ہین (جھوٹ بولا؟) آخر آپکے اصرار سے ماں نے کہا۔ اندر جاکر دیکھو تو انہین مردہ پایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مردون کو زندہ کیا۔ دوم ایک یہودی کی آنکھ مین خاک قدم نبوی ڈالی گئی۔ تو وہ بینا ہوگیا۔ بعد مین جب معلوم ہوا کہ یہ تو اس نبی کے قدمون کی مٹی ہے [illegible] مگر کچھ اثر نہ ہوتا۔ برابر بینا رہا کیونکہ اس نبی کے قدمون کی خاک پڑ چکی تھی۔

کیا ہر ایک ناممکن بات کا معجزے کے بہلانے سے ذکر کر دینا جائز ہے اور اسلام مین یہی خوبی ہے جو شان کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کر دی جاوین۔ اور کوئی ایسا مسلمہ تاریخی واقعہ نہین رہا۔ جو پیش کیا جاسکے۔

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑہی۔ ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقعہ نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہین کہی جاسکتی۔ طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہین

یارب یہ ہوا کیا ہے کہ دو دل نہین ملتے
اک دوسرے سے جون لب ساحل نہین ملتے
ملتے بھی ہین گر پھول سے کھل کھل نہین ملتے
ایسی ہے ہوا گل سے عنادل نہین ملتے
ان راہنماؤن سے تو دل تنگ ہے ہو لی
آپس ہی مین جب ان سے بڑی جنگ ہو لی

ایک اور شعر ہے۔

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہین ہے
ہر لب پہ ہے نفسی یہ قیامت تو نہین ہے

خواجہ عبد الصمد ککڑو اپنے ذوق مین محو ہونا اور سامعین کا اون پر ہنسنا اکثر حاضرین کے لئے لطف خیز اور میرے لئے رقت انگیز نظارہ تھا۔ نماز عصر سب کو بھول گئی اور جلسے کے وقت مقررہ کے ۶ بجے کے قریب پڑھی گئی۔ یہ بھی اسلئے کہ احکام بندی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہین اون کی پروا نہین کی جاتی۔

عبد الرحمن شمس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑہی۔ نظم اچھی تھی۔ مگر مضمون پردہ اس جلسے کے کب مناسب حال تھا۔ یہ عروس معنی ابھی تک پردہ ہی مین ہے۔

تفسیر القرآن

بدر کے کسی گذشتہ پرچہ مین ہم نے معزز احباب کو اس تفسیر کی طرف توجہ دلائی تہی۔ جو ہمارے مکرم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ ایدہ اللہ لکہہ رہے ہین۔ اور جو اب سہ ماہی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے۔ آج کے اخبار مین پھر اس کے متعلق تحریک کی جاتی ہے۔ کہ اسے تشنہ کامان آب حیات قرآنی جلد دوڑو۔ اور جلد اپنے تئین سیراب کرو مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے۔ کہ احمدی جو قرآنی معارف سننے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے ہین۔ اس تفسیر کے ساتھ کیون دلچسپی نہین دکھلاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کئی حضرات اس کے شائع ہونے سے اب تک بے خبر ہین مین بڑے زور کے ساتھ اپنے ہر ایک بھائی اور بدر کے خریدار کی خدمت مین درخواست کرتا ہون۔ کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرائے تا اسے معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہین میرے لئے تو (سچ کہتا ہون اور تہ دل سے کہتا ہون) تمام جہانون کی لذتون سے بڑھکر اگر کوئی لذت ہے۔ تو اس تفسیر مین ہے۔ واللہ زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی مین اس تفسیر کو ختم کرسکین۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ اگر اس ضمیمہ کے آٹھ سو خریدار بھی مستقل طور سے ہوجائین تو مین مینجر صاحب ریویو کو مجبور کرون کہ وہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اس کو علیحدہ نکالین اور اس طرح یہ بیش بہا تفسیر جلد شائع ہوسکیگی۔ اس گذارش کی طرف احباب کی فوری و پرجوش توجہ درکار ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر نے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ مجھے (خیر مین تو کسی گنتی مین نہین ہون) کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہین۔ مین ایک دفعہ پھر اس تفسیر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوا رخصت ہوتا ہون اور منتظر ہون۔ کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہین۔ ہم مخدومی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مبارک مین بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہین۔ کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھون مین پہنچانے اور وسیع پیمانے پر زیادہ حجم کے ساتھ چھپوانے اور جلد شائع کروانے کے تدابیر کیطرف اپنی ملکی و قیمتی وقت کا کچھ حصہ خرچ کرین۔

انتخاب الاخبار

علی گڈھ کالج میں ارل منٹو کے نام پر نیا بورڈنگ ہوس بنے گا۔ راجہ محمود آباد نے دس ہزار روپیہ دیا۔

[illegible] میں سخت آتش زدگی سے دو ہزار مکانات جل گئے۔ ۴۰ لاکھ کا عظیم نقصان ہوا۔

تین بچے بھی ضائع ہو گئے جینگڈ پور دو دیہات کے بین قصبہ پر بھی عظیم آتشزدگی ہوئی۔

بنگالہ میں چلتی ٹرین پر چوریاں بڑھتی جاتی ہیں ایک صندوق بارہ ہزار نقدی کا لے گئے۔

[illegible] نار کی [illegible] کلات [illegible] گئیں تمام [illegible] سنگ بنیاد [illegible] گئے ۵۰۰ [illegible] تھے۔

[illegible] کی حفاظت کے لئے گیانسری میں پچاس برٹش سپاہی رہیں گے یہ دو سال کیلئے۔

[illegible] صاحب افسوس کہ فوت ہو گئے [illegible] عہدہ [illegible] سے مستعفی ہوئے تھے۔

[illegible] صبح کو مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا [illegible] بیہوش تھے۔

ڈاکٹر [illegible] اور آپ کی برادر زادی اوس وقت پاس تھیں۔ دل کی حرکت دفعتاً رک گئی تھی۔

آپ [illegible] (سکاٹلینڈ) میں اپنی اہلیہ کے پاس دفن کئے جائینگے یہی اون کی خواہش تھی۔

تمام لندن کے پولیٹکل حلقوں میں ماتمی ہمدردی عالمگیر ہے۔ بیشمار جھنڈے سرنگون پائے گئے۔

[illegible] کے روسی وایسرائے نے دو سلم ڈویژن فوج کو سرحد ایران پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔

آسٹریلیا کے حادثہ ریلوے میں ۱۴۰ مسافر زخمی ہوئے [illegible] نظر آتا ہے۔

روس میں گذشتہ ماہ کے عرصہ میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار ریوالور [illegible] لوگوں سے ضبط کی گئیں

مس [illegible] پہلی لیڈی ہیں جنکو شہر لندن کی آزادی [illegible] ملنے والا ہے

امریکہ میں [illegible] ۳۰۰۰ میل کی گہوڑ دوڑ کرینگے [illegible] واشنگٹن سے فرانس کو [illegible]

نیو یارک سے [illegible] ۵۰ لاکھ ڈالر کا [illegible] کو بھیجا [illegible] ہے۔

کابل کی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب بہت بیمار ہیں۔ حتی کہ انتظامی کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے۔

ان تمام نواحوں میں طاؤن کے دعظ ہو رہے ہیں انگریزی فوجوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

کارخانہ کابل کی بہت رائفلیں اور کارتوس جلال آباد میں سر عام فروخت کرتے ہیں اور خریدی جاتی ہیں۔

افغانی فوج کے کئی ایک سپاہی بھی اپنے ہتھیار وغیرہ ساتھ لیکر چلے جاتے ہیں کہ مومندیوں کی مدد کریں۔

مومندی لشکر لی شفور ڈ اور مارٹینی رائفلوں سے مسلح ہیں برٹش فوج کے ساتھ دو تین مقابلے بھی پیش آئے

اخبار جگانتر کلکتہ کے پرنٹر کا مقدمہ ۲۷ اپریل کو پیش ہوگا۔ پانچ ہزار کی ضمانت ہے۔

لاہور میں ریلوے بوکنگ آفس میں ایک جعلی سارٹیفکیٹ پائی گئی نقل مطابق اصل ہے۔

خلیج فارس میں متصل ساحل مکران ایک دیسی کشتی پر ۱۰۰۰ ناجائز رائفلیں ضبط کی گئیں۔

ترملگری میں ایک فوجی گورہ نے خودکشی کی کلکتہ میں دو فوجی گورے بجرم چوری پکڑے گئے۔

امریکن مجلس سینٹ نے اوس معاہدہ پنچائتی پر دستخط کر دئے جو برطانیہ اور سپین کے ساتھ کیا گیا۔

انچیسہ نام برٹش دخانی جہاز جو ۱۹۰۴ء میں غرق کیا گیا تھا روس نے اوس کا معاوضہ دینا منظور کیا۔

ٹیریک نام روسی جنگی جہاز نے اس کو غرق کیا تھا۔ ایک لاکھ ۱۳ ہزار ۴۰۰ پونڈ بطور معاوضہ دینگے۔

سڈنی میں چینی لوگ امریکن کیطرح جاپانی جہازوں کا بھی بزور بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

[illegible] نام جاپانی جہاز سے روانہ [illegible] کوئی چینی مسافر یا مال [illegible] سوار نہیں ہوا۔

موضع [illegible] امرتسر میں ۷ ماہ مقدمہ متعلق اذان چلنے کے بعد فیصلہ ہوا کہ مسجد میں پانچوں وقت حسب منشا اذان دو۔

زلزلہ - اس مضمون کے بہت سے خطوط دفتر میں وصول ہوئے کہ میں شب جمعہ درمیان ۱۶ و ۱۷ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء بوقت ۲ بجے رات کے زلزلہ دیر تک رہا۔

قصبہ [illegible] علاقہ [illegible] میں ۲۰ اپریل کو آتش بازی سے پچاس آدمی زخمی ہوئے [illegible] کے قریب [illegible]

[illegible]

یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو بروز بدھ موضع منگہیال شریف علاقہ ریاست بہاول پور میں تیس گہر آگ سے جلکر راکھ ہو گئے اور ایک عورت بھی آگ کی نذر ہوئی میرے ایک دوست نے جو اسموقعہ پر موجود تھا اس طرح بیان کیا کہ ایک عورت نے کڑاہی میں تیل ڈالکر چولہے پر رکھا جسوقت تیل جل گیا تو عورت نے ایک ٹکڑا تیل میں تلنے کے لئے ڈالا۔ ٹکڑا بہت گیلا تھا تیل پر بہاگ آگئی عورت نے جھٹ پانی کا چھینٹا دیا۔ تیل سے آگ نکلکر چھپر کو لگ گئی۔

۱۰ - اپریل کو علاقہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ ایک ایک اولے کا وزن ۸ چھٹانک سے ۱۸ چھٹانک تک تھا بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ فصل کو سخت نقصان ہوا۔

واتقوا الله - ہمارے قریب کٹاس میں ہر سال بساکھی پر ہندوؤں کا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ ایام میلہ میں پہلے تو چند روز لگاتار بارش ہوتی رہی پھر ۱۴ اپریل کی رات کو ہیضہ شروع ہو گیا چنانچہ آج قریب تیس پینتیس لاشوں کے ایک جگہ جلائی گئیں۔ جو ایک خوفناک نظارہ ہے گرد و نواح کے دیہات میں بھی کٹاس سے آئے ہوئے آدمی مر رہے ہیں اور کئی راستوں میں بیمار دیکھے اور سنے گئے ہمارے گاؤں میں آٹھ آدمی ایکدن میں مر گئے۔ اور کچھ بیمار پڑے ہیں۔ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالی ہم احمدیوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔ [illegible] المیال

جو لوگ لاہور سے بذریعہ ریلوے باہر جائیں گے ان پر خاص ٹیکس لگائیں گے جو کرایہ ریلوے کے ساتھ وصول کریں گے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی دو ہندو ہندی مشاعرے کو ایک خاص کمیٹی حمدان ہال لاہور میں ۳ مئی کو کریں گے۔

پنجاب و سرحدی صوبہ سے قریب ۵ چیدہ بزرگوار بلوائے گئے ہیں جبکہ دونوں پارٹیوں کے عذر سنے جائینگے۔

انجمن کہ [illegible] نا مفاہمت ہو گئے طرف ثانی سے بھی پانچ ہوں گے اور کمیٹی میں [illegible] قطعی ہوگی۔

لاہور میں میونسپل نوکروں کی تنخواہ میں بجائے ایک روپیہ کے دو روپے بڑہائے گئے تاکہ صفائی کا کام بخوبی کریں

مومندیوں کی سرکشی کے جواب میں عظیم فوج مہیا کی گئی تمام دیسی سپاہی رخصتوں سے بلوائے گئے۔

دشمن نے شب [illegible] پشاور کی تار دوبارہ کاٹ دی۔ لیکن پھر درست کی گئی [illegible] جاری۔

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تار دن سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں کیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکہہ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہان پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہین دی تہی مگر اٹالین پولٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکہا کر لوگوں کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکہٹ پر جو بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تہی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجہہ صرف سر اور پاؤں پر تہا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تہا۔ ایسی حالت میں اون کی چہاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکہہ کر دو ادون سے پہوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازان انہوں نے لیٹ کر اپنی چہاتی پر ساڑہے سینتالیس من کا پتھر رکہہ لیا اور پھر اون کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکہہ کر اسے دو ادون سے پہوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چہاتی پر گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیاں کیا ہین لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پہ مصیبت میں پہنسا ہے اس سے پہلے اس کے مدیر حشر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو بھپندر ناتھ کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دہاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ بھپندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری ٹکرین ہی ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر بھپندر کریں کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبون کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکہہ کر رونگٹے کہڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچہہ دیر بعد یعنی گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چہاونی سے گذر رہی تہی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہونچی اوس نے ۴ ادنچہ لمبا خنجر نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکہایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیورات اتار دیں ورنہ قتل کردیا جائینگی۔ اس پر عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھ لیا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہوکر پھر بہاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو یورپین خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافروں کے پاس پہونچی اور وہان آکر چلانا شروع کیا کہ چور خنجر لئے پہرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یورپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکہہ لیا اور ٹرین کو ٹہرانا چاہا مگر ٹرین ٹہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تہی۔ پہر ایک ریوالور ہاتہہ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیوروں کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر جا کر ٹہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تہی۔ رستے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کرکے زدوکوب کی ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر تہا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پہر کیا تہا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تہا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے نیلوں میں کام کرتا تہا جبہی اوسکو ٹرین پر چڑہنے کی جرأت تہی۔ وہ خنجر بہی برآمد کیا گیا جس کی دہمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تہا۔ وہ وردی بہی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گہس آیا تہا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بہی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکھے تہے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتہہ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہان تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکہہ روپے کے جواہرات تہے۔ ایسے ہی دو پارسل ولائت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تہے۔ کلارک کمپنی کے نام تہے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تہا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہین لگا۔ سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بہی بیمہ شدہ تہا ایسے ہی سوا رجسٹر شدہ پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بہیجے گئے ہیں اور ان میں بہی قیمتی جواہرات تہے تفتیش جاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑہائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجہا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزون نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجہہ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بہاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈائرکٹر صاحب بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہونگے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے دماغ پر بے فائدہ طوطے کیطرح رٹنے کیضرورت نہو جو کچہہ پڑہیں اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکہے گی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن مین دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہین رکھا جاسکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ مین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے۔ بوجہ اپنے تقرر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل و مجلس ایسی نہین ہوتی۔ جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہ ہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباردن مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نمائندہ رکہنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہورہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہوگیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکہہ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباردن مین شریک نہ ہونا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر بھی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہین۔ بس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کردی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا کا ہیضہ پھوٹ پڑنے کیوجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بحیرۂ اسود اور ڈارڈنلز مین ہوکر گذرتے تہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑھا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بھی کرلیا کہ وہ بھی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیکدل تاجر محمد آفندی سعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جاکر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹہیکہ پر لے لئے اور پھر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچا دی۔ چہہ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت کیپٹ اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہونچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا معہ مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین بھی وبا پھیلی۔ تو اکثر جہازون نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بھی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت بنا اور مارکش۔ سوڈان مین اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اپنے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چھوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکھون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہوچکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین ہو پہنچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹھ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات الحنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ مین جہان چاہین آباد ہوجاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑکر اور قیمتی جائداد اور اسباب چھوڑکر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائونیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے۔ کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر ان کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستہ مین ذرا سا وقت بھی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح وسلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ ہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کرگئی۔ رسالے کے کیٹ پر ۲۱۔ اپریل کی شب کو بھی مخالفون نے گولیان چلائین نائٹ تہمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیون پہ زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بھی کئے۔

حمیدیہ حجاز ریلو۔ ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کردی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بھی بنالیا ہے اس حصہ لین کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک ۱۰ آنے کے

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تاروں سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کر لیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ان پانچ اٹالین بوٹ آنس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵-اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکھاکر لوگوں کو حیران کر دیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جس کے بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تھا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اون کی چھاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھکر دو دو اونچ سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکھ لیا اور پھر اون کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھکر اسے دو دانوں سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیاں کیا ہیں لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "لوگانتر" پھر مصیبت میں پھنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴-اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو بھپندر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر یوگانتر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ بھپندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتیری ٹکریں بھی ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی مسٹر بھپندر سرکشی کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبیون کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکھکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۰ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چھاؤنی سے گذر رہی تھی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہنچی اوس نے ۱۴ انچ لمبا چھرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکھایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اتار دیں ورنہ قتل کر دی جائیں گی اس پر عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہو کر بھاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو یوپین خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافروں کے پاس پہونچی اور وہاں آکر چلانا شروع کیا کہ چور چھرا لئے پھرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو ٹھہرانا چاہا مگر ٹرین ٹھہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اُسی تیزی سے چل رہی تھی کہ ایک ریوالور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیوروں کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹھہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تھی رستے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کرکے زدوکوب کیا ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہنچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر تھا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوتا کہ یہ پہلے ریلوے کے ملازموں میں کام کرتا تھا جبھی اوسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تھی۔ وہ خنجر بھی برآمد کیا گیا جس کی دھمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تھا سوہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکھے تھے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپے کے جواہرات تھے لیسے ہی دو پارسل ولائیت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تھے۔ کارن کمپنی کے نام تھے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تھا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہیں لگا۔ سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تھا ایسے ہی سوا لہ جٹر ... دو پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بھیجے گئے ہیں اور ان میں بھی قیمتی جواہرات تھے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ موجودہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بھاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہو گئے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظرثانی کرینگے مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے دماغ پر ... نہ پائیں طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہو جو کچھ پڑھیں اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھے گی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اس بات پر زور دیا تھا کہ لندن میں دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہیں رکھا جا سکتا کہ مسلمانوں میں پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپین جو دوسرے سلاطین کے دربار میں رہتا ہے۔ چونکہ بلحاظ تقرری پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم میں شریک ہو اور مدعو کیا جاوے۔ یورپین تمدن میں کوئی محفل و مجلس ایسی نہیں ہوتی۔ جس میں عورتیں اور مرد دونوں شریک نہ ہوں۔ پس جبکہ سرکاری جلسوں اور بڑی بڑی دعوتوں میں اور درباروں میں مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تھا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن میں اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگوں میں عجیب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہیں لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن میں ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہو گیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخرکار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن میں نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباروں میں شریک نہ ہونا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کر کے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک میں بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر ہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہیں اور بے تکلف دعوتوں اور جلسوں میں شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیک نامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہیں۔ پس ان کے لندن میں عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل میں یہ ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (المؤید)

حاجیوں سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز میں وبا ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیوں پر جو بحیرہ اسود اور ڈارڈنلز میں ہو کر گذرتے تھے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تھا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازوں کا کرایہ بڑھا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بھی کر لیا کہ وہ بھی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیک دل تاجر محمد آفندی سعیدی کو جن کا کاروبار بندر بیروت میں بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ تو انہوں نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ میں جا کر وہاں کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹھیکہ پر لے لئے اور پھر انہوں نے روسی جہازران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیوں کو سفر میں آسانی بہم پہنچا دی۔ چھ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیتے اس میں اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچانا اور وہاں سے پھر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تھا۔ اور جبکہ جدہ میں بھی وبا پھیلی۔ تو اکثر جہازوں نے حاجیوں کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بھی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیوں کے حق میں فرشتہ رحمت بنا اور مراکش۔ سوڈان میں اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہاں سے ان کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیوں کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالوں میں پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیوں ہمسائیوں کی شدید دستبرد سے تنگ آ کر ہجرت کا ارادہ کرتے ہیں اور اپنی بیش قیمت جائدادیں چھوڑ کر اس اُمید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اِس قسم کے روسی مہاجرین لاکھوں کی تعداد میں بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہیں اور سینکڑوں آدمی ہر سال ہی میں پہونچتے رہتے ہیں۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹھ مسلمان کنبوں نے جنمیں تین سو نفوس شامل ہیں۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کر کے ترکی علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کر لی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ میں جانیوالے ہیں سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات المنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ میں جہاں چاہیں آباد ہو جاویں۔ بلاد عثمانیہ میں مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہو کر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چھوڑ کر دوسری عملداری میں نقل مکان کریں۔ (پیسہ)

موہمندوں کی شرارت

اخبار پائنیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ موہمندوں کے اجتماع کی خبر پا کر ان کی شرارتوں کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ میں گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستے میں ذرا سا وقت بھی ضائع نہیں کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچ گئی افواہ تھی کہ کشتیوں کا پل موہمندوں نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کر گئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱- اپریل کی شب کو بھی مخالفوں نے گولیاں چلائیں یا تہمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیوں پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیوں کے زخم بھی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے۔ ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت میں تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹڑیاں اور گاڑیاں جن چیزوں کی حاجت ہے جلد تر آ جاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بھی بنا لیا ہے اس حصہ میں کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک ایک سکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

اخویم جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور و ممنون فرماویں۔

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی

میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیے

کہنے کو تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے مگر جب اس پر کچھ لکھنے کے لیئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا بتنگڑ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمارے ملک کے میاں بیوی کچھ ایسے انوکھے قسم کے ہیں کہ انہوں نے اپنی چال ڈھال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دراصل یا تو انکو میاں بیوی کے تعلقات کا منشاء معلوم نہیں اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ تو ان کا حق تھا اور نہ ان کو ضروری و واجبی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ جو جو کارروائیاں بھولی بھالی بیویاں اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں یا چلتے پرزے میاں اپنی بیویوں سے کرتے ہیں ان کی داستان چھوٹی سی داستان نہیں ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ مبالغہ آمیز ہو۔ راستی سے دور و مہجور دروغ بیفروغ سے بھرپور ہے۔ مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ قصہ لمبا ہونے کے سبب ناظرین کا زیادہ وقت ضرور لیگا مگر ایسا تو نہیں ہے کہ پڑھتے پڑھتے ہوے لطف ہو یا نکتہ رس کے لئے تازیانہ ہو آئینہ نہ ہو اور اس کو اپنی حالت کے سنبھالنے کیلئے عقل یا سمجھ نہ دینے والا ہو لیکن یہ تو سچ ہے۔ کہ سب کی طبیعتیں عقلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اخبار بینی میں دینے کے شائق ہوتے ہیں اور ہماری جماعت میں تو پھر ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے۔ وجہ یہ کہ جماعت کے کل دو اخبار ہیں پیغام صلح اور لائٹ جنہیں سے اول الذکر تو ہفتہ میں دو بار ہے اور موخر الذکر صرف ہفتہ وار باوجودیکہ جماعت ہزاروں لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی ان قومی جریدوں کی ترقی بہبودی۔ بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پرچہ ہی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا۔ تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہیں کیا جاتا۔ ایڈیٹر۔ مینیجر شور کرتے ہیں ہشیار کرتے ہیں مگر بہت کم اس شور کو سن جاتا ہے اور تو اور ریویو آف ریلیجنز جو ایک اعتباری رسالہ ہے جس کا انگریزی حصہ یورپ و امریکہ بھی جاتا ہے باوجود سخت کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہنچا۔ یہ تمام امور کیوں پیش آتے ہیں؟ محض اسلئے کہ ابھی ہماری جماعت میں اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا ورنہ بات تو کچھ نہ تھی۔ پھر بتلایئے کہ لمبا مضمون محض ایک ایسی بات پر جو اگرچہ ہمارے نزدیک چھوٹی نہیں ہے، مگر عنوان سے شاید ناظرین چھوٹی سمجھیں) کیسے لکھیں کیونکہ پڑھتے پڑھتے طبیعت اوکتا گئی۔ تو پھر لکھائی چھپائی کی محنت فضول اور ہمارے یہ تحریر اکارت نہ جاویگی تو اور کیا ہوگی؟ لہذا حضرت دل نے یہ حکم سنایا۔ کہ میاں چھوٹا سا مضمون لکھو چند مطلب کی باتیں سنا دو۔ یہ بات تو ظاہر کہ دو جوانوں (میاں بیوی) کا تعلق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ایکدوسرے کے لیئے وہ سامان آسائش و آرام و سکینت قلبی ہو جیسا کہ خداوند کریم نے بھی دوسرے اغراض و مقاصد کے علاوہ مرد و عورت کا تعلق سکینت قلبی کا موجب ہی ظاہر کیا ہے اب یہ سکینت قلبی کا باعث ایکدوسرے کے لئے تبھی ہو سکتا ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کے دل میں محبت و چاہت والفت ایک دوسرے کی ہو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی دلجوئی کا رضا کا خیال ہو پھر ایک دوسرے کے ساتھ درگذر کرنے اور نرمی اور آہستگی اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کا بھی خیال ہو۔ ایک دوسرے کے مزاج دیکھ کر کام نہ ہو۔ مشکل پسند خود نمائی نہ ہو اور سچ سچ ایک دوسرا ایک دوسرے کو اپنا راحت و آرام و سکون کا ذریعہ اور نعمت خداوندی تسلیم کرنے والا ہو۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے نکتہ چینی کرنے چھین جھپٹ کرنے ماتھے پر بہت جلد شکن ڈالنے کا مادہ نہ ہو۔ مزاج میں نہ تو چڑچڑاپن ہو اور نہ بات بات میں بگڑ دل خان کی منحوس عادت ہو۔ تو ان ہر دو کے تعلقات دن بدن محبت بڑھانے کا ذریعہ ہوں گے اور کبھی بھی کوئی خرابی کی نوبت نہ آویگی اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلقات کے ہوتے ہوئے شرم کی ظلم کی حد کی بات ہے۔

یہ تو بالکل سچ ہے اور سراسر ایمانداری کی بات ہے کہ جیسا کہ مردوں کا حق عورتوں پر ہے ایسا ہی دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہے ہم ایسے ظالم جان بر تو بننا چاہتے نہیں کہ میاں صاحبوں کی ہی طرفداری کریں اور بیوی بیچاریوں کی طرف کی حق کی بات ہی نہ کہیں ہم کو نہ تو مردوں کی طرفداری کرنے کی ہوس ہے اور نہ عورتوں کی حق تلفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہیں۔ کہ حق بات سے چشم پوشی کر جاویں۔ اغماض کر جاویں۔ بلکہ ہمارے نزدیک کھری بات کہدینے سے پہلو تہی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ کیسی کڑوی کیوں نہ لگے۔

سو جب ہم ایمان کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض چلتے پرزے میاں اپنے غصہ اتارنے اور ظلم و ستم ڈھانے کا آلہ عورتوں کو ہی سمجھتے ہیں عورت نہ ہوئی مٹی ہوئی کہ دال میں ذرا نمک پھیکا ہو گیا یا زیادہ ہو گیا اور لکڑی سے کر لگے دھوں دھوں پیٹنے۔ کیا یہ کوئی گدھا ہے یا کولہو کا بیل ہے؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا۔ ذرا تو غور کرنا چاہیئے تھا خدا کا خوف مد نظر رکھنا چاہیئے تھا۔ عورت آخر عورت تھی کمزور فطرت تھی بھول گئی یا غفلت ہو گئی۔ اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میاں کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس [illegible] کی دوا کہ جب اس سے ہانڈی روٹی ہی ٹھیک [illegible] ہم سارے دن محنت و مشقت کرکے [illegible] روٹی اچھی نہیں ملتی۔ سالن میں نمک زیادہ [illegible] عذر ہے۔ کہ تین چار چھوٹے چھوٹے بچے اوس کے آگے پیچھے ہیں جن میں سے ایک بیمار بھی ہے اور وہ [illegible] جاتا اور چلاتا تھا۔ اس لئے میں بار بار اس کے پاس چلی جاتی تھی۔ اور گھر کا کام بھی کرتی تھی۔ مگر میاں میں تو کچھ نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ پہلے ہماری خدمت [illegible] پیچھے کسی اور کی۔ عورت کی جان عجیب آفت میں پڑی ہے۔ سارے دن دوسرے بچوں نے اور خاص کر چھوٹے بچے کو تمام رات کو اگر میاں نے سوتے سے خبر لینی شروع کر دی کیا کرے کدھر جائے عجیب کشمکش کی حالت میں بیچاری پڑ گئی۔

اب ذرا دوسرے سین پر غور کرو! یہاں کیا ہو رہا ہے میاں کے آتے ہی بیوی نے بچے کو اٹھا کر زمین پر دھکا دیا کہ موا موذی کام نہیں کرنے دیتا مرتا بھی نہیں۔ کہ پیچھا چھوٹے جان کے بیرے پیدا ہوئے ایسی اولاد سے بے اولاد بھلی تھی۔ اور یہ کہہ کر تین چار تھپڑ چٹا چٹ بچے کے مار دیئے میاں نے (جو ابھی چار پانچ کوس کا سفر کرکے آیا تھا پیرا ہی جھاڑ رہا تھا یہ کیفیت دیکھی تو چونکہ شریف تھا نیک نہاد) جھٹ بچے کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ موہنہ چوما۔ پیار کیا جیب میں سے مٹھائی نکالکر دی۔ صحن میں لیکر ٹہلنے پھرنے لگا تاکہ بچہ بہل جاوے۔ بیوی اونہیں۔ اور پیروں کو ٹہکتی ہوئی

اور بڑبڑاتی [illegible] اس نامراد گھر میں آئی [illegible]
ہی تکلیف ہے۔ ابھی [illegible] سے [illegible]
[illegible] شریف ہے [illegible]
دلجوئی کرنے کی عادت ہے۔ [illegible] مزاج کے
آگے کسی بات کی دال نہیں گلتی۔ غرض کہ بات بات میں
اور کام کاج میں وہ وہ رنگ اختیار کئے کہ کبھی مرد کو
غصہ آجاوے اور وہ خود ہی روٹی پکانے لگ جاوے
چنانچہ ایسے ہی ہوا بچہ کو پاس بٹھلا کر بیچارے مرد نے
خود ہی روٹی پکائی۔ اور بیوی صاحبہ دل میں جلتی ہوئی اور
بڑبڑاتی ہوئی الگ بیٹھی رہتی۔

یہ اون حالتوں کے نظارے ہیں کہ جو ایکدوسرے
کے حقوق نہ پہچاننے سے وقوع میں آتے ہیں اور جن کا
نتیجہ آخر کار تکالیف اور مصیبت پر از ہوتا ہے اور اس
دنیا میں ایسے تعلقات جہنم کے نمونہ ہو جاتے ہیں کیونکہ
ایسی حالت میں میاں بیوی کی شکل سے بیزار ہوتا ہے
اور بیوی میاں کی شکل سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا میں سلوک سے جس قدر
کام [illegible] محبت سے [illegible] ہے۔ ویسا جھگڑے
فساد سے نہیں بنتا۔ مردوں کو ذرا ذرا سی بات
پر ناراض ہونا اور بیوی کو مارنا کوٹنا بڑے شرم کی بات
ہے۔ مرد ہو کر عورتوں پر ہاتھ اٹھانا نہایت بے حیا
حرکت ہے۔ عورتوں کا میاں کو بھی کر مردوں کو [illegible] دنیا
نہایت نامعقول حرکت ہے۔ ان دونوں کے تعلقات
کا منشاء تو یہ تھا کہ ان دونوں کی آپس میں محبت بڑھتی
اور ایک دوسرے کے ساتھ پوری غمخواری اور ہمدردی
رہتی۔ اور ایسی سچی محبت کا وہ ایکدوسرے کے
دل میں ایکدوسرے کا گھر کر جاتا۔ کہ بغیر ایک دوسرے
کے ایک دوسرے کو آرام چین ہی نہ آتا۔ مگر آج کل
کے میاں بیوی کی کچھ ایسی ابتر حالت ہو رہی ہے کہ
بجائے محبت و الفت کے بغض و نفرت کو ترقی دیجاتی
ہے جس کا نتیجہ آخر کو یہ نکلتا ہے کہ آپس میں نا اتفاقی
پیدا ہوتی ہے۔ [illegible]
[illegible] اور بجائے آرام و سکینت کے [illegible]
بربادی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

یہ تمام بداعتدالیوں کا نتیجہ ہے پس اے
پیارے ہموطنو! تم میں سے وہ میاں جو بیوی
والا ہے یا وہ بیوی جو میاں والی ہے [illegible]
ہے کہ بداعتدالیوں کو چھوڑ دیا [illegible] اور سلامت روی
اختیار کر لی جاوے۔ آپس میں ایک دوسرے کی [illegible]
کو خوشنودی کو مقدم کر لیا جاوے۔ آپس میں ایک
دوسرے کی عیب جوئی نہ کی جاوے۔ بلکہ حلم و درگذر
کی عادت اختیار کی جاوے۔ مردوں کو چاہیئے کہ بات
بات پر بگڑنے کی عادت کو بالکل چھوڑ دیں اور بیگمات
بیوی کو اپنے غصہ کا اور بہادری [illegible] کا ایسا نمونہ
دکھاویں۔ کہ جو بالکل خلق سے گرا ہوا اور بداخلاقی اور
کج خلقی کا پورا نمونہ ہو۔ ایسا ہی عورتوں کو چاہیئے کہ
بیگانے بچوں کو اپنا غلام نہ سمجھیں بلکہ آقا سمجھیں اور
اون کی دلداری کرنی اور دل جوئی کرنے اور رضامندی
حاصل کرنے اور خوش کرنے کا ہر وقت اون کے
دل میں خیال ہو۔

مگر میاں بیوی کا آپس میں محبتانہ سلوک ہوگا
ایکدوسرے کی رضا کا خیال مدنظر ہوگا۔ تو علاوہ اس
کے کہ وہ گھر بہشت کا نمونہ ہوگا [illegible] اثر
پیدا کریگا۔ جو اون کی بھلائی کی ضمانت [illegible] کے لئے
اکسیر کا کام دے گا۔ کیونکہ جیسا کہ اولاد پر ان باپ
کے رنگ و روپ کا اثر پڑتا ہے [illegible] اخلاق
اطوار عادات وغیرہ کا بھی۔ پس میاں بیوی کو چاہیئے
کہ اپنے نیک نمونہ سے اپنی اولاد کی [illegible] سامان
مہیا کرنے کے علاوہ آپس کا سلوک [illegible] بنادیں کہ
ایک نظر دیکھنے والا پکار اٹھے کہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

اے خدا! تو خود ہمارے ملک کے میاں بیوی کے
تعلقات کو حسن سلوک سے مزین کردے تاکہ وہ
خانہ جنگیوں اور فسادوں سے تباہ نہ ہوں۔ آمین
ثم آمین!!!

خاکسار محمد حسین [illegible]

لطائف نصیحت

نوشیروان عادل کی نسبت [illegible]
[illegible] سے [illegible]
بیان [illegible] معلوم
وہ کہاں تک صحیح ہے۔ ایک [illegible] بیان کیا
جاتا ہے [illegible] عادل نوشیروان [illegible]
[illegible]

[illegible] ہوئی [illegible] دانا وزیر ہمراہ تھا
[illegible] نوشیروان نے
[illegible] اللطائف الحیل کر
[illegible] بادشاہ کی عمر بڑھتی جاتی ہے
اور عنقریب عذاب نازل ہوا چاہتا ہے۔ نوشیروان
ہوکر کہا۔ [illegible] جانوروں کی بولی سمجھتا ہے۔ وہ
دو الو جو سامنے کے درخت پر بیٹھے ہیں۔ ان میں
ایک نر اور ایک مادہ ہے۔ نر سے مادہ کہہ رہی ہے کہ
پہلے اس جنگل کی جگہ ایک شہر آباد تھا اور اب نوشیروان
کے ظلم سے ابھی اجڑ گیا۔ اسے میں نے بڑی لڑکی
کے جہیز میں دیا ہے۔ مگر چھوٹی لڑکی کے جہیز میں کیا
دونگی۔ اسی کی فکر ہے۔ نر جواب میں کہہ رہا ہے۔ تو کیوں
فکر کرتی ہے۔ ایسی گھبرانے کی کیا بات ہے۔ پیش از مرگ
واویلا ابھی بات نہیں ہے۔ ابھی تو شادی کو
بہت دن باقی ہیں اور نوشیروان کا شیوہ جفا بدستور
بڑھتا ہی جائے گا۔ اس کی تخت گاہ بھی عنقریب
ویران ہوا چاہتی ہے۔ [illegible] شوق سے
دیدینا۔ یہ سنکر بادشاہ ہوش میں آ گیا [illegible] ہوگئی
[illegible] معاف فرمائیے۔
[illegible] نوشیروان [illegible]
[illegible] چونکہ شکار ملتوی
کر کے [illegible] کو واپس آیا۔ اور اپنی
گذشتہ [illegible] پر نادم ہوکر دل میں عہد کر لیا کہ
اب سے انصاف کو اپنا شعار بناؤنگا۔ اور عدالت
گستری کو معیار زندگی قرار دونگا۔ پہلا انصاف
اس کا یہ تھا کہ اپنے ایک نسبتی بھائی کو جو کسی شریف
کی لڑکی کو بھگا لایا تھا۔ کھولتا ہوا سیسہ پلا دیا۔ اس کے
اس انصاف کو دیکھکر [illegible] نے اپنی اپنی
عرضیاں [illegible] متفق اللسان ہوکر بولے کہ
بادشاہ [illegible] عادل ہو گیا۔ [illegible]

بقایا دار جلد حساب صاف کرائیں

جن صاحبان نے وی پی واپس کئے تو ان کے نام جو خط لکھے گئے تھے
انہیں سے [illegible] کے جواب نہیں آئے براہ مہربانی جلد جواب
دے کر [illegible] اخبار میں نام دیکر یاد دہانی کرائی
[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت خان صاحب ۔ شملہ
میاں کرم الدین صاحب ۔ خوشاب ۔ ضلع شاہ پور
میاں حسن خان صاحب ۔ کیرنگ ضلع پوری
محمود بخش صاحب ۔ سرلونیا گاؤں ضلع کٹک
میاں تراب علی صاحب ۔ کیرنگ ضلع پوری
میاں محمد علی صاحب ۔ امرتسر
چودہری پیر محمد صاحب چک ۱۲ ۔ کہنو والی
مستری فتح الدین صاحب " " "
میاں کرم الدین صاحب ۔ لماں گراں ۔ ضلع جہلم
میاں امام الدین صاحب ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو پشاور کے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے ۔ بزرگان [illegible] اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا ۔ [illegible] ہے ۔ اپنے بھائیوں کو اطلاع [illegible] روپے [illegible] کے حساب سے دونگا ۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں ۔ تو میں قیمت [illegible] واپس دیدونگا [illegible] ۔ قدر دان اسے خرید فرماویں ۔ میرے پاس پشاوری لنگی و کلاہ [illegible] بھی ہے ۔

[illegible] قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ بڑی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری و بدر مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی ۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ ۔ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وره درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ یا ایہا الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمیں سے بھی ظہور المسیح ہی نکال لیا ہے قیمت ۸ جلد منگا لیجئے ۔

در ثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶

تعلیمی ورثہ تہذیب اسلام ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ [illegible] پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں [illegible] کئے ہیں ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ قیمت [illegible] ۔

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن [illegible] نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت پر دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے ۔ قیمت ۸ احباب جلد منگا لیں ۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات رہنے کے ہی گراں نہیں ۔ قیمت ۱

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس سے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے بہت عمدہ نفیس کاغذ خوشخط چھپوائی گئی ہے ۔

قیمت مجلد عہ ۔ غیر مجلد عہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے ۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت ۱

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان [illegible] ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸

البرہان الصریح [illegible]

تعلیم مستورات مستورات کے لئے ۔ قیمت ۸

چہار شہادتین مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۸

کلام احمدی اللہ داد والے ۔ قیمت ۸

آنند گنشری طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱

کلام احمدی غلام رسول والے ۔ قیمت ۸

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت ہی لطیف و قابل دید ہے (حصہ چہارم و پنجم قیمت ۱)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین سمہ | ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان | قیمت از طلباء و غربا و غیرہ از ہے

قادیان مین سہ

جلد ۷

مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۷ رمئی ۱۹۰۸ء

گورنمنٹ ہند ۲

بروز جمعرات

نمبر ۱۸

فی پرچہ ۲ | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | افریقہ صہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ مارا وحی و ایماے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ماست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	.. ..	للعہ
عام قیمت پیشگی	.. ..	للعہ
مابعد	.. ..	صہ
فی پرچہ	.. ..	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا سے پندرہ روز کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے ورنہ بعد میں نہیں سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے ۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے آئندہ ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے

کاتبہ محمد حسین احمدی قادیانی

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اتمام البرہان کے صفحہ ۲۹ - ۳۰ میں شیخ صاحب نے ازالہ اوہام کی ایک عبارت نقل کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر سخت خفگی کا اظہار فرمایا ہے اور غیظ و غضب کے جوش میں بدزبانی و گندہ دہانی کے وہ جوہر دکھلائے ہیں کہ جنکو دیکھ کر ابوجہل کیا بلکہ ابلیس لعین کی عقل بھی دنگ ہو جاتی ہے آپ طرفہ یہ کہ جہد تر کی نجاست پر کمال دلیری کے ساتھ منہ مارنا شیخصاحب کا حصہ معلوم ہوتا ہے اور دین و دیانت و تہذیب و نظافت و تہذیب و متانت سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ انپر بجائے اسکے کہ آپکے بائیں ہاتھ کا کھیل نظر آتا ہے۔

اب پہلے ہم شیخصاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں پھر اوس کا جواب لکھیں گے اور وہ عبارت یہ ہے۔

"بیان قادیانی صاحب! انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر ہمارے نبی کا معجزہ تھا اور خدا تعالے کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے دکھایا تھا دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے۔

(نوٹ۔ یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی صاحب کہ جو امور آسمان پر واقع ہوں اور دنیا دی انسان کو نظر بھی آجاویں تو وہ گویا معجزہ نبی کا ہے کہ خدا تعالی کی غیر محدود قدرت حقیقتاً انبیاء کی اظہار عصمت کے لئے دکھایا اور جو زیر آسمان یعنی ہوا یا زمین یا پانی پر یا پانی کے اندر یا زیر زمین ہو وہ معجزہ نہیں وہ معجزہ خوارق عادت عقلی ارضی ہے جو مثل ہنر و صنعت انسان غیر انسان کا فرق کہ وغیرہ سب سے ظہور پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جملہ انبیاء کے معجزات کا انکار ہے۔ قادیانی صاحب کی جدید علم دانی نے معجزہ و خوارق عادت کے عجیب معنی گھڑے ہیں مگر تعجب ہے کہ سماوی امور میں تو خدا تعالے کی غیر محدود قدرت کیطرف منسوب کر کے معجزہ انبیاء قرار دیا جاوے اور ارضی امور کو عقلی معجزہ جو اوس خارق عقل کے ذریعہ سے ظاہر ہوں خدا تعالے کی غیر محدود قدرت سے خارج کر دیا گویا اون کا بانی اور کوئی ہوگا اور برائے نام الہام الٰہی سے ملتی ہے کی شق جسکی گویا کچھ حقیقت نہیں ہے دکھا دی جسکی وجہ عبارت آئندہ سے واضح ہو جاوے گی۔ مگر بڑا تعجب یہ ہے کہ معراج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں انکار ہے جسکا بیان آگے آتا ہے وہ بھی تو ایک سماوی معجزہ ہے۔ الی آخر الہذیانات۔

اما الجواب۔ ازالہ اوہام کی عبارت کے اصل الفاظ یہ ہیں "واضح ہو کہ انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور خدا تعالے کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے اسکو دکھایا تھا۔ (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا"

شیخ جی نے نقل عبارت ازالہ اوہام میں دو خیانتیں کیں ایک تو الفاظ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت اقدس مرزا صاحب نے جو الفاظ "ہمارے سید و مولی" تحریر فرمائے تھے وہ شیخ جی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے کی وجہ سے یا کسی اور غرض ناجائز سے حذف کر دئے۔ دوسرے حضرت مرزا صاحب نے عقلی معجزہ کے ثبوت کے لئے اپنے دعوے کی تائید میں یہ جملہ یعنی "جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا" جو بطور قرآنی دلیل کے پیش کیا تھا اوسے نقل نہیں چھوڑ دیا۔ یہ ہے شیخصاحب کی دیانت و امانت۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اب ناظرین میرٹھی شیخصاحب کی خوش فہمی کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ازالہ اوہام کی عبارت مندرجہ بالا میں سماوی امور کی تشریح فرماتے ہیں کہ جنمیں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے شق القمر۔ مگر ہمارے شیخصاحب آدمی امور کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اون سے مراد وہ معجزات ہیں جو آسمان پر ہوں۔ زمین پانی ہوا میں یا زیر زمین نہ ہوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ و نعوذ باللہ من ھذا القول مثل البول۔ اگر شیخصاحب اس فہم و فراست و عقل و ذہانت پر سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کرتے ہیں تو کچھ تعجب نہیں مگر یہ شعر یاد رکھیں ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ شیخ جی خطا اینجاست

مندرجہ بالا نوٹ میں حضرت شیخصاحب نے حقایق و معارف توڑ کوٹ کر بھر دئے ہیں مگر بخدا ان کے جو دو گرانقدر و بیش بہا منہ سے ایسے پیش کئے ہیں کہ دہلی و لکھنؤ کے نامور اہل زبان کے نزدیک اردو لٹریچر کے لئے بھی سرمایہ افتخار اور باعث ناز متصور ہونگے بجائیکا انہیں شروع داخل ہو اور وہ دونوں نمونے یہ ہیں۔

(۱) یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی صاحب۔

(۲) قادیانی صاحب کی جدید علم دانی

شیخصاحب کا دروغ بیفروغ۔ اسی مضمون میں شیخصاحب نے پبلک کو دہوکہ دینے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ جھوٹا الزام بھی لگایا ہے کہ آپ عقلی معجزات کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اون کا ظہور زکاؤ فرونکر وغیرہ سب سے ہو سکتا ہے۔ اور آپ معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکاری ہیں۔ ہم اوس کا جواب بجز اس کے اور کیا لکھیں کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ ایسے ہی دروغ باف اور افترا پرداز لوگوں کا مونہہ بند کرنے کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا تھا کہ اخبار اظہار الحق کے ٹائٹل پیج پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مذہب آپ ہی کے الفاظ میں بالالتزام شائع کیا کرتے تھے اور بعد ازاں اخبار بدر کے ایڈیٹر صاحب بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس کی ایک نظم جو اخبار بدر کے ٹائٹل پر اکثر چھپا کرتی ہے وہ شیخصاحب نے بھی دیکھی ہوگی۔ نہ دیکھی ہو تو اب دیکھ لیں اور خدا اور خلق خدا سے کچھ شرم کھا کر آئندہ جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے باز آدیں۔ اس نظم میں یہ اشعار خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہیں۔ ؎

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
آں سرے کش مصطفےٰ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

بدر
۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

اِنّی اُحافظ کل من فی الدار

معذرت

نیازمند منیجر نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہے کہ اس ہفتہ صفحہ ۳ - ۴ و ۱۴ - ۱۳ نہیں چھپ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار وجود اشاعت کے لحاظ سے ایک پریس پر نہیں چھپ سکتا۔ اسلئے ہم نے دوسرے پریس سے بھی کام لینا شروع کر دیا تھا مگر پریس کے پتھر توڑ کر بلا اجازت چلے جانے سے وہ بند ہو گیا اور مشین پریس کے سب پتھر سیدنا الموعود کی کتاب کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی نہ چھپوا سکے۔ اس لئے بجز اس کے کوئی صورت نظر نہ آئی کہ جس قدر اخبار ایک پریس چھاپ سکتا ہے وہ چھاپ کر بھیج دیا جائے۔ دوسرے پریس کا اجرا بہت سے اخراجات کو چاہتا ہے۔ فنڈ کی حالت ایسی نازک ہے کہ ہم آپ کو کیا بتائیں۔ اس وقت ہر خریدار بدر کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ذمگی واجب الادا چندہ سالانہ کو بھیج دے۔ افسوس تو یہ ہے کہ مطالبہ کے خطوط کے بھی جواب نہیں دئے جاتے اور جو صاحب قیمت دے چکے ہیں۔ وہ اور دوسرے انصار بدر بھی **کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت دیکر بڑھا دیں**۔ تاکہ اخبار خطرہ کی حالت سے نکل سکے۔

میں یہ اطلاع بھی دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں اگر احباب اس عرضداشت کیطرف پوری توجہ نہ کرینگے اور اپنے اپنے ذمہ کی قیمتیں پیشگی نہ بھجوائینگے۔ تو اخبار پورے حجم کا اور وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔

تصحیح - ٹائیٹل پر بجائے ۳ ربیع الثانی کے ۵ پڑھو۔

فراقِ حبیب

صفحۂ ارض پہ زریں ہے نشانِ لاہور
بڑھ گئی چرخ چہارم سے بھی شانِ لاہور

مردہ قوموں کے جلانے کو مسیحا آیا
مژدہ صد مژدہ تمہیں زندہ دلانِ لاہور

اتر آئی مرے مولیٰ کی برہنہ تلوار
سرنگوں کس لئے ہونگے نہ نشانِ لاہور

شب تاریک نے لاڑلی ہیں وہ بدر کامل
کر رہا خوب ہے تنویر جہانِ لاہور

جان کھلنے کو ہے تیار ہماری تن سے
لئے اب آئیگا وہ روح روانِ لاہور

صبح سے شام ہوئی شام سے پھیلا پہرا
نظر آیا نہ مگر ماہ زمانِ لاہور

کھا چکے جتنا غم و رنج و الم کھا سکتے
ختم لیکن نہ ہوا قصہ خوانِ لاہور

تیرے مہجور ہیں نہایت مضطر
لیکن چاہتے ہیں وہ بھی مکانِ لاہور

کوئی اس زخم پہ للہ لگائے مرہم
گڑ گئی ہے مرے سینہ میں سنانِ لاہور

تیر پر تیر جدائی کے چلے آتے ہیں
کھنچ گئی میرے لئے کیسی کمانِ لاہور

کہہ گیا کچھ میں اگر جوش تپ فرقت میں
مجھے معذور رکھیں احمدیانِ لاہور

اپنے اکمل کو بلا لیجئے جلدی حضرت!
ہر گھڑی جس کی زبان پر ہے بیانِ لاہور

معذرت

اطلاع - ۲۴ - اپریل کو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اپنے اہل بیت کو بھیرہ میں پہنچانے چلے گئے اور اس کے بعد پھر آتے ہی حضور علیہ السلام کا ارشاد پہنچا کہ کچھ دنوں کے لئے خطوط کا جواب دینے کے لئے لاہور چلے آئیے۔ چنانچہ آپ آجکل پھر لاہور ہیں۔ اس کے علاوہ فنڈ کی مشکلات اور دوسرے پریس کے بند ہونے نے ہمیں یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا ہے کہ شاید اگلا پرچہ نہ چھپ سکے اگر ایسا ہو گیا تو امید ہے کہ احباب ہماری معذوری پر نظر رکھ کر معاف فرمائینگے۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ

یعقوب نام۔ ابویوسف کنیت قاضی القضاۃ خطاب ۱۱۳ھ کو پیدا ہوئے ہنوز آغوش مادر میں شیرخوار تھے کہ باپ نے انتقال کیا بیکس ماں چرخہ کات کر اپنی گذران اور اس یتیم کی پرورش کیا کرتی جب کچھ ہوش سنبھالا تو ماں نے ایک ٹھٹھیرے کی دوکان پر (ظروف مسی کا بنانا سیکھنے کیلئے) بٹھلایا۔ قریب ہی حضرت امام اعظم کا درس تھا یہ دوکان سے اٹھ کر درس میں جا بیٹھتے۔ دکھیا ماں کو جب دوکاندار سے معلوم ہوتا کہ اوسکا بچہ دوکان سے غائب ہے تو وہ حلقہ درس میں سے اوٹھا کر اونکو لیجاتی۔ امام رحمۃ اللہ علیہ نے چند بار اسیطرح ملاحظہ فرمایا۔ اور ابویوسف بھی چند روز تک درس سے غیر حاضر رہے حتی کہ امام نے خود اونکو طلب فرمایا اور غیر حاضری کا سبب پوچھا کہا ماں کی اطاعت اور معاش کی ضرورت مجھے غیر حاضری پر مجبور کرتی ہے اور میں قدر امام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہت سے لڑکے بیٹھے تھے اونکو بٹھلائے رکھا جب سب چلے گئے تو سو روپیہ اون کے حوالے کئے اور فرمایا کہ درس میں آیا کرو جب یہ خرچ ہو لیں تو پھر مجھ سے کہدینا۔ ابویوسف فرماتے ہیں کہ میں نے تو زبان سے کبھی نہ کہا کہ آج روپیہ خرچ ہو گئے لیکن جس روز وہ ختم ہو جاتے۔ خدا کی قدرت اوسی روز امام علیہ رحمۃ اللہ بھیجے اور روپیہ دیدیتے غرض امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی شفقت اور ایسی ترتیب کے ساتھ اونکو زر عالی وجسمانی فوائد و فیوض سے مالامال بنا دیا کہ عمر کے آخری حصہ میں اونہوں نے دین اور دنیا دونوں سے کافی تمتع اوٹھایا ابویوسف خود ہی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں مجھے حلقہ درس سے اٹھانے کے واسطے آئی اور جھنجھلا کر امام رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگی کہ لڑکے کو تو خراب کرتا ہے میں کہتی ہوں کہ یہ بے پدر بچہ آنہ دو آنہ کا روزگار سیکھ لے تو اچھا ہو اور تو اسی کتابوں میں لگا لیتا ہے امام نے فرمایا کہ یہ علم پڑھ کر روغن پستہ کے ساتھ فالودہ کھایا کریگا بڑھیا غصہ میں باہر نکل گئی اور گلی میں جا کر کہا کہ یہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے ابویوسف رحمہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز (قاضی القضاۃ بن جانے کے بعد) ہارون رشید کے پاس بیٹھا ہوا تھا اوس نے کہا یعقوب بیٹھو آج ہمارے یہاں ایک چیز تیار ہو رہی ہے جو ہمیشہ طیار نہیں ہوتی تم بھی کھا کر جانا۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے کہا روغن پستہ والا فالودہ میں ہنس پڑا رشید نے وجہ پوچھی میں نے ٹالنا چاہا مگر جب اوس نے نہایت اصرار کیا تو میں نے تمام قصہ سنا دیا خلیفہ بھی نہایت متعجب ہوا اور بولا بیشک علم میں دینی اور دنیوی فائدے دونوں ہیں پیر ابوحنیفہ پر رحمت بھیجا کہ جو کچھ دوسروں کی آنکھیں نہ دیکھ سکتی تھیں وہ اوسی چشم دانش سے دیکھ لیتے تھے

حضرت اقدس نے ۱۹ - اپریل کو جماعت کو نصیحت کی کہ بیعت کا منشاء پورا کرو یعنی پوری طور سے متقی بنو ورنہ تم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ایسا ہی ۲۰ - اپریل کو ادائگی حقوق العباد اور تزکیہ نفس پر تقریر فرمائی غالباً ایک ماہ تک حضرت لاہور میں ٹھہریں گے۔

تنوخی نے خلیفہ ہارون رشید کے پاس ابو یوسف رح کی رسائی ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے انتقال کے بعد کچھ زمانے بعد ابو یوسف کو ایک نہایت ضرورت پڑی۔ انہوں نے فتوے دیا کہ قسم نہیں ٹوٹی اوس نے [illegible] کو کچھ دیا اور اپنی ہمسائیگی میں [illegible] کو مکان دیا۔ ایک روز وہ فوجی افسر خلیفہ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ مغموم بیٹھا ہے۔ وجہ دریافت کی۔ کہا کہ ایک مسئلہ کے متعلق سخت خلش ہو رہی ہے۔ کسی فقیہہ کو لاؤ۔ یہ سردار امام ابو یوسف کو لے گیا۔ خود اون کا بیان ہے کہ جب میں ایوان کے دروازہ میں داخل ہوا تو ایک کمرہ میں ایک حسین نوجوان قید دیکھا اوس نے میرے سامنے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ پھیلائے مگر میں اوس کا مدعا کچھ نہیں سمجھا۔ اندر گیا تو خلیفہ نے پوچھا کہ بادشاہ کسی زانی پر اپنے ذاتی معائنہ پر حد شرعی جاری کر سکتا ہے یا نہیں۔ خلیفہ نے سنتے ہی سجدہ کیا پھر دریافت کیا کہ تم کہاں سے کہتے ہو۔ میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ادرؤا الحدود بالشبہات یعنی جب شبہ ہو جائے تو ملزم پر سزائے شرعی جاری نہ کرو۔ ہارون رشید نے کہا کہ معائنہ کے بعد کیا شبہ رہ سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ معائنہ بھی گویا ایک قسم کا علم ہے اور کوئی شخص اپنے ہی علم سے مجرم کو سزا نہیں دے سکتا۔ خلیفہ نے مکرر سجدۂ شکر کیا اور مجھے انعام کثیر دیکر رخصت کیا خلیفہ نے اوس نوجوان کو آزاد کر دیا اور اوس نے بھی بری ہو کر میرے پاس بہت کچھ بھیجا اس واقعہ کے بعد خلیفہ میرے حال پر مہربان ہوا حتے کہ مجھے قاضی القضاۃ بنا دیا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو یوسف رح ہنوز طالب علم ہی تھے کہ سخت مریض ہو گئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اون کی عیادت کو گئے۔ ہم بھی ساتھ تھے جب واپس ہو کر اون کے گھر سے نکلے تو امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر یہ جوان مر گیا تو روئے زمین کا عالم تر شخص مرے گا۔

حماد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک روز میرے والد (امام ابو حنیفہ) کے دست چپ اور ابو یوسف رح دست راست پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مسئلہ میں بحث کرنے لگے۔ ابو یوسف رح کی دلیل کو زفر کاٹ دیتے اور زفر کی دلیل کو ابو یوسف رح غلط ٹھہرا دیتے تھے۔ یہانتک ظہر کا وقت آگیا جب موذن اذان دی۔ تو امام اعظم رح نے دونون کو خاموش کر دیا اور زفر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس شہر میں ابو یوسف رح ہونگے وہان تم سردار نہیں کہلا سکتے۔ مطلب یہ کہ ابو یوسف رح کو ترجیح دی اور جتلا دیا کہ [illegible] امام میں ابو یوسف کے بعد زفر کا [illegible]

[illegible] ایک شخص امام ابو یوسف رح کے پاس آیا اور دیر تک خاموش بیٹھا رہا امام صاحب نے پوچھا کہ کچھ فرمائیے۔ بولا روزہ دار روزہ کب افطار کرے فرمایا کہ آفتاب غروب ہو جائے [illegible] اگر آفتاب آدھی رات تک [illegible] ابو یوسف [illegible] ہنس پڑے۔ کہا کہ آپکو خاموش رہنا ہی درست تھا۔ یہ قطعہ پڑھا ؎

عجبت لازراء الغبی بنفسه
وصمت الذی قد کان بالقول اعلما
وفی الصمت ستر للغبی وانما
صحیفة لب المرء ان یتکلما

مجھے بیوقوف کی بیہودہ گوئی اور اپنے آپ کو خود ذلیل کرنے پر اور دانشمند شخص کے خاموش رہنے پر بڑا تعجب آتا ہے حالانکہ بیوقوف کے لئے خاموشی زیادہ پردہ ہے اور دانا کے لئے بولنا ہی سرمایہ دانش ہے۔

شیخ سعدی نے اسی کے مثل مطلب کو اس شعر میں ادا کیا ہے

دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

دوسرے شعر میں اسی مطلب کو ایک اور پیرایہ میں ادا کیا ؎

کمال است در نفس انسان سخن
تو خود را بہ گفتار ضائع مکن

کتاب الجلیس والانیس میں ہے کہ امام ابو یوسف رح خط لکھ رہے تھے ایک شخص برابر بیٹھا ہوا دزدیدہ نگاہ سے پڑھنے لگا جب خط لکھا جا چکا تو انہوں نے پوچھا کہ کوئی غلطی تو کہیں نہیں رہگئی اوس نے سادہ لوحی سے کہا نہیں۔ ایک حرف بھی نہیں فرمایا تجھے جزاء خیر دے کہ مجھے پڑھنے کی تکلیف سے بچا دیا۔ یحیی بن عبد الصمد کہتے ہیں کہ خلیفہ نے ایک باغ کا دعوی ابو یوسف کی عدالت میں دائر کیا بظاہر خلیفہ سچا معلوم دیتا تھا مگر درحقیقت مدعا علیہ جو ایک غریب شخص تھا حق پر تھا ایک روز خلیفہ نے کہا کہ آپنے میرے مقدمہ میں کچھ فیصلہ نہ دیا؟ انہون نے کہا مصلحتاً یہ کہ مدعا علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی حلف اوٹھائے کہ اوس کے گواہون نے صحیح شہادت دی ہے خلیفہ نے کہا کیا مدعی سے ایسا حلف لینے کا قاعدہ ہے؟ ابو یوسف نے کہا ہان۔ امام ابن ابی لیلی کا یہی مذہب تھا خلیفہ نے [illegible] کہ مجھے حلف نہ دلاؤ۔ میں دعوی سے دستبردار ہوتا ہوں۔ امام ابو یوسف رح کو معلوم تھا کہ خلیفہ حلف نہ اوٹھائیگا اس لئے غریب مدعا علیہ کو بچانے کے واسطے یہ تقریر کی تھی۔

ایک کتاب کا مصنف لکھتا ہے کہ ہارون رشید کا گذر شہر مبارک [illegible] بغداد اور واسط کے درمیان ایک شہر کا نام) سے ہوا۔ وہان کے قاضی نے لوگون کو کہا کہ خلیفہ اور قاضی القضاۃ کے سامنے میری تعریف کرو انہوں نے منظور نہ کیا تو قاضی خود ہی لباس بدل کر سر راہ کھڑا ہو گیا جب خلیفہ کی سواری برابر آئی تو کہا اے امیر المؤمنین ہمارا قاضی بہت ہی اچھا اور بہت ہی سچا ہے واثق [illegible] ابو یوسف پوچھا کہ [illegible] اور اس کے نعرہ لگایا ہارون رشید نے ابو یوسف کی طرف دیکھ کر کہا کہ جس قاضی کی طرفداری ایک شخص کے سوا کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ وہ بیشک اچھا نہ ہو گا ابو یوسف نے کہا کہ حضور کو تعجب ہوگا کہ یہ قاضی خود ہی ہے جو اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہے ہارون رشید ہنس پڑا کہا بیشک اسے کبھی معزول نہ کرنا چاہیئے پھر ابو یوسف رح نے پوچھا کہ کیا تم ایسے لوگون کو بھی قاضی مقرر کیا کرتے تھے کہا مدت تک امیدوار رہا اور سخت لاچار تھا اسلئے [illegible] ہے یہ [illegible]

ایک دفعہ ہارون رشید نے پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ جو لوگ تمہارے سامنے آکر شہادت دیتے ہیں اور تم اون کی شہادت مان بھی لیتے ہو یہ بناوٹی ہوتے ہیں ابو یوسف رح نے کہا کہ ہان یہ میرا فعل ہے۔ رشید نے پوچھا کہ کیونکر۔ کہا جو لوگ مستور الحال یا نامدار ہیں وہ نہ ہم سے واقف اور نہ ہم اون سے واقف۔ اور جن شخصون کا جھوٹ علانیہ ظاہر ہو چکا ہے وہ نہ ہمارے سامنے آسکتے ہیں اور نہ ہم اون کی شہادت قبول کر سکتے ہیں پس باقی یہ بناوٹی لوگ ہی رہ گئے ہارون رشید بولا سچ ہے۔ اصلیت یہی ہے۔

ہلال بن یحیی کہتے ہیں کہ ابو یوسف تفسیر مغازی اور ایام العرب کے حافظ تھے اور فقہ تو اون کے اقل علوم میں سے تھی۔

طلحہ بن محمد بن جعفر کہتے ہیں۔ ابو یوسف مشہور الامر ظاہر الفضل شخص ہیں اون کے زمانہ میں اون سے بڑھکر فقیہہ اور کوئی نہ تھا علم و حکمت۔ قدر و عظمت میں اعلے درجہ پر پہونچے ہوئے تھے سب پہلے شخص ہیں جنہون نے فقہ حنفیہ میں اصول تحریر کئے اور مسائل کو لکھ کر پہیلایا۔

عمار بن ابو مالک کہتے ہیں کہ اگر ابو یوسف رح نہ ہوتے تو کوئی شخص ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہما کا نام بھی نہ جانتا انہیں نے دونون کے اقوال کو پہیلایا اور زمان کے ملک [illegible] کیا۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی ۔ فرید آبادی)

ان نوٹون کی اشاعت مین دیر ہو گئی ہے

آنکھون والے دیکھین اور کانون والے سنین

ناگپور مین ایک نیا وبائی مرض نمودار ہؤا ہے اور ابتک کئی ہنگالی اسکا شکار ہو چکے ہین ۔ اس مین پہلے ٹانگین سوج جاتی ہین پھر ابتدا مین ہلکا بخار شروع ہو کر آخر سخت شدت تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے ۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے اور آخر مین دل کی حرکت بند ہو کر مریض راہی عدم ہوتا ہے"

ناظرین ! اسی قسم کی ایک اور خبر پر مین پہلے کسی پرچہ بدر مین ریمارک کر چکا ہون ۔ وہ خبر علی پور سے متعلق تھی اور اس مرض کی نوعیت بھی اس سے مختلف تھی تو کیا یہ پے در پے اور نت نئی بائین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نشان نہین ۔ جنہین خدائے حکیم و علیم مہینون پہلے سے مطلع فرما چکا ہے ۔ کہ [illegible] و امصار مین نئے نئے امراض وبائی نمودار ہون گی ۔ مگر آہ اسفلی دنیا کے بندے [illegible] بہت کم لوگ [illegible] کی ہمدون کو سمجھین ۔ حالانکہ وہ طرح طرح کے [illegible] پیرایون مین برابر تنبیہ کر رہا ہے کہ لوگو ! ان آنیوالے دن کی چھوٹی موٹی [illegible] سے ہی عبرت پکڑو اور اپنی اصلاح کرلو ۔ ورنہ زلزلہ عظیمہ جو بڑی بھاری مصیبت ہوگا اور جسے عذاب عظیم کہا گیا ہے وہ تو قیامت کا نمونہ ہوگی جسمین رجوع اور توبہ قابل پذیرائی نہین ٹھہر سکتی ۔ جیسا کہ غرقابی کے وقت مین فرعون کا تائب ہونا اس کی روح کو کچھ فائدہ نہ پہونچا سکا ۔ بجز اس کے کہ اس کا جسم ڈوبنے سے بچ لے ۔ وہ بھی اس لئے کہ تا دوسرون کے لئے موجب عبرت ہو ۔

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہین

عید میلاد مسیح کے موقعہ پر امریکہ کے تمام مدارس مین ایک ترانہ گایا جاتا ہے جسمین مسیح کی بعض فضیلتین بھی بیان [illegible] منسوخ کر دیا جائے کیونکہ ان مدرسون مین یہودی اور دیگر مذاہب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہین ان کو کیون مجبور کیا جائے ۔ کہ مسیح کی منقبت سرائی مین شامل ہون ؟ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے بھی اس کوشش کو صحیح قرار دیا ۔ اس پر تمام پادریون مین جوش پھیل گیا ۔ متعدد جلسے بھی ہوئے اور عدم تنسیخ پر حکومت کو توجہ دلائی گئی ۔ نتیجہ ہنوز سننے مین نہین آیا ۔ مگر اغلباً وہی ہوگا جو فرانس کی نسبت پہلو دونون اخبارون مین گشت لگاتا رہا ہے کہ پادریون کو نیچا دیکھنا پڑا اور الوہیت مسیح سے نفور و بیزار منکرون کا بول بالا رہا ۔ کیا اب بھی بیودی صفت ملانے حضرت مخبر صادق کی اس خبر کو مانکر کہ دجال آپ ہی آپ پگھلیگا ۔ یہ باور کرنے مین چون و چرا ہی کرتے رہین گے ۔ کہ دجال یہی فرقہ پادری ہے جو مختلف مسیحی ممالک مین یکے بعد دیگرے اپنے ہی ہمقومون سے ذلت اور زک پر زک اٹھا کر گویا مسیح موعود کے دم سے نابود و پاش پاش ہو رہا ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کی گراہ امت اور ان کے عقائد فاسدہ کو تقویت دینے والے [illegible] فراموش [illegible] اب تو ہوش مین آئین کہ [illegible] الوہیت مسیح کے [illegible] کا ہے یا خدائے واحد کی توحید پھیلانے اور اس کی منشاء کے مطابق عقاید دادیان باطلہ سے بیزار ہو کر دین اور [illegible] دین حق کی تائید حمایت و اشاعت کا ۔ [illegible] پاک نوشتون کو پڑھو اور ضرورت وقت کو پہچان کر خدا کی رضا جوئی کے فکر مین لگو ۔

صلیبیت کی شکست فاش

امریکہ مین سنا ہے کہ مذہبی حلقہ کے لوگ پریزیڈنٹ کی دست درازیون کے بہت شاکی ہین وہان طلائی و نقرئی سکون پر پہلے یہ جملہ کندہ ہوتا تھا کہ

In God we trust

یعنی ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہین مگر پریزیڈنٹ نے نئے سکون سے اس موٹو کو الغط کر دیا ۔ کہ یہ بالکل بے معنی و مہمل ہے ۔ سکون سے مذہبی جذبات کو کیا واسطہ ؟ اسپر تمام مذہبی جماعتین چیخ اٹھین ۔ کہ یہ صریحاً مذہب کی گرشتگی نہ ہوئی ؟ اصل مین پریزیڈنٹ لاؤ یلٹ سچے ہین خواہ اونہین اس بات کا علم ہو یا نہ ہو مگر اس مین شک نہین ۔ کہ جس خدا پر آگے بھی دنیا کا بھروسہ تھا وہ اور اس کی خدائی اب مر چکی ہے پھر بھروسہ کس پر کرین ؟ اور گو پریزیڈنٹ موصوف کو اوس جھوٹے اور فانی معبود کی موت کا علم ہونا نہ ہونا ایک جُدا بات ہو لیکن کم از کم ایمان و عقیدہ تو انہین اس کی خدائی پر یقیناً نہین رہا ورنہ ایمان و عقیدہ کے ہوتے کوئی معمولی آدمی بھی ایسی جسارت نہین کر سکتا کہ قوم کے مزعومہ خدا کا نام مٹا کر اس ناراضی و برہمی کا موجب ہو جس سے ملک و ملت مین نقض امن کا بڑا بھاری اندیشہ ہو سکتا ہے چہ جائیکہ ایک سلطنت جمہوری کا سرتاج ایک ایسی فاش غلطی کھا کر نہ صرف ملک و قوم کی بلکہ اپنی عزت و آبرو اور خیر و عافیت تک کو معرض خطر مین ڈالے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پریزیڈنٹ صاحب اور اون کے ہمخیال عمال حکومت نے پادریون کے مصنوعی خدا کو خوب سوچ سمجھ کر اور [illegible] وجہ البصیرت جواب دیا ہے ۔ مبارک ہون [illegible] موعود [illegible] یہ روشن قوہ [illegible]

[illegible] الکافر

برادرم [illegible] صاحب [illegible] [illegible] کر ایک نسخہ [illegible]

مزی کشف [illegible] یہان آیا جو اپنے [illegible] کے زیر اثر [illegible] ہے اور اس کا خیال ہے کہ ہم [illegible] ایک عجیب برقی رو جاری ہے جو ہر ایک قسم کے دینی سوالون کا جواب [illegible] صاحب پہنچاتے [illegible] ملہم صاحب وہی [illegible] الہام جواب دیتے ہین ۔

[illegible] سوال کیا کہ جو اپنے مرشد کی کس طرح پیروی کرنی چاہئے ۔ [illegible] ولی اللہ کو آنکھین اوپر نیچے اور کچھ منہ بند کرنے اور توجہ دینے سے الہام ہؤا ۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اس کے بعد قطب صاحب کا فیصلہ سنایا کہ جو کچھ وہ کہے اس کا [illegible] اس کے پیچھے چلے جاؤ انکار نہ کرو اسپر بندہ کو بہت خوشی ہوئی ۔ شام کے وقت پھر ملاقات نصیب ہوئی اور دیکھا کہ کئی مرد شو اور اہل سنت جماعت اردگرد بیٹھے ہین اور ولی اللہ صاحب ہر ایک کے سوال کا جواب الہام کے ذریعہ دے رہے ہین اور قطب صاحب کا فیصلہ سنا رہے ہین ۔ مینے کہا ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہون ۔ آپ ملہم ولی اللہ کہہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسدس

بند اول

اے فکر بلند آج دکھا چرخ کی عظمت | اے ذہن رسا آج [illegible]
اے طبع ہو اس رنگ سے تو ہر ایک کی جودت | جنچے ہیں [illegible] دنیا میں [illegible]

مضمون سے نئے جسکی بندش کا مزا ہو
ہر شعر ہو وہ نور کے سانچے میں ڈھلا ہو

بند دوم

اے طبع دکھا آج تو بھی اپنی روانی | اے نطق دکھا آج تو بھی شرح بیانی
اے فکر ہو اظہار کمالات نہانی | دریائے معانی سے [illegible] گوہر کانی

انداز جدا سب سے الگ طرز بیاں ہو
شیدا جسے سن سن کے ہر اک پیر و جواں ہو

بند سوم

اے طبع رواں آج ترا جوش [illegible] ہو | ہمراہ فصاحت کے بلاغت بھی بہم ہو
مضمون ہر اک نادر و [illegible] ہو | طوبیٰ سے سوا مرتبہ شاخ قلم ہو

ہر صفحہ قرطاس پہ ہو نور کا عالم
آنکھوں میں پھرے شمع سر طور کا عالم

بند چہارم

ہاں طبع رواں زور طبیعت کا دکھا دے | ہاں قلزم مضمون سر قرطاس بہا دے
وہ نظم رقم ہو جو مزا سب کو جدا دے | [illegible] روح کو لذت [illegible]

نقشہ وہ کھینچے حمد خداوند علا کا
ہر سمت ہو غل جل علی صل علی کا

بند پنجم

ہر نقطہ ہو غیرت دہ خال رخ خوباں | ہر حرف سے تاب رخ غلطاں ہو پشیماں
ہر لفظ درخشندہ ہو مثل مہ تاباں | تابش پہ ہر اک جملہ کے خورشید ہو قرباں

ہر مصرع موزوں سے نمودار ہو جدت
ہر شعر کے مضمون سے نمودار ہو جدت

بند ششم

خوش فکر کہاں ہیں وہ سخندان ہیں کہاں اب | وہ غیرت خاقانی و حسان ہیں کہاں اب
وہ نکتہ ور و نکتہ شناسان ہیں کہاں اب | وہ رشک دہ عرفی و سحبان ہیں کہاں اب

جو وجد میں آجاتے ہیں اشعار کو سنکر
بیہوش ہوں اس نظم گہربار کو سنکر

بند ہفتم

ہیں اب وہ کہاں شوق ہیں جن کے متعالی | وہ لوگ کہاں ہیں جو تعصب سے ہیں خالی
ہیں وہ کہ جو اصحاب ہیں فکر میں عالی | جو سنتے چلے آئے ہیں مضمون خیالی

سمجھے جو [illegible] اس بزم میں آئیں
حالی نہیں [illegible] ضرورت [illegible] آئیں

بند ہشتم

[illegible] | اوصاف ہیں اوس ذات کے سب لا متناہی
اوس [illegible] قدرت [illegible] | زیبا ہے اوسی کیلئے کونین کی شاہی

خالق وہی رازق وہی غفار وہی ہے
مسجود ہیں سب جتنے ہیں مختار وہی ہے

بند نہم

وہ ذات [illegible] | انسان ہیں اوس ذات کے مظہر ہیں کمالات
اوس [illegible] | اوس ذات کو روشن ہیں [illegible] حالات

اس کچھ میں انسان کی [illegible] نہیں آتی
عاجز ہے بیان فکر رسا [illegible] نہیں ہوتی

بند دہم

وہ ذات [illegible] کثرت سے ہے خالی | کثرت میں ہے اسطرح کہ کثرت سے ہے خالی
وہ ذات ہے وہ نور کہ ظلمت سے ہے خالی | ہے پاک تعلق کی کدورت سے ہو خالی

[illegible] وارد جو قرآن میں آیا
[illegible] اوسی ذات کی ہے شان میں آیا

بند یازدہم

وہ ذات ہر اک قسم کے نقصان سے ہے پاک | اس ذات کی دریافت میں بیکار ہیں ادراک
انسان کو ہو معرفت اس ذات کی کیا خاک | عاجز ہیں جب اس بات سے سب ساکن افلاک

جز عجز کوئی چارہ بیان ہو نہیں سکتا
اس ذات کا [illegible] بیان ہو نہیں سکتا

بند دوازدہم

کیا کہیے کہ وہ ذات کدھر اور کہاں ہے | پرتو سے اوسی ذات کی معمور جہاں ہے
وہ ذات ہر اک ذرۂ عالم میں عیاں ہے | لیکن یہ عیاں وہ ہے کہ ظاہر میں نہاں ہے

ہو چشم بصیرت تو وہ جلوا نظر آئے
ہو اس کی عنایت تو وہ یکتا نظر آئے

بند سیزدہم

لوح و قلم و عرش اُسی نے کئے پیدا | ہے خالق افلاک و مہ و مہر و ثریا
عالم ہوئے سب اوسکی ہی قدرت سے ہویدا | اک لفظ نے کُن کی یہ دکھایا ہے تماشا

مسجود جہان و ازلی و ابدی ہے
واللہ کہ معبود وہ ذات صمدی ہے

بند چہاردہم

ہر چیز کا خالق ہے وہی خالق یکتا | اہل نظر اسمیں کبھی کھاتے نہیں دھوکا
ہو روح کہ ہو مادہ یا اور ہوں اشیا | قائم نہیں بالذات کوئی ایک بھی ماشا

پیدا جو ہوا ہے اُسے اک روز فنا ہے
بس ایک اسی قادر مطلق کو بقا ہے

بند پانزدہم

وہ ایک ہے اوس ذات کا ہمسر نہیں کوئی ✤ بہتر نہیں اوس سے کوئی بڑھ کر نہیں کوئی ✤ بیمثل ہے وہ اوسکے برابر نہیں کوئی ✤ تثلیث کے قائل سے بھی بدتر نہیں کوئی ✤ اقنوم ثلاثہ بھی عقیدہ ہے غضب کا ✤ بیٹا ہے نہ ہے باپ مگر رب ہے وہ سب کا ✤

محمد ابوالحمید۔ آزاد۔ حیدرآباد دکن

باسمہ تعالیٰ

مسائل

(از حضرت مولانا نور الدین سلمہ اللہ رب العالمین)

عرصہ گذرا ہے کہ جناب مولانا سے کچھ سوال پوچھے گئے تھے ان کا یہ جواب آپ نے لکھوایا۔ فائدہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

تیمم صرف مٹی سے یا آلودہ غبار سے ہی جائز ہے۔ فتیمموا صعیدا طیبا۔ (۲) جمع بین الصلوتین ہر ایسے شخص سے جو مجبوری ہو۔ جائز ہے۔ ترمذی میں لکھا ہوا ہے (۳) سفر وہی ہے جسے عرفاً سفر کہیں سفر کی نسبت یہی کرتی ہے۔ احادیث میں سفر کے حدود تفصیلی طور پر نہیں ہیں۔ سفر مجمل نہیں ہے (۴) تم ملک کا ارادہ اقامت ہو جانے مقیم ہو جاتا ہے۔ (موطا اور بخاری) (۵) آیات میں سے واقعی تو بڑا پیمانہ راز ہے جسکی کیفیت مفصلہ ذیل ہے منکر فی آن واحد نہیں بلکہ زمانہ ممتد ہیں اپنے اسمائے اوقات میں۔ اور یوم کے معنے مطلق زمانہ اور خمسین الف سنہ الف سنہ اور پھر اور آن واحد (کل یوم ھو فی شان) ایک ہی (لکم میعاد یوم) بدر کی جنگ کا وعدہ) حدیث میں ہے ۵۰۰ دن ہماری سلطنت رہیگی۔ یہ پیشگوئی خلفائے عباسیہ کے انجام تک رہی۔ ایسے ہی میثاق کا یوم یوماً او بعض یوم میں ۱۰۰ سال ہے۔ (۶) پانی کی طہارت کی بابت شریعت نے فطرت پر چھوڑ دیا ہے۔ جو کہ اپنی اپنی عرف و عادت اور طبائع سے مفہوم ہوتی ہے۔ گنوار لوگ اپنے طبائع کے موافق پانی کو گندہ یا پاک جانتے ہیں۔ اور نفیس متنفس اپنی فطرتوں سے سمجھ لیتے ہیں ادویت میں مقادیر مختلفہ اسی لئے ہیں۔ احمدیوں کا عمل عرف و عادت فطرت پر ہونا چاہیئے۔ (۷) نواقض وضو اجماعی من السبیلین بول و براز ہوا ہیں اختلافی ہیں یرید اللہ بکم الیسر پر عمل کرنا چاہیئے۔ لحم الابل کے مقابل مخالف حدیث نہیں آئی اس لئے شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں اسے ناقض سمجھا میرا فیصلہ یسر۔ (۸) جہر بسم اللہ کا عمل احمدیوں میں ہی مختلف ہے۔ حضور نے کبھی توجہ نہیں فرمائی۔ حکیم الامۃ الحمد سے اول سراً سورہ کے پہلے بھی مولانا کریم الامۃ مرحوم ہر دو میں جہراً۔ کئی سب جگہ مخفی کرتے ہیں۔ ولکل وجہۃ (۹) ظہر پہلی شل میں پڑھے۔ نو دوسرے میں سب سنن پڑھے اتنی بڑی تدقیق شریعت میں نہیں ہے۔ کہ گھڑی سے یا ظل

سے اور سے اور سے یا ریکہ ان میں اوقات کا التزام کرے قضا کے ساتھ بھی سنتیں حضرت علیہ الصلوۃ نے ظہر کی پڑھ لیں۔ وقس علی ہذا۔

(۱۰) امام کے ساتھ بعد از رکعت اولے یا تیسری رکعت میں توقف۔ دعا میں عیدہ و رسولہ سے آگے پڑھتے جانا کوئی منع نہیں ہے منع کی کوئی سند نہیں ہے اور سلام پھیرنے تک ٹھیرے۔ (۱۱) مسئلہ ترتیب قضا دادا کی کوئی سند نہیں۔ میں اس کا قائل نہیں۔ (۱۲) واذکر اسم ربک۔ ان سے وہی ذکر مراد ہے جو بیان رسول اللہ احادیث سے قرآن سے ثابت ہے۔

سوا ذکر اللہ کسی نبی نے یا کامل ولی نے بطور استمرار نہیں کیا اور نہ یہ ماثور ہے۔ (۱۳) عذاب قبر عالم برزخ ہی ہے۔ ثم اماتہ فاقبرہ۔ نبی کریم نے قبر ظاہری پر جاکر اس لئے یوں فرمایا۔ کہ ظاہر کا نشان تحریک تھی جسم ایک جامہ ہے اتر جاتا ہے اس میں تجدید ہوتی ہے (۱۴) قیامت کے دن یہی جسم ہوں گے جو عند الموت ان سے الگ ہوتے ہیں۔ من فی القبور یہی اقبر کے قبر میں سارے اجزا یا بعض اجزا کا سوال احاطہ علی علم اللہ ہے (۱۵) سات ہزار سال کو قیامت آئے گی۔ قیامت صغری یا کبرے اور کبرے قیامت آئیگی ضرور حشر اجساد جنت و نار سب ہوں گے۔ احاطہ علے مایعلم اللہ کا سوال بیہودہ ہے (۱۶) فوری کرامات کا اصل توجہ (تصرف بالشاہد فی الشاہدات) اسپر دیجو لیزم تصرف بالروح فی الارواح والشاہد والمحسوس ہے۔ مگر اکثر کہانیاں یا مور من اللہ کو درجہ لقا کو پہنچ جائے۔ باذن اللہ کام کرتا ہے اسمیں اور صاحب توجہ میں ایک یہی فرق ہے۔ کہ صاحب توجہ اپنی نسبت کامیابی کا یقین نہیں کرسکتا۔ اکثر ناکام مرتا ہے حضرت سے نقل ہے کہ فلان آدمی گو ایسے ایسے کام کرتا ہے مگر ناکام نامراد مر جائیگا۔ ایسا ہی ہوا۔ سید جمال الدین صاحب عروۃ الوثقیٰ (اخبار مصر) جس کا شاگرد شیخ عبدہ ہے بڑا صاحب قوت روحانی تھا یعنی قدرت اس کی روح میں کمال تھی۔ ہر ایک سلطان کو ماتحت کرلیتا اور دنیا ادہر سے ادہر کردیتا تھا آخر ناکام ہی جوانی میں مرگیا کفر و اسلام سے اسے کچھ تعلق نہیں ہے ان خدا سے ان لوگوں کا پیا ہے گو رضا کی راہ سے ناواقف ہیں (۱۷) عمل تعویذ دم جو واقعی موثر ہیں ان کا گر وہی توجہ ہے ایسے لوگ اپنی الفرت کے متعلق کچھ نہیں کرسکتے۔

و دعا والے عجیب طور سے کامیابی پہ کامیابی دیکھتے ہیں (۱۸) قرآن میں دوبارہ آیتیں آنے کی فلاسفی یہ ہے کہ ہر جلسہ میں اپنے اپنے مذاق اور ضرورت اور حالت کے موافق ہر ایک سامع فیضان پا لے صرف ایک ہی مضمون سے یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ بعینہ لفظ بار بار لانا شعراء کا بھی دستور ہے جو فصاحت کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین فصاحت ہے گو وجوہ اور مواقع الگ الگ ہیں اور بعض الفاظ میں ایک خاصیت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو اس موقع کے موافق اور محل کے مناسب ہوتی ہے دوسرے الفاظ میں نہیں ہوتی۔ مضمون گو ایک ہی ہو تاکید کرنی ہی مطلوب ہوتی ہے جو اسی لفظ سے پیدا ہوتی ہے (۱۹) حضرت مسیح پر وحی آیات نازل ہوں تو معانی اور مرئی ہوتے ہیں۔ زیارت النبی تمثل ہے اور یہ تمثل معانی اور اعیان بلکہ ذات اللہ سبحانہ کا بھی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ نے حضرت ختم الرسالۃ کو ▽ پھر △ (حالت اولیٰ) ◻ پھر انسانی صورت پر دیکھ کر حضور سے تعبیر پوچھی۔ تو آپ نے اوپر کا تعلق الٰہی یاد اور نیچے کا تعلق خلق سمجھوڑا اور پھر حالت ثانیہ عکس اولیٰ اور حالت ثانیہ ہر دو برابر تاویل فرمائی۔ ممکن ہے کہ بیدار میں جسکو دیکھیں وہ بعینہ نہ ہو بلکہ اس کا تمثل ہو چنانچہ پوچھیں تو مری انکار کرتا ہے۔ الشیطان لا یتمثل بی بعینہ صورت کے متعلق ہے۔ اگر فرضاً بعینہ حضرت کا روح ہے تو بحسب یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا اس سے گمراہی پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی مرئی تو وہی روح پاک ہے۔ مگر کلام کا تمثل رائی کے خیال کے مطابق ہوا (۲۰) اگر منت ماننے اور غیر اللہ کا ذکر بطور تعبد کرے یعنے سمجھے کہ اگر نہ دوں تو فقیر ولی مجھے سخت ضرر پہنچائیگا دے دوں تو میری مشکل حل ہو جائیگی تو وہ نذر غیر اللہ ہوئی۔ اور ایسی اشیاء ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہو کر حرام ہیں۔ یعنی میت و خنزیر کے برابر ہے روٹی ہو یا بکرا۔ خواہ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔ مردار کیطرح حرام ہے۔ تفسیر عزیزی میں اسکی تفصیل ہے پہلا سیپارہ۔

(۲۱) بابی اور اہل بہا دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں سود لینا شراب پینا۔ تولی کفار کو حلال جانتے ہیں۔ بسم اللہ سے ان کی ضد ہے۔ صفات الٰہیہ کے منکر۔ غیب الغیب خدا کا نام کوئی نہیں ہے۔ خود خدائی کا دعوے بہاء اللہ کے الفاظ میں موجود ہے۔ وحی کیا پس وہ

فرعون تھا۔ الوہیت کے مدعی کو مفتری والی سزا نہیں ملتی۔ محمد علی مدعی ہوا تو جلدی ہی ناکام مرا۔ بہاء اللہ کا دعوی ۴۰ سال ثابت نہیں ہے۔ صداقت کا یہ نشان ہر ایک باطل پرست میں موجود ہے ایسا شخص جو حضرت اقدس کے دعوے مسیح یا مہدی وغیرہ کا منکر ہے گو بزرگ ہے منافق ہے۔

(۲۳) غیر اللہ سے استمداد سماع پر موقوف ہے جو موتی کو پہلے پہلے تو بوجہ تعلق بقیہ بنیا ہوتا ہے اور پھر بعد از مدت بند ہو جاتا ہے۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔ احادیث میں سماع موتی پہلی حالت والا ہے۔

(۲۴) نماز عصر میں نوافل پڑھنے میں اختیار ہے

(۲۵) متعہ میں نکاح باطل ہے۔

(۲۶) لا نکاح الا بولی وھیما فی الصغیرۃ

(۲۷) ملائکہ کا جنگوں وغیرہ مقاموں میں نظر آنا تمثل ہے۔

(۲۸) قربانی جس کا مسیح نے حکم دیا وہ صدقہ تھا اس کے صدقے والے احکام ہیں۔

(۲۹) اگر ارذل عمر کی حد نہیں تو حنفی فقہ مفقود کے معاملہ میں غلط ہے۔

(۳۰) اصحاب کہف کو زندہ کہنا غلط ہے قل اللہ اعلم بما لبثوا۔ جواب ہے۔ ولبثوا فی کھفھم کا

(۳۱) واذ قتلتم نفسا فادارءتم کی تفسیر میں مجھے تامل ہے

(۳۲) انجیل کی نسبت کتاب کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے انجیل کے معنے بشارت ہے اس میں صرف بشارت ہے اگر کوئی شریعت ہوتی تو اس کا کوئی نشان باقی رہتا۔

(۳۳) وہ ما آتیتم قرآن کا الہام کیوں ہوا۔ جواب۔ غلام احمد ہے اس غلامی کے باعث وہ خاص مکالمہ ایک نفل ہے۔ الہام میں شعراء سابقین اور حکماء کے اقوال سب آسکتے ہیں۔

(۳۴) قیامت کے حشر اجساد میں عند الموت کسب ہی ذات ہوں گے

(۳۵) مت نام اربعہی فلیصلہا اذا ذکرھا تذکرہ کے بعد [illegible] ذکر ہے۔

اخبار بدر!

بقایا صاف کریں کیونکہ دفتر میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے

قصیدہ

در شانِ اقدس حضرت خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

اے غلام احمد و عیسی بن مریم را مثال
بل ز عیسی ہم فزون تر در ہر فیض و کمال (بدہ صدقت)

حجۃ اللہ برزمین مہدئ موعود و کرشن
کاسر صلیب پلیپا قاتلِ دجال سال

معدن حلم و حیا و مخزن خلق عظیم
کانِ عرفانِ الٰہی مصدرِ علم و کمال

مہبط وحی الٰہی مہبط روح الامین
بتبع الوالد ایزد مظہر رب الجلال

رحمۃ للعالمین خورشید گردون ہدیٰ
ماہتاب رشد و نعولی در ایلیائے ضلال

چون طلوع مہر تو شد بہر اصلاح امم
از زمین شرق آید کفر و ظلمت را زوال

قرص خورشید و قمر در سن ۱۳۱۱ تماشی شدسیہ
نور افشان شد چو رویت با ہمہ حسن و جمال

لیک بے نوران سیہ خواہند تا گردد سیاہ
مہر در نعمت صیام و ماہ در وقت ہلال

چون ردکیج را پسند ید ندزان شد آسمان
نار افشان بر سر ہر دشمن دین بدسگال

شامتِ اعمال شان اندر جہان آورد ہی
قحط و طاعون و زلازل ہر دو غم رنج و ملال

اے دریغا گر گشادے چشم زین مردم کسی
خود بدیدے تا چہ شد انجام ہر جنگ و جدال

لیکھو و چھبو لی آتھم ڈوی و سعدی چہ شد
وان محی الدین لکھو کے را چہ شد آخر مآل

این چنین باشد دعائے این چنین باشد مسیح
کزدم پاکش بمیرد کافرے از قیل و قال

زان سبب در گہ پاکش بود ما را رجوع
یا مسیح اللہ عدو ما بود ما را مقال

یک نظر از لطفِ خود کن سوی ما بیچارگان
العطش گویان ہمہ خواہیم کاسات الوصال

از بنابیع ہدایت گر بنوشانی ہما
جرعہ ہمت لقا از ساغر آب زلال

عرض محزون گر قبول افتد زہے عز و شرف
این بود اورا تمنا این بود اورا خیال

العبد قاضی محمد یوسف احمدی محزون از پشاور

انتہائی رعایت

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوشخط ڈمی کاغذ پر پرانی کاپی کے مطابق چھپی ہوئی

تا اطلاع ثانی بجائے صہ کے

عہ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو عہ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو عہ فی نسخہ کے حساب سے دیجاویگی

جنکو ضرورت ہے وہ جلد منگوائیں

دفتر اخبار بدر قادیان سے خریدو

پلیگ اور اوس کے ہولناک نتائج

ہندوستان کی وہ مشہوری جو انیسوین صدی اور بیسوین صدی کے سال اول کے درمیان بہت مترتب ہوئی اوس کا کوئی حصہ بالکل مقدم و مسلسل واقعات ... قحط ... طاعون اور ہولناک ... سے خالی نظر نہیں آتی۔ سب بلاؤں سے ... طاعون کو ... تو ہیم میں ... پیدا ہے۔

بیماری اور ... کا ایک خوفناک غیر منقطع سلسلہ جو ۲۳ ستمبر ۱۸۹۶ء سے شہر بمبئی کے حصہ منڈوی سے شروع ہوا جسے پہلے ایک شدید بخار سمجھا گیا لیکن اسوقت اس کی تشخیص ہوئی ... اگست ۱۸۹۶ء بخار کے ساتھ گلٹیاں شروع ہوئیں۔ مئی سے آگے چلکر پلیگ کی چند ایسی باتیں دیکھنے میں آئیں جنہوں نے ڈاکٹروں کو پریشان کر دیا اگست تک برابر یہی کیفیت رہی اور آخر اگست سے بمبئی میں معمولی طور پر تعداد اموات بڑھنی شروع ہوئی آخر ستمبر کو میونسپل کمشنران شہر کو **بیوبانک پلیگ** کی موجودگی کی سرکاری طور پر اطلاع ملی۔ ایک ہفتہ بعد گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دی۔ جس پر مؤخر الذکر گورنمنٹ نے مسٹر ہافکن کو روانہ بمبئی ہونے اور بعد تحقیق مفصل رپورٹ کرنیکا حکم دیا۔ چنانچہ مسٹر موصوف نے بمبئی میں آکر مرض کی تحقیقات کی اور اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض پورے طور پر تصدیق ہو گیا۔

اکتوبر ۱۸۹۶ء سے سرکاری طور پر اموات پلیگ کا اندراج شروع ہوا۔ بمبئی کے باشندے اول اول لاپرواہ رہے مگر مرض کی زیادتی دیکھ کر ان میں عام سراسیمگی پھیل گئی اور ۴ لاکھ کے قریب باشندے بمبئی سے باہر نکل گئے بیماری کی زیادتی کے دنوں میں ریلوے سٹیشنوں کا منظر نہایت عجیب تھا ہر مذہب و ملت کے ہندوستانیوں کا گروہ ٹکٹ کے لئے چلا رہا تھا اور گاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کرتا تھا۔ سپیشلوں پر سپیشلیں چھوٹ رہی تھیں۔

۱۸۹۶ء تک بیماری صرف شہر بمبئی تک محدود رہی۔ مگر جنوری ۱۸۹۷ء میں شہر بمبئی سے باہر پریسیڈنسی بمبئی کے مختلف مقامات سے ۱۹۰۸ اموات پلیگ کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ۵۰ سند میں دو صوبجات متحدہ میں ایک پنجاب میں ۴ صوبجات متوسط

چاروں طرف ... اس ... ۱۸۹۸ء میں تعداد اموات ... تک ... ۱۸۹۹ء میں یہ تعداد یکبارگی ۵۵۰۶۰ ہو گئی اس تعداد میں صرف بمبئی کا شہر اور پریسیڈنسی بمبئی کی تعداد اموات ... تھی پس اگرچہ بمبئی پریسیڈنسی سے باہر بھی پلیگ تھا مگر تعداد اموات پلیگ چنداں قابل لحاظ نہ تھی ۱۸۹۸ء میں بڑی تعداد دو چند ہو گئی اور کل ملک کی تعداد اموات پلیگ ۱۱۷۹۵۳ پر پہونچ گئی لیکن بمبئی پریسیڈنسی ابھی تک فہرست میں نمبر اول تھی کیونکہ تنہا وہاں اموات کا نمبر ۱۰۱۶۰۱۶ تھا۔ اور پنجاب میں ۱۸۴۷ - میسور میں ۹۱۱۰ ریاست حیدرآباد میں ۲۹۹۶ - ۱۸۹۹ء میں پلیگ میں اور زیادتی ہوئی اب تعداد اموات ۱۳۴۷۸۸ ہو گئی اسی سال تقریباً ہر صوبہ مبتلائے پلیگ ہو گیا۔

۱۹۰۰ء میں مرض کی شدت میں یکبارگی کمی ہو گئی اور تعداد اموات ۹۳۰۵۰ پر آرہی۔ یہ کمی بمبئی پریسیڈنسی کی اموات پلیگ میں یکبارگی تخفیف کی وجہ سے تھی جہاں ۱۸۹۹ء کی ۹۹۰۰۰ اموات کے مقابلہ پر سنہ ۱۹۰۰ء میں ۲۳۰۰۰ اموات برآمد ہوئیں۔ برخلاف اس کے بنگال کے اعداد بڑھکر ۳۸۵۳۸ اور مینی پور کے ۱۳۱۴ پر پہونچ گئے مگر یہ تخفیف عارضی ثابت ہوئی کیونکہ ۱۹۰۱ء میں ملک کی تعداد اموات ناگہان سہ چند ہو گئی اور ۲۷۳۵۵۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ اس میں بڑی تعداد بمبئی پریسیڈنسی و شہر ۱۵۵۲۹۰ - بنگال ۷۲۵۲۱ - پنجاب میں ۱۹۹۴۳ - مینی پور ۱۱۸۳۲ کی تھی۔ اگلے تین برسوں میں اموات پلیگ میں غیرمعمولی ترقی ہو گئی اور ۱۹۰۲ء میں ۵۷۷۴۷۲ - ۱۹۰۳ء میں ۸۵۱۲۶۳ - ۱۹۰۴ء میں ۱۰۲۲۲۹۹ تعداد اموات پائی گئی۔ ۱۹۰۵ء میں اگرچہ نمایاں تخفیف ہو گئی ان بارہ مہینوں میں کل تعداد اموات ۹۵۰۸۴۳ برآمد ہوئی۔ یہ کمی باستثنائے صوبجات متحدہ اور پنجاب کے باقی ملک کے ہر ایک حصہ میں محسوس کی گئی کیونکہ صوبجات متحدہ میں ۳۰۳۲۵۸ اور پنجاب میں ۳۶۴۶۲۵ اموات پلیگ واقع ہوئیں یہ کمی ۱۹۰۶ء سے جاری رہی اور اس سال صوبجات متحدہ اور پنجاب تک بھی اس کا اثر پہونچا۔ غرضیکہ اسی ایک سال کے عرصہ میں تعداد اموات میں بمقابلہ سال گذشتہ ۵ لاکھ سے زیادہ کی کمی ہوئی اور تعداد اموات ۳۳۲۱۸۱ پر آرہی۔ امید تھی کہ یہ موذی مرض اپنی قربانی لے کر دور ہو گا مگر یہ توقع غلط نکلی کیونکہ ۱۹۰۷ء میں پھر یکبارگی زیادتی شروع ہوئی اور ... کی تعداد اموات ... سے جبکہ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی تعداد اموات سے اس کو کچھ نسبت نہیں ہے بلکہ ۱۹۰۴ء کے اسی عرصہ کی تعداد اموات سے مشابہ ہے جبکہ کل سال کی تعداد اموات ... اٹھارہ لاکھ ... اگر اندازہ لگایا جائے تو سال حال ۱۹۰۷ء کی تعداد اموات ایک ربع سے زیادہ نہیں بڑھ سکتی۔

اس عذاب الیم کو ہندوستان پر نازل ہوئے گیارہ برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور نصف کروڑ سے زیادہ یعنی ۵۷ لاکھ کے قریب آدمی اس موذی مرض کا لقمہ ہو چکے ہیں اور ابھی تک کوئی توقع نہیں کی جا سکتی کہ بدنصیب ہندوستانی اس کی دست برد سے محفوظ رہیں۔ ۵۷ لاکھ کہنے کو تو دو لفظ ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس بارہ برس کے عرصہ میں ہندوستان کو عظیم تمدنی نقصان پہونچا ہے جسکی تلافی ناممکن ہے۔ (وکیل)

حجاز ریلوے کی مشکلات

اب جبکہ حجاز ریلوے کی کارروائی نہایت سرعت اور کامیابی سے انجام پذیر ہو رہی ہے ایک تازہ مشکل پیدا ہو گئی ہے جو موجب تشویش کا ہے اس کی خبر قاہرہ کے ایک مصری اخبار نے ظاہر کی ہے وہ لکھتا ہے کہ علاقہ حجاز میں بے چینی کا عالم طاری ہے۔ اس صوبہ کے گورنر راطب پاشا نے چندہ ماہ ہوئے بابعالی کو خبر دی تھی کہ اقوام عرب جو کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آباد ہیں مکہ شریف کی ریلوے کی سخت مخالف ہیں اور وہ آمادہ ہیں کہ بزور اسلحہ کے ریلوے کی توسیع کو روکیں گے۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ریلوے کے بن جانے سے بیشک برباد ہو جائیں گے ان کا گذارہ قدیم زمانہ سے اونٹوں کے کرایہ پر منحصر ہے حالانکہ ریل کے اجراء سے کوئی آدمی اونٹوں کی سواری کا روادار نہ ہو گا۔ قسطنطنیہ میں راطب پاشا کی رپورٹ کو باور نہ کرتے تھے چنانچہ حقیقت حال دریافت کرنے کو ایک دستہ ترکی فوج کا زیر کمان مارشل کاظم پاشا حجاز کو بھیجا گیا اور یہ فوج ترک ریلوے کے رستہ کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ جبکہ بدوں کی ایک عظیم جماعت نے حملہ کرکے ترکی فوج کو مار بھگایا تب یقین آیا کہ راطب پاشا کی رپورٹ واقعی صحیح تھی لیکن بعد میں شبہ پیدا ہوا کہ بدوں کا حملہ راطب پاشا کی انگیخت اور سازش سے کیا گیا تھا اور یہ شبہ یہاں تک غالب آیا کہ راطب پاشا گورنری حجاز سے قسطنطنیہ میں واپس بلایا گیا اور بجائے

[illegible]

اصحاب الاخبار

مشن کالج کی بی۔ اے کلاس کا ایک طالب علم سردار گوپال سنگھ دریائے راوی میں ڈوب مرا۔

کوہ مری کشمیر کی سڑک ٹونگہ بالکل درست ہو گئے پل تیار کئے گئے صرف ایک جگہ خطرہ ہے۔

دانو ایجنسی کے قریب محسود وزیریوں نے فوج ملیشیہ سے مقابلہ کیا ۱۴ وزیری قتل باقی فرار ہو گئے۔

مہم موہمند کے لئے ڈاک کا انتظام بھی کیا گیا اون کے حملوں کا استقام لیں گے کچھ مرنگائیں گے۔

کانپور میں ایک عورت کو اپنا حقیقی بچہ ہلاک کرنے کے جرم میں پھانسی کی سزا دی۔ اپیل خارج۔

الٰہ آباد کی خبر کہ مقام ہلدوانی میں سخت آگ لگی جس سے ایک سو خاندان بے خانمان ہو گئے افسوس!

ہندوستان کی برٹش قلمرو میں ۱۱ لاکھ ۸۹ ہزار قحط زدہ ہیں دیسی رجواڑوں میں ایک لاکھ ۲۹ ہزار

ہمارے حضور شاہ قیصر اور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ نے شاک ہالم میں کمال سرگرم اعزاز پایا۔

روسا سٹہ میں برٹش بارود خانہ کی توسیع کے لئے تین ۔۔۔ ایکڑ اراضی خرید لی گئی، ۲ تاریخ کو۔

مغسدان مورا کو نے فیض کا فرنچ پوسٹ آفس مسمار کر دیا۔ برٹش و جرمن ڈاکخانہ بھی لوٹ لئے۔

یہاں کے حکام نے معافی مانگی۔ کینیڈا نے بھی امریکن بیڑہ جہازات کو برٹش کولمبیا میں مدعو کیا۔

جاپان نے کوریہ کے علاوہ علاقہ چاین لم ڈمین قبضہ کر لیا اس سے چین بہت پیچ اُٹھا ہے۔

علاقہ کوریہ اور چین کی قلمرو کے درمیان ہے چین نے غیر علاقہ سمان ۔۔۔ فریاد کی ہے۔

اوناوہ ۔۔۔ کے شمص ایک پہاڑ اُترنے سے موضع سالٹی دب گیا۔ ۵۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے۔

بوناہن حاجی ناسم و لد۔ تاجران کے گودام میں سخت آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ ہے۔

اٹن ۔۔۔ جنگی جہاز کی ٹکر لگی گالر کا لفٹننٹ ۔۔۔ بھی حادثہ سے ڈوب گیا۔

گالر کے دونوں لڑکے غرق ہو گئے اس جہاز پر سوار تھے متواتر نقصانات منحوس ہیں۔

منظر ہے کہ صرف سیپی میں سو آدمی مرے اور ایک ہزار زخمی ہوئے سینکڑوں مواضع سے خیموں کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔

انگو میں طوفان۔ انگو میں سخت طوفان آیا اور اس سے بہ نسبت سیلاب کے زیادہ نقصان ہوا ہے کئی اسٹیمر خشکی پر چڑھ گئے اور سینکڑوں کشتیاں غرقاب ہو گئیں۔

شقاق الارض۔ اٹاوہ کے قریب موضع سہٹ میں شقاق الارض واقع ہوا اور ۵ ۱۲ آدمی دب کر مر گئے۔

برطرفی۔ اس دھمکی کے مطابق جو کارخانہ داروں نے مزدوروں کو دی تھی کہ اگر ٹائن کے جہاز سازوں نے ۲۵۔ اپریل تک کام شروع نہ کر دیا تو برطانیہ عظمیٰ کے تمام کارخانجات جہاز سازی بند کر دیئے جاویں گے۔ کارخانہ داروں نے نوٹس دیدیا ہے کہ ۲۔ مئی کو تمام ملک کے کارخانے جہاز سازی بند کر دیئے جاویں گے۔

امیر صاحب کابل کا جواب۔ معاہدہ روس اور انگلستان کے متعلق جو دستاویز ہز مجسٹی امیر کابل کے پاس بھیجی گئی تھی اب خبر نکلی ہے کہ وہ واپس دیگئی ہے اور لکھدیا گیا ہے کہ اگر روس اور انگلستان کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے مجھ سے استصواب کر لیتے لیکن اب جبکہ مجھ سے کسی قسم کا استصواب نہیں کیا گیا تو میں دستخط ہی نہیں کر سکتا چاد چھپٹی ہوئی گورنمنٹ آف انڈیا کی مہمان نوازی کا پتھر خالی گیا۔ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل ہندوستان کی ضیافتیں ڈکار کر یوں مونہوں پر تاؤ دے رہے ہیں۔ (سماچار)

موہمندی لوگ۔ ۱۰ ہزار بجوبی مسلح ہیں سوموار کے روز جنرل ولکاکس صاحب بہادر نے ۔۔۱۲ فوج کے ساتھ موہمندیوں کی طرف پیش قدمی کی اور معلوم نہیں کہ کارگذاری کیا تھی صرف اتنا ہی سنا ہے کہ ہماری طرف ایک گورہ سپاہی ازمر قتل ہوا اور دو وایس زخمی ہوئے۔ موہمندیوں کا بڑا نقصان ہوا۔

ہندوستان میں حضور شاہ قیصر کی سالگرہ مبارک کی تعطیل ۲۶ جون کو منائی جاویگی۔

پشاور شہر کی ہندو بستی میں ہیضہ پھوٹا۔ تمام شقیہ پانی کے کنوئیں حکماً بند کئے گئے۔

حکام پشاور نے موہمندیوں کا جرگہ طلب کیا تاکہ آخری نوٹس دیا جائے۔ تعمیل ناممکن ہے۔

کاسی پور ورنیٹن جٹ پریس کے کارخانہ میں ۲۹ کو آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ روپیہ ہے۔

پیغمبر اسلام صلعم سے ایک جرمن ڈاکٹر کی عقیدت

اخبار النصیحت کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر کوخ لکھتے ہیں کہ جس وقت سے مجھ کو نوشادر کا داء الکلب کے لئے تیر بہدف علاج ہونا دریافت ہو گیا ہے اس وقت سے میں اس عظیم الشان نبی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاص طور پر قدر و منزلت کرتا ہوں اس انکشاف کی راہ میں مجھ کو اون ہی کے مبارک قول کی شمع نور بیز نے روشنی دکھائی۔ میں نے اون کی وہ حدیث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن میں کتا موہنہ ڈالے اوس کو سات بار دھو ڈالو۔ چھ مرتبہ پانی سے اور ایک دفعہ مٹی سے۔ یہ حدیث دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ محمد (صلعم) جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان فضول گوئی نہیں ہو سکتی۔ ضرور اس میں کوئی سفید راز ہے اور میں نے مٹی کے عنصروں کی کیمیاوی تحلیل کر کے ہر ایک عنصر کا داء الکلب میں الگ الگ استعمال شروع کیا۔ اخیر میں نوشادر کے تجربہ کی نوبت آتے ہی مجھ پر منکشف ہو گیا کہ اس مرض کا یہی ۔۔۔ ہے۔ آن حضرت نے مٹی سے برتن دھونے کی کیوں دلائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوشادر ہمیشہ مٹی میں موجود رہتا ہے اور اگر آپ نے محض نوشادر ہی سے ۔۔۔ دھونے کی ہدایت فرمائی ہوتی تو بسا اوقات اس کا ملنا غیر ممکن ہوتا۔ اس لئے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پائی جاتی ہے تو برتنوں کی صفائی کے لئے بہترین ذریعہ تھی اور اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث الحمیٰ من فیح جہنم فاطفؤا حرّھا بالماء پر اطبا ہنسا کرتے تھے حالانکہ آپ کی غرض اس ارشاد سے یہی تھی کہ صفراوی بخار کا علاج آب سرد سے کرو۔ چنانچہ اب تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ بخار کا علاج ٹھنڈا پانی ہی نہیں بلکہ ۔۔۔ ہے۔ غرضیکہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی حدیثیں فن طب کی جان اور اصل الاصول ہیں اور تحقیق و تفتیش اون کی صداقت کاملہ کا اقرار کرتی ہے۔ میں اس جلیل القدر پیغمبر کا ادب و احترام کرتا اور کہتا ہوں کہ ابتدائے آفرینش آدم سے اب تک کوئی طبیب و حکیم دنیا میں آپ کا ہمپایہ پیدا ہی نہیں ہوا۔

اللھم صل علے محمد و بارک وسلم

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے جو طلبا انٹرنس (پنجاب یونیورسٹی) کا امتحان دیکر ۔۔۔ رہ گئے تھے انہیں سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے خواجہ عبد الرحمٰن اور فیض احمد ہوئے۔ گویا ۔۔۔ تحقیقی پرسینٹ ایک قابل مبارکباد ۔۔۔

ہمیرا

میرے پاس اصلی ہمیرا ہے جو مینے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہان بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خریدا بھی ہے اپنے بہائیون کو تا اطلاع ثانی پانچروپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کرد یں کہ یہ ہمیرا نہین ہے تو مین قیمت بھی واپس دے دونگا راستی کے قدردان اسے خریدین نیز میرے پاس پشاوری لنگی وکلاہ ہر قسم کی بھی ہے۔

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ بڑی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۷ جنوری) اور اخبار بدر مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء مین شائع ہوچکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ اور محصول ۴ روپے ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خرید نیوالون کو محصول معاف ہے اور چہ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دی جاویگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی درہ وراتی کو زیر نظر رکہہ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ جلد منگا لیجئے قیمت ۴/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے مین یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے جسمین آپکی صداقت بدلائل وبراہین

ایک سچی شہادت

دماغی کامونکی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ شک بھی ہوگیا تہا کہ میری بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی میز استعمال کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیونکے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ ان گولیون سے زیادہ مقوی دوائی استعمال مین نہین آئی میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے مین حکیم منشی محمد دین کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحد صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے حبوب مقوی کیمتعلق دے رہے ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل ودماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہین جن لوگون کے دل ودماغ مطالعہ کتب ودیگر امور متعلقہ غور وفکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تہوڑا سا کام کرنے سے تہک جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گہنٹون کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی کمزوری باعث نظام عصبی کیحالت کے ہی باعث ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ للعہ مبلغ گولی عہ۔ علاوہ برین اور کئی امراض باطنی وظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ ملسکتی ہین ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دہند جالا۔ پہل خارش چشم۔ رہتد۔ پانی آنکہون سے جاری رہنا۔ ہج پن اور خفیف پہولا کیلئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ دوای سوزاک کہنہ یعنی فی بکس عا۔ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا طبیعت اداس بیکل رہتی ہو۔ پیت پہلو درد معدہ مین گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچہی طرح سے نہ آتی ہون ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہے یہ قیمت فی بکس عہ پتہ۔ خوش خط بمعہ حالات ومفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہون۔ محصولڈاک وجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی دروازہ دیسہ سنگہ ضلع گوجرانوالہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین صاحب بڈروالی سیالکوٹ
چودہری اللہ دتا صاحب " "
چودہری وردہ " "
علی رضا صاحب بازار کشمیری کوہ شمہ
میران بخش صاحب بہمبر
اللہ دتا صاحب دہیرکے
ضلع شاہ پور
عطا محمد صاحب سرگودہا ضلع شاہپور
محمد خان صاحب " "
نذیر احمد صاحب " "
شیخ نبی بخش صاحب وہرکوٹ بگہ
صوبا۔ بھجو کلان ضلع سیالکوٹ
مستری چراغدین صاحب نظام آباد
محمد دین صاحب کہیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ
مولابخش صاحب " "
فضل شاہ صاحب " "
ابراہیم کالاخطائی ضلع لاہور
نظام الدین " "
ابرار حسین صاحب ٹامسن پریس مصوری
اللہ دتا صاحب دہارووال گوجرات
خداداد صاحب جلال پور جٹان
ساعت۔ ناروال
اہلیہ اسمٰعیل صاحب پٹواری
کلاس وار ضلع سیالکوٹ
اسلام دین صاحب ڈہیروال
حال وارد بمبئی۔ شرقپور لاہور
عیسٰی " "
میان عبد الغنی صاحب " "
مسماۃ بہاگن اہلیہ عیسٰی " "
فضل دین صاحب " "
حیات محمد صاحب ٹہنیوہ گجرات
میان جان " "
نواب علی " "
حیدر علی " "

فتح دین صاحب ٹہیکیدار اکودہ بہار
شاہ محمد صاحب حافظ زید کا
ضلع سیالکوٹ
شمس الدین صاحب سیڈیکل
سٹور ڈپو چہاونی لاہور
صادق حسین صاحب لائلپور
قدرت اللہ خان صاحب بعدال
ضلع گورداسپور
میان حاکم صاحب جٹ
کٹہلیان ضلع سیالکوٹ
میان مولابخش صاحب بلگہ
اجنالہ ضلع امرتسر
میان احمد الدین صاحب گجراتی
حال وارد لاہور
میان چراغدین صاحب ایجنٹ
پٹہان کوٹ
ننہے خان کنسٹبل فیروزپور
میان فضل احمد صاحب پھلپور
میرزا احمد حمید صاحب
محلہ چڑیماران۔ لاہور
میان اللہ دتا صاحب معہ
اہلیہ چک نمبر ۲۹۵ لائلپور
علی محمد صاحب " "
غلام محمد صاحب " "
امام بخش صاحب " "
مسماۃ حاکم بی بی " "
مسماۃ بیگم بی بی " "
میان عبد المجید صاحب
شاہکوٹ ضلع جالندہر
نادر خان صاحب ڈہونگہ
ضلع گوجرات
غلام نبی صاحب کمپوزیٹر
گورنمنٹ پریس شملہ

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد جو ہم نے اخبار لاہور میں امانت رکھا ہے ... ذیل کے معمہ حل کرنیوالے کو انعام دئے جائینگے۔ بشرطیکہ وہ کم از کم پاکٹ کیس ادویات بھی خرید ... معمہ یہ ہے۔

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سونگہنے کے معنے دیتا ہے اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو ... نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ کونسا لفظ اور اشتہار میں کس جگہ درج ہے۔

... حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۱۵ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر ... کے پتہ پر ... وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کر دیا جائیگا اور دو سو روپیہ انعام ... مئی ۱۹۱۵ء کو دیا جائیگا۔ اور اگر ایک ... صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ... اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

پاکٹ کیس ادویات جوہر

مصدقہ

حضور پرنور ... ہز ہائینس ... دوسرے ... اطبائے یونانی و ڈاکٹران ...

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ اجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اس کو حتی الامکان پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ جن عیالداروں کے پاس یہ بکس ہو اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں اسکا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دیکر ان اشخاص کیلئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں پر رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر دقت پر نہیں مل سکتے یا ان عیالداروں کے لئے ہیں جو اکثر امراض کی تسکینوں کیواسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ امداد و تقسیم کرتے ہیں غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کیلئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں

امراض۔ امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ سنگ۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مارگزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ۔ پیچش۔ طاعون۔ دردسر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ کٹھیہ۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بانجھ پن۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ خونکی۔ پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت مارل کلاتھ کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے۔

قیمت پاکٹ کیس خورد ... محصول ... خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول ... کلاں دس روپیہ (عـــہ) محصول ...

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جائیگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بیکار ثابت کرے اگر (خدا نکرے) ... یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو قسم ہے کہ یا تو انعام کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھاویں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے۔

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری۔

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور

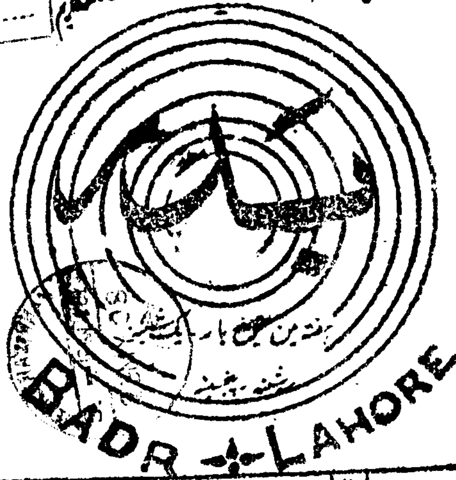
انعام بیسوین سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹماسٹر کنگنپور ... سٹیٹ ملک برہما

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر جوہر ایل۔ ایم۔ ایس سرجن اینڈ فزیشن۔ امرتسر پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم





قادیان میں سے	اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان
جلد ۷	مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء		
فی پرچہ ۲ ر	صفحہ ارض پہ زمین سے ہے نشان لاہور	ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	بڑھ گئی چرخ چہارم پہ بھی شان لاہور

نمبر ۱۹-۲۰

معذرت

ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں اخبار کے شائع نہ ہو سکنے کے سبب جس قدر ہم کو اور افسوس ہمکو ہے اور ... اللہ تعالیٰ بھی ... اور ہم خوشی کا سبب ہے وہ قدر دانی اور عزت افزائی احباب کی ہے جو ان پرجوش خطوط سے ظاہر ہوئی ہے جو اخبار کے وقت پر نہ نکلنے کے سبب ناظرین نے ہم کو لکھے ہیں ایسے وقت میں جبکہ حضرت اقدس لاہور میں آئے ہوئے ہیں اور کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں یہ بہت ہی ضروری تھا۔ کہ اخبار بہت جلد جلد نکلتا اور یہاں اس کے برخلاف ہوا۔ لیکن اب جو تجویز کی گئی ہے وہ انشاء اللہ اس دیری کا عوض عمدہ طریق میں پورا کر دے گی اور دیر آید درست آید والا معاملہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔

بدر لاہور سے نکلیگا

اور وہ تجویز یہ ہے۔ کہ بدر اخبار جب تک کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں رونق افروز ہیں۔ انشاء اللہ اسی جگہ سے نکلا کریگا تاکہ تازہ خبریں دوستوں کو جلدی سے مل سکیں۔ اسی انتظام کے سبب اخبار کسی قدر دیر سے بھی نکلا ہے کیونکہ اخبار بجائے قادیان لاہور سے نکالنے اور چھاپنے کے واسطے سرکاری منظوری اور ڈاکخانہ کی منظوری اور مطبع کا انتظام اور دفتر کے کاغذات اور رجسٹرات کا یہاں لانا ضروری تھا اور ان سب کاموں پر بہت سا وقت اور محنت کا خرچ ہونا ضروری تھا۔

بدر ہفتہ میں تین بار

اس کے ساتھ ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب تک کہ اخبار لاہور میں نکلتا ہے۔ ہفتہ وار کی بجائے اس کو ہفتہ میں تین بار کر دیا جاوے۔ اس کے واسطے اگرچہ اخراجات بہت بڑھ جائیں گے۔ تاہم خریداروں پر ہم بہت بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے مگر ایک ماہ تک ... اخبار کی ... معمولی قیمت پر ۲ ر ماہوار فی خریدار بر سال زیادہ ہیں۔ دفتر اور مطبع کے منتقل کرنے اور دیگر امور پر جس قدر خرچ ہم نے برداشت کیا ہے اس کے بالمقابل یہ رقم کچھ بہت نہیں۔ اگر حضرت اقدس صرف ۱۵ روز یہاں رہے تو پھر صرف ۳ ر ماہوار فی خریدار زیادہ ہوگا۔ احباب کو اختیار ہوگا۔ کہ یہ رقم بذریعہ ٹکٹوں کے ہم کو روانہ کر دیں یا سال کے آخر میں ان کی قیمت کے ساتھ بڑھائے جائیں۔ یہ صرف عارضی انتظام ہے۔ قادیان واپس پہنچکر اخبار بدستور ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا رہے گا۔ قادیان سے اخبار نکالنے میں اس وقت یہ دقت ہے۔ کہ یہاں سے مضمون وہاں جائے اور پھر وہاں چھاپا جائے تو اس میں دیری ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تبدیلی انتظام

مارچ میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اخبار کے منیجر میاں معراج الدین صاحب عمر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ انتظام آزمائشی طور پر تھا۔ اور چونکہ میاں صاحب موصوف کے دیگر مشاغل اور کاروبار اس قدر ہیں کہ وہ اس کام کے واسطے کافی وقت نہیں نکال سکے اس واسطے ۱۵ - مئی ۱۹۰۸ء انہوں نے منیجری کا کام پھر میرے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن خط و کتابت بدستور بنام منیجر ہونی چاہیئے۔ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے اور ریویو بہرحال بنام میاں معراج الدین عمر مالک اخبار بدر۔ قادیان ہونی چاہیئے۔ تمام منی آرڈر براہ راست احباب قادیان روانہ کرتے رہیں۔ اس امر کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ ...

روپیہ اس جگہ وصول ہوتا رہے ۔

تعمیل خطوط چونکہ دفتر اس جگہ لاہور میں عارضی طور پر آیا ہے اس واسطے جو احباب کوئی پرانا پرچہ منگوانا چاہتے ہیں یا اپنے حساب کتاب کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کتاب منگوانا چاہتے ہوں ان کے خطوط کی تعمیل اس جگہ نہ ہو سکے گی احباب کو چاہئے کہ ایسے خطوط کو ہمارے قادیان پہنچنے تک ملتوی رکھیں ۔ ان بابت احمدیہ اور قرشین کسی دوست نے منگوائی ہو ۔ تو وہ اس جگہ سے بھی روانہ ہو سکے گی ۔
لاہور میں پتہ صرف یہ ہے ۔

دفتر اخبار بدر ۔ احمدیہ بلڈنگ نولکھا

خط کے لفافہ پر لفظ لاہور نہ لکھا جاوے صرف نولکھا لکھا جاوے ۔ اس طرح خط جلدی پہونچ جائیگا ۔

حضرت اقدس لاہور میں

یہ تو احباب کو معلوم ہے ۔ کہ حضرت اقدس ۲۷-اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے چل کر ۲۹ کو لاہور میں پہونچ گئے تھے اور لاہور میں احمدیہ بلڈنگ میں آپ کا قیام ہے ۔ احمدیہ بلڈنگ ریلوے اسٹیشن کے قریب اس سڑک پر جو اسٹیشن سے موچی دروازہ کو جاتی ہے اکبری دروازہ کے قریب برلب سڑک واقع ہے اس سڑک کو نیلون والی سڑک بھی کہتے ہیں ریلوے اسٹیشن سے جو گاڑیاں اور ٹم ٹم موچی و مستی شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کو جاتی ہیں وہ اس مکان کے پاس سے گذرتی ہیں اور دو پیسہ فی سواری دیکر آدمی اسٹیشن سے اس مکان تک ٹم ٹم پا سکتے ہیں احمدیہ بلڈنگ میں دو معزز احمدی برادروں کے مکانات ہیں ۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے ایل ایل بی وکیل چیفکورٹ اور حضرت سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب ہیں ۔ انہیں مکانات میں حضرت اور ان کے خدام اور مہمانوں کا قیام پذیر ہیں ۔ اسی جگہ ایک مکان برادر الٰہی بخش صاحب احمدی کا بن رہا ہے ۔ جس کا کچھ حصہ طیار ہو چکا ہے ۔ اور اسی میں دفتر بدر کو بولا گیا ہے ۔ اور اسی کے متصل حضرت جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا مکان بننے والا ہے ۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اس جگہ مقیم ہیں ۔

آج (۲۰ مئی ۱۹۰۸ء) تک جبکہ میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں ۔ حضرت اقدس کی ایک تقریر ایک عام جلسہ میں ہوئی تھی ۔ جسمیں شہر کے عمائد اور رؤسا مدعو تھے اور اس کے علاوہ چند ایک تقریریں اتفاقی طور پر قبل نماز سے پہلے یا کسی معزز کی ملاقات کے وقت ہوتی رہی ہیں ۔ جو کہ انشاء اللہ مطابق گنجائش مفصل یا مختصر درج اخبار کی جائیں گی ۔ اس اثناء میں ایک انگریز سیاح اور ہیئت دان بھی حضرت کی ملاقات کے واسطے دو دفعہ آیا تھا جس نے بہت عمدہ سوالات کئے تھے یہ سوالات معہ جوابات انشاء اللہ جلد درج اخبار ہوں گے اس انگریز کا نام پروفیسر ریگ ہے ۔ یہ صاحب مجھے اتفاق سے ریل کے اسٹیشن کے قریب ملے تھے اور میں نے حضرت کے حالات ان کو سنائے تھے اس واسطے ان کو حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی تحریک پیدا ہوئی تھی ۔

عام تقریر حضرت اقدس کی ایک عام تقریر انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کے روز ۱۷ ۔ مئی کو احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں شامیانوں کے نیچے ہوگی ۔

تشکریہ جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالیٰ اس مہمان نوازی اور خاطر داری کے واسطے جزائے خیر دے جو کہ انہوں نے اس وقت اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے ہر روز وقت کثرت مہمانان سے ایک کثیر خرچ کھانے وغیرہ کا ہوتا ہے اور لاہور کی جماعت اس سب کو برداشت کر رہی ہے ۔

ایک تجویز اگرچہ احباب احمدیہ لاہور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جب تک حضرت یہاں رہیں تمام اخراجات کو وہ برداشت کریں گے اور ان کے اس نیک ارادے اور نیت کا ثواب ان کو اسکے واسطے ہر حال ہو چکا ہے ۔ لیکن ہماری رائے میں اگر ہمارے دوست اس جگہ نان بائی کی دوکان کی تجویز کردیں جہاں بھی روٹی پکائے اور گوشت اور دال عمدہ طیار رکھے اور چائے دودھ وغیرہ حضرا شیار رہوں اور قابل اعتبار آدمی ہو تو کثرت سے آنیوالے مہمان جو اپنا خرچ بہ آسانی برداشت کرسکیں ہیں وہ تمام اپنا بوجھ اٹھالیں گے اور احباب لاہور کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا ایسے وسیع لنگر کو دیر تک برداشت کرنا خوف ہے کہ ہمارے عزیز دوستوں کو مشکلات میں ڈالے ۔

چشمۂ معرفت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی تازہ تصنیف جسمیں آپکا وہ لیکچر جو آریوں کے جلسہ میں پڑھا گیا تھا اور اُن اعتراضات کے جواب جو بعد میں آریوں نے کئے تھے چھپکر شائع ہو گیا ہے علاوہ آریوں کے جواب کے حضرت کے دعاوی اور دلائل اور ... طور پر حقانیت اسلام پر لطیف دلائل اور قرآن شریف کی آیات کے معارف اور حقائق کثرت سے اس کتاب میں بیان ہیں یہ ایک ضخیم کتاب ہو گئی ہے اور اسکی جلدیں طیار ہو رہی ہیں لیکن جو صاحب چاہیں کہ جلد کا انتظام اپنے طور پر کریں وہ بجلد بھی لے سکتے ہیں قیمت کتاب بیجلد عہ ہے اور مجلد کی قیمت ... ہے ہر کتاب کے واسطے درخواستیں بنام مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بھیجیں

جو صاحب وی پی منگوانا چاہیں ان کے واسطے مناسب ہوگا کہ محصول کے واسطے کم از کم ٹکٹ پہلے بھیجیں

ڈائری

القول الطیب

فایدہ بخش کلام — ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء - صبح فرمایا - قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبیعت ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہے اور یہی اس کے خدا کیطرف سے ہونیکا ثبوت ہے - ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی یوں سیکھیں ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے مفید ہو ویسا ہی ادنیٰ کے لئے فایدہ رسان ہے - اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو -

وسطی راہ — فرمایا - خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کیلئے نمونہ بنایا ہے اسمیں ایسی وسطی راہ اختیار کیگئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس

دو قسم کے جواب — فرمایا جواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تحقیقی دوسرے الزامی - اللہ تعالیٰ نے بھی بعض جگہ الزامی جوابوں سے کام لیا ہے جسمیں معترض کو اپنے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے - چنانچہ جب عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور دلیل یہ کہ وہ مریم کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا - ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل اٰدم - یعنی اگر یہی اس کے بیٹا ہونیکا ثبوت ہے تو آدم بطریق اولیٰ بیٹا ہونا چاہیئے -

چھوت — چھوت وغیرہ دراصل اس بات کا نشان ہے کہ انکا مذہب کمزور ہے جو ادنیٰ ہر رنگ سے بھی جاتا رہتا ہے - اسلام کی بنیاد چونکہ قوی ہے اس لئے اس نے ایسی باتوں کو اپنے مذہب میں نہیں رکھا چنانچہ کھانے کے متعلق فرما دیا - لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتا

مخلصانہ بیان — بیان میں جبتک روحانیت اور تقویٰ وطہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے -

وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقعہ بے موقعہ جوش سے پڑا جاتا ہے اور جسپر پڑتا ہے اُسے بجائے پاک صاف کرنیکے پلید کر دیتا ہے - انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے پھر دوسروں کی اصلاح کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم - یعنے اے مومنو پہلے اپنی جان کا فکر کرو - اگر تم اپنے وجود کو مفیدات کیا چاہو - تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ - ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے - ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے - جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے - اب اگر یہی تاریکی ہی سے گیا تو سوائے اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہوگا اسے چراغ بن کر جانا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسرے روشنی پائیں -

حقیقی علوم — جسمانی علوم پر نازاں ہونا مناسب نہیں ہے چاہیئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا - تورات سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدھم بروح منہ یعنی اپنی روح سے مدد دی -

صحابہ اُمّی تھے ان کا نبی (سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی اُمّی - مگر جو پُر حکمت باتیں انہوں نے بیان کیں وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں کیونکہ ان پر خدا کی خاص تائید تھی تقویٰ وطہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور پر مدد ملتی ہے - یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہتھیار ہیں ممکن بلکہ اغلب کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں پس ہتھیار وہ چاہیئے جسکا مقابلہ دشمن نہ کر سکے وہ ہتھیار سچی تبدیلی و دل کا تقدس و تطہر ہے - جیسے نزول المار ہو ویسا دوسروں کے نزول الار کو کیا خدمت کریگا - صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کر دیجائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک مخفی اثر کرتی ہے - سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ہنسی — ۱۴ مئی ظہر ہنسی کے متعلق ذکر تھا - فرمایا - جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو - تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ وہ فرماتا ہے - انہ ھو اضحک وابکیٰ

طریق اصلاح — ہنسی ۱۴ مئی داڑھی کا ذکر آیا - فرمایا - لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے - جب انسان کا دل پاک ہو جائے - تو پھر یہ معمولی اصلاحیں خود بخود ہو جاتی ہیں - اگر پہلے ہی ایسی باتوں پر اعتراض کر دیا جائے تو انسان ابتلاء میں آجاتا ہے اور بہت سی بڑی باتوں سے محروم رہ جاتا ہے بعض نومسلم صحابہ پر بھی ایسے اعتراض ہوتے تھے - مگر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یوں نہیں چاہیئے - جب انسان نے ایک صداقت کو اختیار کر لیا - تو آہستہ آہستہ دوسری صداقتوں کے اختیار کی توفیق بھی حاصل ہو جائیگی - تدریجی احکام اس لئے نازل ہوتے رہے - شراب کی حرمت یکدم نازل نہ ہوئی - کہ ابھی طبائع تیار نہ ہوئی تھیں ایسے لغو معترضوں سے ہمیں امید نہیں - کہ وہ کچھ بھی فائدہ حاصل کریں وہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانے میں بھی ہوتے تو ان پر بھی اعتراض کرنے سے نہ رکتے اور آخر مرتد ہو جاتے - ہر نبی اور اس کی جماعت پر ایسے اعتراض ہوتے رہے ہیں - چنانچہ بعض نادانوں نے کہدیا مالِ ھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق - طعام سے مراد اچھا کھانا ہے - جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں اس پر ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اگر قرآن سے حضرت کی صداقت کا ثبوت مل جائے تو میں اس قرآن کو بھی نہیں مانتا اگر خدا اپنے نشانوں سے سچا ثابت کرے - تو میں اس خدا پر بھی ایمان نہ لاؤں - یہ لعنتی قول - انتہا درجہ

کی ضاحت تجلی پر دال ہے۔

حضرت عیسیٰؑ پر ایک شخص نے جو ان کا مرید ہی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملوایا اور انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہوتی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آج کل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے ایسی کنچنیاں پہلے بہشت میں جائیں گی۔ درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے ٹھیک کہا۔

منقول پر چلو ایک شخص نے مسئلہ پوچھا۔ مرغی کی گردن بلی اتار کر لے گئی۔ مرغی پھڑک رہی ہے۔ ذبح کر لی جائے۔ فرمایا ہے مسائل میں اصول کے طور پر یاد رکھو۔ کہ دین میں صرف قیاس کرنا سخت منع ہے۔ قیاس وہ جائز ہے جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہو۔

ہمارا دین منقولی طور سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جائے ورنہ کیا ضرورت ہے بدعات کے لئے ایمان میں خلل ڈالنے کی۔

لا تقولوا لما تصف السنتکم ھذا حلال وھذا حرام

آثار الزلزلہ آئندہ زلزلہ کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا حقیقۃ الوحی پڑھو۔ کہ اللہ نے اس کو حکم میں کہ منسوخ بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یؤخرہ الی اجل مسمّی۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے۔ جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللہ ما یشاء۔ ہمارا ایمان ہے کہ منجم و رمّال کی طرح نہیں وہ ایک حکم صبح دیتا اور رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من آیۃ والی آیت اس پر گواہ ہے۔ آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے۔ تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ کہ صدقہ و استغفار سے ردّ بلا ہوتا ہے بلا کیا چیز ہے یعنی وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادہ میں مقدر ہو چکا ہے۔ اب اس بلا کی اطلاع جب کوئی نبی دے۔ تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے جو تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اس لئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں۔ دیکھو جہاں میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کی طرف

توجہ دلائی ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ یہ عذاب ٹل سکتی ہے۔ افسوس لوگ ہماری عداوت میں ایسے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اسلام کے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں۔ وہ ما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پڑھتے ہیں اور پھر ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ ہدایت کرے۔

۱۵ - مئی سنہ ۱۹۰۸ء ۔ ۱۰ بجے

ایک معزز پیرزادہ صاحب ملاقات کو آئے ان سے مفصلہ ذیل مکالمہ ہوا۔

انشاء اللہ آپ نے آئندہ کے متعلق ایک بات کہی کہ ایسا کیا جائیگا مگر ساتھ ہی انشاء اللہ العزیز فرمایا اور بتلایا کہ انشاء اللہ کہنا نہایت ضروری ہے کیونکہ انسان کے تمام معاملات اس کے اپنے اختیار میں نہیں وہ طرح طرح کی مصائب اور مکاره و موانع میں گھرا ہوا ہے ممکن ہے کہ جو کچھ ارادہ اس نے کیا ہے وہ پورا نہ ہو۔ پس انشاء اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے مدد طلب کی جاتی ہے۔ آجکل کے ناعاقبت اندیش و نادان لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں۔

فائدہ مخالفت مخالفوں کے سب و شتم کا ذکر تھا فرمایا دیکھو۔ کاشتکاری میں سب چیزوں ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی ہے بیج ہے۔ مگر تبھی اس میں کھاد ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو سخت ناپاک ہوتی ہے پس اس طرح ہمارے سلسلے کے لئے یہی گندہ مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔

نقصان تفرقہ فرمایا۔ اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے۔ دمبدم تنزل کرتا جاتا ہے اسلئے خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکلکر اس جماعت میں شامل ہوں۔ جو بے سود مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور اس سیدھے رستے پر چل رہی ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔

سعی اتحاد ہم چاہتے ہیں کہ چند مذہب و شائستہ و منصف مزاج مختار لوگ جمع ہوں اور ہم انہیں سمجھائیں کہ ہمارا مذہب کیا ہے اور دوسرے گروہ سے ہمارا کس بات میں اور کیوں اختلاف ہے اصل امر یہ ہو وقت میں خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے جبکہ اسلام و مسلمان نیچے

صدمے اٹھا رہا ہے ایک بیرونی طور سے حملہ ہے اور ایک اندرونی طور سے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں ہی میں سے کہتے ہیں کہ اسلام کے احکام کوئی نہیں یہ روزہ و نماز و حج پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ جو کچھ عرب کے وحشیوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی تھیں۔ پھر قیامت کے حالات پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

دوم۔ وہ لوگ ہیں جو افراط کی طرف گئے ہیں اور وہ بعض انبیاء کی شان میں غلو کرتے کرتے یہاں تک پہونچے ہیں کہ انہیں خدا تک بنا دیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ ہی کو لو۔ ان کو بعض ایسی صفات کا صاحب گردانا ہے جو خاصہ الوہیت ہیں

حضرت عیسیٰ کے واسطے کیوں خصوصیت وہ بے شک خدا کے مقربین میں سے تھے اور ان پر خدا کا فضل تھا وہ اسکی نبوت سے ممتاز تھے مگر ان کے لئے کوئی ایسی خصوصیت مقرر کرنا جو دوسرے انبیاء میں نہ ہو ٹھیک نہیں کہتے ہیں۔ کہ آسمان پر کسی صدیوں سے بجسد العنصری متمکن ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ ہم ضرور مان لیں گے اگر آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جاویں اس کا جواب جو دیا گیا وہ یہ تھا کہ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا جب اس نے ابتدا سے ایک قانون مقرر کر دیا کہ فیھا تحیون تو پھر اس اپنی سنت کے خلاف کیوں کرتا۔ اگر یہ عقیدہ (مسیح کے جسم سمیت آسمان پر چڑھ جانے کا) اس وقت کے مسلمانوں میں ہوتا۔ تو کفار کو حق تھا کہ انہیں یہ کہکر ملزم کریں کہ وجہ ہے ایک نبی کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں اور دوسرے کے لئے نہیں حالانکہ تم اس بات کے بھی قائل ہو۔ کہ آنحضرت صلعم تمام نبیوں سے اور بالخصوص حضرت عیسیٰ سے افضل اور جامع کمالات نبوت ہیں۔ غرض یہ زندہ آسمان پر چڑھ جانے کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ بلکہ قرآن تو اس عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ یہ آیت ہے جو مسیح نے پڑھی ہے حدیث نہیں کہ اسپر ضعیف یا وضعی ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہو۔ سارا قرآن مجید اول سے آخر تک دیکھ لو۔ عیسیٰ کے اب تک زندہ رہنے کا ثبوت نہ پاؤ گے۔ اگر پاؤ گے تو یہ کہ فلما توفیتنی۔ یا عیسیٰ علیہ السلام رب العزۃ کے حضور عرض کرتے ہیں۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر تو نگران حال تھا۔ میں دوبارہ نہیں آیا اور مگر عیسائی میرے بعد بگڑے ہیں۔ توفی کے معنے موت۔ ابن عباس

بلکہ جس کا اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ لفظ قرآن مجید میں ہو انبیاء کے لئے بھی آیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف نے کہا کہ توفنی مسلماً اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ دونوں باب تفعل سے ہیں کسی لغت کی کتاب میں بھی اس کے خلاف معنے نہ پاؤ گے یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی شہادت ہوئی۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت کی طرف دیکھو جو آپ کی رؤیت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات عیسیٰ کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ اب اس میں تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ یحییٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں پس فوت شدہ گروہ میں جو بہشت جا چکا ہے۔ کسی کو دیکھنا سوا اس بات کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ وہ بھی مر چکا ہے۔ غرض یہ دو شہادتیں ہیں۔ آپ خود ہی انصاف کریں کہ ان سے کیا بات ثابت ہوتی ہے۔ پس کیا وجہ ہو کہ عیسےٰ کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں۔ یادرکھو عیسےٰ کے خدا ہونے کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ وہ مردے زندہ کرتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ۔ اب خدا کے کلام میں تناقض نہیں۔ کہ ایک آیت میں کہے مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے اور دوسری میں کہے کہ مردے زندہ ہوتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اس کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے ہیں۔ لما یحییکم۔ اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے مراد روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہے پس مسلمان جو پادریوں کی متابعت میں عیسےٰ کے مردے زندہ کرنے کے قائل ہیں سخت غلطی کرتے ہیں پھر کہتے ہیں۔ کہ جو مس شیطان سے پاک ہے وہ صرف عیسیٰ اور اس کی ماں ہی تھی۔ دیکھو اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ہتک ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی خصوصیتیں ہیں۔ جو مسلمانوں نے عیسیٰ کو دے رکھی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور ہم اس بات کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اس سید الرسل سے بڑھ کر کسی کو بنایا جاوے جو یقیناً سب سے بڑھ کر افضل اور اعلیٰ تھا (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ)

مکالمات الٰہیہ

پھر ان مسلمانوں کا ہم سے اس بات میں اختلاف ہے کہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا کے مکالمات و مخاطبات اس امت کے لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء امت کا مذہب رہا ہے۔ یاد رکھو کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جس کے کمالات پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے کے لئے اس میں کچھ نہیں۔ اگر یہ بات ہو اور اس کا مدار بھی قصوں پر ہی ہو۔ تو پھر بتاؤ کہ اس میں اور دوسرے دینوں میں فرق کیا رہ گیا۔ اسلام میں اگر کوئی چیز مابہ الامتیاز ہے تو یہی کہ اس کے پیرو الٰہی مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں خشک توحید کے قائل تو اور مذاہب بھی ہیں۔ مثلاً یہود پھر برہمو سماج۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ یہی تو فائدہ ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت و پیروی و تصدیق رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان انعامات کا وارث جو اگلے برگزیدہ انبیاء پر ہوئے۔ اللہ اس کا نام فرقان رکھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

یعنی وہ تمہیں ایک فرقان دیگا۔ پس دوسرے مذاہب اس میں ایک مابہ الامتیاز اسی جہان میں ہونا ضروری ہے۔ ہم ایسی بات کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے معاملہ کو الگ رکھ کر کوئی ہمیں سمجھائے۔ کہ اگر اسلام بھی خشک توحید ہی سے کر آیا تھا جیسے کہ یہودی رکھتے اور برہمو سماج کے لوگ اس کے قائل ہیں۔ تو اتنا بڑا اختلاف کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتاتے اور اس کے جو کمالات اور طریق بیان ہیں۔ وہ بھی مردوں میں بتاتے ہیں۔ گویا زندوں کے لئے کچھ نہیں مصنوع سے صانع کی طرف جانا خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعلیٰ ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا شناسی کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خود انا الموجود کہے۔ پچھلے قصے تو دوسرے مذاہب بھی سناتے ہیں پس اس کے مقابل میں اگر تم بھی دو چار گذشتہ قصے سنا دو۔ تو اس میں بہتری کیا ہوئی اور اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ تو سچ ہے مگر جو دوسرا بیان کرتا ہے کہ ہمارے رہنما نے یہ یہ معجزہ دکھایا۔ وہ غلط ہے دیکھو انجیل میں ایسے معجزوں کا بھی ذکر ہے۔ کہ جب عیسےٰ کو صلیب دیا گیا۔ تو سب مُردے قبروں سے نکل آئے۔ ہماری عقل کا تو یہاں آکر خاتمہ ہے کہ ایک شہر میں تمام مُردے کس طرح سما گئے اور پھر وہ بھی ان کے رشتہ داروں کے جو بیویاں تھیں انہیں کیوں نہ دیا۔ پس ایسے قصوں کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے بھی قصے ہی ہوں تو کسی مخالف پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس پر ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔

پھر حسان کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا۔ بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے۔ تمام معراج کا ذکر کر کے اخیر میں فاستیقظ لکھا ہے۔ اب تم خود سمجھ لو کہ وہ کیا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اس کے لئے رؤیا کا لفظ ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ۔ پھر ایک دوسرے صاحب نے پوچھا کہ اسلام میں جو اور فرقے ہیں۔ مثلاً حنفی شافعی نقشبندی چشتی۔ قادری۔ کیا جیسا ان کا باہم اختلاف ہے پس ایسا ہی یہ ایک فرقہ ہے یا اس میں کچھ اور دستہ ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو یہ سب رستے موجودہ صورت حالات میں اس تعلیم سے دور ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق فرمائی۔ یہ طریق طریقے اور بدعات تو میں گرفتار ہیں ایسے ورد وظائف اور ذکر کے طریقے نکال رکھے ہیں جو آنحضرت سے ثابت نہیں۔ ان میں ایک ذکر ارہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی کو سل ہو جاتی ہے بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پھر ولی اللہ کہتے ہیں۔ اسلام میں ایسی پاگل کر دینے والی تعلیمات نہیں اللہ نے یہ وصول الی اللہ کا طریقہ ہے۔ قرآن مجید میں تو یہ فرمایا۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۔ جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے۔ تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے آخرکار بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ہوتا ہے۔ گناہ خود ایک ملک ہے وہ بیمار ہیں جو گناہ میں لذت پاتے ہیں۔ بدی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا کہ انہیں نزول الماء ہو گیا۔ مفلوج ہو گئے۔ رعشہ ہو گیا۔ ... سے ہو گئے خدا تعالیٰ جو ایسی بدیوں سے روکتا ہے تو لوگوں کے بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے۔ تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ کہ ڈاکٹر کا۔ پس فلاح جسمانی و روحانی پانی ہے۔ قرآن مجید نے

[illegible] اللہ تعالیٰ
کمال رحمت سے بعض کو ان سے بچنے کی یا ابتدا ہی اب کرنی اگر ان گناہوں سے ان
گناہوں سے نہ بچے تو اسلام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حاصل کلام دو قسم کے لوگ
ہیں ایک وہ جو محبت میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ دہریہ ہو جاویں۔
ان کے نزدیک ارکان صلوٰۃ ایک لغو حرکت ہے وہ سب کچھ سمجھتے ہیں۔ نبی بھی اُمّی صحابہ بھی
اُمّی۔ پس ان میں سے ہر ایک پر حکم ہے یہ افراط کا طریق ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو تفریط
میں پڑ گئے ہیں۔ حقوق اسلام کو کھا گئے۔

غرض ذکر اُس کے طرح طرح کے طریقے نکال بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم
اُمّۃً وسطاً ہے۔ پس اعتدال چاہیئے۔ اور درمیانی راہ اختیار کرنی لازم ہے

ہمارے مخالفوں نے اپنے آپ کو کس طرح کافر بنایا

پھر اس معزز ملاقات کرنے والے نے (مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا) سے عرض کیا کہ اگر تمام غیر احمدیوں کو کافر کہا جائے تو پھر اسلام میں تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

فرمایا۔ ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو جب میں نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے بعد بٹالہ کے محمد حسین مولوی ابو سعید صاحب نے بڑی محنت سے ایک فتویٰ تیار کیا جس میں لکھا تھا کہ یہ شخص کافر ہے دجّال ہے ضال ہے۔ اس کا جنازہ نہ پڑھا جاوے۔ جو ان سے السلام علیکم کرے یا مصافحہ کرے یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر۔ اب سنو! یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے۔ پس اس مسئلہ سے ہم کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ خود ہی کہہ دیں کہ ان حالات کی ماتحت ہمارے لئے کیا راہ ہے۔ ہم نے ان پر پہلے کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ اب جو انہیں کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہی کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے۔ ایک شخص نے ہم سے مباہلہ کی درخواست کی۔ ہم نے کہا کہ دو مسلمانوں میں مباہلہ جائز نہیں۔ اس نے جواب لکھا کہ ہم تو تجھے پکا کافر سمجھتے ہیں۔

اس شخص نے عرض کیا کہ وہ آپ کو کافر کہتے ہیں تو کہیں لیکن اگر آپ نہ کہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھیں تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

کافر نہ کہتے اگر حدیث نبوی نہ ہوتی

اس شخص نے کہا کہ جو کافر نہیں کہتے ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ لایدخل المؤمن فی جحر ما حیہ مرتین۔ ہم خوب آزما چکے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں۔ ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون

سامنے سلامت لوٹتے ہیں کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں مگر جب اپنے لوگوں سے مخلّی بالطبع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ان سے استہزاء کر رہے تھے۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیدیتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔ آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب اس میں یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں۔ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں۔ ہم کس طرح سمجھیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی عظمت نہیں ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا اُسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔

اس پر اس شخص نے پھر مکرر وہی کہا۔ آپ نے پھر بالتفصیل سمجھایا۔ کہ دیکھو پہلے اپنے ملّاں لوگوں سے پوچھ تو دیکھیں۔ کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھ کر ہے پس جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہونچا تو آپ نے فرمایا پہلے ان سے یہ تو پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے۔ کہ ہم میں کفر کی کون سی بات ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں سب میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلال و عزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات۔ ہم تو تینوں طبقوں کے لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان کو کیا کہیں۔ کہ جو مومن کو کافر کہتے ہیں۔ جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں ✗

تعلیم نسواں

پھر مدرسے صاحب نے پوچھا کہ تعلیم نسواں کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں۔ فرمایا حدیث ہے۔ طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة۔ میں پہلے مردوں کا ذکر کرتا ہوں کہ قبل اس کے جو اسلام کی حقیقت معلوم ہو اور اس کی خوبیاں معلوم ہوں۔ پہلے ان علوم کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسہ کی تعلیم دی جائے۔ تو دہریانہ اثر ان کے بدن میں شیر مادر کی طرح پڑ جائیں گی۔ پھر سوا اس کے اور کیا ہے کہ وہ اسلام سے پھر جائیں عیسائی تو بہت کم ہوں۔ کیونکہ تثلیث وکفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ

ایسا لغو ہے کہ اسے کوئی عقیل و فہیم قبول نہیں کر سکتا۔ البتہ مہر یہ ہو جانے کا بہت خطرہ ہے پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جاوے۔ جب آجکل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا۔ تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔

ہم تعلیم نسوان کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے۔ مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل تاثرات سے محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سواء السبیل توبہ۔ تقوی و طہارت کی توفیق دے۔

ملازمت کیسی ہو

فرمایا۔ ملازمت اگر نیات سے رہے تو ایک نعمت ہے جو ہر طرح سے قابل شکر یہ ہے اور اگر برخلاف اس کے بد افعال کا مرتکب کرے تو پھر ایک لعنت ہے جس سے بچنا لازم

تعلق ... | تعلق پیدا کرنا ...

بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہو۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو۔ کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھکر بلائیں ہیں جن لوگوں کا تعلق خدا سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے تعلق بڑی چیز ہے۔ بزیر سلسلہ زلفش طریق عیاری است۔ کوئی انسان نہیں۔ جس کے لئے آفات کا حصہ موجود نہیں۔ ان مع العسر یسرا۔ انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ ؎

بہ کریمان کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ تو مبد ہم مباش۔ کہ رندان بادہ نوش۔ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند۔

امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن و صحت کے ...

اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیگا کہ راستباز کون ہے۔

دعوی رسالت

فرمایا ہم نے ان سخنوں میں کوئی دعوی رسالت نہیں کیا جیسا کہ ان لوگوں کو بہکا سکیں میں اللہ جو کچھ اظہار و دعوی ہم اللہ منذر ہونے کا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی متابعت کا ہے وہ ہمیشہ سے ہے۔

آج کوئی نئی بات نہیں۔ ۲۴ سال سے یہ الہام ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء۔ عصر۔ صلح سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ جب جنگ موقوف ہوئی تو مسلمانوں کے ساتھ کفار کا میل جول ہو گیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پہ نظر کرنے کا موقعہ مل گیا پھر ان میں سے کئی سعید روحیں اسلام کے لئے تیار ہو گئیں۔

خدا کا ہاتھ سب سے بڑھکر طاقتور ہے۔

پنجاب کے مسلمانوں کے لئے انگریزوں کا وجود ایک نعمت ہے۔ اگر انگریز نہ ہوں۔ تو جو کچھ نظارہ ہوتا اس کے تصور سے ہی گھبراتا ہے۔

مسلمانوں کو عیسائیوں سے باوجود اختلاف کے ایک قسم کا اتحاد ہے۔ مگر ہندو تو بالکل الگ ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام نے انتقام سے کام نہیں لیا۔ کوئی پوچھے کہ کتنے سو سوروں کو ہلاک کر دیا۔ پھر کپڑے بیچ کر تلواروں کے مول لینے کا حکم دیا۔

... فائدہ

دیکھو کوئی چور ہے۔ اور ایک شخص کا بڑا دوست ہے۔ وہ شخص اس سے احسان مدارات سے پیش آتا ہے۔ تو وہ چور خواہ کس قدر برا ہے مگر اس شخص کی کبھی بدخواہی نہیں کرے گا اور کبھی اس کے گھر میں نقب نہیں لگائیگا۔ تو کیا خدا چور جیسا بھی نہیں کیا خدا سے وفاداری کا تعلق بے فائدہ جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔

تمام اخلاق حمیدہ الہی صفات کے ہی پرتو ہیں۔ جو سچے دل سے اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ ان میں اوران کے غیر میں ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔

خوف الہی

صوفی کہتے ہیں جس شخص پر چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایکدفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں۔ تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے۔

اب ایسے بھی بندگان خدا ہیں کہ ۴۰ دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

دانشمند انسان وہ ہے۔ جو بلا آنے سے پہلے

... سا خدا بیقرار ہو کر رجوع کرتا ہے خدا اس کی تکلیف دبیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آور ہی نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر عبد الحکیم

۱۹ مئی ۱۹۰۸ء۔ عبد الحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ فرمایا۔ ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

فرمایا ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہو جاتی ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آتا۔ کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی ۲۰ سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں بول سکتا ہو ہماری تو سمجھ میں نہیں آ سکتا مگر ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ عرب صاحب عبد الحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبد الحکیم نے آپکے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ کہ آنیوالی ۲۱ ساون کو آپ کی وفات ہو جاویگی لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کل جعل علی شاکلتہ

خط و کتابت

ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرے بعض لوگ حضرت کی خدمت میں بھی خط لکھتے ہیں اور اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے وہ خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے پتہ لکھا تھا تو کاتب خطوط کو یاد ہو گا مگر یہاں اس کثرت سے خط آتے ہیں کہ سب پتے یاد رکھنا ناممکن ہے اس واسطے ہر صاحب کو چاہئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھے ایک صاحب میر شجاعت علی نام کے ہر ہفتے خطوط حضرت کی خدمت میں آیا کرتے تھے مگر کسی خط پر میر صاحب اپنا پتہ نہ لکھتے تھے جواب تو ہم کچھ مدت تک انتظار کر کے لکھتے رہے مگر وہ ناکافی ہونے کے سبب دفتر خط میں رہے اور اس طرح

المفتی

ایک شخص نے جو اپنی جماعت میں داخل ہیں اور پٹواری ہیں بذریعہ خط حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ پٹواریوں کے واسطے کچھ رسوم گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہے لیکن عام رسم ایسی پڑ گئی ہے کہ پٹواری بعض باتوں میں اس سے زیادہ یا اس کے علاوہ بھی لیتے ہیں اور زمیندار بخوشی خاطر خود ہی بغیر مانگنے کے دے جاتے ہیں کیا اس کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں۔ فرمایا۔ اگر ایسے پیسے کی خبر باضابطہ حکام تک بالفرض پہنچ جائے اور بموجب قانون اس پر فتنہ اٹھنے کا خوف ہو سکتا ہو۔ تو یہ ناجائز ہے۔

فونوگراف میں نظم ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا جائز ہے کہ حضور کی نظمیں فونوگراف میں بند کر کے لوگوں کو سنائی جائیں۔ فرمایا اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ تبلیغ کی خاطر اس طرح سے نظم فونوگراف میں سنانا جائز ہے کیونکہ اشعار سے بھی اوقات لوگوں کے دلوں کو نرمی اور رقت حاصل ہوتی ہے۔

افریقہ میں انجمن احمدیہ کی ضرورت ہر جگہ سے خبریں آرہی ہیں کہ انجمن احمدیہ باقاعدہ بنتی جاتی ہے۔ مگر تا حال افریقہ میں پوری چستی کے ساتھ احباب افریقہ کو ایک باضابطہ انجمن میں منسلک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہماری رائے میں تمام افریقہ کے واسطے ایک جدا انجمن ہونی چاہیئے جس کا نام انجمن افریقہ ہو۔ اور پھر اس کے ماتحت مختلف شہروں میں انجمن ہونی چاہیئے۔ افریقہ کے معزز دوستوں کو اس کام میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے جو بہت جلد انجمنوں کا انعقاد کرانا چاہیئے۔

ریویو

مقناطیسی قوت ترجمہ سید عبدالرحمن صاحب آنریری سیکرٹری یونین کلب پیر کوٹھ

قیمت ۴؍ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں علم مسمریزم کے ابتداء اور ترقی اور اس کے ذریعہ سے امراض کے دور کرنے کا طریقہ عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کتاب اگرچہ بہت چھوٹے چھوٹے پیرے گراف میں مختلف عنوانوں کے ساتھ تمام ضروری امور کا بیان کیا گیا ہے۔ قوت مقناطیسی سے امراض کا علاج بھی طبابت کی ایک شاخ سمجھنا چاہیئے اور اس کے عامل اگر دھوکہ سے باز رہیں اور حسن نیت سے کام کریں تو مخلوق الٰہی کو بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں حقیقی علم توجہ تو وہ ہے جس میں انسان اپنے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان پائدار اور سچی راحت کا وارث بنتا ہے۔ لیکن دنیوی اور ظاہری ہنر کے رنگ میں جس کا تعلق اخلاق یا مذہب کے ساتھ نہیں علم توجہ بھی منجملہ مفید علوم کے ہے۔

کرکٹ گائیڈ مصنفہ سید صاحب موصوف مذکورہ بالا قیمت ۱؍ اس میں کرکٹ کے متعلق تمام قواعد۔ اصطلاحات وغیرہ کا عمدگی سے ذکر ہے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اخیر میں کرکٹ کے متعلق بول چال کے بامحاورہ انگریزی فقرات بمعہ ترجمہ بھی درج ہیں۔ الغرض

The Book is small but concise -

تا اطلاع ثانی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ لاہور

نوٹ۔ لفظ لاہور نہ لکھا جاوے۔ در شخط ریز میں آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاہور تشریف آوری کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر بدر نے براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کر دی ہے

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے۔

براہین احمدیہ

سب جلد

نہایت خوش خط ڈمی کاغذ پر پرانی براہین کے مطابق چھپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے صہ کے ۴؍ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو ۳؍ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ۲؍ فی نسخہ کے حساب سے دیجاوے گی

اور مجلد کے لئے ۸؍ زائد

درشمین بجائے ۶؍ ۴؍

مجلد بجائے ۸؍ ۶؍

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ لاہور سے طلب کریں

کھتری سماچار مشین پریس لاہور میں چھپا

ایک انگریز کی حضرت سے ملاقات

دلچسپ و مفید مکالمہ

(پروفیسر کلیمنٹ ریگ ایک مشہور سیاح ہیئت دان اور لیکچرار ہے۔ اوس کا اصلی وطن انگلستان میں ہے آسٹریلیا میں بہت مدت تک وہ گورنمنٹ کا ملازم افسر صیغہ علم ہیئت رہا۔ سائنس کے ساتھ پروفیسر مذکور کو خاص دلچسپی ہے اور چند کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جبکہ حضرت لاہور میں تشریف لائے۔ تو پروفیسر اس وقت یہیں تھا اور اوس نے علم ہیئت پر ایک لیکچر ریلوے اسٹیشن کے قریب دیا تھا۔ اور ساتھ میجک لینٹرن کی روشنی سے اجرام فلکی کی تصویریں دکھائی تھیں۔ یہ لیکچر ہم نے بھی سنا تھا۔ دوران لیکچر میں پروفیسر کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص اندھا دھند عیسائیت کی پیروی کرنیوالا نہیں بلکہ غیر متعصب اور انصاف پسند ہے اس واسطے میں اوس سے ملا اور حضرت اقدس کے دعوی مسیحیت و مہدویت اور اوس کے دلائل سے اوس کو خبر کی۔ ان باتوں کو سنکر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں ساری دنیا کے گرد گھوم آیا ہوں اور میں تو ایسے ہی آدمی کی تلاش میں ہوں اور حضرت کی ملاقات کا از حد شوق ظاہر کیا چنانچہ وہ اور اوس کی بیوی دو دفعہ حضرت کی ملاقات کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں آئے اور علمی سوالات کئے۔ اون میں سے پہلی گفتگو درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر)

ابتداء

انگریز۔ میں اور میری بیوی آپ کی ملاقات کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں۔

مسیح۔ میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوں۔

انگریز۔ میں ایک سیاح ہوں اور علمی مذاق کا آدمی۔ کائنات عالم پر نظر کرتے ہوئے جب میں دیکھتا ہوں کہ زمین و آسمان میں طرح طرح کے عجائبات بھرے پڑے ہیں اور نظام شمسی کا حال اس قدر وسیع ہے کہ عقل چکر کھا جاتی ہے۔ تو میں یقین نہیں رکھتا کہ ان کا بنانے والا خدا کسی خاص فرقے یا کسی خاص کتاب میں محدود ہو۔ مسلمانوں کا مذہب ہو یا عیسائیوں کا بھی۔ یہودیوں کا بھی۔ میں کسی کی خصوصیت نہیں کرتا۔ میں صداقت کو چاہتا ہوں۔

خدا کسی خاص قوم کا نہیں

مسیح۔ واقعی یہ بات صحیح نہیں کہ ایک خاص فرقے ایک خاص قوم میں خدا اپنا مقام رکھتا ہو۔ صحیح بات یہی ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جیسا کہ ظاہری اجسام کے لئے سب کی پرورش کرتا ہے اور اوس نے انسان کے جسمانی آرام کے لئے اجرام سماوی۔ ہوا۔ اناج۔ پانی وغیرہ اشیاء پیدا کیں۔ ایسا ہی وہ روحانی زندگی کے لئے بھی سامان مہیا کرتا رہتا ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی قرآن میں لکھا ہے کہ خدا رب العالمین ہے۔ وہ ہر زمانہ میں ہر قوم کی اصلاح کے لئے اپنے پاک بندے بھیجتا رہا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ وہ وقتاً فوقتاً اصلاح کرتا رہا اور کرتا رہیگا وان من امة الا خلا فيها نذير۔ یعنی کوئی بستی اور قوم نہیں جس میں خدا کیطرف سے نذیر نہیں آیا۔ کتابوں میں جو اختلاف ہے۔ وہ درحقیقت اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں قابل اصلاح امور کی اصلاح ہوتی رہی ہے اس کی مثال طبیب کے نسخے سے دیجاتی ہے جوں جوں بیمار کی حالت بدلتی جاتی ہے۔ نسخہ بھی بدلتا جاتا ہے دنیا میں جب اعمال کا فساد بڑھ جاوے اور لوگوں کی عملی زندگی بالکل خراب ہو جاوے اور اعتقادات میں بھی فساد پڑ جاوے۔ لوگ خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کیطرف مشغول ہو جائیں تو اوس کی عزت تقاضا کرتی ہے کہ کسی مصلح کو پیدا کرے۔ اصلاح خدا کے قانون قدرت سے باہر نہیں جیسے ہم لوگوں [illegible] کے لئے وہ ہوا [illegible] اناج مفید نہیں۔ جو آدم کے وقت تھا۔ بلکہ تازہ ہوا تازہ برسات تازہ اناج کی ضرورت ہے اور ضرور ہے کہ ہمارے لئے الگ موسمی برسات ہو۔ اسی طرح خدا کی عادت ہے کہ آسمانی سلسلہ کی گذشتہ پرورش ہمارے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی خدا کا منکر ہے تو اوس کے لئے بحث کا الگ طرز ہے اگر کوئی خدا کے وجود کا قائل ہے تو ان دو سلسلوں کو مقابل رکھ کر فائدہ حاصل کرے یعنی ایک جسمانی سلسلہ اور ایک روحانی سلسلہ۔ جیسے وہ خدا موسمی برسات و ہوا سے جسمانی سلسلے کو تازہ کرتا رہتا ہے اسی طرح روحانی سلسلہ کو روحانی بارش سے۔ اگر جسمانی سلسلے کی پرورش کرنے والی آب و باراں نا پیدا ہو جاویں تو وہ سلسلہ نہیں رہتا اسی طرح اگر کہیں کہ روحانی سلسلے کے لئے جو کچھ تھا۔ (از قسم وحی و الہام و نشانات) وہ پیچھے رہ گیا۔ تو روحانی سلسلہ بھی مردہ ہو گیا اور یہ ناممکن ہے۔ پس کیا یہ ضروری نہیں کہ زمانہ میں معارف و تازہ حقائق پیدا ہوں۔

انبیاء کا جو سلسلہ چلا آتا ہے اس کو ایک ہی نظر سے دیکھا ہی ٹھیک نہیں۔ جو لوگ اپنے پاس ثبوت رکھتے ہیں اون کو معمولی اتنا کہنے سے کہ میں معمولی آدمی ہوں رد نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا حق ہے تو یہ کہ وہ ثبوت طلب کرے۔ سو ہم بتاتے ہیں۔ کہ ہمارا ثبوت قصے کہانیوں پر موقوف نہیں بلکہ ہمارے موجودہ وقت موجود ہیں۔ سب سے بڑا ہیئت دان نظام شمسی پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج ہو گا۔ تو یہ کہیگا۔ کہ کوئی اس کا صانع ہونا چاہیئے مگر نبی یہ بتاتا ہے کہ واقعی "خدا" ہے

دنیا کب سے ہے

انگریز۔ یہ ایک چھوٹی سی زمین ہے۔ میں یقین کرتا ہوں اور بھی کئی زمینیں ہیں اور اور بھی کئی سلسلے ہیں۔ مجھے یہ عقیدہ غلط معلوم ہوتا ہے کہ صرف چند ہزار برس سے دنیا کی پیدائش شروع ہوئی۔ اور خدا نے آدم و حوا کو پیدا کیا۔ پھر ایک پھل کھانے سے اون کی سب اولاد گنہگار ہو گئی۔

مسیح۔ ہم کب کہتے ہیں کہ صرف یہی زمین ہے جس میں خدا کی مخلوق ہے۔ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آیا۔ [illegible] ستارے وغیرہ میں آبادی ہے اور ایسی مخلوق اس [illegible] ہے جو [illegible] کی محتاج ہو۔ تو خدا نے وہاں بھی ضرورتیں پیدا کئے۔ دوسرا عقیدہ بھی غلط ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى۔ کوئی کسی کے لئے گنہگار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ہرگز یہ مذہب نہیں۔ کہ اسی چھوٹی سی زمین میں جو کچھ ہے [illegible] ہے اور اسی کے لئے سب سلسلہ ہے۔

حقیقت گناہ

انگریز۔ دو باتیں پوچھنی چاہتا ہوں گناہ کس چیز کو کہتے ہیں۔ ایک ملک کا آدمی ایک چیز کو گناہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا اوس کو نیک ثواب عملی طور سے یہ مانا جاتا ہے۔ کہ انسان کیڑے سے ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہونچا ہے اور آخر میں اس کے لئے یہ امتیاز پیدا ہو گیا۔ اس امتیاز کے ذریعے سے ایک کو اچھا اور ایک کو برا کہتا ہے۔ دوم شیطان کیا چیز ہے اور خدا ایسا وسیع علم والا قادر ہو کر کیا [illegible] کہ شیطان اپنی بدی پھیلاوے۔

مسیح۔ [illegible] کو مانتے ہیں۔ آپ مذاق پر ہم گفتگو کرتے ہیں۔ انسان کی زندگی اسی دنیا تک محدود

موعود آتے لیے جتنے اولیاء اللہ ہوئے اور آئندہ آئیں گے یا ہوئے ہیں خصوصاً اصغر علی۔ ان سب کی نسبت بھی یہی سوال ہو سکتا ہے۔ فما ھو جوابکم فہو جوابنا۔

(۴) لا یجتمع امتی علی الضلالۃ
پر جتنا زور دیا ہے اس سے مراد گذشتہ اولیاؤں کی جماعت کو پیر و مرشد کر ماننا ہے اور ان تمام اکثر من فی الارض کو ... جانتے ہیں۔ کہ ... کا اجماع ہو چکا ہے جس سے کہ خلاف احمدیوں کا عقیدہ ہے۔

(۵) اگر یہ پیشگوئی بھی صحیح ہو تو میں ایمان لاؤں۔ حضرت! پیشگوئیاں تو ہزارہا پوری ہو چکی ہیں مگر آپ لو کان الذی علیہ آیۃ پکارتے جاتے ہیں۔ آپ جیسے بڑا اعتراض جس پیشگوئی پر ہے جتنے میں پیش کریں۔ انشاء اللہ ایک ادنیٰ خادم مسیح موعود کا آپ کی تشفی کر دیگا۔

(۶) مرزا صاحب کی امت سے یہ پوچھتا ہے کہ ابھی تو مرزا کی ... میں بھی باقی ہیں۔ جلوہ میں ... کی قوت ... اصغر علی صاحب! آپ غور کریں یہ حملہ آپ کا تمام انبیاء کرام اور ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر کیا ہے یا حضرت مرزا صاحب پر! ایک مدعی علم و فضل کے منہ سے یہ کلمات سنکر میں تو انگشت بدندان رہ گیا۔ دیکھا مامورین اللہ سے بغض کا نتیجہ کہاں تک پہنچا دیا

ایک اور صاحب آئے تھے۔ آپ نے کاپیوں سے ایک لمبا فقرہ یاد کر رکھا تھا۔ جو ایک دم میں کہہ جاتے تھے آپ نے ایک اشتہار پڑھا جس میں حضرت اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم کامل ایمان پیدا کرو۔ اور ... کی مجلسوں سے الگ رہو۔ پھر آپ نے عجب منطق چھانٹی۔ چنانچہ کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں میں ایمان نہیں۔ جبھی تو کہا گیا کامل ایمان پیدا کرو۔ اور وہ ... کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ جبھی اس سے منع کیا۔ کوئی اس بندہ خدا سے پوچھے۔ کہ کسی چیز سے نہی اس کے وجود پر دال ہے۔ تو لا تقربوا الزنا کہتے وقت تمام مخاطب بھی اس میں نعوذ باللہ ملوث تھے؟ ایسی بے ہودہ دلیل ہے۔ پھر آپ نے ایک نظم حضرت صاحب کی پڑھی۔ جب

کہ ... انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ... بڑھکر مقام احمد ہے

پر پوچھے تو ظاہر کیا کہ یہاں احمدی اپنے تئیں کہتے ہیں مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی نے آواز دی۔ نقل کفر کفر نباشد۔ یہ ان لوگوں کی سمجھ کا یا نیک نیتی کا نمونہ ہے۔

پھر مولوی غلام احمد قصوری نے اپنے استخارہ کا حال بیان کیا اور اس ... میں عجیب عجیب باتیں کہیں۔ جس سے کسی ناواقف کو ... کا گمان ہو سکتا تھا۔ ایک طرف تو کہا کہ نبوت بکلی ... ہو چکی ہے۔ جزوی نبوت کیا چیز ہے۔ دوسری جانب ... خود ہی مان کر نکل گیا۔ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ آپ اپنی خواب پر نازاں ... تھے اور جزوی نبوت کا دعویٰ اپنے لئے منسوب کرتے جاتے تھے۔ تو حضرت صاحب کو بڑی صورت ... تک دیکھنے کا بار بار ذکر کرتے اور یہ خیال کرتے کہ ما ... من اللہ کا چہرہ آئینہ کا کلام دیکھتے ہیں۔ پھر ایک طرف تو کہا کہ میں نے طلب حق کے لئے استخارہ کیا۔ دوسری طرف یہ کہتے ہیں مرزا صاحب کو کہا کہ میں تمہارا سخت مخالف ہوں اپنا استخارہ کل خیالات نفسانی سے پاک ہو کر کیا جاتا ہے نہ کہ مخالفت کا خیال ساتھ رکھ کر اور پہلے ہی ایک رائے قائم کر کے۔ پھر ایک طرف تو کہا۔ کوئی خدا کا بندہ اور ... میری ملاقات مرزا صاحب سے کرائے۔ وہ اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کریں۔ سب سے پہلے ایمان لانے والا میں ہوں۔ دوسری طرف دوبارہ یہ کہا کہ اگر مرزا جس جگہ میں بیٹھا اس کو اٹھا کر آسمان پر لے جائے اور پھر آسمان سے نیچے اتار لائے اور کہے ... غلام احمد تو مجھ پر ایمان لا تو میں ہرگز نہ مانوں۔ مجھے اس متناقض کلام سے سخت حیرت ہو رہی تھی۔ پھر مسلمانوں کو بار بار بھڑکایا کہ تم کچھ کرتے نہیں۔ گورنمنٹ میں مرزا کے خلاف عرضی دو۔ ادھر یہ مولوی اصغر علی نے ایک کتاب سے عبارت پڑھی اور کسی نوربخشیہ فرقے کا ذکر کیا۔ اور ان کے ضال و مضل ہونے کی یہ دلیل دی کہ وہ کہتا تھا۔ میں تمہارے اختلافات اٹھانے آیا ہوں اور عقائد فاسدہ کی اصلاح کرنے اسی طرح مرزا کہتا ہے۔ پس یہ جھوٹا ہے۔ کیوں جناب اگر یہ قول کسی کے کذب کی دلیل ہو سکتا ہے۔ تو امرت لاعدل بینکم و لابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ۔ کہنے والے پر بھی یہی فتویٰ لگا دیں گے۔ پھر بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کو زجر و توبیخ چاہیئے باز نہ آئیں۔ تو واجب القتل ہیں۔ مجھے مولوی اصغر علی صاحب کے خوفناک خیالات و عقائد سے

جو وہ احمدیوں کی نسبت رکھتے ہیں ڈر ہے۔ کہ وہ کہیں اسلامیہ کالج کے بہت سے احمدی لڑکوں کے لئے تکلیف دہ ثابت نہ ہوں کیونکہ جو احمدیوں کو واجب القتل سمجھتا ہے اور اس کو جلسہ میں اعلان کرتا ہے وہ احمدی طلباء کو محبت و شفقت سے کیا پڑھائے گا۔ کہیں یہ عقیدہ عملی صورت میں رنگ نہ لائے۔ انجمن حمایت اسلام کی کارکن کمیٹی کی خصوصیت سے توجہ درکار ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت کے بہت سے طالب العلم ان سے پڑھتے ہیں۔ پھر حمایت الاسلام کا ملازم اور نمک خوار ہو کر اونہوں نے حمایت الاسلام کی توہین سنی اور خاموش رہے۔ جب جعفر زٹلی صاحب بالقابہ نے دو چار بار حمایت اسلام والوں کو اسلام کا مخالف کہا اور بیان کیا کہ اونہوں نے ہمیں وعظ کے لئے اپنے کالج کی زمین نہیں دی۔ اس کے بعد ایک پنجابی شاعر نے منظومات سے یہ ایک نظم پڑھی۔ اس پر خوب خوب تالیاں بجائی گئیں۔ یہ سب کچھ علمائے کرام مولوی اصغر علی روحی مولوی فاضل عبداللہ ٹونکی وغیرہ حضرات کی موجودگی میں ہوا۔ کیا تالیاں پیٹنا شرعاً جائز ہے اور کیا ان علماء میں سے کسی نے منع کیا۔ کیا ذاتی حملے اور ایسی فحش گالیاں بک کر احمدیوں کا دل دکھانا شرافت تھا اور پھر یہ کہ اس نظم کو چھاپا جائے۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں یہ نظم کبھی نہ چھپیگی۔ فحش نویسی کے جرم میں ماخوذ ہو جانا نہایت ہی یقینی امر ہے۔

سب سے اخیر میں ان علماء کی شرافت و متانت و علمیت کی فاتحہ پڑھتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا مولوی نور الدین صاحب درس دیتے ہیں۔ مگر کیا کوئی غیر احمدی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ کبھی اشارۃً یا کنایۃً چہ جائیکہ صراحتاً مولوی صاحب نے کبھی اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے کسی کو برا بھلا کہا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اونہوں نے کبھی خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی نہیں کیا۔ یہ ہے امن پسندی

نوٹ: لہ جو محبت اور اخلاص حضرت الحاج الحکیم مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ باوجودیکہ ایسا طبیب ہونے کے جو کسی بڑے شہر میں رہکر کم از کم ایک ہزار روپیہ ماہوار بلا تکلف بغیر کسی اشتہار دینے کے کما سکتے

باری تعالیٰ نے ہے اوس نے سورج چاند و دیگر اجرام کو انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ وہ جب پیٹ میں پیدا ہوتا ہے تو اجرام سماوی کی تاثیرات سے فائدہ اوٹھاتا ہے۔ سبعہ سیارہ کا اثر بھی ہے۔ یہ تاثیرات ہماری شریعت کے مخالف نہیں۔ لیکن ہم ایسی بات کو جو ثابت شدہ نہ ہو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ انسان کی ترتیب میں اجرام سماوی کا حصہ بھی ہے۔ جیسے کہ چاند کی روشنی سے پھل پکتے ہیں اور انار کے پکنے اور پھوٹنے کی آواز بھی نکلتی ہے۔

روح کے اقسام

پیرو فیسر۔ کیا جو کچھ گھوڑوں میں اور دوسرے پرندوں میں ہے اوس کا نام بھی روح ہے

مسیح موعود۔ روح تین قسم کی ہے۔ روح نباتی حیوانی۔ انسانی۔ حقیقی کمالات کی جامع حقیقی زندگی کی وارث انسان کی روح ہے۔ حیوانات کی روح اس سے کم درجہ نباتات کی اس سے کم۔ نباتات میں بھی ایک قسم کا احساس ہوتا ہے۔ ایک بوٹا ہے جو کسی گھر میں لگا یا جائے جب چھت قریب آجاتا ہے تو وہ اپنا رخ کسی اور طرف پھیر لیتا ہے۔ چھوئی موئی ایک بوٹی ہے۔ اس میں بھی شعور ہے۔ اب اس سے زیادہ ان معاملات میں پڑنا اور کنہ حقیقت میں پہونچنے کی کوشش فضول ہے

تو کار زمین را نکو ساختی

کہ با آسمان نیز پرداختی

انسان قابل عفو

پیرو فیسر۔ جب ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ انسان خدا کی طرف سے ہے۔ مگر وہ نیکی کیطرف جاتا ہے۔ تو کیا اوس کی غلطی قابل معافی نہیں؟ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ کہ انسان بغیر اس کے نجات نہ پائے گا۔ جبتک اس کے لئے ایک کفارہ نہ ہو۔

مسیح موعود۔ یہ عقیدہ بالکل لغو ہے۔ انسان اپنے اعمال صالحہ سے خدا کے فضل کو جذب کرتا ہے اور اس فضل پر اس کی نجات ہے۔ دنیا میں دیکھ لو کہ دہقان تخم ریزی کرتا ہے۔ پھر اس پر محنت کرتا ہے آخر اس کا نتیجہ پاتا ہے۔ کسی کفارہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسیطرح الدنیا مزرعة الآخرة ۔ جو بو گے ویسا پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اوسکی رحمت سب پر عام ہے۔

پیرو فیسر۔ واقعی یہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کہ انسان لاکھ نیکی کرے۔ پھر بھی اوس کی نیکی رائگان جائیگی جب تک کفارہ پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد اوسنے حضرت اقدس سے کہا کہ آپ نے اپنی جیم [illegible] سے کہہ کر شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر کا اظہار کیا کہ مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی۔ اور مجھے پہلے سے کامل اطمینان ہو گیا۔ اور یہ اطمینان دلانا خدا کے نبی کے سوا کسی سے ممکن نہیں۔

ہمارے مخالفین کس حال میں ہیں

جبسے کہ حضرت اقدس مسیح موعود لاہور میں آئے ہیں آپ کے مکان سے کچھ فاصلہ پر ایک میدان میں چند مولوی بھی روزانہ شام کے وقت جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں شامل ہونے والے لوگ قابل ذکر نہیں۔ جو رنگ ان کا ہوتا ہے اوس کا نمونہ شاید یہی کافی ہوگا۔ کہ ایک دن میں اتفاق سے وہاں گذرا۔ چونکہ وہ زمین بر لب سڑک ہے اس واسطے سڑک پر میں چند منٹ کھڑا ہو گیا۔ ایک مولوی صاحب وعظ کر رہے تھے۔ کہ لوگ قرآن قرآن کہتے پھرتے ہیں۔ قرآن سے کیا ہوتا ہے۔ قرآن تو شیطان بھی پڑھتا ہے [illegible] آن کو پھیر لو۔ تم کو چاہئے کہ اپنے مذہب پر پختہ رہو اور بس۔ یہ ہمارے مولوی صاحب میں اور وہ زور تھا کہ وہ ایسے ہوتے۔ ورنہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک دن اسی میدان میں شہر کے بہت سے مولوی جمع ہوئے تھے۔ جن کی تقریروں کو ہمارے نامہ نگار نے مجوبے کی خاطر جا کر سنا تھا۔ اور اون کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ اس کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارے مخالفین کس دکھ کی حالت میں ہیں لیکن بالمقابل حضرت مسیح موعود کا سلسلہ اپنی روزانہ ترقی میں اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ اب آپ کو ایسے بیہودہ امور کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ شاید آپ کو یہ خبر بھی ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ کہ مخالف کیا بکواس کرتے پھرتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ ان لوگوں کی مخالفت کی زد سے بہت اونچا نکل گیا ہے بہر حال وہ رپورٹ یہ ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۲ مئی کی شام وہی جمیعت لاہور کے علماء کی تہذیب کا نمونہ دکھایا جا رہی تھی بزرگی شرافت۔ متانت۔ علمیت کا جنازہ پڑھا گیا۔ اس قدر مغلظات فاحشہ کہی گئیں نعوذ باللہ لعنت بے لفظ سنائی گئیں۔ کہ میں نہیں خیال کر سکتا اس سے بڑھکر اور کونسا توہین آمیز جگر دوز لفظ تھا جو استعمال کیا جاتا۔ میں مخالف سے مخالف تقریر و تحریر کو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ سننے پڑھنے کے لئے تیار ہوں اور میرے دوست خوب جانتے ہیں کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

کے اصول پر میں کس قدر کاربند ہوں مگر تاہم افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے مغلظات کی بجائے ان علماء سے ہرگز امید نہ تھی۔

مولوی [illegible] صاحب [illegible] کو میں عالم سمجھتا تھا اور میرا خیال تھا کہ معاملہ قوت برداشت کے جوہر دکھائیں گے مگر افسوس کہ انہوں نے نہایت رکیک باتوں سے کام لیا جن کی ایسے متقی باعلم فاضل سے امید نہیں کی جا سکتی ان سے جو کچھ میں پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے ڈر سے وہ [illegible] کھلی سنانے آ رہے تھے [illegible] سے بھی [illegible]

(۱) آپنے بیان کیا کہ مرزا صاحب نبی کہلانے سے انکار کرتے ہیں۔ پھر آپنے منکر کو جھوٹی اور کافر [illegible] [illegible]

[illegible] کو الہام الٰہی کا دعویٰ ہے۔ آپ کا اشتہار [illegible] [illegible] کا انکار ہے اور خدا کے کلام کو منکر جھوٹی [illegible] ہے۔ پہلا امر تو تصحیح نقل ضروری ہے۔ [illegible] کے انکار سے سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ جو اسقدر [illegible] ہوتا ہے۔ پہلے کسی کو کافر نہیں کہا گیا۔

(۲) یہ معجزات ملائکہ کے منکر ہیں۔ معراج کے منکر ہیں۔ حشر اجساد کے منکر ہیں۔ معجزات کے منکر ہیں۔ میں اس کے جواب میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ع

جو گفتی دلیلش بیار

(۳) کہا۔ میں نے ایک احمدی سے کہا مرزا صاحب جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ میں قرآن و سنت ہے یا غیر۔ میں تو ان کی تکفیر کروں تو باطل۔ اگر غیر تو بھی باطل۔ اس دلیل پہلو کو بہت ناز تھا مگر حماقت و جہل مرکب کا پردہ اٹھ جانے سے اس کی کمزوری کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ جتنے مجدد

نہیں۔ بلکہ وہ ایک قسم کی دائمی زندگی رکھتا ہے۔ تمام قسم کی راحت وخوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جو شخص اس کو چھوڑتا ہے۔ خود وہ اسی چشمہ سے چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں اسے کہا جاتا ہے کہ اوس نے گناہ کیا۔ پھر خدا نے محض انسانوں کی فطرت پر نظر کرکے جو اعمال ان کے حق میں مضر پڑتے ہیں۔ اون کا نام گناہ رکھدیا اون میں سے بعض مناہی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی نہی کی حکمت تک انسان نہ پہونچ سکے۔ جو شخص چوری کرتا ہے وہ بیشک دوسرے کا نقصان کرتا ہے مگر اس کے ساتھ اپنی پاک زندگانی کا بھی نقصان کرتا ہے۔ اسی طرح جو زنا کرتا ہے۔ وہ بھی دوسرے کے حق میں دست اندازی کرنے کے علاوہ اپنا نقصان بھی کر لیتا ہے۔ پس جس قدر باتیں انسانی پاکیزگی کے خلاف ہیں جن سے انسان خدا سے دور ہو جاویں۔ وہ گناہ ہے بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو عام سمجھ میں نہ آسکیں مگر یقین رکھو کہ خدا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ انسان کے لئے وہی بات تجویز کرتا ہے۔ جو اس کی فطرت کے لئے بہت ضروری ہو۔ جیسے ڈاکٹر بیمار کے لئے کچھ تجویز کرتا [illegible] اب بیمار اس پر اعتراض کرے تو یہ اوس کی غلطی ہے۔ بیمار کو تو ڈاکٹر کا مشکور ہونا چاہیئے مگر اللہ تعالے [illegible] والی مضر اشیاء کی نسبت نہ بتاتا تو بھی اس کا اختیار تھا۔ مگر وہ رب العالمین ہے اس نے اس سے بتا دیا۔ جیسے بیماروں [illegible] پرہیز میں اور اونکو توڑنا گناہ ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ میں [illegible] پرہیز ہیں جن پر کاربند ہونا خود آدمی کے لئے مفید ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ انسان کی سچی پاکیزگی اور سچی راحت اور آرام کا موجب خدا کی محبت اور اس کا وصال ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنے تقدس کی وجہ سے نہیں چاہتا۔ اون کا نہ چھوڑنا گناہ ہے۔ پھر یہ بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہ والی چیزوں کو تقریباً تمام قومیں گناہ مانتی ہیں مثلاً سب مذاہب میں چوری۔ جھوٹ۔ زنا گناہ ہے اور سب کو تسلیم ہے۔ کہ یہ اللہ کے تقدس کے خلاف انسانی فطرت کے مضر ہیں۔ پھر ہر ایک شخص اپنے گناہ کو محسوس کر لیتا ہے ایک شخص کسی کے بچہ کو مار [illegible] وہ خود محسوس کر لیتا ہے کہ میں نے برا کیا۔ [illegible] کر [illegible] دے۔ تو سمجھتا ہے۔ کہ نیکی کی [illegible] گناہ کی پہچان مشکل نہیں۔ اور نہ اس کا [illegible] بہت [illegible] ہیں

کوئی ایسا مختون ہے۔ شیطان کے بارے میں جیسے کہ میں نے کئی مرتبہ بیان کیا۔ انسان کی سرشت میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں۔ ایک قوت نیکی کیطرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ یہ اس لئے تا اس آزمائش میں پڑکر پاس ہو اور بدی سے رکنے کا ثواب پانے اور الٰہی اطاعت کا انعام حاصل کرے۔ دوسرے لفظوں میں۔ اس بدی کے محرک کو شیطان کہہ لو۔ ہم اکیلے شیطان کے قائل نہیں۔ بلکہ ہم تو شیطان کے ساتھ فرشتہ کے بھی قائل ہیں۔ ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں۔ بلکہ ہم داعی خیر کو فرشتہ اور داعی شر کو شیطان سے تعبیر کرتے ہیں

باعث وجود گناہ

انگریز۔ گناہ کا وجود ہی کیوں ہے

مسیح۔ خدا کسی بدی کا ارادہ نہیں کرتا نہ وہ بدی پر راضی ہے۔ مگر اوس نے انسان کو نیکی و بدی کا اختیار دیا۔ تا نیکی پر ثواب کا مستحق ہو۔ کیونکہ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو خیر کا بھی نہ ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو۔ کہ اگر گناہ نہ ہو تو خیر بھی نہ ہو۔ نیکی کیا ہے۔ یہی کہ اگر چوری کا موقعہ ہو۔ تو چوری نہ کرے۔ زنا کا موقعہ ہو زنا نہ کرے۔ اب دیکھو۔ چوری و زنا کا وجود تھا۔ جبھی تو اس سے رکنے کا نام نیکی ہوا۔ پس بدی کے پیدا کرنے میں یہ حکمت تھی۔ در اصل یہ بھی نیکی کی خدمت میں لگی ہے۔ دوسرا جواب یہی ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو مانتا اور اوسے علیم و حکیم جانتا ہے۔ اسے اس کے فعلوں پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے۔ سورج اس طرف کیوں جاتا ہے۔ اس طرف کیوں نہیں جاتا۔ تو یہ غلط ہے

اس کے بعد پھر زیادہ تشریح کے طور پر فرمایا۔

ایک شخص چیخنے کے سوا نہیں بول سکتا۔ جو کسی کو پسند نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جسکی آواز ہی نرم ہے تو اب نرم آواز کا ثواب پہلے ہی کو ملیگا۔ حالانکہ ایک یہ حالت رکھتا چلا ہی نہ سکتا۔ تو اوس کے لئے کوئی کام نیکی ہو ہی نہ سکتا۔ اصل میں افراط و تفریط کی حالت ہی نیکی بتاتی ہے۔ پھر چونکہ اوسے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ہر رخ ہر پہلو میں ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے در اصل بدی نیکی بنانے میں مدد دے رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بدی کی طاقت انسان میں نہ ہوتی۔ تو نیکی کا وجود ہی نہ ہوتا۔ مثلاً پرندے میں وہ ایک ہی طرز پر ہیں اب ان کا کوئی کام نیکی کا نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ بری کا نہیں سمجھتے

انسان میں اگر اخلاق ذمیمہ نہ ہوتے۔ تو کس طرح اس کے خلاف کو اخلاق حمیدہ کہتے۔ جب ہم کہتے ہیں فلان نیک ہے۔ تو بدی کا تصور اوس کے ساتھ ضروری ہے یعنی فلان بدی کے خلاف اسمیں اخلاق ہیں۔ اگر ایک ہی پہلو پر انسان کو پیدا کیا جاتا۔ تو دوسرے پہلو پر ثواب یا عذاب نہ ہوتا۔ اللہ نے ہر انسان کو دونوں پہلوؤں پر قادر کیا ہے۔ جب ہی نیکی طرف جانے سے انعام ملتا ہے۔ کیونکہ اوس نے نیکی کی۔ مگر اس نیکی کا وجود جب ہی ہوا کہ پہلے اس میں انتقام کی قوت تھی۔ اگر کسی کے ہاتھ نہیں اور وہ کہے کہ میں نے فلان کو بے گناہ کو مکہ نہیں مارا۔ تو یہ نیکی نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی انکار کرسکے۔ کیونکہ بدیہیات محسوسہ مشہودہ کا انکار نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک قوت جو انسان کو دیگئی ہے۔ وہ بذاتہ بری نہیں بلکہ اس کا بد استعمال بر خلاف موقعہ و محل اوس سے بدی پیدا کراتا ہے۔

اتنا سننے کے بعد انگریز کے دل میں ایک سائنس کا مسئلہ پیدا ہوا۔ کہ دنیا میں دو طاقتیں ہیں۔ مثبت اور منفی۔ مثبت کو استعمال کرتے جائیں۔ تو منفی بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم نیکی کو استعمال کریں گے۔ تو بدی [illegible] دنیا کو تباہ کر دے گی۔

اسپر اسے سمجھا دیا گیا۔ کہ خدا اور انسان کے درمیان ایک خاص تعلق ہے۔ انسان اللہ کو ملنا چاہتا ہے۔ اس میں جدائی ڈالنے والی چیز گناہ ہے۔ جوں جوں تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک خاص نقطہ پر پہونچکر جھٹ ایکدوسرے سے مل جاتا ہے

نجات عیسوی

انگریز۔ میرے دو سوال ہیں (۱) عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ شیطان سے دنیا گمراہ ہوگئی۔ خدا نے پھر دوبارہ آکر اسے پیدا۔

مسیح۔ ہم تو اس کو لغو سمجھتے ہیں۔ جو اس کے قائل ہیں ان سے پوچھا جائے۔

ترقی ہے یا تنزل

انگریز۔ دنیا کے علم نظارہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسان ادنے سے اعلےٰ حالت کیطرف ترقی کر رہا ہے مگر عیسائی کہتے ہیں کہ انسان اعلے سے ادنے حالت کو پہونچا۔ پہلے اوس نے آدم کو پیدا کیا اور وہ گناہ سے ادنیٰ حالت کو پہنچا

مسیح۔ ہمارا عیسائیوں سا عقیدہ نہیں بلکہ ہم نتیجہ قرآن کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آدم کو جو جنت سے اتارا

بقیہ امر سلکاری اور یہ ہے ہمارا حوصلہ و تحمل و بردباری۔ کہ یہ سب کچھ سنکر احمدی جماعت نے کوئی جوش نہیں دکھلایا۔ ان کے سینے چھلنی کردئے گئے۔ مگر انہوں نے اُف تک نہیں کی۔ یہ امام ہمام کی مقدس تعلیم کا نتیجہ ہے سننے والے سنیں۔ دیکھنے والے دیکھیں۔ غور کرنے والے غور کریں۔

تشحیذ الاذہان

چونکہ رسالہ کی چھپوائی کا انتظام قادیان میں عمدہ طور سے نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور میں چھپوائی کا بندوبست کیا جاوے اس لئے ماہ جون کا رسالہ بروقت شائع نہیں ہوسکیگا احباب مجھے معذور سمجھیں۔ انشاء اللہ جون و جولائی کا پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

عبدالرحیم مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۔ ہیں اور باوجود ایک زمیندار جائداد اور مکانات کے حضرت مہدی کی خاطر ایک گاؤں میں رہتے ہیں اور ایسے عشق (اگر یہ لفظ بولنا درست ہے) سے رہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ان کو ایک لاکھ روپیہ روزانہ بھی دے تو وہ ایک روز کے واسطے الگ نہیں ہونا چاہتے۔ ان اپنے امام کا حکم ہو تو پھر جان بھی قربان ہے ہر ایک سفر کیا ہر ایک محنت سے سخت تکلیف برداشت کرنے کیواسطے طیار ہیں۔ یہ وہ محبت کا رنگ ہے جو کوئی مرید اپنے مرشد کے لئے نہیں دکھا سکتا۔ لیکن باوجود ایسی محبت کے آپکے وعظ زیادہ تر عظمت الٰہی کے بیان اور تقوے اور صلاحیت کے طریق سکھلانے پر اور حقانیت اسلام کے دلائل پر مشتمل ہوتا ہے اسی ضمن میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر بھی آ جائے تو آ جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے بیان کرنے میں وہ اکثر ایسے محو ہوتے ہیں کہ اپنے امام کے خاص بیان کیطرف بھی کم آتے ہیں چہ جائیکہ مخالفوں کا ذکر چھیڑ بیٹھیں اور ایسے لوگوں کے تذکرے سے اپنا اور سامعین کا وقت ضائع کریں۔ ہاں حضرت مسیح موعود

بدر مسیح لاہور

مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۱۰ء

خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۱۰ء ۔ ۱۔ سرنگ

۲۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۱۰ء ۔ ڈرو مت مومنو

۱۷ " " ۔ انی مع الرسول اقوم

بیعت لاہور میں سلسلہ بیعت بہت کثرت سے جاری ہے۔ اور اس قدر مریدین سلسلہ حقہ میں ان تھوڑے سے ایام میں داخل ہوئے۔ کہ ہم سردست ان کے اسماء کو اخبار میں درج کرنے کی گنجائش نہیں دیکھتے۔ لیکن انشاء اللہ کوشش کی جائیگی۔ کہ وہ سب نام درج ہوں گے۔ باوجود اس مخالفت کے جو بعض ناداں اب تک کر رہے ہیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

احمدیہ ہال باہر سے آنیوالے مہمانوں کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں ایک نان بائی کی دکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں سے کھانا عمدہ مل سکیگا اور احباب کو انشاء اللہ تکلیف نہ ہوگی۔

تقریر حضرت کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ مئی کو اتوار کے دن ہوگی۔

درس قرآن حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں ہوتا ہے یہ درس ابتداء قرآن شریف کا شروع کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نا

اعلان متعلق بورڈنگ و عمارت مدرسہ تعلیم الاسلام

تمام احباب کو جن کے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتے ہیں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ ہر ایک قسم کا روپیہ متعلق اخراجات خوراک وغیرہ بورڈنگ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ روانہ کیا کریں۔ کیونکہ بحکم صدر انجمن احمدیہ بورڈنگ کا حساب و کتاب دفتر محاسب میں تبدیل ہو آیا ہے۔ اور کسی صاحب کے نام روپیہ اس قسم کا روانہ نہ کیا جاوے

۲۔ جناب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر نے درخواست پیش کی تھی۔ کہ عمارت نو مدرسہ و بورڈنگ ہوس جو اب بننے والی ہے خام بننے چاہیئے۔ جسکے مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے۔

۱۔ خرچ کم ہوگا۔ جسے موجودہ جماعت بآسانی برداشت کرلے گی اور عمارت بھی اس قدر دیرپا ہوگی۔ کہ بعد میں آنے والی جماعت یعنی تابعین اپنے سرمایہ اور اپنے زمانہ کے فیشن کے مطابق عمارت پھر بنالے گی۔

۲۔ زلزلوں سے خام مکان نسبتاً محفوظ رہتا ہے۔

۳۔ خام مکان نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خرچ کم ہونے کے باعث حفظان صحت کے قواعد کے مطابق بنوا سکتے ہیں۔

۴۔ اور مکانات مثلاً علیگڈھ وغیرہ میں بھی بورڈنگ خام ہی پسند عام ہے۔ اب یہ عاجز موافق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ احباب احمدی کی خدمت میں ملتمس ہے کہ مفصلہ ذیل امور کی نسبت اپنی رائے سے اس خاکسار کو جلد مطلع فرماویں۔

(۱) بورڈنگ پختہ بنے یا خام؟ (۲) مدرسہ پختہ بنے یا خام؟ (۳) ایک رائے یہ بھی ہے۔ کہ بورڈنگ غلافی بنے۔ یعنے باہر ایک اینٹ پختہ ہو اور اندر سے کچی ہو۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سکرٹری

رشتہ ناطہ بعض معزز احمدی ... سنے جو اراکین قوم اپنی لڑکیوں سے ... چاہتے ہیں کہ وہ ... رشتہ کرنا چاہتے ہیں

نہیں استعمال کرتے نہ یہ استعمال کے لائق ہیں کیونکہ محبت کا لفظ سوز و گداز رکھتا ہے۔ غضب کرنے بھی تکلیف میں آتا ہے۔ اشتعال دکھ پہونچاتا ہے۔ پس ایسے ناقص لفظ ان ناقص معنوں کے ساتھ استعمال نہیں کرتے۔ (یہاں یہ نکتہ حکیم الامت کا ذرہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اسماء میں کہیں محب اور غاضب کا لفظ نہیں۔ یعنی بطور اسم فاعل و صفت مشتبہ نہیں۔ ان فعلی رنگ میں ہے۔ واللّٰہ یحب المتقین۔

پروفیسر۔ اس پر زیادہ تشریح چاہیے کہ ایسے طبقہ کا جانور دنے کو کیوں کہا جاتا ہے۔

مسیح موعودؑ۔ ہم نے اسی بنا پر کہا ہے کہ جو اس کا نام ہے یا غضب۔ ہم اس کی ایسی تشریح نہیں کرسکتے۔ جیسا انسانوں کے متعلق کرتے ہیں اس کا وسیع انتظام پر از حکمت ہے۔ اس کے نظام میں اپنی سمجھ سے زیادہ دست اندازی نہیں کرسکتے انسان اس کے دقیق مصالح میں دخل دے تو نتائج اچھا نتیجہ لانے والی نہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ادنیٰ طبقہ کے جانوروں کے لئے اگر تکالیف کا حصہ ہے تو ان کے لئے بھی یہ عالم مختصر اور رفاقی ہے یعنی ان کے لئے ایک وسیع عالم ہے جس میں خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک قسم کی خوشحالی دی جائے۔ پس جو یہاں دکھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اس جہان میں اس کا عوض پائیگا پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اعلیٰ درجے جانوروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف سے وہ بھی خالی نہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر شیر اور قسم قسم کے درندے اسے کھا جاتے ہیں۔ پس کوئی دکھ سے خالی نہیں۔ کسی کو کسی رنگ میں تکلیف ہے کسی کو کسی میں۔ پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ کیوں ایک خاص گروہ کو تکلیف میں رکھا گیا۔ کیونکہ تمام مخلوقات کسی نہ کسی طرح دکھ اٹھا رہی ہے۔ چڑیا کو کھانے کے لئے باز ہے۔ تو باز کے لئے کوئی اور قسم کی تکلیف ہے۔ انسان اگر حیوان کو ذبح کرتا ہے تو اس کے لئے اور قسم کی تکلیف ہوگی۔ پس ان دکھوں کے تدارک و تلافی کے لئے دوسرا جہان ہے اس عالم کے بعد جب دوسرا عالم آئے گا تو تلافی ہوگی۔ یہ دنیا دار الامتحان ہے اگر کوئی کہے کہ ایسا کیوں کیا تو جواب یہی کافی ہے

کہ وہ مالک ہے اور مالک کو سب اختیار ہے۔

تکلیفیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ انسان کو کئی تکلیفیں تشریعی دی گئی ہیں۔ خدا کی راہ میں مجاہدہ، مشقت سفر جان دینا۔ اب حیوانوں کو یہ تکلیفیں کہاں ہیں انسان تو دوہری تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ ایک قضا و قدر کی تکلیفیں اور دوسری شرعی تکالیف۔

پھر دیکھو کہ انسان کے حواس میں تیزی بہت ہے وہ دکھ کو جلدی محسوس کرتا ہے حیوانات میں یہ احساس کم ہے۔ جیسے خدا نے حیوانات کو عقل نہیں دی ویسا ہی انہیں سستی کی حالت میں رکھا ہوا ہے۔ وہ جو ذبح کے وقت تڑپتا ہے تو یہ جسمانی خواص کا تقاضا ہے احساس مصائب تو دراصل صرف انسان کے لئے ہے جس کے دماغی قویٰ بہت زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ دیکھو جسے حس کا مرض ہے۔ جسے کوئی انگلی بھی لگ دے تو سخت تکلیف ہوتی ہے پس یہ نہ سمجھو کہ دکھ صرف ایک خاص طبقہ کے لئے ہیں بلکہ سب کے لئے ہیں۔ اس لئے خدا کے انصاف پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔

پروفیسر۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے ان تکالیف کا عوض ملیگا۔ کیا ادنیٰ جانوروں کو بھی ملیگا۔

مسیح موعودؑ۔ ہاں ہم یقین کرتے ہیں کہ ان کو ملیگا۔

پروفیسر۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ادنیٰ درجے کے جانوروں کی روح بھی مرنے کے بعد باقی رہے

مسیح موعودؑ۔ ہاں کیوں نہ رہینگے۔

انسان کب سے ہے

پروفیسر۔ آدم حوا جیحون و سیحون کے درمیان پیدا ہوئے تھے۔ کیا امریکہ والے بھی اسی آدم کی اولاد میں جیسا کہ مشہور ہے اور عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ایک آدم کی سب اولاد ہیں

مسیح موعودؑ۔ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایک ہی آدم تھا۔ کئی آدم ہوئے ہیں۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ آدم کسی کا جانشین تھا ہم تورات کی پیروی نہیں کرتے کہ اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ جو کچھ ہے اس آدم سے ہے اور نہ ہم اس بات کے قائل ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ چند ہزار برس سے ہے۔ بلکہ پہلے سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ امریکہ والے اسی آدم کی اولاد ہیں محی الدین عربی لکھتے ہیں۔ میں حج کو گیا کشف میں دریافت کیا کیا یہ آدم ہے۔

جواب ملا۔ تو کس آدم کی تلاش کرتا ہے ہزاروں آدم گذر چکے ہیں

ڈارون کی تھیوری

پروفیسر۔ آیا حضور مسئلہ ارتقاء کے قائل ہیں اور اگر یہ مانتے ہیں۔ تو پھر روح کب پیدا ہوئی

مسیح موعودؑ۔ ہمارا مذہب یہ نہیں کہ انسان کسی وقت بندر تھا۔ پھر دم کٹ گئی اور انسان بن گیا یہ تو صرف دعویٰ ہے۔ بار ثبوت مدعی پر ہے۔ ہم قائل ہو سکتے ہیں اگر کوئی ایسا بندر پیش کیا جائے۔ جو رفتہ رفتہ انسان بن گیا ہو ہم ایسے قصوں پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ موجودہ زمانہ کا عام نظارہ جو ہے وہ یہی ہے کہ بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے اور انسان سے انسان۔ پس جو بات اس کے خلاف کہے وہ قصہ ہے۔ واقعی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ انسان ہی سے انسان پیدا ہوتا ہے اور پہلے دن آدم ہی بنا تھا۔ روح کے متعلق ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وہ ایک مخلوق چیز ہے۔ جو اسی عنصری مادہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے لئے ظاہر ہے نے چشمہ معرفت میں دیا ہے یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے اور یہی ڈاکٹری تجربوں سے معلوم ہوتا ہے۔ وہی نطفہ جو ہوتا ہے۔ اس میں روح ہوتی ہے۔ وہ نشو و نما ترقی پاتی پاتی بڑی ہو جاتی ہے جبھی تو فرمایا۔ ثم انشانا ہ خلقا آخر۔ یہ بات بالکل صحیح نہیں۔ کہ روح ابتدا سے چلی آتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی حکمت پر بہت سے اعتراض ہوتے جاتے ہیں۔ پس ہم کسی ثابت شدہ سچائی سے انکار نہیں کرسکتے۔

اسلام سائنس کے مطابق

پروفیسر۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔

مسیح موعودؑ۔ اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تا ہم دنیا پر ظاہر کریں۔ کہ مذہب کی کوئی بات سچی و ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔

تاثیر اجرام سماوی

پروفیسر۔ امریکہ میں سپیچولسٹ مانے جاتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ زندگی ہے۔ جو آسمان سے اتری ہے۔ جانور پیدا ہوا ہے زمین سے۔ زمین میں زندگی کی کیفیت نہ تھی آپ کی کیا رائے ہے اور وہ کہتے ہیں عقل مشتری سے ہے

مسیح موعودؑ۔ زندگی اور قویٰ کا سرچشمہ تو

چلا گیا۔ تو یہ اس کے کمالات کے اظہار اور ان کو بڑھانے کے لئے تھا (بدر)

بعد الموت انگریز۔ میں آئندہ زندگی کے متعلق آپ کے خیالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

مسیح - جب اس زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو ایک نئی زندگی نئے لوازم کے ساتھ شروع ہوتی ہے اگلی زندگی اسی زندگی کا ظل اور اثر ہے۔ جنہوں نے اچھی تخم ریزی کی وہ وہاں اپنے لئے اچھے پھل پائیں گے جنہوں نے بُری تخم ریزی کی وہ پھل بھی بُرا پائیں گے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس زندگی کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی مثال عالم خواب کی ہے جس وقت انسان سو جاتا ہے۔ معاً اس زندگی میں ایک انقلاب آ جاتا ہے پہلی زندگی کا نام نہیں رہتا۔ ہم اس مختصر وقت میں زیادہ تفصیل نہیں دے سکتے۔

روحوں سے ملاقات اس کے بعد میم نے کچھ پوچھنا چاہا۔ اجازت پر اس نے عرض کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے گذر چکے ہیں ان سے ہم صحیح پیام و اطلاع حاصل کر سکیں۔

جناب مسیح موعود نے فرمایا کہ انسان کشفی طور سے گذشتہ روحوں سے مل سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ روحانی مجاہدات کئے جاویں بے شک ان سے مفید مطلب باتیں دریافت کر سکتا ہے مگر اس کے لئے بہت سے مجاہدات کی ضرورت ہے۔ جو اس زمانہ کے لوگوں سے نہیں ہو سکتے۔ جو ایسی باتوں سے انکار کرتے ہیں میرا مذہب ہے کہ وہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں مردوں سے مل سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح سے میری ملاقات ہو چکی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا ہی اور اہل قبور سے میں نے ملاقات کی۔

یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر ہر ایک کے لئے میسر نہیں۔ انسان کے قلب کی حالت کچھ ایسی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے حجابات ڈال رکھے ہیں۔ جیسے کنوئیں کو کھودا جائے۔ تو آخر بہت سی محنت کے بعد صفا پانی نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ پورے طور سے انتہا تک نہ پہنچے تب تک وہ بات ظہور میں نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر ریگ کا دوبارہ حضرت کی ملاقات کے واسطے آنا

اور

مشکل مسائل کا حل ہونا

پہلی ملاقات سے پروفیسر کی اس قدر تشفی ہوئی اور اس کے سوالات پر جو جواب حضرت نے دئے ان سے وہ اس قدر خوش ہوا کہ اس نے بہت الحاح کے ساتھ درخواست کی کہ اسے ایک دفعہ پھر دوبارہ ملاقات کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ حضرت کے حکم سے اس کو اجازت دی گئی۔ کہ پیر کے دن تیسرے پہر دو بجے کے وقت یہ پروفیسر صاحب اور ان کی بیوی حضرت کی ملاقات کے واسطے آگئے ان کے ساتھ ان کا چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ اس دلچسپ کلام کی پیشتر وقت ذیل ہے۔ ترجمان کا کام اس وقت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے دیا اور اس دفعہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ساتھ تھے۔

معمولی مزاج پرسی کے بعد سلسلہ کلام یوں شروع ہوا

ذات و صفات باری تعالیٰ پروفیسر۔ کیا آپ خدا کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی شخصیت رکھتا ہے اور اس میں جذبات ہیں یا ایسا خدا ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

مسیح موعود۔ ہم اللہ تعالیٰ کو لامحدود سمجھتے ہیں۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ ہم اس کی نسبت یہی سمجھتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے۔ ویسا ہی وہ زمین پر بھی ہے اور اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں۔ ایک اس کا عام تعلق جو کل مخلوقات سے ہے۔ دوسرا وہ تعلق اس کا جو خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں۔ تب وہ ان سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہ اس میں ایک عجیب بات ہے۔ کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے وہ بہت ہی قریب ہے۔ مگر پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتے جس طرح ایک جسم دوسرے سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب کے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان بھی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ اطلاع ہوتی ہے اصل بات یہ ہے کہ وہ جو نہایت درجہ قدوس ہے۔ بوجہ تقدس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا۔ چونکہ وہ رحیم کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلیں جن راہوں میں ان کی ہلاکت ہے۔ اس پر اسف نیستی کے لئے جذبات کا لفظ بولا گیا ہے۔ اور یہ جن کی بناء پر یہ مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔

کیا خدا محبت ہے پروفیسر۔ اگر خدا بالکل محبت اور انصاف ہی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے مخلوق کو گناہ اور دوسرے کی ہلاکت پر ایک چھوٹا لڑکا ہلاک ہوتا ہے۔ یہ کیوں ہوتا ہے یہ کیفیت باقی ہے۔ کہ وہ دوسرے کو کھو دے۔ جو اس کی محبت انصاف کا تقاضا نہیں ہو سکتا۔

مسیح موعود۔ جیسے محبت کا لفظ بولا جاتا ہے کہ خدا محبت ہے۔ تو وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو خدا میں بھی محبت کو ویسا ہی سمجھتے ہیں جیسا انسانوں میں سمجھتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ انسانوں میں جو محبت یا غضب ہے۔ اسی طرح کی محبت یا غضب خدا کی طرف منسوب نہیں کر سکتے انسان جو کبھی کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو جب اس کے فراق سے اسے صدمہ پہنچتا ہے۔ ماں بچے سے محبت کرتی ہے۔ اگر بچہ مر جائے تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے کسی کا محبوب جدا ہو جائے۔ تو اس کے فراق میں تڑپتا ہے پس کیا خدا کو بھی تکلیف پہنچتی ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جیسے کسی پر غضب آتا ہے وہ خود بھی ایک قسم کی سزا پا لیتا ہے اس کے اندر سوزش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ راحت و آرام جیسیں تھا اس وقت جاتا رہتا ہے اس لئے ہم ان لفظوں کو ان معنوں کے ساتھ پسند نہیں کرتے۔ یہ ان لوگوں کا کلام ہے۔ جو انسان کی حالت پر قیاس کرتے ہیں۔ ہم تو خدا کی ایسی صفات کو ایسا ہی بے مثل قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی ذات میں بے مثل ہے بس ہم صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ جو اس کی رضا کے مطابق چلتا ہے اس پر وہ خوش ہے اور یہ لفظ جو ہیں کہ خدا محبت۔ [illegible]

خبردار

چودھری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص مسمی محمد شاہ نامی جو کہ اپنے آپ کو سید اور احمدی بیان کرتا تھا اور اپنا گھر موضع سوہدی پور مدینہ ضلع گجرات بتلاتا تھا۔ میرے بھائی کے پاس گیا اور آکر بیان کیا کہ وہ احمدی ہے اور عرصہ دراز سے احمدی ہے اور اس کی ہمشیرہ جوان ہے اور اب وہ نکاح کے لئے امداد کا سوالی ہو اور ایک صد روپیہ کی امداد طلب کی۔

لیکن چونکہ چودھری غلام حسین ایک پکا مومن مخلص اور حقیقی احمدی ہے۔ اس کو شک پیدا ہو گیا۔ اور حضرت صاحب کے متعلق چند ایک سوالات کئے جس کا جواب اس سے کوئی نہ بن آیا۔ آخر کار روٹی کھا کر چپکے سے چلا گیا۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

جوان عمر تخمیناً بیس سال۔ داڑھی کتری ہوئی سیاہ فام۔ نیلا تہ بند۔ گلے میں واسکٹ و کرتہ۔ شکل وصورت سے مراسی معلوم ہوتا تھا۔ احباب ایسے دھوکہ دینے والوں کو مطلع رہیں۔

حال لوح میونسپل کمیٹی لاہور

جو چند روز سے جو بہ اندر ہتہ روڈ نام سڑک ریلوے اسٹیشن [illegible] جاتی ہے۔ اور کیلیانوالی سڑک کے نام سے عام طور [illegible] ہے۔ اس پر جسقدر گاڑیاں وغیرہ چلتی ہیں [illegible] ظاہر ہے۔ کہ شہر کے زیادہ حصہ کی [illegible] مسافران ریلوے و ملازمان مختلف محکمہ جات ریلوے اسی راستے سے ہے۔ دن تو دن رہا رات کو [illegible] ہوتا ہوگا۔ جس وقت یہ سڑک [illegible] کثرت سے آمد و رفت [illegible] اس پر کافی نہیں۔ چار کاؤ [illegible] ہے جس سے سڑک کے [illegible] پانی گرتا ہے اور پانی بھی تھوڑا [illegible] ال ٹینیں بھی اول تو زیادہ [illegible] ن سے بعض ٹھیک کام [illegible] کے سامنے جو لال ٹین ہو [illegible] تماشا شروع ہو جاتی [illegible] مگر اس کی روشنی اس [illegible] ل چار دیواری کے اندر ہی محدود رہتی ہے

ہماری رائے میں میونسپل کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ اس سڑک کا خاص طور پر خیال رکھے اور چھڑکاؤ کا انتظام کافی طور پر کرنا چاہیئے۔ اور ایسا ہی روشنی کا بھی۔ امید ہے۔ کہ اتنا لکھنا تو بہ حکام ذمہ وار کیواسطے کافی ہوگا۔

انتخاب الاخبار

سرحد مومہند کے عمرہ قلعہ کی جنگ میں دو لفٹنٹ چند سپاہی قتل ۲۲۔ زخمی ہو گئے ۶۰ صحیح

سندھ میں پولیس اضافہ کی گئی۔ تمام ہیڈ کنسٹبلوں کی تنخواہوں میں دو دو روپیہ بڑھا دیا۔

شرقی بنگال سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن ماجاری پر تین قلی کچلے گئے۔ دو ہلاک تیسرا بے حال

الہ آباد سے سیواجی کا اخبار حکماً بند کر دیا ہے کہ اس میں تلوار پولیٹیکل بو باس ہے۔

ڈنیڈا (برما) میں ارا کان کمپنی کے گودام وہاں میں آگ سے دس بارہ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

بمبئی احاطہ میں پولیس کی کمتر تنخواہ و روپیہ شہر بمبئی کر لئے ۱۳ روپیہ قرار پائی ہے۔

معلوم ہوا کہ کلکتہ کی انارکسٹ سازش کی رہنمائی عالمگیر (امریکہ) سے کی جاتی ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر کے ساتھ ملکہ قیصرہ انگلستان و پرنس آف ویلز بھی سیر روس کو جاوینگی۔

امریکن کمپنی سکینڈلر کا ایک افسر بجرم چوری ۱۰ لاکھ ڈالر پکڑا گیا۔ جبھی میوہ الٹ نکلا تھا۔

جاپان نے پنجویں ریلوے کے لئے تین کروڑ پونڈ کے نوٹ لندن میں نافذ کئے۔ سکہ پختہ۔

انڈیانہ (امریکہ) کے فارم میں پندرہ انسانی لاشیں ہاتھ آئیں لیکن قاتلوں کا پتہ نہیں۔

بیلجیم میں متصل انٹورپ ایک سخت حادثہ ریلوے ٹکر کا ہوا دونوں ایک ہی طرف جاتی تھیں۔

پچھلی ٹرین سپیشل تھی ۳۰ مسافر ہلاک ۷۰ زخمی۔ تین مسافر گاڑیوں کے بالکل پرخچے اڑ گئے۔

دختر حضور وائسرائے کی شادی کی تقریب میں ایک عالیشان دعوت شملہ کے وائسریگل لاج میں دی جاوے گی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لاہور تشریف لانے کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر بدر نے براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کر دی ہے

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے

براہین احمدیہ

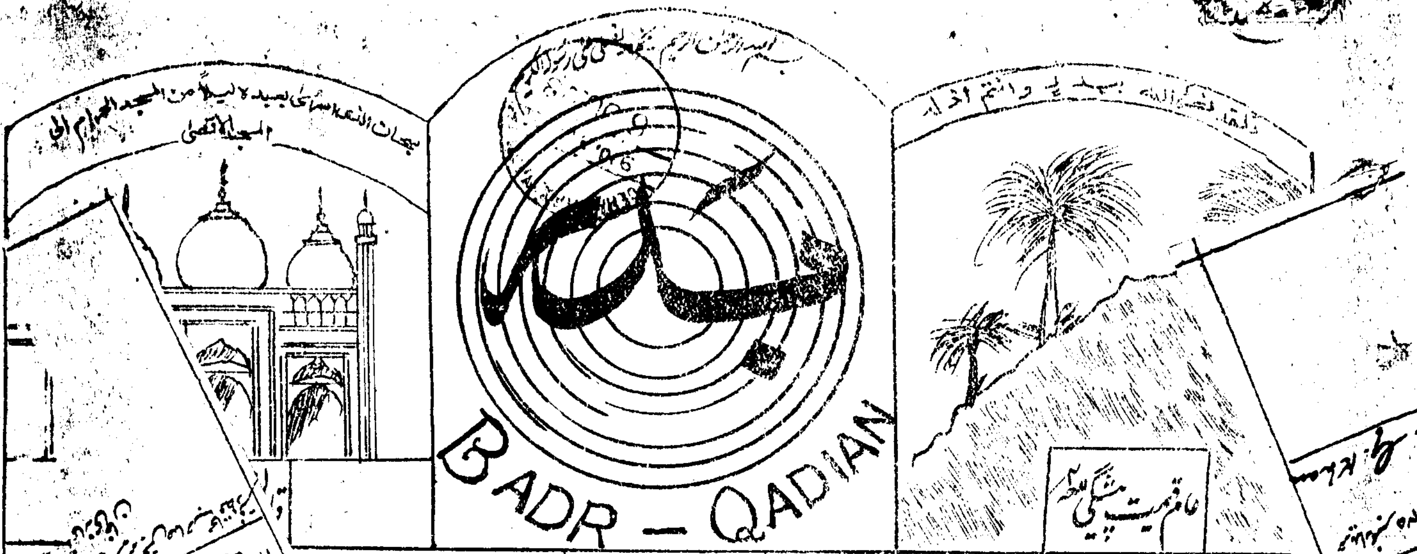
بے جلد

نہایت خوشخط ومئی کاغذ پر پرانی چھاپی ہوئی کے مطابق چھپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے عہ کے ۱۲ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو ۱۲ اور ۱۰ نسخے کو خریدار کو ۱۰ فی نسخہ [illegible] سے ہماسے گا

اور مجلد کے بجائے [illegible]

دفتر اخبار [illegible] نولکھا



قیمت از معاونین صمہ | چہ گویم با تو گر آئی چہ بادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان ...

قادیان میں سے ۱۲ — جلد ۷ — مورخہ ۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ر جون ۱۹۰۸ء — نمبر ۲۲

فی پرچہ ۲ر | رسالے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | اذاقہ صمہ

اطلاع از جانب صدر انجمن

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضرت سیدی ومولائے عالی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام تاریخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ ماہ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں اس دار فانی ... ... بیمار ہو کر اپنی بیماری اسہال رحلت کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا جنازہ ... ... بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا - اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے - اور دارالامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان تاریخ ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی - والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی - معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے - مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب - صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب - جناب نواب محمد علی خان صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - مولوی محمد علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب - خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی - اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا - تاہم انبالہ - جالندھر - کپورتھلہ - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - وزیر آباد - جموں - گجرات - بٹالہ - گورداسپور مقامات سے معزز احباب آ گئے - اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا - حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے - بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا - یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے - کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں - چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے - محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں - بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں -

خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی پلیڈر سیکرٹری انجمن احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - تین بار

آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشاں رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا - (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار) ربِّ اِنّی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - ترجمہ: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

وصالِ حبیب

جلد آ یار سے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی

دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

تار خبر ۲۶ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے دن کے مین نے مختلف شہرون کے دوستون کے نام کارڈ لکھے تھے جو کہ ناظرین پڑھ چکے ہون گے جلدی مین اُس وقت جو خبر ان الفاظ مین لکھی گئی تھی ۔ کہ خدا کا مسیح اپنا کام پورا کر کے اور باقی حصہ دوسرون کیواسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا" یہ کارڈ بجائے خود تار کے طرز پر لکھے گئے تھے۔ مگر چند دوستون کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے نتائج کو کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی وفات باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالے کی ہے اُس کے سوائے سب فوت ہو جانیوالے ہیں اور سردار انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام سب فوت ہو گئے یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو جس اصلاح کیواسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس مین یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوئے ہین اور انسان ایک دن مرتے ہین اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اسی توحید کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے اپنے زمانۂ رسالت کا اکثر حصہ اونہون نے اسی مین گذارا ۔ آپکی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپکی آخری تحریر بھی (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون ۱۹۰۸ء مین لاہور مین پڑہی جاوے گی ۔) اوس مین بھی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر مین ایسی پرزور تھی۔ کہ یورپ امریکہ مین بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہین۔ اور آخر مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے بھی اس بات کا ثبوت دیدیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جانیوالا تھا اور فوت ہو گیا۔

قبل از وقت وفات یہ بھی کچھ حکمت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے محبین اور خدام پر اون کے لیڈر کی وفات ہمیشہ ایسے وقت مین واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ بسبب محبت کے اور بسبب بعض آئندہ ہونیوالے امور کے انتظار کے وہ کبھی اُمید نہ کرتے تھے۔ کہ اب خدا کا رسول ہمارے درمیان مین سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دین گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوتی وہ اس دنیا سے چل بسے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو جو حال ہوا اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں کہ بقول عیسائیون کے تو تین سال کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور دراصل اون کا بچ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی مین گذارنا بھی وہی صورت نا اُمیدی کی رکہتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بیوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمرؓ تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے مین اوس کو قتل کر دونگا۔

قبل از وقت کیون سمجھی جاتی انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت سمجھا جانیکا یہ سبب ہوا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالے کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اوس کے متبعین کے متعلق ہوتے ہین۔ اون کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہین ہوتی۔ کہ اون مین سے کون کون سے وعدے اوس کی زندگی مین پورے ہو جائین گے اور کون سے اوس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ یہی خیال کر لیتے ہین کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی مین پورے ہونیوالے ہین لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہون اوس نبی کی وفات بہتون کیواسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے ملکون کے فتح ہو جانے وغیرہ کے جو وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیلمہ نام زندہ موجود تھا اس واسطے سارا عرب ایسے سخت ابتلاء مین پڑے کہ فوراً مرتد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اون کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

وفات مسیح موعودؑ قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسُول اور نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الٰہی کے مطابق پچہتر سال تک پہنچی اور خدا تعالے کی موعودہ پیشگوئیان پوری ہوئین اور ہزارہا نشان ظاہر ہو چکے اور لاکھون انسان راہ ہدایت پر آ چکے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینون کی بیخ کنی کرنے کے جس کام کیواسطے ہمارا مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت سی پیشگوئیان جن کا آگے ذکر آئے گا۔ یہ ظاہر کرتی تہین۔ کہ اب آپکے وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم مین سے کون چاہتا تھا کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو بھی اپنے دل مین لانا چاہتا تھا۔ وفات سے چند روز پہلے آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ یعنی اب کوچ کا وقت آگیا۔ ہان کوچ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے۔ باوجود ایسے صریح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ معنے کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین گذرا تھا اس وقت بھی نادان لوگ بعض پیشگوئیون کے متعلق اعتراض کریں اور جس طرح لوگ سیمہ کے پیچھے ہو کر کہڑے ہو وین لیکن یاد رہے کہ خدا تعالے نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتین سچی ہین۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگایا جاتا ہے۔ جب ہزارہا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ مین نہ آوین۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہین ہو سکتا۔ دیکھو۔ کونین جو ہزارہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے اگر کسی اور خارجی سبب سے کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہوا معلوم ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہوگی۔ کہ کونین بخارون کے واسطے مفید نہین ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئیان آپ کی اس وقت کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیان ہیں جن مین سے بعض بطور اختصار اس جگہ درج کی جاتی ہین۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے ۔ جو آج سے بیس سال زائد عرصہ گذرا جب شائع ہوئی تہی اور جس کے مطابق آپنے تقریباً پچہتر سال کی عمر مین وفات پائی۔

ملہ یہ شعر حضرت مسیح موعودؑ نے کتب "قادیان کے آریہ اور ہم" مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مین لکھا تھا

۲ - لاہور جانے سے پہلے آپکو الہام ہوا تھا کہ
مباش ایمن از بازیئے روزگار
اور لاہور میں یہ الہام ہوا تھا - مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
۳ - ۱۲ - اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا - **ماتم کدہ** - اور ساتھ ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا -

۴ - لاہور میں وفات سے چند روز پہلے الہام ہوا تھا -
الرحیل ثم الرحیل - الموت قریب
یعنے کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے - اس الہام کا پہلا حصہ اخبار بدر میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا تھا -

۵ - ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا -
ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر و ابقیٰ
اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۷ کو یہاں قادیان میں پہونچا اور مقبرہ بہشتی میں آپکو دفن کیا گیا - اس الہام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے -

۶ - ۱۴ - مارچ ۱۹۰۸ء - کو آپکو الہام ہوا تھا کہ ... ان ... - ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لانے ہیں چنانچہ ایسے ہی اتفاق واقع ہوئے - کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق طیار کیا گیا تھا - اور بٹالہ تک آپکو صندوق میں رکھا گیا - مگر پھر صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپٹا ہوا آپکو یہاں قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لائے -

۷ - اسی تاریخ کا الہام ہے - انت الذی طار الی روحہ ... تو وہ ہے ... جسکی روح میری طرف اڑ آئی ہے -

۸ - ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ... جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تھا - حضرت صاحب نے صاف لکھا ہے کہ اب تیری اجل قریب آگئی ہے - بہت تھوڑے دن رہگئے ہیں - اوس دن سب پر اداسی چھا جائے گی -

۹ - پھر اس رسالہ الوصیت میں لکھا ہے "خدا نے مجھ میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا ... ... اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی -

۱۰ - ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کو الہام ہوا تھا کہ

خدا نے اُسے لیا
وقت رسید

غرض اس قسم کے بہت سے الہامات ہیں جنمیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے ہیں حسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے جاوینگے -

تجہیز و تکفین و تدفین

آپکا وصال لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ساڑھے دس بجے کے قریب ہوا تھا - کوئی اڑھائی بجے تک غسل دینے اور کفن پہنانے سے فراغت ہو گئی تھی تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس کے بعد جوق در جوق احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت کیواسطے آتے رہے چار بجے کے قریب آپکا جنازہ احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تھی - کندھوں پر اٹھا کر ریل پر لائی جہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام کیا گیا ہوا تھا - اور پونے چھ بجے کے قریب جو گاڑی لاہور سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موعود اور تمام خدام جنمیں سے بعض کے نام حاشیہ[1] میں درج

[1] سید عبدالجبار برہمی - پیر منظور محمد - اہل بیت حضرت اقدس بمعہ صاحبزادگان حضرت - میر ناصر نواب - ... ڈاکٹر سید محمد حسین ... محمد صادق (راقم) عطر دین - عبدالعزیز مغل - منشی فضل الرحمان ... اہل بیت - عبدالکریم کپارٹر ڈاکٹر ... یعقوب بیگ - حضرت مولوی نور الدین - حضرت مولوی محمد احسن - حافظ احمد ... حکیم محمد حسین قریشی - ... ... خلیفہ رجب الدین - شیخ ... ... میر محمد سعید - ... سوداگر ... ... چودہری فتح محمد - بابو عبدالحی - ملک مبارک علی - عرب عبدالحی - چودہری ضیاء الدین - حافظ احمد اللہ - عبدالحمید ظفر اللہ - ولی اللہ - عبدالرحمن دغیرہ طالب علمان - غلام قادر محمد عارف - نقار محمد - سید محمود عالم - شیخ کریم اللہ سید حبیب شاہ - الٰہی بخش - مرزا خدا بخش - منشی عزیز دین عبداللہ نقیب - مرزا عبدالغنی - عبدالعلی - محمد رفیع شادی خان - جمیل احمد - مولوی عبدالستار - احمد نور نور محمد - محمد حسین کاتب ... - سید گلزار حسین - قاضی محمد ظہیر الدین - عبدالحی طالب علم - محمد صادق طالبعلم مرزا محمد اسمٰعیل - نور احمد - عبدالرحمٰن - بابو محمد اشرف بی - اے - ماسٹر محمد شریف بی - اے -
بہت سے دوست امرتسر اور بٹالہ سے بھی ساتھ ہوئے -

میں بٹالہ کو روانہ ہوئے - راستہ میں امرتسر سے بہت سے احباب مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے - رات کو دس بجے کے قریب بٹالہ میں اترے - جنازہ گاڑی میں رہا جس کے پاس خدام موجود رہے - صبح کے دو بجے کے قریب بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان ہو پہنچگئے - آپکا جنازہ باغ میں رکھا گیا اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے) قبل نماز عصر تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنمیں سے بہت دوست سیالکوٹ - وزیر آباد و اور کپورتھلہ اور دیگر مقامات سے آکر شامل ہو گئے تھے - جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک وعظ کیا جسمیں ضرورت امام اور آئندہ ضروریات پر تقریر فرمائی بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے بعد جنازہ کو باغ کے مکان میں رکھ کر تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی اوس وقت قریب بارہ سو کے مرد عورت جمع تھے ... سے آپکو قبر میں رکھا گیا - اور خدا کے سپرد کیا گیا

دعا

اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش ہمیں نیکی کی توفیق دے یہ تیرے مسیح نے جو جماعت بنائی ہے اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کر دے اونکو نیک اور پاکیزہ نمونے بنا اور اس کو روز افزوں ترقی عطا کر اور وہ قوت ہم میں پیدا کر جسکا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے - اور ہم کو اپنے امام کی تعلیم پر اور اوس کے جانشین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما - کہ ہم تیرے کمزور بندے ہیں اور تو قادر توانا اور رحم کرنے والا خدا ہے اور سب ہی کچھ تیرے آگے آسان ہے - آمین -

واقعات وفات

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام قریب ایک ماہ سے لاہور میں مقیم تھے - اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی - کہ آپکا لاہور میں ایک پبلک لیکچر ہو چنانچہ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ مصروف ہو گئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی ایسے دینی خدمات میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت توجہ اور محنت کے ساتھ مصروف ہو جایا کرتے تھے - اس لیکچر کے لکھنے میں آپ ہمہ تن مصروف ہو گئے - ۲۵ مئی پیر کے دن آپ قریباً سارا دن لیکچر کے لکھنے میں مصروف رہے - چنانچہ شام تک اس مضمون کو ختم کیا - طبیعت پہلے سے کمزور تھی اس سخت محنت کے

سبب آپ پر اسہال کا دورہ ہوا جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ دماغی محنت کے وقت ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ دورہ ایسا سخت تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق الہامات اپنے خدا سے جا ملے۔ بیماری کی کیفیت کو جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جن کے گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور جن کے مکان میں وفات پائی لکھا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے سے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور رہتا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آ جاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن **پیغام صلح** کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور [illegible] پہلے مقوی معدہ استعمال فرمائے تھے [illegible] تو نہوا کہ بھیجی گئی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام آ جاوے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی اور مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی

یہاں تک کہ [illegible] حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس عرصہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] [illegible] پیارے [illegible] پیارے [illegible] میں آپ کہتے [illegible] اور جب [illegible] نماز کی اذان کان میں پڑی۔ تو [illegible] ناطاقتی اور کمزوری کے آپ نے نماز کی نیت باندھی اور نماز ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ [illegible] جس [illegible] آپ [illegible] حضرت ام المؤمنین [illegible] [illegible] اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے [illegible] ہم سب [illegible] حضرت اقدس کی خدمت [illegible] ام المؤمنین [illegible] والا [illegible] حاضر تھیں۔ اور کبھی [illegible] اور بار بار یہی کہتی تھیں کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنے والے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے واحد لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا۔ میری زندگی بھی تو ان کو دیدے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کا جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور اخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب اخیر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانیوالا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی و قیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین

کے ایمان کو از حد تقویت پہنچی۔ اخیر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات کو زیادہ کرے اور ہم پر رحمتوں کے نزول کی جگہ بنا دے۔ فقط

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

اہل بیت کا صبر

شب درمیانی ۲۵ و ۲۶ مئی کے آخری حصہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی اور وقت بعض خدام کو آپ کے پاس بُلالیا گیا تھا جن میں یہ عاجز (محمد صادق ایڈیٹر) بھی تھا اور دو تین گھنٹے تک قریب بیٹھا رہا۔ بلکہ جب کہ آپ نے انتقال فرمایا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس وقت جو نمونہ صبر و استقامت اہل بیت نے دکھایا۔ وہ ازحد قابل دید ہے۔ بالخصوص حضرت ام المؤمنین نے نہایت ہی صبر کے ساتھ خدا کو یاد کرنے کے سوائے آپ کے منہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ اے میرے پیارے خدا تو ہم کو نہ چھوڑنا۔ یہ انسان تو آخر مرتا ہے اور یہ جدائی تو ایک دن مقدر ہے۔ لیکن خدا ہم پر راضی ہو اور وہ ہم کو نہ چھوڑے۔ تو پھر کوئی پرواہ نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود احمد نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے منہ پر یہی لفظ تھے۔ یا حی یا قیوم دیگر ممبران نے بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام کیا۔

دیگر خدام کا صبر

ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزع فزع نہیں کی گئی۔ کسی کے منہ سے کوئی شکوہ کا یا بے صبری کا کلمہ نہ نکلا ایسے مصائب کے وقت جس صبر کا نمونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھلایا کرتے تھے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب و دیگر تمام خدام صبر و استقلال کے ساتھ خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے مخالفین آتے تھے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے۔ کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چیخیں مار کر روتا ہوا اور آہ و بکاہ میں مصروف کوئی نہ دکھائی دیتا تھا

مسیح ناصری تو مر گیا تھا پر ہمارا مسیح قیامت تک زندہ ہے

یاد رہے۔ کہ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبین تھے اور آپ تریسٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے جا ملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ ہیں کیونکہ آپکے فیوض اور برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ کبھی نہ مریگا۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ جو آپ کا سچا متبع اور فرمانبردار اور آپکے انوار سے برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود منور ہو کر خدا تک پہونچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ پس حضرت مرزا صاحب مر نہیں گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

ہمارا مسیح فوت ہوا پر وہ ہلاک نہیں ہوا

یہ امر سوچنے کے قابل ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ ایک بڑی بھاری کامیابی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب آدمی آپکا مطیع ہے اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپکے سامنے ہلاک ہوئے۔ بہت سے مباہلہ کرنیوالے نامرادی کے ساتھ خائب و خاسر ہو گئے۔ آپنے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور آپکے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہ سلسلہ خدا کیطرف سے ثابت ہو گیا ہے کیونکہ ایسے [illegible] باوجود کیوقت خدا تعالے نے [illegible] اور گرنے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤنگا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی شان آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا۔ حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فنا ہوا کہ اوس کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ اون مخالفین پر وارد ہو گی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور اون کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو جاتا۔ ہمیشہ سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ سے خدا تعالے دنیا میں ایسے سلسلے قائم کر دیتا ہے کہ اون سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

خلیفۃ المسیح

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالے نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپکے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور کر لی ہے اتفاقی واقع نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف تھیں [illegible] درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونیوالا وجود نور الدین کا ہی ہے۔ چند دن کی بات ہے [illegible] خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھ سے [illegible] کہ اگر خدا نخواستہ [illegible] حضرت صاحب ہمارے درمیان سے [illegible] جاویں تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کر دینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ یہ قوت اللہ تعالے کے فضل سے حضرت مولوی نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالے کسی اور کو دیدیگا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں بھی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا۔ کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا۔ کہ آپ **صدیق اکبر** ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھتا رہا میں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ برادرم میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول رب العالمین

عالیجناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہ کے

بیعت سنت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب۔ سید عبد السلام صاحب۔ شیخ شہابی صاحب۔ عبد الرحمٰن صاحب۔ مخدوم محمد اشرف صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب۔

خط حضرت مولوی محمد احسن صاحب

قادیان میں آکر حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے ایک خط عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جسمیں آپکی امامت کی تابعیت کا اقرار نہایت اعلیٰ الفاظ میں ہے۔ وہ خط بعینہٖ ذیل میں درج ہے۔ [illegible] انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً

حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیۃ والاخلاص الذی فی سویداء قلبی ص[illegible] ان اشیع ھذہ السطور فی الجرائد الثلثۃ بدر والحکم وتفریظ مذاھب العالم وھی ھذہ۔

یا امیر المومنین اعتقاد عن صمیم القلب الامر فی جنابک انک الخلیفۃ للمسیح الموعود وانت من وضع مترہ ومشاورتہ انت اخلص الجماعۃ ایماناً و اشدھم یقیناً و اخوفہم للہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء واعظمہم غناء واکثرھم مناقب وارفعہم درجۃ صدقت المسیح الموعود حین کذبہ الناس فلھذا اعتقدت انک صدیق ثانی۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ والذین جاء

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسیح الموعود والمہدی المعہود وجری اللہ فی حلل الانبیاء الذی توفاہ اللہ حتف انفہ کما الہم فی اول بعثۃ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ فالآن انت مصداق لقولہ تعالیٰ صدق بہ وخلیفتہ الصدیق فی دین اللہ وامتہ فانا بایعتک لتائید الاسلام بقدر وسعی وطاقتی بالاخلاص وصدق القلب علی رغم المنافقین وکبت المکذبین ولا نتعت ولا ترددت من اول الامر فی ہذا الامر من الحق اللہ المسیح الموعود بالرفیق الاعلی وقلت لک فی ہذا الآن مکررا انک انت صدیق وانت صدیقنا ... نحن تابعوک نعم ما فہمت تفسیر بعض الآیات التی تفسر بہا تلک المعانی وہذا امر ... والناس فیما یشتہون من مذاہب حررت ہذہ السطور لئلا یہم الناس ان فی قلبی خلاف ہذا التحریر کلا وحاشا انت للمومنین ابا رحیما حتی یصیر والدی علی ... حملت الثقال ما ضعفنا من حمد ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا ویجزی اللہ الشاکرین وانا مطیع لامرک فی دین اللہ ایدک اللہ بنصرہ و نور اللہ صدرک بانوار الیقین ونور الدین وانا ارجو من الجماعۃ ایضا ان لا یہمز فیک منہم احد وانا اشہد ان وفات المسیح الموعود مشابہۃ بوفات الانبیاء والمرسلین الذین کانوا اولی العزم والہمۃ وان شاء اللہ تعالیٰ ساکتب رسالۃ فی ہذا الباب لیضح علی الناس ان وفاتہ من ہذا الشان کان ضرورۃ یا ... مماثلت بالانبیاء وکان فی الالہام جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیر ذلک من الالہامات الکثیرۃ فادع لی یا امیر المومنین ان یعیننی اللہ فی ذلک التحریر۔

حررت ہذہ السطور یوم الاربعاء سابع وعشرین من شہر مئی ۱۹۰۸ء عبدہ السید محمد احسن ...

درخواست بیعت حضرت مولوی نورالدین صاحب

جب حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھکر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ باغ میں رکھا ہوا تھا اور سب دوست بھی باغ میں جمع تھے۔ تو اس وقت احباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر) کھڑے ہو کر مفصلہ ذیل تحریر پڑھی۔ جو حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین محمد المصطفیٰ وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ اما بعد۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقیں بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آیندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آیندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔[1]

رحمت اللہ (مالک انگلش ویرہوس لاہور)۔ (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہوی۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور۔ (مولوی) محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدا بخش۔ (شیخ) یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین اپیل نویس گوجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ (ڈاکٹر) عباد اللہ۔ امرتسری۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی (نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور کابلی۔ سید حید رشاہ قصور۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر) ناصر نواب۔ (جنہوں نے اس موقعہ پر کھڑے ہو کر اس امر کی رقت آمیز اور دردمندانہ الفاظ میں تائید کی۔ کہ ہم میں سے ابن مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت مولوی صاحب موصوف ہی ہیں) حافظ محمد اسحٰق ڈرائنگ ماسٹر لاہور۔ عبد العزیز ولد میاں چراغدین رئیس لاہور (ملک) مبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم اللہ نابھہ۔ نبی بخش (سوداگر) ... سید قاضی آل محمد امروہوی۔ مفتی فضل احمد جموں۔ خلیفہ نور الدین جموں۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ حاجی الٰہی بخش سوداگر گجرات۔ نور الدین چک نمبر ۲۴۲۔ خواجہ حبیب اللہ ... کشمیر حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورمین ریلوے پریس لاہور (قاضی) محمد ظہور الدین اکمل۔ نواب خان گجرانوالہ۔ سید محمد اشرف بی۔ اے (ساکن پنڈ دادنخان) مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں سید عبد الجبار (ساکن برہما) سید مہدی حسین مہاجر۔ تبراتی ساکن بنارس۔ چودہری اللہ داد محلا نوالہ۔ بابو فخر الدین پھاوانی لاہور ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بہیرہ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات مستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدرآباد دکن خلیفہ رجب الدین لاہور۔ میاں محمد شریف بی۔ اے مختار دہلی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے ہیں۔ بیعت اول کیوقت جو اُس دن باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تھا۔)

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

مذکورہ بالا تحریر کے پڑھا جانے کے بعد حضرت مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ایک تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا واہمہ نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت کے واسطے جائے ادب تھے یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی جانفشانی کی یا سید میر حامد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا۔ کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جبکہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے اور دوست سب مجھے مجبور کرتے ہیں۔ تو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دوستوں سے دعا کی۔ ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں۔ پس اگر تم طیار ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں۔ تم پھر بھی سوچ لو۔ اور جن کے نام میں نے

---

[1] اس تحریر پر بہت دستخط اُسی وقت ہو گئے تھے اور بعض بعد میں ہوئے ان میں سے چند ایک نام بطور نمونہ اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

لئے میں ادن میں سے کسی کو اپنا امیر بنا لو۔

یہ تقریر (جو انشاء اللہ بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کالم ۲ سے شروع ہوتی ہے) نہایت ہی رقت آمیز تھی اس پر سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپکے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیح کے جانشین ہوں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور بیعت اول میں قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت ام المومنین بیوی صاحبہ تھیں۔

مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت کے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جنازہ پر پہونچ گئے تھے اور نماز جنازہ میں اور تدفین میں شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کر کے عرض کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہا ورنہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میں جائداد وغیرہ کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرماویں۔ کہ میری کمزوریوں کو اللہ تعالےٰ دور فرماوے۔

اللہ تعالےٰ مرزا صاحب موصوف کو اس سعادت کے عوض بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ پر مسیح موعود کا دائمی احسان

گورنمنٹ برطانیہ کو مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ اس امر کا [illegible] کہ مسلمان غیر مسلم کے ساتھ جہاد کرنا جائز سمجھتے ہیں اور نیز ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں [illegible] تمام غیر [illegible] وسائنسدان [illegible] سے ہلاک کریگا۔ حضرت مرزا صاحب نے لاکھ مسلمانوں کے دلوں [illegible] مسلمانوں کے دلوں سے جو [illegible] داخل ہو گئے تھے اس اعتقاد کو دور کر کے گورنمنٹ پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جس نے آنا تھا وہ آ چکا بلکہ دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان شک کو یہ جگہ دیتے تھے کہ مہدی کا دعویٰ کیا ہے شاید کبھی تلوار اٹھائیں مگر جس صلحکاری سے آپکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور [illegible] نے گورنمنٹ کو مسلمانوں کی [illegible]

ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

آخری تقریر

جو ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح

میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر وحی و الہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا ضمیر قبول نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ دو ایسی سخت مخالف قوموں کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہیں۔) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنے نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا پس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔ تواتر سے جو بات ثابت ہو اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگوں سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھا لے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو اونہیں غار میں پناہ دی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسےٰ میں کیا خصوصیت تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھا لیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنۃ اللہ دعویٰ کرتا ہے۔ بار ثبوت اوسی کے ذمہ ہے ہم تو قرآن شریف یہی پڑھتے ہیں۔ کہ عیسیٰ فوت ہو چکا توفی کے معنے مع جسم عنصری اوٹھایا جانا کہیں بھی نہیں پائے جاتے۔ میں نے تلاش کر کے دیکھا ۳۰۰ مرتبہ صحاح ستہ میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے معنے موت کے ہیں۔ [illegible] خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں [illegible] کوئی طالب ہو تو اوس کے لئے یہی کافی ہے جو شخص محض ضد سے کام لیتا ہے۔ لیکن اوس کو [illegible] ہی شہادت [illegible] ہے۔ پس ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سن لو۔ جس بات پر مجھے حق نے قائم کیا ہے اور اپنی متواتر وحی سے اطلاع دی ہے وہ یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ ایسا گندہ ہے۔ کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہو چکا ابھی ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے فوراً اس کی تردید کی کہ ان مثل عیسےٰ عند اللہ کمثل آدم۔ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود رہنے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسیٰ کسی بات میں وحدہ لاشریک نہ ٹھہرے۔

تم عیسےٰ کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام میں وحی و الہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مر گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت و استعاذہ آپنے آیت

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون [illegible] تک پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ الٰہی متعلق وفات انبیاء

میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کر چکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اوس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہونچے تھے۔ کہ رستہ ہی میں فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسریٰ کی کنجیوں کا ذکر فرمایا۔ کہ مجھ دی گئیں ہیں مگر آپنے وہ کنجیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کیونکہ ایسی باتوں میں اللہ تعالےٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کریں گے کہ پیشگوئیاں کی تھیں وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں

پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوا کرتی ہیں

میرے خیال میں یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے پارہ میں فرمایا۔ کہ تم نے موسےٰ سے پانی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ نہ تھے۔ پس خدا کی باتیں رنگ برنگ شکلوں میں پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ بعض مواعید الٰہیہ

نماز جنازہ

سب جگہ احباب حضرت خلیفۃ اللہ کا جنازہ پڑھیں اور آپکی روح کیواسطے اور آپکے قائم کردہ سلسلہ کی ترقی کیواسطے دعائیں کریں۔

رعایت

[illegible]

کسی دوسرے وقت پر ملتوی کئے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] اس [illegible]
کہ اس میں ہی ہوتا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] امام بننے کا خواہشمند نہیں

مکرم مولوی عبد الکریم [illegible] امام الصلوۃ [illegible]
ذمہ واری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تو میں اپنی
حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ
واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہر داری کا خواہشمند نہیں۔ میں
ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے۔ تو یہ کہ
مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں
دعائیں کرتا ہوں قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور
رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گذارے کہ ہماری
حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے میں کوشش
کرتا رہا۔ کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت
صاحب کے [illegible] میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اول میاں
محمود احمد وہ میرا بھائی اور بیٹا ہے۔ میرا بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے
خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب [illegible]
اور حضرت کے اہل کے مقام پر ہیں۔ [illegible] قریبی [illegible]
صاحب ہیں۔ اسی طرح [illegible]
نہایت اعلیٰ [illegible]
دیکھا ہیں بھی لیسے ایسے کام کئے ہیں کہ میرے جیسا انسان شرمندہ
ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ضعیف العمری میں بہت سی تصانیف حضرت
کی تائید میں کیں۔ ایسی خدمت کے جوانی کا مقتضا ہے۔ بعد ان
کے مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ جو ایسی خدمت کرتے ہیں جو
میرے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں یہ سب لوگ موجود
ہیں باہر کے لوگوں میں سید حامد شاہ اور مولوی غلام حسن ہیں
اور بھی کئی اصحاب ہیں۔
یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے [illegible]
مامور کا کام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے
ہوتے ہیں جو ایسے [illegible] کے لئے بوجھ توڑ دیں اعضا
بن جاتے ہیں۔ موجودہ حالت میں سوچ لو کیا وقت ہے
جو ہم پر آیا ہے [illegible] مردوں بچوں عورتوں کے لئے

ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے
لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو میں تمہارے
ساتھ ہوں میں خود ضعیف ہوں بیمار رہتا ہوں پھر طبیعت
مناسب نہیں اتنا بڑا کام آسان نہیں حضرت صاحب کے
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
باقی ہیں کام میں اون میں سے اشاعت اسلام [illegible]
اہم اور نہایت مشکل ہے اس وقت حضرت کے علاوہ [illegible]
اختلاف بھی ہے [illegible] اس جماعت کے اختلاف کے
مٹانے کے [illegible] ہماری جماعت کو منتخب کیا [illegible] تم آسان
سمجھتے ہو مگر بوجھ اٹھانے والے کے لئے سخت مشکل ہے [illegible]
میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن علماء کا نام لیا ہے ان میں
کوئی منتخب کرلو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں
اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے
کا نام ہے ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا
خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا
خیال انہی سے [illegible]
[illegible] بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اٹھایا جاتا ہی کوئی [illegible] طبائع
کے اختلاف پر نظر کر کے [illegible] یک رنگ بننے کے لئے بڑی ہمت
کی ضرورت ہے میں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران ہوں کہ
اول ہمارے پر اس قدر بوجھ۔ نثر نظم تصنیف دیگر ضروری کام اوپر
میں حضرت صاحب کے قریب عمر۔ وہاں تائیدات روز انہ موجود۔
یہاں میری حالت ناگفتہ بہ۔ اسی لئے فرمایا۔ فاصبحتم بنعمتہ
اخواناً۔ کہ یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت

میں ایک بڑا امر پیش کرتا ہوں کہ جناب ابوبکرؓ کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکہ اور مدینہ اور
جواثی کے سخت شورش اٹھا۔ مکہ والے بھی فرمنتشر ہونے لگے

مگر وہ بڑی پاک ہمت تھی جس نے اونہیں کہا کہ اسلام لانے
میں تم سب سے پیچھے ہو مگر تم سب سے پہلے بنتے ہو
صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا
ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ
میں موجود تھی اور جو نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے چکے تھے
کہ [illegible] اس کو بھیج دیا۔ اور اپنی قوم
کا [illegible] اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔
[illegible] الذی ارتضیٰ لہم۔ کا زمانہ آگیا۔
اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ
[illegible] تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلعم
کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ
کرنی پڑیں سب سے پہلا اہم کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے اب
موجودہ صورت میں یہ ہے۔ کہ اس پر عملدرآمد کرنے کیطرف
خاص توجہ ہو۔
پھر حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ بڑا عظیم الشان
کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجے کی فرمانبرداری
کی ضرورت ہے۔
پھر [illegible] غرض کئی ایسے کام ہیں۔

خلیفہ کی بیعت

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں۔ تمہیں میرے احکام کی ...

[illegible]
[illegible] قائم ہیں اون
[illegible] اور زکوٰۃ کا انتظام
[illegible] اور اون امور کو جو
[illegible] کو شامل کرتا ہوں
یعنی تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء
کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے
لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر۔
یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس
نہیں۔ وہ مر چکی۔ فقط۔

اطلاع

حضرت اقدس کی تجہیز تکفین تدفین اور آپ کا خلیفہ مقرر کئے جانے کے متعلق ضروری امور مختصر طور پر جلدی احباب تک پہنچانے کی خاطر یہ اخبار تاریخ مقررہ سے دو روز پہلے یعنی منگل کو شائع کیا جاتا ہے اگلا ...

تاریخ وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے فضل سے اکمل صاحب کے دل میں آئی ۔ قل یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ۔ ۱۳۲۶ھ (ایڈیٹر)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چونکہ اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وصیت کا پڑھنا اور سنانا سب دوستوں کیواسطے نہائیت ضروری ہے اسلئے اسی اخبار کے ساتھ رسالہ الوصیۃ کو بھی نقل کر کے بھیجا جاتا ہے تمام دوست خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی جمع کر کے سنائیں ۔ ایڈیٹر

الوصیّت

مطبوعہ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّابعد چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا ہے اسلئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اوٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں ۔ [illegible] پہلے اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی [illegible] باتیں گی ۔

قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا ۔ [illegible] ولا نبقی لک من المخزیات شیئا ۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک تموت وانا راض منک ۔ جاء وقتک ونبقی لک الایات باھرات ۔ [illegible] ونبقی لک الایات بینات ط قرب ما توعدون ۔ [illegible]

ویعمرہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ۔ [illegible]

متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے [illegible] تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے [illegible] مرنج کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں [illegible] رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں [illegible] ہیں ان میں سے بعض تجھے دکھا دیں یا تجھے [illegible] تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق [illegible] جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس [illegible] کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے [illegible]

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے [illegible] ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں [illegible] ہیں (۱) اوّل یہ کہ لیسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دُنیا سے اوٹھا لیں گے اور صفحۂ ہستی سے معدوم کر دینگے ۔ تب ان کے نابود ہونیکی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراضات بھی نابود ہو جائیں گے ۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا ۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی یہ ہوگا یہ ہوگا ۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا ۔

حوادث کے بارے میں جب مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا ۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم ۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے [illegible] میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں ۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا [illegible] خدا کی بات پوری ہوگی [illegible] ایک شدید زلزلہ [illegible] آئندہ [illegible] اور زمین زیر و زبر ہو جائیگی [illegible] اس دن کے [illegible] خدا سے [illegible] [illegible] خدا کا کلام مجھے فرما چکا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں [illegible] کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظاہر ہو جائینگی اور کچھ میرے بعد ظاہر ہونگی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد [illegible] یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخمریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال

۱؎ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چار حصہ کے قریب اب تک چودہویں صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین اس کے دعوے کیوقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آ رہے ہیں مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا اور دنیا نے محمد قبول نہ کیا ۔ منہ ۱۲ ۔ ۲؎ خدا نے لکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہینگے ۔ منہ ۱۲

کر دیتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جاویں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں[1]۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو

زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور

---

[1] ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا

بقیہ حاشیہ کالم اوّل مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ ۱۲

حضرت خلیفہ
بیعت کرنیوالوں کو
سب کو خط لکھے جاویں
عام اطلاع ہو کر اوّل ان کو
حضرت خلیفہ صاحب کی
جس قدر جلد ممکن ہو
کے واسطے ضرور دیا جاوے
خ
محمد صادق

تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کیوقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر کار فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہونچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہونچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے* اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپؐ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ غرض جس کیلئے پنجوقت نماز میں پڑھنا تسلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو براہ راست بغیر پیروی نور محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خداتعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل طور پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

[illegible] کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ وامامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جاوے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خداتعالیٰ کی صاف اور صریح شہادت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اس پر شاہد ہے جسکے معنے آیت متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ قیامت کو [illegible] سے پوچھیگا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جبتک میں ان میں تھا تو ان پر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا پر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کن خیالات میں مبتلا ہو گئے اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی [illegible] خدا سے باز نہ آئیگا [illegible] کہ جب تو نے مجھے مع جسم عنصری [illegible] اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے [illegible] سے پہلے دوبارہ دنیا میں آنے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ ایسے جھوٹ خدا تعالیٰ کا یہی ہے [illegible] صوت خداتعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن ایسا یہ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری اُمت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا تھا اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے وہ یہی کہتا کہ ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں اور اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اتر سکتے تو کیا وہ آسمان پر [illegible] اور آسمان میں ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت فیہا تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان [illegible] پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزار ہا

نشان میں ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا کس قسم کی سخت دلی ہے۔ دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء[۱] میں ظہور میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا بھی بہار میں ہی آئیگا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں میں پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے آخیر تک وہ دن ہیں گے[۱]

اور خدا نے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نری اٰیات ونھدم ما یعمرون[۲] یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین کو تہ و بالا کر دیا یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا اس دن کسیکو بھی خبر نہ ہوگی۔ جیسا کہ لوطؑ کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کیگئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گئے اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ کو تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا یہ زندگیوں کا خاتمہ اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔۔۔ آیا ان ربک [illegible] نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا وکان امرًا مقضیًّا۔ یعنی

تیرا خدا کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری نیت دُکھ دینے کی نہیں بلکہ دُکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور [illegible] کی مجالس کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

---

[۱] مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آئیوالے ہیں یا کسی اور وقت میں یہ پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے مگر بہار کا وقت ہوگا جہاں تک خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر تھا کہ ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے ایسا ہی خدا نے مجھے فرمایا ہے منہ ۱۲ - [۲] ایک خدا کی وحی اسی بارہ میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا منہ ۱۱

ضیاء پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

خاتم نبیت [illegible]

قیمت از پیشگی [illegible]

قادیان [illegible]

جلد ۷

نمبر ۲۳

یہ گو ہم [illegible] گرانی چہار قادیاں ہی | وجہ سے درج نمبر [illegible] ۲۸۸ | دوا بھی شفا بھی غرض دار الامان ہی

مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ [illegible]

افریقہ [illegible]

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال [illegible] مضمون لکھا تھا اور جس وقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اسوقت وہ اس واقعہ سے بے خبر اپنا مضمون [illegible] صاف کر رہے تھے [illegible] واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر یعنی اصول ضلالت ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں؟

ع ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما۔

اگرچہ عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا۔ لیکن کل بتاریخ [illegible] مئی ۱۹۰۸ء کو کسی نے میرے ہاتھ میں [illegible] امرت سر کا اخبار دیا۔ اس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ وعلی محمد صلوٰۃ وسلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی دیکھ [illegible] کر گیا تھا۔ اگرچہ ان دل دکھانے والی [illegible] صاحب کے [illegible] نہیں ہے مگر قرآن شریف سے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ [illegible] الا الذین [illegible] الموتۃ الاولیٰ۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ آیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے مطلب یہ کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے۔ سو واضح ہو کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے رہبر پر ہوگی۔ ان کا جسم خاکی جو ہر وقت ہی [illegible] میں ہے اور کوئی لمحہ خالی نہیں کہ اس کے اجزا پر فنا وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جاوے گا جس سے اس کے اجزا نکلے ہیں مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور [illegible] الٰہی کو عطا ہوتا ہے اس پر کبھی فنا نہیں آتی۔ وہ حی و قیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص [illegible] ظاہر ہے ان کی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود [illegible] اور مردہ دل ہیں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا تھا اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل [illegible] سے ہمیں دینا ہے۔ سو واضح ہو کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی ہیں۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا [illegible] ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اسپر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ جیسا کہ نور آیت [illegible] سے ظاہر ہے۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پھر اون کے بعد [illegible]

انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس خلعت نورانی کا کوئی وارث نہ رہا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے چودہویں صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ اب تلاش کر کے دیکھ لو کہ کل دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور کون جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں محو ہو رہی ہے اور کہ ... اپنا اثاثہ اسلام میں ہی خرچ کر رہے ہیں۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے اور کسی کو دنیا بھر میں نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نورانی جسم جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہو گیا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ ... کا بیان واضح یوں ہے۔ کہ اگر قیامت تک روز ایک ہی ایسا شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودہویں صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ درحقیقت ایسا ہی تھا۔ اور مزید برآن اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے برحق ہیں۔ اور ایسے شخص ... نکتہ ... حضرت اقدس کے ہی موجود ہوں اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالےٰ مرزا صاحب قیامت تک بہت رہیں گے۔ تو حیات ابدی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی ... اپنی ہوا النفس سے کسی کی فراست کی کوئی ... کی رو سے تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑ سکتا ہے ... اللہ تعالےٰ سے بہت سی امیدیں ہیں اور ہم اسی ... کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز فوت نہ ہوں گے ... اپنے ... جا ملیگا ... مرزا صاحب کی روحانیت اور ان کے ارشادات ... رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے ہیں۔ اور ... ہیں جو ان کے طفیل سے ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ فرشتہ ہمارے آگے پیچھے چلتا ہے۔ اور وہ تائید روح القدس جو ہر وقت الحمد للہ ہمارے شامل حال ہے۔ اور وہ ... سوز و گداز

اور خشوع و خضوع جو نمازوں پر ہمیں ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم سے ہو رہا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہم نے مشاہدہ کیا ہو اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلوں میں منقوش کی طرح جم گئی ہے۔ اور وہ عمدہ درس قرآن شریف کے جو ہم سنتے ہیں اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظروں سے گذر چکے ہیں اور دیگر وہ آیات بینات حضرت مرزا صاحب کی جو ہم ... دیکھ چکے ہیں جن کی خبر تیس سال قبل دی گئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہاں کہیں قدم مبارک حضرت مسیح موعودؑ کا پڑ جاتا ہے ... پاتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی ... تو اب تاریخی ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہیں ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔

احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ماشاء اللہ ... یکون ... لم یشاء لم یکن۔

ہاں افسوس ہے ... اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوقت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمدا الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو اب اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت مدت سے یہی خیال رہی ہے اور پھر ہر وقت پر ... کر لیا ہے۔ اور پھر تمہیں اس وقت دنیا اور آخرت میں رسوائی ہو گی اور سوا دانت پیسنے کے کچھ چارہ نہ ہو گا۔ بقول اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دائما ابدا

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدہ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شان
اے مردہ دل مکوش پئے ہجو اہل دل
جہل و قصور تست نہ فہمی کلام شان

والسلام علی من اتبع الہدیٰ
خلیفہ رشید الدین - ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء

پیغام صلح
لاہور میں جو حضرت اقدس مسیح موعود کا لیکچر پیغام صلح پڑھا جانا ہے وہ ۲۱ جون

کو نہیں پڑھا جائیگا۔ اور سردست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہو گی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دیں گے۔

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں۔ حضور کے اصل خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں۔ چھپوا کر بھائیوں کی خدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں۔ بنظر فائدہ عام لکھدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں۔ کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہئیے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات میں یہ نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

براہین احمدیہ اور دوسری کتب کے متعلق خاص رعایت کا اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر میں ڈو پرایسمینوں کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے بعض دوست خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو نگاہ کرنی چاہئیے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تھا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اس کے ساتھ یہ میرے سپرد ہی خطوط نویسی کا کام قایم رکھا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطوط سے ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفة اللہ مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی خدمت مین لکھا کرتے تھے اور مینے ان خطوں کو بھی پڑھا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکھے ہین اور ان پرجوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکھا ہے جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکھون۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھ نہ دیا مینے تجھ سے پانی مانگا تھا پر تو نے مجھے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح سے تجھے کھانا کھلاتا اور کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو تب مجھے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کھلاتا اور پلاتا۔ تو اس کھانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت کرنا اور ان کو کھانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسکو روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس ان پر صد ہزار افسوس جنہون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بھائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بداعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیون مین لکھے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تھا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت ہو۔ کیونکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکھ اٹھاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تھی کہ آنحضرت جب فوت ہوئے۔ تو بعض نے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجھا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تھی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مین دیجاویگی وہ کہاں ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوےٰ کرتا تھا وہ زندہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تھا اور وہ زندہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تھا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تھی۔ اور تھوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے۔ اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تھی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تھا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلاء مین پڑین جس قسم کے ابتلاء مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تھے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزا کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بھی نادان لوگ کیا کرتے تھے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر بواقعہ وفات مسیح موعود پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیشگوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکھے جائینگے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کر دیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسّی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اس میں یہی اشارہ تھا کہ اسّی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ۔ سو اس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۹۰۳ء ہی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۴ سال بنتی ہے اور جو ۔۔۔ کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۷۲-۷۱ سال ۔۔۔ ۶۹ اور ۷۴ پانچ سال ۷۵ اور ۷۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۵ سال اس صدی کے کل ۷۵ ۸۲ ۶۰ + ۵ = ۷۰ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۲ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسّی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسّی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت۔

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہئے کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہو گا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے"۔

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی ابنتُ ۔۔۔ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دُعا کی تھی* سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دُعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہنچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مُریدوں کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ ۔۔۔ عبدالحق غزنوی نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور یہ لوگ مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مُردند شد ترکی تمام

الہٰی بخش

مُرتد ڈاکٹر نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بیہتی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ ہمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* ثناء اللہ خود اہل حدیث ۲۶-اپریل ۱۹۰۷ء [illegible] ۔۔۔ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے پس جب اس نے فیصلہ کی یہ راہ منظور نہ کی تو خود ہی جھوٹا ثابت ہو گیا۔

اور آپ ہی کہتا ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا۔ کہ حضرت اقدس ۱۴ ساون مطابق ۴۔ اگست "کو" فوت ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر کانے دجال نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **تک** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عبدالحکیم ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالے کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح وصادق"

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیشگوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جبکہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق پہلے پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالے نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبدالحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سمجھے جاویں یا پرانی بیماری جو بموجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس تقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح و امن ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیغام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور ہم نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رفع دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میراں بخش صاحب کے مکان پر بعید آسمانی سُنایا پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لیکچر ہوا پھر چوتھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دارالسلطنت میں پانچ دفعہ ملک کے حصے میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالے نے فرمایا کہ اے مومنو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو کوئی تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالے کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزاء کے ہیں وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضاء و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کرلیں کہ اپنے پر فاقہ اٹھالو۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹا دو۔

کیونکہ ہم سب الٰہی رضا کے لئے ہیں۔ جس طرح مولا راضی کریں۔

یہ مصائب یہ دکھ ہستی کی تحت میں ہیں یعنے ابد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ۔ آئندہ ہدایت کی راہیں کھولدینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا سلکے لا تضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھیں ہم آپکے منشاء کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے جب آپنے سمجھا کر دوسری ہدایت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلوں میں تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کریں تو موہ دل نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بدین عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہوں۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پہ ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کردیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول میں مطلق فرق نہیں آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گوؤں سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہیں۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اسدرجہ ہوا۔ کہ جان میں سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدہ سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے جیسن کے چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم ہیں پس وہ ہر قل والی بات بالکل ٹھیک نکلی یعنی آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ "جو مسیح" ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مفید ہے وہ زندگی جسکی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کردے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اونہوں نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ میں سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے وہ لائق فرزند رحید موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر میں تقوےٰ و طہارت خشوع خضوع منابت الی اللہ و عالمانہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو بطور اعجاز پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب طرح اس بات کے قایل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفہ بنائے جاتے۔ تو قوم نہیں بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہیں بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمیں یہ نہیں بتاتا۔ کہ اگر احمدؑ کا غلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرامؓ سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبیہ ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو تب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیساکہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اوس نے یہ دکان نکالی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ دونو آپ خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس انہیں نہ تھی۔ اللھم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہیں۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب نہیں آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سبنے بالاتفاق تسلیم کیا۔ کہ آپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔ (میں اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاء اللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی اون میں سے ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غیر بیت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں ہے کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاویں میری نظر میں مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس میں اسبات کو کیا کروں کہ فلاں پیشگوئی معرض التوا میں آگئی۔

---

* یہ کچھ مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور ایسے ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو نعماء جنت کی طرح ما خطر علی قلب بشر ہو جاتے ہیں تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۲۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہو اسے نبی کہا جاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں - مثنوی میں لکھا ہے - **آن نبی وقت باشد اے مرید** محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہوگے - یاد رکھو سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا -

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام میں کوئی نقص نہیں - نماز - قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑجاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہوجاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہوجاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہوچکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہوگئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے -

فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کریں گے وہ سب کافر ہی ہوں گے -

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو جبکہ بہت زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن نہیں گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے - میرا امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے - مسلمانی صرف رسمی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہوجاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپ کے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنے والے حج جاتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون

یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا - اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر میں خدا کی طرف سے ہوں - تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے -

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہوچکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و عملی کے کامل ملنے والے یہ مولانا نور الدین صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی یہ دو محرک ہوئے ہیں کہ الفاظ ذیل کو میں اخبارات میں شائع کردوں - اور وہ سطور یہ ہیں کہ میرا اعتقاد آپ کی جناب عالی میں اول بعثت و بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہیں گویا مجسم الفت اور ان کے امین تھے - اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ ان کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں در بارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں - آپکا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپ کو سب سے زیادہ ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اس سے خوف کرتے ہیں - معہذا آپکی ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پروائی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اس وقت کی کہ جس وقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسیٰ انی متوفیک الایۃ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کریں گے - مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام ان عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں - میں تجھ کو ان سے پاک صاف رکھوں گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے - میں ان کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدّق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو - پس میں اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت طاعت

کی ہے اگرچہ بعض ضعیف الایمان اُس کے خلاف ہو اور اول امر میرے قلب کو کوئی تردد اس بات کا واقع نہیں ہوا بجز اس کے کہ بعض آیات کی تفاسیر جواب کرتے ہیں وہ میری سمجھ میں نہیں آئیں اور فوراً اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے یہاں کے رفیقوں سے علیحدہ کر کر ملا اعلیٰ کی رفاقت میں پہونچا دیا۔ میں نے اسیوقت پھر آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ ہاں آپ جو بعض آیات کی تفسیر ایسی فرماتے ہیں۔ جو میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ حال کے موافق آپ کے مذاق میں تفسیراً آجاتا ہے یہ امر دوسرا ہے اور اس سے علیحدہ یہ چند سطریں میں نے اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض وہمی لوگ میرے قلب کی حالت کو مخالفت اس تحریر سے گمان نہ کریں۔ کلا و حاشا۔

اسلئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جماعت کے لئے مثل شفیق باپ کے ہو جاویں تاکہ جملہ مومنین بمنزلہ آپکے عیال کے رہیں کیونکہ آپ نے اس وقت وہ بوجھ اٹھایا ہے۔ جسکے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر بھی خدا کی اس بیعت اطاعت سے بہرہ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ کے دین اور جس بات کو کہ مسیح موعودؑ لائے تھے۔ کبھی ضرر نہیں پہونچا سکیگا اور جو کوئی اس نعمت کا شکریہ ادا کریگا کہ آپ نے ایسے بوجھ کو اٹھایا بجالاوے گا اور آپ کی نصرت میں ہمہ تن متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ اوس کو دین و دنیا میں جزائے احسن عطا فرماویگا انشاء اللہ تعالےٰ دین کی تائید میں بحول و قوتہ میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالےٰ اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے سینہ مبارک کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے اور میں یہ بھی امید رکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں سے کوئی شخص اس بارہ میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیای اولوالعزم کی وفات کے ساتھ بہت مشابہت رکھتی ہے میں انشاء اللہ تعالےٰ ایک رسالہ وفات الانبیاء کے بارہ میں لکھوں گا۔ تاکہ لوگوں پر یہ واضح ہو جاوے۔ کہ جس نشان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع ہوئی ہے (کہ چند امور منتظر الوقوع باقی تھے) اور آپ کی وفات ہوگئی۔ اسی طرح سے اس وفات کا وقوع ہونا ضروری تھا تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت ہے۔ اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات کا آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل ہو جیسا کہ الہامات الوصیۃ ۱۹۰۵ء وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے۔ اور دیکھو جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور سوائے اس کے اور بہت سے الہامات ہیں۔ میں آپکو اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر میں اللہ تعالےٰ میری تائید کرے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء روز چہارشنبہ

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعودؑ

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص فضلوں سے جو عاجز اکمل پر ہیں ایک فضل ہے جو آج رات کو دعا کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قُل یاعیسیٰ اِنّی متوفّیک و رافعک اِلیّ

اس کے اعداد ۱۳۲۶ھ ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

عاجز محمد ظہور الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات پر حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے۔ جس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مسیح و مہدی موعود مسعود ॥ کہ نور حق و رخشید از جبینش

دریں عالم خدا اورا فرستاد ॥ کہ یابد خلق فیضان کمالش

کمربستہ پئے اسلام ॥ نمود اظہار جبروت و جلالش

چو او ماموره مغفور بعد از ॥ شد مغفور سال انتقالش

۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے لکھی ہے۔

تو سے ... ... ستار

اسرار ... فقط ... ہمہ ... کو

بخشد ... ... ستار

قادیانی ... ... کو

۱۳۲۶

تاریخ وفات حضرت مسیح از مولوی فتح الدین صاحب رکن کنجاہ

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولے مرزا غلام احمد خاص ॥ رفت زیں جا بعالم نور

تابع دین احمد عربی ॥ ملجئ رسم ہائے فسق و فجور

رہنمائے اطاعت خالص ॥ کو تبلیغ قیصر و مغفور

بر زبانش دم مسیحائی ॥ حبذا در قلم لوامع طور

در زمان مذاہب شتیٰ ॥ ماند دائم مظفر و منصور

حرب او روز و شب بزور قلم ॥ نے بہ شمشیر و دشنہ و ساطور

اہل دنیا بحلقہ ماتم ॥ مرحبا گفتہ اند اہل قبور

سفلگاں را جائے شادمانی نیست ॥ ترک ایں دار لازم است ضرور

او بہ ہست ہادی کفار ॥ محی دین محمدی زیں دور

اے مخالف خمش مکن باشد ॥ خالق الخلق خود بیوم نشور

در دہانت زبان چو گلگیر است ॥ گل کند بے گماں بشمع شعور

یاد میکن ورا برحمت حق ॥ زانکہ ہست ایں طریقۂ ماثور

گفت ہاتف بگوش من در شب

سال ہجری ز رحلتش مغفور

۱۳۲۶

انجمن سرگودہ نے خبر وفات پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام ظلہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کے لئے نماز جنازہ مکرر پڑھی گئی۔

عاجز راقم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تمام احباب حسب توفیق چندہ دیں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا۔ اور انجمن نے یہ بھی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے ... خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

حافظ عبد العلی صاحب ... منشی محمد سعید صاحب اہلمد سرگودہ عہ۔ مولوی عبد اللہ صاحب امین نہر جہلم کوٹ عہ۔ مولوی محمد علی صاحب بدوملی ضلع سیالکوٹ عہ۔ چودہری غلام حیدر نمبردار چک ۳۴ جنوبی عہ۔ چودہری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار عہ۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ ۸۔ چودہری راجہ خان صاحب سرگودہ ... حاجی عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ عہ۔ بابو احمد دین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ عہ۔

عاجز عبد العلی صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے۔ کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا۔ کہ حضرۃ مولوی صاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالے کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیجتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کیطرف تحریک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود تھے مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اندریں سبب سب نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب کا بھیرہ سے [illegible]

۲۔ قاضی [illegible] اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس [illegible] آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

۳۔ شیخ نور احمد صاحب نے ایبٹ آباد سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو [illegible]

۴۔ خداداد صاحب رسالدار [illegible] لکھا۔ [illegible] بعد امام آخر زمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرماویں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب نے کریام سے لکھا۔ [illegible] احباب متفق ہو کر آپکے ہاتھ پر بیعت کی [illegible] الوصیۃ کے بموجب آپکے ہاتھ پر تحریری بیعت کرتے ہیں۔"

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہوں سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا

چونکہ بیعت کے خطوط کثرت سے آ رہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہئیے کہ اون کی درخواستیں بیعت کی قبول ہو گئی ہیں سب کو چاہئیے کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں اور اردگرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کو نماز و اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقع ہوا لکھ دیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ یہ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو قادیان آنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت نکالکر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تنگر دین [illegible] پسرور
ضلع سیالکوٹ
[illegible] صاحب [illegible]
پسرور ضلع سیالکوٹ
[illegible]
صدر پولیس [illegible]
اہلیہ شیخ نبی بخش صاحب
[illegible] گلہ
میاں [illegible] خان [illegible]
[illegible] بازار [illegible]
فروشاں۔
میاں غلام محمد خان بہرہ۔
ڈاک سنگلہ [illegible] کشمیر
سید عمر شاہ صاحب [illegible]
[illegible] ضلع گورداسپور۔
محمد رمضان خان صاحب [illegible]
انظام الدین صاحب [illegible] گنج
[illegible]
اہلیہ [illegible] جگراون
ضلع لدھیانہ
میاں عبدالرشید خان صاحب
محلہ [illegible] نگر شاہ جہان پور
نواب [illegible] پسرور سیالکوٹ

دیوان خان صاحب [illegible]
مولوی عبداللہ صاحب مدرس قلعہ دیدار سنگھ
گوجرانوالہ
میاں محمد علی صاحب " "
اہلیہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] جالندھر
عالم خان [illegible] لاہور
دین محمد۔ کاٹھگڑھ ہوشیارپور
عبداللہ صاحب " " "
قطب الدین صاحب " " "
[illegible] " " "
محمد دین [illegible] رسان گوجرانوالہ
محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹
نہر جہلم شاخ شمالی
احمد علی صاحب۔ کوٹ آغا
تحصیل پسرور حال چک نمبر ۱۱
سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم
حاکم خان " " "
اہلیہ منشی محمد عبدالحق [illegible] آباد
نانی صاحبہ منشی محبوب علی
پورب سرائے مونگھیر
میاں محمد حسین صاحب
[illegible] علاقہ کشمیری [illegible]
[illegible]

مسمات کرم بی بی اہلیہ [illegible]
صاحب بھیتی [illegible] لاہور
بدرالدین صاحب " " "
محمد دین صاحب " " "
دین محمد صاحب " " "
محمد علی صاحب " " "
عبدالحق صاحب " " "
احمد الدین صاحب " " "
عیسیٰ صاحب " " "
عبدالغنی صاحب " " "
خوشحال کاٹھگڑھ
محمد عبداللہ مدرس [illegible] سیالکوٹ
احمد الدین [illegible] تحصیل
بدرالدین۔ سرہند
مہتاب علی چک [illegible] گجرات
[illegible] " " "
[illegible] " " "
[illegible] ملتان پور ضلع [illegible]
محمد دین صاحب [illegible] گجرات
حاجی " " "
حیدر " " "
ہلال " " "
عمر خان کاٹھگڑھ
[illegible] جالندھر
فضل داد [illegible]
غلام محمد محرر چنگی سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حاکم خان صاحب
موضع نمبر ۹۹ سرگودھا
غلام محمد خیاط رسول پور حافظ آباد
نواب دین صاحب کنسٹبل فیروزپور
میاں بخش سرائے عالمگیر
متصل دریائے جہلم
خوشی محمد [illegible]
صابر [illegible] اہلیہ [illegible]
کشمیر
محی الدین [illegible] کشمیر
نورالدین " " "

عبدالحق [illegible]
عبدالعلی صاحب [illegible] کشمیر
اہلیہ [illegible]
محمد اسمعیل صاحب اہلیہ جلال پور شاہ پور
مسمات ولائت بی بی والدہ عبدالعزیز
جلال پور۔ شاہ پور
مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز
جلال پور۔ شاہ پور
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز [illegible]
عبدالرشید [illegible] " " "
عظیم بی بی بنت " " "
عبدالغنی بٹ [illegible] کشمیر
محمد بخش ملازم [illegible] توپخانہ
لکھنو
میاں اللہ دتہ صاحب ملتان
[illegible] کلانوالی [illegible]
[illegible] " " "
خداداد " " "
شاہ محمد " " "
ڈاکٹر محمد عظیم اسسٹنٹ
رسالہ نمبر ۱۷ [illegible]
اہلیہ مولوی معین الدین صاحب
کرٹ جونگرہ
عبداللہ خان خانساماں
[illegible]
محمد الدین صاحب [illegible]
[illegible] سیالکوٹ
محمد الدین صاحب [illegible]
میاں عبدالوہاب [illegible]
کمال ڈیرہ حیدر آباد سندھ
[illegible] چک نمبر ۹۹ سرگودھا
لال دین " " "
اللہ دین " " "
[illegible] ہوشیارپور
نبی بخش صاحب [illegible]
ڈیرہ غازی خان

مسیح موعود کن معنون مین نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام مین ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا جس مین اپنے دعاوی کی تشریح کی ہے اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام مین چھپنے کے واسطے لے گیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام مین وہ مضمون چھپ گیا تھا اور اس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین۔ اسیجگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے ہر ایک کا جس سے مجھے اتفاق ہوا وہ نہایت شرافت اور اعلےٰ اخلاق سے پیش آئے اور حضرت کے حالات نہایت ادب سے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق شریفانہ طرز سے سوال کئے اور ان کے ہر قسم کے کام بون شکریہ ہین دنیوی اخباروں مین سے صرف اخبار عام ہی تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ دیکھتے تھے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا آپ کے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر مین میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا مین نے جلسہ دعوت مین نبوت سے انکار کیا اس کے جواب مین واضح ہو کہ اس جلسہ مین مین نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ مین ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگون کو اطلاع دیتا رہا ہون اور اب بھی ظاہر کرتا ہون کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مین ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہون جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہین رہتا اور جس کے یہ معنے ہین کہ مین مستقل طور پر اپنے تئین ایسا نبی سمجھتا ہون کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہین رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہون اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہون یہ الزام صحیح نہین ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب مین ہمیشہ مین یہی لکھتا آیا ہون کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہین اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر مین اپنے تئین نبی کہلاتا ہون وہ صرف اس قدر ہے کہ مین خدا تعالی کی ہمکلامی سے مشرف ہون اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتون کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتین میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانون کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہین کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اوس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو مین خدا کے حکم کے موافق نبی ہون اور اگر مین اس سے انکار کرون تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت مین خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مین کیونکر انکار کر سکتا ہون مین اس پر قائم ہون اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤن مگر مین ان معنون سے نبی نہین ہون کہ گویا مین اسلام سے اپنے تئین الگ کرتا ہون یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہون میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہین کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو مین صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہون کہ عربی اور عبرانی زبان مین نبی کے یہ معنے ہین کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقق نہین ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہین کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہین اور کر رہا ہے۔ مین خودستائی سے نہین بلکہ خدا کے فضل اور اوس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مین کھڑا کیا جاؤن اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہین تو مجھے اس مقابلہ مین خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ مین خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان مین وہ مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانہ مین کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت مین عام طور پر لوگون کو خوابین بھی آتی ہین بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے مگر وہ الہام مقدار مین نہایت قلیل ہوتا ہے اور اخبار غیبیہ بھی اس مین نہایت کم ہوتی ہین اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہین تو اس صورت مین عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانون کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تا کہ اس مین اور اس کے غیر مین امتیاز ہو اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک اعزاز کا خطاب دیا گیا ہے تا کہ ان مین اور مجھ مین فرق ظاہر ہو جائے ان معنون سے مین نبی بھی ہون اور امتی بھی ہون تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا ورنہ حضرت عیسےٰ جن کے دوبارہ آنے کی بارے مین ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگون کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہین کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہونگے اور کیا اس وقت ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہین رہینگے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

بڑی رعایت

کچھ عرصہ کیواسطے براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین بڑی رعایت کر دیگئی ہے براہین احمدیہ بے جلد فی نسخہ نصف قیمت یعنی بجائے صہ کے صرف مبلغ عہ مین مل سکتا ہے اور درثمین مجلد بجائے ۸ر کے ۴ر مین اور بے جلد بجائے ۶ر کے ۳ر مین مل سکتی ہے درخواستین بہت جلد آوین۔

مینجر بدر

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہائت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ بہت دفعہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب کہیں تو کس کے نام تو نہائت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھکر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کرکے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھدیا تھا۔ تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہوگا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط وکتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

[illegible] حضرت مسیح موعود

تو وصال حق سے دل [illegible]
یاں دل حیرت زدہ [illegible]
اے مسیح پاک اور مہدی دین
ہم کو مولا کی رضا منظور ہے
الوصیت میں تو جب فرما چکا
تیری رحلت تب سے ہی مشہور ہے
پیش ازین تو کر چکا سب انتظام
الوصیت میں یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزین
اور دل رقت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھنے سے تجھے یاد رکھا ہے
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسول پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے ان [illegible]
[illegible] وہ تو مولیٰ ہو چلا
وہ تو حمد اللہ بس ماجور ہے
حق نے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر پہ جو مسطور ہے
ہیں مخاطب جس میں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں شبیہ پر نور ہے
وہ تو [illegible] جنت الفردوس [illegible]
اور ہم میں ایک اس کا نور [illegible]
دین حق کو [illegible]
[illegible]
وہ خلیفہ [illegible] اسلام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فکر کیا ہے [illegible]
[illegible] تاریخ ہی [illegible]

خاکسار میر [illegible] ماہ [illegible]

[illegible] برادر صادق۔ السلام علیکم [illegible]
حضرت [illegible]

"مسکن [illegible] پائیدار" ۱۳۲۶

خدا تعالیٰ نے اس کے اعداد [illegible]
بتایا ہے۔ یہ تفہیم خدا کا دوسرا فضل ہے [illegible]
کے عاجز بندے اکمل پر ہوا۔

محمد ظہورالدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحی نے ایک مکان برلب سڑک طرف مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جسکی زمین قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیوڑھی صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں صرف چھت باقی ہے۔ بلکہ بہ سبب نہ ہونے روپیہ کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ بہ سبب مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرچ کر چکے ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی بتلاتے ہیں جو انہوں نے خرید کی تھی۔ لیکن بھرتی پر بہت خرچ ہوا۔ اب وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے ہیں عرب صاحب سے خط وکتابت کریں۔ قرضہ کو جلد ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت سے بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

سیکرٹری [illegible] صاحب [illegible] برادرز [illegible] صاحب [illegible] بلوچستان قادیان۔

اس [illegible] اچھا مضمون۔ [illegible]
کتاب [illegible] ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ وہ انعام علی احمد طالب علم تھرڈ مڈل کو دیدیا گیا۔ اکمل۔

گذشتہ [illegible] ایک زلزلہ [illegible] بجے شام کو آیا دوسرا [illegible] بعد دوپہر کے۔

[illegible] کی سزا۔ [illegible] ہندیان کے علاقہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک [illegible] [illegible] اور جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ کیا اس کو شکست دیگئی بعض قوموں نے یہ خیال کیا کہ فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آئے گی اس لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ اپنے [illegible] گاؤں میں پہنچنے نہ پاتے تھے۔ [illegible] کافی سبق دیا گیا ہے [illegible] جرمانے جلدی سے وصول کئے۔ دس ہزار نقد جرمانہ اور [illegible] میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایہ تخت [illegible]

[illegible]

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں شناخت مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیابی [illegible] کو کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان [illegible] امتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے [illegible] و اسے منصف مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ۲۶۰ صفحہ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب بھی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

[illegible] پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

کو چھپا نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر [illegible] ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کا ڈنکا کل عالم پر بجا دیا۔ [illegible] الہامات [illegible] پر ہے کہ [illegible] کرموتوں کے اندر پورا ہو [illegible] اور مخالفین [illegible] کے تمام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحہ کی [illegible] کاغذ پر نہایت خوشخط [illegible] ہوئی کتاب ہے [illegible] پانچ روپیہ سے [illegible] تین روپیہ [illegible] ملیگا۔ جلد منگوا لو۔

در ثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا [illegible] پہلے چھ روپیہ کو معلوم [illegible] مجموعہ مجلد [illegible] بجائے چھ آنے اور بے جلد [illegible] چار آنے

شری کرشن جی مہاراج کا اوتار | یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب [illegible] ہندی اوتار سے کرشن جی [illegible] دلدادہ ہے تالیف کی ہے نہایت عمدہ و دلچسپ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت [illegible]

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی رسورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف [illegible] اور ایسے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ [illegible] صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۶ر

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ

میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ [illegible] جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام او عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور میرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے [illegible] کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ [illegible] کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ہے۔ قیمت ۴ر

فتح دین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات | [illegible] قیمت ۱ر

کامن احمدی | (اردو) قیمت ۲ر

آئینہ کشمیری | طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی۔ قیمت ۱ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدار کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

ممیرا - عمدہ ممیرا احمد نور صاحب کابلی سے [illegible] منگوائیے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR - QADIAN

چہ گویم باتو از آنجہاد در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر (ایل) ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۷ | مورخہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء | نمبر ۲۳

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں ؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے انتقال سے صرف دو روز پہلے ذیل کا مضمون لکھا تھا اور جس وقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اس وقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مضمون محرر سے صاف کروا رہے تھے اس کا پڑھنا احباب کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں ؟

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اگرچہ عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا۔ لیکن کل بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کسی نے میرے ہاتھ میں اہل حدیث امرتسر کا اخبار دیدیا۔ اوس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ وعلی محمد صلوۃ وسلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی وغیرہ اشتہار کیا گیا تھا۔ اگرچہ ان دل دکھانیوالی باتوں کا جواب سوا صبر کے اور کچھ نہیں ہے مگر قرآن شریف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ قتلہ یموتون بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ آیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے یہ مطلب ہے کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے۔ سو واضح ہو کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی۔ ہاں یہ جسم خاکی جو ہر وقت ہی معرض تغیر و تبدل میں ہے اور کوئی لمحہ خالی نہیں کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے تھے مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور فرستادگان الٰہی کو عطا ہوتا ہے اسپر کبھی فنا نہیں آتی۔ وہ حی وقیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص بل احیاء سے ظاہر ہے اونکی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود جھوٹے اور مردہ دل ہیں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا۔ اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ہوگیا ہے ہم یہیں دیتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی کی ہیں۔ جیساکہ والنور الذی انزلنا میں ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اسپر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیساکہ نور آیتوں بہ سے ظاہر ہے۔ سب سے اعلےٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیساکہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے۔ اور پھر ان کے بعد تمام

انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس نعمت نورانی کا کوئی وارث نہ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے چودہویں صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ آپ تلاش کر کے دیکھو کہ آج کل دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور کہاں جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں محو رہتی ہے اور کون سے لوگ ہیں جو سب کچھ اپنا اشاعت اسلام میں ہی خرچ کر رہے ہیں۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو اسے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت ... کو دنیا بھر میں نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ ... جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ اس کا بیان واضح یون ہے۔ کہ اگر قیامت کے روز تک ایک بھی ایسا شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودہویں صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ درحقیقت اسی میں سچا تھا۔ اور مزید براں اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے برحق تھے۔ اور ایسے شخص کے پاس مکتوبات حضرت اقدس کے بھی موجود ہوں اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ایسے صاحب قیامت تک بہت رہیں گے۔ تو حیات ابدی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی نسبت اگر کوئی اپنی ہوا النفس سے کسی کافر نعمتی کی کوئی چٹھی ... شائع کر دے تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے۔ ہمیں تو خداوند تعالیٰ سے بہت سی امیدیں ہیں اور ہم اسی پر توکل کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز فوت نہ ہوں گے ... سے ... اپنے ... جا ملیگا مگر حضرت مرزا صاحب کی روحانیت اور ... بشارات ... سے ... ریشہ میں سرایت کر گئی ہیں۔ اور ... جو ان کے طفیل ... اور ... جو ... ہے۔ اور وہ تائید حضرت اقدس جو ہر وقت الحمد للہ ... شامل حال ... اور ... خشوع و خضوع جو نمازوں میں ہمیں ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم نے دیکھا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہمنے مشاہدہ کیا ہے اور وہ صداقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلوں میں میخون کی طرح ٹھونک گئی ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہمیں ملتے ہیں اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظروں سے گذر چکے ہیں اور دیگر وہ آیات بینات حضرۃ مرزا صاحب کی جو ہم دیکھ رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں جن کی خبر تیس سال قبل دیگئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہاں کہیں قدم مبارک حضرت مسیح موعود کا پڑ جاتا ہے ہوتی ہے۔ یہ باتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی یہ تو اب ابدی ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ماشاء اللہ یکون و ما لم یشاء لم یکن۔

حالانکہ الفوا ... خوش رہو۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوقت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمدا الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو اب اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت دست ... بول رہی ہے اور ... ہر ... لیے لیے ... کو بلایا ہے۔ اور پھر تمہیں اس وقت دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوگی اور سوا ندامت پچھتانے کے کچھ چارہ نہ ہوگا۔ یہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دائما ابدا

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدہ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد ... کہ نیست ... مرام شان
اے مردہ دل مکوش ... اہل دل
جہل ... قصور ... نہ فہمی کلام شان

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

خلیفہ رشید الدین - ۱۵ - مئی ۱۹۱۳ء

کو نہیں پڑا جائیگا۔ اور سردست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہو گی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دیں گے۔

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں۔ حضور کے ان خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں کی خدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکھدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں۔ کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

براہین احمدیہ اور دوسری کتب کیمتعلق خاص رعایت کا اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر میں قد ... کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے بعض دوست خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خود ان کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو ... چاہیئے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تہا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اوس کے ساتھ یہ میرے سپرد ہی خطوط نویسی کا کام قایم رکہا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطون سے ظاہر ہوتا تہا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین لکہا کرتے تہے اور مینے ان خطون کو بھی پڑھا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکہے ہین اور ان پر جوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکہا ہے جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتہ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکہون۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکہ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تہا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجہ سے کہانا مانگا تہا تو نے مجہے نہ دیا۔ مینے تجہ سے پانی مانگا تہا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجہے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجہے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو مجہے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسکو روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس جنہون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بھائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیون مین لکہے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تہا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت بنو۔ کیونکہ ضرور تہا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکہ اٹہا کر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تہی۔ کہ آن حضرت جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو نمیل از وقت سمجہا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسری کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تہی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتہ مین دیجاوینگی وہ کہان ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تہا وہ زندہ تہا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑ گئے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تہا اور وہ زندہ تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتہ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکہ کا وقت تہا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چند روزہ تہی۔ اور تہوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے۔ اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تہی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تہا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تہے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزار کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بھی نادان لوگ کیا کرتے رہتے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعودؑ پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیش گوئی اسی سال تک عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبد الحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبد الحکیم نے جو پیشگوئی کی تہی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکہے جائین گے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسّی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسّی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ" سو اوس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں اونہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی۔ کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۱ سال بنتی ہے اور جو ڈوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا تھا اوس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھا لئے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسّی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسّی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی بیجا اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہئے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یکلی اور وقت پر ڈالدے۔"

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا کہ اب اسکے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب انشاء اللّٰہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دعا کی تھی* سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہنچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ ان کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مرید کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ نے دکھائی۔ فقیر مرزا نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقاں را نور حق تابد مدام
کاذباں مردند شد ترکی تمام

الٰہی بخش

مرتد اکرٹے نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بیہتی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* ثناء اللہ خود اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء میں لکھ چکا ہے کہ یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ... [illegible] ... منظور نہیں کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے [illegible]

اور آپ ہی لکھتے ہیں۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔

حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا کہ حضرت اقدسؑ ۱۴ ساون مطابق ۴۔ اگست "کو" فوت ہوں گے چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے کہ عبدالحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر **کانے دجال** نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **تک** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں یہ کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر انحصار کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عبدالحکیم ہو یا ثناء اللہ ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالے کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیساکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکّے کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

(۱) خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں
ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے
ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی
کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے
وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین
صادق وکاذب۔ انت تری کل مصلح وصادق

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیشگوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب کہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق سب سے پہلے پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ ومہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالے نے شیطانی ثابت کر دیا۔

پس عبدالحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ نویس جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید۔ تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سبب سے جاویں یا پرانی بیماری جو بوجہ پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس تقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیغام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور اللہ نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رفع دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میران بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سنایا۔ پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لکچر ہوا۔ پھر چوتھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دارالسلطنت میں پانچ دفعہ ہر ایک طبقے میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا۔ جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے مومنو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو میں تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ سے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالے کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزاء کے رہتے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضاء و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہو گی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھاؤ۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں جس طرح وہ راضی ہو اسے راضی کریں۔

یہ مصائب۔ یہ دکھ لنبلونکم کی تحت میں ہیں یعنے مابعد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ آئندہ ہدایت کی راہیں کھول دینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا ہے اور فرمایا کہ لا تضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھیں ہم آپکے منشا کو خوب سمجھتے ہیں ۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے جب آپنے سمجھا کر دوسری روائیت کو خوب سمجھتے ہیں ۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی ۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلوں میں تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کر دیں تو وہ دل نہیں جمع ہو سکتے ۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بہر مین عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے ۔ تو میں اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہوں ۔

۱ ۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول میں مطلق فرق نہیں آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے ۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گوؤں سے گفتگو کرتے ۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے ۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو ۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی ۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا ۔ اور اب وہ زندہ نہیں ۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اسقدر ہوا ۔ کہ جو ان میں سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے ۔ جیسا کہ چراغ دین اور پٹیالہ کے عبدالحکیم کے حالات سے ظاہر ہے ۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہے پس ہمارا قول والی بات بالکل ٹھیک نکلی ہے آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے ۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ "جو مسیح ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے" ۔

۲ ۔ کیا ہی مبارک و مقدس ہے وہ زندگی جس کی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ میں سخت اختلاف ہوا ۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے دو لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر میں تقوے و طہارت خشوع خضوع مذابت الی اللہ و عالمانہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو لطیفا عجمیا نہ پیش کیا جا سکتا ہے ۔ ان کے بجائے بار بہ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب ہر طرح اس بات کے قابل تھے ۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے ۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کر تی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہیں بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیرالمومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمیں یہ نہیں بتاتا ۔ کہ اگر احمد کا غلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؐ میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی ۔

۳ ۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا ۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی" ۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرامؓ سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے ۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے ۔

۴ ۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دوکان نکالی ہوتی ۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے ۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے ۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ پاک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس ان میں نہ تھی ۔ اللھم صل علیہ وسلم

۵ ۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا ۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو ۔ اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو ۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر کوئی گفتگو کرے ۔ تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہیں ۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب نہیں آ سکتا ۔

۶ ۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا ۔ کہ آپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی ۔ (میں اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاء اللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے ۔

۷ ۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی اون میں کر ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غیریت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے بنا سکے ۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے ۔

۸ ۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاویں میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے ۔ جو اصل مقصد ہے ۔ پس میں اسبات کو کیا کروں کہ فلاں پیشگوئی معرض التوا میں آگئی ۔

(باقی)

ؐ یہ محض مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور اسمیں ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو فنا رحمت کیطرح ما خطر علی قلب بشر ہو جاتے ہیں تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا ۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۱۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء - ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین وایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کیطرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوا سے نبی کہا جاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لیئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں - مثنوی میں لکھا ہے - آن نبی وقت باشد اے مرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو ... سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا -

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لیئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام میں کوئی نقص نہیں - نماز - قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑجاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو ازسرنو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے -

فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کرینگے وہ سب کافر ہی ہونگے -

آپنے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپنے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو چالیس لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق وفجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی - انسان جب فسق وفجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن خیر گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لیئے نہیں آتے - ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف یہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے - ہر صدی کے سرپر اسی قسم کی غلطیوں کو ہٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لیئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنیوالے حج کرتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اسبات کے قائل ہیں پس اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ ... کسی کو معلوم نہیں -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون یعنے لعنت ہے اون نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی لغزشوں کو دور کرنے کے لیئے میں اپنے وقت پر آیا - اگر میں خدا کیطرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر میں خدا کیطرف سے ہوں - تو یاد رکھو مخالف کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و علمی دینی سے کام لینے والے مولانا نور الدین صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی ہر دو محرک ہوئے ہیں کہ ان چند سطور کو میں اخبارات میں شائع کردوں - اور وہ سطور یہ ہیں - کہ میرا اعتقاد آپ کی جناب عالی میں اول بعثت وبیعت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھتے تھے اور ہیں گویا کہ مجسم الفت تھے اور اون کے انیس تھے - اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ اون کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں دربارہ اخلاص وایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں - آپکا یقین وعرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپ کو سب سے زیادہ تھا جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اوس سے خوف کرتے ہیں - علاوہ آپکے ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پرواہی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلیئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق اس وقت میں کی جسوقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لیئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسی انی متوفیک الایۃ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کرینگے - مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام اون عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں - میں تجھ کو اون سے پاک وصاف رکھونگا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کرینگے - میں اون کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھونگا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو - پس میں نے اس لیئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت اطاعت

[illegible] ہے اگرچہ [illegible] ضعیف الایمان [illegible] کے [illegible]
[illegible] اگر کوئی تردد اس بات کا [illegible] ہوا مجھ
اس سے کہ بعض آیات کی تفاسیر جو اب [illegible]
میں نہیں آئیں اور [illegible] وقت [illegible]
سے یہاں کے رفیقوں سے [illegible] ۱۵ مئی کی
رفاقت میں پہنچا [illegible] آپ کی خدمت میں
عرض کیا [illegible] آپ [illegible] اور ہم آپ [illegible]
[illegible] بعض آیات کی تفسیر جیسی فرماتے ہیں جو
میری سمجھ میں [illegible] آئیں [illegible] نشان ہے [illegible]
حال کے موافق آپکے مذاق [illegible] آ جائے [illegible]
دوسرا [illegible] اس [illegible] سطرین [illegible]
[illegible] کہ [illegible] قلب کی
حالت [illegible]
[illegible]
[illegible] تا کہ [illegible]
[illegible] اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بات کو کہ مسیح موعود کا [illegible]
[illegible] ہو چکا [illegible] اور [illegible] اس نعمت کا [illegible]
کہ آپ نے [illegible] بجا لا دے گا اور [illegible]
[illegible] سمجھ جائیگا [illegible]
دین و دنیا [illegible] احسن [illegible]
دین کی تائید میں [illegible] آپ کو [illegible]
اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے [illegible]
کو اپنے انوار سے روشن اور منور [illegible]
امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص [illegible]
میں آپ پر کسی طرح کی [illegible] نہیں کریگا [illegible]
[illegible] اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں
کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء اور الہام [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے ایک [illegible]
[illegible] تا کہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ
جس شان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع
ہوئی ہے [illegible] منتظر ان وقوع کی اور آپ کی [illegible]
ہوگئی۔ اسی [illegible] وفات کا وقوع [illegible]
تا کہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت
رہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی [illegible]

کہ آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل
ہو جیسا کہ [illegible] الوصیۃ وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے۔ اور
دیکھو تجری [illegible] حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور
سوائے اس کے اور بہت سے الہامات میں [illegible]
اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر
میں [illegible] میری تائید کرے [illegible] ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء
روز [illegible]

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

برادر مکرم جناب مفتی صاحب ایڈیٹر [illegible] العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص
[illegible] سے جو [illegible] ایک فضل ہے جو
[illegible] کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کی تاریخ وفات [illegible] میں آئی

[illegible] یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ

اس کے اعداد [illegible]
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
عاجز محمد [illegible] الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب [illegible] احمد آبادی نے تحریر
فرمایا ہے [illegible] سے چند اشعار درج [illegible]

مسیح و مہدی موعود [illegible] کہ نور حق [illegible]
مدین عالم [illegible] کہ [illegible] فیضان کاش
کمربستہ ہے اسلام ✤ [illegible] جلالش
چو او [illegible] مغفور [illegible] مغفور سال انتقالش
۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] نے لکھی ہے:

[illegible] غفار اور ہے ستار
[illegible] فقط تیرا [illegible]
[illegible] احمد [illegible]
قادیانی [illegible] احمد [illegible]
۱۳۲۶

از مولوی [illegible] الدین [illegible]

تاریخ وفات حضرت میرزا

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولے مرزا غلام احمد خاص ✤ رفت زین جا گہ بعالم نور
تا نشر دین احمد عربی ✤ ملے رسمہا بے فسق و فجور
رہنما ے اطاعت خالص ✤ کہ تبلیغ قیصر و مغفور
[illegible] ✤ حبذا در قلم [illegible] طور
[illegible] ✤ ماند دائم مظفر و منصور
[illegible] ✤ [illegible] شمشیر [illegible]
اہل دنیا [illegible] ماتم ✤ مرحبا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان را [illegible] ✤ ترک این دار لازم است ضرور
[illegible] ✤ محی دین محمدی زین دور
[illegible] ✤ خالق الخلق خود بیوم نشور
در دہنت زبان چو گاگیر است ✤ گل کند بے گمان بشمع شعور
[illegible] ✤ زانکہ ہست این طریقہ ماثور
گفت ہاتف بگوش من [illegible] شب
سال ہجری ز رحلتش مغفور
۱۳۲۶

انجمن سرگودہ [illegible] پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام لطفہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

[illegible] انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی
بمقام [illegible] احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و
[illegible] کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور
حضرت صاحب کے [illegible] نماز جنازہ [illegible] پڑھی گئی۔

عاجز راقم نے [illegible] کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح
مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ہم احباب حسب توفیق
چندہ دیں۔ چنانچہ اس [illegible] کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ
عطا فرمایا اور انجمن [illegible] قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں
چاہے [illegible] خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔
[illegible] صاحب [illegible] منشی محمد سعید صاحب [illegible]
سرگودہ [illegible] مولوی [illegible] صاحب امین [illegible]
[illegible] ضلع سیالکوٹ [illegible] چوہدری
غلام [illegible] چوہدری غلام [illegible] صاحب
[illegible] مولوی [illegible] صاحب سرگودہ [illegible] چوہدری
[illegible] صاحب سرگودہ [illegible] حاجی عبد اللہ خان صاحب
نقل نویس سرگودہ [illegible] صاحب [illegible] اسٹیشن
[illegible] مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ [illegible]

عاجز عبد [illegible] صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا کہ حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالےٰ کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیج دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کی طرف تحریک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے ہیں دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود ہیں مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اور باہر سے [illegible] حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم فضل دین صاحب کا بھیرہ سے [illegible] صاحب کو صدیق اکبر [illegible]

۲۔ [illegible] حبیب اللہ صاحب [illegible] سلسلہ میں کوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا [illegible] اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس واسطے میں آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

۳۔ [illegible] احمد صاحب [illegible] آباد سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپکو [illegible] ہے کہ آپ مسیح موعود کی وفات کے بعد [illegible] کے سردار [illegible]

۴۔ [illegible] خدا داد صاحب [illegible] رسالہ [illegible] سے لکھا [illegible] بعد امام الزمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرماویں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب نے [illegible] سے لکھا۔ حاضرین [illegible] متفق ہو کر آپکے ہاتھ پر بیعت کی ہے [illegible] الوصیۃ [illegible] بموجب آپکے ہاتھ پر دوبارہ بیعت کرتے ہیں۔

یہ چند خطوط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب طرف سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا

چونکہ بیعت کے خطوط بکثرت سے آ رہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہیئے کہ اُن کی درخواستیں بیعت کی قبول ہو گئی ہیں سب کو چاہیئے کہ رسالہ الوصیۃ کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں اور ارد گرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کو تازہ اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقع ہونا تھا لکھ دیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت نکال کر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

شاکر [illegible] پسر [illegible]
[illegible] سیالکوٹ
[illegible] صاحب [illegible] باجوہ
[illegible] ضلع سیالکوٹ
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
اہلیہ [illegible] صاحب
[illegible]
[illegible] خان [illegible]
[illegible]
فروشاں
میاں [illegible] خان بھیرہ
ڈاکخانہ [illegible] پور کشمیر
[illegible] صاحب [illegible] کوٹ
[illegible] ضلع گورداسپور
محمد رمضان خان صاحب [illegible]
[illegible] الدین صاحب [illegible] گنج
مردان
اہلیہ [illegible] جگراؤں
ضلع لدھیانہ
میاں عبدالرشید خان صاحب
محلہ [illegible] نگر شاہجہانپور
نواب [illegible] پسرور سیالکوٹ

دیوان خان صاحب [illegible]
مولوی عبداللہ [illegible] قادیان
گوجرانوالہ
[illegible] علی صاحب [illegible]
اہلیہ [illegible] جالندھر
عالم خان [illegible] لاہور
[illegible] ہوشیارپور
عبدالصمد صاحب " " "
قطب الدین صاحب " "
سمون " " "
محمد دین منشی رسالہ گوجرخان
محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹
نہر جہلم شاخ شمالی
احمد علی صاحب کوٹ آغا
تحصیلدار [illegible] چک نمبر ۹۹
سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم
حاکم خان " "
اہلیہ منشی محمد عبدالحق [illegible] الہ آباد
نانی صاحبہ منشی محبوب علی
پوربسرائے مونگھیر
میاں محمد حسین صاحب
جنگیاں علاقہ کہیری ضلع
میر پور جموں

مسمات کرم بی بی اہلیہ بدرالدین
صاحب چینی شرقپور لاہور
بدرالدین صاحب " " "
محمد دین صاحب " "
دین محمد صاحب " "
محمد علی صاحب " "
عبدالحق صاحب " "
احمد الدین صاحب " "
علی بی صاحبہ " "
عبدالغنی صاحب " "
خوشحال کاٹھ گڑھ
محمد عبداللہ [illegible] سیالکوٹ
احمد الدین [illegible] تحصیل
بدرالدین [illegible]
مہتاب علی بیگ [illegible] گجرات
[illegible] " "
[illegible] " "
[illegible] ضلع لاہور
محمد دین صاحب [illegible] گجرات
حاجی " "
حیدر " "
جلال " "
محمد خان کاٹھ گڑھ
دولا ضلع جالندھر
فضل داد نمبر [illegible] بارٹی
غلام محمد [illegible] سیالکوٹ
اہلیہ چوہدری حاکم خان صاحب
موضع نمبر ۹۰ سرگودہ
غلام محمد [illegible] رسول پور [illegible] آباد
نواب دین صاحب [illegible] فیروزپور
حیات بخش سرائے عالمگیر
متصل دریائے جہلم
خوشی محمد [illegible]
صابر [illegible] اہلیہ [illegible]
کشمیر
محی الدین [illegible] کشمیر
نورالدین " "

عبدالحق [illegible] چودہریوالہ
عبدالعلی صاحب [illegible] کشمیر
اسد ملک
محمد اسمعیل صاحب [illegible] جلال پور [illegible]
مسمات ولایت بی بی والدہ عبدالعزیز
جلال پور ۔ شاہ پور
مسمات فاطمہ [illegible] عبدالعزیز
جلال پور ۔ شاہ پور
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز [illegible]
عبدالرشید [illegible] " "
عظیم بی بی بنت " "
عبدالغنی بٹ [illegible] کشمیر
محمد بخش ملازم [illegible] توپخانہ
لکھنو
میاں اللہ دتہ صاحب ملتان
بلند [illegible] کلانوالی انبالہ
راجن [illegible] " "
خداداد " "
شاہ محمد " "
ڈاکٹر محمد عظیم [illegible]
رسالہ نمبر ۱۷ [illegible]
اہلیہ مولوی [illegible]
کوٹ [illegible]
عبداللہ خان خانساماں
بھٹنڈہ
عمرالدین صاحب [illegible]
ستراہ ۔ سیالکوٹ
عمرالدین صاحب [illegible]
میاں عبداللہ [illegible] منٹگمری
کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ
[illegible] چک نمبر ۹۰ سرگودہ
لال دین " "
اللہ دین " "
[illegible] ہوشیارپور
نبی بخش صاحب [illegible]
ڈیرہ غازی خان

مسیح موعودؑ کن معنوں میں نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ حضرت صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں اپنے بیان کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام میں چھپنے کے واسطے دے آیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام میں وہ مضمون چھپ گیا تھا اوس کی نقل ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ اس جگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے جو کبھی مجھے اتفاق ہوا تو وہ نہائت شرافت اور اعلیٰ اخلاق سے مجھے ملے اور حضرت کے حالات نہائت اخلاص سے انہوں نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق شریفانہ طرز سے سوال کئے اور ان کے اس حسن سلوک کا میں شکر گزار ہوں۔ دنیوی اخباروں میں سے صرف اخبار عام کو ہی یہ فخر ہوا تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ خرید کرتے اور پڑھتے تھے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اوس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ [illegible]

[illegible] سے گذر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے۔ میں خود ستائی سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور اوس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان میں مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت میں عام طور پر لوگوں کو خوابیں بھی آتی ہیں بعض کو الہام بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار میں نہائت قلیل ہوتا ہے۔ اور اخبار غیبیہ بھی اس میں نہائت کم ہوتی ہیں اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہیں۔ تو اس صورت میں عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس میں اور اس کے غیر میں امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تا کہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنوں سے میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسے جن کے دوبارہ آنے کی بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے۔ وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہوں گے۔ اور کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہینگے

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

[illegible]

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب لکھیں تو کس کے نام تو نہایت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھکر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھدیا تھا۔ تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہوگا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط وکتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

تو وصال حق سے جاں مسرور ہے
پاک دل حیرت زدہ رنجور ہے
اب ہے اک اور عہد [illegible] دین
ہم کو مولا کی رضا منظور ہے
الوصیت میں تو جب فرما چکا
تیری رحلت تب سے ہی مشہور ہے
پیش ازین تو کر چکا سب انتظام
الوصیت میں یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزین
اور دل رقت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھتے ہیں تجھے یاد رکھ اب
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسول پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے ہاں مشکور ہے
اپنے آقا کے وہ قدموں پر چلا
وہ تو عند اللہ بس ماجور ہے
حق نے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہم سے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
ہیں مخاطب اس میں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں رخ پر نور ہے
وہ تو پہنچے جنت الفردوس میں
اور ہم میں ایک ان کا نور ہے
دین حق کو ذات پہ جسکی ہے ناز
شکر ہے باطل اس کا کیا مقدور ہے
وہ خلیفہ ہیں دین میں اب امام
ان کی بیعت [illegible] ہے
ہو گیا حق سے مسیحا کا وصال
[illegible] سے سلسلہ معمور ہے
فکر کیا ہے [illegible] تاریخ وفات
مادۂ تاریخ ہی مغفور ہے
۱۳۲۶ھ

خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ ۳ جون ۱۹۰۸ء

مکرمی برادر صادق - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت کلمۃ اللہ کا الہام ہے

"مکن تکیہ بر عمر ناپائدار" ۱۳۲۶ھ

خدا تعالیٰ نے اس کے اعداد میں ہمیں سال وصال بتایا ہے۔ یہ فہم خدا کا دوسرا فضل ہے جو اس کے عاجز بندے اکمل پر ہوا
محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحی نے ایک مکان برلب سڑک طرف مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جسکی زمین قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیوڑھی صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں صرف چھت باقی ہے۔ جو کہ بسبب نہ ہونے روپیہ کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ بسبب مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرچ کر چکے ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی "تبلاتے ہیں" انہوں نے خرید کی تھی۔ لیکن بھرتی پر بہت خرچ ہوا۔ اب وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے ہیں عرب صاحب سے خط وکتابت کریں۔ قرضہ کو جلد ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت سے بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ برادرم عبد المجید صاحب ستونگ بلوچستان نے قادیان کے اس طالب علم کے لئے جو سب سے اچھا مضمون لکھے۔ کتاب انگریزی اور ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ وہ انعام عالی محمد طالب علم تھرڈ مڈل کو دیدیا گیا۔ اکمل۔

کوئٹہ میں ایک زلزلہ بدھوار [illegible] بجے شام کو آیا اور دوسرا جمعرات [illegible] بجے بعد دوپہر کو۔

موہمندیوں کی سزا۔ تمام موہمندیوں کے علاقہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک [illegible] ڈالا ۱۷۰ برج اڑا دیئے گئے اور جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ کیا اس کو شکست دیگئی بعض قوموں نے یہ خیال کیا کہ فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آئے گی اس لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ اپنے مورچہ بند گاؤں میں بیٹھنے نہ پاتے تھے۔ کہ سرکاری فوج جا پہنچتی تھی نتیجہ یہ ہے کہ کافی سبق دیا گیا ہے جو مدت سے فراموش نہ ہوگا۔ جرمانے جلدی سے وصول ہو گئے۔ دس ہزار نقد جرمانہ ہتھیار میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایۂ تخت ریاست کی

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماوین

ایک قابل دید مذہبی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس مین ایسے سات اصول بیان کئے گئے ہیں جنکو زیر نظر رکھنے سے ماموریں الٰہی کی شناخت بہت کچھ سہل ہو سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کتابوں سے [illegible] طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے [illegible] حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے [illegible] کہ آج کل کے علمی مذاق رکھنیوالے اور [illegible] مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً [illegible] صفحہ [illegible] حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب ہی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ مین دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

مین پڑھتے پڑھتے دل کے تو اجد او رتراقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت [illegible] کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس سے اسلام کی صداقت کا ڈنکا کل عالم پر بجا دی۔ اسی مین وہ الہامات [illegible] جو آج پورے ہو کر دوستوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفت پر حجت [illegible] کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی [illegible] نہایت خوشخط [illegible] چھپی ہوئی کتاب ہے [illegible] پانچ روپیہ [illegible] اور [illegible] تین [illegible] جلد منگا دیں۔

درثمین | حضرت اقدس کی تمام [illegible] پتھر دل کو موم کر دیتی ہیں [illegible] بجائے [illegible] آسکے اور [illegible]

[illegible] | [illegible] اوتار [illegible]

[illegible] سے ناممکن ہے نہایت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسالہ [illegible] آپ کی [illegible] دیرا مین ثابت کیا گیا ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت [illegible] احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ منظوم [illegible] عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب دلچسپ [illegible] لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت [illegible] قیمت [illegible]

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی [illegible] صاحب [illegible] اردو ہوی رسور دلیرت ست پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں یہ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین۔ شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کار خانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدین باقی ہیں۔ قیمت ۱ر

چالیس [illegible] | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور میرزا حیرت دہلوی کی تردید مین نہایت [illegible] خود حیرت کی [illegible] سے اسی کلام کا [illegible] ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

[illegible] | [illegible] اردو مین عمدہ [illegible] سلسلہ احمدیہ [illegible] قیمت [illegible]

فتح دین | یہ کتاب پنجابی نظم مین ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت [illegible]

نظم مسعود | [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] احمدی | [illegible]

آئینہ [illegible] | طالب علموں [illegible] بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی - قیمت [illegible]

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

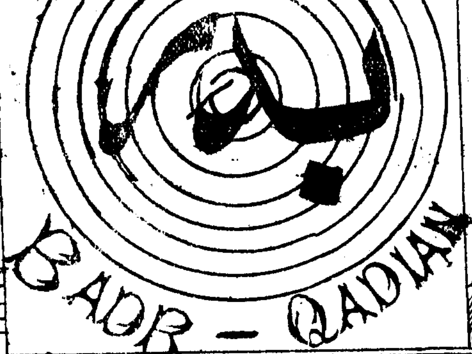
یہ وہی مفید عام تحفہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر [illegible] جنوری ۱۹۰۸ء مین شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۱۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن اگر چار نسخہ کامل خرید نیوالو نکو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدار کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر
مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاک خانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

ممبرا - عمدہ ممبرا احمد نور مہاجر کابلی سے پانچ روپے تولہ کے حساب منگوائے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔







سرچہ گویم با تو گر آئی بچہادر قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد | مورخہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۸ جون ۱۹۰۸ء | نمبر

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ | افریقہ ... | گورنمنٹ ...

دوسری قدرت

برادران - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

یہ تحریک (خلیفۃ مسیح موعود) حضرت مولوی نورالدین صاحب کے حکم سے کی جاتی ہے - آپ نے ارشاد فرمایا ہے - کہ ہر ایک جگہ جماعت کو الوصیۃ کے ذیل کے فقرات کی طرف توجہ دلائی جاوے -

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے - کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے - تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے - سو اب ممکن نہیں - کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے - اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو - اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں - کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے - کیونکہ وہ دائمی ہے - جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا - اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی - جبتک میں نہ جاؤں - لیکن میں جب جاؤں گا - تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی -

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا - اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے - جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو - اور چاہئے - کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں - تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔"

اس عبارت کے آخری الفاظ جن کو جلی قلم سے لکھا ہے - جماعت کے خاص توجہ کے قابل ہیں - ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے - بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ نے اس منشاء کو ظاہر فرمایا ہے - کہ دوسری قدرت کے نزول کے لئے ہر ایک جگہ میں احباب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں - اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت مولوی صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے - کہ جہاں ہمارے دوست ہیں - وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو - ایک دفعہ اکٹھے مل کر نماز میں یا نماز سے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کے لئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں - اُنہیں یہ کوشش کرنی چاہئے - کہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ جو قریب ہو مل کر دعائیں کریں - اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشائے الٰہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے - اور اس حکم کی تعمیل سب احباب پر فرض ہے -

محمد علی از قادیان

ہمارے ہم عصر

مفصلہ ذیل عنوان کی ماتحت ہم ان رائوں کو لکھیں گے جو سیدی و مولائی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیہ والثنا کی رحلت فرمائی پر ہمارے ہمعصروں نے ظاہر فرائی ہیں۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ کہ باوجود اس قدر سخت مخالفت و عناد کے تمام اہل الرائے نے بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ آپکا مبارک وجود ایک خاص وجود تھا اور اسمیں ایسی ایسی قابلیتیں تھیں۔ جو معمولی لوگوں میں نہیں پائی جاتیں اور آپ کی زندگی نہایت مقدس و مطہر تھی پھر سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ آپکے دل میں اسلام کا ایک خاص درد تھا اور آپ کی عمر اسی اسلام کی اشاعت میں صرف ہوئی اور آپ کی کوششیں اسلام کے دشمنوں کے خلاف بار آور ہوئیں اور آپنے ایسے ایسے محکم اصولوں سے اپنے خصم کو چپ کیا کہ وہ بالکل خاموش رہ گئے اور آپ کامیابی کے ساتھ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ اخبار وکیل لکھتا ہے:۔

موت عالم

وہ شخص۔ بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور جسکی آواز حشر تھی۔ جسکی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جسکی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ یہ تلخ موت یہ زہر کا پیالہ موت۔[1] جس نے مرنے والے کی ہستی تہ خاک پنہاں کی۔ ہزاروں لاکھوں زبانوں پر تلخکامیاں بن کے رہیگی اور قضا کے حملہ نے ایک جیتی جاگتی جان کے ساتھ جن آرزوؤں اور تمناؤں کا قتل عام کیا ہے صدائے ماتم مدتوں اس کی یادگار تازہ رکھیگی۔

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مشاہدہ کر لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کرکے صبر کر لیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا کے کسی حصہ میں انقلاب کرکے دکھا جاتے ہیں۔ میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔

انکی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ اور اگر شوربختی مزاحم صلح و احسان ہو تو کم از کم اس کے ساتھ مشترک دشمن کی واجبی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولوں کیساتھ

میرزا صاحب اوس پہلی صف عشاق میں نمودار ہوئے تھے جس نے اسلام کے لئے یہ ایثار گوارا کیا۔ کہ ساعت عہد سے ایک بہار و خزاں کے ساری نظارے ایک مقصد پر۔ ہاں ایک شاہد رعنا کے پیمان وفا پر قربان کر دیئے۔ سید احمد خاں۔ غلام احمد۔ رحمت اللہ۔ آل حسن وزیر خاں اور ابو المنصور یہ السابقون الاولون کے زمرہ کے لوگ تھے جنہوں نے باب مدافعت کا افتتاح کیا اور آخر وقت تک مصروف سعی رہے اختلاف طبائع اور اختلاف مدارج قابلیت کے ساتھ ان سب کی خدمات بھی جداگانہ تھے۔ اور اسی لئے اثر اور کامیابی کے لحاظ سے انکے درجے بھی الگ الگ ہیں تاہم اس نتیجہ کا اعتراف بالکل ناگزیر ہے کہ مخالفین اسلام کی صفیں سب سے پہلے انہی حضرات نے برہم کیں۔

میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اسلئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کیطرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اوسکی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گرمی کے لئے ٹوٹ پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا چونکہ خلاف اصلیت محض شامت اعمال سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نفس ناطقہ مسلمان قرار دئے گئے تھے اسلئے مسیحی آبادیوں اور خاص کر انگلستان میں مسلمانوں کے خلاف پولیٹکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا اور اس سے پادریوں نے صلیبی لڑائیوں کے داعیان راہ فساد سے کم فائدہ نہ اٹھایا۔ قریب تھا کہ خوفناک مذہبی مذبے ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خود رو سرسبزی کے سبب بارہ تیرہ سو برس سے ان میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا چلا آتا تھا درمان ہو جائے کہ مسلمانوں کیطرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اوس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیے جو سلطنت کے سایہ میں ہونیکی وجہ سے حقیقت میں اوسکی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔

کچھ شبہ نہیں ان حضرات نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام اپنے حریفوں کیخواہ ان کے ساتھ زندہ قوموں کا پولیٹیکل جذبہ بھی شریک ہو ہمیشہ سے فتح نصیب مقابل رہا ہے اور انشاء اللہ دنیا کے آخری سانس تک رہیگا۔ اونہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کے مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا اور اگر آج ہم اپنے نئے اور پرانے اختلافات سے قطع نظر کرکے محض اسلام کی خدمت غایتہ المقصود قرار دے لیں تو یقیناً اوس جوش سے اور اسلام کی خداداد طاقت سے چشم پوشی کرنیوالے لاٹ پادری (بشپ) کی زندگی میں جس نے ایک مسیحی مشن کی پچاس سال کی جوبلی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے دوسری جوبلی کیلئے دلی کی مسجد عظمیٰ کے تھیوڈرل بنانے

---

[1] خدا کا مامور اپنے ساتھ بہت سے برکات اور نہ انتقال تلوار کی دل سے نکلی ہوئی دعائیں لیکر گیا ہے۔ (بدر)

[2] موت تلخ زہر کا پیالہ مجرموں کیلئے ہے خدا کے برگزیدہ بندوں کیلئے جام وصال ہے اور وہ اس دار المحن سے دار النعیم میں انتقال کرتے ہیں۔ (بدر)

جانیکا ادعا نے ناروا ظاہر کیا تھا۔ وہ وقت آجائے۔ کہ اسلام کی روحانی فتوحات سینٹ پال کے گرجہ کو مریم و مسیح کی پرستش کی بجائے ایک خدا کی عبادتگاہ بنادین اور ناقوس کلیسا کے بدلے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کا نعرۂ قدسی فضا مین گونجنے لگے۔

ہرچند پادریون نے اسلام کی مخالفت مین لٹریچر کا ہمالہ بنا کے کھڑا کر دیا ہے مگر کاغذ کے تودون کیلئے صرف چند شرارے کافی ہین۔ برعکس اس کے مسلمانون کا لٹریچر اگر سرکشی اور تمرد کے حق مین توپ گولہ ہے تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والے دلون کے لئے صندل و کافور کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے اور اسے عیسائی آبادی کی زبانون مین منتقل کر کے کثرت سے شائع کیا جائے کیونکہ ترقی علم و حکمت کے ساتھ مذہب وہان وبال دوش ہوا جاتا ہے اور دنیا طلبی کے انہماک نے وہان روح کی تشنگی غیر محسوس بنا رکھی ہے اسلئے کہ عیسائیت اس فطری جذبہ کو جو دنیوی حشمت کے بوجھ مین دب گیا ہے ابھارنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ فخر اسلام ہی کا حصہ ہے کہ اس حالت مین بھی وہان جب کبھی اوس کی تجلی عکس فگن ہوتی ہے وجدان بیتاب ہونے لگتے ہین۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنیوالی نسلون کو گرانبار احسان رکھے گی کہ اونہون نے قلمی جہاد کرنیوالون کی پہلی صف مین شامل ہو کر اسلام کیطرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانون کی رگون مین زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ اون کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیان توڑنے مین مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی مغلسی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تہی اون کا تعاقب شروع کر دیا تہا۔ ان حضرات نے عمر بھر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکھا جب وہ اجمیر مین آگ کے حوالہ کر دئے گئے۔ اس وقت سے آخر عمر تک مرزا صاحب برابر آریہ سماج کے چہرہ سے انیسوین صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے مین مصروف رہے۔ اونکی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریرون سے اس دعوی پر بہت صاف روشنی پڑتی ہے۔ آیندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے۔ ناممکن ہے کہ یہ تحریرین نظر انداز کی جاسکین۔

فطری ذہانت، مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب مین ایک شان خاص پیدا کر دی تہی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر اونکی نظر نہایت وسیع تہی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تہے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان مین پیدا ہو گیا تہا۔ کہ مخاطب کسی قابلیت کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر مین پڑ جاتا تہا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہان موجود ہین اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہین۔ اسکی نظیر غالباً دنیا مین کسی جگہ نہین ملسکتی مرزا صاحب کا دعوی تہا۔ کہ مین ان سب کے لئے حکم و عدل ہون لیکن اس مین کلام نہین کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایان کر دینے کی اُن مین بہت مخصوص قابلیت تہی اور یہ نتیجہ تہی۔ اون کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آیندہ امید نہین ہے۔ کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا مین اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشین محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ مین صرف کر دے۔

ل؎ ہم کہتے ہین روح القدس کی تائید اور موہبت و فیضان الٰہی نے۔ ئ؎ مین کہتا ہون کہ یہ ثبوت ہے اونکی نبوت کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

یادگار

اس عنوان کو پڑھکر شاید ہمارے بھائیون کو حیرت ہو۔ کیونکہ ایک عظیم الشان انسان جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اپنے نام کو دنیا مین چمکایا۔ اور جس کے معجزات اور خارق عادت نشانون نے مذہب کو جو محض قصہ کہانی ہو گیا تہا۔ از سر نو زندہ کیا۔ اور جو اس وقت دنیا مین ایمان کو واپس لایا جبکہ ایمان ثریا پر جاچکا تہا جسنے تمام مخالفین پر اتمام حجت کر کے اسلام کی صداقت کو دنیا مین آفتاب کیطرح روشن کیا۔ اس کی یادگار ہمارے فانی ہاتہ کیا قائم کر سکتے ہین۔ خود خدا تعالےٰ نے اس کے نام کو صفحۂ دنیا پر اس طرح نقش کیا ہے۔ کہ وہ کبھی مٹ نہین سکتا اسلام کی جو خدمتین اوس نے کی ہین اور ابطال باطل مین جو آج تک کوششین کی ہین۔ وہ قیامت تک اس کی یادگار ہین۔ پھر یہ سلسلہ جس کے لئے قیامت تک یہ وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ یہ خود اپنے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان یادگار ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تمام انجمنین جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قائم کی گئی ہین۔ وہ بہی اسی کی یادگار ہین۔ لیکن ایک بڑی بہاری ضرورت ابہی باقی ہے جسکی طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ بہی آخری ایام مین بہت تہی۔ اور پہر اس وقت اللہ تعالےٰ نے اس مسیح کے خلیفہ کے دل مین بہی یہی بات ڈالی ہے جسکے لئے ہم اب حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے بذریعہ عریضہ ہذا اپنے سب بھائیون اور سب احمدی انجمنونکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین۔

جس ضرورت کا ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ وہ ہے واعظین اور مبلغین کو تیار کرنا اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے انہین دنیا کے مختلف حصون مین بھیجنا چونکہ یہ زمانہ ایک علمی زمانہ ہے اسلئے ضروری ہے کہ ایک مبلغ یا واعظ سارے ہتیار اپنے ساتھ رکہتا ہو جن سے وہ دشمنون کے ہر قسم کے حملون کا دفعیہ کر سکے اور اسلام کی صداقت کو روشن دلائل کے ساتھ دوسرے لوگون کے سامنے پیش کر سکے۔ یہ کام ایک اتنا بڑا اور ایسا اہم کام ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے یا یون کہو کہ اس کو ایک اعلیٰ پیمانہ تک پہونچانے کیلئے ہزارون نہین لاکھون بلکہ کروڑون آدمیون کی متفقہ کوشش درکار ہے۔ حضرت مسیح موعود کا اصل کام تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہی تہا۔ اور جو وعدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے بارے مین کیا تہا۔ کہ لیظہرہ علی الدین کلہ ضرور ہے کہ اب وہ آپکے پیرودن اور مخلصین کی کوششون سے پورا ہو۔ اسلئے اس تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کو نہ صرف جاری رکہنا بلکہ اس کی توسیع کرنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلے ہمین یہ ضرورت ہے کہ تبلیغ کے کام کے لئے قابل آدمی پیدا ہون یہ ایک دن کا کام نہین۔ مگر اس مین بہی شک نہین۔ کہ اس کام مین ایک دن کا توقف بہی نہین ہونا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح موعودؑ یہ چاہتے ہیں کہ حضرت موعود مہدی کی یادگار میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جسمیں واعظین اور مبلغین تیار کئے جاویں جن دنوں میں حضرت اقدسؑ نے رسالہ الوصیت شائع فرمایا تہا اور خدا کیطرف سے خبر پاکر یہ اعلان کیا تہا کہ وہ اجل جو خدا نے ابتدا سے آپکے لئے مقرر کر رکھی تھی اس کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس وقت بھی آپ کے ارشاد کے مطابق ایک مدرسہ دینیہ قائم کیا گیا تہا مگر کئی وجوہات کے سبب جن میں شاید سب سے بڑی وجہ فنڈ کی کمی تہی ۔ وہ مدرسہ ابتک ناقص حالت میں رہا ہے اگرچہ دو تین سال کے عرصہ میں ہم یہ امید بھی نہ رکھ سکتے تہے ۔ کہ وہ اپنے کمال کو پہونچ جاوے اور مبلغ اور واعظ اس سے نکلکر دنیا میں کام کرنے لگیں مگر یہ سچی بات ہے کہ جس قدر ترقی اس عرصہ میں اس مدرسہ کو کرنی چاہیئے تہی ۔ اس قدر ترقی ہی نہیں کرسکا ۔ دینی مدرسہ کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے ضرورت ہے اول عمدہ مکان کی پھر ایک بڑی لائبریری کی ۔ پھر ایک اعلیٰ درجہ کے سٹاف کی پھر کافی تعداد وظائف کی جس سے ایک خاصی تعداد طلبار کی تعلیم پاسکے کیونکہ جب تک پڑہنے والوں کی تعداد بہت نہ ہو اس وقت تک لائق آدمیوں کے نکلنے کی امید نہیں ہوسکتی ۔ لائبریری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح موعود نے فرمایا ہے ۔ کہ ہم اپنی کتابوں کا بڑا ذخیرہ کل ہی دیدینگے ۔ انجمن تشحیذ الاذہان بھی اپنی لائبریری کو دینے کا وعدہ کرتے ہیں کہ قابل سے قابل آدمی جو اس جماعت میں مل سکتے ہیں انکو اس سب سے اہم کام پر لگایا جاوے ۔ لیکن اوس کے لئے اور وظائف کے لئے ایک ماہوار مستقل خرچ کیضرورت ہے ۔ جو آہستہ آہستہ موجودہ ہائی سکول کے خرچ کے برابر پہونچ رہیگا ۔ بلکہ اگر اس کو کالج کے درجہ پر پہونچایا جاوے اور مختلف زبانوں کے سکھانے کا انتظام کیا جاوے تو کسی صورت میں کالج کے خرچ سے کم خرچ اس کا نہ ہوگا مگر سردست کام شروع کرنیکے لئے قریباً [illegible] ماہوار تک پہونچ جاوے گا ۔ اور دوسری طرف اس کی عمارت کے لئے روپیہ بکار ہوگا ۔ یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ اگر کافی سرمایہ جمع کرکے اس کام کو شروع کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی ایسی صورت ہوجائے کہ سرمایہ تجارت میں لگا کر اس کی آمدنی سے یہ مدرسہ چلتا رہے ۔

بہرحال یہ وہ تجاویز ہیں جو اب ہم حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں اگر کسی دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں اور موجودہ اخراجات کے ہوتے ہوئے قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کرسکے گی ۔ تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا ۔ اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ یہ کام ہو ۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں ۔ اور یقین کرتے ہیں کہ منشائے ایزدی اس وقت اشاعت اور تبلیغ اسلام کا موید ہے اور کام ہوکر رہینگے تو پھر اس قدر روپیہ کا فراہم ہونا کچھ مشکل امر نہیں ۔ خدا چاہے تو ایک ہی اپنے بندے سے وہ یہ سارا کام کرا سکتا ہے ۔ دوسری طرف یہ بھی ضروری ہوگا ۔ کہ وسائل آمدنی کو دیکھکر اخراجات کو بڑہایا جاوے ۔ بہرحال یہ دینی مدرسہ جسمیں قرآن کریم اور سنت کی تعلیم اعلےٰ پیمانہ پر دی جلئے گی ۔ اور اسی نئے علم کلام کے مطابق جس کے اصول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قائم کر گئے ہیں ۔ اصول باطلہ کی تردید سے طلبار کو آگاہ کیا جاوے گا ۔ اور اصول اسلام کی تعلیم اون کو دی جاوے گی یہ مدرسہ جو خدا نے چاہا تو دنیا میں اسلام کی اشاعت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہوگا ۔ آنجناب کی ایک یادگار رہوگی ۔ اس کے لئے ہم بذریعہ عریضہ ہذا سب احباب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ یکمشت اور مستقل چندے حسب استطاعت دیں اور انہیں اپنی متفقہ کوششوں سے اس تجویز کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں ۔ وما توفیقنا الا باللہ ۔

اس وقت ایک اور تجویز بھی حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار کے لئے کی گئی ہے ۔ جو سیالکوٹ سے ہمارے مکرم بھائی ماسٹر غلام محمد صاحب بی ۔ اے نے پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض جماعتوں کیطرف سے جو اس قدر استطاعت رکھتی ہیں کالجوں میں پڑہنے والے طلبار کو وظائف دئے جاویں اس تجویز کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح موعود پسند فرماتے ہیں ۔ اور فرماتے ہیں کہ جو احباب پسند کریں اس [illegible] شامل ہوجاویں ۔

آخر میں میری یہ التماس سب احباب کی خدمت

میں ہے کہ وہ مخالفین کو پیٹ بھر کر ہنسی اور استہزا کرنے دیں اور اپنے کام میں جو نصرت دین اور اشاعت اسلام کا کام ہے لگے رہیں ۔ ہر ایک شخص جو کرتا ہے اسی کا بدلہ پائیگا ۔ اور یہ آج کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے یونہی چلا آتا ہے کہ ایک گروہ کو خدا اپنے کام کے لئے اور اپنے نام کے چمکانے کے لئے اٹھا کر کھڑا کرتا ہے اور ایک دوسرا گروہ اس کے مقابل ہنسی اور استہزا کے لئے کھڑا ہوجایا کرتا ہے مگر خدائی وعدہ ہی سچا ہوتا ہے ۔

ان جندنا لھم الغالبون

والسلام

محمد علی ۔ محمود احمد ۔ محمد علی خان ۔ رشید الدین

دردِ دل

لغو ترین میلان طبع بیہودہ ترین اشیاء ارذل ترین مخلوق دیکھنے کے لئے ہمیں کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی قادیان والا قدموں کا میلا کافی ہے ۔

یہ وہ رات ہے جسمیں قوم کے عادات و اخلاق حالات و مذاق کا مجسمہ اپنی کریہ منظر دہیار سوز صورت کے ساتھ ظاہر ہو کر قادیان میں مہتاب صداقت کے طلوع کی ضرورت کو بتاتا ہے ۔ آوارہ گردان بادیہ ضلالت کو گرمی کی چھوٹی سی رات اس ناپاکی اور بدفطرتی اور خباثت کے اظہار کیلئے کافی معلوم نہیں ہوتی جسمیں انسان بہت کچھ توشۂ آخرت جمع کرسکتا ہے اس سیاہ رات میں ناچ نہیں ہوتا ۔ بلکہ وہ اضطرابی حرکات میں جو خباثت کے عمیق سمندر میں گرنے والے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں یہ راگ نہیں ۔ بلکہ ایک ژرف نگاہ کی فلسفیانہ نظر میں عروس شرافت کے جنازہ پر ماتم کی شیون زا آہ و بکا ہے ۔ پر خدا کا شکر ہے کہ یہاں ایک قوم ہے جو ان میں رہکر ان سے الگ ہے (اکمل)

پیامِ صُلح

۲۱ ۔ جون بروز اتوار ۸ بجے صبح یونیورسٹی ہال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تحریر پیغام صلح پڑہی جائیگی ۔

بسلامت روید باز آئید

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلبۃ العلم سمر وکیشن ہولیڈیز پر ایک ماہ کیلئے اپنے گہروں میں جانے ہیں ایک جلسہ کیا گیا جسمیں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے انکو نصیحت فرمائی کہ یہ ہماری [illegible] اور کوششوں کے پہلوں کے دیکھنے کا وقت ہے تم ہمارے لئے اپنی پڑہائی کیلئے کوئی نگران نہ ہوگا پڑہیں چاہیئے کہ ایک نمونہ دکہاویں اور [illegible] سے اعتراضوں کا بڑی

ثناء اللہ کی پریشانی

نمبر ۱

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکی سرخی ہے "مرزا صاحب قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ" مولویصاحب کا فرض تھا کہ اس معاملہ میں کل تحریرات کو مدنظر رکھ کر تمام پہلوؤں پر بحث کرتے۔ بجائے ایسا کرنے کے اپنی عادت کے موافق جیسا کہ مرقع اور اہل حدیث کے پڑھنے والے بخوبی سمجھتے ہونگے بہت سے امور جو اپنے مقصد مطلب تھے اورجن سے وہ نتیجہ جو اس اشتہار میں نکالنے کی کوشش ہے کسی حالت میں [illegible] نکل سکتا تھا انکو پوشیدہ رکھکر خلاف واقعہ نتیجہ نکالا ہے۔ اس وقت تک [illegible] اہلحدیث یا مرقع کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا تھا لیکن مولویصاحب کا یہ اشتہار میرے پاس خاص طور پر پہنچایا گیا جس کو پڑھنے کے بعد مرقع کے کل نمبر اور پچھلی سال کے اہلحدیث کو بہت غور اور توجہ سے پڑھا اور انکی تحریرات کو [illegible] تمام اعتراضات [illegible] معلوم ہوگئی جو دو سال [illegible] [illegible] پوری طور پر تحقیق کرکے تمام [illegible] [illegible] انکو خود [illegible]

سر دست مولویصاحب کے [illegible] ان سلسلہ مضامین میں صرف حضرت اقدس کی وفات پر مولوی فاضل صاحب کے شائع کردہ اصولوں کے مطابق بحث کرینگے جسکو انہوں نے اس ماہ ۱۹۰۸ء کے اشتہار میں [illegible] یہ سمجھتے ہماری انشاء اللہ تعالیٰ الدمشقی ہوگی اسلئے کہ تمام پہلوؤں اور متعلقہ تحریروں کو مدنظر رکھکر ہم بحث کرینگے۔ اور صرف اس بحث سے سمجھنے والوں کو یہ نتیجہ نکالنا کا ہی سہل ہو جاویگا کہ ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات اور نکتہ چینیاں کس حیثیت کی ہیں۔ مولوی فاضل صاحب اس اشتہار کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں۔ "ہماری غرض اس اشتہار سے صرف انتقال کی خبر بتلانا نہیں بلکہ اس کے نتیجے سے اطلاع دینا ہے۔ نتیجہ بھی وہ نہیں جو ہم بتلادیں بلکہ وہ جو خود آنجہانی حضرت مرزا صاحب کا بتلایا اور مقرر کیا ہوا ہے۔

پبلک کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسمیں اپنی موت کے نتائج خود ہی بتلائے تھے۔ ہم اس اشتہار کا ضروری حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں اور نتیجہ یاد رکھیں۔" اس کے بعد حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی کسی قدر عبارت نقل کی ہے۔ اور اس کے بعد مفصلہ ذیل جرح کی ہے۔

"بالیقین خود نتیجہ لکھا ہے۔

[illegible] آج تک [illegible] کسی تو الت سے ایسا نتیجہ [illegible] لیا تھا بلکہ [illegible] کو ل گول کیا کرتے تھے۔ مگر خدائی شان [illegible] کے [illegible] سے کر چکے تو خدائی ذوالجلال [illegible] کی [illegible] سے ایسا مباہلہ شائع ہوا جو کسی [illegible] کسی تاویل کی برداشت نہ کر سکے اس [illegible] مرزا صاحب نے پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ اگر مرزا صاحب [illegible] مر گئے جیسے کہ واقع ہوا ہے تو مرزا کی [illegible] دعاوی اور نبوت وغیرہ سب غلط اور مرزا صاحب کاذب مفتری، مفسد اور دجال وغیرہ اب ان واقعات کو پیش کرکے نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں"

[illegible]

[illegible] ۱۹۰۶ء [illegible]

[illegible] حضرت مرزا صاحب [illegible] دیکھا [illegible]

[illegible] آریوں کو اعلان کیا [illegible] دیکھیں [illegible]

[illegible] نہیں دیکھے اب ثناء اللہ کو بھی چاہیئے کہ [illegible] سے آمادہ کرے [illegible] پڑھے ورنہ انکی قسم کے گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر لکھدے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کو سچا کرتا ہے۔" الحکم کی یہ عبارت بھی اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ

نقل کی ہے اس تحریر کا جواب مولویصاحب نے اسی پرچہ میں مفصلہ ذیل دیا ہے "ہم تمہارے گرو کی کذب بیانی پر ہر قسم کے کھانے کو تیار ہیں آؤ جسجگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ عالی درجہ کا جھوٹا مکار فریبی جانتے ہیں اور اسکی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہوئی۔ مرزائیو سچے ہو تو آؤ اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے ایک دفعہ صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس سے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح گرو جی سے کرادو۔

اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جسنے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کیلئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جبتک پیغمبر سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔" اس عبارت کے پڑھنے کے بعد ناظرین کو چاہیئے کہ وہ دو باتیں بخوبی یاد رکھیں جنکے [illegible] مولویصاحب کی [illegible] کا اثر [illegible] ذہن نشین رکھے ہیں پہلے طور پر [illegible] سکیگا کہ وہ اکثر اوقات بعض الفاظ کو [illegible]

[illegible] کس طرح سے [illegible] کرتے

[illegible]

[illegible] حضرت صاحب [illegible] صاحب نے رسالہ انجام آتھم [illegible] کی دعوت دی اصل [illegible] اصل معاملہ کو [illegible] ۱۹۰۶ء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الحکم نے جو مولویصاحب کو [illegible] اگر کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا تو وہ بھی قسم کھا کر لکھدے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کو سچا کرتا ہے۔ ان الفاظ اور [illegible] غور طلب ہیں [illegible] فطرت انسان اس فقرہ سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا [illegible] یکطرفہ قسم کی درخواست ہے خواہ کسی قسم کی الزامی ہو مولویصاحب نے اسکے دو ہی مفہوم ہو سکتے ہیں اول یہ کہ یا تو آریوں [illegible] مقابلہ میں جو قسم حضرت صاحب نے کھائی ہے آریوں کے ساتھ شامل ہو کر ہمارے بالمقابل قسم کھاوے یا ہمارے بالمقابل ہو کر آریوں سے علیحدہ ہو کر قسم کھاوے اور یہی مباہلہ کا مفہوم ہے جو عبارت مذکورہ کے پڑھنے سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ طرفین کی قسم کی ضرورت ہے [illegible] ثناء اللہ نے لکھا

ڈاکٹر مرتد اور اسکی نبوت

کے متعلق ذیل کا مضمون ہمارے پُرجوش مخلص دوست منشی احمد دین صاحب اپیل نویس نے گوجرانوالہ سے بھیجا ہے۔ اس میں منشی صاحب موصوف نے ڈاکٹر مرتد کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تمام الہامات جو اس نے اپنی طرف سے شائع کئے ہیں اوس کے خود تراشیدہ اور افترا ہیں۔ اگرچہ اون الہامات کی بے ہودگی اور جو شبہ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے جو منشی صاحب نے خیال کیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں ڈاکٹر مرتد کے الہام خود تراشیدہ نہیں ہاں شیطانی اور حدیث النفس ہیں۔ مرتد کے خطوط اور رسالوں اور اخباری مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق کی عداوت کے سبب وہ کچھ مجنون سا ہو گیا ہے اور اس کے دل و دماغ میں جوش اور تکبر اس قدر بھر گیا ہے۔ کہ اپنے ہی گندے خیالات اس کی زبان پر الہام بن کر جاری ہو جاتے ہیں اور شیطانی امداد کے ساتھ شامل ہونے سے وہ سوتا جاگتا کچھ [illegible] اسے لگتا ہے جس کو وہ وحی الٰہی یقین کر لیتا ہے [illegible] سے ۱۲ سال تک کے الفاظ اکو منہ سے نکلوا کر اسے اچھا ذلیل کیا مگر اوس کی قسمت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ وہ سمجھ جاتے۔ کاش کہ وہ اب بھی اپنی غلطی کو پہچانے اور توبہ کرے اور بچ جائے

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عبد الحکیم کے اعلان کا بطلان

امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عبد الحکیم جو بیس سال حضرت اقدس امام مدح الصفات کا مرید رہ کر ۱۹۰۶ء میں مرتد ہوا۔ اور جماعت سے خارج کیا گیا وہ ایک رسالہ اعلان حق لکھ کر حضرت اقدس کو اپنی پیشگوئیوں کا نشانہ ظاہر کرتا ہے۔

عبد الحکیم نے ایام ارادت میں تفسیر القرآن لکھی اور جا بجا حضرت اقدس کی تائید اور اون کے دعاوی کی تصدیق قرآن شریف کی صدہا آیات سے کی۔ پھر اس نے ایام ارتداد میں چند رسالے حضرت اقدس کے خلاف لکھے۔ اور اون کو دجال اور ضال بنایا اور اپنے آپ کو مسیح اور کیا کیا ظاہر کیا ہے۔ عبد الحکیم کے بست سالہ ارادت اور ارادتمندانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں علم الیقین اور حق الیقین اور عین الیقین اور ایسے ہی دو سالہ ارتداد اور مرتدانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں تمام مراتب الیقین یہ ایک ایسا حیرت انگیز اور خطرناک نظارہ ہے کہ اس کے تفصیل بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

عبد الحکیم نے بست سالہ ارادت اور دو سالہ ارتداد کے زمانے کے لئے جو امور اپنے ارتداد کے رسالوں میں لکھے ہیں وہ اور بھی حیرت انگیز اور خطرناک ہیں لیکن اس وقت مجھے اون تمام باتوں سے الگ ہو کر عبد الحکیم کی صرف اون پیشگوئیوں کے متعلق کچھ لکھنا ہے۔ جن کا تشکار وہ حضرت اقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

عبد الحکیم نے اپنے ہیڈ کوارٹر پٹیالہ کے چند احمدی دوستوں میں لیکچر دئے۔ سامعین نے اس کی بعض باتوں پر نکتہ چینی کی۔ ابتداءً تو بات معمولی تھی اور قابل اصلاح تھی لیکن لیکچرار کو اپنی قرآن دانی اور عہدہ داری کا غرور اور سامعین کی ویسی حالت ہونے کا خیال تھا کہ لیکچرار اور سامعین کے فیما بین تکرار ہوا۔ نوبت بایں جا رسید۔ کہ لیکچرار (عبد الحکیم) نے امام ہمام کی خدمت میں خط و کتابت کی اور اپنے وہ خیالات جو تکرار و ضد کی وجہ سے عبد الحکیم میں مستحکم ہو گئے تھے۔ لکھے۔ اور ان کے ارشاد و اصلاح پر بھی اوس کو ان سے رجوع کرنا مشکل ہو گیا۔ اسلئے ۱۹۰۶ء میں عبد الحکیم جماعت سے خارج کیا گیا۔

عبد الحکیم نے الذکر الحکیم نمبر ۴ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء میں خط و کتابت مذکورہ بالا شائع کی ہے اور اس کے پڑھنے سے مذکورہ بالا واقعات ثابت ہیں۔ پٹیالہ کے احمدیوں کا اعتراض صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم اپنے لیکچروں میں رسول کی عظمت اور اطاعت کا مطلق ذکر نہیں کرتے جنکو ذریعہ سے خدا اور خدا کے احکام اور خدا کا منشا معلوم ہوتا ہے۔ عبد الحکیم نے بڑھتے بڑھتے رسول کی عظمت کو مطلقاً غیر ضروری قرار دیا اور جب امام ہمام مسیح موعود نے اس کو اسی جرم میں جماعت سے خارج کر دیا تو وہ خود مسیح بن بیٹھا۔ اور مسیح کو دجال اور ضال قرار دیا۔ اس خط و کتابت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عبد الحکیم نے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند ایک تجاویز بھی لکھیں کہ احمدی جماعت کو یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے۔ ایسا ایسا کرنا چاہیئے۔ لیکن مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو پہلے اس فاسد عقیدہ کے چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ جو رسول کی عظمت اور اطاعت کے منافی تھا۔ اور جس کو اوس نے نہ چھوڑا۔

عبد الحکیم نے مرتد ہو کر مسیح موعود کے برخلاف اور بھی چند رسالے لکھے اور جا بجا مخالفت کے لیکچر دئے اور اس قدر دریدہ دہنی اور بدزبانی سے کام لیا کہ اعادہ آن نا کردنی اور ہے۔ اوس نے مرزا صاحب کو ابتدا ہی سے خطاکار اور کچھ کا کچھ ظاہر کیا۔

پٹیالہ کے احمدی عبد الحکیم کے لیکچروں پر نکتہ چینی نہ کرتے یا حضرت اقدس اوس کی تجاویز کو مان لیتے۔ تو وہ اپنے مسیح ہونے کا یا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر معترض اور دریدہ دہن ہونے کا ناپاک ملبہ اور نجس مواد اپنے اندر مخفی رکھتا لیکن اللہ تعالے کی مشیت اسی طرح تھی۔ جسطرح کہ ظہور میں آیا۔ عبد الحکیم کے تفسیر القرآن نے عبد الحکیم کو اس امر پر برانگیختہ کیا کہ ہم مسیح موعود اور مامور من اللہ کے مشیر بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سچ ہے تکبر بُری بلا ہے۔

عبد الحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو ایک الہام شائع کیا کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو جائیں گے اور اس کی عبارت یہ ہے۔

"مرزا مسرف ہے۔ کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال تبلائی گئی۔" آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ الہام کی عبارۃ نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات اس الزام سے بری اور پاک ہے کہ وہ سچے مسیح کو دجال اور ضال کا بیس سال تک مرید بنائے اور سچے مسیح کو بیس سال تک دہوکا میں رکھے۔ تعالیٰ اللہ عما یصفون۔ سہ سالہ میعاد کا الہام الہام نہیں تھا محض ایک ڈھکوسلا اور دہمکی تھی۔ جو خود حضرت اقدس امام ہمام کے پاک اور سچے الہامات سے بنایا گیا تھا۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس نے رسالہ الوصیۃ لکھا جسمیں متواتر اور کثیر الہامات اس امر کے شائع کئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری عمر اب تھوڑے دن رہ گئی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے قریب ہونے کا الہام شائع کیا۔ تو عبد الحکیم کو بھی یہ سوجھی۔ کہ وہ آپ کی وفات کا الہام شائع کرے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو اُس نے ایسا کیا۔

پھر معلوم ہوتا ہے کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے لکھتے ہوئے عبدالحکیم کو خیال آیا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ سہ سالہ الہام پورا نہ ہو اس لئے اس نے پیشبندی کے طور پر فتح محمد خان کے نام پر ایک مضمون لکھا۔ کہ سہ سالہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے اس طرح پر کہ حضرت مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب سے ڈر سے اور بعض عقائد سے رجوع کیا۔ الذکر الحکیم نمبر ۶ صفحہ ۵۴ لغایت ۶۸ پھر جولائی ۱۹۰۶ء میں جب اوس نے وانہ المریض مرزا صاحب کی علالت زیادہ سُنی تو ایک اور الہام شائع کیا جو بالفاظ ذیل ہے۔

"مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا"

پھر جب اس کو معلوم ہوا کہ اپریل ۱۹۰۸ء کے اخیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اور اپنے اہل کے معالجہ کے لئے ایک ماہ کے واسطے لاہور تشریف لائے ہیں۔ اور نیز اوس کو معلوم ہوا۔ کہ لاہور پہنچنے کے چند روز بعد میں احمدیوں کا یہ حال ہے۔ کہ مرزا صاحب دو ایک ماہ اور بھی قیام فرماوینگے اور نیز لاہور میں مکان بنوانے کا بھی خیال ہے۔ تو اوس نے خیال کیا۔ کہ لاہور جیسے شہر میں جہاں دو ایک دفعہ مرزا صاحب آئے تھے اور لوگوں نے طرح طرح کے سب و شتم کی جرأت کی [illegible] کے واسطے مرزا صاحب کا آنا نا ممکن ہے [illegible] علیل ہوں گے۔ پھر اوس نے خیال کیا۔ کہ اگر [illegible] میں زیادہ قیام پذیر رہے۔ تو اون کے [illegible] بھی زیادہ استحکام ہو جاویگا۔ اس لئے [illegible] مدت قیام کے قریب قریب [illegible] کہ مرزا ۲۱ ساون کو مرض مہلک [illegible] جاوے گا۔ اور اس سے اس کا مقصود [illegible] لاہور میں زیادہ قیام نہ رکھیں۔ یہ الہام [illegible] نے پیسہ اخبار کو بھیجا۔ جو پیسہ اخبار [illegible] پرچہ میں شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ جو علیم [illegible] عبدالحکیم کے منصوبے مخفی نہیں [illegible] اپنے اون الہام کا پورا کرنا جو اس نے اپنے مسیح کو بتلائے ہوئے تھے۔ بھول نہیں گیا تھا۔ اوس نے ۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو جبکہ مسیح موعود اپنے مخالف عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر ہی تھے۔ فرمایا جس کا مطلب آپ نے اس طرح لکھا۔ کہ تیرا دشمن جو کہتا ہے۔ کہ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں اس کو میں جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ اب عبدالحکیم کے

تینوں الہامون اور حضرت اقدس کے تبصرہ کا نتیجہ کیا ہوا۔

عبدالحکیم کے الہامات یہ ہیں۔

(۱) ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کہ تین سال کے اندر فنا ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۲) یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو چودہ[۱۴] ماہ کے اندر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۳) ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے کارڈ میں ۲۱ ساون ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو جھوٹا ثابت ہوا۔ بالمقابل اون کے امام ہمام حضرت اقدس کے تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۶ء میں چودہ ماہ والی مخالف پیشگوئی کی نسبت یہ مضمون کہ تیرے دشمن کو جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔

نتیجہ الہی۔ صاف ظاہر ہے کہ عبدالحکیم کا پہلا الہام اوس کے دوسرے الہام سے منسوخ اور رد ہوا اور اس کا دوسرا الہام اوس کے تیسرے الہام سے مردود و باطل ہوا۔ اور تیسرا الہام جس میں صرف ایک دن ۲۱ ساون کا مقرر تھا۔ خود پورا نہ ہوا۔ کیونکہ مرزا صاحب اوس سے پہلے فوت ہو گئے۔

حضرت اقدس کا تبصرہ والا [illegible] اور [illegible] پورا ہوا [illegible] ۵ نومبر ۱۹۰۶ء [illegible] مرزا صاحب اپنے مخالف کی چودہ[۱۴] ماہ والی پیشگوئی [illegible] تبصرہ [illegible] اگر مرزا صاحب [illegible] [illegible] کے دن یا ۵ نومبر کے دن [illegible] والی [illegible] تھا۔ کہ دشمن اور چودہ[۱۴] ماہ والی [illegible] لیکن خدا کا [illegible] جس [illegible] ماہ کی پیشگوئی کرتا ہے اور [illegible] ہے۔ اور آج کے بعد [illegible] ۱۹۰۸ء تک [illegible] میں اس مدت میں جو کام کرونگا۔ پہلا تیرے دشمن کو ہلاک کرونگا [illegible] جھوٹا کرونگا۔ کہ وہ چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے لیگا۔ یا ترمیم کرے گا۔ یا منسوخ کریگا یا مردود و باطل قرار دیگا۔ اور پھر دوسرا کام یہ کرونگا۔ کہ تیرے دشمن کے بطریق مذکور جھوٹا کر دینے تک تیری عمر بڑھا دونگا یعنے اس وقت تک تجھ کو زندہ رکھونگا جس وقت تک تیرا دشمن چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس

لے لے یا رد و منسوخ کر دے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ میں خدا ہوں۔ اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ کہ خدا نے ایسا ہی کیا۔ جیسا کہ ۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو اپنے حبیب و محبوب مسیح موعود کو جتلایا تھا یعنی مسیح موعود کی عمر باوجودیکہ وہ ۵ نومبر ۱۹۰۶ء یوم تحریر تبصرہ کو عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر تھی۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک بڑھائی۔ جس دن کہ عبدالحکیم نے چودہ[۱۴] ماہ والی پیشگوئی کو منسوخ کر کے ایک خاص دن ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا پیسہ اخبار کی طرف لکھدیا۔ اور پھر ۱۵ مئی تک بڑھائی جس میں کہ پیسہ اخبار نے وہ کارڈ عبدالحکیم کا پیسہ اخبار میں شائع کیا۔ اور پھر ۲۶ مئی تک بڑھائی۔ جس دن تک کہ اخبار ات نے بھی ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا خاص دن شائع کر لیا اور ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء والے مقررہ دن سے آٹھ دن پہلے مسیح کو اپنی طرف بلالیا جتنے سال کہ مسیح کی عمر مقرر تھی۔ تاکہ یہ تیسری پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہو۔ انہی تینوں پیشگوئیوں کی صراحت حضرت اقدس امام ہمام کے الہام مندرجہ الوصیۃ صفحہ ۲ میں ہے جو بجنسہٖ نقل کی جاتی ہے۔

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔"

الہام مذکورہ کا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اسی عبدالحکیم کی تینوں پیشگوئیوں کے متعلق ہے۔ والحمدللہ علی ذالک۔

مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں لاکھ لاکھ سجدات شکر بجالانے چاہئیں۔ جس نے عبدالحکیم مرتد کو جو مفتری ہمیشہ اللہ تھا۔ جھوٹا اور ذلیل کیا۔ اور ایسا جھوٹا اور ذلیل کیا کہ وہ اب فنا ہو گیا ہے اور ہلاک ہو گیا ہے۔ اور اب اس کا تمام تار و پود بکھر گیا ہے اور اس کی وہمیوں اور حکمت عملیوں اور شراروں کا شیرازہ اکھڑ گیا ہے۔ اور ایسا فنا ہوا ہے کہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

چند روز ہوئے۔ ایک اسی نام کے مولوی فاضل جو اگرچہ مرزا صاحب کے برخلاف تھے۔ مجھ سے ملے اور انہوں نے کہا کہ میں عبدالحکیم کی پیشگوئی کو اگر پوری بھی ہو جاتی۔ تو ہیچ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عبدالحکیم ملہم اور مقدس انسان نہیں ہے۔

[illegible] مرزا صاحب پر کسی انسان کی اپنی تہذیب کے [illegible]
اعتراض [illegible] تو [illegible] کیونکہ عبد الحکیم کے [illegible]
[illegible] ایسی شرارت [illegible] شرارت تھی۔ کہ اون کا ایک ایک
[illegible] صریح طور پر [illegible] اون کی شرارت خود
[illegible] اور عبد الحکیم خدا سے قدر
[illegible] کہ اوس نے بجائے اس کے
[illegible] سے نادم ہوتا اور اپنے
[illegible] رسالہ اعلان الحق میں
[illegible] کو کی بجائے [illegible]
[illegible] لفظ کو کی [illegible] پر لفظ
[illegible] تک کیا کرتا ہے
[illegible] کا تب کی غلطی ہے
[illegible]
[illegible] دو پیشگوئیوں میں تک تھا
[illegible] ہی تک [illegible] ان سے
رسالہ اعلان الحق [illegible] لفظ کو کا ذکر ہی نہیں
[illegible] رسالہ [illegible] اعلان الحق [illegible]
[illegible] اعلان الحق [illegible]

[illegible]
[illegible] احمدی جماعت
[illegible] اوسکو اپنی جماعت
[illegible] اوسکو کسی [illegible]
[illegible] ہے

بند ارسعدی [illegible] صف [illegible] تو ان رفت چند در پے مصطفیٰ
اب اگر یہ حالت ہلاکت کی حالت نہیں تو کیا ہے۔
عبد الحکیم کو شرم اور شرافت ملحوظ ہوتی تو اوس کی
[illegible] تحقیقات سے منحرف ہوتے ہوئے کم از کم
[illegible] تھا کہ وہ اپنی کسی [illegible] کو پبلک
کے سامنے پیش نہیں کریگا اور اگر اوسے خود ایسی بہی
بات کا خیال نہیں آیا تھا تو اوسکو اعلیحضرت خلیفۃ المسیح
[illegible] نور الدین صاحب مد ظلہم ابداً نے جو کچھ اوسکی گذشتہ
[illegible] تہا اوس سے عبرت
پکڑتا [illegible] ایک پچیس سال کی
[illegible] خود اپنے ہاتھ سے
خاک میں [illegible] اور تعصب
[illegible] جو کچھ اوس کے

منہ پر آتا ہے۔ بک دیتا ہے اور دوسروں کو سزا نا
چاہتا ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!
اور پھر اس پر طرہ یہ کہ علانیہ جھوٹ اور صریح جھوٹ اور بڑی
جھوٹ کہتا ہے۔ اور ذرا شرم نہیں کرتا۔
بندہ احمد الدین عفی اللہ عنہ اپیل نویس گوجرانوالہ
۷ جون ۱۹۰۸ء

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے

ذیل کی نظم ہمارے دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے اپنے بستے میں سے نکالکر آج ہمیں دی ہے کہ اسکو درج اخبار کر دیا جاوے۔ اسکی نظم کے کمال کا کچھ ذکر کرنے کی بجائے میں ناظرین کو اپنے دوست اکمل کے تمہیدی نوٹ کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارے مخالف جو اپنی پریشان اور پراگندہ حالتوں پر دوسروں کا قیاس کر کے ہمارے متعلق نادانی سے خیال کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وفات اس جمعیت کے متفرق ہونیکا موجب ہوگی وہ ذیل کی نظم میں سے عاشقان مسیح موعودؑ کے دلوں کی حالت کا اندازہ کریں کہ کیا یہ قوم متفرق ہونیوالی ہے۔

ایک مہاجر کی آرزو

ہر ایک انسان جس کے پہلو میں دل اور دل میں مادہ محبت ہے وہ خوب جانتا ہے۔ کہ بعض اوقات قلب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے سو ایسی حالت جب کبھی نیاز مند اکمل پر طاری ہوئی تو وہ یا تو اشعار کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے یا کسی مضمون کے رنگ میں یا دعاؤں کے [illegible]۔ ان واقعات کی لکھی ہوئیں بعض نظمیں اور مضمون میرے پاس موجود ہیں۔ جنھیں میں نے چھپوانے کیطرف توجہ نہیں کی۔ مندرجہ ذیل نظم بھی انہی نظموں میں سے ایک نظم ہے جو آجکل اس بات کا جواب ہو سکتی ہے جو ہمارے مخالف کہہ رہے ہیں کہ اب مرزا صاحب فوت ہو چکے تو ان کے حضور میں رہنے والے بھی آہستہ آہستہ چل دینگے وہ سنیں کہ قادیان کا ہر ایک مہاجر کیا کہتا ہے۔

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائیں گے
کوچے میں اپنے یار کے دھونی رمائینگے

پروانہ وار جان ہی کر دینگے ہم نثار
تو اپنی شمع حسن سے ایسی لگائیں گے

رہنے دو یہ ضمیر مرے کام کا نہیں۔
ہم اس کی گرد راہ کا سرمہ بنائیں گے

اے عندلیب پھول رہی ہے تو پھول پر
ہم تجھ کو اپنا پھول کسی دن دکھائینگے

پہلے کہیں سے جا کے۔ جگر تھامنا تو سیکھ
پھر اپنی داستان تجھے ہم سنائینگے

سینے کے زخم سینے کی حاجت تو در کنار
ان پر نمک چھڑک کے مزے ہم اڑائینگے

دار الامان کی خاک کو ترجیح دینگے ہم
آب حیات خضر بھی گو مفت پائینگے

جس پر کبھی زوال کی راتیں نہ آئی ہوں
اس چودھویں کے چاند سے ہم دل لگائینگے

مشتاق دید دیدہ و دل فرش راہ ہیں۔
یارب ہمارے پاس وہ کس وقت آئینگے

آتی ہے یہ صدا لب جاں بخش سے ترے
ہم مردگان قوم کو قم سے جلائینگے

پھر آگیا بہار پہ موسم بہار کی
زخم جگر کو پھول کے ہم گل کھلائینگے

جاں جاتی ہے تو جائے پروا نہیں ہمیں
جو قول کر چکے ہیں اوسے ہم نبھائینگے

یہ سر ہے اپنا اور ترا سنگ آستان
اٹھ جائینگے جہان سے یا اسکو اٹھائینگے

تیری ہوا میں اڑتے ہیں جو طائران دل
وہ آشیانہ عرش پر اپنا بنائینگے

اس کو یہ کی گدائی ہی اکمل قبول ہے
ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے۔ (محمد ظہور الدین اکمل)

خریداران ریویو کو اطلاع

چونکہ رسالہ اس دفعہ بسبب ایک ضروری مضمون کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا گیا ہے بڑا ہو گیا ہے اسلئے غالباً وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔ اور شاید چار پانچ روز توقف ہو جائے تفسیر القرآن اسی وجہ سے وقت پر شائع نہ ہو سکے گی۔ اور اس میں قریباً آٹھ دس دن کی دیر ہو جاویگی۔

مینیجر
ریویو آف ریلیجنز

ڈائری

القول الطیب

(منقول از الحکم)

لاہور ۲۲ مئی ۱۹۰۶ء۔ قبل ظہر۔ فرمایا۔

ہم کو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی باتیں بنانے والے ہوں بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ [illegible] کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کے کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کی اصلاح ہو چکی ہو۔

البتہ شیخ غلام احمد اس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس کی کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کر لیا ہے۔ یہ جو [illegible] ہے۔ کچھ خدا کی قدرت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو جاتے تھے۔ ایک جگہ اس کو پتھر بھی پڑے۔ مگر خدا کی قدرت سے وہ پتھر بجائے اس کے کسی دوسرے کو لگا۔ اور وہ زخمی ہوا۔ تبلیغ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کی دو سو کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں۔ کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم اون کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے۔ کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گذارہ کر لیتے۔

بہت ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے اصل بات یہ کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں۔ جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنے والے ہوں۔ جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنی بھی بیفائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے [illegible] لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر دیں [illegible] بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

مسٹر ریگ [illegible] نام امریکہ سے [illegible] بطور سوال و جواب [illegible] کروا چکا ہوں۔ اُن کے متعلق حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ دیکھو وہ ہمارے پاس آیا۔ تو آخر کچھ نہ کچھ تو تبدیل خیالات کر ہی گیا۔

اب حضرت مفتی محمد صادق صاحب جن کو تبلیغ سلسلہ احمدیہ کی ایک قسم کی لو اور دھت لگی ہوئی ہے اور بہت کم ایسے مقام ولایت میں ہوں گے جہاں کے محقق انگریزوں اور اخبارات کے ایڈیٹران وغیرہ کی اطلاع پا کر اونہوں نے ان معاملات میں خط و کتابت نہ کی ہو اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تبلیغ اون کو نہ کی ہو۔

امریکہ کے ڈوئی کی حسرتناک تباہی اور لندن کے پگٹ کی مایوسانہ نامرادی بھی حضرت مفتی صاحب ممدوح ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں اونہوں نے جس طرح ڈوئی اور پگٹ کا بیڑا غرق کر دیا۔ اسی طرح کئی سعید روحوں کے واسطے باعث ہدایت بھی آپ ہی ہوئے اور آپ ہی کی سچی مخلصانہ کوششیں اور جوش تبلیغ حق کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریزوں اور لیڈیوں نے حضرت اقدس کی صداقت کو مان لیا اور اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔ غرض مفتی صاحب موصوف کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ ساری احمدی دنیا ان کے نام نامی سے واقف اور ان کے اخلاص صدق و صفا سے آگاہ ہے۔ یہ شخص جو پروفیسر ریگ کے نام نامی سے مشہور ہے یہ بھی آپ ہی کی سعی اور جوش کا نتیجہ ہے آپ نے آج کے تذکرہ پر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور اس کے خیالات میں حضور کی ملاقات کے بعد عظیم الشان انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔

چنانچہ

پہلے وہ ہمیشہ جب اپنے لیکچروں میں اجرام سماوی وغیرہ کی تصاویر دکھاتا اور کبھی مسیح کی مصلوب تصویر پیش کیا کرتا تھا۔ تو یہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ مسیح کی تصویر ہے جس نے دنیا پر رحم کر کے تمام دنیا کے گناہوں کے بدلے میں ایک اپنی اکلوتی جان خدا کے حضور پیش کی اور تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو کر دنیا پر خدا کی محبت اور رحم کا ثبوت دیا۔

مگر

اب کے [illegible] ملاقات کی [illegible] لیکچر دیا تو مسیح کی [illegible] تصویر دکھاتے ہوئے [illegible] یہ الفاظ کہے کہ [illegible] تصویر [illegible] عیسائیوں کے واسطے

موجب شرمندگی ہو سکتی ہے سچی تعریف و ستائش کے لائق وہی ایک سب سے بڑا خدا ہے۔ پہلے اپنے لیکچروں میں بیان کیا کرتا تھا۔ کہ نسل انسانی آہستہ آہستہ ترقی کر کے ادنیٰ درجہ حالت سے بندر اور پھر بندر سے ترقی پا کر انسان بنا۔ مگر اس دفعہ کے لیکچر میں اس نے صاف اقرار کیا۔ کہ یہ **ڈارون کا قول ہے۔ اگرچہ اس قابل نہیں کہ اس سے اتفاق کیا جاوے** بلکہ انسان اپنی حالت میں خود ہی ترقی کرتا ہے۔ غرضیکہ اس پر بہت بڑا اثر ہوا ہے اور وہ حضور کی ملاقات کے بعد ایک نئے خیالات کا انسان بن گیا ہے اور ان خیالات کو جرأت سے بیان کرتا ہے۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصل تقریر کی طرف رجوع کیا اور فرمایا۔ کہ ابھی ایسے لمبے سفروں کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ ممالک یورپ اور امریکہ میں جاویں۔ بلکہ ابھی تو خود ہندوستان ہی اس بات کا ازبس محتاج ہے

تو کار زمین را نکو ساختی

کہ با آسمان نیز پرداختی

ان ممالک میں جانا ایسے لوگوں کا کام ہے جو اون کی زبان سے بخوبی واقف ہوں اور اون کے طرز بیان اور خیالات سے خوب آگاہ۔ سفر کے شدائد اٹھا سکیں اور اون کی صحت کی حالت بھی بہت اچھی ہو۔

بصورت موجودہ یہ کام ہی بہت بڑا بھاری ہے کہ چند ایسے آدمی ہوں۔ کہ وہ اسی ملک میں اچھی طرح سے گاؤں گاؤں ملک پھر کر لوگوں کو ہماری بعثت کی اطلاع دے دیں۔

کسی لیکچر کے متعلق ذکر تھا۔ کہ اونہوں نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ "اسلام بذریعہ اخلاق کے پھیلا ہے

نہ تلوار سے ۔ جنہوں نے اپنے اخلاق کریمہ کی وجہ سے دنیا میں اسلام کو پھیلایا ہے ۔ وغیرہ ۔ مگر موجودہ زمانہ کے متعلق بجز خاموشی کچھ پیش نہیں کر سکے تہے ۔ فرمایا ۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۔ ان اولیاء اور بزرگوں کو اس موجودہ زمانہ سے تعلق ہی کیا وہ اپنے وقت پر آئے اور اپنا کام کر کے چلے گئے اب زمانہ موجودہ میں بہی کسی مجدد یا خادم دین کی ضرورت ہے یا کہ بخیال ان کے یہ زمانہ دجالوں ہی کے آنے کا زمانہ ہے ؟ ضرورت کا احساس تو دلوں میں موجود ہے حالات موجودہ پکار کر کہہ رہے ہیں ۔ کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے چنانچہ آج ہی پیسہ اخبار میں ایک انگریز کا مضمون تھا اس نے کسی جگہ پر اپنے لیکچر میں بیان کیا ۔ کہ زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہندو ۔ مسلمان ۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو اتفاق کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے ۔ کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی گروہ میں اتحاد و اتفاق دیکھنے کے مشتاق ہیں اور مہدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہیں جو کہ دیر یا سویر عالم وجود میں آکر تمام انسانوں میں یگانگت کا رشتہ قائم کرے گا میں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ وہ اہل قلم میں سے ہوگا ۔ اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں یگانگت ہو سکیگا ۔

پیسہ اخبار ۲۲ - مئی ۱۹۰۸ء

غرض اس امر کا احساس تو ہر ملک و ملت کے لوگوں میں پایا جاتا ہے مگر چاہیئے تہا ۔ کہ ضرورت کیمطابق کوئی پیدا بہی ہوتا ۔ اور وہ اسلام کا نور اور برکات دکھا کر زندہ معجزات سے اسلام کے فیوض اور زندگی کا ثبوت دیتا ۔ نہ یہ کہ اس زمانہ پر پہونچکر خاموشی اختیار کی جاتی اور کہا جاتا ۔ کہ اب اسلام زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہے اور کوئی ولی یا بزرگ موجود نہیں جو نشانات دکہا کر اسلام کی زندگی کا ثبوت دے ۔ مانا کہ اخلاق فاضلہ بہی کسی مذہب کی صداقت کی کسی قدر دلیل ہو سکتے ہیں اور ان کا بہی کسی قدر اثر بیرونی لوگوں پر ہوتا ہے ۔ مگر صرف اخلاق فاضلہ ہی حقیقی اور زندہ ایمان نہیں دے سکتے ۔ بلکہ وہ درجہ ایمان جو انسان کو خدا تعالے پر کامل ایمان عطا کرتا ہے اور گناہ سوز زندگی کا آغاز ہوتا ہے ۔ وہ صرف خدا کے اپنے تازہ نشانوں سے ہی پیدا ہوتا ہے ۔ جو وہ اپنے ماموروں کی معرفت دنیا میں ظاہر کرتا ہے ۔

فرمایا

موجودہ صورت میں تو بہ نسبت مسلمانوں کے ہمیں ہندوؤں سے زیادہ امید نظر آتی ہے کیونکہ وہ تعلیم کی ترقی کی وجہ سے اور کچھ تجربہ کی وجہ سے بہت کچھ سمجھ گئے ہیں ۔ ہمارا تو خود کبہی بہی یہ منشا نہیں کہ لوگوں کے مسلمہ بزرگوں کو گالیاں دیجاویں یا ان کی عزت نہ کی جاوے اور اسی طرح ہم ان سے کبہی بہی چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بہی ایسا ہی کریں خواہ ایمان نہ لاویں مگر ان کو برا بہی نہ کہیں اور کہدیں کہ سچا ملنتے ہیں

یہ موجودہ زمانہ میں جہوٹ اور نفاق کا سلسلہ جاری ہے ۔ اس کو بند کردیں ۔ اور بالکل ممانعت کردیں کہ باہم ایک دوسرے مذہب کی مخالفت میں ہتک آمیز کلمات اور کتابیں بالکل بند کردی جاویں اور چہاپے ہی نہ جاویں اور ایک ایسی ہوا چل جائے ۔ کہ آپس میں محبت ہو اور اتفاق بڑہے جس طرح سے ایک ہوا چل گئی تہی ۔ کہ بچہ بچہ ہی اسلام سے متنفر تہا اس طرح کی ایک ایسی ہوا چل جاوے ۔ کہ باہمی اخوت اور اتحاد بڑہے اور نفاق اور بغض و تعصب دلوں سے نکل جاوے

فرمایا

قاعدہ کی بات ہے انسان کو ایک مخفی امر پر جتنا اعتقاد ہوتا ہے اس پر اتنا اعتقاد نہیں رہتا ۔ جب وہ ظاہر ہو کر سامنے آجاوے ۔ مثلاً ان ہندوؤں کی دیوی دیوتا جتنے بہی ہیں اور ان پر ان کو کامل اعتقاد ہے ۔ اگر وہ ان کے روبرو آجاویں تو ان لوگوں کے دلوں میں ہرگز ان کی اتنی وقعت نہ رہے ۔ یہ نبیوں ہی کا کام ہے ۔ کہ وہ اپنی شکل بہی دکہا دیتے ہیں اور اپنی عظمت بہی دلوں میں جما قائم کر جاتے ہیں ۔ مسیح جن کو آجکل لوگ خدا مانتے ہیں اگر وہ یہاں آجاویں اور لوگوں کے حلقوں میں بیٹھیں تو ممکن نہیں ۔ کہ ان کی بڑائی خدائی کی عظمت بہی لوگوں کے دلوں میں رہ سکے ۔ چہ جائیکہ وہ کچھ اور خدائی کا دبدبہ بٹھا سکیں کیونکہ لوگوں نے جس خیال سے ان کو خدا تسلیم کیا ہوا ہے ظاہر ہو جانے پر ان میں وہ باتیں نہ پاکر ضرور ہے کہ انکار کردیں ۔ قاعدہ کی بات ہے ۔ کہ انسان جب کسی خاص شخص کے متعلق کوئی اعتقاد پیدا کرتا ہے تو ساتھ ہی اس کی ایک خیالی تصویر بہی اس کے ذہن میں آجاتی ہے ۔ جبتک وہ اس کی نظروں سے غائب تہی جب تک تو خیر مگر جب وہ شخص یا چیز اس کے سامنے آجاتی ہے اور انسان اس کو اپنے خیالی بُت یا تصویر کے خلاف پاتا ہے تو اس کے دل سے اس کی عظمت اٹھ جاتی ہے یا کم از کم وہ عزت نہیں رہتی چنانچہ یہی حال ان لوگوں کے معبودوں کا ہوا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ اصل میں وہ شخص ان کے دل کی خیالی تصویر کے مطابق نہیں ہوتا ۔ جو کچھ انہوں نے سمجھا ہوتا ہے وہ نہیں بلکہ کچھ اور ہی پاتے ہیں ۔ تو بد اعتقاد اور بدظن ہو جاتے ہیں ۔ اور اصل میں یہ دہریت ہوتا ہے ۔ یہاں ایسے امور میں اول غلو سے کام لیا جاوے ۔ مگر انبیاء ایسی ذات اور وجود ہوتے ہیں ۔ کہ وہ اپنا وجود دکہا کر اپنی عظمت قائم کرتے ہیں ۔

۲۴ - مئی ۱۹۰۸ء قبل عصر

۲۳ - مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرۃ امام الزمان مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے در دولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم مہاراج کے درشن کے واسطے آئی ہیں ۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع کیگئی ۔ چنانچہ آپ نے نہایت لطف اور مہربانی سے انکو اجازت دی اور وہ گہر میں جا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں ۔ حضرت اقدس ؑ چونکہ ان دنوں مضمون رسالہ پیغام صلح کے لکھنے میں مصروف تہے تہوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا ۔ کہ اب درشن ہو گئے اب تم جاؤ ۔ مگر انہوں نے عرض کی ۔ کہ ہمکو آپ کوئی وعظ سناویں ہم اسیواسطے حاضر خدمت ہوئی ہیں چنانچہ آپ ؑ نے ان کے اصرار اور اخلاص کیوجہ سے انکو یوں مخاطب کیا ۔ (جو کہ آپ نے ۲۴ مئی کو قبل عصر بیان فرمایا ۔)

فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں میں اگر دو ایک باتیں نہ ہوں تو آپ لوگ آریہ وغیرہ لوگوں سے سو درجہ بہتر اور اچھے ہو ۔ ان میں سے پہلی بات تو یہی ہے ۔ کہ خدا کو جو کہ ہمارا تمہارا پیدا کنندہ اور پروردگار ہے ۔ اس کو واحد لاشریک جان کر اس کی عبادت کرو ۔ اس کی عبادت میں کسی دوسرے دیوی ۔ دیوتا ۔ پتھر یا پہاڑ ۔ سانپ یا کسی دوسرے ہیبت ناک درندے گنگا مائی یا جمنا کوئی درخت ہو یا نباتات غرض

کوئی بھی بت اُس کے ساتھ شریک نہ کیا جاوے اور اُسے ایک اکیلا خدا کر کے پوجا کرو۔ یہ جو تم لوگوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا تیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی اور یہ کیوں بنائے گئے ہیں؟

ان سے تھوڑا سا ہم فرماتے ہیں اور تو کچھ بھی نہیں ہیں۔
حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اتنا بیان سنکر ان مستورات نے طلب حق کی غرض سے عرض کی کہ یہ بات آپ ہمیں سمجھا دیں۔

اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک۔ تو نر گدا۔ دوسرے خر گدا۔ نر گدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک آواز کی اور لگے دروازے پر چل دئے۔ کسی نے کچھ دیدیا تو ٹھیک ورنہ خیر۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آ کر بھی خیرات دیتے ہیں اون کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔

مگر برخلاف ان کے خر گدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے۔ خدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خر گدا بن کر خدا ہی کے دروازے کے ہو رہتے ہیں اور سچے ہو کر استقلال سے خدا کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلدی ہی نا امید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدق اور ثبات کے ساتھ خدا کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔

یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے۔ کہ جلدی ہی خدا سے مایوس ہو کر اوروں کی طرف اپنی حاجت کو لے جانا۔ اور در بدر مارے مارے پھرنا کبھی کسی بت کے حضور میں التجائیں کرنا کبھی کسی دیوتا۔ پتھر۔ پہاڑ جنگل کے درخت یا گنگا مائی کی طرف حاجت کو لے جانا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں اور اوس کو ساری حاجتوں کا پورا کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں۔ یا جلدی سے تھک کر اُس سے نا امید ہو کر اوروں کی طرف دامن حاجت پھیلانا خر گدائی کے بالکل خلاف ہے۔ ایک چھوڑ کر دوسرا اور دوسرا چھوڑ کر تیسرا خدا بنانا اور اُن سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ چاہیئے۔ کہ ایک کو پکڑو اور اوسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر و استقلال اور ایمان ہے۔

اتنا حصہ سن کر اونہوں نے عرض کی کہ بات تو ٹھیک ہے مگر حضرت اقدس علیہ السلام کے منشا کو پاکر۔ کہ حضرت اقدس چاہتے ہیں۔ کہ چلی جائیں پھر نرمی سے عرض کی کہ ہم دور سے آئی ہیں سیکھنا پانے کی خواہش ہے۔ اور صرف درشن اور باتیں سُننے کو آئی ہیں۔ اب فرمایئے۔ کہ پرمیشر سے پیار ہم کیسے کیا کریں؟

فرمایا

پیار تمہارے تشاک اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا۔ اے کہ تو ساری مخلوق کا پیدا کرنیوالا۔ اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرہ تیرے تصرف میں ہے تو جو چاہے سو کر سکتا ہے تو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ بدیوں سے ہمیں بچا۔ جہاں ہمارا اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں۔ کہ یہ ہم سے دور ہو جاویں ان کا تو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دور کرنا ہماری طاقت سے دور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے پہلے پاپ کرموں کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

اس طرح سے خدا سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خر گدا کی طرح بکی بن کر اسی سے نہ کسی اور سے دعا کیا کرو۔ اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دعا سے ایسا وقت آجاویگا کہ طون کے سب گند دھوئے جائینگے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی۔ فقط

فرمایا

ان عورتوں کی حالت سے ٹپکتا تھا کہ شریف اور مخلص عورتیں تھیں۔ لاہور جیسے شہر میں ایسی شریف اور نیک عورتوں کا وجود غنیمت ہے۔

فقط۔

صدائے الحق

مختلف اخباروں میں مختلف مذاق و علم و فضل و خیالات کے اصحاب احمدیوں کے بابت میں کچھ لکھ رہے ہیں۔ اس پر جو میرے قلب کی کیفیت ہو میں اس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کوئی تو یہ مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ اب مرزا کے دعاوی اون کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جائیں گے۔ سچ ہے المرء یقیس علی نفسہ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ یہ بالکل بھول گئے کہ قوت ایمانیہ اور جوش اخلاص و ثبات مومنہ کس چیز کا نام ہے۔ اتر دکن کے رہنے والے پورب پچھم کے رہنے والے سن رکھیں اور کان کھول کر سن لیویں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیوں کا قدم جو خدا کی پاک جماعت کا قدم اس ہمت بلند پر مستحکم پڑ گیا ہے۔ جہاں تمہاری دعوتوں کے تیر ہرگز نہ پہونچ سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تم کیوں خواہ مخواہ اوپر خاک پھینک کر اپنے مونہہ پر ڈالتے ہو۔ اگر عرب سے ایک آواز نکلی تھی۔ کہ آج شیطان اس بات سے نا امید ہو گیا۔ کہ جزیرہ عرب میں اس کی فرمانبرداری کی جلد کرے۔ تو یہاں سے بھی یہی آواز نکل رہی ہے۔ آج دنیا کے تمام مذاہب اس بات سے مایوس ہو جاویں۔ کہ احمدی ان میں پھر داخل ہوں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

کیا وہ جو مصفا چشمے کا پانی پی چکے ہیں۔ تم انہیں کیچڑ سنڈاس پھر پلانا چاہتے ہو۔ جہاں سے پانی لینا تو درکنار کھڑے ہونا بھی مشکل ہے۔ کیا وہ جو جنات نعیم میں رہتے ہیں۔ تم انہیں اس جنگل میں لے جانا چاہتے ہو۔ جہاں اوہام باطلہ و عقاید فاسدہ کی جھاڑیوں کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو تم خوب کان کھول کر سن لو۔ کہ احمدی انشاء اللہ تعالیٰ جاذب ہیں۔ اور راکب ہیں۔ وہ ایک دنیا کو اپنی مقناطیسی قوت قدسیہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچیں گے۔ یہ خود تمہاری طرف کھینچے نہ جائیں گے۔ وہ انسان پرست نہیں بلکہ خدا پرست ہیں۔ کسی انسان کی موت ان کو طریق حق سے ڈگمگا نہیں سکتی۔

سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ مسیح واسطہ و مقدس وجود جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔ وہ اکثر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہے۔ وہ دائمی پرند مصطفےٰ ہے۔ وہ

۷۶

حبیب کبریا ہے وہ ہمارا اشرف الانبیاء ہے [illegible] ہاں [illegible] جیسے خدا نے بہ [illegible] اولاد [illegible] فرمایا اور بہت سے کہا کہ تیرا [illegible] اور [illegible] ہون اور تو [illegible] نبوت کا [illegible] محمد [illegible] کا بھید خدا کا بھید ہے [illegible] ہو کر ظاہر ہوا [illegible] نے وہ کام کیا کہ اگر تمام جہان [illegible] مل کر [illegible] نہ کر سکتا۔ اوس کے سینکڑون [illegible] بیشمار نشان دکھلائے۔ یہ کیون؟ تا دنیا جان لے کہ [illegible] ہے۔ اور وہ لامحدود قدرتون والا خدا ہے پر ہم اس زندہ خدا حی و قیوم خدا قادر [illegible] خدا کے پرستار ہین اور اوس کے احکام کے تابعدار جس طرح تیرہ سو برس اس سے پیشتر احمد ہم سے جدا ہوا اسی طرح غلام احمد ہم سے جدا ہو چکا۔ پر ہمارا خدا ہم سے جدا نہیں ہوا۔ وہ ہماری تائید مین ہے [illegible] [illegible] ہے کیونکہ ہمارا ذرہ ذرہ اوس کی تائید [illegible] مین ہے۔ بیرونی کہ مرزا وفات پاگیا تو وہ اس کے خیالات بھی مر چکے ہرگز نہین بلکہ اچھی طرح سے سن لو کہ آگے اگر ایک مرزا تھا۔ تو اب اوسی مرزا کی بجائے چار لاکھ انسان اس کی روح و قوت پا [illegible] باطل کا سر کچلنے کے لئے موجود ہے۔ پہلے وہ خاموش رہتے اس [illegible] کہ ہمارا امام موجود ہے وہی سب کام کرتا ہے [illegible] اون کو محسوس ہو چکا کہ ہر ایک کا جوا اس کی گردن پر ہے۔ پس اے مخالفو! اب ایک کی بجائے چار لاکھ سے تمہارا مقابلہ ہے اس روحانی جنگ مین فتح اسی کو ہوگی جو صداقت کے ہتھیارون سے مسلح ہے اس بات کا وہم تک بھی اپنے دلون مین نہ لاؤ۔ کہ احمدی تم مین پھر شامل ہو جاوین گے۔ یا وہ اپنے عقاید اور خیالات مین کسی قسم کی تبدیلی پیدا کر لین گے یا تمہارے ساتھ پھر نمازین پڑھنی شروع کر دین گے۔ وہ خالص دودھ کی مانند ہین لو خوب جانتے ہین کہ پھٹے ہوئے دودھ کے ساتھ ملنے سے خالص دودھ بھی پھٹ جاتا ہے وہ الگ رہنا چاہتے ہین [illegible] پیام صلح دیچکا ہے۔ مگر اس کے لئے ایک ہی طریق ہے کہ تم اپنی مخالفت کے ہتھیار اون کے آقا کے حضور مین ڈالدو۔ اور اسی حصار عافیت مین آبیٹھو جو دنیا اور مافیہا کے مکروہات سے ہر طرح محفوظ و مصئون ہے

دیکھو مین پھر کہتا ہون اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہون

کہ [illegible] اور اس کی [illegible] [illegible] کے بیٹے مرگئے اور غلام احمد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کی کوئی تعلیم [illegible] انگریزی تفسیر [illegible] تفسیر [illegible] [illegible] [illegible] شاء اللہ لا کھون [illegible] میرے محبوب کا [illegible] گوارا نہ کرینگے [illegible] دیکھا جو ہم نے دیکھا۔ ورنہ قرآن [illegible] مورت [illegible] فریفتہ نہ ہوتی۔ ہم نے جس چشمے سے پانی پیا ہے۔ اگر تمہین اس سے ایک گھونٹ بھی مل جاتا تو تم سو آب حیات اس پر قربان کر دیتے۔ وہ پیارا پیارا نورانی چہرہ جو ہم نے دیکھا ہے اگر تم [illegible] ایک جھلک بھی پڑ جاتی [illegible] جس باغ کی ہم نے سیر کی [illegible] لیتے۔ تو پھر ہزار گلزار تمہاری نظرون مین نہ جچتے۔ جو لذیذ غذا ہم نے کھائی۔ اگر اس کا ایک لقمہ کیا ایک ذرہ بھی چکھ لیتے۔ تو دنیا کی کوئی لذت تمہین فریفتہ نہ کر سکتی ہان مین سرگرم اعلان کرتا ہون۔ کہ ہم سو ئی لے کے وہ مرید نہین جنہون نے کہا کہ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون اور ہم نا مرد کون بکارنے والے ہین۔ ہم یسوع کے حواری نہین۔ جو اپنے آقا کو مصیبت مین گرفتار دیکھ کر لعنت کہتے ہوئے کھسک گئے۔ ہم وہ نہین جو امر خلافت پر اختلاف کر کے نیو [illegible] ہین بلکہ ہم احمدی ہین۔ کون احمدی وہی جو اپنے محبوب و مطلوب کی محبت مین انشاء اللہ [illegible]

[illegible] کی خاک [illegible] چپکے ہین۔ ہان ہم وہی ہین جو ایک دن اسی پر ظلمت دنیا پر آسمان صداقت کا آفتاب ہو کر چمکین گے۔ اور دنیا کی کل قومین ہمارے [illegible] [illegible]

[illegible] اللہ ان اللہ بصیر بالعباد [illegible] [illegible] العظیم الکریم۔

[illegible] (الاول)

[illegible] مضمون [illegible] اکبر شاہ خان [illegible]

[illegible]

[illegible] جناب نظامی صاحب یا اور کوئی صاحب فائدہ اوٹھا سکتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

آجکل جبکہ آفتاب اپنے اعلی سے اعلی مقام پر ہو کر ہمارے سر پر سے گذرتا اور کرہ زمین کے نصف شمالی حصہ کو اعلی سے اعلی حرارت و روشنی پہونچا رہا ہے۔ مین دیکھتا ہون۔ کہ جن لوگون کی آنکھین انگریزی باریک و تاریک کیرکٹر کی کتابون کا مطالعہ کرتے کرتے کمزور ہو گئی ہین یا جن لوگون نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نئی روشنی کا دلدادہ بنا کر اور قابل شرم طریقے سے اپنے آپ کو فرنگیون کی غیر ضروری مراسم کا نقال بنایا اور اپنے پیچھے بہت سی بلائین لپٹا کر اپنے دماغ

اور قوت باصرہ کو کمزور کر لیا ہے۔ وہ آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں کی تاب نہ لا کر اپنی آنکھوں کو وفور نور سے بچانے کے لئے سیاہ یا سبز یا نیلی رنگت کے آئینوں والی عینکیں لگائے پھرتے ہیں۔ ان رنگین عینکوں کے استعمال کرنے والوں کو اگرچہ ایک قسم کی راحت اور کچھ اپنے آپ کو بزعم خود فیشن ایبل بنا لینے کی مسرت تو ضرور حاصل ہوتی ہو گی۔ لیکن ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی فطری قوتوں کو اپنی اصلی حالت میں نہیں رہنے دیا۔ ورنہ ظاہر ہے۔ کہ اگر ان کی آنکھیں اپنی کامل حالت میں ہوتیں تو ہرگز سیاہ یا سبز آئینے کی پناہ نہ لینی پڑتی۔ یا اگر آنکھیں حقیقتاً کمزور نہیں ہیں۔ تو ان کی عقل تو ضرور کمزور ہے۔ کہ ناحق تیلی کے بیل کے دانت چڑھانے کو زیبائش اور فیشن سمجھ رکھا ہے۔ خیر مارا چہ ازیں قصہ۔ میں اس غیر ضروری بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ اس وقت رنگین عینکوں کا ذکر کرنے سے میرا یہ مطلب تھا کہ ان ہی جوں کے رنگین عینک بازوں کو اگر ان کی عینک کا آئینہ شعاعوں کو رنگین کرنے کے سوا ترچھا نہیں کر دیتا۔ تو اشیا [illegible] نظر آتی ہے۔ لیکن [illegible]

[illegible]

خدا کا شکر ہے کہ [illegible] حسن نظامی کی عینک کا آئینہ رنگین تو ہے۔ مگر محدب نہیں اور اسی لئے ان کے مضمون کا ایک معقول حصہ حقیقت سے زیادہ قریب ہے اور ان کی شان کے شایان ہے لیکن چونکہ ان کی عینک کا آئینہ رنگین ہے اس لئے وہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کو اپنے اصلی رنگ میں نہیں دیکھ سکے۔ اور ان کو یہ لکھنا پڑا کہ "جناب مرزا صاحب نے مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ محض ایک حکمت پر کیا تھا۔ کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ قوم میں کام کرنے کا جذبہ بغیر کسی حکیمانہ طرز کے پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی نیت کو غیر ذی بنیاد پر قائم کر کے ایسے دعوے کر دیئے۔ جن کی عدم واقفیت کو وہ خود اچھی طرح جانتے تھے۔ اب ان کی نیت کا نتیجہ ظاہر ہو گیا۔ اور کام چل نکلا تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک بے اصل معاملے پر اڑے رہیں اور موجودہ وقت کی ضرورتوں میں مشغول ہو کر اسلامی خدمت نہ کریں۔"

مذکورہ بالا عبارت میں ہمارے مقتدا [illegible] مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دروغ گو ٹھیرانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ گویا کہ حضرت مرزا صاحب نے مصلحتاً لوگوں کو فریب دیا اور بدوں اس کے کہ ان کو الہام و وحی ہو۔ انہوں نے اپنے جھوٹے الہامات بیان کئے [illegible] اے! برا ہو اس بدظنی اور مادہ پرستی کا کہ [illegible] نظامی سے ایسی قابل شرم حرکت کرائے۔ اور انہی لاکھوں پاک افراد کے دلوں پر خنجر چلوائے [illegible] فان الظن اکذب الحدیث [illegible]

[illegible]

کوتاہ نظری کا [illegible] وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ وہی اس کو قائم رکھے گا اور وہی اس کو دنیا میں [illegible] حضرت نظامی کو افسوس ہے کہ قوم میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہیں جو حضرت [illegible] ایک رتی برابر بھی قدر کر سکے۔ پھر انہوں نے ایک اندیشہ کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔ "ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منتظم شخص کی عدم موجودگی کے سبب احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکیگی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا۔" حضرت نظامی کو مطمئن رہنا چاہئے کہ احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو ایک پرکاہ سے یا رتی کے برابر بھی نہیں جانتی۔ احمدی جماعت کی وحدت اور اس کے استقلال کا قلعہ جس قدر مضبوط ہے۔ اس کو آپ بوجہ اپنی عینک کے دیکھ نہیں سکے۔ لیکن استقبال آپ کے اس خیال کی غلط فہمی کو بہت جلد ظاہر کر دیگا۔ آپ اپنی اس غلط فہمی میں کچھ منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر کوتاہ نظروں نے اسلام کی نسبت ایسا ہی کچھ خیال کیا تھا۔ لیکن جس طرح ان پہلوں کا خیال غلط ثابت ہوا تھا۔ اور آفتاب اسلام نے اپنی روز افزوں ترقیات سے شپرہ چشموں کو خیرہ کر دیا تھا۔ اسی طرح اب بھی آپ کا خیال انشاء اللہ تعالیٰ غلط اور محض غلط ثابت ہو گا۔

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

مرقومہ [illegible]

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

تشحیذ الاذہان

[illegible] ناظرین کی خدمت [illegible] رسالہ تشحیذ الاذہان [illegible] شائع ہو گا۔ [illegible] عرض ہے۔ کہ [illegible] مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے متعلق ایک جامع مضمون لکھا ہے [illegible] حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ مضمون اعلیٰ طور پر چھپوایا جاوے [illegible] اعلیٰ قسم [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ہو گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

عبدالرحیم منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں ہماری نئی کتابوں کا ذکر ہے۔ احباب [illegible] غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی کتاب

معیار الصادقین

[illegible] مفتی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں [illegible] ایسے [illegible] اصول بتائے گئے ہیں جن کو مد نظر رکھنے [illegible] من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور [illegible] میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت [illegible] دیا گیا ہے اور مخالف علما کے دلائل کو ان کی [illegible] ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے [illegible] [illegible] ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں [illegible] کامیابی زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ [illegible] کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز دیگر علما سے [illegible] آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے [illegible] کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا [illegible]

عمدہ کاغذ پر قریباً [illegible] صفحہ ۲۰×۲۶ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیر کے قیمت صرف ۳ رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کی جائے

ظہور المسیح | [illegible] کی کتاب بھی اکمل صاحب کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں

دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپ نے لکھتے وقت [illegible] کتابوں۔ مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایۃ المقصود کو مد نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خاص بحث سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے [illegible]

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

کوئی پڑھ نہیں کر سکتا [illegible] قیمت صرف ۲ رکردی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً [illegible] صفحے کے ڈیمی کاغذ نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے ۲۵ پانچ روپیہ [illegible] اور مجلد بجائے [illegible] روپیہ کے تین [illegible] میں دی جاتی ہے۔ یہ موقعہ پھر نہ آئیگا جلد منگوالو۔

دُرِّ ثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ جو بہترین [illegible] دل کو موہ کر دیتی ہیں [illegible] مجلد بجائے [illegible]

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں [illegible] ریاست پٹیالہ [illegible] تصنیف کی ہے

[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] یہ رسالہ ہے [illegible] دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم ۱۲ صفحے۔ قیمت ۸ر۔ احباب منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۱ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب [illegible] پٹواری [illegible] اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی تین آنہ عصمت انبیاء ۲ر

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد دکھا[illegible]

روحے کے مسائل کا با دلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۸ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ [illegible] کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۳ر

فتح دین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۴ر

[illegible] | [illegible] کے لئے [illegible]۔ قیمت ۲ر

[illegible] احمدی | [illegible] قیمت ۱ر

آئندہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے قیمت [illegible]

کامن احمدی | قیمت ۱ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعائت

یہ وہی مفید عام مجموعہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن یکمشت کامل چار نسخے خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخے کامل کے خریدار کو علاوہ محصول کی معافی کے تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد افضل خان احمدی۔ ڈاک خانہ و مقام چنگا بنگیال
تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی۔ پنجاب

ممیرا۔ عمدہ ممیرا احمد نور مہاجر کابلی سے پانچ روپیہ تولہ کے حساب سے منگوائیے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

BADR — QADIAN

چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۰ | ہر آنکہ را بینی شفا بینی غرض دار الامان

جلد ۷ — مورخہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۲۶ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جون ۱۹۰۸ء — نمبر ۲۵

بروز جمعات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مہتمم محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دوسری بشارت

برادران السلام علیکم ... [illegible]

خلیفۃ المسیح کا تازہ خط

ہر ایک کامل انسان ہمیشہ اعتراضوں کا نشانہ بنا ہے۔ آدم علیہ السلام کو شیطان ہی سے نہیں بلکہ ملائکہ نے بھی مفسد اور سفاک کہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے موذیوں کا تذکرہ توریت ہی میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا

ایذا۔ تبریہ۔ قول الاعدا اور ان سے عند اللہ وجیہہ ہونے کا ذکر فرمایا۔

مسیح علیہ السلام کو جو کہا گیا۔ وہ تو لِهِم عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا سے بیان کو شکر زیادہ کیا لکھوں۔ ہمارے سرکار حضرت خاتم النبیین رسول رب العالمین کی نسبت، جو کچھ یورپ و امریکہ و ایشیا و افریقہ اور ہندوستان سے لاہز اور اس کے بانیوں نے کہا اگر اس ناپاک کا عدد کا اندازہ ہو جاتا تو کیفن چنگس سے کیا کم اونچا ہوتا۔ فلیست ھذہ باول قارورۃ کسرت فی الاسلام

مرزا صاحب مغفور کے مقابلے آپ کی زندگی میں مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا اور آپ کامیاب ہو گئے اور ہم لوگوں کے سامنے ہزاروں ہی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہم نے مشاہدہ کیں۔ جن پیشگوئیوں پر ان کا اعتراض ہے اگر وہ پوری ہو جاتیں تو کیا مخالف مان لیتے۔ والتجربۃ تشہد علی ما تشہد۔

بہر حال کچھ لکھوں میں اپنے مدِ خیال کے ایک گونہ سوالات کے متعلق ظاہر کرتا ہوں جو آپ نے لکھے ہیں کہ لوگ کرتے ہیں۔

اوّل یہ کہ توسیع مدت حیات پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

جناب من! سنہ تولد کا پتہ لگانا اس ملک خاص کر ہمارے جیسے گاؤں میں ایک مشکل امر تھا کہ نہیں کسی وقت بے ریب مسلمانوں کو بھی یہ فخر حاصل تھا کہ ان کی تاریخوں اور نیا گرا تیوں میں ہمارے اسلاف کا سنہ تولد اور سنہ وفات کیسا مفصل درج ہوتا رہا ہے مگر پنجاب پر تو سکھوں کے عہد میں وہ افرا تفری گذری ہے۔ یوماً تخرجی دیوماً بالعراق یہاں سے وہاں وہاں سے وہاں بھاگتے پھرتے رہے حضرت امام نے اس نظارہ کو جو آپ کے خاندان پر گذرا ہے بہت ہی دردناک پیرایہ میں بیان فرمایا ہے دیکھو

مگر پھر بھی ہمسکو پتہ لگتا ہے جیسے مرزا سلطان احمد افسر مال فرزند اکبر حضرت مرزا نے بھی بیان کیا ہے کہ مرزا جی ۱۸۳۶ء و ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے پس اس صورت میں شمسی حساب سے ۷۲-۷۳ اور قمری حساب سے ۷۴-۷۵ برس حضرت امام کی عمر ہوتی ہے۔ اب میں نصرت الحق ضمیمہ براہین احمدیہ (یہ کتاب حضرت امام کی تصنیف ہے) کے صفحہ ۹۷ وسطر ۱۶ کو ۹۷ اور جو الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں وہ پیش کرتا ہوں اور اس واقعی بیان کے بعد میرے نزدیک کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اصل وحی الٰہی کا ہمیں ذکر ہے باقی مرزا خیال ہے۔

ہاں یہ امر بھی عرض کر دینے کے قابل ہے کہ کچہریوں اور عام تمسکات میں تحریروں میں علی العموم عمر کے متعلق تخمینے سے کام لیا جاتا ہے سو قعہ پر جو یقین یا تخمینے یا ظن غالب ہوتا ہے وہی لکھوایا جاتا ہے میرا خیال ہے اس واسطے عمر کے متعلق دروغ حلفی کے مقدمات سننے میں نہیں آتے پھر اگر حضرت نے کہیں اس رنگ میں عمر کے متعلق مختلف الفاظ بیان کئے ہوں تو صریح وحی کا لفظ وہاں استعمال نہیں فرمایا۔ نکاح والی پیشگوئی پر حقیقۃ الوحی میں ۳۸۷ و ۳۸۸ میں حضرت امام خود ارقام فرماتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک (حاشیہ) موجود ہے۔ پس احمد بیگ جب میعاد کے اندر مر گیا تو پس ماندے گھبرائے اور بعض کے خط عجز و نیاز سے بھرے ہوئے آئے جو اب تک موجود ہیں تو خدا تعالیٰ نے اپنی شرط پوری کرنے کیلئے اس پیشگوئی میں تاخیر ڈالدی پھر لکھا ہے کہ یہ مخالف احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں مگر احمد بیگ کے وقت پر مرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ ۳۸۸۔ وعید کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے ضروری نہیں کیونکہ وہ کسی بلا کے نازل ہونے کی خبر دیتی ہیں اور باتفاق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے ہر ایک بلا۔ صدقہ اور خیرات اور دعا اور تضرع و زاری سے رد ہو سکتی ہے ۳۸۹ حقیقۃ الوحی۔ پھر اس کا بسط سے ذکر کرتے لکھا ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بھی ایک بلا ہوتی ہیں اور جس طرح بلا کا واقع ہونا ممکن ہے اس کا دور ہونا بھی ممکن ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ میں فرمایا ہے کہ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو (توبی توبی فان البلاء علی عقبک) پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپکو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت الی تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ۱۳۲ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات ہیں میں ان پر ایک قاعدے کے رنگ پر مضمون لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے ریویو اور علیحدہ بھی شائع ہوا ہے۔ میں مفصل لکھتا۔ مگر کثرت ڈاک کے باعث اسی قدر اکتفا کرتا ہوں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

پیغام صلح

۱۲ جون کو ۷ بجے صبح برادرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکچر کئی ہزار آدمیوں کے مجمع میں سنایا حاضرین کانی اثر لیکر گئے۔ لیکچر کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے پس جیسا اسکی جسمانی تربیت عام ہے ایسے ہی روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا زمانے یا مکان کیلئے محدود نہیں بلکہ اس نے ہر قوم میں نبی بھیجے اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا (۲) اتفاق بڑی مبارک چیز ہے اگر ایک ہندو کسی مسلمان کو دکھ پہنچاتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جس شاخ پر وہ بیٹھا ہے اسی کو کاٹتا ہے (۳) جزوی اختلاف معمولی بات ہے باقی بڑے بڑے اختلاف مٹنے چاہئیں اور اس میں کچھ مشکل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم ہندو مذہب میں بھی پائی جاتی ہے ہم لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ الہام کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ہندوؤں میں بھی اوتار پیدا ہوتے رہے اور انہیں لوگ قبول کرتے رہے چنانچہ سری کرشن پھر بابا نانک بھی یہ پیغام دینے کیلئے مامور ہوئے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ (۴) اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ذرائع میل و جول بند تھے اسلئے ایک قوم کو دوسری قوم کے نبی کا پتہ نہ لگا اور پھر جب امتداد زمانہ سے تعلیم میں فرق دیکھا تو سرکے سے دوسرے نبی ہی کے منکر ہو گئے ہر مذہب میں سہواً یا عمداً اس کے پیرووں کیطرف سے کچھ غلطیاں پڑ جاتی ہیں جو آخر میں جزو مذہب بنجاتی ہیں۔ بندہ نے یہی سمجھانیکی کوشش کی کہ صرف وید ہی الہامی کتاب نہیں بلکہ اور بھی ہیں اسلئے اسکو دہریہ کہا گیا جس طرح یورپ میں جو عیسیٰ کو خدا نہ مانے اسے پادری دہریہ کہتے ہیں (۵) صلح نہیں ہو سکتی جبتک اصل وجہ اختلاف کو دور نہ کیا جاوے وہ پولیٹکل اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہے اور وہ یہ کہ ہمارے مقدس نبی کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ (۶) وید میں شرک کی تعلیم ہے مختلف ہندوؤں کا مشرک ہونا اسپر شاہد ہے اور پھر نیوگ کے حکم کو بھی اسی سے منسوب کیا جاتا ہے باینہمہ وید کو خدا کیطرف سے مانتے ہیں پس آپ لوگ قرآن مجید کو کیوں خدا کیطرف سے نہ مانیں جسمیں سراپا توحید کی تعلیم ہے اور تازہ نشانوں کے ساتھ اس بات کی گواہی موجود ہے کہ وہ خدا کیطرف سے ہے۔ (۷) اگر ہندو صاحبان ہم سے صفائی کرنا چاہتے ہیں تو یہ لکھدیں کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپکو سچا نبی مانتے ہیں اور آئندہ آپکو ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے ہم بھی لکھدیتے ہیں کہ ہم احمدی سلسلے کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

البلاغ المبین

۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۶ء کا وجد انگیز نظارہ آخر دم تک مجھے یاد رہیگا۔ جب خدا کے ہاتھوں سے معطر کیا ہوا مسیح گیارہ بجے معزز رؤسا و امراء لاہور کے سامنے ایک تقریر فرما رہا تھا تقریر کیا تھی معرفت کا ایک سمندر تھا جو اپنے پورے جوش مین تھا۔ عرفان کا ایک بادل تھا۔ جو ابر رحمت بنکر انپر برسا وہ ایک آخری پیغام تھا۔ جو دار الخلافہ مین اس عز الخلافت نے اپنے قادر و توانا مالک الملکوت سلطان الجبروت کیطرف سے پہونچایا۔ بارہ بج گئے اور آپنے فرمایا۔ کہانے کا وقت گذر اجاتا ہے۔ چاہو تو مین اپنی تقریر بند کردون مگر سب نے یہی کہا کہ یہ کہانا تو ہم روز کہاتے ہین ہمین روحانی غذا کی ضرورت ہے چنانچہ تقریر ایک بجے ختم ہوئی اللہ تعالیٰ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ کی مساعی جمیلہ کو مشکور کرین جنہون نے اپنے دوستون کے لئے حضور سے نیاز حاصل کرنے اور ان کے کلمات طیبات سننے کا یہ موقعہ دعوت کے رنگ مین نکالدیا۔

اللہ تعالیٰ کا شکریہ

مجھے اسوقت دسبات کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تین قسم کا شکر کرنا چاہیئے سو سب سے مقدم اللہ کا شکر ہے جس نے ہمین ہر ایک پہلو سے امن بخشا ہے اور صحت و تندرستی بخشی ہے اور ہر طرح کے اسباب ہمارے لئے اشاعت دین کے مہیا کیے ہین اور درحقیقت سچ بات تو یہ ہے کہ اگر ہم اوسکی نعمتون کا شمار کرنا چاہین تو بسقدر یہ نعمتین جسمانی روحانی حالت پر محیط ہو رہی ہین وہ گنی نہین جا سکتین۔ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها۔ جیسا کہ اوس نے سورہ فاتحہ مین خود فرمایا۔ کہ مین رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم ہون اور حقیقت مین ہم اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین۔ کہ اس دنیا کا بقا اور ہماری آسودگی انہی صفات کے ساتھ ہے اگر وہ ذات پاک رحمانیت کو استعمال مین نہ لائے تو دنیا تباہ ہو جائے رحمٰن کے معنے خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہین۔ کہ جو بغیر کسی عوض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ مثلاً دیکھو خدا نے جب یہ نظام تیار کیا ہے سورج ہے چاند ہے۔ اناج ہے پانی ہے ہوا ہے ہمارے امراض کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیان ہین اب کوئی تبلا سکتا ہے کہ یہ اس کے کس عمل کا اجر ہین ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی و آسودگی کے لئے جو کچھ چاہیئے تہا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے مہیا کیا۔ جو کچھ آسمان مین ہے اور زمین مین اور پہر جو کچھ ہمارے وجود مین پایا جاتا ہے یہ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ ہین۔ کیونکہ جب ہم ماں کے پیٹ مین تھے۔ اس وقت جو کچھ اس کے انعام تھے وہ کسی عمل کا نتیجہ نہین ہو سکتے۔ تناسخ کا مسئلہ یہین سے رد ہو جاتا ہے۔ مگر مین اسے چھیڑنا نہین چاہتا غرض خدا کی بے شمار نعمتین ہین جن کو کسی ترازو مین تول نہین سکتے ضروری طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا رحمان ہے ہمارے اس ملک مین بہت قسم کے فرقے ہین کہ جو کچھ انسان کو عطا کیا گیا وہ کسی گذشتہ کرم کا نتیجہ سمجھتے ہین۔ سچ بات یہ ہے کہ جو کچھ ہے۔ یہ خدا کے فضل اور اس کی رحمانیت نے مہیا ہے کوئی دعوے نہین کر سکتا کہ میرے اعمال کا عوض ہے خدا نے اسی سورہ فاتحہ مین فرمایا کہ وہ رحیم ہے۔ یعنے کوششون پر نیک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ مثلاً ایک کسان کاشتکاری کرتا ہے آبپاشی کرتا ہے اب عادت اللہ جاری ہے وہ کسی کی کوشش کو ضائع نہین کرتا بلکہ ایک دانے کے عوض کئی دانے دیتا ہے۔ کسی پوشیدہ حکمت یا کاشتکار کی بدعملی کی وجہ سے فصل برباد ہو جائے۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ یہ شاذ و نادر کالمعدوم کا حکم رکہتی ہے اسی طرح پر خدا کا نام رب العالمین ہے۔ رب کے معنے پرورش کرنے والے کے ہین۔ عالم روحانی و جسمانی کی وہی پرورش کرتا ہے۔ اگر اس نے ایسے قوی انسان مین نہ رکھے ہوتے۔ تو انسان ان انعامات سے کہان متمتع ہو سکتا۔ ایسا ہی روحانی ترقی بغیر اس کے فضل کے ناممکن ہے۔ پہر فرمایا کہ مین مالک یوم الدین ہون جزا و سزا دینا اسی کے اختیار مین ہے اسی عالم سے جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے تا بد ایک۔ دفعہ نہین تو دوسری دفعہ دوسری دفعہ نہین تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ مین اسے سزا مل جاتی ہے (یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دوست کے لئے چوری کرتا ہے اور پہر بہی ہمیشہ مفلس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے اس عالم مین خوب غور کرکے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہین رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور بد نتیجہ بہگت لیتا ہے دیکھو جو زنا کرتے ہین اونکو آتشک ہو جاتی ہے۔ شراب پینے والون کو رعشہ ہو جاتا ہے۔ کسی کی انتڑیون مین پہوڑے نکل آتے ہین۔ القصہ خدا کے اس قدر احسان ہین کہ کس کی طاقت ہے جو ان احسانون کو شمار کر سکے انسان جس قدر قوی لے کر آیا ہے وہ کس کا عطیہ ہین۔ انسان اگر سوچ کر دیکھے تو سب قوی اللہ کے زیر قدرت ہین چاہے تو ایک دم مین قلب کی حرکت موقوف ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جائے مگر مجہے تو کسی کا ملنا چاہتا ہے۔ دنیا کی محبت مین سب گرفتار ہین آخرت کی فکر کم لوگون کو رہتی ہے مین کہتا ہون کہ اگر ایسے لوگون کو اللہ کیطرف سے پروانہ آجائے کہ تمہارے لئے بہشت طیار ہے۔ چاہو تو دنیا کی نعمتون مین رہو اور چاہو تو بہشت کی بے مثل نعمتون سے فائدہ اٹھاؤ۔ تو وہ سب لوگ دنیا کو قبول کرین۔ یہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے حالانکہ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ دنیا فانی ہے کئی دوست گذر جاتے ہین۔ دشمن۔ عزیز۔ بہائی۔ لڑکے بیوی سب آخرکار ایک دن بدا ہونگے اور کئی لوگ دنیا سے ہو چکے اگر کوئی غور کرنیوالا ہو۔ تو دنیا فانی ہونے کا نقشہ آنکھون کے سامنے پہر جائے پہر سوچے کہ مین وہ کوششین جو دنیا کے لئے کر رہا ہون کیا وہ اعتدال سے مین آج تک اگر دنیا مین کوشش ہوتی رہی ہے مگر مقررہ وقت موت سے باز رکہنا ناممکن ہے بعض لوگ شاید ہماری تقریر کو ہنسی مین ٹال دین مگر مین سچ کہتا ہون کہ انسان غلطی پر ہین۔ مین نہین کہتا کہ زراعت نہ کرو یا تجارت نہ کرو۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اس دنیا کی محبت مین خدا سے منہ پھیر لینا اچھا نہین۔ ابتداء مین پیدا کرنیوالا ہی وہی ہے۔ اور آخر بھی اسی سے واسطہ پڑنا ہے تو پہر کیونکر انسان کے لئے اس سے غافل ہونا نتیجہ خیز ہو سکتا ہے غرض خدا تعالیٰ کے احسانات شمار و انداز سے باہر ہین شکر اس کو کہتے ہین کہ انسان خدا کے آگے سچے دل سے اقرار کرے کہ تیری ہی رحمتین اور تیرے ہی فضل ہین اور پہر عملی رنگ مین اس کی اطاعت و عبادت سے اظہار شکر کرے

شکریہ گورنمنٹ

دوسرے شکر گورنمنٹ کا۔

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم ظاہر داری سے کہتے ہیں بلکہ یہ بات ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا شکر کرتے رہیں۔ سکھوں کا زمانہ جنھوں نے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے باپ دادا کی کیا حالت تھی اور احکام اسلام تو یک طرف کوئی باآواز بلند اذان نہیں دے سکتا تھا اگر کوئی دیتا تو مجرم قرار دیا جاتا پھر کوئی مسلمان [illegible] استعمال کرے تو وہ بھی مجرم۔ اب آزادی اس قدر ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مذہبی فرائض بڑی آزادی سے ادا کر سکتا ہے۔ روزے رکھو نمازیں پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ کوئی مانع نہیں جس قدر چاہو علوم دینی کو حاصل کرو۔ مخالفوں کو جواب دو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کرتا ابھی حال میں فنانشل کمشنر صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ کیسی آزادی ہے کہ عیسائیوں کے خلاف مذہبی طور سے کچھ کہنا یا لکھنا روکا نہیں گیا بس اگر کوئی مسلمان اس گورنمنٹ سے نافرمانی کریگا تو وہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا گنہگار ہے۔ حدیث صحیح ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ خدا کا سچا شکرگذار وہی ہے جو پہلے انسان کا شکرگذار ہے۔ جب گورنمنٹ کے خلاف ہوا یعنے اپنے لیک محسن کے تو پھر اس سے بھی کسی دن پھر جائیگا۔ بالخصوص ہم تو اس گورنمنٹ کے احسان کو دل سے محسوس کرتے ہیں دیکھو میں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور عیسائیوں کے خلاف بہت لیکن گورنمنٹ نے برا نہیں منایا۔ یہ اسی لئے کہ مذہبی آزادی دے رکھی ہے بلکہ قدردانی کا یہ حال ہے۔ کہ ہماری کتابوں کے بعض نسخے بذریعہ تار لندن منگوائے گئے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کو چیر کھاویں۔ اسلامی بادشاہوں نے کیا کچھ کیا اور یہ (انگریز) نیک نیتی سے انصاف کرتے ہیں کسی کو دانستہ پکڑتے نہیں مجھے [illegible] ہے کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا۔ اس میں ایک مسلمان مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی گواہی دی۔ مگر دگلس ڈپٹی کمشنر نے اس مقدمہ میں خوب چھان بین کی۔ آخر وہی عبدالحمید خود بول اٹھا۔ کہ مجھ کو پادریوں نے سکھایا۔ اس پر اس صاحب نے مجھے کہا کہ آپکو مبارک ہو آپ بری ہو گئے۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کی نسبت کچھ بدنیتی ہوتی۔ تو کبھی میری مدد نہ کرتے۔ اگر کسی مسلمان بھائی کی یا ہندو کی عدالت میں یہ مقدمہ ہوتا۔ تو مجھے وہ کبھی نہ چھوڑتا۔ انسان جس قدر انصاف اختیار کرتا ہے اسی قدر روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس پر حق بات منکشف ہو جاتی ہے۔ باقی یہ کہنا کہ زمین ہم سے نہیں ملتے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جبتک آسمان پر کوئی بات مقرر نہیں ہوتی۔ زمین پر نہیں آتی۔

شکریہ ناظرین تیسرا شکر آپ سب صاحبوں کا ہے۔ جنہوں نے تشریف آوری کی تکلیف گوارا کی خدا کرے جس طرح جسمانی طور سے باہم ملاقات ہوئی۔ روحانی طور سے بھی ہمارے دل مل جاویں۔ جسمانی ملاقات تو کچھ چیز نہیں زبان سے کوئی فتح نہیں ہوتی۔ دلوں کے فتح کرنے والا تو دل ہے۔ جو قوم زبان پر جمع خرچ کرتی ہے وہ فتحیاب نہیں ہوتی دیکھو

کامیابی کا راز صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مگر بھی قلبی خلوص تھا اور حق کا جوش جس سے آخر مظفر و منصور ہوئے۔ بے نظیر طور سے کامیابیاں حاصل کیں ہر ایک شخص جو خدا کو خوش رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا اوسے کامیابیاں بخشے۔ وہ قرب [illegible] سے [illegible] کرے۔ فرمایا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ فلاح پا گئے وہ جنہوں نے تزکیہ نفس کر لیا اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونو کو شامل ہے جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے۔ وہ آخر کامیاب ہوتا ہے بیشک کوئی فلسفہ میں طاق ہے کوئی ہیئت میں کوئی سائنس میں شہرہ آفاق ہے یہ قبول ہے مگر تزکیہ نفس بڑی مشکل چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی حواس کو تیز کرتے ہیں مگر ان کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل کرتے ہیں بجز سلیم الطبع کے آخری نتیجہ یہی ہوتا ہے اون میں کبر آجاتا ہے۔ اور نخوت سچا انکسار اور سچی نرمی نصیب نہیں ہوتی۔ کبر ایسی بری بلا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے ہر قسم کی ترقی سے رک جاتا ہے۔ اب اس کے آگے جو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت

ضرورت میں داخل ہے کہ ہر ایک چیز ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر کپڑے۔ جوتیاں بوٹ۔ آلات معشیت ہیں یہ کیونکر پیدا ہوئے اس کا جواب یہی ہے کہ ضرورت سے۔ پس جب ضرورت پیش آتی ہے۔ تو وہی ضرورت رہنما ہو جاتی ہے آپ لوگ جانتے ہیں کہ مذہبی طور سے اسلام پر حملہ ہو رہے ہیں۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر بعض دین سے نکل گئے بعض مذبذب ہو گئے۔ بعض کر وہ یہ حملے کئی قسم کے ہیں۔ بعض منقولات کے اسلحہ سے کئے جاتے ہیں۔ بعض معقولات کے ہتھیاروں سے۔ یہ نکتہ چینی اور علوم جدیدہ کا حملہ بڑا سخت حملہ ہے جو کچھ آجکل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم ہی دراصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں پڑی۔ پڑھنے والے خلیع الرسن اور بے قید ہو جاتے ہیں کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پھر بھی آنحضرتؐ کی پیروی نہیں کرتے۔ اسلام کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اون کے مونہہ سے دہریت کی بو آتی ہے بس آج ہاتھ سے گئے یا کل گئے۔ جدید فلسفہ کا حملہ پادریوں کے حملے سے بڑھکر ہے۔ بیرونی حملہ کے علاوہ ایک اندرونی حملہ بھی ہے سکولوں میں کالجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں اور دہریت اور لامذہبی کے عقائد حاصل کرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں [illegible] پیدا نہ ہو [illegible] یہ کہ ایک لڑکی کو ہوش سنبھالتے ہی بازار کی رنڈی بنا دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کر کے شراب کی عادت ڈالدیجائے پھر اسے کہیں کہ پردہ کر تو اس کو یہ ممکن نہیں۔ یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کی تو عادت پڑ چکی ہے اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں کے یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کا بھیجدینا اور پھر ان سے اس بات کا طلبگار ہونا کہ یہ سچے مسلمان ہوں۔ ع

این خیال است و محال است و جنون

جن کانوں میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں پڑتی رہتی ہیں وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے ہیں۔ اسلام ہر ایک پر غالب ہے جدید فلسفہ اس سے بھی ترقی کر جائے۔ مگر پھر بھی (میں سچ کہتا ہوں) قرآن شریف اس پر غالب ہے جن لوگوں نے فتنے نہیں کیں۔ قرآن مجید کو تدبر سے نہیں پڑھا وہ کیا جانتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ قرآن مجید کبھی پڑھا نہیں اور اس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ دیکھو میں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں قرآن کی جتنی تعلیم ہے روحانی فلسفہ سے پر ہے۔ قرآن شریف میں وعدہ کیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد جو

صالح ہوگا۔ بہشت میں جائیگا۔ بظاہر یہ وعدہ قصہ معلوم ہوتا ہے بات یہ ہے کہ قصہ نہیں گو قصہ کا رنگ اختیار کیا گیا اصل میں عرب کے لوگ (الٰہیات و روحانیات میں) بچوں کی طرح تھے۔ خدا نے استعارہ کا رنگ قریب الفہم کرنے کیلئے اختیار کیا خداتعالیٰ نے دوسرے موقعہ پر فرمادیا۔ مثل الجنۃ التی وعد المتقون یعنے سب کچھ اس جنت کی مثال ہے دوسری جگہ رسول اکرم کی زبان پر فرمایا مالاعین رأت ولا اذن سمعت۔ اس جگہ کے دودھ اور شہد کی نہریں نہ ہونگی پھر فرمایا۔ وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانہار اے رسول بشارت دیدے ان ایمانداروں اور عمل صالح کرنیوالوں کو ان کے لئے باغ ہیں جلتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ پھر فرمایا۔ مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء

کلمہ طیبہ درخت کی مثال ہے اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کھولدیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کی بجائے ہیں۔ قرآن شریف میں کسان کی مثال ہے۔ کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے ایسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے [illegible] ہے یہاں [illegible] یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ایک دن خشک ہوجائیگا اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ والذین جاھدوا فینا یعنے تم ہلکے ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے نفس کو بیل سے مشابہت دیگئی ہے۔

نفس کی تین قسمیں

نفس تین قسم ہے نفس امارہ اوس کو کہتے ہیں۔ جو بدی کیطرف رغبت رکھتا ہے۔ امارہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بدی کیطرف بار بار جانیوالا۔ لوامہ وہ ہے جس سے بدی تو ہوجاتی ہے مگر آخر نیکی کیطرف رجوع کرتا ہے۔ عام انسانوں کی حالت دیکھو تو نفس کی یہ دونو قسمیں سمجھ میں آجائیں گی بعض تو بدی کرتے ہیں اور اسے محسوس نہیں کرتے اور بعض جو غلطی کر بیٹھتے ہیں تو ان کو ندامت ہوتی ہے تیسری قسم مطمئنہ ہے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جب انسان نفس سے جنگ میں فتح پالیتا ہے۔ امارہ اس دشمن کی مانند ہے جو گھر کا دشمن ہو۔ لوامہ وہ ہے جو کبھی دشمنی کا ارادہ کرتا اور پھر باز آجاتا ہے۔ مطمئنہ وہ ہے جو بکلی صلح کرلیتا ہے۔ آخری حد انسان کی ترقیات کی یہی ہے اسوقت خدا کی رضا اس کی رضا ہوجاتی ہے اس کا ارادہ وہی ہوتا ہے جو خدا کا ارادہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو تخم ریزی۔ آبپاشی بیل۔ کسان کی مثال دی ہے یہ اس لئے کہ کسانوں کا کام ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے جیسے جسمانی طور پر مہیا کر رکھا ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی مہیا کیا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ سے روحانی کی خوب سمجھ آسکتی ہے دیکھو کسان سب کچھ کرتا ہے مگر پھر بھی خدا کے پانی کے بغیر اس کی کوئی محنت ثمر ور نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ حال کی فصلوں میں بھی قحط کا صدمہ باقی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع قسم ہے آسمان کی جو بارش برساتا ہے اور زمین کی جو شگوفہ کو نکالتی ہے۔ قسموں کا مسئلہ بھی سمجھنے کی کیا ضرورت ہے۔ دراصل ایسے لوگوں نے سمجھا نہیں کہ قسم قائمقام شہادت ہے عدالت میں بھی جب گواہ نہ ملیں تو بعض اوقات قسم پر فیصلہ ہوجاتا ہے والسماء ذات الرجع کہکر یہ سمجھایا۔ کہ جیسے جسمانی قانون قدرت یہ ہے کہ زمین کی سرسبزی آسمانی بارش پر موقوف ہے۔ ورنہ کنوئیں بھی خشک ہوجائیں بلکہ زہر پیدا ہوجائے اسی طرح یہ روحانی سلسلہ ہے اس میں بھی عقل کے چشموں کے لئے آسمانی بارش (وحی) کی ضرورت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں ہمیں اب نبیوں کی کیا ضرورت ہے وہ جسمانی بارش کیوں مانگتے ہیں۔ تمہاری آنکھوں کے لئے یہ نظارہ موجود ہے کہ جسمانی زندگی جس سے وجود پذیر ہوتی اور قائم رہتی ہے وہ آسمانی پانی ہے بعض لوگ تھوڑا پڑھ کر کہتے ہیں ہم کچھ بن گئے میری دانست میں اگر کوئی عمر بھر پڑھے تو خدا کی معرفت کے سمندر سے اتنا بھی نہیں جتنا کوئی سوئی ڈبودے اور سوئی پر تو پھر بھی لگ جاتی ہے یہاں یہ بھی نہیں۔ وصول الی اللہ کا یہ طریق نہیں جو آجکل لوگوں نے اختیار کیا ہے

ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی
کایں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

دین بھی ایک علم ہے۔ دین چند قصوں کا نام نہیں۔ بڑا روحانی فلسفہ اس کے اندر ہے جو شخص دین سے بہرہ نہ رکھے اور پھر دعویٰ ایسا کرے کہ مجھے دوسرے کی کچھ ضرورت نہیں وہ نادان ہے دین آسمان سے آیا اسلئے ہمیشہ اس کی سرسبزی آسمان سے ہوتی رہی ہے حضرت رومی خوب فرماتے ہیں۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان راہم بخوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اُمّی تھے مگر یہی اون کا معجزہ ہے کہ جو کلام اون پر نازل ہوا۔ اسمیں روحانی فلسفہ اس قدر تھا کہ آجکل کے فلاسفر بھی اس کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا۔ آخری زمانے میں بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے اسلئے خدا نے سب باتوں کا جواب دیدیا۔

یہ بات نہ انجیل میں پاؤ گے نہ تورات میں۔ انجیل کا تو کیا کہنا۔ جسمیں خدا بھی ایک نیا خدا ہے جسکی طاقتیں ایسی کمزور کہ یہودیوں نے جو جی چاہا اس سے کیا یہ خدا کی نسبت تعلیم ہے۔ اب اخلاقی تعلیم کی نسبت سنو! تورات میں لکھا ہے۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت اور انجیل میں یہ کہ تو بدی کا مقابلہ ہرگز نہ کر اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کے سامنے کردے اگر کوئی کرتہ مانگے تو اسے اپنا چوغہ بھی اتار دو۔ دیکھو دونو کتابوں میں افراط تفریط کی راہ اختیار کی گئی ہے۔ کیا انسان کے قویٰ اس کو برداشت کرسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں دراصل یہ بعض مختص الوقت مختص الحالات لوگوں کے لئے ایک مجموعہ قوانین تھا اس کے مقابلہ میں قرآن مجید میں عدل کا اصل طریق بتایا گیا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا اور پھر یہ کہ فمن عفی واصلح فاجرہ علے اللہ۔ یعنے یہ کہ جتنی بدی کی گئی ہے اس کی سزا دیجائے مگر عفو بہتر ہے۔ اگر اس عفو کا نتیجہ اصلاح ہو۔ انجیل میں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں کسی پادری کو کوئی طمانچہ مار دے تو اس کا تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ فلسفہ حقہ جو میں نے بیان کیا ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اسکی بہی شاخیں ہیں یہ خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اللہ نے باقی قویٰ کو یونہی بیکار نہیں پیدا کیا ہر ایک قوت جو انسان میں رکھی گئی ہے۔ ضرور کسی نہ کسی فائدے کی ہے مثلاً

[illegible]

قوت غضبی کو بھی بُرا نہ کہنا چاہیئے ۔ کیونکہ موقعہ ومحل مناسب پر اس کا استعمال حرام نہیں بلکہ اس کی بداستعمالی حرام ہے ۔ ان میں ایک حکم تھا کہ خصی بن جاؤ ۔ اگر آج تک عیسائی اس پر عمل کرتے تو کبھی کا خاتمہ ہوگیا تھا ۔ یہ دوسروں کو کیا کہتے ہیں اپنی کتاب پر پہلے تو عمل کر لیا ہوتا ایسی باتوں سے قرآن شریف کی عظمت معلوم ہوتی ہے اصل میں سچا حکم وہی ہے جس پر عمل ہوسکے اور عمل کرنے سے کوئی قباحت لازم نہ آوے اور جس کلام میں ایسی باتیں ہوں کہ اگر اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا کا انتظام بگڑ جائے ۔ تو وہ کتاب پھر اللہ کیطرف سے نہیں ہوسکتی ۔ ہم نہ انجیل پر اعتراض کرتے ہیں نہ توریت پر بلکہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اب ان کتابوں پر عمل کرنے کا موقعہ و وقت نہیں رہا ۔ یہ دراصل ایک خاص خاندان کے متعلق کتابیں ہیں ۔ اس خاندان کو دوسرے تمام سے کچھ غرض نہ تھی ۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے خود کہا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کیطرف نہیں بھیجا گیا ۔ قرآن مجید سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔ و رسولاً الی بنی اسرائیل ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مختص القوم و مختص الزمان تعلیم لائے مگر قرآن مجید مختص القوم و الزمان نہیں بلکہ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ۔ فرماتا ہے ۔ یعنی آپ تمام جہان کے رسول ہیں ۔ اور ایک جگہ فرمایا

لانذرکم بہ ومن بلغ

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کا پورا نقشہ "قرآن" ہے ۔ پر افسوس کہ لوگوں نے توجہ چھوڑ دی یہ کتابیں (انجیل توریت وغیرہ) جو تھیں اگر قرآن نہ آتا تو بالکل مر جاتیں کیونکہ یہ محدود تھیں اور اون کی تعلیم بھی محدود ۔ جن کی تعلیم ہی ناقص ہے وہ دوسرے کو کیا کمال کر سکینگی ۔ کیا یہودی کیا عیسائی سب کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت ان کے گھر تک محدود ہے ۔ گویا عیسائیوں کے حال کے مطابق حضرت عیسیٰ تک تو انسان تھے اور اس کے آگے سب حیوانات تھے ۔ قرآن کہتا ہے ۔ کسی قوم کی خصوصیت نہیں ۔ و ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر ۔ یہ کیسی پاک اور سچی تعلیم ہے برخلاف اس کے اور سب قومیں کہتی ہیں نبوت آگے نہیں چلے گی ۔ آریہ بھی یہی کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں چار رشیوں سے ہمکلام ہوا ۔ اور پھر بس ۔ مگر میں کہتا ہوں ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ سنی ہوئی

دیکھی ہوئی کے برابر نہیں ہوسکتی پہلے رسول آتے تھے مگر اب خدا کا کچھ پتا نہیں چلتا ۔ کہ وہ زندہ بھی ہے یا کہ نہیں یہ تو کہتے ہیں کہ وہ اب سنتا ہے مگر نہیں معلوم کہ بولتا کیوں نہیں اگر قوت نطق جاتی رہی ہے تو قوت سمع کے باقی رہنے پر کیا دلیل ہے ۔ فطرت کے خلاف نہیں ہوسکتا ۔ بکری سے بھیڑیئے کا کام نہیں لے سکتے ۔ انسان قصوں سے تسلی نہیں پاتا دل مجبور کرتا ہے کہ عینی مشاہدہ ہو ۔ اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی والہام کیا ہے ۔ تو اب بھی اس کے وحی والہام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس قدر تفرقہ قوموں میں اب ہے سو پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے تو کیا اب جو ایک فرقے کے تہتر فرقے ہوگئے ہیں اون کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ ضرورت کے وقت خدا کیطرف سے یہ سلوک نہ ہوا ہو ۔ حالانکہ ہر ایک چیز کے پیدا ہونے کی ان ضرورت ہے ایک معمولی مثال ریوے تصادم کی ہے کچھ حادثات ہوئے جھٹ ایسے سامان مہیا کر دیئے گئے جن سے یہ حادثہ رک سکیں اور قبل از وقت خبر ہو جائے دنیا میں جتنے سامان ہیں وہ سب ضرورتوں نے پیدا کئے ہیں اب جبکہ یہ حال ہے کہ ابتری حد سے بڑھ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مصلح پیدا نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے سنۃ اللہ بھی تھی کہ اس قسم کی برائیوں کی اصلاح اللہ اپنے نبی کو بھیجکر کرتا ہے تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے فرقے ہوگئے ہیں مگر میرے نزدیک دہریہ سب سے بڑھکر خطرناک ہیں ۔ دہریت کی رگ سب اہل مذاہب میں پائی جاتی ہے اگر کسی میں زندہ ایمان ہو تو عمل کی تحریک بھی ہو جاتی ہے ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت نہیں اور اس کے ساتھ یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں جہاں تک میں نے دیکھا اسکے یہ معنے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنا شریک کرکے توحید پہیلاتا ۔ تو یہ بھی شرک ہے خوب غور کرو ۔ محمد رسول اللہ نے سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے اسی راہ سے ملتا ہے شرک اسی بات کا نام نہیں کہ پتھروں یا انسانوں کی پرستش کی جائے بلکہ ایک شرک فی الاسباب بھی ہے ایک شخص جو خدا سے بڑھکر کسی سبب کو سمجھے وہ بھی مشرک ہے پہلا ایمان ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو تو توحید کامل

ہی نہیں ہوتی ۔ خدا را بخدا باید شناخت ۔ ایک مشہور مقولہ ہے خدا کیطرف سے آئیوالا گویا خدا ہی ہوتا ہے ۔ انسانی گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو مامور ہوتا ہے نائب کہلاتا ہے جیسی کہ مدکرہم پیش کرتے ہیں وہ کسی مذہب میں نہیں ۔ عیسائی کفارہ کے قائل ہیں وہ عیسیٰ کو بھی خدا کہتے ہیں ۔ روح القدس کو بھی ۔ یہودی بھی طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہیں ۔ اور آریہ بھی کہتے ہیں کہ جیو اور پرکرتی خود بخود پہلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیستی سے ہستی ناممکن ہے جب مانتے ہیں کہ انسان کے ظاہری قویٰ خدا کیطرف سے ہیں تو کیا وجہ کہ روح میں قویٰ ہونگے وہ خود بخود ہوں گے جب خود بخود تھے تو یہ جوڑنا جاننا خدا کے سپرد کیوں ہوا ۔ وہ معجزات جن سے خدا کا ثبوت ملتا ہے ان کے تو یہ منکر ہیں وید میں کسی معجزہ کا ذکر نہیں پس بتاؤ کہ خدا کے وجود پر کیا نشانی رہ گئی ہے اگر کہیں کہ صرف جوڑنا تو یہ تو ایک معمولی انسان بھی کرتا ہے ۔

یہ بڑا فضل خدا کا ہے کہ خدا کی تعلیم اس قدر زبردست ہے کہ وہ قدرت کے قوانین کے خلاف نہیں یہ کلام ایک قول ہے اور فعل کیا ہے ۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن ۔ اب جب مان لیا تو کچھ کرنا بھی چاہیئے ان کو پھر عملی رنگ میں اس کو بجا نہ لانا ایسا ہے جیسے مرغ کے تمام پر توڑ دیئے جاویں خدا تم سے کیا چاہتا ہے اسلام جو بڑے سے بھیانک نظاروں کو دیکھ کر آگے سر ڈالنے کا نام ہے دیکھو سپاہی ہے وہ جانتا ہے کہ میں مارا جاؤنگا مگر پھر بھی فرمانبرداری کی راہ سے شمشیر بکف میدان میں جاتا ہے ۔ اسی کا نام اسلام ہے ۔

صرف قول ہی نجات کے لئے کافی نہیں ہوسکتا ۔ بلکہ اس قول کے ساتھ ابتلا بھی ضروری ہے چنانچہ فرمایا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ۔ صدر اول کے مسلمان تھے جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا ہم مسلمان ہیں انہوں نے اسلام کی اشاعت میں اپنی زندگی وقف کردی تھی ۔ یاد رکھو کوئی دین ترقی نہیں کرسکتا جب تک اس کے لئے روحانی قربانیاں نہ ہوں ۔ خدا کی رضا مندی حاصل نہیں ہوسکتی ۔ جب تک خدا کو مقدم نہ کرلیا جائے ۔ معمولی نماز روزہ کیا چیز ہے جو بطور عادت ادا کیا جائے ۔ مثنوی رومی میں ایک شعر ہے جسمیں وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے کو بیٹے میں غلط پھرتے رہتے ہیں مگر کوئی نہیں پھرتا ۔ آخر کوئی توجہ ہے جو اسے کہا رہا ہے ۔ انسان کو اپنے اعمال پر ناز ان نہ ہونا چاہیئے ۔

کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ نیکی کے ضائع کرنے کیواسطے ریاکاری ہے دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائیگی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائے گی اس موقعہ پر مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر آگے رکھدیا اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد آکر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے مجمع نے اُسے بڑی لعن وطعن کی کہ یہ بہانہ بتاتا ہے بناوٹ کرتا ہے دیکر پچھتایا اور یہ حیلہ گھڑ لیا جب پہر رات گذر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پہر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ مینے تعریفیں سننے کے لئے نہیں دیا تہا۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلادیں۔ بزرگ یہ سُنکر رو پڑے واقعی جس کام میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفا و شیریں کھانے میں کتا منہ ڈالدے سب سے بہاری آفت یہی ریاکاری ہے جب دنیا کی ملونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہیں ہوتے انسان مکمل تو ہے نہیں۔ پس جب انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہیئے کیونکہ قرآن مجید میں دونو طور پر جواز آیا ہے مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملونی نہ ہو بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اوس کے پیچھے دیں ان سب کا ثواب اسکو بھی ملیگا۔ ہماری شریعت میں بہت سے باریک اُمور بیان کئے گئے ہیں تا اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے یہ اخلاص کی قوت ایک موت ہے بعض لوگوں کو ریاکاری اور عجب میں مزا آتا ہے مگر اخلاص والا ایسی باتوں سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ اسے اس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ کوئی مجھے برا کہے یا اچھا۔ وہ ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے کو خبر نہیں ہوتی۔ یہ خیال نہ کرو کہ سو سال تک عبادت کرنے ہی سے بخشش ہوتی ہے بلکہ خدا تو نکتہ نواز ہے وہ ایک نیکی سے بخشدیتا ہے صرف اخلاص چاہیئے۔ ابوبکر صدیق ایک بوڑہی عورت کو جو کچھ کہا نہ سکتی تہی۔ حلوا پکا کر کھلا آتے تھے کسی کو خبر نہ ہوتی تہی۔ جسدن وہ فوت ہوئے اوسنے کہا آج یقیناً ابوبکرؓ مر چکے یہ اخلاص ہے اخلاص جیسی کوئی تلوار فتح کرنے والی نہیں مسجد میں یوں تو کئی نمازی ہوتے ہیں مگر ان میں سے بہت ہیں جنہیں معرفت کا کچھ حصہ نہیں دیا گیا پیشانی میں نور ایمان نہیں کیونکہ ان میں اخلاص نہیں۔ وہ مسلمان ہیں صرف اسلئے کہ مسلمانوں کے گہر پیدا ہو گئے ہیں نماز کی تحقیر نہیں کرتا بلکہ میں یہ سمجہانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ نماز جس کا نام خدا نے نماز رکہا ہے وہ بے معرف ہے یہ نماز پڑہنے والے جو ہیں ان سے کوئی پوچھے۔ کہ سورۃ فاتحہ کے کیا معنے ہیں تو وہ نہیں جانتے۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ میں جو تعلیم ہے اوس کے سامنے دنیا کی تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اسے جنتر منتر کی طرح نہیں پڑہنا چاہیئے۔ میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجہایا ہے کہ اپنی زبان سے دُعا کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو۔ کوئی اُردو میں دُعا کرے یا انگریزی میں سب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا کا کلام اور ماثورہ دعائیں عربی میں پڑہی جاویں۔ ضروری ہے کہ اگر اپنی نماز کو باحلاوت کرنا چاہتا ہے اور اسمیں ذوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ اپنی زبان میں دُعا کرے ورنہ نماز مُرغے کی ٹہونگیں ہو جائینگی۔ نماز کے بعد دُعا کا کیا فائدہ ہے جو دُعا ہو نماز ہی میں کرنی چاہیئے دُعا میں تضرع ضروری ہے دُعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ خدا کے تمام فضلوں کی جاذب دعا ہے۔ نماز کا اصل بھی دعا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ ان نمازیوں کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں بس نماز کے ماثورہ کلام کا سمجہنا نہایت ضروری ہے صحابہ تو عرب کے رہنے والے تہے انکو ضرورت نہ تہی مگر ہمارے لئے ضروری ہے کہ اوسے سمجھ کر نمازوں میں حلاوت پیدا کریں۔ ہماری عبادت کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ فرماتا ہے انسان ہی کی بہتری۔ بہبودی اور اسی کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے لوگ اس قدر غفلت میں ہیں کہ دن ہی گذر جاتا ہے اور رات بھی۔ مگر نہیں جانتے کہ خدا بھی ہے۔ یہ بات سن لو کہ دنیا فانی ہے۔ بیلی بہی ہے بھائی بھی۔ سب رشتہ دار ہیں۔ مال و دولت ہے۔ یہ سب کچھ۔ لیکن جبتک خدا کو اپنی سپر نہیں بناتا تو کچھ بھی نہیں۔ کاش یہ باتیں جو سچے دل سے کہی گئی ہیں دلوں میں پڑ جاویں۔ تضرع کا التزام اختیار کرو۔ یہ دن عیش سے گذار دو یا خدا کی راہ میں تکلیف اوٹہا کر۔ آخر کار گذر جاوینگے۔ پس ہر وقت خدا کی طرف رجوع رہنا چاہیئے تا دنیا کی آفات سے بچے رہو۔ ایمان سلامت رہے اور رضوان الٰہی حاصل ہو۔ رضوان و قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو تشریعی احکام سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے تشریعی تکالیف فرمائیں مگر یہ وہ تکالیف ہیں جن سے انسان بچ سکتا ہے دوسرے وہ تکالیف ہیں جو خدا انسان کے سر پر ڈالتا ہے کسی کے ہاتھ میں تازیانہ دیکر اسے کہا جائے کہ تو اپنے بدن پر آپ مار تو وہ حتے الامکان ایسا نہ کرے گا کیونکہ انسان اپنے تئیں دُکھ نہیں دینا چاہتا پس جو تکالیف اختیاری ہیں اون سے بچ کر وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ مگر جو تکالیف خدا کی طرف سے ہوں وہ جب انسان پر پڑتی ہیں اور وہ اون پر صبر کرتا ہے تو اوس کی ترقی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ فرمایا۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات۔

ہم آزماتے رہینگے کبھی خوف سے کبھی نقصان مال سے کبھی نقصان جان اور ثمرات کی ناکامی سے دیکھو ایک شخص تخم ریزی کرتا ہے۔ چھ ماہ کی محنت سے کھیتی سرسبز ہوتی ہے اوپر سے اولے پڑے سب کچھ تباہ ہو گیا۔ یہ فقرہ ناقص ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری طرف سے خوشخبری دیدے ایسے لوگوں کو جو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہو چکے یعنی وہ رضا کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ یہ انا للہ کہنا مسلمانوں ہی کا حصہ ہے آریہ کیونکر کہیں کہ وہ سب کچھ خدا کی طرف سے نہیں مانتے غرض کہ تکالیف دو قسم کی ہیں۔

ایک وہ حصہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے مگر اسمیں بہانوں کی گنجائش ہے۔ صوم و زکوٰۃ و صلوٰۃ و حج جب تک پورا اخلاق نہ ہو انسان ان سے پہلوتہی کر سکتا ہے پس اس کسر کو نکالنے کے لئے تکالیف سماویہ کا ورود ہوتا ہے۔ تاکہ جو کچھ انسانی ہاتھ سے پورا نہیں ہوا۔ وہ خدا کی مدد سے پورا ہو جائے۔ آریہ کہتے ہیں تکالیف کسی پچھلے کرم کی سزا میں ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ آئندہ ترقیات کے لئے ہیں۔ ورنہ جیسا تب کرنا بھی ایک سزا ہوگا اسی کیطرف اشارہ ہے۔ بلٰی من اسلم وجھہ للہ کا اسلام یہ ہے۔ بس گردن رکھدینا۔ یہ عبودیت کے مقام کا

اعلیٰ درجہ ہے اور تمام اسلامی تعلیم کو سب لب لباب یہی ہے
پھر فرمایا۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء
ذی القربیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے عدل کا امر فرماتا ہے کہ لوگوں
سے عدل کرو۔ پھر اس سے ترقی کرکے احسان احسان
کیا ہے نیکی کرکے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اس سے
نیکی کی اور یہ کہ ایسے شخص سے نیکی کرے جو کوئی حق نہیں
رکھتا احسان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس سے
"احسان" کیا گیا ہے کبھی کوئی ایسی بات کرے جو اس
کے خلاف طبع گذرے تو دل میں آجاتا ہے کہ نمک حرام
ہے اور یہ احسان تمامی انسان کی فطرت میں مخفی ہے اسلئے
اس کی اصلاح کیلئے فرمایا۔ کہ اگر تم اعلیٰ درجہ کی نیکی کرنا
چاہتے ہو تو ایسی نیکی کرو جیسی ماں بچے سے کیا کرتی
ہے۔ دیکھو ماں کی عمر ایسے وقت کہ اس سا ٹھ سال ہوتی
ہے اور وہ بچے کی بہت خدمت کرتی ہے حالانکہ اسے
اس بات کی کوئی امید نہیں ہوتی کہ اس کے بڑے ہونے
تک میں زندہ رہوں گی اور یہ میری خدمت کریگا بلکہ طبعی
تقاضا ہے محبت ذاتی بچہ پیشاب کرے تو خود گیلی
جگہ لیتی ہے اور اسے سوکھے میں لٹاتی ہے بیمار
ہو تو جاگتی رہتی ہے کیا ان باتوں میں اس کو کسی ذاتی
نفع کی امید ہے ہرگز نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ احسان کی منزل سے آگے بھی [illegible] نیکی نوع انسان
کی ایک منزل ہے جس میں مخلوق کی خدمت بلا کسی اپنی ذاتی
منفعت کے کی جاتی ہے۔ دوسری جگہ یہ فرمایا۔ لا نرید
منکم جزاء ولا شکورا۔ ہم نے توریت کو بھی دیکھا
اور انجیل کو بھی مگر ایسی پاک اور کامل تعلیم کوئی نہ پائی ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین۔ دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اس زمانے میں تاریکی بہت ہے خدا کی بات پر عمل کرنے
کے لئے جو قوت درکار ہے اس میں کمزوری ہے
جب یہ حال ہوجاتا ہے۔ تو خدا کی یہ قدیم سے عادت چلی
آتی ہے۔ کہ جب گناہ پھیلے اور پاپ بڑھ جائے تو
ایمان تازہ کرنے کے لئے ایک مجدد مبعوث کرتا ہے
یہ خدا ہی کے مبعوث کردہ شخص کا منصب ہے۔ دنیا کے
کسی سفلی مصلح کا یہ کام نہیں۔ دلوں پر قابو پانیوالے ہتھیار
خدا کے خاص بندوں کو دئے جاتے ہیں تاریکی کے
زمانے میں روحانی مصلح مثل چراغ کے ہوتا ہے اسی
لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا کہا گیا ہے

اس چراغ میں بھی بہت حکمت ہے۔ چراغ والا اندر اندھیرے
میں چلا جائے تو یکدم سب مکان جگمگا اٹھتا ہے
پھر ایک کو اس کیطرف نسبت ہوجاتی ہے پھر اس
چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہوجاتے ہیں
اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔
آفتاب نہیں فرمایا۔ کہ اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے
دوسرا آفتاب پیدا ہو۔

یہ قانون قدرت ہے کہ جب زمانہ بدل جاتا ہے
اور دنیا پر معاصی کا غلبہ ہوکر سخت دلی اور [illegible] پھیل
جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قدوسیت تقاضا فرماتی
ہے کہ کسی کو اپنی طرف سے علم دے کر معرفت عطا
کرتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر رکھ دیتا ہے۔ مگر
اس تاثیر سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک کو تاثیر ہو دیکھو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بڑی تاثیر
تھی مگر اس سے فائدہ صدیق نے اٹھایا۔ ابوجہل نے
کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ باران کہ در لطافت طبعش خلاف
نیست۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس علاوہ اس
[illegible] بیان کرتا ہوں۔ یہ کوئی نئی بات
نہیں [illegible] ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک
برابر وحی ہوتی رہی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
مجدد پیدا کرنے کا وعدہ ہے۔ تجدید اسے کہتے ہیں
کہ کپڑا میلا کچیلا ہو اور پھر اسے خوب دھو دیا جائے حتیٰ کہ
اس میں نہ میل رہے اور بالکل نیا بن جاوے اسی
طرح جب ایمان کمزور ہوجاتے ہیں اور عملی مقصد سے بڑھ
جاتے ہیں تو ایک شخص آتا ہے جو ان نشانوں کو دور کردیتا
ہے اور قوت ایمانی پیدا کرتا ہے یہ وعدہ آنحضرتؐ
کی زبان پر خدا نے دیا۔ جو ہر صدی میں پورا ہوتا رہا چنانچہ
اس چودھویں صدی میں بھی اسی وعدہ کے مطابق
آنیوالا آگیا۔ ۲۵ برس گذر چکے مگر یہ ابھی تک ابھی
بدظنیوں میں ہیں۔ اب تک یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں
پیغمبر کو گالیاں دیتا ہوں۔ سنو! میرے نزدیک وہ
بڑا ہی خبیث۔ ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ
و مقدس لوگوں کو گالیاں دے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں
معجزات سے منکر ہوں۔ حالانکہ میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جس
دین میں زندہ معجزات نہیں وہ دین قائم رہ سکتا ہی نہیں
عقلی دلیل سے کوئی کہاں تک قائم رہ سکتا ہے۔
جب تک خدا کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو

اگر خدا نے پہلے کام کئے تو اب بھی کریگا کیا بات ہے کہ اس نے
پہلے زمانے میں خوارق دکھائے مگر اب نہیں دکھا سکتا
کیا خدا بڈھا ہوگیا۔ کیا اس کا تصرف جاتا رہا جو اب وہ پہلے زمانے
کی طرح نہیں کرسکتا۔

سنو! میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں۔ جیسے پہلے
نشان ظاہر ہوتے تھے اب بھی ویسے ہی نشان ظاہر ہوتے
ہیں جیسے پہلے وحی والہام سے بعض عباد مخصوص ہوتے
تھے اب بھی ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جس دین
میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں وہ مردہ ہے اگر یہ دین
مردہ ہے تو تم کس دین کو لیکر دوسری قوموں میں تبلیغ
کرتے ہو۔ کیا مردہ دوسرے کو [illegible] سکتا ہے کیا اندھا اندھے
کی رہنمائی کرسکتا ہے۔ میں پکار کر کہتا ہوں کہ یہ دین اسی
طرح زندہ ہے جس طرح نبی کریم کے وقت میں تھا۔ خدا اسی
طرح زندہ ہے جس طرح کہ وہ پہلے تھا۔ اگر کوئی ایسا ہے
کہ وہ مردہ دین اور مردہ خدا کو پسند کرتا ہے تو کرے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں صحیح نہیں مانتا۔
تو نہ مانے وہ مسلمان کیسا ہے خدا تعالیٰ نے ایک
قوم کو اپنے لئے چن لیا اور انہیں منزل مقصود تک
پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اب کیا یہ مناسب ہے اور یہ اس کی
شان کے مطابق کہ ہمیں رستے میں چھوڑ دیتا۔ مثلاً ایک
شخص نے وعدہ کیا کلکتہ میں پہنچا دینے کا اب اسے
پورا نہ کرے تو کیسی بری بات ہے انسان خدا کے حضور
الٹے کیطرح ہے وہ اسے اپنی رہنمائی سے منزل
مقصود تک پہنچائیگا اور قیامت تک ہادی بھیجتا رہیگا
قرآن شریف میں اسی لئے لیستخلفنھم آیا ہے جس سے
قیامت تک خلفاء کی بعثت ثابت ہے میں بھی اسی آیۃ
کے وعدہ کے مطابق آیا۔ اسلئے موعود کہلایا۔ میں مسیح
بھی ہوں مگر نہ بطور تناسخ بلکہ بات یہ ہے کہ اخیر زمانے
میں اللہ کو معلوم تھا یہ امت عیسائیوں و یہودیوں کی طرح
ہوجائے گی اور ان کا ایمان حلق تک رہ جائیگا۔ اسلئے
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دعا سکھائی پس مصلح کا نام
بھی مسیح ہونا چاہیئے تھا۔ بات تو صرف یہ ہے۔ مگر یہ
لوگ میری سخت مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کو
کیوں مردہ کہتا ہے کسی کا کتا مرجائے یا بلی رکھی ہوئی بھی
مرجائے تو افسوس آتا ہے مگر کیا یہ ماتم نہیں کہ دین مردہ
ہوگیا۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ جو کچھ تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اب آگے
کچھ نہیں۔ یہ الزام کہ میں نبوت کا دعوے کرتا ہوں اور

سب مجھے فکر پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بنالوں اور نئی شریعت ایجاد کروں۔ ان تہمتوں کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دوں۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتیں کثرت سے اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے۔ مگر یہ حقیقی نبوت نہیں نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے میں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہیں یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ * لا تقولوا لا نبی بعدہ

اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہیں اور تو کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے جس باغ میں آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہو گا جس دین میں وحی نہیں وہ بھی ایک دن تباہ ہو گا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اوسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی میں کہی جائے تو مانتے ہیں اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانتے اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تا ہم تازہ نشانوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصوں کے رنگ میں رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہیں ہو سکتا۔

میں دیکھتا ہوں ہزاروں دشمن ہیں جو ہم پر افترا کرتے و بہتان باندھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہیں تو دوسرے خود بخود مان جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظہرہ علے الدین کلہ کے یہی معنے ہیں۔

ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلعم کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور ہمارا افضل الانبیاء مدینہ میں مدفون ہے۔

اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسٰی آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا اگر کوئی کہے کہ تم ہی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسٰی علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسے کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۃ نور میں جو آیۃ استخلاف ہے اسمیں وعد اللہ الذین آمنوا منکم لکھا ہے اور صحیح بخاری میں بھی اماکم منکم ہے پھر عیسے علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں معراج کی رات مردوں میں دیکھ چکے جو بہشت میں ہوں انہیں زندوں سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہیں۔ میں کیا ہوں اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ سو ان کی میں تردید کر چکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ میں ایسے شخص کو مسلمان کیوں کر کہوں جب کہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونوں میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسٰی کو کیا کریں اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمیں کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ میں نے ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے یہی کہ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے۔

آپ ذرا اپنے بھائیوں سے دریافت کریں کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیاں دیتے ہیں جو بڑے چوہڑے چمار دن سے بھی سبقت لیگئے ہیں انسان بھیڑوں کیطرح ہیں وہ ریوڑ خطرے میں ہے جس کا کوئی گلہ بان نہیں۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب یہی پادری ہیں کہ ہمارے سامنے نہیں آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہیں معجزہ دکھانے کو بلا رہا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتوں کے اعتبار سے خوش کن نہیں کسی شخص کے گھر میں بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہوں سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہیں۔

اے صاحبان! یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے میں جانتا ہوں کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھیں گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاویں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپڑاسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت باز پرس کرتی ہے۔ تو جو خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہے اس کو دکھ دینے والے سزاؤں سے محفوظ رہ سکتے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہیں اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہیں خود بخود گر جائیگا کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔ قد خاب من افترٰی و من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذباً الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے ایسا ایک

مجھ سے اسنے کی کیا پرواہی جسکے لئے ایک چھری کافی تھی اگر میں جھوٹا ہوتا تو کبھی کا ہلاک ہو گیا ہوتا۔

کلامِ محمود

یہ نظم خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سید محمود کی ہے یہ کئی دنوں سے میرے بستے میں پڑی ہوئی تھی امید ہے ناظرین اس کو پڑھ کر خاص مسرت حاصل کریں گے دیکھئے ہمارے نوجوان دوست کے خیالات کیسے پاکیزہ اور پُرجوش ہیں۔

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائیگا
جب تمہارا۔ قادرِ مطلق خدا ہو جائیگا

دشمنِ جانی جو ہوگا آشنا ہو جائیگا
بوم بھی ہوگا اگر گھر میں ہما ہو جائیگا

آدمی تقوے سے آخر کیمیا ہو جائیگا
جس مس دل سے چھوئیگا وہ طلا ہو جائیگا

جو کہ شمع روئے دلبر پہ فدا ہو جائیگا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائیگا

جو کوئی اس یار کے کوچے گدا ہو جائیگا
شاہئ دین کا وہی فرمانروا ہو جائیگا

جسکو تم کہتے ہو یارو بیوفا ہو جائیگا
ایک دن سارے جہاں کا پیشوا ہو جائیگا

کفر مٹ جائیگا زور اسلام کا ہو جائیگا
ایک دن حاصل ہمارا مدعا ہو جائیگا

مہدئ دوران کا جو خاکپا ہو جائیگا
مہرِ عالمتاب سے روشن سوا ہو جائیگا

جو کوئی تقوے کریگا پیشوا ہو جائیگا
قبلہ رخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائیگا

جس کا سلک زہد و ذکر و اتقا ہو جائیگا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رہا ہو جائیگا

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئیگی مری
میرا ہر ذرہ محمدؐ پہ فدا ہو جائیگا۔

نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلیگا ایکدن
پیروی سے اسکی محبوبِ خدا ہو جائیگا

دیر کرنے میں جو نیکی میں ہے کیا انکا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ التوا ہو جائیگا؟

دشمنِ اسلام جبکہ دیکھیں گے تیری نشان
جاں نکل جائیگی ان کی دم فنا ہو جائیگا

نائب خیر الرسل ہو کر کریگا کام یہ
وارث تخت محمدؐ میرزا ہو جائیگا

حکم ربی سے یہ سب ہے پیچھے پڑا شیطان کے
اس کے ہاتھوں سے اب اس کا فیصلہ ہو جائیگا

اس کی باتوں سے ہی ٹوٹیگا یہ دجالی طلسم
اسکا ہر ہر لفظ موسیٰ کا عصا ہو جائیگا

خاک میں ملکر ملینگے تجھ سے یار بے نیاز
ورنہ جب حد سے بڑھیگا نودہ ہو جائیگا

آبِ روحانی سے جب سیراب ہوگا کل جہان
پانی پانی شرم سے اک جہیا ہو جائیگا

ہیں درِ مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
اک کبھی تو نالہ اپنا بھی رسا ہو جائیگا

بلبلا پانی کا ہے انسان نہیں کرتا خیال
ایکسی صدمہ اٹھاکر وہ ہوا ہو جائیگا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھاکے یہ پتھر تو لعل بے بہا ہو جائیگا

جو کوئی دریائے فکر دین میں ہوگا غوطہ زن
میل اتر جائیگی اُس کی دل صفا ہو جائیگا

قوم سے کے بغض و عداوت کی نہیں پرواہ ہیں
وقت پلٹ جائیگا فضل خدا ہو جائیگا

چھوڑ دو اعمالِ بد کے ساتھ ہے صحبت بھی تم
زخم سے انگور مل کر پھر ہرا ہو جائیگا

حق پہ ہم ہیں یا کہ یہ حُسّاد ہیں جھگڑا ہی کیا
فیصلہ اسبات کا روزِ جزا ہو جائیگا

تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زمان
حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جائیگا۔

کیوں نہ گردابِ ہلاکت سے نکل آئیگی قوم
کشتئ دیں کا خدا جب ناخدا ہو جائیگا

کر لو جو کچھ موت کے آنیسے پہلے ہو سکے
تیر چھوٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائیگا۔

عشقِ مولا دل میں جب محمود ہوگا موجزن
یاد کر اُسدن کو تو پھر کیا سے کیا ہو جائیگا

عیسائیوں کا خدا کون ہے

وہ جو بچتا تھا۔ پیشاب کرتا تھا۔ جسکو یہودیوں نے پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔

نہیں نہیں بلکہ وہ جسکے مونہہ پر .. .. .. تھوکا گیا تھا۔ عیسائیوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زانی عورتوں سے زیادہ محبت رکھتا تھا اور ایسی عورتیں اُسپر تیل ملا کرتی تھیں۔

اگر عیسائیوں کے خدا میں یہ نقص نہ ہوتے تو نہ معلوم وہ خدا کا بابا ہوتا یا کیا؟ مجھے افسوس ہے ایسے نادان عیسائی جو ایسے آدمی کو خدا مانتے ہیں اور جن کی عقل اس عقیدہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

نور افشاں مورخہ ۱۲۔جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۱ پر جو نوٹ ہے کیا یہ اسلئے نوٹ دیا گیا ہے کہ ہم بھی ان کی طرح بیوقوف ہیں کہ یہ تسلیم کر لیتے کہ خدا تعالیٰ کا ایک رسول آسمان پر چڑھ گیا۔ جبکہ ہم مانتے ہیں کہ کوئی رسول آسمان پر نہیں چڑھا۔ کیا ایڈیٹر صاحب نور افشاں کو اس نوٹ کی یہ ضرورت پڑی ہے کہ اوس کو افسوس ہوا ہے۔ کہ محمدی مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام) دفعتاً فوت ہو گئے۔ اور ہمارے خدا کو تو پھانسی دیا گیا تھا اور مار کھانی پڑی تھی ان کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا۔

میں ہوں عیسائیوں کے خدا کو مُردہ ماننے والا
عبد الرحیم از قادیان

مسجد کلاک

مسجد مبارک میں کلاک لگانے کے واسطے جماعت رنگون نے معرفت برادر جناب ابو سعید عربی صاحب مبلغ ۳۰ بذریعہ تار ان ایام میں بھیجے تھے۔ جبکہ ہم لاہور میں تھے۔ چونکہ منی آرڈر یہاں قادیان میں آیا تھا اسواسطے گھڑی کے منگوانے میں دیر ہو گئی۔ گھڑی کے واسطے حسب مشورہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی سیٹھ اسمٰعیل آدم کو لکھا گیا۔ چنانچہ وہ گھڑی پہونچ چکی ہے۔ مسجد مبارک میں لگائی جاویگی۔ احباب رنگون کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے

[illegible]

سب مجھے فاڑ پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بنالوں اور نئی شریعت ایجاد کردں۔ ان تہمتوں کا جواب بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کیا دوں۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتیں کثرت سے اُس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہیں

نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے میں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں تم جسے مکالمۂ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہیں یہ نفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ "لا تقولوا لا نبی بعدہ" اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہیں اُور آپ کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے جس باغ میں آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین میں وحی نہیں وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اوسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے، کہ جب وہی بات پنجابی میں کہی جائے تو مانتے ہیں اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانتے اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اَب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصوں کے رنگ میں رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہیں ہوسکتا۔

میں دیکھتا ہوں ہزاروں دشمن ہیں جو ہم پر افترار کرتے و بہتان باندھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہیں تو دوسرے خود بخود مان جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظہرہ علی الدین کلہ کے یہی معنے ہیں۔

ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صا کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور ہمارا افضل الانبیاء مکہ میں مدفون ہے۔

اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسےٰ کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۂ نور میں جو آیۂ استخلاف ہے اسمیں وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم لکھا ہے اور صحیح بخاری میں بھی اماکم منکم ہے پھر عیسےٰ علیہ السلام تو فوت ہوچکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں معراج کی رات مُردوں میں دیکھ چکے جو بہشت میں ہوں انہیں زندوں سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہیں۔ میں کیا ہوں اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ سو ان کی میں تردید کرچکا۔ مجھ تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ میں ایسے شخص کو مسلمان کیونکر کہوں جبکہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونوں میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسیٰ کو کیا کریں اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمیں کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے ہی کہ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے

آپ ذرا اپنے بھائیوں سے دریافت کریں کہ میرا کیا انہوں نے کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیاں دیتے ہیں جو بڑے چوہڑے چمار دن سے بھی سبقت لے گئے ہیں انسان بھیڑوں کیطرح ہیں وہ ریوڑ خطرے میں ہے جس کا کوئی گلہ بان نہیں۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب یہی پادری ہیں کہ ہمارے سامنے نہیں آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہیں معجزہ دکھانے کو طیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتوں کے اعتبار سے خوش کن نہیں کسی شخص کے گھر میں بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہوں سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہیں۔

اے صاحبان! یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے میں جانتا ہوں کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھیں گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاویں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپراسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو جو خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہے اس کو دکھ دینے والے سزا ؤں سے محفوظ رہ سکتے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہیں اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہیں خود بخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔ قد خاب من افترٰی و من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذباً الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسیطرح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میزان الحق بجواب اعلان الحق

جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لئے
مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جیئے

ناظرین کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس مسیح الزمان علیہ السلام نے ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رسالہ الوصیّۃ نامی شائع کیا ہے جسمین اپنی وفات کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ الہامات بالتغیر لکھے ہیں۔

(۱) قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکراً۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئاً۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ الی اخرہ الرحیل ثم الرحیل۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو بھی الہام پر الہام ہونے لگے کہ مرزا صاحب میری پیشگوئی کے مطابق فلان فلان تاریخ فوت ہو جاوینگے۔ چنانچہ جب عبدالحکیم خان کا الہام متعلق وفات مرزا صاحب اخبار اہل حدیث میں درج ہوا تو ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے بعد اندراج الہام یہ بھی ساتھ لکھدیا کہ عبدالحکیم کا الہام[1] مرزا صاحب کے الہامات کا موید ہے نہ کہ مخالف۔ دیکھو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ اگست ۱۹۰۸ء۔

پھر جب مرزا صاحب مورخہ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء مطابق اپنے الہامات کے بمقام لاہور فوت ہوئے۔ تو اس پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایک مضمون بعنوان اعلان الحق شائع کیا اور بہت بڑے زور و شور سے اپنے الہامات پر

[1] اہلحدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ حقیقت میں عبدالحکیم خان کا الہام مرزا صاحب کی تائید میں ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جانکر متعلقین کو وصیت کر چکے ہیں۔ مختصراً

فخر کیا ہے اور یہ نہیں سوچا کہ جب متوفی کے اپنے الہامات اپنی وفات کے متعلق مدت سے شائع ہو چکے ہیں تو اس کے بعد میرے یا اور کسی قاضی مفتی کے الہامات کی کیا وقعت ہوگی البتہ اگر متوفی کے الہامات کی اشاعت سے پہلے ڈاکٹر یا کسی اور کے الہامات شائع ہو جاتے تو کچھ سوچنے کا مقام ہوتا مگر اب ایسا کون احمق ہوگا جو ان کے الہامات کو پرکاہ کے برابر بھی تصور کریگا۔ مگر ڈاکٹر صاحب[1] اور ان کے ہم خیال جامہ سے باہر ہو کر بغلیں بجاتے کہتے پھرتے ہیں کہ تو ہماری فتح ہوئی اور اس پر ہی بس نہیں کی بلکہ اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر چند اور پیشگوئیوں کے بعد پھر عام مرزائیون کو یہ اعلان دیا ہے کہ اگر تمام مرزائی میرے ساتھ مقابلہ کرینگے تو سب کے سب ہلاک ہو جاوینگے میرے خیال میں تو ایسے مخبوط الحواس کو دور ہی سے سلام دیا جائے مگر چونکہ اس میں عوام کالانعام پر حق مشتبہ ہونیکا اندیشہ ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے ڈاکٹر صاحب کے اس اعلان کو قبول کرتا ہوں اور مباہلہ کے لئے تیار ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب بیشک مامور من اللہ مثیل المسیح اور مہدی دین متین تھے اور ان کے مقابل میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں بلعم تھا اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں مسیلمہ کذاب تھا ویسا ہی مرزا صاحب کے مقابل میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور فانتظروا انی معکم من المنتظرین پڑھتے پڑھتے فوت ہو گئے اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان الہام زندہ رہ گئے اور عوام اشتباہ میں پڑ کر مرتد ہو گئے تھے وہی معاملہ اب بھی ہے اور یہ قدیم سے سنۃ اللہ ہے کہ ہر مامور اور ہر نبی کیوقت کچھ ایسے واقعات پیش آجاتے ہیں کہ عوام تذبذب اور تردد میں پڑ جاتے ہیں جیسے کہ مسیح ابن مریم کا واقعہ جو انجیل میں مفصل لکھا ہے اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین (سورہ عنکبوت) کیا گمان کیا ہے لوگوں نے کہ یہ چھوڑے جاوینگے اتنے ہی پر کہ منہ سے کہدیں ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوینگے

[1] ڈاکٹر نے یہ بڑا غضب کیا ہے کہ اپنے توہمات تو لکھدیے اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات متعلق وفات آپ نے نہیں لکھے۔

اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے۔ پس البتہ ظاہر کر دیگا اللہ ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ ظاہر کر دیگا جھوٹوں کو۔ اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے الہامات پر غرہ ہو کر اپنے پلو کچھ کا کچھ سمجھ کر میرے ساتھ مباہلہ منظور نہ کریں اس لئے میں صرف انکی اطلاع کی غرض سے چند اپنے الہامات یہاں لکھدیتا ہوں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ ناچیز سے کس بات میں فوقیت رکھتے ہیں۔

(۱) الہام مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء یعیسیٰ ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء (۲) یٰسین والقرآن الحکیم۔ انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم۔ لتنذر قوماً ما انذر آباءھم فھم غافلون لقد حق القول علیٰ اکثرھم فھم لا یومنون الی مالی لا اعبد الذی (۳) موسیٰ علیہ السلام (۴) انی مع سلیمان (۵) ولی نائب اللہ الرسول (۶) پھیل گیا تاثیر یا ابراہیم (۷) امیر المومنین محمد یحییٰ (۸) ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔

خواب مورخہ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور اس میں میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد یحییٰ تجھ کو معلوم ہو کہ الہامات کی مثال ایک بڑے ریگستان[1] کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان میں بہت ہی سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے تم کو معلوم ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف اسی بیابان میں یک لخت جان قربان کر کے منزل مقصود کو پہونچ گیا اور وہ دوسرا (عبدالحکیم) ہلاک ہو گیا پس تم کو چاہیئے کہ جسطرح ممکن ہو اس میدان میں ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔ تمت بالخیر راقم اللہ۔ اس کے بعد چند روز تک میری حالت جو ہوئی اس کی تحریک یہاں ضرورت نہیں اور الہامات ۲ و ۹ پورے ہو چکے ہیں ایک میں چند مخالفین کی ہلاکت کا اشارہ تھا اور دوسرے میں قادیان میں بیماری آنے کا اشارہ تھا۔ باقی القاب وخطاب جو ان الہامات میں میری نسبت ہیں ان کی تاویل جو ڈاکٹر نے اپنے الہامات میں کی ہے وہ ہی میرے لئے کافی[2] ہے۔ اور اگر میں اپنے سب الہامات ورویا تحریر

[1] میرے خیال میں الہامات کو ریگستان سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ ریگستان میں اکثر راستہ گم ہو جایا کرتا ہے۔ محمد یحییٰ
[2] جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان کی سعادت اور برکت سے حصہ مل جائیگا مختصراً ماخوذ از رسالہ عبدالحکیم خان۔

کردن جو اکثر پورے ہو چکے ہیں اور بعض باقی ہیں تو ڈاکٹر صاحب کو سخت ندامت ہوگی اور وہ یقین کریں گے کہ ان کی مثال ایسی ہے کسطرح ہے کہ جو صرف ایک ہلدی کی بیخ سے پنساری بن بیٹھا تھا اور میں ملفاً تحریر کرتا ہوں کہ دو دفعہ دیدار خداتعالے بھی نصیب ہوا ایک دفعہ بذریعہ خواب اور دوسری دفعہ بحالت کشف دیکھا کہ چند مخالفین مرزا صاحب کی توہین کر رہے ہیں اور خداتعالے نے ان مخالفین کو مخاطب کر کے سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ فاذنوا بحرب من اللہ جو چند روز میں یکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور صرف ایک اون میں سے سخت بیمار اور مصائب کے بعد تائب ہو کر صحتیاب ہوا۔ خدا شاہد حال ہے کہ جب اپنے گریبان میں منہ ڈالتا ہوں تو ان الہامات کو قلم لکھنے سے رک جاتا ہے مگر صرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی خاطر مجبوراً لکھدئے گئے ہیں تاکہ اون کو معلوم ہو جاسے کہ مقابل اون سے بڑھکر ملہم ہونے کا مدعی ہے۔

اب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو چاہیئے کہ جسوقت میرا اشتہار اون کو پہونچے فوراً اپنا مضمون مباہلہ چھاپکر بذریعہ رجسٹری چند پرچے میرے پاس بھیجدیں پھر اس کے بعد میں بھی اپنا مضمون مباہلہ چھاپ کر چند پرچے ان کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجدونگا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو میعاد یا صورت ہلاکت یا عذب ڈاکٹر صاحب مقرر فرمادیں گے مجھے منظور ہوگی بشرطیکہ طرفین کے لئے مساوات ہو

اب آپکا کوئی حق نہیں ہے کہ جبتک میرے ساتھ فیصلہ نہ ہو لے آپ کسی اور احمدی کو مخاطب کریں۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے اون سے کوئی ذاتی رنجیدگی نہیں ہے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تمام مرزائیوں کو اپنے مباہلے سے ڈرایا ہے اور سکوت میں التباس حق ... ۔ کا اندیشہ ہے۔ اسلئے میں نے بھی بالمقابل اعلان دیدیا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب واقعی مسیح ابن مریم ہو کر دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے آئے ہیں اور مرزائی جیساکہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں گمراہ ہیں تو میں بھی ہلاک ہو جاؤنگا اور ڈاکٹر صاحب کی مسیحیت پہلے سے زیادہ متیقن ہو جاویگی۔ امید کہ ڈاکٹر صاحب اب اس مقابلہ میں تاخیر نفرمائینگے تاکہ مرزائیوں کا خاتمہ ہو کر آپکے مسیحیت کا علم بلند ہو جائے آپکے رسالہ کانا دجال کا میں نے رد بھی لکھدیا ہے مگر جب مباہلہ سے خود فیصلہ ہو جائیگا اسلئے اس کا طبع کرانا ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ اس مباہلہ میں اگر میں مرگیا تو میری تحریر بھی خود ہی رد ہو جاویگی خواہ آپ رد سے کیوں نہ چھپی ہو۔ اگر خداتعالے نے آپ مسیح

... [illegible] ... تو پھر آپ کی ... رد ہو جاوینگی اب علمی مقابلہ کی ضرورت نہیں ہے اب آسمانی بائیکورٹ سے فیصلہ کی ضرورت ہے۔

الراقــــــــــم

محمد یمین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ۔

سراج الاخبار کے اعتراض کا جواب

بدر میں حضرت خلیفۃ المہدی کی زبانی لکھا گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسری کی مفاتیح کا ذکر فرمایا مگر آپنے وہ چابیان نہ دیکھیں اور چلدئے اسپر سراج لکھتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم کنز العمال ... ... سے وہ حدیث بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

کتاب الغزوات من قسم الافعال جزو ۵ ۲۸۰

عن البراء بن عازب قال لما کان حیث امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لنا فی بعض الخندق صخرۃ عظیمۃ شدیدۃ لا تاخذ منہا المعاول فاشتکینا ذلک الی رسول اللہ صلعم فجاء رسول اللہ صلعم فلما رای ھا القی ثوبہ واخذ المعول فقال بسم اللہ ثم ضرب ضربۃً فکسر ثلثہا وقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح الشام واللہ انی لابصر قصورھا الحمر الساعۃ ثم ضرب الثانیۃ فقطع الثلث الاخر فقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح فارس واللہ انی لابصر قصور المدائن الابیض ثم ضرب الثالثۃ فقال بسم اللہ فقطع بقیۃ الحجر وقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح الیمن واللہ انی لابصر ابواب صنعاء من مکانی ھذا الساعۃ

پھر فتح الباری میں یہی حدیث باسناد حسن مندرج ہے اس کو پڑھ لینے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مجھے شام۔ فارس یمن کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آپنے پائیں؟ اس کے جواب میں معترض کا قول نقل کیا جاتا ہے۔

"شہر مدائن جو دار الخلافہ خاندان کسریٰ کا تھا عہد حضرت عمر میں سعد بن ابی وقاص جنرل کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ اور یزدجرد شاہ خاندان کسریٰ شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور قصر ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے قبضہ میں آیا اور شام کو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے فتح کیا۔ اور یہ احادیث نقل کی ہیں کہ لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض اور اذا ھلک کسری فلا یکون کسری بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔ والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ" یہ ہمارے خلاف نہیں کیونکہ ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی کریم صلعم کے بعد ہی ہوگا بلکہ یہ حدیثیں اپنی ظاہری منطوق کے لحاظ سے یہ کہہ رہی ہیں کہ سب کچھ نبی اکرم صلعم کے سامنے ہوگا۔ دوم۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اصل پیشگوئی جو فرمائی گئی ہے۔ وہ تو "اعطیت" سے ہے اب اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ لتفتحن عصابۃ من المسلمین اور لتنفقن کنوزہما۔ جس سے ثابت ہوا کہ نبی کی ذات خاص سے وعدہ ہو تو ضروری نہیں کہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو بلکہ بعد میں اس کے خلیفہ کے ہاتھ پر بھی ہو سکتا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ موسےٰ علیہ السلام کو ملک شام پہنچانے کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ تورات میں سے جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ میں نے تجھے دیا کہ تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے آپ "تجھے دیا" پر غور کریں۔ کیونکہ ہمارا سوال یہ ہے کہ موسےٰ علیہ السلام کو وہ ملک ملا؟ کیا انہوں نے اپنی آنکھ سے اسے دیکھا بے شک اُس کے آگے ہے۔ پر تو اس پار جا کر اس میں داخل نہ ہوگا مگر داخل نہ ہونے نہ دیکھنے کا نقیض تو نہیں داخل نہ ہوتے۔ مگر دیکھ تو لیتے۔ پھر جب قرآن مجید میں صاف موجود ہے یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین یہاں کتب اللہ لکم صاف ظاہر کرتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ زمین لکھی گئی تھی مگر وہ تو بیچ موسیٰ اسی جنگل میں مر گئے پس ہمارا مدعا ثابت ہو گیا جو یہ ہے کہ جس سے وعدہ کیا جائے اسی کو ملنا ضروری نہیں۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ گالیاں ہیں جن کا جواب ہم "سلام" سے دیتے ہیں۔ (اکمل)

[illegible]

ہمارے معصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

نے ۲۶ مئی کی صبح کو لاہور میں انتقال فرمایا - انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے ہمیں ان کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اور ان کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سے بھی تعارف کی عزت حاصل تھی - مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اعلیٰ پایہ کے طبیب بھی تھے - رئیس بھی تھے اور صاحب رسوخ بھی تھے چنانچہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں آپنے گورمنٹ کو کسی قدر فوجی امداد بھی دی تھی - مرزا غلام قادر صاحب کو جب ہم نے دیکھا - وہ سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گورداسپور تھے -

مرزا غلام احمد صاحب سنہ ۱۸۶۰ء یا سنہ ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپکی عمر ۲۲ - ۲۴ سال کی ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا - عوام سے کم ملتے تھے -

۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپکے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں آپنے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان دیا اور ہم اس کتاب کے اول خریداروں میں سے تھے لیکن افسوس کہ مرزا صاحب کی عمر تمام ہوگئی اور کتاب ناتمام رہی - ۱۸۹۲ء کے قریب جب ہم کشمیر میں افسر محکمہ ڈاک و تار تھے - تو ہم نے سنا کہ آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا جس پر وہ اخیر عمر تک قائم رہے بلکہ پچھلے پانچ چار سال میں آپنے سری کرشن مہاراج کا اوتار ہونے کا اعلان بھی دیا - ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ آپکے دعاوی خواہ دماغی استغراق کا نتیجہ ہوں مگر آپ بناوٹ اور افترا سے بری تھے مسیح موعود یا کرشن کا اوتار ہونے کے دعاوی جو آپنے کئے ان کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعوےٰ[2] انا الحق تھا - مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب جیسے عالم و فاضل بزرگ اور خواجہ جمال الدین بی - اے اور خواجہ کمال الدین بی - اے اور مولوی محمد علی صاحب ایم - اے جیسے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اصحاب ان کے مریدان باصفا کے حلقہ میں ہیں - گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل ہوئی مگر ہم انکو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے - ہم نے ایک بار آپکی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا کہ اگر ان بحثوں کو جو آپ ہم مذہبوں یا غیر مذہبوں سے کیجاتی ہیں چھوڑ کر آپ اپنی زندگی میں قرآن مجید کی ایک تفسیر[3] لکھ جائیں اور سر سید مرحوم کی تائید کرکے علیگڈہ کالج کو یونیورسٹی تک پہنچا جائیں تو آپکے یہی دونوں دینی اور دنیاوی کام اعجاز مسیحائی سے کم نہ ہونگے اسپر مولوی عبدالکریم نے ہمیں لکھا کہ حضرت اقدس آپکو قادیان میں بلاتے ہیں مگر افسوس کہ ہم وہاں تک پہنچ نہ سکے -

مرزا صاحب اپنے بزرگوں کی طرح گورمنٹ انگریزی کی پوری وفادار رعایا - اور تمام ملکی بہی خواہوں کیطرح ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کے خواہان تھے چنانچہ اپنے آخری وقت پر لاہور آکر بہت سے اراکین قوم ہنود سے اس غرض کیلئے بہی ملتے رہے - (زمیندار)

---

[1] کتاب کمل ہے - [2] منصور اور دیگر انبیاء کے دعوی میں جو مابہ الامتیاز ہے وہ بتائیں [3] آپ کسی امام کا نام بتائیں جس نے تمام قرآن کی تفسیر لکھی ہو -

[4] تعا کے مامور مشوروں کی ماتحت نہیں ہوتے -

مدینۃ المسیح حضرت خلیفۃ المسیح و دیگر بزرگان ملت اپنے اپنے منصبی کام میں سرگرمی سے مصروف ہیں - اللہ تعالیٰ اُن کی روح القدس سے تائید کرے -

درس قرآن - حقائق آگاہ سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں مولانا کا طرز بیان نہایت دلچسپ اور وسیع واقع ہوا ہے آپکو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ربط اور فصاحت و بلاغت کے بارہ میں ایک خاص علم دیا ہے قادیان میں رہنے والے احباب کو قرآن سیکھنے کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے مولانا صاحب نہایت باقاعدہ درس دیتے ہیں پہلے الفاظ کی تشریح فرماتے ہیں پھر آیتہ کے معنے بیان کرتے ہیں پھر دوسری آیات سے اس کا ربط بتاتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیتے ہیں اگر اول سے آخر تک توجہ رکھی جائے تو معلومات میں بہت سی ترقی ہو سکتی ہے -

ریویو - انشاء اللہ چند دنوں تک شائع ہو جائیگا اور احمدی اسمیں حضرت علامہ اور فاضل امروہی اور مولانا محمد علی صاحبان کے مضمون دربارہ وفات مسیح موعود پڑھکر ایمانوں میں ایک خاص تقویت حاصل کریں گے -

اس ہفتے میں بہت سے احباب دہلی - علیگڈہ - میرٹھ - آگرہ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے - بیعت کا سلسلہ بڑے زور سے جاری ہے - اور کئی نئے آدمی بعیت کر رہے ہیں - اللّٰہم زد فزد -

مخدومی ایڈیٹر صاحب بدر ۲۰ - جون بمبئی تشریف لیگئے ہیں -

اطلاع | کرنال میں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم ہو گئی ہے اس واسطے ضلع کرنال کے تمام احمدی احباب کی خدمت میں لکھا جاتا ہے کہ وہ چودہری غلام مرتضیٰ صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ سے خط وکتابت کرکے اپنے اپنے شہر اور گاؤں میں ضلع کرنال کے انجمن احمدیہ کے ماتحت شاخیں قائم کریں اور اپنے سلسلہ کے تعلقات کو بڑہا دیں - والسلام

اسسٹنٹ سکرٹری

جلسہ انجمن احمدیہ پٹیالہ یوں تو خدا کے فضل سے ہر جمعہ کے ادائیگی کے بعد انجمن کا اجلاس ہوتا ہے جسمیں انجمن کی بہبودی کی تجاویز سوچی جاتیں اور کئی ایک امور مشورہ سے طے کئے جاتے اور اخبارات وغیرہ پڑہی اور سنائی جاتی ہیں نیز ہر روزہ مرہ بلاناغہ مسجد احمدیہ واقعہ ڈہک بازار میں درس قرآن شریف دیا جاتا ہے مگر آج تاریخ ۱۴ - ماہ جون ۱۹۱۰ء بروز آئیتہ بوقت ۸ بجے صبح حکیم شیخ محمد عباد اللہ صاحب کے بیرونی مکان پر (جو بر لب سڑک واقع ہے) ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں جمیع احباب انجمن شامل ہوئے اور بعض دیگر غیر احمدی اور بعض ہندو اور سکھ صاحبان بھی موجود تھے اولاً مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے قرآن شریف کا وعظ فرمایا بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے محامد و محاسن نہایت احسن طریقہ سے بیان فرمائے اور حضور اقدس کی پاک زندگی کے حالات اور خدمات دین کا اظہار فرمایا - اور ان مخالفوں کی جو آجکل مدعی الہام بن رہے ہیں کافی اور شافی تردید کی مولوی صاحب کا وجود جماعت پٹیالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے بعد ازاں مولوی صاحب ممدوح نے حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ اول سے اخیر تک پڑھکر سنائی جس رقیق القلبی کے ساتھ جماعت نے اپنے پیارے امام کی وصیت سنی وہ انہیں سے پوچھنے کے قابل ہے - ان ان بعد مولوی شیخ عبد الصمد صاحب سالم نے حضرت اقدس کی نعت میں اور مخالفین کے ... نظم پڑہی جو بہت پسند کی گئی - محمد مرتضیٰ علی سکریٹری انجمن پٹیالہ

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی - درہ درانی - غایت المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے مل سکے تو اجید اور تراتمص کو

ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دیگئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک ل عالم پر بٹھادی - اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر دشمنوں کے از یاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں - تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلے چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے پچیس روپیہ (۲۵) کے ۵ر اور مجلد بجائے چھ روپے کے تین روپیہ میں دی جاتی ہے۔ یہ موقعہ پھر نہ ملیگا۔ بلد منگواؤ۔

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا جو کہ پتھر سے پتھر دل کو موم کر دیتی ہیں مجموعہ مجلد ۸ر کی بجائے ۲ر اور بے جلد ۶ر کے ۴ر

سری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن مور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و سندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے ن کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۸ر۔ احباب جلدی منگوائیں

نشان لیلا ہندی نظم - منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ جسمیں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمتہ ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمتہ ۸ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لیے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمتہ ۴ر

فتح دین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ - قیمت ۴ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ۱۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر کامل چار نسخہ خریدنیوالے کو محصول معاف اور جو نسخہ کامل کے خریداروں کو بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

سفرنامہ کشمیر

تمام اخبارات بالاتفاق تسلیم کر چکے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۷ء کے علمی تحفوں میں سفرنامہ کشمیر ایک لاجواب اور دل خوش کن تحفہ ہے کشمیر کے متعلق آج تک کوئی کتاب اردو زبان میں بطور سفرنامہ کشمیر تصنیف نہیں ہوئی جن لوگوں کو کشمیر کی سیاحت - اس کے رسم و رواج - باشندوں کے حالات اور اس کی قدرتی دلچسپیوں سے حظ اٹھانے کا شوق ہو وہ اسے ضرور منگوائیں - اکثر علم دوست اور شوقین حضرات جو اس سال کشمیر گئے ہیں سفرنامہ کی ایک ایک جلد بھی بطور رہنما ساتھ لے گئے ہیں - کاغذ لکھائی - چھپائی سب عمدہ - حجم یکصد صفحہ - قیمت معہ خرچ ڈاک ۸ر

المشتہر

مینیجر کشمیری میگزین - لاہور

۱۷ اگست ۱۹۰۸ء

کا انتظار اس لئے بے چینی سے کیا جا رہا ہے کہ لاہور کا مشہور پولیٹیکل اور صلح کل اخبار پنجہ فولاد اپنے قدردانوں کے اصرار سے دوبارہ جاری ہونیوالا ہے اس اخبار کے اجرا کے دو بڑے اغراض مقصد ہیں - پبلک کی شکایات اور ان کے ساتھ گورنمنٹ [illegible] تک پہنچانا اور ہندو و مسلمان کے اتحاد و اتفاق کا ساعی ہونا جو لوگ پنجہ فولاد کی تحریروں سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اخبار کس آزادی اور متانت اور مناسب نکتہ چینی کے ساتھ گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت بجا لاتا رہا ہے قیمت سالانہ ۲ر ہے - درخواست جلد بھیجیے تاکہ محبان وطن کے حالات کا سلسلہ جو اخبار کے ساتھ لازمی طور پر شائع ہوا کریگا شروع ہی سے آپکے پاس پہونچتا رہے۔

المشتہر

مینیجر اخبار پنجہ فولاد - لاہور

نظم مستورات } مستورات کے لہجہ پر ۱ر

کاسر احمدی } (اللاوداد) قیمت ۱ر

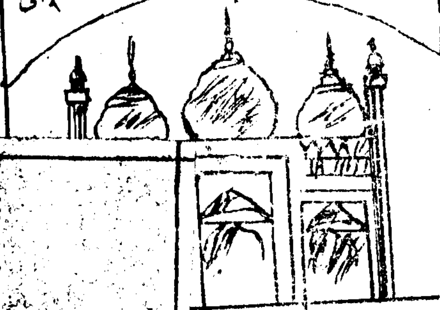
آنہ ڈکشنری } طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ار

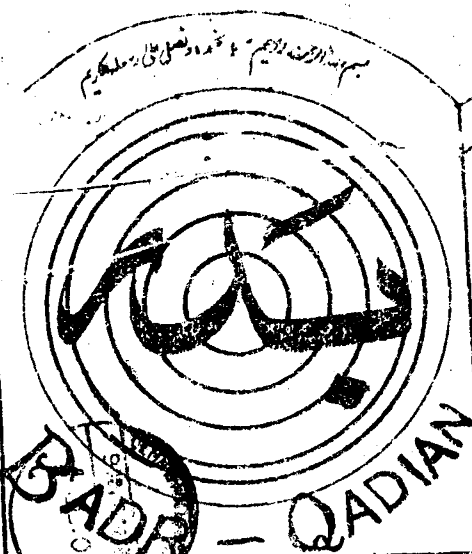
کاسر احمدی } قیمت ۱ر

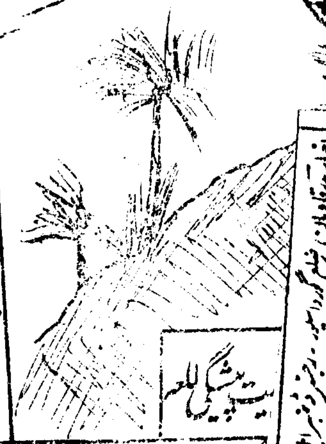
ممیرا - میر احمد نور مہاجر کابلی سے پاکر روپے تولے کے حساب سے منگوائیے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم







امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

مورخہ ۲ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

جلد ۷

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ | نمبر ۲۶

اثبوا الزلزلہ

آجکل اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ زلزلہ ہماری زندگی میں آئیگا اور وہ نہیں آیا ۔ سو اس کے متعلق ہم وہ کلمات طیبات نقل کرتے ہیں جو ۲۴ ۔ مئی کے بدر میں قبل از وصال حضور مغفور نے فرمایا تھا ۔

فرمایا ۔ حقیقۃ الوحی پڑھ کر اللہ تعالےٰ نے اس حکم میں منسوخ فرما دیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ یؤخرہ الی اجل مسمّی ۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللّٰہ ما یشاء ۔ پر ہمارا ایمان ہے ہم تنگی کیطرح نہیں وہ ایک حکم صبح دیتا اور رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من اٰیۃ والی آیۃ اسپر گواہ ہے آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے کہ صدقہ و استغفار سے رد بلا ہوتا ہے بلا کیا چیز ہے یعنے وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے میں مقدر ہو چکا ہے اب اس بلا کی اطلاع جب کوئی نبی دے تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے مگر اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین ہو وہ تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں ۔ دیکھو جہاں ہمنے زلزلہ کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کیطرف توجہ دلائی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ عظیم بلا ٹل سکتی ہے افسوس لوگ ہماری سے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں وما کان اللّٰہ معذبہم وانتم فیہم (؟) ... پڑھتے ہیں اور پھر اعتراض کرتے ہیں ۔ اللہ ہدایت کرے ۔

ہمارے معصر

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیوتی تت دیوسماج کا آرگن لکھتا ہے ۔ میں اپنے پرچہ ہادی شری دیوگور بھگوان کی ہدایت کے موافق یہ چند سطور آپکی خدمت میں تحریر کرتا ہوں ۔

دیوسماج کے بانی اور پریسیڈنٹ اور ہم کئی ایک ان کے پیرؤوں نے جو ان دنوں اس مقام میں ہیں ۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر کو بہت افسوس کے ساتھ سنا ہے اگرچہ مرزا صاحب سے ذاتی طور سے ہماری کوئی واقفیت نہ تھی لیکن پھر بھی ہمیں جہاں تک ان کی کئی خوبیوں سے اور خصوصیتوں کو اور طرح سے جاننے کا موقعہ ملا ہے ان کے لحاظ سے ہم لوگ انہیں تعظیم کا مستحق خیال کرتے ہیں ۔

وہ اسلام کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت سے عالم تھے ۔ سوچنے اور لکھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے کتنی ہی بڑی بڑی کتابوں کے مصنف تھے ہمارے ہادی سے اگرچہ ان کی ملاقات نہ تھی ۔ مگر وہ آج سے شاید اندازاً ... برس پہلے ان کے رسالہ ہادی ... میں چھپنے کے لئے اپنے بعض مضامین بھیجا کرتے تھے ... چونکہ وہ ... تھے اس لئے انہیں اپنی راہ میں بہت سخت مخالفتیں اور بدنامیاں سہنی پڑیں مگر وہ ان پر قائم رہے یہ امر عجیب ہے ۔ اور سوچنے کے قابل ہے کہ ان کی یہ مخالفت اور بدنامی سب سے زیادہ ان لوگوں کی طرف سے ہوتی رہی کہ جو اسی معبود کی پرستش اور اس کی کلام کی پیروی کا دم بھرتے ہیں ۔ کہ جس کی ستائش اور جس کے دین کی حمایت کے لئے مرزا صاحب مرحوم اپنی طاقتوں کو نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ خرچ کرتے رہے ہم لوگوں نے نہایت دلی دکھ کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ ان کی وفات جیسے بہت افسوسناک اہم اور سنجیدہ موقعہ پر بھی ان کے کثرت سے مخالف اپنی نہایت ادنےٰ اخلاق کا اظہار کرنے سے نہ رک سکے ۔

ہم لوگ مرزا صاحب کی اس افسوسناک وفات پر ان کے کنبے اور ان کے عزیز پیرؤوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آپکے بہت مشکور ہوں گے اگر آپ ہمارے اس اظہار کو ان تک پہنچا دیں گے ۔

الرقم

آپکا دلی خیرخواہ گورمکھ سنگھ ۔ بی ۔ اے

سکریٹری دیوسماج

ہدیہ ثاقب

جب حضور مغفور لاہور میں نزول فرما تھے تو نیاز مند اکمل کی نظم فراق حبیب کو ملاحظہ فرما کر فصاحت و بلاغت کے نجم ثاقب ہمارے دوست ... صاحب محمد نواب خان ثاقب ... مالیر کوٹلہ نے مفصد ذیل نظم معہ کسی قدر نثر کے جس میں اس ننگ جماعت احمدیہ کے کلام کی داد دیگئی تھی۔ ارسال فرمائی تھی مگر افسوس کے ساتھ اس بات کی معذرت کرنی پڑتی ہے کہ وہ جلد درج نہ ہو سکی لیکن تاہم یہ دیر درنگ ان اشعار آبدار کی چمک دمک میں کچھ فرق نہیں ڈال سکتی اس لئے آج کے درج اخبار میں الحمد للہ کو درج کر دیا جاتا ہے امید ہے کہ نور ایمان کی چمک اہل نظر کی نظر کو روشن کر دیگی۔

ہل ہے اقبال زہے بخت جوان لاہور
اللہ اللہ جو ان بخت شان لاہور
خیر مقدم کے ... کیوں نہ بچھا آنکھیں
شکر یزدان میں نہ کیوں تر ہو زبان لاہور
آج لاہور کا دنیا سے نرالا ہے سماں
ہے الہٰی کہا ہی تماشائے جہان لاہور
اسپر میں آج مہر چار دہم کے جلوے
آج ہے بدر اتم نور فشان لاہور
بام و در اس کا ہوا نور خدا سے روشن
بقعۂ نور ہے ہر ایک دکان لاہور
اپنا داؤد جو گاتا ہے سرود توحید
آج ہے نغمہ زن و زمزمہ خوان لاہور
موم کرنے کو دلوں کے یہ براہیم آیا
چھوڑ دیں سنگدلی اب تو بتان لاہور
جی اوٹھے مردہ دل آج دم عیسیٰ سے
آگئی ہے تن لاہور میں جان لاہور
وہ مسیحائے محمد وہ غلام احمد
وہ شہ عرش نشین عرش نشان لاہور
جوہری احمد والا گھر آئے بن کر
گوہر و لعل لگے کو ہے کان لاہور
احمد پاک کا حسن حسن کے بیان شیرین
کیا عجب شستہ و شیرین ہو زبان لاہور
کون رنجوری غفلت کا مداوا کرتا
تھا یہی چارہ گر درد نہان لاہور
اپنے مہدی کے سچائی کے دعوی میں دہی
آج کس ... میں ... لاہور
ان کے دعوی کے براہین ودلائل سنکر
ہے یقین ہم کو بدل جائے گمان لاہور
ظل احمد کہو ثاقب اسے یا بال ہما
مرکز یمن وسعادت ہے مکان لاہور

عمر مبارک مطابق الہام ہوئی

رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ اپریل ۱۹۰۶ء جلد ۲ صفحہ ۱۴۵ میں حضرت صاحب کے ایک اشتہار کی نقل ہے صاف لکھا ہے کہ۔

"میں آج کی تاریخ سے ... ۱۹۰۶ء ... میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں ... سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کی عمر الہام آنحضرت بالکل مطابق ہے کہ میں تیری عمر بڑھا دونگا۔ اسی برس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ (حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی سالوں کے مطابق ۷۴ سال سے کچھ زیادہ اور قمری سالوں کے مطابق ۷۶ سال۔ غلام نبی بیانوالی

ایک دجل

کسی بد باطن نے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھ کر پبلک کو دہوکہ دیا ہے اور وطن میں ایک نہایت گندہ مراسلت چھپوائی ہے افسوس کہ اس قسم کی خباثت کے اظہار کے لئے وطن مخصوص ہو معلوم نہیں کہ چار لاکھ سچے مسلمانوں کا دل دکھانے میں کیا مزا آتا ہے ہمیں بٹالہ سے جناب عبدالغنی صاحب افیسر ڈاکخانہ اور مولوی محمد مرتضی خان سکرٹری انجمن احمدیہ نے یقین دلایا ہے کہ انکا دروازہ شیر انوالہ میں کوئی احمدی نہیں کیا وطن اس کی تلافی کریگا۔

غلط علیہ الالہام

مرتد ڈاکٹر نے لاہور میں جو لیکچر دیا اس کے متعلق ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اُس نے کہا کہ " میرے الہام یقینی اور قطعی نہیں ہوتے میرے تمام الہامات سچے ہوتے ہیں اس پیشگوئی میں مجھ سے سہو ہو گیا ہے کہ میں نے "تک" کی بجائے "دکو" لکھدیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونسی تاریخ تھی یہ میں نے اپنی طرف سے ۴ ساون سمجھ کر لکھدی تھی زبانی کہنے اور لکھنے میں غلط ملط ہو گیا۔

شاید وہ تاریخ ۲۵ مئی ہی ہو

اخیر میں ہمارے ... عام مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا ہے کہ پہلے ڈاکٹر سے اپنی پوزیشن صاف کراؤ کیونکہ جو شفاعت رسول کا منکر اور حضرت عیسیٰ کی وفات کا قائل ہو کیونکر آپ کو ایسے مسلمانوں کے پلیٹ فارم پر کھڑا کر سکتا ہے۔

مسیح موعود سلمان تھا

ماسٹر عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲ کے حاشیہ در حاشیہ میں یوں تحریر فرماتے ہیں "میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی الٰہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے۔ سلمان منا اہل البیت ترجمہ۔ سلمان یعنے یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے ہم میں سے ہے جو اہل بیت ہیں یہ وحی الٰہی اس واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اس عاجز کی سادات سے تھیں اور دو صلح سے مراد ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اٹھ جائیگا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جاوے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ تب خاتمہ ہو گا"

حضرت اقدس نے اپنی وفات سے چند دن پہلے اسلام کے اندرونی فرقوں کے رؤسا کو دعوت کی۔ پہر عین خدا کی وحی کے مطابق اسلام کے بیرونی مخالفوں کے سامنے پیغام صلح پیش کیا جس وقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام پیغام صلح لکھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ اب میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔ حقیقۃ الوحی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اندرونی فرقے سے صلح آپکے ہاتھ سے ہوگی چنانچہ عمائد و امراء لاہور کو بلا کر دعوت دی پہر دوسری صلح جو بیرونی فرقے سے ہونی تھی وہ ان کے ذریعہ سے ہوگی چنانچہ وہ لیکچر انہی کیطرف سے ہوا۔

تاریخ وفات

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب تو صاف روشن ہے جسکے اعداد ابجد سے زمانہ بعثت ۱۸۸۴ء براہین کے چھپنے کا معلوم ہوتا ہے آپکی وفات کی تاریخ بھی الہاموں سے جیسا کہ اکمل صاحب نے نکالی ہے نکل سکتی ہے مگر خاص کر حضور انور کے اسم مقدس میں اس عاجز نے غور کی ہے تو (مرزا غلام احمد بروز نبی و مہدی و مسیح موعود) کے اعداد سے بھی تاریخ نکل آتی ہے جو ایک صداقت کا نشان ہے۔ ۱۹۲۳ راجہ بکرم سنگھ ... رفیع علی دوالمیال

مدینۃ المسیح۔ خلیفۃ المسیح ۲۵ رجب سے خود درس قرآن دیتے ہیں (۲) ریویو کا خاص نمبر شائع ہوگیا ہے اسمیں وفات کے متعلق ہر سہ بزرگان نے خوب مفصل لکھا ہے

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب بہیرہ سے واپس آتے ہوئے مختلف اسٹیشنوں پر اتر کر تبلیغ فرما رہے ہیں اور ان کے لیکچروں کی خوبی کے متعلق بہت سے خطوط آ رہے ہیں۔

پیغامِ صلح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے میرے قادر خدا اے پیارے رہنما تو ہمین وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہین اہل صدق وصفا۔ اور ہمین ان راہون سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہین یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص وہوا۔

امابعد ۔ اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے مین شریک ہین جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام مین بھی شراکت رکھتے ہین یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہین اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہین۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائین اور دین و دنیا کی مشکلات مین ایکدوسرے کی ہمدردی کرین اور ایسی ہمدردی کرین کہ گویا ایک دوسرے کے اعضا بنجائین۔

اے ہموطنو!! وہ دین دین نہین ہے جسمین عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جسمین ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہین کیا مثلاً جو جو انسانی طاقتین اور قوتین آریہ ورت کی قدیم قومون کو دی گئی ہین وہی تمام قوتین عربون اور فارسیون اور شامیون اور چینیون اور جاپانیون اور یورپ اور امریکہ کی قومون کو بھی عطا کی گئی ہین سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہین اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہین اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزون اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومین فائدہ اٹھا رہی ہین پس یہ اخلاق ربانی ہمین سبق دیتے ہین کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانون سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آوین اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنین۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونون قومون مین سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہین کریگی اور اس کے پاک خلقون کے برخلاف اپنا چال چلن بنائیگی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائیگی اور نہ صرف اپنے تئین بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی مین ڈالیگی جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکون کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہین کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے اور انسانون کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا سرچشمہ ہین۔

خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورہ فاتحہ مین ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہین جو تمام عالمون کا رب ہے عالم کے لفظ مین تمام مختلف قومین اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہین اور اس آیۃ سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت ان قومون کا رد ہے جو خدا تعالے کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہین اور دوسری قومون کو ایسا خیال کرتے ہین کہ گویا وہ خدا تعالے کے بندے ہی نہین اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے ردی کی طرح پھینکدیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہین جیسا کہ مثلاً یہودیون اور عیسائیون کا اب تک یہی حال ہے کہ جس قدر خدا کے نبی اور رسول آئے ہین وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے ہین اور خدا دوسری قومون سے کچھ ایسا ناراض رہا ہے کہ ان کو گمراہی اور غفلت مین دیکھ کر پھر بھی ان کی پروا نہ کی جیسا کہ انجیل مین بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین صرف اسرائیل کی بھیڑون کے لئے آیا ہون اس جگہ ہم ایک فرض محال کے طور پر کہتے ہین کہ خدائی کا دعوے کر کے پھر ایسا تنگ خیالی کا کلمہ بڑے تعجب کی بات ہے کیا مسیح صرف اسرائیلیون کا خدا تھا اور دوسری قومون کا خدا نہ تھا جو ایسا کلمہ اس کے مونہہ سے نکلا کہ مجھے دوسری قومون کی اصلاح اور ہدایت سے کچھ غرض نہین۔

غرض یہودیون اور عیسائیون کا یہی مذہب ہے کہ تمام نبی اور رسول انہین کے خاندان سے آتے رہے ہین اور انہین کے خاندان مین خدا کی باتین اترتی رہی ہین اور پھر بموجب عقیدہ عیسائیون کے وہ سلسلہ الہام اور وحی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا اور خدا کے الہام پر مہر لگ گئی۔

انہین خیالات کے پابند آریہ صاحبان بھی پائے جاتے ہین یعنی جیسے یہود اور عیسائی نبوت اور الہام کو اسرائیلی خاندان تک ہی محدود رکھتے ہین اور دوسری تمام قومون کو الہام پانے کے فخر سے جواب دے رکھ ہے یہی عقیدہ نوع انسان کی بدقسمتی سے آریہ صاحبان نے بھی اختیار کر رکھا ہے یعنی وہ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہین گیا۔ ہمیشہ اسی ملک سے چار رشی منتخب کئے جاتے ہین اور ہمیشہ وید ہی بار بار نازل ہوتا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کی گئی ہے۔

غرض یہ دونون قومین خدا کو رب العالمین نہین سمجھتین ورنہ کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ جس حالت مین خدا رب العالمین کہلاتا ہے نہ صرف رب اسرائیلیان یا صرف رب آریان۔ تو وہ ایک خاص قوم سے کیون ایسا دائمی تعلق پیدا کرتا ہے۔ جسمین صریح طور پر طرفداری اور یکطرفہ بات پائی جاتی ہے پس ان عقائد کے رد کے لئے خدا تعالے نے قرآن شریف کو اسی آیۃ سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین۔ اور جا بجا اس نے قرآن شریف مین صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہین ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک مین خدا کے نبی آتے رہے

. . . .

. . . . . بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہین کیا اور قرآن شریف مین طرح طرح کی مثالون مین بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندون کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف مین ایک جگہ فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یا کوئی ایسی قوم نہین جس مین کوئی نبی یا رسول نہین بھیجا گیا۔ سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہین اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قومون کا رب ہے اور تمام زمانون کا رب ہے اور تمام ملکون کا وہی رب ہے اور تمام فیضون کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی کر تمام موجودات پرورش پاتی ہین اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قومون اور تمام ملکون

اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہین کہ خدا نے فلان فلان قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلان قوم کو اس کیطرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاوین مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلان زمانہ مین وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ مین مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کران تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضون سے محروم نہین رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہین تو ہمین مناسب ہے کہ ہم بھی انہین اخلاق کی پیروی کرین۔ لہذا اے ہموطن بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے پیغام صلح بادب تمام آپ صاحبون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اور بصدق دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبون کے دلون مین خود الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپکے دلون پر کھول دے تا آپ اس دوستانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرماوین۔ عزیزو! آخرت کا معاملہ تو عام لوگون پر اکثر مخفی رہتا ہے اور اہل اللہ پر عالم عقبےٰ کا راز کھلتا ہے جو مرنے سے پہلے دیکھتے ہین مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دور اندیش عقل شناخت کر سکتی ہے۔

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہین کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائین جو کسی طرح دور نہین ہو سکتین اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہین ہو سکتین وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہین پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتون سے اپنے تئین محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک مین دو ایسی قومین ہین کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانون کو اس ملک سے باہر نکال دینگے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤن کو جلا وطن کر دینگے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانون کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس مین شریک ہو جائیگا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخی سے حقیر کرنا چاہیگی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہین بچیگی۔ اور اگر کوئی ان مین سے اپنے ہمسایہ کی ہمدردی مین قاصر رہیگا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائیگا۔ جو شخص تم دونون قومون مین سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر مین ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینون کو چھوڑ کر محبت مین ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی کو اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کیوقت مرنے سے بچاوے۔

ایسے نازک وقت مین یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونون کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہین زلزلے آ رہے ہین قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہین چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہین آئے گی اور برے کامون سے توبہ نہین کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائین آئین گی اور ایک بلا ابھی بس نہین کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی۔ دیوانون کی طرح ہو جائینگے

سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آوین ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لین اور جس قوم مین کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہو گا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر وقوع مین آ سکتا ہے کہ صلح ہو جائے حالانکہ باہم مذہبی اختلاف صلح کے لئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلون مین پھوٹ ڈالتا جاتا ہے۔

مین اس کے جواب مین یہ کہونگا کہ درحقیقت مذہبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے جسکی دونون طرف عقل اور انصاف اور امور مشہودہ پر بنا ہو ورنہ انسان کو اسی بات کے لئے تو عقل دی گئی ہے کہ وہ ایسا پہلو اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو اور امور محسوسہ مشہودہ کے مخالف نہ ہو اور چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہین ہو سکتے بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہو گا جس مین کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔

ماسوا اس کے صلح پسندون کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام مین تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ مین موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نوخیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے کہ ویدون کے بعد الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے مگر جو ہندو مذہب مین وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہین جن کے تابع کروڑہا لوگ اسی ملک مین پائے جاتے ہین انہون نے اس مہر کو اپنے دعوے الہام سے توڑ دیا ہے جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ مین بڑی بندگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہین۔ جن کا نام سری کرشن ہے وہ اپنے ملہم ہونے کا دعوے کرتے ہین اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کر کے مانتے ہین مگر اس مین شک نہین کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ مین ہندو صاحبون کی قوم مین سے باوا نانک صاحب ہین جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک مین زبان زد عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک مین وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہین جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہین۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیون اور گرنتھ مین کھلے کھلے طور پر الہام کا دعوے کرتے ہین یہان تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی مین لکھتے ہین کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہون نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہین اور اس بات مین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگون مین سے تھا جن کو خدائے عزّ وجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤن مین صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے جو شخص اس کے وہ تبرکات دیکھے جو ڈیرہ باوا نانک مین موجود ہین جن مین بڑے زور سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو بمقام گرو ہر سہائے ضلع فیروزپور مین موجود ہین جن مین ایک قرآن شریف بھی ہے تو کس کو اس بات مین شک ہو سکتا ہے کہ باوا نانک صاحب نے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا جو ظاہری پنڈتون پر پوشیدہ رہا اور انہون نے الہام کا دعوے کر کے اور خدا کیطرف سے نشان اور کرامات

دکھلاکر اس عقیدہ کا خوب کھنڈن اور رد کر دیا جو کہا جاتا ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نہیں اور نشان ظاہر ہوتے ہیں بلاشبہ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی لیکن اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کیونکہ وہ اسلام کی تعریف جا بجا کرتا ہے وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گزر بھی گیا مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔

بہرحال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور اس کا الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اور خدا کے نشان اس کے برگزیدوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کی گواہی دے گیا کہ اسلام کی دشمنی نور کی دشمنی ہے۔

ایسا ہی میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے یہ نہیں کہ اب وہ صفات قدیمہ اس کی معطل ہو گئی ہیں۔ میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اس نے اپنے صدہا نشان دکھائے ہیں جو ہزارہا گواہوں کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔

اب باوجود اس قدر متواتر شہادتوں کے یہ تعلیم ریگ کی خواہ نخواہ ویدوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیونکر قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تمام سلسلہ خدا کے کلام اور الہام کا ویدوں پر ختم ہو چکا ہے اور پھر بعد اس کے صرف قصوں پر مدار ہے اور اسی اپنے عقیدہ کو ہاتھ میں لے کر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں کے سوا جس قدر دنیا میں کلام الٰہی کے نام پر کتابیں موجود ہیں وہ سب نعوذ باللہ انسانوں کے افترا ہیں حالانکہ وہ کتابیں ویدوں سے بہت زیادہ اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرتی ہیں اور خدا کی نصرت اور مدد کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے اور خدا کے فوق العادت نشان ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں پھر کیا وجہ کہ وید تو خدا کا کلام مگر وہ کتابیں خدا کا کلام نہیں اور چونکہ خدا کی ذات عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے اس لئے عقل بھی اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ اپنے وجود کے ثابت کرنے کے لئے صرف ایک کتاب پر کفایت نہ کرے بلکہ مختلف ملکوں میں سے نبی منتخب کر کے اپنا کلام اور الہام ان کو عطا کرے تا انسان ضعیف البنیان جو جلد تر شبہات میں گرفتار رہ سکتا ہے۔ دولت قبول سے محروم نہ رہے اور اس بات کو عقل سلیم ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ خدا جو تمام دنیا کا خدا ہے جو اپنے آفتاب سے مشرق کو مغرب کو روشن کرتا ہے اور اپنے مینہ سے ہر ایک ملک کو ہر ایک ضرورت کے وقت سیراب کرتا ہے وہ نعوذ باللہ روحانی تربیت میں ایسا تنگ دل اور بخیل ہے کہ ہمیشہ کے لئے ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم اور ایک ہی زبان اس کو پسند آگئی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس قسم کی منطق اور کس نوع کا فلسفہ ہے کہ پرمیشر ہر ایک آدمی کی دعا اور پرارتھنا

سنتا ہے مگر اس بات سے سخت نفرت کرتا ہے کہ بجز وید سنسکرت کے کسی اور زبان میں دلوں پر الہام کرے یہ فلاسفی یا تو ایک سربستہ معما کی طرح ہے جو اب تک کوئی انسان اس کو حل نہیں کر سکا۔

میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور کنجوسی کا داغ لگاتی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی الہامی کتاب پر ایک زمانہ دراز گذر جاتا ہے تو اس کے پیرو کچھ تو بباعث نادانی کے اور کچھ بباعث اغراض نفسانی کے سہواً یا عمداً اس کتاب پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا دیتے ہیں اور چونکہ حاشیے چڑھانے والے متفرق خیالات کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ایک مذہب سے صدہا مذہب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ جس طرح آریہ صاحبان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمیشہ آریہ ورت ہی خدا کے الہام کے لئے مخصوص ہے ... اور آریہ ورت تک ہی الہام الٰہی کا سلسلہ محیط رہا ہے اور ہمیشہ وید سنسکرت ہی الہام الٰہی کے لئے خاص کی گئی ہے اور وہ پرمیشر کی زبان ہے یہی یہود کا خیال اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی نسبت ہے ان کے نزدیک بھی خدا کی اصلی زبان عبرانی ہے اور ہمیشہ خدا کے الہام کا سلسلہ بنی اسرائیل اور انہیں کے ملک تک محیط رہا ہے اور جو شخص ان کے خاندان اور ان کی زبان سے الگ ہونے کی حالت میں نبی ہونے کا دعوے کرے اس کو وہ نعوذ باللہ جھوٹا خیال کرتے ہیں پس کیا یہ توارد تعجب انگیز نہیں ہے کہ ان دونوں قوموں نے اپنے اپنے بیان میں ایک ہی خیال پر قدم مارا ہے اسی طرح دنیا میں اور بھی کئی فرقے ہیں جو اسی خیال کے پابند ہیں جیسے پارسی جو اپنے مذہب کی بنیاد دیدوں سے کئی ارب پہلے بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کہ ہمیشہ کے لئے اپنے ملک اور اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی زبان کو ہی خدا کی وحی اور الہام سے مخصوص کیا گیا ہے محض تعصب اور کمی معلومات سے پیدا ہوا ہے چونکہ پہلے زمانے دنیا پر ایسے گذرے ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے اور ایک ملک دوسرے ممالک کے وجود سے بکلی بے خبر تھی پس ایسی غلطی سے ہر ایک قوم کو جو خدا کی طرف سے کوئی کتاب ملی یا کوئی خدا کا رسول اور نبی اس قوم میں آیا تو اس قوم نے یہی خیال کر لیا کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہدایت ہونی چاہیئے تھی وہ یہی ہے اور خدا کی بات صرف انہی کے خاندان اور انہی کے ملک تک رہ گئی ہے اور باقی تمام دنیا اس سے بے نصیب پڑی ہے اس خیال نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا اور دراصل باہمی کینوں اور بغضوں کا تخم جو قوموں میں بڑھتی گئی یہی خیال تھا ایک مدت تک تو ایک قوم دوسری قوم سے پردہ میں رہی اور ایک ملک دوسرے ملک سے مخفی اور مستور رہا یہاں تک کہ آریہ ورت کے نادانوں کا یہ خیال تھا کہ کوہ ہمالیہ کے پرے کوئی آبادی نہیں۔ پھر جبکہ خدا نے درمیان سے پردہ اٹھا لیا اور زمین کی آبادی کے متعلق کسی قدر معلومات لوگوں کے وسیع ہو گئے تو وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ وہ تمام غلط خصوصیتیں جو الہامی کتابوں اور اپنے رشیوں اور رسولوں کی نسبت لوگوں نے اپنے ہی دلوں سے تراش کر اپنے عقیدہ میں داخل کر لی تھیں وہ ان کے دلوں میں خوب راسخ اور پتھر کے نقش کی طرح ہو گئیں اور ہر ایک قوم یہی خیال کرتی تھی کہ خدا کا صدر مقام ہمیشہ انہی کے ملک میں رہا ہے اور چونکہ ان دنوں میں اکثر قوموں پر وحشیانہ خصوصیتیں غالب تھیں اور ایک پرانی رسم کے مخالف کو تلوار کے ساتھ جواب دیا جاتا تھا اس لئے کسی کی مجال تھی کہ ہر ایک قوم کی خود ستائی کے جوشوں کو

مبعوث ہوئے ان کے درمیان صلح کراتا۔ گوتم بدھ نے اس صلح کا ارادہ کیا تھا۔ اور وہ اس بات کا قائل نہ تھا کہ جو کچھ ہے وید ہی ہے اور کچھ نہیں اور نہ وہ قوم اور ملک اور خاندان کی خصوصیت کا اقراری تھا یعنی یہ مذہب اس کا نہیں تھا کہ گویا وید پر ہی سب کچھ ختم ہے اور یہی زبان اور یہی ملک اور یہی برہمن پرمیشر کے الہام کے لئے ہمیشہ کے لئے اس کی عدالت میں رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اس نے اس اختلاف سے بڑا دکھ اٹھایا اور اس کا نام ایک دہریہ اور ناستک مت والا رکھا گیا جیسا کہ آج کل یورپ اور امریکہ کے تمام محقق جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کو منظور نہیں کرتے اور ان کے ساتھ اس بات کو نہیں مانتے کہ خدا کو بھی سولی دے سکتے ہیں وہ تمام لوگ حضرات پادری صاحبوں کے خیال میں دہریہ ہیں۔

سو اسی قسم کا بدھ بھی دہریہ ٹھہرایا گیا اور جیسا کہ شریر مخالفوں کا دستور ہے۔ تمام لوگوں کو نفرت دلانے کی بہت سی کوششیں اس پر کی گئیں آخر انجام یہ ہوا کہ بدھ آریہ ورت سے جو اس کی زاد بوم اور وطن تھا نکالا گیا۔ اور اب تک ہندو لوگ بدھ مذہب والوں کی کامیابی کو بڑی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر حسب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ دوسرے ملک کے باشندوں نے بدھ کے مذہب کو قبول کرکے بڑی کامیابی حاصل کی۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تیسرا حصہ دنیا کا بدھ مذہب پر ہے اور کثرت پیروؤں کے لحاظ سے اس کا اصل مرکز چین اور جاپان ہے اگرچہ وہ جنوبی روس اور امریکہ تک پھیل گیا ہے۔

اب پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں کہ جن زمانوں میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر تھا اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر ایک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی مگر اس حصر کا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے اطلاع پا گیا اور ممالک مختلفہ کے لوگ ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے تب ان کے لئے یہ مشکل پڑی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کے مذہب کی تصدیق کر سکے کیونکہ ہر ایک مذہب کے لئے جو شاخ در شاخ مبالغہ کی خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر ہو چکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ سہل کام نہ تھا اس لئے ہر ایک اہل مذہب نے دوسرے مذہب کی تکذیب پر کمر بستہ کی۔ ہندو دوستوں کے مذہب نے سمجھ رکھا کہ دیگر سب نیست کا جھنڈا کھڑا کر دیا اور سلسلہ پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی محدود رکھا اور اپنے مذہب کی اتنی لمبی تاریخ بتلائی کہ وید کی تاریخ بتلانے والے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔

ادھر عبرانیوں کے مذہب نے حد ہی کر دی کہ ہمیشہ کے لئے خدا کا تخت گاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حکماً وہ اصلاح بنی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انہیں کے خاندان پر الہام اور خدا کی وحی کی مہر لگ گئی اور جو دوسرا اٹھے وہ کاذب کہلاوے۔

ایسا ہی آریہ ورت میں بھی بعینہٖ یہی خیالات شائع ہو گئے جو اسرائیلیوں میں شائع ہوتے اور ان کے عقیدہ کے رو سے پرمیشر صرف آریہ ورت کا ہی راجہ ہے اور راجہ بھی ایسا جس کو دوسرے ملکوں کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پرمیشر ہے اس کو آریہ ورت کی ہی آب و ہوا پسند آ گئی ہے وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر بھی لے جن کو وہ پیدا کرکے بھول گیا۔

دوستو! برائے خدا یہ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ عقائد ایسے ہیں جن کو انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کانشنس ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی عقلمندی ہے کہ ایک طرف خدا کو تمام دنیا کا خدا ماننا اور پھر اسی منہ سے یہ بھی کہنا کہ وہ تمام دنیا کی ربوبیت کرنے سے دستکش ہے اور صرف ایک خاص قوم اور ایک خاص ملک پر اس کی نظر رحم ہے عقلمندو!! خود انصاف کرو کہ کیا خدا کے جسمانی قانون قدرت میں اس کی کوئی شہادت ملتی ہے پھر اس کا روحانی قانون کیوں ایسی طرفداری پر مبنی ہے۔

اور اگر عقل سے کام لیا جاوے تو ہر ایک کام کی بھلائی یا برائی اس کے نتیجہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے پس مجھے اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ان بزرگ نبیوں کی ہتک اور ان کو گالیاں دینا جن کی غلامی اور اطاعت کے حلقہ میں ہر طبقہ کے کروڑہا انسان داخل ہیں اس کا نتیجہ کیا ہے اور انجام کار اس کا پھل کیا ہے کیونکہ کوئی ایسی قوم نہیں کہ جو ایسے نتیجہ کو کچھ نہ کچھ دیکھ نہ چکی ہو۔

اے عزیزو!! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کرکے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک کرنا سن کر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جاوے اور ہم تو دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے یا ہزارہا دیوتاؤں کی پوجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے جاتے ہیں وہ تمام لوگ اپنے مذاہب کو وید ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے اور اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا۔

لیکن بلاشبہ اگنی وایو اور جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں۔ اب اس کا کون فیصلہ کرے کہ دوسرے تمام قدیم فرقے ہندوؤں کے جھوٹے ہیں اور صرف نیا فرقہ آریوں کا سچا اور یہ لوگ وید کے حوالہ سے ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں یہ دلیل پختہ ہے کہ ان چیزوں کی پرستش کا وید میں صریح ذکر ہے اور ممانعت کہیں بھی نہیں اور یہ کہنا کہ یہ سب پرمیشر کے نام ہیں ہنوز یہ ایک دعوے ہے کہ جو ابھی صفائی سے طے نہیں ہوا اور اگر طے ہو جاتا تو کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ بڑے بڑے پنڈت بنارس اور دوسرے شہروں کے آریوں کے عقیدہ کو قبول نہ کرتے باوجود تیس پینتیس ۳۵ برس کی کوششوں کے بہت ہی کم ہندوؤں نے آریہ مذہب اختیار کیا ہے اور بمقابل سناتن دھرم اور دوسرے ہندو فرقوں کے آریہ مذہب والے اس قدر تھوڑے ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں اور نہ ان کا دوسرے ہندو فرقوں پر کوئی وسیع اثر ہے ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کیا جاتا ہے یہ بھی [illegible] جو انسانی غیرت اور [illegible]

[illegible]

کہ [illegible] کا کلام [illegible] اور پھر جبکہ ہم [illegible] تمام [illegible] کے خدا سے

ذکر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے اور کسی جگہ اس میں سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کی تعلیم نہیں کی بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ یعنے نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی اور نہ کسی اور مخلوق کی اور اس کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ علاوہ اس کے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھلانے کے لئے ایک آئینہ ہے کیوں وحشیانہ طور سے اس پر حملے کئے جاویں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا کیا یہ نیک معاملہ ہے کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جاوے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب گرایا جائے۔

اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آیندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر [illegible] مضمون بھی ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] یاد کریں گے [illegible] اور اگر [illegible]

[illegible] ہے اور جو لوگ ہماری [illegible] ابھی [illegible] طبع اور پراگندہ خیال میں کسی ایسے [illegible] وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا ابھی تو وہ لوگ مجھے بھی کافر اور دجال قرار دیتے ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ سب ہندو صاحبان میرے ساتھ ایسا معاہدہ کرلیں گے تو یہ لوگ بھی ہرگز ایسی بے جا حرکت کے مرتکب نہیں ہونگے کہ ایسی مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلائیں ایسی گالیاں تو درحقیقت انہیں لوگوں کی طرف منسوب کی جائیں گی جو اس حرکت کے مرتکب ہوں گے اور چونکہ ایسی حرکت حیا اور شرافت کے برخلاف ہے اسلئے میں امید نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کے بعد وہ لوگ اپنی زبان کھولیں لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کے لئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھدار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔

پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے آؤ اب یہ بھی آزماؤ کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں بہترین طریق صلح یہی ہے ورنہ کسی دوسرے پہلو سے صلح کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ ایک پھوڑے کو جو شفاف اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے اسی حالت میں چھوڑ دیں اور اس کی ظاہری چمک پر خوش ہو جائیں حالانکہ اس کے اندر سڑی ہوئی اور بدبودار پیپ موجود ہے۔

مجھے اس جلسہ ان باتوں کے ذکر کرنے سے کچھ غرض نہیں کہ وہ نفاق اور فساد جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں آجکل بڑھتا جاتا ہے اس کے وجوہ صرف مذہبی اختلافات تک محدود نہیں ہیں بلکہ دوسری اغراض بھی اس کی وجوہ ہیں جو دنیا کی خواہشوں اور معاملات سے متعلق ہیں مثلاً ہندوؤں کو ابتدا سے یہ خواہش ہے کہ گورنمنٹ اور ملک کے معاملات میں ان کا دخل ہو یا کم سے کم یہ کہ ملکداری کے معاملات میں ان کی رائے لیجائے اور گورنمنٹ ان کی ہر ایک شکایت کو توجہ سے سنے اور بڑے بڑے گورنمنٹ کے عہدے انگریزوں کی طرح ان کو بھی ملا کریں مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی کہ ہندوؤں کی ان کوششوں میں شریک نہ ہوئے اور خیال کیا کہ ہم تعداد میں کم ہیں اور یہ سوچا کہ ان تمام کوششوں کا اگر کچھ فائدہ ہے تو وہ ہندوؤں کے لئے ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے اس لئے نہ صرف شراکت سے دستکش رہے بلکہ مخالفت کرکے ہندوؤں کی کوشش کے سد راہ ہوئے جس سے رنجش بڑھ گئی۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان وجوہ سے بھی اصل عداوت پر حاشیے چڑھ گئے ہیں مگر میں ہرگز تسلیم نہیں کرونگا کہ اصل وجوہ یہی ہیں اور مجھے ان صاحبوں سے اتفاق رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا

باعث فتنہ ہوں تنازعات نہیں ہیں اصل نزاع تو یہ ہے بالکل تبا ... ہر ایک شخص آسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جاویں اور کیوں آج تک ان کی کانگریس کی تحریکات سے انکار کرتے رہے ہیں اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے ... کر کے ان کے قدم بقدم رکھا مگر الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی مگر ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو!! یہ باعث دراصل مذہب ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے آ کر بغلگیر ہو جاویں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلاف مذہب ہے یہی اختلاف قدیم سے جب انتہا تک پہنچتا رہا ہے تو خون کی ندیاں بہاتا رہا ہے۔ اے مسلمانو جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اسی وجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جسکو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول ہے اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دیگا اور اگر وہ دن آ گئے ہیں کہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں تو خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھول دیگا جس کیلئے ہمارا دل کھول دیا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ضرور ہوگا کہ ہندو صاحبان کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ اور سلوک اور مروت اپنی عادت کرو اور ایسے کاموں سے اپنے تئیں باز رکھو جو ان سے انکو دکھ پہنچے مگر وہ ہمارا مذہب میں نہ

واجبات سے ہوں اور نہ فرائض مذہب سے پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔ بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہم نے استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے خدا کو واحد لاشریک جاننا پس ایک ضروری اور مفید کام کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز۔ دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے مگر جو لوگ ناحق خدا سے بیخوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

میں اس وقت کسی خاص قوم کو بوجہ ملامت نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اسلام وہ پاک اور صلحکار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص کر قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی۔ کہ لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون۔ یعنے تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کریں اگر ایسی صلحکار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی عام رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسےٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گذرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذاب نہیں بلکہ صاف طور پر کہدیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اے ہموطن پیارو!! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ نبی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی تہمت لگاوے تو وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا اور اگر وہ شخص جسکو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح گالی سناوے تو کیا یہ کہنا بے محل ہوگا کہ بالمقابل گالی دلانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے جس نے گالی دینے میں سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت کا خود دشمن ہوگا۔

خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم - سورۃ الانعام الجزء ۷ یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس

عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اسکی عزت اور جلال پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اُترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنے غلاموں سے شمار کرتے ہیں کیا یہ عزت خدا کیطرف سے نہیں خداداد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھلائے ہیں کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس میں کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں ہیں وہ آجتک ظاہر ہو رہے ہیں انکی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب زمین گناہ اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے اور خدا کے تمام ... بدکاریاں اور بدعملیاں اور بے باکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی ہیں تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے بندے کو بھیجکر زمین کے فسادوں کی اصلاح کی جائے بیمار طبیب کو چاہتی ہے اور آپ لوگ اس بات کے سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ استعداد رکھتے ہیں کیونکہ جیسا کہ بقول آپ صاحبوں کے وید ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ گناہ کا طوفان برپا تھا بلکہ ایسے وقت آیا جبکہ زمین پر گناہ کا کوئی سیلاب نہ تھا تو کیا آپ صاحبوں کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کہ ایسے وقت میں کوئی نبی ظاہر ہو جبکہ گناہ کا تند سیلاب ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے بے خبر ہوں گے کہ جب ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسند رسالت کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا اور جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں اس زمانہ میں اس ملک آریہ ورت میں بھی بت پرستی نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی اور ویدک مذہب میں بہت سا بگاڑ ہو گیا تھا۔

ایسا ہی پادری فنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی بدچلنیاں عیسائی مذہب کی عار اور ننگ کا موجب تھیں اور خود قرآن شریف بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ آیت پیش کرتا ہے۔

ظهر الفساد فی البر والبحر یعنے جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئی اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت رکھتی ہیں اور خواہ عقلمندی کا دعوے رکھتی ہیں فساد سے خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرقی اور کیا مغربی اور کیا آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب کے ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں بھی سکونت رکھنے والے سب کے سب بگڑ گئے تھے اور ایک بھی نہیں تھا جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو اور بدعملیوں نے زمین کو ناپاک کر دیا ہوا تو کیا ایک عقلمند کو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ یہی وقت اور یہی زمانہ تھا جسکی نسبت عقل تجویز کر سکتی ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہئے تھا۔

رہا یہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں آکر اصلاح کی اس سوال کا جواب جیسا کہ ایک مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے بارے میں دے سکتا ہے میں زور سے کہتا ہوں کہ ایسا صاف اور مدلل جواب کوئی عیسائی دے سکتا ہے اور نہ کوئی یہودی اور نہ کوئی آریہ۔

پہلا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی اور عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ مشکل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کون سی بدی تھی جو ان میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا چوری کرنا ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے یتیموں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے لڑکیوں کو زندہ گور کرتے تھے زناکاری کے ساتھ فخر کرتے اور علانیہ اپنے قصیدوں میں ان گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خوری اس قوم میں اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا اور قماربازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے حیوانوں کے عار تھے اور سانپوں اور بھیڑیوں کے ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا وہ انواع کی تکالیف سے عذاب دئے گئے اور سخت بیدردی سے تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوک اور پیاسے رکھکر ہلاکت تک پہونچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کیوقت آگے قدم رکھا اور بہتیرے ان میں ایسے تھے کہ ان کے سامنے ان کے بچے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچوں کے سامنے وہ سولی دئے گئے اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں اس کا تصور کر کے رونا آتا ہے اگر ان کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اس کے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کیطرف کھینچ لیا۔ اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی رغبت دی کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو انکو سفلی مقام سے اُٹھا کر اوپر کو لے گئی اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر ان کے ان کی کفر کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور آنجناب کے خون کے پیاسے تھے پس میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا کہ کیونکر ایک غریب مفلس تنہا بیکس نے ان کے دلوں کو ایک اپنے سینہ سے پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا یہاں تک کہ وہ فخریہ لباس پھینک کر اور ٹاٹ پہن کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔

بعض ناسمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظاہر نہیں ہوئے تھے تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اسلئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے پس سوال تو یہ ہے کہ جبکہ آپ نے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی

تو اس وقت تک تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے اور اگر ایمان نہین لاتے تو قتل ... کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر مانگ لیا تھا اور ... طلب کی گئی تھی لے ... یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتین ان لوگون کی افترا ہین جو اسلام کے دشمن ہین ... تو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن پہلے ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ مین پرورش پاتا رہا اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام مین بعض لوگون کی بکریان بھی چرائین اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہوسکین اور نیز محض امی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہین جانتے تھے پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہونچے تو یک دفعہ آپکا دل خدا کی طرف کھینچا گیا ایک غار ... سے چند میل کے فاصلہ پر ہے جس کا نام حرا ہے آپ اکیلے وہان جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے تھے اور اسے خدا کو یاد کرتے ایک دن اسی غار مین آپ پوشیدہ طور پر یاد کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ پر ظاہر ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گناہ سے بھر گئی ہے ... اسلئے مین تجھے اپنا رسول کر کے بھیجتا ہون اب تو اور لوگون کو متنبہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کیطرف رجوع کرین اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ مین ایک اُمّی یعنی ناخواندہ آدمی ہون اور عرض کیا کہ مین پڑھنا نہین جانتا تب خدا نے آپکے سینہ مین تمام روحانی علوم بھر دئے اور آپکے دل کو روشن کیا ... آپکی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپکے حلقہ اطاعت مین آنے شروع ہوگئے اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہون نے دشمنی پر کمر باندھ لی یہان تک کہ آخرکار آپ کو قتل کرنا چاہا اور کئی مرد اور کئی عورتین بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دئے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آپکے گھر کا محاصرہ کرلیا مگر جس کو خدا بچاوے اس کو کون مارے خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ اور مین ہر قدم مین تمہارے ساتھ ہون ... آپ شہر ... ابوبکر کو ساتھ لے کر نکل آئے اور تین رات تک غار ثور مین چھپے رہے دشمنون نے تعاقب کیا اور ایک سراغ رسان کو لیکر غار تک پہونچے اس شخص نے غار تک ... کا نشان پہنچا دیا اور کہا کہ اس غار مین تلاش کرو اس کے آگے قدم نہین اور اگر اس کے آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہوگا مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کرسکتا ہے خدا نے ایک ہی رات مین یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کردیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیئے اور جب سراغ رسان نے لوگون کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی تو ایک بڈھا آدمی بولا کہ یہ سراغ رسان تو پاگل ہوگیا ہے مین تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہون جبکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ابھی پیدا ہی نہین ہوا تھا تو اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر مدینہ مین پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگون نے آپکو قبول کرلیا اس پر مکہ والون کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور پھر کیا تھا دن رات انھین منصوبون مین لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردین اور کچھ تھوڑا گروہ مکہ والون کا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی پناہ لے لی تھی اور بعض مکہ مین ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے کے لئے زاد راہ نہین رکھتے تھے اور وہ بہت دکھ دئے گئے قرآن شریف مین ان کا ذکر ہے کہ کیونکر وہ دن رات فریاد کرتے تھے۔

اور جب کفار قریش کا صد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انہون نے غریب عورتون اور یتیم بچون کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتون کو ایسی بیدردی سے مارا کہ ان کی دو ٹانگین دو رسون سے باندھ کر دو اونٹون کے ساتھ وہ رسے خوب جکڑ دئے اور پھر ان اونٹون کو دو مختلف جہات مین دوڑایا اور اس طرح بے پردہ عورتین دو ٹکڑے ہوکر مرگئین۔

جب بے رحم کافرون کا ظلم اس حد تک پہونچگیا خدا نے جو آخر اپنے بندون پر رحم کرتا ہے اپنے رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلومون کی فریاد میرے تک پہونچگئی آج مین اجازت دیتا ہون کہ تم بھی ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بیگناہ لوگون پر تلوار اٹھاتے ہین وہ تلوار سے ہلاک کئے جاینگے مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والون کو دوست نہین رکھتا۔

یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم ہے بُرے پیرایہ مین بیان کیا گیا ہے۔ بے شک خدا حلیم ہے مگر جب کسی قوم کی شرارت حد سے گذر جاتی ہے تو وہ ظالم کو بے سزا نہین چھوڑتا اور آپ ان کے لئے تباہی کے سامان پیدا کر دیتا ہے مین نہین جانتا کہ ہمارے مخالفون نے کہان سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنے دین اسلام مین جبر نہین تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تھے اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہین ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزارون آدمیون کا مقابلہ کرین اور جب ہزار تک پہونچ جائین تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دیدین اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑون بکریون کی طرح سر کٹا دین اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مُہرین کردین اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہون کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچین اور اس ملک مین اسلام کو پھیلادین اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچین نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک مین پہنچکر دعوت اسلام کرین جسکا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین مین پیدا ہوجادین اور ٹاٹ پوش درویشون کے رنگ مین ہندوستان مین آئین اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کرین اور یورپ کی حدود تک لا الٰہ الا اللہ کی آواز پہنچا دین تم ایمانا کہو کہ کیا یہ کام ان لوگون کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہین جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے

نہین بلکہ یہ ان لوگون کے کام ہین جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہین اور جن کے دلون مین خدا ہی خدا ہوتا ہے۔

پھر ہم اس طرف رجوع کرتے ہین کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے واضح ہو کہ اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور تمام متفرق فرقون کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے اور پہلے مذاہب جس قدر دنیا مین گذرے ہین اور جس قدر نبی اور رسول آئے ہین انکی نظر صرف اپنی قوم اور اپنے ملک تک محدود تھی اور اگر انہون نے کچھ اخلاق بھی سکھلائے تھے تو اس اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنے ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کرین چنانچہ حضرت مسیح نے صاف صاف کہدیا کہ میری تعلیم صرف بنی اسرائیل تک

محدود سمجھے اور جب ایک عورت نے جو اسرائیلی خاندان میں داخل نہ تھی بڑی عاجزی سے ان سے ہدایت چاہی تو انھوں نے اس کو رد کیا اور پھر وہ غریب عورت کتیا سے اپنے تئیں مشابہت دیکر دوبارہ ہدایت کی مستدعی ہوئی تو وہی جواب اس کو ملا کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں آخر وہ چپ رہ گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے

قل یاایہاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنے لوگوں سے کہدے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں مگر یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ کا اس عورت کو صاف جواب دینا یہ امر ایسا نہیں ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ تھا بلکہ عام ہدایت کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اور حضرت عیسےٰ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ تم خاص بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے ہو اور دوں سے تمہیں کچھ غرض نہیں پس جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے حضرت عیسےٰ کی اخلاقی تعلیم بھی محض یہودیوں تک محدود تھی بات یہ تھی کہ توریت میں یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ تا یہودیوں میں عدل کا مسئلہ قائم کیا جائے اور تعدی اور زیادتی سے روکا جائے چونکہ بباعث اس کے کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہ چکے تھے ان میں ظلم اور سفلہ پن کی خصلتیں بہت پیدا ہو گئی تھیں پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ جیسا کہ انتقام اور بدلہ لینے میں ان کی فطرتوں میں ایک تشدد تھا اس کے دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش کی جائے سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے جو صرف یہودیوں کے لئے ہے نہ تمام دنیا کے لئے کیونکہ دوسری قوموں سے حضرت عیسیٰ کو کچھ بھی غرض نہ تھی۔

مگر واقعی بات یہ ہے کہ اس تعلیم میں جو حضرت عیسیٰ نے پیش کی صرف یہی نقص نہیں کہ وہ دنیا کی عام ہمدردی پر مبنی نہیں بلکہ ایک نقص یہ بھی ہے کہ جیسا کہ توریت تشدد و انتقام کی تعلیم میں افراط کی طرف مائل ہے ایسا ہی انجیل عفو اور درگذر کی تعلیم میں تفریط کی طرف جھک گئی ہے اور ان دونوں کتابوں نے انسانی درخت کی تمام شاخوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا بلکہ اس درخت کی ایک شاخ کو تو توریت پیش کرتی ہے اور دوسری شاخ انجیل کے ہاتھ میں ہے اور دونوں تعلیمیں اعتدال سے گری ہوئی ہیں کیونکہ جیسا کہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر انتقام لینا اور سزا دینا قرین مصلحت نہیں ایسا ہی ہر وقت اور ہر موقعہ پر عفو اور درگذر کرنا انسانی تربیت کے مصالح سے بالکل مخالف ہے اسی وجہ سے قرآن شریف نے ان دونوں تعلیموں کو رد کرکے یہ فرمایا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی جائے جیسا کہ توریت کی تعلیم ہے مگر جو شخص عفو کرے جیسا کہ انجیل کی تعلیم ہے تو اس صورت میں وہ عفو مستحسن اور جائز ہو گی جبکہ کوئی نیک نتیجہ اس کا مرتب ہو اور جسکو معاف کیا گیا کوئی اصلاح اس کی اس عفو سے متصور ہو ورنہ قانون یہی ہے جو توریت میں مذکور ہے

رقیمۃ الوداد

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ عیسائی خوشیاں مناتے ہیں میں نے بہت سوچا ہے مگر مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں خوشیاں کرتے ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ خوشیاں کریں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام کی وفات آپ کے مسیحیت کے دعوی کی منافی ہے اگر ان کے ہنسنے کی یہ وجہ ہے تو وہ پہلے اس شخص کو کاذب ٹھہرائیں جو ۳ سال یہودیوں میں منادی کرنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا اور جو چند مرید اکٹھے کئے تھے وہ بھی پاس سے بھاگ گئے اور بعض نے لعنتیں بھیجیں عیسائی اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور اگر کچھ شرم اور حیا ہو تو شرم کے مارے ڈوب کر مر جائیں اگر وہ شخص جس کو مخالفوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکایا اور جس کے خاص مرید بھی اس پر لعنتیں کرتے ہوئے اس سے بیزار ہو گئے سچا مسیح ہو سکتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ ہمارا ہادی علیہ و علی نبینا الف الف صلوٰۃ سچا مسیح نہ ہو سکے جس نے حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ للعہ سال زندگی بسر کی اور سارے معاملات میں ہمیشہ کامیاب رہا جبکہ مخالفوں نے ہزار ہا وار کئے مگر ہمیشہ خائب و خاسر رہے اور اس امر کے خود عیسائی گواہ ہیں انہوں نے ہی ایک جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا ہمارے مسیح پر دائر کیا اور چاہا کہ جس طرح قاتل مارے جاتے ہیں اسی طرح ہمارے مسیح کا انجام ہوا اور سر توڑ کوششیں کیں مگر کیا نتیجہ ہوا۔ عیسائیوں نے شرمناک ہزیمت اٹھائی اور اپنے ماتھے پر ایک ایسا داغ لگوایا جو قیامت تک دور نہیں ہوگا ہمارے امام نے قبل از وقت اپنی فتح کی خوشخبری شائع کی اور ایسا ہی ہوا۔ اب عیسائی ذرا اسی معاملہ میں اپنے خداوند کا ہمارے امام کے ساتھ مقابلہ کریں اپنے مسیح کے برخلاف بھی آجکل کے عیسائیوں کی طرح اس کے مخالفوں نے ایک قانونی کارروائی کی اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا اسکو دنیا جانتی ہے وہ کامیاب ہوئے اور مسیح صلیب پر لٹکا دیا۔ اور کئی اور بہتک آمیز کارروائیاں کیں۔

اب عیسائی اسی امر میں اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور انصاف کرکے بتلا دیں کہ کیا ان کا مسیح ہمارے مسیح کے مقابل میں کھڑا ہو سکتا ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ عیسائی کس منہ کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں خدا کے فضل سے ہمارے امام کے اتباع نے بھی وہ نمونہ دکھایا ہے جس کے آگے انجیل کے حواریوں کا نام لینا بھی ایک عیسائی کے لئے موجب شرم ہونا چاہیئے ہمارے مسیح نے ایک جماعت قائم کی جو اپنے جان و مال سے آپ کیلئے مرنے کے لئے تیار تھی اور اب بھی تیار ہے اور ہمارے مسیح کے ادنےٰ غلاموں میں سے بعض نے وہ جاں نثاری کا نمونہ دکھایا کہ حواری تو کجا خود انجیل کا یسوع ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا مولوی عبد اللطیف کے واقعہ کا مسیح کے صلیب کے واقعہ سے مقابلہ کرو۔ مولوی عبد اللطیف مرحوم نے نہایت جوانمردی اور استقامت سے جان دی مگر عیسائیوں کے خداوند نے کس قدر اضطراب کیا اور دعا کی کہ الٰہی یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے غرض جس امر میں عیسائی اپنے خداوند کا ہمارے امام سے مقابلہ کریں ان کے خداوند کو ہمارے امام سے کوئی نسبت نہیں کسی منصف مزاج آدمی کے سامنے ہر دو کے واقعات پیش کرو اور جو کارروائی اصلاح کی عیسائیوں کے خداوند نے کی اسکا ہمارے امام کی کارروائی سے مقابلہ کراؤ اور جو جماعت عیسائیوں کے مسیح نے قائم کی ان کا ہمارے مسیح کی قائم کردہ جماعت سے مقابلہ کراؤ اور ہر دو کے انجام پر نظر کراؤ تو ہر ایک انصاف پسند آدمی کو کہنا پڑیگا کہ عیسائیوں کے مسیح کی کامیابی کو ہمارے مسیح کی کامیابی سے کوئی نسبت نہیں جو عیسائی خوشی کرتا ہوا آپ دکھیں اس سے آپ اتنا تو پوچھیں کہ تو کیوں خوشی کرتا ہے مرنا تو ایک نہ ایک دن سب نے ہے مرنا تو کوئی الزام اور عیب کی بات نہیں کامیابی پر نظر کرنی چاہیئے تو اپنے خداوند کی کامیابی اور ان کی جماعت کی حالت کا ہمارے مسیح اور اس کی جماعت کی حالت اور تعداد اور استقامت سے مقابلہ کر اگر تیرے میں کچھ شرم اور حیا ہے تو تجھے اپنے خداوند کی کامیابی کو دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیئے کہ انکو ہمارے مسیح کے مقابل میں کیا کامیابی ہوئی یہی کامیابی کہ ایک شاگرد نے پکڑوا دیا۔ ایک نے لعنتیں دیں اور سب بھاگ گئے اور

...ہمارا مسیح اپنا کام کر کے گیا ہے نہ پہلے اس نے عقلی طور پر نقلی طور پر اور نشانات کے ذریعہ اپنے دعوے کو ثابت کر دیا اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کو ایسے کامل طور پر پورا کیا کہ ہمارے نبی صلعم کی زندگی

دفتر بدر قادیان سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے ہوئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے بموجب [illegible] کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور [illegible] مضمون میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالف علماء کے عقاید کا [illegible] کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک [illegible] کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر [illegible] ہیں ایسا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل [illegible] ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز [illegible] سے پیش کیا ہے غرض کہ اجکل کے [illegible] لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا [illegible] حجم ہے باوجود چھپائی [illegible] کے قیمت [illegible] رکھی گئی ہے

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح [illegible] کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف [illegible] حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت کیا ہے اور [illegible] وقت مخالف [illegible] ۔ غائب المقصود کو زیر نظر رکھ [illegible] آیہ وعد اللہ الذین امنوا منکم سورہ نور کی [illegible] قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں ۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کی تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف [illegible] اسلام کی [illegible] اور [illegible] جہادی [illegible] الہامات ہیں جو [illegible] اور دلائل [illegible] مخالفین پر حجت کے قیام [illegible] تقریباً ۷۰۰ صفحہ کے [illegible] نہایت [illegible] چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے پانچ روپیہ (صر) کے ۴ر اور مجلد بجائے چھ روپیہ کے تین روپیہ [illegible] باقی [illegible] جلد منگوائیں

در ثمین حضرت اقدس کی تمام [illegible] مجموعہ [illegible] بجائے [illegible] مجلد بجائے [illegible]

شری نہکلنک اوتار [illegible] کا [illegible] صاحب [illegible] مصنفہ [illegible]

کا ہم بہت عمدہ و بیش قیمت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] رسالہ ہے کرشن کی صداقت [illegible] قیمت [illegible]

مرشن پہلار [illegible] سندی زبان [illegible] ماسٹر عبد الرحیم صاحب [illegible] مسیح موعود [illegible] اوتار کی صداقت کا ذکر ہے ۔ قیمت [illegible]

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ [illegible] سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت [illegible] لطیف کتاب ہے اس کے [illegible] قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء [illegible] مضامین [illegible] شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس [illegible] بہت عمدہ چھپوا کر اس کا [illegible] بر سالے میں متفرق مضامین کو یکجائی [illegible] بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت غلامی ۴ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ [illegible] نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قیمت ۸ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے ۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ۔ قیمت ۳ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں [illegible] حیرت کی [illegible] سے اس کے [illegible] ثابت [illegible] نادم کیا گیا ہے

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں [illegible] کتاب جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ۔ قیمت ۴ر

تعلیم مستورات } مستورات کے لئے بہتر ۔ قیمت ۲ر

کلمات احمدی } (اردو) قیمت ۲ر

آئینہ کمالات } طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے قیمت ۱ر

کلمات احمدی } قیمت ۲ر

ہیرا

[illegible] اصلی ہیرا [illegible] پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ [illegible] بزرگوں [illegible] اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید ابھی ہے اپنے [illegible] کو اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے [illegible] گا اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں ہے تو [illegible] قیمت واپس دیدوں گا اور شرح ہیرا دس روپیہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا ۔ [illegible] کے قدردان اسے خرید فرماویں ۔ اور نیز میرے پاس پشاوری لنگی اور کلاہ ہر قسم بھی موجود ہے ۔ ہیرے کا سربستہ [illegible] تولہ

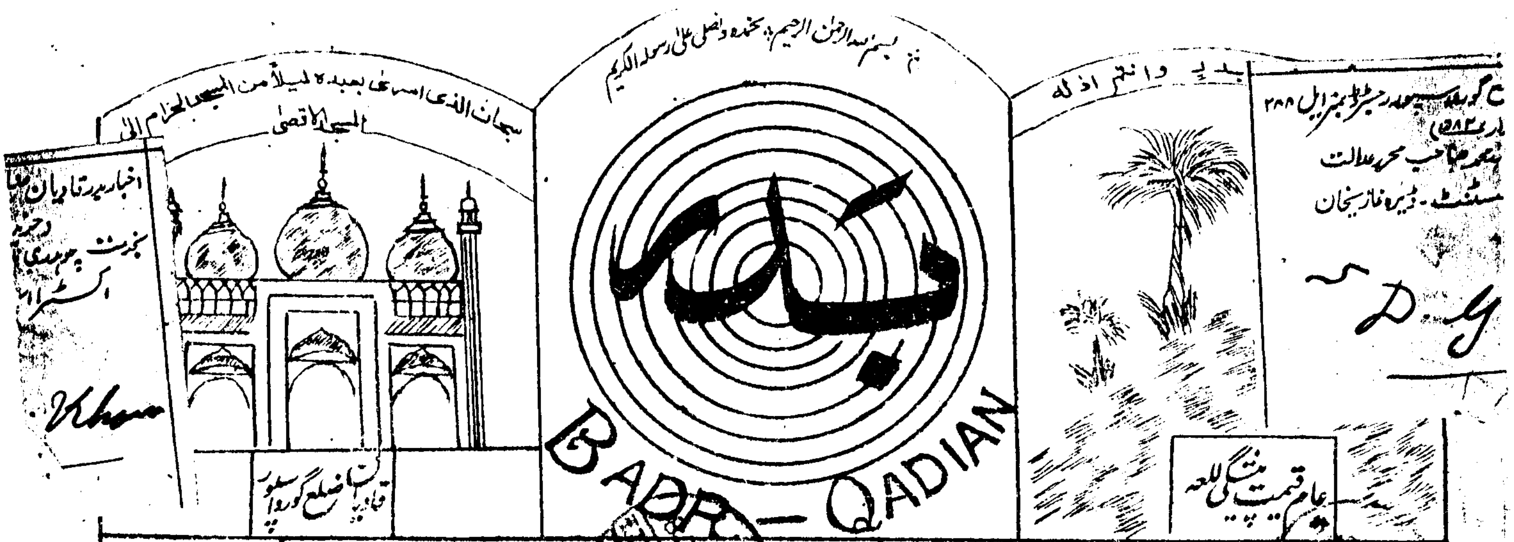
احمد نور مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء
۲۱۴ مسماۃ تاج بی بی عا
۱۷ اپریل ۱۹۰۸ء
۱۲۷ مولوی سکندر علی صاحب عہ
۲۶ حاجی حبیب طاہر صاحب صہ
عبد الرحمن صاحب ۱۳۸۹ از افریقہ
بابت نور عالم خان صاحب ۲۰۱۹ للعہ

۲۱ اپریل ۱۹۰۸ء
بابو اللہ دتا صاحب خریدار نمبر ۲۰۱۷ للعہ
۱۲ حکیم محمد عمر صاحب عا
۱۴۰ فضل الٰہی صاحب ۱۲
۲۱۹۱ چوہدری بڑھے خان صاحب
۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء
۱۳ میاں عبد الکریم صاحب عہ
۱۹۵۴ محمد یار صاحب عا

میاں معراج الدین عمر بدر پریس قادیان میں [illegible] کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔



امروز قوم من نشناسد مقام من | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸

مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۲۷

قیمت از غربا و طلبا غیر مذاہب سے ہر — گورنمنٹ سے عہر — افریقہ عہر — فی پرچہ ۲ر

ایڈیٹوریل

(ماخوذ از کلام خلیفۃ الامام)

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے کے لئے مفصلہ ذیل باتوں کی ضرورت ہے

(۱) فاصبر۔ یعنی استقلال و استقامت و بُردباری و جفاکشی سے کام لو (۲) واستغفر لذنبک۔ اپنی کمزوریوں کے لئے جناب الٰہی سے حفاظت طلب کرتے رہنا (۳) وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ صبح و شام تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا (۴) فاستعذ باللہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے استعاذہ جناب باری سے کرتے رہنا (۵) ادعونی استجب لکم ہر وقت دُعا میں مشغول رہنا۔

افعال کا حسن۔ ایک تو تجربہ صحیحہ و عقل سلیمہ سے معلوم ہوتا ہے۔ دوم۔ اللہ جل شانہٗ خود فرمائے کہ یہ نیک کام ہے۔ پس ہدیٰ تو وہ ہدایتیں جن پر فہم و ادراک نہیں چل سکتا اور ذکریٰ وہ جسے انسان نیک تو سمجھتا ہے مگر رسم یا غفلت یا کسی اور وجہ سے بھول گیا یا چھوڑ چکا ہو

اللہ تعالیٰ نے پہلے رکوع میں تین باتیں بتائی ہیں۔ یہ کتاب۔ کتاب اللہ ہے (۲) اسمیں کوئی شک اور ہلاکت کی راہ نہیں (۳) دنیا کے سب متقیوں کے لئے (خواہ کس مذہب کے ہوں) آئندہ ترقیات کے لئے پوری ہدایت ہے۔ اتقا کا ادنےٰ درجہ یہ ہے (۱) غیب پر ایمان لانا (۲) دُعا سے کام لیتے رہنا (۳) مخلوق سے ہمدردی خدا کے دئے میں سے انہیں بھی دینا۔ پھر اس سے دوسرا درجہ۔ (۱) اس بات پر ایمان لانا کہ رسول اکرم صلعم پر اللہ کی تمام رضامندی کی راہیں کھل گئیں (۲) ہمیشہ اس صفت الٰہی پر ایمان رکھنا کہ وہ ایسے آدمی مبعوث کرتا رہا ہے جنہیں اپنی رضا کی راہیں بتلائیں (۳) آئندہ بھی ایک گھڑی آنے والی ہے جبمیں ایک شخص پر اللہ کی رضا ظاہر ہو پہلے تو ہدایت ان کے لئے ہوتی ہے پھر وہ ہدایت پر سوار ہو جاتے ہیں۔

بس انجام ان لوگوں کا یہ ہے کہ مظفر و منصور ہوتے ہیں آخرت کے متعلق ہر فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ فلاح پائیں گے مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ سچے متقی کا نشان یہ ہے کہ وہ اس دنیا میں بھی مظفر و منصور ہو۔

پھر

ان لوگوں کا حال بتایا ہے جنہوں نے خطرناک راہیں اختیار کی ہیں ایک وہ جو حق بات کو سننا ہی نہیں چاہتے۔ دوم وہ جو سن تو لیتے ہیں مگر انذار و عدم انذار کو برابر سمجھتے ہیں۔ سوم وہ جو اس رسول کے پیروؤں کی حالت پر غور نہیں کرتے کہ اب کیا سے کیا ہو گئے کیونکہ ہر شخص اپنے گاؤں کے نیک و بد کا جانتا ہے۔ اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی بیعت واجب ہے

کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت میرزا غلام احمد صلعم کو مسیح موعود و مہدی مسعود مانتے ہیں تو اب علامہ نورالدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس میں وحدت نہ ہو اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے جب تک ایک بزرگ کے تحت میں ہو کر کل کام نہ کئے جائیں جو بھیڑ ریوڑ سے یہ سمجھ کر جُدا ہوتی ہے۔ کہ ساتھ ساتھ مقید کیوں پھروں۔ وہ ایک دن بھیڑئیے کے قابو میں آ جاتی ہے۔ جو شاخ اپنے تئیں ہری سمجھ کر جڑ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھیگی۔

ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمہ دار ہے پس کسی انجمن کے سکرٹری یا کسی جگہ کی جماعت کے امام کا بیعت کر لینا سب کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہر ایک کو بیعت کیلئے خط لکھنا چاہئے تا وہ اس فیض

(کتبہٗ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ)

سے حصہ لے۔ جو ید اللہ علی الجماعۃ میں مرکوز ہیں

پیغام صلح

اس صلح کے پیغام کی (جو امن کے شاہزادہ نے تمام قوموں کو دیا) اشاعت کی تجاویز ہو رہی ہیں خواجہ کمال الدین صاحب اسے پانچ دس ہزار چھپوانا چاہتے ہیں۔ مخدومی مفتی محمد صادق صاحب نے ... اپنے سفر میں اسے پھیلایا۔ سناتن دہرمی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آریہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں کیا وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں آشتی کا دور دورہ ہو۔ السوی الشین کی بنیاد بھی رکھی جانیوالی ہے مگر معاہدہ کے وقت یہ خیال ضروری ہے کہ احمدی قوم چونکہ ایک ایسے لیڈر کے ماتحت ہے جس کے حکم کے ایک ایک نقطہ کی تعمیل ان کا کام ہے اسلئے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک دو سو ہندو اٹھے اور ہم ان سے یہ عہد کر لیں کیونکہ ایک طرف تین چار لاکھ کی جماعت ہے اور دوسری طرف معدود سے چند۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ کم از کم دس ہزار معزز ہندو کے دستخط ہونے چاہئیں۔ پیغام صلح کے اخیر میں جو نوٹ ہیں جہاں تک میرا خیال ہے۔ اور اہل بیت نبوت سے معلوم ہوا وہ اس کتاب کے لئے نوٹ نہ تھے بلکہ علیحدہ ایک اور کتاب کے لئے تھے اس امر کا اظہار اس لئے ضروری ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے آپ کا کلام ناتمام رہ گیا۔

سرسری نظر

اس ہفتہ کے آتے ہوئے دو چار رسالے اور ایک دو اخبار میری زیر نظر ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا شدت مخالفت میں ایک حرف بھی انصاف کے ساتھ لکھنا قسم ہو گیا بات بات میں غیظ و غضب ٹپکتا ہے۔ فقرے فقرے میں تعصب ہویدا ہے۔ پیرے پیرے میں بدنیتی اور منافرت پالیسی کا اظہار ہے اللہ رحم کرے ان کے حال پر۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ آقائے نامدار احمد مختار روحنا فداہ نے فرمایا ہے مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلم کو ضرر نہ پہونچے۔ آہ یہ مسلمان خدا جانے کس دنیا کے رہنے والے ہیں کہ ان سے ہم نے وہ دکھ اٹھائے جو زہریلے سانپوں اور پھاڑ کھانے والے درندوں سے اگر پہنچتے تو چنداں گلہ نہ تھا۔

المجدد ماہ مئی میں ایک ایسا گندہ نوٹ نکلا کہ بعض غیر احمدی احباب نے خط بھیجے کہ آپ مقدمہ کیوں نہیں چلاتے مگر ہم نے یہی جواب دیا کہ ہم فاصبر علی ما یقولون پر عمل کر رہے ہیں یہ جون کا نمبر پھر اسی رنگ میں نکلا ہے "تازیانہ نقشبندی" کی دہمکی جیسے دیجاتی تھی۔ وہ تو اب تک باطل کا سر کچلنے کے لئے خدا کے فضل سے انہی خیالات کے ساتھ زندہ موجود ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تازیانہ اپنا کام کر چکا۔ ذالنع ماشئت شاید ہم قسم سوا قع کے۔ لیکن ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے جماعت علی شاہ کا تقدس و تطہر ان کے مریدوں کی تحریر سے ظاہر ہے ہر شخص یہ مضمون پڑھ کر اس کا فیصلہ کر سکتا ہے لاہور سٹیشن پر کرا ہور کے ایک واقعہ کے متعلق جھوٹ۔ کذب۔ بہتان افترا کی نجاست پر اس بے باکی کے ساتھ منہ مارنا اس گروہ کا کام نہیں ہونا چاہیے جو اپنے تئیں ایک واجب التعظیم مجدد سے منسوب کرے۔ کہنے والا تو ظالم تبارک و حیہ آل محمد است کہہ رہا ہے اور یہ اسے اہل بیت کی توہین کرنیوالا بتاتے ہیں کیا تمہارا اپنا مذہب نہیں کہ ابوبکر و عمر امام حسین سے افضل تھے لیس جب یہ کہنا ہتک نہیں تو مسیح موعود کی افضلیت سے کیوں توہین ہونے لگی اگر تم انکار میں کبھی تقوی تھا تو دکھاؤ۔ کہاں لکھا ہے جب تک تمام اہل ارض مرزا کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھیں گے آپ فوت نہ ہونگے پھر منہ پر نجاست داڑہی کرنا اور جنازہ پر نجاست کا پھینکا جانا ایسے بعید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہیں کہ ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا کیا کہیں اس رسالہ کا طرز تحریر ہمارے متعلق ایسا بازاری کہ میں اس کا ہرگز ذکر نہ کرتا مگر بتلانے صرف یہ دکھانا تھا کہ ایک ایک عظیم الشان فرقے کے اخلاق حمیدہ اور تقوی و تہذیب کا یہ نمونہ ہے اور علم کا یہ حال کہ آپ جوتیوں سمیت جنازہ پڑھے جانے پر معترض ہیں حالانکہ سچے مسلمانوں کا یہ عام معمول ہے کہ احادیث سے آنحضرت صلعم کا مع صحابہ کرام نماز پڑھنا ثابت ہے یہ ہندویت کی رگ ابھی گئی نہیں۔ جو چمڑے سے پرہیز کرتے ہیں۔

اس کے بعد ضیاء الاسلام کا نمبر ہے بخدا میں یہ سننے کیلئے ہرگز تیار نہ تھا جو کچھ اس مہربان نے سنایا بجلاوہ جو ریویو آف ریلیجنز کے صفحے کے صفحے اپنے رسالے میں نقل کر دئے اور جس کے رسالے کی رونق ریویو کے مضامین ہوا پس وہ امید ہو سکتی تھی کہ وہ احمدیوں کو ایک سخت خطرناک فرقہ کہے۔ ایک کاسہ لیس کے لئے نمک حرامی سے بڑھکر کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہو سکتا اگر یہ فرقہ ایسا ہی خطرناک تھا تو آپ نے یہ راہ و رسم کیوں رکھی تھی جوش تعصب میں عقل کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ایک طرف لکھتا ہے مرزا اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مرنیوالے نہ تھے دوسری طرف خود ہی الوصیۃ کا ذکر کرتا ہے پھر وطن سے ایک گندہ مراسلت کی (جو کسی شریر نے کسی احمدی کے نام سے چھپوا دی ہے) نقل کرتا ہے اور درایت سے کام نہیں لیتا ہم اعتراضوں سے منع نہیں کرتے وہ بھی کھول کر کریں اور اپنے ترکش میں کوئی تیر باقی نہ رکھیں اور نتیجہ کے منتظر رہیں میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا اتیلز نمبر رسالہ شیعہ کا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس میں ہمارے متعلق تہذیب کا پاس کو نظر انداز نہیں کیا مجھے افسوس ہے کہ آپکو ہمارے متعلق غلط معلومات بہم پہونچائے گئے ہیں۔ حضرت امام مہدی آریوں عیسائیوں سے مناظرہ کرنے تشریف نہیں لے گئے تھے اور نہ آپ ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے اور نہ یہ صحیح ہے کہ آپ اپنی موت کی پیشگوئی نہیں کر سکے۔ صاحب من الوصیۃ دو سال آپ پہلے شائع فرما چکے تھے ہاں آپنے یہ فقرہ جو لکھا کہ بہت سے ہندوں نے انکے مکان کو گھیر لیا اور فحش کلمات کہنے لگے اور پھر ... شقاوت یہ درندگی اور یہ مظالم ایسے نہیں جو اس جانیں ... سے عمل میں آ سکیں اس کا شکریہ لیکن اس کے ساتھ ہمارے مقتدا خلفاء راشدین کو جو کچھ آپ کہہ گئے ہیں وہ اس بیہودہ حرکت کے تکلیف دہ نہیں ہو سکتا حضرت ثلاثہ وہ ہیں جن کے سچے اور متقی مسلمان ہونے پر خود انکی خلافت نے گواہی دی یعنی خدا کے کلام نے اور پھر اس کے کام نے۔ پڑہو وعد الله الذين امنوا منكم اور پھر تیرہ صدی کے البلاغ دیکھو جو ان کی تعریفوں سے بھرے ہوئے ان بزرگان ملت کے اسلام پر اور اہل بیت کرام پر اتنے احسان ہیں اگر آپ سچے محب ہوں تو قیامت تک ان کے شکریہ سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے آپ نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ بیٹا مرزا صاحب نے حکیم نور الدین کو اپنا جانشین نامزد کیا دراصل حضرت مسیح موعود نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا کوئی وصی نامزد نہ کیا تھا بلکہ اس معاملہ کو قوم کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا تھا پس آپ کا اس سے استدلال یا سنیوں پر اعتراض بنا ر غلط بر غلط ہے وکیل کے مضمون کا جواب تو کسی وقت علیحدہ عرض ہو گا فی الحال نظیر حسین سخا کے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے آپ بدر کی اس توجیہ پر کہ حضرت مسیح موعود ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں رقمطراز ہیں کہ موت کے یہ معنی کسی لغت و ڈکشنری و انسائکلو پیڈیا میں نہیں کاش سخا صاحب جہان ناتک کیطرف توجہ دکھاتے ہیں قرآن مجید کی آیات پر کچھ نظر کرتے صاف لکھا ہے ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون

دیکھئے باوجود اس کے کہ موت جسم و جان کے افتراق کا نام ہے اور شہیدوں پر بھی یہ حالت طاری ہوئی۔ پھر بھی انہیں زندہ کہنے کا حکم ہے حضرت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق پس اس ایک ہی آیت نے آپکے چاروں سوالوں کو حل کر دیا پھر یہ جواب ان جوابوں کا ایک حصہ جو کہ اشتہار آخری فیصلہ کے بارہ میں دئے جاتے ہیں کسی وکیل کے ایک

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اہل وطن کو ایک خطاب"

لاہور کے جلسہ پیغام صلح کے بعد انجمن احمدیہ بھیرہ نے تجویز کیا تھا کہ پیغام صلح بھیرہ والوں کو بھی پڑھ کر سنایا جاوے حسن اتفاق سے ہمارے مکرم و معظم مفتی محمد صادق صاحب تشریف لائے مفتی صاحب موصوف عرصہ سے اہل وطن کو خطاب کرنا چاہتے تھے اور ایک لیکچر دینا چاہتے تھے یہ موقعہ بہت مناسب تھا اور زیادہ لطف یہ ہوا کہ ۲۶ تاریخ جون کو جمعہ بھی تھا اور شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ کا جنم دن بھی تو ان سب مبارک تقریبوں کا جمع ہونا نہایت مبارک تھا۔ چنانچہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شام کے ۶ بجے حکیم فضل الدین صاحب کی بیٹھک پر مفتی صاحب موصوف نے لیکچر "اہل وطن کو ایک خطاب" پڑھا جس کے ضمن میں پیغام صلح ربھی پڑھ کر سنایا گیا جلسہ میں شہر کے معزز ہندو مسلمان رؤسا مدعو کئے گئے تھے اکثروں نے ... سے تشریف فرما کر جلسہ کی رونق افزائی فرمائی اور ہندو مسلمان پبلک نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ ایک جلسہ میں جمع اور لیکچر کو سنتے ہوئے نظر آتے تھے جو نہایت مسرت کا مقام تھا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب دیوان گنپت رائے صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ قرار پائے جو شہر بھیرہ کے نہایت قابل اور منصف مزاج اور ہر دلعزیز رئیس ہیں سب سے پہلے مولوی محمد صدیق صاحب نے قرآن مجید کا ایک رکوع نہایت خوش الحانی سے پڑھا جو نہایت دلکش اور مؤثر تھا بعد ازاں مفتی صاحب موصوف نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ لیکچر نہایت قابلیت سے لکھا گیا تھا سب سے پہلے اہل وطن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تھا پھر منہاج نبوت کا بیان تھا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونے کا ثبوت تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ۔ آپ کی وفات پر اعتراضات اور ان کے جوابات کا تذکرہ فرما کر "پیغام صلح" کو پڑھکر سنایا۔ بعد اس کے شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم کے لئے نہایت خلوص سے دعا کی گئی اس دعا کے وقت حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھائے اور اکثر ہندو معززین نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور سب نے آمین کہی جو مذہبی مصالحت کے لئے ایک نیک فال تھی۔ مفصل لیکچر اور دعا بدر میں چھپ جائیگی۔ مفتی صاحب کے بعد بھیرہ میونسپلٹی کے وائس پریزیڈنٹ بخشی رام لبھایا صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں بخشی صاحب موصوف نے پیغام صلح کی تائید کی اور اس صلح پر اظہار مسرت فرمایا اور شہنشاہ معظم کیلئے دعائیہ الفاظ فرمائے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے خلیفہ ہونے پر بوجہ اپنے قدیمی تعلقات کے نہایت خوشی ظاہر فرمائی اس کے بعد آریہ سکول کے ماسٹر ہری رام صاحب نے تقریر فرمائی جس میں انہوں نے پیغام صلح کی تائید کی اور یہ فرمایا۔ کہ گائے کا گوشت ایسا ہے کہ اگر احمدی لوگ گائے کا استعمال چھوڑ دیں۔ تو ہندوؤں اور احمدیوں میں ہمیشہ کے لئے مصالحت ہو جائے اور سچا اتفاق پیدا ہو جائے پھر انہوں نے شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ بھی فرمائے بعد ازاں پریزیڈنٹ نے تقریر فرمائی جو نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی انہوں نے بڑے زور سے پیغام صلح کی تائید فرمائی۔ فرمایا کہ پہلے میں نے سنا تھا کہ پیغام صلح لاہور میں پڑھا گیا ہے اور اس کے مجمل حالات سے مجھے خبر دیگئی تھی۔ مگر آج جب میں نے اس پیغام کو سنا تو مجھے نہایت خوشی ہوئی اور اس کی معقولیت اور خوبیوں نے میرے دل خاص اثر کیا اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا اور یہ کہنا کہ احمدی لوگ اگر گائے کا استعمال چھوڑ دیں تو دونوں قوموں میں صلح ہو جائے بالکل سچ ہے مگر میں کہتا ہوں کہ احمدیوں نے تو یہ سب کچھ کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اور وہ نہ صرف گائے کا استعمال چھوڑنے پر بلکہ ہر ایک شرط پر جو پیغام صلح میں پیش کی گئی ہے۔ خود عمل کرنے کو تیار ہیں اب جو دیر ہے وہ اہل ہنود کی طرف سے ہے چاہئے کہ اہل ہنود بھی ان شرائط پر جو پیش کی گئی ہیں۔ عمل کرنا شروع کر دیں تا سچا اتفاق پیدا ہو جائے۔ اور حقیقی صلح پیدا ہو جائے اس کے بعد صاحب موصوف نے اپنے قدیمی تعلقات جو حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ سے صاحب موصوف کے ہیں ظاہر فرما کر حضرت مولانا کی خلافت پر اظہار مسرت فرمایا اور نہایت خوشی ظاہر کی اس کے بعد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنم دن پر پیغام صلح کے پڑھے جانے کو نیک فال قرار دیکر اور شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ فرما کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا اس کے بعد مفتی صاحب نے اٹھ کر پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر کی تائید فرمائی۔ کہ احمدی لوگ ہر طرح آمادہ ہیں اب صرف دیر اگر کچھ ہے تو فریق ثانی کی طرف سے ہے مگر خوشی کی بات ہے کہ لاہور میں ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے جس میں معزز ہندو مسلمان شامل ہیں اور جو ان سب باتوں کو عملی رنگ میں لانے کی کوشش کریگی۔ و باللہ التوفیق۔ پس رؤسا میں سے جو صاحب چاہیں اس ایسوسی ایشن میں شامل ہو سکتے ہیں اس کے بعد بہ اجازت پریزیڈنٹ صاحب جلسہ برخاست کیا گیا

اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ان محض اپنے فضل سے یہ جلسہ کو نہایت کامیابی عطا فرمائی اور جلسہ کے مقصد میں امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی۔ لوگوں نے نہایت خوشی اور توجہ سے لیکچر سنا۔ کسی قسم کا شور و شر نہ تھا۔ جلسہ میں خاموشی اور تہذیب کی حکومت تھی اور لیکچر کا پبلک پر نہایت عمدہ اثر پڑا جب تک لیکچر ختم نہ ہو لیا کوئی شخص لیکچر سے جاتا نظر نہ آیا۔ اور پھر شہنشاہ معظم کے لئے ہندو اور مسلمانوں کا مل کر دعا کرنا اور آمین کہنا مذہبی مصالحت کی عجیب مسرت خیز جھلک دکھاتا تھا اور نیز یہ ظاہر کرتا تھا کہ دونوں قوموں کو اپنے شہنشاہ سے سچی دلی محبت اور وفاداری ہے کہ ایک جگہ جمع ہو کر دونو قومیں اپنے شہنشاہ کے لئے دعا کیواسطے ہاتھ اٹھاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پھر شکر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ شکر کرنا ہمارا فرض ہے کہ وہ اپنے عاجز اور بیکس بندوں پر اپنے فضل و کرم کرتا اور اپنے فضل اور نصرتوں سے کامیابیاں عطا فرماتا ہے یہ سب کچھ اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے سچے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طفیل ہے جس کا صلح کا پیغام بھیرہ کو سنایا گیا اور یہ بات بھی قابل تذکرہ ہے کہ مخالفین سلسلہ نے اس جلسہ میں طرح طرح کی روکیں ڈالنے کی کوششیں کیں اور مجلسیں بھی گرم ہوئیں اور بجائے قرآن کریم و حدیث شریف کا وعظ ہونے کے کفرنامے پڑھے گئے اور جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا اور صادق کامیاب ہو کر رہا

کار و بار صادقاں ہرگز نباشد ناتمام
صادقاں را دست حق باشد نہاں در آستین

اس لیکچر کا اثر جو کچھ ہوا اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں لیکچر کے دوسرے دن ایک ہندو وکیل صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ایک عجیب و غریب تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہندوستان میں تین بڑے مذاہب ہیں۔ ہندو، مسلمان اور عیسائی۔ خدا تعالے نے چاہا ہے کہ اب یہ تینوں قومیں آپس میں صلح اور امن کے ساتھ زندگی بسر کریں اور تینوں قوموں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ تینوں قومیں ایک ایسے شخص کے جھنڈے کے تلے جمع ہوں جو تینوں قوموں کے لئے مقتدا ہو وہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہو عیسائیوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہو اور ضروری ہے کہ وہ اللہ کا رسول بھی ہو تا کہ تینوں قوموں کے مقتداؤں کی عزت

اور من جانب اللہ ہونے کا ثبوت بھی وہیں دنیا پر ظاہر ہو جانے اور یہ وہ خود خدا کیطرف سے مقرر کردہ مقتدا ہونیکی وجہ سے ہر ایک قوم کے لئے قابل قبول بھی ہوا اور جہاں تینوں قومیں اس کو اپنے اپنے رنگ میں مقتدا سمجھیں وہاں وہ اکیلا تینوں قوموں کے مقتدوں کا مظہر ہونے کی وجہ سے تینوں قوموں کی وحدت کا باعث بھی ٹھیرے اور اس طرح آپس کے اختلاف مٹ جائیں اور اس حکم اور عدل پیشوا کی سب ل کر اطاعت کریں اگر ایسا ہو جائے تو ہندوستان کے سارے دکھ کٹ جاویں اور سارے آپس کے جھگڑے مٹ جائیں اور ہندوستان کی ترقی اور بہبودی کے دن آجائیں یہ سچ ہے کہ جو بات حضرت مرزا صاحب نے نکالی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے اور جیسا اُن کو خدا نے وحی کی ہے کہ وہ کرشن مسیح اور مہدی ہیں۔ اگر اس کو لوگ مان لیں تو ہندوستان کے دن پھر جاویں اور لوگوں میں سچی مصالحت اور محبت اور گورنمنٹ سے سچی وفاداری پیدا ہو جائے اور پھر ہر ایک قسم کے فساد اور دکھ سے ہندوستان کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے۔ واقعی ہر ایک دکھ سے نجات کا ذریعہ اگر کوئی ہے تو وہ یہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے دنیا کے آگے پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے وجود دنیا میں بھی موجود ہیں۔ جو محض اپنی ذاتی وجاہتوں کیواسطے فرقہ بندیوں میں ہی خوش رہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اتفاق ہو اور دنیا کے دکھ کٹیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر کس مپرسی کی حالت میں جا پڑیں گے اور یہی اونکو منظور نہیں۔

یہ تقریر سنکر مجھے نہایت مسرت ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ خیر اگر خود غرض وجود دنیا میں ہیں تو آپ جیسے عالی خیال لوگ بھی خدا کے فضل سے دنیا میں موجود ہیں۔ نیکی کے کام کے لئے سعی کرنے سے ہمت نہ ہارنی چاہیئے خدا تعالیٰ نیکوں کا مددگار رہتا ہے اور نیک آخر کامیاب ہوتے ہیں غرض اس ملاقات کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اور ایمان بڑا تازہ ہوا۔ اے خدا کے برگزیدہ مسیح تجھ پر سلام۔ اے سچے نجات دہندہ تجھ پر سلام۔ تو نے جو کچھ عظیم الشان کام دنیا پر کئے ہیں وہ قیامت تک یادگار رہیں گے اور آسمان پر تارا ہو کر چمکیں گے۔ مگر آہ! آج قوم کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ وہ نہیں دیکھتے نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ مگر ان وہ جنکو خدا نے اپنے فضل سے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ اے قوم آنکھ کھول دیکھ اور سمجھ ورنہ پیچھے پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا کے مسیح نے کیسا سچا شعر فرمایا ہے۔ ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

راقم۔ ایک احمدی از بھیرہ

بدرِ خواتین

مورخہ ۳۰۔ اپریل کے بدر میں مکرم بھائی احمد حسین خان صاحب کا مضمون ذیل کے عنوان پر دیکھا (میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے) چونکہ اس کا ایک حصہ مستورات کے متعلق ہے دیکھکر مجھے خیال آیا کہ میں بھی اپنی ناقص سمجھ کے مطابق کچھ عرض کر ہی دوں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرے قابل عزت بھائی ایڈیٹر صاحب اپنے زرین بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور ممنون فرما دیں گے۔

سب سے اول تو محترم بھائی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ گاہے گاہے اس غریب فرقہ کی خبرگیری کرتے رہتے ہیں اور جب کم فرصتی کے مرض سے افاقہ ہوتا ہے تو مستورات

مضمون اپنی دلچسپی کے لحاظ سے عمدہ تھا مگر جو انہوں نے پہلا سین یعنے تصویر کا دوسرا رُخ دکھایا ہے وہ میرے تجربے اور مشاہدے کے بالکل برخلاف ہے مجھے تو کبھی یہ دیکھنے یا سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کہ مرد بیچارا مصیبت کا مارا محنت مزدوری کر کے پیسے کما لائے تس پر بھی بچہ کو گودی میں اُٹھائے اور چولھے کے پاس بیٹھ کر ہنڈیا پکائے ادھر بچہ روئے چلائے ادھر وہ بیچارا سالن میں چمچہ ہلائے بیوی پاس بیٹھی یوں ہی بڑبڑائے۔ بخدا میں نے یہ تماشا نہ دیکھا اور نہ (سوائے بھائی صاحب کی زبانی) سنا۔ بالفرض اگر بھائی صاحب کو کبھی اس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو معدودے چند والا معاملہ ہے جسکو ہم تصویر کا دوسرا رُخ نہیں کہہ سکتے اور بیوی جو کہ اپنے شوہر کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتی ہے ضرور پاگل ہے۔ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ اگر بچے پالنے کا بار عظیم مردوں کے سر پر پڑتا تو اس کی انجام دہی میں وہ سخت ہی بودے نکلتے۔ ان پرورش کے مشکلات کو پیش نظر رکھ کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ ماؤں کے پاؤں تلے بہشت ہے۔ اس آزمائش میں ثابت قدم رہنا عورتوں ہی کا کام ہے اخیر میں بھائی صاحب نے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ فریق اول کیوں ایسا تند خو اور بد مزاج ہے اور فریق ثانی کیوں ایسا حلیم بنا رہے۔

آمدم برسر مطلب! اب میں یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے۔ میاں کا بیوی کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حرم محترم کے ساتھ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر بیوی صاحبہ روٹی پکاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آگ سُلگا دیتے۔ غرض ذرہ ذرہ کام میں بیوی صاحبہ کو امداد دیتے۔ جب میں ہندو۔ آریہ۔ عیسائی مذہب پر نظر عمیق ڈالتی ہوں تو بے اختیار بلند ہوئے اسلام پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے کہاں ان کی حیاکش گناہ کا پیش خیمہ بے پردگی اور بے جا آزادی اور کہاں اسلام کا باعصمت اور باعزت رہنے کا عمدہ ذریعہ پردہ کون کہتا ہے مسلمان مستورات کے لئے پردہ قید ہے میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ یہ پردہ بلند ہے اسلام کا وہ بھاری احسان ہے جس کا ہم شکریہ نہیں ادا کر سکتیں اور جس کی نظیر کوئی اور مذہب نہیں دکھا سکتا۔ کہاں ہندوؤں اور آریوں کا مذہب کہ فرقہ اناث کو کشتنی سوختنی [illegible] ذلیل سمجھا اور اون کی کتابوں نے ان کو دختر کشی اور ستی کرنے کا سبق دیا کہاں اسلام کی پاک تعلیم کہ مرد اور عورت کو ایک جیسے حقوق عطا فرما دیئے قرآن پاک نے دختر کشی وغیرہ کا قلع قمع کر دیا کیا انجیل دکھا سکتی ہے کہ اس نے عورتوں پر کیا کیا احسان کئے ہاں البتہ ایک احسان مذہب اسلام سے بڑھکر عیسائیت نے کیا ہے وہ کیا ہے بے جا آزادی جو ان کو خدا سے دور کرنے اور جہنم کے نزدیک کرنے کا بڑا عمدہ ذریعہ ہے وہ اسلام ہی ہے اور قرآن کریم ہی ہے جس کے فرقہ اناث پر ان گن عنایات ہیں۔ قرآن کریم نے مستورات کو باپ کی اور خاوند کی جائیداد میں حصہ دلایا ہے۔ کیا کوئی مذہب اس کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔

میاں اور بیوی کا آپس میں ایسا سلوک ہونا چاہیئے کہ وہ ہر وقت ایک دوسرے پر خوش رہیں کبھی کوئی رنجش اور بدمزگی درمیان میں آنے نہ پائے اور یہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں آپس میں خالصاً لوجہ اللہ ہی نیک سلوک کریں بیوی اپنے میاں کی اس واسطے عزت اور محبت نہ کرے وہ مالدار خوبصورت یا ذی وجاہت ہے (کیونکہ مال وغیرہ کسی کی میراث نہیں) بلکہ وہ اس لئے اس کی عزت توقیر اور الفت کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور میں اپنے اللہ کو خوش کرنے

کے لئے میاں کی تابعداری کرے۔ نہ کہ میاں اپنی بیوی کے ساتھ اس کی خوبصورتی یا اس کے باپ کے زیادہ مرتبہ یا اس کو زیادہ جہیز وغیرہ ملنے کی وجہ سے حسن سلوک نہ کرے (کیونکہ یہ سب چیزیں عارضی اور جلدی ملیامیٹ ہو جانے والی ہیں) بلکہ وہ بھی اپنے اللہ اور رسول کے احکام کی بجا آوری کیواسطے لطف اور مہربانی سے پیش آوے اور جو شخص محض اللہ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ محبت اور سلوک کرتا ہے تو مولیٰ کریم اس کی محبت اور بھی دن بدن مستحکم اور مضبوط کرتا جاتا ہے۔ اور ان کے مابین کسی قسم کا فساد وغیرہ ہو ہی نہیں سکتا اور اکثر اوقات دیکھا ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول پر چلنے والے میاں بیوی میں بغض اور عناد نہیں ہوتا اور وہ ایک دوسرے کے حقیقی خیرخواہ اور جانی دوست ہوتے ہیں ایک عورت اور مرد کے درمیان فساد ہونے کا سب سے بھاری سبب یہ ہے کہ دین سے بے بہرہ مردوں کو چونکہ عاقبت کا خیال ہی نہیں ہوتا اور نہ دل میں خوف خدا ہوتا ہے اور نہ ہی جزا سزا اعمال پر ایمان ہوتا ہے ان کے اکثر اوقات خیال ایسے خراب ہو جاتے ہیں جس کا عورت سخت نوٹس لیتی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا محافظ بنایا ہے اور مرد کو بد معاملہ [illegible] جالی ہے اس فتنہ اور فساد کا موجب نہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔ دوسرا باعث فریقین کی ناچاقی کا یہ بھی ہوتا ہے کہ مذہب سے لاپرواہ مرد اپنی بیوی کو اس کے والدین کے متعلق طعنہ زنی کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے عمدہ کپڑے نہیں دئے [illegible] اس کے والدین کو برا بھلا کہتا ہے جس کی برداشت عورت نہیں کرسکتی اور اس لعن وتشنیع کی بدولت ناچاقی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور وہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا اور نہ بندہ خدا اتنا سوچتا ہے کہ جن والدین نے اپنا پلا پلایا لخت جگر میرے حوالہ کر دیا ہے اور حسب توفیق جو کچھ میسر آیا ہے وہ بھی میری نذر کر دیا ہے اب میں ان بیچاروں کو برا کہوں اور غریب عورت کو جس نے آتے ہی اپنا تن من دھن مجھ پر نثار کر دیا ہو اور جس نے ماں باپ بہنوں۔ بھائیوں اور خویش واقربا کو ایک میری جان کے پیچھے پس پشت ڈالدیا ہے کیوں اذیت پہنچاؤں۔ مگر یہ اس کی بے دینی کا قصور ہے ورنہ ہمارے بشیر و محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا تو تاکیداً فرما گئے ہیں کہ بیوی کو اس کے میکے کی بابت بالکل کچھ نہ کہو۔ میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ دیندار میاں بیوی میں کسی

طرح کی ناچاقی وتنوع میں آہی نہیں سکتی۔ علاوہ بریں مستورات کو بھی اپنے شوہروں کی اعلےٰ درجہ کی تابعداری کرنی چاہیئے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ خاوند کی ضداسی نافرمانی اور بے ادبی دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہوتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر خدا کے بعد اگر کسی اور کو سجدہ کرنا درست ہوتا تو عورت کو اللہ تعالیٰ حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور بزرگی دی ہے اور ان کو تاکید کی ہے کہ ان زیردستوں پر نظر عنایت رکھا کریں اس زمانہ میں جب کہ فرقہ اناث پر بے جا ظلم تعدی ہونے لگی اور ان کو پاپوشوں سے نسبت دی جانے لگی تو خداوند کریم نے مسیح موعود کو وہی رسولی اخلاق دے کر دنیا میں بھیجا اور اس نے اس فرقہ کی عین موقعہ پر دستگیری کی۔ میاں بیوی میں جیسا سلوک ہونا چاہیئے تھا اس کا عملی نمونہ دکھایا۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت اقدس ساری عمر میں ایک دفعہ ام المومنین کو ذرا غصے ہوئے ہیں جس کا انہیں اب تک رنج ہے اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کہاں جاہلوں کا مارنا پیٹنا اور کہاں حضرت [illegible] ذرا اونچے بولنے پر پچھتانا۔

میں دعوے سے کہتی ہوں کہ جس شخص میں احمدیت پوری سرایت کر گئی ہو اس کی بیوی کبھی اس سے ناخوش نہیں ہوتی کیونکہ وہ جب حکم خدا رسول اور امام زمان کے اس کے حقوق کی نگرانی کرتا ہے جس سے کوئی بے لطفی پیدا ہونی ممکن ہی نہیں۔

میری پیاری بہنو!! اگر تم چاہتی ہو کہ تمہیں دنیا میں ہی بہشت مل جاوے تو رو رو کر بدرگاہ مجیب الدعوات دعائیں مانگو کہ تمہارے خاوندوں کو امام برحق شناخت حاصل ہو اے میری دینی بہنو! اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے گھروں کے تمام جھگڑے اور فساد رفع ہو جاویں اور یہاں جنتی زندگی شروع ہو اپنے تئیں کامل دینداری کا نمونہ بناؤ اور اس امام الزمان کی پوری پوری پیروی کرو تاکہ سب مشکلات دور ہوں اور بیوی بچوں کی طرف سے ذرہ بھی تکلیف نہ پہونچے خداوند ذوالجلال ان میری عاجزانہ گذارشوں پر ہر ایک کو کاربند ہونے کی توفیق عنایت کرے۔ والسلام

: آمین ثم آمین

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم آلہی بھیرہ

یہ نظم میرے عزیز دوست صاحبزادہ بشیر احمد کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے خیالات میں برکت دے

بھلا مجھے تبلاؤ یہ کیا ہو رہا ہے
یہ کیسا شور و غوغا ہے یہ کیا ہے
تحیر کی یہاں ہرسو وبا ہے
ہر اک شوخی میں اپنی بڑھ گیا ہے
تجھے اے بے خبر کچھ بھی پتہ ہے
کہ اس دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے
سنبھل جا سرکشی سے باز آ جا
کہ آیا ایک مرد با خدا ہے
اُتر آیا ہے عیسیٰ آسماں سے
پتہ کچھ ہے تجھے کیا ہو رہا ہے
منوّر کر دیا تجھ کو خدا نے
دیا اللہ نے تجھ کو دیا ہے
یقیناً آ رہا وہ دن ہی اک دن
کہ [illegible] مقتدا اک میرزا ہے
مسیحا میں ہوں بیمار محبت
شفا دے تیرے ہاتھوں میں شفا ہے
فدا ہو جاں ہماری تیرے در پر
یقیناً تو بروز مصطفےٰ ہے
میں اب تشنہ لبی سے مر رہا ہوں
پلا جلدی اگر تجھ سا ساقیا ہے
خدا کا برگزیدہ تو ہے لاریب
لقب تیرا ہوا خیرالوریٰ ہے
ترے خادم نہ کیونکر پائیں عزت
بلا ان کو جو تجھ سا رہنما ہے
بڑا رتبہ خدا نے تجھ کو بخشا
ہُوا منکر کا تیرے روسیہ ہے
نہ کیوں کافور ظلمت کفر کی ہو
کہ تو بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ ہے
بھنور کا ڈر سے کچھ بھی نہیں ہو
کہ اس کشتی کا تجھ سا ناخدا ہے
غرض کیا خوبیاں تیری بیاں ہو
مس جاں کے لئے تو کیمیا ہے
ترے دشمن کو پہونچے کیوں نہ ذلت
حمایت میں تُو تیری خدا ہے
مخالف تیرے اندھے ہو گئے ہیں
دلوں پر بھی اندھیرا چھا گیا ہے

مراسلت

برادر اکمل فدہ کمل - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نظم لاہور کی قدردانی کا شکریہ ہے یہ چند اشعار جو بدیہتاً و
ارتجالاً موزون ہوگئے اور کسی خاص ولولہ میں زبان پر آگئے
بینا ندر مین چھاپ دیجئے اور یہی وقتاً فوقتاً خدمت ہوتی
رہیگی - خاکسار ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اے اکملِ نکتہ دان سلامت
اے بلبلِ نغمہ خوان سلامت

لاہور کی نظم چھپ گئی ہے
کہتا ہون بصد زبان سلامت

تادیر رہین مرے سخن کے
اللہ یہ قدردان سلامت

سنتا رہون صد مبارک اون سے
کہتے رہین مہربان سلامت

عیسےٰ کا بیان ہے جانِ ایمان
ایمان بجاہے جان سلامت

تاثیرِ دمِ مسیح سے مین
زندہ ہون - مرا بیان سلامت

کہتا ہون وفورِ عشق مین مین
اے عیسیٰ نوجوان سلامت

انوارِ شباب لوٹ آئین
حسنِ رخِ دلستان سلامت

زندہ رہے تیرا نام تادیر
اسلام کی آستان سلامت

قندیلِ بہشت مین رہے جان
فردوس کا آشیان سلامت

اللہ رہے وہ زور بازو
اللہ کے پہلوان سلامت

دائم رہین جانشین ترے
اے مہدیٔ خوش بیان سلامت

غالب رہین تیرے نام لیوا
پیرو ترے میری جان سلامت

ہو جلوہ نورِ دین جہان مین
اسلام کا شمعدان سلامت

[illegible] کے احمد مہدی
مہدی کا یہ رازدان سلامت

قائم رہے باہمی اخوت
یہ مجمع دوستان سلامت

آباد رہے زمین اسلام
جب تک رہے آسمان سلامت

چھایا رہے ہم پہ ابرِ رحمت
رحمت کا یہ سائبان سلامت

آسیبِ خزان کفر سے ہو
ایمان کا گلستان سلامت

چشمِ بدِ غیر سے ہمیشہ
ہو گلشن قادیان سلامت

ثاقب نہ عدو رہے نہ اس کا
یہ تیر نہ یہ کمان سلامت

ایک نئی نظم

یہ نظم میان محمود کی ہے - اسی
نامکمل حالت مین پیش کرنے سے میرا یہ مقصد ہے تا لوگ دیکھین
کہ شاعری کو بطور پیشہ نہین اختیار کیا گیا بلکہ جب کبھی قلب پر خاص
کیفیت طاری ہوتی ہے، تو اس کا اظہار کر لیا جاتا ہے اور پھر یہ
خیال نہین ہوتا کہ اسے مکمل ہی کرنا ہے ۔

یاالٰہی رحم کر اپنا کہ مین بیمار ہون
دل سے تنگ آیا ہون اپنی جان سے بیزار ہون

بس نہین چلتا تو پھر مین کیا کرون ناچار ہون
ہر مصیبت کے اٹھانے کے لئے تیار ہون

ہوگئی ہین انتظارِ یار مین آنکھین سپید
اک بتِ سیمین بدن کا طالبِ دیدار ہون

کرم خاکی ہون نہین رکھتا کوئی پروا مری
دشمنون پر مین گران ہون دوستو پر بار ہون

کچھ نہین حالِ کلیسا و صنم خانہ کا علم
نشۂ جامِ مئے وحدت مین ہی سرشار ہون

اس کی دوری کو بھی پاتا ہون مقامِ قرب مین
خواب مین جیسے کوئی سمجھے کہ مین بیدار ہون

کیا کرون جاکر حرم مین مجھ کو تیری ہے تلاش
دار کا طالب نہین ہون طالبِ دیدار ہون
صبر و تمکین تو الگ ہے دل تک نہین باقی رہا

راہِ الفت مین لٹا ایسا کہ اب نادار ہون
اب تو جو کچھ تھا حوالہ کر چکا دلدار کے
وہ گئے دن جبکہ کہتا تھا کہ مین دلدار ہون ۔

ایک پرانی نظم

یہ نظم مدت سے لکھی ہوئی میرے بستے مین پڑی ہوئی تھی ۔

مین اپنے بخت پہ کس واسطے نہ ناز کرون
جنابِ حق مین نہ کیون خمِ سرِ نیاز کرون

حضورِ مہدیٔ آخر زمان نصیب ہوا
تو نغمہ ہائے طرب کس لئے نہ ساز کرون

نہ ہو خلافِ شریعت تو ہے مری مرضی
مین اپنے کعبۂ دل کی طرف نماز کرون

اگر حوادثِ ارض و سما ستائین مجھے
تو دار امن و امان ملجاؤ ملاذ کرون

ہزار سال کیا تیرہ سو برس کے بعد
نبی کا چہرہ جو دیکھا تو کیون نہ ناز کرون

خدا کے فضل سے اک نا خدا ملا ہے مجھے
نہ چاہیئے مجھے اندیشۂ جہاز کرون

علو شان جو عرشِ عظیم تک پہونچی
مین کس زمین مین تری مدح اب طراز کرون

مقابلہ مین ترے آگیا جو کوئی حریف
اسے نصیحتِ "لا ترک" مین ممتاز کرون

سنائین آپ کو کچھ اپنا حالِ زار مگر
خلافِ شیوۂ عشاق کشفِ راز کرون

گنوا کے صبر کی مفتاح پر تو ٹھیک نہین
درِ شکایتِ غمہائے قلب باز کرون

ملالِ طبع کا خطرہ ہے ورنہ ذوقِ سخن
یہ چاہتا ہے ابھی اور کچھ دراز کرون

مرا ہو مسکن و مدفن اسی جگہ یارب
جو کوئی آز کرون مین تو بس یہ آز کرون

ہے ابتدا سے حقیقت پسند طبع میری
کبھی پسند نہ مین مسلکِ مجاز کرون

بروزِ کہ مدینہ ہے قادیان موجود
غریب ہو کے مین سے کیون رہِ حجاز کرون

دعا کرو کہ ہو نیکی کے کرنیکی توفیق
بدی سے صحبتِ بد سے مین احتراز کرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آخری پیغام پنجاب یونیورسٹی ہال میں بصدارت جناب جسٹس پرتول چندر چٹرجی صاحب جج چیفکورٹ پنجاب ہندو قوم کے مختلف فرقوں نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ سنا اس جلسہ کے حالات لکھنا میرا مقصد اس جگہ نہیں۔ میری غرض یہاں اس پاک منشا کے پورا کرنے کے متعلق بعض تجاویز پیش کرنا اور اس پر کوئی عملی کارروائی کرنا ہے جس نے حضور والا کو اس پیغام کے لکھنے پر تحریک دی اس مبارک پیغام کے متعلق جہاں تک میں اندازہ کر سکتا ہوں۔ ہندو قوم کے مختلف خیالات ہیں اکثر تو ان میں سے ابھی غور کر رہے ہیں کہ اس پیغام کا کیا جواب دیا جاوے لیکن علے العموم غیر مذہب اس پیغام کے بعد اس پاک نیتی اور وسعت خیالی کو تسلیم کر گئے ہیں۔ جو مقدس راقم پیغام کی ایک لازمی سیرت تھی اس پیغام سے آریہ سماج نے کسی قدر اختلاف کیا ہے درحقیقت وہ لوگ سوائے وید کے کسی اور کتاب کو الہامی کتاب ہونے کی عزت اگر دیں گے تو گویا وہ سماجک عمارت کے ایک بھاری بنیاد کو خود ہلا دیں گے اس لئے ان سے ... کی امید رکھنا کسی قدر مشکل ہے۔ البتہ ان میں اکثر اس حد تک تو طیار ہیں کہ وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عزت کی نگاہ سے آئندہ دیکھیں اور انہیں بدکلامی سے یاد نہ کریں اور انہیں ایک اولوالعزم انسان مانیں اور مفتری نہ کہیں۔ ہاں جناب رسالتمآب کی نبوت کا قائل ہو جانا سردست مشکل ہے۔ سناتن دہرمی فرقہ میں ایک حصہ تو اس وقت بھی جناب خاتم الانبیاء کو خدا کا فرستادہ ماننے کے لئے بموجب شرائط پیغام صلح طیار ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس کی تعداد تھوڑی ہے۔ باقی حصہ اس فرقہ کا بھی ابھی کسی خاص نتیجہ پر نہیں آیا۔ البتہ یہ ایک عام خواہش ہے۔ کہ کوئی راستہ آپس میں صلح و صفائی کا نکل آئے۔ بہرحال میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ اس وقت تک یہ مبارک پیغام علے العموم ملک کے لئے مبارک ہی سمجھا گیا ہے اور عام خواہش ہے کہ کسی ایک سمجھوتے پر زیقین آ کر آپس ... دلوں کے تنازعات کو دور کریں۔ یہ ایک نہایت خوشی کا مقام ہے کہ جناب رسول اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ کو پیغام صلح کے بعد اولوالعزم انسان اور ایک صادق انسان ماننے کی خواہش عام طور پر ظاہر ہو رہی ہے۔ ہمیں اس وقت نہ نتیجہ کے لئے کوئی گھبراہٹ دکھلانی چاہیئے اور نہ کسی عجلت کی ضرورت ہے ابھی تو ہمارا پیغام ملک ہند کے ہزارویں حصہ تک بھی نہیں پہونچا۔ سب سے پہلا ہمارا تو یہ فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ملک کے ہر ایک گوشہ تک پہونچا دیں۔ ہندو قوم کا کوئی طبقہ نہ رہے جس کے معتدبہ آدمی اس لکچر کو نہ دیکھ لیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ تو عنقریب ملک میں ریویو کے ذریعہ شائع ہو ہی جاوے گا۔ لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ اس پیغام کی اردو۔ انگریزی۔ بنگلہ۔ سندھی ناگری کاپیاں ہزار در ہزار پھیلائی جاویں اور پھر آپ دیکھیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ ... ...

... اور یہ یاد رکھیں کہ اس پیغام صلح کی شرائط کے مخالف اگر کوئی ہو سکتے ہیں تو سماجک لوگ ہی ہوں گے تاہم میں جس قدر کامیابی اس لیکچر کی لاہور جیسے شہر میں باوجود سماجک مخالفت کے دیکھتا ہوں۔ مجھے بہت کچھ خدا تعالیٰ کی ذات پاک سے امید ہے کہ اس پیغام کے ذریعہ اس ملک کا غیر اسلامی حصہ بہت جلد ... ہے اس لئے میں نے مزید ... ارادہ کیا ہے کہ اس پیغام کی دو ہزار اور کاپیاں چھپوا کر مفت ہندو قوم میں تقسیم کی جاویں۔ لاہور کی احمدی جماعت نے دو ہزار کاپیاں پہلے چھپوا دی ہیں اور اس میں سے صرف چند صد کاپیاں باقی رہ گئی ہیں۔ اس دو ہزار میں سے نصف کے قریب مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ اب آئندہ کے لئے میں نے اپنے بیس پچیس دوستوں کو لکھا ہے کہ وہ کم و بیش ایک ایک صد کے قریب کاپیوں کا خرچ بھیج دیں۔ چنانچہ بعض سے میں نے درست مطالبہ کر لیا ہے اور وہ میری خاطر بھیج بھی دیں گے۔ لیکن میرے دل میں آج یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ میں اس نیک کام میں اور دوستوں کو بھی شامل کروں۔ میری رائے یہ ہے کہ ہمارے دوست عام طور پر کم از کم ایک ایک روپیہ کی کاپیاں خرید کر کے اپنے اپنے شہر میں ہندو احباب کی خدمت میں پہونچا دیں یہ ایک کار خیر ہے اور ہمارے دوست بہت آسانی سے اس پر عمل کر لیں گے

میرا ارادہ ہے کہ اب کے اس پیغام صلح کے شروع میں چند ورق صلح اور اس کے جناب مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کے متعلق بھی لگا دوں اس لکچر کی قیمت دراصل کوئی نہ ہوگی صرف جس قدر لاگت اس کی اصلی ہوگی اسی حساب سے جس قدر کاپیاں ایک یا دو روپیہ میں ان احباب کو برائے تقسیم بھیجی جاویں گی جو میری اس تجویز پر عمل کرنا پسند فرماویں گے۔ ایسا ہی میرا ارادہ ہے کہ جب میگزین طبع ہو تو پیغام صلح والا حصہ ایک ہزار الگ طبع کرا لیا جاوے اور اسے بھی مفت تقسیم کیا جاوے لہذا ان احباب کے علاوہ جن کو میں نے الگ الگ خطوط لکھے ہیں میں اس چٹھی کے ذریعہ دیگر خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ضرور اپنے پاکٹ خرچ میں سے کم از کم ایک آدھ کو الگ کر کے یا تو مجھے ابھی بھیج دیں یا مجھے اس تحریر سے پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دیں کہ پیغام صلح کے طبع ہونے پر ایک یا زیادہ روپے کی کاپیاں وی۔ پی کر کے میں انکی خدمت میں بھیجدوں میرا خیال ہے کہ پانچ چھ پیسہ کے قریب ایک کاپی پر خرچ ہوگا اور اس کا حجم شاید ۸۰ صفحہ کا ہو جاوے۔ اگر میرے دوست اس تجویز پر کثرت سے پابند ہوں تو ہم کو انگریزی ترجمہ کی مفت اشاعت کہ ہمیں بہت آسانی ہوگی قادیان سے واپس جا کر میں پہلے اس کی کاپی لکھوانی شروع کر دونگا اور دس دن تک انتظار کر کے اس کو چھپوا دونگا ان دس دنوں میں کاپیاں چھپوا دوں لیکن اگر ان دس دنوں کے اندر ہمارے احباب نے اس نیک کام میں میری مدد دی۔ اور مجھے اطلاع کثرت سے دی تو ممکن ہو کہ اس کو دس ہزار تک میں چھپوا لوں۔ میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اس طریق کی اشاعت کے علاوہ ہندوستان کے شہروں میں جلسہ کر کے اس پیغام کو سنایا جاوے۔

میرے دوستو! جہاں تک میں ملک کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہوں یا جہاں تک میں نے اس وقت تک لاہور کا اندازہ کیا ہے آپ یقین رکھیں کہ ملک اس پیغام کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو چکا ہے اگر مخالفت کسی جگہ ہے تو وہ سماجک کیمپ میں ہے اور وہ کیمپ اول تو بہت ہی محدود ہے اور پھر اس کا اثر پنجاب سے باہر بہت کم ہے۔

اُمید ہے کہ بہت جلد میرے احباب اس میری تجویز کا جواب بواپسی مجھے دیں گے جن جن احباب سے میں نے اپنے ذاتی تعلقات کی وجہ سے مطالبہ پیش از یں کر لیا ہے ان سے دیگر ہموطن خدام سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اب اس تحریر کے مخاطب نہیں رہے اس تحریر کا دراصل مخاطب ہر ایک ایسا احمدی بھائی ہے کہ جو علاوہ ضروریات خانگی ایک روپیہ ماہوار کم از کم ہر ماہ میں آسانی کے ساتھ اپنے دیگر زائد ضروریات مثلاً میوہ جات یا آرائش و سامان یا دیگر غیر ضروری باتوں میں خرچ کیا کرتا ہے میں یہ امر بھی ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اس کام کے لئے ہمارے دوست چندہ جمع کریں میں اس کے ذریعہ سے کوئی قومی چندہ جمع کرنا پسند نہیں کرتا۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے احباب ایک ماہ میں کم و بیش مثلاً آجکل ایک دو پیسہ کے آم یا انگور ایک ماہ میں ہو تکلیف کھا لیا کرتے ہیں وہ انگوروں یا آموں کے کھانے کی بجائے ایک روپیہ مجھے بھیجدیں۔ جواب بمعرفت مجھے ہوٹل میں دیا جاوے۔ والسلام۔ محررہ قادیان دارالامان ۲۷ رجون ۱۹۰۸ء

خواجہ کمال الدین وکیل معرفت منزل
سرک کمیلی بازار متصل ریلوے اسٹیشن لاہور

ثناء اللہ کی پریشانی

اہل حدیث مورخہ ۲۹ - مارچ ۱۹۰۷ء کے مضمون کا جواب ایڈیٹر الحکم نے الحکم مورخہ ۳۱ - مارچ ۱۹۰۷ء میں دیا ہے جس کا جواب الجواب مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۹ - اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں اس طرح سے دیا ہے کہ الحکم کی عبارت نقل کرکے اس کے مختلف فقروں یا الفاظ پر نمبر لگائے ہیں اور ان نمبروں کی پابندی کے ساتھ مختلف ریمارکس کئے ہیں اپنے مضمون نمبر ا میں میں یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ ان سلسلہ مضامین میں مولوی صاحب کے دیگر اعتراضات کا جواب اس وقت نہیں دوں گا۔ صرف حضرت صاحب کی وفات کے متعلق مضمون پر بحث کروں گا اسی لئے الحکم مطبوعہ ۳۱ - مارچ کا صرف اسی قدر ضروری حصہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔ جس پر مولوی صاحب کے نوٹ مضمون اوان کے متعلق ہیں اور باقی وہ تمام نوٹ جن میں سب و طعن غیر متعلق فضول گوئی یا گالی گلوچ شامل ہیں ترک کر دیتا ہوں۔ الحکم کی عبارت حسب ذیل ہے جو اہل حدیث کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور جواب لکھی گئی تھی اس مضمون پر سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو تیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی حالت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں۔ لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور ملی آزاریوں کی جو ہمیشہ ثناء اللہ سے ظہور میں آتی رہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس ۲۵ روز تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب شائع ہو جائے گی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اکین نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے اخیر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دینگے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اسی طرح مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھ دیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے اس مضمون کی نقل کرتے ہوئے مختلف جگہ نمبر لگائے ہیں جن کی کل تعداد ۹ ہے ان میں سے صرف نمبر ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۸ - ۹ کو مضمون زیر بحث سے تعلق ہے۔ انہیں کو میں نقل کرتا ہوں۔ نمبر اول دوم سوم چہارم میں آپ نے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپ نے یا آپ کے حکم سے آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھ کو قسم کھانے کے لئے کہا جس کو میں نے منظور کیا ہے افسوس ہے کہ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا پس ہوش سے سنیئے۔ اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہیئے . . . . دروغگوئی سے کام نہ لیجئے۔ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپکو دعوت دی ہے بلکہ آپکی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا ہے۔ قسم اور ہے اور مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں کا کام ہے اور کسی کا نہیں“

نمبر ۸ - میں بھی آپ نے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اے جناب ہم نے آپکو کب قسم کھانے کے لئے کہا ہم تو نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تیغ تلے . . . . . رکھدیں۔ ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار کرنے کے لئے منع کیا گیا ہے پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں ہاں آپ نے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں

نمبر ۹ - بھی فضول ہے۔ ہم تو اسی وعدہ پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ - مارچ کے اہلحدیث میں شائع کیا ہے جس کو آپ نے بھی منظور کیا۔ زائد باتوں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانتے ہیں جب کتاب آپ کی نکلے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا سردست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے کہنے کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں۔ باقی فضول“

ان ریمارکس کے اخیر میں مولوی صاحب اپنے کل مضمون کا لب لباب مفصلہ ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں مگر پہلے یہ بتا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو“

ثناء اللہ کے اس جواب کو جب ناظرین پورے غور سے پڑھیں گے تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ کل لب لباب ان فقروں میں ہے۔ جن پر میں نے خط کھینچدیا ہے۔ یعنے یہ کہ مولوی صاحب نے مباہلہ کے لئے نہیں بلایا ہے مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور اس کا نتیجہ بھی ابھی تک ان کو نہیں بتلایا گیا ہے اس لئے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

اب ناظرین کو چاہیئے۔ کہ میرے سابقہ مضمون نمبر ا اور اس کو ملا کر غور کریں اور دیکھیں۔ کہ اولاً مولوی صاحب کو بالمقابل قسم کے واسطے بلایا تھا اور صاف الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ کہ تا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے بھی الحکم ایڈیٹر والے مباہلہ کے دعوے کو منظور کر لیا تھا لیکن اب وہ مباہلہ کی تعریف بیان کرکے مباہلہ سے انکاری ہیں لیکن ناظرین کو یہ معلوم کرکے تعجب ہوگا کہ آگے چل کر مولوی صاحب نہ اپنی اس تعریف کا جو انہوں نے مباہلہ کی بابت خود بیان کی ہے کچھ لحاظ کریں گے اور گو ابھی تک وہی کہہ

ہیں کہ ہمیں اس کے نتیجہ سے اطلاع دو اور اسی کو پھر دہرائیں گے لیکن اپنے ان بیانات پر بھی وہ قائم نہیں رہیں گے اور خود ان کی اپنی تحریرات ان کی پریشانی کا ثبوت دیں گی جو غور کرنے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا اور وہ سمجھ لینگے کہ مامور کے مخالف کس حالت میں گرفتار ہیں۔

اشتہار مطبوعہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء جو الحکم مورخہ ۱۰- اپریل اور بدر میں بھی حضرت صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اور جس کی سرخی تھی "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" وہ اشتہار ہے جس کی بنا پر ثناء اللہ نے حضرت صاحب کی وفات کے متعلق یہ اشتہار نکالا ہے جو میرے اس مضمون کا محرک ہوا ہے۔

۲۶- اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں قادیانی کرشن جان شہر اچھیڑ اتے ہیں" کے سرخی سے ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں چند تمہیدی فقروں کی بعد حضرت صاحب کے مذکورہ بالا اشتہار کو نقل کیا گیا تھا اور پھر اس کا جواب مختلف نمبروں میں دیا تھا۔ اس مضمون کے تمہیدی الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے واسطے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹- اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ تم پہلے بتلا دو۔ کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا ہے جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان" یہ ہیں مولوی صاحب کے تمہیدی فقرے اصل مضمون پر بحث کرنے سے پہلے ان تمہیدی فقروں کی ہم پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے اہل حدیث ۱۹- اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا ہے۔ لیکن جس جواب کا اس جگہ حوالہ دیا گیا ہے اور جس کی نقل میں سابقہ نمبر ۲ میں دے چکا ہوں اس میں صفحہ ۱ کالم ۱ سطر ۲۲ پر یہ فقرے بطور جواب کے موجود ہیں۔ "میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ قسمیں کھائیں وغیرہ وغیرہ"۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی واقعہ کا نام اگر ہم مباہلہ رکھیں تب تو ثناء اللہ کے نزدیک جھوٹے بے ہوش بدحواس اور خبطی ہیں۔ لیکن ثناء اللہ ایک ہی ہفتہ کے بعد اسی واقعہ کو مباہلہ بیان کرے تو اپنے واسطے کوئی نام تجویز نہ کرے کیا ہی مولویت ہے۔ اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ ان میں سے نصف نام ہی اپنے واسطے تجویز کر کے شائع کر دے تاکہ ہر ایک شخص اس کی ایمانداری کا قائل ہو سکے۔ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ جھوٹا بے ہوش بدحواس اور خبطی جو مباہلہ کا لفظ کہنے کے سبب سے وہ استعمال کر چکے ہیں ان میں سے کون کون سے معزز نام اپنے واسطے تجویز کرتے ہیں اور اس اختلاف کو کس طرح اٹھاتے ہیں۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تمہیدی الفاظ میں ثناء اللہ نے مباہلہ کا لفظ سہواً نہیں لکھا ہے بلکہ اس کے مضامین پڑھنے سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ اس شخص کی عادت ہے۔ کہ ہمارے متعلق جس مضمون پر قلم اٹھاتا ہے اس میں جس موقعہ پر گالیاں دینے اور لعن طعن کرنے کا اوسے موقعہ مل سکتا ہے وہ کسی موقعہ کو اوٹھا نہیں رکھتا ہے۔ اولاً چونکہ ایڈیٹر الحکم نے مباہلہ کا لفظ استعمال کیا تھا اور جیسا کہ مضمون نمبر اول میں میں ظاہر کر چکا ہوں کہ اصل اون کا ایسا لکھنا بجا تھا لیکن اس پنجابی ٹکسالی مولوی نے جو ہر قسم کی نکتہ چینیوں کا ٹھیکہ دار ہے اس بات کو گوارا نہ کیا اور کسی قدر گالیاں دینے کے بعد لکھا کہ تم اس کا نام مباہلہ کیوں رکھتے ہو۔ مباہلہ کی تعریف تو یہ ہے۔ لیکن دوسرے ہی ہفتہ میں جب کہ واقعات وہی تھے اس مضمون پر پھر لکھنے بیٹھے تو گالیاں دینے کیواسطے کچھ اور خیال دماغ میں پیدا ہوا جس کے سبب سے جھٹ اسی معاملہ کو مباہلہ بنا دیا۔ ثناء اللہ اپنی اس خلاف بیانی کو انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز رفع نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اس کا سبب سوائے مامور من اللہ کی مخالفت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ثناء اللہ نے تحریرات میں میں دیکھتا ہوں کہ عرصہ دراز سے یہی رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اس نے یہی خیال کر لیا ہوگا کہ جو جی میں آوے لکھتے جاؤ۔ کون میری تحریر کی اس قدر گہری نظر سے پڑتال کرنے بیٹھے گا لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الٰہی ارشاد "انی مہین من اراد اہانتک" بالکل سچ ہے اور اپنے اپنے وقت پر ہر حصے دار کو اس میں سے حصہ مل جاتا ہے اور اسی طرح سے ملتا رہیگا ورنہ اس کو غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں وہ خود ہی مباہلہ کی تعریف بیان کر کے ہمیں گالیاں دے چکا تھا۔ اور اس کی بیان کردہ تعریف کے موافق دوسرے واقعات بھی پیش نہیں آئے تھے تو صرف ایک ہی ہفتہ کے بعد کس طرح سے یہ کہہ دیا گیا کہ (خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا)۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ کے مخالف اور مقابل کو ذلیل کرنے کے واسطے خود انہی کے ہاتھوں سے کیسے کیسے سامان مہیا کرا دیتا ہے۔ ایک دفعہ اور میں مولوی صاحب سے کہتا ہوں کہ اپنی تحریرات میں جا بجا حضرت صاحب کے اختلافات (اپنے زعم کے موافق) آپ نے بیان کئے ہیں میں اون میں سے ان چند اختلافات پر جو مضمون زوال کے سلسلہ کے میں آئیں گے۔ روشنی ڈالوں گا۔ لیکن آپ نے فی الحال ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ جا بجا حضرت صاحب کی بابت ظاہر کیا ہے کہ بڑھاپے کے سبب سے مخبوط الحواس ہے اس لئے ایسے اختلافات ظہور میں آتے ہیں لیکن آپ تو نوجوان ہیں اس لئے مخبوط الحواس بھی نہیں ہو سکتے پھر اس پریشانی کی کیا وجہ ہے۔ محض اس سبب سے کہ آپ اس اختلاف کا سبب سہو بیان کریں اور ہمیں دوبارہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آوے ہم یہ بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ مذکورہ بالا کے علاوہ مفصلہ ذیل مقامات پر بھی انہی واقعات کو آپ نے مباہلہ کے نام سے تعبیر کیا ہے گو آپ کی تعریف بیان کردہ کے مطابق مباہلہ اس وقت تک نہیں ہوا تھا۔

مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴ سطر ۴ پر لکھا ہے کہ آپ نے مجھے مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ پھر اہل حدیث مطبوعہ ۱۵ رشوال ۱۳۲۵ صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۱۷ پر لکھا ہے "ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔"

پھر اشتہار مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہیں کیا تھا۔

ثناء اللہ کو یہ ضرور چاہیئے کہ جب ان اختلافات کو مٹانے کی کوشش کرے تو ساتھ ہی اپنے اون الفاظ کو جن میں مباہلہ کی تعریف بیان کی ہے اور دوسرے ہمارے بیان کردہ امور کو مدنظر ضرور رکھے تاکہ نتیجہ فیصلہ کن ہو۔ صرف مرقع یا اہل حدیث کے ناظرین کو خلاف واقعہ بیانات سے خوش کر دینا مدنظر نہ ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذکورہ بالا تمہیدی نقروں میں ایک اور بات بھی بحث طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کو ابھی تک اس حلف یا مباہلہ کے نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسی وجہ سے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا میں اس کے متعلق بھی آگے چل کر بحث کرونگا اس وقت سرسری طور پر صرف اس لئے میں نے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ ناظرین اس بات کو ذہن نشین رکھیں تاکہ اصل موقعہ پر صحیح نتیجہ پر وہ بہ آسانی پہونچ سکیں۔ اور ثناء اللہ کی پریشانیوں کو دیکھ کر اس سے عبرت حاصل کریں۔

اب میں پھر اصل مقصد کیطرف رجوع کر کے ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا تمہیدی نقروں کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو نقل کیا ہے چونکہ وہ اشتہار الحکم اور بدر کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے اس کو دوبارہ اس جگہ نقل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب کے جواب کی ضروری حصہ کو آیندہ مضمون میں نقل کر کے مفصل بحث کرونگا۔

حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کا جواب مولوی صاحب نے ۲۶- اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث

ہیں ، نمبروں میں لکھا ہے ان میں سے نمبر چہارم پنجم اور ششم جو بالکل فضول ہیں اور ان کی طرف توجہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ان کو ترک کرنے کے بعد باقی جواب مولویصاحب کا حسب ذیل ہے ۔ جواب اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت[1] سے بھی زیادہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے اول یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی ۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا ۔ دوم یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے ۔ کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں ہے بلکہ محض دعا کے طور پر ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے ، تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہان پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے ۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہدینگے ۔ کہ دعائیں نوبہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعائوں میں بہت سی مثالیں دیدیں گے کہ قبول نہ ہوئیں ۔ آپنے ۳ سال کے اندر فیصلہ ہوجانے کی دعا کی تھی یہ جو قبول نہ ہوئی ۔ حالانکہ آپنے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو میں آپ کو کافر مردود و کذاب اور دجال سمجھونگا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے ۔ سوم یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے جبکہ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علی گڈہی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے ۔ تو کیا لوگوں نے آپکو سچا مان لیا ہے ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ ۔

ہفتم ۔ آپنے اپنے پہلے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹ - اپریل کو فقرہ نمبر ۹ میں لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے ۔ مگر اب آپ کیوں میری ہلاکت کی دُعا کرتے ہیں ۔ مرزائیو تبلا سکتے ہو یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں پیدا ہوا ہے لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا"

مذکورہ بالا جواب کے اخیر میں مولویصاحب نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ اور نتیجہ وغیرہ بیان کیا ہے جس سے مجھے زیادہ وضاحت سے بحث کرنی ہے اس لئے اول میں مذکورہ بالا جواب پر نمبروار مختصراً بحث کرتا ہوں تاکہ ناظرین ساتھ ساتھ واقعات کو اچھی طرح سے سمجھتے جاویں

اول ۔ میرے سابقہ مضامین میں ناظرین دیکھ چکے ہیں کہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ - مارچ ۱۹۰۷ء میں مولویصاحب نے کس قدر مستعدی ظاہر کر کے لکھا تھا کہ انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلے کے واسطے درخواست دی تھی مباہلہ کے لئے اسی مستعدی کو دیکھ کر حضرت صاحب کیطرف سے اشتہار ۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا تھا تاکہ اسی طرح سے ثناء اللہ بھی بالمقابل اپنی قسم کو شائع کر دے مولوی صاحب کی اس مستعدی کی تردید یا مزید تشریح جو مولوی صاحب کو بعد میں سوجھی تھی حضرت صاحب کو ۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء کا اشتہار شائع کرنے سے پہلے نہیں پہونچی تھی اس لئے مولویصاحب کی ترمیم کردہ خیالات کے موافق کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی اس میں شک نہیں ہے کہ الحکم ۳۱ - مارچ ۱۹۰۷ء کا جواب دیتے ہوئے مولویصاحب نے ۱۹ - اپریل کے اہلحدیث میں انجام آتھم والی دعوت مباہلہ کا ذکر ترک کر کے یہ ضرور لکھا تھا ۔ کہ ہم آپ کی قسم کا اعتبار نہیں کرتے اور نہ آپ کو قسم کہلاتے ہیں اور یہ مباہلہ نہیں ہے بلکہ میں (ثناء اللہ) قسم کہانے پر آمادہ ہوں ۔ لیکن حضرت صاحب کا ۱۵ - اپریل کا اشتہار الحکم مطبوعہ ۱۷ - اپریل کے ہمراہ یعنے ثناء اللہ کے ۱۹ - اپریل والے مضمون سے پہلے جسمیں اپنی ترمیم کردہ شرط اداؤ کو شائع کیا تھا قادیان سے شائع ہو چکا تھا یہی وجہ تھی کہ مولویصاحب کے ان جدید خیالات کی بابت اس اشتہار میں اشارہ تک بھی نہیں ہے ۔ دوم ۔ یہ حضرت صاحب کی صداقت کا نشان ہے کہ ہمیشہ جب الہام کے ذریعہ سے کسی سے مباہلہ کرتے تھے تو اس کا ذکر بھی کر دیتے تھے اور اس موقعہ پر چونکہ الہام الٰہی نہیں ہوا تھا اسلئے صاف طور پر اس کا بھی اظہار کر دیا ۔ اب رہی آپ کی یہ نکتہ چینی کہ یہ کارروائی چونکہ الہام کی بناء پر نہیں ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکے گی یہ اس وقت درست ہوتی جبکہ آپنے اُن پیشگوئیوں پر جرح و قدح نہ کی ہوتی جو الہام کی بناء پر کی گئی تھیں اور پوری بھی ہو گئی تھیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر عیسائی مصنفوں نے بہت کچھ نکتہ چینیاں کی ہیں لیکن اگر اون کی نکتہ چینیوں سے آپ کی اعتراضات کا مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہو جاوے کہ آپنے ان کے بھی کان کاٹے ہیں اور آپ کا نمبر اِن سے کئی درجہ آگے ہے ۔

سوم یہ آپکی خوش فہمی ہے دنیا میں آجتک کبھی کسی نبی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کہ اس کی پیشگوئی سے تمام نے اون کو سچا مان لیا ہو البتہ بہت سے سعید ہر ایک واقعہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہی حال ڈوئی وغیرہ کی پیشگوئی کا ہے کہ بہت سی سعید روحوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ۔ البتہ راستی کے دشمنوں اور نکتہ چینی کے ٹھیکیداروں نے نہ کبھی پہلے فائدہ اٹھایا اور نہ اب فائیدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ ہفتم اس نمبر کو فضول سمجھ کر میرا ارادہ تھا کہ اسے ترک کر دوں اِسلئے کہ مضمون رواں سے اس کو کچھہ تعلق نہیں ہے لیکن مولویصاحب نے اس میں احمدیوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے جواب طلب کیا ہے اِسلئے مینے ضروری سمجھا کہ ان کی خاطر سے ناظرین پیان کی مولویانہ منطق کا اظہار کر دیا جاوے تاکہ ہمارے تضاد مضامین پیش کر کے مولویصاحب جو بغلیں بجایا کرتے ہیں اون کا نمونہ بھی معلوم ہو جاوے ، کہ وہ کس حیثیت کے ہوتے ہیں ۔

ایڈیٹر الحکم نے لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے ایسے مولویصاحب لکھتے ہیں کہ آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں گویا الحکم کی اس تحریر اور حضرت صاحب کی دعا میں باہمی تخالف ہے اس کا جواب یہ ہے ، کہ رحمۃ للعالمین کی بھی بڑی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب راستی کے دشمنوں نے تلوار اٹھائی اور تلوار کے ذریعہ سے ہلاک کرنا چاہا تو مجبوراً رحمۃ للعالمین کو بھی مقابلہ کے لئے تلوار اٹھانی پڑی جسکے ذریعہ سے انکی ہلاکت واقع ہوئی اگر مولویصاحب اسوقت موجود ہوتے تو ضرور اعتراض کرتے کہ رحمۃ للعالمین ہو کر لوگوں کو تلوار سے ہلاک کیوں کرتے ہو مولویصاحب یاد رکھو اس خدا کے رسول کی یہی خواہش تھی اور ضرور ہی کہ کوئی ہلاکت میں نہ پڑے ۔ کفر کے فتوے ۔ مال غصب کر لینے اور خدا جانے کیسے کیسے فتوے اس کے متعلق لگائے ایک عرصہ تک معمولی طور پر جواب دئیے گئے تاکہ حجت پوری ہو اور کوئی ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب ہلاک کرنے کے لئے قلم اور زبان کے استعمال کرنے کا کوئی پہلو اس کے مقابلہ میں باقی نہ رکھا گیا تو مجبوراً دوسری طرز پر زبان اور قلم ہی سے مقابلہ کرنا پڑا ۔ اور اس طرح سے اس کے رحیم و کریم ہونے

[1] اگرچہ یہ فقرہ اس قابل نہیں کہ اس کیطرف توجہ کیجاوے لیکن دکھانا صرف یہ ہے کہ یہ ناخدا ترس مولوی کس قدر ظالم طبع اور اعتراضات کا ٹھیکیدار ہے کہ کسی حالت میں بھی نکتہ چینی کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے حضرت صاحب کے مضمون اور اپنے جواب کی سطریں بھی اگر گن لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اسکے رسالہ کس کا حجم اگر دگنا نہیں تو ڈیوڑھا تو ضرور ہے لیکن بد ذر وحسد دیدۂ ہوشمند والہ معاملہ ہے ۔

آئینۂ صداقت

مولفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان

اِس رسالہ مین حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر جسقدر اعتراضات مخالفین نے کئے ہین ان سب کے جواب دئے گئے ہین اور آپکی کامیاب زندگی کے دلائل دئے گئے ہین اور دوسری اخبارات اُردو انگریزی مین جو کچھ آپ کی وفات پر رائے زنی کیگئی ہی اسکو درج کیا گیا ہے اور آپکی وصال پر جو تاریخین لکھی گئی ہین اون کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ اور اخیر مین آپ کی تعلیم کا نمونہ دکھایا گیا ہے جیبی تقطیع پر اس رسالہ مختصر کو ۱۲۸ صفحہ مین چھاپا گیا ہے ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ اسے اپنے پاس رکھے اور دوسرے لوگون مین تقسیم کرے تاکہ لوگون کے دلون سے اعتراض دور ہو کر روشنی پیدا ہو بسبب جلدی کے رسالے کے چھپوانے پر غیر معمولی اخراجات اُٹھانے پڑے ہین باوجود ان سب باتون کے قیمت صرف ڈیڑھ آنہ فی رسالہ رکھی گئی ہے لیکن ایک روپیہ مین ۱۶ رسالے بھیجے جائینگے غیر احمدیون کو صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک رسالہ بھیجا جائے گا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

چونکہ مخدومی ایڈیٹر صاحب (مفتی محمد صادق) ۱۰ تاریخ ماہ جون ۱۹۰۸ء کو جلسہ پیغام صلح لاہور پر رہے تھے اور وہان سے وطن کو بھیرہ چلے گئے اور واپسی پر سرگودہ۔ ڈنگہ۔ لالہ موسے۔ گجرات وزیرآباد۔ سیالکوٹ۔ گجرانوالہ لاہور مین تقریرین کرنے کے واسطے انکو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ مین انکی تمام ڈاک قادیان مین جمع ہوتی رہی ہے اُمید ہے کہ اون کے دوست خطوط کا جواب نہ مل سکنے کی وجہ سے آگاہ ہو کر انہین معذور سمجھین گے۔

اطلاع

بعض مشکلات کے سبب شائد اگلا پرچہ اخبار بدر کا شائع نہ ہو سکیگا۔

رسید زر

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء بابو فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
حامد حسین ۱۰۱۹ عہ/ ۲۔ مئی ۱۹۰۸ء
خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عہ چودہری محمد علی خان صاحب ۱۳۳۰ للعہ
احمد شیر خان صاحب ۴۷۳ عہ/ مولوی علی محمد صاحب ۳۱۵ عہ/
حاجی امیر الدین صاحب ۶۸ عہ اسمٰعیل جان معرفت زین الدین صاحب ۶۱ للعہ
۲۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء
بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰ للعہ عبد القادر صاحب ۳۱۲۱ عہ/
فتح محمد صاحب ۱۱۹۳ عہ ۶۔ مئی ۱۹۰۸ء
۲۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء قاضی عبد الرحیم صاحب للعہ
خواجہ حفیظ اللہ صاحب ۲۱۲۱ عہ نذیر محمد صاحب ۵۳۸ ۸/
محمد عظیم صاحب ۱۰۰ عہ ۷۔ مئی ۱۹۰۸ء
۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء امام الدین صاحب ۲۰۳۵ عہ/
چودہری رحمت اللہ صاحب ۱۹۰۵ سے رکن الدین صاحب ۱۴۲۱ عہ/
فیض محمد صاحب ۲۳۹ سے محمد عبد اللہ ۱۹ سے

۹۔ مئی ۱۹۰۸ء ۱۰ و ۱۱ جون ۱۹۰۸ء
منشی فیروز علی صاحب ۲۹۶ للعہ عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ عار
سید معین الدین صاحب ۱۵۹۹ عار پیر خان محمد قریشی ۲۰۲۰ عار
فتح محمد صاحب عہ/ عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۱ للعہ
۱۴ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء فضل کریم صاحب ۲۸۹ عار
نامعلوم الاسم للعہ فقیر محمد صاحب انسپکٹر ۱۹۸ عار
محمد حسین صاحب ۳۲۱ عار عبد الحق صاحب ۱۲۵۴ عار
حامد حسین صاحب ۹۱۱ عار ۴۔ جون ۱۹۰۸ء
محمد دین پٹواری ۹۹۴ عار منشی عالمگیر صاحب اوورسیر عہ
محمد حسین صاحب ۱۳۱۲ للعہ محمد صدیق صاحب میڈیکل اسسٹنٹ عہ
پیر محمد تخت ہزارہ عار ۱۵ تا ۳۰ جون ۱۹۰۸ء
۱۸ تا ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء محمد حسین صاحب ۳۲۱۱ عار
سید عابد حسین صاحب ۱۲۸۴ اسے عبد المجید صاحب ۲۰۵۱ عہ/۱۱
قادر خان صاحب ۸۲۸ عار چودہری میرباز خان صاحب ۲۰۴۴ للعہ
بابو محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ محمد علی خان صاحب ۳۰۱ عار
ملک محمد بخش صاحب وسٹرن اشرلیا چودہری ننھے خان صاحب ۹۹ عار
صمہ چودہری ننھے خان صاحب ۲۰۲۹ للعہ
منور علی صاحب ۱۹۸۱ عہ گلاب الدین صاحب ۳۵ ۱۰/
خیر الدین صاحب ۷۴۳ عہ قائم علی صاحب ۱۴۹۶ عہ/
عبد الرحمٰن صاحب عہ/ کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ/
محمد اکبر خان ۶۱۷ للعہ باغ الدین صاحب ۸۶۷ للعہ
دولت خان صاحب للعہ عمر الدین صاحب ۲۰۰۵ عار
محمد اسمٰعیل صاحب ۵۹۴ اسے امام خان صاحب ۷۷۱ للعہ
جلال الدین صاحب ۲۰ عہ مہدی حسن صاحب ۱۲۳۶ عہ/۱۰
مستری غلام محی الدین صاحب ۲۰۴۶ عہ رحمت اللہ صاحب ۱۱/
قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ عہ/۱۲
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۳۸ للعہ عبد الرحمٰن صاحب عہ
محمد عبد الرحمٰن صاحب ۸۴۵ ۶/ مراد بخش صاحب ۳/
احمد دین صاحب ۱۵۴ عہ امداد صاحب ۷۰۱ عہ/۱۲
یکم جون ۱۹۰۸ء عبد العزیز صاحب ۱۸۱۳ عہ/۱۰
عبد الرحمٰن صاحب بحساب عبد الرحمٰن صاحب عہ
قاضی بدر الحسن صاحب ۲۴۵ للعہ غلام احمد صاحب ۱۱ للعہ
عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ
۵۔ جون ۱۹۰۸ء محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰۵۲ للعہ
حامد علی کنیڈر پور کلکتہ عہ میر برکت علی صاحب ۲۰۵۳ عہ
یکم جولائے ۱۹۰۸ء
غلام احمد صاحب للعہ ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ
۲۰۱۲ عبد الرحمٰن عار نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عار

ہمارے ہمعصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے) برہمچارک لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب کا وجود ان کے تین چار لاکھ مریدوں کے لئے نہایت مبارک تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے مریدوں کی زندگی پر بہت غیر معمولی اثر ڈالا۔ اگرچہ ہم مرزا صاحب مرحوم کی تمام مذہبی تعلیم اور خیالات سے کلی اتفاق نہیں رکھتے اور نہ ان کے دعووں کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت ایک بہت بڑے پایہ کے انسان تھے ان کے بہت سے مریدوں سے ہمارا تعارف ہے اور ہم ان کی زندگی پر مرزا صاحب کی زندگانی کا اثر صاف طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی وفات کو ایک قومی نقصان خیال کرتے ہیں اور ان کے مخصوص مریدوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور مداحوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

پنجاب گزٹ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب کی وہ اعلیٰ خدمات جو انہوں نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ مرزا صاحب نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا تھا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریا اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد میں لکھی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دئے ہیں آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم کو نہیں دیکھا نہیں دیا سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بد تہذیبی سے ان کو یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں اور کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں اگرچہ مرحوم پنجابی تھے مگر ان کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب میں بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں تھا۔ ایک پُر جذبہ۔ قوی الفاظ کا انبار ان کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتے تھے تو نپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ مرحوم کے اردو علم ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ[۱] اپنا جلوہ دکھا دیتا ہے تو بھی ان کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں نرالا ہے اور واقعی ان کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اردو علم ادب میں ترقی کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہونچی کہ سوائے خال خال[۲] مقام کے ان کا اردو لٹریچر ستھرا اور پاک ہو گیا ہے مرحوم نے اگرچہ باقاعدہ تعلیم عربی علم ادب میں اور صرف و نحو کی کہیں حاصل نہیں کی۔ تو بھی اپنی خداداد ذہانت اور طبیعت کی جودت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی کہ وہ بے تکلف عربی لکھ لیتے تھے اور عربی بولنے میں انکو ذرا تامل نہیں ہوتا تھا۔ مرزا صاحب نے جو نمایاں ترقی اپنی قوت بازو سے حاصل کی۔ اس کی نظیر ہندوستان میں بہت کم ملیگی۔ ان کے مریدوں میں عامی اور جاہل ہی لوگ نہیں ہیں بلکہ قابل اور لائق۔ گریجوایٹ یعنی بی۔ اے ایم۔ اے اور بڑے بڑے فاضل مولوی بھی ہیں موجودہ زمانہ کے ایک مذہبی پیشوا کے لئے یہ کچھ کم باعث فخر نہیں ہے کہ قدیم اور جدید تعلیمیافتہ ان کے مرید بن جاویں۔ مرزا صاحب ترقی کے انتہائی عروج پر پہونچ گئے تھے اپنے ارادے کے پورے اور مستقل مزاج تھے مرزا صاحب کا ادنےٰ سے لے کر اعلےٰ تعلیم یافتہ مریدوں تک کچھ ایسا تھا کہ اون کی ہر حرکت پر امنا اور اون کے ہر لفظ پر اور ان کے ہر دعوے پر آمنا و صدقنا کی صدائیں اون کے مریدوں میں سے بلند ہوتی تھیں۔ ان ہی آوازوں سے ہر شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ مرحوم کو اپنی زندگی میں خدا کیطرف سے کتنی کامیابی نصیب ہو گئی تھی۔"

[۱] ہماری اردو کئی زبانوں عربی فارسی وغیرہ سے مرکب ہے اگر اس میں پنجابی بھی ہو تو کیا حرج ہے

[۲] اس کا ثبوت؟ - [۳] یوں کہیے کہ آپ نے تحدی کے ساتھ عربی کتابیں شائع کیں مگر کوئی ان کا معارضہ نہ کر سکا۔

مدرسہ الٰہیات

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ تسلیم جناب مولوی نورالدین صاحب کی یہ تحریک کہ قادیان میں اس مقصد کے لئے ایک مدرسہ کھولا جائے کہ موجودہ ضروریات کے لحاظ سے اشاعت اسلام کے لئے کامیاب واعظ طیار کرے اس قابل ہے کہ تمام مسلمان بہت تپاک تحسین سے اس کا خیر مقدم کریں۔ میں بھی الحمد للہ مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس تجویز کے متعلق میری جو رائے قائم ہوئی ذیل میں ظاہر کرتا ہوں۔ یہ تجویز کسی خاص فرقہ سے وابستہ ہونے کے لائق نہیں اور گو اس کی نسبت انتظامی سر رشتے زیادہ تر بزرگان قادیان کے ہاتھ میں رہیں لیکن زیادہ مناسب ہے۔ کہ مشترکہ فرض کے لئے مشترکہ سامان امداد سے اس مبارک تجویز کی تکمیل پر سرانجام پہونچے پس میں تجویز کرتا ہوں کہ اگر بزرگان قادیان کو قومی سرمایہ سے مقصد پورا کرنے کی تجویز پسند ہو تو اس امر کا اعلان کر دیا جاوے کہ جو نیک دل اور روشن خیال مسلمان اشاعت اسلام کے کام میں شریک ہونا چاہیں انہیں اس کا موقعہ دیا جائے گا۔ نیز ایک مفصل اشتہار کے ساتھ مجوزہ درس گاہ کے مقاصد کی وضاحت کر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو ظاہر کر دیا جائے۔ کہ کن اصولوں کی بنا پر اشاعۃ اسلام کا کام جاری ہو گا تاکہ بجائے خود اس کے لئے اس بات کا فیصلہ آسان ہو جائے کہ اسے اس مقدس اور مبارک مشن میں شریک ہونا چاہئے یا اسے بھی اسی نظر اختلافات سے دیکھنا چاہیئے جس نے ہمارے بہت سے قومی مقاصد تباہ کر رکھے ہیں میرے نزدیک کام کے طرز میں تھوڑا سا فرق ممکن ہو مگر عام حیثیت سے مخالفین پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جو اسلوب اختیار کیا جا سکتا ہے وہ ضرور اس لائق ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اس سے ایک کیتھولیٹی کی بنیاد قائم ہو جائے اس دعوے کی دلیل ہمارے مخالفین کا وہ لٹریچر ہے جو انہوں نے ہمارے مقابلہ پر طیار کیا ہے اور جن کا جواب مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ اور لیاقت کے مختلف درجوں سے قطع نظر ایک ہی صورت پر دیا گیا ہے۔ بہر حال اظہار خیالات اور تبادلہ آرا کے لئے مناسب ہے کہ آپ اس مختصر عریضہ کو بدر میں درج کر کے مجھے ممنون فرماویں۔

راقم - مسلمان

رشتہ کی ضرورت

زمیندار۔ معقول روزگار ہو۔ احمدی ہو پہلے کوئی بیوی نہ رکھتا ہو۔ مستورات کو زمینداری میں امداد نہ دیتے ہوں فضول رسومات کے پابند نہ ہوں۔ ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ جہلم کے رہنے والوں میں سے ہو۔ کچھ تعلیمیافتہ بھی ہو۔ ان اوصاف کے بست سالہ نوجوان لڑکے کے رشتہ کے لئے مجھ سے خط و کتابت کی جائے۔ بہت جلد۔ پندرہ بیس روز مہلت ہے

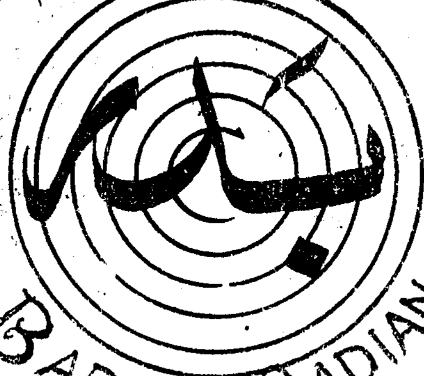
اکمل قادیان

معیار الصادقین ۴/۔ ظہور المسیح ۶/۔ براہین احمدیہ مجلد سے/ غیر مجلد ۸/۔ درثمین مجلد ۶/ غیر مجلد ۴/ کرشن لیلا ۱۰/۔ سر الشہادتین ۱/۔ غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/۔ جنگ مقدس ۸/۔ فتدین ۴/ اسلام کی پہلی کتاب ۴/۔ نظم مستورات ۱۰/۔ کلام احمدی ۱/ آئینہ گشتری ۱/۔ شری نہہ کلنک اوتار ۸/۔ حیرت کی حیرانی ۴/

میاں معراج الدین عمر کیلئے بدر پریس قادیان میں مینجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم









امروز قوم من نشناسد مقام من ۔ روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

قادیان میں ہے

مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء

جلد ۷ ۔ نمبر ۲۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا ۔ ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دار الامان ہے سارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

ضرورت واعظین

چندروز کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دل میں اس بات کا جوش ڈالا کہ جماعت میں واعظین پیدا ہوں جو علوم دینیہ سے اچھی طرح واقف ہو کر اور مسائل شرعیہ سے آگاہ ہو کر اور دلائل حقیت اسلام میں ماہر ہو کر مختلف ملکوں میں پھریں مخلوق الٰہی کو راہ ہدایت پر لاویں آپ اسی خیال میں تھے کہ اسکی کیا تجویز ہو کہ حکمت الٰہی سے حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار سنہ ۱۹۰۱ء کا چھپا ہوا آپکو کہیں سے ملگیا جسمیں حضرت موصوف نے ایسے واعظین کو طیار کرنے کیواسطے ایک امتحان مقرر فرمایا تھا جو غالباً کسی سبب سے اسوقت نہ ہو سکا مگر اب اس کیلئے وقت آگیا ہے اسلئے خلیفۃ المسیح کا منشاء ہے کہ دسمبر آیندہ کے جلسہ میں ایسا امتحان قادیان میں ہو اور جو دوست اسمیں شامل ہو سکیں وہ ابھی سے مطلع فرماویں تاکہ اون کے نام ایک رجسٹر میں درج کر لئے جاویں وہ اشتہار ذیل میں درج ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اشتہار مفید الاخیار

چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں سے کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس میں بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراض کا جواب دے سکے اور خدا تعالےٰ کی حجت جو ان پر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجھا سکے اور نیز عیسائیوں اور آریوں کے وساوس شائع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک و دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جاوے کہ وہ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے طیار ہو جاویں اور دسمبر آیندہ کی تعطیلوں پر قادیان میں پہونچکر امور مذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں ۔ اس جگہ اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ میں ایک جلسہ ہوگا اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دئے جائیں گے ان سوالات میں وہ جماعت جو پاس نکلیگی ان کو ان خدمات کے لئے منتخب کیا جاویگا اور وہ اس لائق ہوں گے کہ ان میں سے بعض دعوت حق کیلئے مناسب مقامات میں بھیجے جاویں اور اسیطرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ اسی غرض سے قادیان میں ہوتا رہیگا جبتک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر التعداد جماعت طیار ہو جائے مناسب ہے کہ ہماری احباب جو زیرک اور عقلمند ہیں اس امتحان کیلئے کوشش کریں اور دہ با

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔

دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کو زیر نظر رکھنے سے ہر مدعی کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور خصوصاً علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز سے لکھا ہے کہ ہر ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ آجکل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے کاغذ پر قریباً ۲۰۰ صفحہ کا حجم ہے باوجود خرچ کثیر کے قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے

دفتر بدر سے طلب کریں

[illegible] المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے اس میں مسیح موعود کی صداقت اور مسیح موسوی کی وفات [illegible] رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور [illegible] لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی اور درہ درائی [illegible] المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین [illegible] منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم [illegible] اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

[illegible]ن پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد و ترقص [illegible] ضبط نہیں کر سکتا۔

قیمت صرف ۶ر رکھی گئی ہے

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۵۰۰ صفحہ [illegible] کاغذ پر نہایت خوش خط اور اسکے علاوہ چھپی ہوئی کتاب ہے جلد بجلد پانچ روپیہ (صعہ) سے کم اور مجلد بجائے چھ روپیہ کے تین [illegible] روپے میں دیجاتی ہے یہ موقعہ پھر نہ ملیگا وقت نہ گنواؤ۔

[illegible] [illegible] حضرت اقدس [illegible] کا مجموعہ (جو کہ [illegible]) [illegible] دیکھنے [illegible] بجائے [illegible] روپے کے مجلد [illegible]

شہری [illegible] نکات [illegible] کلکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) سے [illegible] تعریف [illegible] سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] رسالہ ہے [illegible] کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم [illegible] صفحے۔ احباب منگوائیں

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریدیں ٹکٹ خریدیں۔ ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کر کے آپ کو روانہ کرتے ہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے ہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں۔ جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے واپس کر دیں صاحبان یہ کب تک چلیگی ؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہند دل کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے۔ جن صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۴۔ اگست ۰۶ء وی پی کیا جائے گا۔ جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ اور کیا کریں۔

تنگ آمد بہ جنگ آمد

مینیجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مد نظر رکھا جاوے اسکے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ رکھ کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار سمجھا جاوے۔

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اندرونی کیواسطے چارہ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی درجن ۴ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیواسطے ۱عہ

تریاق الخنازیر [illegible] اندرونی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنیسے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس کا علاج ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمۃ ۴ یوم کیواسطے ... ... صر

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ مرفوع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ع

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور سرعت کیواسطے عجیب دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴۔ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ خوراک دو ہفتہ ... ... قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ ۱ع

حب صرع بھنگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن عہ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور دمہ ...

المشتہر حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

پیغام صلح کہاں سے مل سکتا ہے

بعض دوست ہمکو خط لکھتے ہیں کہ پیغام صلح بھیجواؤ جلد بھیجواؤ ان کی اطلاع کیواسطے لکھا جاتا ہے کہ پیغام صلح لاہور میں چھپتا ہے اور اُسی جگہ فروخت ہوتا ہے جن دوستوں کو ضرورت ہو۔ وہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ عزیز منزل نولکھا کے نام نامی پر خط لکھکر منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر ہے اکٹھے منگوانے سے فی نسخہ ایک آنہ مل سکتے ہیں ایڈیٹر

اکمل صاحب کے دوستوں کو اطلاع ہو

کہ اکمل صاحب دفتر بدر سے رخصت رعائتی حاصل کر کے وطن گئے ہیں ان کے نام کے تمام خطوط گولیکی بھیجے جاتے ہیں وہ لوگ جو دفتر کے متعلق کاروباری خطوط اکمل صاحب کے ایڈیٹر کے نام پر روانہ کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اگر میں کسی اتفاق سے یہاں نہیں ہوتا۔ تو وہ خط پڑا رہتا ہے اور اُسے کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ جب تک کہ میں واپس نہ آؤں۔ اور ایسا ہی اب اکمل صاحب کے نام کے خطوط گولیکی جاتے ہیں گو وہاں سے بر لئے تعمیل دفتر بدر میں واپس ہی آجائیں گے مگر اس آمد و رفت ڈاک کی تعمیل میں بہت مشکلات پڑ جاتے ہیں لہذا دوستوں کو چاہیئے کہ اخبار کے متعلق جس قدر خط و کتابت ہو۔ وہ کسی خاص آدمی کے نام پر نہ ہو بلکہ اس پر صرف یہ لکھا ہو بنام

مینیجر اخبار بدر قادیان — فقط

ایڈیٹر

اس زمانہ کے علما کیسے ہیں

ایک صاحب اخبار [illegible] میں جنہوں نے اس زمانہ کے علماء کے اسلام کا نقشہ جو کھینچتے ہیں اس میں سے چند سطور درج ذیل ہیں۔

"ہمارے علماء اپنی خودغرضی میں مبتلا ہیں وہ اتفاق و اتحاد کیونکر قائم کر سکتے ہیں دور کیوں جاتے ہو لاہور کی حمایت اسلام ہی کو دیکھ لو اس کے کیسے کیسے فند کے اڈے ہیں افسوس مسلمانوں میں متفق ہو کر کام کرنے کی رغبت نہیں بلکہ بجائے دیگرے نیت کا خبط ان کے ملک میں سمایا ہوا ہے۔"

آخر اس کا کوئی علاج بھی ہے ظاہری یا باطنی؟ (بدر)

ضرورت نکاح

ہمارے ایک دوست نوجوان۔ خوبصورت۔ آسودہ حال خاندانی جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں علاقہ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت میری معرفت ہو۔

(ایڈیٹر بدر)

آئینہ صداقت

(کے متعلق حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو کی رائے)

مکرمی و مخدومی اخویم مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ "آئینہ صداقت" آپ کا مختصر مگر جامع رسالہ اسوقت مجھے پہنچا اور اسیوقت میں اس کو اول سے آخر تک پڑھا۔ خیر الکلام ما قل ودل کا سچا مصداق ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک دن فرمایا تھا۔ کہ کوئی ہمارے احباب میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر ایک مختصر مگر جامع مضمون لکھے جہاں تک مجھے یاد ہے انہیں کے بعد کا ذکر ہے۔ اب مجھے اس رسالہ کو پڑھکر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس خواہش کو احسن طریق پر پورا کیا ہے۔ ایک [illegible] اللہ احسن الجزاء۔ میری رائے میں اگر اسیا [illegible] اشاعت نہایت آسانی [illegible] بہت مفید ہوگی اس قدر مختصر ہے کہ کم فرصت آدمی بھی اس کو خوشی سے پڑھ لیگا اور پھر اس قدر مدلل اور پر مغز ہے کہ کوئی [illegible] اور پڑھے الا بشرطیکہ وہ [illegible] دل [illegible] اس رسالہ کو دیکھ کر ان کی صداقت کا [illegible] بغیر نہیں رہ سکتا آئینہ صداقت لفظی معنوں میں آئینہ صداقت ہے۔ خدا اسے بہتوں کی بہتری اور ہدایت کا موجب کرے۔ والسلام

خاکسار محمد علی۔ [illegible] جولائی ۱۹۰۸ء

نوٹ۔ قیمت فی کتاب ۱ر سو نسخہ کی قیمت ایک روپیہ (بدر)

ایک ہندو شریف کیا کہتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی و مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہودی صفت نام کے مسلمان غلطی مانتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ختم سمجھنا چاہیئے۔ کاش اگر یہ تعصب کی پٹی کو اتارتے اور بلا تعصب غور کرتے اور فکر دوڑاتے۔

ایک نیک دل سمجھدار آریہ میری طرف خط لکھتا ہے اور اس خط میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق درج کرتا ہے۔ اس کی نقل مطابق اصل ارسال ہے۔ اگر اس کو کسی گوشہ اخبار میں جگہ دیجاوے۔ تو کیا عجب کہ کسی سمجھدار کے واسطے مفید ہو۔ مشکوری ہوگی۔ والسلام

بنت محمد علی بدو ملہی از چک نمبر ۲۴۳ جنوبی ڈاکخانہ خاص براستہ للیان۔ علاقہ سرگودہ ۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۸ء

اوم

تصوف آئین شرافت آگین جناب مولوی صاحب جی۔ تسلیم مزاج شریف۔ حضرت مسیح موعود کا حال آپ سن چکے ہونگے ان حضرت کی وفات کا خیال کرنا ہماری غلطی ہے۔ کیونکہ وہ تو ہر وقت زندہ جاوید ہیں۔ جب تک دنیا قائم رہے گی ان کا نام چمکتا رہے گا۔ اون کی تصانیف سے بے سمجھ آدمی عموماً و دہریہ آدمی خصوصاً بہرہ ور یاب ہوتے رہینگے مگر افسوس ہے، تو اس بات کا کہ اب ان کا ظاہری درشن ہمیشہ کے لئے پردہ کے اندر رہے جو کہ ایک بدچلن کے واسطے راہ راست پر لانے کے لئے کافی تھا۔ مگر میرے خیال میں افسوس کرنا بھی خلاف عقل ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

ساد ھو مرے کیا روئیے جو اپنے گھر جا
روؤ ساکت مرا جو ہاٹو ہاٹ بکا

تشریح۔ ساد ھو کے مرنے پر ہرگز نہ رونا چاہیئے کیونکہ وہ اپنے گھر جا ملتے ہیں۔ ان پاپیوں کو رونا چاہیئے۔ جو گلی گلی بکتا ہے۔ راقم آپکا تابعدار [illegible] ۲۰ [illegible]

رسید زر

۴ر جولائی ۱۹۰۸ء عہ
[illegible] صاحب ۱۸۱۱ عہ
[illegible] الدین صاحب ۲۰۴۳ عہ
[illegible] دین صاحب ۱۶ للعہ
غلام حیدر صاحب نمبر ۲۷ عہ
میاں میران بخش صاحب درزی للعہ
چودھری [illegible] صاحب ۲۷۵ عہ
[illegible] صدیق صاحب ۱۲۱۱ للعہ
محمد صدیق صاحب نمبر ۲۸۰ عہ
محمد سرور خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمد تقی صاحب نمبر ۶۳ للعہ
خدا بخش صاحب نمبر ۱۸۵۷ للعہ
احمد حسن صاحب نمبر ۵۸ عہ
منشی گلاب الدین صاحب ۳۷۵ ۵ر
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۸۹۲ عہ
[illegible] الدین صاحب ۷۲۸ للعہ
غلام نبی صاحب نمبر ۱۰۹۹ عہ
میاں [illegible] محمد صاحب نمبر ۲۰۸ ۱۰ر

ثناء اللہ کی پریشانی

مسئلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ جلد ۶ جولائی ۱۹۰۷ء گذشتہ اشاعت سے آگے

اہلحدیث مطبوعہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے جس مضمون پر سابقہ نمبر میں میں نے بحث کی ہے اس کے آخر میں بطور نتیجہ یا خلاصہ ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"مختصر یہ کہ (۱) میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں (۲) اگر تم اس کے نتیجہ سے مجھ کو اطلاع دو (۳) اور یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا منظور کرسکتا ہے۔"

ثناء اللہ نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ جن مذکورہ بالا الفاظ میں بیان کیا ہے وہ نہ صرف اسی مضمون کا خلاصہ ہے بلکہ اس بارہ میں ان کی کل تحریرات کا لب لباب اور نتیجہ ہے میں نے تینوں فقروں پر نمبر لگا دئے ہیں اور اب اسی سلسلہ سے ایک بحث کرتا ہوں۔

(۱) اگرچہ اسی مضمون کے تمہیدی الفاظ میں مولویصاحب لکھ چکے ہیں کہ کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کیواسطے بلایا تھا لیکن چند سطریں ہی لکھنے کے بعد کل مضمون کا خلاصہ کرنے کے وقت پھر مولویصاحب کو کچھ تردد دامنگیر ہوا اس لئے کہ ۱۹۔ اپریل ۷ء کو خود مباہلہ کی تعریف بیان کر چکے ہیں۔ کہ مباہلہ اسے کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور فقرہ نمبر ۸ یہ ہی لکھا ہے کہ نہ ہم آپ کو قسم کھلاتے ہیں اور نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں خواہ آپ سو[1] قسمیں کھائیں ... پر یہ کہدیں اس لئے پریشانی کی حالت میں پھر مباہلہ کا لفظ لکھتے ہوئے جھجکے اور لکھدیا کہ تمہاری درخواست کے موافق حلف اٹھانے کو تیار ہوں لیکن اس آدمی سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر ہماری درخواست صرف اتنی ہی تھی کہ مولوی صاحب صرف قسم کھائیں اور طرفین کی قسم کا کچھ ذکر نہ تھا اور ہماری تحریرات سے مولویصاحب کو یہی تفہیم ہوئی تھی کہ ہماری درخواست صرف اسیقدر ہے تو پھر مولوی صاحب کو حضرت صاحب کی قسم پر اعتبار یا بے اعتباری کی بحث ہی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حلف اٹھانے کی ادائگی کی تکمیل کس طرح سے ہوتی ہے اسکی پڑتال ہم آگے چل کر کرینگے (۲) فقرہ نمبر ۲ بالکل صاف ہو گویا ابھی تک یعنی ان کی اس ۲۶۔ اپریل کی تحریر تک مولویصاحب کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اور مولویصاحب نتیجہ معلوم کرنے کے لئے پریشان ہیں لیکن الحکم کی عبارت جو ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں نقل کی ہے وہ حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہوگا کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہوکر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیۂ قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالےٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا۔ جو صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتی ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ناظرین خیال کرسکتے ہیں کہ کن صاف الفاظ میں نتیجہ بیان کیا گیا ہے لیکن مولویصاحب کے نزدیک ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسلئے خیر ہم بھی اس تحریر کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں حضرت صاحب نے جو الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں وہی بالمقابل مولویصاحب کے لئے مثلاً اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں تو آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے اور وہ سزا انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی اشتہار کے مضمون پر جرح وقدح کرتے ہوئے مولویصاحب نے مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۲ لکھا ہے گویا ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں ملی ہے اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ۱۹۔ اپریل اور پھر ۲۶۔ اپریل کے دو متفرق بیانات میں وہ نتیجہ کے بتلائے جانے سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین دیکھیں گے کہ مولویصاحب جو اپنے تئیں مفسر بھی بیان کرتے ہیں۔ مطمئن کسی بات پر نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پریشان حال ہیں اس بات کی آزمائش کے لئے ناظرین کو مولویصاحب کے ۳۱ مئی ۱۹۰۷ء کے اشتہار کے ان فقروں کو پڑھنا چاہئے جو مضمون نمبر ۱ کے شروع میں میں نقل کر چکا ہوں اور یہ بھی خیال کر لینا چاہئیے کہ دونوں موقعوں پر حضرت صاحب کا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا اشتہار مدنظر ہے لیکن ۲۶۔ اپریل کو تو وہ نتیجہ دریافت کرتے ہیں اور ۳۱ مئی ۱۹۰۷ء کو نتیجہ پر بحث کرکے لکھتے ہیں کہ یہ نتیجہ گویا حضرت صاحب نے بتایا ہوا ہے۔

ان متضاد تحریرات کا جواب مولویصاحب اگر شاید پر دیویں کہ سابقہ تحریرات میں وہ اپنی قسم کے نتیجہ کو دریافت کرتے تھے اور حال کی تحریر میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ حضرت صاحب کی دعا کے متعلق لکھا ہے تو یہ جواب دیوانہ بکار خود ہشیار جیسا جواب ہوگا۔ اس لئے کہ فریقین کے لئے ایک ہی طرح کے الفاظ بیان کئے گئے تھے جب ایک فریق کے واسطے وہ الفاظ کافی نہیں سمجھے گئے تو ایک سال کے بعد انہیں الفاظ سے دوسرے فریق کے لئے اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل کے لئے پیشگوئیاں کرنا عجیب ایمانداری ہے اگر مولویصاحب غور کریں تو معاملہ بہت ہی صاف ہے اور وہ خود اپنی ہی تحریرات کی رو سے کذاب جھوٹے دغا باز مفسدانہ اور نافرمان ثابت ہوتی ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں حضرت صاحب کے اشتہار کی اسی عبارت پر جس سے مولویصاحب نے اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے صفحہ ۴ کالم ۱ پر نائب ایڈیٹر حاشیہ چڑھا کر لکھا ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ ...... ویمدھم فی طغیانہم یعمھون وغیرہ آیات تمہاری اس دجل کی تکذیب کرتی ہے۔ جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بیان کرتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن احمد محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔ مولوی صاحب کے اس اصول کے موافق ہمارا ہر طرح سے حق ہے کہ ہم خود انہیں کے بیان کردہ نتیجہ سے یہ سمجھ لیں کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ اور ثناء اللہ کی بدکرداریوں کیوجہ سے اسے بھی مہلت دیگئی۔ پس اب اپنی سابقہ تحریرات کے برخلاف جو نتیجہ وہ نکالتا ہے وہ غلط ہے۔ جھوٹا دغاباز۔ مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے اس کو لمبی عمر دی گئی ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نہ صرف وہ (ثناء اللہ) خود بلکہ اس کا نائب ایڈیٹر بھی کس قدر پریشان حال ہے۔ کیا اب نائب ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ اپنے نوٹ کا لحاظ

---

[1] یہ حوالہ کے لائق ہے معزز مصنف کی مولویانہ تہذیب کی ناظرین کو داد دینی چاہیے کیوں نہ ہو مفسر جو ہوئے۔

کرتا۔ جو قرآن شریف کے حکم کے موافق اور اس نے لکھا تھا اور ثناء اللہ کے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے اشتہار پر ایسا نہ ہوا بلکہ حاشیہ چڑھایا کہ میری بیان کردہ اصول کے موافق ثناء اللہ کو جھوٹا دغاباز مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے مہلت دیگئی ہے تاکہ وہ الٰہی سلسلہ کی مخالفت کر کے اپنی بدکرداری کا مزید ثبوت دے۔ جب سے حضرت صاحب کا یہ اشتہار شائع ہوا تھا ثناء اللہ کے تمام ہم مشرب اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے تھے کہ خطوط بھی جو شائع کئے جاتے تھے وہ اسی مضمون کے ہوتے تھے۔ چنانچہ مرقع بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اکسی مولوی بنام صوفی عبد الحق سرہندی کا مضمون چھپا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں "مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا اگر واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رول کے زیر اثر ہیں میں کہتا ہوں۔ اسی نظیر کے موافق اس زمانہ کا رسول بھی اپنے ہمعصر مسیلمہ سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اس جنرل رول کے زیر اثر نہیں ہے جس کے وجوہات کسی قدر گذشتہ مضامین میں ہی بیان ہو چکے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ مضمون میں پورے طور پر بیان کر دی جائے گی۔

اب میں پھر ثناء اللہ کے خلاصہ کی طرف رجوع کر کے اس کے فقرہ نمبر ۳ پر بحث کرتا ہوں جو یہ ہے کہ " یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے جبکہ حضرت صاحب کی تحریر کو منظور ہی نہیں کیا گیا تھا تو مولوی صاحب کو یہ ہرگز حق نہیں کہ وہ اس تحریر کے متعلق کسی قسم کا نتیجہ بیان کریں۔ لیکن ملاں آں باشد کہ خاموش نشود۔ بھلا مولوی صاحب کب خاموش رہ سکتے ہیں اور بڑے زور سے خود ساختہ نتائج استنباط کر رہے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بات ہے کہ انہوں نے اپنے سابقہ خیالات میں ترمیم کر کے اب حضرت صاحب کی اس تحریر کو منظور کر لیا ہے اس وجہ سے ایسا کرنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں یا یہ ہے کہ منظور کرنے کی ہی ضرورت نہیں بغیر منظور کئے بھی وہ ایسا کرنے کے مجاز اور حق دار ہیں اس لئے ان دونوں شقوں کی بابت اب ہمیں غور کرنا ہے کہ آیا ان کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اولاً اگر انہوں نے سابقہ خیالات میں ترمیم کر لی ہے۔ تو اس

تحریر کی ان کی کوئی تحریر ابھی تک ہم نے نہیں دیکھی وہ اس کا حوالہ دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں کہ پہلے وہ یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی اس تحریر کو کوئی دانا منظور نہیں کر سکتا ہے اب اسے منظور کرنے کے سبب دانا کے بالمقابل کونسا معزز نام اپنے لئے تجویز کیا ہے چونکہ منظوری کی بابت ابھی تک ہم نے کوئی تحریر نہیں دیکھی ہے اس لئے اس پہلو پر سردست مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے تاوقتیکہ مولوی صاحب خود اس کی بابت کچھ روشنی نہ ڈالیں۔ البتہ دوسرے پہلو پر کسیقدر تفصیل سے ہم بحث کرتے ہیں۔

یہ ایک عام دستور ہے کہ ایسے موقعہ پر مقابل یا مخالف کا مونہہ بند کرنے کے لئے اس کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر ہمیشہ گفتگو کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک آریہ کی تردید جن دلائل سے کی جاتی ہے وہ غیر آریہ یعنے عیسائی وغیرہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتی ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھیں تاکہ انہیں پھر چون وچرا کی گنجائش ہی باقی نہ رہے اور اگر ملاؤں کی طرح وہ خاموش نہ رہ سکیں تو ان کا ایسا کرنا جواب دینا نہیں بلکہ منہ چڑانا ہو اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرقع نمبر ا جلد ا صفحہ ۱۱ کی عبارت پیش کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

"ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیشگوئی یا مباہلہ نہ ہوا بلکہ یوں کہئے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور گرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی اگر وہ مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی اور نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے۔ مرزائیوں کی حیا اور شرم پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیشگوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہوئی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنے ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط یعنے جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ یعنے جب ڈوئی نے دعا نہیں کی۔ تو مباہلہ ہی نہ ہوا۔"

یہ عبارت (جو سابقہ مضمون کے اخیر میں نقل کیگئی ہے) ایسی صاف اور صریح ہے کہ مزید تشریح اور توضیح کی چنداں ضرورت نہیں ہے قبل اس کے کہ اصل مضمون کے متعلق کچھ لکھا جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب کی مولویانہ منطق کو جو صرف ایک فقرے میں تمام کی تمام بھری ہوئی ہے بیان کیا جاوے اور وہ فقرہ یہ ہے "کہ اگر وہ (ڈوئی) مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے" اب خیال کیا جا سکتا ہے کہ مباہلہ نہ کرنے کی حالت میں اس کے پہلے مرجانے پر تھوڑا یا بہت عذر ہو بھی سکتا ہے اور اگر بعض وجوہ (جو ڈوئی کے معاملہ کی بابت موجود ہیں اور جن کا ذکر ہم اپنے موقعہ پر کریں گے) اس کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ تو چون وچرا کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش نکل سکتی ہے لیکن مولوی صاحب کی یہ فاضلانہ منطق کہ مباہلہ کرنے کی حالت میں اس کا حضرت صاحب کی زندگی میں مرجانا دعا کا اثر ثابت نہیں کرتا۔ گو مولوی صاحب کی کھلی کھلی بے غیرتی کا ثبوت ہو لیکن چونکہ ایسے مولوی فاضل کے دماغ کا نتیجہ ہے جو مفسر بھی ہے واقعی قابل داد ہے کیا یہ حیا سوز منطق جو دراصل اس نابینائی کا نتیجہ ہو جو مامور من اللہ کی مخالفت میں بے جا ہٹ دھرمی اور ضد سے واقع ہوئی ہے مولوی صاحب کو بیحیاء اور بے شرم جیسے معزز خطاب کا مستحق ثابت نہیں کرتی یہ وہ الفاظ ہیں جو ڈوئی والے مضمون کے اخیر میں مولوی صاحب نے اول ایڈیٹر ریویو اور پھر کل احمدیوں کے واسطے استعمال کئے ہیں اب اس کا جج ہم خود مولوی صاحب ہی کو مقرر کرتے ہیں کہ اپنے ہی الفاظ میں سے جو جو چاہیں پسند فرمائیں

اس جملہ معترضہ کے بعد اب ہماری بحث کا مدار مولوی صاحب کے اس فقرہ پر ہے جس پر ہم نے سابقہ مضمون کے اخیر میں خط کھینچدیا ہے۔ اور ناظرین کے اختصار کے لئے پھر نقل کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ "مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ ڈوئی نے دعا کی نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا۔"

بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا ثبوت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس فقرہ کے الفاظ پر غور کرنے سے پہلے ناظرین کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مولوی صاحب کا یہ منطقی فقرہ یکم جون ۱۹۰۷ء کے مرقع میں شائع ہوا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مئی کی کچھ تاریخ کو ان کی قلم سے نکلا ہے اور ان کا حضرت صاحب کی دعا کو قبول کرنے سے انکار ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں شائع ہوا جس سے ثابت ہے کہ حضرت صاحب کی دعا سے انکار کرنے کے بعد ایک ماہ بعد مقابلہ پر نہ آنے سے بالانکار کر دینے سے جو کچھ نتیجہ ان کے اور ان کے ہم مشربوں کے نزدیک مترتب ہو گیا تھا ہم نے خود واضح طور پر بیان کر دیا اور اپنی منتسبانہ چالاکی سے اس طرح سے سمجھ کر گویا پیش بندی کر دی ... بیان کی موت سے اس قسم کا نتیجہ نکالنے اور ناظرین ... موقعہ کسی کو نہ مل سکے اپنی اس منطق اور پیش بندی کو نظر انداز کر کے اور حضرت صاحب کے دعا والے فقرہ کو نقل کر کے مولوی صاحب ... جون ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں لکھتے ہیں۔ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر اس اشتہار سے اقبالی ڈگری ہے بلکہ ایجاد کردہ اصول ہے۔ ناظرین کو ایسے ... ان کی حالت معائنہ کر کے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ ... بالمقابل فیصلہ کیا جاتا ہے خود تو بڑی رد و قدح ... کی بحث کے بعد ... کے معاملہ میں ہمیں گالیاں ... ہیں۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ بالمقابل دعا نہ کرنے اور چیلنج کو ... کرنے سے پیشگوئی ثابت نہیں ہوتی اور دوسرے مرقع ... آپ کے اسی اصول کے موافق ساری باتیں موجود ہیں یعنی ... خود دعا نہیں کی اور حضرت صاحب کے دعا والے مضمون ... نہ کیا یہی نہیں کہ صرف خود قبول نہ کیا ہو بلکہ یہ بھی لکھ دیا ... اسے قبول نہیں کر سکتا ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے ... سلیم الطبع انسان لکھتا ہے کہ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے قبول نہ کیا ہو لیکن مرزا صاحب پر اس اشتہار سے اقبالی ڈگری ہے ... کے دشمنوں یا ثناء اللہ کے ہم مشربوں میں کوئی ایسا ... ہے۔ جو اس حیادار خاکسار سے دریافت کریں ... تو خود ہی ایک دفعہ احمدی جماعت کے برخلاف ... معاملہ میں نہ صرف اپنا اصول ہی بیان کر چکا ہے بلکہ اس ... کی ... ہی دے چکا ہے کہ جب شرط متحقق نہیں۔ تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ تو اب باوجود دونوں امر ثابت ہونے کے تو یہ کیا ... آتا ہے ... جبکہ تو خود پوری طاقت کے ساتھ کوس کر اور گالیاں دے کر ایک اصول قائم کر چکا ہے کہ چیلنج کو قبول نہ کرنے اور بالمقابل دعا نہ کرنے سے پیشگوئی قائم نہیں رہتی ہے

تو پھر اپنے اس اصول کے برخلاف تمہارا یہ کہنا کہ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے قبول نہیں کیا لیکن مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے کیا مجنون کی بڑ اور پاگل کے بکواس سے کچھ زیادہ باوقعت ہے۔ پیارے احمدیو! تم نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ کس جرأت کی ڈھٹائی سے یہ مولوی ثناء اللہ نے اختیار کی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ایسے شرمناک کارروائی پر اصرار ہی ہے جو ان مضامین سے ظاہر ہے جن کا سلسلہ اخبار اہل حدیث وغیرہ میں مضمون رواں کی بابت جاری ہے۔

جس قدر اب تک میں لکھ چکا ہے وہ دراصل بالکل کافی ہے اور ثناء اللہ صاحب اگر حیا اور شرم سے کام لیں تو حضرت صاحب کے وصال کے بعد جو کچھ تلخیاں وغیرہ نکالنے کی انہوں نے کوشش کی ہے ان سے رجوع کر کے اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دے سکتے ہیں لیکن میں نے اس مضمون کے متعلق ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر اس قدر گہری نظر سے غور کیا ہے کہ کئی کئی پہلوؤں سے مولوی صاحب کا کذب ثابت ہوتا ہے اور اگر مولوی صاحب بے جا ضد اور تعصب چھوڑ کر اور معقول پہلوؤں کو اختیار کر کے اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے تو میں ان کا اطمینان کرانے کے لئے تیار ہوں اور اس سلسلہ کو عرصہ تک جاری رکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی صاحب نے الہامات کے صفحہ ۱۰ پر مفصلہ ذیل الفاظ میں پیشگوئی کی ہے " اگر مرزا صاحب بوجہ اپنی پیشگوئیوں کے کاذب محض اور مفتری علی اللہ ثابت ہوں تو پس دوسرے مسائل (حیات مسیح وغیرہ) کی ضرورت ہی کیا ہے ؟ بلا دفع اور اگر وہ بوجہ اپنی پاکدامنی اور راستبازی کے قابل الہام اور مخاطب الٰہی کے لائق بعد میں ہوں تو پھر باقی مسائل میں ہمیں اپنی غلط فہمی ماننے میں کیا عذر ہے پس ہمارے دوست اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھیں لیکن یہ بھی پیش گوئی کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ مولوی صاحب کی اس تحریر کی بنا پر میرا یہ ارادہ ہے کہ ان کی دوسری نکتہ چینیوں کے متعلق بھی غور کروں جس کے کثیر حصہ پر ابھی تک مجھے توجہ کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا ہے لیکن اس ارادہ کا مدار صرف اسی بات کی جانچ پر ہے کہ آیا ان کی نکتہ چینیوں کی بنیاد صرف ضد پر ہے یا واقعی وہ اپنے اس قول میں کہ ہمیں اپنی غلط فہمیوں کے ماننے میں کچھ عذر نہیں سچے ہیں اور اس بات کی پڑتال کرنے کا موقعہ مضمون رواں سے ہی ملیگا اور جب تک ایک معاملہ پوا دہر یا دو ہر کچھ کر کے طے نہ کر لیا جاوے کسی دوسرے مضمون کی طرف متوجہ ہونا غلط بحث ہو جانے کے سبب بے سود اور بے نتیجہ

ہوا کرتا ہے اس لئے جب تک حضرت صاحب کے وفات والے معاملہ کو صاف نہ کر لیا جاوے ہم کسی اور طرف نہ جائیں گے۔ اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ثناء اللہ صاحب مرقع نمبر ۱ جلد ۱ میں ڈوئی کے متعلق رسالہ ریویو بابت ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴۴ کی عبارت نقل کر کے مرقع کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں یہ اصل عبارت اس بات کا بیان ہے کہ مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے یہ نہیں کہ بطور پیشگوئی کے اعلان کر دیا ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائیگا۔ مرزائیو اور مولویت کے مدعیو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔ تف۔ معزز ناظرین خدارا ذرا گرشن جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر یہ کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ اس کے بعد پھر مرقع کے صفحہ ۱۱ پر ریویو بابت اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۴۲ کے چند سطریں نقل کر کے لکھتے ہیں۔ اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلی کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیشگوئی نہ تھیں بلکہ دعوت مباہلہ تھی پھر صفحہ ۱۳ پر فٹ نوٹ میں لکھا ہے یہ مباہلہ کی دعوت اور ہے مباہلہ اور ہے پھر مباہلہ اور ہے پیشگوئی اور افسوس ہے کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں یا تو تمیز نہیں یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کر رہے ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ ان حوالجات کے مفہوم کو اچھی طرح سے ذہن نشین رکھیں اور اس کے ساتھ ہی مباہلہ کی تعریف جو مولوی صاحب نے خود بیان کر دی ہے اور مضمون کے ابتدا میں نقل کر چکا ہوں اس کو بھی دھیان میں رکھیں تب وہ دیکھیں گے کہ نکتہ چینیاں کرتے وقت مولوی صاحب کس قدر بال کے کھال نکالتے ہیں لیکن بعدہ خود ہی پریشان حال ہو کر اپنی نکتہ چینیوں کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی مختصر کیفیت یہ ہے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں یہ فقرے بھی موجود ہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ صرف دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اس دعا کے آخری الفاظ یہ ہیں وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ حضرت کی اشتہار کے ان فقروں کو مولوی صاحب نے مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۵ پر نقل کیا ہے لیکن اسی مرقع کے صفحہ ... پر ان الفاظ میں اپنی پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ ہماری رائے میں مرزا صاحب کی غرض اس اشتہار سے یہ تھی کہ اپنے دام افتادوں کے خیالات کو بدل دیں یعنی ان کا ارادہ تھا کہ دام افتادوں کو اس پیشگوئی کی طرف متوجہ کر کے میری مواخذات کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھیں یہ ہے امرتسری سانپ کی زہریلی کچلی حضرت صاحب تو لکھتے ہیں کہ یہ صرف دعا ہے پیشگوئی نہیں اور ساری اشتہار کے الفاظ سے بھی یہ بات ظاہر ہے بلکہ خود ثناء اللہ نے بھی جابجا

تصدیق بذریعہ رویا صالحہ

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ذیل کے چند الفاظ کو اپنے اخبار اخبار گوہربار میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کیلئے

ایک تازہ شہادت ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین

این دو شاہد از پئے تصدیق من ایستادہ اند

اللہ تعالیٰ نے ہزار در ہزار نشانات سے امامنا و مولانا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الرحمۃ کی تائید کی اور دنیا پر آپ کی صداقت کو سورج کی طرح روشن کردیا ان میں سے کچھ تو ایسے تھے جو کہ بموجب پیشگوئی قرآن کریم اور حدیث شریف ظہور میں آئے اور کچھ ایسے تھے۔ جن کی خبر کہ اللہ تعالے نے اس پاک اور برگزیدہ انسان کو اپنی تازہ وحی کے ذریعہ سے دی تھی اور کچھ ایسے تھے جن کے ذریعہ سے بعض اشخاص کو آپکے سچا ہونے کی گواہی بذریعہ سچے الہامات اور کشفوں کے ہوتی رہی چنانچہ ذیل میں موخر الذکر قسم کے نشانات میں ایک یہ ہے جو کہ میں اس لئے لکھتا ہوں کہ شاید کوئی فائدہ اٹھاوے اور وہ مفصلہ ذیل ہے۔ میرے بزرگ اور مکرم بہائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب تحصیلدار حال مینجر کورٹ آف وارڈس کوٹ فتح خان مجھ سے بڑا ہی پیار اور انس رکھتے ہیں اور اون کی اور میری مثال یک دل دو قالب والی ہے آپ کو میرے بیعت کرنے کے وقت بہ سبب ناواقفی کے سخت ابتلا آیا۔ مگر چونکہ سعید فطرت رکھتے تھے اور مینے بھی بہت دعا کی اور حضرت اقدس قدس سرہ سے بھی دعا کروائی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو حضرت اقدس کے صدق کی تصدیق میں اللہ تعالے کے فضل سے خواب آنے شروع ہوئے پہلا خواب آپ کو یہ آیا جیسا کہ آپنے حال میں ہی مجھے لکھا ہے کہ آپنے آسمان پر چاند دیکھا اور دیکھا کہ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا نام مبارک لکھا ہوا ہے اس کے بعد آپنے تمسخر سے اپنی زبان کو روک لیا اور دل ہی دل میں حضرت اقدس کی محبت پیدا ہونے لگ گئی اس کے بعد آپ کو خواب میں حضرت اقدس کی ملاقات ہوئی تو حضرت اقدس سے اونہوں نے پوچھا کہ کیا آپ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ سچے ہیں تو آپنے تین بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور کہا کہ میں اپنے دعاوی میں سچا ہوں۔ اس پر میرے بہائی صاحب کی اور بھی محبت اس سلسلے کے ساتھ ہوگئی اور مین اس کو دیکھنے اس تبدیلی کو محسوس کرتا تھا۔ اگرچہ بہ سبب چند ایک اللہ تعالے کی نامعلوم منشاؤں کے آپنے بیعت روائی نہ کی مگر دل سے بیعت ہوچکی ہوئی تھی اس کے بعد حال میں آپنے مجھ کو بعد انتقال حضرت اقدس علیہ الرحمۃ خط لکھا ہے۔ کہ جسمین پچھلی چاند والی شہادت کو نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ دو مہینہ کا عرصہ گذرا ہے کہ مینے خواب میں حضرت اقدس ؑ کی بیعت کی اور اس لئے میرا دل چاہتا تھا۔ کہ میں آپسے جلدی ملوں اور اسی خیال میں تھا کہ آپکے وصال کی خبر پہونچی۔ جس سے اونکو صدمہ ہوا۔ ایک انصاف پسند دل کے لئے یہ ایک شہادت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو کہ ہر ایک میرے بزرگ بہائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب سے جو کہ بفضل تعالیٰ زندہ ہیں دریافت کرکے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالے ان لوگوں کو ایسے نشانات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ تاکہ یہ اون عذابوں سے بچائے جاویں جنمیں کہ یہ گرفتار ہیں۔ آمین

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن از لاہور

پیام صلح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری چٹھی مطبوعہ بدر مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۰۸ء بعنوان بالا آپنے پڑھ لی ہوگی جسمیں مینے تجویز کی تھی کہ انگریزی پیام صلح یکہزار کاپی اور اردو کاپیاں پانچہزار مفت شائع کرنے کیلئے طبع کرائی جاویں۔ جس دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس مبارک پیغام کی پبلک میں مانگ ہے۔ جس کے متعلق آئے دن مجھے چٹھیاں مل رہی ہیں اس کو دیکھ کر مینے پسند کیا ہے کہ میں آپکے جواب کا انتظار نہ کروں اس لئے انگریزی ترجمہ کی تین ہزار کاپیاں مینے طبع کرانے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اردو دس ہزار کے لئے مینے تجویز کی ہے۔ یہ کاپیاں ہندو صاحبان میں مفت تقسیم ہونگی آپ کی خدمت میں جیسے کہ پہلے عرض کرچکا ہوں پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ میں سے اکثر احباب کم از کم ایک روپیہ کی متعدد کاپیاں لے کر مفت تقسیم کریں۔ لاگت حساب کرنے پر معلوم ہوتی ہے۔ تین چار پیسے کے درمیان فی کاپی ہوگی۔ والسلام جواب جلد عنایت ہو

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب عزیز منزل لوکھا

پیام صلح

حضرت مسیح موعود ؑ نے جو آخری پیغام اپنے اہل وطن ہنود کو دیا ہے

اس کی اشاعت ہندوستان کے چار کونوں میں اس کثرت سے ہونی چاہیئے کہ کم از کم ایک دفعہ ہر ایک ہندو آریہ اس کے مضمون سے آگاہ ہوجائے اس واسطے حضرت خواجہ صاحب نے اس کو اردو اور انگریزی میں کثرت کے ساتھ چھاپنے کی جو تجویز کی ہے وہ نہایت ہی عمدہ ہے امید ہے کہ دوست جلد اس کیطرف توجہ فرماوینگے اس کیمتعلق خواجہ صاحب موصوف کی تازہ یاد دہانی اوپر درج ہے مخدومی خواجہ صاحب کی یہ اپیل ان دوستوں کی خدمت میں نہیں۔ جو بمشکل ضروریات زندگی کو بہم پہونچاتے ہیں اور نہ اون کا یہ منشاء ہے کہ دیگر چندوں میں کمی کرکے احباب اس کام میں امداد دیں بلکہ اون کی یہ خواہش ہے۔ کہ جو دوست مثلاً اس موسم میں آم کھانے کے عادی ہیں۔ وہ اپنے اخراجات فروٹ میں سے ایک یا دو روپے کم کرکے اپنے ہندی اہل وطن کے واسطے پیغام صلح کا بیش بہا تحفہ خرید کرکے ارسال فرماویں

(ایڈیٹر)

جاپان میں اسلام

پچھلے دنوں مسٹر وارثی سرفراز حسین صاحب تو جاپان سے پھر پھرا کر واپس آگئے سمجھے۔ کہ وہاں اسلام پھیلنے کی کوئی امید نہیں لیکن اب جناب عبد القادر صاحب تائب کا کوہ شملہ سے ایک خط اخبار صدائے ہند لاہور میں چھپا ہے۔ جس میں ایک مصری عالم کے سفرنامہ عربی کے حوالہ سے یہ خوشخبری سنائی گئی ہے کہ جاپان میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) جاپانی مشرف باسلام ہوچکا ہے۔ وہ سفرنامہ منگوایا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے پر ضروری حالات ہدیہ ناظرین کئے جائینگے انشاء اللہ تعالے۔ اب جناب تائب صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود کو بھی مخاطب کیا ہے۔ کہ وہ جاپان کو مسلمان بنانے کی طرف توجہ کریں اس کے جواب میں اتنا کہنا سردست کافی ہے کہ یہ سلسلہ یونیورسل ہے اور انشاء اللہ تعالے ہر ایک ملک میں اپنے اپنے وقت پر پہونچیگا۔

ے عالمگیر

صلح کاری سے ترقی کرو!

لاہور کے آریہ پرکاش نے اپنی عادت کے مطابق ایک مضمون لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی جنگ کے ذریعے ہو سکتی ہے اس پر مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے ایک نوٹ لکھا جس میں انہوں نے دکھایا ہے کہ حقیقی ترقی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر پرکاش بالکل تاریک نہیں ہو گیا۔ تو امید ہے کہ اس مضمون سے کچھ فائدہ حاصل کرے گا۔ اس واسطے اس کو درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا مفصلہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں درج فرما کر ممنون فرما دیں۔ اخبار پرکاش ایک آریہ سماجی آرگن لاہور سے نکلتا ہے اُس کو صرف میں اس غرض سے پڑھ رہا تھا کہ شائد کوئی منصفانہ رائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون پیغام صلح کے متعلق اس میں درج ہو۔ اس کے ۳۰ر جون ۱۹۶۰ء کے پرچے میں ایک لیڈنگ آرٹیکل اس عنوان کے نیچے "شانتی کے لئے جنگ کرنا لازم ہے" میری نظر سے گزرا اس میں یہ لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی بند ہے اور یہ آواز جو چاروں طرف سے آ رہی ہے دُشمنوں کا تو کیا کہنا کیونکہ وہ تو شروع ہی سے آریہ سماج کے لئے موت کا فتوےٰ دے چکے ہیں دوست بھی محسوس کر رہے ہیں۔ کہ آواز بے معنی نہیں ہم بھی جب اس معاملہ پر غور کرتے ہیں تو اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس بیان میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے (کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے کلام ان ٹل ہوتے ہیں) ترقی کیوں بند ہے؟ اس سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں کیونکہ آریہ سماج کی چلتی گاڑی کے راستہ میں جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے کئی کارن ہیں ان میں سے بعض کا ذکر تو ہم پہلے کر چکے ہیں آج صرف ایک جس سے ہمیں سروکار ہوگا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ "آریہ سماج میں اکسٹریمسٹ نہیں ہے" وغیرہ وغیرہ" اور پھر یہ لکھا ہے کہ پنڈت دیانند اور گورو دت دونوں اکسٹریمسٹ تھے اور کہ آریہ سماج کے بانیوں کی ترقی اور کامیابی کا یہی راز تھا کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے انہوں نے اپنا دین پھیلانے کی خاطر عیسائیوں مسلمانوں اور پورانیوں کے پیشواؤں کو خوب گالیاں دیں اور بیباکانہ دھڑکے دوسرے لوگوں کا دل دکھایا کہ کئی انسان جو ہو سکتا ہے

پر لوٹ سمجھ سکتی تھی پولیٹیکل لیڈر بہت Intolerant تھا" وغیرہ وغیرہ اور نیز یہ بھی لکھا تھا کہ دوسرے مذاہب کے بانیان بھی صرف اسی لئے ترقی کر گئے وہ اکسٹریمسٹ تھے یہ پڑھ کر جب میں نے اس پر غور کیا اور اس طرف توجہ کی کہ ہمارا رسول اور قرآن کریم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں تو وہاں اس کے بالکل برعکس پایا اور وہ جب آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کا اسی طرح یعنی اس پاک تعلیم کے ذریعہ ہم نے تم کو اُمت وسط بنایا یعنی ایسی اُمت جو افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ اصول پر قدم مارے اور اس راہ پر چلے جو صراط مستقیم کہا جا سکتا ہے اور یہی ہے کہ ادھر اُدھر قدم مارا گڑھے میں گرتا ہے اور ٹھیک قدم مارنا اور چلنا مدعا کے حصول کا موجب ہوتا ہے جس کے لئے کہ انسان دنیا میں پیدا کیا گیا اور پھر فرمایا کہ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا کہ اے اُمت میری تم کو چاہئے کہ اُن امور کو جو کہ تم کو زیادتی کی طرف لیجاویں اور اُن سے بھی جو کہ اس کے مخالف دوسری طرف لیجاویں پرہیز کرو۔ چونکہ اصل خیر و کامیابی میانہ روی کے اعلیٰ راستہ قدم مارنے سے ہی ہو سکتی ہے اور اس طرح پر یہ ہدایت فرمائی کہ اکسٹریمسٹ ہونا خطرناک ہے اور کہ اصل کامیابی جو کہ دائمی اور پکی ہو وہ حاصل کر سکتے ہیں جو میانہ رو ہیں نہیں کہہ سکتا کہ اس پرچہ نے کس لئے یہ الٹی کلیا، وعلیہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر یہ اتنا ضرور کہوں گا کہ پنڈت دیانند صاحب و گورو دت صاحب کو پیش کر کے آریہ سماجی پبلک کے آگے یہ پیش کرنا کہ یہ صاحبان اکسٹریمسٹ Extremists تھے اسی لئے کامیاب ہوئے ضرور ظاہر کرتا ہے کہ ان کے خیال میں دینی اور دنیاوی کامیابی کے لئے اکسٹریمسٹ بننا چاہئے اور کہ انسان کی ترقی کا راز ہر ایک رنگ میں یہی ہے کہ وہ اس میں اکسٹریمسٹ ہو۔ مگر یہ پرکاش صاحب کا میرے خیال میں ایک دعوے بلا ثبوت ہے جس کی کہ گذشتہ مذہبی اور دنیاوی تاریخ اور عام مشاہدہ تائید نہیں کرتے۔ اگر دنیا کی تاریخ میں نظر کی جاوے تو ثابت ہوتا ہے کہ اصل کامیابی جو کہ دیرپا ہے صرف میانہ رو اقوام کو ہی حاصل ہوتی رہی ہے اور اکسٹریمسٹ کبھی کامیاب نہیں ہوئے جو بادشاہ زیادہ تیز ہوا اور میانہ روی کو چھوڑ کر کھڑا ہوا آخر کار ناکامیاب ہوا اور اس کو برے دن دیکھنے پڑے ہیں دیکھو پونا پارٹ۔ اسکندر اور بقول آریہ صاحبان خود اورنگزیب مرحوم و مغفور اور کہیں پڑھو تاریخ زوال مختلف یونانی اور اسلامی سلطنتوں کا۔ تو معلوم ہوگا کہ جب وہ اخلاقی اور ایمانی حالت میں اکسٹریمسٹ ہو گئے اور ایک طرف کو زیادہ جھک گئے تو آخر زوال پا گئے۔ پھر دیکھو حال آجکل کے یورپ کے انارکسٹوں کا جو کہ اکسٹریمسٹ کا دوسرا نام کہنا چاہئے اُن کا صرف یہی کام ہے کہ دُنیا کو نقصان پہنچاویں اور ایک بیگناہ کو مار دیں اور خود بھی مر جاویں گویا وہ دُنیا کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے سوائے مصیبت کے اور کچھ نہیں لاتے۔ اور جو حال آجکل ہندوستان میں اکسٹریمسٹ لوگوں کا ہو رہا ہے اور جو چلن اُنہوں نے اختیار کیا ہے وہ تو ہم سب دیکھ ہی رہے ہیں اُن کی طبع فرسائی اسی میں ہے کہ ایک معصوم جان کو مار دیں اور خود بھی پستول کھا کر جان دیں اور اس طرح پر خود تباہ ہو کر دوسرے بھائیوں کے لیئے ایک بے چینی اور بدامنی کا بیج بو جاویں اور اپنے ہموطنوں کے لئے بجائے ایک رحمت الٰہی بننے کے جو کہ انسانی حیات کا مدعا ہے غضب الٰہی کی صورت اختیار کر لیں اور اُن امن و چین کو دُنیا

اور ہر ایک بادشاہت تب ہی زوال پذیر ہوتی ہے کہ جبکہ اُن کے افسر میانہ روی کو چھوڑ کر اکسٹریم تک پہنچنا شروع کرتے ہیں۔

سے اُٹھا دیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے خوش قسمتی سے اُن کو دیا ہوا تھا یہ تو ہوا حال دُنیاوی رنگ میں اکسٹریمسٹ کا۔ اب اگر مذہبی رنگ میں اس سوال پر غور کیا جاوے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسائل جو کہ اس حالت میں کہ دُنیا کی ترقی ابھی حد بلوغت کو نہ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھیجے تھے اور جو کہ اُس وقت کے لئے مناسب حال تھے مگر آئندہ زمانہ کے حالات کے مطابق اکسٹریمزم کا رنگ اپنے اندر رکھتے تھے آخر کار منسوخ کئے گئے اور اُن کی جگہ اُن مسائل نے لے لی جن کو کہ میانہ روی کے اصول کہہ سکتے ہیں دیکھو اگر وید کے مسائل میں غور کی جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل اور ان کی شرتیاں کسی ایسی قوم کے لئے تھیں جن میں کہ اُس سے پہلے بالکل تہذیب نہ تھی اور اس لئے ایک سادہ تعلیم تھی اور بسبب ایک جنگلی گروہ یا اُمت ہونے کے اُن میں ایسے ایسے مسائل کی ضرورت تھی۔ جیسا کہ نیوگ ہے جو کہ ایک اعلیٰ پایہ کی تہذیب رکھنے والی قوم کے ہرگز شایاں نہیں تھا چنانچہ شائد اُس وقت تو یہ مناسب وقت سمجھی گئی ہو مگر اس زمانہ میں کوئی بھی انسان عقل رکھنے والا خواہ وہ ہمارا آریہ بھائی ہی کیوں نہ ہو اس کو اچھا نہیں کہہ سکتا اگرچہ ضد اور تعصب کی وجہ سے وہ بار بار اُس کے اوصاف بیان کرے مگر دل اندر اندر سے اُس کو ملامت ضرور کرتا ہے پس نیوگ مسئلہ اور ایسے ایسے اور مسائل ... چونکہ انسانی اخلاق کا ایک اکسٹریم تھے اس لئے ضروری تھا کہ یہ ناکامیاب ہوتے اور آخر ویسا ہی ہوا۔ اور ایک اور قانون تھا جس میں کہ کثرت ازدواج جیسا بابرکت اصول تعلیم دیا گیا تھا تاکہ انسان بے اولاد نہ مرے اور مخلوق خدا کا سلسلہ تولید قائم رہے اور اُنسے اس کی جگہ لے۔ اسی طرح یہ تعلیم کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ چونکہ اپنے اندر بدلہ لینے کا اکسٹریم رکھتی تھی آخر بدلی گئی اور یہ تعلیم کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی آگے کر دو ناقابل عمل ثابت ہو گئی اور دُنیا میں نہ رہی اور اُن کی جگہ ایک ایسی تعلیم نے لے لی جس میں کہ عفو کے وقت عفو اور سزا کے محل پر سزا کا حکم دیا جاتا ہے اور جو کہ عین موافق ضمیر اور فطرت انسان ہے۔

یہ سب تعلیمیں کیوں آہستہ آہستہ عملی رنگ میں دُنیا سے اُٹھ گئیں صرف اس لئے کہ یہ اپنے اندر ایک اکسٹریم رکھتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آخر منسوخ کر دیا اور جب دُنیا اپنے زمانہ بلوغت کو پہنچی اور انسان اس قابل اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو گئے کہ ان پر مکمل شریعت بھیجی جاوے جو کہ میانہ روی کا اعلیٰ درجہ اپنے اندر رکھتی ہو تو ایک اور تعلیم جو کہ قرآن پاک میں ہے بھیجی گئی اور جو کہ وہی تعلیم تھی جو کہ پہلے تھی مگر اپنے اندر افراط و تفریط نہ رکھتی تھی اور اس لئے آخر کامیاب ہوئی اور اب زمانہ ہے جس میں کہ اُس کی کامیابی اور بھی درخشاں ہو گی کیونکہ اس تعلیم کے بہت سی انسانی کمزوریاں اللہ تعالیٰ نے دور کر دی ہیں اور وہ جو کہ آگے بہت سخت قسم کے بُت پرست تھے بغیر کسی ہمت اور تکلیف مسلمانوں کی کے خود بخود توحید کے قائل ہو گئے ہیں اور فخر سے لکچروں میں اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں اور یہی لب لباب اسلام کی تعلیم کا ہے۔

غرض یہی اکسٹریمسٹ ازم ہی ایک وجہ تھی اور یہی وجہ ابھی ہے کہ آریہ سماج کا اصول کامیاب نہ ہوا اور پنڈت دیانند صاحب کی ساری تعلیم کو بھی

ترمیم کی ضرورت پڑگئی ہے اور یہ ترمیم وہی ہے جو کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اُن میں کرنا چاہتے تھے۔ غرضیکہ وہ کام جو کہ ہم نے کرنا تھا وہ ہمارے آریہ بھائی خود بخود بسبب تعلیم کی روشنی کے کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اگر جیسا کہ یقین ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں رہی تو یہ ہمارے زیادہ زیادہ نزدیک ہوتے جاویں گے اور ایک دن وہ ہوگا کہ شائد تھوڑا سا تعصب ہی ہوگا جو کہ اُن کو ہمارے ساتھ ملنے سے روکیگا اور بس۔ ورنہ اصول وہی ہو جاوینگے جو کہ قرآن میں تعلیم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لازم امر ہے کہ اگر کوئی انسان سچے خلوص سے اپنی عقل کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کرے تو اُس پر سچا رستہ کھل جاتا ہے اور یہ قرآن کریم کا بھی فتویٰ ہے۔ اور پھر خدا کرے کہ وہ دن آجائے کہ تعصب بھی دور ہو جائے (جس کی طرف کہ ہمارے امام نے گائے جیسے مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کر کے اشارہ کیا ہے) اور ہم ایک مذہب ہو جاویں۔ یہی حال حضرت عیسائی صاحبان کا ہے یورپ نے تمام بائبل کے اصولوں کو ناکمل خلاف عقل اور ناقابل عمل سمجھ لیا ہے اور بسبب دین کو ایسا کمزور پانے اور اُن کے سامنے اور کوئی سچا دین نہ ہونے کے دہریت کی طرف جھک گئے ہیں مگر آخر وہ فطرت جو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پیدا کی گئی اور جس کو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کشش ہر وقت اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے وہاں بھی اُن کو چین نہیں لینے دیتی اور آخر متلاشی ہوتی ہے اور اُن اصولوں پر قدم مارتی ہے جو کہ سچے ہوں اور اصل کامیابی کا راز ہوں سو وہ بھی سلسلہ اسلام کے نزدیک آتے جاتے اور امید ہے کہ جلدی یہ سب مذاہب جس جوں دُنیا ترقی کرتی جائیگی اصل صراط مستقیم کو پا لینگے اور ایک ہو جاوینگے اور اسطرح پر یہ ثابت کر رہے ہیں اور کر دینگے کہ وہ تعلیم جو اکسٹریمسٹ ازم اپنے اندر رکھتی ہو آخر ناکامیاب رہیگی۔

پھر اگر مشاہدہ کو اس امر میں جج بنایا جائے تو بھی اس امر کی جو میں نے اوپر بیان کیا ہے تائید ہوتی ہے دیکھو روزانہ زندگی میں اگر غذا کو لیا جاوے تو دودھ جیسی زود ہضم چیز بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کر لی جاوے تو آخر کار دست و قے اور درد پیدا کر کے تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور صبح کی فرحت افزا سیر میں بھی اگر انسان ذرا زیادتی کر لے تو بجائے روحانی اور جسمانی فرحت ہونے کے تھکا کر بخار اور تکلیف پیدا کرتی ہے علم لکھنے پڑھنے میں بھی جو کہ انسان کا تنہائی میں مونس ہوتا ہے اور عقل کو اور فہم کو تیز کرتا ہے اگر زیادتی استعمال کی جاوے تو آخر انسان بسا اوقات پاگل ہو جاتا ہے۔ خودداری جیسے پاک اصول میں بھی اگر انسان زیادتی کر لیوے تو آخر تکبر سمجھی جا کر ایک نقص ہو جاتی ہے کسی پر ایک امر میں محبت اور مہربانی جیسے اچھے اخلاقوں کو بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کیا جاوے تو آخر انصاف سے گرا دیتے ہیں غرض کسی قسم کی افراط اور تفریط کی جاوے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ضرور اس کا نتیجہ ناقص ہوتا ہے۔ غرض کیا تواریخ دُنیا اور کیا مذہبی اور کیا عام مشاہدہ روزانہ ہم سب کو مجبور کرتے ہیں کہ ہم یقین کریں کہ وہ اصول جو اپنے اندر اکسٹریمسٹ ازم رکھتے ہوں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ پنڈت جی نے بقول پرکاش اکسٹریمسٹ کے ریفارم کا آغاز کیا تھا اور اُس کے سارے پیرو ضروری تھا کہ اُن کے نقش قدم پر قدم مارتے اس لئے وہ بھی اکسٹریمسٹ ہیں اس لئے ہی ہے کہ اب اس کی ترقی بقول ہمارے بھائی آریہ صاحبان بند ہو گئی ہے اگر پنڈت دیانند صاحب انصاف کو کام میں لاتے اور دیگر مذاہب کی کتب کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرتے تو ضرور تھا کہ ایسا سمجھدار آدمی اسلام کو قبول کرتا اور ضرور سب نبیوں سے افضل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتا۔ مگر افسوس چونکہ وہ اکسٹریمسٹ تھے اُنہوں نے باقی سب تعلیموں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اس لئے اصل صداقت کو نہ پا سکا اور اُن کے ہنر بھی ان کو عیب نظر آئے۔ یہ پنڈت جی صاحب کے اکسٹریمسٹ ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے کثرت ازدواج جیسی بابرکت تعلیم کے بجائے نیوگ جیسے بے غیرت مسئلہ کو پسند کیا۔ اور ایک رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ قادر خدا کی جگہ ایسا خدا تجویز کیا جو کہ انسان جیسی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ اور اگرچہ مانتے ہیں کہ وہ خود اپنے ایک ملازم کو اُس کا گناہ معاف کر سکتے ہیں مگر ایسا خدا مانا جو کہ ہرگز اُن کا ایک گناہ بھی نہیں بخش سکتا اور اگرچہ خود وہ کسی انسان یا حیوان پر مہربان ہو جاویں تو اُس کو اُس کے حق سے زیادہ انعام دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں مگر خدا ایک ایسا مانا جو کہ سوائے ترازو کے تول کے ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا اور کسی پر اُس کی محنت سے زیادہ مہربانی اور دیا نہیں کر سکتا غرض یہ سب کچھ خلاف عقل مانا مگر اسلام کو اور اسلام کی پاک تعلیم کو نہ دیکھا اور اُس سے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ اُلٹی گالیاں بسبب لاعلمی کے دیکر ہمیشہ کے لئے ملک میں ایک فساد کا بیج بویا اور اس طرح سے وہ نیت اُن کی ہمدردی بنی نوع انسان جو کہ ہر ایک انسان کی فطرت کا تقاضا ہے اُلٹا رنگ لائی یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ پنڈت جی صاحب اکسٹریمسٹ تھے اگر اس پر بھی کوئی آریہ صاحب فرما دیں کہ ہمارا دعوے غلط ہے تو میں اُن کی خدمت میں ایک اور ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کانگریس میں جب دو پارٹیاں بدقسمتی سے بن گئیں تو آخر مدبران ملک نے زیادہ اُسی طرف کو پسند کیا جو کہ ماڈریٹرس کے نام سے نامزد ہے اور سب نے اکسٹریمسٹ کو بیک آواز ناپسند کیا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اُن کے خیال اور رائے میں یہ فرقہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور آخر بعض سمجھدار آریہ بھی ماڈریٹ ہو گئے۔ اور اس لئے اُس ترقی کو جو اکسٹریمسٹس کے ذریعہ شروع ہوئی تھی نقصان پہنچا اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کی ترقیات کو دُنیوی اور عقلی کو کمال دینا چاہا تو آخر وہ سب قانون جو کہ اپنے اندر ذرا بھی اکسٹریمسٹ ازم کا اثر رکھتے تھے منسوخ کر دیئے اور ان میں سے اچھی باتیں چن کر ایک ایسا قانون بھیجا جس میں کہ افراط و تفریط ہرگز نہ تھی اور پھر دعوے کیا کہ یہ صراط مستقیم ہے اور اصل سچی کامیابی اور نجات کی راہ ہے اور یہی وجہ عکس اس کے ہے جو کہ آریہ سماج کی ترقی کو بند کرنے کا باعث ہوئی ہے۔

بالآخر میں اپنے آریہ بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ اب بھی وہ سنبھل جاویں اور تعلیم کا فائدہ اُٹھا کر سب مذاہب کو ٹھنڈے دل سے اور صبر اور استقلال سے پڑھیں تو امید ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اصل راہ کو پا لیویں گے اور وہ وہی ہے جو کہ ہر نبی دُنیا کو سکھاتا ہے اور وہی ہے جو کہ آغاز میں آریہ ورت کے مہاشیوں کو اُن کے پاک نبیوں اور رشیوں نے دی تھی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ صرف اُنکو اس لئے نئی معلوم ہوتی ہے کہ بسبب اُن کی فطرت اکسٹریمسٹ ہونے کے وہ اس میں غور کرنا بھی برداشت نہیں کر سکتے میں پھر آخر میں اپنے آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ وہ ضرور ضرور حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی آخری نصیحت کو نیک ظنی سے پڑھیں اور اس میں ایک انصاف پسند انسان بن کر غور کریں تا کہ فائدہ اُٹھا سکیں کیونکہ یہ اُس انسان کی لکھی ہوئی ہے جو کہ اُمت وسط کا سردار تھا اور جس کے اندر ہمدردی بنی نوع انسان کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس لئے آپ کو وعظ نہیں کرتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا تھا اور اس لئے تعصب رکھتا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کو ہی اور اصل فلاح کے حصول کی راہ یقین کرتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ آپ بھائی انسان ہونے کی وجہ سے اُس کی بھائی تھے کسی تکلیف میں بسبب اپنی نادانی کے پڑ جاویں اور وہ ہم کو ایک ایسے گڑھے میں گرتا ہوا دیکھ نہیں سکتا تھا جس میں گرنا ہمارے لئے بڑی لمبی چوڑی تکلیفوں کا باعث ہو۔ وہ سب کو مکمل انسان اور اپنے جیسا انسان بنا ہوا دیکھنا پسند کرتا تھا اور اُس کو یہ تڑپ تھی کہ دُنیا میں خدا پوجا جاوے اور اُس کے سچے پیروں کی عزت کی جاوے تا کہ لوگوں کو ان کی پیروی کرنے کی تحریص ہو جو کہ اس دنیا اور آئیندہ آخرت میں بھی کامیاب ہو گئے اور جن کا نام کہ بسبب تقدس ذاتی کے ابتک پرستش کی جگہوں میں عزت سے لیا جاتا ہے اور اس لئے پر وہ بھی یعنی سارے کے سارے وہی درجات حاصل کر سکیں کیونکہ اللہ کی درگاہ میں ہر ایک رنگ میں بے نیازی ہے اور اُس کو کسی چیز کی کمی نہیں نہ پرواہ نہیں۔ ہاں مستحق بننا ہمارا فرض ہے اُس کی دلی خواہش تھی کہ دُنیا سے گناہ دور ہو جاوے اور امن اور چین اور صلح دُنیا میں پھیل جائے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کشش دُنیاوی محبت کی کشش پر غالب آجاوے اور ہم کو اُس محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہو جس کے لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ آمین!

اے خداوند من گناہم بخش سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن بہ نگاہے گرہ کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

خاکسار

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

گوشوارہ جمع خرچ خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان۔ بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء

اشاعت اسلام

آمد									خرچ							
امانت	اردو	انگریزی	ضمیمہ	متفرق	بک ڈپو	کل آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان	عملہ	طبع	بک ڈپو	سائر خرچ	ٹکٹ	کتب	متفرق	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعلیم دینی و دنیوی

آمد									خرچ					
فیس مدرسہ	فیس بورڈنگ	چندہ	عید فنڈ	کرایہ	متفرق	میزان آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	عملہ	متفرق	اسباب	کرایہ	کل میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مقبرہ بہشتی

آمد			خرچ						
حصہ آمد	متفرق	میزان آمد	انتظام مقبرہ	باغیچہ		مساجد	متفرق	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	صفر

آمد						خرچ				
مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	میزان آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بورڈنگ ہوس

آمد	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آمد	خرچ	باقی
[illegible]		[illegible]

شفاخانہ / عمارت

شفاخانہ					عمارت				
فاضل خرچ گذشتہ	آمد ماہ رواں	فاضل	خرچ	فاضلہ	آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

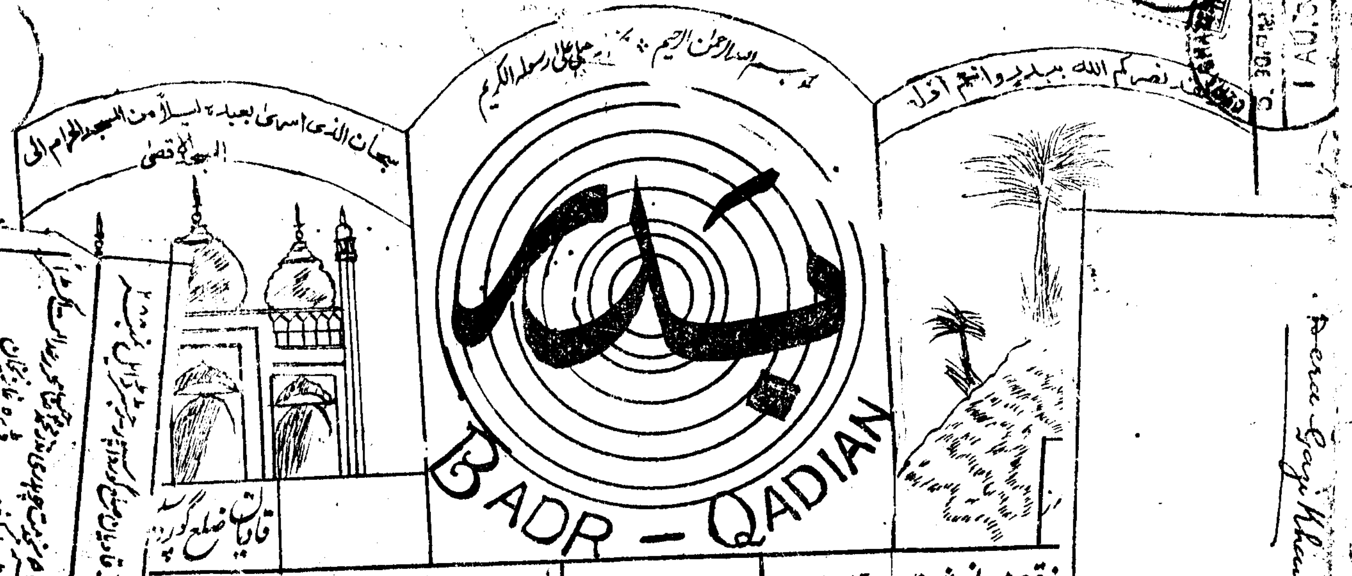
بقایا اشاعت اسلام یکم جولائی ۱۹۰۸ء [illegible]

" مدرسہ	[illegible]
" صدقات	[illegible]
" عمارت	[illegible]
" بورڈنگ ہوس	[illegible]
" یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	[illegible]
" امانت	[illegible]
کل	[illegible]
منہا کردہ فاضل خرچ شفاخانہ	[illegible]
باقی موجودہ خزانہ	[illegible]
بنک	[illegible]
ملہ صاحب	[illegible]

محمد علی سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ

ایک مسلمان بیوہ آریہ ہو گئی

سنا گیا ہے کہ سرگودہ میں ایک بیوہ شدہ کنگنی ہو یعنی آریہ بنائی گئی ہے اور آریہ سے بیاہی گئی ہے یہ وہ دن کے پھیر ہیں یا تو لاکھوں آرین دیویان اسلام قبول کیا کرتی تھیں یا اب یہ آوازے بھی آنے لگے کہ اسلامی عورتیں آریہ بن گئیں۔ مسلمانوں کے واسطے صرف غیرت کا موقعہ نہیں بلکہ سوچنے کا مقام ہے کہ ان کے شامت اعمال سے ان کی کیا گت بن رہی ہے اور اگر یہ لوگ اب بھی حضرت امام مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے پناہ میں گے تو اس سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے۔ کیا کوئی آریہ یا عیسائی کبھی وہم کر سکتا ہے۔ کہ ایک احمدی کبھی ان کے فرقہ میں داخل ہو گا۔ یہ بھی فرقہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے کی نشانی ہے۔ کہ شیطان اس سے ناامید ہو چکا ہے خیر اس عورت کے شامت اعمال نے اسے جہنم تک پہنچایا لیکن ہم آریہ مہاشوں سے بادب تمام عرض کرتے ہیں کہ دیکھنا ہم و طنو برا ماننے کی بات نہیں ہمنے تمہاری ہزاروں ہندنیان اپنے گہروں میں بسائیں اور ان کے ساتھ نیک سلوک کیا اور ان کی عصمت کی حفاظت کی اگر ایک آدہ مسلمانی تمہارے ہاتھ چڑھ گئی ہے تو ایسا غضب کرنا کہ دوسری ہندنیوں کی طرح اُسے بھی نیوگ کا چسکا لگا دو کیونکہ آخر وہ اسلام سے آئی ہے اس کی کچھ تو خاطر ملحوظ چاہیئے سمجھو تمہاری کوئی لڑکی کبھی نیوگن نہیں بنائی بلکہ ان کو غیر مردوں سے پردہ دار بنایا گو ہمیں شبہ ہو سکتا ہے کہ نئی نویلی عورت آریہ بنی



ز قوم من نشناسد بمقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوش ترم

مورخہ ۳ - جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ ؍

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخ صاحب کے وعظ کے پُرتاثیر اور مفید ہونے کے متعلق احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے اُن الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے۔ کہ آئندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کریں گے۔ چنانچہ اب پھر شیخ صاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں۔ یکم اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ اور امرتسر۔ پھلانوالہ۔ جالندھر۔ بنگہ۔ کریام۔ کاٹھ گڑھ۔ راہوں لودیانہ۔ مالیر کوٹلہ۔ نابھہ۔ انبالہ۔ پٹیالہ۔ سہارنپور۔ دیوبند۔ مظفر نگر۔ میرٹھ دہلی۔ شاہجہانپور۔ رام پور۔ بریلی۔ اجمیر۔ اندلوڑھ۔ الہ آباد سے ہو کر حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور اون کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے۔

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ تبلیغ حق کے واسطے برما کے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے خدا تعالےٰ اون کے اس کام میں برکت اور منفعت دے۔

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر۔ مدرسہ۔ صدقات۔ خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو۔ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپنے کیواسطے آوے۔ وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔ اور ایسا کھلا کھلا ہو جس پر تصحیح کی گنجائش ہو۔ جو مضمون ایسا لکھا ہوا نہ ہو گا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا۔

ایڈیٹر کو فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسید دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ہاں جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوں گے۔

خط کا جواب

جو صاحبان بہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں۔ وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں۔

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے۔ یکم اگست ۰۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کریں گی۔ یعنے براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲ ؍ بے جلد للعہ اور درثمین مجلد ۸ ؍ بے جلد ۶ ؍

مینیجر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔)

ایک اخلاص نشان ہے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیوں گا تو اس کا ہو کے رہوں گا اور مرونگا بھی تو بھی اُسی کا کہلاؤں گا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ دین
پسند کرتا ہوں بلکہ تعالیٰ کو۔ آپ قبلہ ام خلیفۃ المسیح کو کہدیں۔ کہ
یہ جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو لکھدیں فوراً قادیان آسکتا
افسوس نہ میرے پاس وفاداری ثبوت کے لئے اور کوئی
ہے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو
ناچیز و ناکارہ شے کے پیش کرتا ہوں ؎
گر قبول افتد زہے عزّ و شرف
میں سلئے قادیان سے چلا آیا تو کہ باہر رہا کہ کچھ کام لگا پھر آرام
بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذار دونگا۔ اگر منشاء الٰہی
کے برخلاف ہو تو بھی ہم راضی ہیں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ حرج
و سعید بلاہی کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم
سال دنیا سے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو ...
کسی کی کیا حقیقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلاتکلف قبلہ خلیفۃ المسیح
خدمت میں یہ کہدیں کہ ابوسعید
ان ہی پر تیار ہے۔ ابوسعید عربی از رنگون

اردو المانک ۱۹۰۸ء

تیرہ قیمت تو اس قسم کی جنتریاں بہت مل جاتی ہیں۔ جو میز پر سامنے رکھ لی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ۱؍ ہے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قاعدہ صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قاعدہ صدیقی عربی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قاعدہ صدیقی عربی پڑھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھا جا سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ محصول ڈاک آنے پر دفتر انقلاب گوجرانوالہ سے مفت منگا لو۔

منیجر انقلاب گوجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل بالیاقت زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل میں مرض استسقا کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اصل ... یہ ہے۔ مشک خالص۔ زرد چوبی خالص ... ہر دو خوب پیس کر ... باہم ملا کر ... روزانہ ایک وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے پنجوقت نمازوں میں دعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام ... والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر سکرٹری صاحب شیخ ...

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہو سکا)

واقعہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مفصلات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے اپنے موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہونچایا اور امام پاک کے الہام نوحی الیھم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات کا ملا کر ۱۱۷ نقد و وعدہ کا ہوا۔ تفصیل اسماء و رقم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ۱۸
شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑت دار لائل پور ۵ عہ
منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۵ عہ
منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور عہ

مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر عہ میاں یوسف علی صاحب ۱۲ عہ
میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند صہ منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر
بنگلہ کورٹ خدا یار عہ۔ مستری محمد حیات صاحب صہ مرزا محمد بیگ
عہ۔ بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے سٹیشن لائل پور صہ
میاں محمد عالم صاحب صہ میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار صہ
میاں بہادر صاحب صہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری
انجمن احمدیہ لائل پور عہ میاں سلطان خان صاحب ۸
بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور صہ میاں میراں بخش
صاحب مقدم سٹیشن لائل پور عہ شیخ شمس الدین صاحب
ولد میاں حاجی محمد حیات صاحب چنیوٹی حال لاہور ۸
شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کریانہ لائل پور ۸ میاں امام الدین
صاحب ولد میاں حاجی سکنہ کوٹ چک نمبر ۲۰۷ عہ

نوٹ انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں مگر حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھنے میں دل کھول امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک سید جاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ وار دو گا نڈل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

الخطبۃ امیر حسین شاہ صاحب۔ گنر جو آج کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان کو آنے والے ہیں۔

جلسہ تشحیذ بخدمت ممبران انجمن تشحیذ الاذہان السلام علیکم درحمۃ اللہ وبرکاتہ بتاریخ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۔ اگست ۱۹۰۸ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کس طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لا کر ممنون کریں گے۔

ثناء اللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پھر اہل حدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء پیڈ اکثر مرحوم کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں: "اسمیں شک نہیں کہ منشاء اپنے اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی ہے" ناظرین ملاحظہ فرماویں یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی ہے۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تھا اس لئے خیر یہ موقع ہم اور درگذر کر دیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت میں اندھی ہوگئی ہو اس کا علاج ہی کچھ نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمیں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائیگا"

اس جگہ اس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بھی کان کاٹے ہیں یعنی صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ میں رنگین کر کے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کر دیا ہے اگر اس ظالم سے ناظرین سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار میں لفظ مرجائیگا کس جگہ لکھا ہے تو جواب سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ جس زہریلے اثر سے خوف کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہیں اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بھی یہی فرض کریں کہ اس جگہ بھی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہیں تب بھی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں سے نکالے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۹۰۸ء کے مرقع صفحہ ۱ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔ "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں اور مرزا میں سے جو جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں مریگا" جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کا استنباط کیا ہے اشتہار میں دعائیہ الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تھا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط میں لفظ "مرجائیگا" موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیت یا حدیث سے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندھوں کے پڑھانے اور سمجھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کی جا سکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجھ کی آنکھ پھوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہیں کر سکتا ہے المحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے چیخ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہو گیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پھوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بھی تم کو تمیز ہے اور دعا ... اور پیشگو ... فرق کو بھی سمجھتے ہو۔ بزعم خود ... بالمحدیث کا بھی مفہوم ... کر دوسروں پر اس طرح بہتان باندھکر اپنی گور میں انگارے بھر دا اور عاقبت خراب کر دی کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسروں کیلئے بھی کسی مسیح کی ضرورت نہیں۔

سابقہ مضمون میں لفظ پیشگوئی پر بحث کر کے دکھا چکا ہوں کہ اپنی مختلف تحریرات میں ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دی اور پھر یہ ... شروع کر دی کہ میری بابت میرا اور وہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور بڑی فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تھی تو ناظرین اخبار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کر کے دریافت کر لیتے کہ "الفاظ" ذلیل سے اٹھا لے نابود کر - نیست فرما - آفت میں مبتلا کر" جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں یعنے مرجائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ ہم معنی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف بھی برداشت نہیں ہو سکتی ہے تو مرقع جلد ۱ نمبرا یا اگست ۱۹۰۸ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو ایں جھوٹ اور خیانت سے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیوں کرتے اس لئے کہ وہ جھوٹ کو کر سچ دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے" کے مصداق ہیں۔

لفظ پیشگوئی کے متعلق کافی اوپر لکھ چکا ہوں اور اب منتظر ہوں کہ ثناء اللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب میں لفظ مباہلہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گو مختصر طور پر پہلے بھی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکھانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتھ بھی جابجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجھ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعوں کو معہ پتہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہل حدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء پیر اول سرخی لکھی ہے

"مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اس کے بعد آگے چلکر لکھتے ہیں "مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا" پھر اہل حدیث مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء پر لکھا ہے "وہ کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے .... میرا مباہلہ علم الٰہی میں سبب بنا ہوا۔ پھر مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۸ء پر لکھتے ہیں "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" پھر اہلحدیث مورخہ ۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکھتے ہیں "مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف" پھر مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے "دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اسی پرچہ میں اور آگے چلکر لکھتے ہیں "اس امر کا اظہار اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر میں کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تھا" ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب مکرر اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہیں لیکن انہوں نے نہ بالمقابل قسم کھائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہیں اس کے ساتھ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیوں پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ڈرلی کی بابت کی ہیں تو ہمیں اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیاں کرتے اور بال کے کھال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہیں اور خود ہی ان اصولوں کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اصول ان کے مونہہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجھے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیوں کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے ہاں مہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے۔ میں نے ایک شخص کو وہاں دیکھا ہے جو رات کے وقت بجر آتا ہے اور آکر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے میں نے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہر دن کو تقریباً ۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۱۰ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہاں پہونچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اور ابر سے ہر روز یا مینہ اس کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا پہلے یہ ایک شخص تھا کہ تمام جہان کے عیوب اس میں تھے۔ نماز روزہ کا تو نام ہی نہیں جانتا تھا۔ ایک دفعہ دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ بدچلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی۔ کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤں کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دو مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس کے مزاج میں آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم ورے کنارے پر آجاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے بھی کئی باتوں کی خبر اسی بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہوں اور لاہور قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک تھے تعجب ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لڑکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبررسانی میں ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام - بحضور امام الانام)

رات میں حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکالکر تیرگی عالم کو چھانٹنا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظوں میں نہیں آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نظر نبوت یاد آگیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت میں مجبور ہو جاتا ہے اس بات پر کہ اس کا جوش شعروں کی صورت میں نکل جائے میں نے چاند کو مخاطب کیا اور اس قدیمی مگر نئے ہرکارے کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جوش درد خود حاضر ہو کر پہونچاتا ہوں۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا تجھ کو دیکھ کے روئے حبیب ہے

یہ تیری روشنی مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے میرے حال سے
میں ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے میں تیرے داغ ہے میرے جگر میں ہے
دونوں گھروں میں جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہوگیا ہے رنگ ترا کس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑ گیا کس افتاد میں

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں

وہ کونسی زمین ہے جس میں نہ تو گیا
ہر جا پہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہو
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی طور ہو

کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب لف کھول لیلی شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتائیے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دیجو ضرور

اے چاند ایک بات ہے سنے تو میں کہوں
میری شب فراق کے مونس انیس ہی تو ہوں

پیغام بھیجنا ہے کوئی کوئے یار میں
لیجاؤ یا نہیں؟ اسے کرنوں کی تار میں

ہاں ہاں ضرور کام یہ اے جان کیجیو
ناکام ناتواں پہ احسان کیجیو

اک باغ پربہار ہے دارالامان کا
واں مقبرہ ہے میرے مسیح الزمان کا

اس مقبرہ پہ نور کی چادر چڑھائیو
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی - مہدی زمان
سلطان دو کون جس کیواسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور خاص ظہور خدا ہے
جس کا مکان غیرت صد کوہ طور ہے

تحمید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
جس کے عجیب راز ہیں رب کریم سے

جس کے قدم کیواسطے کل انبیاء رہے
آنکھیں بچھائیں راہ میں اور سر جھکا دے

بعض انبیاء سے بڑھکے ہو جو اپنی شان میں
جو تیر بر ہدف ہے خدا کی کمان میں

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان میں
بھیجا گیا مسیح - محمدؐ کی شان میں

صدہا درود تجھ پہ ہو صدہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ دینیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے یہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ یہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کر کے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ**۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵۔ جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵۔ اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر۔

اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام یعنی میگزین۔ میکزین فنڈ۔ یتامیٰ۔ مقبرہ۔ تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی ہی ہونی چاہیئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیساکہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالیٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کرینگے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرنیوالا ہے اور جب خود خدا تعالیٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کرینگے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہے اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھا دینگے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینے کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کر کے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان میں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرنے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تیار کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کر سکتے ہیں اور امور جن پر غور ہو سکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وہ جو ہمارا اس

ملک میں کام کرسکیں اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک میں کام کرسکیں۔ اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دیہات میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہروں میں کام کریں غیر ممالک میں کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی ہو بس تین قسم کے واعظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم بھی الگ الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہوں جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہیں تیار نہ کیا جائے بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہوں جن کو بی۔اے یا ایم۔اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی تعلیم دی جائے اور پھر ان میں سے ہر ایک سے اس کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہیں دینی تعلیم دیجاوے اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ اگر جیسا کہ مدرسہ کی موجودہ صورت سے ہر ایک طالب علم کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل اس قدر ذرائع ہیں کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لڑکوں کو داخل کیا جاوے جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزوں سمجھا جاوے کیونکہ اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش اپنے لئے پیدا کرسکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہوگی۔ میں بالفعل کوئی ایک رائے پیش نہیں کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی کھچڑی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے لئے رائے قائم کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح پر کوئی مفید رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آویں اور مختصر مگر مدلل ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دیں گے تو کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ممبران کمیٹی کو فرصت ہے۔

پاس وقت سے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب لمیٹڈ کمپنی بھی ایسی راؤں کے پہنچنے پر یا اس سے پہلے اپنی طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جس پر مختلف انجمنوں کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا جاویگا اس صورت میں ۱۵۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً مکمل نہ ہوسکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنیں کوئی رائے دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبروں کے سامنے پیش کرکے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسہ کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے اس لئے لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہیں مگر ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرح پر ایسے اُستاد مہیا ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کریں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک تعلیم دے سکتے ہیں۔

خاکسار محمد علی ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از چودہری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ با جلال بحق بسپرد ؛ شد غروب آفتاب شد دلنور
بہر سال وصال احمدؐ ما ؛ در دل من فگندہ شد مغفور ۱۳۲۶

دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے

۲۔ غلام احمدؐ موعود شان ایزد ہے ؛ نہاں اس رسم میں ان کا سن تولد ہے ۱۲۵۰
اسی طرح سے بتادیتی ان کا سال رحلت ؛ نبی عہد الٰہی غلام احمد ہے ۱۳۲۶

۳ چونکہ بعض تحریروں سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا گیا ہے۔

۳۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ ہوا نزد اللہ خیر و ابقیٰ ۱۹۰۸

۴۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ ۱۹۰۸

یہ ہوگا وہ ہوگا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا ۱۳۲۶ھ

۶۔ ان رحمت اللہ قریب من المحسن ۱۳۲۶
۷۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم الموت ۱۳۲۶
۸۔ وسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم البعث حیا۔ ۱۹۰۸
۹۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ موتی ۱۹۰۸
۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ موتی بل حی ۱۹۶۵۔

چودہری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدسؑ سے بڑا اخلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجاآوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چودہری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہو جاویں انہیں کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چودہری صاحب نے بمعہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائلپور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرمائینگے اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدسؑ کی یادگار میں قائم ہوگا اور اس کے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چودہری صاحب کی مدد کریں اور اگر ضرورت ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کر دیں جس سے انہیں سہولت ہو۔ خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا ۔ بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے ہیں اور کوپن میں اپنا نام پتہ کچھ نہیں لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر ۱۲ اسکی کو یہاں وصول ہوا وہ منی آرڈر بلغ للعصر کا ہے چونکہ ماہ مئی کی رسید زیر چھپ چکی ہے اس واسطے جس صاحب نے ماہ مئی میں چار روپے ارسال کئے ہوں اور اس کی رسید نہ چھپی ہو تو وہ اطلاع فرماویں کتاب میں جمع ہو گئے معلوم الاسم۔ مینیجر بدر

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

مامورمن اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کثرت سے اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آ پڑتا ہے تو بہر حال اس کی دعا قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مد نظر ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو وہ کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہو جاتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جو ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آ چکی ہے ایسا ہی جب مامورمن اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نہیں تو لاریب جس قدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسروں کے اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور و تفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکو ہستی باری تعالیٰ میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریہ پن کی رگ ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی بہ نسبت اوروں کے زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے جس سے ہم ان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے میں شک کریں گے جب ہمکو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا میں مقابلہ کیا اور ان پر بد دعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست و نابود ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ کر پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹائے گئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ اون لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بد دعا کر کے خود ہی جلد زیر زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر کئے جا چکے ہیں اور دنیا اون کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے انکو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی عزت حاصل تھی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری علی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال کرتے ہیں) وہ اون کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں بڑھے اور پھولے اور پھلے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنیکا مادہ نہیں رہا اور کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تاکہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامورمن اللہ سے عناد اور تعصب ہلاکت کی راہ ہے اس پر غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ سر پر آ بجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ الفاظ دل سے نکلکر حوالہ قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا برا نہ منائیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو سمجھیں اور پہنچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں جو منکروں کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر مخلوق کی آنکھیں روحانی کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہنچانیں۔ آمین۔

مامورمن اللہ کا یہ فرض اور ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے بلاخوف و خطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھئے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی آپ نے تصدیق کی حالانکہ یہودی انکو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ بہت برے اور نازیبا الفاظ اون کے حق میں استعمال کرتے تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور مصلح ہند ہونیکی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں کو سخت چبھے ہیں مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الامر بلاخوف و خطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے سچے اللہ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا اوڑھنا بچھونا یہ ہوتا ہے خداداری چہ غم داری۔ لا یخافون لومۃ لائم ان کی شان ہوتی ہے۔

مامورمن اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ ان کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور نیک و بد اور ہر طبقے کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے دعوی نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بے شبہ پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانہ کے بعد جبکہ قدرتاً نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز ہو سکتا ہے جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں نے چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذارے کیا تم نے میرا کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت ایمانداری پاکبازی اور پاکدامنی میں گذری ہے مگر نادان بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا اور انکار اور کفر کی حالت میں ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

ہمارے حضرت امام علیہ السلام کی یہی چالیس سالہ زندگی دوست دشمن میں ایک پاک بے نظیر اور بے لوث زندگی مانی گئی ہے پھر کیوں وہ پہلے منکرین کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے۔

اور جس دلیل سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ اور صادق رسول مانا کیوں اسی دلیل سے لوگ حضرت امام ؑ پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا بعینہٖ وہی نقشہ نہیں ہے جو انبیائے پیشین کے وقت میں ہوتا رہا ہے [illegible] ہی سب ماننے والے گروہ صحابہ میں اسی دلیل سے [illegible] اور نہ ماننے والے انہیں لوگوں میں سے جو حضرت [illegible] علیہ وسلم اور دیگر انبیائے پیشین کے منکر تو [illegible] کی وجہ سے تصدیق [illegible] وقت اب دنیا میں [illegible] مبارک [illegible] جواب ایمان لایا [illegible] تو ہی دلوں کو روشنی بخشنے والا ہے [illegible] مکتا۔ تو اپنی عاجز مخلوق پر رحم کر اور اس اپنے نور کا [illegible] بخش۔ اور جن لوگوں نے تیرے اس فرستادہ کو قبول کر لیا ہے انکو صراط مستقیم پر قائم رکھ [illegible] پر قدم آگے بڑھائیں اور ان کو خدمت اسلام کی توفیق بخش [illegible] دنیا میں نیکی اور پاکبازی کا نمونہ قائم کریں جس سے تیرا جلال اور عظمت دنیا میں چمکے۔ متقیوں کی [illegible] ان کو داخل کر ہمیشہ جب تک دنیا میں رہیں تیری ثنا و حمد و تقدیس کرنیوالے پاک انسان ہوں اور تیری کامل خوشنودی حاصل کرکے دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین

اور اللہ تعالیٰ اس عاجز کو صحبت صالحین نصیب کرے اپنی کلام پاک قرآن کریم کا شوق اور فہم اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ شر نفس اور شر شیطان سے محفوظ رکھے گناہوں سے [illegible] اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین یا رب العالمین

یہ میں نے محض ہمدردی اور دلی تڑپ سے ایک صاحب گجراتی (قرآن پہ جو حدیث کے قائل نہیں ہیں) کے سوال کے جواب میں مامورین اللہ کی شناخت کے معیار پر اپنی تھوڑی سی سمجھ کے مطابق یہ مضمون قلمبند کیا ہے۔ امید کہ وہ صاحب نمبروں کو غور سے پڑھیں گے اور سوچیں گے شاید خدا تعالیٰ مامورین اللہ کی شناخت کی توفیق انہیں بخشے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مضمون کو بہتوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

خاکسار ہدایت اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

سیر الکی [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] الاذہان کے [illegible] وہاں [illegible] واپس [illegible] قیمت [illegible] ہوگی [illegible] بذریعہ خط و کتابت [illegible] منت۔

المشتہر [illegible] مقام [illegible] مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ [illegible] دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے [illegible]

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خرید میں ٹکٹ خریدیں ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کرکے آپ کو روانہ کرتے رہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں جب خط جاوے جواب نہ دیں وی پی جائے تو واپس کر دیں۔ صاحبان یہ کب تک چلے گی ہمیں شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہوگیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے ہیں جن صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۴ اگست کا وی پی کیا جاویگا جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ تنگ آمد بجنگ آمد۔ **مینیجر**

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھیں تا [illegible] تشخیص کو مدنظر رکھا جا کر اس کے علاوہ اور امراض کا بھی [illegible] ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی [illegible] واپس کر دیں تاکہ [illegible] دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا معمولاً [illegible]

مصری گولیاں یہ گولیاں [illegible] کیواسطے ایک گولی یا شدید [illegible] دو اور [illegible] چار [illegible] زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

تریاق البواسیر خونی و بادی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیواسطے ۱۲/

تریاق الخنازیر خنازیر دل کا داخلی اور خارجی ہر ایک کا عمدہ علاج ہے [illegible] کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۱۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ مثلاً صالب و دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکلنے کیواسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور منی مبیح کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲/ ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ ۔ خوراک دو ہفتہ ۔ قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱۲/

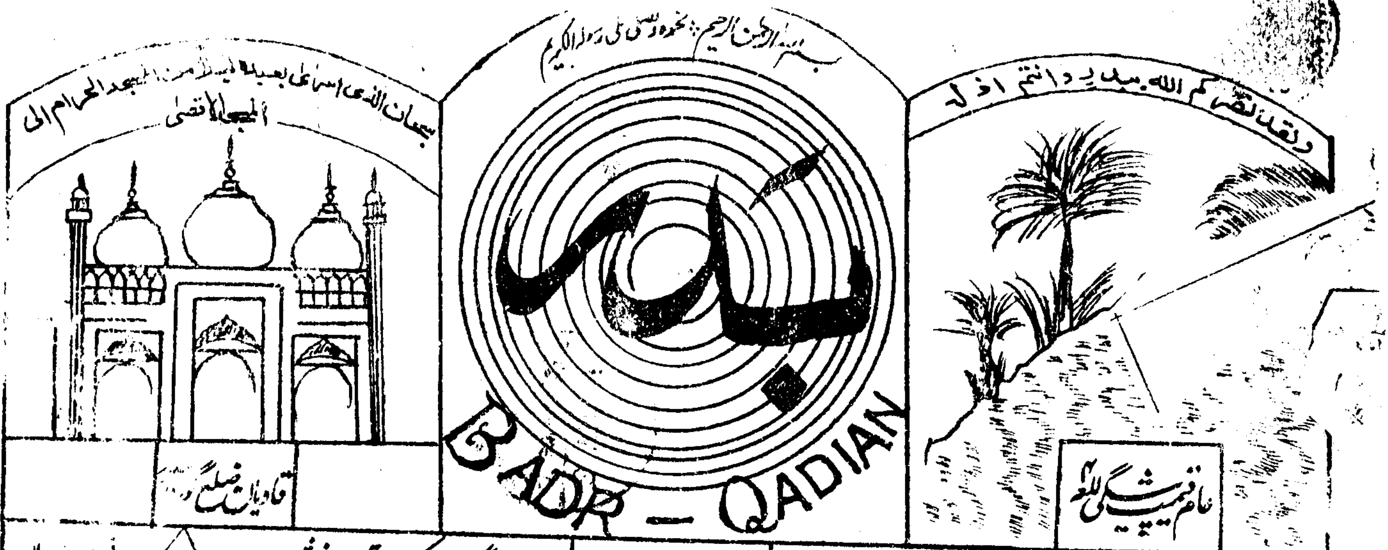
حب صرع ۔ مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ مفردات سے مرکب ہیں۔ فی ڈبیہ ۱۲/ ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور دمہ اور تلت انتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت ۱۲/

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مدیر پرنٹر قادیان میں سیٹھ معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

کتبہ عاجز محمد حسن احمدی



امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلد ۷ | مورخہ ۸ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۶ ـ اگست ۱۹۰۸ء | نمبر ۳۰

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲

بقایا دار توجہ کریں وی پی آتے ہیں

تمام اُن احباب کی خدمت میں جن کے ذمہ کچھ بقایا اخبار بدر کا تھا حساب لکھ کر بھیجدیا گیا ہے اور ساتھ ایک سادہ کارڈ بھی ہے جس پر ان کا نام نمبر رقم مطالبہ مسطور ہے مہربانی فرما کر توجہ سے پڑہیں اور جلدی جواب سے مشرف کریں ایسا نہ ہو کہ ہم وی پی کردیں اور آپ خدانخواستہ واپس کرکے ہمیں دوہرا نقصان پہنچائیں جسے کچھ حساب میں تامل ہو یا اور کوئی وجہ مانع ہو وہ لکھ بھیجے اور جو وی ـ پی وصول کریگا وہ بھی اطلاع دے ـ کارخانہ کو روپے کی سخت ضرورت ہے اسلئے کسی آئندہ کے وعدہ پر ٹالنا مناسب نہیں ہمنے ارادہ کرلیا ہے کہ جو صاحب قیمت کا بقایا یا چندہ سالانہ اسی مہینے میں نہ دیدینگے ان کے نام اخبار بند کردیا جائے کیونکہ اس طرح ان اصحاب کو بھی اخبار وقت پر پورے حجم کے ساتھ باقاعدہ نہیں بھیجا جاسکتا جو پیشگی قیمتیں دے چکے ہیں بہتر ہے کہ سب احباب جن سے مطالبہ کیا گیا ہے رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور کریں کیونکہ آجکل کا وی پی سسٹم ایسا صاف نہیں کہ اس سے خریدار کا نام و پتہ صحیح طور سے معلوم ہوسکے اور پھر رجسٹر پر مل بھی جائے یہ اسلئے کہ ڈاکخانہ والے اتنی جلدی لکھتے ہیں کہ بہت سے حروف چھوڑ جاتے ہیں دوسرا وہ جس کا مقام پڑھ نہیں سکتے اسے جو چاہتے ہیں لکھدیتے ہیں سوم وہ نمبر خریداری نہیں دیسکتے جو بہت ضروری ہے پس یہ بہت مفید اور ہمیں ممنون کرنیوالی بات ہے کہ جو رقم آپ سے مانگی گئی وہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں خط کے جواب اور منی آرڈر کے کوپن پر نام اور پورا پتہ مع نمبر خریداری کے خوشخط لکھنا چاہیئے ـ

ہمارا مدرسہ

خدا کے فضل سے خوب ترقی کر رہا ہے اس دفعہ دس روپے ماہوار کا وہ وظیفہ جو ضلع .. .. میں انٹرنس کے سب سے اول رہنے والے طالب علم کو ملا کرتا ہے اسی مدرسہ کے طالب علم عبد العلی نام کو ملا ہے ـ علاوہ ازیں سوا ایک کے دوسرے تمام لڑکے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں ـ یہ نتائج اس بات کی کافی ضمانت ہیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھائی کافی محنت اور پوری توجہ کے ساتھ ہوتی ہے مکرم مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمات قابل تشکر ہیں ـ مدرسہ کے چندہ کی طرف احباب کو پوری توجہ کرنی چاہیئے ماہ جون کا گوشوارہ آمد و خرچ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول کی مالی حالت اطمینان بخش نہیں ـ باقاعدہ طور سے ماہوار چندے بھجوانے چاہئیں ـ

(بدر پریس قادیان میں بان معراج الدین عمر پروپرائٹر پریذیڈنٹ کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ثناء اللہ کی پریشانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اول حضرت صاحب کی دعا کو نہ قبول کرنے اور پھر اس کے ایک سال کے بعد یہ اصول بیان کر دینے کہ جب دُعا یا دعوت مباہلہ وغیرہ کو قبول نہ کیا جاوے تو پیشگوئی یا مباہلہ وغیرہ قائم نہیں رہتا بجز اس کے اور کیا وجہ ہے کہ انکار کے اسی واقعہ کو کبھی میرا اور حضرت صاحب کا مباہلہ بیان کرتے جاتے تھے اور کبھی عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے ایسی خیانت کا ارتکاب کرنا کہ اپنی طرف سے الفاظ اور فقرے گھڑ کر حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر دینا اور پھر بھی ان تمام مصنوعی پیشبندیوں کے راز کا کھل جانا۔ الٰہی ارشاد ’’ اِنّی مُھینٌ مَن اَرادَ اِھانتک ‘‘ کے مصداق نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب اپنے ایمان کو منافع اور کانشنس کا خون نہ کریں گے۔ مولوی صاحب خوب اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں اور جانتے ہیں کہ عزت یا ذلت کا مفہوم اور اس سے متاثر ہونا مختلف طبائع کے لئے مختلف ہے ایسی بازاری عورتیں یا مرد بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ ذلیل سے ذلیل حرکات کے وہ مرتکب ہوتے ہیں اور جب ان ذلیل افعال اور حرکات سے انہیں خطاب کیا جاوے تو وہ اسے ذلت یا بے عزتی نہیں سمجھتے لیکن اس کے مقابلہ میں ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کرنا تو درکنار اگر کنایۃً بھی ان افعال کا اشارہ ان کی طرف کیا جاوے تو وہ خودکشی کرنے اور اپنے تئیں ہلاک کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اب ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ آپ ہمارے ان مسلسل وارد مضامین کو پڑھ کر کس قسم کا فائدہ اٹھاتے ہیں، آیا اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں یا ہماری پیش کردہ کلام الٰہی کے مصداق ہوتے ہیں مولویصاحب! کاش! آپ غور کریں اور سمجھیں کہ وہ خدا جسکی مرضی اور منشاء یہی تھی کہ حضرت صاحب کو اپنی طرف بلا لے اُسی کے تصرف اور دست قدرت میں مخالفوں کی قلمیں بھی بند تھیں۔ اسی سبب سے اس قسم کے تحریرات آپ سے سرزد ہوئیں۔ جن کی پریشانی کا نمونہ اب تک میں دکھا چکا ہوں اور جس پر غور کرنے سے اگر ایمانداری سے کام لیا جاوے۔ تو اپنی غلط فہمیوں یا دھوکہ دہیوں سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے آپ کے علاوہ عبدالحکیم خان کے دست و قلم پر بھی وہی تصرف ہوا جس کا اظہار آپ نے مفصلہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ "ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے نہ کیا چنانچہ ۱۵ مئی کے اہل حدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۱۲ ساون سے پہلے یعنی ۴ اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۸ مئی کے پرچہ میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر کیا ہے کہ ۱۲ ساون کو کی بجائے ۱۲ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی مثل سابقہ اور چودہ ماہ کو اسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور ان کے بعد نئے سرے سے تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا" اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ بات یہ ہے کہ مخالف خواہ کتنا ہی اندھا کیوں نہ ہو جاوے لیکن حق کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے عیسائی مورخوں نے باوجود مخالفت کے اسلام بانی اسلام صلعم اور پھر خلفاء اسلام کی تعریفیں کی ہیں صحیح واقعات کو نہ چھپا سکا تو آپ پر کتنا ہی شاق کیوں نہ گذرتا ہو پھر بھی ڈاکٹر مرتد کی بابت آپ کی قلم سے یہ مذکورہ بالا فقرے اچھے نکلے لیکن پھر بھی آپ نے ڈاکٹر کے معاملہ میں پوری اخلاقی جرأت سے کام نہ لیا اگر ایمانداری سے آپ اپنے اُن تمہیدی ریمارکس کو دیکھیں گے جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہل حدیث میں ڈاکٹر مرتد کی اس پیشگوئی کو شائع کرتے ہوئے اس مضمون کے شروع میں آپ نے کئے ہیں تو معلوم ہوگا کہ ان ریمارکس کے مقابلہ میں اگر زیادہ مسلمان اسے اپنا دوست سمجھ کر نہ ستاتے تو کم از کم کذاب اور مفتری وغیرہ تو ضرور لکھتے اس لئے کہ واقعات نے اس کا مفتری ثابت کر دیا ہے خیر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ یہ الٰہی تصرف تھا جو آپ کے اور ڈاکٹر کے دست و قلم پر ہوا اور یہی تصرف اس کلام الٰہی کا مصداق ہے جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ پر بدیں الفاظ موجود ہے۔ "قرب اجلك المقدر۔ اِنّ ذا العرش يدعوك ولا نبقي لك من المخزيات ذكرا۔ قرب ما توعد بك ولا نبقي لك من المخزيات شيئا۔" یعنی اب تیرا وقت قریب آگیا ذو العرش تجھے بلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر باقی نہیں چھوڑیں گے۔

اب اگر خیالات میں وہ اُن سے علیحدہ ہو کر غور کیا جاوے تو سمجھ میں آ سکتا ہے کہ "ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے" واقعی خدا کا کلام ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک شخص سے ۱۲ ساون کو لکھا گیا ہے ورنہ کیا تھا اگر کو کی بجائے تک لکھدیا جاتا تب البتہ تھوڑا یا بہت رسوا کنندہ امر ہوتا۔ لیکن الٰہی کلام کی تاثیر نے اپنا برقی اثر کیا اور صرف دو حرفی لفظ "کو" کے ذریعہ سے دشمن کو روسیاہ کر دیا اور اس طرح سے رسوا کنندہ امر کی بیخکنی کر دی بعینہ اسی طرح سے ثناء اللہ کو بالمقابل دعا کرنے سے روک دیا لیکن چونکہ وہ بہت ہی منہ زور تھا اس لئے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ صاف الفاظ میں اس سے ایسے فقرے شائع کرا دئے جن سے بہت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت صاحب کی دعا سے بھی انکار ظاہر ہوا اور اس انکاری فقرہ کو اس نے ایسا فراموش کیا کہ باوجود اس کے ان تحریرات پر اکثر قلم اٹھایا لیکن اس انکاری فقرہ کی طرف کبھی اشارہ تک بھی نہ کیا۔ حتی کہ حضرت صاحب کے وصال کے بعد ۵ جون ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں صرف سرسری اور چلتا ہوا طور پر لکھدیا" کہ اس قاعدہ کو خاکسار نے گو تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے" پھر صرف اتنا ہی نہیں ہوا بلکہ وہ وقتاً فوقتاً اس بارہ میں مختلف طرح کی پریشانیوں میں جن کا میں اچھی طرح ذکر کر چکا ہوں مبتلا ہوتا رہا اور انجام کار اپنے شائع کردہ اقوال سے الٰہی تصرف کا ثبوت دے کر اس کلام الٰہی کی صداقت پر مہر کر دی جس میں ارشاد تھا کہ ہم تیرے لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

دوسروں کے دست و قلم پر تصرف اس طرح سے کر لینا کیا سوائے خدا کے کسی اور کا کام ہے اور کیا وہ خدا اپنے راستباز فرستادہ کے سوا کسی اور کیلئے بھی اس قسم کا تصرف کرتا ہے کیا اسکی کوئی نظیر مل سکتی ہے اگر نہیں مل سکتی اور بے شک نہیں مل سکتی تو ضرور جسکی عزت کے لئے ان رسوا کنندہ امور کی بیخکنی کی گئی وہ خدا کا فرستادہ تھا اور اپنے قول میں بھی سچا تھا کہ میں مہدی اور مسیح ہوں۔ ایک دفعہ اور میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ان کی ایک یہ بھی آرزو تھی کہ میں اپنے لئے کوئی نشان اپنی حیات میں دیکھ کر ہدایت سے مستفیض ہوں چنانچہ صرف مرقع اور اہل حدیث ہی میں اس کا ذکر نہیں ہے بلکہ اُن سے گذر کر ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء کے وطن صفحہ ۱۱ پر بھی آپ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسی قسم کی خواہش ظاہر کی گئی تھی پس اب آپکی اس خواہش کے موافق وہ نشان ظاہر ہو گیا اور خاص آپ ہی کے شائع کردہ تحریرات کے ذریعہ سے اس کا ظہور ہوا ہے چاہو اسے قبول کر کے اپنی سعادتمندی کا ثبوت دو یا تردید کر کے شقاوت قلبی کا اظہار کرو۔ (باقی آئندہ) عبدالعزیز احمدی دھلوی

صاحب وکیل غور فرمادیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(قولہ تعالیٰ) **یلیت قومی یعلمون** ۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی نسبت کسی قسم کی رائے ظاہر کرنے کے موقع پر اکثر روشن خیالی کا دعویٰ کرنے والوں میں بھی تعصب کا اس قدر زور ہو جاتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ میں حیران ہوا کرتا تھا کہ یورپین لوگوں نے باوجود اس قدر دنیوی علوم میں ترقی کرنے کے دینی علوم میں اس قدر فاش ٹھوکر کیوں کھائی ہے۔ مگر اپنے ہم وطنوں کو دیکھ دیکھ کر اور آئے دن کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جن لوگوں کو میں مشہور صائب الرائے لوگوں میں سے سنتا اور دیکھتا تھا وہ مذہبی معاملات میں ایسی فاش ٹھوکر کھاتے ہیں کہ بے اختیار یہ اشعار پڑھنے کو دل کرتا ہے۔ ؎

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد آں رہ نہان تو
از حریم تو ازبان ہیچکس آگاہ نہ شد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بے پایان تو

اخبار وکیل صاحب نے بھی اپنی رائے ظاہر کی تھی مخالفت کے جواب کی وجہ سے وہ جیسی رائے ظاہر کر سکتے تھے ویسی انہوں نے کی۔ اس کا جواب الحکم میں اخویم اکبر شاہ خان صاحب نے مفصل دیا ہے مگر ایک نکتہ پر جس کو میں جانتا ہوں کہ ساری ٹھوکروں کی جڑھ ہے میں چند سطریں نذر وکیل بہ ہمہ [؟] دل سے ان کے پیش کرتا ہوں کیونکہ وکیل کے ساتھ کبھی بھی دل تنگی ہی رہی ہے جو عقلمند کو اشارہ کافی ہے اگر در خانہ کس است یہی بس است۔ وکیل نے زور دیا ہے کہ گویا حضرت اقدس مرزا صاحب سرسید کے قدموں پر چلے ہیں۔ اور سوائے دعوے مسیحیت و مہدویت کے اور کوئی زیادتی نہیں مجھے تعجب آتا ہے کہ کس قدر حجاب ہے جو آنکھوں پر پڑ گیا ہے یا تو تعصب کا یا روحانیت اور مذہب کے کوچہ سے لاعلمی کا۔ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کی مذہبی تحریروں میں بعد المشرقین کا فرق ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ سرسید کی تحریروں پر اعتقاد رکھنے سے خدا کی معرفت سے جو مذہب کی جڑھ ہے کچھ بھی باقی رہ جاتا ہو میرا فتویٰ مولویانہ نہیں ہے بلکہ اظہر من الشمس ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کارخانہ عالم کو دیکھ کر صرف اس قدر اتنی معرفت پیدا ہو سکتی ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ "وہ ہے" ہی۔ اب اس کے بالمقابل دہریوں کے بھی دلائل ہیں اور اگر دونوں کو بالمقابل رکھا جاوے اور خدا کی ہستی کے دلائل کو فوقیت بھی دی جاوے تو صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہونا چاہیئے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا ہے اور اگر ہے بھی تو وہ کیا ہے اور اس کی صفات کیا ہیں اب اس کا پتہ کہ خدا ہے اور وہ کیا ہے۔ استجابت دعا سے اور الہام ہی کے ذریعہ لگ سکتا ہے کہ وہ واجب الوجود دانا الموجود کیسے اور دعاؤں کے سننے سے اور قبولیت کے آثار ظاہر کرنے سے اپنے سمیع و علیم اور قادر خدا ہونے کا ثبوت دے۔ اب استجابت دعا اور الہام ہی سے سرسید کو انکار ہے ان باتوں پر دلائل دینے یا سننے کا یہ موقع نہیں۔ میں صرف اتنا دکھلانا چاہتا ہوں کہ جو شخص دعا کی قبولیت کا منکر ہو اور الہام کو قلب انسانی کا نتیجہ سمجھے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ خدا کی ہستی کا یقینی ثبوت اس کے پاس کیا ہے۔ کائنات عالم سے دلائل قائم کرنا ظنیات میں سے ہے۔ جب خدا تعالیٰ نہ تو اپنے قول اور نہ اپنے فعل سے اپنے تئیں کسی پر ظاہر کرتا ہے۔ تو ہم کس طرح مان لیں کہ خدا ہے اور وہ کیسا ہے۔ غرض خدا کی معرفت پر جو مذہب کی جان تھا پانی پھر جاتا ہے۔

اب حضرت مرزا صاحب کو دیکھو کہ سارا زور انہیں باتوں پر ہے کیونکہ یہی باتیں ہیں جو یقین اور عرفان کے درجوں پر انسان کو پہنچاتی ہیں اور احمدی جماعت میں ہر ایک شخص نے فرداً فرداً استجابت دعا اور حضرت [مسیح موعود؟] کے الہام الٰہی کے بھی نظارے خود مشاہدہ و تجربہ کئے جس نے جماعت میں خدا پر زندہ ایمان پیدا کر دیا اور معرفت الٰہی کا وہ سبق دیا جو انشاء اللہ الرحمن کبھی نہیں بھول سکتا یہی وجہ تھی۔ کہ اسلام کی بنا ہی دعا اور الہام پر تھی تا زندہ ایمان پیدا ہو۔ قرآن مجید خدا کا الہامی کلام۔ دعا سے ہی شروع ہو

ہے کلمہ اور دعا پر ہی ختم ہوتا ہے اور اس اندر عجب
دعوت ... دعائیں موجود اسلام کی طرز عبادت نماز
وہ خود دعا۔ آں حضرت صلعم سے ہر ایک فعل اور ....
ہر ایک ... کی دعا ثابت ہے پھر نعوذ باللہ طاقت ...

یہ سب لغو تھا ایک محض خط ہی جوش تھا۔ غرض دونوں صاحبوں سرسید اور حضرت مرزا صاحب کی مذہبی تحریروں کو ایک بنا دینا کیسی صریح غلطی ہے میں یہاں دو صاحبوں کی مذہبی تحریروں پر مفصل ریویو نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے مگر مجھے تو مشتے نمونہ از خروارے دکھانا تھا۔ کہ مذہب اسلام کی جڑ جو دعا ہے دین سے سرسید اور حضرت مرزا صاحب میں کس قدر فرق ہے اور بین طور پر پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ معرفت کے کوچہ میں کس کا قدم ہے اور کون ہے۔ جس کے وجود نے خدا کی ہستی پر یقین پیدا کروا دیا۔ اور کون ہے۔ جو مذہب اسلام کی اصل حقیقت سے دور ہے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ سرسید صاحب کے اصولوں کو ماننا چاہیئے یا نہیں۔ ہمیں تو صرف یہ بتلانا ہے کہ یہ کس قدر ظلم کہ سرسید صاحب اور حضرت مرزا صاحب کے مذہبی لٹریچر کو ایک بتلایا جاوے۔ کیا دنیا سے ہر انصاف مٹ گیا ہے۔ ہوشیار پور کے آریوں کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا مباحثہ جس کی صدا اب تک وکیل کے کانوں میں گونج رہی ہے وکیل کو خوب یاد ہو گا۔ اوس میں معجزہ شق القمر کا ثبوت جو حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا۔ کیا سرسید کا یہی مذہب تھا۔ بلکہ وہ تو سرے سے معجزوں کے ہی منکر تھے اور حضرت مرزا صاحب نہ صرف معجزوں پر ایمان رکھتے تھے بلکہ خود معجزہ دکھانے کے مدعی تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

دراصل حضرت اقدس مرزا صاحب کے وجود نے نیچریت کے بت کو پاش پاش کر دیا۔ آجکل اس مادہ پرستی کے زمانہ میں دنیا سے معجزات انبیاء پر ایمان اٹھ گیا تھا کیونکہ معجزات کہانی کے رنگ میں ہوگئے تھے۔ ... باتوں جو معجزوں پر مشتمل تھیں لوگوں نے کہانیاں قرار دیا ... خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو زندہ معجزہ بنا کر اور ان کے ہاتھ پر ہزارہا نشانات و خوارق دکھا کر اگلی دنیا کے معجزوں پر ان کو بطور دلیل کے ٹھہرایا۔ اور اس طرح نیچریت کا سر کچلنے کے لئے ایک عظیم الشان فتح ... جس نے دنیا پر حجت تمام کر دی۔ کیسے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ بلا سوچے اور سمجھے کہہ دیا جاوے کہ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کے مذہبی لٹریچر میں کوئی فرق نہیں۔ بس دعوے مسیحیت و مہدویت ہی کا فرق ہے العجب ثم العجب۔ سرسید دعا کے منکر الہام کے منکر معجزات کے منکر۔ حضرت مرزا صاحب استجابت دعا اور الہام اور معجزات دکھلانے کے مدعی۔ سرسید فلسفہ کے ماتحت مذہب کو چلانے والے۔ حضرت مرزا صاحب مذہب کے ماتحت فلسفہ کو چلانے والے وغیرہ وغیرہ۔ دونوں میں آسمان و زمین کا فرق۔ وکیل نے ناحق اس بحث کو چھیڑ کر اپنی مذہبی معلومات کی پردہ دری کرائی۔

پھر آپ تفرقہ کی شکایت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے تفرقہ ڈال دیا۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر تفرقہ کی یہی تعریف ہو تو حضرت رسالتمآب یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدا تعالیٰ پر اون کا یہ ... ہونا پڑے گا کفار قریش نے بھی مکہ معظمہ کے ویران مکانات کو دیکھ کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی الزام

لگایا تھا (نعوذ باللہ) اور چونکہ یہ سب کچھ خدا کے حکم سے تھا اس لئے اصلی باعث نعوذ باللہ خدا تعالیٰ تھا لیکن یہ خیال درست نہیں۔ بات یہ ہے کہ مامورین اللہ کے وقت میں یہ بھی ہوتا ہے کہ خدائی جماعت بنانے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ تمام قوم میں سے سلیم الفطرت اور سعید لوگ چھانٹ لئے جاویں۔ پھولوں کا ایک خوشنما گلدستہ بنانے کے لئے کس قدر پھولوں میں تفرقہ اور جدائی ڈالنی پڑتی ہے تب کہیں جا کر ایک گلدستہ بنتا ہے۔ ایک قمیص سینے کے لئے پہلے ریشمی اور قیمتی کپڑے کو قطع کرنا پڑتا ہے کیا کوئی نادان اس وقت کہہ سکتا ہے کہ کپڑے کا ستیاناس کر دیا۔ وہ تفرقہ ظاہری جس کا نتیجہ حقیقی اتفاق ہو۔ اس جھوٹے اتفاق سے [illegible] ہے۔ جو لیکچر ہال کے چبوتروں پر چڑھ کر [illegible] زبان سے اتفاق اتفاق کیا جاتا ہے مگر [illegible] قلوبھم شتی کا مصداق ہوتا ہے۔ یعنی دل ایک [illegible] دور پڑے ہوتے ہیں۔ [illegible] وہ خواہ [illegible] حال ہم سے [illegible] ہیں اور اتفاق اتفاق پکارنے والوں کی کیفیت پوشیدہ نہیں۔ تفرقہ کی شکایت سے [illegible] چاہیئے تھا کہ اپنے نسخہ اتفاق پر نظر کر لیا جاتا کہ جو نسخہ اتفاق کے لئے سوچا تھا۔ وہ کہاں تک درست ثابت ہوا اور اس سے کتنا فائدہ ہوا۔ اگر وہ نسخہ نہایت نکما ثابت ہوا جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے تو پھر اس خدائی نسخہ کو آزمانا چاہیئے جو ہمیشہ خدا کے ماموروں نے استعمال کیا ہے اور ہمیشہ بفضل تعالیٰ کامیاب ہوئے ہیں اتفاق کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی اصل سب میں مشترک ہو خواہ مذہب ہو خواہ قوم۔ [illegible] باشندوں یا ہندوؤں میں اتفاق کا باعث ان کی قومیت ہے۔ وہ ایک قوم کے لوگ ہیں۔ اسلام چونکہ کل دنیا کا مذہب تھا اور اس میں ہر ایک قوم [illegible] شامل ہوا [illegible] قومیت تو اصل مشترک نہیں ٹھیر سکتی تھی۔ البتہ مذہب اصل مشترک ٹھیر سکتا تھا اور اتفاق کی بنیاد [illegible] جم سکتی تھی اور یہی ہوا کہ جب تک مذہب کا نشہ چڑھا رہا اتفاق بھی قائم رہا اور جس روز سے وہ نشہ اتر گیا اور مسلمان اپنے مذہب سے دور جا پڑے اور نفسانیت نے گھیر لیا اسی روز سے تفرقہ اور زوال شروع ہو گیا چنانچہ اس زمانہ میں اس قدر تفرقہ [illegible] اسلام کے اندر ہے کہ ایک محقق کو اصلی چہرہ اسلام کا ہرگز نظر نہیں آ سکتا اس تفرقہ نے مذہب کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیا [illegible] میں ضرورت تھی کہ خدا جو اس مذہب کا محافظ ہے اپنی [illegible]

ایک انسان کو حکم اور عدل بنا کر بھیجتا تا وہ اصل اسلام کا چہرہ لوگوں کو دکھلا دے۔ اور سب شرک اور بدعات کو محو کرکے اور تمام فرقہ بندیوں کو توڑ کر دین واحد پر تمام مسلمانوں کو قائم کر دے اور یہ صاف بات ہے کہ جن لوگوں کی خلاف مرضی اس کا فیصلہ ہوگا وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے غرض یہ حق اور باطل کا مقابل ہونا ضروری تھا اور اس وقت جبکہ اس آزادی کے زمانہ میں مختلف فرقے اپنی زیست کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں ایک دوسرے کی ضد ہونے کی وجہ سے سب فرقے ترقی نہیں کر سکتے صرف ایک ہی ترقی کر سکتا ہے جو اپنے اندر سب کو جذب کر لینے کی کشش رکھتا ہوگا اور وہ وہی ہوگا جس میں روحانیت اور جس کے ساتھ خدائے واحد کی نصرتیں ہوں گی اور جو حق ہوگا اور اصل اسلام ہوگا کیونکہ حق کے آگے باطل نہیں ٹھیر سکتا اللہ تعالیٰ اسلام کا خود حافظ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اب خس و خاشاک سے اس باغ کو پاک کر دے اور باغ اصلی بہار پر آ جائے اسی اصل پر حضرت اقدس مرزا صاحب کا اصول (ملاحظہ ہو) بیعت کی تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے اس میں یہی سر تھا کہ دین کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا مصداق بن کر اگر مسلمان پکڑیں گے تو ان میں سچا اتفاق پیدا ہو جائیگا۔ کیونکہ اسلام نے کل دنیا کے لئے اصل مشترک مذہب ہی رکھا ہے اور جب تک مذہب کو مقدم کر کے اس پر سب کا اتفاق نہ ہوگا حقیقی اتفاق پیدا ہونا ناممکن ہے۔ ظاہری میل و ملاقات اور دلوں میں تفرقہ جیسا کہ آجکل مروج ہے یہ مداہنت ہے جو سخت گناہ ہے نیچریوں کا یہ قول غلط ہے کہ مذہب کچھ ہی ہو اس کا دل سے تعلق ہے ہمارے معاملات پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم کر کے ہم کو مسلمانوں کی قوم کو دنیوی ترقی دینی چاہیئے کیونکہ اسلام مذہب کا نام ہے کسی قوم کا نام نہیں اگر قوم بغیر مذہب کے ترقی کرے تو وہ اسلام کی ترقی نہیں کہی جا سکتی بلکہ ایک خاص قوم کی ترقی ہوگی جس کو اسلامی ترقی سے کوئی واسطہ نہیں اسلام چونکہ عالمگیر مذہب تھا اس لئے اس نے تمام قوموں کی الگ قومیت کو توڑ کر ایک کر دیا اور ایک عالمگیر اخوت قائم کرنے کیلئے مذہب کو ان کا اصل مشترک ٹھیرایا۔ پس قومی ترقی اسلام کی ترقی نہیں بلکہ دینی ترقی اسلامی ترقی ہے جس پر مذہب کا رنگ نمایاں ہو اور یہ ضرور ہے کہ ترقی کے لئے اتفاق ہو اور اتفاق مذہب میں ہی ہو سکتا ہے

جب کل فرقہ بندیاں توڑ کر ایک حکم عدل امام کے جھنڈے تلے مسلمان جمع ہوں اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحب نے کیا اور بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا اور اس کا حیرت انگیز ثبوت خود حضرت مرزا صاحب کی وفات پر کل جماعت میں اتفاق کا قائم رہنا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنا ہے جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنے اور جس کا دل ہو وہ سمجھے اور بات [illegible] خدا تعالیٰ کی نصرتیں اس کے ساتھ ہیں دیکھنے والے انشاء اللہ القدیر دیکھیں گے۔ مثل ہے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا کا فضل ساتھ ہے۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل

راقم مسیح موعود کے در کا غلام عاجز بشارت احمد عفی عنہ

ایک امر کا اظہار

تمام بھائیوں کی اطلاع اور فائدہ عام کے لئے میں اس امر کو بڑی مسرت کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کے ساتھ جو اکثر بھائیوں کو وقتاً فوقتاً گفتگو کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ان کو اکثر حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی اور نبوت کی خاطر حدیثوں کے حوالجات کی بڑی ضرورت پڑتی ہے اور قرآنی آیتوں کا پتہ مانگا جاتا ہے۔ [illegible] شکر ہے کہ وہ تمام سوالات بمع جوابات جنہیں حدیثوں کے حوالے اور قرآنی آیات درج ہیں۔ وہ اسلام کی پہلی کتاب میں لکھے گئے ہیں اور ایک بچہ بھی مخالف کے سوالوں کا جواب رسالہ مذکورہ سے پڑھ کر اس کو ساکت کر سکتا ہے نیز سنا ہے کہ مولوی سکندر علی مدرس قادیان نے ایک جگہ مخالفین کے کئی اعتراضوں کا جواب صرف اس رسالہ سے پڑھ کر دیا اور انکی تسلی کر دی۔ پس جو لوگ بڑی بڑی کتابوں سے جوابات کا نکالنا اور حدیثوں کے صفحے تلاش کرنا مشکل سمجھتے ہیں ان کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے میں نہیں خیال کرتا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق کوئی ایسا سوال رہ گیا ہو جس کا جواب بطور سوال جواب کے کتاب مذکور میں نہ دیا گیا ہو۔ یہ کتاب دفتر بدر سے منگنی چاہیئے۔ [illegible] خاکسار فخر الدین احمدی چہادلی لاہور

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام۔ جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا اولاد کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی قوم کی ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے آمدنی پچیس تیس [illegible] کی صورت میں کم نہیں۔ درخواست اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان [illegible] قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت ایک منصفانہ فیصلہ

وما یذکر الا اولوا الالباب

چند روز ہوئے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایک سرکاری معزز افسر سے اگرچہ غیر احمدی ہیں۔ مگر محقق اور نہائت معقول آدمی ہیں گفتگو کر رہا تھا۔ گفتگو کے ضمن میں کسی نے اُن سے یہ کہا۔ کہ ذرا ان (یعنے اس عاجز) سے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیشگوئی کی نسبت تو پوچھو۔ کیونکہ وہ آجکل نہائت درجہ زیر بحث ہے۔ اس پر ان صاحب نے فرمایا کہ ایسا لغو سوال کرنا کمال درجہ کی نادانی ہے اس کی پیشگوئی سچ ہو یا جھوٹ۔ وہ خود اقراری ہے کہ وہ بیس سال تک شیطان کا دوست اور محبوب بنا رہا اور شیطان اس سے ہمکلام ہوتا رہا اور اُس شیطانی کلام کو خدا کا کلام سمجھتا رہا اور لوگوں کو بھی کہتا رہا کہ خدا اُس سے ہمکلام ہوتا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سچا بھی ہوتا تھا۔ تو اب کیا دلیل ہے کہ دو تین سال سے خدا اُس سے ہمکلام ہونے لگا۔ اور شیطان سے دوستی جاتی رہی۔

یہ بات ثابت ہو چکی کہ وہ خدا کے کلام اور شیطان کے کلام میں فرق نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں بیس سال تک دھوکہ میں رہا۔ تو اب کونسا معیار اُس کے فرق کرنے کا مل گیا۔ سچا ہونے اور نیز پہلے الہامات جن کو وہ اب شیطانی کہتا ہے۔ تو جب اُس کے سچے ہونے سے تو اب کوئی دلیل نہیں کہ اس کے الہامات کو کوئی وقعت دیجائے۔

جو عرصہ دراز تک شیطانی تعلق کا خود اقراری ہو اُس پر سے امان اٹھ گیا۔ مومن اور عقلمند انسان کا کام نہیں کہ اُس کی باتوں پر توجہ کرے۔ آج احمدیوں کا حق ہے کہ وہ اُس پیشگوئی کو بھی جو اُس نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی نسبت کی تھی شیطانی سمجھیں اور بتلاویں

میں یہ تقریر سُن کر اُن بزرگ کی فراست اور طبع سلیم پر عش عش کرنے لگا اور بات بھی سچ ہے کہ جو قلب بیس سال تک مرکز شیطان بنا رہا اور ملہم کو پتہ نہ لگا۔ اور پیشگوئیاں بقول اُس کے پوری بھی ہوتی رہیں تو اب کوئی وجہ نہیں کہ اُس قلب کو مرکز الوہیت مانا جائے اور جبکہ حالت میں کہ خود خدا تعالیٰ نے اُس کے قلب پر مہر لگا دی ہے جب حضرت امام علیہ السلام نے خود الوصیت میں پیشگوئی کر دی تھی کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور میری موت قریب ہے تو پھر کسی شخص کا حضرت کی نسبت موت کی پیشگوئی کرنا نہائت لغو تھا۔ باقی رہا میعاد کا تقرر۔ تو خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور فضل ہے کہ اس پیشگوئی میں یہ شیطان کا محبوب کس طرح جھوٹا ثابت ہوا خدا تو جھوٹ اور سچ میں کئی طرح فرق کر کے دکھا دیتا ہے۔ پہلے تو تین سال کی پیشگوئی کی۔ اُس کو خود ہی منسوخ کر دیا۔ پھر ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح صادق سے وعدہ کیا کہ "میں تیری عمر بڑھا دوں گا" تا کہ پیشگوئی کرنے والا جھوٹا ٹھہرے۔ عمر کے بڑھانے والا وعدہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی وفات کے دن تھوڑے رہ گئے تھے۔ اور سب سے پہلے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے اس کو بذریعہ رسالہ الوصیت کے مشتہر کر دیا تھا۔ مرتد ڈاکٹر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عمر کو بڑھا دینے کا وعدہ کیا اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا رہا جب تک خود مرتد ڈاکٹر نے پیشگوئی کے رنگ کو نہ بدل دیا۔ ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں خود مرتد نے اُس پیشگوئی کے رنگ کو بدلا اور ایک تاریخ مقرر کی یعنے ۲۱ ماہ ساون کو موت واقع ہو گی اب مقابلہ کا رنگ بدل گیا۔ میعاد کے بجائے تاریخ مقرر ہو گئی اللہ تعالیٰ چونکہ علیم ہے اس کا کوئی فعل لغو [illegible] نہیں۔ عمر بڑھانا میعاد کی خاطر تھا [illegible] مقابلہ [illegible] اب تو تاریخ کے مقرر کا مقابلہ آن پڑا [illegible] لئے عمر بڑھانے کی اب کوئی ضرورت نہ رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ تو بڑا علیم ہے۔ جانتا تھا کہ مرتد نے تاریخ مقرر کرنی ہے۔ اس لئے صدق اور کذب کے معیار کے لئے ایک تاریخ اللہ تعالیٰ نے مقرر کی حضرت اقدس کو پہلے ہی الہام ہوا تھا "۲۷ کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر وابقیٰ"۔

سبحان اللہ وبحمدہ کیسا سچا کلام ہے واللہ خیر وابقیٰ ایک طرف تو بتلا رہا ہے کہ یہ موت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف بتلا رہا ہے کہ وہ تاریخ موت کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کی ایک تجلی کا دن ہے۔ دیکھا کیسا [illegible] حضرت امام علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی کو ہوتی ہے اور ۲۷ کو خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کا نظارہ لوگوں نے دیکھا کہ کل سلسلہ نے بالاتفاق حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کو اپنا امام اور خلیفۃ المسیح مان لیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اگرچہ خدا کا مسیح دنیا سے رخصت ہو گیا مگر خدا تو باقی ہے اور اُس کے باقی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سلسلہ جو اُس نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ اُس کے بقا کے لئے اُس نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلایا کہ کل جماعت نے بالاتفاق ایک امام مان لیا اور اس طرح تفرقہ سے جو ایک موت ہوتی ہے بچ گیا اور اس طرح اس سلسلہ کے خدا کی طرف سے ہونے پر اور قیامت تک اس کا دامن دراز ہونے پر ایک مہر لگ گئی۔

اب دیکھو۔ یہ ہوتا ہے سچ اور جھوٹ میں فرق۔ ایک تاریخ حضرت امام علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر شائع کی اور ایک تاریخ مرتد ڈاکٹر نے۔ اب دیکھو کس کی بات سچ ہوئی اور کون جھوٹا ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح مرتد ڈاکٹر کی شیطانی بات کو جھوٹا کر کے دکھلا دیا اور اس طرح اپنے نشان کی عظمت کو دوبالا کر دیا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنّی القی الشیطن فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم یحکم اللہ ایتہ واللہ علیم حکیم لیجعل ما یلقی الشیطن فتنۃ للذین فی قلوبہم مرض والقاسیۃ قلوبہم وان الظلمین لفی شقاق بعید ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک فیؤمنوا بہ فتخبت لہ قلوبہم وان اللہ لھاد الذین امنوا الی صراط مستقیم یعنے تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب انہوں نے دنیا میں پاکیزگی کو پھیلانا چاہا (کیونکہ نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں چاہتا۔ وہ تو وہی چاہتا ہے جو خدا چاہتا ہے) شیطان نے اُن کی اس خواہش پر روک ڈالی (خواہ مخالفت کے رنگ میں خواہ اپنے پیاروں کو شیطانی القاؤں کے کرنے سے) پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ شیطان نے روک ڈالی تھی یا اپنے دوستوں کو القا کیا تھا اس کو مٹا دیتا ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے۔ پھر اپنے نشانوں کو مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ کامل جاننے والا اور کامل حکمت والا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ جو کچھ شیطان ڈالتا ہے اُس کو اُن لوگوں کے لئے ذریعہ آزمائش بنا دے۔ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تا وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے جان لیں کہ وحی سچی ہے اور تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس وہ لوگ اس پر ایمان لا دیں اور ان کے دل خدا کے آگے گڑگڑا دیں اور بے شک اللہ ہدایت دینے والا ہے سیدھے رستہ کی طرف اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔

اب دیکھو یہ خدا تعالیٰ نے قاعدہ بتلایا ہے کہ رسولوں اور نبیوں کے وقت اُن کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے شیطان مختلف قسم کی روکیں ڈالتا رہتا ہے کبھی تو [illegible] قلب میں گھس کر اُن کو سخت درجہ کی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے اور کبھی اپنے بعض پیاروں کو القائے شیطانی کرنے لگ جاتا ہے غرض کہ مطلب یہ ہوتا ہے تا دنیا میں بھی

اور رسول اپنے مشن کو اور اپنے مقصد کو پورا نہ کر سکیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان روکوں کو اٹھا دیتے ہیں اور القائے شیطانی کو باطل کر کے دکھا دیتے ہیں۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ خدا کی وحی سچی ہوتی ہے اور الہام الٰہی اور شیطانی میں کیا فرق ہوتا ہے اور اسطرح خدا کے نشانات کو استحکام ہوتا ہے اور ان کی حقانیت دوبالا ہو جاتی ہے اور علم والے لوگوں کی ہدایت اور ایمان کی ترقی اور خشوع و خضوع کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور دلوں کی مرض والوں کے لئے اور سخت دلوں کے لئے وہ ایک فتنہ اور ذریعہ آزمائش ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ اسیطرح ہمارے زمانہ میں بھی ایک شیطانی القا ہوا۔ مرتد ڈاکٹر کے القا دل کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح باطل ثابت کیا۔ میعاد کا تقرر تھا تو اس کے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے مرزا کی جان ہی لیجاتی۔ اور اگر وہ رنگ پیشگوئی کا نہ بدلتا تو عمر بڑھائی جاتی۔ یہاں تک کہ میعاد گذر گئی ہوتی۔ مگر مرتد ڈاکٹر نے خود پیشگوئی کے رنگ کو بدلا اور تاریخ کا تقرر کیا۔ [illegible] اسی رنگ میں حق اور باطل کا فیصلہ [illegible] خود پہلے سے ایک تاریخ کا تقرر کیا۔ اور اسی رنگ میں حق اور باطل کا فیصلہ کیا۔ مگر واہ رے بے حیائی مرتد ڈاکٹر [illegible] چیا۔ تو ایک نئے رسالہ میں جو اس نے اب شائع کیا ہے [illegible] یہ شیشہ [illegible] جو [illegible] کا مصداق ہے ڈاکٹر اور [illegible] کہلا کر [illegible] وحی الٰہی کے لئے استراق سمع اور ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم لیجادلوکم قرآن کریم میں موجود ہے اور شیطان کا دوست ہونا خود ڈاکٹر صاحب کا اقرار موجود ہے۔ اب معاملہ صاف ہے۔ الوصیت میں حضرت صاحب کی وفات کی نسبت وحی دنیا میں شائع ہو چکی تھی۔ استراق سمع اور وحی شیطانی کے لئے مہبط وحی شیطانی دنیا میں موجود تھا اگر ہو جاتا تو کیا عجب تھا۔ اور مہبط وحی شیطانی کا ہونا خود مرتد ڈاکٹر کا اقرار ہے احمدیوں نے یہ خطاب نہیں دیا۔ وہ خود اقراری ہے کہ میں ایسا رہا ہوں۔ پس کیا وجہ کہ اب نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے پرانی دوستی چھوٹنی آسان نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور بات اصل وہی ہے جو ہم نے اوپر کہی کہ صدق اور کذب میں خدا نے فیصلہ کر کے دکھا دیا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

راقم

مسیح موعود کے در کا غلام

بشارت احمد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تاریخہائے عجیب

از حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب [illegible] مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کے ارسال کردہ بارہ جلد رسالہ [illegible] آئینہ صداقت بذریعہ [illegible] پہنچے۔ وصول کئے۔ الحمد للہ [illegible] صادق آئینہ [illegible]

کتاب واقعی اسم بامسمی ہے اور چونکہ اس میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال باللہ ہونے کی ہجری اور عیسوی تاریخیں [illegible] اور خاکسار کو بھی اس فہرست [illegible] اس لئے عاجز کا دل فوراً تاریخیں نکالنے کی طرف رجوع ہو گیا اور ساتھ ہی یہ خیال بھی دل میں جم گیا۔ کہ تاریخ ہو تو ایسی ہو۔ کہ اس کے الفاظ سے متوفی [illegible] اور نیز متوفی کا نام اس میں ذکر کیا ہو۔ [illegible] متوفی ہونا عیاں ہو۔ صرف یہی نہیں کہ الفاظ سے تاریخ نکل آوے اور بس۔ [illegible] تو پتہ لگے کہ یہ تاریخ کس شخص کے فوت ہونے کی [illegible] آیا یہ تاریخ فوت ہونے کی تاریخ ہے یا کسی دیگر حالت کی مثلاً مغفور [illegible] تاریخ نکل آتی ہے لیکن چونکہ اس میں متوفی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ [illegible] کوئی بھی اس سنہ [illegible] خواہ [illegible] ہی اس سنہ میں مر جائے۔ تو اس کے پسماندگان بھی اس پر مغفور کا کلمہ چسپاں کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی ۱۳۲۵ امرتسری مُلّا بجہنم گردیدہ کے لواحقین کہہ سکتے۔

پس عاجز نے اپنے امام ہمام علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کی تاریخیں ایسے الفاظ میں بتوفیقہ تعالیٰ نکالی ہیں کہ جن کو کوئی دوسرا اپنے لئے تجویز نہ کر سکے۔ اور نیز یہ کہ اس سے آپ کا اپنے دعاوی میں صادق ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ تاریخیں چونکہ آئینہ صداقت کے دیکھنے پر نکالی گئی ہیں۔ اس لئے آئینہ کی تاریخ بھی ساتھ ہی نکالنی لازمی اور ضروری سمجھ لی۔ اور جناب کو صد مبارک ہو۔ کہ جناب کی کتاب کے نام ہی سے کتاب کی تاریخ نکل آتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ بیت

۱۳۲۶ ۱۳۲۶

آج لکھی کتاب صادق آئینہ صداقت + آئینہ صداقت آئینہ صداقت

آئینہ صداقت لغلام احمد قادیانی

سمت ۱۹۶۵

اور دیگر تاریخیں حسب ذیل ہیں مہربانی فرما کر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں۔ شائد کوئی اسی مذاق اور دلچسپی والی روح اس سے فائدہ اٹھا کر فلاح دارین حاصل کر لے اور عاجز عند اللہ ماجور ہو

اوّل ہجری سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ خدشہ نہ وسوسہ کہ عیسیٰ محمدی بموجب وعدہ وحی مبین متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۱۳۸ ۵۱ ۱۳۲۶ھ

(۲) [illegible] معرفت [illegible] ۱۳۲۶

(۳) بیت۔ تاریخ کو ج مہدی واہ ہے کرم نے المہدی
پیغام صلح وہ واہ ہو گیا ہے مہدی

(۴) کی کرم نے رب سے سال فوت مہدی پہ جب [illegible]
رب نے فرمایا [illegible] امام [illegible]

دوم عیسوی سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ ہیچ چرا نہ وسوسہ کہ عیسیٰ زمان حسب وعدہ وحی اللہ متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۱۳۷ ۱۹۰۸

(۲) حضرت مرزا احمد صاحب اب بھی زندہ ہیں ۱۹۰۸

(۳) اور یہ وہ عنوان ہے جو ۱۱ جون ۱۹۰۸ء کے [illegible] میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ایک لطیف اور پُر معارف مضمون پر لکھا تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ خلیفہ صاحب کو بھی مبارک ہو۔ کہ ان کے مضمون کے عنوان میں بھی تاریخی راز مخفی تھا۔ جو اس عاجز کے دل میں ڈالا گیا۔

سوم بکرمی تاریخیں

(۱) دریں امر شکے نہ وہمے کہ عیسیٰ محمدی بجسب وعدہ وحی حق متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۶۱ ۱۹۶۵ بکرمی

تشریح

۱۵۰	عیسیٰ
۱۰۲	محمدی
۵۳	بموجب
۸۵	وعدہ
۲۴	وحی
۱۴۵	مبین
۱۸۱۵	متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۲۳۷۴	
۱۰۴۸	نفی
۱۳۲۶ھ	

(۲) بلاشک ۔ عیسٰے حسب وعدہ وحی بلبلِ مجیبی متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۶ء

(۳) امام مہدی وصیت کرکے اور حقیقۃ الوحی سمجھا کے چلا ہے ۱۹۰۵

(۴) بیت ۔ فوت ہو یا جس سمت مہدی ادہ کرم سے نکھیئے
کرشن اوتار ابرو نیز عیسٰے مہدی گیارہ نون بجے ۔ ۱۹۰۶ء فقط

الراقم ۔ عاجز کرم الدین مدرس سردار حاکم سنگھ ایڈڈ اسکول ڈنگہ ضلع گوجرات

اہل حدیث کا علم

میں نے ذوق کی باتوں کے ماتحت ایک یہ بات بھی لکھی تھی ۔ کہ اگر خدا کا برگزیدہ مسیح دنیا پرست ہوتا تو اپنی اولاد میں سے کسی کو جانشین کر جاتا ۔ اس پر اہلحدیث میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ الوصیت میں اپنے بیٹے کی نسبت جانشینی کا حکم دے گئے ہیں مگر قوم نے قبول نہیں کیا ہے اس کے جواب میں نہایت ادب کے ساتھ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اسی الوصیت میں لکھا ہے ۔ کہ میرے بعد سب انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے پس وہ کمیٹی جسے چاہے اپنا پریزیڈنٹ تجویز کرے ۔ دوم جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ۔ یہ نوٹ لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا آپ خوب جانتے ہیں کہ جو خدا کی طرف سے مامور ہو ۔ اس کا انتخاب مومنوں کے اختیار میں نہیں دیا جاتا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ موجودہ انتظام انتخاب اس وقت تک ہے جب تک کہ جناب مسیح کی ذریت سے ایک شخص قائم ہو جسے اللہ اپنے قرب و وحی سے مخصوص کرے ۔ ذریت کے لئے قرب و وحی سے مخصوص ہونے کی قید اس بات کو سمجھا رہی ہے ۔ کہ جب تک ایسا نہ ہو اس وقت مومن اپنے طور سے انتخاب کریں ۔ پھر سر الخلافہ میں حضور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صدیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ۔ کہ دلی صدیق ؓ ۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ علامہ لغد الوہز کو جانشین مقرر فرماتے ہیں ۔

اس کے علاوہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ۔ اس کا اکثر حصہ تو گالیاں ہیں جس کا جواب ”سلام“ ہے باقی جو حصہ ہے اس کی بابت مختصر عرض ہے کہ حضور نے جو کچھ وصول کیا خواہ بطور چندہ یا کتاب کی قیمت کے ۔ وہ ہمیشہ دین کی اشاعت ورفاہ عام میں خرچ ہوتا رہا ۔ آپ نے کوئی ذاتی مکان نہیں بنوایا ۔ کوئی زمین نہیں خرید لی ۔ کوئی نقدی نہیں چھوڑ گئے دوسرے پیروں کی طرح کوئی گھوڑیاں اور بھینسیں اور اونٹ نہیں رکھ لئے ۔ پھر براہین کیلئے کئی بار اشتہار ہو چکا کہ جو قیمت واپس لینا چاہے لے لے ۔ اب باوجود اعلان کے کوئی حقدار نہ ہوا اور آپ اعتراض کئے جائیں تو اے مہربان مولوی صاحب یہ انصاف نہیں ۔ آپ ہی کوئی دعویدار نکالئے جو قیمت واپس لینا چاہتا ہو ۔ مگی سُست گواہ چست تو ٹھیک نہیں ۔ منارۃ المسیح کی نسبت اگر کچھ چندہ ہوا تو احمدیوں سے ۔ احمدیوں کو اپنے آقا پر پورا اعتبار ہے آپ کوئی شکایت کرنے نہیں گئے اونہوں نے دین کے لئے دیا اور اسی میں خرچ ہوا ۔ باقی لنگر کے چندہ کی نسبت اعتراض ہے اور مجھ سے مطالبہ ۔ کہ کیا پہلے نبیوں نے ایسا کیا ہے ۔ جناب من ! اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے ساتھ آتُوا الزَّکٰوۃَ لازمی طور سے آتا ہے ۔ پھر خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے آپ خود ہی بتلائیں ۔ کہ رسُول کی نصرت مومنین پر فرض ہوتی ہے یا نہیں ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے جو کچھ اخراجات فرماتے تھے وہ سب آسمان سے گرا کرتا تھا ۔ یا مومنوں ہی سے لیا جاتا تھا ۔ آپ ذرا جنگ تبوک کے چندے ہی کو یاد کیجئے ۔ دیکھئے ایک طرف تو مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ کا اعلان ہو رہا ہے اور دوسری طرف چندہ وصول ہو رہا ہے پس یہ اعتراض تو جیسا خدا کے مسیح پر ہے ایسا ہی نبی اکرم پر ۔ یہاں بھی تو کہہ رسول ہوا وہ دین اللہ کی اشاعت کے ذرائع میں صرف ہوتا ۔ آپ بدظنی سے کام لیں یہ آپ کا حق نہیں ۔ کیونکہ دینے والے ہم احمدی اور لینے والے ہمارے امام ۔ نہ ہمیں اس کا شکوہ نہ کسی کو شکایت ۔ پس آپ کا اس پر اعتراض کیونکر صحیح ہو سکتا ہے پھر میں پوچھتا ہوں کہ واقعی حضرت مسیح اللہ نے کبھی اپنی تبلیغ کا اجر کسی سے نہیں مانگا ۔ نبیوں کی اولاد کا ورثہ سے محروم رہنا ۔ وورث سلیمان اور یرثنی ویرث من آل یعقوب کے خلاف ہے ۔

پھر بہشتی مقبرہ پر اعتراض بھی انصاف سے بعید ہے ۔ کیونکہ جو عشر وصیت کیا جاتا ہے اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کا فرض اشاعت اسلام ہے حضرت کو اپنی زندگی میں بھی اس سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ کس کس نے وصیت کی ہے اور نہ اس مال کو آپ لیتے تھے میرے سامنے ایک شخص نے کہا کہ حضور یہ وصیت کا مال ہے تو آپ نے فرمایا کہ کمیٹی والوں کو دو ۔ میں اسے نہیں لیتا ۔ (اکمل)

اشعار متضمن تاریخ وفات حضرت [illegible] علیہ السلام

ذیل کی نظم جناب مولوی احمد دین صاحب منشی فاضل نے لکھی ہے جسکو درج کرا کے امید ہے کہ ناظرین محظوظ ہونگے

ہزار حسرت واندوہ و غم بکرد ظہور	گذشت مرسل رحمان زچشم ما مستور
معین دین و مسیح زمان و عارف حق	غلام احمد مختار و از خدا مامور
مثیل عیسٰی نصران و مہدی دوران	شہ ولایت عرفان به میرزا مشہور
مطیع حکم خداوند آسمان و زمین	بوقت بیم و رجاء و بہ بسط و او مسرور
امام دین کہ نظیرش نبی توان دیدن	پس محمد عربی بدیدہ پر نور
خلیفہ شہ خیر الوراء و فخر رسل	موئیدش ببراہین و بانشان منیر
نبی و مہبط وحی خدائے ذی الجبروت	بتفسیر شاہد الٰہی بحکم او مجبور
نصیر ملت اسلام و واقف قرآن	نذیر از سوئے یزدان پاک رب غفور
بہادری کہ نیاید کسے برابر او	مظفری کہ از وجود دشمنش مقہور
گرفت علم لدنی ز ایزد بیچون	نیافت درس ز بستان بموجب دستور
زبہر ردِ نصارٰی خطاب عیسٰی یافت	نزول کرد بوقتیکہ بود دین رنجور
بکشت مذہب باطل بہ تیغ تیز دلیل	بگشت روس ضلالت مبیت و مقہور
شکست دین مسیحی بحربہ برہان	بمرد عیسٰی نصران کہ لیب شد مکسور
زآسمان بہمین کار کرد و بود نزول	ہلاک کفر از و بود ز ابتدا مقدور
رحیل سوئے جنان کرد گشت چون فارغ	ز کار منصبی خود کہ بُد ورا منظور
پیام حق برسانید بیست و سہ سال	بحکم خالق کون و مکان کہ بود در
ہمین بس است دلیل صداقت قولش	ثبوت آیۃ و دیگر نشان نیست ضرور
بمیرد آنکہ بود مفتری درین مدت	کہ در کتاب مجید است انچنین مسطور
فلک بچشم جہان بین خود نخواہد دید	چنان امام زمان گنج فیض را گنجور
بود شقی نہ سعید آنکہ دشمنش باشد	بود مخالف آن کس کہ باشد او مغرور
جماعتی کہ بزیر بار صد ہزار گذاشت	کہ بر وفات وے اندر غم و الم محصور
ہمہ مزین و آراستہ بحلیہ علم	ز فیض او و عدت باری مل بسر معمور
چہ حاجت است شماریم ما سنین و شہور	کہ ہست سال وفاتش بکلمہ ”مغفور“

۱۳۲۶ھ

خاکسار احمد دین شادیوال گجرات

ف ۔ نوٹ ۔ میں نے عربی کتاب کی ایک معتبر لغت یعنی صراح میں دیکھا ہے کہ نصران اس گاؤں کا نام ہے جہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے اگرچہ انجیل میں ناصرت لکھا ہے لیکن مسلمان عرب اس کو نصران ہی بولتے ہیں ۔ اس لئے ضرورت شعری کیلئے جائز ہے کہ بجائے ناصرت کے نصران لکھا جاوے ۔

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول آسکتا ہے؟

قرآن شریف سے اس کا جواب نفی میں نہیں مل سکتا کیونکہ قدیم کا ایک قول البتہ قرآن شریف میں موجود ہے جو کہ ... نے کہا تھا کہ حضرت یوسف کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو گمراہ مسرف اور مرتاب تبلایا ہے۔

قرآن شریف میں اگلی امتوں کے قصے بیفائدہ بیان نہیں ہوئے۔ وہ سب پیشگوئیوں کے رنگ میں ہیں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس امت میں بھی اس عقیدہ قوم فرعون کے لوگ پیدا ہوں گے اس واسطے پہلے سے ان کے متعلق یہ قصہ بھی بیان ہوا ہے۔ ذیل کا مضمون اسی کے متعلق ہے جو ہمارے دوست منشی محمد الہی الدین صاحب نے ایک مدعی اہل قرآن کی خاطر لکھا ہے۔

چکڑالوی کا سوال اور احمدی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے رسالہ ردچکڑالوی کے شائع ہونے کے بعد چکڑالوی فرقہ میں عجیب قسم کی کھلبلی مچ گئی ہے۔ اگر ایک چکڑالوی نماز کے پڑھنے کے لئے پانچوقت قرآن مجید سے ثابت کرتا ہے تو دوسرا صرف تین وقت۔ اگر اس فرقہ کا ایک شخص ہر رکعت میں دو سجدے کرنے جائز سمجھتا ہے۔ تو دوسرا فوراً اس کی تردید کرکے فی رکعت ایک سجدہ کو ہی موجب ثواب سمجھتا ہے اگر ایک اہل قرآن یہ لکھواتا ہے کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے اور شام کی تین اور باقی ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعت تو دوسرا جھٹ بول اٹھتا ہے کہ نہیں نماز تو صرف دو رکعت ہے تین یا چار رکعت والی بات محض جھوٹ اور خانہ ساز ہے لیکن انہیں میں کا ایک تیسرا بھی ہے جو سب پر پانی پھیر کر باآواز بلند بول اٹھتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ نماز صرف چار رکعت ہے۔ سچ ہے لا یمسہ الا المطہرون۔ غرض حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ یہ (فرقہ چکڑالویہ) دوسرے مخالفوں کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے (ریویو صفحہ ۵ سطر ۵) ایسی صفائی سے پورا ہوا ہے۔ کہ کسی عقلمند کو انکار کی گنجائش ہی نہیں۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ شہر گجرانوالہ کے چکڑالوی سب کے سب جو تعداد میں سات یا آٹھ سے زیادہ نہیں مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے خیالات سے متنفر اور بیزار ہوکر تائب ہو گئے ہیں بلکہ ان میں سے چار آدمیوں نے جن کو اس گروہ کے ریفارمر کہنا چاہیئے جمعہ کے دن جامع مسجد میں جاکر عام لوگوں کے سامنے علانیہ باآواز بلند توبہ کی۔ اب ایک شخص نے جو عبداللہ صاحب چکڑالوی کا ہم خیال ہے۔ مجھ پر ایک سوال کیا ہے جسکو فائدہ عام کیلئے معہ جواب مختصر طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ حضرت یوسف سلام علیہ کی نسبت لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۴ اس واسطے کہتے تھے کہ وہ یوسف سلام علیہ کو اپنے خیال میں خاتم النبیین سمجھتے تھے۔ حالانکہ خدا نے یوسف سلام علیہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ اپنی طرف سے ایسا کہتے تھے کہ کوئی رسول نہیں ہوگا لیکن ہم جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا تو صرف اس واسطے کہ قرآن شریف میں خاتم النبیین لکھا ہے۔

جواب

ولقد جاءکم یوسف الخ الایۃ من ھو مسرف مرتاب ۲۴/۴ ترجمہ۔ اور تحقیق اس سے پہلے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کھلی کھلی باتیں (دلائل ونشانات) لیکر تمہارے پاس آیا تھا۔ لیکن جو باتیں وہ (ہماری طرف سے) تمہارے پاس لیکر آیا تھا تم لوگ ان باتوں کی نسبت شک میں ہی رہے تھے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا (اور اس کی تعلیم بسبب تحریف تبدیل کے ضائع ہو گئی) پھر تم لوگ کہنے لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ آیندہ اس کے بعد ہرگز ہرگز کوئی رسول بھی مبعوث نہیں کریگا۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ مسرف اور مرتاب ہوتے ہیں وہ اسی طرح کی باتیں ہی کہا کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو حد سے تجاوز کرنیوالے اور بغیر کسی صحیح سند اور علم کے جھگڑے کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ہی گمراہ کیا کرتا ہے۔ میرے خیال میں وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت خاتم النبیین کا لفظ نہیں بولتے تھے بلکہ وہ آیندہ کسی اور رسول کے آنے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۴ اور ایسی باتیں وہ اس واسطے کہتے تھے۔ کہ وہ حد درجہ کے بے دین اور دنیا پرست ہو گئے تھے اور خدا کے نزدیک مسرف اور مرتاب ٹھہر چکے تھے اور گمراہی کا سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے تھے اور طویل مدت گذر جانے کے باعث فقست قلوبھم ۲۷/۱۸ کے وہ مصداق ہو گئے تھے اور جس غرض کیلئے رسول آیا کرتے ہیں۔ اس غرض کو بسبب غفلت کے وہ بھول چکے تھے۔ اول تو قرآن کریم سے حضرت یوسف علیہ السلام کی کتاب کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ دوسرے یہ تعلیم حضرت یوسف علیہ السلام کی نہ تھی کہ مجھے خاتم النبیین کہو یا میری نسبت یہ کہا کرو کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۴ ان قرآن شریف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت ان لوگوں نے خاتم النبیین ۲۲/۴ کا لفظ تو ہرگز نہیں بولا بلکہ ان کی نسبت یہ کہا کرتے لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۴ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا بلکہ ان کا اپنا افترا تھا ہمارے نبی کریم رسول عربی محمد مصطفیٰ رحمۃ للعالمین کی نسبت اللہ کریم نے خاتم النبیین ۲۲/۴ کا لفظ استعمال کیا ہے اور آپ کو یہ ایسا عظیم الشان درجہ بخشا گیا ہے جو کسی اور نبی کو نہیں بخشا گیا اس لئے ہمارا یہ دعوے ہے کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتا اور آیندہ کسی نئے یا پرانے مستقل نبی کی آمد کا منتظر ہے وہ قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن کریم ہے اور بعد اس کے قیامت تک۔ ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو لیکن وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اسی لئے تمام قرآن مجید میں اس بات کا اشارہ تک بھی نہیں کہ آیندہ خدا تعالیٰ کی کلام کرنے والی صفت (نعوذ باللہ) معطل اور بیکار ہو جائیگی۔ اور یہ کہ آیندہ خدا تعالیٰ کسی صادق انسان کے ساتھ خواہ وہ کتنی ہی عبادت کرے اور صاف باطن ہوکر خواہ وہ کتنا ہی اس کے حضور گڑگڑائے۔ ہرگز ہرگز کلام نہ کریگا اور اپنی وحی ہرگز اس کی طرف نہ بھیجیگا۔ بلکہ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے۔ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۲۴/۲ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے امر سے روح یا وحی القا کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیے اور پھر لکھا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا الخ الایۃ فی الآخرۃ ۲۴/۱۸ یعنے ان لوگوں پر جو اللہ تعالےٰ کے کلام پر چلنے میں استقامت دکھلاتے ہیں۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے اسی دنیا میں ہی رفیق بن جاتے ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا مانگتے رہنے کی ہمیں ہدایت کی ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیہم (سورہ فاتحہ)

اور انعمت علیہم کی تفصیل بھی خود ہی اللہ کریم نے کئی جگہ قرآن کریم میں فرمادی ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنے انعمت علیہم وہ لوگ ہیں جو نبی صدیق شہید اور صالح ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی نسبت انعام الٰہی ان پر یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف ان کو بخشتا ہے۔ اسی دنیا میں فرشتے ان کے رفیق بن جاتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور خدا کی طرف سے اسی دنیا میں ان کو مدد اور نصرت دیجاتی ہے اور ان کے دشمنوں کو آہستہ آہستہ تباہ برباد اور ناکام ہلاک کیا جاتا ہے۔ غرض آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر اتباع کرنے سے ہر ایک انسان اپنی استعداد وسعت اور مقدرت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے منعم علیہ لوگوں کے فیوض اور برکات سے حصہ لے سکتا ہے اسی واسطے قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے آدم کی اولاد کو وعدہ دیا ہے کہ ہمیشہ تم میں سے بوقت ضرورت رسول ہوتے رہیں گے۔ جیسے فرمایا۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم ﴿﴾ اور پھر قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے منکروں کے جس قدر قصہ جات درج ہیں۔ محض اس لئے ہیں تاکہ جب کبھی آئندہ ہمارے پاس آدیں تو ان قصوں سے ہم عبرت پکڑیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب۔ غرض میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین ﴿﴾ سمجھتا ہوں لیکن ان کی نسبت یہ فقرہ بولنا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﴿﴾ اپنی ذلت اور ہلاکت کا موجب خیال کرتا ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جس قول کو خدا تعالیٰ مسرفوں اور گمراہوں اور فرعونیوں کی طرف منسوب کرتا ہو مومنوں کو بھی وہی قول بولنے کی ہدایت کرے بلکہ فرعونیوں کا واقعہ ہمارے لئے عبرت کی جگہ ہے نہ یہ کہ ہم ان کی اتباع کریں کیونکہ نہ ہی خدا نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ تم حضرت یوسف ؑ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﴿﴾ کہنا اور نہ ہی ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ان مسرفوں اور مرتابوں کی طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ﴿﴾ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﴿﴾ کہیں۔ خاتم النبیین ﴿﴾ اور لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ﴿﴾۔ دونوں قرآن کریم کی آیات ہیں اور میرے خیال میں ہر دو آیات آپس میں ہم معنی اور ہم مطلب نہیں ہیں بلکہ ان کے معنے ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ ہیں لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کا یہ مطلب میرے خیال میں ہے کہ آئندہ کوئی رسول نہ ہوگا اور خاتم النبیین ﴿﴾ کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ ایسے لوگ ہوتے رہیں گے جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیض حاصل کر کے خدا تعالےٰ کی طرف سے خبریں پانیوالے ہونگے اور یہ درجات وہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کیا کریں گے۔ اور اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ان کی تصدیق کیا کرے گی اور اسی منہاج نبوت کے رو سے وہ سچے سمجھے جایا کریں گے اور خدا فرماتا ہے۔ دشمن جو نعوذ باللہ اس افضل الرسل نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتر ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اولاد نہیں وہ محض جھوٹے ہیں کیونکہ یہ تو خاتم النبیین ﴿﴾ ہے۔

یاد رہے کہ خاتِم اور خاتَم میں بڑا بھاری فرق ہے خاتِم اور چیز ہے اور خاتَم اور چیز۔ خاتِم کی ت کی زیر کیسا تھا کے معنے ہیں ختم کرنے والا۔ یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن شریف میں لفظ خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہے جس کے معنے ہیں مہر۔ مثلاً اَبدال کے معنے اگر بدل کرنا ہے تو اَبدال کے معنے اولیاء اللہ کے ہیں۔ اِبطال کے معنے باطل کرنیکے ہیں۔ تو اَبطال کے معنے ہیں بہادر آدمی۔ ایسے ہی اِتباع کے معنے تابع ہونا اور اَتباع کے معنے تابعدار لوگ۔ اِجزا کے معنے جزا دینا اور اَجزا جمع ہے جزو یعنے کسی چیز کے ٹکڑے اِحکام کے معنے مضبوط کرنا اور اَحکام جمع ہے حکم کی اِحلاف کے معنے قسم دینا اور اَحلاف کے معنے ہم قسم و ہم عہد لوگ اِخلاق کے معنے پرانا ہونا اور پرانا کرنا اور اَخلاق جمع ہے خلق کی۔ اٰذان کے معنے گوش یعنی کان اور اِذن کے معنے اجازت اور ایسا ہی اِقداح کے معنے ہیں کسی کی ہجو کرنا اور اَقداح جمع ہے قدح کی یعنی پیالہ۔ غرض قرآن شریف میں جو لفظ بولا گیا ہے وہ خاتَم ہے نہ کہ خاتِم۔ اور خاتم النبیین منکروں کے ابتر والے اعتراض کا جواب ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیءٍ علیما ﴿۲۲/۲﴾

خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

بقایا داران اپنے بقائے صاف کریں

اثر جدید

الانصاف کے عنوان سے ایک مضمون عصر جدید کسی بد نہاد نامہ نگار کے قلم سے نکلا ہے جس میں انصاف کا خون کر دیا گیا ہے اگر انصاف اسی کا نام ہے تو حجاج بن یوسف کو لوگ یونہی متہم کرتے ہیں آپ نے اپنے چند خیالات کہئے یا توہمات کو مکالمہ کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ نفس لوامہ کی جنگ سے دونوں پہلوؤں کو اس پردہ میں دکھا سکیں۔

آپ ایک طرف لکھتے ہیں مرزا صاحب کی وفات کا اصلی مذہبی دنیا پر کوئی اثر نہیں۔ الا اشد مخالفین یا مریدین میں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیں کہ آپ کس گروہ میں سے ہیں کیونکہ متاثر ہونے بغیر تو آپ بھی نہیں رہ سکے یہ کیسا سفید جھوٹ اور افترا ہے کہ قادیانی فرقے کا انحطاط اس وقت سے شروع ہو چکا۔ جب سے عصر جدید میں قادیانی تحریک کا مضمون شائع ہوا یا ڈاکٹر عبد الحکیم کے رسالے شائع ہونے لگے۔ کیا یہ بات صرف کہنے کی ہے یا واقعات سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ عصر کے مضمون یا عبد الحکیم کے کسی رسالے کو پڑھکر کوئی معتبر و مستند احمدی مرتد ہو گیا ہو۔ یا فرقے میں جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی تھی۔ اس میں کسی قسم کا فرق پڑ گیا ہو۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے اس بات کا ثبوت دیسکتا ہوں کہ پہلے دو چار سالوں میں جس قدر جوق در جوق لوگ اس فرقے میں داخل ہوئے ہیں اس سے پہلے ہرگز نہیں ہوئے پھر عبد الحکیم کو بزعم خود اپنی پیش گوئی کے صحیح نکلنے پر جیسی کامیابی ہونی چاہئے تھی۔ کیا وہ ہو گئی۔ کیا دو چار معتبر احمدیوں نے بھی اس سلسلہ سے قطع تعلق کر کے اس کی بیعت کی ہے جیسا فرمایا تھا خدا کے نبی نے کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان اور نمونے ہوتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر ایک اور افترا ہے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے بہتان باندھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے آپ بلا تحقیق بغیر کسی وجہ وجیہ کے بلا ثبوت بلا دلیل یہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعض دعاوی کو مولوی نور الدین صاحب نہیں مانتے کیا تم لوگ کسی ایسے شخص کی مثال دے سکتے ہو جو کسی سے اختلاف بھی رکھتا ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ اور محض اس کیلئے اپنے تمام اعزاز و ذرائع آمد کو چھوڑ کر ایک چھوٹے سے گاؤں میں درویشانہ زندگی بسر کرے اور وہ جو امیرانہ ٹھاٹھ کر چکا ہو۔ یہ فقیرانہ طرز معاشرت رکھے کیا ایسی قربانی

کیسا فیصلہ اس بات کے بغیر ہو سکتا ہے کہ خلیفہ اپنے امام میں اپنے تئیں فنا کر دے۔ تقویٰ خشیت اور نماز گذاری کی طرح پیدا کرنے کو آپ گرو گوبند سنگھ اور گوگا پیر کے مریدوں کی تعداد بڑھنے سے حل کرتے ہیں اس پر اگر اس عینک کی تعریف کی جائے جو آپ کو سیاہ و سفید یکساں دکھا رہی ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تعلیم یافتہ ان کے پیرو ہیں اور یہ کہ بھولے بابا اور گانے وغیرہ کے تقویٰ کی تعلیم دیتے تھے مگر اس کی وجہ صرف لوگوں کو پھانسنا بتلاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس شخص کے پاس عیسائیوں اور آریوں کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز روزہ اخلاق حسنہ کی ہدایت محض ڈاکے مارنے اور ایک جماعت بنانے کے لئے تھی اس بدظنی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے شیعیت کی رگ اس مضمون کے لکھتے وقت خاص جوش میں ہے کسی سُنّی نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے جناب رسالتمآب کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور پھر ایسے وقت میں جبکہ دشمنوں کا ہر طرف سے نرغہ تھا اور خدا کا نبی اپنی جان بچانے کیلئے بھاگا جا رہا تھا اس نے ساتھ دیا اور سانپ سے اپنا ہاتھ ڈسوا لیا مگر اُف تک نہ کی

اس پر وہ شیعہ جس کے جسم کے پتلے میں بدظنی کا گارا کا خمیر تھا۔ بولا۔ کہ کندھوں پر اٹھانا صرف اس لئے تھا۔ کہ پیچھے سے آنیوالے کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر گرفتار کر لیں اور ساتھ اس لئے گئے کہ ابوبکرؓ کی شر سے محفوظ رہیں اور وہ میرے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے اور سانپ نے اس لئے ڈسا کہ وہ نبی کریم کو پکڑوانا چاہتا تھا۔ بس اسی طرح معزز مضمون نگار کا حال ہے اگر یہ بات پیش ہوتی ہے کہ اگر وہ مفتری و کذاب تھا۔ تو کیا اس تزکیہ نفوس اور پاک تعلیم کا سرچشمہ کوئی مفتری ہو سکتا ہے ؟ اس کا جواب ملتا ہے یہ لوگوں کو پھانسنے کے لئے تھا۔ اگر تعلیم یافتہ اور معزز علماء کا اس فرقہ میں داخل ہونا پیش کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں وہ سب جہلا ہیں کیا آپ کے نزدیک جاہل و عالم میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے ؟ یا صرف یہی کہ وہ احمدی فرقہ میں داخل ہو گیا۔ "ایک شخص کھڑا ہوا اور چند حضرات کو ملا کر کارخانہ بنا لیا" اس کلام سے پہلے کون نا آشنا نہیں کیونکہ اس بدقسمت فرقے کے لوگ ہمارے نبی کریم پر بھی یہ اعتراض کر چکے ہیں۔ پس جو جواب ان کیلئے دیا جا سکتا ہے وہی یہاں ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ دوکان چلانے کے لئے تھا تو مسیح موعود اپنے لڑکے کو کیوں جانشین نہ بنا گیا۔

ایک طرف تو تم یہ کہتے ہو کہ اصل شخص جو اس تحریک کا مرکز تھا وہ زندہ ہے اور اس کا نام نور الدین ہے دوسری طرف کہتے ہو کہ فرقے کا زور کم ہو جائیگا اور کہ اب خلیفہ امام کے منشا کے خلاف اسمیں اصلاح کریگا اور قادیانی تحریک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ عجیب بات ہے جب اصل مرکز کو کام کرنے کا موقعہ ملے تو فرقہ بجائے ترقی کے تنزل کرے۔ یہ فیصلہ کس عقل سے دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کی وفات کے بعد جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اور آپ ابھی تک یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ آہستہ آہستہ صحیح دماغ لوگ نکل جائینگے۔ کیا اس سلسلہ پر اس کے بانی کی وفات سے بڑھکر بھی کوئی زلزلہ آ سکتا ہے۔ جب اس پر یہ جماعت ثابت قدم رہی تو اب آگے کونسا موقعہ رہ گیا۔ صحیح دماغ ہونے کا کوئی مقیاس بھی آپکے پاس ہے یا ملّا دو پیازہ کے بہشتی لباس کی طرح یہ فرماتے ہو کہ جو حلال زادہ ہوا اُسے نظر آ جائیگا۔ آسمانی نکاح۔ عبدالحکیم۔ ثناء اللہ کے متعلق جماعت کی طرف سے مفصل جواب نکل چکے ہیں۔

خلیفۃ المہدی بیعت لیتے وقت جب یہ اقرار کراتے ہیں کہ میں ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں جن پر مسیح و مہدی بیعت لیتے تھے تو باقی کونسی بات رہگئی جو آپ لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ اور حدیث کے ساتھ الہامات حضرت اقدس و تصانیف مہدی پر ایمان لانے کی شرط کیوں نہیں لگائی۔

مجھے اس نرالی منطق پر تعجب آتا ہے کہ ایک طرف آپ سیدنا مرزا صاحب کو ایسا چالاک شخص بتلاتے ہو کہ اس نے بڑے بڑے علماء کو گانٹھ لیا۔ دوسری طرف کہتے ہو۔ کہ وہ ایک سیدھا آدمی تھا جسے اس کے ساتھیوں نے دھوکہ دیا اور پھر یہ بھی مانتے ہو کہ اپنے نفع و ضرر سے غافل نہ تھا

اس کے بعد آپ عربی تصانیف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ سب ان کی نہیں۔ مجھے اس پر تعجب ہے یہ اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ کہنے والے تیرہ سو برس پہلے انما یعلمہ بشر کہہ چکے ہیں یہاں بھی ہم وہی دلیل دیتے ہیں جو اس اُمّی نبی کیلئے دیگئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی نور الدین صاحب کے طرز تحریر میں ایسا بین فرق رکھا ہے کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح کے کلام میں ہرگز ہرگز نور الدین کا دخل نہیں بلکہ میں تو یہاں تک اعتقاد رکھتا ہوں کہ حضرت اقدس کے کلام کے بعض حصص کو آپ بغیر مدد لغات سمجھ بھی نہیں سکتے میرے پاس اس کا ثبوت ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت اقدس کی ایک نظم کا ترجمہ کر رہا تھا اس میں بعض الفاظ کی نسبت مجھے تامل تھا میں نے انہیں مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں پیش کیا میرے خلاف توقع مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ میں غور کر کے بتاؤں گا۔ کتاب مع نوٹ کردہ لفظوں کے یہاں رکھ جاؤ۔ دو دن کے بعد آپ نے مجھے ۲۵ لفظوں میں سے ۱۵ الفاظ کے معنے لکھ کر بھیجے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اگر آپ جانتے تو مجھ سے ان کا اخفاء کرتے اور ایک عالم یوں بھی گوارا نہیں کرتا کہ اپنے علم کی نسبت کسی کو شک کا موقعہ دے اس وقت سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت امام موعود جو کچھ لکھتے ہیں وہ محض خدا کی تائید سے لکھتے ہیں پھر ایک اور صورت بھی ہے وہ یہ کہ اب تم منتظر رہو اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی فصیح و بلیغ کتاب کوئی شائع نہ ہو گی اگر یہ سب اس امام کی طرف سے نہ تھا بلکہ یہاں کے موجودہ لوگوں کی کارروائی تھی تو یہ موقعہ اب بھی انہیں حاصل ہے۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی شاعر ہو اور کسی موقعہ پر اس کی شاعری چھپی رہے۔ کوئی ادیب ہو اور اس کا علم ادب مخفی رہے مولوی نور الدین صاحب یا دوسرا کوئی مولوی جو امام موعود کو کتابیں لکھ دیتا تھا اگر واقعی یہ طاقت رکھتے ہیں تو بیعت سے پہلے یا بعد ان کی کسی کتاب سے یہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔

اب میں اس مضمون پر تنقید کرتے کرتے اس مقام تک پہونچ چکا ہوں۔ جہاں فاضل مضمون نویس اپنی تحقیق کے اعلیٰ معراج کو پہونچ گئے ہیں اور آپنے اپنی تحقیق۔ تفتیش۔ غور کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ کس قدر واقفیت اور گہرے مطالعہ و غور و فکر کے بعد یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ جو ہمارا فاضل صحیح قیاس کی بناء پر چند پیشگوئیاں کرنے پر بھی قادر ہو گیا۔ سنو! اور ذرا جگر تھام کر سنو! کیونکہ یہ فقرہ ثابت کر دیگا کہ کس قدر عرق ریزی اور کتنی راتوں کو دن کرنے کے بعد آپنے یہ مضمون لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اس فخریہ اور خوشی کی نظم کو دیکھتا ہوں۔ جو ایک مخالف آریہ کے مرنے پر اور اس کے جوان بیٹے کے فنا ہو جانے پر دو ڈیڑھ سال قبل مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ جسکی عبارت ایسی کچھ تھی۔

اُنہیں مرنا ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی عادی *

آپ اس بات کے ثبوت میں کہ مرزا صاحب کے مُریدوں میں سود ماتیت نہیں دو تین علاقے پیش کرتے ہیں ایک یہ کہ پٹیالہ میں عصر جدید کے ایڈیٹر کی صغیر سن بچی تھی۔ مرزائی اس کی خبر

لیتے۔ کہ اس کی پیشین گوئی کروائی جائے۔ بندۂ خدا کبھی حسن ظن سے بھی کام لے لیا کرو۔ اس طرح تو ہر ایک ہمدردی کے فعل کو بُرے ارادے میں لیا جا سکتا ہے۔ دوسرا واقعہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا استقبال راولپنڈی میں تین سال کے قریب ہُوا۔ حضرت اقدس راولپنڈی کب گئے ؟ ہمیں تو معلوم نہیں اور ہمارے حافظے اور میموری تو اس قسم کے ناواقع شدہ واقعات کو یاد کرنے سے قاصر ہے۔ کیا آپ کسی خواب کا تذکرہ تو نہیں کر رہے۔ حضرت مرزا صاحب کے استقبال کا تذکرہ اگر ہُوا۔ تو خدا کی اس پیشگوئی کے اظہار کے لئے جو براہین میں پچیس برس پہلے ہو چکی تھی۔ کہ "یاتون من کل فج عمیق" اور "لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس"۔ آپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہونے کے ذکر کو بھی روحانیت کے خلاف سمجھتے ہوں گے۔ روحانیت شاید اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی اکیلا مر جائے۔ حالانکہ حدیث میں ہے کہ مومن اکیلا نہیں رہ سکتا اور خدا کے مضمون احادیث میں ایک مذہب رکھا جاتا ہے جسکی وجہ سے لوگ ان کو دور سے پہچان لیتے ہیں۔ یہ الزام کہ شوکت میرٹھی سے کہا گیا تھا معاوضہ لو۔ خلافت تحریریں لکھو یہ ایک بہتان ہے۔ سب کا جواب ہمارے پاس لعنت اللہ علی الکاذبین ہے۔ شوکت صاحب زندہ ہیں اہل سے تصدیق کرا لیے۔ پھر وہ خطاب و کہا سکیں گے۔ کہ یہ اشد ماکر کی خوشنودی تھی۔ جناب من! یہ ایک مشہور بات ہے کہ مصر کے کسی پاشا نے انہیں خط لکھا کہ مجھے اپنا نامہ نگار مقرر کریں اور آپ کے مذہب کی اشاعت کروں آپ نے جواب لکھا تھا کہ ہمیں ایسے کرایہ کے ٹٹوؤں کی ضرورت نہیں۔ ہمارا کام ملائکہ کر رہے ہیں۔

قادیانی تحریک ختم ہو چکی۔ یہ غلط ہے۔ یوں کہئیے کہ قادیانی تحریک اب آغاز ہُوا۔ کیونکہ پچیس برس تک صرف تنظیم پر ہوتا رہا۔ اور اب وہ منظم حرکت میں آ گئی اور اپنا کام کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (باقی)

مخالفین کے اعتراضات اور اون کے جوابات

ذیل کا مضمون جو صوفی غلام رسول صاحب نے بہت توجہ اور محنت سے لکھا ہے کسیقدر ترمیم کے بعد فائدہ عام کیواسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

سوال نمبر ۱ ۔ مرزا صاحب عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے اگر آپ سچے تھے تو دشمن کی ایسی زد کے نیچے کیوں آ گئے جس سے شماتت اعدا ہوئی۔ عجب طرفہ یہ کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے لیکن عبدالحکیم جس کی نسبت آپ نے مباہلے کے طور پر پیشگوئی شائع کی تھی وہ زندہ موجود۔

جواب ۔ یہ محض غلط ہے کہ آپ عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے بلکہ آنجناب کی وفات تو خود اپنی پیشگوئی کے مطابق ہوئی اور عبدالحکیم کی شرارت ہی کہ اس نے باوجودیکہ اُسے خبر تھی کہ مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں کئی الہامات شائع کر دیئے اور پھر اس نے پیشگوئی کر دی جو بالآخر میدان مقابلہ میں معیار صدق و کذب کی پرکھ سے جھوٹی ثابت ہوئی اور کچھ تعجب نہیں کہ اس کے اہم شیطان نے اس کی پیشگوئی کا نسخہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی سے ہی چرایا ہو کیونکہ الامن استرق السمع کا آئی ارشاد بھی تو حق ہے تو پیچھے فاتبعہ شہاب مبین کے وارد ہونے سے وہ سرقہ بہ ہر غیب باطل کے ساتھ خلط ملط ہونے سے مشتبہ اور ملتبس کیوں نہ ہو جائے اس لئے ہم یقینی طور سے عبدالحکیم کی اس پیشگوئی کو خود ساختہ اور افترا اور من گھڑت اور بیہودہ تو قرار نہیں دے سکتے ان یہ کہتے ہیں کہ اس کی داغی بنیاد کے نادرست اور غلط سانچے کے وہ غلط تصورات تھے جو کہ مرزا صاحب کی عداوت اور دشمنی سے پیدا ہو کر آخر اضغاث احلام یا شیطانی الہام کی صورت میں قالب ناساز کی طرح پر اُتر سکے یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مرزا صاحب کی تین پیش گوئیاں کی تھیں لیکن ان میں سے پوری ایک بھی نہ اُتری اور یہ تین پیشگوئیاں بھی اس سے مرزا صاحب کی پیشگوئی پورا کرنے کے لئے کی تھیں ورنہ وہ نہ کرتا۔ مرزا صاحب نے تا بار بار اپنی وفات کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا پھر تیرا واقعہ ہوگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا یہ جو تین دفعہ فرمایا یہ مرتد صاحب کی پیشگوئی ہی اس کی ایک کڑکا دا تھا مگر یہ بھی پلی تھی

کی تین جھوٹی پیشگوئیوں کیطرف ہی اشارہ معلوم ہوتا ہے یعنے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک مرتد تین پیشگوئیاں نہ کرے تب تک تیرا واقعہ نہیں ہوگا اور جب وہ تین پیشگوئیاں کریگا تو اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ مرتد کو اگر خبر ہوتی کہ میں ان تین پیشگوئیوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو پورا کرنے لگا ہوں تو کیا وہ جانی دشمن ایسا کر سکتا تھا۔ مگر قربان جائے خدا تعالیٰ کی حکمت عملیوں پر کہ اس نے دشمن کی آنکھ میں کیسی مٹی ڈالی کہ وہ باوجود دیکھنے کے پھر دیکھ نہ سکا۔

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام از چشم بندی خدا

یہ تو اس کی تین پیشگوئیوں کی نسبت پیشگوئی تھی جو پوری ہو گئی اب ان تینوں کے جھوٹا نکلنے کے متعلق بھی خوب کھولکر بیان فرما دیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۰

واللہ شدید القویٰ کل خبیط مکائید۔ للین سحیل (دشمن کا ملہوم۔ یعنی ہر ایک مکر کا دھاگا توڑ دیا جائیگا خواہ وہ نرم مکر ہے یا سخت مکر۔ اب دیکھو لفظ مکائید کو جمع کا اطلاق تین پر یا اس سے زیادہ پر ہوتا ہے اس سے مراد عبدالحکیم کی تین پیشگوئیاں معلوم ہوتی ہیں۔ جن کو دھاگوں سے تعبیر کیا گیا ہے پھر ان تینوں کی نسبت عددی کے ساتھ اور قسم کے ساتھ یہ فرمایا کہ مرتد کی یہ تینوں پیشگوئیاں جو ایک قسم کے مکر کے دھاگے ہیں اور خواہ وہ نرم ہیں یا سخت سب ٹوٹ جائیں گے یعنی مرتد کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلینگی۔ دیکھو آپ کی یہ پیشگوئی بھی کیسی پوری اُتری۔ اور اس کے ضمن میں اسباب کیطرف بھی اشارہ فرمایا کہ اس کی یہ تین پیشگوئیاں جو مکر کے دھاگے ہیں ایک طرح کی نہیں ہونگی بلکہ بعض سخت دھاگے کی طرح ہونگی اور بعض نرم دھاگے کی طرح۔ چنانچہ مرتد کی تین سال والی پیشگوئی اور اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی اگر وہ خدا کے قادرانہ تصرف سے خود ہی رد کر کے نہ توڑ دیتا تو بیشک یہ دونوں پیشگوئیاں کسی کے سخت دھاگے تھے کیونکہ حضرت مرزا صاحب تین سال کے اندر بھی فوت ہوئے اور چودہ ماہ کے اندر بھی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے تصرف کا اظہار کرنا اس کے دل کو پھیر دیا جس نے خود بخود اوس نے اپنی ان دونوں پیشگوئیوں کو ۱۲ اگست والی تیسری پیشگوئی سے رد و بدل کر کے توڑ دیا۔ اور چونکہ تیسری پیشگوئی جسمیں اوس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ مرزا ۴ اگست مطابق ۱۲ ساون کو مر جائیگا لیکن آپ کی وفات اس سے پہلے ۲۶ مئی کو واقعہ ہوگئی

پیشگوئیوں کے مقابل پر نرم دھاگے کی طرح ہے اور بہ نسبت ان کی اتنا سخت نہیں۔ الحمد للہ کہ یہ پہلو بھی کیسی صفائی سے پورا ہُوا اور حضرت قدس نے جو مرزا صاحب کے وہ الہامات جو آپ نے مرتد کے مقابلہ میں شائع کئے ہیں سے سچے جھوٹے کی پرکھ کیلئے بطور فیصلہ شائع کئے تھے ان سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جھوٹے کا فیصلہ سچے جھوٹے کی موت اور سچے کی حیاتی کو قرار دیا تھا بلکہ الہامات میں تو صاف صاف فرق بین صادق و کاذب لکھا ہے یعنی حضرت اقدس نے ثابت قدم رہنے میں فرق کر کے دکھلا اب اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جھوٹے کی پرکھ کیلئے سچے کا زندہ رہنا

[illegible] جھوٹے کی موت ہی ما بہ الامتیاز قرار پایا ہے بلکہ فیصلہ تو صدق [illegible] فریقین کے صدق کذب کے کھل جانے پر متعین ہوا۔ خود کسی [illegible] لیکن اس سے کسی پہلو کا تعین نہیں پایا جاتا۔ کہ صدق کذب کی [illegible] فلان پہلو ہی خاص ہے جیسا کہ نفس الہام سے مفہوم ہوتا ہے مگر افسوس کہ نادان دشمنوں نے پیچھے سے یہ حاشیے چڑھا دیئے کہ مرزا صاحب ہیضہ کے چکر میں آکر فوت ہوئے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بھلا کوئی ہمیں بتلائے تو سہی کہ کس جگہ اور کس کتاب میں یا اشتہار میں ہیضے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جس کے چکر میں آکر جناب ممدوح فوت ہوئے۔ یہ محض مخالفوں کی شرارتیں ہیں جن سے وہ بمقتضائے طبیعت اپنی کے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است ٭ مقتضائے طبیعتش این است

کسی طرح سے باز نہیں آتے۔ ہاں بالآخر خدا تعالیٰ نے جھوٹے سچے کی پرکھ کے لئے ایک ایسا امر پیدا کر دیا جس کے ذریعہ سے دونوں فریق کا صدق کذب بواسطہ معیار **فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** اچھی طرح سے کھل گیا۔ یعنی ایک امر کی نسبت قبل از وقت دونوں فریق کو پیشگوئی کرنے سے۔ اور وہ امر حضرت مرزا صاحب کی وفات کا مسئلہ تھا جس کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے بھی پیشگوئی فرمائی اور فرمایا کہ میری وفات کے بعد دن بالکل قریب ہیں یہاں تک کہ آپ نے سال وفات ماہ وفات روز وفات مقام وقت سب کچھ بتلا دیا۔ اور پھر اسی طرح ظہور میں آیا۔ دیکھو آپ کے الہامات مندرجہ اخبار الحکم و بدر اور آپ کے مقابلہ پر عبد الحکیم نے بھی پیشگوئی کی۔ بلکہ تین پیشگوئیاں پہلے شائع کیں۔ کہ مرزا صاحب تین سال کو مر جاویں گے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد کہا کہ تین سال کی میعاد نہیں بلکہ چودہ ماہ پھر ابھی چودہ ماہ کی پیشگوئی کا زمانہ بھی درمیان ہی تھا جو پھر اس نے یہ شائع کر ڈالا۔ کہ مرزا صاحب [illegible] مطابق ۲۱ ساون کو مر جاویں گے اور پھر آخر یہ بھی پیشگوئی جھوٹی نکلی کیونکہ حضرت اقدس تو ۲۶ مئی کو رحلت فرما گئے۔ پھر کجا ۴ اگست ۸ء۔ ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا۔

آخر میں خدا تعالیٰ نے فیصلہ کی رو سے کیسا ثابت کیا کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے مرسل تھے جنہوں نے اپنی پیشگوئی کا سر غیب خدائے عالم الغیب کے سر چشمہ غیب سے پایا جو حرف بحرف پورا اترا۔ اور آپ کے مقابل پھر مدعی صاحب کی ذلت اور ناکامی کی حسرت اور ندامت کے جوتوں سے کیسی سرکوبی کی اور کیسا ثابت کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے الہامات خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ شیطان کی طرف سے تھے۔ مرتد صاحب کا بار بار پیشگوئی پر پیشگوئی کرتے جانا اس بات کی خبر دیتا ہے۔ کہ اس نالائق اور بدبخت انسان کے اندر کے کینہ اور غضب نے اسے یہ [illegible] ایا تھا۔ کہ شاید کسی پیشگوئی کا ہی مرزا شکار ہو [illegible] میرے اندر کا دوزخ کچھ ٹھنڈک پائے پر یہ کہاں کیا وہ جو دوزخ کی آگ سے پیدا ہوا وہ پانی سے آرام پا سکتا ہے۔ یا پانی اسے مل سکتا ہے۔ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی ترمیم کیلئے اس نے بہتیری کوششیں کیں مگر وہ خدا جو اپنے راستباز بندوں کا حامی ہے کیا اس کا مقبول بندہ کسی دشمن سے ذلیل ہو سکتا ہے یا ایک کاذب صادق کی طرح اس کی جناب میں عزت پا سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اس مقابلہ میں صدق کذب کا معیار دراصل ایسے امر کو ہی قرار دیا تھا جو آیۃ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول" کے نیچے آپ کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں ظاہر ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ہمیرا کی عایتی قیمت فی تولہ ۵ روپیہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو اور تشحیذ الاذہان کے جو خریدار دس تولے لیویں گے جو جاویں گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ہمیرا واپس آنے پر قیمت بلا عذر واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی ناجی حکمار کو محصولڈاک نے پر نمونہ مفت۔

المشتہر۔ حکیم حسین احمدی از مقام ماتہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ ہمیرا حضرت بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے مجرب۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

۲۔ ایک نوجوان نہایت خوش شکل شریف الطبع زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مد نظر رکھا جاوے اور علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کیحالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیلئے ۸ر

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کے واسطے (صہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ ۱ر

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور ضعف کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ر ۱۴۔ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱۲ر

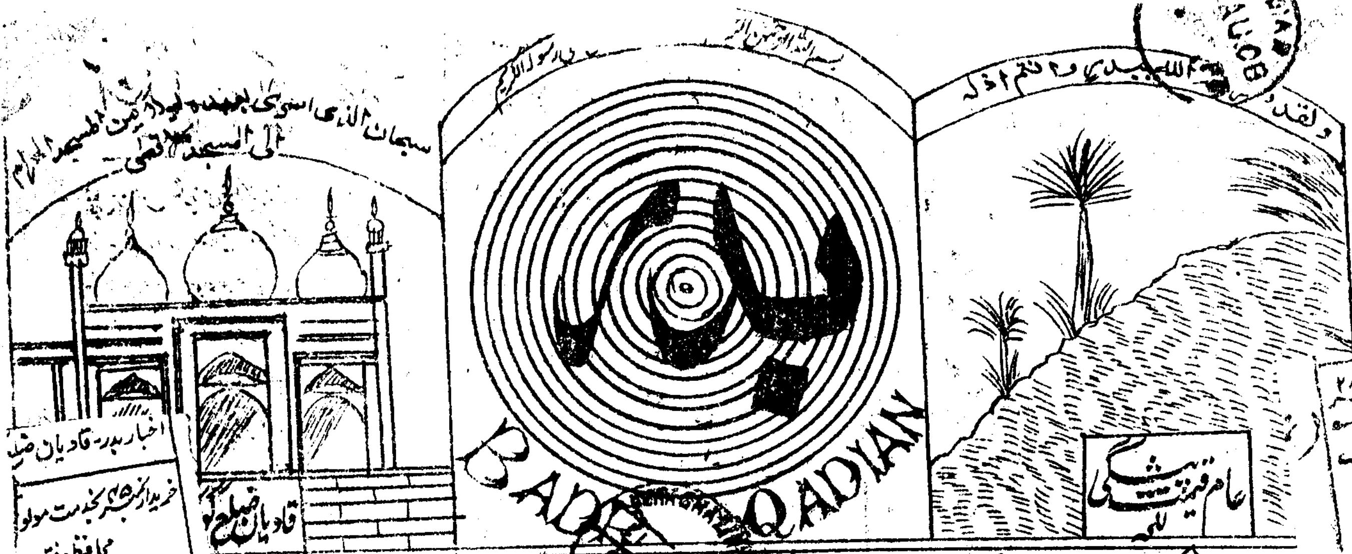
حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ ادویہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ۴ر

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت ۱۲ر

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک ملت و مذہب کے لوگ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔



امروز قوم من نشناسد مقام من — روزے بگریہ یاد کند وقت خوش ترم

مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء

جلد ۷ — نمبر ۳۲

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ — دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

۲۷ - اگست کو

یاد رکھئے!

کیونکہ اس روز تمام بقایا داران اخبار بدر کے نام (جنہیں ہم پرائیویٹ طور پر اُن کے حساب سے مطلع کر چکے ہیں) رقم قابل الوصول کے

وی۔پی کئے جائینگے

ضروری درخواستیں

(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اُن کے جواب ضرور ہی بھیجدیجئے۔ جواب میں اپنا نام اور نمبر ضرور لکھئے۔

(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ہم **وی پی سسٹم** کی موجودہ ناگزیر تکلیفات سے بچ جائیں۔

(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(۴) وی۔پی واپس کر کے ہمارا دُہرا نقصان نہ ہو

(۵) جن احباب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی وجہ سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں پہنچایا جا سکتا (اب اخبار انشاء اللہ عنقریب مع ۱۶ صفحہ پر چھپا کریگا۔) اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب احباب حق العباد کو مدنظر رکھکر اپنے اپنے ذمگی رقم کو ادا کریں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔

آسٹریلیا سے ایک خط

ذیل میں جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ آسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر حسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے ہے جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کرلی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حضرت مسیح موعود کی رسالت پر دلی عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہوگا کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح اس بڑے ابتلا کے وقت جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرنے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھالا ہے۔ کوئی دور ہے یا نزدیک کسی پر جنبش نہیں آئی۔ یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور میں نے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل ہے ایڈیٹر

مکرمی و مخدومی برادرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی۔ کہ ہمارے معصوم امام اس جہان سے رحلت کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں نے یہ کہہ کر اپنے رنج وغم کو دور کیا کہ اس کی زندگی کی غرض ہمیں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے کوچ کرگیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی جسکی ہمیں ضرورت تھی۔

جب میں اکیلا ہوا۔ تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا۔ کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس افسوسناک خبر کو صحیح مانوں یا غلط۔ ہوسکتا ہے کہ یہ افواہ ہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکتے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ اون کو دو بیماریاں لاحق تھیں۔ میں کچھ بھی فیصلہ نہ کرسکتا تھا۔

عبدالحکیم جیسے دشمن خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے۔ کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمانوں کو ہلا دیں جنہوں نے پاک امام کی اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو نہ سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیاں میرے ایمان کو بہت کچھ مضبوط کرتی ہیں۔ مگر میں اون کے پورا ہونے کا کچھ ... پہلے نبیوں کی وہ پیشینگوئیاں ہمیں ایک کافی سبق سکھاتی ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر کا خطرہ بھی ہوا کرتا ہے ان میں سے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض کو اور اس کے پاک اور اعلیٰ مسیحائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا کامل یقین ہوگیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس کے جسم کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہونچائیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہوگیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے۔ جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کے مطابق متاثر ہوئی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں۔ جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جو کہ نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور جس میں عجائبات روزگار یعنے ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مہذب دنیا میں ہو رہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے اردگرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کرشموں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللّٰھم صل علی المسیح الموعود وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمد کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپکے ذریعے سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کرکے میں بہت ہی غم محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا بدقسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہوکر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کرسکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میرے دل پر ڈنگ کا کام کرے گی۔ اور مجھے ہمیشہ زخمی کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوسناک خبر واقعی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑی دلیری اور ہمت کو کام فرمادیں گے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فوائد کو پھیلائیں۔ ہمیں بڑے بڑے امتحانوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہایت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیئے۔ جو قادر مطلق خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں۔ ہم کبھی امید نہیں کرسکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم میٹھے پھل کاٹینگے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو اپنا ماٹو بنانا چاہیئے۔ کہ تمام مصیبتیں اعلےٰ کوشش کی محرک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے پاک نبی اور اس کے مسیح کی برکتیں تم پر اور اُن احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ کو خدا تعالےٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ براہ نوازش خاکسار کا سلام پاک امام کو پہونچا دیویں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی اون کے کنبے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے معزز حکیم مولوی نورالدین حکیم الامت کو۔ و مخدومی محمد صادق و سید محمد احسن صاحب امروہی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

آپ کا صادق

حسن بن موسےٰ خان احمدی برن سٹریٹ

۲۰ رجون ۱۹۰۸ء

قابل توجہ خریداران

تمام احباب کی خدمت التماس ہے کہ خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں اور نیز جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکایت معاف۔

شفقت علی خلق اللہ کا نمونہ

مسیح موعودؑ کے دو خط

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دو خط دکھائے ہیں۔ جو کہ حضور نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو لکھے تھے۔ اور جن میں بابو شاہدین صاحب غفر اللہ کی تیمارداری کی تاکید ہے۔ میں ان ہر دو خطوط کو ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مسیح اور مہدی کن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور جانے کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کو حفاظت مکانات اور تیمارداری علاج معالجہ بیماران اور دیگر ایسے کاموں کے واسطے اپنی جگہ قادیان میں چھوڑ گئے تھے۔ اس واسطے یہ خطوط انہیں کے نام آئے تھے

اڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

[illegible] اپریل ۱۹۰۸ء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

الحمد للہ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اور تمام حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا اطمینان ہوا۔ اور آپ کے اُوپر آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اُٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہدین صاحب کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے رہیں۔ اور میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص ہیں۔ اُن کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بابت خط ہذا اُن کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پہونچا دیں۔ باقی خیریت ہے

والسلام

راقم مرزا غلام احمدؐ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ بابو شاہدین صاحب [illegible] بہت فکر مند ہوں کہ اُن کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میاں غلام محمد مع اپنی بیوی کے لاہور میں آگئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اُن کے بعد اُس حصہ مکان میں جہاں وہ سوتے تھے۔ کسی دوسرے کے سُلانے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار اپنی جماعت کے آدمی کو سلائیں جو خیرخواہ اور ہمدرد ہو خواہ شیخ محمدؐ نصیب کو سلا دیں اور اگر وہ نہ آسکیں۔ تو اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلا دیں خواہ مرزا محمود بیگ کو سلا دیں۔ بندوبست قابل تسلی ہونا چاہئے۔ باقی سب خیریت ہے۔ چونکہ مبارکہ بیگم کو تھے روز ڈاکٹر [illegible] آتی ہے۔ دوا شروع ہے۔ اور شفاء اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین ثم آمین

والسلام

مرزا غلام احمدؐ از لاہور ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات خواب میں دکھائی گئی تھی

میرزا احسام الدین صاحب احمدی اکبر آبادی حال فیض آباد محلہ مغلپورہ بر مکان محمود عالم

سب ایجنٹ لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت اقدس سے ایک مدت تک خلاف رہا۔ مگر میجر ڈوئی کی موت جو ان آنکھوں کے روبرو ہوئی۔ کمترین کی ہدایت کا سبب ہو گئی۔ چنانچہ واپسی [illegible] پر یکم اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ رجسٹری شدہ ارسال کر کے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجئے۔ ......

...... جس کا جواب حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیگر علاوہ چند نصیحتوں کے دعا فرمائی۔ اور بھر تحریر فرمایا کہ

میری طاقت تمہارے ضعف کو زائل کریگی خادم نے اپنا عقیدہ یکم اپریل ۱۹۰۷ء پرچہ البدر میں شایع کرایا۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا اور اعلیٰ حضرت کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی قَالَ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ۔ میں سمجھا

[illegible] آیت پاک [illegible] اُس کے نیچے ۱۳۲۶ کے عدد [illegible]

اس مضمون کو پرچہ مشرق کے ایڈیٹر [illegible] کو لکھ بھیجا چنانچہ اڈیٹر صاحب مشرق [illegible] شایع کر دیا تھا۔ بحمد اللہ۔ کہ جس تاریخ کو حضرت نے عالم رویا میں تسلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے اظہار فرمایا۔ خدا جزاء خیر دے"

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے ہنتے خریداروں سے للعہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند [illegible] ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعائت ہوگی۔ جو بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی۔ نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر محمد یمین احمدی از مقام داتہ [illegible] ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے [illegible]

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں درخواست اور خط وکتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے باعث ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

---

(۲) ایک نوجوان نہایت خوش شکل شریف [illegible] صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو [illegible] سب [illegible] شمار ہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف [illegible] کی ضرورت ہے خط وکتابت میرے نام ہو

امیر احمد قریشی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک معترض کی چند باتوں کا جواب

آپ نے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی تکذیب کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت میں ایک اعتراض ہے۔ ہاں آپ نے اس کو بطرز سوال میں ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ میں ایک شرع قائم یا زندہ کرنے آیا ہوں۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیک و بد اور آئندہ اُمور سے مجھے اطلاع دی جاتی ہے اور تائید غیبی میرے شامل حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو پھر یہ بھی اور مجتہدوں کی مانند ایک شخص ہے جس کے اجتہاد کا انکار موجب کفر نہیں ہے اور نبی ہے تو پھر بعد از نبوت اس کی موجودگی میں اس شرع کا تعطل جائز ہے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھوں مُرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے دنیوی اُمور کے فیصلہ کا دار و مدار کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر رکھیں۔ جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے نیچے ہے تو کیا عقل اس کو موید بتائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے تو کیا وہ آئندہ نسلوں کے لئے واجب العمل ہو گی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہیں یا ان کا کوئی فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے انبیاء کے وقت میں کبھی ایسا ہوا ہے۔

الجواب

واللہ یلہم الحق و الصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال (دو اور دو چار روٹیاں) کے مشہور مقولہ کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو احقاق حق کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تعجب ہوتے ہیں آپکی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل بیچارہ ان روایتوں سے متاثر ہوا ہے جو کہ مہدی کی نسبت آئی ہیں کہ کفار کا لویوں صفایا کریگا۔ اور یہ کریگا اور وہ کریگا حتی کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جاوے گی کہ کوئی صدقہ قبول نہ کریگا وغیر ذلک۔ تو اس سے متاثر ہو کر پہلے تو آپنے تائید غیبی کے معنے مقرر کر لئے کہ جس سلطنت میں وہ اور ان کے مریدین ہوں۔ پہلے اس کی بغاوت کر کے اس کے قواعد جبریہ سے باہر ہو جاویں اور اس کو تباہ کر کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں اور پھر اس کے بعد شرع خاص ان چند امور کو قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہیں اور پھر شرع قائم کرنے کو اسبات پر منحصر کیا ہے کہ ان چند اُمور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف میں لے آئے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس تخصیص کے شکنجہ میں کھینچا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ نہ تائید غیبی بغاوت حکومت اور گورنمنٹ کے امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا انحصار ان چند دنیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ہاتھ سے لیکر اپنے تصرف میں کرنے پر ہے۔

پھر آپنے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنے تائید غیبی کے آپنے کئے ہیں پہلے انبیاء پر ان سے کوئی نقص تو عائد نہیں ہوتا جنکو میں خود موید بتائید غیبی تسلیم کرتا ہوں کیا آپکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلے سوچ لیتے کہ جب میں تائید غیبی کیلئے یہ امر ضروری قرار دیتا ہوں کہ غیر اقوام کی حکومت کے ماتحت ہیں ایسا بار ہو کہ اس کا اور اس کے مُریدوں کا کسی اور سے اور اپنے دنیوی اُموریں بھی حکومت کی طرف ہرگز کبھی بھی رجوع نہ ہو تو پھر میں ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دونگا جن کو علماء اسلام نے مانا ہے کہ غیر اقوام کے جیل خانہ میں مدت تک قید ہو کے اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض کے ادا سے بھی روکے جاتے رہے ہیں یا جنکو غیر اقوام کی طاقت نے قتل کیا ہے اور علماء پیر اسلام کی تحریر کے مطابق ایسے بھی کوئی ایک دو نہیں بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ بعض وقت ایک ہی دن میں بیسیوں بلکہ صدہا قتل کئے گئے ہیں اور جانے دیجئے حضرت مسیح اور حضرت مسیح کے پیر و مرشد حضرت یحییٰ جن کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اُترا تھی ان کے ساتھ کیا ہوا کیا اہل اسلام نے نہیں مانا کہ یحییٰ تو مدت تک قید خانہ میں تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے بند رہے جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بالآخر قتل ہو کر ہمیشہ کیلئے ان کاموں سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے تو اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق حد ہی کر دی کیونکہ اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق وہ یہود کے رؤسا اور رومی حکام کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر حوالات میں ڈالے گئے اور پھر ان کے ڈر سے کہیں بھاگ کر چلے گئے اور دو ہزار سال کے قریب گذر چکا ہے اور وہ زندہ ہیں اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مُریدوں کی خبر لیتے ہیں اور نہ تبلیغ کرتے ہیں اور باوجود موید بتائید غیبی ہونے کے ان مردود و مخذول یہود کے ایسے دم بخود ہوئے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی اپنے وزائض کی خبر تک نہیں لیتے اور پھر کہتے تو یہ ہے کہ میں توریت قائم کرنے آیا ہوں تورات تو جو کچھ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ ہو گیا ہے حواری قائم کردہ جب مسیح کے تورات قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو انہوں نے یہ کہکر کر (شریعت لعنت ہے اور مسیح اس لعنت سے مخلوق کو چھوڑانے آیا تھا) ساری پر پانی ہی پھیر دیا۔ تو پھر اس سے تعجب نہ آئیگا۔ کہ ایسے نظائر کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت کہنے پر حضور مجدد دین اور موید من اللہ ہونے سے انکار کرے اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت میں جس طرح عبادت کے احکام بیان ہوتے ہیں اسی طرح انتظامی اور دنیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہیں لیکن سنت الٰہیہ یہی جاری رہی ہے کہ کبھی تو نبوت اور سلطنت کو جمع کر دیتا ہے اور کبھی ان کو جدا جدا کر دیتا ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو بعض وقت سلطنت کے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات سے بہت دور ہوتے ہیں۔ تب رعیت کو اپنے دنیوی امور میں سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ پھر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان دنیوی امور میں (جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہیں) سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات سے بعد زمانہ کے باعث لوگوں کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تقویم پارینہ خیال کر کے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کم از کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر تو پتہ چلیگا۔ کہ بعض انبیاء کو حکام کے باعث کیا کیا روکاوٹیں پیش آئیں حتے کہ بعض کے لئے وہ رکاوٹیں اس قدر ممتد ہوئیں۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی بڑے بڑے عرصہ دراز تک وہ قائم رہی ہیں۔ لیکن تجدید دین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کی خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجددین ہی کے حال پر غور کر لیویں کہ کیا جس قدر مجددین اسلام اس وقت تک آئے ہیں۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہیں یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کبھی اپنے کاموں میں روکاوٹیں نہیں پیش آئیں یا ان کے دنیوی امور بادشاہوں کے قوانین و آرا پر کبھی فیصل نہیں ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہیں بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو مسائل میں ناسمجھی واقع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں میں قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ان مسائل کی اصل حقیقت دنیا پر ظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید اور نصرت کرتا ہے یہاں تک کہ جمیع اعداء منکرین

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کر کے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات و کرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خداداد قوت قدسیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو تخم ریزی وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کے ہاتھ سے اس حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے ہاں اس میں بھی شک نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہوتا ہے لیکن جو ہو جس طرح مسیح جیسا عظیم الشان نبی جب اٹھا ہے تو بہت مختصر اور کمزور سی جماعت پیچھے چھوڑ کر ایسے وقت میں چلا گیا۔ جو کہ بظاہر ایک ناکامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کمزور اور قلیل جماعت نے وہ کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت بھی عیسوی ہو گئی۔ کہ جس کے ایک افسر نے انکو صلیب پر قتل کر دینے کا حکم دیا تھا پس جب وہ صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے اس وقت آپکے ہمرنگ مسیح پر لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ اچھا تو داؤد کا تخت قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود تخت پر بیٹھنے اور ۱۲ حواریوں کو ۱۲ تخت دینے آئے ہیں کہ خود تو شریر اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار ہیں وغیر ذلک۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔ کا زمانہ آ کر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ بعض وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلات پیش آتے ہیں۔ کہ بعض احکام پر بعض وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کرنے کا اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسے کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس کے قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ ہمنے تمکو دیدی ہے اور پھر اس ملک کے متعلق بہت سے احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جبکہ حضرت موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ کہ اس وقت تم نے یہ کرنا اور یہ کرنا۔ پر قرآن مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اسکے موید ہیں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت انکو دئے گئے تھے۔ پر آپکو پھر بھی مسیح ناصری کے حالات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو مسیح اسی کے ہمرنگ ہونے کے باعث کہا گیا ہے پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہمرنگ ہوں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کی نسبت شاہزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنے والا ہونا خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں وہ خود بھی اسی سلطنت کے ماتحت رہتے جس سے یہود کو چھوڑانا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا۔ کہ کتب سابقہ میں صاف لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس نبی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین پر نازل ہو گا اور وہ نہیں آیا۔ پہلے اعتراض کا جواب تو مسیح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ الیاس آگیا ہے اور وہ یہی ہے زکریا کا بیٹا ہے یعنی الیاس کا مثیل مراد تھا۔ پر یہود نے اس جواب پر ہنسی کی اور پہلے سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتاب اللہ کی تاویلیں کرتا ہے اور دوسرے کا جواب مسیح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعہ نے یہ معنے بتائے۔ کہ مسیح خود بادشاہ پر آخر ایک وقت آئیگا۔ کہ مسیحیوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تاویلیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ مدعی مسیح ہی تسلیم ہوا۔ اور سلطنت بھی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر اراکین اور لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور اب تک مسیحی سلطنتیں بڑی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اور جیسا کہ مسیح کو خدائے عالم الغیب نے خبر دی تھی۔ کہ

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔ (یعنی تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کر کے مسیح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

تو اسی طرح محمدی مسیح کی نسبت بھی ایک تو یہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے ہی اتریگا۔ دوم یہ کہ وہ آ کر کفار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہوگا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی بڑے دو اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آمد کہاں ہے اور پھر وہ عظیم الشان بادشاہت کہاں ہے تو اس نے مسیح کے پہلی والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنۃ اللہ سے ثابت کیا۔ کہ آسمان پر دنیوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جا سکتا ہے نہ آ سکتا ہے اور کہا خدا نے پہلے مسیح کی طرح مجھے بھی

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو مسیح کی طرح غربت اور مسکنت کے ساتھ زندگی بسر کر دونگا ہاں نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ مسیح کی طرح بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میرے اتباع قیامت تک میرے مخالفین پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جوابات پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی جیسا کہ پہلے دونوں جوابات پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس خدا نے وہاں یہ سب کچھ کر دکھایا وہی یہاں پر بھی ضرور ہی کر دکھائیگا۔ بالآخر میں آپکو نصیحت کرتا ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ درد دل سے اور دلی اخلاص سے کرتا ہوں ہم لوگ نادان نہیں خود غرض نہیں۔ فریب اور فریبیوں کے ہرگز محتاج نہیں اور ہم اپنی عزتوں اور دوستوں اور رشتوں اور خصوصاً اپنے ایمانوں کے ہرگز ہرگز دشمن نہیں اور نہ ہم لوگوں نے اپنے وطنوں اور روزگاروں سے [illegible] یہاں پر کسی سحر کو دیکھا تھا اور نہ ہمنے دھوکا کھایا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے پھر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ واللہ ثم تاللہ کہ پھر ہم نے بڑا تجربہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو کتاب اللہ سنت اللہ۔ سنۃ الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی غلام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے ڈریں اور دل کو حب و بغض سے خالی کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لاحول اور درود شریف اور الحمد للہ پڑھ کر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو حق ہے وہ آپ پر کھولدے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نماز میں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے علماء کا یہ متفق علیہ طریق ہے حق و باطل کا اسی کو علم ہے اور ہم بھی اسی کے عاجز بندے ہیں اور وہی معرف القلوب اور غفار الذنوب اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ فقط والسلام

عبده۔ محمد سرور احمدی بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام

مساجد احمدیہ کس طرح بن سکتی ہیں؟

پنجاب کے اکثر شہروں میں جہاں برادران احمدیہ کثرت کے ساتھ ہیں ہر جگہ ایک دو مساجد اپنی احمدیوں کے قبضہ میں ہیں جہاں مخالف کسی قسم کا شر اور فساد نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں ایسی مسجد نہ ہو سکے اور [illegible] احمدیوں کو اپنی مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیں وہاں احمدیوں کو چاہیئے کہ اپنی مسجدیں بنالیں۔ یہ کوئی مشکل [illegible] کوئی ایک مخلص اپنے مکان کے کل یا [illegible] کو اس امر کے واسطے وقف کر دے اور باقی دوست کچھ چندہ کر کے اس پر منارہ تعمیر [illegible] اپنے مسجد بنالیں۔ کوئی بہت زیبائش آرائش کی ضرورت نہیں۔ مسجد کی زینت تو پاک دل نمازیوں کے ساتھ ہے۔ یہی سنت اصحاب کی ہے۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں اس کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔ [illegible] ایک دوست نے اپنا مکان وقف کر دیا تھا۔ ایسا ہی سورجگڈھ سے خبر آئی ہے جس کی تفصیل ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے دوستوں کے اموال اور جائیداد میں برکت دے۔ قیامت تک ان کے واسطے یہ ثواب جاری رہے گا۔

ایڈیٹر

خدا سچے کا حامی اور مددگار ہوتا ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشن کی اشاعت اس گاؤں میں ہو۔ اور اس سلسلہ کے مخالفین جو اس کے معدوم کرنے کے فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے منصوبوں کو روکا جائے اور تکفیر اور فتوی تکفیر کی ناکامی ہر ایک اہل بصیرت کی نگاہ میں روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ تو اس گاؤں میں ابتدا یوں ہوا کہ محلہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ ضلع مونگیر میں ایک نشست گاہ کہنہ مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبدالواحد صاحب ڈاکٹر مرحوم (خدا ان کو جنت نصیب کرے) کا تھا۔ بتاریخ ۲۲۔ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ کو اخویم جناب حکیم محمد حسن صاحب بینا و شیخ عبدالرحمن صاحب بہاری گدام دار حریہ و نیز کل احباب احمدی لوگ ساکنان چکمسکن و نند جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ نے منشی سید الحسن صاحب مختار احمدی سورجگڈھ موصوف کو اس بات پر مجبور کیا کہ نشست گاہ مذکور کو واسطے مسجد بنانے کے وقف کر دیں جس کو مختار صاحب موصوف نے منظور کیا۔ اور فوراً واسطے مرمت نشست گاہ کے کچھ روپیہ چندہ ہوا۔ اور عرصہ [illegible] کروا کے اور مرمت مکان [illegible] احباب موصوف نے تعمیر کیا تھا۔ ایک بار مخالفت کی گرم بازاری ہوئی اور [illegible] مخالفت اس طرح سے ہوئی کہ قاضی سید حفیظ الرحیم صاحب [illegible] مسجد کے بارہا کہتے تھے اور [illegible] نصیحت فرماتے کہ مسجد نہ بناؤ۔ ورنہ نار جہنم میں جاؤ گے [illegible] مسجد علی کریم صاحب احمدی کے ساتھ بڑی کوشش کی گئی کہ جس طرح ہو [illegible] مسجد احمدیہ میں نماز نہ پڑھیں اور شیخ اسرائیل کو [illegible] زندہ طبق چہارم پر مان لیں اور بصورت [illegible] مان لینے کے عہدہ کلاثینگ پنچ سے اپنے آپ کو برخواست [illegible] کریں اور اس عاجز پر اس درجہ کفر کا فتوی [illegible] لگا ہوا منسوب چھوڑا دیا جائیگا اور مختار صاحب موصوف کو اس طور سے ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنے عقیدہ سے توبہ نہ کریں تو ان کا دس بیگھا گر واقع محلہ چکمسکن جس پر وہ بحیثیت رعیت عرصہ چالیس برس سے قابض ہیں۔ چھین لیا جائیگا اور جناب حکیم محمد حسین صاحب نابینا شیخپورہ کے بارے میں یہ حکم صادر ہوا کہ اگر یہ اپنے بد عقیدہ سے توبہ نہ کریں گے۔ تو ان کا نکاح باطل ہو جائیگا اور دوسری مخالفت اس طرح سے ہوئی۔ کہ تاریخ ۲۹ ماہ رمضان کی شب کو اخویم جناب سید ارادت حسین صاحب اور شیخ عبدالرحمن صاحب و نعیم الدین صاحب کے ایک ایک بیر کا جوتہ (مسجد احمدیہ جب لوگ نماز عشا میں مشغول تھے) چوری گیا۔ خیر ہم لوگوں نے صبر کیا۔ شیخ عبدالرحمن صاحب گدام دار حریہ کے بارے میں یہ حکم صادر پایا کہ گدام حریہ کا ان کے اٹھا دیا جائیگا اور صحن مسجد واقع محلہ چکمسکن میں عید کے ایک روز قبل یہ حکم صادر پایا کہ ان میں سے جن کی بی بی قادیانی نہیں ہے ان کا نکاح فسخ ہو گیا اور نیز یہ کہ ان کا مردہ قادیان میں دفن نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ ان سے میل ملاپ رکھنا منع۔ ان کے ساتھ آمد و رفت ترک کرنا داخل حسنات ہے۔ ان کو سلام علیک نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی عیادت کرنا اور ان کے شادی و غم میں شریک ہونا اوّل درجہ کا کفر ہے۔ مگر یہ سب باتیں احمدی احباب کے دلوں پر کوئی رعب نہ ڈال سکیں۔ یہاں تک کہ بروز عید الفطر تخمیناً پچیس ۲۵ آدمی کی جماعت سے نماز مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی اور مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل افیسر اور سید ارادت حسین صاحب زمیندار کی تحریک اور مخلصانہ جوش سے مبلغ پچاس روپیہ چندہ واسطے تیاری چاردیواری کے و دیگر ضروریات مسجد کے جمع کرا دیا۔ خیر بعد عید الفطر کے اب ذرا حالت مخالفت کی سنئے۔ سکنائے چکمسکن کیطرف سے سرکار میں درخواست افسر اعلیٰ کے پاس بایں مضمون بھیجی گئی کہ شیخ عبدالرحمن کے گدام میں چمڑہ بدبو کرتا ہے جو پبلک کے پھیلنے کا موجب ہے۔ اس لئے گدام مذکور اٹھا دیا جائیگا اور یہاں کے اسپتال کے جناب ڈاکٹر صاحب نے بھی رپورٹ کر دی۔ خیر مدعا علیہ شیخ عبدالرحمن صاحب نوٹس زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری پانے پر دکھلایا کہ مقدمہ مذہبی مخالفت کی وجہ سے چلا ہے۔ [illegible] بذریعہ [illegible] بابو شاماچرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ [illegible] حسب استدعا ہر دو فریق پانچ شخص کو مقرر کیا تین شخص مدعی کی جانب سے اور دو مدعا علیہ کی طرف سے تاریخ کے روز مولوی نصیر الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بوجہ اس کے کہ ان کو نوٹس نہیں ملی تھی۔ جیوری میں شریک نہیں ہوئے۔ مدعا علیہ نے شاہ سمیع احمد کے پاس درخواست مہلت کے لئے دی۔ شاہ صاحب مذکور نے درخواست کو نہیں لیا اور فرمایا کہ مجھے حق نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے گواہان کو واسطے اظہار کے پیش کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ گواہان کے اظہار لینے ہمارا کام نہیں ہے اور اس کے بعد اسپتال سرکاری میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر وارث امام صاحب تشریف فرما تھے۔ مدعا علیہ نے صاحبان جیوری سے یہ عرض کی کہ یہ گدام ہمارا اس جگہ تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس سے اس جگہ پر ہے۔ ان شاہ صاحب مذکور نے فرمایا کہ جب تم نے تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ سو برس کا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے۔ خیر اس کے بعد جناب شاہ صاحب تشریف لے گئے اور باقی جیوریوں کو یہ فرماتے گئے۔ ہم رپورٹ لکھ کر رکھیں گے۔ آپ لوگ آکر دستخط کر دیجیئگا۔ اس کے بعد ہر طرف سے مبارکبادی کی دھوم صاحبان چکمسکن کی آپس میں ہونے لگی۔ قاضی سید حفیظ الرحیم جو اس معاملہ میں بہت کوشاں تھے کہ جس میں گدام اٹھ جائے۔ فرمانے لگے دیکھا حق یوں غالب آتا ہے۔ اور محمد عبدالرزاق مختار اپنی زبان ندرت بیان سے یوں ارشاد فرمانے لگے۔ کہ اب بھی کچھ نہیں

بگڑا ہے - عبدالرحمان اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرے یا مبلغ پچاس روپیہ بطور جرمانہ ہم لوگون کو دین - تب یہ گدام رہ جائیگا اور جناب قاضی سید منظر عالم صاحب (جو اس عاجز کے والد بزرگ ہین) یون فرمانے لگے - کہ اب آپ مردگہٹی (یعنی جہان مردہ جلتا ہے) مین جگہ واسطے گدام کے تجویز کیجئے - بیچارہ عبدالرحمان مدعاعلیہ ان سب باتون کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور مونگھیر جاکر بحضور جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے یہ درخواست دی گئی - کہ جوری سے کل حاضر نہین - اس لئے مہلت نہین دیگئی گوا د نہین لیا گیا - شاہ صاحب یہ فرمایا - کہ تیرہ چودہ سو برس کا جب مذہب بدل دیا - تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے مین کیا حرج ہے اور بھوپال چندر وکیل و بابو دیوکی نندن صاحب مختار نے بجانب مدعاعلیہ بحث کیا - روشن دماغ مجسٹریٹ نے شاہ احمد صاحب کا رپورٹ کرنے کر کہ یہ حکم صادر فرمایا - کہ یہ کل کارروائی ناقابل اتفاق ہے - دوسرا جوری پہر سے مقرر کیا جائے اور مولوی نصیر الدین صاحب موصوف و بابو سہدیو پرشاد صاحب (آنریری مجسٹریٹ) و بابو تارچند صاحب سب انسپکٹر تہانہ سورجگڈہہ و موڑلی ساہ ساکن تیلیہ بیگا - منشی سکھو لعل ملازم شاہ سمی احمد کو جا نشین جوری مقرر ہوئے - تاریخ مقررکردہ کو جوری لوگ گدام پر تشریف لائے اور چونکہ گدام کی جانب بکیم چند ہندو جات وغیرہ کا مکان ہے جس کو قاضی حفیظ الرحیم صاحب بحیثیت زمینداری اپنے اون لوگون کو حق بات کہنے سے روکتے تہے مگر اس تاریخ کے آنے کے قبل پانچ روز قاضی صاحب مذکور معہ دو پسر اپنے و ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے رخصت ہوگئے تہے اس لئے اون سب لوگون نے جن کا مکان گدام کے قریب تہا - بلاخوف و دہشت حق بات کہدی کہ گدام سے ہم لوگون کو کوئی تکلیف نہین ہے اور مقدمہ مذہبی عداوت کی وجہ سے چلایا گیا ہے - گدام نہین اٹھنا چاہیئے - جناب شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہان جوری کی رپورٹ کی مخالفت مین ہم بابو وکیل و دیگر مختارون نے از جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف نے رائے جوری کی بحال رکہی - العاقبۃ للمتقین فقط

منظور عالم عرف نسیم احمد احمدی از سورجگڈہہ مونگھیر

عظیم الشان تصادم ریلوے کے عبرتناک واقعہ کے چشم دید حالات

قبل اس واقعہ کے لکھنے کے میں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس واقعہ کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس واقعہ سے نصیحت پکڑین اور عبرت حاصل کرین اور استغفار اور دعاؤن مین کثرت کرین کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت مین بالکل نیا ہے اور ہندوستان مین کیا بلکہ ممالک غیر مین بہی میرے خیال مین ایسا سننے مین نہین آیا - اللہ تعالی ہر مومن کو محفوظ رکہے آمین

اس تصادم کے واقعات کم وبیش جملہ اخبارات مین شائع ہو چکے ہین اور بجز خاص خاص باتون کے واقعات صحیح شائع ہوئے ہین لیکن مجہ کو حسن اتفاق سے اس موقع کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ میسر آگیا تہا - اس واسطے مفصل کیفیت نظرناظرین کرتا ہون -

۲ - مئی ۱۹۱۰ء کی صبح کے دن ۸ بجے کے ۱۵ منٹ پر یہ تصادم ٹرین ۲۶ و ۲۳ اودہ روہیل کھنڈ ریلوے مین قریب غازی آباد کے واقع ہوا - حادثہ کیا تہا حقیقت مین غضب الہی تہا اور بالکل قیامت کا نمونہ تہا جن اشخاص نے بچشم خود اسکو دیکہا ہے وہ اس وقت ذکر کرتے ہوئے کانپ اٹھتے ہین - ہر دو ٹرین مسافرون سے بہری ہوئی تہین - ایک بارات مین مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک لڑکا جس کا نصف ٹکٹ تہا سوار ریلوے ہوتے دوسری بارات مین ۱۲ مسافر مسعوری اسٹیشن سے سوار ہوئے تہے - تصادم ایسا شدید واقع ہوا - کہ ایک ٹرین کا انجن معہ چند گاڑیون کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑہ گیا اور اس پر نیا تماشہ یہ ہوا - کہ گیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتہ تہی وہ پہٹ گئی اور بائلر بہی پہٹ گئے بس پہر کیا تہا آگ نے اپنا کام شروع کردیا - جو غریب مسافر کچہ زخمی تہے اور گاڑیون کے نیچے دبے ہوئے پڑے تہے اور اگر آگ نہ لگتی - تو شاید اون کو مدد مل سکتی تہی اور ان کی جانین بچالی جاتین مگر آگ کیا تہی - قہر الہی تہی - زخمی چلاتے تہے کہ کوئی ان کی مدد کو پہونچے اور اون کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تہی اس موقع پر دو واقع قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے ہین ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تہا - باپ نہ معلوم کس طرح باہر گاڑی کے بچکر آگیا تہا - جس گاڑی مین لڑکا تہا اس مین آگ لگی ہوئی تہی - بیٹا زندہ تہا اور مدد کا طالب چیخ چیخ کر مدد مانگتا تہا - باپ مارے محبت کے چاہتا تہا کہ آگ مین کود جاوے مگر اور لوگون نے ہاتہ پکڑ لیا - کہ بیوقوف وہ تو بچ نہین سکتا ہے تو بہی اس کے ساتہ جلیگا آخر یہ کہ بیٹا زندہ آگ مین جلیگا - ایک شخص کا بہائی حقیقی گاڑی کے نیچے دبا ہوا تہا - نصف دہڑ دب گیا تہا اور نصف اوپر کا دہڑ سالم تہا - ڈیڑہ گہنٹہ کامل چلاتا رہا کہ کوئی اس کو بچاوے اس کے بڑے بہائی نے دو ہزار روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا مگر کوئی شخص نہ بچا سکا - آخر بڑے بہائی کے سامنے آگ مین جلتا ہوا راکہ ہوگیا بڑے غضب کا منظر ہے - عجیب نظارہ تہا کوئی آگ مین جل رہا ہے کوئی زخمی پڑا ہے کسی کا ہاتہ کہین کٹا ہوا لٹک رہا ہے کسی کی کہوپری پہٹ گئی ہے مغز نکل آیا ہے کوئی کسی حالت مین کوئی کسی حالت مین - غرض ایک کو ایک کی خبر نہ تہی اللہ تعالی رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچائے -

بہت سی نعشین جلی ہوئی برآمد ہوئین جو جلکر مثل کوئلہ کے ہوگئین تہین - اور کچہ پہچانی نہین جاتی تہین - کہ مسلمان کی نعش ہے - یا ہندو کی ہے - اور جو جل کر راکہ ہوگئین اون کا پتہ ہی نہین کہ کس قدر تہین - بہرحال اس کی تحقیقات ہو رہی ہے - کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے - آگ اس قدر تیز تہی - کہ روپیہ اور اشرفی جو جلے ہوئے برآمد ہوئے ہین - وہ بہی جل کر راکہ ہوگئے ہین - دیکہنے مین صورت روپیہ کی موجود ہے - لیکن ہاتہ لگانے سے راکہ ہے - مثل کشتہ ہے - اسباب مثل زیور صندوق برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے قبضہ مین موجود ہے - صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ نے جابجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام جاری کئے ہین - وہ ٹھیک ٹھیک پتہ وسکونت اون لوگون کی دریافت کرکے اطلاع دے - جو اس حادثہ مین ہر دو ٹرین مین سوار تہے - صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ کی کوشش حقیقت مین بیحد قابل تعریف ہے - جنہون نے اس واقع کے اصلی واقعات کو ریلوے کمیٹی کو شائع کرنے پر مجبور کیا - اگر صاحب موصوف اس بات مین کوشش نہ فرماتے - تو شاید ملازمان ریلوے کیا کچہ ظاہر کرتے - فقط - والسلام

الراقم

ایک واقف کار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مرزا صاحب کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ہوئی

شیخ الاسلام شرح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہا السلام میں لکھا ہے۔

"مدت اقامت عیسیٰ بر زمین بعد از نزول ہفت سال است در حدیث ابن عمر نزد مسلم یا نوزدہ سال یا چہل سال یا چہل و پنج سال"۔

اگر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو مسیح موعود تسلیم کریں تو ان احادیث میں باہم تطبیق بھی ہو سکتی ہے ورنہ بصورت عدم تسلیم نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑیگا۔ کیونکہ ہمارے مخالفین کا فرضی مسیح تو چالیس سال بعد نزول کے دنیا میں ٹھہرے گا۔ اس حالت میں سات انیس کی روایتیں غلط نکلیں اس لئے صحیح مطلب ان حدیثوں کا یہ ہے جس کو حضرت مرزا صاحب کی وفات نے ظاہر کیا ہے۔ یعنے کہ حکم حدیث یضع الحرب کے جس کو بخاری نے روایت کیا مسیح موعود نے سیفی جہاد کو موقوف کر دیا ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم (آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں حجت و دلیل اس پر غالب آؤں گا۔ اور شراح نے حدیث یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے ای مبطل دین النصرانیۃ بالحجج والبراھین قال الطیبی وغیرہ (مسیح موعود دین نصاری کو حجت اور براہین سے باطل کریگا) آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ میں غلبہ دلائل ہی سے لکھا ہے اس واسطے حضرت مرزا صاحب (اللہ تعالیٰ کی آپ پر ہزار ہزار رحمت ہو) دلائل و براہین کے رو سے دین کے بادشاہ تھے اور اُنہوں نے بموجب آیت لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ (تا کہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہوا دلیل و حجت سے اور زندہ ہووے وہ شخص کہ زندہ ہوا حجت سے) تمام ادیان باطلہ کو ہلاک کر دیا اور مغربی دنیا میں جہاں صلیب پرستی اور شرک کا زور تھا اور اس ظلم کے سبب ان الشرک لظلم عظیم لوگ عدل و انصاف توحید کے محتاج تھے آپ نے ۱۹۰۱ء میں افواج اسلام کو روانہ فرمایا یعنی رسالہ ریویو جاری ہوا۔ اور اپنی ہفت سالہ سلطنت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا یہ ہے مطلب حدیث یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملک سبع سنین رواہ ابو داؤد کا۔

اور ۱۸۸۹ء میں حضرت اقدس نے بیعت کا اشتہار دیا اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی بھرتی شروع کی جس کو آج اُنیس سال گذر چکے ہیں اور مدت الہام کی قریب چالیس سال کے ہے دیکھو الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کو۔ یہ ہے مطلب حدیث ابن عمر کا جو الم کیا اور شارح بخاری نے جس کا حوالہ دیا۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ ایک جھوٹے شخص کی بعثت و جملہ اسقدر حدیثوں کا اتفاق ہو سکتا ہے فتدبروا یا اولی الابصار۔

(۲) بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب میں طواف کر رہا ہوں میں کعبۃ اللہ کا پس یکایک ایک آدمی گندمی رنگ سیدھے بال والا ہے گویا سر سے پانی بہ رہا ہے "قلت من ھذا قالوا ابن مریم"

اس حدیث میں دو دلیلیں ہیں جن سے حضرت اقدس کا مسیح موعود ہونا ثابت ہے دلیل اوّل تو ظاہر ہے کہ حضور کا رنگ گندمی تھا اور بال سیدھے۔ دلیل دوم ان حروف کے اعداد میں چنانچہ قلت من ھذا کے ۱۳۲۶ میں حضرت اقدس کا سال وصال بتایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں اس مشاہدہ کو بیان فرمایا کہ ۱۳۲۶ھ میں جب فرشتے اس شخص کو ساتھ لیکر آسمان پر میری ملاقات کرینگے تو میں فرشتوں سے پوچھونگا کہ یہ کون ہے جیسا کہ معراج کی رات کو مشاہدہ انبیا پر آپ نے جبرئیل سے استفسار فرمایا تب وہ جواب دیں گے کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔

اور اگر اس سارے جملے یعنے قلت من ھذا قالوا ابن مریم کے اعداد جمع کریں تو ۱۸۰۶ ہوتے ہیں جس میں اُن لوگوں کو جو الفاظ پرست نہیں بلکہ معنوں اور حقیقت پر نگاہ رکھتے ہیں سمجھایا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طواف کعبہ میں دیکھا وہ مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود ہے کیونکہ اس جملہ کے اعداد بھی ۱۸۰۶ ہیں پس ہمارے معترضین و مخالفین کو چاہئے کہ وہ اپنی موت کو یاد کرکے احادیث مندرجہ بالا کے مطالب و معانی پر غور کریں کہ جب کھل گئی سچائی تو پھر اُس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

یہاں اس امر کا بھی بیان کر دینا بے محل نہیں کہ بعض وقت شیطان الٰہی کلام سے ایک آدھ خبر اڑا کر اپنے دوستوں میں چند یوم عزت حاصل کر سکتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ کسی بے دین مرتد نے وفات مسیح کی خبر اڑا دی ہو مگر آخر کار ناکامی کا شعلہ اس کے پیچھے پڑتا ہے اور اس کو آسمان عزت سے نہایت ذلت کے ساتھ تحت الثریٰ میں گرایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد جعلنا فی السماء بروجاً و زینّٰھا للنّٰظرین و حفظنٰھا من کل شیطان رجیم۔ الا من استرق

رباعیات ثاقب

۱
احمد یہ بنے ہیں میرزائی ہو کر
اللہ کے نام کے فدائی ہو کر
ثاقب کی دعا ہے یہ خدا سے ہر دم
دُنیا میں رہیں دین کے بھائی ہو کر

۲
مہدی آئے غلام احمد ہو کر
دُنیا کے لئے تیغ مہند ہو کر
احمد کا سلام اُن کو ثاقب پہونچاؤ
آئے ہیں جو احمد و محمد ہو کر

۳
اسلام کا باغ سبز و شاداب ہے
جس چشمہ فیض حق سے سیراب رہے
احمد کو ہے دعا یہ فیض جہاں میں تا دیر
یہ مرکز دین خطہ پنجاب رہے

۴
صد شکر کہ اسلام کا رہبر آیا
مہدی زماں ظل پیمبر آیا
پہنے ہوئے زرد چادروں کو علیٰ
کندھوں پہ فرشتوں کے اُتر آیا

رباعیات نعتیہ

۱
انسان کی سرشت میں خطا کاری ہے
بیچارے کی فطرت میں گنہگاری ہے
پیچھا نہیں چھوڑتے خطا و نسیان
کیا کہئے عجب طرح کی لاچاری ہے

۲
اے رب تو نوازے گنہگاروں کو
اپنے بندوں کو اور بیچاروں کو
لے جلد چھپا چادر ستاری میں
ناکاروں کو اور سخت سیہ کاروں کو

۳
تو بند کرے جو آب و دانہ اُن کا
ہو جائے مخالف اک زمانہ اُن کا
بندوں کو جو تو اُٹھا دے اپنے در سے
جائیں وہ کہاں کہاں ٹھکانا اُن کا

۴
ہے داروئے صد درد محبت تیری
ہے مرہم ہر زخم عنایت تیری
ثاقب کو بھروسہ ہے تری رحمت کا
غالب ہے ترے غضب پہ رحمت تیری

نظم

خطاب بہ دزد

اے دزد دیکھ۔ دیکھ رہا ہے خدا تجھے
چوری او رماس کے سامنے کیا ہو گیا تجھے
تو نے پرایا مال چرا کا غضب کیا
از حد بُرا کیا یہ خلاف ادب کیا
تھوڑے سے مال پر تیری نیت لپک گئی
حلوائے تر پر رال طمع کی ٹپک گئی
بیدار ہے خدائے جہاں کچھ تو دل میں ڈر
مانا کہ سو رہے ہیں جہان والے بے خطر
اندھیرے ہے کہ تجھکو خدا سوجھتا نہیں
شب کو تجھے بدی کے سوا سوجھتا نہیں
اے دزد ہوشیار ہے اور ہر بلا ہے تو
ہشیاریوں کے نشہ میں بیخود ہوا ہے تو
اس بیخودی کو چھوڑ ذرا ہوش میں تو آ
کیا کر رہا ہے کچھ تو سمجھ بندۂ خدا

وہ آئے وہ لے آگئے اب بہر جستجو
کیوں کانپتا ہے پھول گئی تیری سانس کیوں
کیوں دم خفا ہے اور نکلنے کو جان تری
اس بازپرس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیماب وار تجھکو کہیں بھی نہ تھا قرار
تونے جو زہر مار کئے لقمہ ہائے تر
کھایا پیا وہ سارا اُگلنا پڑا تجھے
لٹیا اُٹھا کے بھاگ چلا ہے اگرچہ تو
یہ دل میں اب کھٹکنے لگی غم کی پھانس کیوں
خونخوار آنکھ آئی ہے کیوں خونفشاں تری
تیرا قدم زمیں پہ ٹکتا کبھی نہ تھا
تونے اُڑائے سیم و زر خلق بے شمار
چٹ کر گیا جو مفت کے تو حلوہ ہائے تر
کیوں اب تو مفت خوری کا آیا مزا تجھے

ثاقب کی بات سن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ توبہ ابھی جا کے توڑ دے

پُرانی یادداشت

مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں نوجوانوں کو مخاطب کرکے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں سے کچھ اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

ہماری کتاب

اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے مربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور اُن کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔ جس کا بنانے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ کے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اُس کے حضور میں سامنے ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون نے پوچھا تھا کہ فما بال القرون الاولی پہلے لوگ جو گزر گئے۔ اُن کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا علمها عند ربی۔ لا یضل ربی ولا ینسی اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ ازلی ابدی خدا سب باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں اس کو سچے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اُس کو بھولی ہوئی نہیں

سرّ و اخفی

اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو تمام سچے علوم سے آگاہی حاصل ہے:۔ یعلم السر و اخفی۔ وہ خدا سرّ اور اخفی کو جانتا ہے سرّ وہ ہے۔ جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے۔ تاہم اس وقت کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں سرّ کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ سرّ کو بھی جانتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اخفی کو بھی جانتا ہے۔ اخفی وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کیا ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس اخفی کو بھی جانتا ہے پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس سرّ اور اخفی سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اُس کے واسطے ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت سے خدائے علیم نے اُن کی ضروریات روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی

پہلوں کو حقیر نہ جانو!

اس زمانہ کے نو تعلیم یافتہ لوگ بدقسمتی سے اگلے آدمیوں کو دقیانوسی۔ کہڑ کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر اس قسم کے مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کر کسی سے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے اس میں کسی راہ سے جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب باوجود ان خوبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس ملک میں اُتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اُتری جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی نہ کوئی یادداشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو علم ان میں رائج تھے۔ ایک تو بسبب تجارت پیشہ ہونے کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مایۂ فخر اور یہی ان کا سب مایۂ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس بحث میں پڑنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری کتاب اُس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لا یاتیہ الباطل کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں ہو سکتی [illegible] کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی تجربہ کسی [illegible] ترقی علوم ایسی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب کی [illegible] کرسکے۔ من بین یدیہ۔ نہ اس وقت ولا من خلفہ اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہوگا۔ جو کہ اس کتاب کا مبطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچا پایا

تیرہ سو برس کی ترقیات کو میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ یہ ترقی سائنس میں ہو یا ہو فلسفہ کرام میں ہو۔ ہر ایک کے واسطے مسلمانوں میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علوم جدیدہ کا ترجمہ عربی میں ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے ان سب کو پڑھکر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا پایا ہے جو شخص قرآن کو ہاتھ میں رکھے اُس کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔

جماعت [illegible]

[illegible] ابو سعید عرب [illegible] نے کنک سے ایک خط کی [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کا استقلال [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ کی جماعت کو ایسا ہی استقلال عطا فرمایا ہے

مکرمی [illegible] جناب مولوی ابو سعید عرب حفظ اللہ تعالیٰ من کل

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرصہ دراز کے بعد جناب نے یاد فرمایا۔ والانامہ پہنچا اعزاز بخشا آگاہ کیا۔ کنک سونگڑہ خوردہ۔ کیرنگ وغیرہ مقامات کے حالات کیا عرض خدمت کروں قحط سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور پریشان کر رکھا ہے خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ بفضلہ تعالیٰ مقام سونگڑہ و خردہ وغیرہ کی جماعت بدستور سابق ثابت قدم اور پرجوش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے بجز رنج و غم [illegible] بات ہے اور محبت کا تقاضا ہے وگرنہ مخالفین کی تحریرات اور وساوس کا اثر ابھی تک شمہ بھر نہیں ہے۔ ہر ایک نے انشراح صدر کیساتھ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کی ہے۔ پس دعائے ثبات اور استقامت فرماتے رہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلاوے۔ آمین ثم آمین

بھائی غلام نبی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام

عاجز بندہ انعام رسول احمدی کنکی عفا اللہ عنہ

مشرقی بنگال سے ایک بلند آواز

مشرقی بنگال کی آواز

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

چاٹگام میں نالایق خشک ملّان مولویوں نے کس قدر غوغا اور شور مچا رکھا ہے میں۔ کیا تا ہنوز شرم نہیں آتی۔ جا بجا تم لوگوں سے بہت سی بحثیں ہو چکی۔ مسیح موعود کی دعاوی پایۂ ثبوت پہونچائے گئے۔ اور مسیح ناصری کی وفات کے اثبات پر بے شمار دلائل پیش کئے گئے مگر تم سے ایمانداری سے ایک محرف کے لئے کام نہیں۔ صرف اپنے ستر پیٹ بھرنے کی غرض سے عوام کو خوش کرنے کی ارادہ سے ہماری تکفیر اور تذلیل کے [illegible] کیا۔

اے [illegible] کیا تم [illegible] کو نیست و نابود کرنے کے لئے [illegible] مختلف پہلوؤں سے تکلیفیں پہونچائیں اور دل آزار باتوں سے ستایا۔ [illegible] کے تحفہ [illegible] خلک پیش نظر کئے اخیر یوں کے پیاسے ہوکر بمقام کرنن کانت ہاٹ بر سر جلسہ بحث ہزاروں آدمیوں کے روبرو مولوی اشرف علی نے قتل کا فتویٰ پڑھ کر سنایا اور تاکیداً ہمخیال مولویوں اور عوام کو بار بار جوش دلانے والے کلام سے ترغیب دیتے گئے۔ اس جگہ سے عاجز کو باہر جانے نہ دیں۔ یعنی میرا خون سے مقام بحث کو ہمیشہ کے لئے قابل یادداشت نشان بنا رکھیں۔ شاید کہ پولیس سب انسپکٹر موجود نہ ہوتا۔ تم لوگ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتے جیسا کہ مولوی موصوف نے یہ بھی کہا تھا۔ ایک کے خون کا عوض ایک ہی شخص پھانسی میں جاویگا۔ پرواہ کیا ہے سارا جھگڑا تو مٹ جائیگا۔ اب کہو تو سہی تم لوگوں نے میری مخالفت میں کیا باقی رکھی ہے۔ افسوس تقوے سے تم اس قدر ہو مشرق سے مغرب۔ اب تک تم ایسی گندی تقریر سے پیش آئے ہو جو کہ کوئی نیک دل شریف انسان کسی حالت میں سننا بھی گوارا نہ کریگا۔ پھر بھی تم کو میں نے بھولے سے ہی برا نہ کہا صبر اور استقلال کے دائرے سے ایک قدم باہر نہیں رکھا۔ ہمارے امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم یہ ہے کہ معدودات چند یوم کی زندگی میں حلیمی مسکینی اور فروتنی سے اوقات بسری کریں اور جانفشانی سے دین کی خدمات میں لگے رہیں۔ اور عام خلق اللہ سے ہمدردی رکھیں ہم دنیا میں جنگ وجدل کے لئے نہیں آئے بلکہ صلاح اور فلاح کیلئے آئے ہیں۔ اے میرے پیارے کم فہم مولویو! تم کو بار بار سمجھاتے رہیں تم حد سے زیادہ آگے مت بڑھو۔ مگر تم نے غور نہ کی۔ گریبان میں مونہہ ڈالکر سوچ کر دیکھو کیسی کیسی گستاخیاں تم سے سرزد ہو چکی ہیں۔ ہم صبر کر بیٹھے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہر ایک کا مالک ذوالجلال خدا احکم الحاکمین اور مرتب کمال انتقام لینے والا ہے۔ [illegible] کے دن [illegible] تم [illegible] کہ ہمارا مسیح [illegible] ہوگیا لازم ہے کہ ادل [illegible] سے منکر ہو جاویں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ [illegible] پیارے مولویو! تمہیں [illegible] اس وقت جتاتا ہوں۔ کہ جناب رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات خوشیاں منائیں اور [illegible] زور لگا کر [illegible] ایمان کی [illegible] وہی ایک [illegible] تھے۔ جو ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل پڑھ اور سن کر ایمان [illegible] اور [illegible] مضبوط ہوکر اپنے پیارے کے میدانوں اور دشت کے پہاڑوں اور امریکہ کے جنگلوں اور افریقہ کے بلند منار تک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے گونج [illegible] تھے۔ انہیں لوگوں کے تقوے اور محنت اور صبر اور ریاضت کے نتائج تھے جن کی بدولت دنیا میں جا بجا اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہے۔ یہ انہیں لوگوں کے کوششوں کا پھل ہے جن کو تم نبوت کے پھر جانے کے لئے بار بار کہہ گئے تھے یاد ہے۔ ہم انکی روحانی اولاد ہیں۔ ہمارے رگ و ریشہ میں وہ صفتیں موجود ہیں۔ جو صحابہ میں تھیں ہمارے میں وہ صدیق اکبر موجود جو بعد رحلت نبی کریم صلعم خلافت نشین ہوا تھا۔ اب ہم ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل پڑھ کر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں پوری تسلی اور اطمینان قلبی کے ساتھ پر زور ہوکر بیٹھے ہیں تمہارے جیسے دنیا کے [illegible] کے رعب اور دجل سے ہم بے خوف ہیں۔ انشاء اللہ العزیز قریب ہے کہ ہم دنیا کے سامنے ایک روشنی کا ستارا دکھائی دینگے کیا تم خوف دلانے والے مورتی ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ تمہارے ظاہر سامان اسباب کو ہم قشر حقیقت اور خس و خاشاک سے بدتر سمجھتے ہیں۔ حاشا و کلا۔ تم سمجھتے تمہاری دھمکیوں سے ہم گھبرا جائیں گے۔ ہرگز نہیں منصور حلاج کی مانند اگر دار پہ کھینچ کر قتل کرڈلوایا اخوان زندہ مولوی عبد اللطیف صاحب کابلی کی طرح سنگسار بھی کر دو۔ خواہ کر ڈالو ہرگز نہ کہونگا۔ کہ عیسےٰ آسمان میں مجسم زندہ ہے بلکہ آج سے تا بحشر خدا تعالےٰ کے وجود تک یہ کہتا جاونگا۔ علےٰ فوت شدہ نبیوں میں داخل ہیں اور ہمارے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود برحق ہیں چنانچہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے۔ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اسی طرح ہمارا مسیح بھی زندہ مسیح ہے۔

اے ظالم [illegible] بے خبر ہونیوالے مولویو! کیا تمہاری عقل کے دروازے بند ہوگئے۔ تم کیسے جنگلی وحشی بے باک ہو کر [illegible] مثال قتل و غارت کے منصوبے کرتے ہو نہ معلوم تم کس [illegible] نرگوش [illegible] کے بچے کہ اس کیے ہو۔ البتہ سلطنت افغانیہ میں تمہارے فتوے کی گنجائش ہوجاتا مگر یہ تو برٹش گورنمنٹ کی پُرامن حکومت ہیں سچا یقین رکھو یہاں تم کو خدا نامراد رکھیگا۔ لیکن تمہارے ظلم کی حد و انتہا رہی بہتر ہے کہ ظالمانہ خواب سے بیدار ہوکر۔ خدا سے معافی مانگو تمہارے ظلم سے غیر اقوام عبرت پا رہی ہیں۔ مگر تم اب تک ظالم ہی بنے رہتے۔

اے آسمان زمین کے بنانیوالے خدا تو ہر ایک کا خالق اور نیک و بد کو جزا و سزا پر مالک ہے۔ ان ظالم دنیا کا مولویوں کے اخیر انجام تیرے ہی فیصلہ پر موقوف ہے۔

ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين

خاکسار احمد کبیر نور محمد احمدی ڈاکخانہ الزارا۔ چاٹگام

وی پی آتے ہیں

۲۷- اگست ۱۹۰۸ء کا پرچہ ان تمام خریداران کی خدمت میں جن کی قیمت سال رواں کی باقی ہے یا پچھلے سالوں کا کچھ بقایا ان کے نام ہے۔ وی پی کیا جائیگا تاکہ تمام لقائے صاف ہوکر حساب پاک ہو۔ جو صاحب وی۔ پی کے وصول کرنے سے انکار کریں گے ان کے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔ وی پی دس روز تک ڈاکخانہ میں رکھا جا سکتا ہے۔

مینجر بدر

سوانح عمری حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم اس کتاب پر مجھے ریویو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت میں فرمائی تھی جو لفظ بلفظ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ میں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسے وقتوں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔" یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے۔ کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف [illegible] مجلد کی قیمت [illegible] اور کتب خانہ براہمو مندر بیرون لوہاری دروازہ [illegible] مل سکتی ہے۔

تذکرۃ المصطفیٰ

مصنفہ جناب [illegible] سید ابو [illegible] صاحب رضوی [illegible] ایم۔ اے۔ ایل ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج صوبہ بہار۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ہے مگر ایک جدید طرز پر جو [illegible] ایک دفعہ محبت رسول پر مبنی درج [illegible] پورا کرنے [illegible] جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ خلقہ القرآن اس بات کو سید صاحب موصوف نے خوب [illegible] جا بجا آیات قرآنی یا ان کے تراجم کے ساتھ نہایت [illegible] بالخصوص انڈیا کی [illegible] کہ اس کتاب کو ضرور پڑھے۔ آنحضرت صلعم کے حالات پر اور ان لوگوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جواب بھی ساتھ ہیں۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دعائے خلیل۔ در یتیم۔ الامین۔ جہاد اکبر (مراد مکہ میں ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشا پردازی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف [illegible] ہے اور صاحب مصنف سے ملسکتی ہے اگر صاحب مصنف دوسرے ایڈیشن کیوقت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگا دیں اور لکھنے کیواسطے کسی ایسے کاتب کو منتخب کریں جفارسی کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

خیالاتِ آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقف نہیں۔ اردو لٹریچر میں جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انجمن اردو بھول نہیں سکتی۔ حال میں خیالات آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آزاد صاحب کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کی ڈنر۔ ولایت کے شوق سفرنامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہیں جن کا لطف ان کے پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے ان کی تعریف میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد ہیں کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پریس کلکتہ کو کلکتہ نامی مطبعوں کی فہرست میں داخل کرتی ہے۔ قیمت [illegible] ہے اور قاضی ابوالمظفر مولا بخش صاحب رضوان ساکن نمبر ۵۵ امام باڑہ لین قصائی ٹولہ کلکتہ سے ملسکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسوان

مولفہ مسز خاموش صاحبہ ایڈیٹر رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اردو قاعدہ اور اردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی کتاب ہمارے دیکھنے میں آئی ہے یہ سلسلہ لڑکیوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے جو لڑکیوں کیلئے [illegible] مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب پاکیزہ [illegible] مسز [illegible] کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مسز خاموش صاحبہ کا ماہواری رسالہ پردہ نشین عورتوں کے درمیان کثرت اشاعت کے قابل ہے [illegible] عمدہ اور مفید ہوتے ہیں قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ [illegible] کا پتہ دفتر رسالہ العزیز آگرہ ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائٹل پر ایک رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

کل بے حجاب چند نظر آئیں بیبیاں\
دل [illegible] کو دیکھ غیرت قومی سے گڑ گیا\
پوچھو جو ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا\
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

تذکرہ بہادران اسلام

مصنفہ صوفی کرم الہی صاحب [illegible] ڈنگوی۔ یہ ایک ضخیم کتاب ۴۲۵ صفحہ کی ہے جس میں ابتدائے اسلام کے بہادران سے لیکر آجکل کی نیک [illegible] پارٹی تک کے حالات درج ہیں۔ عرب۔ مصر۔ [illegible] ایران۔ افغانستان کے [illegible] تذکرے بہت دلچسپ اور قابل [illegible] لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبدالرحیم و عبدالرحمان صاحبان تاجران کتب [illegible] سے بقیمت [illegible] مل سکتی ہے۔

سلطان ٹیپو

عرف شیر میسور۔ یہ ایک تاریخی ڈراما ہے جس میں جناب منشی غلام قادر [illegible] صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں معزز اور غیرت مند مسلمان ٹیپو مرحوم مغفور کے وقت کے حالات بیان کئے ہیں۔ قیمت فی جلد [illegible] پنجاب پریس سیالکوٹ سے چھپ سکتی ہے۔

آزادی مصر

مصطفیٰ کامل پاشا کی سپیچ جسکو نیشنل لٹریچر سوسائٹی سیالکوٹ نے اردو میں علیگڈھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

مادیت و دہریت کی تردید

مصنفہ جیمس ونکلسن کلارک صاحب جس کو لالہ رام نرائن گپتا بالقابہ نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں خداتعالیٰ کی ہستی کے ثبوت عقلی اور فلسفی دلائل سے دئے گئے ہیں۔ قیمت [illegible] دفتر براہمو دہرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر جسم مادی طاقت ہے یا جسیم زندہ پرش

یہ کتاب بھی مذکورہ بالا پتہ سے ملسکتی ہے اور قیمت صرف [illegible] ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مادی ہستی ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

روحانی گلدستہ

یہ کتاب برہمو دہرم کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ ہے اور اس [illegible] ہے اس میں برہمو سماج کی تعلیم کی بنا پر گناہ اس کی سزا معافی اور مکتی و بہشت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے

پرکالتت

یعنی مرنے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب [illegible] پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم نے مختلف مذاہب موجودہ کے عقائد متعلق بعد الموت و قیامت کو درج کیا ہے۔ قیمت [illegible]

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا کیونکہ کارخانہ مزید خرچ برداشت نہیں کر سکتا

عبداللہ شیر [illegible] دینی و دنیوی حسنات کے واسطے دعا کا خواستگار ہے *

مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ مانا کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئی میں سچے نکلے اور ان کے بالمقابل عبدالحکیم کی پیشگوئیاں بھی جھوٹی نکلیں۔ مگر پھر بھی یہ تو ضرور چاہیئے تھا کہ آپ کا دشمن آپ کے سامنے مرتا نہ یہ کہ آپ اپنے دشمن کے سامنے۔ میرے خیال میں اس طرح مرنا آپ کی کسر شان میں داخل ہے۔

جواب۔ اس سے آپ کی کسر شان نہیں ہوتی بلکہ اُلٹی تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبدالحکیم کے آپ کے بعد چند روز تک مہلت پانے میں دو حکمتیں تھیں جو ہمارے حضرت اقدس کی عزت و شان کا موجب ہوئیں اور عبدالحکیم کی ذلت اور رسوائی کا۔

اوّل یہ کہ عبدالحکیم کو آپ کے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہیں بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتوں کے اس خصوصیت نے اس کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کیا اور جس طرح مسیلمہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرید تھا۔ اسی طرح عبدالحکیم بھی پہلے حضرت مسیح موعود کا مرید تھا جیسے مسیلمہ مُرید ہونے کے بعد مُرتد ہوگیا۔ ایسا ہی عبدالحکیم بھی۔ پھر جیسے مسیلمہ نے بعد ارتداد کے دعوی نبوت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبدالحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام "اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ" شائع کیا کہ میں رسول ہوں۔ پھر جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور مسیلمہ آپ کے بعد الوفات کی بحال کامیابی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ میں حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہگیا تھا۔ اسی طرح مرتد صاحب کانے دجال اور مثیل مسیلمہ میاں عبدالحکیم پیچھے رہ گئے۔ تا اللہ تعالے حضور کے اس جانی دشمن کو حضور کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دکھا کر حسرت اور حسد کے گرم تنور میں جلائے اور پھر علاوہ ان مشابہتوں کے ایک عددی مساوات کی مشابہت بھی مسیلمہ کی اس مسیلمہ ثانی میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ

جتنے اعداد مسیلمہ کے نام کے ہیں اتنے ہی عبدالحکیم کے یعنی مسیلمہ کے نام کے اعداد بھی

۱۷۵ ہیں اور عبدالحکیم کے بھی ۱۷۵۔ یہ موٹی موٹی چار پانچ مشابہتیں ہیں جن کی وجہ سے عبدالحکیم اس وقت مسیلمہ ثانی یا مسیلمہ وقت ثابت ہوا ہے۔

سو ایک حکمت تو یہ تھی جس سے عبدالحکیم نے زندہ رہکر مسیلمہ کی مماثلت کا شرف حاصل کیا اور پھر اسی قدر نہیں بلکہ مسیلمہ کی مماثلت نے اپنے دعویٰ کے مقابل اور [illegible] مثیل ثابت کیا جس کی پاک جماعت [illegible] مسیلمہ مرتد ہوا [illegible] عبدالحکیم نے [illegible] سے حضرت مسیح موعود کو مثیل آنحضرت ؐ بنا دیا۔ پھر اس کے زندہ رہ جانے میں [illegible] ان کی عزت بڑھی اور [illegible] حضور [illegible] ثابت ہوا۔ دوسری حکمت یہ تھی کہ عبدالحکیم [illegible] کے [illegible] لگا [illegible] کہ [illegible] پوری ہوگی تو پہلے اپنے دشمن کی اپنی پیشگوئی کا انکار ہوا اور دیکھ کر جلیں بجاؤنگا اور خوشیاں مناؤنگا۔ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے مر جاتا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی جو اس کو اس پیشگوئی کے نہ پورا ہونے سے نصیب ہوئی تھی۔ وہ کس طرح ہوتی اور پھر مقابل میں ہمارے حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر جو حسرت اور جو سوز اور درد کہ اُس جلے کی قسمت میں تھا وہ کس طرح پاتا۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ میرا اس عورت سے نکاح ہوگا۔ مگر آپ تو وفات پاگئے اور نکاح کی بات تو درمیان ہی رہ گئی۔

جواب نمبر ۳۔ اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی شرطی تھی۔ جیسا کہ نفس الہام سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ دیکھو الہام کی عبارت یہ ہے۔ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ لفظ توبی توبی سے یہ امر بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ وہ بلا جس کا وعدہ دلایا گیا اور جس کا ایک پہلو نکاح کے ساتھ بھی تعلق رکھتا تھا۔ اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے توبہ سے فائدہ اُٹھالیا۔ تو بموجب قضیہ مسلمہ اذا فات الشرط فات المشروط وہ بلا بھی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی مانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤں کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر ماتم کدہ کی صورت میں ہونا تھا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شماتت اعدا کے نیچے گھر کی صفائی کیلئے دوسرا جاروب تھا۔ جو آخر ٹل گیا۔ اس اعتراض کا جواب تو حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۲ میں خود مفصل ذکر فرما دیا تھا اور آپ نے صاف لکھدیا تھا۔ کہ اس نکاح کو اب خدا تعالیٰ نے منسوخ کردیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ آپ کو دوبارہ جوانی ملے گی لیکن آپ بوڑھے ہی فوت ہوگئے۔

جواب نمبر ۴۔ ہاں آپ کا یہ بھی ایک الہام تھا جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو دیئے جائینگے اور انوار پھر آپ کو دیئے بھی گئے اور آپ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] نشان [illegible] لیکن انوار شباب سے مراد یہ نہیں کہ آپ کے سفید ریش بالوں کی طرح ظاہری شباب کی حالت میں ظاہر ہو گئے بلکہ الہام کے لفظوں میں تو انوار الشباب ہیں جس کے معنے جوانی کے نور ہیں جن سے مراد روحانی جسمانی قوتیں ہیں [illegible] ہر ایک قوت اپنے اپنے محل میں ایک نور کی طرح ہے جس سے وہ مقام روشن اور منور ہوتا ہے۔ مثلاً قوت باصرہ اپنے محل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے محل کے لئے اور ایسا ہی قوت حافظہ اپنے مقام کا دیا ہے اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چراغ سو اس کے متعلق آپ نے بتفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام تردّ الیک انوار الشباب کی بشارت ملی ہے تب سے ہی میری ساری طاقتیں اور میرے سارے قوائے ایسے مضبوط اور ایسے تیز ہو گئے ہیں جن سے میں تصنیف اور تالیف کا اس قدر کام کر سکتا ہوں کہ ہر روز دو دو جز و نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے [illegible] لکھتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کیلئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔

سوال نمبر ۵۔ آپ کی پیشگوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو مبارک کے قائم مقام ہوگا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی چل دیئے۔

جواب نمبر ۵۔ اس معمہ کو حضور نے خود کھولدیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۴۲۔ جہاں مواہب الرحمان صفحہ ۱۳۹ کی پیشگوئی جو پانچویں لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کی تفصیل فرماتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان میں جو پانچویں لڑکے کی بشارت ہے وہ پانچواں لڑکا ان چار لڑکوں کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تھا جو محمود احمد کے گھر پیدا ہوا۔ اور جسکا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ اور یہ طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہاں خدا تعالے حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہیں کہ وھبنالہ اسحٰق و یعقوب۔ یعنی ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دونوں عطا

کئے۔ حالانکہ یعقوب اسحق کا بیٹا تھا نہ کہ ابراہیم کا۔ یہ آسمانی کتابوں کا ایک طرز بیان ہوتا ہے جس کو نادان کم سمجھتے ہیں اور آخر محض اپنی بے سمجھی سے اسپر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک واقع ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گو ہم تیری اولاد کو بہت برکت دینگے اور وہ بہت پھیلیگی اور پھولیگی۔ ایک حلیم لڑکا جسکی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ یہ لڑکا نعم البدل کی صورت میں مبارک احمد کے قائم مقام ہو کر پیدا ہوگا اور جو انشاء اللہ ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ کب ہو۔

سوال نمبر ۶۔ آپ کی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی تھی اور آپ کا الہام تھا کہ اریک زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی میں تجھے زلزلۃ الساعۃ دکھاؤں گا مگر نہ وہ زلزلہ آیا اور نہ آپنے دیکھا۔ جو آپ پہلے ہی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۶۔ آپنے زلزلۃ الساعۃ کو دیکھ لیا۔ اور خدا نے آپ کو بذریعہ کشف و رؤیا دکھا دیا۔ اور اس کے وقوع کا سارا نقشہ آپکے سامنے ظاہر کر دیا۔ جب ہی تو آپ کی زبان پہ الہامی دعا۔ رب اخر وقت ھذا جاری ہوئی۔ جسکی قبولیت پر بشارت کا یہ الہام ہوا کہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی۔ یعنی خدا نے اسے تاخیر میں ڈالدیا۔ اور یہ سوال کہ وہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آیا۔ یہ فضول سوال ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء کی طرح جب خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔ جن کی خلافت کا دامن قیامت تک وسیع ہے تو پھر کس قدر سخت غلطی ہے کہ آپ کی تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سوال آپ کی حیات کے دنوں پر ہی قائم کیا جائے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی مقدس کے ذریعہ سے یہ خبر بھی بتلادی ہے کہ ساری پیشگوئیاں اور سارے نشان آپ کی زندگی میں نہیں دکھلائے جائیں گے بلکہ فرمایا کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنے بعض نشان آپ کی زندگی میں دکھلائے جائیں گے اور بعض نشان بعد از وفات۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیشگوئیاں کی تھیں۔ کیا وہ ساری کی ساری آپ کی حیات میں ہی پوری ہوئی تھیں۔ اور مخالف لوگ تو اس وقت بھی ہر ایک نشان کے وعدہ پر یہی کہتے رہے تھے۔ کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ لیکن آپنے ان کے سامنے یہی جواب پیش کیا کہ انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو نار حجاز کا بھی آپنے وعدہ دیا تھا جو آخر صدیوں بعد ظہور میں آیا۔ پھر ریل اور تار برقی اور نہروں کا بھی وعدہ تھا۔ پھر چاند سورج کے گہن کا بھی وعدہ تھا۔ کہ رمضان کی فلاں فلاں تاریخ میں ہوگا

پھر ایک مہدی اور مسیح کا بھی وعدہ تھا اور طاعون اور زلزلوں کا بھی وعدہ تھا۔ مگر یہ سب وعدے آج تیرہ صدیوں کے بعد پورے ہوئے۔ اب اگر مخالفین یہ شور مچاتے کہ کئی زمانے گزر گئے مگر یہ پیشگوئیاں اور یہ وعدے پورے نہیں ہوئے تو وہ کس قدر غلطی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے جن کی شریعت اور نبوت رسالت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اب اگر وہ سارے نشان آپ کی زندگی میں ہی پورے ہو جاتے تو پچھلے لوگوں کے ہاتھ میں تو پھر آپکے گذشتہ نشان بطور قصے اور کہانیوں کے [illegible] یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کی صداقت کے نشان ہر زمانہ میں تازہ بتازہ لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے آپکی صداقت [illegible] قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر ثابت ہوتی رہتی ہے اسی طرح ممکن ہو کہ ہمارے حضور جناب مسیح موعود کے بھی بعض ایسے نشان ہوں جن کا وعدہ تو اب ہو گیا مگر ان کا وقت وقوع اور وقت ظہور کسی دوسرے وقت اور کسی اور زمانہ میں ہو جیسے کہ آپکا موعود لڑکا اور یہ موعود زلزلہ وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم واحوی للمخاطب۔

سوال نمبر ۷۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے آپکا آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا تھا اور آپنے لکھا تھا کہ ثناء اللہ یا تو میرے اور میری جماعت کے سامنے توبہ کرے یا مر جائیگا۔ لیکن وہ تو نہ مرا اور آپ مر گئے۔

جواب نمبر ۷۔ فیصلہ کا اشتہار تو ایک آپکی طرف سے شائع ہوا تھا مگر ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہیں فرمایا بلکہ اس نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا یہ فیصلہ مجھے منظور نہیں کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ایک شریر اور بدکار کو بھی خدا تعالیٰ لمبی عمر دیتا ہے چنانچہ اس پر دو تین آیات بھی بطور ثبوت کے قرآن سے نقل کر کے لکھے۔ جیسے املی لھم ان کیدی متین ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ وغیرہا۔ اور اس طریق سے گویا یہ ثابت کیا کہ اگر میں اس مقابلہ میں مرزا صاحب کے سامنے ہلاک ہو جاؤں۔ تو اس قاعدہ سے پھر بھی مرزا صاحب کاذب ہی ثابت ہونگے اور میں سچا۔ مگر قدرت خدا جب اس نے اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کیا تو خدا نے آپکو اس دوسری راہ سے ہی آپکڑا اور میدان دنیا میں تمام اہل عالم پر ثابت کر دکھایا کہ اگر ثناء اللہ املی لھم اور یمدھم فی طغیانھم کی رو سے ہی ایک کاذب لمبی عمر یا مہلت عمر کو خیال [illegible] ہے تو بہت اچھا اسی طریق سے آپ الہام نے کاذب ثابت کر دیتے ہیں جیسے کہ ثابت ہو گیا اور آپ کاذب کے سامنے صادق رخصت ہوا [illegible] یہ ثابت ہو گیا کہ املی لھم کے نیچے مہلت پاکر پیچھے رہ جانیوالے یعنی ثناء اللہ صاحب ہی میں جو جھوٹے ہیں۔ اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سچے۔

سوال نمبر ۸۔ آپکا الہام تھا کہ آپ کی عمر اسی سال ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ۔ پھر [illegible] ایک الہام سنا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ بڑھائی ہوئی عمر تو کیا پہلے بتائی ہوئی عمر بھی نہ پا سکے۔

جواب نمبر ۸۔ بتائی ہوئی اور بڑھائی ہوئی عمر کو نہ سمجھنے سے یہ سوال پیدا ہوا ہے ورنہ دراصل یہ کوئی سوال نہیں اور اگر دیکھا جائے تو آپنے بتائی ہوئی عمر بھی پائی ہے اور بڑھائی ہوئی عمر بھی [illegible] آپکی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے جو اسی سال سے چار پانچ سال کم کا [illegible] ہے اور بڑھائی ہوئی عمر کا [illegible] بتائی ہوئی عمر کے ساتھ [illegible] نہیں سکتا بلکہ اس کا تعلق تو مرزا احمد بیگ کی چودہ ماہ والی پیشگوئی سے ہے کیونکہ [illegible] اس پیشگوئی کو توڑ کر اس کی جگہ [illegible] والی پیشگوئی [illegible] اس پیشگوئی کے توڑنے پر مستعد کرنا اور اس پیشگوئی کے توڑنے کے بدلے آپکی عمر کو بڑھا دینا [illegible] چودہ ماہ [illegible] دینے [illegible] خدا تعالیٰ کا فعل ہے [illegible] خدا تعالیٰ کی حکمت عملی نے دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ رکھا۔ ثابت ہو گیا کہ آپنے خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی عمر بھی پائی اور ایسا ہی اس کی بڑھائی ہوئی عمر بھی۔

سوال نمبر ۹۔ آپکی عمر اسی سال سے بھی کم واقع ہوئی۔ پھر خدا تعالیٰ کے علم میں آپکی عمر اسی قدر مقدر تھی تو خدا تعالیٰ نے آپکے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا اور اسی یا چار یا پانچ اس سے زیادہ کا عدد اس اصل مدت کے ساتھ کیوں بتایا۔ جبکہ سال وفات کا اول سے کچھ بھی علاقہ نہ تھا

جواب نمبر ۹۔ ابتدائے دعوے کے وقت آپ تن تنہا اور اکیلے تھے اور وہ زمانہ آپکے رسوخ عزم اور استقلال کے دکھانے کا زمانہ تھا جس میں علماء کی طرف سے آپکے لئے فتاویٰ تکفیر تیار ہوئے جن [illegible] عداوت کا وہ بازار گرم ہوا۔ کہ الامان! دشمنوں نے آپکے استیصال اور آپکے قتل کروانے کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور فریبی گھاتوں سے بھی کئی حملے کئے پھر آپ کا اس وقت کئی دشمن قوموں اور تمام فرقوں کے سامنے اکیلا میدان میں ہونا بتقاضائے بشریت [illegible]

ایسی حالت کا محرک ہو سکتا تھا جو اس وقت تسلی کا موجب ہو سکتی اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپکو تسلی دیگئی۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اطال اللہ بقاءک اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے حملہ سے خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہیں کرسکیں گے کیونکہ تو اپنی طبعی عمر سے وفات پائیگا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دنوں تک دراز کر رکھا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اسنے اس سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بھی پورا علم نہیں دیا گیا کہ وہ سالم ایک گھنٹہ تک بھی زندہ رہیگا۔ پھر ابتدائے دعوے کیوقت جو چالیس سال کے قریب کا زمانہ تھا آپکا اس وقت سے ایک ایسے زمانہ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی کرنا جسمین ایک انسان پیدا ہو کر اپنا پوتا بھی دیکھ سکتا ہے کیا یہ انسانی افترا ہو سکتا ہے؟ اور چالیس برس کے قریب کے وقت مین اسی برس کے قریب تک کے لئے پیشگوئی کو خاص کر دینا اور پھر باوجود اعداد شمار کے اسی یا اس کے قریب کے عدد کو ہی خاص کرنا یہ بھی تو غیب ہی ہے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ ایسا کر سکے ہاں یہ سوال کہ اسی برس یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتین کیوں بیان فرمائی گئیں جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتوں سے ایک مدت ہی خاص ہو سکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی گورنمنٹ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجری الا علی اللہ کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول ایسے نہیں ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر دنیوی عمر اور دنیوی آرام کے خواہاں ہوں بلکہ بہر صورت وہ دین اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور وہ ہرگز پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ کبھی بھی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح دیں۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ہم اپنی اس ملازمت سے سبکدوش ہوں اور یہاں سے رخصت ہو کر اپنے خدا سے جا ملیں لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے لئے کفایت کرسکے تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب کو بھی دیگئی۔ جو ٹھیک اسی سال سے پانچ چار سال زیادہ تھی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد الہامی ان اللہ یحمل کل حمل اور ان ذوالعرش یدعوک۔ اپنے ذمہ لے کر حضرت مرزا صاحب کو محض اپنے فضل سے پچھتر سال کی عمر میں ہی اس سے سبکدوش کر دیا۔ خدا کے علم میں بیشک مرزا صاحب کے قویٰ کے لحاظ سے اور آپکی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رو سے اسی برس یا اس سے بھی زیادہ کا ہی تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک ٹھیکیدار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجھ کو دیا جاتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے صبح سے شام تک کا وقت کافی ہے۔ پھر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو امداد دیکر شام تک کے کام کو عصر تک ختم کر کے اس کو فارغ کر دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کیوقت ہی فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی مہربانی کیوجہ سے ہوگا ورنہ کام کا وقت۔ مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ آپنے تحفہ گولڑویہ مین لکھا ہے کہ دانیال نبی کی اس پیش گوئی کا مین مصداق ہون جسمین لکھا ہے کہ مسیح ۱۲۹۰ سے لیکر ۱۳۳۵ تک محنت سے کام کریگا لیکن آپ بجائے ۱۳۳۵ کے ۱۳۲۵ تک زندہ رہنے ۱۳۲۶ھ کے ابتداء مین ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی مین ہی لکھا ہے کہ مسیح موعود زمین مین چالیس سال تک رہیگا مگر آپ بجائے چالیس سال کے دعوے مسیحیت کے بعد صرف ۲۵ سال تک رہے پھر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی تھے تو کیا وجہ کہ آپنے دونوں پیشگوئیوں کے مطابق زندگی نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس کا جواب دراصل وہی جواب ہے جو سوال نمبر ۹ کے جواب مین گذرا یعنی ۷۵ سال سے ۸۵ سال تک دس سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر مین ہی داخل ہین جن کو ۱۳۲۵ھ کے ساتھ ختم کرنے سے ۱۳۳۵ ہوتے ہین اور چالیس سال جو احادیث مین مذکور ہین۔ وہ آپکی قلمی خدمت کے ابتداء سے لیکر آخیر سال تک چالیس سال ہی بنتے ہین۔ (دراصل دانیال کے الفاظ یہ نہیں کہ وہ ۱۳۳۵ تک ضرور زندہ رہیگا بلکہ اس کے تو یہ لفظ ہین۔ کہ مبارک ہین وہ جو ۱۳۳۵ھ تک انتظار کرتے رہین اسمین وہ کی ضمیر مریدین یا ناظرین کی طرف پھرتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ درمیان مین بعض ابتلاء ہونگے لیکن ۱۳۳۵ تک سلسلہ ایک خاص ترقی پر پہونچیگا۔ ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہشتی مقبرہ تو قادیان مین تھا آپ ہو کیون فوت ہوئے۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاہور مین وفات پانے کے متعلق آپکے الہام تھے۔ اگر آپ قادیان مین وفات پاتے تو وہ کس طرح پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہین۔ "لاہور سے ایک افسوسناک خبر" "کفن مین لپیٹ کر لائے ہین"۔ "جنازہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ اور علاوہ اس کے آپکا سفر مین پھر لاہور جیسے دارالخلافہ شہر مین وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ مسیح کے لئے سیاحت کی موت اور ایک خلیفۃ اللہ کیلئے دارالخلافہ مین تو نہایت موزون اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپکا باوجود لاہور مین فوت ہونے کے قادیان مین دفن ہونا بہت سی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے۔ کہ آپکا جنازہ قادیان نہ لایا جاسکتا۔ والسلام۔

ضرورت مدرسین قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ نے اپنے اپنے شہروں مین درس قرآن شریف جاری کیلئے یا کرنے کی تجویزین کی ہین۔ بعض جگہ تو مقامی احباب مین سے کوئی ایک اس کام کیواسطے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو آنریری طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ان کیواسطے باہر سے کوئی ایسا آدمی بھیجا جاوے جو ان کے درمیان رہ کر انہین باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس دے اس کیواسطے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جماعتین اپنے ہی درمیان مین سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کرکے اور اس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اٹھا کر چھ ماہ یا سردست کم از کم تین ماہ کیواسطے قادیان بھیجدے اور وہ صاحب یہاں سے تعلیم حاصل کرکے اپنے وطن کو واپس جائین اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دین ایسے مدرسین کے طیار ہونے کے واسطے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہین پس مین امید کرتا ہون کہ ان مین اس قسم کے آدمی ہین جو بڑی حد تک مین درس قرآن شریف کا دے سکتے ہین۔ ان مین سے وہ احباب جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی لیاقت اور فرصت رکھتے ہون وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرماوین اور ایسا ہی وہ انجمنین بھی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع فرماوین۔ تو امید ہے کہ بہ آسانی انتظام ہوجائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷ اگست صبح ۸ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقعہ پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔

چوہدری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپ نے میرے آقا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی و الہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسے کی موت ثابت کر کے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہو گئے۔ پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایہ ثبوت کو پہنچایا (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے۔ نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔ پھر (۴) مکالمہ مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تاقیامت جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرہ سے مٹایا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی۔ جو روایتی ایمان سے حالی ایمان کو پہنچے۔ چوہدری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اٹھا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمد کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے ؎

کیونکہ ہے کچھ نشان اس میں جمال یار کا

آپ نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ طائف کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا کہ یہ سب کچھ وما نقموا منہم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید کی بنا پر تھا۔ پھر آپ نے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا اور ان ایذاؤں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گراں جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا منشاء ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسفؑ۔ اسمٰعیلؑ، داؤدؑ، عیسےؑ۔ علیؓ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے۔ جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہو گی۔

اس کے بعد آپ نے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا۔ جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا۔ کہ دنیا کے زر و مال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور درد مند دل سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنے انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حلم، خوش اخلاقی، صبر، تحریر و تقریر میں مشاق پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق و اتحاد کی اور سب سے بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی۔ پولیٹکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ہم کو اس سے تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں۔ مومن کا اصل ملک آخرت ہے۔ پس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہے ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان و مال کی پرواہ نہیں کرتے افسوس ہو اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جس میں اس سے زیادہ جوش اور اثر ہم پایا کرتے ہیں۔

اللّٰہم ایّد امامنا بنصرہ العزیز

(اکمل)

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار محنتی جفاکش آدمی سب محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست۔ ہوشیارپور۔ کانگڑہ۔ جالندھر اور راہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دار الامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کر کے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۰ر اگست ۰۹ء

بقایا داران

کی خدمت میں خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور مورخہ ۲۴ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا مہربانی فرما کر وصول فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے ورنہ اخبار بند کیا جاویگا۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی

اس میں بالتفصیل سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرضیکہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحہ کی کتاب قاضی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور رسالہ لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درائی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکتے ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبدالکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ **میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکا** قیمت صرف ۱۰/ کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی سب سے تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہے۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً چھ سو صفحے کے ڈیمائی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے

درثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸/ اور بے جلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب

شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۸/ جلد منگوائیں

کرشن لیلا | ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۱/

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے لئے ایک روپیہ کو گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب

پشتر سید نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۴/ عصمت انبیاء ۷/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مقابلہ اس میں ہمارے امام نے قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۱۲/

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان۔ نہایت عمدہ ۳/

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت لچسپ حیرت کی عبارتوں سے اُس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲/

نظم مستورات | مستورات کے لئے ہے۔ قیمت ۱/

کامن احمدی | (الداد) قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت ۱/

کامن احمدی | قیمت ۱/

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تا کہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ میں کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو۔ تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تا کہ اس کے عوض دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں | یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک گولی بلا شدید ضرر کی حالت میں عورتوں اور بچوں کے واسطے جائز تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۲/

تریاق البواسیر | خونی بواسیر والے کے لئے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بواسیر کو کبھی نہیں ہوتا۔ تین ہفتے کے واسطے ۲/

تریاق الخنازیر | خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ اس کے استقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کے واسطے صہ/

ذیابیطس | ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۱۲ یوم کے واسطے

تحفہ روزگار | یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام کے تپ جیسے تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے اور رگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۵/

اکسیر جریان | جریان اور رقت جوہر منی اور ضعف معدہ کے واسطے عمدہ ہے۔ فی خوراک ۲/ ۱۲/ خوراک کافی ہے

آتشک جدید و کہنہ | خوراک دو ہفتہ۔ قیمت عہ/

سوزاک قدیم و جدید | خوراک ایک ہفتہ قیمت عہ/

حب صرع | مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مفردات ہیں۔ فی درجن عہ/

اکسیر ضیق النفس | کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہاء وغیرہ کو مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے قیمت

نوٹ ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے بنانے میں یہ رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مورخہ ۲۲ - رجب ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ - اگست ۱۹۰۸ عیسوی

نمبر ۳۲

جلد ۷

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قادیان میں ہے

تین ہزار دو سو ستائیس روپے

دو آنہ ، ۷ پائی

یہ کیا ہے؟

حضرات! یہ اخبار بدر کا بقایا ہے۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے۔

(اگر محرر کی غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جاوے تب بھی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

یاد رکھئے گا

اگلا پرچہ وی پی ہوگا

کوئی صاحب وی پی واپس نہ فرمائیں

اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ہمارے سادہ کارڈوں کے جواب جلد دیں (۲) بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیں تو عنایت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر طبع ہو کر اخبار چھاپا گیا)

بھیرہ مین غریب احمدیون کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسرون کی شکایتین کرتے رہتے ہین۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ ولیسیون کو جو دکھ پہنچتا ہے۔ وہ اون کے بھائی بندون دیسی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہوگئے تھے۔ کہ احمدی لوگون نے کسی جگہ فساد مین حصہ نہین لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب سے وہ احمدی ہوئے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہین لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد مین نماز پڑھنے نہین جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد مین جو سب کے لئے عام [illegible] ہے اور نہ عیدگاہ مین جاتے ہین۔ بلکہ اپنی مسجد مین نماز پڑھتے ہین۔ جس کے متولی اور امام احمدی ہین۔ غیر احمدی بھی کبھی اس مسجد مین مداخلت نہ کرتے تھے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تھانیدار کے شہر مین آجانے کے سبب چند لوگون کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد مین تو جاتے نہین جو ان کے ساتھ فساد کیا جاوے۔ چلو ان کی مسجد مین ہی جا کر ان کو تنگ کرین۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ مین مجھے دوبار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ مین نے تھانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم نے اپنے ہی مکان یعنے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کوٹھی زنانہ اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اوس نے بلا وجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے [illegible] مین وہ مضمون پڑھنا چاہا جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور مین ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سننے کیوقت جناب رائے بہادر جج صاحب پرتول چند جج چیفکورٹ پریزیڈنٹ ہوئے تھے تو تھانیدار [illegible] اس تعصب کے سبب روکدیا۔ کہ ہم احمدی ہین۔ خیر۔ ہر دو بار مین نے صبر کیا اور نہ چاہا کہ اخبار مین ان باتون کو پر کچھ نوٹس لیا جاوے کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم [illegible] لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان باتون کے درگذر سے دلیر ہو کر میان محمد دین صاحب کو بہت کچھ جرأت ہوئی ہے۔ جس کا ہمین افسوس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میان محمد دین کے برخلاف بھیرہ کے غریب احمدیون نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی ہے۔ کہ تھانیدار نے ہمین چند گھنٹے اپنے پاس جبراً بٹھا رکھا اور گندی گالیان دین اور دھمکا کر اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جواہر مل صاحب کے پاس تفتیش کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے مین جب تک کہ ایسے متعصب تھانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتا ہے بھیرہ سے تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میان محمد دین وہان موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق مین کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی اس عرضداشت پر پوری توجہ کرینگے۔ ہماری عادت نہین۔ کہ ہم کبھی سرکاری حکام کے برخلاف کچھ لکھین۔ مگر سخت مجبوری کے سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میان محمد دین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہین۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آنیوالا ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگون کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا۔ کہ میان محمد دین صاحب اس فرقہ کے پیرو مین جن کا عقیدہ یہ ہو کہ اس زمانہ مین جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمدیون کو تکلیف پہنچانا مناسب نہین ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

مین نے جولائی مین احباب کی خدمت مین چند امور پیش کئے تھے۔ اور اخیر جولائی تک [illegible] کا جواب چاہا تھا تاکہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جاوے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی۔

(۱) جماعت شملہ [illegible] یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دینگے اور [illegible] ماہوار مستقل مدد۔

(۲) جماعت کرنال [illegible] یکمشت چندہ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دینگے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۰ روپیہ ماہوار مدد دینگے۔ پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعیین چندہ نہین ہوئی اور جیسا کہ مین اس سے پہلے لکھ چکا ہون ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کار خیر مین ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ مین نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۲ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہین سے جواب نہین آیا۔ مین یہ جانتا ہون کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مدات کے چندون کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم مین یہ خیال نہین کرتا کہ ان تین جماعتون اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتون اور ذی وسعت احباب مین سے کوئی اس مبارک تحریک مین شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان مین ہی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہین۔ اس لئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع نہین کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکین اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہین۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ مین جمع ہوگی [illegible] وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ جہان جہان جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہین اس کی اطلاع ۱۴ر اگست سے پہلے پہلے کردین ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی - ۱۲ر اگست ۱۹۰۹ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی [illegible] جو آجکل پنجاب مین کاروبار کرتے ہین بعض شرفی مزیات [illegible] ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

الحق الصریح فی تصدیق المسیح

گرچہ ہر کس ز رہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام ۔ وفات مسیح موعود علیہ السلام
حضرت امام الزمان کی صداقت پر تازہ دلیل

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اُسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے بمقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی بٹالہ تک اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مقبرہ بہشتی واقع قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامت بالاتفاق خلیفۃ المسیح والمہدی قرار پائے۔

حضرت مرزا صاحب قبلہ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شھید یعنی جو دستوں کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

اب الہام مندرجہ براہین احمدیہ وحدیث صحیحہ کو واقعات صحیحہ مسلمہ متذکرہ بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی متعلق وفات ایسی قطعی اور صاف وصریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصافاً بھی مجال دم زدن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب نے جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر پبلک میں شائع کی وہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر اسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو لہٰذا اُن واقعات سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃً للناظرین وللہ غیبی ہی درج کردوں۔ جو اخویم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اٹھوال گولیکی ضلع گجرات پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ قل یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنہ وفات ۱۳۲۶ برآمد ہوتا ہے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز کے بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

"چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اوٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اُردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات وقرب ما توعدون واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کردیں گے اور کچھ بھی اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیوں میں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اسجگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑینگے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کردینگے اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اُٹھالیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کردینگے تب اون کے نابود ہو جانے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ وبالا کردیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں انکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اوسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقوےٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُترینگی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے

ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں۔ فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنۃ اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھلا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں*۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے .... اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو۔

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاقی رائے پر ہوگا۔ (بدر)

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی یہ دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعہ کھولی گئیں ان پر نظر ڈالنے سے خدا کی قدرت نظر آتی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور من حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مرسل و مامور من اللہ تھے اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخبار بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء خدا کی تازہ وحی
۳ مارچ ۱۹۰۷ء روز شنبہ۔ الہام

(۱) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ ان سے تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا اور پھر انہیں کے [illegible] اشارہ کے الہام ہوا۔ (۲) [illegible] تو بیماری مگر خدا کی استخارہ قبول کرتا اور پھر الہام ہوا۔ (۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

بقیہ حاشیہ کالم نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

تحقیر پیدا کی۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف کا موقعہ نہ دو یہی خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات موںہہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی بمنزلۃ ... انت الذی ... الی ... یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس ... تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہوں تو وہ ہے جس کی طرح سے میری ... پیدا کیا

اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی ۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ اتعجبون ان تموتوا کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۲ مارچ ۱۹۰۸ء ... الہامات الٰہی

ریویو نمبر ۱ جلد ۷ بابت جنوری ۱۹۰۸ء

... ریویو نمبر ۱ جلد ۷ بابت ... صفحہ ۴ ... رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ... (۳) ... قرب اجلک المقدر ... (۴) ... واقعہ ... ہمارے متعلق ... اللہ خیر و ابقی (۵) ... خوشیاں منائیں گے۔

... خداوند کریم نے ان الہامات میں حضرت اقدس کو مخاطب فرما کر آپ کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دیں ... حضرت اقدس کی تدفین ... خلافت ... کا واقعہ ایک ہی دن پیش آنے والا تھا اس کی تاریخ ... بتلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے۔ مگر غم نہ کرو۔ کیونکہ احمدیہ کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے۔ وہ باقی رہیگا اور دشمنوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ خوشیاں منائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رؤیا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ تائٹل پیج

۵۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

اس رؤیا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ پھر دکھلایا کہ اس سردار کی بیوی سے ... کہ واقعہ کو ۵ یا ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کو اصلی تعلق ۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے۔ ۲۶ مئی کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات ... بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۳ جلد ۱۲ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء (۴) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(۳) ایک ... میں کہ قبل از موت کی فتح نصیب ہوگی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح ... نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت ... فتح نصیب ہوگی کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے ... اس الہام کے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں ... فتوحات یا یوں ہو کہ خداوند خدا اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہونے کہ مکہ سے مراد قادیان اور مدینہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح یہ بروز محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیا و الہام مندرجہ ذیل اس کے تائید میں

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ مقام کہ جس جہاں آپ کی وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ نے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنیوالی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنیوالی تھی۔ اس لئے ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو۔

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھا دی گئی تھی چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء محولہ بالا میں بصراحت تمام درج ہے۔ اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے خدا کی طرف سے بتا دیا گیا تھا کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

میں لکھا ہے۔

"۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبد الحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ عبد الحکیم میرا نام رکھا گیا ہے خلاف میرا اس کے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بلاؤں سے کوئی بلا میرے لاحق حال ہو۔ کیونکہ

ان میں شماتت اعدا ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کو یہ بشارت دی گئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔ رحلت سے پہلے پھر کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کی [illegible] پہنچا۔ اور قبل از وقت مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۷ صفحہ ۲ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹ ۔ مئی ۱۹۰۸ء ۔ الرحیل ثم الرحیل
۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۸ء ۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خداترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا [illegible] کہ [illegible] خبر علیم و خبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے۔ پس جو لوگ ان [illegible] انکار [illegible] و استہزاء [illegible] پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمربستہ ہو گئے [illegible] اور [illegible] زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] ہیں مگر وہ خوب یاد رکھیں کہ اُن کی [illegible] ایسی [illegible] کارروائی [illegible] خدا کے اس پاکباز و مقدس بندے کے [illegible] اقدس [illegible] نہیں لگ سکتا۔ بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہام کہ "[illegible] مٹائیں گے۔" اپنے ہاتھوں آپ پیدا کرتے ہیں:۔

[illegible] ۔ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ر جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:۔

"تاہم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت اقدس ؑ اس زمانہ کے [illegible] اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ [illegible] یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ اُن کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلاچوں وچرا اُس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدس ؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے متعلقین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں اور اُن کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارت پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدس ؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں۔ ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھ کر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ؎

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں۔ ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ اُن اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی۔ سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی [illegible] نکلی۔

جواب۔ [illegible] ڈاکٹر [illegible] حکیم نے ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی [illegible] بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] میں [illegible] جائیں گے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ر اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۲۹ر جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مر جاویگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مر جائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوگیا۔ یعنی حضرت اقدس ؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہوگیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدس ؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی [illegible] اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں [illegible] نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے [illegible] ہیں [illegible] ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے

---

* خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے جو مجھے [illegible] شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے [illegible] خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کا عذاب ان پر ذلت کی موت اُن کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی مابہ الامتیاز نہ رہے۔

تہین پیدا کیا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف نہ دو مت بنادی خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایہا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اوس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات مونہہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) ... میرے اہل بیت خدا نے مجھے شر سے محفوظ رکھے اور کبھی تجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی بمنزلۃ ... انت الذی ... الی ...

یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس ... کیسہ سے ظاہر ... ہوں تو وہ ہے جس کی ... سے میری ... پیدا ہوگی

اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی ۔ ۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ اتعجبون ان تموتوا۔ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء ... الی

ریویو نمبر ۱ جلد ۹ بابت نومبر ۱۹۰۷ء

... قریب ... ریویو نمبر ا جلد ۶ بابت ... ۱۹۰۷ء صفحہ ... رویا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ... (۳) ... وفات قریب رسید (۴) ... ایک ... اللہ خیر و ابقی (۵) ... مت ... گے۔

ان الفاظ ... خداوند کریم نے ان الہامات ... حضرت اقدس کو جناب ... آپ کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دیں ... جو حضرت اقدس کی زندگی میں خلافت ... ایک ہی دن پیش آنے والا تھا اس کی تاریخ ... تبلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے گا مگر تم غم نہ کرو۔ کیونکہ ... جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے ... وہ باقی رہیگا اور مومنوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ ہم خیال ... میں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا سب کے کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رویا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ ٹائیٹل پیج

۵ جنوری ۱۹۰۶ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوی جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۲۵ یا ۲۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۲۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

اس رویا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہے۔ پھر یہ کہلایا کہ اس سردار کی بیوی ... کے واقعہ کو ۲۵ یا ۲۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کا اصلی تعلق ۲۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے۔ ۲۶ کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات ... بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۳ جلد ۱۰ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء

۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء (۳) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(۳) ایک ... میں کہ قبل از موت کی فتح نصیب ہوگی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تو اسی طرح ... تیری نشانوں سے مغلوب ... ہو جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت ... فتح نصیب ہوگی کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔

... اس الہام کے کہ "ہم مکہ ... میں مریں گے یا مدینہ میں" واقعات یا یوں ... کہ ... خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے کہ مکہ سے مراد قادیان اور مدینہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح بروز محمدی علیہ الصلوۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیاء و الہام مندرجہ ذیل اسی ... میں

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا۔ کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ ماتم کدہ ہے جہاں آپ کی وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ نے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنیوالی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکالکر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنیوالی تھی۔ اس لئے ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھا دی گئی تھی۔ چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ بالا میں بصراحت تمام درج ہے اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ... اپنی وفات ... بتا دیا گیا تھا کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

... ہے۔

رؤیا ۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے بعد میں نے خیال کیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور پھر دل میں ڈالا گیا۔ کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا کہ مفہوم بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ان ... سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو۔ کیونکہ

ان کی شماتت اعداء سے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔

رحلت سے پہلے کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کو پہنچ چکا۔ اور قبل از واقعہ مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۰ جلد ۷ مورخہ ۲۰ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹ مئی ۱۹۰۸ء ۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا اور یہ [illegible] کہ خبیر علیم و خبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے پس جو لوگ ان [illegible] الکہ سخریٰ و استہزا سے پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمر بستہ ہو رہے ہیں اور [illegible] زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی ایسی بے ہودہ [illegible] خدا کے اس پاک [illegible] حضرت اقدس [illegible] پر کوئی [illegible] نہیں لگ سکتا بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہام کو کہ "خوشیاں منائیں گے" اپنے ہاتھوں آپ پورا کرتے ہیں :-

فویل للمکذبین- یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ر جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماما یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دونگا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا اقرار بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اسطرح کرتے ہیں :-

"تاہم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت اقدس [illegible] اس زمانہ کے [illegible] سے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں [illegible] یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ اُن کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون و چرا اُس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے معتقدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہٰذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں اور اُن کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ سے

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیست نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] چودہ مہینے [illegible] جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ راگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۲۹ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہوجانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں [illegible] نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے [illegible] ہیں۔ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے

✝ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کی اس فقرہ کا رد ہے [illegible] اخیر پر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اسکے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہوجائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق ؏

اب اگر ناظرین اس وحی الٰہی اور تشریحات حضرت اقدس ؑ پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صاف دکھائی دیجائیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارۃً بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو جائیگا پس معترض کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنے دل سے ایک بات تراش کر اس کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں یہ تو بیان کیا گیا۔ کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر عبدالحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مرجائیں گے۔ اس کی تردید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب . . . .

کی پیشگوئی کا ماحصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبدالحکیم کی زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپکے اس طرح فوت ہو جانے پر عبدالحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤں گا۔ میرے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے مگر تو ذلت کی موت مریگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آ جائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آمدہ سے یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے مقبول اور صادق بندے تھے اور مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم کاذب ہے۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کرتی ہے۔

اعتراض نمبر۳

مرزا صاحب نے ایک عورت سے اپنا نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب

حضرت اقدس مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس ؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔"

پس جب حضرت اقدس ؑ خود ہی تحریر فرما چکے تھے کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اعتراض نمبر۴

مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو اخبار بدر مورخہ ۱۵۔ اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماری سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ مفسد و کذاب ہونگا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ بھلا چنگا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفسد و کذاب تھے۔

جواب۔ اسی اشتہار میں جس کا حوالہ معترض نے دیا ہے حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ "اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنۃ اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"

اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ نے مولوی ثناء اللہ کی موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی ہاں آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپ کے الہام یا وحی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی مان لیجائے۔ تاہم حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اور بعض دعائیں جو حکمت الٰہیہ کے مغایر اور تقدیر مبرم کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے بچ جانے کی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے باایں ہمہ ہم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنۃ اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔

ناظرین۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے دعائیہ اشتہار کو پڑھکر بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپ کا مامور من اللہ اور مسیح موعود ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

٭ اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

✤ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

؏ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء
مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

وہ توبہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دعا آپ کی قبول ہوگئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنے یہ بات کہ مولوی ثناءاللہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الٰہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات مابعد سے ظاہر ہے۔

اب حکیم وحمید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھنے وصداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو ثناءاللہ کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ اس نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ لکھدیا کہ: "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

اور ثناءاللہ کے نائب نے اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوادیا۔ جس پر ثناءاللہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ۱۶ ع۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ۴ ع۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ۱) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتے طال علیھم العمر (پ۱۷ ع۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصل بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغھم من العلم۔"

اب ثناءاللہ کے جواب اور اسکے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ثناءاللہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو غلط بتایا اور پبلک کو یہ جتایا۔ کہ اگر ثناءاللہ مرزا صاحب کی زندگی میں مرجائے۔ تو ہرگز اس طرح مرنا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

جب ثناءاللہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد اور ثناءاللہ کی زندگی میں فوت ہو جانے کو ان کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں انکو جھوٹا دغاباز مفسد نافرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں ثناءاللہ اور اس کے ہم صفیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد بتاریخ ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ وحی نازل فرمائی۔ سأریکم آیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر کہ ثناءاللہ کیلئے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی ہے وہ میں پوری کر دکھلا دونگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ بھی دوسرے الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ھو فی شان۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں آ جاتا ہے) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرے الہامات میں آپ کو بشارت دیگئی اور وہ یہ ہیں۔ لا یھد عنہا عقلہ ولا تری من ذب کریم۔ تیری بنائی نہ جائے گی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء پھر مخالفوں کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام میں توجہ دلائی۔ ۲۲ اگست ۱۹۰۶ء۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربھم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپکو یہ الہام ہوا۔ کہ سأریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہو کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناءاللہ وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۲ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ)۔

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام ان کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کیلئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء وقدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں

اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار واحافظک خاصۃ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علے من کذب وحی اللہ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور لعنۃ اللہ علی من افتریٰ علے اللہ۔

اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے۔ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہریگی

اب میں دیکھونگا۔ کہ اس میری تحریر کے مقابل پر

بغرض تکذیب کوئی قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمدؐ

اس اعلان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء پر حسب ایمائے الٰہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ نے اس اعلان میں تحریر فرمایا۔ کہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے پس اب انصافاً کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی بنا پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائے ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اوسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ پر قائم رہتے تو پھر اوس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے کیوں پیش کرتے۔

پھر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ مندرجہ اعلان مطبوعہ ۶ر جون ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں وحی الٰہی کے مطابق طاعون سے محفوظ رکھا گیا ہوں۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو وحی الٰہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ انسانی افترا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ وحی الٰہی نہیں انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی میں ہی طاعون کی موت سے مر جائیں گے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے ہلاک ہو جائیگا رجوع کر لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس نوٹ کے مضمون پر جو ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں چھپا تھا یعنی اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ بس حضرت اقدس مرزا صاحب کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہو گیا کہ ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپ ہی جھوٹا۔ دغاباز مفسد اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ اس مصرعہ کو ورد زبان کرے ؎

میں الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر [illegible] بھی میرے پاس پہنچ گیا۔ اخبار مذکور میں اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بھی معترضین کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں لہٰذا مناسب مقام سمجھ کر بقیہ اعتراضات اور اون کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ میری عمر اسی سال سے چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے صرف ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب۔ حضرت اقدسؑ کی عمر وحی الٰہی کے مطابق ۷۵ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی ہوئی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے خود میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچوں کی عمریں لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں رہی آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ کبھی آپ نے اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جاویں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں آپ نے تخمینے کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے جس کی رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دعویٰ کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھپن سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اونہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کیواسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور آٹھ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸ = ۷۳ سال ہوئے۔ اس میں دو سال تدریج کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ سال بہرحال اسی کے قریب اور مطابق وحی الٰہی ہے لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی کے قریب بھی ہوئی ہوتی تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجھا جاتا۔ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت۔

اعتراض نمبر ۶ مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔

جواب۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ مدت ہوئی کہ آپ کو ایک الہام ہوا تھا کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے ایسا ہی اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین باتمکین خود بنظر انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو چند اعتراضات حضور کو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے تھے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدسؑ کی ذات ملکی صفات پر کوئی نقص عائد نہ ہو سکا۔ ہاں آپ کے الہامات مطہرک من الذین کفروا اور لا یبقی لک من المخزیات شیئاً وغیرہ اور پورے ہو گئے۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیئے۔ کہ ذرا دل میں شرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ علیم و خبیر خداوند تعالیٰ نے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر وسیع غیبی باتوں سے اطلاع بخشی تھی اور آیۃ کریمہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول پر نظر ڈال کر مسیح موعودؑ کو رسول اللہ و نبی اللہ مان لیں ورنہ خوب یاد رکھیں۔ کہ وہ اپنی منہ کی پھونکوں سے الٰہی نور کو بجھا نہیں سکتے اور اون کے تعصب و عناد کے گرد سچائی کے چمکتے ہوئے سورج پر خاک نہیں ڈال سکتی۔ ؎

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مردند وشد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال دل سے نکال ڈالیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہی وقیوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

پس وہی سچا اور قادر توانا حی وقیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے اور اسی کی نصرت وتائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لیگی کہ احمدی لوگ بفضلہ تعالیٰ منکرین ومخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد اور پھر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز ومعجزانہ طریق پر وہ دائمی غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اے خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال اور ہمیں وہ کرشمۂ قدرت دکھلا جس کے دکھلانے کا تو نے اپنے مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہم آمین۔

الف

خاکسار سید صادق حسین مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ جولائی کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا تھا۔ وہ تلخ گھونٹ شیر مادر کی طرح ہضم ہو گیا۔ اب پھر المجدد نے ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنا اس بات پر ہے کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حسب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنا پر حضرت شیخ احمد سرہندی کا دعوے تجدید ہوتا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودہویں صدی خالی جائے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی شریف و متین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔

اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری ہے۔ مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک حد تک تو اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جا رہے ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابو الفضل کے ساتھ مناظرہ جو دکھایا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث معافہ بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ جنون کے ذریعہ ملایا گیا ہے۔

پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض احادیث کو حضرت امام ابو حنیفہ پر منطبق کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب ایمان ثریا پر چلا گیا۔ پس لناله رجل من ابناء فارس کی حدیث خواہ مخواہ ان پر چسپاں کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ

مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مہدی۔ کرشن ہونے کے ثبوت میں ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جاویں۔

میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے چشتیوں کی ایک کتاب پر اعتراض کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے بتوں کو نکالو۔ جو تصور شیخ کے ذریعہ مشرب فی قلوبھم کے مصداق بن رہے ہیں اس پر ایک لمبا چوڑا بے سروپا مضمون چھپا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از راہ شرارت ہمیں بار بار تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تصویر محض پیشگوئی قیافہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ حلیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے ہیں ظاہر کرنے کے لئے چھپوائی گئی تھی۔ ہر شخص کے دل میں اپنے محسن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں جب ایک سامان موجود تھا اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اسے سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے دل میں نہیں پکاتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں۔ ایک دفعہ کارڈ مین پر کسی نے حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے ان کے جلانے کا ارشاد فرمایا جس کی فوراً تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں کا اسے اپنے پاس رکھنا روز روشن کی طرح اظہر ہے اس کے ڈیفنس میں یہ دلیل کہ "ضرورت" ہے ہمارے طرز عمل کے لئے بھی دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے تو ضرورت کے لئے۔ پھر تم روپیہ پیسہ کے لئے ضرورت بیان کرتے ہو اور ایک دفعہ بھی یہ نہیں بتلا سکتے کہ کسی نے تم میں سے گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے ہمارے لئے اور قسم کا سکہ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ تم لوگ مجبوری سے اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکروا سم ربک اور اسی قسم آیات سے ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے

کہ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر تنہا بے واسطہ اور فنا فی الشیخ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم لعداس کی تعمیل بالکل عبث ہے جب تک اس میں تصور وفنا فی الشیخ کا عمل نہ ہو۔۔۔۔ پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں بھی وقعت نہیں کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبث محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم سلیم دے تاکم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم لا الہ الا اللہ کے معنے سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے نزدیک تو غیر اللہ کا خیال بھی ایک بت ہے اور اس لا الہ میں اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے اور دل میں اپنے پیر کا بت۔ بت پرستوں سے جا کر پوچھو وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح ہمیں کچھ نفع ضرر پہنچا سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہیں۔ کہ "ابتدا میں سالک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولا کریم کی ذات سے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی ہے من حیث انہ مظہر لفیوضاتہ سبحانہ محسوس بالحواس الظاہرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ مبتدی لوگوں کے لئے۔۔۔ صرف تصور کو جمانے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے اس کے بعد پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب لم یزلی کی مورتی نظر آتی ہے۔ بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال باطل تی

بنلد پر اجعل لنا الہاً کہا تہا - ہان مین بڑے دعوی سے کہتا ہون کہ شیخ کا تصور بڑے جد و جہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلہ کے یہی تعلیم دیتے ہین اب اگر تکلیف کے ساتھ صورت حاضر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخون کا کام ہے تو اس کا الزام تمہارے سر پر ہی ہے - وہ جو بقول تمہارے تصرف کا منصب رکھتے ہین وہ زیادہ ملزم ہین کہ بجائے الٰہی محبت کے اپنی محبت مین ڈالتے ہین اور اپنا تصور یا تصویر اس دل مین جو اللہ کا گھر ہے رکھنے پر مجبور کرتے ہین - مین تو ایسے لوگون کو والذین امنوا اشد حباً للہ کا مخالف سمجھتا ہون - اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا پکانا روحانیات کی پہلی منزل مین ضروری ہوتا تو قرآن مجید مین بہی یہ حکم ہوتا کہ اے لوگو رسول کی تصویر دل مین پکاؤ مگر وہان تو لکہا ہے - فاتبعونی یعنے میرے پیچھے پیچھے آؤ - یہ نہین کہ میری تصویر پکاؤ - الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی مین نہین پڑے ورنہ وہ بہی اگر یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا و رابطوا کے یہی معنے سمجھتے کہ اے مومنو شیخ کا تصور پکاؤ تو پہر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرتا سب مسجدون مین گہونگٹ ڈالکر بیٹھ جاتے اور الا اللہ الا اللہ کرتے - استدراج قلب کے مرض مین گرفتار ہوکر دائم المریض بن جاتے دماغ مین خلل آ جاتا اور اس استدراج کو تلبک کا جاری ہونا تصور کرنے لگ جاتے تو پہر اسلام کا خاتمہ تہا -

بندۂ خدا یہ رابطوا سے معنے رابطہ (تصور شیخ) کہان سے نکالے - رابطوا اور رابطوا مین فرق نہین کرسکتے اور پہر اس رابطہ کے لئے شیخ کہان سے نکالا - جلالین ہی دیکھ لیتے اس مین بہی اس کے معنے اقیموا علی الجہاد لکھے ہین بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنے ہوتے چلے آئے ہین مگر اب ایک شخص چودہوین صدی مین پیدا ہوا جو اس آیۃ مین رابطوا کے معنے تصور شیخ کرتا ہے - کسی تفسیر سلف مین خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنے دکھائے ہوتے - رابطوا کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے : من رباط الخیل ترھبون بہٖ الایۃ - معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود بہی اچھا نہین سمجھتے - اس لئے اس تصور کو تم محبت راسخہ اور دوسرے الفاظ مین چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہین سکا - ایک جگہ لکھا ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ اور کجا بت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم ملزوم - پہر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو - محمد اعظم ہمین بار بار لکھتے ہین کہ ان باتون کی کیفیت کرشن کے سیوکون کے فہم سے بالاتر ہے - شاید اسے معلوم نہین کہ ہم تو تمہارے گھر کے بھیدی ہین نقشبندیت نے ہمارے گھر مین پرورش پائی ہے - میرے آبا نے خود اس مسمریزی فن کو سیکھا کئی لوگون کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا - اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہین اور اس بات کے گواہ موجود ہین - جو اس فیضان کے قائل ہین مگر آخر کار الحمد للہ کہ ان پر بہی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہے - اثر ہوتا ہے کچھ نظر بہی آتا ہے - مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوئی اور تخیلات مین - اعاذنا اللہ منہا -

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان مین ایک قصیدہ ہے - جس کے دو شعر علمار کرام کے ملاحظہ طلب ہین سہ

ہوتا پابند شریعت وہ تری بیعت مین
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
رب ارنی کی نہ موسیٰ کو بہی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سرمۂ چشم مسرور

ایک امتی کی شان کو بجائے اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے منصور سے بڑہاتے بڑہاتے حضرت موسیٰ سے بہی آگے لیجانا اگر کفر نہین تو پہر جہان مین کوئی کفر نہین وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پُر ہے - جو صاحب شریعت ہے - جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قربناہ نجیاً فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سرمہ - کالا سرمہ - اس نور السموات والارض رب العالمین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی - زیادہ اچھا ہے تعالیٰ شانہ عن ذالک - استغفر اللہ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہوگیا - اے علمار کرام کیا تم سب ہی مر گئے - کوئی تم مین سے نہین جس کے پہلو مین دل - اور دل مین نور ایمان اور اس نور مین غیرت کی چمک ہو - اے آسمان تو کیون ٹوٹ نہین پڑتا اور اے زمین تو کیون نہین پہٹ جاتی کہ تیرے منہ پر اس احسن الخالقین کے حضور مین ایسے کفر بکے جا رہے ہین

تازیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے - جسمین اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے - جس کا نام تین چار سطرون مین گہرا ہوا ہے المحدیث نے سچ لکھا ہے - کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے بہی کوئی نہ کوئی چہوڑتا - ... اور کی نسبت کی مثال یہان پر صادق آتی ہے - ہم شاہ صاحب سے جن کی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہین کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے -

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بارے مین کوئی اطلاع ملی تہی - (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد مین کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا اور یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر تہا یا یونہی تک چلائی تہی (۳) کیا ۲۵ - ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپنے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تہی -

اس کا جواب یقیناً نفی مین ہوگا یہ جو اس المحدیث مین اور شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات مین کہا کہ ۲۴ گھنٹے مین کیا ہوتا ہے - یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے -

تاہم مین خود بنفسہ شہادت دیتا ہون کہ یہ ہرگز نہین کہا گیا ... مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف بہی یہی کہتے ہین کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہون جس سے ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا -

چونکہ حریت میری فطرت مین داخل ہے اس لئے مین ... بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہون - مین اس اکہاڑے مین جو مسیح منزل کے سامنے ہر شام کو لگتا تہا - قریباً روز جاتا رہا اور مین نے اوّل سے آخر تک ان سب کی تقریرون کو سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا مین مشتاق تھا - میرا اس پر حسن ظن تہا وہ اٹھا اور اٹھتے ہی حضرت صاحب کو گالی دی - جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ اس شخص مین روحانیت ہرگز نہین کہ وہ کسی کو برا کہین - انہی صوفیار مین سے وہ گذرے ہین جو اپنے تئین کتے سے بدتر کہتے - مگر ایک صوفی ہونیکا دم بہرنیوالا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھون کے سامنے حسب سنت نبویہ شام کے وقت سر بسجود دیکھتا ہے اور پہر انہین ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق - طریق صلحار تیسوہ شیوہ اتقا تہا - کاش اسے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہین تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہے اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جسکے مسلمانون کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کفر کا لفظ بولنا - تکاد السموٰت یتفطرن

منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدًّا۔ اگر یہ پیشگوئی ہوتی پیشگوئی ہوتی تو اس کے دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ ... کے المبتدئین۔ تین ماہ بعد شتے کا از جنگ یاد آید۔ پیغام صلح کی نسبت بھی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا مواد از تذلیلات سے لبریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ جس پولیٹیکل شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید بھی اسی لیکچر میں موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ مفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو زہر اُگلنا چاہتے ہو۔ اُگل لو۔ محمد ظہور الدین اکمل۔

پیغام صلح بار ثانی اور اسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ دو ہزار چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہوگیا۔ اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اردو اور تین ہزار انگریزی کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایسا ہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ صوبہ بہار میں کرایا جارہا ہے۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا میں ان احباب کا دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے فرداً فرداً پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اس کی اصلی لاگت پر مجھ سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگوا کر اپنے اپنے سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق نہایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر اگر یہاں سے بلاقیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو پورا پورا علم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کس دوسرے شہر میں اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہے دوسرے اگر اسے یہاں سے بلاطلب بھیجا جاوے تو بسا اوقات جس کو یہ کتاب بلاقیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت بہت ہی کم ہوجاتی ہے اس کے علاوہ ہماری خرچ محصولڈاک کا ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ ایک دوست ایک دو روپیہ کی لاگت کی کتابیں بلاتکلیف منگوا کر بطور تحفہ اپنے شہر کے ان ہندو احباب کو تقسیم کرسکتا ہے جو اس کے علم میں اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محصولڈاک سے ہی نجات ہوگی بلکہ یہ کتاب اس کے مستحق اور اہل کو ہی پہونچیگی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کرکے نہ صرف مشکور ہی ہوگا۔ بلکہ اس کو اس توجہ اور شوق سے پڑھیگا جو بصورت دیگر بذریعہ ڈاک مفت کتاب مل جانے میں ممکن نہیں۔

ہمارے احباب نے پورے طور پر ابھی اس طریق پر توجہ نہیں کی کل جماعت احمدیہ میں سے صرف ایک صد خط بمشکل آیا ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے۔ گویا دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری یا اشاعت کا سامان قوم نے مہیا کیا ہے۔ چونکہ اب اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کے بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ روپیہ سے اس کتاب کو مجھ سے منگوا کر اپنے اپنے ہندو احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں کہ قومی چندوں میں کس طرح کمی واقعہ ہو۔ اور اگر وہ یہ نہیں کرسکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگوا کر اپنے شہر کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کردیں اور محصولڈاک کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں۔ اور جب وہ مجھ سے کتابیں طلب کریں تو محصولڈاک کے لئے ٹکٹ ضرور ساتھ بند کردیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپ کر تقسیم ہو رہا ہے اردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔ پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع ہونے کو ہے۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاویگا اس میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور حکیمانہ بحث مسئلہ تناسخ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعویٰ کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تناسخ کے قائل ہیں۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلاف مٹا کر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پلانے کی کوشش کی ہے اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اوس حقیقت کو شریمد بھگوت گیتا کے حوالجات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت سری مہاراج کرشن جی علیہ الصلوۃ والسلام وقتاً فوقتاً زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی ملبست اور پریم سے لکھی گئی اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید اور اس کے مختص بہ زمان ومکان الہامی ہونے پر بحث کی گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کیونکر قرآن کریم کل دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول کرلینا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا حجم پیام صلح سے تین ڈہائی گنا ہوگا اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے لیکن یہی ہے

سرمہ مفت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی طرف توجہ نہ کی اُمید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی اے چیفکورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل نولکھا لاہور۔ ۱۲ اگست ۱۹۱۰ء

نوٹ۔ جو ہندو صاحبان نصف آنہ کا ٹکٹ مجھے بھیجینگے اون کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گھر میں پہونچ جائیگا

تاریخہائے وفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند تاریخہائے وفات جناب حضرت اقدس کے ارسال خدمت ہیں جو کسی دیگر متوفی پر ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتی ہیں درج اخبار فرمادیں شاید کسی طالب حق کیلئے مفید ہوسکیں۔ والسلام

۱۹۰۸ع
(۱) عیسیٰ محمدی بموجب وعدہ حق از بین متوفی ومرفوع الی اللہ شد

۱۹۶۵
(۲) میرزا غلام احمد قادیانی عیسیٰ محمدی زندہ جاوید ہیں

۱۹۶۵
(۳) عیسیٰ متوفی ومرفوع الی اللہ شدہ است

۱۹۰۸ع
(۴) عیسیٰ زمان حسب وعدہ الٰہی متوفی ومرفوع الی اللہ شد

۱۹۰۸ع
(۵) مرزا غلام احمد فردوس مکانی ہیں

راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیانوالہ (گجرانوالہ)

ضرورت ناطہ

مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے۔ جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس۔ بر روزگار۔ قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تھل۔ ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگڑ۔ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفرگڑھ ضلع خاص اور سادات۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔
خط وکتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

میرا بھائی "غور سے سنے"

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے بد تہذیب اور ہتک آمیز اور توہین کے کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدھے رسالہ میں اس کو یک صد روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تھا کہ جو جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنے تو بجائے خود رہے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو انہی حدیثوں میں سے ایک حدیث ہی جو لنبی ہم کہیں گے۔ دو منصف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں منصف عالم اس کی صحت خوانی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ انعام مذکور دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک مہینہ تک اس کو مہلت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم جواب دہی اس سوال یا شرائط کے ہم اس سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ بیشتر کیم [illegible] سے اخیر جولائی بیشتر کیم اگست تک گذر گیا۔ اس نے اپنا بھی کسی ادمی کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں یا لوڈ [illegible] میر لطف [illegible] روانہ کرتا جس میں صرف یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ میں ایک حدیث جو تم کہو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم یک صد روپیہ میدان میں لے آؤ۔ اس کا میدان میں آنا تو درکنار بلکہ اس بیچارے نے چوں تک بھی نہ کی۔ وہ جانتا تھا کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیئے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ کریگا۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے بہتر تو یہ ہے کہ توبہ کرے اب ہی وقت ہے ورنہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکسار مستری احمد دین از بھیرہ

"زہرہ" سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن ستارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلاویز تھا۔ آشفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہہ گیا وہ یہ ہے:۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پر آسمان کے جھومر لٹک رہا ہے

آنکھوں میں میری آجا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور والے
ہم تو ہی میں ترے مشتاق طور والے

اے صبح کے ستارے پیارا روشنی ہے تیری
کیا شکل پیاری پیاری [illegible]

یہ صبح صبح کس [illegible]
یہ دوڑ دھوپ تیری [illegible] اس فضا میں کب

[illegible]
[illegible]

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے
جس مہربان کی خاطر بیداری تیرے [illegible]

[illegible]
پھیلیگا کوئی دم میں دنیا پہ نور [illegible]

ہو جائیگا اجالا نکلیگا شاہ خاور
پہنچیگا فیض اس کا افلاک سے زمین پر

میرا بھی ایک صادق رہتا ہے آسمان پر
قربان میری جاں ہو اس پیارے دلستان پر

وہ نیر رسالت وہ آفتاب قدرت
پھیلی ہے اک جہان میں جس کی ضیا و صورت

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفیٰ کا ہادی رہ ہدیٰ کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہویدا
اک اک ادا سے جس کی شان خدا ہے پیدا

میرے عزیز تارے اسکی خبر سنانا
اس نیر جہاں کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہوگا الہام کے افق پر
کب پھر رجوع ہوگا اسلام کے افق پر

کب آئینگی بہاریں۔ اصحاب کے چمن میں
کب گائینگے ملاریں۔ احباب پھر وطن میں

کب وہ کلام عزت آویزہ گوش ہوگا
ہاں کب وہ جام وصلت دلبر کا نوش ہوگا

کب پیارا پیارا چہرہ مشتاق دید دیکھیں
کب صائمین فرقت۔ وصلت کی عید دیکھیں

زہرہ! او پیاری زہرہ! یہ لمبی داستان ہے
اور اس طرف کو لے دے وہ ہو رہی اذان ہے

نیر اسفر ہے لبا اب جاؤ تم خوشی سے
اکمل بھی جا رہا ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آف گولیکی

دعا کا محتاج میں اپنی قوم سے ملتمس ہوں کہ للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے تبادلہ کے کام کو سرانجام پہونچا دے اور افسران بالادست اس کو منظور فرما کر حکم جاری کریں۔ عاجز بشارت علی خان احمدی سگنیلر ریواڑی

رعایتی اعلان مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچسو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا معہ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعودؑ کی منشا کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں [illegible] اختلافات کو رفع کرنیمیں یادگار زمانہ ہے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہے اگر کئی احباب مل کر کئی جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری کی درخواستیں بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف زبانی ہی نہیں ہے بلکہ عملی حالت میں ہے جو ویسا ہی ہونا چاہیئے پہلے شہدا مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا عملی نمونہ تو روز روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزم بھائی غلام محمد خان راجپوت احمدی سکنہ لسنگرہ ضلع جالندھر جو عمر میں بیس سال ہیں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزار رحمتیں ان ... کرے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقعہ پر ... نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے ... بھائی چودھری امیر خان صاحب ... جو انگریزی ... خوری اور سخت طبعی میں کمالیت پہنچی ہیں اور گورنمنٹ کاروبار کے ... مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی ... ۱۱ جولائی ۱۹۳۰ء بروز جمعہ مقرر تھی برات موضع بڑودہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کارمختار کی خدمت میں بذریعہ تحریر (بوجہ خوف زبردستی طبیعت) پورے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلاف سنت رسول اکرم ہرگز شادی نہیں کرونگا اگر بد رسومات کروگے تو پچھتاؤ گے مگر چودھری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسومات کو ترک کرنے کی عوض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تکالیف کفار وطن چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھڑانا چاہا اور چاہا کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرمتی نہ ہو (خدا رحمت نہ بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بموقعہ شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوا لیا۔ اور عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوش کی چمکار دکھائی۔ اور رسول فرمان کی بجا آوری میں شادی ہی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودھری صاحب نے ایک معاندانہ چال چلی کہ باجے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے آگے پہنچ جاؤ اور موقعہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا کہ اچھا آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہم نے جبراً قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو ہمیں دین و دنیا میں روسیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ مخواہ اسلامی احکام کی پابندی کراتے ہو اور سنت رسول سنت رسول لئے پھرتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پہلانہ ہونے دے اور تماشا اُن کے چاؤ سے باز رکھے ہمیں تو اسلام نہایت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تھا۔ عجب ہیں دولت اور ثروت ملتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ سے ... خیر چار و ناچار چودھری امیر خان صاحب نے ... چال سے کہ پھر ... اپنے بھائی کو ہمراہ لیکر بمعہ برات کے دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے ... اُدھر بڑودہ سے چودھری صاحب کو بھی تاکید ہوا کہ ... اگر ... سنسان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو داغ لگیگا (چنانچہ لگا) اور ... احمدیوں کا کہنا کرنا پڑیگا۔ نیز ناچ تماشہ کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس کا نام ہی شادی ہے تو اگر ناچ رنگ نہ ہوں تو شادی کیا ہوئی خاک۔ یہ تو ماتم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انکار کریگا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی امنگ تو سب کچھ کرا لیتی ہے لوگ تو پانچ ہزار روپیہ دیکر بیاہ کراتے ہیں کیا اسے مفت کی کھیر بھی ہضم نہ ہوگی۔ غرضکہ برات موضع بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہنچ گئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ گیا جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلایا گیا تو پھر شیطان کا آخری دور حسب ارشاد چودھری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی محض اکیلے رات رات اپنے اسلامی نور کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ نہ کسی رشتہ دار کا ناجائز لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی پرواہ کی شیطانی محفل کو چھوڑ اور دل میں یہ کہہ کر کہ لو تماشہ والے موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیوں میں آداخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ ہجرت مبارک ہو غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی سسرال کا چاؤ۔ رشتہ داروں کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پھر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسول و مسیح موعودؑ کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ ان نئے اونے ابدعات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش ڈالا ہے تو پھر کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہنچیگا۔ خدا ہزار ہزار برکتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعود کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی شمع ہم میں پہونچی دوسری طرف مخالفان احمدیہ کا نمونہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود رسول کے خادم کہلانے کے بعض عزیز موصوف نے ... اصرار ... طرح طرح سے سمجھانے کے پھر بھی آنکھیں بند کرکے اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا قائم رہی جو انہوں نے کیا۔ یا اس میں قائم رہتی تھی جس پر عزیز موصوف عمل کرانا چاہتا تھا۔ عقلمند کو تنبیہ کے لئے ... عبرت پکڑنی چاہیئے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

اب میں مختصراً احباب احمدیہ کاٹھ گڑھ کی مہمان نوازی کا حال بھی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیز ان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے سایہ الطاف میں اپنے مہمان کر لیا۔ بلکہ میں نے چودھری سوہنے خان و چودھری حسین خان نمبردار و بھائی عبدالسلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی یہاں تک بھی سُنا کہ ہم اپنے مہمان کی شادی کریں گے اور ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بھائی چودھری امیر خان صاحب خود یہاں آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کرکے ان سے معافی طلب نہ کریں گے۔ ہم کو یہ ہماری جان سے زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اوروں نے تو بہی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا ہے خدا اونہیں جزا اسے خیر دے۔

الراقم خاکسار امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکنہ ہریانہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورتِ نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ س۔ معرفت ایڈیٹر مدرسہ

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگون نے لاہور مین یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ مین تفرقہ ہو کر مدگروہ ہو گئے ہین بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے - کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا - اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا - مگر جس کا محافظ خدا ہو - اوسے کون تباہ کر سکتا ہے - اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دربارۂ خلافت جماعت مین ہو ہی جاتا - تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب سے کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا - لیکن خداتعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ مین ایسا اتفاق عطا کیا ہے - کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر انجمن -

اہل بیت اولاد و اقربا ء مسیح موعود و مہدی معہود نے بہ الاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور ... ب دلی خلوص کے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھا ہے - اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہین - کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا -

ہندوستان سے باہر کے خریدارون کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام وی پی نہین جا سکتا - اس واسطے آیندہ افریقہ - آسٹریلیا - انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہان جہان ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت مین بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جا دیگا - ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہئے موجودہ سال کی قیمتین جن کے ذمہ ہین وہ خود بھیجدین - مینجر

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے کے مضامین

منشی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ تذکرہ چکڑالوی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہین ان کے جوابات مین

ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ اگست کے پرچہ مین درج ہو گا - کیونکہ موجودہ پرچے مین اس کے واسطے گنجائش نہ تھی -

ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوربی زبان مین لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج ہوگی

ایک بے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ جات تعلیم الاسلام - ریویو - الحکم و بدر جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہین - وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان بعض اپنے اندر ایسی خوبیان رکھتا ہے - جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہین اور نہ ہو سکتی ہین جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے - کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند اولوالعزم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہے - جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرانی یادداشتون کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے رہتے ان وجوہات نے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف بچون اور نوجوانون کے واسطے تشحیذ الاذہان کا موجب ہے بلکہ بڑون اور بوڑھون کے واسطے بھی اسم بامسمےٰ دماغ اور دل کے لیئے ایک ضروری مطالعہ ہے - قیمت سالیانہ عوام سے ۱؎ اور طلباء سے ۱۲؎ ہے - ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے - اور دفتر مینجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے -

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہے - اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو -

امیر احمد قریشی از قادیان

ضرورت ملازمت

میان عبدالخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے - محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہین - محکمۂ ڈاکخانہ مین ملازم رہ چکے ہین - انگریزی حروف شناسی رکھتے ہین - ہندوستان کے کسی حصہ مین ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے - جانیکو طیار ہین - اُمید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھین گے اور جہان موقع ہو - عاجز کو اطلاع دین گے -

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہین ہوتی - علاج معالجہ سے فائدہ نہین ہوا - اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہین - لڑکی حجام ہو - عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے - آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت مین کم نہین - درخواستین اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو -

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریدارون سے للعہ روپیہ لیئے جاوین گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی - محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر - محمد یٰسین احمدی از مقام داتہ - مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ - یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے مینجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستین آئی تھین وہ بہ سبب کتابون کے تا حال کمل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہین ہو سکین بعض اوراق جو باقی رہتے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہین جب چھپ جائین گی - ارسال خدمت ہونگی - ناظرین صبر سے انتظار کرین -

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے ماموریں اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح

یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیائی درہ ودائی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین آمنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶/ رکھ دی گئی ہے۔

براہینِ احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور عمدہ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے۔

درثمین

حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ۔ مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار

کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا

ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ وعجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲/)

سر الشہادتین

مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء

ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۱/

جنگ مقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین

یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب

احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات

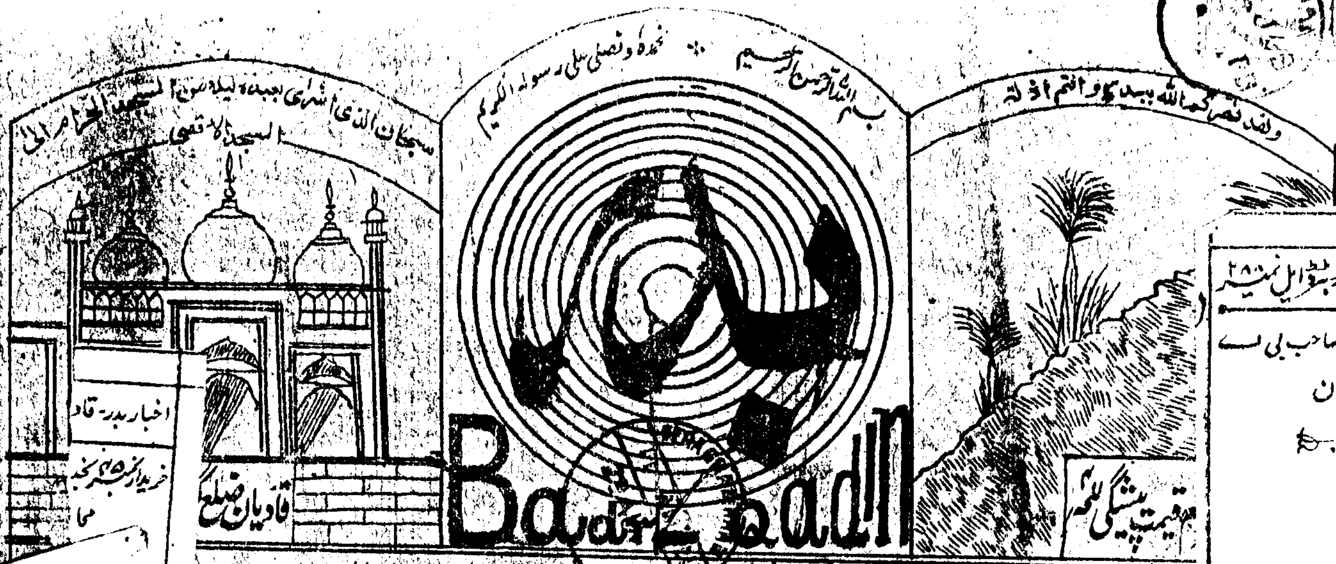
مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱/

کاسرِ احمدی

(الہ داد) قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری

طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/



ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | رجسٹرڈ ایل نمبر | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

۲۰ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

جلد ۷

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

حضرات!

خدا کے لئے وی پی واپس نہ کریں!

اگر آپ کو حساب میں کچھ تامل ہو۔ تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ہم نے یہ وی پی بڑے غور و تامل کے بعد صحیح حساب کر کے کیا ہے!

ہم ایک ماہ قبل اطلاع دے چکے ہیں پس آپ کا فرض تھا کہ ہمیں پہلے عندیہ سے اطلاع دیتے۔ اب آپ واپس کریں گے تو ہمارا سخت نقصان ہوگا۔

آپ خود ہی خیال کر سکتے ہیں کہ جس اخبار کا صدہا روپیہ خریداروں کے ذمہ ہو وہ بغیر خدا کے فضل کے کس طرح چل سکتا ہے؟

وی پی دس دن تک امانت میں رہ سکتا ہے جس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ وہ امانت میں رکھائے!

خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں!

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

صادق کا ہر جگہ خدا حامی ہے

ہمارے عزیز دوست ابو بکر ابن محمد جمال صاحب عربی سوداگر جدہ جب بعد بیعت حضرت اقدس ؑ ملک عرب کو گئے۔ تو اون کی بہت مخالفت ہوئی۔ مگر اللہ تعالٰے نے عرب صاحب کی تائید میں چند ایسے امور دکھلائے۔ کہ مخالفت خود بخود فرو ہو گئی۔ عرب صاحب کا خط جو تازہ ڈاک میں آیا ہے میں اس جگہ درج کرتا ہوں تاکہ ناظرین فائدہ اوٹھائیں عرب صاحب زبان اُردو کے ماہر نہیں ہیں اور میں اون کی عبارت کو بغیر درست کرنے کے اسی طرح درج اخبار کرتا ہوں جس طرح اونھوں نے لکھی ہے کیونکہ اس میں بھی ایک لطف ہے۔

محترم القوم محبی مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہ آپکا خط ملا۔ بعدہ اب ادھر کی مخالفت میرے ساتھ اتنی نہیں کیونکہ میں اساتذہ جو تھے اون کو استفتا دیا پھر جس شخص نے اون سے پوچھا میرے بارے میں اونھوں نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص جوث میں سے نیک اور مخلص اور محبت فقرا تھا۔ اس سے یہ سب لوگ جو مخالفت کرتے تھے ساکت ہو گئے اور دوسرا ایک بات تھا کہ ایک شخص بنام ابو بکر قوتہ تھا۔ اوس نے حضرت اقدس کو کلمہ ایمان دین اور اون کی کتاب استفتا بھی اوس کے پاس تھی جب طلب کی تو پھاڑ ڈالی ایک ہاتھ سے سو وہی ہاتھ حج میں اونٹ اوپر سے گر کر ٹوٹ گیا۔ سو اوس نے جانا کہ یہ عذاب بسبب بے ادبی کے ہوا ہے جو مخالفت اور غیظ رکھتا تھا بدل گئے اور میرے ساتھ محبت سے چلنے لگا اور حضرت اقدس کو بھی بنظر احترام دیکھتے ہیں ہماری جماعت کا ایک شخص احمد کتان کر کر مبث حج میں منی میں مجھ کو رافضی کہا۔ العیاذ باللہ۔ سو مجھ کو بہت غصہ آیا اور چاہا کہ مکہ میں حکومت سے انصاف کراؤں۔ کیونکہ فقط عناداً اور بغضاً اور کچھ میری طرف سے اشارہ بھی گالی گلوچ نہیں نکلی تھی تو اوس نے گالیاں دیں مگر صبر کر کے بدو عا اس کے حق میں دعا کی اور جوش کی حالت میں بلا ارادہ بددعا ہو گئی اور جماعت عالون کو کہا کہ اس نے بہت دکھ دیا ہے۔ ضرور یہ طاعون سے ہلاک ہو گا اور پھر ایسا ہی ہوا مکہ سے جدہ کو جب آیا مدہ دو روز باہر نکلا اور تیسرے روز طاعون میں گرفتار رہ کر قریب ایک ماہ سخت بیمار رہ کر وفات پائی اور یہ میں نے قبل کہہ سے ان کے لوگوں کو کہا تھا۔ کہ یہ شخص ضرور طاعون میں گرفتار ہو گا کیونکہ حضرت اقدس کو بلا سمجھے کافر کہا ہے اور جب ایسا ہی ہوا۔ پھر جماعت میں بھی چند آدمی طاعون میں مرے اور میرے گھر بفضلہ تعالٰے امن رہا پھر جو گالی گلوچ اور بغض رکھتے تھے وہ نہیں رہا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ میری جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمین کو عموماً اور بیمار سے بچاوے اور توحید کامل عطا فرماوے اللہ تعالٰی حضرت اقدس اور حضرت نور الدین صاحب کی دعا کی برکتوں میں شامل کرے۔

راقم خاکسار ابو بکر ابن محمد جمال یوسف از جدہ

دعا مدد ہمارے ایک دوست ایک مرض سخت میں مبتلا ہیں اور احباب سے دعا کے خواستگار ہیں جسکو خدا توفیق دے وہ دریغ نہ کرے۔ ایڈیٹر

الخطبہ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست اہل ساکن پنجاب کے واسطے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور تقریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

شیخ غلام احمد صاحب کا واعظ

نور پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل و کرم سے کل ایک مجمع جس میں آریہ سناتن دھرم مخالف مسلمان اور دو مولوی صاحب بھی موجود تھے تقریباً ۲ گھنٹہ ایک تقریر کی الحمد للہ رب العالمین نہایت کامیابی کے ساتھ وہ جلسہ ختم ہوا ہماری جماعت کے یہاں صرف ایک بھائی منشی عبد المجید خان ہیں تاریخ ۲۳ اگست ۰۶ء بروز ہفتہ انشاء اللہ العزیز دھرم سالہ چلا جاؤنگا۔

زبدۃ المرام

ترجمہ عمدۃ الاحکام حدیث شریف کی یہ ایک پرانی کتاب ہے جسکو حال ہی میں بین السطور ترجمہ کر کے نہایت خوشخط چھاپا گیا ہے اس کتاب میں تمام مسائل متعلق وضو و نماز روزہ بیع خرید و فروخت وغیرہ پر احادیث مختلف ابواب جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف حافظ محمد عبد الغنی فارسی تھے جنہوں نے کل احادیث متفق علیہ صحیح البخاری شریف اور صحیح مسلم شریف سے جمع کی تھیں۔ [illegible] ہیں جو صحیحین میں موجود ہیں۔ یہ بہترین کتاب [illegible] اکتوبر تک خاص رعایت کی ہے۔ یعنی قیمت [illegible] کے عوض کر دی ہے [illegible] کم کر دئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ [illegible] اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر کے [illegible] میں پڑھنے کیواسطے تقسیم کئے ہیں۔ قیمت [illegible] وعبد الرحمان پسران مولوی رحیم بخش صاحب [illegible] لاہور سے مل سکتی ہے۔

ایک ہندو صاحب کے تعزیت کا خط

[illegible] مولوی صاحب جی چشمہ فیض جناب استادی [illegible] تسلیم۔ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب [illegible] کی رحلت کا سخت صدمہ ہوا ہے یہ خاکسار [illegible] لاہور یا قادیان حاضر ہو کر شریک [illegible] فقط اس نیک بزرگ کی خوبیوں کو نعت [illegible] کو اسی طرح منظور تھا۔ ایسے مجسم صفات [illegible] مگر کسی کو چارہ نہیں چلتا۔

[illegible] میں یاد کر بیٹھی حضرت [illegible]

تیری دیدار کو بیٹھی حضرت لکھان [illegible]

دنیا بیچ اور سمجھا ہمسائون [illegible]

آگے سادہ اشان ہووے [illegible]

جہاں تک افسوس کیا جاوے بجا ہے [illegible] کا غم ہے مگر یہی اسکا علاج ہے [illegible] حضرت صاحب کے صاحبزادگان کو بھی [illegible] یہ مناسب نہ ہو تو جب اون کی مزاج [illegible] جناب کو ملے ہیں خاکسار کیطرف سے [illegible]

تابعدار رلا رام از گجرات [illegible]

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندان نوجوان احمدی [illegible] جو آجکل [illegible] میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرائط [illegible] ہندوستان کے موافق [illegible] سے [illegible] نکاح کرانا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر [illegible]

استفسارات معہ جوابات

(ایڈیٹر۔ نامہ نگار کی کسی رائے کا ذمہ وار نہین ۔)

اُن تمام بزرگ صاحبان کیخدمت مین جنھون نے مجھے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر مضمون لکھنے کے لئے تحریک کی ہے میری یہ عرض ہے۔ کہ حضرت المسیح اور حضرت محمود احمد خلف الصدق حضرت خاتم المصلحین (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتین اور نصرتین اون کے شامل حال ہون) کے مضامین کے بعد اس بارہ مین کچھ لکھنا میرے خیال مین پسے ہوئے کو پیسنا تہا اور یہی وجہ ہے۔ کہ مین آپ صاحبان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا۔ اب چونکہ حضرت خلیفۃ خلیفۃ اللہ کے مضمون وفات مسیح پر بعض شخصون نے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے چند اعتراض کئے ہین اور مجھ سے ان سوالات کے جوابات طلب کئے گئے ہین ۔ ان تمام سوالات کو صرف تین سوالون پر تقسیم کر کے معہ جوابات کے ذیل مین درج کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ اپنے فضل سے روح القدس سے مدد کرے اور اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانی کا جلوہ دکھاوے

آمین ثم آمین

سوال اوّل ۔ مولوی نورالدین صاحب نے دیکھا کہ اب تو اصنام مرگیا اور کئی پیشگوئیان مریدون کا منہہ کالا کرنے کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو اعتراضون کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے یہ تاویل کی کہ الہامی کتابون کا یہ ایک محاورہ ہے ۔ کہ جو مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مراد کا ہے وہی اور لگا ہے اس کا مثل ہوتا ہے حالانکہ یہ بات مرزا صاحب کے وہم وگمان مین بہی نہ تہی ۔ آپکا یہ فرض ہے کہ مولوی نورالدین صاحب سے ہمارے اس سوال کا جواب پوچھو ۔ کہ تبصرہ مین تو لکھا ہتا ۔ کہ یہ دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھون کے سامنے اصحاب الفیل کی طرح نابود ہوگا اور تباہ ہوجائیگا ۔ کیا اس سے مرزا صاحب کا یہ مطلب تہا کہ میرے سامنے تو نہین بلکہ میری جماعت کے روبرو تباہ ہوگا ۔

جواب ۔ تبصرہ کے جس فقرہ پر آپنے اعتراض کیا ہے اس کے الفاظ تو اب بہی وہی ہین جو آج سے سینکڑون برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کے الفاظ تھے اور وہ یہ ہے ۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے کے لئے اس طرح سے اعتراض کرتے ۔ کہ یہ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے ۔ الم تر الخ جس کا ترجمہ وہ خود ہی تبصرہ مین یہ لکھتے ہین کہ تو نے دیکھ لیا اور یہ کیسا صریح جھوٹ ہے کہ اصحاب الفیل کو دیکھا تو نہین اور الہام ہوتا ہے دیکھ لیا اگر آپ ایسا سوال کرتے جو کہ آپکے سوال کا خلاصہ ہے تو مجھے بھی جواب دینے مین اختصار سے کام لینا پڑتا اور صرف اسی قدر کہنے سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی یہی وحی آئی ہوئی تہی اور انہون نے بھی اُن اصلی اصحاب الفیل کو نہ دیکھا تہا ۔ مین جواب دینے سے سبکدوش ہو جاتا لیکن افسوس کہ آپنے سوال مین کچھ ایسا ٹیڑہا پن اختیار کیا ہے کہ جس کے سیدہا ہوتے ہی ٹوٹ جانیکا خطرہ ہے ۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام جو پیشگوئیان پیچھے چھوڑ گئے وہ صرف اس واسطے ہین تا کہ ان کے اشد مخالفون کا مونہہ اچھی طرح سے کالا ہو سکے اور یہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کا ایک بہاری ثبوت ہے ۔ اب دیکھ لو کہ اس آیۃ قرآنی مین جو دوبارہ حضرت مسیح موعود ؑ کو بہی وحی ہو چکی ہے مخاطب تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن حقیقی طور پر دیکھنے والے کوئی اور تھے اور جو تباہی اور بربادی حضرت ابوبکر رضؓ صدیق اور حضرت عمر فاروق کے زمانہ مین مخالفون پر پڑی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکہون سے تو نہین دیکھی جن کی نسبت آپکا اعتراض ہے اور یہی وہ بات ہے جو اسی الہام ہی مین موجود ہے اور جسکو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے یاد رکھو کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب امام علیہ کو عالم الغیب نہین مانتے تہے اور نہ ہی یہ مانتے ہین اور نہ ہی خدا کے سوا کوئی عالم الغیب ہے اللہ تعالیٰ جس قدر حکم اون کو دیتا تہا اُسی قدر وہ بتا دیتے تہے اپنی طرف سے وہ ایک لفظ ہی کم یا زیادہ نہین کرتے تہے آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو اس قرآنی محاورہ کی خبر نہ تہی اور یہ تاویل جو مولوی نورالدین صاحب نے کی ہے اون کے وہم وگمان مین بہی نہ تہی اصل مضمون سے کوئی تعلق نہین رکہتا ۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ قرآنی محاورہ ہے یا نہین اور ہمارے پاس اس کی سچائی کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل ہے یا کہ نہین یونہی اناپ شناپ بولتے جانا بے سمجھی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے حضرت مرزا صاحب کی عزت اور عظمت مین ایک ذرہ کہر بہی فرق نہین آسکتا بھلا سوچو تو سہی کہ وہ سب سوالات جو موجودہ زمانہ کے سائنس دان اور فلاسفر قرآن مجید پر کرتے ہین کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ان سوالات کو سنا تہا ؟ یا کہ وہ ان سوالات سے محض ناواقف ہی رہے تہے اور جب اون کا زمانہ یہ زمانہ ہی نہ تہا اور سائنس دان ایسے سوالات ہی نہ تہے تو پہر کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین ایسے سوالات کے جوابات کے لئے کبھی خیال بہی آیا ہو ؟ ایسی باتون کے بیان کرنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوٹوگراف فونوگراف وغیرہ مشینون کا علم نہین رکھتے تہے اور وہ نہین جانتے تہے کہ کن کن اقسام کے آوازون سے سائنس دان تجربے کرتے ہین اور کن کن علوم اور تجارب کی بنا پر وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہین اور قرآن کریم کی کن کن آیات مین اون کے جواب موجود ہین ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا اور نہ ہی ایسی باتون سے ان کے افضل الرسل خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے ۔ اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ جوابات یاد نہین تہے ۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفون کو دئے ہین ۔ تو اس سے حضرت اقدس کی شان مین کوئی کمی نہین آسکتی اور نہ ہی ان کے دعوے مسیحیت ومہدویت کو کوئی ضعف پہنچ سکتا ہے اور اسی معیار پر ہم کہہ سکتے ہین کہ نہ ہی خلیفۃ المسیح اس بات کا علم رکھتے ہین کہ آج سے چند گھنٹے چند دن چند ماہ یا چندہ سال بعد کیا کیا سوالات ہونے ہین اور ان کے کیا کیا جوابات ہون گے اور کون کون جواب دینے والے ہونگے اور پہر آپنے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام پر سراسر بہتان باندھا ہے اور آیۃ لاتقف ما لیس لک بہ علم کے صریح خلاف عقل کیا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپنے باوجود حضرت اقدس ؑ کی کتابون کے مطالعہ نہ کرنے کے محض اٹکل سے کام لے کر ایک پاک اور مطہر وجود پر ناجائز حملہ کرنیکی کوشش کی ہے ۔ دیکھو ہمارے امام علیہ السلام نے مخالفون کا مونہہ کالا کرنے کے لئے اس قرآنی محاورہ کو اپنی کتاب شہادت القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین آج سے تقریباً پندرہ برس پیشتر کس خوبی سے بیان کیا ہے اور وہ لکھتے ہین ۔ " پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آتا کہ وہ خطاب قوم موجودہ تک ہی محدود رہے ۔ بلکہ قرآن کریم کا تو یہی محاورہ پایا جاتا ہے کہ بسا اوقات ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کوئی اور لوگ ہوتے ہین جو گذرگئے یا آئندہ آنیوالے ہین ۔ مثلاً اللہ جلشانہ سورۃ البقرہ مین

یہود موجودہ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارھبون۔ یعنے اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو تا میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں اور مجھ سے ڈرو۔ اب ظاہر ہے کہ یہود موجودہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ضربت علیھم الذلۃ کے مصداق تھے انپر تو کوئی انعام بھی نہیں ہوا تھا اور نہ ان سے یہ عہد ہوا تھا کہ تم نے خاتم الانبیاء پر ایمان لانا۔ پھر بعد اس کے فرمایا۔ واذ نجینٰکم من اٰل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم وفی ذالکم بلاءٌ من ربکم عظیم۔ واذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم واغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون یعنے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دی وہ تم کو طرح طرح کے دُکھ دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے پہونچنے کے ساتھ ہی دریا کو پھاڑ دیا پھر ہم نے تم کو نجات دیدی اور فرعون کے لوگوں کو ہلاک کردیا۔ اور تم دیکھتے تھے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ ان واقعات میں سے کوئی واقعہ بھی ان یہودیوں کو پیش نہیں آیا تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے نہ وہ فرعون کے ہاتھ سے دُکھ دئے گئے نہ ان کے بیٹوں کو کسی نے قتل کیا نہ وہ کسی دریا سے پار کئے گئے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ واذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتیٰ نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصّٰعقۃ وانتم تنظرون۔ ثمّ بعثنٰکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المنّ والسلوٰی۔ یعنی وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ کو کہا کہ ہم تیرے کہے پر تو ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو بچشم خود نہ دیکھ لیں۔ تب تم پر صاعقہ پڑی اور تم دیکھتے تھے اور پھر تم کو زندہ کیا گیا تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے بادلوں کو تم پر سائبان کیا اور ہم نے تم پر من وسلویٰ اُتارا۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ تو ان یہودیوں سے جو قرآن مجید میں مخاطب کئے گئے دو ہزار برس پہلے فوت ہو چکے تھے اور ان کا حضرت موسیٰ کے زمانہ میں نام ونشان بھی نہ تھا پھر وہ حضرت موسیٰ سے ایسا سوال کیونکر کر سکتے تھے کہاں ان پر بجلی گری۔ کہاں انہوں نے من وسلویٰ کھایا کیا وہ پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں اور قالبوں میں موجود تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی بطور تناسخ آموجود ہوئے اور اگر یہ نہیں تو بجز اس تاویل کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ مخاطب کے وقت ضروری نہیں کہ وہی لوگ حقیقی طور پر واقعات منسوبہ کے مصداق ہوں جو مخاطب ہوں۔ کلام الٰہی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ایک قاعدہ ٹھہر گیا ہے کہ بسا اوقات ایک واقعہ ایک شخص یا ایک قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور دراصل وہ واقعہ کسی دوسری قوم یا دوسرے شخص سے تعلق رکھتا ہے“

اب میں اس جواب کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا میرے خیال میں ایک شریف انسان کیلئے یہ جواب کافی ہے جو میں نے اوپر درج کردیا ہے۔

سوال دوم

مولوی نورالدین صاحب کو چاہئے تھا کہ جب اعتراضوں کی بوچھاڑ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر تھی نہ کسی اور بات پر تو اس کے جواب میں وہ قرآن سے کوئی ایسی نظیر پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ فلاں پیشگوئی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کی اور یہ وعدہ کیا کہ میں تیری زندگی میں یہ کام کروں گا پھر وہ کام تو نہ کیا ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہوں۔

جواب

پہلے سوال کا جواب تو آپ سُن چکے اب دوسرے کا بھی ذرا سُن لو۔ اعتراضوں کی بوچھاڑ اگر آج مرزا صاحب (علیہ الصلوۃ والسلام) کی پیشگوئیوں پر ہوتی ہے تو یقیناً یاد کرو کہ کل انہیں معترضوں کی اولاد ہمارے امام ہمام پر انشاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بوچھاڑ کرے گی میرے خیال میں اتنا تو آپ ضرور جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت سے وعدے قرآن مجید میں کئے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ۲۴/۱۱۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۲۸/۳ فانّ حزب اللہ ھم الغالبون ۶/۱۲ الا ان حزب الشیطٰن ھم الخاسرون۔ اور مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ یہ کافر لوگ جو کہتے ہیں کہ اے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا رسول نہیں اور باوجود اس کے کہ ان کو اس بات کا علم بھی ہے کہ تو بڑا راستباز اور پاک باطن آدمی ہے۔ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ لست مرسلا ۱۳/۱۱ تو اس کے جواب میں تو ان کو ہماری طرف سے (اللہ تعالیٰ کیطرف سے) کہدے کہ تحقیق ہم تو اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لے آتے ہیں اسی دنیا میں ہی مدد کیا کرتے ہیں اور یہ پکی اور سچی بات ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ہی آخر کار غلبہ پا جایا کرتے ہیں یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ہمارا رسول ہے اور یہ اور اس پر ایمان لانے والوں کا جو گروہ ہے اللہ کے نزدیک تو ان کا نام حزب اللہ ہے اور یہ اٹل بات ہے کہ یہ لوگ ہی آخر غالب ہو جائیں گے اور تم لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہو تم تو حزب الشیطان ہو اور یہ اٹل بات ہے کہ آخر تم خائب اور خاسر ہو جاؤ گے۔ اب دیکھو کہ یہ کس قدر اقتداری پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے لئے یہ کیسا عظیم الشان ثبوت ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ قرآن شریف ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس کے بعد مخالفوں کو پورے یقین اور وثوق سے سنایا گیا ہے کہ ان عذاب ربک لواقع ما لہ من دافع ۲۷/۳ انما توعدون لواقع ۲۹/۲۱ یعنے ان لوگوں کی سرکشیوں شرارتوں اور بے وجہ نکتہ چینیوں کے سبب سے جو عذاب کے وعدے دیئے گئے ہیں بالضرور تیرے رب کا عذاب ان پر واقع ہوگا اور کسی کی یہ طاقت میں نہیں جو اس عذاب کو روک سکے وہ تو یقیناً آئے گا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ یہ پیشگوئیاں کس طرح سے پوری ہوئیں اور کس طرح سے تدریجاً اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور کر رہا ہے اس سوال کے جواب میں کہ یہ سب پیشگوئیاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پوری ہوگئی تھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک اصول بتا دیا ہے مبارک وہ جو اس پر غور کریں۔ چنانچہ لکھا ہے وان ما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فانما علیک البلٰغ وعلینا الحساب ۳/۱۳ یعنے ہم صاحب اختیار اور ذرہ ذرہ کے مالک اور خالق ہیں جن باتوں کو محو اور نیست کرنا چاہتے ہیں ان کو محو کر دیتے ہیں۔ اور جن کو ثابت اور ہست کرنا چاہتے ہیں ان کو قائم رکھتے ہیں اور جس قدر پیشگوئیاں اور وعدے ہم نے تیرے ذریعہ سے کر رکھے ہیں۔ وہ سب کے سب تو نہیں لیکن ان یا تو بعض ان میں سے تیری زندگی میں ہی پورے کرکے تجھے دکھا دیں گے یا تجھے وفات دیدینگے۔ اور اس کے بعد پورے کرکے دکھا دیں گے تیرا کام تو صرف یہی ہے کہ جو وعدے ہم تجھ کو دیتے ہیں وہ تو ان لوگوں تک پہونچا دے باقی رہا ان سے حساب لینا وہ تیرا کام نہیں ہم خود ان سے ان باتوں کا حساب لیں گے اب دیکھو اس آیۃ میں جو پیشگوئیاں بعد از وفات پوری ہونی تھیں ان کی نسبت

ہی نزری کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے دکھانے کے ہیں اور جس طرح یہ لفظ قبل از وفات پورا ہونے والی پیشگوئیوں پر بولا گیا ہے ویسے ہی ان پیشگوئیوں پر بھی بولا گیا ہے جو بعد از وفات پوری ہونے والی پیشگوئیاں ہیں اور پھر دیکھو۔ کہ کل کا لفظ نہیں بولا گیا بلکہ بعض کا بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وعید کی پیشگوئیاں بعض وجوہات کے سبب سے محو بھی ہو جایا کرتی ہیں اور اس بات کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مضمون میں اشارہ کر دیا ہے اگر آپ نہ سمجھ سکیں تو اس میں ان کا کیا قصور۔ انہوں نے تو میرے خیال میں ضروری اصولوں کو واضح کر دیا ہے اور چونکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب حضرت محمود احمد صاحب اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اور ایسا ہی دیگر بزرگان ملت بھی وفات مسیح پر مضمون لکھ چکے ہیں اور یہ سب لوگ مختصر نویس بھی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے مصلحت وقت کے لحاظ سے چند ضروری قواعد بتلا دئے اب میں قرآن کریم کی چند ایک اور پیشگوئیاں لکھ کر اس جواب کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا اللہ تعالے نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ۴ یعنی ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور تحقیق ہم ہی اس کی محافظت کریں گے اب دیکھو اس پیشگوئی کا دامن کس قدر وسیع ہے اور کس قدر بھاری دعویٰ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی متبرک اور مقدس کتابوں میں تو تحریف و تبدیل ہو گئی لیکن اس کتاب مقدس کی ہم حفاظت کریں گے اور تناقض اور تخالف وغیرہ امور سے بچائے رکھیں گے اور یہ بھی کہ دنیا کی ان کتب مقدسہ کی تعلیم پر جو اس سے پہلے تھیں عمل کرنیوالا کوئی نہ رہا لیکن اس کی تعلیم عالمگیر ہو گی اور وہ سب باتیں جو اس میں درج ہیں ان کے ثبوت اور صداقت کے لئے ہم ایسے لوگ پیدا کرتے رہیں گے جو اس کی تعلیم کی مخالفوں کے اعتراضوں سے حفاظت کر سکیں مثلاً ایسی تعلیم کہ خدا کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جو انسانوں سے الگ ملائکہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کا جواب دیا کرتا ہے اور یہ کہ وہ عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ۹

یعنے اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اعلان کر دے کہ اے تمام جہان کے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اب دیکھو دعوے تو یہ ہے کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں لیکن جہان والوں کو خبر تک نہیں آپکی وفات کے صدیوں بعد تک بھی امریکہ اور آسٹریلیا والے کیا جانتے تھے کہ تمام دنیا کا مرکز کوئی خطۂ عرب ہے جہاں سے ایک ایسا رسول پیدا ہوا ہے۔ جو تمام جہان کے لئے رسول ہے اور جس کی بولی ام الالسنہ ہے۔ غرض یہ پیشگوئی اپنا دامن بہت وسیع رکھتی ہے اور ہمارے زمانہ سے ایک خاص تعلق رکھتی ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ ۲۸ ۱۲ ر۳

اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی ایک ایسے زمانہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے جسمیں ہر طرح کا امن اور چین ہوگا اور ہر ایک شخص آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکے گا اور جس قدر مذاہب خیال میں آ سکتے ہیں کہ ہر ایک انسان کا ایک الگ مذہب ہوگا بیسیوں مذہب ایسے ہوں گے جو بظاہر نظر قرآن کریم کو بھی اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہوں گے غرض ایسے زمانہ میں اللہ کا رسول جو مہدی بھی ہوگا اور سچی باتیں ہی رکھتا ہوگا جس سے وہ جھوٹے مذاہب کے بیماروں کو عیسیٰ کی طرح شفا دے سکیگا۔ مبعوث ہوگا۔ جو دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھا دیگا۔ لیظہرہ سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے سامان کثرت سے پیدا ہو جائیں گے جن سے اشاعت دین اسلام ہو سکے اور دین اسلام کے مسائل باطل مذاہب کے مقابلہ پر عام طور پر شائع ہو سکیں اور پھر دور دراز ملکوں میں وہ علوم پہنچائے جا سکیں۔ غرض قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری نہیں ہوئیں اور اگر ان پر صاف دل لیکر غور کیا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا ایک سہل کام معلوم ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعناھم جمعا ۱۶ اور پھر لکھا ہے اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحی لھا ۳۰ اور پھر لکھا ہے۔ و اذا النفوس زوجت و اذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت و اذا الصحف نشرت ۳۰۔ اب اگر کوئی مندرجہ بالا پیشگوئیوں پر غور کرے تو میرے خیال میں اب میں کافی طور پر جواب دے چکا ہوں اس لئے اس جواب کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

سوال سوم ۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا کہ عمر والا الہام تو ایسے صحیح طور پر غلط نکلا ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں تو لگے تاویلیں کرنے۔ پہلی تمہید تو یہ باندھی کہ حضرت آدم کی عمر سے بھی چالیس برس کم ہو گئے تھے لیکن قرآن شریف سے کوئی ثبوت نہ دیا (ہاں البتہ عربی عبارت لکھدی مگر عربی زبان بولی جان لینے سے خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی متقی اور مومن نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ ہی ہمارا یہ فرض ہے کہ جو مسئلہ عربی عبارت میں لکھا ہوا ہو وہ صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ عربی ایک ملک کی بولی ہے۔ بہتیرے اہل عرب جو بڑے بڑے عالم تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے) آخر جب یہاں بھی چین نہ آیا۔ تو پھر مرزا سلطان احمد صاحب کے قول کی بناء پر مرزا صاحب کی عمر ۷۴ و ۷۵ برس مقرر کی اور خود ہی لکھدیا کہ اس طرح سے کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور اس کی تائید میں یہ بھی لکھ لیا کہ اصل الہام یہ تھا۔ کہ تیری عمر اسی برس کی ہو گی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ۔ حالانکہ جب تک تقریباً کا لفظ محذوف نہ کیا جائے۔ تب تک اس الہام کے یہ معنے ہی نہیں کھلتے۔ آخر کار جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کا قول ہی سند چاہتا ہے تو پھر اخیر پر یہ لکھدیا کہ کم عمری کا اعتراض ہمارے نقطۂ نظر سے ہماری طرف سے مولوی نورالدین صاحب کو کہہ دو کہ اس الہام پر اب حاشیئے چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصلی الہام تو یہ تھا کہ تیری عمر اسی برس کے قریب قریب ہو گی۔ اب اگر بموجب تحریر مرزا صاحب اور نیز بموجب تحریر آپ کی ۸۶ یا ۸۵ برس ۸۰ برس کے قریب قریب سمجھے جا سکتے ہیں اور یہ صحیح بات بھی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسی اصول کی بناء پر (اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ یا ۷۵ برس ہوئی) یہ نہ کہا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۰ برس کے قریب قریب ہوئی اور پھر ہمارے نزدیک تو ۷۵ یا ۸۵ کا عدد فیصلہ کن عدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسے ۷۵۔ ۷۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۸۰ کے قریب بھی ہے اور جیسے ۸۵۔ ۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۹۰ کے قریب بھی ہے۔ ہاں اگر ثابت ہو جاتا جو بالکل ناممکن تھا کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۶ یا ۷۷ برس کی ہوئی۔ تو البتہ ایک زبردست بات تھی۔

جواب ۔ دیکھو میں ثابت کرتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ برس سے اوپر تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس بات کو ثابت کروں۔ آپ سے پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آپ

دوحرفی جواب سے خاموش ہونے والے ہوتے تو پھر اتنا شور وشر سوال سے ظاہر ہو رہا ہے - ظاہر نہ کرتے - سنو! حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بعض لوگوں نے عجیب عجیب تاریخیں بحساب جمل نکالی ہیں - لیکن شاید آپ ان کی بندان پرواہ نہیں کرتے اس لئے جو تاریخ میں نے بھی نکالی ہے اس کو میں فرعی طور پر پیش کرونگا - نہ اصولی طور پر - اور آپ غالباً یہ بھی جانتے ہوں گے - کہ مرزا صاحب کا سن وفات بھی بہت سے لوگوں نے بحساب اعداد جمل نکالا ہے لیکن میرے نزدیک سب سے اول نمبر پر "مغفور" ۱۳۲۶ھ کا لفظ ہے - جس سے سن وفات نکلتا ہے اور یہ لفظ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اسی کو اپنے مضمون میں بار بار استعمال کیا ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ میری محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے - جب میں دیکھتا ہوں کہ آج سے تقریباً تیس ۳۰ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے نے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کو کہا تھا کہ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے - اب میں اصلی جواب لکھنے سے پیشتر دو ایک چند آیات بمعہ حوالجات و بمعہ ترجمہ حضرت اقدس ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اصلیت معلوم کرنے میں آسانی ہو - فرمایا اللہ تعالیٰ نے -

سیقول العدو لست مرسلا - سنأخذه من مارن او خرطوم - وانا من الظالمین منتقمون انی مع الافواج اتیک بغتۃ - یوم یعض الظالم علی یدیہ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا - وقالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

وانا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۔)

ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنینا وتریٰ نسلاً بعیداً (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

ترجمہ - دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے ہم اس کو ناک سے پکڑ یںگے - یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے اور ہم آخری دن ظالموں سے بدلہ لیں گے - میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤنگا - یعنی جس گھڑی نصرت مدد دی جائے گی اس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا - کہ کاش! میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا - (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا سو وعدہ دیا کہ میں علامات بینہ سے ظاہر کر دونگا - کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بد اندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا - کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا - جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے - (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھاویں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیدیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴)

تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائیگا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لیگا اور یہ الہام پینتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے - اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

اب دیکھو کہ جس وقت ہمارے امام ہمام خیر الانام حضرت مسیح الزمان ومہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر میں سے تقریباً تیس برس گذر چکے تھے اور چالیس برس کے قریب قریب عمر ہونیوالی تھی یعنے قریباً تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ برس کی عمر جس وقت حضرت مغفور کی تھی اس وقت یہ الہام ہوا تھا کہ تیری عمر اسّی برس کے قریب ہوگی - اور مومنین کے لئے اس میں ایک بڑا بھاری معرفت کا نکتہ ہے لیکن سچ ہے -

وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا

آپ جانتے ہیں کہ کوئی انسان یقینی طور پر یہ نہیں جانتا - کہ اس وقت جہان میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا ہوگا یا ہونیوالا ہے - بھلا یہ تو درکنار کون جانتا ہے کہ کل تک اس کے ساتھ کیا حادثہ گذریگا اور وہ زندہ رہیگا یا مریگا؟ یہاں ہوگا یا وہاں ہوگا؟ خود ہر ایک انسان اپنے اندر غور کرکے دیکھ لے اسے کیا خبر ہے کہ موجودہ وقت کے بعد کیا ہونیوالا ہے؟ آیا وہ زندہ رہیگا یا مر جائیگا - تندرست ہی رہیگا یا بیمار - سکھی ہوگا یا دکھی - بوڑھا ہوگا یا کہ جوانی میں ہی راہی ملک بقا ہوگا؟ اب سوچ کر بتلاؤ کہ ایک راستباز شخص کا تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں یہ دعوے کرنا کہ میرا خدا جو ذرہ ذرہ کا مالک اور زمین و آسمان و مافیہما کا خالق اور حاکم ہے - مجھے حکم دیتا ہے کہ آج سے بعد میں تجھے ترتالیس ۴۳ برس تک اور زندہ رکھونگا اور تیری عمر اسّی برس کے قریب ہوگی اور یہ ایسا دعویٰ ہے - جو عقلمند انسان کی ہستی کو جڑ سے ہلا دیتا ہے اور ایک غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے - کہ جب تک کسی کے ساتھ وہ قادر توانا تمام جہانوں کے پیدا کرنیوالا خدا ہمکلام نہ ہوتا ہو اور وہ قادر ہستی جس کے ہاتھ میں دنیا کی حیاتی اور مماتی ہے وعدہ نہ دیتی ہو - تب تک کسی انسان کا یہ حوصلہ ہی نہیں پڑ سکتا - کہ وہ ایسا دعوے کرے - کتنے افسوس کی بات ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس دعوے سے ہی آپ لوگ سمجھ لیتے - کہ یہ کسی دو ہاتھ والے کی بات نہیں - بلکہ کسی زندہ حی و قیوم مالک الکل ہستی کا کلام ہے - لیکن یہ رونا ہم کس کے آگے روئیں - کہ آپ لوگوں نے اتنے بڑے عظیم الشان نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا - میرے خیال میں یہ ایک ہی ایسا نشان ہے جس کی تمام دنیا میں کوئی نظیر نہیں اگر کوئی ہے تو پیش کرو - کوئی جس طرح پہلے انبیاء کے تمام معجزات کو جھٹلانا چاہے تو نا سمجھی سے جھٹلا سکتا ہے لیکن اس الہام والے نشان کا انکار کرنا چاہے تو کیونکر کر سکتا ہے؟ اگر یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے جس نے آپ لوگوں کی گردنوں کو توڑ دیا ہے اور ممکن نہیں کہ اب آپ سر اٹھا سکیں - سوچو تو سہی کہ اگر آپ کی بے سمجھی سے ایک دو برس کی آپ کو کمی معلوم ہوتی ہے تو کیا اس سے نشان میں فرق آسکتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایک تینتیس ۳۳ برس کا نوجوان دعویٰ کرتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ تیری عمر چالیس برس سے بھی اوپر ہوگی پچاس برس سے بھی اوپر ہوگی ساٹھ برس سے بھی اوپر ہوگی ستر برس سے بھی اوپر ہوگی اور اسّی برس کے قریب ہوگی - (۴۰ - ۵۰ - ۶۰ - ۷۰) آیا ان سب دہائیوں سے اس کی عمر تجاوز کر گئی ہے یا نہیں - بدقسمتی سے یہ کہدینا کہ ۷۵ برس کی کیوں عمر ہوئی ہے چاہیئے تھا کہ ۸۰ برس کی ہوتی - آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ ایسی بیہودہ نکتہ چینیوں سے آپ خدا کے نزدیک بھی بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ جواب تو میں کافی دے چکا ہوں اب میں اس بات کو ثابت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر ۷۶ برس سے اوپر تھی - میرے خیال میں خاتم الخلفاء کاسر الصلیب المہدی ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور میرے پاس اس کا ایک بڑا بھاری ثبوت بھی ہے -

اور دو یہ لاہور سے عبد اللہ آتھم سے قسم دلوانے کے لئے چار اشتہارات شائع کئے تھے۔ پس اشتہار انعامی ایکہزار، اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ، اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ اور اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ ان میں سے اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ ۲ ورق اور بیس صفحے پر شائع ہوا تھا اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ایکہ کر مطبع گلزار محمدی لاہور میں منشی گلزار محمد کے اہتمام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲ سطر ۲ و ۳ میں عبد اللہ آتھم کے جواب میں عمر کی کمی بیشی کے سوال پر ہمارے امام نے یہ عبارت لکھی ہے۔ "اگر آپ چونسٹھ برس کے ہیں تو میری عمر بھی قریباً ۶۰ برس کے ہو چکی۔ وہ خداؤں کی لڑائی ہے ایک اسلام کا اور ایک عیسائیوں کا۔ جو سچا اور قادر خدا ہوگا وہ ضرور اپنے بندہ کو بچا لیگا" اب دیکھو۔ کہ اس جگہ بعد از تحقیقات حضرت مغفور نے یہ لکھا ہے کہ میری عمر بھی قریباً ساٹھ کے ہو چکی یہ نہیں لکھا کہ قریباً ساٹھ کے ہے یا ہوگی یا ہونیوالی ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ ہو چکی۔ اب بموجب اصول آپکے جیسا کہ آپنے اپنے سوال میں مان لیا اور نیز بموجب اصول تمام دنیا کے میں یہ حق رکھتا ہوں کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی سے یہ استدلال کروں کہ حضرت مغفور کی عمر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ۶۱ یا ۶۲ برس بلکہ بموجب اصول آپکے اس سے اوپر بھی ممکن ہے کہ آپ ماضی کی بجائے مستقبل کا استعمال کر کے یہ کہدیں کہ مرزا صاحب کو (معاذ اللہ) غلطی لگی۔ اصل میں ان کی عمر اس وقت ۵۸ یا ۵۹ برس کی تھی اور اُس وقت لکھنا تو وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ میری عمر قریباً ساٹھ کے ہے مگر غلطی سے یہ لکھا گیا کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی ہے اس لئے یہاں میں مختصر طور پر کچھ اور بھی لکھنا چاہتا ہوں اول تو آپ اس سوال کو ایک دو دفعہ غور سے پڑھیں اُمید ہے کہ آپ کو خود ہی شرم آجائے گی۔ دوسرے یہ کہ یہاں عمر کی بحث ہے جو کچھ یہاں لکھا گیا ہے وہ ایک حد تک بعد از تحقیقات لکھا گیا ہے۔ تیسرے عبد اللہ آتھم کو حضرت مغفور یہ نہیں کہنا چاہتے تھے۔ کہ تیری عمر اگر ساٹھ سے اوپر ہو گئی ہے تو میری بھی پچاس سے اوپر ہو گئی ہے۔ بلکہ یہی لکھا تھا کہ ساٹھ کے عدد سے تو دونوں گذر چکے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہوگا کہ تمہاری عمر اگر ۴ برس اوپر ساٹھ برس ہے۔ تو میری دو تین برس اوپر ساٹھ ہوگی یا یوں کہہ لو۔ کہ حضرت مغفور نے اس کو یہ لکھا تھا کہ تیری

اور میری عمر میں کوئی آٹھ برس دس برس کا فرق نہیں بلکہ صرف دو تین برس کا فرق ہے اس لئے یہ بات ایسی نہیں جو مجھے قسم کھانے سے روک سکے۔ اگرچہ میں نے بین دلائل سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ۶۲ برس کے قریب تھی۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام اس لئے میں آپ کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کرنے کے واسطے تقریباً ڈیڑھ برس سے زیادہ کی رعایت کرتا ہوں اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ساٹھ برس اور چھ ماہ بھی نہیں۔ بلکہ ساٹھ برس اور ساڑھے چار ماہ سمجھتا ہوں۔ اب اگر ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے لیکر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک حساب لگایا جاوے تو یہ غالباً ۱۳ برس سات ماہ اور بیس دن ہوتے ہیں اور اگر اس میں ساٹھ برس چار ماہ اور پندرہ دن جمع کر دیئے جاویں۔ تو یہ کل ۷۴ برس اور کچھ دن اوپر ہوتے ہیں مگر یہ حساب شمسی ہے اور مسلمانوں کے ہاں قمری حساب رائج ہے اس لئے قمری حساب سے حضرت مغفور کی عمر ۷۶ برس سے اوپر ہوئی اور اب میں حق رکھتا ہوں جو کہدوں کہ خدا کا بھیجا رسول محمد مہدی ۱۲۴۹ یا ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۶ ہجری میں

۱۳۲۶ھ

ذوالبروزین محمد مہدی ہادی وانا موا

باقی رہا حضرت آدم کی عمر سے چالیس برس کم ہونیوالا اعتراض۔ سو یاد رہے کہ جو انسان خدا کا قائل ہے اور مانتا ہے کہ وہ ایک ایسا حاکم ہے جس پر اور کوئی حاکم نہیں تو اس کے لئے یہ اعتراض اعتراض ہی نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح خدا عمر بڑھا سکتا ہے اسی طرح گھٹا بھی سکتا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب اور یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی لکھی ہے اور پھر لکھا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اور پھر لکھا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت اور پھر لکھا ہے۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ آپکا یہ کہنا کہ خلیفۃ المسیح نے آیت کوئی نہیں لکھی۔ عربی عبارت لکھدی ہے۔ نا سمجھی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ جواب خلیفۃ المسیح نے اہل حدیث والوں کو دیا تھا۔ اسی لئے حدیث پیش کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اطاعت الرسول کے قائل نہیں۔ تبھی تو صحیح حدیث کو عربی عبارت کہدیا۔ اس لئے اس کے جواب میں میں

صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ میرا رسالہ رد چکڑالوی بغور پڑھیں ہاں اس رسالہ کے متعلق اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کا جواب لکھا تو پھر جواب الجواب میں انہیں مسائل کو نسبتاً تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جاویگا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ ان کا سلسلہ ہی برباد ہو گیا۔ مثلاً صفحہ ۱۸ پر میں نے یہ لکھا تھا "اور دین اسلام کا ضابطہ تعامل اسلام ہے۔ جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ چلا آیا اور جن جن ممالک میں قرآن مجید پہنچتا گیا وہ بھی رواج پکڑتا گیا اور پھر وہ پاک کتب جن میں تعامل اسلام قلمبند کیا گیا اور جو احادیث صحیحہ سے نامزد ہیں" پھر صفحہ چالیس پر لکھا تھا "کہ اس خدا کے آپ واقف کس طرح سے بن گئے ہیں آیا آپنے اپنے علم اور لیاقت سے اس کو معلوم کیا ہے یا اس نے خود آپ کو بتلایا ہے اور یہ جو جزا سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی آپنے خود ہی اپنے گلے مڑھ لیا ہے۔ یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ میری ان باتوں پر عمل کرو ورنہ سزا پاؤ گے اور وہ آسمان پر پھر فرعون کی طرح بیٹھ رہا ہے پہلے ہی بولا کرتا تھا یا اب بھی اس میں یہ طاقت ہے اور جب وہ محدود ہے تو تمام جہان کا علم اس کو کس طرح سے حاصل ہوتا ہے" اور پھر صفحہ ۹۶ پر لکھا تھا۔ بلکہ نبأنی العلیم الخبیر اور فباذن اللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض باتوں کی خبر دیجاتی تھی الغرض ایسے فقرات کو اردو کی آسان عبارت سمجھ کر بغیر تدبر تفکر کے نہ پڑھ جانا کیونکہ ان مسائل کو آسان عبارت میں لکھنے کی یہ وجہ ہے کہ ایک تو یہ عام فہم ہو جاتی۔ دوسرے مجھے اتنا علم بھی نہ تھا جو ایسے دقیق مسائل کو ضرور پر تکلف اور دقیق عبارت میں لکھتا میں آپکے ساتھ اس بارہ میں متفق ہوں کہ عربی بولی بول لینا یا عربی عبارت لکھ لینا جزو ایمان نہیں۔ ہاں یہ بات آپ کو بھی ماننی پڑیگی کہ عربی بولی سیکھے ہوئے عالموں کا ہی یہ بڑا احسان ہے کہ آج ہم بھی دین کی باتوں کو ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں اور اگر لوگ عربی بولی کو پڑھنا اور سیکھنا چھوڑ دیں۔ تو آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائیگی کہ دین ہی اٹھ جائیگا کیونکہ قرآن شریف عربی بولی میں ہے، ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ اصلیت اور حقیقت جو ہو وہ ایک ہی ہے، خواہ اس کو کسی بولی میں بیان کیا جاوے۔ اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے نفاق کو دور کر دے اور اس کی بجائے اتفاق کو پیدا کر دے۔

آمین یا رب العالمین

راقم خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

مخالفین کے اعتراضات

اور ان کے جوابات

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر ۱۴ اگست [illegible]

سوال نمبر ۱۲:- مرزا صاحب کا الہام الخطی و اصیب جس کا مطلب [illegible] کی طرف [illegible] بیان کیا ہے [illegible] والله [illegible] [illegible] کہ مرزا صاحب نے اپنی خطا کاری کو خدا کی طرف [illegible]

جواب نمبر ۱۲:- [illegible] آپ استعارہ کے لفظوں کو حقیقت [illegible] ایسی باتوں کے [illegible] اعتراضوں [illegible] ہتک اسلام ہے - استعارہ [illegible] ایک قسم ہے جس [illegible] اعتراض ہیں - تو ان سے تو قرآن بھی [illegible] اصیب تو اتنا [illegible] استعارہ بھی نہیں [illegible] وقت ہو - اس کے معنے تو قرآن خود حل [illegible] یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو اس کے معنے [illegible] صاف ہو گئے - کہ میں ارادہ کو ترک بھی کر دونگا اور [illegible] جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے یمحو [illegible] اور یہی معنے خود حضرت مرزا صاحب نے بھی [illegible] اعتراض کرنے [illegible] جلد بازی دکھائی [illegible] آپ [illegible] الہام [illegible] آپ معنے الہام کے [illegible] سمجھے - پورا الہام یہ ہے انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب اور یہ الہام ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد [illegible] کی پیشگوئیوں [illegible] متعلق پیشگوئی کی صورت

میں بیان ہوا ہے - اور اس کا بالتفصیل مطلب یہ ہے - کہ جب مرزا صاحب نے بھی اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی - اور آپ کے مقابل آپ کے دشمن عبدالحکیم نے بھی - اور مرزا صاحب نے تو رسولانہ دعوے کے رنگ میں خدا تعالے سے خبر پاکر اپنی وفات کی پیشگوئی شائع کی - لیکن عبدالحکیم نے محض شرارت کی راہ سے اس لئے اپنی پیشگوئی کو شائع کیا - پھر پیشگوئی بھی ایک نہیں دو نہیں تین تک شائع کیں - یہ اس لئے کہ مرزا صاحب میری کسی پیشگوئی کا ہی شکار ہو کر ذلت اور اہانت کے نیچے آجائیں تو عبدالحکیم کے اس ارادۂ اہانت کے مقابل میں خدا نے عبدالحکیم کی اس ذلت اور ناکامی کے متعلق جو اسے اس کی پیشگوئیوں کے جھوٹا نکلنے کی صورت میں نصیب ہوئی پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا کہ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب - یعنے میں اس مقابلہ میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں - اور اسی کے ساتھ اسی کی معیت میں ہو کر میں اس کے دشمن کو جواب دونگا - اس طرح پر - اس کے دشمن کی ساری پیشگوئیوں کو خطا اور غلط کر دونگا - جس سے بجائے اس کے کہ وہ میرے رسول کی ذلت دیکھے - خود اس کی ذلت ظاہر ہو گی - اور میرا رسول جس کی وہ ذلت دیکھنا چاہتا ہے - اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کروں گا جس سے اس کی عزت ظاہر ہو گی - اور اس کے دشمن کی ذلت - جیسا کہ ظہور میں آیا کہ حضرت اقدس اپنی پیشگوئیوں میں سچے نکلے اور عبدالحکیم خان کانا دجال اور مسیلمہ ثانی اپنی ساری پیشگوئیوں میں جھوٹا - اور حضرت کی پیشگوئیاں اصیب کے نیچے ظاہر ہوئیں اور عبدالحکیم کی اخطی کے نیچے - [illegible] الہام کے [illegible] ہو گئے - اور اس کی ان تین جھوٹی پیشگوئیوں [illegible] اقدس کی ایک اور پیشگوئی بھی ہے - اور وہ یہ ہے - یہ ہو گا یہ ہو گا یہ ہو گا - اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہو گا - یہ ہو گا - یہ ہو گا جو تین دفعہ فرمایا ہے - یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے [illegible] دشمن جب تک تین جھوٹی پیشگوئیاں نہ کر لیگا [illegible] وفات نہیں ہو گی - اور یہ ہو گا - تو پھر اس کے بعد تیری وفات کا واقعہ ہو گا - یہ پیشگوئی عبدالحکیم کی پیشگوئیوں سے پہلے کی ہے جس کے مطابق عبدالحکیم نے تین جھوٹی پیشگوئیاں کیں - اور دشمن نے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے پورا کر دکھایا - اور یہ تینوں پیشگوئیاں کلمہ الہام اخطی کی مصداق ہوئیں - اور حضرت اقدس کی اپنی پیشگوئی کلمہ الہام اصیب کی مصداق والحمد للہ علی ذلک ثم ذلک [illegible]

سوال نمبر ۱۳:- مرزا صاحب کا ایک الہام الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے - جو آپ نے اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھا ہے - اور یہ ایک قرانی صورت ہے - جو آپ کو الہام ہوئی - مگر افسوس ہے کہ اس کا نتیجہ برعکس ظہور میں آیا - آپ نے تو اس الہام سے اپنے تئیں ایک طور سے مثیل کعبہ قرار دیا تھا - مگر کعبہ کے دشمن اصحاب الفیل تو کعصف ماکول ہو گئے - مگر تعجب کہ اس جگہ خود کعبہ ہی مسمار ہو گیا اور اصحاب الفیل صحیح و سلامت باقی رہے -

جواب نمبر ۱۳:- اگر باوجود مثیل کعبہ ہونے کے آپ کا مسمار ہونا اس طرح ہے کہ آپ وفات پا گئے - تو اس طرح تو تمام نبی اور رسول بھی وفات پا گئے - اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا - اور اگر اعتراض اس بات پر ہے کہ آپ مثیل کعبہ ہو کر کعبہ کی طرح ہمیشہ کے لئے کیوں نہ رہے - تو اس کا جواب یہ ہے کہ کعبہ کی مماثلت جسمانی پہلو سے نہیں بلکہ روحانی پہلو سے ہے - اور کعبہ کی دیواریں تو جسم کا قبلہ ہے - نہ روح کا - لیکن رسول اس جسمانی قبلہ کی روح اور جان ہوتی ہے جس کی ذریعہ انسانی روح کو اس حقیقی قبلہ کی شناخت حاصل ہوتی ہے - جس کی شناخت بغیر رسول کی راہنمائی کے روح کو کسی طرح سے میسر نہیں ہو سکتی - نہ کعبہ کی چھت سے - نہ دیواروں سے - اور کعبہ تو ایک جسمانی طور سے وحدت کو قائم کرتا ہے - لیکن رسول جسمانی اور روحانی دونوں طور سے - اور اگر سمجھا جائے - تو کعبہ کی رونق کا وہ گرم بازار جو اس کی طرف منہ کرنے والوں سے شب و روز ظہور میں آ رہا ہے - یہ بھی تو رسولوں کے طفیل سے ہی ہے - اور رسولوں کا زندہ رہنا اس کے نمونہ کے باقی رہنے سے ہے جب تک اس کا سلسلہ دنیا میں قائم رہیگا - تب رسول بھی زندہ ہے - اور یہ ظاہری موت تو کچھ چیز بھی نہیں - یہ تو ایک دوسرے عالم کی طرف انتقال کرنے کے لئے تغیر ہے - موت تو دراصل یہی ہے [illegible] روح مر جائے - نہ کہ جسم - اور یہ سوال کہ اصحاب الفیل کیوں نہیں مرے اس کا جواب یہ ہے کہ اصحاب الفیل بھی مر جائینگے اور عنقریب ہی مر جائینگے - مرزا صاحب کا نام تو آپ کے نام لیوؤں اور تابعداروں سے قیامت تک زندہ رہیگا مگر ان کا تو آجکل تک ہی قصہ ختم ہو جائیگا - اور اگر الہام کعصف ماکول تک ہی ہوتا - تو آپ دیکھ لیتے - کہ میاں عبدالحکیم اور ثناء اللہ وغیرہ صاحبان کس طرح حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی کعصف ماکول ہو جاتے - مگر الہام تو صرف اتنا ہے کہ الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل - اور یہ الہام بھی عبدالحکیم کے اس مکر و فریب کے متعلق ہے - جو اس نے اپنی پیشگوئیوں کے رنگ میں دکھایا اور بالآخر ناکام ثابت ہوا - جیسا کہ قبل از وقت اس الہام کے ذریعہ

۱؎ اس الہام سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے جواب سے [illegible] رسول کے لئے اپنی معیت کو بیان فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک تو جو وقت [illegible] سے پہلے خدا کا رسول رحلت فرما جائیگا [illegible] قائم ہو کر خدا مجیب ہوگا - دوسرا یہ کہ جواب [illegible] ثابت ہوگا کہ خدا [illegible] رسول کے ساتھ ہے - اور اسی کی حمایت میں کام کر رہا ہے [illegible] اس الہام کے گو اور بھی پہلو ہوں - مگر عبدالحکیم کا مقابلہ بھی اسی کے نیچے ہے -

پیشگوئی کی صورت میں خبر دی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اصحاب الفیل کی طرح بڑے حملہ آور ہو کر اس مثیل کعبہ پر اس لئے پیشگوئی کے حملے کرتے ہیں کہ تا کسی طرح ان کی پیشگوئی کے نیچے آ کر وہ ذلیل ہو۔ اور لوگ اس سے منحرف ہو جائیں جیسے کہ اصحاب الفیل کا خیال تھا اور جیسا کہ انہوں نے کعبہ پر اس نیت اور ارادہ سے حملہ کیا تھا کہ اس کو تباہ اور ذلیل کر دیں۔ تا لوگ اس سے پھر جائیں۔ مگر آخر وہ خود تباہ ہو گئے اور ان کے دل کے ارادے دل میں رہ گئے۔ اسی طرح یہ الہام بھی جس قدر کہ تھا۔ اسقدر ٹھیک وقوع میں آیا۔ اس طرح کہ عبدالحکیم کا وہ مکر اور فریب اور اس کی وہ جنگ اور لڑائی جو اس نے مقابلہ کے طور حضرت مرزا صاحب کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں دکھائی۔ کیسی ناکامی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کہ تین پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور یہی معنے ہیں **الم یجعل کیدھم فی تضلیل** کے۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کر دینا۔ یہ چونکہ خدا کا فعل تھا۔ اس لئے اس فقرہ سے پہلے فرمایا **الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل**۔ یعنی باوجود اس کے کہ یہ لوگ اپنے حملہ میں اصحاب الفیل تھے۔ مگر دیکھا کہ تیرے رب نے تیری عزت اور ان کی ذلت کے لئے کس راہ اور کس طرح سے اپنے فعل کو ظاہر کیا۔ جس سے وہ اپنے اس جنگ اور اپنے اس مکر اور فریب کی لڑائی میں ناکام کے ناکام رہ گئے اور میرے خیال میں یہ الہام پہلے سوال کے الہام سے بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور اس کا پہلا فقرہ انی مع الرسول اجیب اس الہام کے پہلے فقرہ [illegible] اصحاب الفیل کے نیچے ہے اور اس کا فقرہ اخطی واصیب اس کے نقشہ الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے نیچے۔

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ اس الہام کے آپ کس طرح مصداق ہوئے۔ کیا آپ کا رفع ہوا؟ اور لاکھوں علماء تو ابھی تک آپ کو کافر کہتے ہیں+۔ پھر مطھرک من الذین کفروا چہ معنے دارد اور مرزائیوں کو تو جب بدلوں ہی سے نکالا گیا۔ اور ان پر بھی ان کے مرزا کے فتوے کفر کے بھی لگ گئے۔ تو اب **جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا** بھی ٹھیک پورا الہام ہوا۔ اور پیشگوئی بھی خوب ظاہر ہوئی۔ اور اس کا پورا ہونا بھی اسی کا نام ہے۔

جواب نمبر ۴۔ آپ کے اس الہام میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ جو ٹھیک طور سے وقوع میں آئیں اور اپنی عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور آئندہ بھی اپنی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرتی رہیں گی۔ آپ پہلی پیشگوئی کو دیکھئے جو الہام کے فقرہ **انی متوفیک** میں پائی جاتی ہے۔ کیسی زور شور کے ساتھ اور کتنی طاقت اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ دنیا کی تمام قوموں اور تمام فرقوں نے آپ کے استیصال اور آپ کے قتل کے لئے منصوبے باندھے۔ مالی جانی اور قلمی لسانی وغیرہ وغیرہ طاقتوں کو سالہا سال اس راہ میں صرف کیا اس ارادہ پر کہ آپ کی وفات پر کسی طرح سے تسلط پالیں۔ مگر الہی طاقت لسان الغیب کے ساتھ ان کے مقابل پر آپ کو یہ الہام کرتی ہے کہ انی متوفیک یعنی تیری وفات میرے ارادہ سے ہو گی۔ جو اسی برس کے قریب بتلایا گیا اور کوئی نہیں جو میرے اس ارادہ کو روک سکے اور یہ الہام براہین میں قبل از دعوے ہی بطور رحمت کے فرما دیا تھا۔ جیسا کہ بالآخر اسی طرح پورا ہوا۔ جس طرح کہ فرمایا تھا۔ تو اب بتلاؤ۔ کہ باوجود مخالفین کی اتنی کوششوں کے اس الہام سے تیس سال بعد تک اور اسی برس کے قریب کہ الہام پورا ہونے تک آپ کو کس طاقت نے زندہ رکھا۔ اور دشمنوں کی شر سے محفوظ کس کے سہارے رہے۔ پھر اس کے بعد دوسری پیشگوئی کا فقرہ ہے۔ ورافعک الی۔ اور یہی بطور رد ہے کہ قبل از وقت پیشگوئی کی صورت میں فرمایا گیا کہ لوگ تجھے باوجود خدا کے مقرب ہونے کے کافر اور ملعون سمجھیں گے اور تجھ پر فتوے کفر کے لگائیں گے جس سے یہ ثابت ہو کہ تو خدا کا مقرب نہیں ہے۔ لیکن میں تجھے ان کے بالمقابل رفعت دینے والا ہوں اور تیری مقبولیت تمام دنیا پر ظاہر کرنے والا ہوں۔ جس سے ثابت ہو کہ تو ملعون نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقرب بندہ ہے۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ لاکھوں انسان علاوہ شریف اور لائق انسان آپ کے تابع ہو گئے۔ جس سے آپ کی مقبولیت اظہر من الشمس ثابت ہو گئی اور رافعک الی کا فقرہ اس واقعہ کے ذکر کے لئے زیادہ تر مناسب ہے۔ جو یہودی سیرت مسلمانوں نے آپ کی وفات کے موقعہ پر بطور سوانگ کے دکھلایا۔ اور میرے خیال میں **ولکن شبہ لھم** سے جو شبیہ عیسیٰ کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ وہ اسی طرح کا ہو گا۔ کہ حضرت عیسیٰ کے سوانگ بھرنے میں یہودیوں نے شرارت سے کسی یہودی کو اس طرح بنا کر نقل کی ہو گی۔ جیسے حضرت مسیح الاسلام کی وفات کے موقعہ پر ان یہودی سیرتوں نے سوانگ بھرنے کے لئے ایک بدبخت کو جو روحانی مردہ تھا۔ جسمانی مردہ قرار دیکر آپ کے مقام وفات کے ارد گرد ایک چارپائی پر لٹا کر پھرایا۔ اسی لئے خدا نے پہلے مسیح کی نسبت **ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم** فرمایا کہ عیسیٰ کو انہوں نے مقتول اور مصلوب تو نہیں کیا۔ ہاں سوانگ بھرنے کی صورت میں ان کے لئے ایک اس کی شبیہ بنائی گئی۔ اور گو **شبہ لھم** کے معنے دراصل مشابہ بالمصلوب ہی ہونگے۔ مگر ان معنوں کا پہلو بھی ہمارے مسیح موعود کی وفات سے خوب کھل گیا اور اس آخری مسیح کے شبہ نے پہلے مسیح کے شبہ کو خوب طرح سے حل کر دیا۔

پھر تیسری پیشگوئی کا فقرہ **ومطھرک من الذین کفروا** ہے۔ یہ ان الزاموں سے جو تیرے پر کافر لگاتے ہیں بار بار تیری تطہیر کروں گا۔ پھر یہ تطہیر کئی طرح سے ہے۔ نشانات کے ظہور سے بھی تطہیر رفع الزامات کے اسباب سے بھی تطہیر آپ کے سلسلہ برکات اور ترقیات سے بھی تطہیر علمی اور عملی کمالات سے بھی تطہیر مستجاب الدعوات ہونے اور ان کے نتائج اور ثمرات سے بھی تطہیر میدان مقابلہ میں فتوحات کے پانے سے بھی تطہیر غرض تطہیر کئی پہلو سے ہے جو ظہور میں آئی اور آئندہ بھی روز بروز ظہور میں آتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر یہ تطہیر خاص کر ڈاکٹر عبدالحکیم کی ان تین پیشگوئیوں کو جھوٹا کر کے دکھلانے سے بھی ظاہر کی جو تمام زمانے دیکھی۔ پھر چوتھی پیشگوئی کا فقرہ **وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ** ہے۔ یہ علمی اور روحانی پہلو سے تو اس وقت بھی پیشگوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ کہ اسی روحانی جنگ میں تمام مذہبی دنیا سے کوئی نہیں جو کسی احمدی پر غالب آ سکے۔ اسی لئے مخالف باوجود زیادہ ہونے کے ایک احمدی سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور یہ تو روحانی طور پر بھی غلبہ ہے۔ جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہم لوگوں کو میسر ہے اور وہ وقت بھی آتا ہے کہ جسمانی طور سے بھی خدا ہمیں غالب کر دکھائے۔ دیکھو عیسیٰ نبی کی پہلی حالت کہ آپ کو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی۔ مگر اس وقت دیکھو کہ عالمگیر اور فاتح قوم آپ کی ہی ہے اسی طرح ہمیں امید غالب ہے۔ کہ حضرت مسیح الاسلام کے پیرو بھی کسی وقت ایسا ہی غلبہ پائیں گے۔ حدیث میں آپ کا نام حارث یا حراث بھی آیا ہے۔ یعنی کھیتی کرنے والا اور

+ کیا یہود کے علماء مسیح ناصری کو ابھی تک کافر نہیں کہتے پھر ان کا رفع وتطہر کس طرح ہوا؟ (اکمل)

قرآن میں آپ کی تعریف کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ ان لفظوں سے ہوئی ہے اس وقت تک جو آپ دُنیا میں اپنے پیرو چار لاکھ کے قریب چھوڑ گئے ہیں۔ یہ ابھی بطور بیج بونے کے ہے۔ پھر جب عیسیٰ نبی کے بارہ حواریوں سے اس کی اتنی کھیتی بڑھی۔ تو اب سمجھ لو۔ کہ چار لاکھ سے مسیح الاسلام کی قوم اور اور آپ کی کھیتی کو کسقدر ترقی کے لئے امید ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۵:۔ مرزا صاحب نے پیغام صلح لکھا۔ مگر باوجود ملہم ہونے کے آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ لکچر سنانا بھی نہ ملیگا۔ اور آپ پہلے سے ہی چل دینگے۔

جواب نمبر ۱۵:۔ خدارا انصاف۔ ذرا آپ ہی غور فرمائیے کہ جو آپ سُنانا ہو۔ وہ پیغام کیسا؟ لفظ پیغام میں تو صریح اس بات کی طرف بطور پیشگوئی کے اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اس پیغام کے سنائے جانے سے پہلے ہی رخصت ہو جائینگے۔ اور آپکے اس لکچر کو پھر آپ کے بعد بطور پیغام کے پبلک کے سامنے پڑھ کر سُنایا جائے گا۔ اور آپ اس وقت نہیں ہوں گے۔ تب ہی تو یہ پیغام اُس وقت پیغام کے معنے پر صادق آئے گا۔ دیکھا! آپ کیسے ملہم ثابت ہوئے۔ کہ آپ کو قبل از وقت بتلایا گیا۔ تب ہی تو اس لیکچر کا نام پیغام صلح رکھا۔ فاعتبروا و تدبروا

الراقم

عاجز خاکپائے حضرت مسیح موعود غلام رسول احمدی۔
ساکن راجیکے ضلع گجرات پنجاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ڈاکٹر مرتد کے پہلے خیالات

جناب مجتبی مکرمی مفتی صاحب دام ظلکم السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ آنکہ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو مشکور فرما دیں۔

میں نے رسالہ الذکر الحکیم علا مصنفہ مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم دیکھا اور اس کا کچھ حصہ پڑھا۔ جوں جوں میں اس کو پڑھتا گیا۔ میں حیران اور ششدر ہوتا گیا۔ میرا دل یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ رسالہ جس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی سچائی خوابوں۔ الہاموں اور استخاروں سے بڑے زور شور کے ساتھ کی گئی ہے اسی شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جو آج حضرت صاحب کی شان پاک میں اس قدر گندے اور تہذیب سے کوسوں دور الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ کہ الامان۔ یہ رسالہ شروع سے لیکر آخر تک حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں لکھا ہوا ہے۔ اور مرتد ڈاکٹر حضرت صاحب کا مسیح موعود ہونا بڑے دعوے سے ثابت کرتا ہے۔ لیکن دو جگہیں خاص کر قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) صفحہ ۳۳ میں لکھتا ہے "میں تمہیں بتقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی سمجھ پہ کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی۔ اور یہ تمام فیض اطاعت محمدؐ و قرآن و مسیح الزمان ہے۔ یہ الٰہی انوار ہیں۔ جو ان ذاتوں میں سے ہو کر مجھ تک پہنچے ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ مجھکو ملتا ہے وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا" اور پھر صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں یوں تحریر کرتا ہے "کل بتاریخ ۳۱ مئی ۱۹۰۱ء بوقت دوپہر میں خواب میں ایک شخص سے ملا۔ اس نے کہا کہ مرزا بڑے کمال کے آدمی ہیں۔ پھر میں نے اپنی زبان سے کہا۔ مرزا صاحب اپنے واسطے آپ ہی ایک ایسی صریح دلیل ہیں جیسے کہ حضرت ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے لئے تھے۔ جو طبیعتیں کہ آج مرزا صاحب کو نہیں مان سکتیں۔ وہ اسی قسم کی طبیعتیں ہیں۔ جو حضرت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتی تھیں۔ جو لوگ کہ آج حضرت مرزا صاحب کو جھٹلا رہے ہیں۔ اگر حضرت احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتے۔ تو ضرور ان کو بھی جھٹلاتے۔ یہ تقریر اس شخص نے سُن کر کہا کہ اگر تم ایسا عام طور سے ظاہر کروگے۔ تو اکثر مولوی تمہیں کافر کہیں گے میں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھُل گئی۔ میں نے اُٹھ کر یہ خواب جلدی سے ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اپنے دوستوں محمد آمین اور سراج الدین احمد کو سُنا بھی دیا" اور پھر اس کے آگے لکھتا ہے "اے مولوی صاحبان! جو مرزا صاحب کو دیوانہ یا مرتد یا کافر بتلا رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے قرآن کو آسمانی کتاب اور جناب سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہو۔ ورنہ تمہارے مادے ایسے نہیں ہیں کہ تم خدائی روحوں کو پہچان سکو۔ آپ لوگوں نے قرآن کو آسمانی کتاب مان کر بھی کوئی زندگی حاصل نہیں کی۔ آپ لوگوں میں اپنی سمجھ پر غرور اور خدا سے دوری اور خود نمائی دُنیا داری۔ تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی۔ حسد اور رشک اسی درجہ کی ہے۔ جیسے کہ عوام غیر اسلام میں پایا جاتا ہے میں پوچھتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! تم اپنے رب رحیم سے فیصلہ کے لئے کیوں استدعا نہیں کرتے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ استخارہ فضول اور بیفائدہ شئے ہے اور خواب بے معنی اور باطل شئے ہے۔ اور خواب میں ہمیں کچھ خبر نہیں مل سکتی۔ اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو میرا قول کہ آپ نے مسلمان ہو کر بھی کوئی نئی بات حاصل نہیں کی سچ ہے پس میری تیسری دلیل کے موافق تم خدا سے دور رہو۔ خدا تمہارے ساتھ نہیں۔ تمہیں اُس سے جواب ملنے کی امید نہیں تمہیں اس بات پر ایمان نہیں کہ خدا قریب ہے اور بیقرار کی پکار کو سنتا ہے اور وہ اپنے بندے کو خواب میں یا بے پردہ جواب دے سکتا ہے۔ یہ ایمان تمہیں بھلا تمہیں خدا کی ذات پر کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے دلوں میں۔ غرور علم۔ خود نمائی ریاکاری۔ بیجا غصہ۔ دُنیا داری اور خود پرستی بھری ہوئی ہیں۔ اپنے آقا سے انعام کی امید اسی نوکر کو ہوتی ہے۔ جو اخلاص اور ادب کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ تمہارا تو یہ حال ہے۔ کہ میں اگر آپ کی نسبت آپ کے سامنے کچھ بے ادبانہ کلام کروں۔ تو آپ فوراً طیش میں آجائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم سب بھلا دیں۔ اور کچھ خبر نہ رہے کہ اپنے بادشاہ کے حضور میں جوش مارنا کس جگہ جائز ہے" اس جگہ پر میں اپنی چند خواب جن سے جناب مسیح الزمان مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ جو لوگ عجائبات الٰہی پر ہنسنے والے اور خدا سے دور اور شیطان کے نزدیک ہیں۔ وہ بیشک ہنسینگے۔ اور وہ بچارے کریں بھی تو کیا کریں۔ اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ دیکھ یہ چراغ کیسا روشن ہے۔ بھلا وہ کیا سمجھیگا۔ مگر جو اہل دانش ہیں۔ وہ بہت کچھ سیکھ لیں گے۔ مغروروں کے واسطے کہیں خدا نہیں مگر مسکینوں کے لئے ہر جگہ ہے۔ اندھوں کے واسطے کہیں روشنی نہیں۔ مگر سجاکھوں کے واسطے بہت کچھ روشنی ہے"

پس اے ناظرین آپ خود ہی اس کی مذکورہ بالا باتوں سے نتیجہ نکالیں اور فیصلہ کریں۔ اور اب میں مرتد ڈاکٹر سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جب تو خود ہی اس بات کا اقراری ہے۔ کہ وہ تمام روشنی جو مجھکو بذریعہ خوابوں الہاموں اور استخاروں کے حاصل ہوئی۔ محض محمد صلعم و قرآن و مسیح الزمان

کی اطاعت کیوجہ سے ہے اور یہ تو خود کہتا ہے کہ یہ باتیں مجھ کو جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طفیل سے حاصل ہوئیں اور بلا واسطہ آنحضرت حاصل نہ ہوسکتیں [illegible] فیض [illegible] کیا اب یہ لازم نہیں آتا کہ جب تو نے ان حقیقی واسطے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم و قرآن و مسیح الزمان سے روگردانی کی تو بجائے روشنی میں ہونے کے تاریکی میں ہے اور بجائے اللہ تعالیٰ کے فیض کے تجھ پر اس کی لعنت ہے۔ اور بجائے الہی انوار کے تو الہی غضبات کے نیچے ہے۔ تیری ہی باتوں سے واضح ہوا۔ کہ اب خدا تجھ سے ہمکلام نہیں ہوتا بلکہ شیطان تیرے ساتھ باتیں کرتا۔ اور وہی تیرا دوست ہے اور ان باتوں کا اب تو خود ہی مصداق بنا جو کہ تو اور مولویوں کو کہتا تھا۔ یعنے تجھ میں اب غرور۔ خدا سے دوری۔ خود نمائی۔ دنیاداری تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی۔ حسد۔ رشک۔ بیجا غصہ اور خود پرستی بھری ہوئی ہے۔ اور جو شخص آج تیری ہاں میں ہاں میں ملاتا ہے۔ وہ بھی تیری جنس ہے۔ پس اے مرتد ڈاکٹر اب بھی باز آجا۔ اور خدا کے حضور توبہ کر۔ اور اپنی ان حرکات سے پشیمان ہو۔ کیونکہ ابھی قبولیت کا وقت ہے خدا اور اوس کے رسول کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن پر ڈال لے کیونکہ اسی میں تیری سلامتی ہے۔ مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ اب اس کا کوئی نام لیوا نہیں ایسا ہی تیرا حال ہوگا۔ آج خدا کے آگے سجدہ میں گر اور گڑگڑا۔ تاکہ تجھ پر فضل کیا جاوے۔ نہیں تو تو عنقریب خدا کے غضب کا ہاتھ دیکھیگا اور وہ دن ہمارے لئے ایک بڑے نشان اور معجزہ کا دن ہوگا والسلام۔ خاکسار محمد حسین طالب علم از گجرانوالہ۔

ضرورت نکاح

(۱) مجھ کو ایک لڑکی کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم پاس۔ بیرونہ گا قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ملحقات قوم ہی تعلیل ذیل۔ ڈیرہ بیرو۔ سنگڑ ضلع میانوالی تحصیل بھکر مظفرگڑھ ضلع اور ساداں مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر پیغام صلح ہو۔

(۲) میرے ایک قریبی رشتہ دار جو عمر قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی بیوی لاولد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام م ر س۔ معرفت ایڈیٹر ہو۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی پی نہیں جا سکتا۔ اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ۔ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر۔

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرری اور منشی کا کام بخوبی کرسکتے ہیں محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھینگے اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ سے

مگر خریداران بدر الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس کرنے پر قیمت بلا تامل واپس ہوگی محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی بھکاری کو محصول ڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

الراقم

محمد حسین احمدی لنتمقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ میرا مفصل پتہ سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینیجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا ہے [illegible] متعلق جو درخواستیں آئی ہیں وہ سب کتابیں چھپنے کے [illegible] ہونے کے قابل نہیں ہوسکیں بعض صاحب جو ابھی [illegible] کا انتظام حسب مناسب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی [illegible] خدمت میں بھیجی جاویں گی ناظرین سے انتظار کریں۔

الخطبہ

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صوم و صلوٰۃ کا پابند اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں [illegible] رہا ہوں کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بمعرفت ایڈیٹر ہو۔ امیر احمد [illegible]

رسید زر

۱۲ جولائی ۱۹۰۸ء

حکیم شیخ محمد صاحب ۲۰۵۷ ۶

محمود ذکی گجراتی عہ

بابو بھیں داس صاحب ۲۰۹۷ عہ

عبد الحکیم صاحب ۲۰۵۵ للعہ

۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء

غلام محمد صاحب ۱۲۱۸ ۶

محمد عبد الرحمن صاحب ۱۲۷۵ عہ

عالمگیر صاحب ۱۲۵۹ ۶

۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء

رکن الدین صاحب ۱۲۱۲ ۶

[illegible] صاحب ۱۲۷۴ ۶

[illegible] صاحب ۱۴۰۶ للعہ

۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء

محمد صفر علی صاحب ۱۹۸۸ ۶

[illegible] صاحب ۱۴۳۰ عہ

۲۰ جولائی ۱۹۰۸ء

محمد عبد اللہ جلد ساز ۱۹۹۱ ۶

محمد شاہ صاحب [illegible]

خدا بخش صاحب [illegible]

حافظ غلام [illegible]

شیخ نور احمد صاحب [illegible]

[illegible]

محمد یار صاحب [illegible]

محمد عمر صاحب [illegible]

۲۸ جولائی [illegible]

خواجہ علی صاحب [illegible]

عبد اللہ خان [illegible]

[illegible]

محمد علی [illegible]

[illegible]

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اسمیں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن سے [illegible] مامورین اللہ کی شناخت بہت جلد ہو سکتی ہے اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے [illegible] علماء کے مقابلہ کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کا تناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں پھر بتایا ہے کہ [illegible] کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ دیگر آجکل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔

قیمت ۳ر

الہام المسیح

یہ ۲۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور ایسے لکھنے والے تناقض کو کتابوں سے پیش [illegible] سورہ والی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور نمونہ خصوصیت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے۔

براھین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی کل عالم پر دھاک بٹھلا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ... صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ہے۔ قیمت رعائتی بے جلد چار روپیہ۔ مجلد چار روپے بارہ آنے میں دی جاتی ہے۔

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا ذخیرہ کر تیسرے پھولوں کو بھی موسوم کر دیتی ہیں [illegible] مجموعہ۔ مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شہری بندوبست کا [illegible] آنکھیں بند کرکے خلود کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور ریاست پٹیالہ [illegible]

نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۷ صفحے۔ قیمت ۶ر جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ر)

ہراث شہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکار ہے روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر عید نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح نہایت ۔۔۔ ہے۔ قیمت ۳ر

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ر

نظم مستورات مستورات کے لئے بہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی (اللہ دلو) قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری طالبعلموں کے واسطے بہت عمدہ ہے۔ قیمت ار

درخواستیں بنام منیجر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہوں

عجیب وغریب مجرب دویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب یا رسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مدنظر رکھا جاوے۔ [illegible] علاوہ امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کرکے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں [illegible] دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شب [illegible] حالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار [illegible] یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید [illegible] ہے کہ کوئی نہیں۔ تین ہفتہ کیواسطے [illegible]

تریاق الخنازیر خنازیروں کا داخلی و خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ جس کا باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہر [illegible] جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۲۰ یوم کیواسطے [illegible]

ذیابیطس ذیابیطس و کثرت بول میں بہت [illegible] ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۰ یوم کیواسطے [illegible]

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے [illegible] دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دق [illegible] اور حرارت عزیزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور شدید [illegible] کیواسطے [illegible] ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک [illegible]

آتشک جدید وکہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت [illegible]

سوزاک قدیم وجدید۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت ۸ر

حب مرگی مرگی کی یہ [illegible] گولیاں [illegible] مفردات سے مرکب ہیں۔ فیدرجن [illegible]

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے ۸ر

علاوہ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ احتیاط رکھی گئی ہے۔

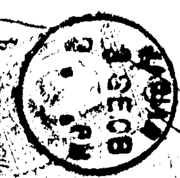
المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور









آنانکہ گشت کوچۂ ... نام ونشان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مورخہ ۴ شعبان ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ستمبر ۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲/

ذوق کی باتیں

۱۔ یہ باتیں اس سلسلہ میں ہیں جو کبھی کبھی ناچیز اکمل اخبار میں درج کیا کرتا ہے۔ مکھی بظاہر ایک حقیر چیز ہے۔ شہد کی مکھی میں زہر بھی ہوتا ہے مگر جب یہ مکھیاں مل کر کام کرتی ہیں تو ان کی محنت کا نتیجہ شہد ہوتا ہے جسے رب العالمین نے شفاءٌ للناس فرمایا ہے۔ جب زہریلے جانوروں کے مل کر کام کرنے سے شہد بنتا ہے تو کیا اشرف المخلوقات بنی آدم کے مل کام کرنے کا نتیجہ برا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

۲۔ ایک رات کو پونے بارہ بجے کے قریب تقاطر ہوا لوگ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور میں نے دیکھا کہ بڑی جلدی سب اپنے اپنے بستر لپیٹ اندر جانے لگے اوسوقت مجھے خیال آیا کہ یہ سرعت محض اس لئے ہے کہ دامن تر نہ ہو جائے۔ مگر آہ انسان کو تردامنی کا مطلق خیال نہیں ہوتا اور اس سے اپنے بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔

۳۔ علامہ نور الدین کو اللہ نے اپنے مسیح کی خلافت کے لئے چن لیا اس میں سر کیا ہے۔ وہی جو ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں مولوی صاحب نے خود بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالے نے الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض فرمایا ہے۔ عمل صالح کئی قسم کا ہے۔ بعض کا تعلق خود اس کی ذات سے ہے اس کا نفع و نقصان بھی اسی تک محدود ہے۔ بعض کا تعلق اپنی اہلبیت سے ہے۔ سو اس کا اثر بھی چند اشخاص تک محدود رہتا ہے بعض کا تعلق اپنی قوم سے ہے اور بعض کا غیر اقوام سے بھی اور تو مجھ میں کچھ نہیں۔ مگر یہ ضرور تھا کہ میں نے بلا کسی بخل کے تمام جہان کے لوگوں سے ہمدردی کی ہے اور ان کی نفع رسانی اور بہتری و بہبودی میں کبھی کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا سو اس کا اجر مجھے یہ ملا۔ میں نے قرآن مجید کی اشاعت کے لئے کئی لوگوں کو بڑے بڑے خرچ دیکر پڑھایا مگر وہ پڑھکر میرے مطلب کے ثابت نہ ہوئے آخر خدا نے میری محنت کو ضائع نہ کیا اور کئی انگریزی و عربی و سنسکرت و عبرانی دانوں کو میرے تابع کر دیا۔

۴۔ وحدہٗ لاشریک خدا کی شان ہے جو اپنی ذات و صفات و افعال میں بے مثل ہے ان صفات کا پرتو کسی کسی جزوی امر میں اس کے خاص بندوں پر پڑتا ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات الٰہی کے مظہر تھے۔ یعنے خدا کا چہرہ اور اس کی سب صفتوں کا جلوہ اس پیارے نبی کے وجود کے آئینہ میں نظر آتا تھا۔ پھر جس نے نبی کریم کو دیکھنا تھا اس نے اسے مسیح موعود کے مبارک وجود میں دیکھا

(ب) مولوی نور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خانہ کعبہ کا طواف ایک دفعہ ایسے وقت میں کیا جب کہ کوئی اور طواف نہیں کر رہا تھا۔ گویا مولوی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کی عبادت ایسے وقت میں کی جبکہ اس میں کوئی شریک نہ تھا۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور کسی مباح کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ممکن بلکہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی اور بھی صدقہ۔ صلوۃ۔ صوم وغیرہ ایک نیکیوں میں شامل ہو۔

۵۔ اللہ نے عربی میں قرآن شریف کیوں [illegible] پیشتر [illegible] رسالتمآب سے پہلے [illegible] کی خاص قوم سے ہوا کرتا تھا لیکن حضرت نبی العالمین کا تعلق سب جہان کی مختلف زبان والی قوموں سے تھا اس لیئے اللہ نے ام الالسنہ میں کلام نازل کیا جو با اعتبار اپنی وسعت و فصاحت کے تمام جہان کی زبانوں سے اصلی [illegible]

۶۔ خلیفۃ الامام نے الم تعالی الذین [illegible] پر تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ [illegible] والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے پھر اسی ضمن میں فرمایا کہ میں اتنے سال حضرت کی صحبت میں رہا ہوں مگر آپ [illegible] میں نے کبھی ایک سیکنڈ کے لئے بھی تخلیہ نہیں کیا [illegible] بیٹھے اور دوسرے گھر والے مرد۔ اور تم سب بیٹھے [illegible] نہیں کہہ سکتا کہ کبھی ایسا اتفاق ہوا ہو۔ بلکہ آپ کی عادت تھی کہ اگر کوئی الگ بات کہتا تو آپ اس کے [illegible] باتیں کہتے اتنی بلند آواز سے بولنے لگتے کہ [illegible] بیٹھنے والے بھی سن لیتے۔ یہ ان کے کمال [illegible] اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے

اطلاع

[illegible]

(بدر پریس قادیان میں بلیا مصلح الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔)

دار الامان

حضرت امیر المومنین نے بعد جمعہ کو رکوع یار کوع کا حصہ ابتدا سے سنانا شروع کیا ہے آپنے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر مسلمان ہر جمعہ کو بھی ایک رکوع سنیں تو تھوڑی مدت میں تمام قرآن مجید سن سکتے ہیں۔

۲- قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ نما ضرور بنی ہوئی ہے خداتعالیٰ نے یہان کے رہنے والوں کو بری و بحری انعام سے ممتاز کیا ہے۔

۳- سیدی و مولائی حضرت مسیح کا ایک پرانا بستہ ملا ہے جسمین جناب کی وہ نظمین درج ہیں جو آپنے بد شباب مین لکھیں کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہوگا ان کے پڑھنے سے عجیب لذت حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو تازہ کہ آپ کا دل ابتدا ہی سے دین کے لئے دردمند بنایا گیا تھا۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں مین موجود ہے۔

افسوس باوجود اسکے کہ ایک ماہ قبل اطلاع دیگئی ہے اور بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے وی پی وصول نہ کرنا ہو۔ وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط کے کہ جنہون نے اجازت دی انہی کو وی۔پی بھیجا گیا۔ اور باوجود اس کے کہ جو بقایا قابل الوصول تھا اکثر اس کے نصف کے وی پی بھیجے گئے۔ پھر بھی وی پی واپس آ رہی ہیں۔ الضاف!!!

نکاح چاہنے والوں کو اطلاع نکاح کے متعلق صرف اس خط کی تعمیل ہوسکیگی۔ جس کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ مرفوعہ ہوں۔ مینجر

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی۔پی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے آیندہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی صورت مین بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے سو جو گذشتہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر

ضرورت ملازمت

میان عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک مین ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ مین ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھیں گے۔ اور جہان موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہیں اور تقریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲- ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور مین کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مرجحات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۳- مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ بر سر روزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل ذیل۔ ڈیرہ ہردو۔ سنگھڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر مظفرگڑھ اور سانراں۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ر ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۴- میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چہار و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵- ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ صہ ہر

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوین گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعائت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد یمین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے

مینجر بدر

رسید زر

۱۳ اگست ۰۸ء		۱۷ اگست ۰۸ء	
عبد الحکیم صاحب ۳۰۴	للعہ	شاہ محمد صاحب ۱۳۱۴	للعہ
دولت علی صاحب ۲	۶ر ۱ر	دولت خان صاحب ۱۹۹	۶ر
طالب علی خان صاحب ۲۰۰۷	۶ر ۱ہر	عبد المطلب صاحب ۱۹۱۳	للعہ
مدد علی صاحب ۱۱۳۰	صہ	جیا غدین صاحب ۱۹۱۷	۶ر
مراد علی صاحب ۱۰۵	عہ	سرمیند صاحب ۸۱۷	للعہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۲۴	۶ر	غلام محمد صاحب ۹۲۹	ہہ
نظام الدین صاحب ۱۴۴	للعہ	محمد بخش صاحب ۲۷	۶ر
عبد الرحمن صاحب ۱۲۲	للعہ	مرزا عبد الکریم صاحب ۳۲	۶ر
محمد شریف صاحب ۴۲	عہ	محمد عثمان صاحب ۹۰۵	۶ر
نور الدین صاحب ۱۱	۶ر	شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۴	۶ر
امام الدین صاحب	عہ	احمد خان صاحب ۱۴۹۷	ہہ
محمد فضل صاحب سیالکوٹ	عہ	سید صادق حسین صاحب ۳۲	سے
غلام حیدر صاحب ۳۱	ہہ	عبد الحکیم صاحب ۱۸۱۱	۶ر
سید محمد شاہ صاحب ۱۱	۶ر	محمد فاضل صاحب ۱۰۳	سے
فضل کریم صاحب ۵۵	للعہ	ثناء اللہ صاحب ۱۸۸	۶ر

مہ نور می فشاند و سگ بانگ مے زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ اپنی خبث نفس

رذالتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن آجکل ان ناخدا ترس حضرات نے ایک ایسی شرارت اور کمینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت حیرت ہے اور ان معاندین کی پست فطرتی پر نہایت تعجب! ناظرین اخبار کی ضیافت طبع اور ممبران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور نمونہ کچھ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز ہوئے مظفر نگر سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے۔ اوس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہو گیا۔ اور مجھ کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے بذریعہ خط اخویم مولوی عبد الخالق صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفر نگر سے اصلیت دریافت کی۔ اونہوں نے جو کچھ جواباً ارقام فرمایا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارروائی ایک ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے جس کے قرائن قویہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادرم سید منشی ولایت حسین صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہو جاتا تھا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اوس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی نہ اپنے آپ کو احمدی مشہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اوس کو احمدی کہتا ہے نہ درحقیقت وہ احمدی ہے نہ اوس نے کبھی شرائط بیعت پر عمل کیا خط کا جواب منگانے کے لئے اوس نے عبد القیوم کا ذریعہ پتہ میں لکھا ہے۔ جو نواب بیگ کا ملازم ہے۔ اور نواب بیگ سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبد القیوم کے پتہ سے (جو ایک دور دراز محلہ کا باشندہ ہے) خط کا جواب منگاتا۔"

اس مظفر نگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ بتین بخش وکسی نمبر کا وہ خط جو اوس نے اپنے ایک احمدی رشتہ دار کو لکھا تھا میں نے دیکھا اور ساتھ ہی اوس کی وہ تحریر بھی میں نے دیکھی جو اوس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو بین بخش ہم کو اور ہمارے امام کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتا ہے اور دوسری تحریر جو اوس نے شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور ہمدردانہ عبارت لکھتا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے بین بخش کا مدعا اس پر تزویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مضمون جو اوس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہو جاوے اور لوگوں کو اوس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر اسکے بعد وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اوس کے مرتد ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ بین بخش کبھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا اوس کی دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں اون کو شائع کر کے ناظرین کو لطف اوٹھانے کا موقع دونگا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت سے مملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت واصلیت سے قریب ثابت نہیں ہوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک رذیل سے رذیل تدبیر کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے۔ ہماری طرف سے سوائے صبر اور اون کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کرنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے بھی دعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا اون کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تمیز کر سکیں۔

اے ظالمو! ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب و چالاکی پر مبنی ہے تو خدا تعالےٰ خود ہی اس کو تباہ کر دیگا اور حق و باطل کو ملتبس نہ ہونے دیگا۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالیٰ کا قائم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور بلاشک خدا تعالیٰ ہی کا قائم کردہ ہے) تو تمہاری چالاکیوں اور شرارتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر خود کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالےٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تم اوس کی صفات کاملہ کے خدا تعالےٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالےٰ ہی پر بھروسہ نہیں کرتے ہو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکیوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک بے ایمانی اور جہالت کی بات ہے۔ ہم تو تم سے اعراض کرتے اور سلام کہتے ہیں۔

راقم
اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

جو بزبان پنجابی شاعر بھی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست جموں۔ پونچھ۔ وزیر آباد اور گوجرانوالہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات محمود

اے مرے مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہو گئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جا خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر و بر
ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر
جبکہ ہر شئے ملک ہے تیری مرے مولیٰ تو پھر
جس سے تو جاتا رہے بتلا کہ وہ جائے کدھر
کام دیتی ہے عصا کا آیت لَا تَقْنَطُوْا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر
بیکسی میں رہزن رنج و مصیبت ہے پڑا
سب متاع صبر و طاقت ہو گیا زیر و زبر

رسید زر ۲ راگست

یکم اگست ۱۹۰۸ء		اسمٰعیل گرداور ۱۶۶۶	للہ
دلاور خان ۲۰۴۴	عا	فرزند علی شاہ ۱۷۰۵	ے
محمد عمر خان ۱۵۷	عا	۲ اگست سید محمد شاہ نواز ۱۵۹۶	عا
۲ اگست سید احمد ۱۱۷۵	عا	الٰہی بخش فیروز دین ۵۶۵	عا

کیاب ڈائری

(منقول از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ ایمان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کرے۔ جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے دعا لگ گئے کے بعد الہام ہوا۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر بھی دعاؤں کا مقابلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اے لوگو۔ اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر الہام ہوا کہ یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اس شخص سے مرا مزور ہے اور عبادت کے لائق ... نے تم کو پیدا کیا ہے یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے۔ اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکہا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اوس کے مقابلہ میں ہیچ سمجہا جاوے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکہے۔ کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بُت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہوگیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک احمد بھی آجائے اور خدا تعالے فرمائے کیا انکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو۔ کہ اس کی طرف نہ جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں۔ اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہوکر دیکہا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اوس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ پھر اگر فرمانبردار ہوں بہی تو دکھ درد اور تکلیف کیوقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہو۔ تو تمام رشتہ دار آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز۔ اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فایدہ کیا جس سے شرم لازم آے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مرچکی ہے زندہ کردیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے۔ وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اوس کے سپرد کی تہی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بہی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز۔ روزہ بہی کسی کے کام کے نہیں حضرت ایوب کیطرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تہے خدا تعالیٰ نے اون کا ذکر قرآن شریف میں بہی کیا ہے۔ کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابوں میں اون کا ذکر بالتفصیل لکہا ہے کہ شیطان نے خدا تعالے سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے اوس کو تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے غلام دئے ہیں۔ نوکر چاکر دئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو اس کو آزما اس پر پہلے تو اونکی بہیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پہر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پہر بہی حضرت ایوبؑ نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابہی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے اسپر اس کے غلام بہی مرگئے پہر اونہوں نے صبر کیا یہانتک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہوگیا ایک وہ اور ایک ان کی بیوی رہ گئی۔ پہر بہی شیطان نے کہا کہ ابہی ان کی صحت درست ہے اس پر اونکو جذام ہوگیا یعنے کوڑ ہوگیا پہر بہی اونہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالے نے اون کو آگے سے بہی زیادہ مال و دولت و غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بہی عطا فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے۔ تو اوس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے۔ کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بفتوے بریزی رواست

یعنے اگر تم خدا کے منشاء کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اوس کے حکم کے مطابق خون کردو۔ تو وہ جایز ہے پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اوس کو ملتی ہے نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے اوس کو خدا بہی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بہی ملتی ہیں اور اوسکی جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہوکر رہتی ہے۔

اب میں جو کچہ خدا کیلئے کہنا تہا وہ کہہ چکا تم کو چاہئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر خواتین

رسالہ عصمت رسالہ مذکور نمبر۲ میرے پاس پہونچا شاید میری بعض احمدی بہنیں ابہی اس نئے رسالہ کے نام سے ناآشنا ہوں سو اون کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے کیواسطے ان چند سطور کو معزز بدر اپنے زرین کالموں میں شائع فرماکر مجھے مشکوری کا موقع دیگا سب سے اول تو یہ بتلاتی ہوں کہ رسالہ عصمت عمدہ ولایتی کاغذ پر باہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس دہلی میں شائع ہوتا ہے لکھائی چھپائی بہی اعلیٰ ہے۔ مگر چند ایک ماہ مضامین ایسے ہیں جن پر ریمارک کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہوں اگرچہ میری معزز بہنوں کو ناگوار گذرے مگر میں اون کی ناراضگی سے نہیں ڈرتی کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت میں اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ امر بر سر مطلب۔ سب سے اول بیگم صاحبہ جنجیرہ و جشان کا مضمون سیر یوروپ کا ملاحظہ کیجئے جس کو رسالہ مذکور نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے۔ بیگم صاحبہ کے چند ایک خیالات ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قلم اٹہانے پر مجبور کردیا ہے اور اگر رسالہ عصمت نے بہی آزادی کی ترغیب مستورات میں پہیلائی تو خبر نہیں کیا انجام ہوگا۔ وہ اپنے قیمتی سفرنامے میں لکھتی ہیں کہ جہاز پر مسٹر گھوکہلے سے بہی پہچان ہوگئی اونہوں مجھ سے

پوچھا۔ کہ پردہ سے نکل کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گذرتی ہوگی۔ میں نے کہا بیشک گران گذرتا ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گذار لیتی ہوں۔ مسٹر گوکھلے نے مسٹر رومیش چندردت سے بھی ملاقات کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی ہیں یہ ہیں مسلمان مستورات کے خیالات ہائے انگریزیت تیرا ستیاناس کیا مسلمانوں سے قومی غیرت بالکل مفقود ہوگئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حمیت نے غیر آدمیوں کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ باتیں کرنے کی کیونکر اجازت دی۔ سه

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

اے عقل کے اندھو کیا یہ وقت مہدی کے آنے کا نہیں تھا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار ہے افسوس ہے بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زریں اصول (پردہ) کو بیہودہ اور لغو ٹھیرایا جس کی غیر مذہب والے مسٹر گوکھلے کے الفاظ سے بھی وقعت ٹپکتی تھی۔ کیا لوگو! یہی مسلمانی ہے۔ سه

وائے بر من وائے بر انجام من
عار دارد کفر از اسلام من

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے واہیات سفر نامے چھاپکر عصمت کے فرقہ اناث کو کیا فائدہ پہونچایا جائیگا۔ پھر آگے لکھتی ہیں۔ کہ الگبوٹ کی زندگی نرالی ہے۔ کہا نا کھا کر ٹہلنے لگے تھک گئے تو آرام کرسی پر بیٹھے کر خوش گپیاں اڑائیں۔ پادری صاحب نے اوپر والے کمرہ میں انجیل کا درس دیا ہم بہی موجود تھے مسلمانوں کی حالت زار پر کمال افسوس آیا جا رہے رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔ فقط رہ گیا دین کا نام باقی یہ مردہ مذہب والے پادری جہازوں میں بہی اپنا کام کئے جاتے ہیں مسلمانوں کو برعکس اس کے جب بافراغت ہیں یا اور خدا پابندی مذہب سے غافل ہوکر خوش گپیوں میں مستغرق ہو گئے۔ آگے ایک مضمون خاتون پٹنہ کا ہے جس میں اس نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے اور اس کو متن سے صاف رکہا جاوے جو کہ زبان عربی سے ناپسندیدگی اور نفرت کا اظہار ہے اور سامر ناخوش نما گلہ ہے قدرت پر غور اور تدبر کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ میرے خیال میں یہ وہی شہر پٹنہ ہے۔ جو کہ ندوۃ العلماء کا مرکز ہے۔ جنہوں نے عربی کو ازسرنو زندہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر اون کے مبارک خیالات کو کا یہی اثر شہر پٹنہ پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو عنقریب بجائے زندہ اور شاداب کرنے کے اوس کے مٹانے اور برباد کرنے میں بہی شہر پٹنہ اول نمبر پر رہیگا۔ مجہو غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید نے سخت مجبور کیا ہے کہ میں اس مضمون کی صدقدل اور سچی تڑپ سے تردید کروں۔ جو کہ انشاء اللہ علیحدہ مضمون کی صورت میں ارسال خدمت ہوگی۔

پھر آگے مسز محمد اکرام (جو کہ اس رسالہ کی معاون ہے) کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہور اور دہلی کے زنانہ جلسے۔ فاضل اڈیٹرہ یوں در فشانی کرتی ہیں۔ کہ لاہور کے جلسے بڑے شاندار ہوتے تہے۔ بہنیں شالا مار باغ میں آکر ٹہلتی تہیں۔ بیبیوں کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تہا۔ باغ کی روشوں پر بہنوں کا مل مل کر ٹہلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلہ کرنا ایک خاص لطف رکہتا ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان جلسوں سے نتیجہ کیا نکلا کونسی رسومات بدعات کا قلع قمع کیا کونسے عمدہ لکچر اور وعظ ہوئے۔ کونسی غیر مذاہب پر اتمام حجت کی کونسی مستورات کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشوں پر ٹہلنے تو ہین کیا گیا۔ اے برگزیدہ خدا تونے اپنے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ اور جاہل سے لیکر عالم کے دل میں سچی تڑپ ڈالی گیا ہے۔ کہ بغیر ذکر الٰہی کے آرام نہیں ملتا۔

ہاں پھر آگے لکہا ہے کہ جسے دلی آئی ہوں ان جلسوں کا نام و نشان نہیں مگر اب بس ہمارا سب جہاں کی بدولت ایک کلب کہل گیا ہے اور کچھ عورتیں اس کی ممبر بھی بن گئی ہیں۔ بہلا ان کلبوں سے مسلمان خواتین کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ یہی کہ وہ بہی مسوان میموں کی طرح آزادی پسند ہو جائیں گی۔ اور پردہ کو قید خیال کرنے لگیں گی۔ کاش کہ یہ لوگ خدا کے سچے مسیح سے دین کو دنیا پر مقدم کرلینے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سنور جاتے۔ بہلا یہ کلب اور انجمنیں کیا فائدہ دے سکتی ہیں۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔ البتہ ان سے اُلٹے نقصان پہونچیں گے۔ یہ کوئی گرتے اسلام کو ہوش دلانے کی دوائیں نہیں بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہیں۔ دوائی وہی کارآمد ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مسیح بتلا گیا ہے یہ ہیں۔ اسلامی پرچوں کے حال سه

گر ہمیں مکتب است ہمیں ملاں۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے رسالوں پر نظر ڈالنے سے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجزانہ تجویز ناظرین الحکم و بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاوے احمدی مستورات میں ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگزین کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ نکالا جاوے جو کسی لائق احمدی خاتون کی زیر اڈیٹری شائع ہو اور احمدی جماعت میں جو مستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اوسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلدی اپنی اپنی مبارک رائے کا اظہار کرکے مجہے مشکوری کا موقع دیں گے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بہیروی مقیم حال جالندہر

ایہار الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بہی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں حضور کے اون خطوط کو جو آپنے وقتاً فوقتاً مجہے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بہائیوں کیخدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اون کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجہے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکہدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بہائی کے پاس حضور کے قلم کے موجود ہوں اندہ وہ ... اس مجموعہ کے ساتھہ شامل ہو جاویں۔ تو مہربانی کرکے مجہے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لیے بہیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے اون کے پاس بہیجدینے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے کیونکہ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بہی لکہدیں کہ کس شکایت کے لیے نسخہ تجویز ہوا تہا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا تہا آپنے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدسؑ کے آیا کرتے تہے وہ سب میں نے جمع کئے ہوئے ہیں اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہیں۔ قریشی صاحب چاہیں تو اون سے بہی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جب سے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اون کے وصال کے بعد لاہور میں پڑھا گیا ہوا ہے احمدیون کی طرف سے آریون کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کوئی فیصلہ ہو نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آریہ صاحبان کیسا غور فرمائین گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس دوران مین جبکہ احمدیون نے آریون کے برخلاف لکھنے سے اپنی قلم کو روکے رکھا آریون نے احمدیون کی خاموشی سے فائدہ اوٹھایا ہے اگرچہ سمجھدار آریہ ابھی ایسے معاملات مین نہین پڑے۔ مگر آریون کا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار مین جالندہر سے شائع ہوتا ہے کمینہ مشن زنیون سے باز نہین آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ مین جو اگست ۱۹۰۹ء مین شائع ہوا ہے ایک مضمون مردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کسی سمجھدار آدمیون کو اجازت نہ دیگی کہ اس کو پڑھ سکین لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلا کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے مین کم از کم ان جہلا سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عریضہ کا جواب ضرور دے دین۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدہون کی طرح بیوقوف نہین ہو گئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو مجبور کرین گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر ممنون فرما دین۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب کے بعد اون کی جماعت پر یہ مثال صادق نہین آتی جو انہون نے سرخی پر لکھی ہے بلکہ ان کے دہرم ویر پنڈت لیکہرام کے بعد اون کے ناظرین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک مردہ کی یادگار مین ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیان غلط نکلین اور اون کا بطلان روز روشن کی طرح جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا۔ مگر مرزائی طرح طرح کی تاویلون سے اون کی صحت کو ثابت کرنے پر دلائل رکیک کے سرمایہ کے ذریعہ سے آمادہ ہین۔

ناظرین غور فرماوین کہ ایڈیٹر صاحب نے کہان تک جھوٹ سے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہین کہ جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا اور پھر مرزائیونکو بھی جملہ خاص و عام سے علیحدہ کرتے ہین۔ کیا احمدی لوگ جملہ خاص و عام مین داخل نہین ہین تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنے ہین جس مین تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ مرزائی رکیک تاویلین پیش کرتے ہین یہ ایک لفظ ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان رکیک بتا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کر کے اون کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی رکیک دلائل ہین یا قوی میںنے رسالہ تشحیذ الاذہان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی اون کے پاس جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ انہون نے ان سب دلائل کو جو اون مین درج ہین رکیک کہہ کر ٹالدیا جہان تک مین سوچتا ہون۔ یہی سمجھ مین آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہین دے سکے اس لئے رکیک تاویلات کہہ کر اونہون نے اپنا پیچھا چھوڑا لیا ہے۔ مین ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تشحیذ الاذہان و میگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکے ہین اس جگہ دوہرانہ کو تحصیل لاحاصل سمجھتا ہون۔ اس لئے مین اون کو دوبارہ پیش نہین کرتا۔ چونکہ ہر دو رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہین اس لئے اس بات کا امیدوار ہوتا ہون کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب عنایت فرماوینگے تاکہ مین پھر کچھ عرض کر سکون۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ جن کو خدا نے آنکھین دی ہین وہ پیشگوئیون کو صحیح و مستند نہین سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گونگا ہے نہ کسی کی آواز سن سکتا ہے اور نہ کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدہے کیطرح شور ڈالے وہ کیون کر مان سکتے ہین کہ خدا بہی کبھی کسی کی آواز کو سنکر کوئی جواب دیا کرتا ہے اور اپنے پیارے بندون سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیونکو کسی رمال کی پیشگوئیون سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے آیندہ کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ مین ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ یہ پیشگوئیان کن واقعات کو مدنظر رکھکر کی گئی تھین۔

الیوم یوم العید والعید اقرب۔ اور یہ کیون کہا گیا تھا۔

الا اے دشمن نادان و بیراہ
بترس از تیغ برّان محمدؐ

کیا وہ نادان دشمن جس کا نام لیکھو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ذریعہ واصل جہنم ہوا جسکی یادگار مین تیرا پرچہ نکلتا ہے میرے سید و مولا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ عمر والا تھا یا کسی مہلک مرض مین گرفتار تھا۔ کاش [illegible] نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتین ہین ان کی تحقیر اچھی نہین۔ کیا خدا نے محمد صلعم کی تلوار سے اس کفر کو تباہ نہ کیا اور اوس کو یونہی چھوڑ دیا جس نے خدا کی باتون کی سخت توہین کی تھی پھر تو کیون گستاخی کرتا ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے پھر ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ظاہر احمدیون کو اس کی چندان ضرورت نہ ہوگی۔ کہ مرزا صاحب کی روح بہشت مین جلے گی یا دوزخ مین مگر ان کو سلسلہ پیری مریدی کی دوکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اے احمق نادان تو نہین سمجھتا کہ بعث اس [illegible] [illegible] کی جاری [illegible] نہین کسی کو [illegible] [illegible] قائل ہین وہ یہ بھی مانتے ہین کہ احمق بالجنۃ خدا کے مامور مرسل اور نبی ہوتے ہین تو جب ہم سب آپکو خدا تعالی کا مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء تسلیم کرتے ہین تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنے کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکھرام کی طرح یا باوا دیانند کیطرح ایسے خدا کے قائل تھے جو ہمیشہ کے لئے نجات نہین دیسکتا۔ نہین وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تھا جو قادر مطلق اور مالک الکل ہے اور اس کی منشاء کے مطابق ۳۰ سال تک تبلیغ کر کے اسی مالک کو جا ملا جس شخص نے خدا کی راہ مین جان دیدی۔ اس کے متعلق یہ جھگڑا کب ہو سکتا ہے کہ وہ جنت مین جائین گے یا کہان۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضول فقرہ کو درج مضمون کر دیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مریدی کے نام سے یاد کرتے ہین۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی صلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھتا یہ ایسی عظیم الشان اصلاح ہے۔ جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہین ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اوٹھا سکتا ہے اور ایسے ہی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تسلی نہین پا سکتی اس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کر سکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب ملنے پر انشاء اللہ تعالی پھر جواب کے لئے حاضر ہونگا۔

نوٹ۔ کوئی آریہ نشں یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون مین کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے جو اصل مضمون سے سخت ہو اگر کوئی لفظ سخت بھی لکھا گیا ہے تو چونکہ دفعیہ کیلئے ضروری تھا۔ اس لئے مین نے لکھدیا ہے۔ والسلام

عبد الرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

پہلے میں اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہوں جو البدر میں غلط بلکہ پر اغلاط لکھی گئی۔ مناسب سمجھو تو مع ترجمہ شائع کر دیں ورنہ اہل علم کے فہم پر چھوڑ دیں (۱) واذکر اسم ربک و اذکروا اللہ کثیرا اطلق فی حق ذکر اللہ تعالیٰ او مجمل فان کان مطلقاً فلم لا یجوز الذکر بخدا خدا ایزد یزدان۔ گاڈ گاڈ۔ پرمیشر۔ اوم۔ ایشور۔ اعنی بالالسنۃ العجمیۃ والیضاً بالصفات التی ما جاء فی کلام الوحی۔

(ب) ملم قال العطار رح۔ ذکر بے تعظیم گفتن بدعت ست فعلم انہ لیس المراد ذکراً مطلقاً۔ وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ۔ فبیانہ فی کلام اللہ و کلام رسولہ صلعم وسنتہ بالحمد للّٰہ وسبحان اللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ و اللہ اکبر وغیرہا من الاذکار المسنونۃ۔

(ج) واما ذکر اسم الذات (اللہ) علی حرکۃ مضغۃ القلب او علی نبض فی مقامات اخر کما تعلمونہ لیس فی السنۃ النبویۃ۔ فہذا تفسیر بالرای او بدعۃ بلا شبہۃ۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد۔ ۱۲ مشکوٰۃ

(د) والذکر بالتنفس او الحرکۃ النبضیۃ او النقش او مع تصور الشیخ او حبس النفس عمل ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہذا رد۔

(ہ) وقال السید الجیلی رض فی فتوح الغیب مقالہ ۳۶۔ ولا تخترعوا لانفسکم عملاً وعبادۃ کما قال اللہ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم وقال والسلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع غیرہا وبہما یرتقی العبد الی حالۃ الولایۃ والبدلیۃ والغوثیۃ۔ ثم قال۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً وفعلاً ۱۲ فاعتبروا ایہا النقشبندیۃ فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفۃ یا شیخ عبد القادر شیئاً للّٰہ والکلمات الغیر المسنونۃ من الصلوٰۃ والاذکار والوظائف والذکر المسنون ہو الذی جاء فی الاحادیث الصحیحۃ والقرآن الکریم فہذا الذکر جری فیکم لیس منہ فی شیئ والا فاردونا۔

(و) واما جاء فی الحدیث۔ حتی لا یقال فی الارض اللّٰہ اللّٰہ فلیس فیہ ان یحمل علی حرکۃ القلب والنبض اللّٰہ اللّٰہ وتکرارہ بمعنے التحذیر فتذکروا او ذکر المحذر منہ مکرراً او ہو عبارۃ نداء السفلی المصائب بحذف حرف المنادی او علی حذف خبرہ خالق مثلاً کما یدل علیہ اعراب نصبہ کما فی الآیۃ الکریمۃ۔ قل اللّٰہ ثم ذرہم ولا یعلم النقشبندیۃ بہذہ المعانی والا فاین تفسیرکم وعلی التقادیر فذکرکم بہذہ والکوائف بدعۃ لا شک فیہا وقد قال النبی صلعم فی حقہا فہو رد فاین الفضل۔ (۱) والاحمدیون لا ینکرون ذکر اللہ بل علمہم المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الذکر فی کل عمل وفی کل حال۔ علی ما جاء فی السنۃ وامرہم بالاستغفار والدعوات والقرآن والصلوٰۃ علی رسول اللہ صلعم۔

(ب) فدعواہ ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللہ وتکرارہ دعویٰ نبوۃ ولا نبی بعدہ ۱۲

(ج) والمسیح لا یدعی النبوۃ التشریعیۃ اما النبوۃ بمعنی الوحی والالہام فقد ثبت بالکتب والسنۃ واقوال المشائخ علیہم الرحمۃ۔

(د) فالمسیح الموعود نبی اللہ (ہ) واما جواب رسالتکم فغیر ضروری لان اجوبۃ ہذہ الرسالۃ قد کتبت فی رسائل اخبارنا الا النادر فعنقریب یکتب فی البدر احیاناً۔ ۱۲۔

اب میں عبد الرسول مجیب کا جواب لکھتا ہوں وباللہ التمیز

(ق) مطلق اور مجمل میں ذکر منحصر نہیں اور نہ ان میں انفصال ہے (ج) انحصار مقصود نہیں مطلق او مجمل میں او تفصیل کے لئے ہے او فی الجزء شک او ابہام او تفصیل متن میں۔ جیسے آیۃ وامسحوا برءوسکم میں شافعی مسح بعض سر کو مطلق کہتے ہیں اور اس بنا پر مسح ایک شعر کا بھی کافی کہتے ہیں اور حنفی اس کو مجمل بتاتے ہیں اور سنت النبی کو جو مسح ربع راس میں وارد ہو اس کا بیان اور تفسیر ٹھہراتے ہیں ویسے ہی ہم نے دونوں احتمال جن کا انفصال ظاہر ہے واذکروا اللّٰہ کے بابت بیان کر کے ذکر ماموربہ کے مطلق ہونے کو رد کر دیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیموا الصلوٰۃ کے مجمل ثابت کیا۔

مجیب نے امر و ماموربہ کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی تخصیص عربی سے ثابت کی گویا عجمی لغت ہندی وغیرہ زبانوں میں حمد خدا تعالیٰ ہی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہوا اور ذکر نہیں ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر وغیرہ مامورات لسانی بھی بدون عربی نا جائز ہوئے کیونکہ ان کے نزدیک الفاظ السنۃ عجمیہ کا بوجہ امر و ماموربہ عربی ہونے کے احتمال ہی نہیں۔

(ق) وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ وسنتہ میں تفریع بے تعلق ہے الخ

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان مجملاً کی جزاء فبیانہ فی کلام اللہ ہے اور وہو الحق مع اپنی دلیل فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ کے جملہ معترضہ ہے اقیموا الصلوٰۃ مثال ہے۔ واذکروا اللّٰہ کے اجمال میں اور واذکر اسم ربک کی۔ تفصیل کلام اللہ کلام رسول اذکار مسنونہ ہے آفرین ہے آپ کے فہم اور علم ادب پر میری تحریر پر وہ اعتراض کئے دو نوں ہی علم اصول اور علم ادب سے نا واقفیت پر دلالت بینہ کرتے ہیں۔

(ق) (۱) ہم محمدیوں کو انہی اسماء حسنیٰ کا ذکر چاہیئے۔ اسماء حسنیٰ کتب حدیث میں مفصل مروی ہیں

(ج) پھر تم کیوں ایسا ذکر اللہ کرتے ہو جس کا بیان احادیث نبویہ میں نہیں یعنی تحریک مضغہ قلب مثل لفظ اللہ حضور علیہ السلام نے تو زبان سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بھی با تحمید یا تکبیر یا تہلیل اور مکنی صفات اللہ کا امر کیا نہ یہ جو گیانہ طریقہ کا

(ق) ذکر بے تعظیم بدعت ہے بغیر وضو ناپاک جگہ چلا کر منع ہے

(ج) ذکر اللہ میں یہ قیدیں کہاں سے لگا لیں۔ وکان رسول اللہ یذکر اللہ علی کل حال بخاری شریف میں عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مجیب علم حدیث سے خوب واقف ہے۔ حضرت تعظیم تو ذکر صفات الٰہیہ تحمید تسبیح تکبیر وغیرہ سے ہے۔ جیسے سبحان اللہ الحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر میں۔

(ق) ج الا فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ ......

صقالۃ القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ الخ

(ج) حضرت اپنی ہی کتابیں دیکھو قلب کے لطیفہ ربانی لکھا ہو یا یہ مضغہ جسمانی صقالہ اس لطیفہ کے مراد ہے نہ تحریک اس مضغہ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کر دیتی ہے اور جو اطمینان کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد توجہ قلبی اندرونی ہے جو مطالعہ افعال الٰہیہ و صفات رحمانیہ ہے اور اسی ہی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کونوا مع الصادقین پر عمل کر کے خوارق اور کرامات اولیاء الرحمان کا مشاہدہ بالتکرار اور کئی بار کیا جاوے تا کہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین پر رسائی ہو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب میں ذکر اللہ کو لفظ اللّٰہ سے مخصص کرنا آپ کے نحوی ہونے پر خوب روشنی ڈالتا ہے کیا سبحان ربی العظیم وغیرہ اوصاف الٰہیہ اور اذکار مسنونہ جنمیں اسماء حسنیٰ اور صفات علیا مذکور ہیں یہ ذکر اللہ نہیں ہے ؟ کیا واذکر اسم ربک پر عمل ان تسبیحات سے نہیں ہوتا؟ تلفظ باسم اللہ بلا صفات یا تحریک اجزاء جسمیہ مشابہ بالفاظ کو ذکر اللہ کہنا ایک سخت بدعت مردودہ ہے جو کہ ذکر تکبیر کے برخلاف اور اذکار مسنونہ سے باختلاف ہے۔ واذکر اسم ربک کی تفسیر ہے سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللہ اکبر وغیرہ من الاذکار التی جاء

فی القرآن ولا فی الحدیث ۔

(ق) ذکر بالنفس کا بیان ھاذکر اسم ربک فی نفسک آه

(ج) اس نفس سے مراد وہ نفس لینا جو بین الحاجبین یا عند السرہ ہے تفسیر بالرائے اور بدعت مردودہ ہے اور نہ کلام وحی رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے نکال کر دکھاؤ ۔

(ق) حضرت سید جیلانی ہمارے پیشوا ہیں انکا ہمارا کوئی طریقہ بخلاف کتاب و سنت نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ غیر مسنون متبعان حضرات نقشبندیہ میں مروج ہے ۔

(ج) پیر صاحب یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کتاب و سنت میں کہاں ہے اور صرف اللہ اللہ بغیر ذکر الصفات لعدادر بلا تعلیم تحمید تکبیر تسبیح ۔ تہلیل یا تحریک مطلقاً قلبیہ کہاں ہے ۔ اور کیف الصلوۃ علیک یا رسول اللہ فقال اللہم صل علی محمد و علی آل محمد پر عمل بطور وظیفہ سوائے قعدہ اخیرہ نماز آپ میں کہاں ہے اور تصور شیخ جو تمہاری کتابوں میں مرسوم لکھا ہے وہ کتاب سنت میں کہاں ہے آج تمہارے یہ معنے کہ رابطہ سے مراد اتباع شیخ ہے اور یہی تصور شیخ ہے اور رابطہ کی تعبیر ہم کیسے کر لیں مان سکتے ہیں جب تک تم اپنے مشائخ کی کتابوں سے تصور شیخ کی پرسند نہ دکھاؤ ۔ کیا تم اس طریقہ کے واضع ہو ۔

(ق) تحذیر اور ندا کو ایک بنا دیا ۔ اے میاں تحذیر میں محذر منہ سے ڈرانا اور دور کرنا مقصود ہوتا ہے اور ندا میں منادی کو بلانا ۔

(ج) ہم نے حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ کے احتمالات بیان کرتے ہوئے تحذیر اور ندا میں او ما لطفہ ذکر کر کے الگ الگ کیا ہے خود تمہارے المبدین ہی اوکلہا ہے ان اعراب نصب کا ذکر نہیں کیا جسکی ضرورت نہیں تھی ۔ اگر محذر منہ سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ سے ڈرانا اور اس کے غضب سے دور کرنا مقصود نہیں ۔ پیر تفوسے کے کیا معنے ہیں اور فاتقوا اللہ کی تفسیر کیا ہے ۔ باب تحذیر میں بتقدیر اتق دیکھ لیتے تو یہ غلطی نہ کرتے پیر میاں عبد الرسول کلام حضرت محبوب سبحانی فتوح الغیب میں اللہ اللہ ثم اللہ تترس ازخدا از ترجمہ عبد الحی تحذیر نہیں بن سکتی ۔ مشکوۃ میں اس حدیث کی تفسیر میں اللہ اللہ سے مراد ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح وغیرہا لکھا ہے اللہ اللہ کرنے سے ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح ہی مطابق محاورات مراد ہو سکتی ہے ہاں احتمال کے طور پر ندا اللہ فی اللعاب ہی بن سکتا ہے یعنے یا اللہ یا اللہ اجرنا فی مصابنا ۔ مصائب کی تعبیر پر لیسے مواقع میں یہ ذکر قریب ہے کلام آپنے جو وہم عبارۃ ندا اللہ للتقرب بذات المتعال بحمد یا یہ کہاں سے نقل کیا ہے پس اگر ندا اللہ للتقرب اس طریقہ سے ہوتی ہے تو اس کی سند کلام اللہ یا کلام الرسول یا سنت صحابہ میں بتلائی جاتا کہ سنت ہونا اس کا ثابت ہو ۔ السنۃ تطلق علی قول الرسول و فعلہ و سکوتہ و علی اقوال الصحابۃ و افعالہم ۱۱ نور الانوار السنۃ الطریقۃ الجاریۃ فی الاسلام المنسوبۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمان الصحابۃ ۔ العیاذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے کب ایسا ذکر بے تعظیم اور بطور بدعت کیا ہے ۔

(ق) ہمارے تازیانہ کا اثر ہے ۔

(ج) بلکہ ہماری تقریر کا نقشبندیوں پر اثر ہے کہ تم نے تصور شیخ کا لفظ ہی چھوڑ دیا ۔ اور فنائی الشیخ اور رابطہ کے معنے اتباع شیخ کے چنانچہ تم نے کونزاع الصادقین کی تشریح ہم سے دریافت کی اور پیر ذکر بے تعظیم کی نابلکی بدار للتقرب ابھی تم نے ہم سے ہی حاصل کی کیونکہ تعظیم کی کوئی وجہ تعیین نہ سکتی جب تک ندا یا حذف المختصر وغیرہ تاویلات نہ کی جاویں ورنہ تمہارے سلسلہ کتابوں میں اگر تصور شیخ کے یہ معنے جو اب تم سنتے کئے ہیں ہوتے یا ذکر بے تعظیم مروج کی یہ تاویل ہوتی جو تم نے اب ذکر کی تو اس کی سند تم ضرور دیتے ۔

(ق) ان الذکر علے مضغۃ القلب امر اللہ و حکم نبیہ

نبوت جھوٹ محض ہے ۔

(ج) یہ بدعت جو کبھی بھی تم اس کو سنت الرسول ثابت نہیں کر سکتے اگر اسے امر اللہ کہو گے تو کیا یہ دعوی نبوت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ماموارت اور احکام الٰہیہ تو بآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم اور خاتم النبیین الایہ اور لا نبی بعدی الحدیث اب آ نہیں سکتے پس یہ دعوے نبوت ہی ہر جگہ کذب محض ہے ۔

(ق) مسیح قادیانی کا دعوے نبوت کرنا ۔

(ج) ہم اس نبوت کے معنے وحی و الہام کرتے ہیں جو کہ الی یوم القیامہ جاری و ساری ہیں ۔ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے کلمہ میں ہی نکتہ ہے ۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم الآیۃ سے بھی رسالت بروزی مراد ہے ۔

(ق) مرزا قادیانی کے الہام اگر از قسم وحی الٰہی ہوتے تو وہ بھول نہ جاتے ۔

(ج) پیر او ننسہا کے کیا معنے اور فلا تنسیٰ الا ما شاء اللہ کا کیا مطلب ۔

(ق) مرزا کے الہام من جانب اللہ ہوتے تو اس پر مشتبہ نہ رہتے ۔

(ج) واخر متشابہات کا کیا مطلب ۔

(ق) انگریزی وغیرہ زبانوں میں نہ ہوتے ۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسی زبان میں بھی الہام ہوا تھا ۔

(ق) دنیات کے بارہ میں ہوتے ۔

(ج) پیشگوئیوں میں یہ ضرورت نہیں ہے سیغلبون فی بضع سنین الآیہ ۔ اس سے ماسوا عبد الرسول نے جو گالیاں دیں اور بدگوئی کا گند ظاہر کیا یہ اس کی صفائی قلب اور حسن اخلاق کا نمونہ ہے جو ناظرین پر مخفی نہیں ہمیں مرشد نے یہ نہیں سکھایا ۔ والسیرا فالسلام خیر الکلام

المجیب امام الدین المفیض از گولیکی

او قادیان والو

قربان تمہارے جاؤں او قادیان والو
صدقے تمہارے جاؤں او امان والو
چھوٹا ہوں قافلے سے منزل ہے دور میری
مجھ کو بھی ساتھ لینا او کار زار والو
سنتا ہوں میں دعائیں مقبول ہیں تمہاری
حق میں میرے بھی کرنا او اہل امان والو
ہو نور دین تم میں اور تم ہو نور دین میں
لب پہ یہی ہے جاری او قادیان والو
شاطر بھی ایک تم سا ہے احمدی بیچارہ
اسکو بھلا نہ دینا او قادیان والو

رسید زر

ابو غلام غوث صاحب نمبر ۷۹
سید شفیق الدین صاحب نمبر ۱۵۷
میاں محمد عبد اللہ صاحب نمبر ۱۶۹
ماسٹر عبد العزیز صاحب
میاں چراغ الدین صاحب
محمد صادق شاہ صاحب نمبر ۲۵
میاں محمد جمیل صاحب نمبر ۶۲۵
میاں نبی بخش صاحب بھیرہ نمبر ۲۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم باتو گر آئی بہ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲ اسوج

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷ — نمبر — فی پرچہ — ممالک غیر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ما ست
آنچہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا ست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ۳۰ روپیہ
عام قیمت پیشگی للعہ
ابو … کا کوئی حساب نہیں
فی پرچہ ۴ر

اخبار وقت پر نہ پہنچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہودؑ بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے سننے اور اوس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ …

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

"مدینۃ المسیح"

ظاہری بارشوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارشیں مسیح موعود کے مبارک مدینہ پر ہو تی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ یہاں رہنے والے مہاجرین ان انعامات الٰہیہ کے مورد ہو رہے ہیں اور پھر یہ فیض بحصۂ رسدی باہر کے لوگوں میں بھی پہونچ رہا ہے۔ روزانہ درس قرآن مجید ایک نعمت ہے جو خاص مدینۃ المہدی کے رہنے والوں کے حصہ میں آئی ہے۔ اس کے علاوہ احباب فرداً فرداً اور پھر بذریعہ انعقاد مجالس اپنی ذہنی استعدادوں کے بڑھانے میں مشغول ہیں۔

نواب محمد علی خان صاحب باہر شملہ کی طرف بغرض تبدیل آب و ہوا گئے ہیں۔ پچھلے دنوں اخبار عام کو ایک غلط فہمی ہوئی تھی جسکی اس نے تردید کر دی۔

اس ہفتہ پشاور سے سید مدثر شاہ اور چودہری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹی سید لعل شاہ صاحب تشریف لائے تھے۔ اور بھی کئی جگہ سے احباب تشریف لائے۔

حضرت فاضل امروہی بفضل الٰہی بخیریت اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔

احوال احباب احمدیہ

اخویم چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اپنے احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ سفر کشمیر سے بخیریت واپس وطن میں آگئے ہیں۔

علاقہ لودیانہ و جالندہر میں مولوی عبد القادر صاحب وعظ کا دورہ کر رہے ہیں۔

ہمارے دوست غازی الدین محمد یوسف صاحب جو علاقہ ایران میں بڑے جوش سے تبلیغ کرتے رہتے ہیں رخصت پر اپنے وطن پونا میں آئے ہوئے ہیں اور عنقریب قادیان آئیں گے۔

شیخ غلام احمد صاحب کا خط نادون سے آیا ہے وہ علاقہ کانگڑہ میں کامیابی کے ساتھ وعظ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اون کی حفاظت کرے اور اون کے وعظ میں برکت ڈالے پٹیالہ میں انجمن احمدیہ کا جلسہ ۲۳ اگست کو ہوا۔

(انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے ان کے جلسوں کی مختصر رپورٹیں اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا کریں تا کہ معلوم ہوتا رہے کہ باہر احمدیہ جماعت کیا کچھ کام کر رہی ہے)

احباب بھیرہ ظالم طبع لوگوں کے شر سے تا حال محفوظ نہیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کبھی مسجد میں آنا چھوڑ نماز کا نام بھی نہیں لیا تھا۔ وہ صرف ضد کے سبب مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ اچھا اس بہانہ سے نماز تو پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ان مخالفوں میں کچھ غیرت ہوتی تو اپنا روپیہ خرچ کرکے اپنی مسجد الگ بنوا لیتے۔ خواہ مخواہ دوسروں کی تولیت اور امامت کے حقوق میں بے جا دخل دینا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔

لطیفہ

کیا سماعی بات قابل ماننے کے نہیں ہوتی

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس ایک مصری قادیان میں آیا آتے ہی کہنے لگا کہ میں آپکے ساتھ مباحثہ کرنے کیواسطے آیا ہوں مگر میں کوئی سماعی یا منقولی بات نہ مانونگا۔ ہر ایک امر پر عقلی دلائل سے گفتگو ہوگی آپنے فرمایا۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ آپ کہاں سے آتے ہیں۔ اور آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں لاہور سے آتا ہوں میں نے سنا تھا۔ کہ آپ قادیان میں رہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا خوب۔ مگر قادیان ریل کا سٹیشن نہیں ہے آپ کو کس طرح راستہ کا پتہ لگا۔ کہنے لگا کہ ان میں نے سنا تھا۔ کہ بٹالہ سٹیشن پر سے اُتر کر یکہ پر قادیان جاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا آپنے سنا تھا کہ یکہ پر قادیان آسکتے ہیں لیکن آپ پہلے کبھی یہاں نہیں آئے آپ میرے مکان تک کس طرح پہونچ گئے کہنے لگا میں نے ایک آدمی سے سنا تھا۔ تب وہ چونکا اور اسے خیال آیا کہ میں نے تین دفعہ سننے کا لفظ بولا ہے اور اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔ فبھت الذی کفر۔ حیران سا رہ گیا اور کہنے لگا کہ میں ابھی نیا سفر آیا ہوں اور گھبرایا آیا ہوں آپ سے پھر گفتگو کرونگا مولوی صاحب نے فرمایا۔ اچھا ہم بھی نماز (ظہر) کیواسطے جاتے ہیں

خطبہ جمعہ

(کا خلاصہ اپنے الفاظ میں)

۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے اس جمعہ میں پارہ اول رکوع ۳ کی آخری دو آیت پڑھ کر وعظ فرمایا۔ جو یہ ہیں۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ اپنے احسان کرنیوالے کا شکر گذار رہتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرے کس طرح بنتے ہو اپنا حال تو دیکھو تم مردہ تھے۔ بیجان ذرات تھے تمہارا نام و نشان نہ تھا خدا نے تمہیں زندہ جاندار بنایا پھر تم مرجاؤگے پھر زندہ کئے جاؤگے اور خدا کی طرف پھیرے جاؤگے پھر احسان الٰہی کو یاد کرو کہ اوس نے زمین کی تمام اشیاء تمہارے فایدہ کیواسطے بنائیں۔ پھر تم زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو ہر امر میں خدا تعالیٰ کے تمام کاموں کو حق و حکمت سے پُر پاؤگے کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی کمزوری یا خرابی نگاہ میں آسکے اور خدا سب باتوں کا علیم ہے وہ تمہارے افعال کو دیکھ رہا ہے اور اون سے باخبر ہے۔

اس خطبہ میں حضرت موصوف نے بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا نے ان کو نیکی کے حاصل کرنے میں اور تقویٰ کی راہوں پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عمدہ موقع عطا کیا ہے آگے چل کر کالجوں میں اون کے واسطے بہت مشکلات ہونگے کیونکہ وہاں ایسی نیک صحبت اور دیندار استادوں کا ملنا مشکل ہوگا۔ جس نے ایسے وقت میں اصلاح نہ کرلی وہ آگے کیا کریگا۔

فرمایا۔ استادوں کو بھی چاہیئے کہ ان بچوں کیواسطے دردمند دل کے ساتھ دعائیں مانگیں کہ خدا تعالیٰ اون کی اصلاح کرے اگر ایک آدمی بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف

سے نوٹ

تمہید

سب حمد و ثنا اس پاک ذات کے لیئے ہے۔ جو ہر ایک چیز کا خالق اور مالک اور پالنے والا ہے۔ اوسی کے ہاتھ مین تمام نظام عالم کی چابی ہے۔ وہ تمام نظام کا ناظم اور اس کا مالک اور اوس پر قادر مطلق حکمران ہے اوس نے قانون بنایا پر وہ قانون کے ماتحت نہین بلکہ اوس پر حکمران ہے۔ وہ سب ہونون کے کامون کی باز پرس کرتا ہے پر کوئی نہین۔ جو اوس سے باز پرس کر سکے

وہ قدیم ہے

جو ہر حال مین ہر کیفیت مین ہر زمانہ مین رہیگا آگے ہے۔ کوئی نہین جو اس پر سبقت لیجائے۔ کچھ نہ تھا پر وہ تھا کچھ نہ ہوگا پر وہ ہوگا۔ اس نے یہ زمین بنائی۔ اور اس پر ہم کو پیدا کیا۔ اور سورج بنایا۔ اور اس سورج کیواسطے اس زمین جیسے چھوٹے بڑے ہزارون سیارے بنائے اور پھر اس سورج کو اس کے نظام کے ساتھ کسی مرکز کے گرد چلایا اور ایسے ہزارون سورج پیدا کئے کوئی نہین جو اس کی مخلوق کی عظمت کے انتہا کو پا سکے یا اپنے خیال مین اس کی وسعت کا اندازہ لگا سکے انسان کیا چیز ہے جو اس کی حمد کا حق ادا کر سکے یہ اوسی کی رحمت اور فضل ہے کہ اوس نے انسان کو عقل و فہم بخشا اور پھر اوسے خیالات کے اظہار کے واسطے زبان عطا کی اور اس کو بھلے بُرے کی شناخت کے لئے ایک **ہدایت نامہ** مرحمت فرمایا۔ اے محسن حقیقی تیرا شکر کیونکر ادا ہو کہ تو نے انسانون کے درمیان اپنے رسول پیدا کئے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ داودؑ۔ عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔ خدا کی برکت اور رحمتین ہون اون سب پر اور ان سب کے سردار

محمدؐ

پر (صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و خلفائہ و بارک وسلم) اے ہمارے مالک حقیقی تیرا شکر کیون کر ادا ہو کہ تو نے انسانون مین محمدؐ سا انسان بنایا جو انسانون کی ہمدردی کے لئے تیرے دربار تک پہنچا اور قرآن جیسی کتاب ہمارے واسطے لایا۔ اے خدا اپنی رحمتین اور برکتین نازل کر اس فخر بنی آدم پر اور اس کے نائب اور برُوز ہمارے امام اور سردار

احمدؐ

پر کہ جس نے اس تاریکی کے زمانہ مین ہدایت کا چاند چڑھا دیا۔ اور قرآن پاک کا فہم عملی رنگ مین دنیا کو دکھا دیا اے پیارے خدا اے حقیقی محبوب اور سچے معبود تیرا شکر ہم کیونکر ادا کر سکین کہ اس پاک کلام کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے مین امداد حاصل کرنے کیواسطے تو نے ہمین ہمارے مسیح و مہدی کے بعد اس کا ایک ایسا خلیفہ عطا کیا جسکی عمر ساری اس "نور نامہ" کے پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے اور سمجھانے اور سُننے اور سُنانے مین ایسی صرف ہوئی ہے کہ اس کا نام

نور الدین

کسی انسانی خیال سے نہین بلکہ ملائکہ کی تحریک سے رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے یہ مقدر تھا کہ یہ وجود دین محمدیؐ کیواسطے ایک نور ہو کر چمکے اور روئے زمین کو اپنی روشنی سے منور کر کے مخلوق الٰہی کو ہدایت کی طرف لائے پھر کس زبان سے تیرا شکر ہو۔ اے پروردگار حقیقی تیرے احسانات کا جو تو نے اس ناچیز راقم پر کئے۔ کہ جب یہ تھا۔ جب مین تیرے حضور مین ہدایت کے لئے چلایا۔ اور تو نے جلد میری آواز کو سنا اور اپنے ملائکہ بھیجے۔ جو بھوتون کے ہاتھ سے چھین کر مجھے نور کی حفاظت مین پہنچا گئے۔ اور آج بیس سال کا عرصہ گذرتا ہے جو مجھے اس درس مبارک کے سننے کا موقعہ عطا کیا گیا۔ اے رحمن رب تو مجھ پر رحم فرما کہ تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنیوالا نہین۔ اللّٰھمّ انفعنا ماعلمتنا وعلمنا ما ینفعنا و زدنا علماً۔ اے خدا جتنا علم تو نے ہمین عطا کیا ہے اوس سے ہمین نفع بخش اور آئندہ ہمین وہ باتین سکھا۔ جو ہمین نفع دین اور ہمارا علم بڑھا۔ حضرت ابی المکرم و استاذی المعظم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المہدی والمسیح کو ہمیشہ سے یہ تڑپ رہی ہے کہ ایک جماعت قرآن شریف کو پڑھنے پڑھانے والی ہو۔ یہ خواہش آپ کی خدا تعالےٰ نے بہت وسیع پیمانے مین پوری کر دی ہے۔ کشمیر کے پہاڑون مین جب مین آپکے پاس ترجمہ قرآن شریف کا پڑھتا تھا تو میرے ساتھ معدودے چند تین چار آدمی ہوتے تھے۔ لیکن اب مسجد اقصےٰ مین درس کے وقت روزانہ اوسط ڈیڑھ دو سو کی ہوتی ہے اور بعض دفعہ حاضرین کی کئی سو تک تعداد پہنچتی ہے اور پھر اون کے ذریعہ سے اور رسالون اور اخبارون کے

ہمیشہ شامل ہوتے رہتے ہین جب سے اخبار بدر شائع ہوا ہے درس قرآن شریف کا پہونچانا تھوڑا بہت ہمیشہ اس کے حصہ مین رہا ہے لیکن اس ہفتہ مین جو نمونہ درس قرآن شریف کا ہم پیش کرتے ہین وہ اُمید ہے کہ پہلون سے زیادہ مفید اور مقبول ہوگا اور وہ یہ ہے کہ درس مین صرف وہ باتین لکھی جایا کرین جو کہ عام تراجم اور تفاسیر مین نہ پائی جاتی ہون یا جہان عام تراجم اور تفاسیر مین ایسی عبارت ہو۔ جس سے مخالفین اور معترضین کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل جائے۔ غرضکہ وہ خاص نکات اور لطائف بیان کئے جائین جو حضرت موصوف فرماوین اس سے یہ فایدہ ہے کہ ہفتہ بھر کا درس ایک یا دو ہفتون کے اخبار مین ختم ہو سکتا ہے اور ناظرین ایک ترجمہ والا قرآن شریف سامنے رکھکر اور ان نوٹون کو دیکھکر قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر باسانی سمجھ سکتے ہین اس جگہ اس بات کا ذکر فایدہ سے خالی نہو گا۔ کہ قرآن شریف کے موجودہ ترجمون مین سے شاہ رفیع الدین صاحب کا لفظی ترجمہ مبتدی کے واسطے بہت مفید ہے کیونکہ اس مین ہر لفظ کے نیچے اس کا ترجمہ دیا ہوا ہے جب ہر لفظ کا ترجمہ معلوم ہوا۔ تو محاورہ کی عبارت ایک اُردو خوان خود بنا سکتا ہے ضروری بات تو یہ ہے کہ قرآن شریف کے لفظون کے معانی آجاوین اس سے رفتہ رفتہ طالب کو خودبخود ترجمہ کرنے کی استعداد حاصل ہوجاتی ہے۔ القصہ جو ترجمہ یا تفسیر حضرت خلیفہ صاحب ایسے طور پر بیان فرماتے ہین جو معمولی تراجم مین موجود ہے اوس کو نہ دُہرا کر باقی الفاظ کا ترجمہ اور تفسیر لکھی گئی ہے۔ اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ درس کا بہت سا حصہ اخبار مین آسکتا ہے[1]۔ اب مین اس کو سورہ احقاف سے شروع کرتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

سورہ احقاف

رکوع اوّل

آیت ۱۔ حٰم۔ حمید۔ مجید۔ خدا تعالیٰ کے دو صفاتی نام کو بطور اختصار لکھا گیا ہے جیسا کہ نی زمانہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے وغیرہ حروف الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہین۔

آیت ۲۔ عزیز الحکیم۔ یہ کتاب اوس خدا کی طرف سے ہے جو عزت والا ہے اور حکمت والا ہے اس واسطے اس کتاب کے لانے والا رسول اور اوس کے متبعین ضرور عزت پاوینگے اور مخالفون پر فتحمند ہون گے (یہ ایک پیشگوئی ہے)

آیت ۳۔ الا بالحق۔ ان کی پیدائش مین حق و حکمت ہے ہر ایک شے کسی دوسری شے کے واسطے سبب بنتی ہے آج کی بارش کل کے فصل کے لئے سبب ہے۔ ایسا ہی سب اشیا ایک دوسرے کے واسطے سبب اور نتیجہ ہین ان کے جائز استعمال سے انسان فایدہ حاصل کرتا ہے اور ناجائز سے ضرر پاتا ہے۔ اجل مسمی۔ اس نفع یا ضرر کے پہونچنے کا ایک وقت مقرر ہے جو ضرور آئیگا۔

آیت ۴۔ کتٰب من قبل ھذا۔ غیر اللہ کی پرستش کے واسطے کوئی نقلی دلیل لاؤ۔ اثرۃ من علم۔ کوئی عقلی دلیل بتلاؤ۔ سائنس کے رو سے ثابت کرو۔

آیت ۵۔ لایستجیب۔ جو دعا کا جواب نہین دیتا۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین نہ صرف غیر مسلم ہی مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے منکر ہین۔ بلکہ مسلمان بھی اکثر یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ اب الہام کا دروازہ قطعاً بند ہے اگر یہ بات ہے تو پھر سچے اور جھوٹے معبودون مین مابہ الامتیاز جو اس آیت مین بیان کیا گیا ہے وہ کہان رہا۔

آیت ۷۔ سحر مبین۔ باتین تو دلربا ہین مگر ان کے ماننے سے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ مبین کے معنے کاٹنے والی۔ قطع تعلق کرا دینے والی۔

آیت ۸۔ لا تملکون۔ تم تو خود ہی میرے دشمن ہو۔ مجھے مارنا چاہتے ہو اور اگر مین مفتری ہوتا تو خدا ہی مجھے ہلاک کرتا۔ پھر کیا سبب ہے کہ مین ابتک بچا چلا آتا ہون۔

تفیضون۔ ایک دوسرے کے پاس پہنچتے ہو اور مشورے کرتے ہو۔

کفی بہ شھیدا۔ خدا ہی کافی گواہ ہے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ خدا کی گواہی یہ ہوئی کہ اوس نے صادق کو کامیاب کر دکھایا اور جھوٹون کو نامراد کیا۔

آیت ۹۔ بدعا۔ رسول پہلے بھی گذر چکے ہین جن دلائل سے تم نے ان کا رسول ہونا مانا ہے اوسی منہاج پر اس رسول کو بھی دیکھ لو۔

ما ادری۔ مجھے کیا خبر تھی کہ مین نبی بنایا جاؤنگا اور تم پر بہ سبب انکار کے عذاب آئیگا۔ یہ وحی الٰہی کی بات ہے۔ ورنہ مین بھی نہ جانتا کہ کچھ ہونیوالا ہے۔

شاھد من بنی اسرائیل۔ بنی اسرائیل کا گواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہین دیکھو توریت کتاب استثنار باب ۱۸ آیت ۱۸ جس مین حضرت موسیٰ نے گواہی دی ہے کہ ایک نبی میری مانند بنی اسرائیل کے بھائیون (بنی اسمٰعیل) مین سے پیدا ہوگا۔

رکوع ۲

آیت ۱

ماسبقونا۔ اگر دین اسلام کوئی بھلی بات ہوتی تو یہ کمزور اور غریب اور بے علم لوگ (اصحاب رسول) اس معاملہ مین ہم سے سبقت نہ لیجاتے۔ افک قدیم۔ پرانے ڈھکوسلے۔

آیت ۲۔ عربیاً۔ کھول کر بیان کرنیوالی زبان۔ دوسری کوئی زبان ایسی نہین جسمین انسانی خیالات جذبات کے واسطے کافی الفاظ ہون۔ الذین ظلموا۔ مشرک بُت پرست۔

آیت ۳۔ استقامت۔ ربنا اللہ مین چاہے نیک کامون مین جن سے خدا راضی ہو نہ کہ بُرے کامون مین۔

آیت ۵۔ اشدہ۔ اعلیٰ مضبوطی پر

آیت ۶۔ وعد الصدق۔ پکّے وعدے۔

آیت ۸۔ حق علیھم القول۔ وہ ملزم ہو گئے اُنپر فرد جرم لگ گئے۔ جن۔ اللہ تعالیٰ جیسا کہ خالق نور ہے ویسا ہی خالق ظلمت ہے اُسکی صفات مین رحیم و کریم ہونا ہے مگر ساتھ ہی وہ شدید البطش بھی ہے کہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ خلق نور کے نیچے فرشتے۔ انبیاء مخلص مومن ہین یہ سب نور کے فرزند ہین۔ خلق ظلمت کے نیچے۔ ابلیس شریر۔ جن (جو نار سے پیدا ہوئے) اور کفار اور منافق۔ شریر۔ اور جن کا لفظ شریر۔ فسادی اور اُجڈ لوگون پر اطلاق پاتا ہے۔ **آیت ۹۔** مما عملوا۔ ان کے اعمال کے باعث۔ **آیت ۱۰۔** اذھبتم۔ تم ضائع کر چکے۔

---

[1] اِس مضمون کے لکھتے لکھتے مجھ کو خیال آیا ہے کہ احباب پھر ہم ہی سے دریافت کرینگے کہ ایسا ترجمہ کہان سے مل سکتا ہے اور ممکن ہے کہ بعض دوست خط لکھین کہ ایسے ترجمہ والا قرآن شریف ہم کو بھیجدو۔ یا منگوا دو۔ جیسا کہ پہلے بھی جب کبھی مین نے کسی دوست کو لکھا کہ یہ ترجمہ اچھا ہے تو اس نے کہا کہ منگوا دو اس واسطے بہتر ہوگا کہ اس ترجمہ والے قرآن شریف کو کچھ ذخیرہ یہان ہم پہونچایا جائے چنانچہ اس کے واسطے مین انشاء اللہ تجویز کرتا ہون۔ ابھی سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ ان کی قیمت کیا ہوگی۔ اِس سے اگلے اخبار مین اطلاع دی جاسکیگی۔ لیکن چونکہ بہت تھوڑی تعداد منگوائی جاویگی اس واسطے جو صاحب خریدنا چاہین ابھی سے مطلع کرین

محمد صادق عفی اللہ عنہ

امر دوم

آپ کی رائے کیا ہے؟

مین یہ بھی چاہتا ہون کہ ناظرین اس قسم کے درس کے درج اخبار ہونے کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرما دین۔

کلامِ امیر المومنین

رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کے رسالہ میں پیغمبروں کی موت کی سرخی کی ذیل پر حضرت اقدس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایڈیٹر صاحب البیان کے نام ایک خط

جناب من!

ہمارا مذہب کیا ہے؟

مختصراً عرض ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔

۱۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب نقص سے منزہ ہے۔ اپنی ذات میں یکتا اور صفات میں لاہمتا اپنے افعال میں لیس کمثلہ۔ اور اپنے تمام عبادات میں وحدہ لاشریک۔

۲۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اون پر ایمان لانا لابد ہے

۳۔ تمام کتب الٰہیہ

۴۔ تمام رسولوں اور نبیوں۔

۵۔ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم المکی والمدنی محمد بن عبد اللہ ابن آمنہ۔ خاتم النبیین رسول رب العالمین ہیں۔ اور آپ پر جو کتاب نازل ہوئی کیا معنے ان پر اور ان تمام چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کریم بلا تحریف و تبدیل وکمی وزیادتی کے اسی ترتیب موجودہ پر ہمکو حضرت نبی کریم سے پہونچا۔

۶۔ تقدیر کا مسئلہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام اشیاء جو ہیں اور جو ہونگی۔ اور جو ہوچکیں سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم و اکمل طور پر علم ہے۔ جزئیات کا بھی وہ عالم ہے۔ اور نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا نتیجہ بد ہوتا ہے۔ جیسی کوئی کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے ویعفو عن کثیر۔

۷۔ بعد الموت نفس کو بقا ہے۔ قبر سے لیکر حشر و نشر صراط۔ جہنم و بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں سب صحیح ہیں۔

۸۔ صحابہ کرام کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے معاویہ و مغیرۃ رضی اللہ عنہم تک۔ کسی کو برا نہیں کہتے اور نہ دل میں اون کی نسبت بد اعتقاد ہیں۔ اہل بیت کو بدل اپنا محبوب و پیارا یقین کرتے ہیں۔ تمام بیان حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ و عائشہ سے لے کر اور تمام خاندان نبوت۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام حسن سبط اکبر اور امام حسین سبط اصغر شہید کربلا اور اون کی والدہ بتول زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ سب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ بدل یقین کرتے ہیں۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔

اولاد میں مولیٰ مرتضیٰ علیہ السلام کو علی بن حسین زین العابدین اور محمد باقر العلوم اور جعفر الصادق سے لیکر زید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام میں ... حسن عسکری تک سب کو علماء باعمل اور ائمہ دین مانتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی اور احمدؒ کو ائمہ فقہا سے۔ بخاری ومسلم۔ ابو داؤد اور نسائی کو ائمہ محدثین سے۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ اور الشیخ عبد القادر جیلانی خواجہ نقشبند۔ وشیخ احمد سرہندی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ ابو الحسن الشاذلی کو ائمہ تصوف۔ اس لئے ان کو مکرم معظم واجب التعظیم اعتقاد کرتے ہیں کتاب وسنتہ پر ان کا عمل ہے۔ اگر بتصریح وہان مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں۔ اور اس لئے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض۔ اور تین رکعت وتر کے علاوہ۔ بیس رکعت رواتب اور بعض چالیس رکعت تک پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد اور کچھ حصہ قرآن کریم کا۔ اور رکوع و سجود میں تسبیح وتحمید اور تشہد میں التحیات وصلوٰۃ وسلام و دعا پڑھتے ہیں تمام رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔ چاندی میں ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسواں حصہ۔ اور ۷.۵ تولہ سونے پر ۲ ماشہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر عشر اور نہری وچاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ فضائل میں ترقی اور رذائل سے بچنے میں لگے رہتے ہیں

مرزا ؎

درین رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوان محمدؐ

پر ہر ایک عمل ہے با این ہمہ

لوگ اور آپ ہم پر کیون خفا ہیں۔

۱۔ اس لئے کہ مرزا نے دعوے مکالمہ الٰہیہ کا کیا مگر اس دعویٰ کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے صفات میں الآن کما کان ہے۔ پس اگر وہ پہلے کسو سے بولتا اور کلام کرتا تھا۔ تو اب وہ کیون نہیں بولتا۔

اور اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم میں دعا ہے۔ کہ الٰہی انبیاء۔ صدیقین شہداء اور صلحاء کی راہ عطا فرما۔ اور ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ کی بھی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہیں تو کیا کفر کیا؟ بنی اسرائیل کو اس لئے عبادت عجل پر ملامت ہوئی۔ أولم يروا انه لا يكلمهم ولا يهديهم سبيلا۔ کہ اون کا معبود اون سے بات نہیں کرتا اور اون کو ہدایت نہیں فرماتا۔

پس اس وقت مسلمان کیون مکالمات الٰہیہ سے انکار کرتے ہیں۔

۲۔ دعوے امامت وتجدید دین۔ اس کی بناء مکالمات اور حدیث علی راس مأتہ سنتین یجدد لها دینها۔ اور سورۂ نور کی آیت استخلاف پر تھی اور ہمیشہ مجدد گذرتے رہے۔ پس اس صدی کو کیون خالی چھوڑتے ہیں

۳۔ دعوے مہدویت جس کا مدار وہی مکالمات تھے اور حدیث لا مهدی الا عيسىٰ یہ صحیح حدیث اسفار حدیث میں موجود ہے منجملہ ان کے ابن ماجہ میں بھی ہے۔ مگر جناب نے بہت حقارت و بری نگاہ سے اس کا نام روایت اور مرزا صاحب کی توہین کے لئے فرما دیا۔ کہ حدیث کرکے مرزا نے اس روایت کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ہے اور پھر کیا مجدد تو مہدی نہیں ہوتا۔ الانصاف الانصاف!!

۴۔ دعوے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا۔ اس کا مدار بھی مکالمہ الٰہیہ تھا۔ اور قرآن کریم کی آیت ومريم ابنت عمران التي احصنت فرجها فنفخنا فيها من روحنا وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين پر تھی۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن جس سے خطا ہو جاوے وہ امرأۃ فرعون کی مثل ہے کہ شیطان کے ماتحت ہے۔ وہ تو دعائیں کرے۔

عجنی من فرعون الخ - لہذا اس آیت مین ذکر ہے دوسری قسم کے مومن کا - دوسرا مومن وہ ہے جو محصن ہے وہ مریم ہوتا ہے اور جب اس پر کلام الٰہی کا نفخ ہوتا ہے - تو مریم سے ابن مریم ہو جاتا ہے -

اور تیسری وجہ ہے

چون مرا نور سے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

چوتھی وجہ حدیث صحیح ینزل فیکم ابن مریم

۵ - آپ کا دعوے کہ ابن مریم مر گئے - اس کے دلائل کے لئے آپنے اتنی رسالے لکھے

۶ - جو طبعی موت مر گئے وہ دنیا مین باین جسم عنصری واپس نہین آتے - دمت ورا ثم بود خرابی یوم یبعثون -

۷ - آپنے ہزارون پیشگوئیان کین جو صحیح ہوئین - جو بظاہر کسی کو نظر آتا ہے کہ صحیح نہین - ان پر مرزا صاحب نے بہت کچھ لکھا ہے -

آپنے باینکہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبین مانا اور اون کے عشق و محبت مین ہزارون صفحہ لکھا ہے ایسا لکھا ہے کہ مین نبی بمعنے پیشگوئی کرنے والا ہون مجھے احادیث اور کلام الٰہی مین نبی کہا گیا - مگر نہ نبی تشریع - اور یہی مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے - فتوحات مکیہ باب پر آپ غور کرین -

آپ کی سرخی اور آپ کا مضمون کم سے کم چار لاکھ مسلمان احمدیون کو دکھ دینے والا ہے - اگرچہ آپکے ساتھ بھی بہت سے اخبار اور رسائل ہین - مولوی صاحب آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہین اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارے مین وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہین یا آپ کی دہریت کا فتویٰ ہے - نور الدین -

بدر کے خط کا قلم بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے - اُمید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب [illegible] مشورہ دینا چاہین تو وہ بھی ہم سننے کیواسطے طیار ہین -

فروخت کتب بند چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اسواسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہے گا -

المفتی

۱۲۹ سماع ایک شخص نے ایک دفعہ بذریعہ خط حضرت صاحب سے پوچھا تہا - کہ بعض صوفی جو سماع کے قائل ہین یہ جائز ہے یا نہین فرمایا - خیرہ خیرہ وشرہ شرہ اور فرمایا کہ گانا مزامیر کے ساتھ حرام ہے -

۱۳۰ حضرت مسیح موعود پر درود ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ نماز مین حضرت مسیح موعود پر درود پڑھنا جائز ہے آپنے فرمایا -

"لفظ آل محمد مین امام کا خیال کرلو - اور نماز مین کچھ تغیر و تبدل ہرگز مت کرو - تاکید ہے - ہان آخر نماز مین سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائین مانگ لو جس زبان مین چاہو مانگو مگر نماز مین قطع و برید ہرگز نہ کرنا

نور الدین
۹ اگست ۱۹۰۸ء

اطلاع

بہت سا نقصان اٹھا کر کارخانہ بدر مین یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ صرف ان اصحاب کی خدمت مین اخبار بھیجا جایا کرے گا جن کی طرف سے قیمتین پیشگی وصول ہونگی - اکتوبر سنہ ۰۸ء سے وہ تمام اخبار بند کر دئے جائینگے جن کی طرف کچھ بقایا ہے تین ہفتہ پہلے سے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے - مینیجر

مقدس شاعری

پریتم پیارا زمانہ ترقی پر ہے ہر چیز کی ترمیم ہو رہی ہے ہندی زبان اردو کا نقش اولین ہے ہر ایک شے جب اپنے اعلےٰ معراج کو پہونچتی ہے - تو وہی پسندیدہ ہوتی ہے مگر ہندی زبان باوجود پیچھے رہ جانے کے اپنے اندر ایک لذت رکھتی ہے - اس ذوق سے مجبور ہوکر اکمل صاحب نے ماسٹر عبد الرحیم صاحب سابق ککوئی سے ایک ہندی نظم کی فرمائش کی تہی جو ہدیہ ناظرین ہے -

۱ - چلو چلو ری سکھی درشن کو پیا کے آج جیا گھبراوت ہے
بن بھج سون بچھڑے پریتم پیارے من ملنہ چین نہ آوت ہے
۲ - تکیت ہون مین ترس ترس دن گھیرت ہے موہے برہن سا
گھونگھٹ کو اٹھاؤ کہلاؤ مدد نین پران مورا کلپاوت ہے
۳ - ساجن کی گھٹا گھٹ آوت ہین [illegible] جہولا جہلاوت ہین
رل مل ملہارا گاوت ہین - موہے تورا پریم رلاوت ہے
۴ - کدیان کے دھنی بیجو موری کھبر - مولا کے نیئے کرو تہیہ بخیر
بن تورے پرا استہان نگر - مورا نا مین جیا ب لاگت ہے
۵ - سُندر مکھ یاد پرت موہے جبھ پیار کی اگن بہڑکت ہے تبھ
تن من دھن تجھ پر واروں سبھ - آنچل کا ہوتر ساوت ہے
۶ - کاری کاری ساون کی آئی بدھیا پیا پیار کرو تنی مو پہ بجریا
موری نیا پڑی منجدھار سنو پیا توری دعا سے پار لگاوت ہے
۷ - احمد جی کے راج دولارے - مہندی مسیحا کرشن ہمارے
ترے لوک کے تارن ہارے - سگل جگت گُن گاوت ہے
۸ - سپنے مین دکھا دو درس پیا - بن تورے نہین مورا لاگے جیا
نا مین ملنے سکہی بہٹا جات ہیا - اسے لاکھ کو سمجھاوت ہے

ڈاک ولایت

ویب صاحب - مسٹر ویب صاحب کا خط آیا ہے - کہ امریکہ مین ایک مذہبی پارلیمنٹ ہوئی ہے - جسمین اونہون نے اسلام کی طرف سے تقریر کی ہے - ویب صاحب کی خدمت مین لکھا گیا ہے - کہ اپنی تقریر کا خلاصہ ارسال فرماوین

عیسویت کو نقصان - مسز اکرمن مشہور سیاح امریکہ جنوبی امریکہ سے لکھتی ہین کہ اس ملک مین لوگون کے خیالات بدلتے جاتے ہین اور وہ عیسائیت کو بالکل چھوڑ رہے ہین - ایتوار کا دن گرجا جانے کی بجائے کہیل کود اور دیگر سیرگاہون مین گذارا جاتا ہے (اخبار فری تھنکر مطبوعہ لنڈن مورخہ ۹ اگست سنہ ۰۸ء)

اب خدا نہین بولتا - پادری ہلس صاحب نے لنڈن مین ایک لیکچر دیا ہے - جس مین اونہون نے اس بات پر زور دیا ہے - کہ لوگ خدا کے کلام کی پرواہ نہین کرتے خدا ہمیشہ لوگون سے بولتا آیا ہے مگر انہون نے اس کی بات نہین سنی - ہان اب خدا انسان سے کلام نہین کرتا اور بہت صدیون سے یہ سلسلہ بند ہے (ایضاً)

رمضان شریف چونکہ رمضان شریف قریب آرہا ہے اس واسطے احکام متعلق روزہ نیز سحری اور افطار کے اوقات انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار مین شائع کئے جاوینگے -

البدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

بدر کا مکالمہ بدر کیساتھ

چودھوین کا چاند کیسا ہی پیارا چاند ہوتا ہے پہلی رات کا وقت ہو مشرق کے سبزہ زار سے ذرا اونچا سر نکالے ہوئے مہتاب اپنے دلربا حُسن کے ساتھ چمک رہا ہو اور نظارہ کن ایک وسیع قطعہ آب کے کنارے بیٹھا قدرت کی خوبصورتی کا ملاحظہ کر رہا ہو اور پانی کا شفاف آئینہ صوفی کے قلب صافی کی طرح نظارہ کن کے سامنے دوسرا چاند لئے کھڑا ہو۔ تو ایسا وقت ایک سیر مین نگاہ کو کیا ہی لُطف دیگا۔ ناظرین خود ہی غور فرمائین اور میرے ساتھ اپنے آپ کو اس دلکش نظارہ سے حظ اُٹھانے کے واسطے اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جمع کرین اور پھر سُنین کہ میرے ساتھ بدر نے زبان حال سے کیا گفتگو کی۔

مین نے کہا **اے چاند**۔ زمین کے ساتھ تیرے تعلقات خاص ہین کیونکہ تو اس زمین کا چاند ہے۔ زمین سورج کے گرد پھرتی ہے پر تو خود اس زمین کے گرد طواف کرتا رہتا ہے اور اس کے چارون طرف چکر لگاتا ہوا پہرہ دیتا ہے نہ صرف رات کو بلکہ دن کو بھی تیرے پہرے کا وقت آتا ہے۔ تیرا خداداد حُسن خدا یاد دلا دیتا ہے۔ یہان تک کہ خدا کا نبی بھی تجھے دیکھ کر پکار اوٹھا کہ ؎

چاند کو کل دیکھ کر مین سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس مین جمال یار کا

زمین کے ساتھ تیرے تعلقات ایسے گہرے ہین کہ زمین کی روئیدگی پر تیرا اثر نمایان ہستی نے مانا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر زمین پر جو بعض انقلابات آتے ہین اون کو اہل نجوم نے تیری طرف منسوب کیا ہے شیراز کا فلاسفر شاعر زمینی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ع

این چہ شورے است کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنۂ و شرے بینم

اچھا۔ مین بھی انہین انقلابات کے متعلق ارشاد کرکہ آج کل ایرانی کش مکش اور کشت و خون کی حالت اس کے سامنے منکشف ہوئی تھی جو اوس کے موتہ سے ایسے پُردرد اشعار نکلے آج تجھ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہون۔ تو ہنوز جاپان مین سے ہوتا ہُوا ہند مین داخل ہُوا ہے بعد تھوڑی دیر مین افغانستان ایران سے ہوتا ہُوا ٹرکی مین پہونچ جائیگا اور پھر یورپ امریکہ کا سیر کرتا ہُوا واپس ایشیا مین آئیگا۔ تجھے صبر نہین جب تک کہ ان شہرون کو دن رات مین ایک بار دیکھ نہ لے۔ خیر۔ تو تو نے جاپان کا حال دیکھا ہو گا کہ چھوٹے سے جزیرے کے رہنے والون نے روس جیسی وسیع سلطنت کا بیڑا کس بہادری سے غرق کر دیا۔ وہ جو سب سے چھوٹا شمار کیا جاتا تہا بلکہ اس قابل نہ تہا کہ کسی شمار مین آئے اُس نے سب کو دہشت مین ڈالدیا اور بڑے بڑے لوگون کو زرد خطرے کے مراق سے زرد رنگ کر دیا۔ اس سے آگے چینی لوگ ہین جنھون نے ہزار ہا سال کی افیونی پینک سے ایسی انگڑائی لی ہے کہ افیون کے تمام ڈبّے سمندر کے اس پار پھینک کر بیدار ہو بیٹھے ہین آگے ہندوستان ہے اس کا حال تو عجیب ہی ہے۔ امن وامان کی حکومت ہی لوگون کو پسند نہین آتی۔ سرکار انگریزی نے امن کو ایسا بڑہا دیا ہے کہ وہ امن کی حد سے گذر کر ازادی تک پہونچ گیا ہے۔ رعایا ہے جو سرکار پر نالشین کرتی پھرتی ہے۔ اور سرکار ہے جس نے رعایا کے برخلاف مقدمات کرتے ہوئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر دیا ہے۔ بھلا کبھی کسی نے زمانہ مین ایسا بھی سُنا یا دیکھا تہا کہ رعایا اپنی سرکار پر مقدمات چلائے اور سرکار اپنی رعایا پر عدالتون مین نالشین کرتی پھرے۔ آگے افغانستان ہے۔ جہان کہ امیر صاحب ہند کی سیر کے بعد آنکھین کھول بیٹھے ہین یا تو ذرا سے اختلاف کے سبب آدمی ذبح ہوتے تھے یا عید کی قربانی مین گائے کو چھوڑا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندو رعایا کی گئو ماتا ہے پھر ایران کو دیکھو رعایا شاہ کو مارنا چاہتی ہے۔ شاہ رعایا کو قتل کر رہا ہے ہزارون کے کشت و خون ہو گئے آگے ٹرکی ہے جہان ٹرکش پارٹی نے پارلیمنٹ قائم کرا لی ہے۔ بادشاہ سلامت خود مختار نہین رہے۔ پُرانے وزیر قید کئے گئے۔ مارے گئے۔ یورپ مین خود ایک افراتفری پڑی ہے ایک بادشاہ دوسرے سے ملنے جاتا ہے تیسرا اس ملاقات کو اپنے واسطے جنگ کا الٹی میٹم سمجھتا ہے پوپ صاحب یا تو ساری دنیا کے بادشاہ تھے یا اٹلی کی چار دیواری مین پناہ لینی مشکل نظر آتی ہے۔ مراکش کو بادشاہ مولائی عبدالعزیز شکست پر شکست کھا کر بیت اللہ کو بھاگ آئے اور اون کا بھائی بادشاہ بن بیٹھا ہے۔ یہ اس زمین کو ہُوا کیا کہ چارون طرف ہل چل مچ گئی ہے کوئی ملک نہین جہان پہلے کا سا امن باقی رہا ہو۔ اے پیارے بدر کیا تو اس کا سبب بتلا سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب مین بدر نے زبان حال سے کیا کہا ہے۔ ناظرین ذرا غور سے سُنین۔ وہ کہتا ہے۔ اے بدر مین تیرے سوال کا جواب ضرور دونگا اور تیری معرفت ناظرین بدر کو میرا پیغام پہونچے گا۔ کیونکہ تو میرا ہم نام ہے کیا ہوا تیرا نام **البدر** سے بدل کر **بدر** رکھا گیا ہے۔ خدا کے مسیح نے جو تیرا نام ابتدا مین رکہا تہا وہ البدر ہی تہا اور میرے ہی نام کی طرف تو منسوب ہوتا تہا۔ لیکن میری طرح جب تیری حالت گھٹنے بڑہنے لگی۔ تب تجھے فتح بدر کی طرف منسوب کرنے کے واسطے تیرا نام بدر رکہا گیا۔ لیکن وہ فتح بدر بھی دراصل کسی چودہوین عدد کی طرف اشارہ کرتی تہی اور اس لحاظ سے پھر بھی تو میرا ہم نام ہے اور تیرے ٹائیٹل پر میدان بدر اور مسجد اقصیٰ کے نقشون کے درمیان گول دائرون مین میری تصویر اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ تجھے میرے ساتھ اُنس ہے۔ تو نے سچ کہا زمین کے انقلابات کے ساتھ میرا بہت کچھ تعلق ہے اور مین زمین کے حالات سے بہت کچھ آگاہ رہتا ہون بلکہ زمین کی نسبت آسمان کے قریب ہونے کے سبب زمین کے متعلق آسمان پر جو کچھ مقدر ہوتا ہے اس سے بھی نسبتاً آپ سے پہلے باخبر ہو جاتا ہون یہی سبب ہُوا تہا کہ آج سے کوئی تیرہ سال پہلے زمین کے متعلق ہولناک حوادث کی خبر پا کر مین نے اور سورج نے مل کر ماتم کیا اور سیاہ لباس پہنا اور اسی سیاہ لباس کے ساتھ ہم ایک دفعہ مشرق مین اور پھر دوسری بار مغرب مین نمودار ہوئے تھے۔ تاکہ شاید زمین والے ہمارے اس رنگ کو دیکھ کر کچھ ہوشیار ہو جاوین اور اپنی حالت کو درست کرکے مصائب سے بچ جائین پر انہون نے پرواہ نہ کی اور اپنے کئے کا بدلہ پایا۔

سو سُن لو تم اے اہل بدر اور لوگون کو سنا دو کہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر مقدر نہ ہولے اور جب کبھی زمین کے لوگ اپنی غفلت اور سستی سے خدا کو بھلا بیٹھتے ہین۔ تو خدا تعالیٰ پھر بھی اون پر رحم کرنا چاہتا ہے اور وہ ہمیشہ ایسے وقت مین اپنا رسول اون کے درمیان بھیجتا ہے تاکہ ان کو آگاہ کرے کہ وہ ایمان لائین اور خدا کے عذابون سے بچ جاوین۔ ایسے وقت مین زمین پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر مین اس کے اسباب کہین اور تلاش کرین مگر باطن مین ان تمام انقلابات کا مرکز وہی خدا کا فرستادہ اور اس کے پیغام کی اشاعت اور اس کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ یورپ مین کتنی مدت سے ریل جاری

ہے۔ ٹرکی خود ایک یورپ میں سلطنت ہے اور مہذب قومون میں داخل ہے جس قدر آمد و رفت دنیا کی حرمین شریفین کی طرف ہے اس قدر کسی شہر کی طرف نہیں۔ سلطان ٹرکی خود خادم حرمین کہلاتے ہیں لیکن کبھی کسی کو خیال نہ آیا۔ کہ حرمین تک ریل بن جائے۔ لیکن اب جب منشائے الٰہی ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ تو لگے سب ریل بنانے کی فکر میں۔ ترکون کو بھی جوش آیا اہل ہند نے بھی چندہ جمع کرنا شروع کیا پنجاب کے وہ اخبار جو ہمیشہ حضرت مہدی معہود کے برخلاف زہر اگلتے رہنا جہال کر درمیان اپنے اخبار کے اجراء کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہیں وہ بھی اس پیش گوئی کے پورا کرنے کے تمغہ کو زیب تن کرنے کی کوشش میں سرگردان ہو رہے ہیں۔ غرض اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی تائید اور امداد و نصرت کے واسطے ہو رہا ہے۔ تمہارا نبی احمدؑ جلالی رنگ میں نہیں آیا بلکہ وہ جمالی رنگ کے ساتھ آیا ہے۔ جن ممالک کے درمیان مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے۔ وہاں احمدؑ کا پیغام ...... کیونکر پہنچتا۔ ٹرکی کے دروازے احمدؑ کے پیغام رسان کے واسطے چارون طرف سے بند تھے۔ احمدؑ کا ایک ادنیٰ غلام "صادق" نام یورپ امریکہ کے ہر ایک شہر کو بے دہڑک تبلیغ کے خطوط لکھتا تھا اور کتابیں بھیجتا تھا مگر جب اوسے ٹرکی کا خیال آتا تو وہ آہ بھر کر رہ جاتا کیونکہ ٹرکی کے ڈاک خانہ سے کوئی کتاب یا خط اس مضمون کا گذر نہ سکتا تھا۔ پر خدا کو یہ منظور نہ تھا کہ ایسا ہو اس واسطے اس نے ٹرکی میں ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ تبلیغ کے واسطے تمام راہ کشادہ ہو گئے۔ ینگ ٹرکش پارٹی تو مدت سے دنیا میں چلی آتی تھی پر اس کو توفیق نہ تھی کہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائے اور اس کے ممبر یورپ کے مختلف شہرون میں مارے مارے پھرتے تھے۔ اب اسی پارٹی کو خدا تعالےٰ نے یہ اقتدار دیدیا۔ کہ وہ ٹرکی پر حکمران ہو رہی ہے۔

ایسا ہی ایران میں پہلے کہاں ممکن تھا کہ کوئی اہل سنت والجماعت ملک کے اندر پھر جائے اور زندہ واپس نکل آئے بلکہ بعض علاقون میں تو جب تک حضرت علیؓ کو خدا نہ کہا جاوے۔ قتل کئے جانیکا خوف تھا۔ خدا تعالےٰ اس علاقہ کو اب صاف کر رہا ہے تاکہ اس میں دین احمدی کو آسانی سے پھیلایا جا سکے۔

پس اے احمدؑ کے خادمو! تم کسی بات سے گھبراؤ مت۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب تمہاری بہتری اور بھلائی کے واسطے ہے خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ ہان تم بھی اپنی اصلاح کرو۔ اپنے دلون کو پاک بناؤ۔ تقویٰ کی راہون پر چلو۔ کیونکہ خدا کو متقی پیارے ہیں خدا کسی خاص قوم کا خدا نہیں وہ سب کا خدا ہے جو بدی کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہو گا خواہ نبی کا بیٹا ہو۔ یہود کی طرح ایسا نہ سمجھو کہ خدا تمہارا ہو گیا۔ ہان خدا نیکو کارون کا ہے۔ نیکو کاری اختیار کرو۔ اپنے امام کے احکام کی پیروی کرو۔ دعا میں مصروف رہو یہی تمہارا بڑا ہتھیار ہے اس سے تم ساری دنیا کو فتح کر لوگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ فقط

چاند کا یہ بیان انقلاب زمانہ کے متعلق بہت تشفی بخش ہے اور اس کی آخری نصیحت قابل عمل ہے ہان اس کا پہلا شکوہ متعلق نام کے جو ہے اس کے جواب میں اب اخبار کا نام تو بدلنا ٹھیک نہیں۔ البتہ چاند کی اس ہمدردی کے عوض میں جو اس کو ہمارے ساتھ ہے آیندہ اخبار کے دیگر ایڈیٹوریل مضامین اور نوٹس کا ہیڈنگ بجائے بدر کے البدر ہوا کریگا۔ آل۔ خصوصیت کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

میں آخر میں دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس تمام ہلچل کو جو زمانہ میں ہو رہی ہے ہمارے واسطے موجب خیر کرے اور اس کے شر سے ہمیں بچائے رکھے اور خلقت کو راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین ثم آمین

یہودی سے تو ہندو ہی اچھا رہا

اس جگہ ہماری مراد یہودی سے وہ لوگ نہیں جنہون نے مسیح ناصری کا انکار کیا تھا۔ بلکہ وہ ہیں جن کے متعلق حضرت خاتم النبیین نے پیشگوئی کی تھی کہ یہ لوگ آخر زمانہ میں یہود کے ساتھ کمال مشابہت پیدا کرینگے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مرقع میں نوٹ دیتے ہیں کہ **قادیانی مشن دن بدن کمزور ہو رہا ہے ڈاک ہی کم آتی ہے** گویا کہ آپ محکمہ ڈاک کے افسر ہیں اور آپ کے پاس باقاعدہ رپورٹ ہو چکی ہے کہ اب یہاں ڈاک پہلے کی طرح نہیں آتی۔ کیون نہ ہو جب مولویصاحب موصوف انگریزی عدالت میں شہادت دے چکے ہیں کہ مسلمان جتنا چاہے جھوٹھ بول لے اس سے اس کے تقویٰ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ تو پھر جی میں آیا کہ گذرا مسلمانی میں کوئی ہرج نہیں کاش کہ مولویصاحب یہ بھی فرما دیتے کہ کمزوری سے اون کی کیا مراد ہے کیونکہ یہاں رہنے والون کو تو کوئی تغیر معلوم نہیں ہوا سوائے اس کے چند محکمون میں کثرت کاروبار کے سبب بعض نئے عہدے بڑہانے پڑے ہیں چونکہ موجودہ مہاجرین ان کامون کو سرانجام نہ دے سکتے تھے اس واسطے ان خدمات پر بعض لائق احمدی برادران باہر سے بلانے پڑے ہیں یا بعض کام جو بعض دوست فرداً فرداً اپنے طور پر کر دیا کرتے تھے اون کیواسطے انجمنیں اور مجلسیں بن گئی ہیں تاکہ وہ کام زیادہ وسعت اور عمدگی سے سرانجام دئے جا سکیں تعجب ہے کہ احمدیہ جماعت کی استقامت اور ترقی کو ایک ہندو نے محسوس کر کے اس پر نوٹ لکھا ہے مگر مولویصاحب موصوف اسے کمزور فرماتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ہندو صاحب نے بے تعصبی سے کام لیا۔ اور مولوی صاحب کو ضد اور عداوت انصاف کی طرف نہیں آنے دیتی۔ وہ جان کے دلون کی خواہشیں تھیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا وصال اس سلسلہ کو ہلاک کر دیگا ان خواہشون میں اپنے آپکو نامراد پاکر کہسیانے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ لکھ دیتے ہیں تاکہ اور نہیں تو اسی طرح دل بہلے۔ اب ہم مذکورہ بالا ہندو صاحب کی رائے کا اخبار عام مورخہ ۷ ستمبر سے اقتباس درج کرتے ہیں۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تقدس مآب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے بعد اس جدید فرقہ احمدیہ کو سخت نقصان پہنچیگا اور اس کا شیرازہ منتشر ہو گا اون کو ضرور بالضرور حیرت سے اپنا خیال واپس لینا پڑیگا۔ جہان تک اس نمایاں فرقہ اسلامی کے اخبارات اور دیگر اشاعتوں پر نظر کی جاتی ہے اون کی چمک دمک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا شباب اب ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فرقہ احمدیہ کے اخبارات اور دیگر آرگنون میں بلبل خوش الحان کی وہ نواسنجیان مفقود ہیں جو فرقہ احمدیہ کی بنیاد کی جان اور ایمانداری کا عطر مجموعی سمجھی جاتی تھیں مرزا صاحب کے اچھوتے اور فصیح اور دل لبھانیوالے خیالات اور نئی روشنی کی جھلک دکھانیوالی دلکش اور پر اثر باتیں انہیں کے وجود جسمانی کے ساتھ ختم ہو گئی ہیں اون کے فی البدیہ کلام کی نازک خیالیاں اور تشریحات دقیق کی بلند پروازیان اب کہاں ہیں لیکن اون کے انتقال کے بعد ان کی پہونکی ہوئی نئی روح کی نشوونما اس سرگرمی سے ظاہر ہو رہی ہے کہ دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے مرزا صاحب کے زمانے میں ان کے پیروان اور مریدان کی آواز بند تہی کسی مرید کا مقدور نہیں تھا کہ اون کے مقابلہ میں اپنی جولانی طبع آشکارا کرنے کی جرأت کرتا لیکن اب دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ان کے پیروان فیضے کے کیسے پکے اور اعتقاد پر کس درجہ ثابت قدم ہیں۔ ...... وہ اپنے ہم مذہب مخالفین کے اعتراضون کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالتے ہیں اور اپنی طرف سے انکا جواب دینے میں حتی المقدور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا ہے اب معلوم ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب نے جو عظیم جماعت احمدیہ فرقہ کی پیدا کی وہ محض ان میں ہان ملانیوالے دگر [illegible] نہیں ہی بلکہ وہ ایسے حضرات ہیں جو اپنی پوزیشن کے ڈیفنس کیلئے مرزا صاحب خلد آشیان کے خاص زور کے محتاج نہیں ہیں بجائے اس کے کہ مخالفین کے اعتراضون پر چشم پوشی اور سکوت کیا جائے۔ اون کا خوشی سے خیر مقدم کیا جاتا ہے اور دکھایا جاتا ہے کہ وہ اعتراض [illegible] کا اعتقاد پختہ ہے وہ لقوی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی وفات ان [illegible] یعنے احمدی بھائیون کیلئے کسی نئی برکت کا پیش خیمہ ہے

مُراسلات

تفسیر آیتِ قرآنی وَاِذْ قَتَلْتُم

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

سوال حل طلب

کیا آیت ذیل میں قتل نفس سے مراد نفس مطمئنہ کا حاصل کرنا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

واذ قتلتم نفسا فادّٰرءتم فیها والله مخرج ما كنتم تکتمون فقلنا اضربوه ببعضها كذٰلك يحيي الله الموتى ويريكم اٰياته لعلكم تعقلون۔

اس میں اول تو سوال یہ ہے (۱) کہ اس آیت کو ذبح بقرہ کے قصہ کے ساتھ کیوں متعلق کیا جاتا ہے اس کو اس کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ (۲) کذٰلك يحيي الله الموتى ويريكم اٰياته سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخاطبین پر اتمام حجت کیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح پر ہے۔ (۳) اور آیا یہ نفس کوئی مشہور نفس تھا یا کیا (۴) منکرین قیامت کے لئے جو اتنا بڑا اہتمام ہوا۔ اُمت محمدیہ میں بھی کیا اس کا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر نہیں پایا جاتا تو کیوں نہیں پس یہ قصہ کیوں مذکور فرمایا گیا۔

الجواب

اس جواب ذیل میں غور کرنے سے چاروں امور مندرجہ سوال انشاء اللہ تعالیٰ حل ہو جاویں گے اور ان دونوں آیتوں کا برہان عظیم ہونا واسطے ثبوت حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ کے بھی واضح ہو جاویگا۔

اولاً تنقیح اس امر کی ضروری ہے کہ معنی نفس کے اس آیۃ میں کیا ہیں واضح ہو کہ کتب لغات میں معنی نفس کے متعدد لکھے ہیں۔ اول معنے جو بکثرت آتے ہیں جسد بشری اور شخص انسانی کے اکثر آتے ہیں اور قرآن مجید میں بھی بکثرت آئے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل ظاہر ہے کہ اس آیۃ میں معنی نفس کے سوائے شخص انسانی کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے ونقص من الاموال والانفس والثمرات یہاں پر بھی مراد نفس سے شخص انسانی ہی ہو سکتا ہے۔ لاغیر ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے وتحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس ایضاً فرمایا لا يكلف الله نفساً الا وسعها۔ ایضاً والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء۔ ایضاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا ایضاً فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن في انفسهن من معروف۔

غرض کہ قرآن مجید میں معنی نفس کے کثرت کے ساتھ شخص انسانی کے استعمال میں آئے ہیں ان البتہ معنی نفس کے رُوح اور خون اور عین شئے کے بھی آتے ہیں جیسا کہ خرجت نفسه اى خرجت روحه وسالت نفسه اى سالت دمه اور رأيت فلانا نفسه اى عينه۔ اور ان صورت اگر نفس انسانی یعنی رُوح کے تین مدارج لئے جاویں یعنے امّارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنہ۔ تو نفس کے معنی روح انسانی کے بھی آسکتے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان النفس لامارة بالسوء ولا اقسم بالنفس اللوامة اور يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية۔ مگر اس آیۃ زیر تفسیر میں معنے نفس کے وہی معنے اول ہیں۔ لاغیر۔ کیونکہ سیاق و سباق اس آیۃ میں اللہ تعالیٰ تبارک یہود کو مغضوب علیہم قرار دیکر اون کی شرارتوں اور گستاخیوں کا بیان فرمارہا ہے۔ اور یہ سلسلہ مذمت جو سیاق اور سباق اس آیۃ میں ہی دور تک مفصل بیان ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ واذ قال موسى لقومه يٰقوم انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل فتوبوا الى بارئكم فاقتلوا انفسكم الاٰية ایضاً واذ قلتم يا موسى لن نصبر على طعام واحد الى قوله تعالى۔ وضربت عليهم الذلة والمسكنة وباءو بغضب من الله الاٰية ایضاً لقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت۔ ایضاً واذ قال موسى لقومه ان الله يامركم ان تذبحوا بقرة اور سباق اس آیۃ میں بھی اون کے خصائل ذمیمہ کا ہی بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ ثم قست قلوبكم الاٰية ایضاً افتطمعون ان يؤمنوا لكم الاٰية ایضاً فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله الاٰية ایضاً وقالوا لن تمسنا النار الا اياما معدودة الاٰية ایضاً اولٰئك الذين اشتروا الحيٰوة الدنيا بالاٰخرة الاٰية۔ ایضاً۔ وقالوا قلوبنا غلف بل لعنهم الله بكفرهم الاٰية۔ ایضاً۔ بئسما اشتروا به انفسهم الاٰية ایضاً فباءو بغضب على غضب۔ پس اس آیۃ زیر تفسیر میں بھی اہل کتاب کی شرارت ہی کا ذکر ہے۔ نہ کوئی ایسا مضمون جس میں اون کی مدح اور ثنا مفہوم ہوتی ہو۔ یا اونہوں نے اپنے نفس امارہ کو قتل کر کے کسی قسم کا تزکیہ اور تنویر قلب حاصل کیا ہو۔ نظم عبارت قرآنی ایسے معنے لینے سے اس جگہ بالکل آبی ہے اور پھر تزکیہ اور تنویر قلب کوئی ایسا فعل نہیں کہ ایک آن میں حاصل ہو جاتا ہو۔ کہ معاً قتل نفس کرتے ہی اون کے قلب منور ہو گئے ہوں ؎

عمرے باید کہ یار آید بکنار — این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

اگر تزکیہ اور تنویر قلب کا بیان منظور ہوتا۔ جو بتدریج حاصل ہوتا ہے تو اوس کو بایں اسلوب بیان فرمایا جاتا کہ وکنتم تقتلون انفسكم وتداراءون فيها اور یہی اس صورت میں بیان فرمایا جاتا کہ تدارءتم یا ادارءتم کے معنے علاوہ جو بتدریج حاصل کرنے کے آئے ہوتے مگر یہ معنے کہیں نہیں معلوم ہوتے اور اگر کہا جاوے کہ یہ معنے بطور بطن قرآن مجید کے لئے گئے ہیں۔ تو کہا جاویگا کہ قبل استحکام ظہر کے بطن کا مراد ہونا کیونکر ہو سکتا ہے یہ قضیہ تو مسلم جملہ علوم کا ہے کہ التسارع الى الباطن قبل احكام الظاهر كالبلوغ الى صدر البيت قبل مجاوزة الباب۔ پس واضح ہو۔ کہ آیات زیر تفسیر میں بطور نص کے یہ تو بالضرور ثابت ہوتا ہے کہ مخاطبین کے اجداد سے قتل کسی نفس یعنی شخص انسانی کا واقع ہوا تھا۔ اور پھر اوس میں تدافع اور اختلاف بھی ہوا جیسا کہ ہمیشہ ایسے واقعات کے صدور پر تدارء ہوا ہی کرتا ہے اور گاؤ بھی ذبح کی گئی تھی۔ دیکھو فصل وا کتاب اعداد میں قصہ ذبح گاؤ۔ اور اس جرم قتل اور تدارء کی اسناد جو یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی باوجودیکہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت موسیٰ کے وقت میں موجود نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اونہیں کے اجداد کے جرم صادر ہوتے رہتے یعنے اخفاء اور کتمان اون بشارات محمدیہ کا جو کتب مقدسہ میں مندرج نہیں اور اخفاء آیات ونشانات الٰہیہ کا عظمت جنایت میں مثل قتل نفس کی ہے اور بڑا اخفاء جرم قتل کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں اس لئے اون کی نسبت اولٰئك هم شر البرية بھی فرمایا گیا ہے۔ اور جس طرح سے کہ حضرت موسیٰ نے بہ الہام الٰہی مرتکب اس جرم کو ظاہر فرما دیا تھا۔ اوسی طرح پر مثیل موسیٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اون بشارات مخفیات کو ظاہر فرما رہا ہے کہ والله مخرج ما كنتم تکتمون۔

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

پشتر مضبوط کرنے ظاہر کے معنی باطنی کیطرف دوڑ جانا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر دروازہ میں گذرنے کے شہ نشین پر جا بیٹھیں ۱۲

حضرت خلیفۃ المہدی کا فرمان

تمام احمدیہ جماعت کے نام

(اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم)[1]

اِس وقت مین اپنی تمام جماعت کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اِس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا ایک ضروری جُزو گورنمنٹ کی وفاداری تہی یہان تک کہ کوئی کتاب آپکی ایسی نہین جس مین اِس بات پر زور نہین دیا گیا آپنے نہ صرف اپنی جماعت کو عام طور پر گورنمنٹ کے احسان اور اس کے برکات یاد دلاکر ہی یہ نصیحت کی تہی کہ وہ اس گورنمنٹ کے دل و جان سے وفادار اور ہر حال مین خدمات کے لئے تیار رہین۔ جیسا کہ تعلیم قرآنی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کا منشاء ہے۔ بلکہ اپنی اس تعلیم سے کہ جہاد اور غازی مہدی کے آنے کا عقیدہ جو ایک دوسرے کے موید ہین دونون سراسر تعلیم الاسلام کے خلاف ہین اِس سلسلہ مین شامل ہونیوالونکے دلون کو پھر ایک قسم کی بغاوت اور فساد اور شر کے خیالات سے پاک کر دیا تہا۔ ایسا ہی سال گذشتہ مین جب اس ملک ہند کے بعض اطراف مین بعض لوگون نے فساد اور بغاوت کے خیالات پھیلانے شروع کئے۔ تو اوس وقت بھی ہمارے امام نے پُرزور الفاظ مین ساری جماعت کو یہ نصیحت کی کہ وہ گورنمنٹ کی وفاداری مین ثابت قدم رہین اور نہ صرف ایسے لوگون کے ساتھ جو گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اُکساتے ہین شامل نہ ہون بلکہ حتے الوسع اپنے دوسرے وطنی بہائیون کے اون غلط اور مفسدانہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کرین۔ چنانچہ ۷ رمئی ۱۹۰۷ء کے اشتہار مین جو بعنوان " اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت " آپنے شائع فرمایا تہا آپنے یہ تحریر فرمایا تہا۔ کہ چونکہ مین دیکھتا ہون۔ کہ ان دنون مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤن مین سے اور کچھہ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتین ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اون کی طبائع مین پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے مین اپنی تمام جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان مین موجود ہین۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہون کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکہین۔ جو قریباً چھبیس برس سے تقریری اور تحریری طور پر اون کے ذہن نشین کرتا آیا ہون یعنے کہ اِس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے اور پہر اسی اشتہار مین آگے چل کر یون تحریر فرمایا تہا۔ "سو یاد رکہو اور خوب یاد رکہو کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل مین رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اوس کے احسان کے ہم شکرگذار نہون

اِس تعلیم کے ہوتے ہوئے مجھے ضرورت نہ تہی کہ مین کچھہ لکھتا مگر اس وقت بعض اور واقعات ایسے پیش آ گئے ہین۔ کہ حضرت امام کی ہی تعلیم کی یاد دہانی مین ضروری سمجھتا ہون۔ اِس وقت بنگال مین اس بغاوت نے جس کے متعلق حضرت امام نے فکر ظاہر کیا تہا۔ بمب سازی کا خطرناک رنگ اختیار کیا ہے۔ اور بعض شریر اور مفسد لوگون نے بعض جوشیلے مگر کم عقل نوجوانون کو ساتھہ ملا کر ملک مین بدامنی اور بدعملی پھیلانی چاہی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے اس باخبر گورنمنٹ نے وقت پر اطلاع پاکر مفسدون کو گرفتار کرلیا ہے۔ ان مفسد لوگون کی کارروائیون کو ہم سخت نفرت کی نگاہ سے دیکہتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ یہ جماعت جس کے امام نے گورنمنٹ کے مقابلہ پر کسی باغیانہ رنگ خیال کے دل مین جگہ دینے کو سخت ترین بدذاتی قرار دیا ہے بلکہ ایسے شخص کو جماعت سے خارج کیا ہے تمام مفسدین کی کارروائیون کو اسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی مین اپنی تمام جماعت کو جس نے میرے ہاتہہ پر بیعت کی ہے یہ تاکید اور نصیحت کرتا ہون اور خصوصاً جماعت کے اوس حصہ کو جو بنگال مین رہتے ہین۔ کہ وہ ایسے تمام مفسد لوگون کی صحبت سے اجتناب کرین۔ بلکہ جس شخص کے خیالات مین کچھہ بھی بغاوت اور فساد کی بُو آتی ہو اوس سے قطع تعلق کرین اور حتی الوسع ایسے مفسد لوگون کے حالات کو گورنمنٹ کے نوٹس مین لانے کی کوشش کرین اور جہان تک ہو اس گورنمنٹ کی خدمت کو عین اپنی سعادت سمجہین۔

ایک اور امر بہی اِس جگہ ذکر کرنے کے قابل ہے آج کل بہت سے اخبارات نے یہ رویہ اختیار کر رکہا ہے۔ کہ وہ باغیانہ اور مفسدانہ خیالات کو پہیلاتے اور پبلک کو گورنمنٹ یا اس کے یوروپین افسرون کے خلاف اُکساتے رہتے ہین۔ مین اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہون کہ وہ ایسی اخبارون کو ہرگز نہ خریدین اور نہ پڑہین اور نہ ہی ایسے لوگون کے ساتہہ جو اس قسم کے جرائم بدلے سزایاب ہوتے ہین۔ کسی قسم کی کوئی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی ہمدردی دراصل ایک قسم کا ظلم ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ مفسدانہ خیالات کے پھیلانے کا جرم کوئی بُرا جرم نہین۔ وہ سخت غلطی کرتے ہین۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اُکسانے اور مفسدانہ خیالات کی اشاعت کرنا نہ صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی کارروائی ہے بلکہ اوس کا بُرا اثر عام طور پر ملک کے امن پر پڑتا ہے اور جو لوگ ایسے مفسدانہ خیالات کو پہیلاتے ہین وہ ملک کے ساتہہ بہلائی نہین کرتے بلکہ وہ دراصل اپنے ہموطنون سے دشمنی کرتے ہین۔

پھر یاد رکہو کہ مخفی سوسائٹیان قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہین۔ قرآن مجید مین ہے۔

انما النجوی من الشیطان[2] ۔ اور فرمایا ہے

یاایھا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی[3]۔

یہ صریح احکام قرآن کریم ہین پس ہر ایک مسلمان کو ان صریح احکام کا پابند ہونا چاہیئے۔ نیز یاد رکھو کہ ہمارے نبی کریمؐ جو ہمارے حقیقی مطاع و مقتدا ہین۔ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے عملی طور پر مختلف گورنمنٹون مین رہ کر اور صحابہ کرامؓ مکہ معظمہ کے بے قانون شہر و ملک مین کیسے تیرہ برس بسر کئے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔

اور جب دیکھا کہ صحابہ کرام پر طاقت سے زیادہ تکالیف پڑتی اور بڑہتی جاتی ہین۔ اور ایذائین ناقابل برداشت ہین۔ تو آپنے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا۔ کہ ملک حبشہ مین جہان کا بادشاہ مسیحی تہا ہجرت کردو۔ اس مین ایک مخفی راز

[1] ترجمہ - اللہ اور اس کے رسول اور حکام وقت کی اطاعت کرو

[2] ترجمہ - بات چیت اور مشورے بعض شیطانی ہوتے ہین۔

[3] ترجمہ - اے مومنو جب تم آپس مین مشورہ کرو تو گناہ - بغاوت - رسول کی نافرمانی پر مشورہ نہ کرو بلکہ نیکی اور تقوی پر کرو۔

یہ بہی تہا کہ میری قوم کو کسی نہ کسی وقت عیسائی سلاطین کے ماتحت رہنا پڑیگا۔ اوس وقت مسیحی سلطنت کے ماتحت رہین جس طرح صحابہ کرام حبش کے مسیحی بادشاہ کے ماتحت رہے۔

پس ہماری اس سلطنت کے ماتحت رہنے کا نمونہ صحابہ کرام موجود ہین جس طرح وہ حبشہ مین رہے اسی طرح تم ہندوستان مین رہو۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکہو۔ کہ ہمارے امام صاحب کس طرح بالطبع اور غرض کے لیئے اپنی کتابوں مین ہمکو تعلیم کر گئے ہین۔ اس کی خلاف ورزی ہرگز مت کرو۔ اتباع قرآن و اتباع نبی کریم و صحابہ کرام کو نہ چہوڑو۔

الخطبہ

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لیئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکہتے ہین۔ ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اسی جگہ بود و باش رکہین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجہہ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تہل ذیل۔ ڈیرہ ہرو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بہکر۔ مظفرگڑہ اور ساوان سگرا احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چہہ و تین سال۔ خط و کتابت بنام

م ر س معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکہو اخبار بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۳ء)

نمبر ۳
اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس تہا آپکا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا تہا جس سے ایک لڑکا عبدالرحمٰن پیدا ہوا حضرت سودہ اور اون کا شوہر سکران بن عمرو ہر دو مسلمان ہو گئے تہے اور جب دوسری دفعہ مسلمان ہجرت کر کے حبش کو چلے گئے تہے تو حضرت سودہ بہی اپنے خاوند کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر گئی تہین جب وہ حبش سے واپس آئین۔ تو مکہ مین اون کے خاوند کا انتقال ہو گیا ۱۰ ہجری مین بعد وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ بمشورہ خولہ زوجہ عثمان امہات المومنین مین شامل ہوئین آنحضرت کی عمر مبارک اسوقت ۵۰ سال کی تہی آپ کا مہر چار سو درہم لیکن بعد ازاں ۴۰۰ درہم قرار پایا تہا۔ آپنے بباعث کبر سنی اپنا قسم نوبت حضرت عائشہ صدیقہ کو دیدیا تہا۔ آپ نہایت خوش طبع اور عالی فہم تہین۔ آپسے ایک حدیث صحیح بخاری مین اور ۱۴ احادیث سنن مین مروی ہین آپنے آنحضرت کی وفات کے دس سال بعد شوال ۲۲ ہجری مین وفات پائی آپکا سلسلہ نسب نوین پشت مین آنحضرت سے ملتا ہے سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حنبل بن عامر بن لوی۔

اُمّ المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کی بیٹی زینب بنت مظعون کے بطن سے ہین۔ آپکی پیدائش ۱۸ ہجری قبل مین ہوئی تہی آپکے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تہا جس نے بعد اسلام لانے کے حضرت حفصہؓ کے ساتہہ ہجرت حبش کی تہی بعد ازان مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے بعد آپکے خاوند نے وفات پائی تو ۳ ہجری مین آپ زمرۂ امہات المومنین مین جبکہ آپ کی عمر ۲۱ سال اور آنحضرتؐ کی عمر ۵۶ سال تہی داخل ہوئین آپ سے کم و بیش ۶۰ احادیث مروی ہین آپ بہت سلیقہ شعار۔ زاہدہ اور متقیہ تہین اور بہت روزہ رکہنے والی اور نوافل بکثرت پڑہنے والی تہین قرآن شریف کا وہ نسخہ جو اسلام مین اول ہی اول مرتب ہوا تہا آپ ہی کے پاس سپرد تہا جسکی نقول بعہد حضرت عثمانؓ کروا کر ممالک اسلامیہ مین تقسیم کی گئین۔ غرض آنحضرتؐ کا حضرت حفصہؓ کو طلاق دینا ہرگز کہین سے ثابت نہین ہوتا جو روایت بیان کی جاتی ہے اس مین راوی کو شبہ ہوا ہے حضرت حفصہؓ نے ۶۳ سال کی عمر مین ۴۵ ہجری مین مدینہ منورہ مین انتقال فرمایا۔ اور وہین دفن ہوئین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنیوالون کی جو فہرست اخبار مین درج ہوا کرتی تہی اوس مین سے بہت سے نام ہنوز باقی ہین جو درج اخبار نہین ہو سکے اونکا اب درج کیا جاتا ہے اور اون کے بعد وہ نام درج کئے جائینگے جنہون نے پہلے حضرت امام مغفور کی بیعت نہ کی ہوئی تہی اور آپکے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتہہ پر بیعت کی ہے۔

شمس الدین سیرہ ضلع شاہپور	اہلیہ مہندی شاہ باغبانپورہ ضلع المیانہ
کمال الدین ״ ״ ״	شمس الدین
کرم دین ״ ״ ״	نتہو خان مارچنٹ نصیرا پور
والدہ کمال الدین ״ ״	احمد دین کمپونڈر شملہ
فتح دین کوٹ کریم بخش سیالکوٹ	بکہا معہ اہلیہ دندہ ہ افغانستان
سردار علی خان بہرال شیر پور بٹالہ	علی پور ستان۔
اہلیہ ״ ״ ״	نظام الدین بورڈ وال کنک
دختر ״ ״ ״ ״	چک نمبر ۵۰ لائلپور
دختر ״ ״ ״ ״	احمد دین ״ ״ ״
اہلیہ کریم بخش کشمیری شادیوال گجرات	محمد دین ״ ״ ״
فتح اللہ جتوان	مسماۃ سلطان بی بی ״ ״
حاکم ״	جامع الدین صوابی پشاور
نانک موضع اوڈپور تحصیل اونہ	عبدالصمد خان دہمان ڈنگراہ
ضلع ہوشیارپور	کک۔
نظام الدین ہیڈ کنسٹبل پولیس	الٰہی بخش کنسٹبل لندہور بازار
فیروزپور	منصوری۔
ایوب علی نروانہ ضلع کرم گڈہ	حافظ رحمت اللہ صاحب طالبعلم
پٹیالہ۔	شادیوال ضلع گجرات
والدہ ایوب علی ״ ״ ״	فرزند محمد اسد اللہ تیجہ کلان بٹالہ

بدرِ عالم

آزادی
نمبر ۱

آزادی کیا چیز ہے۔ اس زمانہ میں یہ لفظ ہر چھوٹے بڑے کے مونہہ پر جاری ہے ہر ایک شخص آزادی آزادی پکار رہا ہے لیکن اگر ان آزادی کی مالا جپنے والوں سے پوچھا جائے کہ آزادی کسے کہتے ہیں تو امید نہیں کہ ہزاروں میں بھی ایک ایسا نکلے جو اس کے صحیح مفہوم اور مطلب کو پانے والا نکلے۔ سکول کے بچے تو اس [illegible] سمجھتے ہیں کہ سبق یاد کریں یا نہ کریں۔ استاد کا حق نہیں کہ ان سے [illegible] کہتے ہیں استاد کا فرض تھا کہ سبق پڑھا دے اور بس۔ [illegible] بات کا ذکر [illegible] واسطے فیس دیتے ہیں اس سے زیادہ اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں [illegible] آزادی سمجھتے ہیں کہ بچوں کے ماں باپ ان کو عام اجازت دیں کہ بچوں کو [illegible] گالیاں دیں۔ پرائیویٹ کام کرائیں ان کو سب طرح موسکول کے وقت میں [illegible] نظر [illegible] نہیں۔ دو چار مدرس مل کر باتیں [illegible] کوئی [illegible] ٹوکنے والا ہو۔ [illegible] سال کے بعد امتحان سے تو کوئی پاس ہو یا فیل ہو [illegible] کافی ہو [illegible] سبق پڑھا دیا ہے اور بس۔ حکام اس بات میں آزادی سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی [illegible] جو کام چاہیں لیں۔ کوئی چون وچرا نہ کر سکے۔ رعایا اس بات میں آزادی [illegible] کرتی ہے کہ بادشاہ سلامت کوئی اختیارات حاصل نہ ہوں [illegible] نہ کسی سے [illegible] کرنے کا نہ خزانہ سے روپیہ حاصل کرنے کا۔ جس وقت چاہے اور جو جی چاہے بادشاہ کے حق میں اور حکام کے حق میں کہتی چلی جائے کوئی [illegible] ٹوکنے والا نہ ہو۔ اخباروں کے ایڈیٹر اس بات میں آزادی جانتے ہیں کہ حکام اور رعایا کی کارروائی [illegible] رات دن نکتہ چینیاں کرتے رہیں کسی کو بے وقوف بنائیں کسی کو ظالم کا خطاب عطا کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اخباروں کے خریدار اس بات میں [illegible] آزادی تصور کرتے ہیں کہ سال بھر اخبار پڑھا کریں اور کوئی ان سے قیمت مانگنے والا نہ ہو۔ ہمیشہ اخبار جیسی رسالہ سے ہاتھ بڑھا کر لیتے رہیں مگر جب وی پی آئے تو دور سے واپسی کا حکم دے دیں۔ انارکسٹ کہتے ہیں کہ آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی قسم کی حکومت یا سلطنت کا انتظام نہ ہو۔ نہ جمہوری نہ پنچائت۔ نہ پولیس نہ عدالت۔ ہر ایک شخص اپنا آپ مالک ہو۔ جو چاہے سو کرے۔ آریہ کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ دہریہ کہتا ہے۔ آزادی اس میں ہے کہ خدا کو بھی گالیاں دیں اور گالیوں کا ایک اخبار نکالیں یورپ کا سنگر کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کی اصل بت پرستی اور توہمات میں ثابت کی [illegible] ہے۔ امریکہ کا فری تھنکر کہتا ہے کہ آزادی اس میں ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کو نعوذ باللہ .... ثابت کیا جائے اور کھلے رنگ اخباروں میں لکھا جائے۔ غرض ہر شخص کے نزدیک آزادی ایک جدا معنے رکھتی ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر جگہ ہر شخص انہیں خیالات کا پیرو ہے۔ نہیں بلکہ شریف اور پاک دل لوگ ان خیالات سے پاک ہیں اور وہ سب میں پائے جاتے ہیں۔ [illegible] ہوں یا استاد۔ حاکم ہو یا رعایا۔ نوکر ہو یا آقا۔ ایڈیٹر ہو یا خریدار اخبار [illegible] کہ ان میں نہیں ہیں۔

اب [illegible] آزادی کیا شے ہے۔ اس کو ہم اگلے اخبار میں انشاء اللہ بتلائیں گے۔

[illegible] ڈاک کے متعلق

بعض رسالوں میں [illegible] پڑھا ہوا اگر کوئی محکمہ ہے تو وہ ڈاک کا ہے۔ سبحان اللہ گھر بیٹھے ایک پیسہ میں اپنے عزیز [illegible] سیلاب ہو آندھی کوئی غریب ہو یا امیر سب [illegible] متمتع ہو رہے ہیں جوں جوں اس کی قدر بڑھتی جاتی ہے [illegible] کیفیت ہوتی جاتی ہے [illegible] رجسٹری کی فیس کچھ ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ واقعی وہ بہت معلوم ہوتی ہے [illegible] خیال ہیں اگر بجائے دو آنے کے ایک آنہ [illegible] کر دیا جائے تو محکمہ ڈاک کا نقصان [illegible] نہیں رہے گا۔

ہرکاروں کو ایڈونس دینا ضروری ہے

موسم برسات میں یہ بیچارے ہرکارے ڈاک لاتے ہیں خصوصاً ان علاقوں میں جہاں سیلاب وغیرہ آتے ہیں اور [illegible] لئے [illegible] جیسے سخت مشقت افزا ہو جاتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے موسم میں [illegible] علاوہ تنخواہ کے کچھ ایڈونس دیا جایا کرے

وی پی سسٹم

موجودہ وی پی سسٹم تجربہ سے جس قدر تکلیف دہ ثابت ہوا ہے وہ اخباروں [illegible] اور دیگر تجارتی کارخانوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ جب وی پی وصول ہو کر آتا ہے تو نام کی تلاش میں اتنا وقت [illegible] ہوتا ہے اور اتنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کہ الٰہی توبہ پناہ۔ دوسری طرف ڈاک خانہ کے کلرک ہیں کہ وہ بھی کثرت کار سے نالاں ہیں جب فریقین کو سوائے تکلیف کے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تو پھر کیوں خواہ مخواہ [illegible] طریق جاری کر رکھا ہے بہتر ہے کہ اگلا سسٹم جاری کر دیا جاوے اور اگر فی الحال غیر ممکن ہو تو ڈاک کے کلرکوں کو [illegible] چاہیئے کہ وہ پتہ صحیح لکھا کریں اور اگر [illegible] کارڈ [illegible] پہلے لکھا ہوتا ہے تو پھر اتنی ضرورت نہیں [illegible] صاف اور مکمل لکھا جاوے۔

قادیان میں ڈاک دو دفعہ

خدا کے فضل سے قادیان کے دفاتر روز افزوں ترقی کر رہے ہیں اور کام کی کثرت اس بات کی اپیل کر رہی ہے کہ ڈاک خانہ کے سب پوسٹماسٹر صاحب کو ایک اور کلرک دیا جاوے اور ساتھ ہی اس کے ڈاک کی آمد و رفت دو دفعہ کر دی جائے۔ یہ تجویز جناب پوسٹماسٹر جنرل ڈاک خانہ جات

کی خاص توجہ کے قابل ہے۔

قادیان کی سڑک

جب ایک طرف آنیوالوں کی کثرة کو دیکھا جاتا ہے اور دوسری طرف اس سڑک کی ابتر حالت۔ جس پر یکوں کے اُلٹنے کا خوف لاحق حال رہتا ہے اور آج کل تو بوجہ بیحد بارانی آمد ورفت ہی مشکل ہو رہی ہے تو یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ محض مسیح موعود کی قوت قدسیہ کا جذب ہے۔ ورنہ کون اپنے لئے خواہ مخواہ مصیبت سہیڑے۔ افسران بالادست کی توجہ خصوصیت سے اس سڑک کی درستی کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔

بٹالہ کا بکنگ آفس

بٹالہ کے سٹیشن پر ریل کی سواریاں کثرت سے ہوتی ہیں اور جو وقت ٹکٹ دینے کے لئے رکھا جاتا ہے وہ بہت کم ہے لوگ گھبرا اُٹھتے ہیں اور اس سے بعض کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جاتا ہے چنانچہ پچھلے دنوں ہم نے دیکھا۔ کہ کانسٹبل جو انتظام کے لئے کھڑے تھے وہ آگے کسی کو نہ ہونے دیتے اور [illegible] ریل کا ٹکٹ مل ہو چکا ہوتا ہے۔ بعض [illegible] کو ناجائز پیسے لینے کا موقعہ مل گیا امید ہے کہ سٹیشن ماسٹر صاحب اس کا کافی انتظام کر دیں گے اتنی بڑی آمد ورفت کے سٹیشن پر ٹکٹ خریدنے والوں کو کافی وقت دینا چاہیئے۔

آریہ سماج کا امتحان کیمیائی

[illegible] آریہ سماج کی [illegible] پارٹی [illegible] کا امتحان [illegible] ہیں اور [illegible] آریہ سماج کا امتحان کیمیائی [illegible] جس وقت وہ [illegible] آریہ سماج [illegible] ہوئے [illegible] الذیانی [illegible] مکاری کا ناش [illegible] ثابت ہوئے خود دنیا کے اندر مکاری پھیلا رہے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ دوکانداروں کی ایک کثیر تعداد ایسی دوکان کو فروغ دینے کے لئے آریہ سماج کی شرن میں [illegible] ہے۔ اس انقلاب نے ایک فقرہ کو ہم سے جلی کر دیا ہے جو سارے مضمون کا خلاصہ ہے ہمیں تعجب ہے کہ نامہ نگار کو صرف اتنی بات حاصل کرنے کے واسطے کہ آریہ سماج کے اندر مکاری پھیلا رہے ہیں آریہ سماج کا کیمیائی امتحان کیوں کرنا پڑا۔ آریہ سماج کوئی بہت پرانی چیز نہیں۔ اس کی بنا اس کے بانی اس کا مقصد کوئی باریک باتیں نہیں کہ میسمرے کی طرح ان کو جناب کیمیکل ایگزیمنر کے دفتر میں امتحان کیمیاوی کے واسطے بھیجنے کی ضرورت ہو۔ ظاہر ہے کہ وہ ایک پولیٹیکل سوسائٹی ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کو ملک سے نکالنا ۔۔ چاہتی ہے۔ مذہب کا صرف ایک بہانہ ہے ورنہ اصل مطلب غیر قوموں کا دل دکھانا ہے آریوں کے لیکچراروں اور مدرسوں نے خوب لٹریچر اپنے زیر قلم پیدا کی ہے وہ خود اس امر کی شاہد ہے کہ اس فرقہ کا دلی مقصد کیا ہے۔

اخبار پیغام

ہم اون لوگوں کے شکر گذار ہیں جنہوں نے اخبار کی قیمت کے وی پی وصول فرمائے اور کارخانہ کی امداد کی۔ اب چونکہ اخبار بدر کیواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ سوائے پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاوے اس لئے اب صحیح طور پر معلوم ہو جائیگا کہ کس کو اخبار کے ساتھ سچی ہمدردی ہے اور کون اس قومی آرگن کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے اب خالی لفظی ہمدردی کام نہ دے گی بلکہ [illegible] والا معاملہ ہے ہر ایک بااثر کا فرض ہے کہ وہ اپنی قیمت پیشگی عطا فرمائے اور [illegible] کی کوشش کرے۔ حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] اسلام کی توجہ اور دعا کے [illegible] اخبار بدر آج تک بڑے بڑے مشکلات کے وقت [illegible] جاری رہا ہے اور اس واسطے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید کرتے ہیں کہ ابتک وہی اس کو سہارا دیگا۔ [illegible] نے اس کو بعض ایک دینی خدمت [illegible] اس راستہ چلایا ہے اور [illegible] قوم کا کام ہے کہ اس کی قدر کرے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے

مکہ مدینہ منورہ تک پہونچنے کی خوشی میں یکم ستمبر کو ہر جگہ جلسے ہوئے یہی دن سلطان روم کی سالگرہ کا دن بھی تھا۔ ہندوستان کے مختلف مقامات میں بھی جلسے ہوئے۔ ہمارے واسطے فی الواقعہ یہ ایک بڑی خوشی کا موقع ہے کیونکہ اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے جو کہا گیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائینگے لاہور کے جلسہ میں خواجہ دل محمد صاحب پروفیسر نے جو نظم اس موقعہ پر پڑھی وہ درج ذیل ہے۔

جب ریل دیار شہ ابرار میں پہنچی اور اس کی خبر کوچہ و بازار میں پہنچی
اک موج طرب ہر دل و دیدار میں پہنچی ہے مرکب شائق کرئے یار میں پہنچی
ہے شوق کہ چڑھ ریل پہ دربار میں جائیں
اور ہو سکے ممکن تو ابھی [illegible] جائیں

اے ساکن یثرب تیرے [illegible] [illegible] آلے لگائی
اور شور محبت نے ہے آگ ہم عالی [illegible]
ہر دم ہے یہ پیغام [illegible] سرکار بلالو
[illegible]

یا شاہ مدینے ہمیں بلا لیجئے تو [illegible] [illegible] ایک دل میں تیرہ بھی ہے
بیتاب ہو دل اپنا اور [illegible] [illegible]
ٹھہرا ہے دل مضطر [illegible]
وہ گنبد خضرا ہے وہ دربار [illegible]

غاروں میں بت [illegible] کی یہ شور کیسا [illegible] عاشق [illegible]
بھاگا ہوا آیا تو جو نہی ریل کو دیکھا سمجھا کہ یہ جاتا ہے مگر [illegible]
دیکھے اونٹ نے [illegible]
میں نے کہا [illegible]

اس مطلع انوار کا مسکن ہے مدینہ محبوب پر انوار کا مسکن ہے مدینہ
دلدادہ [illegible] کا مسکن ہے مدینہ [illegible] سرکار کا مسکن ہے مدینہ
مجنوں [illegible]
[illegible]

اے ریل ہو واللہ صب [illegible] [illegible]
کیا کہئے [illegible] [illegible] لاکھوں [illegible]
جب حشر کے دن سامنے مولا کے چلیگی
دلدل کی طرح تو بھی تو اترا کے چلیگی

اے ریل تو جب در گہ سرکار پہ آنا [illegible] نقشہ تو دکھانا
بے تابیوں کا بھی میرے کچھ حال جتانا [illegible] میر لطف سے بنانا
یا شاہ تیرے ہند میں جو دو بت ہیں
ان کو بھی بلا لیجئے شیدا وہ بہت ہیں

سلطان روم کے دستوری آئین دین پر سرائے جانے کے سب جگہ خوشنودی کا اظہار ہے۔

شاہ ایران نے وعدہ کیا ہے کہ نومبر میں پارلیمنٹ بنائیں گے ہو نے حفیظ کو امید ہے کہ طاقتیں بادشاہ تسلیم کریں گے۔

اخباروں کی رائے

پانیر الہ آباد ۔ ستمبر سلطنت برطانیہ کو چاہیئے کہ اس وقت سلطنت ترکی کی امداد ان کے نئے انتظام میں کرے اور اپنے تعلقات کو اس کے ساتھ بڑھائے کیونکہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی ہے اور ان کے لحاظ سے اسلامی سلطنت کے ساتھ انگریزوں کو عمیق تعلقات محبت قائم کرنے چاہیئیں۔

بدر ۔ بہت معقول رائے ہے گذشتہ سالوں میں برطانیہ کی غفلت سے جو موقعہ جرمن کو مل گیا تھا کہ ان تعلقات میں برطانیہ سے بڑھ جائے اب اس کی تلافی ضروری ہے

[illegible] ۔ [illegible] تمام ملکوں میں یا تو سوراجیہ قائم ہے یا سوراجیہ کی آواز بلند ہو رہی ہے ...... سوراجیہ کی آواز کو دبانا خطرناک ہے ۔ جو لوگ راج کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ کے خطرناک دشمن ہیں کیا وہ ہمارے آریہ ورت میں فرانس ۔ روس اور فارس اور ترکی سی شرمناک حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

بدر ۔ یہ نمونہ ہے پرکاش جی کے خوفناک خیالات کا اور ناپاک خواہشوں کے اظہار کا ۔ گورنمنٹ کو فرانس روس فارس اور ترکی کا نام لیکر دہمکی دیجاتی ہے کیا ان ملکوں کی حالت ہندوستان کے ساتھ ایک سان ہے ۔ اون تمام ممالک میں پارلیمنٹ مانگنے والے اور دینے والے ایک ہی قوم کے لوگ ہیں اور بادشاہ کے مطلق العنان ہونے کی صورت میں بھی حکام وقت اور وزرا اس قوم اور قبیلہ سے ہیں اس واسطے پارلیمنٹ مل جانے کی صورت میں بھی وہ حکومت کو قائم رکھنے کی قابلیت رکھتے ہیں برخلاف اس کے ہندوستان میں حاکم اور رعایا فاتح اور مفتوح کا تعلق رکھتے ہیں مفتوح بھی وہ جن کو فاتح نے رفتہ رفتہ مغربی تہذیب اور حکمرانی کے طریق سے آگاہ کیا ہے ۔ ہمارے ہندو مہاشے باوجود کسی اختیار نہ پا سکنے کے ایسے جوش دکھاتے ہیں کہ اپنی سرکار کو روس اور فرانس کا نمونہ دکھانے کی صریح دہمکیاں دیتے ہیں تو سوراجیہ پا کر معلوم نہیں کیا کریں ۔ اخیر میں پرکاش صاحب لکھتے ہیں کہ مطلق پرواہ نہ ہونی چاہیئے ۔ کہ ایسے پاک فرائض کی ادائگی میں کیا تکلیف پہونچتی ہے ۔ ہمارے نزدیک آریہ مہاشوں کو چاہیئے کہ اپنے اخبارات کی ایڈیٹری پر ایسے صاحبان کو متعین نہ کیا کریں ۔ جن کی کھوپڑی

فرانس اور روس کی حالت بیان کرکے اور پھر اپنے خیالات کو پاک فرائض بتلا کر . . . . ہوا کھانے کی خواہشمند رہے۔

نسیم آگرہ ۔ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ عدالتوں کا وقت ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہے مگر بعض انگریز حکام اول تو گھر پر ہی کچہریوں کا کام کرتے ہیں یا بعد دوپہر کے اپنے آرام گاہوں سے نکلکر کچہریوں میں آتے ہیں اور بسا اوقات بہت دیر سے آکر رات ۸ یا ۹ بجے تک لیمپ جلاکر کام کرتے رہتے ہیں اس طریقہ سے [illegible] رعایا کے لوگوں کا سخت حرج ہوتا ہے خاص کر [illegible] [illegible] لوگوں کو اپنے گھروں میں آنا دشوار ہو جاتا ہے ...... رعایا کے لوگوں کے آرام پہونچانا نہایت ضروری ہے

[illegible] حکام بالا دست کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔

بے امنی

افسوس ہے کہ سرکار جس قدر رعایا پر نرمی کرتی ہے اوسی قدر مفسد لوگوں کو زیادہ جرات ہوتی چلی جاتی ہے ۔ باہر تو باہر قید خانوں میں بھی جاکر شریر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے دو بنگالی قیدیوں نے ایک تیسرے بنگالی قیدی کو ریوالور کے ساتھ اس واسطے قتل کر دیا کہ وہ سرکاری گواہ بنا تھا ۔ تعجب ہے کہ پولیس اور جیل کے اس قدر انتظام کے ساتھ بھی قید خانوں میں قتل کے سامان پہونچ جاتے ہیں اور مفسدوں کے قبضہ میں رہتے ہیں ۔ بمبئی ہند سوراجیہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کا مقدمہ فیصل ہوا بجرم سڈیشن تین سال کے واسطے جیل خانہ کو جاتے ہیں ۔ دو ہزار روپیہ جرمانہ بھی دینا پڑیگا ۔ سرکار کے برخلاف بغاوت پھیلانے سے کیا ہاتھ آیا ۔ نرمی اور اعتدال کا طریق اختیار کرکے ملک کی جو خدمت کر سکتے تھے اوس سے بھی رہے ۔ خواہ مخواہ بے چینی پھیلانے سے کیا حاصل ہوا ۔ کہتے ہیں کہ ایک انارکسٹ کوئیٹہ میں پکڑا گیا ہے انارکسٹ وہ فرقہ ہے جو حکومت وقت کے برخلاف سازش کرتا ہے ۔ انارکسٹوں کی ابتدا یوروپ سے ہے ۔ ہند کے انارکسٹ بھی انہیں کے شاگرد ہیں ۔ یورپین لوگوں کے واسطے ایں ہمہ آوردہ تست والا معاملہ ہے ورنہ ہندوستان کی پہلی سلطنتوں کے وقت میں ایسی باتیں کون جانتا تھا ۔ مدراس کے اخبار انڈیا نام کے برخلاف بھی مقدمہ چل رہا ہے ملزم کی ضمانت نامنظور ہوئی ہے

اور ۱۸ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوگا ۔ بابو تناولی کے مقدمہ میں ایک شخص کو پانچسال کی قید ہوئی اور دو ہزار روپیہ جرمانہ بھی ہوا ۔ اور چھبیس ۲۶ ملزموں کو پانچ پانچ سال کی قید ہوئی ۔ خفیہ انجمنوں میں شمولیت سے پرہیز کے متعلق اور ان باغی طبع لوگوں سے الگ رہنے کے واسطے احمدی برادران کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو پیغام حضرت خلیفۃ المسیح نے یاد دلایا ہے اور اسی اخبار میں درج ہے اوس کو بغور پڑہنا چاہیئے۔

حوادث سماوی

کثرت باران کے سبب چاروں طرف ڈہائی مچ گئی ہے ۔ امرتسر میں ہزار بارہ سو مکان گر گیا ہے ۔ لاہور میں بھی بہت سے مکان گر گئے ۔ ایسی ہی خبریں سیالکوٹ ۔ شاہ پور ۔ جہلم ۔ وغیرہ [illegible] آرہی ہیں [illegible] [illegible] ریل کی سڑک باران [illegible] کے بہ جہت سے زحمت ہو جاتی ہے ۔ ریلیں جا بجا ٹوٹ گئی ہیں ڈیرہ غازی خان تو بالکل غرق آب ہوتا جاتا ہے ۔ دریائے جہلم کے کنارے بھیرہ کے مقابلہ پر دوسری طرف ایک گاؤں احمد آباد نام تہا ۔ وہ بالکل پانی سے مسمار ہو گیا ہے ایک گھر باقی نہیں رہا ایسا ہی فاضلکا ضلع فیروز پور میں بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

طغیانی سے حیدرآباد میں ۱۴ جانیں ضائع ہوئیں اور قریباً چالیس لاکھ روپے کا مال برباد ہوا اور شمالی اور جنوبی کیرولین میں ۱۲ جانیں ضائع ہوئیں اور بارہ لاکھ روپے کا مال نقصان ہوا۔

گلبرگ میں بارانی پہسلن سے چار حادثے ہوئے۔

ہند ۔ میں قحط زدوں کی تعداد پانچ لاکھ سات ہزار ہے۔

جاپان کے شہر نوگاٹہ میں آتش زدگی سے چار ہزار مکانات راکھ ہو گئے۔

انگلستان کے ضلع کنٹ میں میوہ ہاپ جس سے شراب بنتی ہے اوس کے تمام باغات تباہ ہو گئے ہیں اس پر کام کرنے والے ہزاروں آدمی بے کار اور مایوس پہرتے ہیں۔

مضمون حضرت مولوی محمد احسن صاحب

سید صاحب کا مضمون لکھا جا رہا تہا کہ حضرت خلیفہ صاحب کا ایک ضروری مضمون آگیا اس واسطے اس کا ایک حصہ اگلے اخبار کے واسطے رکہا گیا سید صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس قسم کے لطیف ...... مضامین نصیحت آیات قرآن کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار میں دیا کرینگے

متفرق خبرین

آریون نے لاہور مین ہی ایک برہمچاری مدرسہ بنایا ہے ۸ سے ۱۲ سال کے لڑکے داخل کئے جاوینگے جو تا دن تعلیم ختم کرنے تک اسی جگہ رہینگے فیس پرائمری کیواسطے ۲۸ روپیہ اور سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے واسطے ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی اور آپ ہی سندین دیگر قوم کیواسطے آین سپاہی طیار کرینگے۔

مسٹر پال قید بھگت کر کچھ ہوش مین آئے ہین کانگریس کے گرم نرم سے علیحدہ رہنے کے واسطے سردست ولائت کی سیر کو چلدئے ہین۔

میسور کا رسالہ میور سیر الڈ نئے قوانین مطابع کا شکار ہو کر بند ہوگیا۔

دہلی کا پنکھا قلی جو ایک صاحب کی ٹھوکر کھا کر مرگیا تھا اور اس پر صاحب بہادر کو ایک ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا تھا اس سزا کو ناکافی سمجھکر گورنمنٹ پنجاب نے تحریک کی ہے کہ چیفکورٹ اس پر غور کرکے سزا بڑھا دے۔

لنڈن مین ہندوستانی طلباء کی نگرانی کے واسطے نیا انتظام ہورہا ہے ضروری تھا۔

افغانستان مین کسی کا قسم کا لبس مطلاً کلاہ یا لنگیاں یا کام دار جوتے باہر سے نہ جاسکین گے۔ امیر صاحب کا حکم ہے۔ سودیشی کی تحریک کی ہمسائیگی کا اثر معلوم ہوتا ہے۔

مسز اینی بسنٹ ہندوستانیون کی خیرخواہی مین اسٹریلیا مین لیکچر دیتی ہین۔

نیشنل کانگریس کا آیندہ اجلاس مدراس مین ہوگا۔

مدراس مین ہندو اور لنکا کی چائے پر محصول نہین رہا ایسا ہی ہند مین روئی، شکر پر محصول نہین رہا۔

صوبجات متحدہ آگرہ مین تجربہ ہوا ہے کہ جس جگہ سانپ کاٹ کھائے۔ اس جگہ نشتر سے شگاف دیکر پرمیگنیٹ آف پوٹاس مل دینا چاہیئے۔ یہ مارگزیدہ کا علاج ہے۔

نیگاپٹن مین عیسائیون کا قدیم تاریخی گرجا دفعۃً مسمار ہوگیا۔

پٹنہ مین پردہ نشین مستورات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک کالج قائم کرنے کی تجویز قرار پائی ہے۔

پونا مین بم کے گولے کے متعلق تین برہمن پکڑے گئے۔

علوم سنسکرت اور عربی کی اعلیٰ تعلیم کے واسطے گورنمنٹ نے چار وظائف فی ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ کا منظور کئے ہین تین سنسکرت کے لئے ایک عربی کیواسطے ان لائق طلباء کو دئے جاوینگے جو ان زبانون مین خاص مہارت اور شہرت رکھتے ہون۔

سر رشتہ ڈاک مین پہلے دو ہزار تولہ وزنی پارسل جاسکتا تھا اب یکم اکتوبر سے صرف ۶۰۰ تولہ ہوگا۔

حاجی شاہ بیگ خان نے سفیر صاحب امیر کابل شملہ مین اپنے کرنل محمد اسمٰعیل خان کو سبکدوش کیا۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر، نومبر کو لدھیانہ مین واٹر ورکس فرمائین گے۔

وادی ستلج کی جدید ریلوے کی بابت منظوری آگئی تصور کو درہ مالکنڈ تک ہوگی

رامپور (کشمیر) مین برقی طاقت کے ذخیرے کا افتتاح ۱۴ ستمبر کو کیا جاویگا۔

دہلی کے سید حیدر رضا پونا مین وارد ہوتے کلکٹر صاحب کے حکم سے وہان سے نکل جانا پڑا۔

ہندوستان و انگلستان کے درمیان ویلیو پے ایبل جاری کرنیکی بابت لوکل گورنمنٹون سے پوچھا گیا۔

پچھلے ہفتہ ہند مین طاعون سے ۱۵۰۲ مرے پنجاب مین ۱۴۔ صوبجات متحدہ مین ۲۶ مرے مین

پونا مین دو شتر فاکہ میوہ کے پارسل بذریعہ ڈاک پہنچے ان مین بم کے گولے بند پائے گئے۔

کردستان مین بغاوت ترقی پر ہے۔ ابراہیم پاشا لیڈر ہے اس کا بیٹا اور ۲۰ کرد قتل ہوگئے۔

ٹرینسوال مین چار معزز ہندیون کو ۳۔۳ ماہ قید سخت بامشقت ہوئی گیارہ کو کمتر قید کی گئی۔ قصور یہ ہے کہ انکو ملک بدر کیا تھا پھر بھی ملک مین داخل ہوئے۔

گلاسگو مین ہجوم بیکاران نے جمعرات نصف شب کو اپنا معہودہ جلوس نکالا۔

جوک چارج مین ۱۰۰۰۰ بیکارون نے جمع ہوکر فساد کی اشتعال انگیز تقریرین کین۔

پولیس نے ہجوم کو منتشر کیا لیکن وہ پھر جمع ہوکر شور مچاتے اور باغیانہ گیت بھی گاتے تھے۔

رسالہ پولیس بھی کمین گاہ مین موجود تھی اس نے باہر آکر ڈنڈون کی بہت سخت بوچھاڑ کی۔

بہت لوگ مجروح ہوکے ہسپتال مین پڑے ہین۔ تمام پولیس منگوائی گئی۔

لندن کیتھلک پادریون کی عظیم کمیٹی کے ممبرون نے دور دور سے ڈیلی گیٹون کے مضامین سنے۔

حالت مراکو۔ جرمن قنصل ڈاکٹر ویسل فیض جانے کے لئے القصار پہنچگیا ہے اس نے عام طور پر کہا ہے کہ مولائے حفیظ جرمنی کی کامل امداد پر بھروسہ کرسکتا ہے۔

قنصل مذکور فیض اس غرض سے جارہا ہے کہ مولائے حفیظ کو یقین دلائے کہ جرمنی کا یہ منشا ہے کہ ملک کی خودمختاری قائم رہے۔ اور سلطان کو مشکلات سے نکالا جائے۔

آتش زدگی۔ منیسوٹا کے جنگل مین آگ لگی ہوئی ہے جس کا رقبہ سو میل مربع ہے ہزارون آباد کارون کی جان خطرہ مین ہے ۵ سو لاکھ ڈالر کے نقصان کا اندازہ ہے۔

جدید گورنر جنرل اسٹریلیا۔ لارڈ ڈڈلے آج سرکاری طور پر سڈنی مین داخل ہوئے ۲۰ ہزار تماشائی موجود تھے۔ مسٹر ڈیکن اور دیگر وزراء نے ان کا خیر مقدم کیا۔

ظروف گلی۔ امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن مین منجملہ دیگر تحقیقاتون کے اس بات کی بھی تحقیقات ہورہی ہے۔ کہ ہندوستان کے برتن بنانے کی مٹی کس طرح اور زیادہ عمدہ بنایا جاسکتا ہے۔

طوفان باران۔ منچن آباد (بہاولپور) مین حال مین تین دن کے اندر تقریباً ۲۳ انچ بارش ہوئی اس موقع کی آبادی ۴ ہزار کی ہے ۹۰ فیصدی مکانات بالکل منہدم ہوگئے۔ اور جو باقی ہین ان کی حالت بھی خطرناک ہے کئی جانون کا نقصان ہوچکا ہے۔

شکستگی۔ للا اور پنڈ دادنخان کے مابین تین سو فٹ لائن ٹوٹ گئی ہے اور بیس بیس فٹ گہرے غار ہوگئے ہین۔ پل مین شگاف آگیا ہے گوبیر اور پنڈ دادنخان کے مابین بھی سڑک ٹوٹ گئی ہے۔ ایک ہفتہ مین مرمت ہوسکیگی۔

مردم شماری۔ کوئٹہ میونسپلٹی کی مردم شماری ۲۶۔ اگست کی شب کو ہوئی تھی اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت کوئٹہ کی آبادی ۴ ہزار ہے بحالیکہ گذشتہ عام مردم شماری کے وقت صرف ۱۱ ہزار تھی۔

ترک عورتون نے بھی آئین کی کوشش کی اور مسرت مین مردون سے کم حصہ نہین لیا ایک نوجوان ترک بیگم نے پردہ و نقاب جلوس کا علم لیکر نکلی اور دیگر آزاد ترکان کی بیویان پردہ توڑکر یورپین لیڈیون کی طرح غیر مردون سے ملاقات کرتی ہین بہت سی عورتین انجمن اتحاد و ترقی کی پیام رسانی کی خدمات ادا کررہی ہین۔

رسید زر

۲۴ - اگست ۱۹۰۸ء

امیر احمد صاحب نمبر ۹۰۲	عہ ر
کرم الدین صاحب نمبر ۱۵۱۲	عا ر
جان محمد صاحب ۸۵۴	عا ر
عبد الکریم صاحب ۱۶۵۳	عہ ر
محمد صدیق صاحب ۷۸۱	للعہ ر
رحیم بخش صاحب ۱۷۲۰	عمہ ر
محمد حسین صاحب ۸۳۲	عا ر
عنایت اللہ صاحب ۱۸۸	للعہ ر
عنایت اللہ صاحب ۲۵۷	عا ر

۲۷ - اگست ۱۹۰۸ء

شادی ۱۲۱۲	عا ر
خادم الاسلام ۹۵۸	عا ر
مرزا خدا بخش صاحب ۳۶۲	للعہ ر
مرزا غلام رسول ۲۲۳	للعہ ر
دولت علی صاحب ۲۰۶	عا ۸ ر
چراغ دین صاحب ۳۲۵	عمہ ر
خورشید علی صاحب پٹواری ۱۸۵۹	عا ر
سعد دین صاحب ۱۸۴۳	۸ ر
مولوی غلام اکبر خان ۲۰۸۴	للعہ ر
غلام حسین صاحب ۱۷۷۱	عا ۱۲ ر

۲۹ - اگست ۱۹۰۸ء

عبد الرشید صاحب ۱۵۶	للعہ ر
عبد الماجد صاحب ۲۰۸۱	عا ر
وزیر الدین صاحب ۱۳۶۶	للعہ ر
برکت علی صاحب ۱۸۹۱	عہ ر
علم الدین صاحب ۸۳۸	سے ر
شمس الدین صاحب ۱۶۴۳	عا ر
علی بخش صاحب ۱۷۱۲	سے ر
فیض الرحمن صاحب ۱۸۱۴	عا ر

۳۰ و ۳۱ - اگست ۱۹۰۸ء

نور الدین صاحب ۲۰۵	للعہ ر
نور الدین احمد صاحب ۱۹۲۳	عا ر
حافظ احمد الدین صاحب ۱۸۶	عا ر
ظہیر حسین صاحب ۱۷۶	عہ ر
رحمت علی صاحب ۱۳۴۰	عہ ر
نور الدین صاحب ۱۸۱	عمہ ر
نور الحسن صاحب ۷۰	عا ر
چاند خان صاحب ۷۵	عہ ر
عبد الرحمن صاحب ۱۶۸	عا ر
رحیم بخش صاحب ۹۹۵	عہ ر
غلام مصطفیٰ صاحب ۸۹۲	عا ر
چراغ دین صاحب ۹۵	عا ر
مراد بخش صاحب ۱۴۸۱	عا ر
غلام محمد صاحب ۱۰۳۱	للعہ ر
عبد الحی صاحب ۱۱۴۶	عا ر
ڈاکٹر مراد بخش صاحب ۱۹۸۸	عا ر
رحمت علی صاحب ۱۸۴	عا ر
گلاب الدین صاحب ۳۵۷	۵ ر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

سلطان جہان ۱۹۴۴	عا ر
محمد علی شاہ صاحب ۱۹۹۸	عا ر
عبد اللہ صاحب ۱۶۶۷	عمہ ر
راجن شاہ صاحب ۱۹۴	عا ر
امام الدین صاحب ۱۲۴۶	عمہ ر
عبد الرشید صاحب ۱۹۷۳	عا ر
فضل کریم صاحب ۱۹۴۶	عا ر
نظام الدین صاحب ۱۶۸۵	عا ر
سید احمد حسن صاحب ۲۳۹	عا ر
فیض محمد صاحب ۱۶۹	سے ر
چودہری عنایت ۱۸۱۰	عا ر
محمد اشرف ۱۰۶۹	للعہ ر
جلال الدین صاحب ۲۱۲	عہ ر
ماسٹر قادر بخش صاحب ۱۲۷۲	عمہ ر
اکبر علی صاحب ۱۴۴۵	عا ر
مرزا عباس بیگ صاحب	عا ر
مرزا محمد علی صاحب ۱۲۳۶	عا ر
محمد فضل صاحب ۳۴۴	للعہ ر
عبد العلی صاحب ۳۷۳	عا ر
احمد الدین صاحب ۹۲۶	عا ر

اخبار کی قیمت کب ادا کرنی چاہیئے

یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک خریدار سال بسال ماہ جنوری میں ہی اپنی قیمت ادا کرے ہر ایک صاحب کو اختیار ہے کہ سال کا کوئی ایک مہینہ اور تاریخ ادائگی قیمت اخبار کیواسطے مقرر کر سکتا ہے۔ زمینداروں کے واسطے آسانی ہوتی ہے اگر وہ ادائگی قیمت کے واسطے ماہ جون کا مہینہ مقرر کریں۔ کیونکہ وہ ایام فصل کے برداشت کے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ اس تاریخ کی قیمت ایک دفعہ پہلے وصول ہو جائے۔ مثلاً جو صاحب چاہتے ہیں کہ اس دفعہ جنوری میں ان کو وی پی نہ کیا جائے اون کے واسطے ضروری ہوگا کہ جون تک کی قیمت اب ادا کریں کیونکہ آئندہ کسی کے نام بغیر وصولی قیمت پیشگی کے اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔

مینیجر۔

کار خیر

میرے پاس مفصلہ ذیل کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں ہیں اور بسبب مکان بنوانے کے میں مبلغ چار سو روپیہ کا مقروض ہوں اگر اس وقت احباب ایک ایک روپیہ فی کس کی کتب منگوائیں تو میری امداد ہو جائیگی اور کتابیں اون کے کام آ جائیں گی ایکروپیہ سے کم کی کتب ارسال نہ ہوں گی۔ خرچ ڈاک سب کے ذمہ ہوگا

سلاسل الفضائل	۶ ر	سلاسل التعلیم	۲ ر
تعلیم القرآن	ا ر	رسالہ فدک	۲ ر
النظر	ا ر	چٹھی مسیح	ا ر
کامن احمدی	ا ر	احمدی کامن	ر
مسیح کی آمد	۔ ر	گلدستہ احمدی	۔ ر

الملتمس

عبد الحی عرب۔ قادیان۔ ضلع گورداس پور

بک ڈپو بند۔ چونکہ کتابوں کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے بدر کا بک ڈپو چندروز کیواسطے بند رہیگا۔ کوئی کتاب فروخت نہ ہوگی۔ اس واسطے اس ہفتہ کتابوں کا اشتہار اخبار میں نہیں دیا گیا۔

مینیجر

اخبار بدر کا نیا سال یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے شروع ہوگا

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہو تو باقیماندہ دوائی محفوظ رکھکے واپس کر دیں تاکہ اوس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کیلئے تین دو اسہالوں کے واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴ ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں۔ تین ہفتہ کیواسطے (۳ ر)

تریاق الخنازیر ہنجیروں کا داخلی و خارجی نہائت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۲ یوم کیواسطے عہ ر

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲ ہم یوم کیواسطے (عہ ر)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفرادی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت عزیزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور سرعت کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت (عہ ر)

سوزاک قدیم و جدید ۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت (عہ ر)

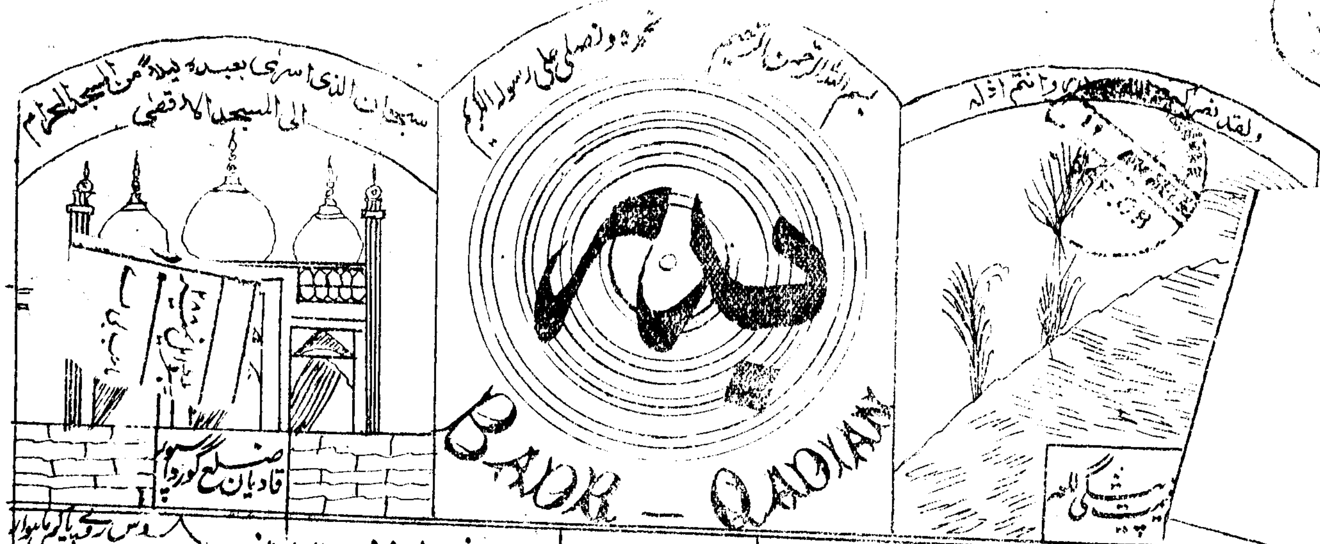
حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن عہ ر

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عا ر

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثنار ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعائت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان۔ گورداسپور



چہ گویم با تو گر آئی چہ ساد رقادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | دس روپے پالم ماہوار گورنمنٹ ... مالوں سے

قادیان میں ہے

مورخہ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۹ اسوج سنہ ۱۹۶۲ ب

جلد ۷ | ہمارا سب جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | نمبر ۳۶

فی پرچہ ۱ر | ممالک غیر صہ ر

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)	اکتوبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)
۲۸	۱	۵ — ۲	۶ — ۲۵	۱۳	۱۶	۵ — ۱۱	۶ — ۱۰
۲۹	۲	۵ — ۲	۶ — ۲۴	۱۴	۱۷	۵ — ۱۱	۶ — ۹
۳۰	۳	۵ — ۳	۶ — ۲۳	۱۵	۱۸	۵ — ۱۲	۶ — ۸
یکم اکتوبر	۴	۵ — ۳	۶ — ۲۲	۱۶	۱۹	۵ — ۱۲	۶ — ۷
۲	۵	۵ — ۴	۶ — ۲۱	۱۷	۲۰	۵ — ۱۳	۶ — ۶
۳	۶	۵ — ۵	۶ — ۲۰	۱۸	۲۱	۵ — ۱۴	۶ — ۵
۴	۷	۵ — ۵	۶ — ۱۹	۱۹	۲۲	۵ — ۱۴	۶ — ۴
۵	۸	۵ — ۶	۶ — ۱۸	۲۰	۲۳	۵ — ۱۵	۶ — ۳
۶	۹	۵ — ۷	۶ — ۱۷	۲۱	۲۴	۵ — ۱۵	۶ — ۲
۷	۱۰	۵ — ۷	۶ — ۱۶	۲۲	۲۵	۵ — ۱۶	۶ — ۱
۸	۱۱	۵ ۸	۶ — ۱۵	۲۳	۲۶	۵ — ۱۷	۶ — ۰
۹	۱۲	۵ ۸	۶ — ۱۴	۲۴	۲۷	۵ — ۱۷	۵۰ — ۵۹
۱۰	۱۳	۵ ۹	۶ — ۱۳	۲۵	۲۸	۵ — ۱۸	۵ — ۵۸
۱۱	۱۴	۵ ۹	۶ — ۱۲	۲۶	۲۹	۵ — ۱۸	۵ — ۵۷
۱۲	۱۵	۵ ۱۰	۶ — ۱۱	۲۷	۳۰	۵ — ۱۹	۵ — ۵۶

یہ اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و مغرب کے مطابق ہیں اگلے ہفتے زیادہ صحت کے ساتھ لکھے جاسکیں گے۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بمبئی کے احباب اس فرق کا اندازہ بھی کرلیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سورج چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھڑی کی چال کے مطابق روزانہ کمی بیشی کرلیا کریں۔

دستور العمل۔ والیان ریاست سنہ ۵۰۔ عام قیمت پیشگی للعہ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۱ر۔ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاوے گی۔ تمام ترسیل زر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل حسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے مژدۂ جاں فزا۔

۲۔ حافظ ابوسعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لائے ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳۔ اخبار ایک روز لیٹ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقود الخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں پریسمین بھی بیمار ہے۔ اور مفتی صاحب سفر پر ہیں اور میں ناچیز بخار میں مبتلا۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

اطلاع

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مدنظر رکھ کر درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد ... ملتا ہے۔ قیمت ساری یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

احوال احباب احمدیہ

مفصلہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خان پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) [illegible] کر گیا
کسرِ صلیب و قتلِ خنازیر کر گیا
ہو ... اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
بیٹے کو بھی تمہارے وہ نخچیر کر گیا

۲۔ ... روز حشر جب حاضر سبھی اہلِ جہاں ہونگے
محمد مصطفیٰ واں پر شفیعِ عاصیاں ہونگے
خلیفہ سب چلینگے جماعت اپنی اپنی کو
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳۔ اپنی دوری سے نہ یوں مجھ کو رُلایا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
گر جدا ہی تھا قسمت میں پیارے احمد
اپنے روضہ کی مجھے شمع بنایا ہوتا
محمد مرتضیٰ خان احمدی از پٹیالہ۔

خطبۂ جمعہ

امیرالمومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم مغضوب علیہم۔ منعم علیہم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتدائے خلق آدم سے تا قیامت قیامت تک جاری ہے۔ یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنانا نہ سنانا برابر ہے اور جو شرارت سے انکار کرتے ہیں مغضوب علیہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بے سمجھیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں۔

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔ اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی۔ یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے انبئونی باسماء ہؤلاء ان کنتم صادقین۔ جس سے معلوم ہوا کہ عالیین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات

کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا اور خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو اسبات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجہ سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ نبی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سفک دما کرتے تھے اور یہی فساد تھا۔

ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بہت علماء تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھ کر نہیں مگر فرشتوں اور دوسرے لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں نے ... سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا کہکر اپنا اعتراض واپس لے لیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آسمان سے آوے میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں۔ شعیب نبی کو جب لوگوں نے اوَلتعودنّ فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا کیونکر ممکن ہے کہ ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ ربنا یعنی ہم تو کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک ناممکن بات پر بھی پیغمبر نے خدا کی عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے کہ یہ کام یوں ہوجائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریم جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپنے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدہ نصرت الٰہی کے آپنے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اسقدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ کی چادر گر گئی اس پر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اس پر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غناء ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

[illegible] فعل کا۔ بلکہ فعل کا اثر کچھ دیکھا ہے پس وہ کس بات پر ... کہ اعتراض کرتا ہے۔ ... امیرالمومنین اللہ کی نسبت کہتا ہے یہ نہیں چاہئے تھا۔ وہ چاہئے تھا۔ رقت بہت ہوگئی تھی اس لئے تقریر ختم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے بدزا نہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورہ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱ ۔ عاد ۔ عادیوں کا ملک لبنان و امد مینوا سے شروع ہو کر مسقط اور عدن تک ۔ پھیلا ہوا تھا ۔

اخا عاد ۔ عادیوں کا بھائی ۔ پیغمبر جو عادیوں کی قوم کی طرف اونہیں میں سے مامور ہوا تھا ۔

احقاف ۔ ریت کے ٹیلے ۔ جو اس ملک میں ہیں

خلت النذر ۔ اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہود نبی گذر چکے تھے ۔

الا تعبدوا الا اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نکرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا ۔ ہے کہ نفس و ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اوسی کی عبادت کرو ۔

اودیۃ ۔ وادیاں ۔ وادی کی جمع ہے ۔

آیت ۴ ۔ عارضاً مستقبلاً ۔ سامنے آنیوالا بادل ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے ۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جہان خوش ہوتا ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں ۔ فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی ۔ عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ یہ برسے گا مگر اوس میں اون کے واسطے عذاب تھا ۔

آیت ۶ ۔ مکنٰکم ۔ خطاب اہل مکہ کو ہے کہ تم بھی خوشیاں کرتے ہو اور اپنے نبی کو جھٹلاتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہو گا ۔

یجحدون ۔ انکار کرتے تھے ۔

حاق بہم ۔ ان پر الٹ پڑا ۔

وجعلنا لہم سمعاً و ابصاراً و افئدۃً ۔ ہم نے اونہیں حواس سے دور اندیش اور سمجھدار بنایا تھا ۔

یستہزءون ۔ خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو وہ خفیف سمجھتے تھے ۔ وہی اون کیواسطے موجب ہلاکت ہوئی ۔

رکوع ۴

آیت ۱ ۔ لعلہم یرجعون ۔ تاکہ وہ بدیوں سے ہٹ جاویں

آیت ۲ ۔ قرباناً ۔ قرب کا ذریعہ

ضلوا ۔ گم ہو گئے ۔

آیت ۳ ۔ نفراً من الجن ۔ نصیبین کے یہودی تھے ۔

آیت ۴ ۔ مصدقاً لما بین یدیہ ۔ توریت میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں ۔ اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ بھی پوری ہوتی ہے ۔

آیت ۹ ۔ لا تستعجل لہم ۔ بد دعا کرنے میں جلدی نکر

(سورۃ احقاف ختم ہوئی)

سورۃ محمد

رکوع اوّل

آیت ۱ ۔ صدوا ۔ روکا

اضل ۔ نابود کر دیگا ۔ ایک دوسرے موقعہ پر ہے ۔ ءاذا ضللنا فی الارض ۔ وہاں یہی معنے ہیں ۔ ان کے عمل بیکار ہو جاوینگے ۔ کفار نے تین بار اتفاق کر کے آنحضرت صلعم کے برخلاف جھگڑا کیا اور لشکر لے کر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جا رہا تھا ۔ وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی ۔ وہاں منہ کی کھائی پھر دو غزوہ جسمیں تمام احزاب جمع ہوئے پھر جنگ احد ۔

آیت ۲ ۔ وامنوا بما نزل ۔ یہ واؤ تفسیری ہے ۔

آیت ۳ ۔ واتبعوا الباطل ۔ جھوٹے ڈھکوسلے ۔ چونکہ مدلل نہیں ہوتے اس لئے اونہیں سینہ بسینہ رکھتے ہیں ۔

آیت ۴ ۔ حتی تضع الحرب اوزارھا ۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے ۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے ۔

لقیتم ۔ مٹ بھیڑ ہو جائے جنگ شروع ۔

لانتصر منہم ۔ ان سے انتقام لیکر چھوڑ دیگا ۔ بیچ میں مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کرو خدا کے لئے محنت اور مشقت برداشت کر سکو ۔

آیت ۵ ۔ یصلح بالہم ۔ ان کے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کر دیگا ۔

آیت ۷ ۔ ان تنصروا اللہ ۔ شریر آدمی سے بدلہ لوگے خدا کیلئے

آیت ۱۰ ۔ وللکافرین امثالہا ۔ جیسے موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کا فروں سے ہو گا (پیشگوئی)

آیت ۱۱ ۔ مولیٰ ۔ لفظ مولیٰ کے کئی معنے ہیں ۔ چچا زاد بھائی قریبی رشتہ دار ۔ آزاد کرنے والا ۔ آزاد کیا گیا ۔ ناصر مددگار پیارا ۔ جو کسی کے کاموں میں متصرف ہو ۔ اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں ۔ مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں ۔

رکوع دوم

جنت تجری من تحتہا الانہار ۔ وہ درخت ایسے ہوں کہ آبپاشی اون کی جڑوں سے اوروں کو ہو گی بجائے اسکے کہ وہ خود پانی کے محتاج ہوں ۔

کما تاکل الانعام ۔ جانور موٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے ۔ سواری کے لئے ۔ ایسے ہی یہ کافر ہیں ہلاکت کے لئے ۔

آیت ۳ ۔ لمن زین لہ سوء عملہ ۔ وہ شخص اپنے برے فعل کو عمدہ معلوم کرتا ہے ۔

واتبعوا اھواءھم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے دب جاتا ہے ۔ جوں جوں گرتا ہے بدی کی کشش بڑھتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جوں جوں نزدیک ہو کشش بڑھتی جاتی ہے ۔

آیت ۴ ۔ مثل الجنۃ ۔ پہلے جنات فرما چکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے یہ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا ۔ عراق عرب ۔ عراق عجم ۔ شام ۔ مصر ۔ وغیرہ ممالک ۔

غیر آسن ۔ عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہو گا ۔

انہار من لبن ۔ کثرت سے دودھ ۔

انہار من خمر ۔ انگوروں کا تازہ نچوڑ ۔

مغفرۃ من ربہم ۔ معلوم ہوا کہ فاتحین مصر و شام و عراق سب مغفور ہیں ۔ شیعہ کے لئے کاری حربہ ۔

آخرت کے جنتوں کا نمونہ اس جنت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک حصہ دنیا میں جنت ملنے . . . کا پورا ہو گیا تو آخرة میں بقاعدہ اربعہ متناسبہ ضرور ملیگا۔

آیت ۵ ۔ ماذا قال آنفاً ۔ بطور تمسخر کہتے کہ دیکھو یہ کیا باتیں کرتا ہے۔

آیت ۶ ۔ الا الساعة ۔ اہل مکہ کے زوال کی گھڑی

اشراطها ۔ اس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہیں۔

رکوع سوم

آیت ۱ ۔ محکمة ۔ صاف حکم

نظر المغشی ۔ گویا موت آ ہی گئی۔

آیت ۲ ۔ اولیٰ لهم ۔ دھتکار

طاعة ۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو پھر بھی ماننے یہی طاعت ہے۔

قول معروف ۔ نبی کریم نے فرمایا ہے هل یکب الناس الا حصائد السنتهم ۔ یہی زبان ہی دوزخ میں ڈلوائیگی۔

صدقوا الله ۔ خدا کے سامنے راستباز ہوتے۔

آیت ۳ ۔ تولیتم ۔ حاکم بنائے جاؤ۔

تفسدوا ۔ یہ پیشگوئی ہے ۔ جب حکومت ہاتھ میں آتی ہے تو ناواجب قطع رحمی کرتے ہیں۔

آیت ۴ ۔ افلا یتدبرون القرآن ۔ بی ۔ اے تک کر ہمنت سے پڑھتے ہیں نہیں آتی تو قرآن کی زبان ۔ ہر ایک مومن سوچے کہ وہ دوسرے مطالعہ کے مقابلہ میں تدبر فی القرآن کتنا کرتا ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج الله اضغانهم ۔ کوئی انسان نہیں چاہتا کہ اس کی کوئی بدی یا کمزوری کسی پر ظاہر ہو ۔ کمزوری پر اظہار بڑا مشکل ہے دل برداشت نہیں کرتا ۔ کہ اپنے ہم چشموں میں ذلیل ہوں ۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کریں

والله یخرج ما کنتم تکتمون ۔ اس آیت نے مجھے بہت برائیوں اور تکبروں اور غلطیوں سے روکا ہے۔

آیت ۵ ۔ اطیعوا الرسول ۔ اپنی طرف سے ڈکٹیٹر بنا کر نئی نئی عبادتیں نہ نکالو جن پر اللہ اور اس کے رسول کی مُہر نہ ہو۔

آیت ۱۰ ۔ ان تتولوا ۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر رہیں گے ۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم سے

سورة الفتح

رکوع اوّل

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بناء پر مکہ تشریف لے گئے ۹ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ نام ایک مقام ہے جب وہاں پہونچے تو مکہ والے مزاحم ہوئے آخر بڑی لمبی چوڑی گفتگو کے بعد صلح نامہ لکھا گیا ۔ جس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جاویں (۲) آئندہ سال آئیں ۔ تو ہتھیار بند ہوں ۔ یعنی تلواریں غلافوں میں تیر ترکشوں میں (۳) مکہ والوں کا کوئی آدمی جائے تو واپس دیدیا جائے مسلمانوں کا مکہ آئے تو ہم نہ دیں گے ۔

سورہ نحل میں یہ سب بطور پیشگوئی موجود ہے ۔ کہ ایک عہد ہوگا پھر ساتھ ہی بتا دیا کہ یہ توڑ دیں گے چنانچہ فرمایا ۔ واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها

چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ کہ مکہ والوں نے عہد شکنی کی۔

آیت ۱ ۔ انا فتحنا ۔ اس میں مقام حدیبیہ کا ذکر ہے کیونکہ یہ صلح فتح مکہ کی پیش خیمہ تھی ۔ بعض کہتے ہیں آپ نے جاتے ہوئے خیبر فتح کیا ۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك ۔ تا معاف کردے تیرے سبب سے وہ قصور جو انہوں نے تیرے کئے ہجرت سے پہلے جب تو مکہ میں تھا۔

وما تأخر ۔ اور تیرے وہ قصور جو انہوں نے اس وقت کئے ۔ جب کہ تو وہاں سے چلا آیا۔

دوسرے معنے امام نے کئے ہیں۔

انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا نہیں نکلتا ۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح کے عیوب اس کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ سو اس کے جواب میں فرمایا ۔ کہ جب ہم اسے فتح دینگے ۔ تو یہ تمام الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں ۔ یہ سب ڈھانپ دئے جاویں گے اور مٹائے جاویں گے ۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب کرنے کی جرأت نہ کریگا ۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آئندہ کوئی الزام تجھ پر لگا سکیں گے تیسرے معنے جو بعض صوفیا نے کئے ہیں ۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگذاشتوں کو کہتے ہیں۔

آیت ۴ ۔ انزل السکینة ۔ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلی نازل

کرتا ہے ۔ حدیبیہ میں بظاہر صلح دب کر کی گئی تھی صحابہ قائم رہے جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔

آیت ۶ ۔ یعذب المنافقین ۔ ایک عذاب تو یہ ہے کہ ان کی امیدوں کے خلاف ہو گا۔

آیت ۸ ۔ شاهداً ۔ اپنے اصحاب کا نگہبان۔

آیت ۹ ۔ تعزروه ۔ ہ ضمیر میں اختلاف ہے بعض اللہ کی طرف پھیرتے ہیں ۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت میں یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام ہے تو اس کی تنزیہ کرے۔

آیت ۱۰ ۔ ید الله فوق ایدیهم ۔ یہ جو تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں ۔ وہ بھی تیری مدد کرتے ہیں ۔ مگر اللہ کا ہاتھ ان سب سے بڑھکر تیرے ساتھ ہے۔

رکوع دوم

المخلفون ۔ جب نبی کریم حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگ شامل مدینہ کے پیچھے رہ گئے تھے یہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال سرزد ہوتے ہیں بُرے بھی بھلے بھی ۔ کبھی کسی چھوٹے سے عمل کا مدار بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشا گیا ۔ اسی طرح بدیوں کی حالت ہے بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے مگر دراصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے ۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی ایک حالت میں اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کلیجہ نکالا ۔ آخر ان کا بھی کلیجہ نکالا گیا ۔ پس یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے ہر ایک شخص کو زبان و قلم کے چلانے میں احتیاط لازم ہے۔

آیت ۲ ۔ ظن السوء ۔ میں غور کرکے دیکھا ہے جتنے بیٹے جو مذہب میں سب بدظنی سے نکلتے ہیں بعض کو خدا کی نسبت بدظنی ہے ۔ تو اس کے صفات کے منکر ہو گئے نبوت کا انکار بھی اسی بدظنی سے ناشی ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر ہیں اس کی جڑ بھی یہی ہے۔

بوراً ۔ بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے حسن ظن سے نقصان اٹھا لینا بدظنی کی ہلاکت سے بہتر ہے

آیت ۴ ۔ یغفر لمن یشاء ۔ ایک خاص گروہ مراد ہے یہ نہیں کہ اندھا دھند جسے چاہے بخشدے۔

قل للمخلفین من الاعراب ۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے اس سے حضرت صدیق و فاروق کی عظمت بھی ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا اے نبی کریم تیرے ساتھ نہ جائیں گے مگر ایک ایسی قوم ہے جو عرب سے سوا ہے (فارس ۔ روم ۔ مصر) ان سے لڑائی ہوگی۔ ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت

[illegible]

کلام امیر المومنین

عورتوں کی اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے

ایک صاحب کا اپنی زوجہ کی نسبت شکوہ تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب کسی عورت کے واسطے بہت استغفار اللہ کے حضور میں کی جاوے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ عورتوں کی کمزوریوں میں رحم کرنا چاہیئے کیونکہ ان کو حصول علم اور وعظ کے سننے اور تعلیم پانے کے واسطے وہ موقعہ نہیں۔ جو مردوں کیواسطے ہوسکتا ہے پس وہ کس طرح اپنے علم و عقل میں مردوں کے برابر ہو جاویں۔ مردوں کو پہلے ہی سے یہ امید نہیں باندھ لینی چاہیئے۔ کہ عورت ہر امر میں اس کی ہمخیال اور مرضی کے موافق ضرور ہو گی۔

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگزئی سے مجھے خط لکھا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتھ لفظ احمدؐ لکھا کریں تو خوب ہو۔ (یعنی نور الدین احمدؐ) فرمایا۔ آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ... اس طرح کے ناموں کے ساتھ لفظ احمدؐ بڑھا دیتے ہیں یعنے سراج الدین احمدؐ وغیرہ اور کوئی لکھدے تو میں اسکو بُرا نہیں مناتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ صرف ظاہری باتیں ہیں ان کی ضرورت نہیں میرے لئے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل میں ہے اور خود لفظ نور الدین اپنے معنوں میں بہت بڑا لفظ ہے۔

دھوکے سے نکاح ناجائز ہے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا کہ میری ایک جگہ نسبت ہو چکی ہے مگر میں اسے پسند نہیں کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی کرا دوں کیا یہ جائز ہوگا کہ نکاح تو میں کرالوں اور پھر طلاق دیکر اپنے بھائی کے ساتھ اس کا نکاح کرا دوں۔

فرمایا اس کو لکھا جاوے کہ یہ دھوکا ہے اور ہرگز جائز نہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ صاف بات کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ دنیا میں عورتوں کی کمی نہیں متقی کے واسطے خدا تعالیٰ سارے سامان خود مہیا کر دیتا ہے۔ لڑکی والوں کو صاف کہدینا چاہیئے کہ ہم اس لڑکے کے واسطے نہیں بلکہ چھوٹے کے واسطے درخواست کرتے ہیں اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ وہ کام ہونے دے جو احسن ہو۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم خوشاب

مولوی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑھا جاوے بڑے مخلص آدمی تھے اور دیر مخلص تھے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

فرمایا (۱۴ ستمبر ات) بورڈنگ کے بعض طلبا کو مخاطب فرما کر۔ کہ دنیا میں اختلاف ہے ہر ایک کا مذاق جدا جدا ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلاف کے پھر بھی ان میں ایک وحدت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ یعنے تم سب کے سب ملکر اللہ کے رسہ کو مضبوط پکڑ لو۔ تمہاری کھیل جو رسہ کھینچنے کی ہے اس سے مجھ پر یہ نکتہ سوجھا ہے کہ جیسے وہاں فریق مقابل کو زک دینے کے لئے ضروری ہے کہ سب کے سب یکدل ہو کر باوجود اختلاف قومی و خیالات زور لگاتے رہیں۔ اسی طرح اللہ کے رستے کو جس سے مراد قرآن مجید ہے۔ دوسری قوموں کی زد سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ تم ملکر کام کرو۔

قرآن مجید پر تمام قومیں۔ تمدنی۔ تاریخی۔ طبعی۔ علمی۔ عقلی۔ غرض کہ ہر طرح کے اعتراض کر رہی ہیں اور چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہ پھیلنے دیں۔ پس تمہیں چاہیئے کہ ان کا زور توڑنے کے لئے اپنے میں علمی قوت پیدا کرو۔ اور اتفاق سے رہو۔

وحدت کے لئے ایک اختلاف کی بھی ضرورت ہے، دیکھو اگر رسہ کے کھیل میں دوسری طرف مخالف زور لگانے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ کھیل ہو ہی نہیں سکتا اسی طرح (حبل اللہ) قرآن مجید کے مقابل میں زور لگانیوالے لوگ بھی ضرور ہونے چاہئیں تھے۔ پس اب ضرور ہے کہ تم اتفاق سے یکدل اور یکجان ہو کر زور لگاؤ تا ایسا نہ ہو کہ فریق مخالف فتح پالے۔

ایک پرانی نظم

(جو سخت بخار کی حالت میں گھر لکھی گئی تھی)

تیرہ صدیوں سے تھی اُمید ترے آنیکی۔
جلوہ روئے بہانتاب کے دکھلانے کی

منزلت حوشِ صلیٰ کی عطا ہو جاتے
کس کو اُمید تھی یہ پایہ بیان پانے کی

کس جوان مردنے کی کسر صلیب اعداء
میں بتاؤں ہمکے ہادی مرے زمانے کی

چشمِ حق بین جو نہ رکھتے تھے تو ان اندھوں پر
منکشف کچھ بھی حقیقت نہ ہوئی کانے کی

خدمتِ دین میں جان اپنی فدا کر دینا
حق کے نزدیک ہے لوگو! یہی اعلیٰ نیکی

جس قدر چاہتا ہے زور لگالے دشمن
آرزو تیری نہیں ایک بھی بر آنے کی

ہوا منصور و مُظفر یہ خدا کا مرسل
پیش کچھ بھی نہ گئی یاں کسی مُلّانے کی

چل رہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چیخنے چلانے کی

دوڑتی آئی قدم لینے اجابت اس کو
جو دُعا اس مرے مرشد مرے آقا نے کی

ناخدا ہے مری کشتی کا یہی مردِ خدا
پختہ امید ہے ساحل پہ پہنچ جانے کی

حکمت آموز فلاطون ہو ترا ہر خادم
عقل سقراط سے بڑھ کر ترے دیوانے کی

چیر کر سینہ دکھاؤں دلِ بریان اپنا
تاب ہے کس کو مگر دیکھنے دکھلانے کی

کھانے پینے سے تو نفرت ہی مگر عادت ہے
خون دل خون جگر پینے کی غم کھانے کی

قیس مجنون تھا جو جنگل میں رہا سرگردان
سیکھتا مجھ سے ادا یار پہ مر جانے کی

آرزو ہے کہ یہیں مسکن و مدفن ہو مرا۔
ترے مخلص ترے شیدا ترے دیوانے کی

ایک چلو ہی میں گھربار بھلایا ہمکو
خوب نے ہے مرے ساقی ترے پیمانے کی

آنکھ طوطے کی نہیں ہوں کہ بدل جاؤں میں
آستان چھوڑنے کا میں نہیں خمخانے کی

معنی پر درجہ میں آوازے سے ان کو کیا کام
باطنی لوگوں کو لت ہوتی نہیں گانے کی

قلزم عشق سے نکلے ہیں یہ سچے موتی
مگر مجھے طرز نہ آئی ہو پرو ڈالنے کی

[illegible]

البدر مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء

"ماہ صیام"

تمہید نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ "صوم" ہے۔ افسوس کہ عام مسلمانوں نے اس مبارک مہینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یا وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی تنور گرم ہوتا۔ تو مولوی صاحب اوس میں پانی ڈلوا دیتے اور لوگ اوس پر ناراض ہونے کی بجائے نادم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بندوں لوگ باہر کھاتے پھرتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ ۵ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادہر ادہر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فایدہ۔ خدا کسی کو بھوکوں مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہے

روزہ رکھنے کا مقصد روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصد خود خداوند کریم نے بتلایا ہے کہ لعلکم تتقون یعنے یہ حکم اس لئے ہے کہ تا تم متقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مدار نجات ہے چنانچہ فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا اور اوس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اوسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے بحکم الٰہی رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء سے نہ رکے۔

دوسرے فوائد پھر روزوں سے مفصلہ ذیل فوائد ہیں (۱) مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تئیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اس وقت اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب مسکین لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہو گی (۲) پھر کسی مصیبت کے وقت صبر و قناعت کا کام لے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵) سچی بھوک کے بعد کھانا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے (۶) شکر کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے وقت ملے اس پر بے اختیار الحمد للہ نکلتا ہے کئی مسلمان روز کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھا کر الحمد للہ پڑھتے ہیں (۷) تنزل اور بردباری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) دعا قبول ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ دیکھو تم جسمانی غذا کے لئے کیا شوق سے اٹھ کھڑے ہوتے ہو پس روحانی غذا (تہجد) کیواسطے کیوں نہیں اٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سننے کا موقع ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر میں آپ ہوں الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ و طعامہ من اجلی (ترجمہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور بہیمی تمام اعمال صالحہ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ بہیمی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا موقعہ ملتا۔ جو پرہیزگار ہوتے وہ تھوڑا تھوڑا کھاتے کہ بیمار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دودھ پی اور پندرہ سولہ پراٹھے کھا کر بھی کہتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں بھی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو وہی رکھا مگر فاصلہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھ دیا اور پھر اسے متواتر ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو ہندو بھی برت رکھ لیتے ہیں ماہ کامل اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور بہیمی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد آخیر رات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اس لئے کیا کہ آدمی سست ہے وہ کسی پابندی و ضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا دیکھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں کہ اچھا اس مہینہ کام ہے اگلے مہینے رکھیں گے اور پھر اسی طرح سستی کرتے کرتے سارا سال ہی گذر جائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ کب رکھنا چاہیئے لا تصوموا حتی تروا الھلال۔ جب تک ہلال کی رویت نہ ہو روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین پس بعض لوگ جو پرہیزگار کہلانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں نہ جائز ہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلال رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسا مبارک مہینہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن جس کے متعلق قرآن مجید میں حکم نازل ہوا یا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (البخاری)
یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا تھا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ:۔

اول ابلیسے مرا استاد بود
بعد از آن ابلیس پیشم باد بود

شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی صحبت میں رہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا درجہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری من لم یجمع الصوم

قبل الفجر فلا صیام لہ جو فجر سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں کہ آدمی زبان سے سنا کر کہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں مطلب یہ ہے ارادہ ہو کہ میں روزہ رکھوں گا۔

روزہ کی حالتیں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ ۔ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل نہیں چھوڑتا تو وہ سن لے کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے ۔ پھر فرمایا ۔ الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجہل فان امرء قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین ۔ روزے سپر ہیں ۔ پس کوئی روزہ دار نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے اگر کوئی اوس سے لڑے یا گالی دے تو اوسے کہہ دے بھائی صاحب میں روزہ دار ہوں مجھے معاف رکھئے ۔ لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف ۔ یعنے روزہ صرف کھانے پینے رکنے کا نام نہیں بلکہ جھوٹ بولنے ۔ جملہ خلاف حق امور . . . . . اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے رکنا بھی ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکۃ ۔ فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر ۔ سحری کھاؤ ۔ کہ سحری میں برکت ہے اہل کتاب کے روزوں اور ہمارے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں ۔ بس آٹھ پہر روزہ رکھ کر اسپر ناز کرنیوالے یاد رکھیں اکثر مسلمان بھائی تو ایسے ہیں کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہو خواہ بارہ ہی بجے ہوں اٹھ کر کھانا کھا کر پھر سو جاتے ہیں ۔ اور ٹھیک اوس وقت اٹھتے ہیں کہ جب سورج کی روشنی ان کی آنکھوں پر اپنا تیز اثر ڈالتی ہے پھر ایک اور نقص ہے کہ کھانا کھا کر بعض زمیندار حقہ پیتے رہتے ہیں (جیسے ہندوستانی پان چباتے رہتے ہیں) اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی دکھائی نہ دے جائز ہے ۔ ادھر ملاں بھی چونکہ کھانا کھا کر سو جاتا ہے ۔ اس لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب دن چڑھنے کے قریب ہو ۔ ہم فیصدی روزہ داروں کے روزے . . . . اس وقت تباہ ہوتے ہیں اور اکثر مسلمانوں کی نماز صرف اس وقت سونے کی بد عادت کی وجہ سے جاتی رہتی ہے ۔ بس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر سے یعنے کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے ۔ جس کا ذب کے وقت کھانا پینا درست ہے کھانا ایسے وقت کھانا چاہیئے کہ اوس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا جائے ۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا کھانا ایسا ہے کہ ضعف معدہ والوں کو بھی اس میں کوئی دقت نہیں ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق عمل تھا ۔ تسحرنا ثم قمنا الی الصلوٰۃ ہمنے سحری کھائی اور پھر نماز کو کھڑے ہو گئے ۔ پوچھا گیا کتنا فرق تھا ۔ فرمایا خمسین آیت ۔ یعنے پچاس آیۃ کا قدر یعنی تقریباً دس منٹ ۔ دوسری حدیث ۔ کنت اتسحر فی اھلی ثم یکون لی سرعۃ ان ادرک صلوٰۃ الفجر مع رسول اللہ ۔ میں اپنے گھر سحری کھا لیتا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤں ۔ چونکہ چاندنی اور ابر کی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہیں ہوتا اس لیے گھڑی[1] سے کام لینا چاہیئے ۔ اور ہر روز طلوع آفتاب کا نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے صبح صادق سمجھیں اور احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لیں اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کرلے کہ ہر روز اوس میں کتنا فرق پڑتا ہے پس اوسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر مسلمان بھائی گھڑی جیبوں میں رکھتے ہیں مگر اوس سے دینی کام نہیں لیتے انہیں پوچھا جائے ۔ تو وہ نہیں بتلا سکتے کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت چڑھتا ہے ۔ حالانکہ صرف اوقات طلوع وغروب جاننے سے تمام نمازوں کے وقتوں کا بھی صحیح علم ہو سکتا ہے ۔

کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہئیے

قرآن مجید میں صریحاً آتا ہے ۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۔ یعنے تم میں سے اگر کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ اور دنوں میں روزے رکھے اس بات میں بہت بحث ہے کہ سفر کی حد کیا ہے اور پھر یہ کہ روزہ رکھنا مطلق منع ہے یا کہ نہ رکھنا افضل ہے ۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ عرف عام میں سفر کس کو کہتے ہیں ۔ اور وہ سیر تمام کاروبار سے کن باتوں میں الگ ہو سکتا ہے ۔ اخیر یہ فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو واپس چل کر گھر نہ آ سکے تو یہ سفر ہے اور سفر میں روزہ بعض صحابہ رکھتے بعض نہ رکھتے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے روزہ داروں کو اولئک العصاۃ فرمایا یہ خطا کار ہیں ۔ میرے آقا مسیح الثقلین فرماتے تھے خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا ۔ پس بالعموم اگر تین چار کوس بھی جائیں تو یہ سفر ہے ۔ بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت و دورہ و سیر نہ ہو ۔ اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا ۔ تو اوسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتسر میں سر اجلاس اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر و مرض میں روزہ رکھنا خدا کے حکم کی صریح نافرمانی ہے ۔ حاملہ او مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں ۔ اور اگر کمزوری ہے اور بعد وضع حمل بھی قضاء نہیں کر سکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض جو دائم المرض ہے اور شیخ فانی جنہیں امید نہیں کہ ہم روزے قضاء کر سکیں گے ۔ وہ بھی فدیہ دے سکتے ہیں ۔ عورت کو بحالت حیض روزہ نہیں رکھنا چاہئیے ۔ والذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین ۔ کے کئی معانی ہیں بعض کہتے ہیں جو طاقت نہیں رکھتے ۔ مثلاً شیخ فانی ۔ بعض یہ کہ جو مشکل رکھ سکتے ہیں ۔ مثلاً جن کے معدے خراب ہیں یا جو مزدوری پیشہ ایسے سخت کام کرتے ہیں ۔ جو بحالت بھوک و پیاس ہو ہی نہیں سکتے نہ کریں تو رات کو بال بچہ بھوکوں مرے ۔ بعض اوقات ہل چلانے والے کاشتکار ۔ بعض یہ معنے کرتے ہیں کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں ۔ وہ دیں ۔ بہرحال معمولی کاروبار کی وجہ سے کسی کو معاف نہیں ہو سکتا ۔ یہ کہا جا سکتا ہے ۔ کہ سفر کی حالت میں تو معاف ہو ۔ جس میں آج کل چنداں مشقت بھی نہیں اور بعض جفاکشی کے کاموں میں کیوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ وہ کاروبار معمولی ہے اور سفر تو گاہے ماہے کا معاملہ ہے اور پھر ان کی قضاء تو بہرحال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نفلی روزوں کے متعلق ہے اور فرضی روزوں کا حکم فمن شہد منکم الشہر میں ہے ۔ اس صورت میں یطیقونہ کے معنے میں کہ اگر نفلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے ۔ تو فدیہ دے ۔

روزہ کے نواقض

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔ اگر کنکر یا گٹھلی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے ۔ تو بھی روزہ قضاء کرے

ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں گرد وغبار مکھی مچھر

[1] خدا نے جو آجکل گھڑیاں بنا دی ہیں یہ بھی مومن کی خدمت کے واسطے ہیں

آنا پیستے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲) کان میں پانی چلا جائے یا قصداً پانی ڈالے (۳) خواب میں غسل کی حاجت ہوئے (۴) خود بخود قے آجائے یا عمداً قے کرے مگر منہ بھر کر ہو (۵) آنکھ میں دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو سونگھے بلغم نگل جائے۔ (۷) غسل کی حالت میں دن چڑھ جاوے (۸) دانتوں سے خون جاری ہو جائے۔ (۹) پچھنے لگوائے (۱۰) مسواک کرے۔ (۱۱) سرمہ ڈالے (۱۲) اپنی بی بی کا قبلہ لے۔

کس وقت روزہ کھولنا چاہئیے

فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزال ھذہ الامۃ بخیر ما عجلوا الفطر۔ یعنی امت بھلائی میں رہیگی۔ جب تک روزہ کھولنے میں غیر معمولی دیر نہ کریگی۔ پھر وقت فرمایا۔ اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النھار من ھھنا وغربت الشمس فقد افطر۔ جب مشرق کی طرف سے رات چڑھ آئے اور ادھر مغرب کی طرف دن غروب ہو جائے۔ تو روزہ کھولنا چاہئیے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں سورج ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شفق کے ساتھ ملنے اور ادھر مشرق کی طرف رات چڑھنے میں قرص خورشید کے غروب ہونے کے بعد پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں۔

روزہ کھولتے وقت کیا کہنا چاہئیے

اوس وقت پڑھنا چاہئیے اللھم انی لک صمت وعلی رزقک افطرت۔ ویہ کہ ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکتہ فان لم یجد فعلے ماء فانہ طھور۔ جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہئیے کھجور یا چھوہارے سے کھولے کیونکہ اس میں برکت ہے نہیں تو پانی کیونکہ یہ بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار مسلمان بھائی اکثر حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہیں میرے خیال میں ایسی مکروہ چیز سے روزہ کھولنا ٹھیک نہیں۔ بلکہ روزوں سے تو اسکو چھوڑنے کا سبق سیکھنا چاہئیے۔ افطار کیوقت یکدم غذا ہرگز نہیں کھانی چاہئیے بلکہ چاہئیے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ سے روزہ کھول کر سکون واطمینان سے نماز پڑھیں تاکہ اتنے میں معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ کوئی ثقیل غذا جس میں مٹھاس اور چکنائی دکھائی نہیں چاہئیے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کھلانے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار کو۔

قیام رمضان

تہجد کی نمازیں ہی مومن کو بالاستقلامت پڑھنی چاہئیے۔ مگر ماہ رمضان میں اس کا اہتمام ہے حدیث میں یا اُمر ہم بغیر عزیمۃ آیا ہے سید المعصومین الحکم العادل من رب العالمین نے بار ہا سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ نماز دراصل تہجد ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سہ روز اسے اول رات ہی پڑھا ہے مگر اکثر آپ کا معمول یہی تھا کہ پچھلی رات گھر میں اکیلے پڑھتے چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہو کر جماعت کی صورت بنا لی تو فرمایا۔ فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوٰۃ المرء فی بیتہ الا الصلوٰۃ المکتوبۃ (یعنے اے لوگو! تم اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں گھر ہی میں بہتر ہیں۔ امیر المومنین مولوی نورالدین صاحب سے پوچھا گیا تو آپنے فرمایا۔ کہ اس بارے میں عبدالرحمن بن عبدالقاری کے اثر سے کوئی صحیح نہیں یہ وہی روایت ہے جس میں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ والتی تنامون عنھا افضل من التی تقومون۔ یعنے اس نماز کا پچھلی رات پڑھنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا تھا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی ہے تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی"

چنانچہ اسی لئے فتح القدیر میں امام ابن ہمام نے تسلیم کیا کہ پچھلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ مستحب۔ خصوصاً معمولی طریقہ جو مسجد کے ملانوں کا معمول بن رہا ہے نہایت قابل اعتراض ہے۔

قادیان میں عموماً حضرت مولوی نورالدین صاحب کی فرمائش سے بعض احباب اول شب میں مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر کسی حافظ صاحب سے قرآن شریف آٹھ رکعت نماز میں روزانہ سنا کرتے ہیں۔

اعتکاف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ پچھلے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے تھے جو مسلمان بھائی کو موقعہ ملے ضرور اس سنت کو زندہ کرے آخر سال بھر کام کرتے ہیں دس دن خدا کے لئے وقف کر دے۔ تو یاد رہے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

معتکف کے لئے مسجد میں رہنا ضروری ہے ایک الگ پردہ ڈال لے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا قضاء حاجت۔ نماز جمعہ) کے لئے جا سکتا ہے مگر کلام نہ کرے مسجد میں چپ نہ رہے بلکہ نیک باتوں میں مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔ باقی رہے عید اور صدقہ فطر کے احکام وہ انشاء اللہ پھر بیان کریں گے۔

الخطبہ

اس کے متعلق جو صاحب خط لکھیں وہ ہر خط کے ساتھ جوابی ٹکٹ ارسال فرمادیں ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی اور خط میں جس خطبہ کا ذکر کریں اس کا نمبر بھی لکھدیا کریں۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنے والے ہیں اعداہی جگہ بود و باش رکھینگے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوسکے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ نمبع اسمٰعیل خان اور ضلع غازیخان خاص کر تحصیل ڈیرہ ہو۔ ضلع میانوالی۔ بھکر۔ مظفرگڑھ اور ملتان مگر احمدی جماعت کا ہو۔ خط وکتابت بنام م ح معرفت ایڈیٹر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۳۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط وکتابت بنام م ر معرفت ایڈیٹر ہو۔

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت بنام امیر احمد۔ احمدی قریشی از قادیان۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی (از قلم حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی)
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوا کرتا ہے کہ قاتل یا مجرم ہر چند تدابیر اپنے جرم کے اخفا کے لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح سے اللہ تعالیٰ اوس کے جرم کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے - اور یہ الہام نہ جانب اللہ خصوصیت کسی زمانہ کے ساتھ بھی نہیں رکھتا اس لئے جملہ استمراریہ کے ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں کثرۃ سے ایسے واقعات قتل وغیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور اوس کے معاونوں نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ یہ جرم کسی طرح پر مخفی رہے مگر حسب الحکم واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کے وہ قاتل مخفی نہیں رہ سکا اور اظہار ایسے مخفی واقعہ کا جس کے اخفا میں جان توڑ کوششیں کی جاویں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم الشان نشان ہے جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدیکم آیاتہ کا اہل ہر زمانہ اور اہل عقل کو نظر آتا رہتا ہے - فی الحدیث - قال علیہ السلام ان عبدا لو اطاع اللہ من وراء سبعین حجابا لاظہر اللہ ذالک علی السنۃ الناس وکذالک المعصیۃ - ایضاً ای ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ قل لبنی اسرائیل یخفون لی اعمالہم وعلی ان اظہرھا لہم - تفسیر کبیر - اور چونکہ اخفاء آیات آلہیہ کا جرم بمنزلہ قتل نفس کے ہے لہذا سزا بھی اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاوہ عذاب اخروی کے عذاب دنیوی بھی ہے دیکھو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت واقع ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس حد تک پہونچ گیا کہ باوجود جرم ہونے کے اون کے ظلم سے اہل حق مظلوم و مقتول ہوتے تھے اور زمانہ مسیح موعود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا اور نشانات آلہیہ کا اخفا کر کے ٹھٹھا اوڑایا گیا - تو منجانب اللہ امراض وبائی مثل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہونے اور ولا یحسبن الکافرون انما نملی لہم خیر لانفسہم - الآیات کا نظارہ دکھلا دیا - کیونکہ اوس زمانہ میں مسیح موعود میں بھی یہود منافقین کی طرف سے بشارات احمدیہ اور آیات آلہیہ کا انکار اور اخفاء بڑی کوشش کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کا اظہار بڑے زور اور حملوں کے ساتھ بھی کیا جا رہا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ہے

بکنہا ست لیسے محرم اسرار کجا ست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی و ظاہر سے بغور پذیر ہونے سے عبرت بھی حاصل کرتے ہیں جس سے اون کی عقل کی ترقی بسبب کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے - کما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون ○ تحقیق ادارأتم واضح ہو کہ ادارأتم باب تفاعل سے ہے جس کی اصل تدارأتم تھی - باب تفاعل سے اور اصل مادہ اس کا درا ہے بمعنی دفع کرنے کے اور باب تفاعل کی خاصیت یہ ہے کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول بھی ہوا کرتا ہے پس معنے ادارأتم کے یہ ہوئے کہ تم میں سے ہر ایک نے الزام قتل کا اپنے نفس سے دفع کر کر دوسرے شخص پر لگایا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر کبیر میں ہے احدھا اختلفتم واختصمتم فی شانھا لان التخاصمین یدفع کل واحد منہم بعضہم بعضاً ای یدفعہ ویزاحمہ وثانیہا ادارأتم ای ینفی کل واحد منکم القتل عن نفسہ ویضیفہ الی غیرہ وثالثہا دفع بعضکم بعضاً عن البراءۃ عنہ - انتہی مختار الصحاح میں لکھا ہے الدرأ الدفع وبابہ قطع و درأ طلع مفاجاۃ - اور معنی ثلاثی مزید ادارأتم کے جو معنی تدارأتم کے ہے کہیں روشن ہونے کی نہیں آئے - دو سلمنا کہ معنی ادارأتم کے مجازاً روشنی پانے کے یا روشنی ملنے کے آئے ہوں تو اصلی معنے جو دفع کرنے کے ہیں وہ بھی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے - تو ان معنی کے لینے سے معنے آیۃ کے فاسد ہوئے جاتے ہیں کیونکہ اندرین صورت یہ معنے ہو جاویں گے کہ تم میں سے ہر ایک نے اس روشنی کو اپنے نفس سے دفع کر کر دوسروں کی طرف ڈال دیا کیونکہ باب تفاعل میں مشارکت کا ہونا ضروری ہے اور باب تفاعل کے فاعلوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک مفعول بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنے دفع کے بھی اوس میں موجود ہیں کیونکہ اصلی معنے موجود نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس روشنی کے ملنے میں ہر ایک طرف سے تدافع بھی واقع ہوا اس لئے حسب الحکم اذا تعارضا تساقطا کے وہ روشنی کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی پس اس سے ان معنوں سے آیت مجید کا مضمون بالکل بے ربط اور بے جوڑ ہو جاویگا - بیان احیا کا جو آیت کذلک یحیی الموتی میں مذکور ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول نقل کر دینا کافی ہے جو الحکم نے تفسیر القرآن میں دیا ہے - وھو ہذا - ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس پر باندھا گیا ہو اور اوس سے ہوش آگیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر علمی پہلو رکھتی ہے اس لئے اوس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا - کیونکہ بعض اوقات سرسام کے مریضوں کے لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب دوڑایا جاوے - اور جب بہ دوڑ کر اوس کے خون میں حرکت زور سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے سرسام والے کے سر پر دو ٹکڑے کر کے باندھ دیں تو آرام ہو جاتا ہے اسی طرح پر اس کی تہ میں اگر ایسا ہی علمی نکتہ ہو تو تعجب کی بات نہیں ہے - انتہیٰ - اور نیز امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے - واما احیاء الموتیٰ من دون ھذہ اللوازم التی ذکرناھا واماتۃ الاحیاء لساعۃ واحدۃ ثم احیاءھم من غیر توقف کما یجد بیانہ فی قصص القرآن الکریم فہو امر اخر ومن اسرار اللہ تعالیٰ ولا توجد فیہ آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل ھو من آیات اللہ تعالیٰ ومعجزات بعض انبیاۓ نومن بہ ولا نعلم حقیقتہ ولکنا لا نسمیہ احیاء حقیقیا ولا اماتۃ حقیقۃ الی آخرہ -

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ رگیں جو قلب انسان سے زبان تک جاری ہوتی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور مدار نطق انسانی کا اونہیں عروق پر ہے پس ہو سکتا ہے کہ کوئی قتیل ایسا ہو کہ ابھی تک موت حقیقی اوس پر وارد نہیں ہوئی ہو اور فیسات التی قضیٰ علیہا الموت کا مصداق نہ ہوا ہو اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی رگ قطع ہو گئی ہو اور بسبب ضرب شدید کے کسی ایک رگ میں یا زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی زائل ہو کر ایسی برودت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب سے زبان تیل بند ہو گئی ہو - اندریں صورت اوس قتیل پہ کوئی ایسا عمل کیا جاوے یا کسی ایسی دوائی سے اون عروق بارہ میں حرارت پہونچائی جاوے کہ وہ قتیل بولنے لگے - تو اس میں قواعد طبی اور ڈاکٹری سے کیا استبعاد ہے خصوصاً جبکہ ایسا عمل اور تعلیم الہامی ہو اور الہام بھی وہ جو حضرت موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو - جو کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے مصداق ہیں - پھر معہذا ظاہر اس قصہ مندرجہ قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے واقعات ہم بڑے شفا خانوں سرکاری میں بھی مشاہدہ

کرتے رہتے ہیں۔ آگے رہی یہ بات کہ جس پر موت حقیقی ابھی تک وارد نہیں ہوئی اوس کو قتیل کس لئے کہا جاوے سو ایسا استعمال ہر ایک زبان میں موجود ہے خصوصاً زبان عرب میں مجازاً مایؤل الیہ کے ایسا استعمال بکثرت آتا ہے من قتل قتیلا فلہ سلبہ کلام نبوت میں وارد ہوا ہے۔ پس اسی لحاظ سے واذ قتلتم نفساً بھی فرمایا گیا ہے اور سکتہ وغیرہ کے امراض میں بھی ہر کردہ کا مشاہدہ ہے کہ بعد لاحق ہونے مرض سکتہ کے مسکوت مردہ سمجھ لیتے ہیں معہذا اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسکوت زندہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوس پر موت حقیقی وارد نہیں ہوئی۔

الحاصل اس قسم کا احیاء ہر زمانہ میں واقع ہوتا رہتا ہے صدق اللہ تعالیٰ۔ کذلک یحیی اللّٰہ الموتی اور چونکہ اس قسم کے احیاء میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ لہذا اس طرح کا احیاء آیات اللہ میں داخل ہے صدق اللہ تعالیٰ ویریکم آیاتہ۔ اور چونکہ ایسے احیاء میں نکات علمیہ اہل عقل کو حاصل ہوتے ہیں اس لئے فرمایا گیا۔ لعلکم تعقلون۔ خلاصۃ المقال یہ ہے کہ جس قدر قصہ منصوص طور پر قرآن مجید میں مذکور ہوا ہے یعنے کہ بنی اسرائیل میں ایک نفس کا قتل واقع ہوا تھا اور پھر اسمیں حسب عادت جاریہ کے باہم تدافع اور تدارؤ بھی واقع ہوا۔ اور عمل موسوی مندرجہ قرآن مجید سے اوس قتیل کو ایک قسم کی حیات بھی حاصل ہو گئی اور اس کی زبان کھل گئی۔ اور اس نے اپنے قاتل کو بتلا دیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی ردبکاری میں یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہونچگیا جیسا کہ فرمایا گیا۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ تو اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے اور نیز وقوع اس قصہ کا حرف اذ مندرجہ آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حرف اذ سے پہلے اذکر مقدر مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ یاد دلایا گیا اور پھر انہوں نے اس قصہ کی تکذیب نہیں کی پس اب کیونکر اوس کی تکذیب ہو سکتی ہے ہاں جو مقدرات بموجب محاورات زبان عرب کے کلام بلیغ میں ہوا کرتے ہیں اون کا ماننا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں بھی بسم اللہ سے لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات مانے گئے ہیں اور ان مقدرات کی تخصیص کچھ زبان عرب ہی سے نہیں ہے ہر زبان میں مقدرات ہوتے ہیں چنانچہ وہ مقدرات ان آیات میں حسب ذیل ہیں فقلنا اضربوہ ببعضہا کے بعد فضربوہ ببعضہا فحیی مقدر ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مخاطبین سے واقع نہ ہوتی۔ تو حضرت موسے عدم تعمیل امر الٰہی کی شکایت ضرور کرتے اور پھر کذلک یحیی اللّٰہ الموتی کیونکر فرمایا جاتا اس لئے کہ درصورت نہ مقدر ماننے الفاظ مذکورہ کے مشار الیہ کا وجود ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے اس مقدر ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعصاک الحجر کے بعد فضرب مقدر ہے یعنے فضرب فانفجرت اور واقع ہو کر قصہ مذکورہ سابقہ جو ابتدا آیۃ ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ سے وما کادوا یفعلون تک ہے اور یہ قصہ جو واذ قتلتم نفساً فادّٰرءتم میں مذکور ہے۔ یہ دونوں امر متحد القصہ ہیں۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں دونوں امروں کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امر اول میں ہدایت کی ہے کہ اُمت کو چاہیئے کہ نبی جس کام کے لئے بامر اللہ حکم فرماوے اوس کو بلا تامل عمل میں لاوے نکتہ چینیاں کر کر طرح طرح کی موشگافیاں اوس میں نہ کرے ورنہ جس قدر موشگافیاں کی جاوینگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیود ازدیاد ہوتی ہوئی چلی جاوینگی اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جو صحیح مسلم وغیرہ میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل جب بیل کو ذبح کر دیتے کافی ہو جاتا۔ مگر انہوں نے خواہ مخواہ کو تشدد کیا تو اودھر سے بھی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس اُمت کو تعلیم فرمائی گئی کہ احکام الٰہی میں زیادہ تر استفسار کرنا بُرا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ مقید بہ قیود ہوتا چلا جاویگا۔ اور پھر دشواری لاحق ہوگی۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل۔ دیکھو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام نے صرف ایک ہی رؤیا دیکھا تھا کہ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک۔ اس رؤیا پر حضرت ابراہیم خواب باری میں طرح طرح سے موشگافیاں کر سکتی تھی۔ مگر کوئی موشگافی نہیں کی اور آمادہ واسطے ذبح فرزند ارجمند کے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مستعدی حضرۃ خلیل اللہ کی ایسی پسند آئی۔ کہ انی جاعلک للناس اماما کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ امر حق کا اخفاء کرنا کسی کو نہیں چاہیئے اور اخفاء کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہیگا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ پس یہود جو آنحضرت صلعم کی بشارات مندرجہ تورات وغیرہ کو اخفاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا۔ اور اگر ان تذبحوا بقرۃ کو اولاً بیان نہ فرماتے۔ تو پھر فقلنا اضربوہ ببعضہا کی ضمیر بقرہ کی طرف کیونکر رجوع ہوتی۔ جو ببعضہا کا مرجع ہے اور اس قصہ سے ثبوت حقیقت وحی اور الہام کا بھی بخوبی ہوتا ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل میں کٹ حجتیاں کرنے والے الہام الٰہی کو جس سے اطلاع علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجھتی تھی اور اگر اون کو استبعاد نہ ہوتا تو ایسا لیت و لعل کیوں کرتے جس کی سبب ما کادوا یفعلون ارشاد فرمایا گیا۔ لہذا اس مقصود کے اثبات کے لئے اس امر کو بحرف اذ یاد دلا کر اون پر اتمام حجت اس طرح پر کیا گیا کہ اونہیں بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے ایک ایسا عمل کرایا گیا۔ جس سے اوس قتیل میں جو حضرت موسیٰ کے علم الہامی میں میت حقیقی نہیں ہوا تھا ایک قسم کی حیات پیدا ہو گئی اور قاتل کا نشان دیکر پھر وہ میت حقیقی ہو گیا اور یہی سر تھا اس میں کہ یہ عمل انہی کے ہاتھوں سے کرایا گیا کیونکہ اگر حضرۃ موسیٰ خود قاتل کا نام لیتے تو پھر بھی اون کو تردد ہی رہتا۔

لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء اور ماموریں کو جو احکام یعنے اوامر و نواہی الٰہی پر اطلاع دیجاتی ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر مخفی اور سر مکتوم کو حضرت موسیٰ کے ذریعہ الہام ظاہر کرا دیا۔ اور مقصود اصل اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگوئیاں حضرت موسیٰ نے دربارہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہیں اور تم اوس کو چھپاتے ہو یہ اخفاء بمنزلہ قتل نفس کے ہے ہم اون کو ظاہر کر دینگے اور یہ قصہ مجمل طور پر فصل فصل و اکتاب العدد میں مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو حسب مقتضائے حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل۔ اور کذلک یحیی اللّٰہ الموتی سے مراد خواہ وہ موتیٰ روحانی ہوں یا وہ موتےٰ مراد ہوں جو بروز حشر زندہ کئے جاوینگے اور خواہ وہ موتےٰ مراد ہوں جو امراض سکتہ وغیرہ سے ایک قسم کی موت اون پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینوں مرادیں آیت میں ہو سکتی ہیں۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قیامت کے حشر کے لئے بھی اس قصہ سے اتمام حجت ہو گیا کیونکہ جب ایک شخص کی روح اپنے افعال سے بالکل معطل ہو گئی تھی۔ اور بظاہر وہ مردہ ہو گیا تھا معہذا باذن اللہ اس میں حیات پیدا ہو گئی۔ تو نفخ صور کے وقت حیات کا پیدا کیا جانا قادر مطلق پر کیا دشوار ہے۔ مراد اول اس لئے کہ اس قسم کا احیاء تم ہر ایک مامور کے وقت میں ہمیشہ دیکھتے رہتے ہو۔ اور تیسری قسم کے موتےٰ کا احیاء بھی

ہر ایک زمانہ میں مشاہد ہوتا رہتا ہے اور چونکہ نفس میں تنوین تعظیم کے لئے ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفس ضرور کوئی عظیم الشان شخص تہا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل نے جو اس شخص کو قتل کیا تہا بطمع وارث ہونے اوس کے مال کے قتل کیا تہا۔ پس عظمت اوس کی ظاہر ہے اور حضرت موسیٰ ہی کے وقت سے یہ مسئلہ مقرر ہوا ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا جاوے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں لکہا ہے۔ روی عن عبیدة السلمانی ان الرجل الذی کان قاتلا فی ھذہ الواقعة حرم من المیراث لاجل کونہ قاتلا اور اس کا نمونہ امت محمدیہ میں بہی پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت عثمان ذی النورین کے قتل نفس کا واقعہ اس کے قریب قریب ہے اور اس میں تدارء اور تدافع بہی عظیم الشان واقع ہوا تہا اور پہر قاتلوں کا حال بہی معلوم ہو گیا کہ بلوائیان مصر تہے اور جن پر الزام قتل کا لگایا جاتا تہا۔ من عند اللہ اون کی برائت ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ وہ وارث خلافت موعودہ کے ٹہرے۔ اور اگر وہ قاتل ہوتے۔ تو منصب خلافت نبوت کے کیوں کر وارث ہو سکتی تہی۔ کیونکہ زمانہ حضرت موسیٰ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک قاتل کا وارث نہ ہونا۔ ایک مسئلہ مقررہ تہا۔ پس وراثت خلافت نبوة کی خلیفہ چہارم کو کیوں کر پہونچ سکتی تہی اور جس طرح پر کہ نبوت سے احیاء روحانی ہوتا ہے۔ اوسی طرح خلافت نبوت سے بہی احیای روحانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ حدیث صحیح نسائی کی بہی اسی طرف ناظر ہے کہ یا علی تقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ دالا القرآن۔ اور احیای نبوت کا اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور جبکہ خلیفہ چہارم کی خلافت کا موعودہ خلافت ہونا ثابت ہے تو اون کا داعی ہونا اس حیات روحانی کی طرف بہی ثابت ہے۔ اس لئے اکابر صحابہ مہاجرین وانصار نے بذریعہ بیعت علی مرتضیٰ کے اس حیات روحانی کو حاصل کیا اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل اولیاء اللہ روحانیین کے مرجع امت قرار دی گئی۔ تاکہ آپ کی طرف احتمال قتل ہونے کا پیدا نہ ہونے پاوے اور حضرت علی سے لیکر آج تک جو اولیاء اللہ ہوئے اون میں نشانات آسمانی کا ہونا بہی ظاہر ہے۔ دیکہو الہامات مسیح موعود کو کتاب الہی ذوالفقار علی اور یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم وغیرہ۔ پس آیت کا مضمون بطور استمرار کے بہی ثابت کہ

کذلک یحیی اللہ الموتی ویریکم آیاتہ لعلکم تعقلون۔ اور چونکہ یہ معانی بطور بطن کے ظہر قرآن مجید کے لئے ہیں اس لئے ان میں یہ ضروری نہیں کہ تمام جزئیات قصہ کے پائے جاویں۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پہر ظہر اور بطن میں فرق کیا ہو گا اور مقصود بالذات اس قصہ سے مضمون اس آیت کا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں مندرجہ بائبل کا کتمان اور اخفا کریں۔ جو بمنزلہ قتل نفس کے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اون بشارتوں کا اظہار بہی ہوتا رہا ہے کہ زمانہ مسیح موعود کا آگیا جسمیں تمام وکمال کشف حقائق اون بشارات اور پیشینگوئیوں کا تمام دنیا میں شائع ہو گیا۔ جو آپ کے نبوت کے بارہ میں تہیں۔ جن سے ہزاروں موتی کا احیاء ہوا اور ہو رہا ہے اب ناظرین پر واضح ہوا ہو گا۔ کہ دونوں آیتیں ایک بڑی برہان ہیں حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ پر کہ اس پیشینگوئی مندرجہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کا ظہور عالمگیر ہو گیا جس کو یہود اخفا کرنا چاہتے تہے دیگر واضح ہو کہ ان دونوں آیتوں میں قوانین فوجداری کی طرف بہی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہیں اور وہ یہ کہ جب اس قسم کے جرائم سنگین قتل نفس وغیرہ کے واقع ہوں تو بالضرور ان میں تدافع اور تدارء بہی واقع ہو گا مگر حکام فوجداری کو چاہیئے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات میں نہ گہبراویں اور بخوبی آپ تحقیقات کرتے رہیں اور نفس الامری مقدمہ کی تحقیق میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیگا کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے۔ تو حدود الہیہ کے جاری کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ کیونکہ حدود الہیہ قصاص وغیرہ کے اجراء میں بہی ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے۔ ولکم فی القصاص حیاة یا اولی الالباب۔ اور درصورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق واخلاص سے کارروائی تحقیقات عمل میں آوے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کے ہاتہوں سے آیات الہی بہی ظاہر ہونے لگیں گے۔ اور اون کی عقول بہی تیز ہو جاویں گی۔ اور اگرچہ اس آیت میں قانون وراثت کا کچہ ذکر موجود نہیں ہے۔ مگر چونکہ ائمہ متقدمین تفسیر کے اس آیت کی تفسیر میں قاتل کا

محروم للارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کرتے ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اوس قاتل کو محروم الارث کر دیا۔ اس لئے اس آیت میں ایک اشارہ لطیف قانون وراثت کی طرف بہی موجود ہے کہ اذا ثبت الشئی ثبت بلوازمہ قضیہ مسلمہ ہے اور نیز اس آیت میں جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تسلی موجود ہے اور وہ یوں ہے۔ کہ اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے اخفا میں کوشش کرتے ہیں مگر وہ سب ناکام رہینگے کیونکہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اور اس قصہ سے ایک استنباط لطیف یہ بہی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی امر دشوار ومشکل پیش آ جاوے۔ تو واسطے تقرب الہی کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیئے تاکہ بواسطہ اس قربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے وقت میں ایک مقدمہ مخفی درمخفی صحیح طور پر حل ہو کر فیصل ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب۔

محمد احسن امروہی احسن البیان

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

مار رسول کیواسطے استغفار | ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو رسول خدا تہے آیا آپ کے جنازہ میں مغفرت والی دعائیں پڑہی جاویں یا نہ کیونکہ استغفار کے معنے ہیں گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے حفاظت اور آئندہ ان کے وقوع وارتکاب سے حفاظت اور یہاں دونوں مفقود۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ جنازہ میں مغفرت کی دعائیں پڑہنی چاہئیں کیونکہ کہ استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچہہ اس کی ذات کے ساتہہ تعلق رکہتا ہے اور کچہہ اہل وعیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ میں کامل ہونا تو عبودیت کی شان سے بر خلاف ہے کامل طور پر سبوح وقدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے۔

بدر عالم

زمیندار کیونکر افلاس کی طرح دور ہو سکتا ہے

لارڈ کرزن نے زمینداروں کو سلطنت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے مگر ضروری ہے کہ ایسی قیمتی چیز کی قدر کی جائے اور اگر ہم اس میں کسی قسم کا نقص دیکھیں تو فوراً اسکا علاج کریں۔ زمیندار آجکل خصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک بہم پہنچانا ان کے ذمے ہے اس لئے لازمی طور سے اس کا اثر دوسرے غیر کاشتکاروں پر پڑتا ہے۔ ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے تھے اب بیس پچیس میں وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس وقت بہی خواہان ملک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ وہ انکے افلاس کی وجوہات دریافت کریں اور پھر سب ملکر ان اسباب کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں جو اس ذلیل حالت سے انہیں باعزت حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں ایک تو یہ کہ زمین تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے قبضہ میں سو بیگہ زمین تھی۔ اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصہ میں پانچ بیگہ رہ گئی ہے۔ اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیونکر گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی فرسودہ طریق کاشت جاری ہیں جو کسی پرانے زمانے میں کار آمد کہے جا سکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ زمانہ کے اصولوں پر نہیں کی جاتی۔ بس مقرر کر رکھا ہے کہ اس زمین میں یہی بونا ہے۔ حالانکہ انگریز کاشتکار ابتداء ملک کی ضروریات کو دیکھتے ہیں اور سوچ لیتے ہیں کہ اس چیز کی کاشت میں فائدہ ہوگا۔ پھر وہی بو دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے کاشتکاروں نے تو دو جنس مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات تمدن رانی میں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ مگر ہمارے کاشتکار بھائی کے گھر میں وہی ہل ہے۔ اور وہی درانتی اور وہی کھرپہ۔ ہاں! اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ آگے بیل طاقتور ہوتے تھے۔ اب ایک دو مریل بیل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ خور و پرداخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوم یہ کہ قرض اور سود در سود کا بھوت کچھ ایسا چمٹ گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہایت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریباً تمام زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک پہلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندوبست نہ ہوگا۔ ان کے پنپنے کی کچھ امید نہیں ہو سکتی کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔ نصف حصہ تو مرتہن بٹائی میں لے جائیگا اور باقی نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار کے ہاتھ کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود در سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار سے صرف سود ادا ہو سکتی ہے۔ اصل قرض ویسے کا ویسا سر پر سوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی بہت کچھ ضرورت ہے۔ جن مرتہنوں کے پاس اتنے سالوں سے زمینیں رہن چلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا چکے ہیں۔ وہ یکقلم فک ہو جانی چاہئیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ میں کبھی یقین نہیں کہ سکتا۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر سود کی ایک حد مقرر ہونی چاہئے۔ اور اصل سے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔ یہ ہماری حالت تمام قوموں کی مشترک حالت پر ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں۔ پھر زمین کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہایت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک بچے کے مذاق کو دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اسے بلا تامل اور بلا خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے اس کی ذات کو بٹہ لگیگا۔ اس کام میں لگا دینا چاہئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے افلاس کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن نجعل لہ معیشۃ ضنکا کہ جو ذکر الرحمن (قرآن) سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے جو فرمایا! ولو انہم اقاموا التوراۃ والانجیل لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم یعنی کلام اللہ پر قائم ہونے سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ مگر مضمون مذہبی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور اس وقت میرا یہ مقصود نہیں۔

اس دھوکے سے بچو!

بعض لوگ بات کا ایسا طرز اختیار کرتے ہیں۔ جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ در اصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقعت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر مسجد میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آ جاتے ہیں۔ رات کو آرام سے بسر کرنے اور کچھ دن گزارنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی سادہ لوح بھلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پبلک کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔

مذاق

کچھ نہ کچھ ظرافت سوائے چند مستثنیات کے ہر ایک طبیعت میں ہوتی ہے۔ ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو لمبے سے لمبا مضمون بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایوان یلدیز میں ایک روز ایک شعبدہ گر تماشا کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نگل گیا۔ سلطان روم نے حیرت کے ساتھ فواد پاشا کی طرف دیکھا۔ پاشائے مذکور نے حسن پاشا کی طرف وزیر بحریہ کی جانب دیکھا۔ جو خورد برد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین! تلوار کا نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہاز ہضم کر جاتے ہیں۔ دیکھئے! یہ بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

دیہات کی صفائی

عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیہاتیوں کو جب مٹی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو گاؤں کے قریب ہی سے کھود لیتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ جوہڑ بن جاتا ہے۔ کیونکہ گاؤں کے چاروں طرف نشیب ہی ہوتا ہے۔ اس لئے موسم برسات میں وہی گاؤں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ باہر نکلنے کا بھی کوئی رستہ نہیں ملتا۔ پھر تعفن۔ کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ وہ سب قریب ہی پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ رفع حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جاسکتے۔ اس صورت میں ملیریا فیور نہ پھیلے تو اور کیا؟ گاؤں کے لوگ اگر اپنی صحتوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے گاؤں کے نزدیک جوہڑ بنانے سے پرہیز کریں۔

عجائبات قدرت

بعض لوگ خداتعالیٰ کے عجائبات قدرت کو اپنے محدود پیمانے سے ناپنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے کُن کو محدود دائرہ کے اندر مقید کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خداتعالیٰ اپنے عجائبات اور اپنے کُن کا مختلف وقتوں اور مختلف طوروں سے اظہار کرتا رہتا ہے۔ تاکہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ کہ وہ ہر لحظہ اور ہر لحظہ میں ہر ایک امر کی تبدیل و تنسیخ ترمیم یا محو کر دینے پر قادر ہے اور اس کا کُن بڑا وسیع ہے اور اس کے کُن پر کوئی چیز تعیّن نہیں ہوسکتی۔ میں اس کے کُن کا ایک تازہ واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کہ رنگون میں حاجی یونس صاحب [illegible] کے ہاں ایک بکری ہے۔ جو کبھی بیائی نہیں مگر وہ دودھ دیتی ہے اور اس وقت [illegible] دودھ دیتی ہے۔

[illegible]

اس عنوان سے ایک نامہ نگار صاحب سوال اُٹھاتے ہیں:- "بیاور برٹش راجپوتانہ کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جہاں مسلمانوں کی صرف دو ہزار کے قریب آبادی ہے۔ عیسائی مشن کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے کرسچین آبادی بھی یہاں خاص ہے۔ مگر عام خوبصورت یہاں پانی کا انتظام [illegible] اور [illegible] [illegible] مسلمان بھوکے ہیں۔ [illegible] اس سال غیر معمولی برسات ہونے کی وجہ سے آس پاس کی ندیوں اور نالوں میں کثرت سے مچھلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور مسلمان اور عیسائی اکثر شکار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر [illegible] صاحبان اس بات کو گوارا نہیں کرتے۔ پہلے تو سرکار سے چارہ جوئی کرتے [illegible] وہاں سے شنوائی نہ ہوسکی۔ تو اپنے طور پر [illegible] نوکر رکھ کر ندیوں کے کنارے پہرا کرا دیتے ہیں۔ کہ [illegible] اور آس پاس کے دیہاتی گنواروں کو لالچ [illegible] ہیں کہ کسی مسلمان کو مچھلی نہ پکڑنے دو۔ اور جو نہ مانے مار دو اور پیٹو۔ اور پرواہ نہ کرو۔ جو خرچ ہوگا ہم دیں گے۔ اور مقدمہ کرنے کے [illegible] ہم ہی سنبھالیں گے۔ مسلمان کر ہی کیا سکتے ہیں۔ اب سوال جانچنے والے جواب دیں کہ اگر مسلمانوں پر انگریزی سایہ نہ ہو۔ تو ہندو ان غریبوں کا کیا حال کریں۔ مچھلی کی جان کے بدلے ضرور آدمی کی جان مار دیں گے"

دیپچند

سینٹ پیٹرسبرگ کا اسلامی ہفت روزہ عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بہت سے لوگ جو ابتدا یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست وہ قبول نہیں کرتا۔ مساوات کا پہلا نمبر ۲۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں سے کم ۲۰ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوگئے سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے۔ بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو اور ہر حصہ کے مسلمانوں کے لئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

بدر خواتین

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصلی نام رملہ تھا اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں۔ والدین کی طرف سے خاندان بنی اُمیہ سے تھیں۔ آپ کی پیدائش ۱۷ سنہ قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپ کا باپ بھائی کل خاندان آنحضرت کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپ نے بہت آزار اور تکالیف برداشت کیں آخر اپنے شوہر عبداللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا۔ حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے آپکے ہاں ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس سے آپکا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا حبش جاکر آپکا شوہر تو مرتد ہو کر عیسائی ہوگیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان کیلئے کیسی اندوہناک مصیبت تھی کہ اسلام کے لئے باپ۔ بھائی۔ خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھو دیا۔ اُس وقت آپکی عمر ۲۰ سال کی تھی۔ آنحضرت نے ایسی صابرہ کے ساتھ خود نکاح کر لینا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی سنہ ۶ھ میں ہوا ولایت حضرت عثمانؓ یا بقول بعض خالد بن سعید بن عاص تھا۔ نجاشی شاہ حبش نے آنحضرتؐ کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرتؐ نے آپکے لانے کو عمرو بن امیۃ الضمری کو روانہ کیا تھا۔ اس نکاح کے وقت آنحضرتؐ کی عمر ۶۰ سال کی تھی آپ کئی غزوات میں آنحضرتؐ کی شریک ہیں۔ اور [illegible]

جزیرہ سسلی

روئے اب دل کھول کر اے دیدۂ خونابہ بار
وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار

بر محل خیمہ تھا اُن صحرا نشینوں کا کبھی
بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی

زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے
شعلۂ جانسوز پنہاں جن کی تلواروں میں تھے

آفرینش جن کی دنیائے کہن کی تھی اجل
جن کی ہیبت سے لرز جاتے تھے باطل کے محل

زندگی دنیا کو جن کی شورش قُم سے ملی
مخلصی انسان کو زنجیر توہم سے ملی

جن کے آوازے سے لذت گیر اب تک گوش ہے
وہ جرس کیا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہے

آہ اے سسلی سمندر کی ہے تجھ سے آبرو
رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو

زیب تیرے خال سے رخسار دریا کو رہے
تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے

ہو سبک چشم مسافر پر ترا منظر مدام
موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام

تو کبھی اس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسن عالم سوز جس کا آتش نظارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر

آسمان نے دولت غرناطہ جب برباد کی
ابن بدروں کے دل ناشاد نے فریاد کی

مرثیہ تیری تباہی کا میری قسمت میں تھا
یہ تڑپنا اور تڑپانا مری قسمت میں تھا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں
تیرے ساحل کی خموشی میں ہے انداز بیاں

درد اپنا مجھ سے کہہ میں بھی سراپا درد ہوں
جس کی تو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہوں

رنگ تصویر کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے
قصہ ایام سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں اوروں کو وہاں رُلواؤں گا

اقبال

اخباروں کی رائے

آریہ گزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمدیوں کا بہشت جس کیلئے سر توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ شراب خانہ خرابات سے کم نہیں اس میں شراب کی ندیاں بہ رہی ہیں اور ساقی اور ساقنیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہیں یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بھائی لٹو ہیں" مذہب اسلام سے ناواقفیت کا تو یہ حال ہے اس پر فدا مہاشے صاحب کی تقریر ملاحظہ فرمائیے۔

بندۂ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی میں "شراب" کسے کہتے ہیں۔ شراب کے معنے ہیں پینے کی چیز۔ کیا وہ شربت اور پانی نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کے تخیلات اڑے آگئے ہیں سنو! اول تو تم شراب کے معنے نہیں سمجھے۔ دوم بانی اسلام نے فرما دیا۔ کہ بہشت کی نعمتیں وہ ہونگی جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ دل میں کبھی گذریں پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

آگرہ اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دوران انہضام میں سونے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے ایک بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کرکے یہ رائے قائم کی ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا بھی مدد نہیں البتہ آرام کے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہاضمہ کے فعل کو قوت پہونچتی ہے۔

بدر۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اذا تغدیتم فاتمشوا واذا تعشیتم فتمششوا۔ صبح کا کھانا کھا کر تھوڑا لیٹ جائے اور شام کا کھا کر کچھ ٹہلے۔

جیون تت میں بار بار یہ اعتراض چھپا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے اور وہ رحیم و کریم ہے تو خلقت کو کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ اصل میں اس لامحدود ذات کی لامحدود حکمتوں کے سمندر کو یہ شخص اپنے دو وقت ہاتھوں سے ماپنا چاہتا ہے حالانکہ یہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہیں جس کو اپنی خبر نہیں وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا کیا حق رکھتا ہے۔

ایک جراح جب کسی بیمار کا خون لیتا ہے یا کسی عضو کو چیرتا پھاڑتا ہے تو بیسیوں نادانوں کا اعتراض ہمدردان کی جہالت پر گواہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے کوئی بارش نہ ہولی اور اب کے اتنی بارشیں ہوئیں کہ الامان۔ مگر وہ خبریں اس کے نادم کرنے کے لئے کافی ہیں جن میں لکھا ہے کہ بعض مقامات میں ابھی تک بارشیں نہیں ہوئیں۔ کسی بات پر رائے دینے کے لئے تمام جہان کے حالات کو بہیئت مجموعی دیکھنا ہے پھر وہ بھی اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون تت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہیں بلکہ ع

رموز مملکت خویش خسروان دانند

زلزلہ بیلا ہر ایک خوفناک چیز ہے مگر اسی سے کئی مفید چشمے میں۔ کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلیوں سے آپ ایسے منکروں کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار ضلع جہلم کی نسبت لکھتا ہے بارش نے نمونہ حشر بپا کردیا۔ صدہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیوں ہے؟ وہاں تو نقشبندیوں کے سجادہ نشین رہتے ہیں۔ سنو! سنو!! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تھا۔ کہ صحنوں میں ندیاں چلینگی لا تبدیل لکلمات اللہ۔

پیسہ اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ایک ریکھو عہدہ دار کی دختر غازی آباد سے ملتان جا رہی تھی اس کی . . . شادی ہونے والی تھی شادی کا کیک کاٹنے والی چھری سے کسی قاتل نے ہلاک کر دیا

بدر۔ امید ہے کہ ریلوے افسر ایسی واردات کے انسداد کے لئے کافی انتظام فرمائیں گے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنسٹبل ہونے چاہئیں۔ جو گاڑی کے پایدانوں پر گشت کرتے رہیں اور گارڈ کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافروں کا ایسا کانکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکیں۔ وہ شیشہ جو بعض گاڑیوں میں لگا رہتا ہے ایسے موقعہ پر چنداں کام نہیں آسکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف [illegible] ہے یہ شریفانہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کرنیوالوں نے نہ اس سے پہلے اس سلسلہ کا کچھ نقصان کیا نہ اب نقصان کر سکیں گے۔

بدر کلب

خط و کتابت۔ کیوقت خریداروں کو اپنا نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

منگلاح۔ کیواسطے جو خط آوے اس کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کریں۔ لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہیں ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کرکے ایک پہ لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کو مضامین کی رسید دے۔ یا ناپسند مضمون کو واپس کرے۔

ثاقب صاحب اپنی نظم مندرجہ کی نسبت اطلاع دیتے ہیں کہ پہلی چار رباعیاں اشرف الاسوری کی ہیں۔ صفحہ ۹ سطر ۴ کبھی کی جگہ کہیں چاہیئے مقطع میں اچوری کا لفظ رہ گیا۔

منشی ظہیر الدین اروپی کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ خاتم المصلحین حضرت اقدس نے اربعین میں اپنا نام رکھا ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۰۰ ہیں۔ آپ کے خاتم الخلفاء اور چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور اطلاع نہیں دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں دو ماہ کا اخبار نہیں آیا۔ بھیجدو۔ آئندہ وہی پرچہ بھیجا جائیگا۔ جس کی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دیجاوے

اگر کسی صاحب کو دو اخبار جاتے ہوں۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیویں اور اس کا نمبر بھی لکھ بھیجیں ورنہ دو پرچوں کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بذریعہ خط صحیح کرالیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہ لکھا کریں بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی عمارت جدید کا تاریخی نام چاہتے ہیں کوئی صاحب فرما دیویں۔

اخبار بدر کی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کر دینگے۔ بعض احباب کے نام ذمگی بقایا سے نصف کا وی پی ہوا تھا وہ بھی باقی قیمت کر ادا کرنے کی طرف توجہ فرماویں۔

متفرق خبریں

مسٹر جسٹس چیٹرجی بالفعل جج چیف کورٹ پنجاب سے ۱۰ اکتوبر سے ریٹائر ہو گئے۔

ملتان لائن پر ایک یورپی مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک یوریشین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا جاتا ہے۔

... ہوا کو قریب ۱۲ بجے قبل دوپہر پشاور میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ نقصان نہیں ہوا۔

بریچو سے ۲۰ میل شمال کو لڑائی ہوئی۔ لفٹنٹ روز اور ایک دیسی عہدہ دار بھی زخمی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اورائیل کے ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی نتیجہ ہلاکت نکلا۔ دونو سوار یا ۵۰ فٹ بلندی سے گر کر ہوائی جہاز کے پرچے اتر گئے۔ رایٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی جگہ بھی پھٹ گئی۔ لفٹنٹ سلفریج کی ہڈی پسلی چور چور تھی۔ بیہوش پڑے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی مر گئے۔

حضور گورنر جنرل نے مسٹر تلک کی سزائے جرمانہ کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضور نے مسٹر تلک کی سزائے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر یکم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۸ تولہ تک

نیویارک اور ریاستہائے نیپلز نیا کے جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وسکونسن میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار سو آدمی خانمان برباد ہو گئے۔

حالات ایران۔ ٹائمز کو طہران سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی نوٹ کا جواب دیدیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی تجدید کے بارہ میں علما بمنزلہ انکار کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائیجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالات مراکو جولائی سے ۳ ہزار فرنچ سپاہ دار البیضا سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ اکتوبر میں روانہ ہوگی۔ اور جوں جوں پولس کا نظام درست ہوتا جائیگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ بلائی جاویگی۔

شرائین ریلوے ہڑتال قسطنطنیہ کی خبریں مظہر ہیں کہ چونکہ ہڑتال والوں نے اورنٹیل ریلوے سے غیر واجب مطالبات کئے ہیں۔ اس لئے وزیر پولیس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہڑتال کرنیوالے یا تو کام پر آجاویں ورنہ ان کو برخاست کر دیا جاوے گا اور آئندہ ملازم نہیں رکھے جاویں گے۔

اسٹیمر ابیان جو سان فرانسسکو سے سڈنی کو جا رہا تھا وہ ۱۸ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لائف بوٹوں میں سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہونچے ہیں۔ جو وسط بحر الکاہل کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ دار السلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو ابتدا یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست منظور نہیں کرتا مساوات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو۔ اور ہر حصہ کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ خیالات وتعارف کا ذریعہ ہو۔

اخبار طان کا نامہ نگار دیانا لکھتا ہے کہ آزادگان ترک عثمانی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے بوسینیہ وہرزیگونیا کے صوبجات کو آسٹریا سے واپس لینے کا مسئلہ زیر بحث لائینگے ان کی حجت یہ ہوگی کہ جن اسباب سے یہ ملک آسٹریا کے حوالہ کیا گیا تھا وہ اب خود بخود محو گئے لہذا ملک کا اصلی مالک کو ملنا ضروری ہے۔

امیر المومنین نے اپنے قصر کے مصارف کم کر دئے ہیں۔ پانچسو بازیگر اور ارباب نشاط موقوف ہوئے ان میں ۵۰ ایطالین تھے۔ اور مطبخ سلطانی میں بھی کمی ہوئی ہے جہاں روزانہ ایک ہزار اوقہ گھی خرچ ہوتا تھا۔ اب صرف ۱۲۵ اوقہ رہ گیا (اوقہ ۱۲۰ روپیہ کے یعنی ڈھائی سیر)

حکومت عثمانیہ ایک ہزار طالب علموں کو یورپ کے دار العلوموں میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر رہی ہے۔

راتب پاشا جدیدہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول ہونیکی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی قید کر دیا گیا یہ بھی راتب پاشا کا ہم خیال اور سخت ظالم تھا۔ شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر و شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور رہتے۔ موصل اور دیار بکر میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کیوجہ سے کینٹ کی فصلیں برباد ہو گئیں کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل مع معطل کے کمپ پر حملہ کرنے کیلئے بدیشت سے روانہ ہوا۔ غنیم نے دستہ پر سامنے سے اور پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد وہ پسپا ہوئے۔ توپ خانہ نے مور کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیدل سپاہ تک نہ پہنچ سکے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی زخمی ہوئے مورول کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔

ریوٹر عدن سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سومالی ملا حملہ کر کے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۶۰ اونٹ لے گیا۔ اس نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑ چڑھے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔

بدوؤں نے جدہ کے قریب اہالی جاوہ کا ایک قافلہ لوٹ لیا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال واسباب لے گئے۔ کرد باغی ابراہیم پاشا کو ترکی سپاہ نے کامل ہزیمت دی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرانی تولہ ۸ قسم دوم ملے سرمہ قسم اول ۱۲ دوم ۴ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی المعہود ظل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی دبیز کاغذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ رعایتی بے جلد چار روپے مجلد چار روپے بارہ آنے (للعہ) میں دیجاتی ہے۔

درثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے بہتر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸ غیر مجلد ۶

شری نہہ کلنک اوتار — کلکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۴۲ صفحہ قیمت ۸ مجلد منگوائیں

کرشن لیلا — سندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ر)

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس ادارہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کو باطل کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان ہے بہت عمدہ۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اس کا ناطقہ بند کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کیلئے (اردو میں) مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — (زالا داد والے) قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی — حافظ غلام رسول راجیکی قیمت ۱ر

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے [illegible] گئے ہیں جن کے ذریعہ سے مامورین اللہ کی [illegible] میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲ر

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عامیانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ وجہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کردی گئی ہے)

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز دوائیں یا تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں — یہ گولیاں قبض کیلئے ایک شدید قبض کی حالت میں وہ اعلیٰ درجہ ثابت ہوئی ہیں کیونکہ یہ چار تمام انگریزی اور یونانی مسہلی اشیاء کی نسبت سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی شیشی

تریاق الہواء — ہوائی امراض کیلئے ایک ایسا مفید تریاق ہے جو صحت بخشے [illegible] ہے تین ہفتہ کیلئے (ﷲ)

تریاق الخنازیر — خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ اسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ایک ہفتہ کیلئے (عہ)

ذیابیطس — ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل دواؤں سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴۲ یوم کیلئے (عہ)

مقوی — یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً ستخمہ روزہ گاری تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ

اکسیر جریان — جریان اور رقت جوہر منی اور مقوی معدہ کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ — خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ۸ر

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت ۸ر

حب صرع — مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں مفید ہیں۔

اکسیر ضیق النفس — کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا میں وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے

نوٹ — ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک نسب و ملت کے لوگ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

(رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان گورداسپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

دوامیں شفا میں غرض دارالامان میں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | ہر چہ گویم بالا تر از آں چہار قادیان میں

نمبر ۳۷ | مورخہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اکتوبر پنجشنبہ مطابق ۱۶ اسوج ۱۹۶۵ | جلد ۷

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | ایڈیٹر و پبلشر محمد صادق عفی اللہ عنہ | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ممالک غیر ہر | فی پرچہ ۴ر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق المدد است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
با جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ... ت
عام قیمت پیشگی ... ہر
بالعد کا کوئی حساب نہیں

فی پرچہ ۴ر

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں کہ میں آج نور دین کے ہاتھ پر ان تمام ... شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل ...

ریاض ہند پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا و شائع کیا گیا۔

رمضان المبارک کی سحری و افطار کے اوقات ۲۴ ستمبر کے اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھے جا چکے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرما کر فائدہ اُٹھائیں

اطلاع یہ اخبار صرف اون صاحبان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جن کی قیمت وصول ہے باقی تمام صاحبان کے نام کے اخبار بند کئے گئے کیونکہ مابعد کا سلسلہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ بجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔

براہین احمدیہ (ہر چہار جلد) کی قیمت نصف سے بھی کم کر دیگئی ہے۔ یہ رعایت ماہ رمضان المبارک کے آخر تک قائم رہے گی۔ ممالک غیر کے واسطے دو ماہ تک۔ مفصل اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

کرشن اوتار برادر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور نے دس ہزار پیغام صلح کے ساتھ کرشن اوتار نام ایک رسالہ ۰ ۵ صفحہ کا نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہوا تقسیم کیا ہے۔ اس میں جو بنیاد دین سنت گرو دیے۔ نائم خود را بشکل کسے (الہام کرشن مہاراج علیہ السلام) کی بنا پر ہندؤں کو پیغام دیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے۔ اور سیدنا میرزا علیہ السلام اس کے برحق خلیفہ۔ آپنے عام نظارۂ قدرت سے استدلال کیا ہے۔ کہ ہر زمانے میں جیسے جسمانی بارش کی ضرورت ہے ایسے ہی روحانی بارش کی۔ اور بتایا ہے۔ کہ وید کا بار بار اترنا تو تم بھی مانتے ہو صرف غلط فہمی یہ ہے کہ وید سے مراد خاص کتاب نہیں بلکہ اس کے لغوی معنے کے لحاظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ کلام الٰہی کا نزول ہر زمانے میں ضرور ہے اور اس کلام میں فسادات زمانہ کے لحاظ سے ہدایت ہوتی ہے پھر آپنے ثابت کیا ہے۔ کہ ساتویں صدی عیسوی میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی حالت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان تھی۔ پھر نائم خود را بشکل کسے کی تشریح میں تناسخ کا رد کیا ہے اور بتایا۔ کہ جو نقص کسی پچھلے مرحلۂ زندگانی میں رہگیا ہو اوس کو دور کرنے کے لئے نیچر کا یہ دستور نہیں کہ پھر اسی مرحلہ میں گرایا جائے بلکہ آئیوالے مرحلہ میں اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کی اصلاح کے لئے تناسخ کے چکر کی ضرورت نہیں۔ پھر دوزخ کو ایک اصلاح خانہ ثابت کر کے قرآن کے معارف حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ یکتا ... مستحق ہے

نمک سلیمانی معدہ پر تمام بدن کی تندرستی کا دار و مدار ہے اس کے فعل کو ٹھیک رکھنے کے لئے سردار نونہال سنگھ بہارگو۔ بنارس کا تیار کردہ نمک تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ فی شیشی عہ زیادہ قیمت نہیں (اکمل)

انجمن ضعفاء حضرت میر ناصر نواب صاحب کی تحریک اور سعی سے بعض احباب قوت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعا کے واسطے ہر روز دو وقت جمع ہوتے ہیں۔ اور خلوص دل کے ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں الحاح کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اس انجمن کے ممبر باہم ایک دوسرے کی خدمت بالخصوص بیماری کے وقت یا دوسری تکالیف کے وقت کرنے کے علاوہ باہمی اخوت اور محبت کو بڑھانے کے لئے ہفتہ میں کسی ایک دن ملکر کھانا کھاتے ہیں سب اپنا کھانا گھر سے لاتے ہیں اور بے تکلف ملکر ایک جگہ کھاتے ہیں۔ اس کی ممبری ضعفاء اور غرباء سے شروع کی گئی ہے اور منشاء بھی یہ ہے کہ دلوں میں حلم اور غربت اور خاکساری پیدا ہو۔ سب ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں مشق کریں اس واسطے اس کا نام حضرت میر صاحب نے انجمن ضعفاء تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے۔

خط و کتابت کیوقت نمبر خریداری کا ضرور دینا چاہیئے جس خط کا جواب مطلوب ہو اوس کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے یا لفافہ کے ساتھ جب تک ایک ٹکٹ خط کے ساتھ نہ ہونگے کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ سب صاحبان اپنا لفافہ صاف کریں مہربانی ہوگی

خطبۂ جمعہ

وعلم آدم الاسماء کلہا پر امیر المؤمنین نے ۴ ستمبر کو خطبہ پڑھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیء ہے اس کی ذات و صفات کی ماہیت کی دریافت انسان نہیں کرسکتا۔ صفات سے جو افعال پیدا ہوتے ہیں اون کا بھی حقیقی علم نہیں ان افعال کا نتیجہ ہم نے دیکھا۔ ما اشہدتہم خلق السموات والارض ... اس صورت میں اشیاء کے ذوات کا علم بھی بغیر تعلیم الٰہی نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مختلف کاموں کے لئے بنایا ہے اور ہر ایک کو ایک خدمت سپرد کی ہے بس اسی کی نسبت اوس کو علم ہے چنانچہ مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں امداد کروں فرمایا اما الیک فلا۔ یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے ایسا ہی جب ہماری سرکار نبی کریم طائف گئے تو وہاں کے بدمعاشوں نے مخالفت کی اور شرارت سے پتھر پھینکے۔ جن سے آپکے جسم مبارک کو لہو لہان کر دیا۔ ۱۲ میل آپ دوڑتے آئے انگور کا ایک باغیچہ تھا وہاں ٹھہر گئے۔ مالک نے نوکر کے ہاتھ چند انگور بھیجدئے اور اوسے کہا دیکھو تم اس کی باتیں نہ سننا آپنے انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ متعجب ہوا۔ کہ بت پرستوں کے شہر کا رہنے والے توحید کے اس درجہ پر ہو۔ ملک الجبال آپکے پاس آیا۔ عرض کیا کہ اگر آپ فرمادیں تو پہاڑ ان پر گرا دوں فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے صالح پیدا کرے۔ غرض ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے چنانچہ جہنم کے لئے الگ فرشتے ہیں علیہا تسعۃ عشر۔ جنت کے لئے رضوان۔ ایک ہاروت ماروت جو بابل کے نبیوں پر کلام لاتے ان تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے گویا انسان ان تمام علوم کا جامع ہے اور اسی حقیقت کو اس آیۃ میں بتایا گیا ہے اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب آدم کو پہلے تعلیم دیگئی تو پھر فرشتوں پر فوقیت کیا ہوئی نادانوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ثابت صرف یہ کرنا تھا کہ اللہ جسے علم دیتا ہے اس کو آتا ہے چنانچہ اس نے آدم کو پڑھا دیا اسے جامع علوم (ذوات الاشیاء) بنا دیا۔ اور فرشتوں کو اس ڈھب کا نہ بنایا۔ دوسرے خطبہ کی نسبت فرمایا۔ عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان تا ولذکر اللہ تعالیٰ۔ یہ عمر عبد العزیز نے ذاتی معاملات کی بجائے پڑھا جسکی مقبولیت ہوگئی۔ مجھے بھی پسند ہے ایک تو اللہ کا کلام ہے دوم صالح آدمی نے قائم کیا اچھے لوگ ہمیشہ بدی کو دور کرنے کے لئے ایسی پاک تدبیریں کیا کرتے ہیں جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح و المہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے دوزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ گذشتہ دو اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین کو مدنظر رکھ کر (جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور وہ تحت لفظ ترجمہ ہے) حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اس کا یہ فائدہ ہو کہ گذشتہ دو اخباروں میں سورۃ احقاف۔ سورۃ محمد اور ایک حصہ سورۃ الفتح کا درج ہو چکا ہے اس طرح بہت جلد ایک بڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں دوستوں کو پہنچتا رہیگا امید ہے کہ احباب کو یہ طرز پسند خاطر ہوگا لیکن اگر کوئی صاحب اس میں کچھ تغیر یا اصلاح چاہتے ہوں تو مطلع فرما دیں تاکہ مزید غور کیا جائے۔ ایڈیٹر

رکوع ۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آیت ۷۔ لیس علی الاعمیٰ ..... الخ جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں۔

رکوع ۳

آیت ۱۔ لقد رضی اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ لقد کے لفظی معنے ہیں مجھے قسم ہے اپنی ذات کی۔ اس میں رافضیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ صحابہ منافق تھے اور صرف دو تین مومن تھے اسجگہ خدا تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ وہ ۱۴۰۰ مسلمان جو اس وقت بیعت میں شامل ہوئے تھے سب سچے مومن اور رضائے الٰہی کے حاصل کرنے والے تھے۔ یہ آیت اہل تشیع کے عقائد کی خوب تردید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علی اور ایک دو ان کے ساتھیوں کے سوائے باقی سب منافقوں کا گروہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع تھا اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کا سارٹیفکٹ ان کو کیوں عطا کرتا اس جگہ چودہ سو اصحاب کے سچے مومن ہونے اور ان پر انعامات نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چار دلائل بیان کئے گئے ہیں

۱۔ ان پر سکینت نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن نہ تھے تاہم ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک انشراح ان کی تقویت کے واسطے پیدا کیا۔

۲۔ وہ فتح قریب کے وارث ہوئے بہت جلد ان کو ایک بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ انہیں پر پورا ہوا۔

۳۔ مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے جب وعدہ خداوندی بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

۴۔ آیندہ بھی ... مغانم کثیرہ کا ان کو وعدہ دیا گیا۔ جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ سے ظاہر ہے

فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے بھی پہلے ایک فتح خیبر کی بھی ہوئی تھی۔ غزوہ خیبر ۷ ہجری میں ہوا جس کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اور انہیں ایام میں فدک والوں نے نصف الید دیکر صلح کر لی تھی۔

آیت ۳۔ کف ایدی الناس عنکم۔ اہل مکہ کو اس بات سے روکے رکھا کہ تمہیں ایذا پہنچا سکیں۔

آیت ۴۔ واخریٰ۔ یہ ایک وعدہ اور پیشگوئی ہے کہ جن دشمنوں پر تم ہنوز غالب نہیں ہو سکے ان پر بھی تم بالآخر غالب ہو جاؤ گے۔

آیت ۵۔ ولو قاتلکم۔ یہ جنگ کا زمانہ ہے اگر کفار تمہارے ساتھ جنگ کے واسطے آویں گے تو خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیگا اور کافر جو بزدل ہوتا ہے وہ ضرور شکست کھا کر بھاگ جائیگا۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائیں گے تو کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جاویں گے۔

آیت ۶۔ سنۃ اللہ۔ یہ قانون الٰہی جو پہلے سے اس طرح چلا آتا ہے اور قانون الٰہی کو تو کبھی بدلا ہوا نہ پائے گا یعنے خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہیگی ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن ہلاک اور مغلوب ہوتے رہے ہیں اب بھی ایسا ہی ہوگا بعض لوگ نادانی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ معجزات کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا سو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ معجزات قانون الٰہی کے برخلاف نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی عین قانون الٰہی ہوتا ہے جس سے انسان ناواقف ہے۔

آیت ۷۔ وھو الذی کف ایدیھم عنکم ... الخ۔ جبکہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آ پڑا مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس میں نہ ہوا۔

آیت ۸۔ ھم الذین کفروا ..... الخ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدہ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جنمیں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے اور بعض ہنوز مخفی تھے بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار سے جنگ کا سلسلہ چھڑا تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

آیت ۹۔ اذ جعل الذین کفروا ..... الخ۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی اور ایسے شرائط پیش کئے جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دینگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم

گئے اور یقین کر لیا کہ اسمین ہمارے واسطے بہتری ہے اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہمکو ہی فتح دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

رکوع ۴

آیت ۱۔ الرّءیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بناء پر آپنے حج کا ارادہ کیا تھا وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ سچے خوابوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا مین بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق مین پایا جاوے اور رویا کم وبیش سب کو ہوتے ہین تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو۔ لیکن اس معاملہ مین عام خواب بینون اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑ ہا روپیہ ہین۔ ہر ایک شخص کم وبیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے۔ مگر وہ اِتنے سے طبیب نہین کہلا سکتا کئی بدبخت لوگون کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے خدا ہمین بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین مین اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہین

آیت ۲۔ لیظہرہٗ۔ تاکہ تمام ادیان کی بدیان دنیا پر ظاہر ہو جاوین اور پاک دین کا تقدس نمایان ہو جائے۔

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا مین دین کے بڑے مرکز دو تھے ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران سے ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا اوس طرف یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا ہر دو مرکزون کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ مین اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید مین خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہین۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا مین زندہ ہے تو وہ مقابلہ مین آوے۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

محمّد۔ محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہین ہو سکتا۔ محمد کے معنے ہین وہ شخص جس مین خوبیان ہی خوبیان ہون ایسا ہی آدمی اللہ تعالےٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

معہ۔ جتنے آدمی آپکے ساتھ تھے اس مین اصحاب کی تعریف ہے۔ اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہین کہ سوائے ایک دو شخصون کے باقی سب آپکے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہین جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو۔ مسلمان اپنے اسلام مین ایسے پختہ تھے۔ کہ کفار کا کوئی اونپر اثر نہین پڑ سکتا تھا۔

اثر السجود۔ اون کے چہرون پر ایک نور نظر آتا تھا

مثلہم فی التورات۔ توریت مین صحابہ کا ذکر ہے اور اون کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدوسی ہین۔

فی الانجیل۔ متی مین خدا کی نسبت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے۔

لیغیظ۔ کافر کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے۔ جیسا کہ آجکل آرہا ہے۔

اس جگہ سورۃ الفتح کے نوٹ ختم ہوئے لیکن سورۂ فتح کی تفسیر کے متعلق چند مفید باتون کا ذکر کرنا ضروری ہے

ہجرت کے چھٹے سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ایک رویاء دیکھا۔ کہ آپ اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہین اور وہان مسجد حرام مین امن کے ساتھ داخل ہوئے ہین اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین جیسا کہ مکہ معظمہ مین سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھون سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ مین کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانون کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول مین بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر کشف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدون پر پورا ایمان لاکر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتون کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے اون کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہین اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رویاء کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہین کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیون کی جاتی ہے وہ تو خدا کا وعدہ ہے اور بہر حال پورا ہو گا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگون نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپنے پلیڈر کیون کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپنے خط وکتابت وغیرہ کوششون مین کیون حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہین جن کی کتب مین انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیرین موجود ہین مسلمانون کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیون کے واسطے خود یسوع کی لائف مین بہت سے ایسے واقعات موجود ہین یسوع بچہ ہی تھا۔ کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اُسے خفیہ طور پر ملک مصر مین لے گئے اور پھر عین نبوت کے زمانہ مین جب دشمنون سے خوف بڑھا تو اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پھر بزعم خود توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدہی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہین کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل مین دل وجان سے مصروف ہو جاتے ہین اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلان معمار یا فلان مزدور نے بنوایا ہے تاہم دانا لوگ جانتے ہین کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے مونہہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنےٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح انجنیر بادشاہ کا حکم پاکر یقین کر لیتا ہے۔ کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائینگے اور کوئی روکاٹ باقی نہ رہےگی اور مین کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو ساتھ ہے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہین اسی طرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے مین مصروف ہو جانا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بیّن دلیل ہوتی ہے اگر اسے اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اس مین کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا کسی کو اللہ تعالیٰ فرما دے کہ تجھے بچہ دیوینگے اور تیری نسل سے ہوگا۔ تو کیا وہ شکر نہ کرے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

کلام امیر المومنین

۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے طلباء مدرسہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

ہر ایک لچکدار اور نرم شے کے لئے بہت سے عجائبات ہوتے ہیں نرم چیز کو جس طرف چاہو پھیر دو وہ پھر جاتی ہے اور جس شکل میں اوسے بنانا چاہو اوسی شکل کو بہ آسانی اختیار کر لیتی ہے لیکن اس خوبی کے ساتھ اس میں ایک دقت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوس کو جلد کرم کھا جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک خطرہ میں ہے۔ بچپن کے عالم کی مشابہت اسی نرم لکڑی کے ساتھ ہے۔ بچہ کیسا ہی با اخلاق نیک لائق معلوم دے پھر بھی اس کی عمر ایک نا واقف نا تجربہ کار نا سمجھ اور نا عاقبت اندیش کی عمر ہے۔ جب بڑا ہوگا تب ہی اوس کو تجربہ حاصل ہوگا۔ مدرسہ کے چھوٹے بچوں میں بعض دفعہ ایک خفیف سی چوری کی عادت ہو جاتی ہے۔ کسی کا نب اٹھا لیا کسی کا قلم لے لیا یہ اگرچہ بہت چھوٹی سی بات ہے مگر اس کا نتیجہ دور تک پہونچتا ہے کیونکہ انسان جبکہ ایک چھوٹی سی بدکاری کو اختیار کرتا ہے تو پھر اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے مصائب میں گرفتار ہوتا ہے ایسا ہی ایک عیب تکبر کا ہے پہلے بچہ دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے رفتہ رفتہ یہ تکبر کی عادت اوس کے اندر راسخ ہو جاتی ہے اور بڑا ہو کر بھی وہ متکبر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ کسی کو سلام بھی نہیں کر سکتا جس کی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی لوگوں سے ایسا معاملہ کرا دیتا ہے کہ پھر اسکو بھی کوئی سلام کرنا پسند نہیں کر سکتا اسی طرح ایک عیب کاہلی اور سستی کا ہے چھوٹے بچے اونے کاموں میں سستی کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ سستی ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر دینی کاموں سے بے پروائی کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ دین سے بے تعلق ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھو ایک ہندو بچہ اگرچہ اوس کو ہندو دھرم کے عقائد سے ہزار اختلاف ہو جب کوئی کتاب یا مضمون وغیرہ لکھتا ہے تو سرے پر لفظ اوم ضرور لکھ دیتا ہے مگر دین کی طرف سے بے توجہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بچوں نے اپنے مضامین کے سرے پر بسم اللہ کا لکھنا ترک کر دیا ہے بعض بچے آسودہ حال ہوتے ہیں اور ان کی طرف دیکھ کر دوسرے فضول خرچ بننا چاہتے ہیں یہ بھی ایک نقص ہے قدرت نے سب کو یکسان نہیں بنایا۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی لمبا ہے کوئی چھوٹا ہے کوئی موٹا ہے کوئی دبلا ہے غرض سب باتوں میں اختلاف اور فرق ہے ایسا ہی مال و دولت کے لحاظ سے بھی لوگ یکسان نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے اس کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ لا تمدن عینیك الی ما متعنا بہ ...... الخ قسما قسم کے کفار کو جو کچھ دیا گیا تو ان کی طرف نظر اوٹھا کر بھی نہ دیکھ یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے احسان ہیں میں طالب علمی کے زمانہ میں بڑے بڑے وسیع الخیال لوگوں کی مجلس میں رہا۔ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ بادشاہ بننا چاہیئے پس میں بیٹھ کر سوچنے لگا کہ میں بادشاہ کس طرح بن سکتا ہوں۔ لمبے منصوبوں کا ایک بڑا سلسلہ میرے دل میں سے گذرا۔ لڑائیوں کے مصائب۔ دریاؤں میں گرنا۔ قلعوں سے کودنا۔ جنگلوں میں سے گذرنا۔ غرض تمام منازل طے ہو کر میں نے جاپان سے امریکہ تک فتوحات کیں اور تخت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے تب میں نے دیکھا کہ بادشاہ کے واسطے چاروں طرف سے خطرات اور تفکرات ہیں اس کے واسطے کوئی آرام کی زندگی نہیں اس قدر مصائب جس چیز کے واسطے اوٹھائے گئے وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی۔ تب میں نے اپنے شاہ بننے پر افسوس کیا اور شاہی کو چھوڑ دیا[1]۔ اور ایسے خیالات کو ہمیشہ کے واسطے ترک کر دیا۔ یہ جنون نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں آج تک کبھی کسی پولیٹیکل سوسائیٹی میں شامل نہیں ہوا جس سے حکومت کے خیالات پیدا ہوں اور دنیوی عیش و آرام اور شان و شوکت کی اشیاء کبھی میری نگاہ میں کوئی عزت نہیں پائیں طالب علمی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بڑے بڑے سامان مہیا کر دئے تھے میں شاہی ہاتھیوں اور گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا۔ مگر انہیں راستوں میں پا پیادہ بھی چلتا تھا۔ ہر دو امور میرے واسطے یکسان تھے۔ خدا کے فضل نے میری دستگیری کی۔

بچپن کے عالم میں انسان کے واسطے بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ ان کے دو علاج ہیں۔ ایک دعا دوسرے صحبت صالحین۔ بچپن میں جو لوگ اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہیں وہ بڑے ہو کر آرام میں رہتے ہیں۔ دیکھو ہم اس بڑھاپے میں ایسے عمدہ قویٰ رکھتے ہیں یہ اسی بچپن کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ بچوں کے واسطے تنہائی اچھی نہیں۔ تنہائی میں بہت سے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے۔ اب میں تمہیں ایک چھوٹی سی سورت سناتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ قسم ہے زمانہ کی انسان گھاٹے میں ہے بہت لوگ زمانہ کو کوستے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے خدا تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیسا مبارک زمانہ تھا کیسی تعلیم دنیا کے واسطے لایا۔ مگر انسان کی عمر اس زمانہ میں گھٹ رہی ہے لوگ کہتے ہیں عمر بڑھتی ہے مگر دراصل گھٹتی ہے برف کے پگھلنے کی طرح انسان کی عمر گھٹ رہی ہے ہمارا خدا خوبیوں والا ہے اوس کو پانے کے واسطے انسان کو چاہیئے اپنے میں خوبیاں پیدا کرے پنجابی میں ایک مثل ہے۔ جس کو حضرت امام مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے۔

بے مثل پانا چاہیں خود بے مثل ہو

مومن کو خیال کرنا چاہیئے کہ میرا مولا بدیوں سے پاک ہے وہ بدکار کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے گا ایمان کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان نیک عملوں کی طرف جھکتا ہے جب انسان خود نیک بنتا عمل صالح کرتا تو پھر دوسرے کو نیک بناتا حق سکھاتا اور صبر کی تعلیم دیتا ہے آجکل لوگوں میں صبر نہیں ایک گالی سن کر پچاس دیتے ہیں ایسا نہیں چاہیئے۔ غضب شہوات اور حرص کے وقت صبر سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ تم سب کو ایمان عطا کرے۔ عمل صالح کی توفیق دے حق پر چلانے اور دوسروں کو حق دکھلانے والا اور صبر سکھلانے والا بنائے

موش محفل

میرے عزیز بھائیو! ان چوہوں سے بچو۔ جو تمہاری محفلوں میں بڑی پھرتی سے خفیہ خفیہ آتے اور کچھ نہ کچھ اچک کر لے جاتے ہیں۔ نفرت کے سنکھیا کی گولیاں ان کے لئے تمام مکان میں بچھا دو۔ اور احتیاط و بیدار مغزی کی بلیاں ان کے رفع کرنے کے واسطے پال رکھو۔ پھر تھوڑے دنوں میں تم دیکھو گے کہ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (اکمل)

---

[1] اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپکو روحانی شاہ بنا دیا جہاں چاہد لاکھ انسان کے دل آپکے واسطے سچی ارادت کے ساتھ مسخر ہیں۔ ایڈیٹر

البدر ۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۱

گذشتہ اخبار میں احباب نے پڑھا ہوگا کہ [illegible] سفر تھا یہ ایک نہایت ہی مختصر سفر تھا جس کی بعض ضروریات کے واسطے مجھے لاہور امرتسر جانا پڑا تھا اور اس کے متعلق کوئی امر قابل ذکر نہ تھا جس کے واسطے سفر کی سرخی جمائی جاتی لیکن امرتسر میں ایک روز کے واسطے کپورتھلہ چلا گیا۔ وہاں جانے [illegible] اس خط میں مذکر ہے جو کہ نیچے درج کیا جاتا ہے

کپورتھلہ

ایک ریاست کا نام ہے اور اوس کے صدر مقام کا نام بھی کپورتھلہ ہی ہے جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب کی مین لائن کے اسٹیشن کرتارپور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کرتارپور کا اسٹیشن امرتسر سے جالندھر کی طرف جاتے ہوئے کوئی ایک گھنٹہ کا راستہ ہے۔ کرتارپور سے کپورتھلہ تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور ایک گھنٹہ میں ٹم ٹم پہنچ جاتی ہے کپورتھلہ کے شہر کا جو حصہ میں نے دیکھا ہے وہ اوس کا صدر یا چھاونی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس حصہ میں ہی تمام سرکاری مکانات اور باغات اور کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔ سڑکیں وسیع ہیں۔ صفائی بہت عمدہ ہے مکانات یوروپین طرز پر بنے ہوئے ہیں کھڑکیوں کی بناوٹ اور سجاوٹ سب انگریزی طرز پر ہے اور خاص مہاراجہ صاحب کے مکانات تو اس قدر یوروپین طرز میں ڈھلے ہوئے ہیں اور اون کے اندر کا سازوسامان اور وضع ایسی ہے کہ اگر اونہیں یوروپین طرز رہائش اور سامان عشرت کی نمائش کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ بعض دوست تعجب کرتے ہوں گے کہ

میں کپورتھلہ کا ذکر کیوں چھیڑ بیٹھا ہوں

اور اوس کے گلی کوچے کیوں پیمائش کرنے لگا ہوں۔ میرے عزیزو! یہ بلا وجہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں انسان کو اپنے محبوب کا ہر ایک فعل پیارا لگتا ہے کپورتھلہ کی

سڑکوں اور گلیوں اور مکانوں کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود دو دفعہ وہاں صرف اپنے مخلص دوستوں کی ملاقات کے واسطے تشریف لیگئے تھے اور آپ نے ان تمام مکانات اور باغات کی سیر کی تھی جن کی طرف میں اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ میری رہائش کا وقت اوس جگہ بہت تھوڑا تھا اور مجھے اس امر کا شوق دامنگیر تھا کہ مکانوں اور باغوں کی سیر کروں اور نیز مجھے اتنی فرصت ہی تھی [illegible] معزز دوست [illegible]

[illegible]

بڑی [illegible]

[illegible]

وہاں کوئی کتاب اردو یا انگریزی میں ریاست کپورتھلہ کے تواریخی اور جغرافیائی حالات کے متعلق نہ تھی۔ حالانکہ اس کتب خانہ کو [illegible] ہر قسم کی کتابیں مہیا کرے جیسا [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنی ہی رانی کے واسطے [illegible] ایک سپانیہ کی رہنے والی لیڈی ہے اور آجکل مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ میں ہے۔ اس محل میں فرنگی عیش و آرام کے تمام سامان نہایت فراخدلی سے مہیا کئے گئے ہیں ریاست اور اوس کے مکانات کے متعلق اتنے ہی ذکر پر کفایت کر کے میں جلد ان باتوں کی طرف آتا ہوں۔ جو ناظرین بدر کیواسطے خاص دلچسپی کا موجب ہیں یعنی کپورتھلہ کے احمدی برادران

حضرت اقدس کے پرانے دوستوں

میں سے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام نے کوئی دعوی مسیحیت یا مہدویت کے متعلق نہ کیا تھا اوس وقت سے یہ صاحبان حضرت کے ملنے والے ہیں۔ ریاست میں ایک وزیر حاجی صاحب کے نام سے مشہور گذرے ہیں اونہوں نے کتاب براہین احمدیہ منگوائی تھی جس کو برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب خانصاحب محمد خان مرحوم

(والد خان صاحب عبد المجید خان) منشی عبد الرحمن صاحب نے دیکھا اور حضرت کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ تب سے یہ دوست حضرت اقدس کے ساتھ ایک ایسا دلی تعلق محبت اور اخلاص کا رکھتے ہیں کہ کوئی امر بھی ان کیواسطے ابتلا کا موجب نہیں ہو سکا حضرت اقدس کو اس جماعت کے ساتھ کیسی محبت تھی اس کیواسطے میں

حضور علیہ السلام کا ایک خط

[illegible] نقل کرتا ہوں جو کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے [illegible] لکھا تھا [illegible] کا باعث [illegible]

[illegible] خان صاحب [illegible] لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محب نے اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب کی تحریر کو اپنی نسبت خیال کیا ہے مگر جانتا رہے کہ کارا ایسا نہیں ہے آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپکو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھ آپ سے اور منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے۔ پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ مونہہ سے نکلے میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالی کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے اور آپ اون دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں آپنے دل محبت سے ساتھ کیا اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھلایا۔ پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں چاہیئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم

خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۷ جنوری ۱۸۹۴ء

حضرت اقدس کی تحریریں

جو کہ آپنے احباب کپورتھلہ کے متعلق کیں ان کا اس جگہ کتاب ازالہ اوہام سے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں سچائی

کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجا لاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھکر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لاویں اور دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ اون کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جاوے۔ وہ سچے وفادار اور جان نثار اور مستقیم الاحوال ہیں خدا اون کے ساتھ ہو۔ اون کا نوجوان بھائی سردار علیخان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔

حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کے علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور اون سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے، یہ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

پرانی باتون

کو یاد کرتے ہوئے احباب کپورتھلہ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ جب حضرت اقدس کپورتھلہ میں تشریف لائے تو جو دن آپکے آنے کا مقرر تھا اور اس دن تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپکے استقبال کیواسطے اسٹیشن پر اور راستہ میں آدمی کھڑے رہے تھے اوس دن آپ نہ آئے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک مسجد میں آکر ٹھہرے۔ ساتھ صرف ایک خادم شیخ حامد علی تھا۔ مسجد کی چٹائی پر بے تکلف لیٹے رہے اور بازار سے دودھ روٹی منگوا کر کھایا۔ یہاں تک کہ ہم کو خبر ملی تب ہم جا کر آپ کو لے آئے اور ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ جب کہ ہم آپ کو جشن ہال دکھانے کے واسطے لے گئے۔ تو وہاں مہاراجہ صاحب اور انگریز اور میمیں کھیلنے میں مصروف تھیں اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ جب مہاراجہ صاحب کو حضرت کے جانے کی خبر ملی تو اونھوں نے اجازت دی کہ مرزا صاحب آ جاویں چنانچہ آپ گئے مگر ایک طرف کھڑے رہے اور کسی چیز کی طرف چنداں توجہ نہ کی۔ مہاراجہ صاحب نے دور سے مرزا صاحب کو دیکھکر اپنا وزیر بھیجا کہ ان سے ملاقات کریں۔ وزیر نے تین دفعہ آپ کو سلام کیا مگر آپ کی توجہ اس کی طرف نہ ہوئی۔

منشی محمد اروڑا صاحب

اپنی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے جو اونکو حضرت کے ساتھ تھی اور ان مہربانیوں اور شفقتوں کی یاد میں جو حضرت ان پر اور دیگر احباب کپورتھلہ پر کرتے تھے چشم پر آب ہوتے رہے اور ہم لوگوں کو بھی رلایا۔ منشی صاحب فرمانے لگے میں نے کبھی اپنے پاس کوئی چیز رہنے نہیں دی اپنی ضروریات کو بہت تنگ کر کے جو کچھ بھی ہو حضرت کی خدمت میں پہنچاتا ہر ایک عمدہ شے جو مجھے ملتی اور میری مقدرت میں ہوتی آپکے واسطے حاضر کرتا۔ آپ کی جدائی کا مجھے صدمہ ہے پر شکر ہے کہ میرے پاس کوئی شے یا روپیہ اب ایسا نہیں ہے جس کو دیکھ کر میں یہ حسرت کر سکوں کہ یہ میں نے حضرت کو کیوں نہ دیدیا۔ میں نے کوڑی اپنے پاس نہ رکھی کبھی جب کبھی میں جاتا اور آپکو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے میں صرف آپکے دیدار کا عاشق تھا۔ مجھے اب موت کا بھی ڈر نہیں رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مرونگا تو حضرت سے تو ملاقات ہو جائے گی۔ میں نے کبھی حضرت کی خدمت میں اپنے لئے کسی امر کیواسطے دعا کے لئے نہ کہا آپکے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لاتا۔ ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر آیا۔ تو فرمایا کہ یہ عقیدہ کی بات ہے ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک امیر کا ذکر کیا کہ وہ عیش و آرام میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس عیش و آرام کا انجام اچھا نہیں دیکھو ہوا جب تھوڑی تھوڑی چلتی ہے تو کیسی اچھی لگتی ہے مگر جب تیز ہو کر آندھی اور طوفان کا رنگ اختیار کرتی ہے تو پھر کیسا نقصان پہنچتا ہے۔

برادرم منشی ظفر احمد صاحب

فرمانے لگے کہ ایک دفعہ ہم جالندھر میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ قریب ایک ماہ کے وہاں ٹھہرے وہ شہر ایسا خشک دل اور لامذہب کا مذہب ہے سب تنگ آ گئے سب رفتہ رفتہ چھوڑ گئے ایک دن ہم نے بھی ارادہ کیا کہ اجازت چاہیں اسی خیال میں تھے جو حضرت اندر سے تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اکثر لوگ تو چلے گئے اب آپ ہی رہ گئے ہیں پنجابی میں مثل مشہور ہے۔

نوان نو دن پرانا سو دن

نیا دو بہت لوگوں پر چلتا ہے اور پرانا سو دن رہتا ہے اس بات کو سنکر ہم خاموش ہو گئے اور رخصت لینے کے ارادے کو چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ ہم حضرت کیساتھ ایک باغ میں گئے جہاں گیندا کے پھول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوشبو دے رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا

کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے

(دیکھئے ایک خاردار پودا ہوتا ہے جس میں اولی خوشبو نہیں ہوتی)

خانصاحب عبدالمجید خان

جناب خان صاحب محمد خان کے فرزند ارجمند ہیں باوجود نوجوانی کی نعمت کے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے باپ کا عہدہ افسری بگھی خانہ ریاست کا عطا کیا ہے خانصاحب ریاست میں نہایت ہر دلعزیز ہیں ہر طرف نہایت عزت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں حضرت اقدس کے ساتھ آپکو اپنے باپ کی طرح دلی اخلاص ہے خان صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ حضرت اقدس ان کے خطوں کا جواب اپنے دست مبارک سے لکھیں اگرچہ ایک لفظ ہی ہو بعض دفعہ حضرت صاحب خود اون کو جواب لکھتے تھے اور بعض دفعہ مجھے حکم دیتے تھے۔ کہ میں جواب دوں اکثر یہ حکم خان صاحب کے خط پر تحریر ہوتا کہ "جواب لکھا جائے"۔ اس صورت میں خانصاحب کی دلی حالت کا اندازہ کر کے میں وہی خط جس پر حضرت کے تین لفظ میری طرف لکھے ہوتے تھے۔ کہ "جواب لکھا جائے" بھیجدیا کرتا تھا اور یہ امر خان صاحب کے واسطے اس قدر خوشی کا موجب ہوتا۔ کہ میں اگر دو صفحہ کا لمبا خط بھی لکھتا تو نہ ہو سکتا۔ میں کپورتھلہ میں خان صاحب موصوف کے ہی مکان پر ٹھہرا تھا اس سفر میں

میاں محمد یوسف صاحب

سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ میاں صاحب کے سپرد سکری کوٹھیوں کا انتظام ہے اور کام بہت اور اہم ذمہ واری کا ہے۔ جس کو وہ نہایت خوبی سے سرانجام دے رہے ہے۔

ہین۔ آپ کو سلسلہ کے ساتھ بہت محبت ہے باوجود کم فرصتی کے اخبارین پڑھتے اور دوسرون کو سناتے ہین اور خدمات دینی مین دل کہول کر حصہ لیتے ہین میان صاحب موصوف مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ کے سفر مین بہی ہو آئے ہین۔ آپنے مجھے روس کی بُت پرستی کا کچھ ذکر سنایا کہ وہان بازارون مین اور گلی کوچون مین مریم اور یسوع کے بُت نصب ہین جیساکہ ہندو لوگون کے بُت ہوتے ہین جو گذرتا ہے ٹوپی اُتار کر سر جہکاتا ہے عورتین سجدہ کرتی ہین نہایت کثرت سے بُت پرستی پہیلی ہوئی ہے افسوس ہے کہ میان صاحب کو بسبب کاروبار سرکاری اور ملالت طبع فرصت بہت کم ملی اور مین دل کہول کر نہ ان کی باتین سن سکا اور نہ اپنی سنا سکا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔ اللہ تعالیٰ اونکو استقامت اور نیکی کے کامون مین توفیق عطا کرے خدا نے چاہا تو پہر کبہی ملاقات ہو رہے گی۔ حضرت کے پرانے خادم

منشی عبد الرحمن صاحب

اور اون کے فرزند رشید میان عبد السمیع اور سلطان پور کے ایک رشید نوجوان میان احمد دین اور خان صاحب کے بہائی بشیر احمد صاحب سے بہی ملاقات ہوئی بہنشی فیاض علی صاحب ڈاکٹر فیض قادر صاحب سردار خان صاحب۔ منشی عزیز الرحمن صاحب اور منشی حبیب الرحمن صاحب وہان نہ تھے اس واسطے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔

عاجز کپورتہلہ مین ۱۲ تاریخ کو ایک بجے پہنچا تہا۔ اور ۱۳ تاریخ کو صبح ۳ بجے وہان سے رخصت ہوا۔ ۱۲ کی شام کو مین نے احباب کپورتہلہ کو خطاب کرتے ہوئے ایک تقریر کی جو آگے البدر مین درج ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر کے خط کا قلم | بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے

امید ہے کہ دوست اس کو پسند کرینگے اور اسکے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بہی ہم سننے کے واسطے طیار ہین۔

فروخت کتب بند | چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہیگا۔

المفتی

(از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

---

۱۳۷ مقتولین جنگ کا معاملہ خدا پر چھوڑو | ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ اس وقت جو مسلمان جنگ مین مرتے ہین اون کا کیا حال ہے آیا وہ شہید ہین یا حرام موت۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جب حضرت امیر تیمور حلب مین گئے تھے تو آپنے علماء سے سوال کیا کہ حضرت علی و معاویہ کے مابین جو جنگ ہوئی تہی اس مین طرفین کے مقتولین کے متعلق کیا فتویٰ ہے علماء خوف زدہ تھے خاموش رہے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک محدث آیا اور اس نے کہاکہ مجہے امیر صاحب کے پیش کرو مین اون کے سوال کا جواب دونگا۔ چنانچہ وہ پیش ہوئے اور انہون نے امیر صاحب کی خدمت مین کہاکہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جنگ ریا کیواسطے کرتا ہے اور کوئی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے کوئی شخص قومی محبت کے لئے لڑائی مین جاتا ہے اور کوئی صرف تعصب کے سبب اس مین شامل ہوتا ہے کسی کو سوائے اس کے غرض نہیں ہوتی۔ کہ مخالف کے ساتھ اس کو کوئی ذاتی عداوت ہوتی ہے لیکن کوئی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اعلائے کلمۃ اللہ کیواسطے جنگ مین جاتا ہے۔ غرض الاعمال بالنیات ہے۔ جناب امیر ان لوگون کے دل کی حالت اور نیت کو ہمارے سامنے پیش کردین۔ پہر ہم اوس پر فتوے لگا دینگے یہی جواب اب بہی ہمارا ہے۔

۱۳۸ بے وضو اذان و قرآن | ایک شخص کا خط حضرۃ خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا کہ بے وضو قرآن شریف پڑہنا یا اذان دینا جائز ہے۔ فرمایا جائز ہے۔

معذرت | آجکل ہر طرف بخار کا موسم ہے مطبع کے بعض ملازمین کی بیماری کے سبب اخبار کی طیاری اور چہپائی مین بہت دقت ہوئی ہے اس واسطے یہ اخبار صرف دس صفحہ پر شائع ہوتا ہے تاہم کوشش کیگئی ہے کہ تمام ضروری باتین درج اخبار ہو جائین

جلسہ سالانہ قادیان | جو عموماً دسمبر کے آخری ہفتہ مین ہوا کرتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بہی انہین تاریخون مین ہوگا۔ جو صاحب اس موقع پر کوئی نظم پڑہنا چاہتے ہون یا کوئی لیکچر دینا چاہتے ہون اس کی نسبت مفصلہ ذیل اطلاع خاکسار کو دین۔

(۱) کس زبان مین ایسی نظم یا نثر ہوگی (۲) مضمون کیا ہوگا۔ (۳) کتنا وقت تخمیناً اس کے سننے پر خرچ ہوگا (۴) خود صنف پڑہینگے یا کسی دوسرے صاحب سے پڑہانے کا انتظام کیا جائے (۵) کونسا دن آخری ہفتہ دسمبر مین ایسے ناظم یا لکچرار صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہوگا۔ یہ اطلاع بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مین پہونچنی چاہیئے۔ کیونکہ پروگرام کے بننے کے لئے اس اطلاع کا آنا ضروری ہے یہ بہی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ دیجاوے اور وقت پر کسی خاص نظم یا لیکچر کے سنانے کیواسطے زور دیا جاوے یا حضرت امام صاحب سے خاص اجازت لی جائے۔ مینے حضرت امام صاحب خلیفۃ المسیح کی خدمت مین اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور اغلباً وہ مقررہ پروگرام کے خلاف کسی صاحب کو جن کا نام اس مین درج نہ ہوگا اپنی نظم یا نثر کو سنانے کی اجازت نہ دینگے براداران مہربانی فرماکر آخر ماہ اکتوبر تک مجہے اطلاع دین۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶

نیک نمونہ | جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی اس تحریک پر کہ خاص قومی سرمایہ کے لئے ایک ہزار آدمی جلسہ دسمبر پر خود یا دیگر احباب سے بہی جمع کر کے پچیس پچیس روپے لاوے۔ مندرجہ ذیل احباب نے پچیس پچیس روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے دیگر احباب کی تحریص کیلئے درج اخبار فرماکر مشکور فرما دین۔

۱۔ خواجہ احمد صاحب چک نمبر ۴ ڈاکخانہ بہلوال۔ تحصیل بہیرہ ضلع شاہ پور

۲۔ منشی محمد دین صاحب گرداور قانونگوئی محکمہ حصول اراضی جہلم کنال۔ جزاہم اللہ خیرا۔

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶

نامہ نگارون کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکہاکرین لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہین ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کرکے ایک کالم پر لکہا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہان کہ نامہ نگارونکو مضامین کی رسید دے یا ناپسند مضامین کو واپس کرے

متفرق خبریں

میونسپل کمیٹی لاہور مزید ترقی کے کاموں کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ بطور قرض حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کی اراضی کا سالانہ محصول (۱۱۰۰ روپیہ) میونسپل کمیٹی نے معاف کر دیا۔

بتوں کی خبر کہ وہاں پچھلے ہفتے افق شمالی پر ایک بڑا روشن دُمدار ستارہ دیکھا گیا۔ خیر باشد۔

ہندوستان اور لاسہ (تبت) کے درمیان انگریزی چینی ڈاک کا باضابطہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مسٹر کسویل صاحب نے سررشتہ ڈاک کے سپرنٹنڈنٹوں کی دس نئی اسامیاں منظور کی ہیں۔ مبارک ہے۔

ماہ جولائی میں سرحدی صوبہ میں ۴ ہزار ۷۶ بچے پیدا ہوئے اور تین ہزار ۱۹۷ بچے مرے۔

آگرہ کالج سے ایک ہندو طالب علم خارج کیا گیا اس لئے کہ مفسدانہ لٹریچر پڑھنے سے باز نہ آتا تھا۔

جمعرات گذشتہ کو بوقت ۳ بجے صبح دارجیلنگ میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ زلزلہ سخت تھا سب چونک اٹھے۔

شاہ ایران نے تبریز کے سردار کو قطعی احکام بھیجے کہ ۴۸ گھنٹہ کی مہلت دیکر تمام شہر کو گولوں سے اُڑا دیں۔

سرکش فریق کو نوٹس دیا کہ تمام ہتھیار ڈال دیں سرغنوں کو حوالہ کریں ورنہ بلا تحاشا شہر کو اجاڑ دیں گے۔

ہمارے حضور شاہ و قیصر نے بھی سلطان روم کو دوستانہ مبارکبادی کا پیغام بھیجا اس کو نیک فال سمجھتے ہیں۔

شاہ ایران تیار ہیں کہ انتخاب و اجلاس پارلیمنٹ کی تاریخیں مقرر کریں لیکن دھمکی ہرگز نہیں مانیں گے۔

سب سے پہلے مقدم و ضروری ہے کہ صوبہ آذربائیجان میں شورش بند کی جائے اور بدامنی کی بیخکنی کی جاوے۔

اس کے بعد وہ خود جب دیکھیں گے کہ انقلاب پسند بخوبی سیدھے ہو گئے اسوقت پارلیمنٹ کی اجازت منظور کریں گے۔

شاہ کجکلاہ ایران کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ وہ کسی غیر طاقت کا دباؤ گوارا نہیں کریں گے یہ قطعی ہے۔

ٹولون میں لاٹوشی ٹریویلی نام جنگی جہاز میں ایک عظیم توپ کے دفعتاً پھٹ جانے کا سخت حادثہ ہوا ہے۔

اس حادثہ سے توپ کے کنگورے ہی اُڑ گئے چند سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ۵ کی لاشیں آسمان میں اڑ گئیں

مساچوسٹ کی خلیج بزرڈ بین بانکی نام امریکن جنگی جہاز تربیت کرتا ہوا چٹان پر چڑھ کر شکست ہو گیا ہے۔

سٹی آف بنگال نام ایک جہاز ساحل الاسکا پر ٹوٹ گیا وکیدہ اور ۱۰۰ چینی و جاپانی جوان غرق ہو گئے۔

تبت کے دلائی لامہ ننگچاؤ میں پہونچے وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر پایہ تخت پیکن (چین) کو چلدئے ہیں۔

برٹش پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کریں گے اس میں لاٹری کے اشتہاروں کی اشاعت جرم سمجھی جائیگی۔

فلپائن میں طوفان۔ وسطی فلپائن میں سخت طوفان آیا جس سے کثیر اتلاف نفوس ہوا چونکہ تار ٹوٹا ہوا ہے اس لئے کوئی مزید تفصیل موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ آج شام کو کلکتہ کے شمال میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک لاٹھیاں اور اینٹیں چلتی رہیں۔ پولیس کے آنے تک کئی آدمی سخت زخمی ہو چکے تھے جو ہسپتال پہنچائے گئے۔

گذشتہ موسم سرما میں ہندوستان انگلستان کے فوجی اخراجات کی تقسیم اور انگلستان میں ہندوستان کی گورہ فوج کی بھرتی کرنے اور وہاں کی فوجی تربیت کے خرچ کے تناسب وغیرہ پر غور و خوض و نظر ثانی کرنے کی غرض سے لندن میں منعقد رہی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر پینتالیس لاکھ روپیہ سالانہ کا مزید فوج کا خرچہ ڈالا گیا۔

مس بلیر جو لاہور و ملتان کے مابین ریلوے سفر کے دوران میں کمال سفاکی سے قتل کی گئی تھی۔ دو پٹھان مولانہ اور شواہد نامی اس کے ہلاک کرنے کے شبہ میں گرفتار ہوئے اول الذکر نے اپنے بیانات میں دوسرے کو بھی شریک جرم قرار دیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ ستمبر کے اندر نارتھ ویسٹرن کی کل آمدنی ۹۱۰۰۰ روپے کی بمقابلہ ۱۲۴۷۹۹۳ اسی ہفتہ سال ماسبق کے ہوئی۔ کمی کی وجہ گندم کا تھوڑا اور غلہ کا کم روانہ ہونا ہے۔

۱۲ ماہ حال کو پشاور میں آنریبل سر جارج روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے وکٹوریہ میموریل ہال میں دربار منعقد کر کے مہمند قوم کے جرگوں سے ملاقات کی۔ اس دربار میں برہان خیل، تارک زئی، حلیم زئی، عیسیٰ خیل، داویزئی، بائی زئی اور خویزئی کے جرگے موجود تھے صرف خدا خیل فرقہ کا جرگہ موجود نہ تھا۔ چیف کمشنر بہادر نے ان جرگوں کو مطلع کر دیا کہ اگر برٹش علاقہ پر مہمند اقوام نے اور زیادہ چھاپے مارے۔ تو اس کا نتیجہ خراب ہوگا ان کے علاقہ میں برٹش فوج سخت سزا دینے کے لئے بھیجدی جائیگی آخرکار حلیم زئی اور تارک زئی فرقوں نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ اگر مہمند کے بدمعاش لوگوں کی چھاپہ مارنے کے لئے جانے کا قصد کریں گی۔ تو ہم ان کو اپنے علاقہ میں سے گذرنے نہیں دیں گے۔ اس شرط پر ان دونوں فرقوں کے آدمیوں کو ان کے معمولی وظیفے دئے جایا کریں گے غرضیکہ مہمند قوم کے جرگوں کے ساتھ اب بہت قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ آئندہ ان کی لوٹ مار سے برٹش علاقہ کے سرحدی دیہات محفوظ رہیں گے۔

نواب عظمت علی خان صاحب رئیس و جاگیردار کرنال نے اپنی تمام جائداد اسلامی تعلیم پر وقف کی تین لاکھ۔ انجمن حمایت اسلام کو بھی قریب ۱۹ ہزار حصہ آویگا۔ علی گڈھ کالج وغیرہ کو بھی۔

سرحدی وادی کاغان میں فرقہ جاگرائی کے لوگ برسر فساد ہیں وہ چار پانچ چھاپے مار چکے ہیں۔

ندیا میں بم کا پارسل بھیجنے والے نوجوان بنگالی کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر تلک منڈالے کے سنٹرل جیل میں رکھا گیا۔

[illegible] میں۔ یہاں تک بزرگی نے پروا نہ کی۔ خاتمہ!

کلکتہ میں پانچ کیس تجارتی مال کے جرمنی سے آئے ان میں قلمیں اور سامان کارتوس کا ذخیرہ نکلا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن ہولر پر ایک ٹرین پٹڑی سے نیچے گر بیٹھا۔ انجن ہمراہ ۵ گاڑیاں الٹ گئیں۔

کیمبر (مدراس) میں ایک شخص کو مفسدانہ لکچر دینے کی پاداش میں پانچسال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

شرقی بنگال ریلوے کے نددیس فائر میں بجم مچیدی کچھ سے نکلے چلتی گاڑی میں مال گاڑی لُٹی۔

دربھنگہ میں خشک سالی کے باعث فصلیں تباہ ہوئیں اور یہاں خیرات کے آزمائشی کام جاری کریں گے۔

انگریز کروڑپتی مسٹر کارنیگی نے ایک رفاہ عام فنڈ کو ۲۵ لاکھ ڈالر دئے۔ نمایاں فیاضی ہے۔

اس کا مستقل سود ۱۲۵ ہزار پونڈ یا ایک لاکھ ۸۷ ہزار روپیہ بے شمار امداد پر خرچ کیا جاویگا۔

ٹرکی کی اورینٹل ریلوے کی شاخ رومیلیہ پر بلغاریہ قابض ہو بیٹھا۔ اسپر عثمانیہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

در ثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت مدلل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۰۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۲/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ا/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سید نقشہ نویس پشاور سے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ جمیرا کر اس کا رخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ ورد [illegible] غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۱۲/ کر دی گئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں۔ جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لئے پر قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

کامن احمدی (الاوداد والے) قیمت ۲/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھوم کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صما/ ٭ مجلد اصلی قیمت صما/
رعایتی ۶/ ٭ رعایتی ۶/۱۲

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

اصلی میلاد اور سیرۃ کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میرانی تولہ ۵/ قسم دوم ۳/ سرمہ قسم اول ۱۲/ قسم دوم ۶/ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

در ثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۷۱ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۲/

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائیت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سیڈ نقشہ نویس پشاور سے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ پیپر اگر ہم کا رسالہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ وغیرہ کی نہائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸/ کر دیگئی ہے۔

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائیت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے ابتدا میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات — مستورات کے بہت پر قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

کامن احمدی — (الاداد والے) قیمت ۲/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنے براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھوم کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہائیت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد ۲۵/ رعایتی ۶/ ؛ مجلد اصلی قیمت ۲۶/ رعایتی ۱۲/

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

اصلی میسواک اور میسواک کا سرمہ — مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میسواک فی تولہ ۵/ قسم دوم ۳/ سرمہ قسم اول ۱۲/ قسم دوم ۸/ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر — احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم الله الرحمن الرحیم ۞ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR – QADIAN

قیمت عام پیشگی للعہ

چه گویم با تو گر آئی چها دست قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارا

جلد ۷ — نمبر ۳۸

مورخہ ۱۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ راکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۴ر

معذرت

الحمد للہ کہ قادیان میں اسقدر بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے خبریں آرہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ کے فضل وکرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس مین ہر دو بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔

پیشگی قیمت

اخبار صرف اُن دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا دارونکے نام اخبار بند کیا گیا ہے۔ بہ سبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔

ضرورت

عمارات صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر

خلیفہ رشید الدین صاحب سکریٹری سب کمیٹی تعمیر

انجمن احمدیہ ہوشیارپور

شیخ سلطان محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیارپور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میر مجلس۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکریٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین ومحاسب ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ نندا چور۔ حزب دیال۔ بھنیان بیندوری بھگوریاں۔ اجھر وغیرہ گاؤن اس انجمن کے متعلق رہیں گے۔

دعا مدد

بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہالے خانصاحب احمدی اعلیٰ نمبردار موضع ملا ایکسو نسات سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے جب حضرت اقدس کی بیعت کی تو اسوقت انکی عمر ایکسو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

انجمن احمدیہ پھیلان

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بموجب آپکی اس تحریک کے کہ جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنی ماہوار جلسوں کی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گذشتہ میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی واعظ یہاں بھیجا جاوے جس پر حضرت موصوف نے حافظ روشن علی کو دار الامان سے روانہ فرمایا۔ اور وزیرآباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لالہ موسیٰ سے میاں مہر الدین صاحب اور موضع سعد اللہ پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے ان دنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اسواسطے تمام بستی کیچڑ پانی سے رُکی ہوئی تھی مگر احباب مذکور کی انجمن تہ دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے محض للہ اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو طے کر کے اپنے آپ کو یہاں پہنچایا ۱۰ راگست جمعہ کے دن حافظ روشن علی صاحب نے اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور صحبت بد سے اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد عام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو یا کسی شبہ کا ازالہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے میاں مہر الدین صاحب نے بڑے جوش سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کر کے حاضرین کو پیروی کی ترغیب فرمائی

نماز عصر کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔ اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب درخواست مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشاء کے بعد گاؤں کے اندر ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات تک وہ دو گھنٹہ ہر رات وعظ فرماتے رہے اور مقدور بھر حق ملائمت ادا کیا۔

اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب اپنے کاروبار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اٹھا کر جمع ہوئے تھے جماعت ہیلاں باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمان داری کے حقوق جملہ ادا کئے۔

حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر عام چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتل ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہانیاں ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی۔ اور مرزا صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔ اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستۂ آیات

برادر میر عبدالصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے اللہ تعالی کے احسانات کے شکریہ میں ایک مضمون لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے یہ دکھایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس کسی نے انکے ساتھ از حد عداوت کی اُسکو خدا تعالی نے غارت کیا۔ ایک ہندو سنار نے غیر احمدیوں کے بہکانے سے نالش کرنی چاہی وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اُسکے جانشین نے نالش کر ہی دی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ ایک قریبی رشتہ دار قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض جذام میں گرفتار ہو کر مر گیا۔ ایک شخص کالے خاں نامی رات کو اُٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہوکر ایک ہی ماہ میں مر گیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہو گئی تھی جو ظاہر کردی گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خان نامی ہمارے گھر کو دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اڑے وقت میں امداد کی۔

دلیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی کیوجہ سے شہرۂ آفاق تھی۔ مگر اب نہ معلوم کیا وجہ ایسی خراب کردی ہے کہ اسنے اصلی الف خانی کا نام بدنام کر دیا ہے۔ ہر ایک پڑیہ دیسے ہی سر بمہر ہے اور تعریفی الفاظ لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص۔ امید کہ کارخانہ اسکی اصلاح کر کے پھر اپنی پہلی نیک نامی کریگا۔ ایک پبلک کا خیرخواہ از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر اسکا کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب بتلا سکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار کردینگے۔ اڈیٹر۔

مدینۃ المسیح

بفضلہ تعالی

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں اور خدام کے واسطے شب و روز دعا میں مصروف ہیں۔ آپ درس قرآن حسب معمول مسجد اقصی میں بعد نماز عصر دیا کرتے ہیں۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث

۲- حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ قرآن شریف کے سننے کے واسطے

۳- جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالی آدم علیہ السلام کا ذکر کر کے اُنکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔ درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالی نے اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب ہوں بعض لوگوں کو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود بعض کو دوسری پہلو نسے خدا تعالی نے ایسے ہی آدم کو منع کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دُکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔

خدا تعالی کے احکام کی خلاف ورزی کرنا آپنے آپکو تکلیف اور دُکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں سے گناہ بھی ایک سبب ہے، تم اس سے بچو گو خدا تعالی نے ویعفوا عن کثیر کہا ہے مگر نبلوہم بما کانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات والسیئات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت اعلی نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔

فازلہما الشیطن عنہا۔ شیطان نے انکو پھسلانیکی کوشش کی۔ اہبطوا بعضکم لبعض عدو۔ بعض لوگ آپسمیں لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں سنکر ہمکو بےعزت کر دیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالی نے آدم کو کچھ کلمات دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ہدی۔ جو لوگ ہدایت پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا انکا معاون ہوتا ہے۔

ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض درختوں سے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں مشرکوں کا مذہب یہود و مجوس۔ نصاری کا مذہب یہ مذاہب خطرہ میں ہیں۔ سوای صحابہ کے مذہب کے مسلمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالٰی کے فرمائے ہوئے معز لنہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائی ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے یہ رائے دی ہے کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا۔ ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرماویں۔ - اڈیٹر -

ترجمہ مجلد ... ہیں ایک روپیہ ... دیں ... سکتا ہے خرچ ڈاک پہلا آنا چاہیے ... ہوگا - محمد صادق

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو کہ مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپکی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو پیشدستی نہ فرماتے تھے آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بمعہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لیئے آیا ہوں اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ اُنہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریمؐ کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا۔ اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسی۸۰ کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہو گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپنے اپنے صحابہ کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے انسے بیعت لی سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے اُنہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کر لی۔ جو اسی۸۰ آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں —

پھر یہ کہ دوسری سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ اور مسلمانوں کے ہتیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ اگر مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجائے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے —

ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو اُس وقت مسلمانوں کی طرف ہو جاوے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام دائل تھا قریش کے عقد عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی جسمیں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسری سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کرکے واپس چلے گئے۔

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا، سچا ثابت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رائینا المسجد الحرام۔ قسم ہے خدا کی ہمنے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا۔ جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلد باز یہ نہیں سوچتا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کروگے چنانچہ اگلی سال زیارت کعبہ ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیا کو اللہ تعالیٰ نے سچا کر کے دکھا دیا۔ اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر

کفار کے پاس واپس آجائے - تو کفار واپس نہ دینگے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوں میں بہت مشکل گذری کیونکہ اسمیں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں حرج نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے - کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں - اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کیواسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا - چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اسمیں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپکے پاس چلا جائیگا اُسکو ہم واپس نہ لیں گے -

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابو بصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا - کفار میں سے دو شخص اسکے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابو بصیر کو واپس مانگا آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابو بصیر کو واپس کر دیا ابو بصیر چار و ناچار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے اور بڑی عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے - یہ سارا نقشہ ابو نصیر کے سامنے تھا - راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب وہ پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے - ابو نصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہے ذرا مجھے دکھا تو سہی - اس کافر کے سر پر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اسکی شر سے بچانا تھا - اسنے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابو بصیر کے ہاتھ میں دیدی ابو بصیر نے تلوار کی جو تعریف کی تھی اُسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا - اور ابو بصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا - آنحضرتؐ کو خبر ہوئی - تو آپنے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابو بصیر کو یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ مجھے پھر گرفتار کرا دیں گے اسواسطے وہ مدینہ سے چلدیا - مکہ تو نہ جا سکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اُسنے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارہ ڈیرہ ڈالدیا دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے - پہلے ابو جندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ ایک خاصی جماعت ہو گئی - جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اسکی خبر لیتے - کفار نے تنگ آکر حضرتؐ کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابو بصیر اور اسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کیساتھ تعرض نکریں اور انکو واپس بلا لیں - آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابو بصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کی ساتھ تعرض نہ کرو اور واپس میرے پاس چلے آؤ - چنانچہ وہ واپس آگئے -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے - مراجعت کیوقت راستہ میں یہ سورہ نازل ہوئی صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ آجکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو اسپر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اسواسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے - بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے لئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا تھا - اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا - لگے کوئی بہانہ لڑائی کا تلاش کرنے -

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر شبخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بیخوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے - نوفل کے حملہ سے چونک اُٹھے اور لڑائی شروع ہو گئی - وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیار دینے کی اور جب اندھیرا ہو گیا - تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے - جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزیں ہوئے - مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے - صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیخدمت میں روانہ کیا - عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسطرح عرض کیا -

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا
اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں
حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
قسم اپنے اجداد اور اُسکے آباء قدیم کی
إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا
ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی
وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیری وعدہ مضبوط کو
وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُو أَحَدَا
اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں بلا پاتا
فَانْصُرْ هَدَاكَ اللهُ نَصْرًا أَبَدَا
تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے
وَادْعُ عِبَادَ اللهِ يَأْتُوا مَدَدَا
خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے
فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ قَدْ تَجَرَّدَا

باقی آیندہ انشاءاللہ

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار مین عاجز اپنے کپورتھلہ جانے اور وہان کے دوستون کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریرین اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کر چکا ہے اس اخبار مین دو دوستون کا نام لکھنا رہ گیا تھا یعنے میان وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار مین وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہان لکھ کر مین نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکھا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک وانحر
ان شانئک ھو الابتر

پیارے بھائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتھ تھی اور ہے تم نے بارہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر مین آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہان مہمان رہے۔ مین یہ بھی چاہتا رہا کہ آپ لوگون کی اس خواہش کو پورا کر دون۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی مین آپ کے قدمون سے جدائی کچھ ایسی ناگوار خاطر ہوتی تھی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم دیتی تھی اور آپ کے بعد بھی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتون نے اجازت نہ دی کہ مین کبھی کپورتھلہ مین آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہان آیا تھا تو اس وقت بھی آپ لوگون نے لکھا تھا کہ مین ڈیپوٹیشن کے ساتھ آؤن اور مجھے فرمایا گیا کہ مین ایسا کرون۔ لیکن اون برگزیدہ آدمیون مین خواہ مخواہ شامل ہو کر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجھ کر مین نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹھا رکھون اب بھی مین قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے مین یہان کا آنا نہ تھا۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تھی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹھہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام مین سے ایک دن کیواسطے کپورتھلہ ہو آؤن اور میرا دل خوف مین ہے کہ میرا یہان آنا حضرت امیر المومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے گو مینے راستہ سے خط لکھدیا تھا اور امید ہے کہ وہ میرے یہان آنے کو ناپسند نفرماوین گے اور میرے واسطے دعا کرین گے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیون کو معاف کرے اور میرے گناہون کو بخشے اور تقوی کی راہون پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر تھا کہ مین ایسے وقت مین آپ لوگون کی ملاقات کے واسطے آؤن جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا مین تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہون

کیونکہ تم اس امر کے حق دار ہو کہ تمہارے ساتھ یہ ہمدردی کی جاوے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتھ بہت پرانے تھے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلون کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہین۔ مین اس کا کیا اندازہ کرون۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق تھے تو وہ بھی آگے کسی کا عاشق تھا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تھا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تھا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تھے تو وہ بھی اپنے محبوب کے وصال کا آرزومند تھا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخری کلام یہی تھی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا مین اس اپنے پیارے اللہ کے حضور مین نماز پڑہنا تھا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چھ سات گھنٹہ برابر اوس کے قدمون مین حاضر تھا اور اس نظارے کو دیکھ رہا تھا۔ کہ کس طرح وہ دنیا ومافیہا سے لاپرواہ ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکھا اور اوسی مین فنا ہو گیا۔ وہ نماز پڑہتا تھا اور اسی نماز مین وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا اور اپنے ملیک کے پاس جا بیٹھا اور ہمین یتیم چھوڑ گیا اس بات کا تو غم نہین کہ دنیا مین ہمارا کیا حال ہو گا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہین کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تھا کہ خضر اور موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑا درخت بنے گا اور لاکہون قومین اس کے سایہ تلے آرام کرین گی۔ ہان غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتھ تھے اوس نے اپنے حسن واحسان سے ہمارے دلون کو لبھا لیا تھا اور تم تو اے اہل کپورتھلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ مین دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس تم لوگون پر کس قدر شفقت کرتے تھے وہ اپنے قدیم دوستون کو خصوصیت سے یاد کرتے تھے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تھا۔ وہ تمہارے ساتھ بے تکلف تھے اور وہ تمہاری نازبرداری کرتے تھے اچھا وہ پیارا چلا گیا اور **تمہین بھی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہین کس کے ساتھ دل لگانا چاہیئے**

جا اے پیارے خوش رہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا مین چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور بہت مشقت اٹھائی۔ اور تو اتھک معلوم ہوتا تھا مگر اس محنت شاقہ مین تو بہت گداز ہو چکا تھا اور ضرور تھا کہ اب تجھے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے گلے لگایا۔ تجھے مبارک ہو اس نبیون کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کے جوش مین تو نے ہر ایک دکھ اٹھایا اور اس کے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا۔ اور اپنے یار کی یاری مین ایسا پکا نکلا کہ تو بھی لولاک کا خطاب پانیوالا ہو گیا۔ صلوٰۃ ہو تجھ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتین ہون۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجھ پر نظر عنایت رکھتے ہین اسی سفر مین سب سے پہلے مجھے محبی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللھم اغفر وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تھا اور اسی سفر مین اپنے بے تکلف دوست منشی محمد اروڑا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تھا۔ پیر کپورتھلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

میرے لئے کوچہ یار مین ایک جھونپڑا بنانے کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہون نے اپنی زرخرید زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے مین اپنی ضرورتون کی پرواہ نہ کی۔ مین ان کے واسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض مین انہین اور ان کی اولاد کو بہشت مین بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین

غرض اسے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل مین آپ لوگون کے لئے محبت کی خاص یادگارین ہین اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ مین آپکے واسطے دعا کرون وہو السمیع العلیم۔

میرے عزیزو! مین نے اپنی اس تقریر کے شروع مین سورۂ کوثر پڑہی تھی اور تم خیال کرتے ہوگے۔ کہ یہ دیوانون کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ مین اس امر سے انکار نہین کرسکتا۔ کہ مین دیوانہ ہون پر مطلب کا سیانا ہون اور مین نے جو کچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرۃ مرحوم سے اوس وقت کے ملنے والے ہین۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تہا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے اس واسطے آپ خدا تعالیٰ کے بہت سے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہین۔ اور اس کوثر والے نشان کے بھی آپ شاہد ہین۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بھی نازل ہوئی تہی۔ چنانچہ آپکے الہامات مین یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفاءہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر اے محمد ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ پھر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بھی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطیناک الکوثر۔ اچھا اب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیرون مین لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت مین جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہو گا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہو گا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابھی نہین پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزین جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہین کرسکتے۔ اور نہ ہماری استعدادین عقلین اور افہام ایسے ہین کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکین اس کی مثال یون سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہائت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ مین دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ مین ریل کا کوئی نشان نہ تھا نہ اس کا کوئی نام تہا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب مین عام سواری گدھے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدہا اتنا لمبا ہوگا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہوگا۔ غرض جب کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدہا کہا گیا۔ تو پھر آپ خیال کرسکتے ہین حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضون یا نہرون کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزین ہون گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہین کہ وہ کوثر کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا مین بھی آنحضرتؐ کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبرین دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگون کو طیار کرے لیکن اگر اوس کی پیشگوئیان صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتین۔ تو کمزور انسان شبہ مین پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب مین ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیان اس جہان کے متعلق بھی دی جاتی ہین تاکہ اس کی صداقت کا بین ثبوت دست بدست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان مین بھی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے مین بہتات اور کثرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے سب خیر اور بھلائی کی چیزین کثرت سے عطا فرمائی ہین۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء مین ملی ہے اول تو یہی کہ پہلے جس قدر نبی ہوتے تھے۔ کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ تمام جہان کے لوگون کی طرف نبی ہو کر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص زمانہ محدود کے واسطے نبی ہوتے تہے۔ مگر آنحضرتؐ قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہوگا آپکا متبع ہوگا۔ پھر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بھی پھیل گئی۔ آپ پر اُمت درود شریف پڑہتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہین۔ دوسری امتون کے نبیون کو یہ بات حاصل نہین۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا جاتا ہے۔ غرض مین کہان تک گنون۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت مین مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا۔ ع

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر آپ کی شان تو جو ہے سو ہے آپکے غلام احمدؑ نام کو بھی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنون کے نظارہ کو یاد کریں جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت مین جایا کرتے تھے۔ مہینون آپ رہتے تہے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تہا مگر آج مہمانون کے واسطے ایک خاص لنگر خانہ ہے جس کے ملازمین ہی اسّی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہین۔ مسافرون اور روٹی کھانے والون کے خرچ کا اس سے اندازہ کرلیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی سُنت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ نبی غریب اور نادار لوگون مین سے چنتا ہے۔ جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتھی نہ ہو۔ پھر اوس کو سب کچھ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزارون اوس کے مطیع اور کروڑون روپے موجود۔ خدا تعالیٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غرباء کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ مین بھی

خداتعالےٰ نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت مین جب کوئی اس کو نہ جانتا تہا اوسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کر دے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوینگے اور تیرے واسطے تحائف لائینگے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجھ نہ سکے اور انہون نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بہلا اس کے پاس کون آئیگا۔ مگر خدا کے فرشتون نے اپنا کام کیا۔ اور ہزارون ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ یہانتک کہ وہ جو دنیا مین اکیلا آیا تہا اسکی وفات پر

چار لاکھ انسان چشم پُرآب ہوئے۔ یہ ایک کوثر تہا جو آپ کو اسی دنیا مین عطا ہوا۔ پہر ایک کوثر یہ تہا کہ جب آپنے دعوے کیا۔ تو متکبر فقیہون نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اوس نے کسی مدرسہ مین تعلیم نہین پائی دستارِ فضیلت نہین باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہین ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اوس نے اسی کے قریب کتابین لکہین جن مین قریباً بیس عربی مین۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص طمع لوگون کو روپے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تاکہ کسی طرح مقابلہ مین کچھ لکھ سکین۔ مگر سب کی قلمین ٹوٹ گئین اور وہ چھپ کر اپنے گہرون مین بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ کچھ لکھ سکے۔ غرض اسطرح ہر بات مین اللہ تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھ اوس کیواسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤن مین جو ریل کا اسٹیشن تک نہین ہر قسم کا میوہ اس کے کہانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اوس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خداتعالےٰ نے مہیا کر دیا مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیان بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ مین خدا کے ہاتہ جس کی آنکھ دیکھنے کی ہو وہ دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہون وہ سنے۔

غرض ہر بات مین ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہوا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو! یہی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلا اور صدمہ کا بہی ہوا جب وہ مراتب مین کمال کو پہنچ چکا جب دنیوی زندگی کو تمام کر چکا تو

اس کا کام جو اس دنیا مین تہا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تہا کہ **انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر۔** جب وہ وقت آئے کہ تجہے کوثر مل جئے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت مین لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جہک جا اور ایسا جہک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کر دے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ ہماری مسیح کا آخری فعل اس دنیا مین نماز تہا اور وہ نماز مین ایسا محو ہوا۔ کہ ساتھ ہی وانحر پر بہی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ جو اس نے سب کچھ خدا کی راہ مین دے رکہا تہا۔ اور بالآخر اپنی جان بہی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہین کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تہی اور اس بیماری کا باعث وہی دماغی محنت تہی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف مین کرنی پڑتی تہی۔ جب کبہی آپ کوئی کتاب یا مضمون لکہتے رہتے اور اس مین زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے رہتے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تہا۔ یہی دورہ آخر وقت مین پیغام صلح لکہنے کیوقت بہی نہایت شدت سے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکہنے مین آپنے بہت سخت محنت کی تہی اور سارا سارا دن لکہتے رہتے اس واسطے دورہ بہی ایسا شدید ہوا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتین ہون اس پر اور برکتین اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تہا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑہتا ہوا اپنی قربانی کر دیگا۔ تو اوس وقت نادان دشمن سمجہے گا۔ کہ اب احمدیون کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہو گا تیرا سلسلہ بڑہیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خداتعالےٰ کے تمام وعدے پورے ہون گے۔

تو ابتر نہ ہو گا

بلکہ **ان شانئک ھو الابتر۔** تیرا دشمن ابتر ہو گا اور جس قدر تیرے بدخواہ ہین وہ نامراد مر جائینگے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری عزت بہت جو رسالے اور کتابین لکہی ہین۔ وہ دنیا سے ست جائینگی۔ اون کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور تلاش کرنے سے بہی وہ دنیا مین نہ ملین گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکہون لاکہ انسان اس سے فائدہ اٹہائین گے اور آیندہ قیامت تک ہدایت کا دروازہ بند ہو گا اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جوا اپنی گردن مین ڈال لیگا۔

خدا نے اب بہی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس نسل کے ذریعہ سے ایک پاک جماعت بنا دے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہو گا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہو گا۔ ہان وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدون کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتہ کو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلون کو اوس نے حضرت امیر المومنین

نور الدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنا دیا۔ اوس کی قدرتون پر قدرتین ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو گا اور وہ شاندار محل جس کی بنیادین ہمارے امام نے کہڑی کر دی ہین۔ وہ تمام آباد ہو گا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکہے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس درخت کی پر فن شاخین ہو۔ خدا تم کو سرسبز رکہے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلون کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوےٰ کی راہون پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسرون کی اصلاح کرو حسن اخلاق بہی ایک کرامت ہے بحث مباحثہ سے تم لوگون کو اس قدر کہینچ نہین سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بہائیون کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بہائی مین عیب دیکہو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق مین دعا کرو۔ سچی خیرخواہی اس مین نہین کہ اپنے بہائی کی عیب گیری کرو بلکہ اس مین ہے کہ نرمی کے ساتہ اسے سمجہا دو۔ بلکہ سمجہانے سے بہی پہلے اس کے حق مین دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

جلسہ مقرر کرو۔ اور اگر ہو سکے تو ایک سالانہ جلسہ کیا کرو اور اس میں باہر کے معزز دوستوں کو مدعو کیا کرو تاکہ تبادلہ خیالات سے فایدہ ہو۔ باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد پہونچا کرو۔ کیونکہ تم خود اس مین کمی کرنے والے نہین۔

بالآخر مین آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہون محبت کے اظہار کے لئے جو کہ آپنے میرے ساتھ کی اور بالخصوص خان صاحب

عبدالمجید صاحب

کی مہمان نوازی اور خاطر داری کا مشکور ہون اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہون۔ کہ وہ آپ لوگون کے اخلاص اور محبت مین ترقی دے۔ اور آپکو استقامت عطا فرما دے اور نیکیون کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

ٹریکٹ سیریز

(از مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے)

چند روز ہوئے کہ مین نے ایک تحریک میگزین کی توسیع اشاعت کے لئے کی تہی جس پر مین سمجھتا ہون بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ خدا تعالیٰ اون چند احباب کو جزائے خیر دے جنھون نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور خداداد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت مین قریب پچاس کے اون کی توجہ سے ترقی ہوئی۔ اون ان مین خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی ہے جنھون نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے تعلق بیعت نہ رکھنے والے پیدا کئے اور قیمتین بھی پیشگی وصول کرکے بھیجدین۔ اس وقت میرے سامنے ایک عیسائی مذہبی رسالہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" ہے اس مین ایک چھوٹا سا نوٹ ہے۔ جسکا ذکر شائد بعض دلون کے لئے فائدہ کا موجب ہو۔ ایک دوسرے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ مین یہ ذکر کیا تہا کہ دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ کے خریدار چار ملین یعنے چالیس لاکہہ مین۔ جسپر رسالہ مذکور لکھتا ہے۔ کہ صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت ہے اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابہی دس لاکہہ سے ہی کچھ کم ہے اور پہر لکھتا ہے۔ کہ شائد اخبار نے غلطی سے اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے۔ (یہ دوسرا رسالہ بہی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے) جس کی اشاعت پینتیس لاکہہ ہے۔ اور جو ماہوار نکلتا ہے ایک ملک مین تو مذہبی رسالون کی اشاعت کا یہ حال ہے اور ادہر ہم ہین کہ دس ہزار تک رسالہ کے پہنچنے کے لئے پانچسال سے تحریک کر رہے ہین مگر اس کے بہی بمشکل پانچوین حصہ تک پہونچے ہین اور ہمارے دوست انہی اشاعت پر ایسے مطمئن ہین۔ کہ آگے بڑہنے کی شائد خواہش ہی اون کے دلون مین پیدا نہ ہوتی ہو۔

اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے۔ ہمارا رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزارون رسالے ہین جن مین سے اکثر لاکہون کی تعداد مین شائع ہوتے ہین اور پہر ہزارہا سال کے دلون مین جمے ہوئے عقائد جو فطرت کا جزو ہوگئے ہین۔ اب ہمارے احباب غور فرماسکتے ہین۔ کہ اس قدر طاقتون کے بالمقابل دو تین سو رسالہ سے کیا کام ہوسکتا ہے۔ بے شک سچائی اپنے ساتھ ایک طاقت رکہتی ہے مگر اس سچائی کا کانون تک پہنچانا بہی ضروری ہے۔ ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہزارون بلکہ لاکہون انسانون مین سے کوئی ایسا جری طالب حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پروا نہ کرکے سچائی کو قبول کرے مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اس وقت چل رہے ہین لاکہون انسانون تک پہنچنا ایک امر محال ہورہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست نے جنھون نے پہلے ہی اشاعت اسلام مین باقی سب دوستون سے بڑہ کر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا (مجہے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی اجازت نہین دیتے اور پہلے بہی اکثر دفعہ انہون نے اپنا نام مخفی ہی رکہا ہے) اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی تحریک کی کہ ریویو مین جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین نکل چکے ہین۔ اون کو ٹریکٹون یعنی چھوٹے چھوٹے رسالون کی صورت مین ہزارہا کی تعداد مین شائع کرکے مفت تقسیم کیا جائے۔ مگر چونکہ اکثر چندون کی تحریک کرنی پڑتی ہے اور مین اس بارگران کو خوب محسوس کرتا ہون جو اس چھوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا ہوا ہے (چھوٹی سی قوم مین اس لئے کہتا ہون کہ واقعی وہ لوگ جو اعانت سلسلہ مین حصہ لینے والے ہین ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہین ہے) اس لئے مین نے ان کی خدمت مین لکہا کہ اگرچہ یہ ضرورت جو آپنے محسوس کی ہے۔ واقعی بڑی بھاری ضرورت ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض مین سے ہے بلکہ اہم ترین غرض ہے مگر ابہی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندون کی تحریکین ہوئی ہوئی ہین۔ جیسے چندہ تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ بہ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی چندون کا بہی بہت بوجھ ہے۔ اس لئے سردست اس تحریک کو کچھ عرصہ کے لئے توقف مین رکہا جاوے۔ تو شائد بہتر ہو۔ مگر جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اوس کے اسباب بہی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔ میرا یہ جواب میرے اس دوست کے لئے کافی نہ ہوا۔ اور انہون نے لکہا کہ ایک ہزار روپیہ اس غرض کے لئے مین دیتا ہون آپ اس کی تحریک ضرور کرین۔ چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ مین پیش کیا گیا جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ انجمن اس تجویز کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت مین اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے۔ بعض واقعات کے پیش آجانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے مین مانع رہے ایک مہینہ گذر گیا اور آج مجہے یہ توفیق ملی۔ کہ یہ چند سطرین لکھ کر احباب کی خدمت مین پیش کروں اسی اثنا مین تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپنے فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جائے۔ اور نیز مولوی ابوالحمید صاحب نے حیدرآباد دکن سے بہی خود ایسے ٹریکٹ چھپوا کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تہی۔ اون کی خدمت مین بہی یہی تحریر کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ٹریکٹ چھپوانے کی تجویز انجمن نے خود منظور کرلی ہے آپ بہی جس قدر روپیہ اس کار خیر مین خرچ کرنا چاہتے ہین اس جگہ بھیجدین تاکہ کام اکٹھا اور بابرکت ہو اس کے متعلق مین بابو محمد منظور الٰہی صاحب کو بہی توجہ دلاتا ہون۔ جنہون نے ایک دفعہ اس سے پہلے ہی خود اردو ریویو مین سے بعض ایسے ٹریکٹون کا انجمن کی معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تہا۔

مراسوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کار خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات مینے اسلئے لکھی ہے کہ تا کسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے - انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے - یہ کام سیکڑوں روپیوں کا نہیں ہزاروں کا ہے - اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک - روپیہ دے سکتے ہوں تو اپنی ارادہ سے مطلع فرمادیں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹوں کا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوائے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائیں گے - اور کسقدر تعداد میں اسوقت ہو سکتا ہے - جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے - البتہ عام اطلاع کیلئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے -

(۱) فلسفۂ اسلام - یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط - عصمت و شفاعت - تناسخ - قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ - عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ - اسلام کی برکات - برکات دعا - ضرورت وحی - کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں - پردہ - تعدد ازدواج طلاق - غلامی - سود - قرآن کریم کی حفاظت - احادیث کی صحت - اسلام بجواب سیل صاحب - اسلامی اور مسیحی جنگوں کا مقابلہ - اسلام کی بہشت اور دوزخ - میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرمادیں - تا کہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے -

دو ٹریکٹ سردست دفتر بدر سے ملسکتے ہیں

ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مخدوم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ درکار ہے - واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے - ہمارے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں اُنکو دبانیکے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہیئے جو اُن اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جنپر آجکل اعتراض کئے جاتے ہیں - عصمت انبیا کی متعلق ایک بسیط اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کیصورت میں چھپا ہوا ۱۲۲ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے - ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی و شافی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے - جسکا نام غلامی ہے - اسوقت اگر احباب ان دونوں رسالوں - عصمت - غلامی - کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر جزیل کے مستحق ہوں - ہمنے محض اس کار خیر میں دوستوں کے لئے یسر پیدا کرنیکے واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجای ۱۰ر کے ۵ر - اور غلامی کی قیمت بجائے ۴ر کے ۲ر کردی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقعہ آپ لوگ ہاتھ سے جانے نہ دیں - متعدد جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں باد بہاری سے بڑھکر خیرات کرنے والے ہوتے تھے - اس زمانہ میں اس سے بڑھکر کوئی خیرات نہیں ہو سکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال و جان خرچ کر لیا جای - احمدی قوم سے بڑھکر دین کیلئے کون دردمند ہو سکتا ہے - میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جھکی ہوئی ہیں - یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے پس تم بڑھو - اور مال و جان کو اشاعت دین میں خرچ کردو - کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچائیگی -

متفرق خبریں

باربرٹن کی خبر مظہر ہیں کہ ۶ ۷ ہندوستانی جو ڈیلاگوا سے آئے تھے - سرحد پر گرفتار ہو گئے ہیں -

ساموس کے تین باغیوں کو حبس دوام بامشقت کی سزا ملی - ۱۱ - کو اس سے ہلکی سزا ملی ہے اور ۹ - جو لاپتہ ہیں - ان پر موت کا فتوی صادر ہوا ہے -

حیدرآباد کی تباہی

حضور نظام کے قلمرو میں صدر مقام اور اُسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اسپر حضور ملک معظم نے ہز ہائنس کو ہمدردی کا تار روانہ کیا ہے یکایک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ ہنوز باقی ہے ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جارہی ہے بہر نوع حالت نہایت قابل رحم ہے -

ضلع کابل مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

خود کابل میں اس مرض سے ۵۰ - ۶۰ - موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل جانیوالوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے -

البیان

دفتر البیان نے رمضان المبارک کی خوشی میں اعلان کیا ہے کہ جو حضرات البیان کو ماہ رمضان میں خریدینگے انکو بجای تین روپے تمام قیمت سالانہ کے صرف دو روپے قیمت میں البیان دیا جائیگا - یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہواری رسالہ عربی ہے جو مع ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے عبارت نہایت ادیبانہ اور عام فہم ہوتی ہے - تمام دنیا کے مسلمانوں کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں - علمی تاریخی مضامین محققانہ ہوتے ہیں - عظمت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے - قیمت پیشگی ہے حجم تین جزو ہے - دو جز اصل رسالہ اور نصف جز علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ المعارف کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آزاد بلگرامی کے دیوان کے جو مضامین

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

در ثمین حضرت اقدس کی تمام نظمونکا مجموعہ (جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں - مجلد ۹ / بیجلد ۶ /

شری نہکلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد (ساکن سنور ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے - حجم ۱۰۲ صفحے - قیمت ۸ / جلد منگوالی بہت عمدہ ہے -

کرشن لیلا ہندی نظم - مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ عجیب ہے لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۰ /

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱ /

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر لشیا و رہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائی فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے - قیمت غلامی ۳ / عصمت انبیاء ۷ /

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے - قیمت صرف ۸ /

ظہور المسیح یہ کتاب ۔۔ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسے لکھتے مخالفونکی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا - قیمت ۶ /

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح بیان بہت عمدہ - قیمت لہر /

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ در ثمین مجلد منگوائیں گے انکو مجلد ۸ / کے ۶ / میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے - اصلی قیمت بے جلد صمہ / رعایتی عہ :: مجلد اصلی قیمت صمہ رعایتی عہ

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا ہے

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا ہے قیمت ۹ /

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جنکے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے قیمت ۳ /

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۴ /

نظم مستورات مستورات کے لئے بہتر قیمت ۱ /

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ /

کامل احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۰ /

ست سلاجیت گلگتی علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہماری ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اٹھا کر لائی ہیں یہ ایک مسلم مشہور دوائی ہے - جو کہ تمام بدنی قوت کو بڑھاتی - جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار باشباب آنکو دکھنی ہے - دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۶ ماشہ ۹ / - ۹ ماشہ ۱۲ / - ایکتولہ ۱۵ / ۲ تولہ عمہ - پانچتولہ للعہ / محصول ذمہ خریدار

(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اصلی ہمیرا اور ہمیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے - قسم اول ہمیرا فی تولہ عمہ قسم دوم ۶ / سرمہ قسم اول عہ / قسم دوم عہ / ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

بدر
BADR — QADIAN
المسجد الاقصیٰ
اخبار بدر قادیان
قادیان ضلع گورداسپور
نمبر ۳۹
چہ گوئیم باتو از آں چہار قادیان میں
رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۲ ... دینی غرض وارالامان میں
مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ ... مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء
کس سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا
ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دو عظیم الشان نشان

مبارک تھا وہ مسیح ہاں وہ میرا آقا مسیح موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ اور مجھ سے پوچھو تو ایک ایک منٹ خدا تعالےٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا وصال بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفوں پر کاری حربہ چلا تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفسد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی ہاتھوں سے سیاہ پوڈر مل لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخربون بیوتھم بایدیھم ویوم یعض الظالم علی یدیہ مگر سخت جانی یا بعبارت دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذبوحی باقی تھی اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں بجھے ہوئے دو خنجر چلائے تا پھر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا سکے اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل ان میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر میں درج ہے۔ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے پھر دیکھو الندا رکا ٹائیٹل پیج

الندا من وحی السماء

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے	جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر	وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم	نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے	حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا تعالےٰ کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر **حیدر آباد - دکن** کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی:- اللہ اکبر حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی ایک مختصر سی ندی جس کو برساتی نالہ سے بڑھ کر نہ کہنا چاہئے۔ اس کی طغیانی نے کیسی محشر خیز تباہی پھیلی۔ جو غضب الٰہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ دس بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل گنج اور ریذیڈنسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ سر سالار جنگ مرحوم کا نصف محل منہدم ہو گیا ریذیڈنسی کی پختہ ... سیلاب کے رو میں خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اور یہ سب ہنگامۂ محشر ایک ہی دن میں بپا ہوا۔ کیونکہ دوشنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں ایک ہسپتال معہ مریضوں کے بہ گیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد سکندر آباد ریلوے کا سلسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ نواب افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے ہم کا تنور تک جس قدر خبریں آئیں ان سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے ۱۹۰۵ء کا خوفناک زلزلہ کانگڑہ ابھی لوگوں کو بھولا نہ ہوگا جہاں چشم زدن میں چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں تھیں مگر بہ اندازہ عرصے کے بعد محقق ہو سکا تھا ویسے ہی حیدر آباد کی افسوسناک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی تہ میں کیسی المناک حقیقت مخفی رکھتی ہو۔ خدا وند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

اور پھر دوسرے اکناف عالم میں ڈیرہ غازیخان ضلع لائل پور۔ شور کوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے

باقی رہے کافر سو وہ ابتدا ہی سے قدس آبا ئنا الضراء والسراء کہتے چلے آئے ہیں مگر وہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دوم پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ نے ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء کا بدر دیکھئے حٰم تلک آیات الکتاب المبین کی نسبت فرمایا کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم) اور پھر فرمایا کہ بیمار بہت چیخیں مارتا ہے۔ یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہٖ یہی حالت تھی آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۳) ماتم کدہ۔

پیر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق ایڈیٹر ... اخبار چھاپ کر شائع ہوا

مرض ہے اس لیے بشارت سے فرمایا کہ انی احافظ کل من فی الدار من ھذہ المرض الا الذی ھو سارمی۔ پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں تاکہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف میں نہ گزریں۔ اور جب الہام "امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا" بلکہ "دوبارہ زندگی عطا ہوئی۔ گو "زندگی منسوخ شدہ" تھی۔

کون ہے سوائے اُس عالم الغیب ذات کے جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس صفائی سے چھ ماہ قبل بتا سکے اور حق کے دشمن کے سوا کون ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کو جو اپنے اقتداری دعاوی کے ساتھ پوری ہوئی۔ جھٹلائے

ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ منظور محمدؐ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام "عالم کباب" ہوگا اور اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی"۔ اب جب کہ منظور محمدؐ کی بیوی مر چکی ہے تو یہ پیشگوئی کہاں گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس تحریر کی بنا ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء کے مکاشفہ پر ہے جہاں یہ لکھکر "دیکھا منظور محمدؐ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے"۔ **نیچے فرمایا کہ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمدؐ کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔**

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی۔ کہ وہ منظور محمدؐ کون ہے۔ اگر خدا کے علم میں زلزلہ مقدر ہے۔ تو جو محمدؐ کا منظور ہوگا۔ اُس کے گھر میں جو محمدی بیگم ہوگی۔ اُس کے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں اس کے دس نام ہیں۔ ہاں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی موعود لڑکا ہو۔ جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔ پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو۔ اس کا حال حاملہ کے بطن کی طرح ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کیا ہے۔ اور اگر ہے کہ خدا کے علم میں بھی یہی منظور محمدؐ مراد ہے۔ تو چور بے گھر کے رہنے والے سُن رکھیں۔ تمہارا خدا قادر خدا ہے۔ اور اُس کی

پس اس کی حکمت بالغہ نے جب زلزلہ کو منسوخ کر دیا۔ تو زلزلہ کی شرائط کو بھی محو کر دیا۔ اور اس نسخ کا علم ہمیں الہام ماتم کدہ سے ہوتا ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

اے منکرو! تم خدا کا شکر کرو۔ کہ عذاب الٰہی تم سے ٹل گیا۔ کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے۔ افسوس ہے تمہاری عقلوں پر۔ تمہیں تو چاہیئے کہ اس رحمۃ للعالمین مسیح موعود کے خلیفے کے قدم لو بوسہ دو جس کی دعائیں ابر رحمت بن کر تم پر برسیں۔ توبہ کرو۔ اور یہ شوخیاں چھوڑ دو۔ ابھی خدا کا غضب کلی طور سے دنیا پر سے نہیں اُٹھا۔

"طاعون چلا گیا (یا کم ہو گیا) پر بخار باقی ہے"

کیسا بخار عالمگیر تھا جس سے ایک دنیا بول اٹھی۔ "ایک اور قیامت بپا ہوئی"۔

طاعون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ان اجرام کی فوجوں کا تعلق اسی جری اللہ فی حلل الانبیاء سے تھا۔ اور پھر آئے دن کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر چڑھتے رہنا بھی ضرور تھا۔ تا ثابت ہوا۔ کہ غلام احمدؐ کو بروز **محمدؐ و احمدؐ** بنا کر بھیجنے والا خدا اُس کے متبعین کے ساتھ ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ ایسی چند ایک پیشگوئیاں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے مامور من اللہ کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ آیات میں متشابہات کا ہونا ضروری ہے۔ تا حد عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا اجر ضائع نہ ہو۔ اور دین نا اہلوں کے پاس نہ چلا جائے بلکہ ایسی باتوں سے تمحیص ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ محمدی بیگم کی اولاد کی اولاد سے یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور اس کی مثالیں منہاج نبوت میں موجود ہیں۔ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے متعلق کوئی ہے۔ تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ وہ مسیح کی پیشگوئی "ماتم کدہ" کے بعد شائع کی گئی۔

اور پھر ایک دو نہیں لاکھوں ثابت ہو کر کوئی اس سے مقابلہ میں دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ جیسے ہزاروں نشان دیئے گئے ہیں +

سَت سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست "اُسے سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اُٹھا کر لائے ہیں۔ یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو دفع کرتی۔ سستی کو اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے۔ قیمت ۶ ماشہ ۹ر ۹ ماشہ ۱۲ر۔ ایک تولہ ۱۵ر۔ ۲ تولہ ۱۲؍۔ پانچ تولہ للعہ

محصول ذمہ خریدار   محمد صادق عفی اللہ عنہ

"کچھ اور دیکھ لیتے"

(ٹوٹے ہوئے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم)

۱۔ وہ چہرۂ منور کچھ اور دیکھ لیتے
وہ نشانِ دلبر کچھ اور دیکھ لیتے
۲۔ ہو اصل جس کی ثابت اور فرع آسمان پر
اس نخل کا گلِ تر کچھ اور دیکھ لیتے
۳۔ کیا کاٹ تھی غضب کی۔ دشمن کی صف الٹ دی
تیغ نبی کے جوہر کچھ اور دیکھ لیتے
۴۔ وہ ظہر عصر آکر کچھ دیر بیٹھ جانا
وہ جلوۂ مکرر کچھ اور دیکھ لیتے
۵۔ ہر روز ہو میسر دیدارِ روئے انور
یہ خوبی مقدر کچھ اور دیکھ لیتے
۶۔ خوشبو پہنچتی جن کی سیر شام جا تک
وہ گیسوئے معنبر کچھ اور دیکھ لیتے
۷۔ وہ حُسن مجتبائی۔ وہ خُلقِ مصطفائی
وہ شانِ ربِ اکبر کچھ اور دیکھ لیتے
۸۔ وہ لطف و مہربانی۔ وہ ذوق زندگانی
وہ دلدہی مضطر کچھ اور دیکھ لیتے
۹۔ جسنے پلائے اکثر بھر بھر کے جام وحدت
وہ معرفت کا کوثر کچھ اور دیکھ لیتے

اکمل

ناظم بیلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مد نظر رکھ کر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں لیکن اخبار بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے۔ اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرماویں۔

اڈیٹر

اِنْ سِنِیْمْ خَسْفًا وَجُهُهٗ تَرَبَّدَا
اگر زمین کے دبرج نیسے وہ لوگ مغلوب ہو تو انکا چہرہ
هُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ هُجَّدًا
انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے ہوئے تیر پر شبخون مارا
وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّ سُجَّدًا
اور ان لوگوں نے ہمکو رکوع اور سجدہ میں مار ڈالا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْا اَحَدًا
اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں نا سنتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیونکے طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف ساز کرنا اور انکو اسطرح قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ یَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان نے اپنے رئیس کو اس بد افعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کیواسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی خبر ابتک نہیں ہوئی۔ اس خیال پر اسنے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم سے پہونچ چکی تھی آپنے ابو سفیان کو جواب دیا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا۔ کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپنے فرمایا الحال سابق عہد و پیمان ہی کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا ابو سفیان کے جانیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بے ایمانی۔ اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے لئے آپنے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملہ میں وہ اخلاق اور نرمی شریعت کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا۔ جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر جبر مسلمان نہ کیا گیا۔

سورۃ الحجرات

رکوع ...... اوّل

ترتیب۔ اوپر کی سورہ میں مومنوں اور منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں رسول کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آیت ۱ اَیُّهَا تثنیہ کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں سنو جی۔ لَا تُقَدِّمُوْا۔ مقابلہ کرو اللہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ مان لو اُسکے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نہو۔ مومن کو چاہیئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑھے مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس میں ایسا بڑھتے ہیں کہ انمیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی فرق نہ رہکر مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی شریعت کے کاموں میں بھی اسقدر تحقیق اور چھان بین کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے کہ توہمات تک بات پہنچ جائے اور جس حد کو اللہ اور اُسکے رسول نے قائم کیا ہے اُس سے انسان آگے نکل جائے۔

آیت ۲ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ۔ اپنی تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح نہ دو ایسا نہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں۔

آیت ۳ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی محنت کا جانچنا کہ کسقدر محنت کسی نے کی ہے۔

آیت ۷ لَعَنِتُّمْ۔ تمہیں تکلیف ہو۔ تمہاری رائے ہمیشہ صائب نہیں ہوتی۔ نبی جو کام کرتا ہے وہ منشائے ایزدی کے مطابق ہوتا ہے اگر نبی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہو۔

آیت ۹ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ۔

یہانتک کہ رجوع کرے طرف امر اللہ کے - باغی اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اُسے معاف کردینا چاہیئے -

رکوع دوم

آیت ۱۱ لَا يَسْخَرْ - کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہیے کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے - ممکن ہے کہ خدا تعالی کسی وقت اُسے مومن بن جانیکی توفیق عطا فرما دے - غریب کی بھی حقارت نہیں چاہیئے بہت سے غریب امیر بھی ہو جاتے ہیں - صوفیا نے سالک کو نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرایا ہے - کہ ان مجالس میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے - بعض بزرگ صحابی مثلاً زبیر - صہیب سب غلام تھے عبدالملک کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے سب کے سب غلام تھے - بخاری علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے - حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؛ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است - ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری ہے، جس میں ہو اُسے چاہیئے کہ جلد اسکے علاج کیطرف متوجہ ہوجائے - لَا تَلْمِزُوْا مت طعنہ دو -
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ - بُرا نام رکھنے والا فاسق ہوتا ہے - ایسا نہو کہ بُرے نام رکھکے تم بھی فاسقوں میں داخل ہوجاؤ -

۱۲ اِجْتَنِبُوْا - پرہیز کرو - ظن سے مراد بدظنی ہے بہت سی بدظنیاں انسان کو گناہ گار کر دیتی ہیں - پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمانی کرتا ہے - پھر اُسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے - ہر ایک نرا مذہب سوءظن سے ہی پیدا ہوتا ہے - روافض نے تمام صحابہ پر ظنی کی - خارجیوں نے حضرت علی پر بدظنی کی آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بدظنی کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا -

۱۴ اَسْلَمْنَا - فرمانبردار ہوگئے -

لات - یلوت
لات یلیت } نقص کرنا

۱۵ جَاهَدُوْا - اپنے اعمال سے اپنا ایمان دکھاتے ہیں - نہ کہ صرف اقوال سے -

۱۶ اَتُعَلِّمُوْنَ - کیا تم جتلاتے ہو - احسان ظاہر کرتے ہو -

سورہ قٓ

رکوع اول

آیت ۱ قٓ - قف - ٹھیرو - غور کرو
قٓ - قادر خدا - قیامت کے ثبوت کیواسطے - قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل کے پیش کی گئی ہیں -
وَالْقُرْاٰنِ - قرآن کی قسم ہے - خود اس قرآن کو پڑھکر دیکھو - خود یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے -

آیت ۴

قَدْ عَلِمْنَا - تمہارے جو اجزا کم ہو جاتے ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں -

آیت ۵

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ - جس بات پر کسیکو قرار نہو - مضطرب - دبے قرار - یہی حال غیر مسلمین کا ہے - وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں رکھتے فقط قیاسات ہیں -

آیت ۶

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْا - آسمان کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ اسطرف دیکھو کیسا عظیم الشان کارخانہ ہے - کیا اس نظام کا مالک قادر نہیں کہ تمکو پھر پیدا کرے - اچھا اگر وہ نہیں دیکھ سکتے تو ۸ وَالْاَرْضَ زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم احاطہ نہیں کرسکتے - فُرُوْجٍ - نقص کمزوری

۷

زَوْجٍ - نر اور مادہ

۹

تَبْصِرَةً - دائمی نشان - بھولی بات کو یاد دلانیوالی - بینائی دینے والی شے -

۱۰

نَضِيْدٌ - پکے ہوئے -

۱۲

اَصْحٰبُ الرَّسِّ - کنوئیں والے - زمین میں ایک لمبا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلا کر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ۱

خَلَقْنَا - اللہ تعالی فرماتا ہے کہ انسان - پیدا کنندہ جب میں ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی میں ہوں نَعْلَمُ - ہم جانتے ہیں - جہاں اللہ تعالی جمع کا صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں - وہاں مراد اللہ تعالی کے ساتھ ملائک اور عباد مکرمون ہوتے ہیں - حَبْلِ الْوَرِيْدِ - خون - کیونکہ رگوں میں رسی کیطرح پھرتا ہے -

۲ مُتَلَقِّيَانِ - دو ملنے والے دو محرک ایک نیکی کا ایک بدی کا -

۳ رَقِيْبٌ - نگران - بات کو لینے کے لئے منتظر بیٹھا ہوا ہے -

۴ تَحِيْدُ - الگ ہوتا تھا -

۶ سَآئِقٌ - چلانے والا -

۸ قَرِيْنُهٗ - وہ فرشتہ جو اعمال کو لکھتا تھا

۹ اَلْقِيَا - تاکید کیواسطے دو دفعہ - ڈالدے ڈالدے -

۱۰ مُرِيْبٍ - شک شبہ کرنے والا

۱۲ مَآ اَطْغَيْتُهٗ - یعنی اُسکو حد بندی سے باہر نہیں نکالا -

رکوع سوم

آیت ۱ جَهَنَّمَ - نبی کریمؐ نے تپ کو بھی جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے - آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں - حدیث شریف میں آیا ہے کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے -

۳ اَوَّابٍ - کا لفظ اوب سے نکلا ہے - اسمیں سے توبہ کا لفظ نکلا ہے - جسکے معنی ہیں رجوع الی اللہ کرنا - حَفِيْظٍ - استقلال کرنیوالا

۴ مُنِيْبٍ - جھکنے والا عجز کیساتھ توجہ کرنے والا -

۶ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ - دیدار الٰہی -

۷ قَرْنٍ - قومیں - نَقَّبُوْا ۱ پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے تھے ۲ سرد ملکوں میں موسم گرما گذارتے تھے ۳ دور دراز ملکوں میں چلے جاتے تھے ۴ امیر ہوگئے - نقاب پہن لیا - ہر شخص اُسکی ملاقات نہیں ہوسکتی تھی - ح

[illegible]

[illegible]

کلام امیر المومنین

(مرتبہ جناب عربی صاحب)

❁

جن میں نے اور سید طفیل حسین و بابو غلام محمد اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت سے پہلے آپ نے یوں خطاب کیا کہ بیعت کے معنے ہیں غلام ہو جانے کے اور یورپ والے کہتے ہیں کہ غلامی بری چیز ہے - اور انسان آزاد پیدا ہوا ہے میرے ایک پیر عبد الغنی صاحب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں دور دور کے لوگ آپ کے مرید ہوتے ہیں مصر کے شام کے مغرب کے روس کے میں بھی انکے ہاں جایا کرتا تھا مگر میں خیال کرتا تھا کہ بیعت سے کیا فائدہ نیکی بدی سب کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں اور میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا - اس لئے مبایعین کی کثرت دیکھ کر تعجب کیا کرتا تھا آخر ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ چلو بیعت کر لو اگر فائدہ نہ دیکھا تو انکار کر دینگے میں ان کے مکان پر گیا مگر میری شرافت نے اجازت نہ دی کہ میں اقرار کر کے پھر جاؤں آخر میں یوں ہی واپس آ گیا -

کچھ عرصہ کے بعد میرے دل نے فتویٰ دیا کہ بیعت کر لو جب میں شاہ صاحب کے مکان پر گیا تو میں نے کہا کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو مجھے کیا فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا شنید کے بود مانند دید مبدل شود و بہمی کشفی گردد اور آپ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت کوئی شرط بھی کر لی جائز ہے -

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اسئلك موافقتك في الجنة - واعينوني بكثرة السجود ہی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر اصول اسلام سیکھنے ہوں تو چھ مہینہ رہنا ہوگا اگر فروعات سیکھنے ہوں تو ایک سال - آخر میں رہا - خدا تعالےٰ نے بہت بڑے انعامات کئے -

میں نے چار وظیفے تجربہ کئے ہیں استغفار جس کے معنے ہیں پچھلی غلطیوں کے بد نتائج سے اور آئندہ غلطیوں سے لاحول (خدا کی پناہ میں آنا) -

الحمد شریف پڑھنا رب العالمین بتدریج ترقی دینے والا رحمان کہتے ہیں بلا مبادلہ فضل کرنے والے کو - رحیم بالمبادلہ رحم کرنے والے کو جزا - سزا بھی بعض وقت دیتا ہے مگر یعفو عن کثیر بھی آیا تم ڈاکٹری میں پڑھتے ہو دیکھو سفلس - گنوریا اکثر بدکاری سے ہو جاتا ہے فرمانبرداری بڑی عمدہ چیز ہے یہی انبیاء شہداء صالحین کی ہے علم پڑھ کر عمل نہ کرنے اور بے وجہ بغض رکھنے سے انسان مغضوب ہو جاتا ہے - جیسے یہود - ضالین بے جا محبت سے انسان ضالین میں سے ہو جاتا ہے -

جیسا کہ ایک بزرگ نے لکھا دع ما ادعتہ نصاریٰ نبیہم ضالین سے مراد عیسائی ہیں انہوں نے بے جا محبت سے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا اور تراجم کرنیوالوں کے خیالات کو کلام خدا - اس لئے سچے علوم ان کے پاس نہیں رہے ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا - ایک عیسائی مسلمان کے کالج میں مدتوں تک رہا -

ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے عالم ہیں بھلا یہ تبائیں کہ تین خدا ایک کے ہو سکتے ہیں اور ایک تین کیسے - اس نے کہا کہ ایشیائی دماغ تثلیث کو سمجھ ہی نہیں سکتے - اس نے کہا کہ مسیح یورپین تو نہ تھا بلکہ وہ تو ایشیائی تھا - لاجواب ہو کر ہنس کے ٹال دیا قالوا اتخذ الله ولدا ما لهم به من علم ولا لآبائهم - الحمد کثرت سے پڑھنی چاہئے اس سے مذاہب باطلہ کا ابطال ہوتا ہے -

چوتھا وظیفہ درود شریف ہے

دیکھو نبی کریم نے ہمارے لئے کیسی مشکلات اٹھائیں ان کے کس قدر احسانات ہیں هل جزاء الاحسان الا الاحسان ان کے احسانوں کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرو - درود درو سے نکلا ہے ان وظائف کے لئے وقت کا معین کرنا میرے نزدیک بدعت ہے جب موقع ملے پڑھے

ایک دفعہ مجھے بھانڈوں کا تماشہ دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو جوتے مارتا ہے میں نے اسی وقت نبی کریم پر درود پڑھنا شروع کر دیا کہ اگر آپ کی تعلیم پاک کا اثر ہم پر نہ ہوتا تو ہماری بھی ایسی کیفیت ہوتی - میں نے عیسائیوں وغیرہ سے مباحثات کئے ہیں کفارہ کے مسئلہ میں ان کا دل ملامت کرتا ہے -

خدا کا فضل ہے مسلمان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا - ایک پادری گارڈن نام میرے مکان پر آیا کرتا تھا ایک دن انجیل کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے لگا میں نے کہا تمہارا مذہب ایسا نہیں ہے کہ بلند میناروں پر چڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں تمہارے ہاں تو صرف گھنٹہ بجتا ہے -

کیا تم بآواز بلند کہہ سکتے ہو کہ خدا تین ہیں اور تین ایک ہوتا ہے اور خدا پھانسی پر لٹکایا گیا - یا اور کوئی مذہب اپنے اصولوں کو بآواز بلند دنیا کو سنا سکتا ہے - کیا آریہ کہہ سکتے ہیں نیوگ بڑی عمدہ چیز ہے - ایک راجہ نے مجھے کہا مولوی صاحب مذہب کا بڑا جھگڑا ہے میں نے کہا کہ حضور بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں مذہب کا بھی فیصلہ کر لیں - اس نے کہا کہ مولوی صاحب مذہب وہ سچا جو پرانا ہو مذہب اسلام تو تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے ہے میں نے کہا کہ ہمارے نبی کا حکم ہے فبهداهم اقتده میں نے کہا رام چندجی کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا ر.. کی میں نے کہا ... کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ ایشور کی میں نے کہا کہ بس حضور توحید ہوئی نہ اور توحید ہی مذہب اسلام ... سکھاتا ہے جو جوانی میں خدا کی عبادت کرتا ہے خدا اس کو عرش عظیم کے نیچے جگہ دیگا -

مسئلہ دعا فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتدا بھی دعا سے ہوئی اور انتہا بھی دعا پر تمام انبیاء کا مسئلہ دعا پر اتفاق ہے - اول آدم نے بھی دعا کی تھی ربنا ظلمنا انفسنا - اور آخر آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی .. امتی امتی ... ہی کی دعا کی نماز میں ایک بزرگ کے نزدیک اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل کی دعا بھی واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب -

عجز کے معنی ہیں سامان کا بہم نہ پہنچانا اور کسل کے معنے ہیں مہیا شدہ اسباب سے فائدہ نہ لیں ایک علی گڑھ کالج کا طالب علم بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی طرف غفلت کی بہت تیز ہوا چل رہی ہے اس کے بعد ہم نے بیعت کی جس میں پچھلے گناہوں سے توبہ اور آئندہ بہتان بدنظری سے بچنے اور آپس میں محبت ہمدردی پھیلانے اور شرع کے مطابق چلنے کا عہد لیا -

ایک معزز دوست کی شکایت کا جواب

اس قاعدہ کے سبب کہ آیندہ صرف ان احباب کی خدمت میں اخبار جایا کرے گا جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی ایک بزرگ دوست نے جنکی طرف قیمت قریب دو سال کی بقایا ہے شکایت کرتے ہوئے لکھا کہ دل تو چاہتا تھا کہ جواب لکھدوں دو ہزار دفعہ بند کر دیجئے مگر احترام اور ادب ایسا لکھنے نہیں دیتا میں بدر کا عاشق ہوں - آپ نہ دینگے تو خود ہی میرے پاس آجائیگا - اس پر جو معذرت نامہ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے اُس کا اقتباس میں درج اخبار کر دیتا ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور مکرم دوست کو بھی ایسی ہی شکایت پیدا ہوئی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم منشی صاحب

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیمتوں کی نہ وصولی کے سبب دفتر سے جو کارڈ روانہ ہوئے ہیں ان میں سے ایک آپکی خدمت میں بھی گیا ہے جس پر ناراض ہو کر آپ نے یہ خط لکھا ہے - جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا کوئی حکم نامہ اس قسم کا نہیں آیا کہ ستمبر میں آپ کے نام وی پی نہ کیا جاوے - ورنہ اُس کی تعمیل ضرور ہوتی - اللہ تعالےٰ آپ کی بیماری تندرستی سے بدل دے . . . .

. . . . . . آپ دانا آدمی ہیں . . . . . . بدر کے حالات اور اُس کے فنڈ سے بھی ایک حد تک آگاہ ہیں - اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیونکر چل سکتا ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزرو یعنی جمع نہیں کہ اس میں تین چار سو روپیہ ماہوار کا خرچ چلایا جاوے - اگر ایسا ہوتا تو خواہ کوئی دوست چار سال تک قیمت نہ دیتا حرج نہ تھا - کیونکہ آپ جیسے بزرگ دوست مدہ تو ہو نہیں سکتے - اگر ہوں گے تو دیر میں دینے والے ہوں گے - لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں کے ذریعے سے اخبار چلتا ہے نہ جب باہر سے روپیہ آتا ہے تو وہی ملازموں کو تنخواہ میں تقسیم ہوتا ہے - اُس سے کاغذ خرید کیا جاتا ہے - اُسی سے ہفتہ وار عنلہ روپے کے ٹکٹ خرید کئے جاتے ہیں . . . .

. . . . آپ خود قانون دان ہیں - قانون کے محرک اول تو ہمیشہ مجرم ہوتے ہیں مگر جب قانون بن جاتا ہے تو اُس کا اثر سب پر پڑتا ہے - دنیا میں ایسی دیانتدار اور شریف طبیعتیں موجود ہیں کہ وہ کبھی سرکاری ریل پر بغیر کرایہ ادا کئے سوار نہ ہونگی لیکن بڑے سے بڑا معتبر آدمی بھی بغیر ٹکٹ دکھلائے ریل پر چڑھ نہیں سکتا - جب قانون بن گیا تو سب کے لئے عام ہو گیا - نادہندگان قیمت کے واسطے کم از کم بھی ایک ہزار کا نقصان ہم اٹھا چکے ہیں لاچار ہمیں قاعدہ بنانا پڑا کہ آئندہ قیمت پیشگی سے کہ اخبار جاری رہیگا - میں جانتا ہوں کہ ایسے بہت سے شریف دوست ہیں جنکے کئی سال قیمت نہ آوے تو کوئی خطرے کی بات نہیں اور انہیں میں آپ بھی ہیں لیکن جب کسی قاعدہ کو بنا کر اُس میں ڈھیل دی جاوے تو ہر ایک کو موقع ملتا ہے . . . . کہ اُس سے فایدہ اٹھائے - اور پھر اِس طرح وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے - اب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے . . . جیسے بزرگ اور معزز دوست سے بھی قیمت پیشگی وصول کئے بغیر اخبار جاری نہیں کیا - تو دوسروں کو جرأت نہ ہوگی کہ اخبار بغیر قیمت دئے جاری کرائیں

مجھے آپ کے محبت نامہ میں دو باتیں سمجھ نہیں آئیں - **اول** - آپ کہتا نہیں چاہتے کہ اخبار بند کیا جائے - اور پھر کہہ بھی دیا -
دوم - آپ اخبار بدر کے عاشق ہیں اور پھر ہزار دو ہزار دفعہ بند ہو جائے - آپ کو پرواہ نہیں - کہہ بھی لیں اور پھر محبت جتلانا کہ ہم کہہ نہیں سکتے - عاشق اور ہزار دو ہزار دفعہ بند کرنے کو طیار - العجب ثم العجب *

عاشق تو وہ ہے جو جان دیدے - یہ تو خدمت مالی ہے - وہ بھی قیمت - بلکہ حق الخدمت - بلکہ بقایا - پھر اُس پر دریغ کیوں - ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ بدر کا نام سن کر نہ صرف بقایا اور سال حال کی قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ارسال فرمادیں گے مگر یہاں تو عشق کے معنے ہی کچھ اور نکلے۔

سچ یہ ہے کہ اس معاملہ میں قصور آپ کا نہیں بلکہ ہمارا ہے - ہم نے بھی ایک بدر کی عاشقی کا دعوےٰ کیا تھا۔ جیسے ہم اپنے عشق میں ناقص نکلے ویسے ہی ملگئے ہم کو عاشق سے - پر ہمارا بدر تھا بڑا عیار وہ ایسا بھولا نہ تھا کہ خالی وعدوں پر ادھار دے دیتا - اور سال دو سال گذرنے کے بعد دو ہزار دفعہ کی بندی کے کلمے سنتا - اُس نے تو پہلے ہی بندی چاہی بلکہ بندگی مانگی - تو اپنا سب کچھ بیچ اور فقیروں کو دے اور میرے پیچھے چل - بعض تو بڑی ہمتوں والے تھے - انہوں نے سنا اور مانا اور کر دکھایا - اور یار کے پیچھے ہو لئے - یا کبھی ایسا با وفا نکلا کہ جو سب سے بڑھ کر پیچھے چلنے والا تھا اُسی کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر بٹھا گیا - اور حسب مراتب باقیوں کو بھی جگہ دے گیا - مگر جو ہم جیسے لہو لگا شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے تھے ویسے ہی رہ گئے بلکہ دو ہزار اور سننے کے لائق بن گئے - لہو کے ساتھ لعب میں پڑ گئے - عشق کو بچوں کی کھیل سمجھا تھا سو کھلونا مل گیا چلو کھیلتے رہو - اچھا اے پیارے ہمیں خبر نہ تھی کہ تو اتنی جلد ہمیں چھوڑ جائیگا - ورنہ ہم بھی اپنا کام بنا لیتے - ہم تو بے فکروں کی طرح پھرتے تھے اور رات دن تیرے چہرے کے دیکھ لینے کی خوشی میں مست رہتے تھے ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ چاند بھی چھپ جائیگا - ورنہ زمین پر کیوں پڑے رہتے - اُڑ کر آسمان کے ستارے جا بنتے - بلکہ سیارے ہو کر تیرے ساتھ آسمانوں میں گردش لگاتے - اور کبھی تیرا پیچھا نہ چھوڑتے - مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے - قسمت میں یونہی تھا - کہ تو چلا جائے - اور ہم یتیم ہو جاویں اچھا! پیارے جا - تجھے جنت کی روشیں مبارک ہوں کہ تو اپنے یار کے پاس جا پہنچا - تو اُس کا وفادار دوست تھا سو اُس کے وصال کا مزہ لوٹنے پایا - خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر ہزار در ہزار -

بات کیا تھی اور بیچ کہاں چلا گیا! افسوس جیسے ہم عاشق تھے ویسے ہی ہم کو لگے عاشق ملے - از ماست کہ بر ماست

امید ہے کہ آپ اس خط کی لمبائی کو معاف فرمائینگے - میری عادت نہیں کہ اخباری کاروبار میں ایسے لمبے خط لکھوں بلکہ مختصر بھی نہیں لکھتا اتنی فرصت کہاں - تمام کام محرر یا اکمل صاحب کرتے ہیں میں خالی دستخط کرتا ہوں - وہ بھی کبھی پڑھ کر کبھی بغیر پڑھے - آپ کا کارڈ میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا - محرر کے سپرد نہیں کیا - اس واسطے یہ بھی میرا ہی قصور ہے کہ آپ کو اتنا لمبا خط لکھنا پڑا . . . . . .

خادم محمد صادق - قادیان
۸ر اکتوبر ۱۹۰۸ء

بیعت اور اُس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ نے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں ۔ اور جواب بحوالۂ قرآن مجید وحدیث طلب کئے ہیں ۔

۱ ۔ بیعت فرض ہے یا نہیں ۔ جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غرض کیلئے تھی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیت باقی رہتی ہے؟

۲ ۔ چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جا سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلعم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کیجائے ۔ اور اُس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳ ۔ جب بیعت اوامر ونواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہوسکتی ۔

۴ ۔ پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہوسکتا؟

۵ ۔ کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے ۔ یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہوسکتی ہے ۔ اگر اپنی ہی کوشش درکار ہے تو قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے ۔ بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

نمبر وار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں ۔ جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے ۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی ۔ اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں ۔ پھر جن خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا ہے کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین ۔ نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کلمہ گو اور قرآن مجید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور جنکی نسبت خداوند کریم نے والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لھم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدًا ذالک الفوز العظیم فرمایا ہے ۔ انہوں نے نبی کریم کے بعد اُن خلفاء کی بیعت کی ہے پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریم نے انتم شھداء اللہ فی الارض فرمایا ہے (اور فرمایا ہے کہ جس کے لئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور جنتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت ہے جو لوگ صلحا راست تسلیم کئے گئے ہیں ۔ اور خداوند کریم جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ ہونیکی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں وکفیٰ باللہ شھیدا کیساتھ بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خدائے ذوالجلال نے تائیدات وآیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور راستبازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تواتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور لیتے رہے ہیں ۔

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عمل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے اغراض جن کے لئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں ۔ اوّل اس لئے تاکہ قوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جائے جس پر سعادت دارین کا دارومدار ہے ۔ انسان جب باتیں بنانے لگتا تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام بدبختوں کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذین انعمت علیھم کے مطابق اپنے کاموں کی بنا ان صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل واقع نہیں ہوتا ۔ انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آرہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوئے ہیں جیسا کہ تلک الایام نداولھا بین الناس وغیرہ آیات بینات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے ۔ پر ان میں سے جسکی ... سعادت کی بنا دریافت کرو تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہوگی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر مفید ترین اکسیر کا نسخہ دریافت کرو تو بجز اُس کے اور کچھ نہ پاؤ گے کہ اس قوم نے شہادت الٰہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہوسکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے ۔ خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کرینگے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادے کے تابع کر دینگے اور مال وجان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کرینگے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کے سب اپنے اپنے مذاہب اور طرز عمل اور رائے کو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے مظہر ہو جاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کر چکے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے ۔ ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید ومولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سلطنتیں قائم کیں

باقائم رکھتی ہیں۔ اور سنتہ اللہ پر نظر کرنے سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قومی سعادتوں کا مدار اس وحدت پر ہے اور اس وحدت کی بالائی حیثیت سے اگرچہ قوموں کے عمل درآمد کے لحاظ سے انکی جیتنوں کے طریق اور کلمات جدا جدا بھی ہوں۔ دوم اس لئے کہ مذہبی اختلاف اور ایمانی کمزوری دینی کوشش کے قدم کو سب سے زیادہ کمزور کرنیوالی چیزیں ہیں پر جب ایک انسان کی نسبت الٰہی شہادت اس امر کو ثابت کر دیتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے تو ایک نادان سے نادان آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خدا کو اس کا ایمان اس کا عمل اس کا کلام بلکہ اس کی ہر ایک ادا اور ہر ایک حالت پسند ہے تب ہی تو وہ اس سے راضی ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے اور تائید و نصرت کرتا ہے تو جب اس کو یہ یقین حاصل ہو جاتا ہے اور مذہب نام ہی ایسے ایمان اور اعمال و اخلاق کا ہے جنکو خدا پسند کرے تو وہ علی البصیرۃ اور یقین کامل کے ساتھ اس ایمان اور طرز عمل کو اپنے لئے چاہتا ہے اور وہ سب اختلافات کہ جنمیں سے ایک بھی ہزاروں استدلالوں اور سیکڑوں تحقیقوں اور مباحثوں سے فیصلہ نہ ہوتا تھا اب سوائے کسی طرح تذبذب کے سب کے سب یک قلم رفع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایمان جو ہزاروں طرح کے وسواسوں اور شکوں سے تزلزل میں تھا۔ اب ایک مشہود و محسوس کی مانند راسخ اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور کونوا مع الصادقین۔ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے سوم اس لئے کہ تا اس وعدہ کی اس قدر عظمت اس کے دل پر ہو کہ اس سے بڑھ کر اور متصور نہ ہوتا ہو کہ یہ عظمت اس کے پورا کرنے اور اس پر قائم رہنے کی موجب اور اس کے نقض سے مانع ہو۔ اور یہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشی احب الی مما افترضتہ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔ یعنی خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر میں اسکے وہ کان ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اسکو دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ تو جب شہادت اللہ کے ساتھ کسی کو کوئی خدا کا راستباز اور مقرب بندہ یقین کر لیتا ہے تو اس قدسی حدیث صحیح کے مطابق اسکے ہاتھ کو وہ اللہ کا ہاتھ یقین کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ زبر بلکہ ہاتھ اور وہ ہاتھ جو کہ گویا خدائے ذوالجلال کا ہاتھ ہے برابر نہیں ہو سکتے پس جب ایسے معظم و مکرم ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر کسی دوسرے عہد کی عظمت اس کے نزدیک کیا بلکہ اس کے قریب قریب بھی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسی بات کی طرف خداوند کریم نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما (بے شک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں (لہٰذا تیرے ہاتھ کے بجائے) اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جو اُس کو توڑیگا اس کا ضرر اس کی جان پر ہے۔ اور جو اسکو پورا کریگا جو کہ اُس نے (گویا) اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے تو ضرور ہی اللہ اُسکو عظیم الشان اجر دیگا) چہارم اُس لئے کہ اس بیعت میں ایک خاص برکت اور اثر ہوتا ہے جیسا کہ ید اللہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہے) پنجم اس لئے کہ سورۂ ممتحنہ میں بیعت کی نسبت آیا ہے۔ فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور الرحیم (ان عورتوں کی بیعت لو۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو بیشک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے) اور دوسرے مقام پر خداوند کریم اُس استغفار کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے جہاں پر فرمایا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو ضرور ہی اللہ کو (بخشنے والا بلکہ) رحمت کے ساتھ توجہ کرنیوالا اور مہربان پاتے) اور یہ خیال کرنا (کہ رسول ہی کی ایسی استغفار قبولیت رکھتی ہے پس یہ رسول کے ساتھ خاص ہے) بعینہٖ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہو کہ نبی کریم کی وفات پر یہ خیال کرکے زکوٰۃ روک بیٹھے تھے کہ زکوٰۃ کے بارہ میں خداوند کریم نے فرمایا ہوا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم وصل علیھم ان صلٰوتک سکن لھم (تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر ان کو پاک اور مزکی بنا اور انکے لئے رحمت کی دعا کر کیونکہ تیری دعا انکے لئے تسلی بخش ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دعاء رسول اللہ کے لئے دی جاتی تھی اب چونکہ نہ رسول ہے اور نہ دعاء رسول لہٰذا زکوٰۃ بھی اب نہیں۔ اور اس خیال کے باعث پہلے حضرت ابوبکر نے ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور پھر تحقیق کے بعد سب صحابہ اور سابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے اس فتوے پر اتفاق اور اجماع کیا پس جس طرح ان مانعین کا تخصیص دعاء رسول کا خیال غلط تھا اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ دعاء استغفار عند البیعت اور اس کی قبولیت کا وعدہ رسول سے مخصوص ہے بلکہ جس طرح پہلی دعاء رسول کے ان جانشینوں کے لئے شامل اور عام ہے جنکو شہادت اللہ رسول کا جانشین او خلیفہ قرار دے اسی طرح

دعا و استغفار عند البیعت بھی رسولؐ اور اس کے سچے جانشین اور خلفاء کو بھی شامل ہے جن کے لئے شہادت اللہ یہ منصب ثابت کرے۔ تتمہ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ سارے انبیاء ایسے نہیں کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع تھے لیکن آپ چونکہ مثیل موسیٰ اور جامع کمالات سب انبیاء تھے لہذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء اور خلفاء موسیٰ میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں حضور کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ ۱۲ امام ہونگے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں سے بارہ خلیفے ہونگے۔ پس شیعوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم کر کے خاص بنی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجودیکہ قریش بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی ظاہری حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ ۱۲ خلفا کے مصداق خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ ۱۲ کے عدد کا بعض کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف اور دور از قیاس تاویلوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریمؐ مثیل موسیٰؑ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں ... آخری خلیفہ حضرت مسیحؑ آئے تھے جنہوں نے اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریمؐ نے جس اپنے خلیفہ مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا ہو۔ اور نبی کریمؐ کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریمؐ کی صدی اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چودہ صدیوں سے نکال لیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں ... جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اسکے حق ہونیکی شاہد ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب قریشی النسب ہیں اس تمہید میں آپکے سب سوالوں کے جواب پورے پورے آچکے ہیں لیکن ان کے چسپاں کرنیکے خیال سے مختصراً درحوالہ کے طور پر کچھ لکھدیتا ہوں۔

سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید و احادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر بھی لی اور ولا یعصینک فی معروف ہیں بھی لی جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے بالاتفاق السابقون الاولون من المھاجرین والانصار انہوں نے کی اور بعض نے لی جن سے خدا راضی ہے جن کے عقائد اور اعمال اور اخلاق اور اقوال خدا کی مرضی کا مظہر ہیں پھر خیر القرون کے سب مومنین نے کی پھر ان سلف صالحین نے لی اور کی جو کہ مشہود علیہم بالخیر ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ باتفاق صحابہؓ والتابعین منکر بیعت کا قتل و قتال جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی وہ ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے میں کس طرح شک ہو سکتا ہے اور باوجود ان سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیعت آنحضرتؐ سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرت کا بیعت لینا ایک غرض کے لئے تھا۔

سوال ۲ کا جواب یہ ہے بیعت کرنی چاہیئے رسول اور مامور من اللہ کی یا ان کے ان خلفاء کی جنکی نسبت خداوند کریم نے سورۂ نور کے اندر خود فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الخ اور جس طرح رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت اللہ سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ وارسلناک للناس رسولا وکفیٰ باللہ شھیدا اسی طرح اسکے سب ماموروں اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت اللہ ہی سے ہوتی ہے

سوال ۳ کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی دوست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض و فوائد ضروریہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم۝ اور نہ آنحضرتؐ اور نہ خلفاء راشدین اور سابقون اولون مہاجرین والانصار نے اور نہ اُن کے متبعین باحسان نے اور خیر القرون والوں نے اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح اس کے مختص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوست کے ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا بھی صریح غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال ۴ کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ محض جاہلانہ بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہود کہتے تھے کہ نبی ہمیشہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ اور کسی دوسری قوم سے ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے اُن کے انکار کرنے کا بڑا باعث یہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علیٰ من یشاء من عبادہ وغیرہ آیات بینات کے ساتھ رد کیا ہے اور خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ایسی ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل کو خدائی وعدہ کے سواء محض امانی کے طور پر کسی خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت اور موجب فیض مفید ہونے کے مورد عتاب اور غضب الٰہی ہوگئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے مسیح کا انکار اور خلاف کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے انکار اور خلاف و شقاق کا بڑا بھاری ذریعہ بھی وہ یا اُن کے علماء ہی تھے۔ اسی طرح جب سید اکا موعود محمدی مسیحؑ خدا کے بتلائے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

شہادتوں کے ساتھ آگیا اور خداوند کریم نے علاوہ مسیح موعودؑ کی متعلقہ سب سچی پیشگوئیوں کو اس پر صادق کرنے کے وہ سب ثبوت کیفیت کمیت۔ نوعیت کے لحاظ سے اُس کے لئے دیئے۔ جو کہ الوالعزم رسولوں کے لئے اُس نے دیئے۔ اور پھر بھی ان سجادہ نشینوں نے خدا کے مسیح کا دامن نہ پکڑا۔ بلکہ انکار اور شقاق پر تلے رہے اور دوسری مخلوق کے لئے انکار و خلاف کا موجب ہوئے تو یہ بھی مورد غضب الٰہی ہو گئے اور یقیناً اور قطعاً بیعت کے قابل نہیں رہے۔ اور اس حالت میں کبھی بھی ممکن نہیں کہ شہادت ان کے شامل حال ہو۔ بلکہ ضرور ان کے برخلاف ہو گی۔

سوال ۵ کا جواب یہ ہے۔ میں نے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا روحانی اثر بھی ہوتا ہے اور روحانی اثر کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہم اور ضروری امر اس پر مترتب ہوتے ہیں جن میں سے چار تو میں نے پہلے بیان کر دیئے ہیں۔ اور کسی کو اس کے فوائد سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اجمالی رنگ سے اس قدر تو سوچ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بالکل بے فائدہ چیز تھی۔ تو خداوند کریم نے **فبایعھن** کا حکم کیوں فرمایا۔ اور **ید اللہ فوق ایدیھم** کا اظہار کیوں کیا۔ اور پھر باوجود **والذین ھم عن اللغو معرضون** کے ہوتے ہوئے خود آنحضرتؐ نے اور خلفاء راشدین اور سابقون اولون اور قرون ثلثہ والوں اور سلف صالحین نے ایک لغو اور بے فائدہ فعل بالاتفاق کیوں کیا۔ اور باوجود اس کے پھر بھی اگر کسی کے خیال میں یہ لغو حرکت ہے۔ تو پھر ایسے لغو اور سوفسطائی دماغ کے لئے کوئی چیز بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود ان فوائد کے پھر بھی عملی کوشش کی ضرورت باقی رہتی ہے جس طرح کہ نبی رسول عملی کے لئے باوجود نبی، رسول ولی ہو جانے کے پھر بھی عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

فقط والسلام۔

(بحکم حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح علیہما السلام)
(حررہ محمد سرور عفی اللہ عنہ)

امتحان

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات

اخبار میں شائع کر دیں۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرما دیں حضرت سیدی و مولائی حجتہ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے۔ میں نے جناب کی خواہش کے متعلقہ اشتہار مفید الاخبار حضرت اقدسؑ کو بڑی مسرت سے پڑھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کے لئے جب یہ اشتہار نکلا تھا اس وقت بھی تیار تھا۔ اور آرزو تھی کہ اس قسم کا امتحان ہو مگر اس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا۔ غالباً اس میں یہ سر تھا کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ اگر جناب کو پسند نہ ہو تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کر کے امتحان لیا جاوے۔

۱۔ سلسلہ حقّہ کے متعلق دلایل اور براہین اور سلسلہ پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ امتحان لینا موزون نہ ہوگا۔ بلکہ تین چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہیئے۔

۲۔ امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد ہونی چاہیئیں۔ جس میں سے سوال دیئے جاویں گے۔

۳۔ امتحان اس ترتیب سے دیئے جاویں جیسے کہ حضرت اقدسؑ کے دعوے کے متعلق دلایل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ جس میں مسایل مفصلہ ذیل ہوں۔

۱۔ مسئلہ وفات مسیح۔ ب۔ آیات وعلامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود۔ ج۔ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات ونشانات۔ د۔ مرزا صاحب کی تعلیم۔ ہ۔ مرزا صاحب کی کرامات ومعجزات وغیرہ۔ و۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہونگی۔

ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقت الوحی عسل مصفّیٰ۔ کشتی نوح۔ الوصیت۔ تقریر خلیفۃ المسیح

متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعود۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہیں۔ رد الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث۔ تحریف انجیل۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تناسخ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ۔ نیوگ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قدامت وید۔ مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی:۔

جنگ مقدس۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ نور الدین چشمہ معرفت۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔

۳۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب۔ اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں:۔

الف۔ ثبوت نبوّت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
ب۔ مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
ج۔ پنج ارکان اسلام اور اُن کی فلاسفی۔
د۔ قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت۔
ہ۔ الہام اور وحی کی کتاب۔
و۔ اسلام کے امتیازی نشان۔
ز۔ اسلام و بانئے اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی۔

براہین احمدیہ۔ فصل الخطاب۔ نور الدین۔ تصدیق براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس۔ چشمہ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔

۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید کا امتحان ہو۔

۵۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام صحیح بخاری میں امتحان ہو۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کا درس شروع ہو گیا ہے۔ چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری ضرور ہے کہ خدا کے فضل سے ختم کر لیں۔ اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا۔ تو محنت اور غور سے پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے حکم سے بذریعہ اخبار اعلان کر دیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب بہت جلد اس کے متعلق اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے۔ والسلام۔

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری
۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

پنڈت دولت رام نام ایک آریہ اُپدیشک جھانسی میں گرفتار ہوا - الزام مفسدانہ وعظ کا ہے -

مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک برہمن باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے - بحکم سرکار ہندو کالج سناولی کے ٹیچر لوکنا تھ آئر کو ۵ سال قید ۲۰ جرمانہ ہوا - اپیل کی گئی ہے -

علیگڈھ کے کالج کے طلبہ کو پولیٹکل امور پر بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی - وہ فسخ کر دی گئی ہے -

متصل سکندر آباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح

بمبئی کے مقدمہ دیوالہ میں ٹن جی سہراب جی ٹالائی کو دو جرموں کے لئے ۹ - ۹ ماہ قید ہوئی ہے ۳½ لاکھ کی رقم غبن کی - کاغذات تلف کئے ۲۲½ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا -

ٹرکی جزیرہ کریٹ کے باشندے بھی سرکش ہو گئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہو گئے

صوبجات بوسینہ وہرزیگوینہ کے الحاق کے باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائٹ) کی رعایت دیجائیگی - حکومت خود اختیاری سپرد کرینگے - بعوض اُن دونوں صوبوں کے نوبی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس کیا جاویگا -

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے نام اعلان نافذ کیا جسمیں اُنکی دلجوئی کی گئی ہے - ٹرکی بالفعل خاموش ہے - دونوں صوبوں کو تاکید ہے کہ گھبرائیں نہیں انتظار کریں - ٹرکی کی رعایا امید کرتے ہیں کہ انگلستان کی حمایت اس موقعہ پر آسٹریا کو بخوبی بازرکھیگی

ممانعت :

کلکتہ گزٹ میں پولس کمشنر کی جانب سے اعلان ہوا ہے - کہ ۱۶ - اکتوبر سے کوئی شخص شاہ راہ عام یا دیگر پبلک مقامات پر لاٹھی یا کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

مقدمہ جعل سازی

اٹاوہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا ملزم خلیل اللہ جو عرصہ سے روپوش تھا وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹاوہ میں گرفتار ہو گیا ہے - اور اسکا مقدمہ ۱۵ - اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے -

طوفان

حیدر آباد دکن میں طغیانی سے اتلاف جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۲ کروڑ کی مالیت کی جائداد کا نقصان -

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ

لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے ہیں اور جو اشیا مقتولہ کی مثل زیورات وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی - ۱۶ - اکتوبر کو ہر دو ملزمان مسمیان مونسز اور شرائیم بعدالت مسٹر سینز ڈسٹرکٹ جج ملتان حاضر کئے گئے -

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل رای بہادر مسٹر پرتول چندر چٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب ۱۴ سال تک جج کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنیکے بعد ۸ اکتوبر سے پنشن یاب ہوئے - بجائے انکے مسٹر جانسٹن جج مقرر ہوئے ہیں - مگر وہ آجکل رخصت پر ہیں مسٹر جانسٹن کے رخصت سے واپس آنے تک مسٹر ریٹیگن قائمقام جج مقرر ہوئے چیف کورٹ میں ایک آسامی چھٹی عارضی جج کی بھی منظور کی گئی ہے - اس پر آنریبل خان بہادر مسٹر شاہدین بیرسٹرایٹ لا مقرر کئے گئے ہیں -

شورش بلقان

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجلس وزرا کا اجلاس بڑی دیر سے ہو رہا ہے -

بلگیریا نے علاوہ دو میل ریلوے لائن پر قبضہ کرنیکے اپنی خودمختاری کا اعلان کرنیکا ارادہ کیا ہے - اس پر بابعالی بلگیریا سے اور طاقتوں سے اعتراض کریگی - کیونکہ یہ امر عہدنامہ برلن کے خلاف ہے - پرنس فرڈی ننینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی خواہش سے مجبور ہوں مگر امید ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے - ٹرکی کونسل وزرا اس تار کا جواب سوچ رہی ہے - جو غالباً یہ ہو گا کہ بلگیریا خودمختار نہیں ہو سکتا - قسطنطنیہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں -

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خود مختاری بلگیریا کا اعلان عقلمندوں کے دلی منشا کے موافق ہے امید ہے کہ طاقتیں اسکو منظور کر لینگی - مسٹر فرڈی ننینڈ اور ان کے وزرا فلیپو پولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے -

اورینٹل ریلوے کے قائمقام نے گورنمنٹ بلگیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن اگر تین کے اندر ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روزانہ کا مطالبہ کیا جائیگا -

سرویہ اور آسٹریا

بلگیریڈ میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ وہ بوسنیا اور ہرزی گوینا کو الحاق کرنا چاہتا ہے اظہار ناراضی کا عام جلسہ منعقد ہوا آسٹریا پر پل پڑ نعرے بلند ہوئے اور بہت گھبراہٹ ظاہر کیا گیا -

شرقی بنگال ریلوے پر متصل جلپائگوڑی - مسافر ٹرین ٹکرا کر رک گئی - سڑک پر عظیم پتھر پڑے تھے -

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو ابتک آرام نہیں ہے انکی صحت کی ترقی بہت ہی سست ہے

تجویز ہے کہ ضلع منٹگمری کو قسمت لاہور سے نکالکر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے -

ایسے ہی ضلع میانوالی کو قسمت ملتان سے نکالکر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

ممیرا مصدقہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح۔ قسم اوّل فی تولہ عـــہ قسم دوم ۶ اور سرمہ ممیرا جو خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے مرد قسم اوّل عـــہ قسم دوم عـــہ قسم سوم عـــہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ موجود ہے (المشتہر احمد نور کابلی قادیان)

مفصلہ ذیل کتب دفتر اخبار بدر سے خریدو

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ کلرک نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۵ر

درثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہے۔ مجلد ۸ر بے جلد ۶ر

شری ہند کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب سنور ریاست پٹیالہ نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۷۶ صفحہ قیمت ۸ر جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ظہور المسیح | یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اُسے انکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتلائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورمن اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی | اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ | ماسٹر عبدالرحمن کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

عیسائی مذہب | یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ ۱ر

لیکچر لاہور | حضرت مسیح موعود کا لیکچر جو لاہور میں پہلی دفعہ بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں پڑھا گیا ہوا تھا۔

سیر پرند | پروں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے عـــہ کے ۴ر

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

براہین احمدیہ یعنے نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوا ئینگے انکو بجائے ۸ر کے ۶ر میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اور اعلےٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صـــہ مجلد اصلی قیمت صـــہ

رعایتی قیمت ۱۱ر + رعایتی قیمت ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیے ورنہ وی پی نہ ہوگا

کرشن لیلا | ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۱ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ والیلین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات

آمنو منکم

(سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ سے دوستوں سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تو اجد او تراقص کو ضبط نہیں کرسکتا۔ قیمت ۶ر

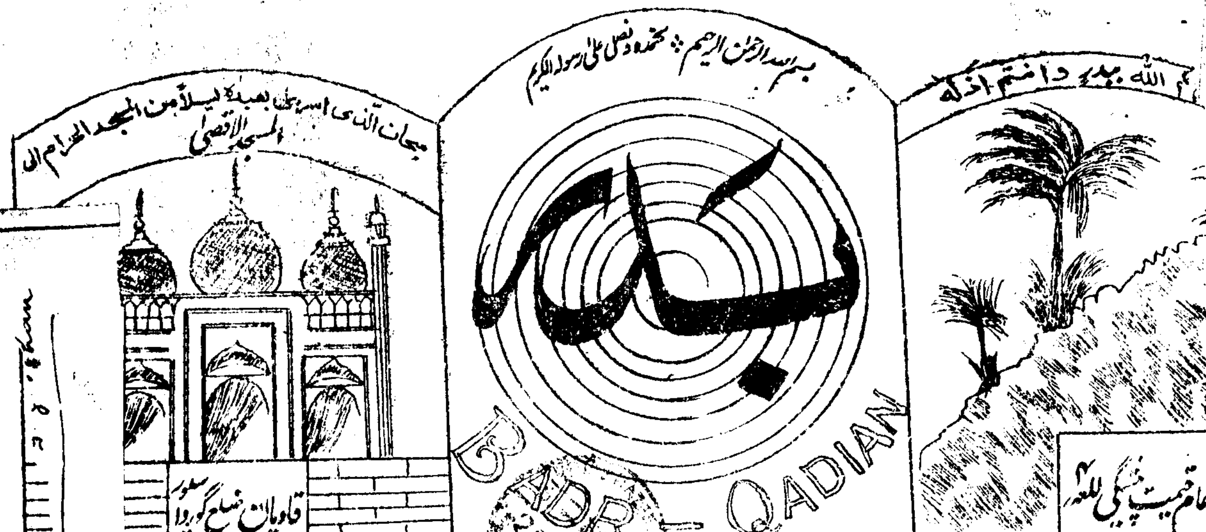
فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح بیان بہت عمدہ ہے قیمت رعایتی ۳ر

حیرت کی حیرانی | حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

۱۳۲۲ ابو یوسف صاحب	عـــہ	۲۰۲۱ حفیظ اللہ صاحب	عـــہ
۸۲۳ مولوی فضل صاحب	عـــہ	۱۸۶۳ محبوب عالم صاحب	عـــہ
۱۶۲ ابوالقاسم خان صاحب	للعہ	۱۷۷۰ محمد علی صاحب	۸ر
۱۵۵۹ نظیر احمد صاحب	عـــہ	۱۴۵۸ احمد نور کابلی صاحب	۲ر
۹۶۳ عبد الحمید صاحب	عـــہ	دوم ستمبر غلام حسین صاحب	عـــہ
۱۶۱۶ عبد الغنی صاحب	۸ر	۱۸۸۹ محمد سراج الدین صاحب	للعہ
۱۳۶۱ محمد شریف صاحب	۱۰ر	۲۴۰ عبد الغنی صاحب	للعہ
۱۱۰۵ بن احمد صاحب	۱۲ر	۶۶۶ سردار خان صاحب	عـــہ
		۱۲۰ ماسٹری احمد دین	عـــہ



چہ گوئم باتو گرانی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸ | دوا بینی مقابینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ — مورخہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۶ کاتک ۱۹۶۵ — نمبر ۴۱

قادیان میں للعہ — گورنمنٹ سے سے روپے — ممالک غیر صہ

فی پرچہ ۲ — سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

صدقۃ الفطر

میرا ارادہ تھا کہ جیسے میں نے رمضان کے متعلق تمام مسائل ۲۴ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھے تھے ایسے ہی صدقۃ الفطر و عید الفطر کے متعلق بھی ایک بسیط مضمون لکھدیتا مگر افسوس کہ گنجائش نہیں۔ ناچار بعض ضروری باتیں بطور اختصار لکھتا ہوں قرآن مجید بقرہ ع ۲۳ میں ہے۔ لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔ بدنی صدقہ روزہ سے ادا ہو چکا۔ اب مالی صدقہ دے کر بھی اظہار شکر کرو۔ حدیث میں اس کی حکمت بھی لکھی ہے۔ طھرۃ للصائم من اللغو وطعمۃ للمساکین۔ ایک تو یہ کہ روزہ دار سے اگر کوئی لغو حرکت ہوگئی ہے۔ تو اس کے لئے کفارہ ہو۔ دوم۔ عید کے دن مساکین بھی اپنے متمول بھائیوں کے ساتھ عید کر سکیں۔

یہ صدقہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ جبھی فطرہ سمجھا جائے گا۔ ورنہ ایک معمولی صدقہ۔ کیا غلام۔ آزاد۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹا بڑا۔ گھر کا کوئی آدمی مستثنےٰ نہیں۔ غنی کو تو دینا واجب ہے اور فقیر بھی دے۔ واما فقیرکم فیترد علیہ اکثر مما اعطاہ۔ کھجور یا جو سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع میرا خیال ہے کہ امراء کو ان جنسوں میں سے جو جنس گران ہو اس سے صدقہ دینا چاہیئے۔ مثلاً منقہ ایک صاع۔ اگر یہی فطرہ قادیان مسکین فنڈ میں بھیجدیا جائے تو بہتر ہے۔

صاع کے متعلق بہت اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صاع عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہوگا اور بحساب ۸ چھٹانک فی رطل تقریباً چار سیر ہوگا مگر محقق حنفیہ کے حساب سے نصف صاع گندم ایک سیر ۳ چھٹانک بنتی ہے۔ دوسرے اکثر علماء صاع حجازی مراد لیتے ہیں یہ پانچ اور ایک تہائی رطل ہوتا ہے یہ موٹے اور مشہور حساب سے سوا سیر ڈیڑھ چھٹانک نصف صاع بنتا ہے مگر محقق حسابوں سے ایک سیر کے قریب اصل بات جو میرے نزدیک ہمارے سلسلہ کے مطابق مفتی بہ ہے وہ یہ ہے کہ صاع ہوتا ہے چار مد کا اور مد برابر ہے دو لپ یا ایک ٹبک کے۔ گویا صاع اور گجرات کا ٹوپہ برابر ہے۔ جس میں ایک سیر ۱۵ چھٹانک گندم آتی ہے نصف صاع گندم ایک سیر ہوگی۔ اس بات کو لمبا میں نے صرف اس لئے کیا ہے تا آپ کو معلوم ہو کہ علم فقہ کی تحصیل بہت ضروری ہے اور بعض روایتوں کے اختلاف سے کس قدر مشکلات پڑتی ہیں۔

عید الفطر

یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اس روز اپنی آرائش کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ پہنتے تھے (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑے (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عید گاہ میں جلد پہنچے (۸) صدقہ فطر قبل صلوۃ ادا کرے (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا مثلاً چھوہارے (۱۱) جس رستے جانا اس سے دوسرے رستے آنا (۱۲) تکبیر کہتے آنا جانا۔

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے میدان میں پڑھاتے (۲) سترہ کھڑا کر لیتے (۳) نماز کے بعد (۴) خطبہ ٹیک لگا کر پڑھتے (۵) عورتوں کو علیحدہ وعظ فرماتے عورتوں کا عید گاہ میں جانا مسنون ہے (۶) دو رکعت۔ نماز کے پہلے پیچھے کوئی نفل نہ پڑھے۔ بعض حنفی پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں (۷) پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات بار اللہ اکبر کہے اور دوسری میں سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کے سوا پانچ بار اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ حنفیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہیں۔ اور دوسری میں قرأت کے بعد قبل از رکوع چار۔ یہ جس روایت کی بناء پر ہے وہ موقوف ہے۔ ہمارا عمل پہلی حدیث پر ہے۔ میں اس کے متعلق بھی فریقین کے دلائل آپ کو سناتا۔ مگر گنجائش نہیں۔ (المکمل)

دستور العمل والیان ریاست سے عام قیمت پیشگی للعہ رابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۲ر اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں دیجاویگی تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ۔۔۔ ہونی چاہیئے۔

(۶۰ اس حساب سے زکوۃ کا نصاب بھی ۳۶ روپے ہے)

(یہ اخبار قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے زیر اہتمام مفتی محمد صادق ۔۔۔ مطبع میں چھپکر شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کچھ نقشبندیوں کے متعلق"

(از اکمل آف گولیکی)

باطل کے سر پر ایک ایسا حربہ چل چکا ہے کہ اب کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی مگر حرکت مذبوحی سے خون کے چھینٹے ہوتے ہیں کے دامن پر پڑنے کا خوف ہے اس لئے ایک اور حربہ لگا دیا جاتا ہے تاکہ پھر ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاوے۔

اصل میں نقشبندیوں نے خواہ مخواہ اس بحث کو طول دے رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل سوال کے جواب کی طرف نہیں آتے۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں اس طرح تو قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔

سوال صرف یہ ہے کہ نقشبندی جس طرح بشرط تصور شیخ، حرکت نبضیہ، حبس تنفس وغیر ذالک۔ ذکر کرتے ہیں۔ اور وصل الی اللہ کا جو طریق انہوں نے مقرر کر رکھا ہے آیا اس کی سند کتاب و سنت سے بھی مل سکتی ہے یا نہیں۔ سنت کی تعریف کیا ہے۔ الطریقۃ الحسنۃ التی سلکھا النبی صلعم او الصحابہ (نور الانوار قمر الاقمار) یا ما واظب علیہ النبی صلعم مع ترکہ مرۃ او مرتین (خلاصۃ الفقہ) پس آیا اس سے تمہارا طرز عمل ثابت ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں ہرگز نہیں۔

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ نقشبندیوں میں اگر کچھ نہ تھا تو کفار ان کے مرید کیوں بنے؟ ہر ایک کافر مسمرائزر نہیں کہ وہ اس کی حقیقت کو پہونچے۔ پھر جو ایک بے جان پتھر کو بھی خدا سمجھتے ہیں اور جو انسان کے ہر ایک عضو کی پوجا کر لیتے ہیں ان کے لئے ایک بزرگ انسان کی مریدی بعید نہیں۔ سوم جن کا تم ذکر کرتے ہو ہمارا ان پر اعتراض نہیں۔

(۲) ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون میں یعلمکم کا تکرار تاکید کے لئے ہے اور یہ اطناب احسان جتانے کے لئے ہے اور کیا واؤ تفسیری نہیں ہوتی۔ جو آپ [illegible] سے مغایرت کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ پھر کیا کتاب و حکمۃ مالم تکونوا تعلمون کے نیچے نہیں آ سکتی جو ہم کسی اور بات کو تلاش کریں۔ پھر مراد اس سے علم وحی و لدنی تسلیم کی جا سکتی ہے مگر اس سے آپ کا طرز ذکر و مراقبہ و حبس تنفس وغیرہ کس طرح ثابت ہو جائیگا۔ وہ تو پھر بھی اسی طرح ثبوت کا محتاج رہیگا۔ آپ اصول حدیث کے مطابق روایت کے سلسلے کے اظہار سے یہ ثابت کریں۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم صحابہ کو دی۔ میں حیران ہوں۔ کہ پھر یہ طریق ائمہ حدیث سے کیوں مخفی رہا اور کیوں انہوں نے بیان نہ کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح ذکر کی ہدائت فرمایا کرتے تھے اور یوں مجلس میں بٹھا کر ہونکیں مارتے تھے اور حبس نفس و حرکت نبضی اور اختلاج قلب کا مرض پیدا کرنے کی ہدائت دیتے تھے۔ آخر یہ طریق کوئی ایسا تو نہیں جو ملفوظات میں نہ آسکے وہ کیفیت تو ہم نے مانا کہ الفاظ میں نہ آسکے۔ مگر ذکر کا یہ طریق بھی کیا ایسا امر ہے جو علم حصولی و حضوری دونوں سے برتر ہے؟ اگر یہی بات تھی۔ تو تمہاری کئی کتابیں میں دکھا سکتا ہوں جن میں یہ مذکور ہے ایک کتاب اردو کی تو مجھے خوب یاد ہے جو کسی مرادآباد کے نقشبندی نے لکھی تھی اس میں عجیب عجیب فسانے ہیں چنانچہ ایک پیر صاحب کی کرامت لکھی ہے۔ کہ آپ تہجد پڑھ رہے تھے ایک برات گذری جس میں باجہ تھا۔ آپ کو غصہ آگیا اور ان سب کو ایک پیالہ کے نیچے قید کر دیا۔ آپ اپنے پیر کے پاس چلے گئے۔ چھ ماہ تک وہ سب برات کے آدمی اسی میں قید رہے بھلا ان مزخرفات پر ایمان لانیوالی قوم سے یہ بعید ہے کہ وہ خیالی باتوں پر خوش نہ ہوتے رہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو آنکھیں بند کرکے گھر بیٹھا بیٹھا یہ سمجھے کہ میں لنڈن پہونچ گیا ہوں اور [illegible] اس عالم خیال میں اس کے تمام بازار اور مکانات میں گھوم آئے۔ مگر جب آنکھیں کھولے پھر وہیں کا وہیں ہو۔ اسی طرح بعض لوگ آنکھیں بند کرکے کمالات نبوت و رسالت سے حب صرفہ تک کی منزلوں کو طے کر جاتے ہیں مگر جب آنکھیں کھولتے ہیں۔ تو پھر کولھو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں۔ پھر میرے آقا پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعوے کیوں کیا۔ اے حضرات تم بھی ان منزلوں سے گذرتے ہو مگر خیالی طور سے۔ جیسے کوئی اپنے تصورات کے میدان میں کسی شہر دیکھتا ہے اور حقیقت میں وہ وہاں نہیں ہوتا لیکن وہ جو میرا مسیح تھا۔ وہ ان نبوت کے شہروں کا مالک کیا گیا۔ اس لئے اس نے جو کچھ پایا وہ خیالی طور سے نہیں بلکہ حقیقی طور سے پایا اور یہی وہ علم لدنی اور علم وحی ہے جس کی وراثت مسیح موعود تک پہونچی۔

باقی رہیں یہ احادیث اذا ذکرنی فی نفسہ اور الذاکرون اللہ کثیرا۔ میں نہیں سمجھتا ان کے پیش کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ اللہ کا ذکر ایک مجمل بات ہے ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ اس اجمال کی تفصیل میں آپ کا طریق ذکر کیوں کر آسکتا ہے۔ مسلم تو وہ امر ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل میں آیا۔ دیکھو اسی کی تفصیل میں مسلم میں ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ یعنے سب سے فضیلت والا ذکر توحید کا ہے۔ یعنے اللہ کی توحید مختلف پیراوں میں بیان کرنا ہے نہ صرف زبان سے بلکہ اس کے ہر ایک عضو اس کی ہر ایک حرکت و سکون سے ثابت ہو کہ خدا تعالیٰ واحد ہے۔ فی نفسہ سے تو مراد یہ ہے کہ انسان دل ہی دل میں خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل اور احسان اور اس کی قدرتوں کو یاد کرے اس سے مراد دل دھڑکانا نہیں۔ کیا آپ حدیث پر حدیث اس لئے پیش کئے جاتے ہیں کہ آپ کا مخاطب رعب میں آجائے۔ میرے نزدیک اس کثرت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ اصل مقصد پر کچھ روشنی نہیں پڑتی۔ اگر حنظلہ نے کہا کہ ہم جنت و دوزخ کے ذکر سے ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور باہر آکر یہ حالت نہیں رہتی تو اس سے ذکر بہ حبس نفس و حرکت نبضیہ و تصور شیخ کس طرح ثابت ہو گیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کے تجربہ کار ہم سے بڑھ کر آپ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے درمیان بھی خدا کا ایک برگزیدہ رسول رہا ہے۔ اس کا وجود آئینہ حق نما تھا ہم اس کے حضور خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر جب وہ دور میں ہماری آنکھوں سے ہٹ جاتی۔ تو پھر وہ کمزوری نظر آجاتی۔ اچھا میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ جب صحابہ ایسے پاک باطن اس اثر کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ تو تم تیرہ سو برس کے بعد اس کے محفوظ رکھنے والے بلکہ اسے تقسیم کرنے والے کون ہوتے ہو۔

چوتھی حدیث میں ابوہریرہ سے روائت کی ہے کہ اما الآخر فلو بثثتہ لقطع ھذا البلعوم۔ اب علماء نے اس کے جو معنے کئے ہیں اس کا تو قرینہ موجود ہے

اعوذ باللہ من راس الستین وامارۃ الصبیان خدا وسی راوی کا کلام۔ اب تم لوگ جو معنے لیتے ہو۔ اس کا قرینہ کیا ہے۔ اور کیا قطع بلعوم انا قتل کہنے پر ہی منحصر ہے اور کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ اسے اس راز سے آگاہ کر دیا۔ پھر نہیں معلوم وہ آپ لوگوں تک کیوں کر پہونچگیا۔ اور ابوہریرہ میں دوسرے صحابہ سے کیا خصوصیت تھی کہ اسے قابل رازداری سمجھا۔ پھر اگر کوئی علم لدنی تہا۔ تو یہ بہی ضرور تہا کہ نقشبندیوں کا سلسلہ نسبت ابوہریرہؓ تک پہونچتا۔ نہ کہ بقول ان کے حضرت ابوبکر و علی رضے اللہ عنہما تک جس کی کوئی سند ان کے پاس اصول حدیث کے مطابق نہیں کسی قلمی کتاب میں یہ لکھا ہوا کافی نہیں کہ فلان نے فلان سے سیکہا۔ اور فلان نے فلان سے۔ سید عبد القادر جیلانی فتوح الغیب میں تو کچھ اور لکھتے ہیں اور سینہ بسینہ یہ بتا گئے۔ کہ میرے بعد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑہا کرنا خیال کرو۔ یہ ان بزرگوں کی نیت پر کیسا حملہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ نور اللہ امرءً سمع منی مقالتہ فبلغہا سمعہا۔ مگر آپ ابوہریرہؓ کو اس حکم کی تعمیل سے روکتے ہیں۔ یہ صحابہ کی عظمت ہے آپکے دلوں میں۔

مضغہ قلب میں ذکر جاری کرنے کا ثبوت آپنے اذا صلحت صلح الجسد کلہ سے دیا۔ مگر یہ کہاں فرمایا کہ صلاح قلب اس میں لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگا کر اختلاج پیدا کرنے سے ہوتی ہے۔ صلاح کا ثبوت بہی چاہئیے یعنے اس پر وہ انعامات بہی مرتب ہوں جو اگلے صالح القلوب پر ہوئے جنہیں سے ایک وحی والہام ہے اور اس سے نقشبندی محروم۔ صقالۃ القلوب ذکر اللہ ہے تو یہ بھی فرمادیا کہ انا نحن نزلنا الذکر۔ یعنے ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حدیث میں اس کی تشریح موجود ہے۔ ما جلس قوم یتلون کتاب اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ۔ اب آپ سمجھئے اطمینان قلب کونسے ذکر سے ہوتا ہے۔ پھر خود متفق علیہ حدیث میں موجود ہے۔ فما جلاء ھا قال تلاوۃ کتاب اللہ۔ یعنے قلب کی جلا کتاب اللہ کی تلاوت سے ہوتی ہے۔ کثرت ذکرہ بہی ساتھ ہے مگر اس کی تفصیل نہیں۔ جو آپکے لئے موجب استدلال

ہو سکے۔ ہم جسے ذکر اللہ سمجھتے ہیں اس کا ثبوت احادیث صحیحہ سے دیتے ہیں مگر تم اپنے طریق کا ثبوت کوئی نہیں دے سکتے۔ صرف یہ کہتے ہو۔ کہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے واذکر اللہ بالقلب تو ایک معمولی فقرہ ہے کہ ذکر باللسان تو ایک منافق بھی کرتا اور کر سکتا ہے۔ فرماتے۔ دل و جان سے کرو۔ اس میں اختلاج پیدا کرنے اور سرخ و سبز لطائف کا سیر کہاں ہے اور دوزانو وغیرہ ہو کر آنکھیں بند کرنے کا ثبوت آپ وتبتل الیہ تبتیلا سے دیتے ہیں یہ عجیب شخص ہے جو کسی آیت کی تفسیر لکھتے وقت نہ اپنے مسلمہ اصول کے مطابق کسی صحابی سے یہ بات مروی کرتا ہے نہ سلف صالحین میں سے کسی کا حوالہ دیتا ہے بلکہ اپنی رائے چلائے جاتا ہے حضرت اس کی تفسیر تو آگے موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا۔ یعنے ہر بات ہر کام میں ہر مشکل میں اپنے رب کو کارساز یقین کرنا یہ تو نہیں کہ ادہر سے اللہ اللہ ہو رہا ہے اور ساتھ ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑہے جاتے ہیں اور ادہر پیر صاحب کی قبر پر مراقبے ہو رہے ہیں اور ان سے مرادیں طلب ہو رہی ہیں۔ بہت ہی افسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس شخص کے حال پر جو ایسی کلام سے استدلال کرے۔ جس میں اس کا رد موجود ہو۔ آپ ما ریاض الجنۃ۔ قال حلق الذکر سے اپنے مزعومہ صورت کا حلقہ ثابت کر رہے ہیں اور نہیں سوچتے۔ کہ اس سے تو وعظ کی مجالس مراد ہیں مگر وعظ وہ نہیں جو عرس کے موقعہ پر ختم پڑہے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ وعظ جن میں قرآن کریم کا بیان ہوتا ہے۔ دوسری حدیث مسلم کی وہ تو خود ایسی ظاہر ہے کہ عقلمند انسان کو پیش کرتے بھی شرم آنی چاہئیے تہی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک حلقہ پر تشریف لائے۔ فرمایا۔ ما اجلسکم ھھنا۔ یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ عرض کیا۔ نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا۔ کہ ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں یعنے اس کی حمد کر رہے ہیں۔ اس پر کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی۔ اور ہم پر احسان کیا۔ صحابہ کا بیان صاف ہے کہ ہم اللہ کے احسانات کو یاد کر کرکے اس کا شکر کر رہے ہیں۔ کہ ہم ایسی گمراہی کے گڑہے میں پڑے تھے۔ اب ہدایت کی مضبوط چٹان پر آگئے۔ پھر جب

انسان اپنے حقیقی محسن کو پہچان لیتا ہے تو بات بات میں اوس کا فضل و احسان سمجھتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ منکرین پر عذاب نازل ہے اور ہم محفوظ ہیں تو بے اختیار اس کی زبان پر الحمد للہ جاری ہوتی ہے۔ صحابہ کی اس حالت کو ہم خوب سمجھتے ہیں کیونکہ خود ہم پر یہ انعامات ہوئے پس اسے کھینچ تان کر اپنے طریق کی توجہ مراقبہ پر جمانا سخت بے شرمی ہے۔ مضمون لگار کے خیال میں شاید یہ ہے۔ کہ آدمی جب کبھی بیٹھتے ہیں۔ تو گپیں ہی ہانکا کرتے ہیں۔ یا کسی کا گلہ ہی کیا کرتے ہیں۔ میرے دوست صحابہ چشتی نہ تھے۔ کہ سرنگی طنبورہ سے راگ سنتے۔ وہ تو مے حب الٰہی میں سرشار تھے۔ اون کا ذرہ ذرہ رونگٹا رونگٹا زبان بن کر حمد الٰہی کرتا تہا۔

باقی رہی یہ بات کہ رسول کریم نے کیوں پوچھا۔ وہ ایک معمولی بات ہے بلکہ آپ کا پوچھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمہارا مزعومہ حلقہ ذکر نہ تہا۔ کیونکہ جس بات کی آپ خود تعلیم دیتے تہے اس کی ہیئت نشست کو خوب جانتے تہے۔ اسے دیکھ کر ہی آپ پہچان سکتے تہے کہ صحابہ ایک دوسرے کو پھونکیں مار کر توجہ دے رہے ہیں۔ پھر تم کہتے ہو ذکر جلی ہوتا۔ تو رسول کریم خود معلوم کر لیتے۔ اے بندہ خدا۔ رسول خدا۔ خدا کے رسول تھے عالم الغیب نہ تھے۔ اور نہ صحابہ بے ادب تھے۔ ایک بڑے آدمی کے آنے پر طرز محفل بدل جاتا ہے آپ اتفاقیہ یکایک آگئے۔ آدمی دیکھ کر اثنا بات پوچھا۔ کیا ہو رہا ہے اونہوں نے کہا کہ خدا کے حمد و شکر کی باتیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا۔ یباھی بکم الملائکۃ۔ اس سے آگے ذرا ناظرین اپنی قوت نظریہ کو تیز کرلیں۔ نقشبندی ذرا نشے کے عدم سمجھتے ہیں۔ آپ تصور شیخ کو اس آیۃ سے ثابت کرتے ہیں۔ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ۔ بندۂ خدا ذرا ہوش کر صلوا علیہ کے یہ معنے کہاں ہیں کہ اپنے پیر کا تصور باندہو جس کی محبت غالب ہو۔ اوس کا تصور ہر وقت لازم حال ہوگا۔ مگر کیسا تصور اس کی تشریح بھی خود تم نے وہ مانی ہے جو ہمارے مطابق ہے۔ یعنے تصویر کا دیکھنا مفید نہیں پس صلوا علیہ کے یہ معنے نہیں کہ نبی کریم یا اپنے شیخ کی تصویر کو ذہن میں حاضر رکھو۔ بلکہ اس سے مراد تو یہ ہے کہ خدا کی رحمت کاملہ کا نزول ہو اس سید الرسل پر ہو۔ درود صرف زبان سے مفید نہیں بلکہ اس کے ساتھ دل میں ایک جوش ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

بڑھے اور ان سے درجات میں ترقی ہو۔ اگر ایک شخص کی زبان پر اللهم صلّ ہے مگر اس کے اعمال ایسے ہیں جن سے نبی کریم کے جادۂ حق کی ہتک ہوتی ہے۔ تو یہ درود نہیں۔ بلکہ درود تو اس کا نام ہے کہ وسلموا تسلیماً یعنے اپنے تئین فرمان برداری میں فنا کر دے۔ اور اپنا مال و جان اس علیٰ سرکار کو سونپ دے۔ یہ نہیں کہ اس کی شریعت کے خلاف طریقے نکالکر زبان سے نہیں تو عمل سے نبوت کا ادعا کرے۔ اعاذنا الله منها۔

آگے تم لکھتے ہو۔ اللہ کلام مفید ہے شکر ہے اتنا تو مانا کہ ندا یہاں حذف ہے۔ اور پھر مقصود بالندا پچیس بار کے بعد ظاہر کیا جاتا ہے۔ حضور! یہ تو فرمایئے۔ کہ یہ پچیس کی قید جناب نے کہاں سے لگائی۔ کیا یہ بھی قرآن مجید میں آئی۔ یا نبی اکرم صلعم نے فرمائی یا کسی صحابی نے بتائی۔ یا سولت لکم انفسکم امراً۔ اور کیا تعداد کا مقرر کرنا قیاس پر ہوسکتا ہے اور یہ دعوے شریعت جدیدہ نہیں؟ قل الله ثم ذرہم میں یہ حکم تو نہیں۔ کہ اللہ اللہ رٹتے رہو۔ حضرت یہ مرفوع ہے۔ اس کا عامل رافع بھی کوئی چاہیئے۔ اس سے پہلے ہے۔ قل من انزل الكتاب الذی جاء به موسیٰ اس کا جواب اللہ اور لاتقوم الساعة علےٰ احد حتی یقول الله الله میں بھی یہ مراد نہیں۔ جو تم سمجھے۔

قال کا مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے پس اللہ کے ساتھ کچھ ضرور محذوف ہے۔ مثلاً الله موجودٌ

میں سچ کہتا ہوں کہ تم اس اعتراض کا جواب نہیں دے سکے کہ لا اله الا الله ایک دفعہ کہکر الا الله الا الله بار بار کیوں کرتے ہو۔ یہ تاکید کے لئے ہے۔ ذرا اپنے قلب کی نیت پر نگاہ کرکے جھینپ جاؤ۔ اور پھر یہ کہنا

کہ اخلاق عادات اطوار میں وہ تبدیلی ہوگی۔ جو صحابہ کرام میں تھی۔ (ص۶) منہ کی باتیں ہیں۔ ایک معمولی اخلاق کا شخص بھی کسی کی ذات پر پھر اس سے گذر کر ایسی عصمت مآب پر جس کا کوئی حال معلوم نہیں اور نہ کسی شریف باطن سے جو اس گروہ میں سے ہونے کا دعوے کرے جنھوں نے کہا از سگ کمترم یہ گندی مثل نکلتی ہے جو تم نے صفحہ ۲۷ کی آخری سطر پر لکھی ہے اور جسے دُہرا کر میں بدر کی رفعت کم نہیں کرنا چاہتا۔

آپ مسمریزم اور ایسے طریقہ کے صوفیوں میں یہ بہ الامتیاز بیان کرتے ہیں کہ ان کی قبروں پر رونق ہوتی ہے۔ حضرت یہ پرچھائیں کی برکت کی نشانی نہیں

بلکہ تعلیم کے نقص پر دال ہے یوں تو ہر دوار اور جگنا تھ جی پر بھی بہت سی مخلوقات جاتی ہے۔ پھر جن بزرگوں کا ذکر کرتے ہو۔ ان کی بزرگی ہمیں مسلم ہے ان کے مرجع خلائق ہونے کا راز اختلاج قلب اور تخیلات نہ تھے۔

تم اعتراض کرتے ہو کہ مسیح موعود کے مرید ایک کامل صاحب ارشاد نقشبندی کے مریدوں کے برابر نہیں اگر یہ کسی سلسلہ کے کذب کا نشان ہوسکتا ہے تو سب سے پہلے اس اعتراض کا ہدف وہ ہوتا ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں آیا۔ ما اٰمن معه الا قلیل۔ نوح کی کشتی میں ۹۵۰ برس کے بعد کتنے آدمی تھے۔ ما وجدنا فیها غیر بیت من المسلمین کے کیا معنے ہوئے امید ہے یہ پڑھ کر تھوڑی شرم آگئی ہوگی۔

تم اس فقرے کے معنے نہیں سمجھے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے باندھے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ دل میں تو چنداں وقعت نہیں مگر بظاہر شرما شرمی لوگوں کے طعنوں سے ڈر کر نماز بھی پڑھ لیتے ہیں ورنہ اصل راز سلوک تو وہی ہو ہو کرنا سمجھتے ہیں۔ اسی لئے یہ فقرہ اس سے آگے لکھا گیا۔ اعمال مسنونہ کو وصل بالله یا لقاء اللہ کا موصل ہرگز نہیں جانتے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اگر نماز کو معراج تک کے کمالات کے حصول کا ذریعہ سمجھیں تو یہ نئی نئی پچیسی عبادتیں کیوں نکالیں۔ قرآن تدبر سے نہیں پڑھتے اس کا ثبوت ان کے پڑھنے سے ملتا ہے اس سے آگے اب ہم پر اعتراضوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ کہ تم ایسے تم ایسے۔ چونکہ یہ بحث اس وقت غیر مقصود ہونے کے لحاظ سے غیر متعلق ہے اس لئے ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتے صرف مختصراً عرض کرتے ہیں۔

(۱) قرآن میں فوت و موت کا فرق تم نے نہیں سمجھا۔ موت کے تو جو وہ معنے ہیں مگر توفی جب اللہ فاعل انسان مفعول ہو تو یقیناً قبض روح کے معنوں میں آتا ہے۔ بل رفعه الله الیه ایک وعدہ کا ایفا ہے۔ جو انی متوفیك و رافعك میں مذکور ہے۔ توفی کے بعد رفع کا ذکر قرینہ ہے اس بات کا کہ یہاں رفع سے وہ رفع روحانی مراد ہے۔ جو موت کے بعد اولیاء اللہ کا ہوا کرتا

ہے۔ پھر اذ قتلتم نفساً فادّارءتم فیها میں اس واقعہ صلیب کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تم نے ایک عظیم الشان نفس (مسیح) کو قتل کرنا چاہا اور اپنی طرف مار ہی ڈالا۔ مگر پھر خود ہی اختلاف کیا۔ لیکن اگر ان واقعات کو ایک دوسرے کے مقابل کیا جائے۔ تو خود ہی یہ امر کھل جاتا ہے۔ کہ اللہ نے اس غش خوردہ کو زندہ کرلیا۔ یہ ایک افترا ہے کہ ہمارے امام کا یہ مذہب تھا۔ کہ عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا آپ نے چشمہ معرفت میں جو آخری کتاب ہے۔ آریہ کے رد میں صراحت سے لکھا ہے کہ وہ بے باپ پیدا ہوئے

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ میں معراج سماوی کا ثبوت کہاں ہے۔ وہاں تو انتہا کا ہی ذکر ہے یعنے الی المسجد الاقصیٰ۔ پھر تم اس آیت کے معنے ہی نہیں سمجھتے۔ تمہارے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے۔ مگر اسے توطیطس رومی نے سنہ ۷۰ء میں جلا کر خاک کر ڈالا تھا۔ اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہاں موجود تھی۔ جہاں تک جناب رسالتمآب نے سیر کیا۔ اگر اس واقعہ کو کشف بحالت بیداری مانا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ سب مقامات دکھا کر یہ بتایا۔ ایک وقت سب کچھ تیری تحت میں آتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن اگر تم ایسے کشف کو نہیں مانتے تو میں ظاہری معنے مراد لیتا ہوں سنو! وہ مسجد اقصے جو تم مراد لیتے ہو وہ تو اس وقت موجود ہی نہ تھی اور نہ اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے وہ مسجد تھی۔ مسجد دور کی مسجد جو بیت الحرام سے دوسرے موقعہ پر تھی وہ تو مدینہ نبوی کی مسجد ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ راتوں رات ہی المسجد الحرام سے نکلے اور پھر اس مسجد اقصیٰ تک پہونچے جس کے لئے حدیث میں بھی آیا ہے کم بینهما۔ اربعین سنة۔ کسی مسلمان کو بت پرست ہونے کا الزام دیا گیا۔ تو یہ غلط نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشركون۔ تعجب کہ تم دلوں میں پیر کا بت محفوظ رکھنے سے مؤمن کے مؤمن رہتے ہو۔ مگر کسی احمدی کے پاس مسیح کی تصویر ہے تو وہ بُت پرست ہوگیا۔ اے افترا کرنے والے خدا سے ڈر۔ دیکھو تم خود مان گئے۔ جن میں پوری اخلاق محمدی ہوں۔ محبوبیت الٰہی کے درجہ پر پہونچ چکے ہوں۔ وہ بلا ریب مظہر محمد بوجہ اتم کہلانے کے لائق ہوتے ہیں۔ پس ہمارے امام کے محمدؐ و احمدؐ کہلانے

پرکیون معترض ہو حالانکہ خدا احمدی شان نے اس بات کو ثابت کردیا۔ جو کسی نقشبندی مین نہین پائی گئی یعنے نزول وحی۔ مقابلہ اعداء اللہ۔ پیشگوئیان۔

باقی فنا فی اللہ اور وجودیون وغیرہ کا ذکر جو کیا گیا۔ اس کا اصل آپ ہی مانتے ہین۔ اگر آپ ان کے لئے تاویلین کرتے ہین تو ہمارے اقوال مین بھی کیجئے۔ لیکن آپنے تو جہان انت منی بمنزلۃ توحیدی اور انت منی بمنزلۃ اولادی لکھا۔ وہان اس کی تشریح بھی فرمادی ہے۔ مسمریزم اور یوگی آجکل کے نام نہاد صوفیون سے زیادہ عجوبے دکھا سکتے ہین۔ اس سے آگے آپ حضرت مسیح پر کسی جرمانے وغیرہ کا ذکر کرتے ہین۔ شاید اپنے امام شیخ احمد سرہندی کا جیل مین جانا بھول گئے باقی رہا حکم دینے والون کو تکالیف کا پہنچانا سو یہ سب کچھ ہوچکا۔ مگر جو باوجود کئی معجزات دیکھنے کے پھر بھی لولا انزل علیہ اٰیۃ ہی پکارے جاوین ان کا کیا علاج کیا جائے۔ وکیل وغیرہ کرنا قابل اعتراض ٹھہراتے ہو۔ اور نہین خیال کرتے۔ کہ انبیاء باوجود نزول وحی پھر بھی اسباب سے کام لیتے رہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سیھزم الجمع ویولون الدبر کا اعلان کردیا تھا۔ مگر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے نہین رہے بلکہ جنگ کئے۔ دو دو زرہین پہنین۔ جاسوسون کے ذریعے خبرین منگوائین۔ وہ اعتراض کرو۔ جو کسی دوسرے نبی پر نہ ہو۔

مین تازیانہ نقشبندیہ کے متعلق ہی کچھ لکھنا چاہتا ہون جو میرے ایک مضمون کے جواب مین ہے۔ جو الحکم مین چھپا تھا۔ اس کے دو حصے ہین ایک مین تو ذکر اللہ کی نسبت لکھا ہے اس مین کوئی ایسی نئی بات نہین جس کا جواب مین اس یا اس سے پہلے مضامین نہ دیچکا ہون مشکل یہ ہے کہ جواب دینے والا ایسی حدیثین یا آیات پیش کرتا ہے جنمین ذکر اللہ مجمل آیا ہے جہان تفصیل دی ہے وہان بھی فرمایا۔ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید۔ پس مین یہ پوچھتا ہون کہ تمہارے تصوف کے تمام طریقون کا ذکر کیون صحاح ستہ مین نہین۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے موافق وصول الی اللہ کے لئے یہ بھی ضرور ہے دین مخفی نہین رہنا چاہیئے صحابہ نے استنجا وغیرہ کرنے کے قواعد تو بتا دئے مگر نہ ظاہر کیا تو ذکر کا طریقہ۔ وہ سینہ بسینہ چلا آیا۔ کیونکہ آئمہ حدیث سب نا اہل تھے۔ ان سے یہ راز مخفی رکھا گیا۔

دوئم وہ حصہ ہے جس مین مین نے ان اعتراضات کا جواب جو سید الاولیاء ۔ بروز الانبیاء پر کئے جاتے ہین خود نقشبندیون کے پیران طریقت کے کلام سے دیا ہے۔ وہ باتین یہ تھین۔ (۱) ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بشارت کا سلسلہ جاری رہے گا (۳) کمالات نبوت متبعین سلسلہ محمدیہ مین ہی آتے ہین (۴) غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت بلکہ بعض باتون مین اولوالعزم انبیاء مین جا ملنا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کے دعوے اور ان کے بعض خطاب مثل قیوم وغیرہ۔ (۵) غیر نبی پر صلوۃ (۶) خضر و الیاس و مسیح کا وفات یافتہ ہونا (۷) طلب معجزہ طریق اہل حق نہین (۸) کرامت و خوارق شرط ولایت نہین۔ (۹) احیاء موتی سے روحانی احیاء مراد ہے (۱۰) قرآن شریف کی آیتون کا الہام ہونا (۱۱) جناب رسول اللہ کو ماننے کے علاوہ بعض اولیاء کا انکار بھی مردود جناب الٰہی کر دیتا ہے (۱۲) یا شیخ عبدالقادر پڑھنا جائز نہین (۱۳) کوئی ریاضت و مجاہدہ خلاف سنت نبوی جائز نہین (۱۴) بے رسم کیفیات واذکار نماز ہے (۱۵) مخالف طریقے کے پیچھے نماز نہین ہوتی۔ (۱۶) مجدد آخر سب مجددون سے افضل ہے (۱۷) کرشن وغیرہ ہند مین نبی تھے۔ (۱۸) مسیح موعود کی تمام پیشگوئیان اسلام کی حقیقت ثابت کرنے کے لئے ہین۔

ان باتون کے ثبوت کے لئے مین نے سرہند کے شیخ احمد سرہندی و دیگر پیران طریقت نقشبندیہ کا کلام نقل کیا کہ جسمین تاویل کی گنجائش نہین۔ میرے مخالف ان سب جوابون کو تسلیم کرلیا ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب مین یہ کمالات نہین تھے اور بات ہے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

میرا مطلب صرف اتمام حجت تھا اور یہ کہنا۔ کہ شیخ احمد سرہندی وغیرہ جب ان باتون کے مدعی ہین۔ تو تم لوگ انہین کافر نہین کہتے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت سید المعصومین خاتم الخلفاء کو ان اقوال و عقائد کی وجہ سے کافر کہتے ہو پھر بعض باتون مین بدظنی سے کام لیا ہے مثلاً جہان مین نے حوالہ دیا ہے کہ حقیقت محمدی مین ایک مقام آتا ہے جب کہ تابع عین متبوع ہوجاتا ہے تو اس کے جواب مین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے تابع محمد ہو کے مدعی ہین۔ یہاں ۵ اقرار ہے وہ لو بار بار ہوا ہے یہاں کہ مجھ مین جو کچھ ہے وہ کمالات محمدیہ کا عکس ہے اور شیدہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیلی ہون ذاتی طور سے مجھے کسی خوبی کا دعوے نہین۔

پس اس پرچے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی نقشبندیون کے لئے یہ میری آخری تحریر ہے اب مین اپنا اتمام حجت کرچکا۔ جب تک کوئی نئی بات نہ ہوگی جواب نہ دونگا۔

تحدیث بالنعمت

جب میرے شیخ کی کشش نے کشش کی۔ تو فوراً ہی مین نے اپنے کاروبار کو حوالہ بخدا کرکے رنگون سے کوچ کیا۔ اگرچہ میری طبیعت علیل تھی اور کچھ تلاطم بھی سمندر تھا۔ مگر مجھے شوق زیارت نے کچھ بھی محسوس نہ ہونے دیا۔ چوتھے روز کنارہ نظر آیا اور بے تابانہ طور سے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر کلکتہ کی طرف دیکھنے لگا۔ آخر خدا خدا کرکے ہم کنارہ پر پہونچ گئے ہر ایک امنگون اور خواہشون سے بھرا ہوا دل سے کو جلد اترنے مین بازی لے جانی چاہتا تھا اور ہر ایک کی آرزوئین جداگانہ تھین۔ مگر میری تمنا درجا اپنے شیخ کے درشن کی تھی۔

کلکتہ اعلیٰ تعلیم اور سلطنت انگریزی کا مرکز ہونے کے سبب ہر گذرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور ایسا نظارہ دکھاتا ہے کہ دل اس کی طرف راغب ہوجاتا ہے اور شاید انہین باتون کے سبب۔ بنگال کا جادو مشہور ہوگیا ہوگا۔ مگر باین ہمہ ایک شب سے زیادہ مجبوراً ٹھہر نہ سکا کیونکہ مجھے اپنے پیا کا نام زبان پر اس کی یاد دل مین اور اس کے لقا کا تصور دماغ مین تھا۔ راستہ مین اسلامی شاہنشاہون کی قابل فخر آثار نظر آتے تھے اور خاص کر جب مین الٰہ آباد پہونچا اور اس کا نام سنا اور اس کے اندر توحید گئی پائی گئی اور اس کے بانی حضرت جلال الدین اکبر علیہ الرحمۃ پر ہزار ہزار رحمتین ہون دل سے دعا نکلی۔

غازی آباد سے ہوتے ہوئے جب مین دہلی پہنچا جو ہندوستان کا کسی وقت دل تھا۔ اس کے قلعہ معلّٰی نے خشکی مین برسات کا عالم بنا دیا۔ یعنے میرے آنسو جاری ہوگئے اور بے ساختہ موُنھ سے نکل گیا۔ ؎

پردہ داری مے کند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت مے زند بر گنبد افراسیاب

اور پھر شاہی مسجد کے بلند میناروں نے اسلامی شان و شوکت کا منظر آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ مگر میں وہاں بھی نہ اترا۔ کیونکہ وعدۂ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد کا عالم تھا۔ پس سیدھا امرتسر اور پھر بٹالہ اور وہاں سے قادیان چلا آیا۔ دل کی ٹھنڈک آنکھوں کو نور نور الدین کے نور سے دل کو مسرور کیا۔ ایک عشرہ بعد ہلال رمضان شریف نے اپنا مبارک مکھڑا دکھایا میرے پیر نے حکم دیا۔ کہ ابو سعید ہمیں نماز تہجد میں قرآن شریف سنا دے۔ مجھے بڑا تردد ہوا کیونکہ مدت کی علالت و کثرت مشاغل و تغافل کے سبب کئی سالوں سے مینے قرآن شریف نہ سنایا تھا۔ اور مین خیال کرتا تھا کہ مجھے قرآن شریف نے بھلا دیا۔ چونکہ میرا اعتقاد تھا۔ اور ہے۔ کہ اولیاء الرحمان کے احکام کی بجاآوری مین بڑے بڑے فوائد دنیوی و اخروی ہوتے ہیں اس لئے تعمیل حکم مین مین نے لبیک کہا۔ چونکہ مینے ایک بزرگ علیہ الرحمۃ کا قصہ سنا ہوا تھا۔ کہ اونہون نے ایک شخص کو کہا کہ تو حافظ ہے اور وہ حافظ ہو گیا۔ مین نے خیال کیا کہ جب میرے پیر کہتے ہین۔ کہ تو قرآن شریف سنا۔ تو مین ضرور سنا سکونگا۔ اس کے بعد مین نے الحمد للہ کہہ کر قرآن شریف شروع کر دیا۔ اور خدا نے اپنا کلام مجھ پر آسان کر دیا۔ وھذا من فضل ربی۔

قرآن شریف سنانے کی حالت مین خدا نے مجھ پر خاص فضل کیا جسکو بطور معجزہ کے پیش کرتا ہون۔ وہو ہذا۔ مین کئی سالون سے فکر کیا کرتا تھا۔ کہ قرآن کریم نے بار بار زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے مگر اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہین کیا۔ قرآن تمام جہان کے لئے ہے اور احکام کلیہ بیان کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت مقرر نہین کرتا۔ دنیاوی سلطنتیں بھی سالانہ انکم ٹیکس رعایا سے وصول کرتی ہین اور نبی اکرم منبع الخلائق نے بھی زکوٰۃ کا حکم سال میں دیا ہے اور وہ ہمارے لئے حجت ہے۔ مگر آن سرور کائنات نے بھی تو قرآن کی کسی آیت سے استنباط کیا ہوگا۔ اگر اس کا ماخذ قرآن کریم سے مل جاوے۔ تو نہائیت خوشی کا مقام ہے۔ جب مین سورہ نور پڑھ رہا تھا۔ اور اس جگہ پہنچا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً۔ یعنے جو لوگ دولت جمع کرتے مین اور خرچ اوس مین سے خدا کی راہ مین نہین کرتے اونکو دردناک عذاب ہوگا اور اوس دن سونا اور چاندی سرخ کر کے جہنم کی آگ مین ان کے ماتھے اور پیٹھوں پر نشان کئے جاوینگے (یعنے اوس وقت وہ مال اون کو کچھ نفع نہ دیگا جیسا کہ قومی و ملکی نمکحرام عبد الکریم پاشا کو نہ دیا اور وہ اپنے کیفرکردار کو پہونچگیا)

پس کہا جائیگا چکھو مزا مال جمع کر کے خرچ نہ کرنے کا تحقیق گنتی مہینوں کی خدا کے نزدیک۔ بارہ مہینے ایک سال کے ہوتے ہین۔ انفاق یعنے زکوٰۃ کے ساتھ سال کے دورے کا ذکر کرنا صریح دلالت کر رہا ہے کہ زکوٰۃ سال مین ایک دفعہ دینی چاہیئے۔ ورنہ کلام بے ربط ہوتا ہے اور خدا کا کلام بے ربطی کے نقائص سے منزہ ہے۔ اس کے سوا ۔۔۔ اس آیت کے اور معنے نہین ہو سکتے۔ یعنی پنجاب ہندوستان بنگال عرب وغیرہ کے علماء سے دریافت کیا مگر کسی نے اس کا شافی جواب نہ دیا۔ اس آیت کے حل ہو جانے کے بعد مینے اس کو قرشی نسباً حضرت امیر المومنین قبلہ مولوی نور الدین اللہم اجعلہ کاسمہ آمین بحق طٰہٰ و یٰسین اور مخدومی حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مدرس اول عربی قادیان کے روبرو پیش کیا۔ آپنے بہت پسند کیا۔ اور پھر مجھے اس شعر کی تصدیق ہوئی۔

جمیع العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنہ افھام الرجال

اور بے اختیار دنیا کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر عزت کے اعلےٰ مقام پر پہونچا کر مسلط کرا دینے والے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔

اللہم صل علی سیدنا محمد وبارک وسلم۔

عاجز ابو سعید عربی (حاجی الحرمین)

نظم

(طبعزاد حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

نوجوان سید کے قابل قدر خیالات اور عالیہ اشعار قابل داد ہین

کوئی گیسو مرے دل سے پریشان ہو نہین سکتا
کوئی آئینہ مجھ سے بڑھ کے حیران ہو نہین سکتا
کوئی یادِ خدا سے بڑھ کے مہمان ہو نہین سکتا
وہ ہو جس خانۂ دل مین وہ ویران ہو نہین سکتا

الٰہی پھر سبب کیا ہے کہ درمان ہو نہین سکتا
ہمارا دردِ دل جب تجھ سے پنہان ہو نہین سکتا

کوئی مجھ سا گنہگار اور پشیمان ہو نہین سکتا
کوئی یون غفلتون پر اپنی گریان ہو نہین سکتا

چھپا ہے ابر کے پیچھے نظر آتا نہین مجھ کو
مین اوس کے چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہین سکتا

خدارا خواب مین ہی آکر اپنی شکل دکھلا دے
بس اب تو صبر مجھ سے اے مری جان ہو نہین سکتا

وہان ہم جا نہین سکتے یہان وہ آ نہین سکتے
ہمارے درد کا کوئی بھی درمان ہو نہین سکتا

چھپین وہ لاکھ پردون مین ہم اون کو دیکھ لیتے ہین
خیالِ روئے جانان ہم سے پنہان ہو نہین سکتا

زرِ خالص سے بڑھ کر صاف ہونا چاہیئے دل کا
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمین مسلمان ہو نہین سکتا

ہوا آخر نکل جاتی ہے آزارِ محبت کی
چھپاؤ لاکھ تم اوس کو وہ پنہان ہو نہین سکتا

نظر آتے ہین اپنے حال پر وہ بھی پریشان سے
ہمارا خواب یہ خواب پریشان ہو نہین سکتا

خدایا مدتین گذرین تڑپتے تیری فرقت مین
ترے ملنے کا کیا کوئی بھی سامان ہو نہین سکتا

بھلاؤن یاد سے کیونکر کلام پاک دلبر ہو
جدا مجھ سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہین سکتا

مکانِ دل مین لا کر مین غمِ دلبر کو رکھونگا
مبارک اس سے بڑھ کر کوئی مہمان ہو نہین سکتا

وہ ہین فردوس مین شادان گرفتارِ بلا ہون مین
وہ غمگین ہو نہین سکتے مین خندان ہو نہین سکتا

معافی دے نہ جب تک وہ مرے سارے گناہون کی
جدا ہاتھون سے میرے اس کا دامان ہو نہین سکتا

ہر اک دم اپنی قدرت کے انہین جلوہ دکھاتا ہے
جو اوس کے ہو رہین پھر اون سے پنہان ہو نہین سکتا

ہزارون حسرتون کا روز دل مین خون ہوتا ہے
کبھی ویران یہ گنجِ شہیدان ہو نہین سکتا

مثالِ کوہِ آتشبار کرتا ہون فغان ہر دم
کسی کا مجھ سے بڑھکر سینہ بریان ہو نہین سکتا

ہون اتنا منفعل اس سے کہ بولا تک نہین جاتا
مین اس سے مغفرت کا بھی تو خواہان ہو نہین سکتا

[illegible]

قرآن شریف کا ایک نیا ترجمہ

قرآن شریف کا جو ترجمہ مولوی فتح محمد صاحب نے حال میں کیا ہے اس پر قاضی اکمل دت گرنگی نے ایک ریویو لکھا ہے قاضی صاحب موصوف نے عالمانہ نظر سے اس ترجمہ کے الفاظ اور محاورہ پر نگاہ کی ہے جو کہ صاحب مترجم اور آئندہ ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کے واسطے ایک مفید مشورہ کا کام دے سکتا ہے اس واسطے میں آکو درج اخبار کرتا ہوں۔ میں نے خود یہ ترجمہ نہیں پڑھا لیکن میں قاضی صاحب کی اس رجحان طبیعت کے ساتھ متفق نہیں کہ ہماری جماعت کے آدمی اسے بالکل نہ خریدیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے لئے قابل قدر ترجمہ تو وہی ہوگا جو اپنی جماعت کے کسی متقی عالم کی قلم سے نکلے لیکن جب تک ہمیں ایسا ترجمہ نہیں ملتا۔ اس بات کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم دوسروں کی محنت اور خدمت کو بالکل ناقابل [illegible] خیال فرماویں ترجموں کے متعلق میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ سب سے عمدہ ترجمہ وہ ہے جو لفظی ہو ہر لفظ کے معنے ہمکو معلوم ہو جاویں اس پر انسان خود تدبر کرے تو خدا تعالیٰ راہ نمائی کر دیتا ہے۔ بامحاورہ ترجمہ اصل میں ایک قسم کی مختصر تفسیر ہوتی ہے اس لئے تمام موجودہ تراجم میں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ کو پسند فرمایا ہے کیونکہ وہ ایک متقی صالح آدمی کا لکھا ہوا لفظی ترجمہ ہے لیکن قرآن شریف کی خدمت ایک ایسی پیاری شے ہے کہ کوئی کسی رنگ میں کرے اس کا دل بڑھانا ہماری خوشی میں داخل ہے اور اس کا جماعت کو خیال رکھنا چاہئیے ہاں ایسی نکتہ چینی مترجم کو زیادہ ہوشیار اور متوجہ کرنے کے واسطے مفید ہے۔ ایڈیٹر

فتح الحمید

کچھ عرصہ سے ایک ترجمہ کا ذکر اخباروں میں ہو رہا ہے جس کا نام "فتح الحمید" ہے۔ میں بھی اس کے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اتفاقاً مجھے مل گیا۔ میں اس کے جستہ جستہ مقامات کو دیکھ گیا۔ پڑھ کر میں انگشت بدندان ہوا۔ ع

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

جب ہم کسی ترجمہ کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ متن سے الگ کرکے اس کی عبارت کی سلاست کو دیکھتے جائیں بلکہ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جس مفہوم کے ادا کرنے کے لئے وہ الفاظ عربی اختیار کئے گئے تھے۔ آیا اسی مفہوم کو عربی اردو کے الفاظ ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ بات تو عام ترجموں کے لئے بھی قابل لحاظ ہے۔ چہ جائیکہ قرآن مجید ہو جس کا لفظ لفظ بلکہ حرف حرف کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کے ترجمہ میں ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایک آیت کا ترجمہ دوسری آیات کے خلاف تو نہیں کسی لفظ کے ایسے معنے تو نہیں کئے گئے جن سے عصمت انبیاء پر اعتراض آئے۔ فی الحال انہی دو باتوں کو پیش نظر رکھ کر میں نے ترجمہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں خوش تھا کہ اچھا ایک ترجمہ تو شائع ہوا۔ لیکن جب غور کیا تو مجھے افسوس ہے، آہ بھرنی پڑی۔ کہ ابھی تک قرآن مجید کا کوئی ترجمہ شائع نہیں ہو سکا۔ میں دوسروں کا کیا شکوہ کروں وہ باوجود اہل نہ ہونے کے کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں اور ہماری جماعت کے برگزیدہ ممبر اہل ہو کر ابھی تک تمہید ہی میں مصروف ہیں۔ شائد یہ جلد بازی ہو۔ جو اس شوق کی وجہ سے [illegible] دل میں ترجمہ قرآن کے [illegible] ہے۔

سب سے پہلے میں نے الحمد کو دیکھا۔ اللہ کا ترجمہ خدا کر دیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ایک اعلیٰ لفظ کو چھوڑ کر ادنےٰ اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے اور اللہ جس مفہوم کو ظاہر کرتا ہے اوس کو لفظ خدا ہرگز ظاہر نہیں کر سکتا دوم الدین کا ترجمہ انصاف کا دن کر کے پھر اسے روز قیامت سے مخصوص کر دیا ہے ایک عام کو بلا وجہ خاص کر دینا قرآنی بلاغت سے نافہمی یا بے پروائی کی دلیل ہے۔ اھدنا کا ترجمہ چلا کے "ہدایت" کے عام لفظ کو خاص کر دیا جو شامل ہے راہ دکھانے۔ راہ پر چلانے منزل مقصود پر پہنچانے کو۔ پھر آپ غیر المغضوب علیہم کا ترجمہ فرماتے ہیں نہ ان کے جن پر غصہ ہوتا رہا۔ یہاں اکثر مترجموں نے ٹھوکر کھائی ہے کیونکہ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ وہ ایسے منعم علیہم جو مغضوب علیہم نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے آگے فرماتا ہے کہ منعم علیہم (یہود) کس طرح مغضوب علیہم بن گئے یہاں دعا کی گئی کہ ہم کو انعام دیکر پھر ایسا نہ بنائیو کہ پھر مغضوب ہو جائیں لیکن مترجم ایسی نازک باتوں پر خیال نہ کرتے۔ مگر غضب تو یہ ہے۔ کہ مغضوب علیہم کا ترجمہ فرمایا جن پر غصہ ہوتا رہا۔ قرآنی معنے کا کچھ لحاظ نہیں غضب اور غصہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ غصہ ایک قبیح صفت ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ میں ثابت کرنا اللہ تعالیٰ سے [illegible] ہے۔ ذلک کا ترجمہ "یہ" گویا ایک غلطی ہے بعید ہے۔ قرآن کا لفظ ہے انگریزی دس [illegible] کا ترجمہ نہیں۔ مما رزقنھم کو مال سے خاص کر دیا ہے میں کہتا ہوں کیوں قرآن مجید کی مراد کو خواہ مخواہ بگاڑا جاتا ہے کیا یہ مما رزقنھم مال کے علاوہ اور انعام الٰہی کو شامل نہیں۔ بالآخرۃ ھم یوقنون کا ترجمہ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں کیا ہے۔ اس "ہم" کا کچھ خیال نہیں کیا ھدی من ربھم کا ترجمہ پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اول تو پروردگار اس مفہوم کو ظاہر نہیں کرتا جو رب کر سکتا ہے دوم جب لفظ رب سب لوگ جانتے ہیں تو خواہ مخواہ اسے چھوڑ کر ایک ایسا لفظ اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی جو اس کو اصل معنوں سے بھی گرا دے۔ ان الذین کفروا۔ اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں جو لوگ کافر ہیں انہیں تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لئے برابر ہے میں پوچھتا ہوں۔ جب یہ حال تھا۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کفار کو انذار ایک لغو فعل تھا؟ ہرگز نہیں پس اس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ ان کو تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے یعنی وہ تیرے ڈرانے کو نہ ڈرانے کے برابر سمجھ رہے ہیں یہ معنے نہیں کہ اے نبی تم خواہ ڈراو خواہ نہ ڈراو برابر ہے کیونکہ اگر یہ ارشاد ہوتا تو آپ اس کے بعد سلسلہ تبلیغ بند فرما دیتے یخادعون اللہ کے معنے فرمائے ہیں اللہ کو چکمے دیتے ہیں۔ لاحول ولا۔ کیا اللہ بھی کسی کے چکمے میں آ سکتا ہے۔ جب لغت وسیع ہے اور اس کے معنے چھوڑنے کے بھی ہیں تو وہ کیوں نہ اختیار کئے جائیں خیر میں کوئی اس ترجمہ کی اصلاح کرنے نہیں بیٹھا میرا مطلب صرف یہ بتانا ہے کہ یہ ترجمہ بھی ان نقصوں سے خالی نہیں جو دوسرے ترجموں میں ہیں ذرا سورہ یوسف دیکھئے۔ فصبر جمیل کا ترجمہ کرتے ہیں تو صبر ہی بہتر ہے ایک عالم آدمی سے یہ ترجمہ نہایت بعید معلوم ہوتا ہے۔ یا تو اس کے معنے ہوں گے۔ صبر جمیل اچھا ہے یعنے ایسا صبر جس میں تسلیم و رضا کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہی بہتر ہے۔ دوسرے معنے یہ کہ فامری صبر جمیل یعنے میرا کام صبر جمیل ہے۔ ولقد راودتہ عن نفسہ کا ترجمہ ہیں اس سے کام براری کی خواہشمند ہوئی عجیب ترجمہ ہے اول تو کام براری۔ دوم عن نفسہ۔ میں عن جو فائدہ دے رہا ہے اس کا مطلق خیال نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اسے خوب سمجھا ہے کہ بگذرد از حفاظت نفس خود فاستعصم کا ترجمہ بھی بچا رہا صحیح نہیں کیونکہ یہ باب استفعال ہے اس کا بھی لحاظ چاہئیے مطلب تو یہ ہے کہ جوں جوں میں نے اسے اپنے نفس کی حفاظت سے ڈگمگانے کی کوشش کی وہ پاکدامنی

میں تو پہنچا گیا۔ ولقد ھمت بہ وھم بھا کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ اور اس عورت نے اون سے قصد کیا اور انہوں نے اس سے۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہ ایک خدا کے نبی کی ہتک ہے ایک معمولی مومن بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ حضرت یوسف کی کوشش تو اوس عورت کی کوشش کے خلاف تھی۔

ھیت لک کا ترجمہ صرف آؤ کرنا بھی قرآن کے الفاظ کے نہ سمجھنے کی دلیل ہے۔ اس کا صحیح مفہوم ان الفاظ میں ادا ہوگا۔ اب تم آجاؤ۔ اور یہ ساری تیاری تیرے لئے ہے۔ یا یہ کہ لو آؤ کہتی ہوں تجھے۔ یہ اخبار والے جو ریویو کرتے ہیں۔ تو وہ صرف ترجمہ کی عبارت پڑھ جاتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن کے الفاظ کیا ہیں جن کا یہ ترجمہ ہے۔

عقائد کے لحاظ سے بھی ہمارے لئے یہ ترجمہ کچھ مفید نہیں ہوسکتا بلکہ مضر ہے۔ جعل السقایۃ فی رحل اخیہ کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ اپنے بھائی کے تھیلے میں گلاس رکھوا دیا۔ لاحول ولاقوۃ۔ گویا یوسف علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) فریب کیا۔ یہ ایک نبی کی شان سے سخت بعید ہے۔ پھر غضب یہ ہے کہ خواہ مخواہ کسی کے اسباب میں چیز رکھ کر انہیں انکم سارقون کہا جائے بدء باوعیتہم میں تلاشی یوسف سے منسوب کردی ہے حالانکہ ذکر موذن کا ہے۔ اصل میں ان مفسرین کے دلوں میں انبیا کی عظمت نہیں رہی ورنہ وہ ایسے معنے نہ کرتے جن سے ایک نبی پر گناہ کا الزام آئے مگر یہاں کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے۔ کہ بلاتامل ترجمہ کئے جاتے ہیں۔ انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی کا ترجمہ پروردگار کی یاد سے غافل ہوکر مال کی محبت اختیار کی گو ایک سخت غلطی ہے۔ ایک نبی اور مال کی محبت کو خدا پر اختیار کرے۔ استغفراللہ۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ فازلھما الشیطن کا ترجمہ شیطان نے پھسلا دیا۔ کرنا بھی غلط ہے۔ شیطان ہرگز نبی پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ پھسلانا چاہا اور یہ اس باب کا خاصہ ہے اگر تسلیم نہ ہو تو حوالہ دینگے۔

ترجمہ کے ساتھ کوئی نوٹ نہ دینا بعض لوگ اس بات کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ کن لوگوں کے فائدے کے لئے ہے اگر مبتدیوں کے لئے تو ترجمہ لفظی چاہیے تھا اور یہاں ایسا پیچیدہ ترجمہ ہے کہ ایک مبتدی نہیں سمجھ سکتا کس لفظ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور جو طبقہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ فلاں لفظ کا ترجمہ ہو گیا اوس کو یہ ضرورت نہیں کہ وہ مطلب کو سمجھنے کے لئے یا کسی مشکل مسئلے کے حل کے لئے کسی نہ کسی قدر تفسیر کا محتاج ہو پس جس ترجمہ کے ساتھ کم نوٹ ہیں وہ کسی کے لئے مفید نہیں ہوسکتا۔ ایک غیر مذہب کے آدمی کے ہاتھ میں بھی ایسا ترجمہ دینا گویا اوسے اعتراض کرنے کا موقع دینا ہے۔ خیر اگر کلام الٰہی کی تفصیل کرنا مناسب نہ سمجھا تو کم از کم اس میں ایزادی تو نہ کرتے۔ جو مترجم کا اپنا خیال ہے مثلاً دیکھئے وانظر الی حمارک کا ترجمہ فرمایا ہے اپنے گدھے کو بھی دیکھو جو مرا پڑا ہے یہ مرا پڑا ہے حضور نے کہاں سے سمجھ لیا اور جب طعام کے ساتھ لم یتسنہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ گدھے کو بھی زندہ نہ سمجھا جائے۔ بلکہ یہی تو دلیل ہے اس نظارہ و واقعہ کے کشفی ہونے کی۔ العظام تو اس کے اپنے بھی ہوسکتے ہیں کشفی نظارہ میں ہی دکھائی دے سکتے ہیں اس سے آگے ننشزھا کا ترجمہ ٹکڑے ٹکڑے کرنا کئے ہیں حالانکہ اس کے معنے ہلا لینے کے ایسے تھے۔ جو سب تسلیم کرتے ہیں۔

ان باتوں پر نظر کرکے میں اپنی جماعت کے بھائیوں کو ہرگز یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس ترجمہ کو کوئی نیا مفید ترجمہ سمجھ کر خریدیں وہ ہمارے سلسلے کے لئے مطلق فائدہ رساں نہیں۔ اور یوں بھی اوس کے ترجمہ میں مجھے کوئی خاص خوبی نظر نہیں آتی جو کچھ میں نے لکھا ہے محض نیک نیتی سے لکھا ہے میں اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ مولوی فتح محمد خان کون ہیں۔

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اٹھاکر لائے ہیں یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۳ ماشہ ۹ ر ۶ ماشہ ۱۲ ۔ ایک تولہ ۱۵ ار ۲ تولہ ۱۲ار پانچ تولہ للعہ ر۔ محصول بذمہ خریدار۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول میرا افیتولہ ۱۲ قسم ثانی ۶ سرمہ قسم اول ۱۲ دوم ۸ سرمہ قسم کی ڈبی پشاوری ولاہ بھی موجود ہے۔

المشتھر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مدینۃ المسیح

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین مولوی نورالدین ایدہ اللہ رب العالمین بیسویں تاریخ ماہ رمضان سے مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھ گئے ہیں۔ آپ کے ساتھ کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا سید محمود بھی معتکف ہے۔ مولانا کی فیض رساں طبیعت اس خلوت میں بھی جلوت کا رنگ دکھا رہی ہے۔ قرآن مجید سنانا شروع کیا ہے۔ صبح سے ظہر کی اذان تک اور پھر بعد از ظہر عصر تک اور عصر سے شام اور پھر عشاء کی نماز کے بعد تک تین پارے ختم کرتے ہیں۔ مشکل مقامات کی تفسیر فرماتے ہیں سوالوں کے جواب بھی دیتے جاتے ہیں نہ تھکنے والا دماغ خاص موہبت الٰہی ہے۔

مسجد اقصےٰ میں ایک دفعہ قرآن مجید قیام رمضان میں سنایا جاچکا ہے۔ اب دوسری بار شروع کیا گیا ہے۔ دو راتوں میں دس پارے نوجوان حافظ جمال احمد صاحب نے پڑھے ہیں۔ مسجد مبارک میں بھی غیر معمولی طور پر جو اس دفعہ پہلی رات قرآن سنایا جاتا تھا وہ بیسویں رات کو ختم ہوگیا ہے۔ ۲۲ر اکتوبر حاجی ابوسعید عرب کو امیرالمومنین نے حیدرآباد دکن وغیرہ احباب کی خیر خیریت دریافت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ بسلامت روی و بازآئی۔

والعذر عند کرام الناس مقبول

ایک موسمی بخار کچھ ایسا عالمگیر ہوا ہے کہ جس طرف سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ گھر میں ایک دوسرے کو کوئی پانی دینے والا نہیں۔ امرتسر کی حالت خصوصیت سے قابل دید ہے جہاں تعداد اموات دو سو روزانہ تک پہنچ چکی ہے چنانچہ اہل حدیث کے الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں۔ "امرتسر میں تعداد اموات اکثر زیادہ سے زیادہ بیس پچیس تک ہوا کرتی تھی۔ لیکن ان دنوں موسمی بخار نے ایسی مہلک صورت اختیار کرلی ہے کہ تعداد اموات قریباً دو سو تک پہونچ چکی ہے۔ جن میں دو ثلث سے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں اور ابھی کمی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جس کو دیکھو وہی بخار میں مبتلا ہے اور موئے پر سو درے والی مشہور مثل آجکل امرتسر پر خوب صادق آتی ہے"۔ غالباً یہ وہی امرتسر ہے جس کے مسلمانوں نے خدا کے نبی پر طائف کے رہنے والوں کی طرح پتھر مارے الحمدللہ کہ دارالامان میں نسبتاً بہت آرام ہے ناظرین کو ایک دو ہفتہ کے اخبار سے معلوم ہوچکا ہوگا کہ کاتب سخت بیمار ہے اب بمشکل اس نے چار کاپیاں لکھ کر دی ہیں دوسری طرف پریس میں جو باہر کا رہنے والا ہے بہت بیمار ہوگیا ہے

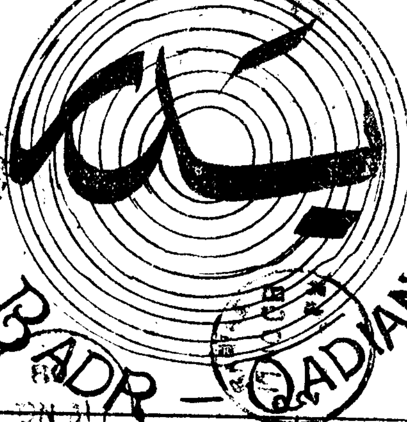
[illegible]

(میگزین پریس قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی عہ

جلد ۸

چہ گویم با تو گر آئی چو در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۴۴ | ترو و اینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ کتک ۱۹۶۵ سمت

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۸ — اخبار بدر کی جلد ۷ ماہ رمضان کے آخری پرچے پر ختم ہو گئی۔ اور ماہ شوال سے جلد ۸ شروع ہوئی ابتدا میں بھی اخبار بدر انہیں مہینوں سے شروع ہوا تھا۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہو۔

حساب اخبار — آئندہ اخبار کا حساب قمری مہینوں کے رو سے ہوا کریگا کیونکہ یہ اسلامی مہینے ہیں اور اون کا رواج دینا ایک کار ثواب ہے۔

معذرت — بسبب بعض مشکلات کے جن کا ذکر کچھ گذشتہ اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ اکتوبر اور ۵ نومبر کو اخبار نہیں جا سکا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ ٹھیک نکلتا رہیگا۔

ضمیمہ تفسیر — بعض دوستوں کے مشورہ سے اخبار کے ساتھ تفسیر کو الگ بطور ضمیمہ کے لگایا جائیگا اور اس میں انشاء اللہ ہفتہ بھر کے نوٹ درج ہو جایا کریں گے۔

جلسہ سالانہ — جلسہ سالانہ غالباً ۲۸ - ۲۹ - دسمبر کو ہوگا۔ جس کے واسطے انجمن کیطرف سے عنقریب اعلان ہوگا ایک دن حضرت امیر المومنین کی تقریر ہوگی اور ایک دن انجمن کی رپورٹ اور بجٹ برائے سال آئندہ پیش ہوں گے۔

پچیس روپیہ فنڈ — پچیس روپیہ فنڈ کے واسطے کئی ایک خطوط آ چکے ہیں۔ مگر ہنوز بہت کم آئے ہیں۔ یہ رقم تمام مدات سے الگ رکھی جاوے گی۔ جب تک ایک معقول مقدار تک پہونچکر کسی خاص اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ جو صاحب خود نہ آسکیں وہ اس رقم کو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال فرما سکتے ہیں شیخ غلام الٰہی صاحب راولپنڈی اور چودھری حاکم علی صاحب چک پنیار کے خطوط بھی ہمارے پاس آئے ہیں کہ وہ پچیس پچیس روپے دیں گے۔

ایک روپیہ فنڈ — اکثر دوست جلسہ سالانہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے وقت کم از کم ایکروپیہ پیش کرتے تھے۔ اس کی ابتدا سیالکوٹ کے معزز دوست چودھری مولا بخش کی تحریک سے غالباً ہوئی تھی کیونکہ ایسی نیک تحریکوں کا کرنا اسی جماعت کے حصہ میں آیا۔ اب بھی بعض دوستوں نے تحریک کی ہے کہ تمام دوست کم از کم ایک روپیہ پیش کریں اور یہ نقد پتہ ضروریات لنگر میں خرچ ہوگا جو صاحب کسی سبب سے خود نہ آسکیں وہ ایک روپیہ کسی کے ہاتھ بھیجکر اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ امرتسر — امرتسر میں اس سال دسمبر کے آخر میں تعلیمی کانفرنس مسلمانان کا جلسہ ہے اس کیواسطے نصف کرایہ ریل منظور ہو چکا ہے۔ جو صاحب اس جلسہ پر دور دراز جگہوں سے تشریف لاویں گے اون کیواسطے آسان موقعہ ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے صدر مقام کو بھی دیکھتے جاویں۔ کیونکہ امرتسر سے بٹالہ ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے اور آگے قادیان بارہ میل ہے۔ جو یکہ پر ڈیڑھ دو گھنٹہ کا راستہ ہے۔

اخبار قادیان — حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت اقدس سب بخیر و عافیت ہیں۔ قادیان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی دعاؤں کے طفیل بخار اور ہیضہ کے ان سخت حملوں سے بچا ہوا ہے جن کی خبریں باہر سے آرہی ہیں۔

حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب چند روز کے واسطے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب مدارس کر چکے ہیں اور رائے بہت اچھی لکھی ہے۔ مقامی امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب لے چکے ہیں۔ مڈل پرائمری کا امتحان اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب لینے والے ہیں جو دو چار روز تک تشریف لائیں گے۔

مفت — مولوی محمد یمین صاحب واتہ ضلع ہزارہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس الحکم بدر ریویو تعلیم الاسلام کے مختلف نمبر آئینہ صداقت پیغام صلح کرشن اوتار کے چند کاپیاں ہیں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوالیں۔

قرآن شریف مترجم — ترجمہ لفظی شاہ رفیع الدین صاحب جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جو مد نظر رکھ کر درس قرآن شریف اخبار بدر میں لکھا جاتا ہے نو مجلد بقیمت عہ مل سکتا ہے محصول ڈاک الگ خرچ ہوگا قیمت کا حصہ خواہ ٹکٹوں میں درخواست کے ساتھ آنا چاہیئے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

(بدر پریس قادیان میں سیاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا۔)

البدر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء

امریکہ سے ایک آواز

امریکہ کے مشہور نومسلم آنریبل شیخ محمد الیگزینڈر رسل ویب صاحب نے حضرت کی وفات پر جو خط لکھا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط میں ویب صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ اپنی بیس سالہ واقفیت کا ذکر کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بے شک

مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے تھے

لیکن اس خط کو درج کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویب صاحب کے مسلمان ہونے. ملازمت چھوڑنے۔ ہندوستان میں آنے اور ان کے ذریعہ سے ایک صاحب اور مولوی حسن علی صاحب کے حضرت صاحب کی طرف توجہ کرنے اور ایک پیر صاحب کے حضرت کے بارے میں استخارہ کرنے کا تمام ذکر مولوی حسن علی صاحب مرحوم کے الفاظ میں درج کر دیا جائے بہت سے دوست ان واقعات سے بیخبر ہوں گے اور ان کیواسطے ان سے اطلاع امید ہے کہ موجب ازدیاد ایمان ہو۔ مولوی حسن علی صاحب فرماتے ہیں۔

ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پہنچا

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقف نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں ۱۸۴۶ء میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الگزینڈر رسل ویب رکھا گیا اس شخص کا باپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر مالک تھا ویب صاحب نے کالج میں پوری تعلیم پائی اور باپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہفتہ واری اخبار جاری کی ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز و تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ ایک روزانہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی دعوت کی گئی. پھر اس کے اور کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کے سپرد ہوتا رہا کوئی صاحب لفظ اخبار کے کہنے سے کہیں اخبارات ہند کی ایڈیٹری نہ سمجھ لیں. ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے کو ایک چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار سے نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے۔ پھر ایڈیٹر بھی ادسی لیاقت و دماغ کا آدمی ہوتا ہے جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا یعنے ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریزیڈنٹ سلطنت امریکہ نے اون کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے پایہ تخت منیلا کو روانہ کیا۔ سفیر سلطنت گورنر کا ہم رتبہ ہوتا ہے۔

سنہ ۱۸۸۲ء میں

مسٹر ویب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا

انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلاف عقل و عدل ہے کئی برس تک ویب صاحب کا کوئی دین نہ تھا لیکن اون کو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سارے ادیان پر غور کروں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات شروع کی کامل تحقیقات کے بعد اس مذہب کو تشفی بخش نہ پایا اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارات کی یورپ و امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ ویب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب سے خط و کتابت شروع کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ویب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حاجی عبد اللہ عرب

ایک میمن تاجر ہیں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا اون کو سامان کر دیا تو ہجرت کر کے مدینہ میں جا بسے۔ وہاں باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ عمدہ باغ تیار تو ہو گئے لیکن عرب کے بدوؤں کے ہاتھوں پھل ملنا مشکل۔ آخر بیچارے پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں آکر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ بمبئی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آہی جاتے ہیں یہ بزرگ ایک نہائت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مادرزاد ولی بنایا ہے اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظروں سے بہت ہی کم گذرا۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک و صاف خدا پر بہت ہی بڑا توکل ہمت نہائت بلند مسلمانوں کی خیر خواہی کا وہ جوش کہ صحابہ یاد پڑ جائیں۔ ایخدا اگر عبد اللہ عرب کے ایسے پانچسو مسلمانوں کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو اہی مسلمانوں کی دنیا ہی بدل جائے۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بھی کچھ تھوڑا سا جوش اہل اسلام کی خیر خواہی کا عنائت فرمایا ہے لیکن جب میں عبد اللہ عرب کے جوش پر نظر کرتا ہوں تو سر نیچا کر لیتا ہوں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ بہت بڑا نیک ظن ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت سے ملتے ہیں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ مہینے کا عرصہ تک موقعہ ملا ہے۔ اگر میں اون کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائیگا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں بھی اس قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ کہ منظور ہیں خور زید و دل کی اصلاح کے سوائے نرسیہ چار ناکہ روپیہ چندہ ایک عبد اللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا۔ بمبئی میں عبد اللہ عرب صاحب نے الگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ویب صاحب نے بھی ویسے ہی گرم جوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آسکیں۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا حاجی عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہد الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبد اللہ عرب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیر سید اشہد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبد اللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے ضرور ہی صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خیر ہے۔ عبد اللہ عرب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل۔ میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اُردو نہیں جانتے۔ ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نومسلم سے ملنا ہے نہ معلوم اس بیچارہ کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو۔ میں اس زمانہ میں کٹک میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے۔ مسلمانان کٹک نے مجھ کو بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نعوذ انہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۂ ذریت

(رکوع اوّل)

آیت ۱تا۴۔ ذاریت کے معنے ہیں پھیلانے والی۔ ان آیات میں ہواؤں کے کام کا ذکر ہے۔ جو ہر موسم میں چلتی ہیں۔ جس طرح کسی دار الخلافہ سے ایک بڑا ذخیرہ ڈاک کا روانہ ہوتا ہے اور سب خط اکٹھے ملے ہوئے ہوتے ہیں پھر ڈاک آگے چلتی ہے سارٹ ہوتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ ہر ایک شہر میں پھر جس جس شخص کی چٹھی ہوتی ہے اسی کو مل جاتی ہے اسی طرح ہوائیں آسمانی ڈاک کا کام دیتی ہیں تمام مختلف ممالک کے مختلف شہروں میں جو قسما قسم کے درخت ہوتے ہیں سب کو ان کے مناسب حال ذخیرہ ہواؤں کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ تو وہ تمام پودے اور درخت پرورش پاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے کام ملائکہ کے ذریعہ سے ظہور میں آتے ہیں جبکہ ظاہری جسم کے اس قدر سامان ہیں تو کیا روحانی تربیت کے واسطے سلسلہ تبلیغ نہیں ہے۔

آیت ۶۔ لواقع ۔ ضرور ہونیوالی ہے۔

آیت ۷۔ ذات الحبک ۔ جس طرح ہوائیں ستاروں کے اثر سے چلتی ہیں اسی طرح خدا تعالےٰ کے دوسرے کام ملائکہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔

آیت ۱۰۔ خراصون۔ جو لوگ اٹکل بازیوں سے کام لیتے ہیں وہ اصل حقیقت سے دور چلے جاتے ہیں۔ انبیاء کے محافظ خدا تعالیٰ کا علم اور قدرت ہیں۔ اس واسطے ان کی بات درست ہوتی ہے

آیت ۱۱۔ فی غمرۃ ۔ گھمبر گھیر میں ہیں۔

آیت ۱۳۔ علی النار یفتنون۔ ان کی مراد ایسی سخت ہیں کہ ان کو جب تک آگ میں نہ ڈالا جائے وہ دور نہیں ہو سکتیں۔ جیساکہ جو برتن بہت میلا ہو اس کو صاف کرنے کے واسطے آگ میں ڈالتے ہیں سونے کا میل بھی آگ میں ڈالنے سے الگ ہوتا ہے۔

آیت ۱۴۔ ذوقوا فتنتکم۔ اب تم تمیز سیکھو۔

آیت ۱۷۔ یھجع ۔ نیند۔ سونا

آیت ۱۹۔ محروم ۔ وہ ہے جو مانگتا نہیں سائل وہ ہے جو مانگ لیتا ہے۔

آیت ۲۱۔ فی انفسکم ۔ تمہارے اندر نشانیاں ہیں بعض لوگوں نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ رب تمہارے اندر ہے۔ یہ معنے درست نہیں ہیں

آیت ۲۲۔ فی السماء ۔ یہ اٹل بات ہے۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ حضرت ابراہیم کے پاس جو مہمان آئے تھے ان کے متعلق قرآن شریف یا حدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ وہ انسان تھے یا فرشتے تھے اس واسطے ہم بھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔

آیت ۲۔ منکرون ۔ ناپسند ۔ جو اچھا نہ معلوم ہو اچانک گئے اور عذاب کی خبر لائے تھے۔

سلماً ۔ ہم آپ پر سلام کر چکے۔

سلامٌ ۔ ہماری طرف سے ہمیشہ ہر زمانہ میں تم پر سلام ہو۔

سلام اللہ تعالیٰ کا نام۔

آیت ۳۔ فراغ ۔ چپکے سے۔ لپک کر۔

عجل سمین۔ موٹا بچھڑو۔

مہمان کی خاطر کے واسطے حضرت ابراہیم کا طریق سب سے عمدہ ہے کہ کھانا لاکر مہمان کے آگے رکھدیا جاوے پہلے پوچھتے نہیں رہنا چاہیئے۔

آیت ۶۔ صرۃ ۔ جماعت ۔ آواز ۔ خود جماعت میں آئی یا آواز جماعت تک پہونچی۔

آیت ۷۔ کذالک ۔ یہی لفظ حضرت مریم کو بھی کہا گیا اور یہی حضرت ذکریا کو کہا گیا اور یہی حضرت ابراہیم کو بھی کہا گیا تھا۔

الحکیم العلیم ۔ حضرت ابراہیم علیہ البرکات ایک کم سو سال کی عمر کے تھے۔ اور ان کی بیوی نوّے سال کی عمر کی تھیں۔ ایسی حالت میں اولاد کا ہونا مشکل امر ہے خدا تعالیٰ تمام حکمت اور علم کا مالک ہے اس نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ یہ بات حاصل ہو گئی۔

آیت ۸۔ خطب ۔ بڑا کام ۔ اہم امر۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہارے آنے سے میرے دل کو دھڑکا سا معلوم ہوتا ہے۔ صرف میری اولاد کیواسطے پیشگوئی کرنا تو کوئی ایسا بڑا کام نہ تھا۔ تم ضرور کسی اور کام کو مدنظر رکھتے ہو۔

آیت ۱۰۔ طین۔ ڈھیان۔ (ڈھیلے)

آیت ۱۲۔ اخرجنا۔ ہم نکال دیں گے۔

یہ عذاب سدوم اور گمارا کی بستیوں پر بسبب کثرت لواطت کے آیا تھا۔

آیت ۱۶۔ رکن ۔ لشکر۔ طاقت۔

آیت ۱۷۔ ملیم۔ ملامت شدہ۔

آیت ۱۸۔ وہ ہوا ان کے واسطے کوئی بہتر نتیجہ نہ لائی بلکہ موجب عذاب ہوئی۔

آیت ۱۹۔ رمیم ۔ کھوکھلی ہڈی۔

آیت ۲۳۔ فاسقین۔ بدعہد۔ یہ تمام عذاب ان پر بسبب بدعہدی کے پڑا۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ السماء ۔ آجکل کے محققین کہتے ہیں کہ اس نظام شمسی جیسے کئی اور نظام ہیں آسمان کے نظاموں کی کوئی حد بندی انسان کر نہیں سکتا۔ پھر

آیت ۲۔ الارض ۔ زمین کا بھی یہی حال ہے پہاڑ ہیں تو ان کی حد نہیں ۔ درخت بوٹیوں میں تو ان کا شمار نہیں۔

آیت ۳۔ زوجین۔ ہر چیز کا نر و مادہ ہے اور نر و مادہ کے ملنے کا نتیجہ بھی ضرور ہے پس۔

آیت ۴۔ ففروا الی اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو یکدم ہر شر سے بچو۔ اور سکھ پاؤ۔ انبیاء ہر ایک قدرت کے نظارہ کی طرف توجہ دلا کر انسان کو کھینچ کر خدا کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔

آیت ۵۔ اتواصوا ۔ کیا یہ لوگ اپنی پچھلی قوم کو نصیحت کر جاتے ہیں کہ نبیوں کو ساحر و مجنون کہنا

آیت ۹۔ ذکر ۔ نصیحت کرتے رہنا چاہیئے اس سے آخر فائدہ ہوتا ہے۔

آیت ۱۳۔ ظلموا۔ ظالم مشرک کو کہتے ہیں۔

ذنوب ۔ کے معنے ڈول جب بھر جاتا ہے۔ تو وہ غرق ہو جاتا ہے۔

سورۃ الطور

رکوع اوّل

آیت ۱۔ والطور۔ طور جس کا دوسرا نام کوہ سینا بھی ہی پہاڑ پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے مکالمہ کیا تھا۔ اس کا اور اوس کے مخالفین کا انجام تم دیکھ چکے ہو ویسا ہی معاملہ اب بھی درپیش ہے۔ خدا سے مکالمہ کرنے والا ایک تمہارے درمیان بھی ہے اوس کے مخالفوں کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

آیت ۲۔ مسطور۔ سطروں مین لکھی گئی۔ لکھی لکھائی کتاب تمہارے پاس موجود ہے

آیت ۳۔ رق۔ کل ما یکتب فیہ۔ ہر ایک چیز جس پر لکھا جائے اس کو رق کہتے ہین اور خصوصیت سے ہرنی کی کھال کو بھی کہتے ہین کیونکہ وہ بڑی مضبوط ہوتی ہے جن کتابوں کی حفاظت مقصود ہوتی ہے وہ کھال پر لکھی جاتی ہین۔

منشور۔ کھولکر سنائی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ بیت المعمور۔ آباد گھر۔ مراد مکہ معظمہ ہے

آیت ۵۔ سقف المرفوع۔ بلند چھت۔ مراد آسمان ہے جہان سے یہ سب عذاب آتے ہین۔

آیت ۶۔ البحر المسجور۔ مکہ معظمہ کے فتح ہو جانے پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے دشمن بھاگ گئے تھے انہون نے ایک جہاز کرایہ کیا اس مین سوار ہوئے۔ لیکن وہ جہاز بھی غرق ہو گیا۔

اس جگہ پانچ چیزون کا ذکر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور ان کی قسم کھائی ہے۔ یعنی وہ پانچون رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت مین بطور گواہ کر پیش کی ہین۔ واقع شدہ اور نظری باتون کو ملا کر بتلایا گیا ہے کہ ان واقع شدہ باتون کی مانند نظری باتون کو بھی ہونے والی سمجھ لو۔ طور کی قسم بطور شاہد ہے اس کے ساتھ دوسری چیزین نظری ہین توریت مین بھی لکھا ہے کہ خدا کی طرح سمندر کے پاس ہے ان تمام باتون کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ اگلی آیت مین فرماتا ہے۔ کہ عذاب ضرور آئیگا۔

آیت ۹۔ تمور۔ آسمان ایک عجیب چکر کھانیوالا ہے

آیت ۱۰۔ جبال۔ بڑے بڑے امرا اور کبرا کو بھی جبل کہتے ہین۔ یسعیا باب ۲ اور ۳۵ مین بھی یہ لفظ ان معنون مین استعمال کیا گیا ہے۔

آیت ۱۳۔ دعّ۔ پنجابی مین جس کو دھکے مارنا کہتے ہین

آیت ۱۹۔ هنیئاً۔ مامون العاقبت۔

آیت ۲۰۔ حور۔ اعلےٰ درجہ کی بیویان۔

آیت ۲۱۔ ذریتهم۔ جن لوگون کے اجداد بزرگ صلحار ہوئے اون کے واسطے اس مین بشارت ہے کیونکہ وہ اپنے بزرگون سے ملینگے اور اون کے مدارج بھی بلند ہون گے

آیت ۲۴۔ غلمان۔ خدمت کے لئے لڑکے پھرتے ہون گے۔ صحابہ کرام کی بادشاہون کے لڑکون نے خدمتین کین۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ کاهن۔ آئندہ کی خبرین بتانے والا کہنیان والے سپرچولزم والے جو امریکہ مین ہین۔ فال لینا تو جائز ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تفاول کیا ہے لیکن ان چیزون کو غیب بینی کا ذریعہ بنانا بالکل غلط ہے بعض لوگ لاف زنی کے طور پر کہتے ہین کہ آج رات مین تمہارے واسطے استخارہ کرونگا اور جواب لا دونگا یہ بھی ایک غیب دانی کا دعوےٰ ہے استخارہ طلب خیر کو کہتے ہین۔ استخارہ اور شے ہے۔

رمال۔ نجومی اور جوتشی سب جھوٹے اور فریب دہندہ اشخاص ہین۔ ان کیطرف توجہ نہین کرنی چاہیئے۔

مومن کو دعا کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ دُعا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ تیر انداز کے ہاتھ مین تیر یا طبیب کے ہاتھ مین دعا یا بہادر کے ہاتھ مین تلوار۔ صرف الفاظ مفید نہین۔ بلکہ اس کے ساتھ درد اور اضطراب چاہیئے جیسا کہ صرف ہتھیار کام نہین آسکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمدہ ہاتھ اور دل نہ ہو۔

مجنون۔ کو اپنے اعمال کا کوئی نتیجہ نہین ملتا اسکی باتین اور کام سب اکارت جاتے ہین لیکن آنحضرت کے تمام کام نتیجہ آور ہوئے اس واسطے ثابت ہوا کہ آپ مجنون نہ تھے اور نہ کاہن تھے کیونکہ کاہن نامراد رہتا ہے۔ آپ کامیاب ہوئے۔

آیت ۲۔ شاعر وہ ہے جو شعر کہنے کو اپنا پیشہ بنائے یہان ان لوگون کا ذکر نہین جو موزونی طبع کے سبب گاہ گاہے شعر کہہ لیا کرتے ہین۔ شاعر بہادری کا بڑا ذکر کرتے ہین مگر خود بہادر نہین ہوتے۔ سخاوت کی بہت تعریف کرتے ہین مگر خود سخی نہین ہوتے ایک شخص کی تعریف مین بڑے بڑے قصائد لکھتے ہین مگر ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو پھر ہجو کہنے بیٹھ جاتے ہین ان کے دل مین کچھ نہین ہوتا صرف زبانی باتین بناتے ہین۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین یہ باتین نہ تھین۔ آپ سب سے بڑھکر سخی۔ سب سے زیادہ بہادر۔ ہمیشہ سچ کہنے والے سنجیدگی سے تبلیغ کرنے والے تھے اس واسطے آپ شاعر نہ تھے۔

ریب۔ گردش۔

آیت ۱۳۔ یکتبون۔ جن کو الہام ہوتے ہین وہ اپنے الہامات کو لکھ کر شائع کر دیتے ہین

آیت ۱۴۔ کیداً۔ جنگ۔

مکیدون۔ جو لوگ جنگ کا خمیازہ بھگتین گے۔

سورۃ النجم

رکوع اوّل

آیت ۱۔ اس مین نبوت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور نبوت کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے۔ نجم۔ گچھون کو کہتے ہین جن کو جھمکا بھی کہتے ہین۔ یہ سات ستارے ہین ان کے نزول کے وقت عرب سفر کرتے تھے سفر مین مسافرون کیواسطے یہ ستارے راستہ کے لئے راہنمائی کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا مین معمولی منازل کے طے کرنے کے لئے راہنمائی کرنیوالے موجود ہین تو کیا حقیقی منازل کے طے کرنے کے واسطے کسی راہنما کی ضرورت نہین۔

آیت ۲۔ واعظ وہ ہوسکتا ہے جس مین تین صفات ہون

۱۔ ماضل۔ جاہل نہ ہو۔ جو خود ہی کچھ نہین جانتا وہ دوسرے کو کیا سکھائیگا۔

۲۔ صاحبکم۔ تمہارے ساتھیون مین سے ہو تمہارا دیکھا بھالا ہو۔ کوئی اجنبی آدمی نہ ہو۔ کیونکہ اجنبی آدمی تو اپنے گذشتہ حالات کا اخفا کر کے چند روز کیواسطے نیک بن سکتا ہے مگر جو شخص ہمیشہ ہمارے درمیان رہا اس کے حال سے ہم اچھی طرح واقف ہین۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔

۳۔ ماغوی۔ باعمل آدمی ہو ایسا نہ ہو کہ دوسرون کو سکھائے اور خود عمل نہ کرے۔

یہ تینون صفات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین پائی

جلد رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپئین نومسلم کو لیکر منیلا
چلے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا
صرف ہوا۔ وب صاحب سے ملاقات ہوئی یہ بات طے پائی
کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفا داخل کریں اور
اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب
چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر
مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ
حیدرآباد میں قائم ہوا۔ جسمیں چھ ہزار چندہ بھی جمع ہوا لیکن
میں نے حاجی صاحب سے کہدیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ
سے علیحدہ ہونے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو
لے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری نہ سنی اور بجلی
سے تار دیا کہ سب ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفا داخل کر
دو۔ چنانچہ

وب صاحب ہندوستان آئے

میں بمبئی سے ساتھ ہوا۔ بمبئی۔ پونہ۔ حیدرآباد۔ مدراس
میں ساتھ رہا۔ حیدرآباد میں وب صاحب نے مجھ سے کہا
کہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے

انہیں کی وجہ سے میں مشرف با اسلام ہوا

میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کی بدنامی
وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا ان کو سنایا۔ وب صاحب نے
حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آٹھ صفحہ
کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھ کو لکھا کر لفظ بہ لفظ ترجمہ کرکے
وب صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔
وب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس
کا خط سنتے رہے۔ خط میں حضرت نے اپنے اس دعویٰ
کو مع دلیل کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علماء کی مخالفت اور عوام
میں شورش کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو بھی
تم سے (یعنی وب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے
وب صاحب حاجی عبد اللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی
کہ کیا کرنا چاہیئے۔ رائے یہ ہوئی کہ مصلحت نہیں ہے
کہ ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے
ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کرکے اشاعت اسلام
کے کام میں نقصان پہونچایا جائے اب اس بدفیصلہ پر
افسوس آتا ہے۔ وب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال
سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات

یہ ہوئی۔ کہ ایک شخص نے وب صاحب سے پوچھا کہ آپ
قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں جاتے
تو انہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا
ہوا ہے لوگوں نے وب صاحب کے اس نامعقول جواب
کو حضرت اقدس تک بھی پہونچا دیا۔
غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کرکے
وب صاحب تو امریکہ جاکر اشاعت اسلام کے کام
میں سرگرم ہو گئے۔ دو ماہ تک میں وب صاحب کے ساتھ
رہا۔ وب صاحب حقیقت میں آدمی معقول ہے اور
اسلام کی سچی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے مجھ
سے جہاں تک ہو سکا۔ ان کے معلومات بڑہانے
خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم
میں کوشش کی اور شیخ محمد ابراہیم رکھا ہوا نام ہے۔
جیسا میں نے کہا تھا ویسا ہوا۔ ہندوستان کے
مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا تھا لیکن ادا ہوتا ہوا
کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب
نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا۔ لیکن نمد و میخ آہنی در سنگ
جب حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ کے
فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے
تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید شہید اللہ
صاحب کی خدمت میں جاکر عرض کیا۔

حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا

معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے
روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے ان سے
دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہو گا۔ دوسرے دن
حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے
بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب
و ہند نے تکفیر کی ہے ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا
جائے اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا
اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔

خواب میں جناب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے، وہ جو کہے وہ کرو

صبح کو اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے
کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا اور اگر وہ امریکہ جانے کو
کہیں تو میں جاؤں گا۔ جب کہ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اور
دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ
سے واقف ہوئے۔ تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود
قادیان جائیں سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں
آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے
پاس جا سکتے ہیں چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب
اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان گئے اور سارا قصہ
بیان کرکے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف
متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے
چلنے لگے۔
حاجی عبد اللہ عرب صاحب سے مجھ کو ایک اور عجیب بات
معلوم ہوئی۔ کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ
رہتے ہیں۔ جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں۔
سید فضل صاحب کے بزرگوں میں ایک شیخ گذرے ہیں (میں
ان کا نام وغیرہ آئندہ دریافت کرکے کسی دوسرے رسالہ میں
درج کرونگا) جو صاحب کشف و کرامات تھے وہ اپنے
ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام
تشریف لائیں گے۔ تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی
قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی
معین و مددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔
واللہ اعلم بالصواب

خط آمدہ از وب صاحب

از ۱۲۹ چینٹ نٹ سٹریٹ
رور فورڈ۔ نیو جرسی۔ یونیس

اے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان
۳۰۔ اگست ۱۹۰۸ء

میرے پیارے بھائی۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مورخہ ۱۰ جولائی مجھے
بروقت مل گیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں ہمارے معزز بھائی حضرت
مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہوں اس خبر
کے پڑہنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش
زن ہوا۔ مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑوں کے
دلوں میں نور صداقت پھیلایا۔ جن تک غالباً صداقت کسی اور
طرح نہ پہونچ سکتی تھی۔ بیس سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے جبکہ
میری پہلے پہل آپ سے خط وکتابت ہوئی اور تب ہی سے میرے
دل پر اس امر کا پرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بخوف سنجیدگی
کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کیواسطے اپنے مقصد میں لگے

رہے ہیں۔ لاریب اس شخص کو خداتعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا۔ جو اوس نے پورا کیا ہے اور مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ فردوس بریں کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاقت کا لطف اٹھائے گا۔

پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ کا چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب ہے تاہم اس بات پر خوش ہیں کہ آپ کی جسمانی محنت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اعلےٰ اور پاک ترین زندگی میں داخل ہو گئے۔

آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہوں میں ہوں آپ کا بھائی

محمد الیگزینڈر رسل وب۔

اس کے بعد شیخ محمد ویب صاحب کا دوسرا خط ۳۔ ستمبر کا لکھا ہوا ہمیں ۲۔ نومبر کو ملا ہے۔ جس میں شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ امریکہ میں اس سال ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی جس میں شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا۔ اس میں پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے۔ لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی۔ کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو۔ اونہوں نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔ آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں میرا باادب سلام پہونچائیں اور عرض کر دیں کہ میں یقین کے ساتھ امید اور بھروسہ رکھتا ہوں کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں۔ ان میں آپ کو ضرور کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا۔

دعا ضائع نہیں ہوتی

مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ میرے دادا جو بہت ہی پرہیزگار آدمی تھے اور اکثر قرآن خوانی میں مصروف رہتے تھے۔ رو رو کر خداتعالیٰ کے حضور میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ کہ امام مہدی کی زیارت ہو۔ وہ تو فوت ہو گئے۔ مگر قدرت الٰہی نے ان کی دعاؤں کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے امام مہدی کا وقت عطا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی حالانکہ میرے تمام خاندان بھائیوں میں ہم دو بھائیوں کے سوائے اور کوئی احمدی نہیں ہوا۔ اس واسطے میں ان مرحوم دادا کے واسطے بہت دعا کیا کرتا ہوں۔

دعا مدد

منشی محمد بخش صاحب ڈرائیور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چودہری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن بدوملی فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم ایک نیک دل اور مخلص دوست تھے احباب سے ان کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ قادیان میں اون کا جنازہ پڑھا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اون کے بھائی چودہری محمد سرفراز حسین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۔ حیدرآباد سندھ سے میاں محمد اسمٰعیل صاحب درخواست کرتے ہیں کہ بھائی میاں فیروزالدین صاحب مرحوم کے واسطے احباب نماز جنازہ ادا کریں۔

جماعت والو

برادر محمد افضل صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ گذشتہ عید پر والو میں برادران احمدیہ کی ایک مختصر جماعت نماز علیحدہ ہوئی اور عید فنڈ کے واسطے مبلغ للعہ روپیہ جمع ہو گئے۔ اللّٰہم زد فزد برادر موصوف یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ ۲۵۔ اکتوبر کو وہاں بھی زلزلہ محسوس ہوا جس سے اون کے ایمان تازہ ہوئے آجکل ہمارے قدیمی دوست ڈاکٹر علم الدین صاحب بھی والو میں ہیں۔

نومسلم

مولوی مظفر اللہ صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب پسران مولوی قدرت اللہ صاحب ملتان سے اطلاع کرتے ہیں کہ ہم ہر دو بھائی بمعہ خاندان ملتان میں مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں۔ ہم انجیل کی (ظاہرداری کی اخلاقی) تعلیم دیکھ کر عیسائی بن گئے تھے اور عیسائیوں کے درمیان رہ کر اور اون کے بد نمونے اور عیاشی کو دیکھ کر تائب ہوئے۔ چونکہ کسی لالچ کیواسطے عیسائی نہ ہوئے تھے اس واسطے وہاں نہ ٹھہر سکے۔

جواب خطوط

۱۔ محمد فقیر اللہ خان صاحب۔ آپکا مضمون پہونچگیا ہے۔ پسندیدہ ہے انشاءاللہ بشرط گنجائش شائع ہوگا۔

۲۔ حامد حسین خان صاحب۔ آپکا خط ملا۔ جواب اس اخبار سے ظاہر ہے بدر کے ساتھ آپکی ہمدردی کا شکریہ ہے

۳۔ میاں قمرالدین صاحب لکلوہ۔ اخبار کی قیمت ۱۹۰۸ء میں للعہ رسالانہ ہے آیندہ عہ کر دیگئی ہے۔

روپیہ کس کے نام آنا چاہیئے

بعض وقت صدر انجمن احمدیہ کے مختلف افسران کی طرف سے جماعت احمدیہ میں چندوں کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور احباب انہیں افسران کے نام منی آرڈر ارسال کر دیتے ہیں۔ لہذا تمام احمدی احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی لکھا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہر ایک قسم کا روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مدات کے لئے یا افسران انجمن کی تحریک پر بھیجیں۔ وہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کریں۔ والسلام۔

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے

اب براہین احمدیہ اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہو گی۔ مجلد صہ ۱۲ آر بے جلد صمہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایکروپیہ کی رعایت ہو گی یعنے انکو براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲ آر اور بے جلد صرف للعہ میں دیجائیگی۔

مینیجر بدر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق سیحوخیت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل ہ وغیرہ۔ بلکہ یہاں تک محیط اعظم میں لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں ہے کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت فی تولہ ہ ۱۲ آر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مگھر سمت ۱۹۶۵ بروز جمعرات

جلد ۸ — نمبر ۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوسکی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ/ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور فرمادین۔

رسید زر الگ نہ دی جائیگی اخبار مین چھاپی جاویگی اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہین آج مین نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اوسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام مین جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر و مطبع چھاپکر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنے اہل بیت کے معالجہ کے واسطے لاہور تشریف لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب واپس دار الامان میں پہونچ گئے ہیں۔

تخفیف کرایہ منظور

جلسہ سالانہ کیواسطے کرایہ ریل میں تخفیف منظور ہو گئی ہے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ سارٹیفکیٹ کے فارم چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک نیک ارادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

محب صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس سال میں ایک ایسی اسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے کہ دن رات میں بمشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر ظاہرا مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے آپ بھی دعا فرماویں اور حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جب سے مینے بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھے رنج تمام عمر رہیگا اب مینے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے۔ سو میں آپکے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دار الامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دار الامان ۵ؔ۔ خرچ متفرق دار الامان ۳ؔ اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل ۹ؔ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ ۹ؔ روپیہ کی رقم۔۔ سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدونگا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جاویں ممکن ہے۔ کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ ان کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دار الامان بھیجکر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھولدیوے۔ آمین۔

دوسری عرض میری ان احباب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب ہیں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ احباب میری غیر حاضری کی مجبوری سے مطلع ہو جاویں اور بدستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ ان کے نیک نمونہ سے دیگر احباب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھیریں۔ والسلام

آپکا نیازمند اور حضرۃ خلیفۃ المومنین کا خادم
عاجز بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی
۱۵ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مشتاقِ دیدارِ توام

اے مہدئ آخر زمان مشتاقِ دیدارِ توام
اے رہبرِ گمرہان مشتاقِ دیدارِ توام

بودی مسیحِ جانِ ما درد و غمِ ما را دوا
اے مرہمِ خستہ دلان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مظہرِ حق شانِ تو پاک و مطہر جانِ تو
صلوٰۃ بر تو ہر زمان مشتاقِ دیدارِ توام

اے حجت و برہانِ حق ای لطفِ بے پایانِ حق
اے رحمتِ ربِ جہان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مسلمانرا قبلہ گہ اسلام را پشت و پنہ
ہم بخیر حق را خصم جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صورتِ یزدان نما صد حیف از ما شد جدا
جان از غمش آمد بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از فرقتِ تو نیم جان ہستند جملہ بندگان
گشتی ز چشمِ ما نہان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روئے تو بدر الدجیٰ بینم کجا یابم کجا
ہستم بسے جویان دوان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صحبت و دیدارِ تو بہائے گوہر بارِ تو
خواہم بدل کوشم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روز ہا یاد آورم بر ما چو بسکردی کرم
بودی پناہِ بیکسان مشتاقِ دیدارِ توام

گرد تو ہمہ پروانہ سان بودیم ما اے شمعِ جان
بود از تو جانِ تو بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از ما چہ دیدستی خطا گشتی ز چشمِ ما جدا
نالی بچشم اے نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

جان در فراقت ناتوان سوزان جگر ہم دل تپان
چشم ہمہ شب خون چکان مشتاقِ دیدارِ توام

آن بزمِ خوش با موہبت آن مجلسِ پر شوکتت
یادش کند مغموم جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن خندہ ات چون گلستان وقتِ سخن اندر بیان
بودے نمک بر ریشِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن جلسۂ وعظ و بیان بر کرسی و بر منبران
یادم شود پیچم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن سیرِ تو با بندگان در ہر درے بحث و بیان
خوش خوش بطرزِ خوش روان مشتاقِ دیدارِ توام

ہر صبحدم پروانہ سان بر در ہجومِ عاشقان
کاید برون آن نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

وقتِ تو بود آن وقتِ خوش از غم نہ کس بودے ترس
عشاق پیش شادمان مشتاقِ دیدارِ توام

اکنون حضورت شد رہا شاہا کجا جوئیم ترا
دل میکند آہ و فغان مشتاقِ دیدارِ توام

دلہا الم اندوختہ ہجرِ تو جانہا سوختہ
چشمانِ ما زاری کنان مشتاقِ دیدارِ توام

شاہا بہ بین رنجوریم کن مژدہ این مہجوریم
اندر حضورِ خود نشان مشتاقِ دیدارِ توام

کن یک نظر سویم روا ہستم اویس بینوا
اے مہربان اے مہربان مشتاقِ دیدارِ توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل صاحب

قاضی اکمل صاحب کے احباب کو اطلاع ہو کہ قاضی صاحب موصوف وطن گئے ہوئے ہیں ان کے تمام خطوط براہ راست گولیکی جلنے چاہئیں اور نہایت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا خورشید عاقل فوت ہو گیا ہے اور وہ خود دانت کے درد کے سبب چند روز سے بہت تکلیف میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ

احباب احمدی سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ لنگر خانہ کے انتظام میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیسی تکلیف ہوتی تھی۔ اور آنجناب کس طور سے اس معاملہ کو ہر وقت قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے اسی سنت پر عمل کر کے یہ خاکسار پھر آپ صاحبان کی خدمت میں یاد دہانی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین۔ سو واضح ہو کہ لنگر خانہ کا خرچ بعد وصال حضرت اقدس کچھ کم نہیں ہوا۔ کیونکہ اس سے اہل بیت حضرت مسیح موعود کی خدمت کی جاتی ہے اور اسی سے سب احباب احمدی جو باہر سے درس قرآن شریف سننے یا زیارت کرنے یا دعا کرانے یا دوا کے واسطے آتے ہیں ان کی ساری ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ لنگر خانہ کا خرچ معمولی ایک ہزار ماہوار کے قریب ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں اور جناب چودھری رستم علی صاحب جیسے مخلص اور متقی انسان اس صیغہ کے افسر ہیں اور بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے ہیں۔ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدس نے ہر ایک مرید کے لئے ضروری کیا ہے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص لنگر خانہ کا چندہ نہیں دیتا وہ کس طرح احمدی رہ سکتا ہے کیونکہ اگر یہ سلسلہ زائرین کا جاری نہ رہے۔ تو لوگ قرآن شریف کے حقائق اور معارف حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے کس طرح سن سکتے ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کو ضروری ہے کہ جیسے وہ اور چندے باقاعدہ طور سے ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس میں بھی باقاعدگی اور پورا اہتمام کریں اور کچھ نہ کچھ چندہ خواہ اس کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو مثلاً ایک پیسہ ہی ہو۔ ضرور بھیجیں اور ماہوار محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا کریں۔ جماعت سیالکوٹ چندہ بھجوانے میں اول نمبر پر ہے۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ ایک مجلس میں جناب قبلہ و کعبہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعودؑ نے اونکو انصار کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔ جماعت سیالکوٹ ہر موقعہ پر ہر مہینہ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں سے سلسلہ کی مدد کرتی ہے۔ مگر ان ایام میں موسم قحط اور وبا کی سختیوں نے کچھ ایسے مشکلات پیدا کر دئے ہیں کہ چندوں کی وصولی کرنے میں بہت سی دقتیں واقع ہو گئی ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمارے بیمار بھائیوں کو جلد تر صحت یاب کرے۔ اور اون کو دینی کاموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔

صدقہ رد بلا۔ کا مشہور اور مسلم مقولہ اس حدیث الصدقۃ تطفی غضب الرب کا ترجمہ ہے لہذا احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہئیے اور اس گر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ دن تھوڑے ہیں۔ ان کو غنیمت جان کر موقع فرصت کو سستی اور غفلت میں نہ کھونا چاہئیے۔ فلینظر نفس ما قدمت لغد۔ والسلام

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

۱۰ر نومبر ۰۸ء

حیدر آباد کی تباہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حیدر آباد کی طغیانی و تباہی کے روز اور دوسرے دن جب میں خاص طور پر تمامی عبرتناک نظاروں کا معائنہ کیا تو اسی وقت جناب کے نام ایک تفصیلی خط لکھ کر امپیریل پوسٹ آفس افضل گنج میں جب گیا تو معلوم ہوا۔ ... ... کہ وہ بھی آب برد ہو گیا۔ ریل تار ڈاک بند تھے پس ناامیدی کے ساتھ وہ خط معرض التوا میں ہی رہا۔

کئی دنوں کے بعد ڈاک وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ بعد میں سنا گیا کہ کسی احمدی نے یہاں سے مفصل رپورٹ لکھ کر قادیان روانہ فرما دی ہے۔ پس میں اخبارات کا منتظر رہا۔ کہ کوئی مفصل آرٹیکل اس تباہی کے متعلق ضرور دیکھوں گا۔ لیکن ہر طرح سے مایوسی ہوئی۔ چونکہ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہیں ہوئی بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سے ہندوستان پر ایسا انقلاب نہیں آیا۔ ایک لاکھ پچاسی ہزار (۱۸۵۰۰۰) جانوں کی بربادی ایک لاکھ مکانات کی تباہی۔ قریباً تین کروڑ کا سرکار و رعایا کے مال کا نقصان اس سے بڑھ کر اور کونسا سانحہ ہو سکتا ہے؟

ان تباہیوں اور غیر معمولی حوادثات سے ہماری جماعت احمدیہ کو ایک خاص تعلق ہے۔ پس کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر کوئی مفصل مضمون اس تباہی کے متعلق شائع ہوتا۔ اور پبلک کو اس طرف متوجہ کیا جاتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زلزلہ کی پیشگوئی کے مطابق جب ضلع کانگڑہ کی تباہی ہوئی۔ تو رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں اس کے متعلق خاص طور پر ایک مضمون بعنوان "زلزلہ کا دھکہ" شائع ہوا تھا۔ اب بھی اگر رسالہ مذکورہ کے ایڈیٹر اس تباہی کے متعلق مفصل آرٹیکل تحریر کرنے کا ارادہ فرماویں تو اس طغیانی کی مفصل رپورٹ سرکاری محکمہ جات سے دریافت کر کے اور صحیح صحیح حالات لکھ کر ارسال خدمت کرتا ہوں۔ یوں تو اس تباہی کے متعلق آپ کے اخبارات میں خبریں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں۔ لیکن اگر خاص طور پر اس واقعہ کو تحریر کیا جاوے تو یقین ہے۔ کہ تمام دنیا کے سعید دلوں پر اور پھر خصوصاً حیدر آباد کے مخالفین وغیر مخالفین پر نہایت مفید و موثر ثابت ہوگا۔

رود موسیٰ کی طغیانی کا ایک نقشہ جناب کے ملاحظہ کے لئے مرسل ہے۔ آپ اس سے خود اندازہ فرمالیں گے۔ کہ کیا طوفان عظیم تھا۔ غالباً یہ خبر جناب کے اور نیز تمام اراکین سلسلہ احمدیہ کے خوشی کا باعث ہوگا کہ جہاں تک تحقیق کی گئی۔ اس طوفان عظیم سے ایک احمدی بھی بلکہ اوس کے متعلقین میں سے ایک شخص بھی ضائع نہیں ہوا۔ تمام ہر طرح خیر و عافیت سے ہیں۔ حالانکہ بعض کے مکانات ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے۔ کہ جس کا کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ع۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سلسلہ پر رحم فرما کر اوس کے تمام متعلقین کو بال بال بچا لیا۔ البتہ کئی احمدی بھائیوں کے مکانات مع سامان کا کچھ نقصان ہوا۔ میر بشارت علی

[illegible]

معلومات مفیدہ

ذیل کا خط جو حضرت امیر المومنین نے ایک شخص کے بعض سوالات کے جواب میں لکھا تھا۔ فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

ذرہ ذرہ باتوں میں ایمان کو متذبذب کرنا مناسب نہیں۔ یہ کیا مسائل ہیں کہ جن پر آپ گھبرا گئے کوئی ان میں توحید یا اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید، نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ الحمد شریف نماز میں ضروری ہے اور میں خود الحمد پڑھتا ہوں۔ اور سبحانک اللھم فرض و واجب یا ضروری نہیں لاکن بعد اور اکثر قبل الحمد شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دعائیں یا تسبیحیں پڑھ لیتے تھے۔ ان میں بعض صحابہ سبحانک اللھم پڑھا ہے۔ سبحانک اللہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

رمضان شریف میں تہجد۔ قیام رمضان کی تاکید ہے اور خود نبی کریم نے تین روز جماعت سے پڑھے اسی کا نام تراویح ہے۔ صحابہ کرام نے لوگوں کو سست ہوتے دیکھا۔ تو اپنی منکوبنے جماعت کے ساتھ اول وقت جماعت کرائی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پسند کرتے تھے میں خود آخری وقت میں سحر کی روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑھتا ہوں۔ اور اوس میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری جامع مسجد میں بعد العشا گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہیں۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑ گیا۔

پیشاب سے بچنا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہیں۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہیں۔ مگر جن کو تھوڑی دیر تقطیر البول ہو وہ غریب کیا کرے۔ ہاں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ہاتھ میں شرمگاہ کو پکڑ کر انسان گلیوں میں کھڑا ہو۔ یہ امر ناپسند ہے۔ کئی ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابوبکر نے حسب وعدہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ حوض کوثر کیا ایمان سے بھی ہٹائے گئے اور اسی طرح آخر میں بھی ہٹائے جاویں گے۔ اونہوں نے خلافت کے خلاف ہتھیار اوٹھائے۔

ہاں یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ الیوم اکملت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مرتد ہے اور کذاب اور مفتری ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

ہجرت کے وقت مولیٰ علی مرتضیٰ کو اپنے بستر پر سلایا یا نہیں سلایا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث میں تو نہیں۔ البتہ تواریخ میں ہے۔ سو یہ مولیٰ علی مرتضےٰ کی بڑائی ہے اگر آپنے سلایا یا آپ سوئے۔ صحابہ کرام ایسی جانبازیاں بہت کرتے تھے اور مولیٰ مرتضیٰ تو خاص آپکے پیارے بھائی اور داماد تھے کیوں نہ کرتے۔

حضرت عمرؓ تو مدینہ منورہ میں حسب الارشاد پہلے ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حضرت عثمان رضؓ حسب الحکم حبشہ کو ہجرت کر کے گئے ہوئے تھے۔

اگر تقیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسل کیوں دکھوں میں مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغرا مظلوم شہید کربلا کیوں کربلا میں مبتلا ہوتے۔ یہ روافض کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب ہیں جو ایسے خط کے مناسب ہیں اگر تم یہاں آجاؤ۔ تو ہم اور تمام فہم جواب آپکو بتا دیں۔ والسلام

نور الدین ۲۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

مکتوب المسیح

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک مکتوب مجھے اتفاقاً مل گیا جو ناظرین بدر کے فائدہ کے لئے اخبار میں دیا جاتا ہے اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالتمآب کا مقصد اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولیٰ کریم پر کیسا بھروسہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب میں ہے جس نے کسی وجہ سے استعفا دینا چاہا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس درسے نہ ٹلوں گا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک ارادہ ہرگز مناسب نہیں اس سے خودغرضی اور دنیا طلبی پائی جاتی ہے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفا دینے والوں کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں ادھر ادھر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاویگا۔

چاہیئے کہ صبر کے ساتھ گذارہ کریں اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے میں گذارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ میں نے آپکے امتحان کی ناکامیابی وقت سوچا تھا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی۔ کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کر کے دین پیش لیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا۔ تا عمدہ حالت میں ہو کر غیروں کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفا دوگے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔ .. ..

.. ..

والسلام ۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

شاہراہ کونسی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے مجاہدات و ریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت ہے مطالعہ ملفوظات کاملین کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی و اخفی ہو یا ملکی۔ سمجھ لو۔ ان سب کے اصول گو تعلیم انبیاء میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ مگر ایک شاہراہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یہاں اصوم و افطر۔ و اصلی و انام و اتزوج النساء اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کی عوارف جس کو حضرت مزید الحق والملۃ والدین اپنے درس میں رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سبقاً پڑھا اور اس سے ہی اعلے رنگ میں حضرت السید الجیلی کی فتوح الغیب ہے اور اونے رنگ میں تعرف اور رسالہ قشیریہ۔ ہاں مفید احیاء العلوم یا قوت القلوب ابو طالب المکی ہے رحمہ اللہ علیہم۔ اور جامع کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔ یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

آج قرآن کریم اور سنۃ متواترہ اس کی متکفل ہے والحمد للّٰہ رب العالمین۔ اور جس شرائط کا وعظ آپنے کہا ہے۔ وہ واعظ ہرگز ہرگز مستقل اثر نہیں رکھتا۔ ...... گویا آپنے دیکھا ہی ہوگا۔ اس کے اخلاق و عادات اس کی دنیا سے سرد مہری اس کا نماز کو سنوار کر پڑھنا۔ کیا جنابنے ملاحظہ فرمایا۔ کیا کافیون اور غزلون کی ادائین اوس کا کمال کیا اوس کو انبیاء کے راہ پر لایا۔

دعا کبیر کے حفاظ نے کیا اتباع سنت اور منہاج نبوت پر چلنے کی راہ پائی۔ آپ خود ماہر ہین ایسے واعظ ہی آنی اثر رکھتے ہین۔ لہٰذا ماجربت فانی من بہر جمعیتی نالان شدم جفت بدحالان و خوش حالان شدم۔ نوجوان سرگرم تکا کرے مستقیم الحال ترقی کرنے والے موافق قرآن و سنتہ کا خادم۔ ماینفع الناس ہوکر یمکث فی الارض ہو۔ آمین

نور الدین ۱۷ رمضان المبارک ۲۶ھ

ایک پرانی غزل

(از حافظ عبد الرحیم صاحب)

مصرع طرح سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

زمین سے تا سما شور و فغان ہے
بپا محشر ہے شور الامان ہے

کہین ہے زلزلہ طاعون کہین ہے
سراسر باغ عالم مین خزان ہے

بھلا کیون جوش پر ہے قہر باری
زمین سے پھر گیا کیون آسمان ہے

چراغ عقل و دانش لے کے ڈھونڈو
کھلے گا گر کوئی راز نہان ہے

کسی یوسف کو دی ہے ان نے ایذا
پھنسا جس کی سزا مین کاروان ہے

وہ یوسف ہے مسیح قادیانی
کہ حکم و عادل و شاہ جہان ہے

خدا ہے دعوے مین اوس کا مصدق
دکھاتا نو بنو روشن نشان ہے

قلم سے ہے قلم سر دشمنون کا
خطا تیر دعا ہوتا کہان ہے

صلیب و بید نے مانا ہے لوہا
بیان وہ آپ کا معجز بیان ہے

ہے اس مرد خدا سے یار دشمنی
غضب آلود جس سے آسمان ہے

زمین پہ آئی ہے کیسی تباہی
نہ گھر مین ہے نہ جنگل مین امان ہے

بچیگا وہ ہے جس مین نور ایمان
بلا ایمان کے ہر دم زیان ہے

کرو توبہ کہ توبہ کا کھلا ہے در
غنیمت جان لو اچھا سمان ہے

کوئی جیتیگا ہارے گا کوئی اب
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

دم عیسیٰ سے نیر مین پڑا دم
میرا دم دمبدم تازہ نشان ہو

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء — عبد الرحمن صاحب ۲۰۹۷ عا

ابو یوسف صاحب ۱۳۲۳ عا/ — قاسم بیگ صاحب ۱۴۲۶ عا
مولوی فضل صاحب ۴۲ عا/ — دلاور خان صاحب ۱۹۱۹ عا
بابو گلاب خان صاحب ۱۷۲ للعہ — علی محمد صاحب ۱۴۵ عہ
مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ عا/ — غلام احمد صاحب ۱۹۴ عہ
شیخ عبد المجید صاحب ۹۶۴ عہ/ — عبد الستار صاحب ۳۹۱ عہ
عبد الغنی صاحب ۱۷۱۶ عہ — ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۸ عہ
محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ عا/ — محمد حسین صاحب ۸۰۵
ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ/ — ۳ ستمبر ۱۹۰۸ء
حنیف اللہ صاحب ۲۰۳۱ عا/ — محمد شفیع صاحب ۷۳۰ عہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عا/ — محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ للعہ
محمد علی صاحب ۷۷۰ عا/ — میران بخش صاحب ۱۷۶۳ عا/
احمد نور صاحب کابلی عہ/ — عبد الرشید صاحب ۹۵۴ عا/
۴ ستمبر ۱۹۰۸ء — مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ عہ
غلام حسین صاحب ۱۶۵۱ عا/ — ولی محمد صاحب ۲۱۲ عا
محمد سراج الدین صاحب ۱۸۸۹ للعہ — حافظ محمد امین صاحب ۱۹۵۰ عا
عبد الغنی صاحب ۳۴۸ للعہ — امام بخش صاحب ۱۲۷۳ ے
سردار خان صاحب ۴۲۶ عا — مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مستری احمد دین صاحب ۱۲۰ عا — امام الدین صاحب ۱۲۹۵ عا
محمد افضل صاحب ۹۱۲ عا — عزیز الدین صاحب ۱۹۵۷ عا
محمد شاہ صاحب ۱۴۲۰ عا — مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۲۸ عا

محمد عمر خان صاحب ۱۴۴۱ عا — عبد القادر صاحب ۱۱۳۱ عہ
احمد علی صاحب ۱۰۳۳ عا — منشی دلیمراج صاحب ۱۱۷۹ عہ
نظام الدین صاحب ۳۰۲ عا — سردار خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عا — امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
سید سردار محمد صاحب ۷۵ للعہ — عبد المجید صاحب ۹۹۹ للعہ
ملک شہباز خان صاحب ۶۲۳ ے — محمد رضوی صاحب ۱۳۲۶ للعہ
۳ ستمبر ۱۹۰۸ء — وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عا
محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عا — غلام نبی صاحب ۳ عا
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ للعہ — محمد حسین صاحب ۱۷۱۳ عا
محمد خان صاحب ۱۲۸۶ عہ — عبد الرزاق صاحب ۸۵۰ عا
مولوی غلام رسول صاحب ۹۶۳ للعہ — عبد الرحمان صاحب ۵۹۴ عا
امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ — عبد اللہ صاحب ۱۹۰۱ عا
۴ ستمبر ۱۹۰۸ء — عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ عا
راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ عا — غلام رسول صاحب ۸۸۵ عا
عبد الرحیم صاحب ۲۰۷۵ عہ/ — غلام رسول صاحب ۹۱۵ عا
وزیر علی صاحب ۱۸۰۵ عہ/ — محمد حسین صاحب عا
قیر الٰہی صاحب ۱۲۷۶ عہ — ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۶۱ عہ/ — محمد یحییٰ صاحب ۷۴ عہ
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عا — صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ عا — حکیم کرم الدین صاحب ۱۶۲۹ عہ
میان غلام محمد صاحب ۳۷۰ عا — خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ عہ
مصری خان صاحب ۱۱۶۲ عا — عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ للعہ
محمد ابراہیم صاحب ۵۴۴ عا — رسول میان صاحب ۱۵۵۶ للعہ
عبد الکریم صاحب ۲۰۳۹ عا — مرزا محمود علی صاحب ۷۶ للعہ
خداداد صاحب ۱۷۵۳ عا — عبد الحلیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ عا — محمد یٰسین صاحب ۲۵۵ للعہ
محمد قاسم صاحب ۳۶۳۴ عا — سراج الدین صاحب ۲۲۴ للعہ
فضل الٰہی صاحب ۱۵۲۰ عا — حوالدار نور الدین صاحب ۲۰۸۳ عہ/
فقیر شاہ صاحب ۹۳۸ عا — میان ودھاوا صاحب ۵۳۵ عا
سیٹھ ہارون صاحب ۱۷۶۲ عا — جان محمد صاحب ۱۷۶۵ عا
غلام محی الدین صاحب ۱۴۲۵ عا — محمد سلطان صاحب ۲۰۴۲ عا
عبد الرزاق صاحب ۱۴۱۸ عا — حیات علی صاحب ۱۹۱ عا
۵ ستمبر ۱۹۰۸ء — محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عا
نبی بخش صاحب ۱۲۵۳ ے/ — سمیع اللہ صاحب ۱۹۰۸ عا
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ عا/۱۲ — نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عا
جلال الدین صاحب ۷۲۰ عہ — حسن محمد صاحب ۱۶۸۴ عا
نامعلوم الاسم عہ — جہانگیر خان صاحب ۱۴۶۱ عا

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار میں درج کرکے مشکور فرما دیں۔ ایڈیٹر بدر۔

بخدمت صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند

ایک درخواست

وی پی کی رسید ملنی چاہیئے

[illegible] پبلک کے فائدے کے واسطے اس اخبار کے ذریعہ [illegible] میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ جس سے امید کہ [illegible] جبکہ وی پی کا سسٹم جاری [illegible] ہندوستان کے تاجر اور مالکان کارخانجات [illegible] مشکلات [illegible] سسٹم کے مطابق خریدار اپنے ہاتھ سے [illegible] فارم کی خانہ پُری کرکے ڈاکخانہ میں [illegible] فارم کا ایک ٹکڑا روپیہ [illegible] دیا جاتا تھا جس سے خریدار [illegible] متعلق اپنے ریکارڈ کے اندراج [illegible] لیکن [illegible] کے مطابق [illegible] کہ اس منی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ وی پی وصول کرنے والے ڈاکخانہ میں طیار ہوتا ہے اور جس پر وصول کنندہ وی پی کا نام اور مقام اور نمبر وی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منی آرڈر بناتا ہے۔ اب تجربہ سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اوس فارم کو پُر کرنے کے وقت اکثر ضرورت سے زیادہ پھرتی سے کام لیتے ہیں اس سے ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ان کو کوئی الزام دیں۔ ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پُری اون کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے اون کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو۔ اس جگہ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں یا ایسا کرنا اون کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔ اور نہ ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تاکید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ کا بہر حال خوش خط اور صاف لکھا کریں کیونکہ ڈاکخانہ کے روز افزون کام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست کرنا منشی صاحبان کیواسطے ایک تکلیف مالایطاق کی خواہش کرنا ہے۔

اس وقت ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ پرانے سسٹم ہی کو دوبارہ جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ اوس میں بھی ایک بڑا نقص یہ تھا۔ کہ فارم راستہ میں گم ہو جاتی تھیں یا زیادہ وی پی جاری ہونے کی صورت میں کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تھا۔ بعض دفعہ خود ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تھا۔ کہ یہاں سے دو شخصوں کے نام اخبار وی پی کیا گیا۔ چونکہ فارم اخبار کے پرچے کے ساتھ ہی وسپچ ہو جاتے تھے اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپاں نہیں ہوتے تھے۔ اس واسطے راستہ میں سارٹر صاحبان اس وی پی کا فارم اوس کے ساتھ لگا دیتے اور اوس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہونے ضروری تھے اوس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اوس نے بخوشی تام لے لیا۔ اور جسکو پانچ روپے کا وی پی جانا تھا اوس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اوس نے واپس کر دیا۔ اور ساتھ ہی ایک لمبا چوڑا خط کارخانہ کو شکایت کا لکھ مارا۔ اس کے علاوہ اور بھی نقص ہونگے جنکو دیکھ کر افسران ڈاکخانہ نے اس سسٹم کو بدل [illegible]

غرض اس درخواست سے ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہیں ہے۔ سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دو چار برس آزمالے لیکن ہم چاہتے ہیں۔ اور اس اخبار کے ذریعہ سے آج باادب تمام سرکار کی خدمت میں پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب ایک وی پی ڈاکخانہ میں پیش کیا جاوے تو اوس کیواسطے ڈاکخانہ سے اوسوقت

ایک رسید ملنی چاہیئے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے رجسٹر کا نمبر وی پی لگا دیا کریں اور ڈاکخانہ کی مُہر لگا دیں۔ چونکہ جو منی آرڈر فارم کا ٹکڑا خریدنے کو واپس ملتا ہے۔ اس پر بھی وی پی کا نمبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہوگا۔ تب بھی فرستندہ کو اس رقم کے کھاتہ کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر میں رسید کو دیکھ کر اپنے مشکلات کو حل کر سکیگا۔ اور اوس کے واسطے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے حساب کتاب کو درست رکھنے کی خاطر بار بار ڈاکخانہ سے خط و کتابت کرکے وصول کنندہ وی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے۔

اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا۔ سو اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈپلیکیٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو۔ یہ سارا کام فرستندہ کرے ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف نمبر وی پی لکھ کر اور ڈاکخانہ کی مہر لگا کر فرستندہ کو دیدیا کریں۔ اس سے ڈاک منشی کے کام میں کچھ ایزادی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کو صرف نمبر کا اندراج کرنا ہوگا اور بس۔

بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہیں۔ جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے۔ لیکن چونکہ ڈاکخانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس میں پبلک کے حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ از حد خیال رکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم باادب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وی پی کیواسطے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

کیونکہ منی آرڈر کیواسطے ڈاکخانہ رسید [illegible] دیتا ہے کہ یہ نقدی ڈاکخانہ کے سپرد کرکے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کر دی جاتی ہے۔ وی پی کی صورت میں فرستندہ ایک نقدی کی مالیت کی چیز ڈاکخانہ میں دیکر اس کی فیس بھی پہلے سے ادا کر دیتا ہے۔ جبکہ ڈاکخانہ فیس منی آرڈر ہم سے پہلے وصول کر لیتا ہے۔ تو پھر وی پی اور منی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ منی آرڈر کی رسید ملتی ہے ویسا ہی وی پی رسید ملنی چاہیئے۔ نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کی شے ایک ہی بات ہے۔ موجودہ صورت میں اگر کسی کا وی پی خدانخواستہ راستہ میں گم ہو جائے تو وی پی کرنیوالے کے پاس کوئی ثبوت اسبات کا نہیں کہ اوس نے ضرور وی پی کیا تھا۔ حالانکہ وہ اس وی پی کیواسطے زائد فیس[1] بھیجگی نہ لی جائے تو پھر وی پی اور معمولی پارسل[2] سے بڑھ کر فیس وصول کی جاتی ہے۔ تو معمولی پارسل اور وی پی میں کوئی فرق ہے فرستندہ کے ہاتھ میں ضرور ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ حضور ڈائرکٹر صاحب و پوسٹماسٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرما کر پبلک پر ایک احسان کریں گے۔

[1] [illegible]

[2] [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امرتسری شیطان

دشمن حق کوئی گر دیکھا ہو اے ناظرین ✦ بوالوفا کو تم دیکھ لو تم دور جاؤ کہیں
دیکھ کر صدہا دلائل جو سمجھتا ہی نہیں ✦ آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین
حق کی ہا فرمانیوں سے بیوفا تو باز آ ✦ افترا و کذب و ظلم و جور کیوں شیوہ کیا
ناصح مشفق کا ظالم مان لے اتنا کہا ✦ تا بہ کے جنگ و نبرد و کارزار با خدا
اے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ط ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرہم وما یفترون۔ الانعام۔ یعنے تو مخالفوں کی مخالفت سے گھبرا نہیں اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ اون کی طبائع ہی اس مخالفت کی مقتضی ہیں۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دھوکہ بازی کر بیہودہ اور لغو باتیں سمجھاتے رہتے ہیں ...... پس تو ان کی پرواہ نہ کر اور نہ ان کی افترا پردازیوں کی طرف پرواہ کر خدا کی طرف ہمہ تن مصروف ہو اور اس پاجیانہ حرکت سے انکو کئی ایک غرضیں ملحوظ ہیں۔ ایک اپنے واہیات خیال لوگوں میں پھیلائے۔ تفسیر ثنائی جلد سوم صـ۹

اسی سنۃ اللہ کے مطابق ثناء اللہ امرتسری اور حشمت علی اوس کے دوست نے حضرت اقدس سیدنا و امامنا خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس کا حاصل کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کی ڈیوٹی کو پورا کیا ہے۔ اور اس پاجیانہ حرکت سے حسب مقتضائے طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسانوں کی ضلالت کا ثواب حاصل کریں۔ اور ان پاجیانہ حرکات کو فخریہ ظاہر کرکے یحسبون انہم علےٰ شئ خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ اچھا عمل کر رہے ہیں مگر نہیں جانتے کہ یہ انہم ساء ما کانوا یعملون۔ وہ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں جن کے حق میں خدائی فتوے یہ ہے کہ الا انہم ہم الکٰذبون ۔ استحوذ علیہم الشیاطین۔ فانسٰہم ذکر اللہ۔ اولٰئک حزب الشیطٰن۔ الا ان حزب الشیطٰن ہم الخاسرون۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولٰئک فی الاذلین کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ المجادلہ

یعنی یہ اصل جھوٹے شیطان نے اون پر قابو پالیا ہے پس اللہ کی یاد اون کو بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار یہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹے میں ہے۔ جو لوگ خدا اور اوس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل کمینے اور بدذات ہیں۔ (وہ نہیں جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہوا ہے کہ میں اور میرے رسول بے شک غالب رہیں گے کیونکہ اللہ بڑی طاقتوں والا اور زبردست ہے۔ انہیں وجوہات سے واقعات نے ہمکو مجبور کیا کہ امرتسری کے لئے بربنا آیات قرآنی آسمانی خطاب کا اظہار کیا جاوے۔ اس لئے بجائے "امرتسری سنگھ" انسانی لقب کے "امرتسری شیطان" آسمانی خطاب زیب عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تمہید کے ہم اپنے اس دعوی کا کہ امرتسری اور اس کے دوست نے شیاطین الانس والے کام کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کے عامل بن کر پاجیانہ حرکت کی ہے ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ؎

جناب سرور عالم کے صدقے اے مرے مولا
میری یہ آرزو ہووے قبول درگہِ والا
عدو بحرِ خجالت میں سدا کھاتا رہے غوطہ
روان طبعِ رواں کو دیکھ میری صورت دریا
میں نکلوں اس سے لیکر گوہر مقصد خداوندا
درین دریائے بے پایاں درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

ناظرین! دہلی میں ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی ضلع گورداسپور کے رہنے والے چرم فروشی کا کام کرتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کا لخت جگر محمد یحییٰ قریباً چھ ماہ تک دارالامان میں تعلیم پاتا رہا ہے جس کو مسلمان موصوف نے خود حاضر ہو کر داخل کرایا تھا اور آپ دو تین مرتبہ قادیان میں رونق افروز بھی ہو چکے ہیں۔ ہو سمکم المسلمین۔ ایک رسالہ آپ نے تالیف فرمایا ہے۔ جو قریباً دو جزو کا ہے۔ اوس میں آپ نے ماموریت اللہ ایک خاص اصطلاح میں بنا کر اس امر کا بیڑا اوٹھایا تھا۔ کہ سوائے "مسلمان" نام کے کوئی دوسرا نام حنفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قرآن وغیرہ کہنا قرآن شریف کے خلاف اور گناہ عظیم ہے

قبل از طبع رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ احسن الناظرین سلمہ الرحمٰن نے تحریر فرما کر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا ہو مجموعہ ارزالۃ الوسواس" کے نام سے مطبع النذیر میرٹھ میں طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا۔ اور "مسلمان" صاحب کو بھی اس راقم نیازمند نے پہونچا دیا جس کا آج تک جواب الجواب انصاف سے نہیں آیا۔ مختصر "مسلمان" صاحب کی یہ تعارف ہے۔ مفصل بشرط ضرورت جیسی عجیب و غریب ہیں گے پھر کسی معرض تحریر میں لاؤنگا اس قدر اور عرض کر دیتا ہوں۔ کہ "مسلمان" مذکور بوجوہات خاص جن کا اظہار دوسرے موقعہ کے لئے محفوظ رکھتا ہوں، سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک بے جا بغض و عناد کچھ عرصہ سے رکھتے ہیں جس کا اظہار گاہ و بیگاہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دہلی سے کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ اون لوگوں میں سے ہیں جنکی تعریف یہ ہے کہ

"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"

اور شومی بخت سے نہ قوت فیصلہ رکھتے ہیں اور نہ تاب مقابلہ۔ اس لئے اکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بعد ازیں آمدم بر سر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر آپ کا دماغ چوپہرا۔ تو برائے معالجہ مرتد ڈاکٹر کے نسخے پینے شروع کئے اور لگے بھٹ بھٹانے۔ ان نسخہ جات کے استعمال سے بخارات جو دماغ میں چڑھے۔ تو بازار میں بیٹھ کر اول فول بکنے لگے۔ اونکی دماغی حالت بگڑتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے اون کا تنقیہ مناسب جان کر عجیب نسخہ سریع التاثیر لکھدیا جس سے خلل دماغ تو جاتا رہا مگر مذبوحی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایکبار عمل جراحی سے اگر پورا اپریشن کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور ہو جاوے گا۔ لہذا اب میں اون پر جراحی عمل کرونگا۔ جس کے لئے کلورافارم سونگھایا جانا قبل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو کلورافارم سونگھاتا ہوں۔ دیکھتے جایئے کہ کیسا عمدہ اپریشن ہوتا ہے۔ یکم جون ۱۳ء کو آپ نے بازار میں اپنے ہم جنسوں میں بیٹھ کر یہ ڈینگ ماردی کہ مرزا صاحب کی وفات بربناء مباہلہ ثناء اللہ ہوئی ہے۔ جسپر مندرجہ ذیل بات چیت ہو کر تنقیہ دماغ کا نسخہ لکھدیا۔

ن

مولوی! مرزا صاحب نے ثناء اللہ سے مباہلہ کیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جس سے اون کا کذب ثابت ہو چکا۔

عاجز! ثناء اللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

سے نہین کیا۔ البتہ دعوت مباہلہ ثناء اللہ کو دی تہی جسکو اوس نے منظور نہین کیا۔ اور ڈر گیا۔

مولوی! ثناء اللہ نے ہرگز دعوت مباہلہ کو رد نہین کیا بلکہ قبول کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔

عاجز! مباہلہ آپ کس کو کہتے ہین اوس کی تعریف فرما دین۔

مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرنا کیونکہ مباہلہ بروزن مقاتلہ ہے اور مقاتلہ مین مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مباہلہ مین بھی مشارکت باہمی لازمی ہے۔

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہین کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ثناء اللہ کا ہوا ہے۔ یا کم از کم حضرت اقدس ؑ کی دعوت مباہلہ کو ہی ثناء اللہ نے منظور کر کر مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ ؟

مولوی! بے شک مین دکھلا سکتا ہون کہ ایسا ہی ہوا ہے۔

عاجز! آپ ہرگز ہرگز نہین دکھلا سکین گے خواہ تمام شیاطین الانس والجن کو بھی امداد کے لئے پکارین۔ پس اگر آپ اس بیہودہ دعوے مین سچے ہین۔ تو یہی تحریر کر دیجے اور عاجز بھی اپنا انکار لکھ دیتا ہے۔ پہر ایک جلسہ مین آپ اپنے دعوی کے ثبوت مین حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوت مباہلہ پیش کرین۔ جو ثناء اللہ کے مقابلہ مین ہے اور ثناء اللہ کا وہ قبولیت نامہ دکھلا دین جس سے اس دعوت کو منظور کر کے اوس نے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ اگر آپ ایسا دکھلا دین گے تو عوراً آپ کو ایک اشرفی قیمتی ۱۵ روپیہ کی انعام دونگا۔

بہت قیل وقال کے بعد مولویصاحب نے مندرجہ ذیل معاہدہ تحریر کر دیا۔

نقل معاہدہ مولوی حشمت علی

"مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا اور مولوی ثناء اللہ نے اوسکو مان کر مدار فیصلہ مان لیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ نے اسکو نہ قبول کیا ہو اور اوس نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو فقیر اس معاملہ مین مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا۔

دستخط حشمت علی مسلمان یکم جون ۸ ۱۹۰ء

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

ثناء اللہ نے آجتک کبھی مرزا صاحب سے مباہلہ نہین کیا اور نہ حضرت مرزا صاحب ؑ کی دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا۔ اگر مولوی حشمت علی صاحب یہ ثابت کر دین کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو قبول کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہے۔ تو مبلغ ۱۵ انعام مولوی صاحب کو دونگا۔ دستخط قاسم علی"

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس مین کسی وضاحت کی حاجت نہین۔ صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعوی ہے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے اس لئے مولوی صاحب مدعی کے ذمے اس کا بار ثبوت تھا۔ اور ثبوت مین اجتہادی اور قیاسی استنباط یا بے معنے تحریر و تقریر کی ضرورت نہین۔ مولویصاحب کا فرض یہ تہا کہ اول وہ دعوت مباہلہ جو منجانب مسیح موعود علیہ السلام بمقابلہ ثناء اللہ شائع ہوئی تہی۔ پیش کردین۔ دوم ثناء اللہ کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس مین اس دعوت کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تہا۔ دکھلا دین۔ مگر وہ ایسا ثبوت لاتے کہان سے۔ حسب قرارداد مولویصاحب اتوار کو دن پانچ بجے شام کے برف خانہ کوڈ ریل مین بمعہ اپنے نونہال اور دو تین دیگر متعلقین کے تشریف لائے اور یون گویا ہوئے۔

مولوی! مین ثبوت دعوے مین ایک تحریر لکھ لایا اوس کو سن لو۔

عاجز! قبل از گفتگو یہ دو چار انسان جو موجود ہین انکو سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپ کا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ کے سمجھنے مین انکو کوئی دقت نہ رہے۔

مولوی! ان سب کو امر متنازعہ معلوم ہے۔

عاجز! آپ کا بتایا ہوا امر انکو معلوم ہے لیکن بالمواجہ میرے اور آپکے ذریعہ سے جو معلوم ہوگا وہ نہایت ضروری ہے۔

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھا دین۔

عاجز! سنئے صاحبان۔ یہ معاہدہ (جو پہلے لکھا لکر پڑھا گیا) مولویصاحب نے مجھے لکھدیا تہا اور اس کے مقابل میرا انکار تحریری (جس کی نقل اونکو سنا دی) یہ ہے۔ اس غرض سے مولویصاحب آج تشریف لائے ہین کہ آپکے سامنے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ والا مضمون شائع شدہ پیش کر کے بعد ازان ثناء اللہ کا قبولیت نامہ اوس کے متعلق دکھلا کر ۱۵ انعام حاصل کرین۔ اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون کے پڑہنے اور سننے کی ضرورت نہین۔

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے۔ صرف دعوت مباہلہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے۔

مولوی! ہرگز نہین۔ مقدم میری تحریر کو سننا ہے جس مین استنباط کر کے فریقین کی تحریرون سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔

عاجز! اس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہین بلکہ صراحۃ النص سے ثابت کرنا ہوگا۔ کہ یہ مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ ہے اور یہ ثناء اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ۔

مولوی! مین ایسا نہین کرونگا۔ میری تحریر مین سب کچھ آ جائیگا۔

عاجز! اچھا تو سنائیے۔

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کر کے) مباہلہ کے لئے ضروری نہین کہ فریق ثانی بھی قبول کرے تو مباہلہ ہو ورنہ نہین)۔ (یہ دعوے اور ہے اور تعریف مباہلہ کے خلاف)

۲۔ نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددعا کی وہ سب نوح ؑ کی زندگی مین ہلاک ہو گئے۔ (نوح کا مباہلہ نہین ہوا)

۳۔ موسے علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددعا کی وہ سب اون کی زندگی مین تباہ ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ (اس کو بھی مباہلہ متنازعہ سے کچھ تعلق نہین۔)

۴۔ مرزا صاحب نے ثناء اللہ اور عبد الحکیم وغیرہ دشمنون کو کے واسطے بددعا کی اور اون کی ہلاکت کی پیشگوئی کردی مگر وہ زندہ ہین اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہلاک ہو گئے (یہ جدید دعوے ہے اور بالکل جھوٹ)

۵۔ مبارک احمد مرحوم کی وفات پر ثناء اللہ نے شائع کیا کہ میرے مباہلہ کا اثر ہوا۔ کہ مبارک احمد ؑ فوت ہو گیا۔ (یہ ثناء اللہ کا مشت بعد از جنگ ہے جو بر کلہ او باید زد)

۶۔ مرزا صاحب کی زندگی مین یہ مضمون شائع ہوا تہا مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب مین شائع کیا۔ اس مین کیون نہ انکار کر دیا۔ ثناء اللہ نے مباہلہ تو کیا ہی نہین۔ پہر اس کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مباہلہ کا اثر قرار دے لہ مرزا صاحب نے تبصرہ مین لکھا ہے کہ میرا ایسا مباہلہ نہین)

یہ خلاصہ ہے کہ مولویصاحب کے دلائل اثبات دعوے کا جس کا جواب معقول و منقول سے مناسب وقت زبانی دیکر مولویصاحب کو ناکام و نامراد واپس کیا کیونکہ اصل دعوے سے ان باتون کا کچھ تعلق نہ تہا۔ مفصل جوابات انشاء اللہ ہم رسالہ[1] مین شائع کرین گے۔ بوجہ طوالت یہان لکھنے کی

---

[1] اس رسالہ کا نام منتہی الکلام علی وفات المسیح علیہ السلام ہے جو انشاء اللہ تیار ہو رہا ہے۔

ضرورت نہیں۔ فانتظر!

اب صہ روپیہ نہ ملنے کا مولوی صاحب کو افسوس رہا جس کی شکایت اپنے ہمجنسوں سے کرنے لگے کسی دوست نما دشمن نے انکو یہ صلاح دی کہ حضرت! آپ نالش کرکے یہ روپیہ وصول کرسکتے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ نالش پر روپیہ خرچ ہوگا وہ کہاں سے لاؤں۔ یاروں نے اس پر سکوت کرکے اون کو اون کے حال پر چھوڑ دیا مگر آپنے اس کو لقمہ تر سمجھا تھا۔ حسب ذیل دوسرا پرچہ مجکو لکھدیا جسکی نقل یہ ہے:-

نقل درخواست مولوی صاحب

میر قاسم علی صاحب۔ آپکا مجھ فقیر سے معاہدہ تھا کہ اگر مباہلہ مولوی ثناء اللہ کا مرزا صاحب سے ثابت کردوں تو آپ صہ مجکو دینگے۔ چونکہ فقیر نے مباہلہ ثابت کردیا ہے اور وہ روپیہ حسب معاہدہ آپ نہیں دیتے۔ اب اگر آپ مجکو خرچہ نالش دیدیویں تو مین بذریعہ نالش عدالت مین آپسے وصول کرلونگا۔ اور ایک ہفتہ کے اندر نالش کردونگا۔

دستخط۔ فقیر حشمت العلی مسلمان۔

لیجئے حضرات! یہ لوگ ہیں جو حضرت مرزا صاحبؑ کے مقابلہ مین اد ٹھتے ہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا دعوے بھی ثابت کردیا۔ یاروں نے انکو یقین بھی دلادیا کہ نالش سے روپیہ فوراً وصول ہوجاویگا اور اجراع نالش پر کوئی کثیر رقم بھی نہیں صرف ہوتی ہتی۔ آپ چرم فروشی کا بھی گھنٹہ دو گھنٹہ بازار مین رات کو کرتے ہین جس سے ضرور دو چار آنہ یومیہ توکما لاتے ہوں گے۔ علاوہ برین اپنے ہم جنسوں سے یہ قابل شرم درخواست کرنی واجب تہی نہ کہ حریف مقابل سے باوجود ان سب باتوں کے انکو ذلت آسمانی نے مجبور کرکے حریف سے ہی ایسی ناواجب عرض کرنے پر آمادہ کردیا۔ اور یہ نہ سوچے کہ اس سے بڑھکر اور رسوائی کیا ہوسکتی ہے کہ جس کے خلاف پر مین مٹا جا رہا ہوں۔ اوس کے برخلاف تو نالش کرنی چاہتا ہوں مگر خرچہ نالش کرنے واسطے اوس کے آگے ہی دست سوال دراز کروں۔ شیم۔ شرم۔ شیم۔ خدا امرتسری شیطان اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر اس کا جواب دے کہ اس "مصلح قوم" کی یہ نالائق حرکت اوس کے نزدیک باعث از دیاد عزت ہے یا موجب ذلت و مسکنت۔ ع

منگوائیے بستہ و قلم۔ لیجئے حضرت۔ ان جلد جاب اس کا رقم کیجئے۔ حضرت ہم نے آپ کی بے کسی پر رحم کرکے

ایک خاص مصلحت سے ایکروپیہ چھ آنہ خرچہ برائے اجراع نالش ما عدد رسید دیکر نہایت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیدیا اور یہ سمجھ لیا کہ بذریعہ عدالت ہی آپ کا مسہل کرایا جاوے تو مناسب ہے تاکہ آپ کی ذلت مین مع آپ کے موکل امرتسری کے ہر کثر ہے۔ ۷ ارجون ۸ء کو ایک ہفتہ کے اندر نالش دائر کردینے کے اقرار پر خرچہ دیدیا۔ اور ہم دارالامان مین بحضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام بغرض تجدید بیعت روانہ ہو گئے۔ بعد مین نالش ذیل دائر ہوئی۔

نقل عرضی دعوی مدعی

مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی حویلی کلو خواص مدعی بنام میر قاسم علی ساکن تراہا بیرم خان دعویدار پانے مدعا علیہ مبلغ صہ روپیہ بردی گواہان۔

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔ (۱) یہ کہ بتاریخ ۲۶ مئی ۸ء کو یا قریب اس کے مدعا علیہ نے مدعی کو ایک رقعہ تعدادی مبلغ صہ کا اس اقرار سے لکھدیا تھا کہ اگر مدعی یہ ثابت کردے کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مباہلہ کیا ہے یا مولوی ثناء اللہ نے اس مباہلہ کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ تو مین مدعا علیہ مبلغ صہ مدعی کو دونگا۔

(۲) یہ کہ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے مباہلہ کرنا اور اس کو مدار فیصلہ قرار دینا مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا ثابت کردیا۔ لیکن مدعا علیہ نے مبلغ صہ حسب وعدہ خود مدعی کو ادا نہیں کئے اور بنار مخاصمت ۱۷ جون ۱۹۰۸ء کو آخر انکار سے بمقام دہلی پیدا ہوئی۔

(۳) یہ کہ مدعی نے وہ رقعہ ۲۱ جون ۸ء کو منشی احمد میرز ایلیویس کو واسطے تحریر کرنے عرضی دعوے کے دیا اور وہ رقعہ بوجہ ہونے بخار کے عرضی نویس کو رنے کہین رکھ دیا جو اوس کو نہین ملا۔ لہذا شامل دعوی ہذا نہین کیا گیا

(۴) یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ ڈگری مبلغ صہ کی برخلاف مدعا علیہ معہ خرچہ عدالت بحق مدعی صادر فرمائی جاوے۔

عرضی فدوی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی۔ مورخہ ۲۳ جون ۸ء

اس عرضی دعوی مین آپنے چار باتین بیان کی ہیں

ا۔ مولوی کو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تھا کہ مدعی ثابت کردے۔ کہ :-

(۱) مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے

(۲) یا ثناء اللہ نے اس مباہلہ (مرزا صاحب) کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے

تو مین صہ روپیہ مدعی کو دونگا۔

ب۔ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردیا کہ

(۳) ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے۔

(۴) اور ثناء اللہ نے (مرزا صاحب کے دعوت مباہلہ کو) مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ آگے دیکھئے کس ذلت کے گڑھے مین مدعی صاحب گرتے ہیں۔ ۹ جون ۸ء تاریخ پیشی مقدمہ بعدالت خواجہ محمود حسین صاحب رجسٹرار بہادر مطالبہ حقیقہ قرار پائی جس پر فریقین حاضر ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل سوال و جواب پیش آئے۔

عدالت! (مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) یہ مقدمہ باہمی مسلمانوں کا مناسب نہین آپ صہ روپیہ کسی انجمن کو دیدین۔ مولوی صاحب راضی ہوجاوین گے۔

مدعا علیہ! مجھے نہ تو مولویصاحب کو خوش کرنا ہے نہ کوئی وجہ ہے کہ مین صہ مدعی کی خاطر کسی انجمن کو دیدوں۔

عدالت! اچھا آپ مدعی کو خوش نہ کرین نہ مدعی کی خاطر خیرات کرین۔ بطور خود ہی ثواب کے لئے کسی انجمن میں دیدین۔

مدعا علیہ! ایسا ثواب کمانے کے لئے نہ نالش کو ذریعہ بنانا ضروری ہے نہ مدعی کی غرض حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ یہ ثواب کیسے ہوتے ہے۔

عدالت! (فریقین سے مخاطب ہوکر) اچھا تو آپ ثالث مقرر کرلین وہ فیصلہ مقرر کردین گے۔

مدعی! منظور ہے۔

مدعا علیہ! فریقین اپنا اپنا منصف مقرر کرلین جن کا فیصلہ متفقہ قابل تسلیم ہو۔ بصورت اختلاف رائے ثالثان عدالت کسی کو سرپنچ مقرر کردے۔

عدالت! درست ہے۔ جاؤ ثالث نامہ لکھلاؤ۔

مدعی کیلئے دوسری ذلت

عدالت سے باہر آکے بغلین جہانکنے مولویصاحب۔ کہ اب ثالث نامہ کس سے لکھواؤں۔ خود جانتا ہتا نہین۔ عرضی نویس لکھائی مانگیگا۔ بڑی مشکل ہے اس تردد حالت کو ان کی عاجزی نے محسوس کرکے کہا کہ مولوی صاحب لائیے مین ثالث نامہ لکھدیتا ہوں چنانچہ مینے ثالث نامہ لکھدیا جس مین حضرت احسن الناظرین سلمہ کو اپنا ثالث اور مدعی نے مولوی محمد بشیر بھوپالی مقیم دہلی کو اپنا ثالث قرار دیا

مدعی کی نحوست یا تیسری ذلت

عدالت نے حکم دیا۔ کہ اس پر ارکا ٹکٹ لگاؤ۔ مولویصاحب کو پہلے سے بھی زیادہ مشکل پڑی۔ کہ اب ار کہاں سے لاؤں۔ مجبور ہوکر خاکسار سے ہی ملتجی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے ار دو۔ مینے کہا کہ کیوں فرمایا اس لئے کہ تمہارے پر میں نے حسب خواہش تمہاری نالش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ار پر ہی آپ کی نجات ہوجائیگی۔ ہنوز ثالثان کا طلبانہ بھرنی خوراک حسب تجویز عدالت فریقین نے داخل کرنا ہے گھبراتے کیوں ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپکے ساتھ ہیں۔ پیسہ پیسہ فی آدمی چندہ کرلو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو لکھنا وہ آپ کی دستگیری اس درماندگی مین کریگا۔

مولوی! خرچہ نالش تو تا فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپکو خرچہ نالش کے وصول کرنے کی نالش کرنی واجب تھی۔ جب حسب تخیل سامی ڈگری ہوکر خرچہ وصول ہوجاتا۔ پھر یہ نالش کردیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہوکر مولوی صاحب نے ارکا ٹکٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حضرۃ احسن الناظرین کے قادیان میں ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ مین بہت دیر اور طول ہوجاویگا۔ آپ بطور خود ان کو طلب کرلیں۔ راقم نے جواب دیا۔ کہ یہ صعہ کا مقدمہ نہیں بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جسپر کئی صعہ صرف ہوجاینگے اس لئے مین اپنے ثالث کا تمام خرچہ آمدورفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہوں۔ عدالت طلب کرلے۔ وہ ضرور تشریف لاوینگے۔ یہ میرا فرض ہوگا کہ مین انکو تحریک کرکے تاریخ مقررہ پر آنے کے تکلیف دون۔ عدالت نے اس کو ایک امر عظیم جان کر مدعی کو پوچھا۔ کہ آپنے ایسا لغو دعوی کیوں کیا؟

مدعی! مدعا علیہ کے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعا علیہ نے کہا تہا کہ تم پر ہزار لعنت ہو کہ اگر تم بذریعہ نالش صعہ وصول نہ کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکہائی نہیں دیتی آپنے مولوی ہوکر یہ بے جا حرکت کیوں کی؟

مدعی! مین لعنت سے ڈر کر مجبور رہا۔ ورنہ مین تو مقدمہ نہ کرتا۔

عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہوسکتی ہے۔ آپ اپنا دعوے چھوڑ دیں۔

مدعی۔ جزاک اللہ۔ مین بھی یہی چاہتا ہون اور مدعا علیہ کو معاف کرتا ہون۔

مدعا علیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہوکر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ مین معافی چاہتا ہون یا عدالت پر آپکا دعوے ثابت ہوچکا ہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کردین۔ پھر آپ

اگلا فقرہ ابھی مینے کہا نہیں تہا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہیں ہم فیصلہ کئے دیتے ہیں۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کرکے) اچھا تو آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ دعوے سے دست بردار ہوجاوین۔ تو بیان لکھا دیجئے۔

مدعی! بہت اچھا۔ مین طیار ہون۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی لکھ کر عدالت نے دستخط کراکر مقدمہ داخل دفتر کرا دیا۔

نقل بیان مدعی با قرار صالح

مین اپنے دعوے سے دستبردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ ۲۹ ۔ دستخط سید حشمت علی عفی عنہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہوکر داخل دفتر ہووے۔

۲۹ ۔ دستخط عدالت

یہ ہیں ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے جسمین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ سنگ زر دیرا ور شغال کی دروغ بیانی ملاحظہ کرکے آپ ان شیاطین الانس کے زخرف القول سنکر حیران ہون گے۔ امرتسری شیطان اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ رجولائے ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ مین زیر سرخی "دہلی مین عجیب مقدمہ" مندرجہ ذیل قمطراز ہین۔ بریکٹ ہماری جانب سے ہین۔

"دہلی مین ہمارے دوست (الکفر ملۃ واحدہ کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دوست کیا ہے ورنہ وہ اہل حدیث کو مخالف اسلام وقرآن جانتا ہے۔ دیکھو اسکا رسالہ سہم مسکم المسلمین) مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تہا۔ آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اوس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ صعہ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکہے کہ اوس کے دوست کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تہا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کردے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہوگا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا (ان دلائل کا خلاصہ اوپر لکھدیا ہے۔ مولویصاحب تو کیا ثابت کرسکتے تہے۔ خود سگ زر دہی ہم کو اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کردین گے۔ تو ہم مبلغ ماڈ انعام اس کو دین گے۔ چاہے تو اپنے برادر شغال کو بھی ساتھ ملالے اور اوس کے دلائل مثبت مدعا بھی نقل کرکے پبلک کو دکہا دے مگر یاد رکہے کہ وہ اور اس کا کوئی دوست اس سے عہدہ برآ نہین ہوسکیگا کیونکہ ؎

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین

مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہنچی (عدالت تک نوبت کس نے پہونچائی۔ ذرا اس کو بھی اپنے دوست سے پوچھکر بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہیں۔ اس تکا بوٹی کو اسلامی قوم کیلئے فضیحت جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجھایا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ صعہ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونوں کو ثواب ہوگا اونہون نے نہ مانا۔ پہر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولویصاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تہے۔ مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب زائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا۔ آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان تو ہین آپ ہی معاف فرماوین (لعنۃ اللہ علی الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخدلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا" (نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب کی نہائت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہہ دکہانے کے قابل بھی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ لیکر نالش کی تھی۔ اور یہ اقرار کیا تہا کہ بذریعہ عدالت صعہ وصول کرونگا عدالت کی آنکہیں دیکھ کر ایسے دُم دبا کر بھاگے کہ دعوی سے ہی دست بردار ہوگئے اگر ایسا ہی فراخدلی کا ثبوت دینا

تھا۔ تو جھک مار کر نالش ہی کیوں کی تھی۔ جبکہ اوس کو اپنے دعوے کا حال پورا معلوم تھا۔ دیکھئے اس میں امرتسری شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جھوٹ کی نجاست پر موںہ مار کر کس قدر اپنی گندہ خوری کا ثبوت دیا ہے۔ گویا تو یہ بیان عدالت میں بہ اقرار صالح دیا جاتا ہے کہ میں اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہوں مقدمہ خارج کیا جاوے۔ اور کہاں یہ نجاست خوری کہ بڑی فراخ دل سے معافی نامہ لکھدیا۔ نادان فاضل نے یہ بھی نہیں سوچا کہ میں جو یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ معافی نامہ لکھدیا۔ اگر کسی نے کہدیا کہ اے شیطان یہ تیرا یا تیرے ہمزاد کا سرخ جھوٹ ہے ورنہ وہ معافی دکھا جو لکھدیا تھا تو کیا بتاوینگا خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بدنصیب اہل خبیث امرتسری سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنا اہل حدیث ہونا ثابت کر سکتا ہے تو اس وقت ثابت کر کے دکھلاوے اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھکر خود ہی اوس کے تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو لکھدیا بھی تاکیداً لکھدیا ہے۔ اپنے پرچہ اہلحدیث میں نقل کر کے شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور کوئی شرط سوائے اس کے نہیں۔ کہ وہ صرف معافی نامہ کی نقل شائع کردے۔ اگر وہ چاہے۔ تو اشاعت سے اول ہم انعامی رقم بنک میں جمع کر دیتے ہیں اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ وہ اوس رقم کو خود وصول کرلے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز نہ کرسکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً کوئی سزا تجویز کر کے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر وہ حوصلہ رکھتا ہے تو خود اس دعوے کو رہنے دے جاوے جسکو تعلیم جلی نقل عبارت اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائی مندرجہ بالا میں تم نے لکھدیا ہے۔ یعنی اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرانا اور اوس کو تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردے تو بھی ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور اوس کو صادق مان لینگے ورنہ یاد رکھے کہ بصورت ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتوں کا مصداق ہوگا۔

نازل ہو جنگو یوں پہ لعنت خدا کی ہر
باور نہ ہو وے جسکو وہ قرآن دیکھلے

راقم آثم عاجز قاسم علی احمدی تیراہا بیرم خان دہلی۔

انتخاب الاخبار

ایرانی پارلیمنٹ۔ طہران کی خبروں میں بیان ہے کہ ایک اینٹی کانسٹیٹیوشنل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ عظمی کے سفیروں نے آئینی حکومت کے لئے پھر درخواست کی ہے۔ شاہ نے مخالفین آئینی حکومت کی درخواست قبول کرتے وقت بیان کیا کہ بہت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن اونہوں نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عرضی وزیر اعظم کے پاس بھیجی جاویگی۔

مچھلیوں کی بارش۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کلکٹ کے احاطہ میں ایک عجیب و غریب کیفیت دیکھنے میں آئی ایک دن پانی زور سے برسا تو معلوم ہوا کہ زمین پر چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کا گویا فرش بچھا ہوا ہے اور یہ سب مچھلیاں چاروں طرف دوڑتی پھرتی تھیں۔ کتے اون کے کھانے اور قلی لوگ اون کے پکڑنے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور افسوس ہے کہ تنا غتم کے لئے اون کا کوئی نمونہ باقی نہیں رہگیا۔ بھید کچھ نہ کھلا کہ یہ مچھلیاں کہاں سے آئیں عجب نہیں کہ یہ آب باران کے ساتھ گری ہوں۔ لیکن اس صورت میں دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہیں۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی سے نکل پڑی ہوں لیکن کلکٹ کے قریب کوئی دریا نہیں ہے اور ایک تالاب جو یہاں پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہیں نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیچڑ کی مچھلیاں ہوں گی اگر ایسا ہے تو مدراس میں پہلے پہل دکھائی دی ہیں غالباً بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہیں لیکن بنگالہ میں ہر ندی نالہ تالاب اور بڑے بڑے دریاؤں اور اون کی معاون شاخوں میں کثرت سے مچھلیاں بھری رہتی ہیں۔

مکہ معظمہ۔ مسافران حجاز خوش قسمت ہیں کہ وہاں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے اونٹوں کا جس قدر کرایہ رہتا آیا تھا اوس میں ایک ثلث کی تخفیف ہوگئی ہے۔ مکہ معظمہ سے جو پرائیویٹ خطوط آئے اون سے معلوم ہوا کہ فی الحال وہاں کھانے پینے کی چیزوں کا نرخ بہت ارزاں ہوگیا ہے حتے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزاں ہے۔ تمام اطراف سے عید کے بعد بے شمار حاجی روانہ ہو گئے پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوتے تھے۔ اب کی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبریاں سننے میں آئی ہیں۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ ملا نے میجرتین کے گروہ پر حملہ کیا ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار اونٹ گرفتار کر لئے ہیں بہت سامان جنگ بھی ہاتھ آیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب کی خدمت میں گذارش کی تھی کہ ابتدائے قیام انجمن سے سنہ رواں تک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل محاسب کو اوسط درجہ کی اُجرت پر مقرر فرما دیا جاوے صاحب موصوف نے ایک چارٹرڈ اکونٹنٹ کو انجمن کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کر دیا ہے چنانچہ آجکل انجمن کے حساب کتاب کی جانچ ہو رہی ہے انجمن مذکور نے اپنا سرمایہ ایک بنک میں رکھکر روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنے کا طریقہ جاری کر دیا ہے۔

لارڈ لینسڈون کے پسر دوم لارڈ چارلس فٹز مارس کی شادی ماہ جنوری میں لارڈ منٹو وائسرائے کشور ہند کی دختر خورد لیڈی ویولیٹ ایلیٹ سے کلکتہ میں ہوگی۔ یہ شادی کئی وجوہات سے بے نظیر ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے مطابق ہندوستان میں اس شادی کے موقعہ پر بڑی دھوم دھام کی جائے گی۔ دربار دہلی کی بہت سی باتوں کا اعادہ اس موقع پر ہوگا۔ لارڈ و لیڈی منٹو فیاضانہ طور سے اپنے مہمانوں کی خاطر و تواضع کریں گے۔ تمام والیان ریاست اور دیسی فرمانروا اور اعلے حکام اور انگریزی و دیسی فوج کے افسر مدعو کئے جائینگے حضور وائسرائے کی کونسل کے تمام ممبر مع اپنی لیڈیوں کے موجود ہوں گے۔ لارڈ لینسڈون سابق وائسرائے ہند مع لیڈی لینسڈون کے اپنے لڑکے کی شادی میں اپنے احباب ڈیوک اور ڈچز آف ڈیونشائر۔ لارڈ و لیڈی گرے۔ لارڈ اور لیڈی واٹرفورڈ کے شریک ہونے کے لئے انگلستان سے ہندوستان آویں گے۔

ہز مجسٹی امیر صاحب کابل کو بھی جلسہ شادی میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ امیر صاحب کابل بھی دس بارہ روز کے لئے جدید طور پر مختصر خدم و حشم کے ساتھ تشریف لاکر جلسہ شادی میں شامل ہوکر شادی کی رونق کو دوبالا کر دیں۔ مگر ابھی تک اس بارہ میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

گھوڑوں میں بخار۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلوں میں گھوڑوں کے انفلوئنزا بخار کی وبا نمودار ہوگئی ہے۔ متھرا۔ دہلی۔ اور میرٹھ کی چھاؤنیوں کے گھوڑے کثرت سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں

رپورٹ جلسہ انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چھاؤنی انبالہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء

درد تھا اک دل بیمار کا غمخوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہیں بیمار تو ہو

ایک زمانہ تھا کہ یہ انبالہ کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی براداران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تھا۔ اوس کے مبارک وجود کی برکتیں ہماری ہر حالت زندگی میں شریک حال تھیں اوس کی محبت آمیز گفتگو اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سالوں اور مہینوں کے رنج دور ہو جایا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اور فرشتہ خصلت انسان ہم کو یہاں تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے دردولت پر خدمت دین کے واسطے جا پہونچا۔ میری مراد اس وقت چودہری رستم علی صاحب سے ہے۔ جن کی عنایات کو انبالہ کے احمدی برادران ایک عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں اون کی جدائی کا صدمہ متعلق ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب آپنے خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک عرض معروض کیلئے ایک ریپریزنٹیٹو مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اون کو خدمت دین کی اس سے بھی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جانے کے بعد یکم ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب جملہ برادران کی پسندیدگی سے چودہری صاحب کی جگہ پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جملہ برادران کی درخواست شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو اوٹھانا منظور کیا۔ اللہ کریم اونکو موجودہ ہمت و مستعدی سے بھی سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت اشاعت الاسلام کی ادائیگی کیواسطے زور دیا گیا ہے دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۵ ماہ حال کو مقرر کی گئی جسکی رپورٹ انعقاد جلسہ کے بعد ارسال ہوگی۔

فضل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

جواب خطوط

غلام حمید صاحب گجو چک۔ اچھا سرست آپ سے بھی قیمت منظور ہے۔ پچھلے پرچے ارسال ہو چکے لیکن سال جدید کی وصول قیمت نہیں کیواسطے ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

محمد لقاء اللہ صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں عرض کر کے جنازہ پڑھا جاویگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے (اشتہار اجرتاً طبع ہوتا ہے۔ مبلغ صمہ روپیہ ارسال فرما دیں)

نذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۱۱۸۳۔ آپکی پہلی قیمت رعایتی وصول ہے آیندہ کے واسطے آپکو اگلے ماہ میں وی پی کیا جائیگا یا نومبر میں قیمت مبلغ للعہ ارسال فرما دیں۔

نور محمد صاحب چکوال۔ آپکے نام اخبار یہاں سے برابر روانہ کیا جاتا ہے اگر آپکو نہیں ملتا۔ تو ڈاکخانہ سے دریافت کریں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

دسوندی۔ قادر آباد سیالکوٹ	فتح محمد صاحب والو
غلام مرتضیٰ " " "	غلام محی الدین خان چک نمبر ۲۰ لائلپور
عمر دراز خان صاحب سٹرویہ	غلام نبی " " "
گڑھ شنکر۔ ہوشیار پور	سلطان احمد " " "
محمد نواب خان صاحب مدرس	فضلا " " "
سکھانہ۔ ضلع لودیانہ	محمد حسین " " "
رحمت خان ہیڈ کنسٹبل ہریم پور	غلام حیدر " " "
ہوشیار پور	خدایار " " "
بست۔ جنید کے (گجرانوالہ)	کالو " " "
دادر۔ " " "	سموں مصلی " " "
نور محمد " " "	سموں باننده " " "
حیات محمد " " "	مریم اول " " "
غلام محمد صاحب مدرس مگھیانہ	مریم ثانی " " "
عبد الرحمٰن صاحب لالہ موسیٰ	حاکم بی بی
مسمات عائشہ اہلیہ محمد دین	فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
مقام گجو چک	سید عتیق اللہ ولد سید
عبدل۔ سورج گڈھ۔ محلہ	خصلت شاہ مرحوم فرخ آباد
جلال الدین صاحب چک ملوار	امام الدین صاحب شادیوال گجرات
ضلع لودیانہ	احمد الدین سلطان پور
سرفراز خان صاحب " "	عیدا " "
غلام احمد صاحب چک ۱۲۴	غلام حیدر " "
حیدر آباد سندھ	محمد بخش " "
منشی محمد ابراہیم صاحب	جیوا " "
یادگیر بیڑی	قادر بخش " "
محمد اسمٰعیل صاحب چرسیٹہ	نور محمد " "
ضلع محبوب نگر نظام	محمد اسحٰق " "
اہلیہ عبد الرحمٰن نوشہرہ	عائشہ " "
مہر خان صاحب ماتیجا تحصیل	محمد جان معہ اہلیہ " "
فتح جنگ	مسمات عزیز بی بی " "
محمد حسن صاحب ٹیوراہی	مسمات ماسون " "
بجھر۔ ضلع شاہ پور	مسمات جلتے " "

رسید زر

محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ عا	میاں محمد دین صاحب ۱۲۵۰ عا
محمد حیات صاحب ۹۲۳ عا	طفیل احمد صاحب ۱۰۹۹ عا
محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ عا	بابو احمد بخش صاحب ۱۷۴ عا
رحمت ۵۱۴ عا	احمد علی صاحب ۱۹۲۷ عا
غلام احمد صاحب ۲۳۲ عا	میاں فتح محمد صاحب ۲۰۷۴ عا
فیاض الدین صاحب ۱۲۹ عا	محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸ عا
خدا بخش صاحب ۹۱۲ للعہ	جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۱۰ر
امیر الدین صاحب ۱۶۶۴ عا ۱۰ر	محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ عا ۱۲ر
رحیم بخش صاحب ۵۵ عہ	رمضان علی صاحب ۱۱۲۷ سے
جیون خان صاحب ۵۷۸ سے	عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹ للعہ
فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ عا	حیدر شاہ صاحب ۵۴۰ للعہ
اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ عا	نور حسن صاحب ۱۸۰۰ عہ
غلام محی الدین صاحب ۱۹۷۶ عا	صاحب دین صاحب ۷۱۵ عہ
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲ عا	محمد محسن صاحب ۱۸۱۶ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۲۴ عا ۸ر	مولا بخش صاحب ۱۷۰۸ عا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فی تولہ عـہ قسم ثانی ہے۔ سرمہ قسم اول عا ر اور دوم عہ سوم عہ اور ہر قسم کی فنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہوگئی ہے اب براہین احمدیہ اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صمہ بے جلد صمہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔ یعنے اون کو براہین احمدیہ مجلد چار روپے (للعہ) اور بے جلد صرف چار روپے میں دی جاوے گی۔

مینجر بدر۔

(مکتبہ محمد حسین) (میگزین پریس قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت سالانہ پیشگی

چہ گویم با تو گرامی جہاد رقادیان ... دوا مئی شفا مئی غرض دارالامان بیدر

مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۶ ... التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ مگھر سمت ۱۹۶۵

جلد ۸ — نمبر ۳

سارے جہان سے اچھا دارالامان ... — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ — بروز جمعرات — دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسول کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چھاپی جاوے گی اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نورالدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے ہیں اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان ...

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپکر شائع کیا)

سوال معہ جواب ۲

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب کو لوگ برا بھلا کیوں کہتے ہیں ۔ پہلے تو اسی کے جواب میں کئی ایک غیر قوموں ہی کی بابت بتلایا گیا تھا کہ وہ حضرت صاحب سے کیوں ناراض اور خفا ہیں اب میں حسب وعدہ [illegible] خاندانوں یعنے مسلمان بھائیوں کی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ باوجود دینی خدمات اور غیر قوموں سے مقابلہ کرنے ہوئے [illegible] کس لئے کبیدہ خاطر اور رنجیدہ ملال ہو کر گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں ۔ (۱) شیعہ تو اسی لئے ناراض ہیں کہ مدتوں سے آس لگائے بیٹھے تھے کہ جب صاحب الامر امام مہدی غار سے نکلیں گے ۔ تو سارے شیعہ پاک سب [illegible] ترجیح کریں گے ۔ گہر گہر تعزیہ داری اور ماتم ہوگا ۔ اور تبرہ بازی اور لعنتوں کا زور ۔ بالتقیہ کہیے سیدوں [illegible] وغیرہ احکام مذہبی ادا کیا کریں گے اب امام مہدی آیا تو اہل سنت وجماعت ، ورشیعہ پنے کی ساری باتوں سے بیزار ۔ (۲) اہل سنت وجماعت کا خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیلی نبی جو عرصہ سے آسمان پر عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے داہنے بازو بیٹھا ہوا ہے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد میں [illegible] لٹکا کر زرد لباس پہنے ہوئے اتریں گے اور امام مہدی صاحب زمین میں پیدا ہوں گے ۔ اور دجال کہ [illegible] سوار طرح طرح کے خارق کرشمے دکہائیگا ۔ اسکو دونوں مل کر قتل کریں گے اور بہت ہی کشت وخون ہوگا اور روپیہ پیسہ کے خزانے اس قدر جمع ہوں گے کہ لوگ لیکر تھک جاوینگے وغیرہ وغیرہ ۔ مگر حضرت صاحب نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر تبلادیا کہ آپ لوگوں نے سخت غلطی کہائی ہے ان ساری باتوں کا مطلب کچھ اور ہی ہے ایک ہی شخص کے بلحاظ اس کے کاموں کے دو نام ہوں گے اور وہ اسی اُمت میں سے ہوگا اور وہ خود میں ہی ہوں ۔ یہ سنتے ہی بس آگ بگولا ہی تو ہو گئے (۳) موحدین جو دوسرے فرقوں کو مشرک اور گور پرست ۔ پیر پرست ۔ بدعتی کے نام سے پکارا کرتے تھے اور کسی کو بھی خاطر تلے نہ لاتے تھے حضرت صاحب کے سامنے خالص توحید میں [illegible] نہ اتر سکے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو خدا کی صفات اور دجال کو الٰہی کام دے رکھے تھے ایسے ہی لوگوں سے خطاب ہے مولویصاحب یہی توحید ہے ۔ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے (۴) نیچری فلسفی مزاج ۔ منقولات کو بھی معقول بنانے اور کہ [illegible] ڈہلنے والا کشف والہام ووحی ۔ دعا حشر اجساد اور معجزات وغیرہ پر بہتان اڑاتے ہوئے ہمدردی قومی اور ترقی تعلیمی کے باعث معزز وممتاز فرقہ بن رہا تھا ۔ اون کے پیشوا سرسید کے بالمقابل برکات الدعا وغیرہ لکھکر دین اسلام کی اصلیت کو بخوبی سمجھایا ۔ اور سید صاحب پر اس پیرانہ سالی میں اچھی طرح حجت پوری کردی اور اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے اور نمونے پیش کرکے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی (۵) صوفی یہ کتنے ہی فرقے چشتی ۔ قادری ۔ نقشبندی ۔ سہروردی ۔ نوشاہی وغیرہ یا صاحب باطن کہلاتے ہیں ۔ کتنے ہی سجادہ نشین ہیں جنکے ہزاروں ۔ لاکھوں مرید ہیں جو ان کے پاؤں چومتے اور سجدہ سجود کرنے کو باعث نجات سمجھتے ہیں ۔ سب اونکو تبلیغ احکام الٰہی کی گئی ۔ تو [illegible] بعض نے تو قبول کرکے بیعت کرلی مگر عام طور پر ایسا [illegible] انکار کیا کہ بہت سی خلق خدا صرف اون کے ہی انکار کے سبب بیعت سے محروم ہی ۔ بیعت کرنیوالوں کے مرید بگڑ بیٹھے اور وطن سے ہجرت کرنی پڑتی ۔ بیری بچوں سے جدا ہونا پڑا ۔ یہ حال دیکھکر بایتوں نے انکار ہی میں اپنا بہلا دیکہا ۔ ابھی ساری بدعتوں اور [illegible] کی صورتوں کو چھوڑ کر ایک سیدہ سادہ مسلمان بنکر اشاعت قرآن وسنت میں لگے رہنا کہاں سوجہتا کیونکہ عوام الناس کے خوش کرنے کے لئے تب تک [illegible] نذر [illegible] ۔ سماع ، سوز [illegible] شریف ، خلاف شریعت قوالی [illegible] کی مجلسیں وغیرہ [illegible] سے نہ ہوں ۔ صرف تہجد [illegible] اور شب خیزی اور اتفاقیہ بار سمجھ کر ادا [illegible] وقت پابندی سے باجماعت نماز پڑہنا اور [illegible] اور حقوق العباد کا ہر وقت خیال رکھنا تو جیتے جی مر جانے کے برابر ہے ۔ پہلے زمانہ میں تو پیری [illegible] پیشوائی رسالت کی قائمقام گویا اُستادوں کی [illegible] [illegible] مگر [illegible] تو عیاشی اور خوشی اور آرام سے گذارہ کرنے کی چیز اس سے بڑھکر کوئی ہی نہیں لوگ کہانے [illegible] صاحب اور ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں [illegible] کرتے ہیں ۔ حضرت مرزا صاحب کا ان کا ان سے [illegible] نقصان مالی کے پرلے درجہ کی گستاخی [illegible] اور شمار کی جاتی ہے ۔ (۶) فرقہ اہل [illegible] اس فرقہ نے تو کبھی کسی مامور من اللہ کے آگے [illegible] خم نہ کیا ۔ الا ماشاء اللہ ۔ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے [illegible] دانا فہیم وارث انبیاء عوام کے [illegible] پیشوا اور [illegible] اسوہ ۔ قابل تقلید سمجھے اور جانے [illegible] [illegible] ۔ مہدی ۔ مسیح کی کیا ضرورت ۔ ان کا اندازہ یہ ہے ۔ کہ گونگا ہو کر صرف نام کا نقیر ہو تو ایسے سائیں اور شاہ صاحب کے ہاں تو پانی بہرتے اور ایڑیاں [illegible] اور [illegible] کرتے ہوئے ان کے کمال اور صاحب حال ہونے کی تعریف اور توصیف میں از حد مبالغہ کرتے ہیں ۔ اب اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر اگر کوئی شاہ صاحب الہام الٰہی اور خوابوں اور کشوف کے ذریعہ اپنا مجدد دین اور خادم اسلام اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہونا بیان کرتے ہوئے فرقہ علماء کو صرف اتنی بات کہدے کہ حضرت جو لوگ [illegible] اس پر عمل نہیں کرتے ۔ انکی مثال تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ میں گدہے سے دی ہے ۔ اور کونوا مع الصادقین کے بموجب میری تقلید اور پیروی آپ لوگوں کے لئے فرض وواجب ہو چکی ہے اور یہ سب کچھ میں اس احکم الحاکمین کے حکم کی بنا پر عرض کر رہا ہوں جیاہو تو قبول کرو ۔ بس اب کیا تھا نہ تو وہ پہلا حسن ظن ہی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت پر نظر ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی مصلح اور محافظ دین بھیجتا رہتا ہے اوس کے نشانوں اور پیشگوئیوں پر نگاہ ہی ہے نہ کسی جو کچھ تائید غیبی اور توفیق الٰہی اس کے شامل حال ہو رہی ہے اس [illegible] فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ کافی ہے کا [illegible] کی آواز چاروں طرف سے آنے لگی ہے ۔ انہی حضرات کی نفسانیتوں اور خود پرستیوں کے [illegible] دین اسلام کے ہزاروں فرقے اور [illegible] گروہ بن رہے ہیں (۷) پنجابی جماعت کے شائق اس لئے [illegible] کہ حضرت صاحب نے آکر فرمایا لا اکراہ فی الدین کبھی کسی زمانہ میں بھی اللہ کریم کی مخلوق الٰہی کو دین [illegible] قبول کرانے کے لئے تلوار نہیں اٹھاتے [illegible] ہے کے بعد مدافعت اور حفاظت خود داری کے طور پر مضائقہ نہیں کہ مقابلہ کیا جاوے لیکن اب تو زبان اور قلم سے ہی لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہیں تم بھی شوق سے قلم اور زبان سے اسلام پر جو اعتراض ہو رہے ہیں اونکو دور کرو اور جواب ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے دو کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ نظر آجاوے ۔ اور وہ خود کو دل وجان سے خریدار اور گاہک بنجاویں کسی شخص کو بھی دین اور مذہب کی آڑ میں نقصان پہونچانا ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک نہیں ہے (۸) سید بزرگواروں کی رنجیدگی کا سبب تو عینہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے بنی اسرائیل نو اپنی طرف سے امید لگائے بیٹھے تھے کہ خاتم النبیین افضل المرسلین آخر الزمان صلعم نبی اسرائیل ہی میں سے ہوگا ۔ مگر وہ ذات بابرکات صلعم بنی اسمٰعیل میں پیدا ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند اللہ تعالیٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ تو ہے نہیں اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کو کچھ وہی خوب جانتا اور سمجھتا ہے ۔ اگر سادات ہی

مکتوبات مسیح موعودؑ

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط ہوں۔ اگر وہ اصل یا نقل ہم کو بھیجدیں۔ تو ہم اون کو فائدہ عام کیواسطے وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہینگے۔ اس وقت ہمارے پاس دو خط حضرت اقدس کے خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ تر پرائیویٹ ہیں۔ تاہم ان میں سے ہم تہوڑا سا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اپنے خدام پر کس قدر لطف مرحمت فرماتے تہے اور اون کی خدمات کی قدر کرتے تہے۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر قسم عطر مرسلہ آن محب ...... مجکو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اور نیز ایک اشرفی بہی ساتہہ اس کے پہونچی۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر دے۔ مین زیادہ تکلیف دینا آن محب کو پسند نہین کرتا۔ اور مینے عطر منگانے وغیرہ اس ارادہ سے لکہا تہا۔ کہ اس کی قیمت مین ادا کرونگا مگر آپنے مجہے اطلاع نہین دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے بلکہ برعکس اس کے مفت اور اپنی طرف سے بہیجدیے مین آپکی خدمات سے بہت شرمندہ ہون .... زیادہ خیریت والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا مین ہمیشہ آپ کو دعا سے یاد رکہتا ہون۔ اور آپسے مجہی محبت ہے۔ مگر بباعث کثرت کاروبار تالیف جواب لکہنے مین کوتاہی ہوتی ہے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

مکرمی حضرت صادق الامۃ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودہری اللہ داد خانصاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خط آیا ہے۔ امید کہ آپ درج فرماکر حضرت اقدس کے فدائی کی یاد کو تازہ کرینگے۔

عاجز ابوسعید عرب از قادیان

تیسرا خط محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ایسے جواد و کریم اور رحیم اور علیم ہے اوس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکہلانا چاہیئے وہ خدا قادر ہے کہ ایک دم مین مشکلات پیش آمدہ حل کر دے۔ مگر بندہ کی تربیت کیلئے جو دوسرے مصالح کی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہین ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکہو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم مین دور کرسکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہین ہے مگر اوس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازون مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع مین سجود مین۔ التحیات مین ہر ایک موقع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہین ہے سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اوس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکہاتا ہے تاکہ اوس کی آنکہ کہلے اور سمجہے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیون کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکہ بہی چکہیں اور وہ درحقیقت کوئی دکہ نہین ہے صرف ایمان کا تصور دکہ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کردو اور یقین سے سمجہو۔ کہ وہ اون لوگون کو ضائع نہین کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین۔ سچی توبہ کرو اور گناہون سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہین۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہین آتا جسکو یہ سب کچہہ دیکہنا نہین پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے۔ چند روزہ دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکہلاؤ۔ امتحان کیوقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کرکے مخلصی چاہین۔ بلکہ اس مین خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکہلایا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء

امتحان حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے دسمبر سنہ ء کے امتحان کے لئے جسکی نسبت اس سے قبل اخبارون مین اعلان ہو چکا ہے مندرجہ ذیل کتب تجویز فرمائی ہین پس جو صاحب اس امتحان مین شامل ہونا چاہین وہ امتحان دینے کی طیاری کرلین (۱) آئینہ کمالات اسلام (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) چشمہ معرفت (۴) جنگ مقدس۔ یہ امتحان غالباً آخر ہفتہ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء مین قادیان مین ہو گا تاریخ کے متعلق بعد مین احباب کو اطلاع

خطبہ جمعہ

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و اوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارہبون۔

فرمایا۔ قرآن سنانے والون کو ان دنون مسائیون مین قرآن سنانے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ پس جہان یہ ذکر ہے۔ وہان مسلمانون کو تنبیہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمان کو چاہیئے کہ جن ناپسند کامون کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب کے مورد ہوئے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کامون کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے مورث اعلیٰ کا نام نہین لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے ان کو شرم اور جوش دلانا مقصود تہا عربی زبان مین اسرائیل کے معنے ہین خدا کا پہلوان۔ یہ ہی اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم بہی اللہ کے پہلوان بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑہکر اور کون اللہ کا پہلوان ہے بس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہو کر ہم نفس و شیطان کے مقابلہ مین بزدلی دکہائین تو پہر افسوس ہے مگر افسوس کہ بعض مسلمانون کی بہادری اسی پر رکہی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کرلیا تو پہر اپنے ہم جولیون مین لگے شیخیان بگہارنے کہ دیکہو ہم نے فلان قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ وہ نعمت کیا تہی دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم مین سے انبیاء و ملوک بنائے اور وہ کچہہ دیا۔ جو دوسرون کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم پر بہی یہ انعام ہو چکے ہین۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے اگر کسی اگلی کتاب مین تحریف ہو چکی ہے۔ تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول نمبر کے کافر نہ ہو یا پہلا برا نمونہ نہ ہو۔ کہ دوسرے اس سے متاثر ہونگے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ پر ہو گا کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو۔ جس شخص نے بہار دانش لکہی ہے اوس نے کسی سے پوچہا کہ کیا کر رہے ہو۔ جواب دیا۔ ان کیدکن عظیم کی تفسیر کر رہا ہون۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکہدیا۔ یستمعون القول ویتبعون احسنہا۔ یہ سب لاتشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

راستی موجب رضائے خدا است

رسالہ عصمت نمبر ۴ میں مکرمہ بہن سیدہ سکینہ بیگم صاحبہ کا مضمون ہم خرما و ہم ثواب کے عنوان پر دیکھا۔ جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ عربی سے علیحدہ شائع کیا جاوے اور اس کے تین فائدے بتلائے ہیں (۱) ایک یہ کہ ہم بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی (۲) دوسرا غور اور سوچنے کا موقع ملیگا (۳) ہندو بہنیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں گی۔ اب میں بہن صاحبہ کو بتلاتی ہوں۔ کہ ان تین فوائد کے علاوہ نقائص کس قدر ہیں۔ اول تو خدانہ کرے۔ کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ ہو کر انجیلوں کی طرح گلی کوچوں میں رلے اور مخالفان دین احمد کے ہاتھوں بے عزتی اور بے توقیری کرائے۔ اور جیسا کہ توریت انجیل کی تمام عمدگیاں ان کے ترجمہ در ترجمہ ہو کر اور مترجموں کے خیالات ملکر مفقود ہو گئی ہیں اور غلطیوں کی اس قدر بھرمار ہو گئی ہے۔ کہ انکو الہامی کتاب کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کی سب خوبیاں صرف اسیواسطے زائل ہوئی ہیں۔ کہ اون کے ترجمہ کے ساتھ ان کی اصلی عبارت نہیں۔ انہیں خالی خولی ترجموں کی برکت سے اون کے اصلی اور حقیقی منصود کو کھو دیا۔ خدا پرستی کی بجائے بت پرستی اور انسان پرستی ہو گئی۔ اور اب جس غرض کے لئے یہ کتابیں اتاری گئی تھیں اس کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ اون کی تعلیم محبوب ازلی سے حاصل ہونے کی بجائے انسان کو اس سے سینکڑوں کوسوں دور اور مہجور کر دیتی ہے۔ خداوند دو عالم اپنی عزیز اور پاک کلام کو اس روز بد سے بچاوے کہ وہ بھی توریت انجیل کی طرح بودی کمزور نشانہ طعن و ملامت ہو جاوے۔ مکرمہ بہن کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم کی عمدگیاں نکات اور خوبیاں اسیواسطے قائم اور برقرار رہی ہیں۔ کہ عربی عبارت اس کے ساتھ ہے۔" ہم اردو ترجمہ کو بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی" کیا صاحب جب اردو ترجمہ ہو جاویگا۔ تو خدا کا کلام نہیں رہیگا اگر آپ آگے خدا کی کلام کی عزت کیواسطے وضو کرتی تھیں۔ تو پھر بھی کرنا پڑیگا۔ اور اگر محض عربی زبان کی خاطر وضو کیا جاتا تھا۔ تو پھر قیدتوڑی۔ شاید بہن صاحبہ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں بڑی معافیاں دے رکھی ہیں اور اس نے فرمایا ہے کہ اگر وضو کرنے میں تمہیں کسی نوع کی تکلیف ہو۔ تو بلا تامل تیمم کر لیا کرو۔ اگر بہن صاحبہ کو وضو کرنا ایسا ہی ناگوار گزرتا ہے تو بے شک تیمم کر کے تلاوت کر لیا کریں۔ کوئی حرج نہیں بلکہ بغیر تیمم کے بھی جائز ہے۔ حیران ہوں کہ مکرمہ بہن کو کیوں عربی زبان سے اس قدر نفرت ہے۔ جو اوس کے دیکھنے کو بھی بوجھ خیال کرتی ہیں۔ وہ عربی زبان ہے کہ ام السنہ ہے تمام زبانوں کی ماں ہے۔ وہ عربی زبان جو ہر ملک اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اتری۔ وہ عربی زبان جو اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ وہ عربی زبان جو شافع محشر حبیب کبریا کی مادری زبان تھی۔ وہ عربی زبان جو کہ خداوند دو عالم کو بھی نہایت عزیز ہے۔ وہ عربی زبان جسکو دیکھنے سے اسلام کے گذشتہ کارنامے آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں وہ عربی زبان جس میں فرقان حمید نازل ہوا جسکا محافظ خود خدا ہے۔ جو کبھی منسوخ ہونیوالا نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم احمدی عربی زبان پر دل و جان سے شیدا اور فدا ہیں کیونکہ ہمارے ہادی مہدی مسیح کا حکم ہے۔ جو رسول عربی کے جانثار عاشق تھے۔ ہم عربی کو کیسے چھوڑیں ہمیں ہمیں اپنے پیارے نبی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ سنا ہے کہ مجنون لیلیٰ کے گلی کے کتوں کو چوما کرتا تھا تو کیا باعث ہے کہ ہم اپنے شافع نبی ہمدرد نبی رحمۃ للعالمین نبی کی نہایت پیاری اور عزیز زبان کو دیکھنے سے بھی گریز کریں۔ جب تک رسول کی عزت اور محبت دلوں میں برقرار اور قائم ہے اس پاک زبان کی عزت اور عظمت اور محبت بھی رہے گی میں تو اپنی دینی بہنوں کو بارہا یہی نصیحت کرتی ہوں کہ حتی الامکان عربی زبان سیکھنے کی سعی کریں (۲) فائدہ یہ کہ اردو ترجمہ ہوگا تو سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ کیوں جی عربی سوچنے اور غور کرنے سے روکتی ہے بلکہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ ...... یعنے جو لوگ تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ ہاں جب صرف اردو ترجمہ ہو گیا اور وہ قرآنی نکات اور معارف جاتے رہے تو غور تدبر کاہے پر ہوگا۔ غور تدبر تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب اصلی عبارت ساتھ ہو۔ ورنہ صرف اردو ترجمہ تو معمولی اردو کتابوں کی طرح پڑھا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکرمہ بہن نے قرآن کریم تلاوت کرتے ہوئے کبھی غور اور خوض نہیں کیا تبھی اون کے دل میں یہ بات آئی۔ کاش کہ وہ مسیح الزمان مہدی دوران کی پاک تعلیم پر چلیں تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ قرآن کریم حقائق و معارف کا لا انتہا پر حظ خزانہ ہے۔

(۳) تیسرا ہندو بہنیں بھی مستفید ہو سکیں گی جبکہ کلام اللہ کا اردو ترجمہ شائع ہوا تو ہندو بہنوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اوسے خرید کر پڑھیں جس مذہب سے انہیں اس قدر نفرت ہے کہ ان کے پیروؤں کا کپڑا چھو جانے سے انکا جسم اور کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اسکی مقدس کتاب پڑھیں جو اون کی مذہب کی سخت مخالف ہے اور جسکا اون کے مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہاں وہ ایسا ہی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں گی جیسا کہ ہم توریت انجیل وغیرہ پڑھا کرتی ہیں۔ البتہ جس کو تحقیق حق اور کچھ ضرورت اور شوق ہے وہ بمعہ عربی کے بھی دیکھ سکتی ہے عربی کوئی سد راہ نہیں۔ اب آپ خود ہی انصاف کر سکتی ہیں کہ جب مسلمان مستورات کے خیالات قرآن کریم اور مذہبی تعلیم سے اس قدر دور ہیں اور انگریزیت نے یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ ہمیں مسیحوں کی طرح چاہتی ہیں کہ ہمارا قرآن پاک بھی بائبل کی صورت اختیار کرے اور صرف اردو ہی اردو رہ جاوے جب کلام الٰہی سے اس درجہ نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا تو مسیح کے آنے کی ضرورت نہ تھی مسیح آیا اور بر وقت آیا اور اس کلام کی محبت اور الفت اپنے خادموں کے دلوں میں ویسی ہی ڈال گیا؟

اس سے چودہ برس پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی آج تیرہ سو برس سے ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اور درود اور سلام ہوں۔ میں آگے بھی ایڈیٹر صاحب پیغام اور ناظرین پیغام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اخبار عرض کی تھی کہ احمدی مستورات میں ایک رسالہ شائع ہونا چاہیئے جس میں ذیل کے مضمون درج ہوں۔ چیدہ چیدہ مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں خاصکر قرآنی واقعات جو کہ سچے بیانات اور اخلاق سے پر عبرت انگیز اور نتیجہ خیز ہیں اچھے دلچسپ پیرائے میں لکھے جایا کریں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری۔ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ایوبؑ کا صبر حضرت یوسفؑ کی بیمثیل پاکدامنی اور تبلیغ حق حضرت علیہ السلام کی رحم دلی اور ہر دلعزیزی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کریم النفسی سخاوت حلیمی بردباری انکساری۔ حضرت مسیح مہدی کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اونکی کتابوں سے نقل کر کر لکھے جاویں۔ عورتوں میں حضرت بیوی مریم بیوی آسیہ حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ۔ خاتون جنت بیوی فاطمہ حضرت رابعہ بصری کے حالات لکھکر ہدیہ ناظرین کئے جاویں جو کہ تبرک بھی ہیں اور دین پھیلانے کا بھی عمدہ ذریعہ ہیں اور اتمام حجت بھی ہے ہاں اگر ہمارے دلوں میں ہندو بہنوں کیطرف سے کچھ ہمدردی ہے تو اس بات پر مضمون لکھے جانے چاہئیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا نہ عرب میں نہ ہند میں بلکہ اسکو بانی اسلام کی قوت قدسی نے پھیلایا ہے۔ کہ ان کے دل سے یہ خیالات واہیات دور ہو جاویں کہ اسلام جبراً قبول کرایا گیا جو کہ ان کا ہم سے متنفر ہونے کا بڑا بھاری سبب ہے نیز ہندو مسلمان بہنوں میں صلح یکجہتی کے مضمون ہوں جیسا کہ ہمارے آقا مولیٰ کا پیغام صلح لکھرہے۔ اخیر میں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ ہندو بہنیں مسلمانوں سے دلی بغض اور کینہ چھوڑ دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پروگرام جلسہ سالانہ صدر انجمن قادیان دارالامان ۱۹۰۸ء

بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

۲۵۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ

اجلاس مجلس معتمدین

۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ

صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتمدین۔ کھانا

نماز ظہر

بعد از ظہر ½۲ بجے سے ½۳ بجے تک

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم۔

بعد از دوپہر ½۳ بجے سے ½۴ بجے تک جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہٗ و ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی تقریر۔

نماز عصر

بعد از نماز عصر تا ½۵ ۔ متفرق تقریریں۔

کھانا و نماز مغرب و عشاء

شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمنہائے احمدیہ متعلقات کے ڈیلیگیٹوں کا **کانفرنس**

۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار

کھانا صبح

½۱۰ بجے صبح سے ¾۱۰ بجے تک قرآن شریف۔

¾۱۰ بجے سے ¾۱۱ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایم۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن لیکچرار میڈیکل کالج لاہور۔

(مضمون۔ "ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں؟")

¾۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ

½۱۲ بجے سے ¾۱۲ بجے تک۔ نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی۔

¾۱۲ بجے سے ½۱ بجے تک۔ لکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب لاہور

½۱ بجے سے ½۱ بجے تک نظم۔ من تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ جسکو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۳ بجے تک۔ لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور

½۳ بجے سے ½۴ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

½۴ بجے سے ½۵ بجے شام تک۔ متفرق تقریریں

کھانا و نماز مغرب و عشاء

۸ بجے شام سے ½۸ بجے تک

نظم مختلف احباب

½۸ بجے سے ۱۰ بجے تک

لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن سابق لکچرار میڈیکل سکول آگرہ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مضمون۔ تبلیغ اسلام۔ انگریزی بولنے والے ملکوں میں

Propagation of Islam in English speaking countries

۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر

کھانا صبح

½۱۰ بجے سے ¾۱۰ بجے تک۔ قرأت قرآن مجید۔

¾۱۰ بجے سے ½۱۱ بجے تک۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جسکو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑھیں گے۔

½۱۱ بجے سے ½۱۱ بجے تک

نظم از جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رامپور۔ اضلاع متحدہ۔

½۱۱ بجے سے ½۱ بجے تک

جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن قادیان

مضمون۔ اپیل بہ برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۴ بجے تک۔

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم۔

½۴ بجے سے ۵ بجے تک

تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور

کھانا و نماز مغرب و عشاء

½۷ بجے سے ½۸ بجے تک۔ **نظم**

½۸ بجے سے ½۹ بجے تک۔ لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔

½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک خاتمہ بر دعا۔

خاکسار خلیفہ رشید الدین

نصف کرایہ

جملہ برادران احمدیہ کو واضح ہو کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکام ریلوے نے بہت مہربانی کی ہے کہ میانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں کا کرایہ نصف ہو گیا ہے لہٰذا جو صاحب جلسہ پر تشریف لانا چاہیں۔ ان کو واجب ہے کہ وہ یا تو خاکسار سے خود سرٹیفکیٹ جلسہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شریک ہونے کا منگا لیں۔ یا اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب سے حاصل کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام صاحبان جن کا آنا یہاں ہو سکتا ہے۔ حتی الوسع تشریف لانے کی کوشش ہو فرمائیں گے۔

نوٹ۔ اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی تعطیلات پر ہمیشہ نصف ہوا کرتا ہے۔

والسلام۔ خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سونیوالو جلد جاگو اب وقتِ خواب نہیں ہے

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرنیوالے آج شرمندہ ہیں۔ آسمان زمین سورج چاند سیارے رجم ستارے شجر دریا نالے سب نے یہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا مرسل اور اس کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ مین کسی غیر ملک اور گذشتہ زمانہ کا ذکر نہین کرتا۔ بلکہ یہی چھوٹی سی عمر مین اپنے علاقہ مین جو کچھ دیکھا اور سنا اوس کا بیان کرتا ہوں حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ مین کسوف خسوف کا نشان دیکھا۔ پھر طاعون کی نسبت حضرت اقدس کا جو اشتہار تھا۔ جس مین یہ شعر درج ہے ؎

گر آن چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑھا اور اپنے اہل وطن کو پڑھکر سنایا جسکی سچائی کو سنہ ۱۹۰۱ء
مین اپنی آنکھون سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے رونے اور پیٹنے کی آواز آتی تھی۔ رات کے اندھیرون اور بیابانی جھاڑون مین بس تکلیف کے ساتھ لاشون کو مٹی مین چھپایا اوس کا نقشہ اب تک آنکھون کے سامنے ہے۔ ایسے ہی ثلج والے الہام کی صداقت پر سینکڑون درخت سوکھے۔ اور خشک شہادت دے رہے ہین۔ اور الہام کہ پچیس دن کے بعد ایک واقعہ ہوگا جو آسمان سے انگارے برسائے دشمن بھی اس سے انکار نہین کر سکتے۔ خیر یہ تو پچھلے دنون کی باتین ہین۔ جو کچھ آجکل ہوا اور ہو رہا ہے اوس کو دیکھ کر بڑے بڑے معمر اور سن رسیدہ آدمی حیران ہین۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا سارا (۲) واستوت علی الجودی۔ (۳) صحن مین ندیان چلین گی اور سخت زلزلے آئین گے (۴) ایک وبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۹ء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کوچون سے گزرنا مشکل ہوگیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اڑنے لگی۔ لوگ گھرون کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات ہی سنائی نہین دیتی تھی۔ کبھی اس طرف سے زیادہ نکلتی۔ کہ فلان آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبھی اس طرف سے دوڑیو دوڑیو کی آواز آتی۔ الغرض ۲۴ ستمبر کا دن ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تھا۔ ہم نے تو یہی سمجھا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کٹاس اور چوہا سیدن شاہ دو مشہور مقام ہیں۔ پہاڑی پانی جہان سے گزرتا ہے۔ اور ہمارا روز یہان سے اس قدر پانی گذرا۔ کہ مدت سے جو اوس کے ارگرد دکانات اور مکانات وغیرہ تھے سب کو بہا لے گیا۔ بعض آدمیون کو مکانون کی چھتین اور پکی دیوارین پہاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس مین ایک عمدہ قابل دید تالاب ہے۔ جس مین دور دور سے بزرگ آکر غسل کرتے ہیں اوس کے کنارے پر بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزارون روپیہ کی لاگت سے ایک پُل بہت نیا بنایا گیا تھا۔ پانی نے ایک دھکہ سے مکان اور درخت تالاب وغیرہ گرا دیئے اور پل کا نام و نشان نہ رہا۔ یہی تالاب جو سکھون کے زمانہ سے آجتک اپنے دلربا نظارہ سے خوش کرتا رہا۔ آج اجڑا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدن شاہ کے درمیان جس قدر پل تھے سب ٹوٹ گئے جو سڑک تھی اب تک اس پر چلا نہین جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ مین جسقدر گاؤن ہین سب کے سب ویران اور غیر آباد نظر آتے تھے۔ جدھر دیکھین پتھرون کے ڈھیر اور مکانون کے ملبے دکھائی دیتے ہین۔ اول تو غریب آدمی مین اتنی طاقت کہان کہ دوبارہ کوئی روپیہ پیسہ اجرت دیسکے دوم بخار کی وہ کثرت ہے کہ کوئی گھر خالی نہین۔ علاوہ بخار کے بعض بعض گاؤن مین وبائے ہیضہ بھی پھوٹ رہی ہے اسپر زلزلون کے دھکے خطرہ اور خوف کو اور بھی بڑھا رہے ہین چنانچہ ۲۷۔ رمضان کی رات کو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پھر اوسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلون کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ مین پے درپے دو روز زلزلہ کا آنا بھی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تھے اونکو چاہیئے کہ وہ ایک طرف ان الہامون کو پڑھین اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالین۔ کہ آسمان اور زمین نے آپکے حق مین گواہی دی ہے یا نہین۔ پھر اے منکرو! تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوگے آؤ اس ضد کو چھوڑ دو ورنہ تباہ ہو جاؤگے۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خداوند کریم تمکو ہدایت کرے اور ہمین اپنے عذابون سے بچاؤ۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دوالمیال

سلسلہ عالیہ کے نئے ممبر

ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے تاہم اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
عالی جناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم ملازمان بندوبست آج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مہدویت و مسیحیت سے منکر تھے اور جب تک آنحضرت م زندہ رہے۔ ہم نے اون کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی تکذیب کی اور بدقسمتی سے آنحضرت م کے مصدق نہ ہوسکے۔

اب منشی محمد ظہیرالدین صاحب احمدی کی موثر اور مدلل تقریرون سے ہمارے تمام شکوک و شبہات بفضل خدا بکلی دور ہوگئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہدویت و مسیحیت کے قائل ہوگئے ہین اور اون کا منجانب اللہ ہونا صدق دل سے مانتے ہین اور اون کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہین لیکن چونکہ آنحضرت وفات پا چکے ہین اور جناب والا اون کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہین اسلئے باادب آپ کی خدمت بابرکت مین بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے امید ہے کہ جناب از راہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرمائنگے اور خداوند کریم سے ہماری فلاح دارین کے لئے دعا فرمائینگے

خاکساران گل محمد۔ ملک مظفر خان۔ شیخ نعمت اللہ خان
از بھرائی ضلع حصار

المفتی

۱۴۱ عیسائیون کے ہان کھانا ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا موجودہ عیسائیون کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ فرمایا۔ عیسائی کیا اگر مسلمان بھی بلا تکبیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہین جیسا کہ آجکل یورپ مین بعض جگہ کرتے ہین تو وہ کھانا مسلمان کیواسطے جائز نہین۔ ہان عیسائیون کی طیب چیز جو پکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کھالے۔

۱۴۲ عیسائی عورت سے شادی اوسی شخص نے سوال کیا کہ کیا موجودہ عیسائیون کے ہان شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرلینا جائز ہے

۱۴۳ عیسائی مرد سے نکاح لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہین۔۔۔۔

مسیح صلیب پر نہیں مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۱۰ جولائی ۰۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہ مضمون کسی انگریزی کتاب کا اقتباس ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اس مضمون کا ماخذ بہم پہنچے۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو خط لکھے۔ خود جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینوں میں اخبار ہندوستان کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایسا جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا رہا کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی امر دریافت نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ناچار اس کتاب کا پتہ لگانے کے واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اصل کتاب دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ لکھیں۔ چونکہ امریکہ سے خط دیر میں آتا ہے۔ اس واسطے سردست وہی مضمون ناظرین کی خاطر نقل کرتے ہیں۔

امریکہ کے شہر شکاگو میں انڈو امریکن ایک کمپنی ہے اوس نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب چھاپی ہے اور اس کتاب میں مسیح کے مصلوب ہونے کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں ایک ایسینی شخص کا خط درج ہے جو مسیح کا ایک ساتھی تھا اوس نے اپنے ایک دوست کو اس وقت جبکہ مسیح کو صلیب پر چڑہایا گیا تھا لکھا تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائیٹی اسکندریہ نامی کا ایک ممبر تھا اور راقم خط مسیح کی سوسائیٹی کا ممبر تھا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ یہ خط اصلی ہے یا جعلی۔ کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کچھ اس عجیب و غریب خط میں لکھا گیا ہے وہ بالکل قرین قیاس ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جس پر اعتبار نہ ہو سکے کیونکہ جو کچھ بائیبل میں درج ہے اوس سے بیان برابر ٹکر کہاتا ہے اور کسی طرح مسیح کی تعلیم اور اثر کو کمزور نہیں کرتا۔

اس خط میں لکھا ہے کہ مسیح بچپن سے ہی ایسینی لوگوں کی برادرہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی وہ بھی ایک ایسینی شخص تھا۔ مسیح کے فرضی باپ یوسف کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادرہڈ کا ایک معمولی نو آموز ممبر تھا اور اس پر سوسائیٹی کے دیگر شرکا کی ہر وقت نگرانی رہتی تھی اور اس حفاظت و نگرانی میں مسیح کو پالا گیا تھا چھوٹی سی عمر میں ہی مسیح اور اون کے چچازاد بھائی یوحنا کو سوسائیٹی میں شریک کر لیا گیا تھا۔ ایسینی لوگ بڑے شریف ہوتے تھے اور انمیں تمام نیک صفات موجود ہوتی تھیں۔ وہ گوشہ نشین رہتے تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکھتے۔ چونکہ اس فرقہ میں ہی خفیہ اشارے اور علامات شناخت ہوتی تھیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن کا پیش خیمہ تھا زمانہ قدیم کے تمام فرقوں میں ایسینی فرقہ سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسیح کا اس فرقے سے تعلق تھا۔

بائیبل میں ایک بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح طفل نے فلسفیوں سے مباحثہ کیا تھا اوس وقت سے لیکر تیس سال کی عمر تک اس کا کچھ حال نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں رہا یہ دعوے سے کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ مسیح نے اپنے فرقے کے اصول و فلسفہ سیکھنے میں صرف کیا جس سے کہ وہ متعلق تھا اور آخر اس ہی فرقہ کا اوستاد بن گیا۔ خط زیر بحث کے آغاز میں مسیح کا حلیہ درج ہے۔ جو بحوالہ پبلی اس لین ٹیولس گورنر یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے مسیح پر حکم سزا صادر کیا تھا۔ پیشتر حاکم تھا اس میں لکھا ہے کہ:۔

ایک دراز قد اور شکیل جوان چہرہ پر ایسا رعب ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لب اور ناک کے نقشے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہ بہت لمبی نہ بہت چھوٹی اور بیچ سے جدا شدہ۔ آنکھیں نہایت خوفناک۔ سورج کی شعاعوں کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر یروشلم حیران ہے۔ گو کبھی ایک حرف نہیں پڑھا مگر سب علوم سے واقف ہے وہ صندل پیروں میں (اس قسم کی جوتی جس کو پشتو میں چپلی کہتے ہیں) پہنتا ہے اور سر ننگا رکھتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہیں لیکن اوس کے روبرو جب بات کرتے ہیں تو اوس سے ڈرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اس ملک میں نہ دیکھا گیا ہو نہ سنا۔ درحقیقت عبرانی لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ایسی تمیز کسی کو کہتے نہیں سنا اور جو تلقین مسیح کرتا ہے نہایت شاندار ہے بہت سے یہودی اس کو بزرگ جانتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے خلاف ہے۔

یہ سب قبول کرتے ہیں کہ آج تک کبھی کسی کو نہیں ستایا بلکہ سب کا بھلا چاہتا ہے جو اوس سے واقف ہیں اور اوس سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اس کی ملاقات سے بہت نفع اور تندرستی ملتی ہے۔

مذکورہ صدر رپورٹ گورنر لین ٹیولس نے شہنشاہ روم ٹیبریس کو جو اس وقت حکمران تھا سترہ سن جلوس میں کی تھی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور میں مسیح کے فتوے موت کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطوس نے صادر کیا تھا اسمین جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جن کی شہادت دانیال ربانی۔ یوحنا ربانی۔ رافیل ربانی اور کیپٹ شہری نے دی۔ آخر حکم میں یہ درج ہے کہ مسیح کو صلیب گاہ تک مصلوب کرنے کے لئے سٹرونیس دروازہ سے باہر لے جائیں۔ یہ حکم سزا تانبے کے پتھر پر عبرانی زبان میں کندہ تھا اور جب ۱۸۱۰ء میں جبکہ قدیم شہر اکیولا کھودا گیا تھا ملا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کمشنرون نے کیا تھا۔ اور پھر یہ اصل چارٹرم کے گرجا میں ایک لکڑی کے صندوق میں بند کر کے دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ خط ایسینی خط جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک یونانی فقرا کے رہنے کی قدیم عمارت میں ابی سینیا مرکنٹائل کمپنی کے ایک ممبر کو دستیاب ہوا تھا پھر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اسکو پڑہکر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے یہ پارچمنٹ (چمڑہ کا کاغذ) لکھا ہوا تھا۔ یہ مکان جس میں سے یہ خط ملا تھا۔ ایسینی لوگوں کا مکان تھا اور یہاں ان کی لائبریری تھی اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تھا۔

اس میں مسیح کا حلیہ اون کی تعلیم اور جو کچھ تکالیف صلیب پر ہوئیں سب مفصل درج ہیں یہ بھی صاف لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ دونوں چوروں کے اوپر ادہر لٹکائے گئے تھے مر گئے تھے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ہاتھوں میں میخیں ٹھونکی گئی تھیں۔ پیروں میں لگانے کا دستور نہ تھا۔

مسیح نے شراب اور مرہ جو کہ مجرم کو بے ہوش کر دینے کے لئے دیا جاتا کرتا تھا نہ پیا کیونکہ چکھ کر معلوم

لگایا تھا۔ کہ یہ دارو مُسکے بیہوشی ہے اور وہ بے ہوشی میں نا تھ چاہتا تھا۔

چونکہ مسیح اپنی صلیب اپنے کندھے پر خود مقام گلوری تک لے گیا تھا۔ اس لئے وہ پیشتر سے ہی بہت تھک گیا تھا اور جب اوس کو صلیب پر چڑھایا گیا تو جتنے عرصہ مین کسی شخص کو مرجانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی بیہوش ہوگیا۔

یوسف اور اس کے لاش لے جانے کی اجازت لی تھی اور سپاہیون نے اوس کو مردہ سمجھ کر اوس کی پیرون کی ہڈیان نہین توڑی تھین۔ بلکہ جب پہلو مین زخم لگایا گیا تھا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تھا بلکہ زخم سے پیلا اور خون نکلا تھا اور چونکہ السینی جانتا تھا کہ مردہ جسم سے گاڑھے خون کے دو چار قطرے نکلا کرتے ہیں وہ سمجھ گیا۔ کہ مسیح مرا نہین ہے۔ چنانچہ خط میں آگے لکھا ہے کہ:۔

"نکوڈیمس یوسف کو کہہ کر وہان لایا جہان مین کھڑا تھا۔ گھبرائے ہوئے لہجہ مین جلدی سے کہا پیارے دوست خوش ہو اور جلدی کام کرو مسیح مرا نہین ہے اس کو ضعف کے سبب غش ہوگیا ہے۔

اس کے بعد نکوڈیمس نے کپڑے کی بڑی بڑی پٹیون پر اور مرہم پھیلایا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا اور جس کا استعمال سوسائٹی والون کو معلوم تھا۔ یہ پٹیان مسیح کے بدن پر اس بہانے سے لپیٹ دین کہ ضیافت کے بعد لاش کو مصالحہ لگایا جائے گا۔ تب تک سڑنے نہ پائے علاوہ ازین جب یوسف اور نکوڈیمس اوس کے اوپر جھکے ہوئے تھے اون کے آنسو اون کے چہرہ پر گرے اور اون کی کنپٹیان گرم معلوم دین اس کے بعد جسم کو قبر مین رکھدیا جو یوسف کی ملکیت تھی۔

اس کے بعد تہ خانہ مین عود اور دیگر مفرح مسالہ جات کا دہوان دیا گیا اور لاش کو بے حس و حرکت چٹائی پر پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کردیا تاکہ وہ دہوان قبر مین بھر جائے۔

اس عرصہ مین کیافس کو شک ہوگیا (یہ ہائی پریسٹ تھا) اور اوس نے خفیہ جاسوس بھیجے مگر السینی بھی خوب خبردار تھے وہ بھی تاڑ گئے۔ چنانچہ خط مین لکھا ہے کہ:۔

ہمارے ممبرون مین سے بھی ایک شخص سوسائٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ پگڈنڈی سے گیا جو پہاڑون مین سے ہوکر جاتی ہے اور سوسائٹی والون کو معلوم تھی۔ جب ہائی پریسٹ کے سپاہیون نے پہاڑ پر سے آہستہ آہستہ ہمارے ممبر کو سفید کپڑے پہنے اترتے دیکھا جو صبح کی اندھیری کے سبب صاف نظر نہ آتا تھا تو یہ بزدل ڈر گئے اور سمجھا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا ہے۔ جب ہمارا بھائی (یعنے ممبر قبر کے قریب پہونچا جس کی اس کو حفاظت کرنی تھی۔ تو اوس نے ہدائیت کے بموجب اوس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹا دیا اور اسپر خود بیٹھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بھاگ گئے اور انہون نے شہر مین مشہور کردیا۔ کہ ہم کو فرشتے نے وہان سے بھگادیا اس وقت مسیح کی فرضی موت کو تین (۳) گھنٹے گذر چکے تھے اس کے بعد ممبر نے قبر کے اندر کچھ آواز سنی۔ تو وہ یہ سننے کیلئے کہ کیا معاملہ ہے اندر اترا۔ وہان اوس کو عجیب بو آئی۔ کہ جیسی زمین سے آگ نکلتے وقت آیا کرتی ہے۔

تب اس نوجوان نے دیکھا کہ جسم کے ہونٹ ہلتے ہین اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور سانس کی آہستہ آواز سنی۔ تب مسیح کا چہرہ زندون کا سا ہوگیا۔ اور اوس نے آنکھین کھولدین اور شاگرد کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا۔

نکوڈیمس جو تجربہ کار طبیب تھا اوس نے کہا کہ دوائیون کا دہوان مفید ہے اور مجھے معلوم تھا۔ کہ مسیح مرا نہین اوس نے یہ بھی کہا کہ جو خون زخمون سے نکلتا تھا اس سے بھی پایا جاتا تھا کہ ابھی جان باقی ہے۔

یہ باتین کرتے ہوئے ہم قبر کے پاس کھڑے ہوئے یوسف اور نکوڈیمس آگے گئے۔ قبر مین جاکر دیکھا تو شاگرد مسیح کو گود مین لئے بیٹھا تھا اور مسیح کا سر اس کے سینہ پر تھا۔ جب مسیح نے اپنے دوستون کو دیکھا تو خوشی سے اوس کی آنکھین چمکنے لگین اور رخسار پر سرخی آگئی وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرنے لگا کہ مین کہان ہون؟

اس کے بعد اس خط مین تمام وہ واقعات درج ہین جو انجیل مین مذکور ہین اوس کا اپنے شاگردون مین بھی اسی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل مین لکھا ہے۔

اس کے بعد یہ مناسب سمجھا گیا کہ وہ ان کی نظر سے غائب ہوجائے کیونکہ عبرانی لوگون کا یہ عقیدہ تھا کہ اولیاء کے پیغمبر معہ جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تھے۔ مگر السینی لوگون کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردون مین رہا۔ مگر جو صدمہ اس کی صحت کو صلیب پانے سے ہوا تھا۔ وہ اس سے جانبر نہ ہوسکا۔ اس چھوٹی سی کتاب کے شروع مین مسیح کی وہ تصویر جو کیٹاکومب کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ موجود ہے اور یہ تصویر سب سے پرانی خیال کی جاتی ہے۔

آخر کتاب مین السینی برادرہڈ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے کہ عبرانی لوگ اون کو کیسا جانتے تھے اس کی قیمت سو سینٹ ہے۔"

طوفان حیدرآباد

حضرت امیر المومنین نے احباب حیدرآباد کا حال احوال دریافت کرنے کے واسطے جناب ابو سعید عرب صاحب کو بالخصوص یہان سے روانہ کیا تھا۔ عرب صاحب کا جو خط وہان سے آیا ہے درج ذیل ہے

اہل حیدرآباد کا واقعہ بڑا رنجدہ ہے۔ چند جانین نہین بلکہ بقول بعض اہل حیدرآباد ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ جانین ضائع ہوئین اور یہ بیچارے کچھ کرنے ہی نہ پائے تھے۔ کہ غرق آب ہوگئے اور ہزارون مائین سوئی ہوئی تھین اور شیر خوار بچے انکی چھاتی کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے۔ کہ موسی ندی نے اون کو ایسا سلایا کہ کوئی اونکو جگانے والا نہ رہا۔ اس جانگداز واقعہ کے وقوع پر بہت سی ہمدردی کی تارون کو جنبش دیگئی اور وہان سے (تھینکس) شکریہ کا جواب دیا گیا۔ مگر ہمارے امیر المومنین نے نہ صرف جوابی تارون اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجھ کو حکم دیا کہ تو خود وہان جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکھ اور ہمین اطلاع دے۔ اگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے اُن کی اور اون کے بال بچون کی کفالت کرین گے۔ مینے بمبئی سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکھدیا تھا کہ مین آتا ہون اور مختلف خیالات آتے رہتے تھے۔ خیر جب مین حیدرآباد سٹیشن پر پہونچا۔ تو ایک صاحب مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہان جانا ہے۔ مین نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب کے۔ وہ کہنے لگے۔ چلئے۔ مین اون کے ساتھ ہوگیا معلوم ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اول ہائیکورٹ تھے جو مجھے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ خیر دوسرے دن اور بعض احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ اور لوگون کی حالت دریافت کی۔ سو الحمد للہ سب کو صحیح و سالم سوائے ننھے پایا۔ فالحمد للہ علے ذلک۔ اور یہ خاص خدا کا فضل تھا۔ کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ ان خطرناک مقامات

ست سلاجیت گلگتی ۔ یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جسکے اجزاء مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشہی طعام ۔ قاطع بلغم ورياح ۔ دافع بواسیر بادی وجذام واستسقاء وزردی رنگ وتنگی نفس ودق شیخوخیت دف وبلغم وخون وقاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلس البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ محیط میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر کوئی دوام کے ساتھ انسان کہائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے ۔ قیمت ایکتولہ کی ۱۵ ۔ ہے دو تولہ ۲ اور پانچ تولہ چار روپیہ ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

کتاب الصرف ۔ مصنفہ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جسمیں حضرت موصوف نے عربی زبان کے سیکھنے کے شائقین کیواسطے تمام ضروری مسائل صرفی ونحوی کو آسان اور مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ جمع کر دیا ہے ہر مسلمانکو چاہئیے کہ اس کتاب کو پڑھے اور بچوں کو پڑھائے تاکہ مقدس زبان عربی کی اشاعت میں امداد ہو ۔ قیمت ۲ر ۔ **الاستخلاف** شیعوں کے رد میں ۔ قرآن شریف سے استدلال کر کے جناب اکمل صاحب نے ایک لاجواب کتاب لکھی ہے کثرت سے خرید کر کے اہل تشیع کے درمیان تقسیم کرنی چاہئیے ۔ شاید خدا کسی کو ہدایت دے قیمت بہی تھوڑی ہے صرف ۳ر

قرآن کریم کی دعائیں ۔ قرآن شریف کی تمام دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے اکمل صاحب نے نظم میں ترجمہ کیا ہے دعامیں عربی عبارت بہی ساتھ ہے ۔ اکیلے بیٹھ کر پڑھنے کے لائق کتاب ہے جس سے دل خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے قیمت ۲ر ۔ **چشمہ مسیحی** ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود ۔ عیسائیوں کے رد میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر ان کے دجل کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دین عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب نہیں بلکہ دوسروں کے بنائے ہوئے ڈھکوسلے ہیں ۔ قیمت ۳ر ۔ **آئینہ صداقت** ۔ مولفہ راقم مشتہر ۔ اس کتاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے رسالت الٰہی کا بیان اور آپکی بے نظیر کامیابی پر مختصر دلائل لکھے گئے ہیں اور آپکی وفات پر جو مخالفین نے اعتراض کئے ہیں اونکے جواب دیے گئے ہیں اخیر میں آپکی تعلیم کا مختصر نمونہ درج ہے ۔ قیمت ۲ر

اعلان

نئے سال کی قیمت کے ایک حصّہ کی پیشگی کی وصولی کے واسطے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ اخبار بدر تمام دوستوں کی خدمت مین (جن کے اخبار مین یہ پرچہ ڈالا گیا ہے) بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اب کون کون اصحاب اس سال کے واسطے اخبار کی خریداری کو منظور فرماتے ہین اور اوسی کے مطابق تعداد اخبار کی آیندہ چھاپی جاوے جن صاحبون سے ایک حصہ قیمت وصول نہ ہوگی اون کے نام اخبار جاری رہ سکیگا۔ البتہ جو دوست دسمبر کے جلسہ مین قیمت اخبار دستی دینا چاہین۔ اونکی اطلاع اس امر کیواسطے اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین وصول ہو جائے گی۔ تو اون کے نام وی پی نہ کیا جاوے گا۔ یہ وی پی صرف ۲؎ کا ہوگا۔ جو اخبار بمعہ ضمیمہ کیواسطے نصف سال کی قیمت ہے اور جو صاحبان ضمیمہ تفسیر لینا چاہین اونکو صرف ۱۲؎ ادا کرنے سے سال بھر اخبار دیا جاوے گا لیکن جو صاحب چاہین کہ ابھی سے اونکو پورے سال کی قیمت کا مبلغ چار روپے (للعہ/) کا وی پی کیا جاوے۔ اون کی اطلاع بھی اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین پہونچ جائے گی۔ تو اوس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔ جو صاحب بروقت اطلاع نہ دین گے اور پھر وی پی واپس کردین گے وہ نقصان وی پی ۲؎ فی پرچہ کے ذمہ وار ہون گے۔

محمد صادق

مینجر

مین رہتے تھے۔ جہان پر سخت عذاب آلہی آیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اونکو بچالیا۔ ایک ملازم تک بہی اون کا ضائع نہین ہوا ہماری حیدر آبادی جماعت جس قدر اس فضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے۔

یہ ندی موسیٰ ایک معمولی نالہ ہے۔ جو سردیون مین ہی خشک ہو جایا کرتا تہا۔ جس طرح موسیٰ فرعونیون کے نزدیک انما کنت فینا ولیداً تھا۔ یہ نالہ جو موسیٰ کے ہمنام تہا ملاؤن حیدر آباد کے نزدیک محض ادمسن تہا۔ مگر جب اوس نے تدریجی ترقی کا رنگ اختیار کیا۔ تو بعض لوگون نے کہا کہ یہ عذاب آلہی کا رنگ ہو رہا ہے۔ وقت اور مہلت دیگئی ہے۔ اس سے فائدہ اوٹہاؤ اور نکلو چلو۔ مگر اس کے جواب مین یہ کہا گیا کہ ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ آخر جب اون کی چہتون پر پانی آگیا۔ جیسا کہ حکم آلہی تہا۔ لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم ربک۔ اور سننے مین آیا ہے۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ آسمان سے بھی پانی پڑتا تہا۔ ادہر موسیٰ نے اپنا جلال دکہایا۔ بس چشم زدن مین دہڑا دہڑ سنگین و پختہ مکانات گرنے لگے اور بے حساب مخلوق دب گئی۔ اور لاشین اس طرح بہی جاتی تھین۔ جس طرح پنجاب مین دریائے جہلم مین چھوٹی چھوٹی لکڑیان۔ اور سنا ہے کہ گورنمنٹ نظام کا ایک علی مدد نام بہی بہ گیا اور مر گیا۔ بعض عمارتون کے سنگین پتھرون کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنون کے بڑی دُور تک پانی بہائے گیا۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہین۔ کہ یہ عذاب آلہی تھا۔ مگر یہ کیون آیا۔ اس کی طرف خیال نہین کرتے۔ جب خدا کے مُرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگون کو کہا۔ کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ کیونکہ دنیا مین فسق و فجور بہت بڑہ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ اوسکی آواز پر کان دہرتے والنواقیہ کردیا اور بعض نے نہایت گندی گالیان دین اور بعض ناپاک فطرتون نے جو اون کے شہر مین بطور مہمان کے تہے اون پر پتھر برسائے۔ اور اسی حیدر آباد مین ایک راس المنکرین انوار اللہ نے کتاب لکہہ ماری۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر نہ رکہتی تہی بلکہ اکثر جگہ مدرسی کا سہ لیسی کی ہے۔ باقی آئندہ

محمد ابو سعید عربی از حیدر آباد

منکران حدیث جو اہل قرآن کہلاتے ہین توجہ فرماوین

خدا کی شان آجکل مسلمانون مین بہت سے مذہبی فرقے پیدا ہو گئے ہین۔ جو نسی نکسی بہاری عقائد کی غلطی مین مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بہٹک گئے ہین اور یہ ہونا ہی تہا۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ میری اُمت ۷۳ فرقے ہو جاوینگے اور ان مین ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا۔ سو ناجی فرقہ وہی ہے۔ جو سُنت نبوی پر قائم ہے۔ افراط تفریط کی راہون سے بچا ہُوا۔ اور عقائد شرکیہ سے پاک اور خالص توحید پر قائم ہے جو یہ اعتقاد نہین رکہتا۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات مین جو صرف باری تعالیٰ کا خاصہ ہین شریک باری ہے۔ مثلاً مارنا جلانا۔ روزی دینا۔ عالم الغیب ہونا اور بلا توسط کسی شے سمیع۔ بصیر۔ علیم وغیرہ ہونا۔ یہ سب صفات اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہین۔ وہ اپنی ذات۔ صفات افعال مین واحد لاشریک اور لیس کمثلہ شئی ہے۔ اور انبیاء مین وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہین کرتا جس سے باری تعالیٰ کے ساتھ اون کی شرکت لازم آوے۔ وہ یہ اعتقاد نہین رکہتا۔ کہ وحی نبوت کچھ چیز نہین صرف ملکہ طبیعت ہے اور دُعا کے اثر اور مہر ملک کے لئے اوس کی ضرورت کا قایل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو الآن کما کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہین رکھتا کہ اللہ تعالیٰ پہلے زمانون مین تو اپنے بندون سے کلام کرتا تہا۔ مگر اب ہمیشہ کے لئے اوس نے کلام کرنا چہوڑ دیا بلکہ اوس کا اعتقاد ہے کہ تا قیامت سلسلہ نبوت جاری رہیگا اور اون کو اپنی ہمکلامی کا اعزاز بخشتا رہیگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو نبی مبعوث ہو وہ تابعدار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہو کر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہین ملسکتا۔ وجہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے رسالت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم کر دئے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتب کر دیا۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تا قیامت رہیگا اور اوس کے منکر سب جہنمی ہون گے۔ منجملہ ان فرقون کے جو افراط تفریط مین پڑ کر صراط مستقیم سے دُور چلے گئے ایک فرقہ وہ ہے۔ جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکھتے ہین کہ اوس کا نام تک لینا پسند نہین کرتے بلکہ بعض تو یہان تک بے باکانہ کہدیتے ہین کہ حدیث نے اندہیر ڈال رکہا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جہگڑے برپا ہوتے۔ ان لوگون کی حالت پر بڑا رحم آتا ہے کہ ان کی عقلون کو کیا ہوگیا اور کیون وہ جادۂ اعتدال سے منحرف ہو کر ٹیڑہی راہ چل رہے ہین جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچھ نہین۔ اونکو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود مخدوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کر سکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اوس کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجہا جاوے۔ اور اوس کو ردی کی طرح پہینک دیا جاوے اور اوس کو بُرا کہا جاوے۔ افسوس ایسی سمجھ پر چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کرکے ایک بڑی مہلک غلطی مین پڑ گئے ہین۔ لہذا محض ان کی ہمدردی کیوجہ سے اون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے۔ کہ احادیث کے بارہ مین مفصلہ ذیل مضامین ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست۔ ستمبر و اکتوبر مین شائع ہو چکے ہین۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادۃ جمع حدیث۔ براہ مہربانی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کر کے مطالعہ فرماوین۔ اُمید کہ ان کی غلطی اون پر انشاء اللہ منکشف ہو جائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مہلک غلطی سے بچ جاوینگے۔ اور اگر بغور دیکھنے کے بعد بہی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجھین تو پھر اون پر لازم ہوگا۔ کہ دلائل شافی کے ساتھ ان مضامین کی تردید کرین اور اوس کو شائع کرین۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے۔ اور اگر وہ تردید نہ کرسکین۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کرسکین گے۔ تو پہر اللہ تعالےٰ سے ڈر کر خود روی سے باز آوین اور اپنے عقیدہ سے بازد توبہ کرین تاکہ خود بہی انجام بد سے بچین۔ اور اون لوگون کو بہی بچائین جن کو وہ موقع پاکر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ احمدی از گجرات

قصیده

بمناقب اعلیحضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا میرزا غلام احمد

(علیه الصلوٰة والسلام)

(از قاضی محمد یوسف احمدی پشاور)

سیدی میرزا غلام احمد امیر المومنین
آدم و نوح و خلیل و یوسف و موسی گزین
گوتم و رام و کرشن و عیسی بل ز عیسی خوب تر
اصدق از صدیق اکبر اعدل از عادل عمر
کاسر صلیب صلیبیا ناسخ دین مسیح
ماحی شرک و بدعت و حامی دین خدا
داعی حق بر زمین و تاثیر قرآن پاک
عارف اسرار عرفان عالم علم الهدی
منبع انوار فرقان مصدر عرفان حق
مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
شمس گردون هدی و بدر چرخ معرفت
اوفتاده بد از حقیقت دور جمله اهل دین
لیک زیشان بود بدتر حالت اسلامیان
اهل ملک و مال در شغل اباحت منهمک
عالمان مصروف باهم در فساد از جوش نفس
جاهلان غافل ز راه دین و در دنیا اسیر
عامیان مرهون در شرک و توهم روز و شب
در لباس گوسفندان گرگ هر یک جبه پوش
آه! یا رب خیر امت بدترین خلق شد
دین بهر فت از دست شان دنیای دون نامد بدست
دین احمد را چو دیدند اهل باطل بیکسی
حمله آوردند اعدا بیکسی را دفع نماند
هر طرف شد کفر جوشان همچو افواج یزید
بحر اضلال و جهالت در جهان شد موجزن
آمد آن فتنه که سازد کشتی اسلام را
این بر وقت ضرورت رحم حق شد مقتضی
پس ز احسان و عنایتهای آن دادار پاک
بود هجری یکهزار و دو صد و پنجاه و یک ۱۲۵۱
شمس چرخ معرفت شد طالع از هندوستان
از فیوض مقدمش شد قادیان دار الامان

مظهر رب الجلال و شان ختم المرسلین
زردهشت و دانیال و ایلیا گردون نشین
احمد آخر زمان مهدی بروز المرسلین
در حیا بهتر ز عثمان از علی اشجع ترین
قاتل دجال اعور کوست شیطان لعین
بانی پیغام صلح و تارک رسمات دین
ناصر دین محمد رحمة للعالمین
مستند وحی الهی مهبط روح الامین
آیة الله بر سما و حجة الله بر زمین
مظهر احسان عام و مرجع عین الیقین
نائب دین محمد در گروه آخرین
آریه شد یا که ترسا گبر و هندو و صابئین
چون یهودان گشته غافل از ره دین متین
ساغر و مینا بدست و در بغل یار حسین
زاهدان از حرص دنیا مبتلا در بغض و کین
عابدان گشتند در تحصیل زر اندوهگین
سیدان خندان نشسته با بتان نازنین
جلوتش با هو و یا حق خلوتش با مه جبین
هر کجا از فسق و عصیان حلقه ایشان نگین
شامت اعمال شان آورد ایامی چنین
بهر تخریبش برآوردند سرها از کمین
آن چنان در دو عالم گشت قحط المسلمین
دین حق بی یار و یاور همچو زین العابدین
کشتی اسلام شد در ورطهٔ طغیان رهین
غرق گرداب فنا و اهل کشتی ته نشین
تا فرستد نوح ثانی بهر قوم هالکین
شد تولد عیسی موعود امام آخرین
چون بروز خیر امت شد پی اصلاح دین
پرتو نورش رسید از مصر تا جاپان و چین
شد رها از مکر شیطان هر که شد انجا مکین

از طفولیت تا چهل شد روز در تحصیل علم
این همه فکر دین احمد مغز خاطرش را گداخت
آخر از گریه و مناجات و تضرع کردنش
شد چراغ دین فروزانش در سن چهل بلوغ ۱۲۹۰
کشتی اسلام را چون دید طوفان جهل
از پی امداد کشتی اهل کشتی چون سگان
قوم تکذیبش نمودند از پی تائید او
قحط و طاعون و زلزل جنگ اقوام و وبا
بهر تصدیقش سیه شد قرص خورشید و قمر
از پی تکذیب عیسی هر جهودی مکر کرد
ایذ رسانی گرکشان [illegible] از اعدا کشی
لیکهرام و جبونی [illegible] وردولی نگیت
هر که آمد در مقابل شد دچارش عاقبت
مجلس از ادیان عالم منعقد شد بهر حق
اهل دین محمد مجلس را چو در شد
آسیا گشته نه تنها روشن از انوار حق
شمس توحید الهی بدر دین مصطفیٰ
هیچ قوم بیخبر هرگز نماند از نور حق
آفتاب دین حق شد باز بر اوج کمال
اولین تصنیف را شد سال طبعش یا غفور ۱۲۹۷
دین حق را آنچنان آراست از حسن بیان
زان همه باشد یکی عبد اللطیف پاک او
فخر امت شد خطابش زانکه باصدق و صفا
کامیاب او تا به این حد شد چو در ابلاغ حق
تخم ایمان کاشت اندر سینهٔ اهل صفا
امر تبلیغ هدی کامل بسی و پنج شد
خدمت او شد تمام و وحی حق آمد فرود
بود در سن چهل چون گشت مبعوث از خدا
ناگهان شد دورهٔ اسهال مزمن موجزن
پس مثیل ابن مریم واصل محبوب شد
شور و شر بر فلک اهل زمین گفتند
حق از او راضی شد و از امر حق مغفور شد
قادیان دار الامان شد مدفن پاکیزه اش ۱۳۲۶
قادر انا نزل بقره قدرت ثانی خویش
تا شود دین محمد سایه افگن بر جهان
یا اله العالمین بیخ جفیفه [illegible] بر آر

شب بشب بیداری و عجز و دعا سر بر زمین
کثرت اعدای ملت قلت انصار دین
منعطف شد بر جهان الطاف خیر الراحمین
در زمان [illegible] رسیدش وحی رب العالمین
نوح حق شد نا خدا بهر نجات راکبین
در قفایش اوفتادند تا کنند او را ز کین
چرخ باد پرستان الوقت میگوید زمین
از پی انذار آمد بر گروه حاسدین
در رمضان عاشی به سر چرخ برین ۱۳۱۱
کرد حق غالب شد و مغلوب جمله منکرین
خود بدید [illegible] شد انجام هر مرد مهین
سومرام قادیانی [illegible] زین العابدین
عبرة للناظرین و آیة للسائلین
نور حق از دست [illegible] گشته بر آن جمع مبین
نعره ها آمد زهر سو مرحبا صد آفرین
بلکه هر یک و یورپ شد ز فیضش خوشه چین
نور افشان شد به عالم کو شد تاریک بین
قاصد تبلیغ [illegible] شد سوی عالم میگزین
گمرهان را چشم روشن شد به آیات مبین
از پی تائید حق شد [illegible] بر منکرین
کز همه ادیان [illegible] گروه مومنین
کز پی تصدیق او جان داد با صدق و یقین
سر فدای حق نمود و شد بجنت جاگزین
باز آورد از ثریا نور ایمان بر زمین
باغبان دین حق مهدی امام المتقین
روشن از انوار حق شد چشم هر باریک بین
رحلت است [illegible] باز رحلت وقت مرگ آمد قرین
در سن هفتاد و پنجش آمد انفاس پسین
شب درین بگذشت و آمد روز دیگر بعد ازین
بود صبح بست و چارم از ربیع آخرین
۱۳ ۲۶ مهدی اسلام شد وارد بفردوس برین
باب رحمت وا شد و بر صدر لسطی جاگزین
سید ما نور دین شد بعد او مسند نشین
در غلامان مسیح و خادمان نور دین
باز تا بینیم آن فرخنده ایام و سنین
آنکه در شان امام دین حق شد نکته چین

بد سیر کن دشمنان را سرخ رو انصار حق
خرم و فرخنده رو این قلب محزون حزین

عام اخبار

آسٹریا نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ جب تک بائیکاٹ موقوف نہ ہوگی۔ کوئی مزید گفتگو نہ ہوگی۔

پوپ روم کو زکام ہوگیا ہے۔ ملاقاتیں بند ہیں۔ مگر ہز ہولی نس کی صحت کے متعلق زیادہ خطرہ نہیں ہے۔

شاہ ایران نے تین سو کاسک اور ۲ توپیں۔ جو کرنل لیاکوف کے ماتحت تبریز بھیجی ہیں اون کی نسبت یہ افواہ متواتر مشہور ہے۔ کہ کاسکان مذکورہ انقلاب پسندوں سے جا ملے۔ غالباً یہ توپیں بھی ہمراہ لیگئے ہوں گے۔ شاہ کا نیا تیر آخری وار بھی خالی گیا۔ معلوم نہیں کہ حقوق و مطالبات رعایا کی مخالفت میں یہ نادانی کب تک چلی جائیگی۔

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

برٹش قنصل شیراز نے ہندوستان کے زائرین مشہد مقدس کی اطلاع کے لئے لکھا ہے۔ کہ آجکل یہاں سڑکیں سخت خطرناک ہو رہی ہیں اور بہت سے قافلے والے لوٹے گئے ہیں۔ اس لئے ہندوستانی سردست اس طرف کا قصد نہ کریں۔

سربرآوردہ مسلمانان مدراس کے گشتی مراسلہ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے مختلف حصوں میں اسلامی پولیٹیکل ایسوسی ایشنیں قائم ہو رہی ہیں۔

سیلاب زدگان حیدرآباد کے امدادی فنڈ کی مقدار ۱۱۴۷۵۱۵ روپے تک پہونچ گئی ہے۔ راجہ صاحب راج گڑھ (وسط ہند) نے بھی اس میں ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

ترکوں کی پارلیمنٹ میں ممبروں کی کل تعداد ۲۸۰ ہوگی منجملہ اون کے ۲۲۹ ممبر منتخب ہو چکے ہیں امید ہے کہ ماہ رواں کے آخر میں پارلیمنٹ کھل جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اخبارات کو مطلع کیا ہے کہ ضابطہ جیل کا قاعدہ نمبر ۲۰۴ منسوخ کیا گیا ہے اور بجائے اس کے ذیل کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

مجرم کی نعش ایک گھنٹہ تک پھانسی پر لٹکائی جائیگی اور جب تک میڈیکل آفیسر تصدیق نہ کرے کہ جان نکل گئی ہے نہیں اوتاری جاوے گی۔

بعد ازاں نعش یا تو مجرم کے دوستوں کو دیجاویگی یا اوس کے مذہب اور ذات کی رسم کے موافق دفن کی جائیگی یا جلا دیجاوے گی۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کی رائے میں یہ اندیشہ ہو کہ ملزم کی نعش کو جلوس کے ساتھ نکالا جائے گا۔ یا نامناسب سلوک کیا جاویگا۔ تو مجرم کے دوستوں یا رشتہ داروں کو نعش نہیں دی جاویگی۔ پوسٹ مارٹم کیا جاویگا۔ پھانسی کا وارنٹ جج کے پاس واپس بھیجا جائیگا جس نے جاری کیا تھا۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ یہ اندراج کریگا۔ کہ حکم کی تعمیل ہوگئی ہے۔

حضور وائسرائے نے لکھنؤ میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب میں صوبجات متحدہ کے قحط پر اظہار تاسف کیا۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے انتظام کی تعریف کی۔ اور صوبجات متحدہ میں حرفتی و صنعتی تعلیم کی ترقی پر اظہار خوشنودی کیا۔ تعلقداران اودھ کے ایڈریس کے جواب میں ہز اکسلنسی نے کہا کہ میں خود زمیندار ہوں اور جانتا ہوں کہ کسی بے جا قانون سے زمیندار و کاشتکار کے مابین کس قدر پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آپ یقین رکھیں۔ کہ میں قانون ۱۸۶۹ء کی خرابیوں کو جن کا آپ نے اپنے ایڈریس میں ذکر کیا ہے دور کرنے کے لئے ضرور سعی کروں گا۔ اس کے بعد برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر کیا۔ تعلقداران اودھ کی خیرخواہی کا اعتراف کیا۔ کہ اونہوں نے مغویانہ خیالات کی بیخکنی کی کامل کوشش کی ہے۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالحفیظ جدید سلطان مراکو بڑے عالم فاضل ہیں۔ چنانچہ حال میں اونہوں نے عربی نحو کی مشہور کتاب (مغنی اللبیب) کو نہایت عمدگی سے نظم عربی کے قالب میں ڈھالا ہے۔ کتاب مصر میں چھپ گئی ہے۔ اور کئی نامور علماء نے اس کی منظوم کتاب کی شرحیں لکھی ہیں۔

سلطان بلغاریہ۔ پرنس فرڈننڈ والی بلغاریہ نے حال میں ایک بلغاری مسلمان مفتی سے ملاقات کرکے اسے یقین دلایا۔ کہ میں اپنی مسلمان رعایا کی آزادی کو نہ صرف بحال رکھونگا۔ بلکہ اسے ترقی دونگا۔ اور تکمیل کو پہونچاونگا۔ اثنائے ملاقات میں پرنس نے مفتی مذکور کے ہاتھ تین مرتبہ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔

نامہ نگار اخبار لندن خبر دیتا ہے کہ تمام عثمانی قلمرو میں آسٹریا کے اسباب کی بائیکاٹ کی تحریک سے آسٹریا میں ہل چل مچ گئی ہے اور بلاد عثمانیہ میں آسٹریا کے تاجر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں اور ترک

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسماۃ عائشہ شادیوال گجرات	مستری بڈھا۔ ضلع سیالکوٹ
مسماۃ خدیجہ " "	مستری سائیں لدھا " "
مستری عبدالرحمن سیالکوٹ	مستری عزیز " "
مستری عبدالواحد " "	محمد عبدالعزیز نمبر ۹۴ الف سنجرا
منشی مطیع فیض ریاست خیرپور	شرٹ کولمبو ملک سیلون
منشی مردان علی خان منصوری	جھنڈو ر۔ موضع چھور
ابراہیم۔ شادیوال خورد گجرات	شیر محمد خان۔ بھوراں ہریالہ
جان محمد " " "	مسمات عصمت بی بی اورجمہ شاہ پور
مسمات مغلانی " " "	میاں اسمٰعیل۔ رعیت۔ امرتسر
اللہ دتا۔ دہاروال گجرات	عبدالمجید مدرس۔ مین پوری
حسن محمد صاحب گجرانوالہ	اہلیہ ثانی محمد اسمٰعیل جلال پور شاہ پور
شاہان چیچانہ منجن آباد بہاولپور	سید حبیب الرحمن داؤد پور پٹنہ
نذیر " " "	سید محمود عالم۔ موضع لدھا
محمد " " "	ضلع گیا
مہان " " "	اہلیہ مولوی سید عبدالوہاب
قادر بخش " " "	ہریال ضلع بلہاری
الہ بخش صاحب موسیٰ الہ دسکہ	حسام الدین " " "
نانک " " "	قاضی شیخ نظام الدین " " "
اللہ دین " " "	نور محمد چک نمبر ۳ حیدرآباد
عبدالصمد " " "	محمد حیات پنڈا نوالہ۔ گجرات
خواجہ بشیرالدین حیدرآباد سندھ	غلام حسین " " "
راجولی۔ بشارت جہلم	رحمت " " "
منصور خان۔ وڈا	فضل الدین " " "
نور حسن۔ موضع مردان ضلع منٹگمری	کیھڑا خان بجیو وال تحصیل پونچھ کشمیر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نسخہ شاہی کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا خالص روپیہ فی تولہ دوم ہے۔ سرمہ قسم اول عہ۔ قسم ثانی ۸۔ قسم سوم عہ۔ اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ بھی موجود ہے

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان گورداسپور

رسید زر

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حمزہ اللہ صاحب ۷۵ عا | محمد فضل صاحب ۱۰۳۵ ع
عبداللہ خان صاحب ۸۸۲ عا | عمرالدین صاحب ۹۶۴ ع
نبی بخش صاحب ۵۷۰ للعہ | خدابخش صاحب ۹۲۷ ع
امیراللہ صاحب ۱۹۱۳ ع | محمد عبداللہ صاحب ۱۲۵۳ عا
ہاشم علی صاحب ۹۴۰ للعہ | الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۸ ع
میاں منگو ۲۱۰ ے | محمد علی صاحب ۴۰۴ ے
سرفراز خان ۱۹۵۴ ع | مولوی غلام رسول ۱۴۳۲ للعہ
عبدالحمید ۱۸۲۵ عہ | غلام حیدر صاحب للعہ
حافظ عبدالرحیم صاحب ۱۳۵۶ عہ

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

داد بخش صاحب ۱۸۵۹ ع | میر عابد علی صاحب ۱۷۵ للعہ
نظام الدین صاحب ۱۷۸۷ ے | غلام شاہ صاحب ۱۲۲۰ عہ
عبدالرحمن صاحب ۱۲۹۶ عہ | احمد علی صاحب ۱۲۲۶ ع
محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ ع | شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ عا
محمد اکبر صاحب ۱۷۴ ع | اللہ دتا صاحب ۱۷۹۴ ع
نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ ع | نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ع
سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۰۰ ع | محمد حیات صاحب ۱۵۳۹ ع
عنوان الدین صاحب ۱۶۷۴ ع | محمد یوسف صاحب ۷۱۹ عہ
مستری دین محمد صاحب ۸۵۲ عہ | سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ عہ

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبدالرحمن صاحب ۱۴۸۷ ع | محمد دین و عمر دین ۶۴۵ ع
محمد سعید الدین صاحب ۹۶۸ ع | محمد سعید صاحب ۶۰۲ للعہ
غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ | کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۵۰۴ عہ | سید یوسف صاحب ۱۱۷ ع

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ محمد صاحب ۳۴ ع | خلیل الرحمن صاحب ۱۲۳۶ للعہ
جیا غدین صاحب ۱۷۳۷ عہ | چودہری عبدالمنان ۶۰۳ للعہ
حیات محمد صاحب ۲۶۴ للعہ | قطب الدین صاحب ۲۰۳۷ عہ
امام علی صاحب ۲۴۳۳ عا | حسین بخش صاحب ۵۲۴ ع
سید محمد صاحب ۱۷۳۸ ع | سراج الدین صاحب ۱۰۶۴ ع
علی احمد صاحب ۱۲۶۴ ع | سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ ع
محمد علی صاحب ۱۲۵۴ ع | عبدالرحمن صاحب ۱۶۵ ع
محمد دین صاحب ۱۰ عہ | قاضی الٰہی بخش صاحب ۴ر

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ ع | غلام محمد صاحب ۹۴۵ عہ
قاسم علی صاحب ۱۷۹۶ عہ | عبداللہ بیگ صاحب ۱۰۴۱ ۸ر

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۶۹۸ عہ | غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ عہ
نواب علی صاحب ۱۸۵۲ عہ | عبدالحکیم صاحب ۸۹۰ ع
میاں عبداللہ صاحب ۱۳۳۷ عہ

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۱۰۱۴ ع | محمد جان صاحب ۱۳۴۸ ع
عمرالدین صاحب ۱۳۶۸ ع | بشارت علی خان ۱۴۶ ع

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

راولپنڈی عہ | عبداللہ صاحب ۱۹۹۳ ے
سلطان خان صاحب ۷۷ للعہ | شمس الدین ۱۹۵۹ للعہ
محمد اسماعیل صاحب ۸۲۹ ع | ناظم حسین صاحب ۱۱۶۰ ع
سید عبدالستار صاحب ۹۳۱ ع | فضل الرحمن صاحب ع
نظام دین صاحب ۱۳۶۸ عہ

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

اللہ دتا صاحب ۱۹۵۲ عہ | فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ عہ
غلام رسول صاحب ۱۸۹۰ للعہ | زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ع
پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ عہ

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

سید محمد مسعود صاحب ۱۰۸۶ عہ | میاں عبدالحی صاحب ۱۸۰۱ ع
غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ

مورخہ ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۹ ع | حاجی محمد صوفی ۲۰۱۱ ے
نور علی صاحب ۱۶۶۵ عہ | عبدالحق صاحب ۱۳۵۴ ع
عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ ع

مورخہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

چراغ الدین صاحب ۲۱۶ ع | ڈاکٹر ممتاز علی صاحب عہ
محمد یوسف پشاوری ۱۷۰۰ ے | ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۳ ع

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

معراج الدین صاحب ۷۷۵ ے | شیخ امیر اللہ صاحب ۵۳۴ للعہ
احمد حسن صاحب ۵۸۰ عہ

مورخہ ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ شیر محمد صاحب ۱۱۳۰ عہ | عبداللہ صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

حیدر علی صاحب ۱۲۸۸ ۱۲ر | محمد حسین ۱۳۹۶ للعہ

مورخہ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام دستگیر صاحب ۱۱۰ للعہ | خیرالدین صاحب ۱۴۷۸ عا
عظیم اللہ صاحب ۱۸۳۷ ع | گلاب الدین صاحب ۵۰۲۵ ر

مورخہ ۴ - ۵ - ۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء

کریم بخش صاحب ۲۰۹۱ للعہ | فیض احمد ۱۲۹ ۱۲ر
سید جلال صاحب ۷۲ ع | عبدالعزیز صاحب ۱۱۵۲ ۸ر
عبدالحمید صاحب عہ | کمال الدین صاحب ۱۰۹ ے
آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ

مورخہ ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

شاہزادہ عبدالجبار صاحب ۱۲۱۳ عا | محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ ے
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ للعہ | حکیم نور محمد صاحب ۱۴ عہ
اللہ داد صاحب ۱۷۵ ع | تاج محمود صاحب ۳۷۸ عہ
محمد یار صاحب ۱۱۴۲ عہ | محمد یوسف صاحب ۷۱۹ ۸ر
نبی بخش صاحب ۹۱۳ عہ | عمرالدین صاحب ۹۱۰ عہ
حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ | فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ عہ
سید نادر علی صاحب ۱۲۵۰ للعہ | چاند خان صاحب ۵۷۹ عہ
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ ے | محمد دین صاحب ۲۰۹۵ ع

مورخہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام مصطفٰے صاحب ۸۹۲ عا | عبدالرحیم صاحب ۱۰۰۸ للعہ
اللہ دتا صاحب ۶۰۷ ع | عطا محمد صاحب ۱۳۹۷ ع
چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع | نورالدین صاحب ۵۸۹ ع
اللہ بخش صاحب ۷۲۴ للعہ | شمس الدین صاحب ۲۰۹۲ ع
سردار خان صاحب ۱۱۷ ع | نورالحسن صاحب ۷۰۸ ع
نصرت اللہ خان صاحب ۱۲۱۷ عا | سید حیات علی صاحب ۱۹۲ ع
محمد اکرم بیگ صاحب ۹۳۲ للعہ | حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ع
محمد اردڑا صاحب ۴۴۰ عہ | رسول بخش صاحب ۲۰۲۲ عہ
خیرالدین صاحب ۷۴۳ عہ | نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عہ
سردار محمد محبوب خان ۹۳۶ ے | ضیاء الحق صاحب ۱۸۱۲ للعہ
فتح محمد صاحب ۷۸۵ ع | غلام محمد صاحب ۱۲۲۱ ع

مورخہ ۱۷ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

الطاف حسین صاحب ۱۲۰۳ ع | فضل حق صاحب ۲۰۴ عہ
غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ | محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ
میاں غلام رسول ۶۲۶ ع | ملک محمد صاحب ۸۵۸ ع
محمد صدیق صاحب ۸۳۸ ے | مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۷۹۸ عا
شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ عہ | بابو محمد دین صاحب ۶۲ عہ
محمد سعید صاحب ۲۰۹۶ للعہ | نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ ے
خلیفہ محمد عبداللہ صاحب ۵۵ ع | محمد عمر صاحب ۱۵۰ ع
محمد عبداللہ صاحب ۱۵۲۵ للعہ | نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ع
کرم الٰہی صاحب ۱۴۳۵ ے | اللہ بخش صاحب ۱۰۶۵ ے
تاج شاہ صاحب ۱۷۸۱ ے | لعل محمد صاحب ۱۶۵۸ ع
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۳۰ ع | غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ ع
معراج الدین صاحب ۱۴۹۹ ع | پیر محمد صاحب ۱۵۸۵ عہ
غلام رسول صاحب ۱۴۰ ۱۲ عہ

(بدر پریس قادیان دارالامان)

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ | مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ اگہن سمت ۱۹۶۵ | نمبر ۴

سارے جہاں کا اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکرآن مستحق لعنت است
معجزات ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ؏ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں دی جاوے گی الگ رسید نہ دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں انکو بہر حال رسید لینی چاہیئے۔ اگر دو ہفتہ تک رسید اخبار میں نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی مسعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوت میں

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر اخبار چھپ کر شائع کیا گیا) کاتب محمد حسین عفی اللہ عنہ

۱۰ دسمبر کا بدر وی پی نہ ہوگا

پہلے احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ ۱۰ دسمبر کا پرچہ

اخبار بدر خریداروں کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا تاکہ نئے سال کی قیمت اخبار [illegible] وصول ہو کر معلوم ہو جائے کہ کون دوست سال آئندہ کیواسطے خریدار رہنا چاہتے ہیں اور [illegible] کے مطابق پرچہ جاری کیا جایا کرے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت اخبار ادا کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے سے اطلاع کر دیں تاکہ یہ پرچہ ان کی خدمت میں وی پی نہ کیا جاوے۔ لیکن اب بوجوہات چند اس پرچہ کا وی پی کرنا ملتوی کیا گیا ہے جن میں سے

اوّل۔ وجہ یہ ہے کہ اخبار الحکم کو بھی ۱۰ تاریخ کو ہی وی پی ہونا اعلان کیا گیا ہے اور چونکہ بہت سے احباب دونوں اخباروں کے خریدار ہیں ان پر زیادہ بوجھ پڑ جائیگا آگے جلسہ کے اخراجات کے واسطے بھی احباب کو روپیہ کا ہونا ضروری ہوگا۔

دوم۔ یہ کہ جس کثرت سے احباب جلسہ پر قیمت ادا کیا کرتے ہیں ان سب کی طرف سے اطلاعی کارڈ پہنچ آنے ممکن ہے کہ ان کو خط لکھنے کی فرصت نہ ہوئی ہو اس واسطے جلسہ کے بعد ہی ۳۱ دسمبر کا پرچہ وی پی کرنا زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

بعض اور وجوہات ہیں جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے اور اگرچہ اس میں ہمیں انتظامی معاملات میں ایک دقت اٹھانی پڑے گی تاہم احباب کی خاطر اسی کو پسند کیا گیا ہے کہ ۳۱ دسمبر کا پرچہ وی پی کیا جاوے اس سے پہلے کا نہ کیا جاوے۔

اخبار کی قیمت کم کر دی گئی ہے

یہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے کہ آئندہ سال کے لئے اخبار کی قیمت عہ سالانہ کر دی گئی ہے تاکہ جماعت کے امیر و غریب یکساں خرید سکیں۔ امید ہے ہمارے احباب خریدار پیدا کرنے میں غیر معمولی جوش دکھائیں گے۔ اور صاحب استطاعت حسب معمول وہی سالانہ چندہ دیں گے جو آگے دیا کرتے ہیں تاکہ جماعت کے غریب افراد کے لئے عہ سالانہ قیمت رہے۔ جو صاحب تفسیر کا ضمیمہ بھی خریدنا چاہیں۔ (جو ہر ہفتہ اخبار کے ساتھ شائع ہوگا) انہیں للعہ سالانہ قیمت دینا ہوگی۔ اور اس امر کی اطلاع ہر خریدار کی طرف سے ۳۱ دسمبر تک پہنچ جانی چاہیئے کہ وہ صرف بدر خریدنا

چاہتا ہے یا اس کے ساتھ ضمیمہ بھی۔ ورنہ جس صاحب کی طرف سے اطلاع نہ آوے گی۔ وہ اخبار معہ ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائیں گے۔ اور ان کو چار روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی

پرانے مستقل خریداران کیواسطے رعایتی [illegible] ضمیمہ

ہمارا عزیز [illegible] کے نام بھی اخبار جاری رکھا جاوے۔ مگر

حضرت امیر المومنین اور بعض دیگر دوستوں کے مشورہ سے [illegible] قرار پایا ہے کہ جو صاحب ہر سال باقاعدہ قیمت ادا [illegible] بار ہ سال [illegible] ہیں وہ [illegible] کے نام کی [illegible] نہیں اور ان سے [illegible] قاعدہ کی اس سختی سے تعمیل نہ کرائی جا[illegible] تمام قیمت ابتدا سال میں ہی بھیج دیں [illegible] [illegible] ارادہ کریں کہ [illegible] ان کے نام وی پی نہ کیا جاوے اور باقی کے [illegible] کریں تاکہ اس موقع پر زیادہ دقت کا [illegible]

دوسرے [illegible] وی پی واپس کر دیے [illegible] بند کر دیا گیا تھا۔ [illegible] نام [illegible] جائیگا۔ [illegible] [illegible]

اخبار دار الامان

اہل بیت حضرت مسیح موعود اور حضرت امیر المومنین بخیر و عافیت ہیں۔

اکمل صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان میں اپنے کام پر دوبارہ میں آگئے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں نئے سال کی پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔ جیسا کہ ہر سال ہوتا ہے سال کے اختتام پر بعض طلبا گھروں کو چلے جایا کرتے ہیں اور کچھ نئے آتے ہیں۔ اب بھی ایسا ہو رہا ہے۔ جماعت کے معزز دوستوں کی توجہ اس طرف بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ بورڈنگ کا انتظام آج کل ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے سپرد ہے۔ جو نہایت توجہ سے رات دن اپنے فرائض منصبی کی ادائگی میں دلچسپی سے مصروف رہتے ہیں۔

دردناک واقعہ

حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی زوجہ محترمہ فاطمہ

۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ کی شب کے آخری حصہ میں اس دار فانی کو چھوڑ گئیں۔ مرحومہ کی عمر بوقت وفات قریب چوبیس سال تھی اور شادی ہوئے قریب آٹھ سال گذرے تھے اس عرصہ میں جس بردباری اور غمگساری اور محبت کے ساتھ وہ اپنے خاوند کے رنج و راحت میں شریک [illegible] اور جس [illegible] اور [illegible] سے [illegible] حضرت مولوی صاحب [illegible] [illegible] [illegible] کے ایام [illegible] کی [illegible] [illegible] تحقیقات میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اول ہی وصیت کر دی تھی۔ اور ایک [illegible] کی وصیت کی تھی جس کے مطابق وہ آخر مقبرہ بہشتی میں ہفتہ کے دن بعد دوپہر دفن کی گئی۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا۔ مرحومہ کو مساکین اور غربا کی امداد کا خاص شوق رہتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور اس کو [illegible] ایک چھوٹی لڑکی رقیہ نام عمر دو سال اس کی یادگار باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت اور سلامتی اور نیکی کے [illegible] عطا فرماوے اور حضرت مولوی محمد علی صاحب کو اور مرحومہ کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا کرے۔ مرحومہ کا جنازہ ریل پر بٹالہ تک اور قادیان تک لاہور سے [illegible] احباب لائے تھے۔ نماز جنازہ یہاں جماعت احمدیہ نے بامامت حضرت امیر علیہ السلام باغ میں ادا کی۔ جنازہ کے ساتھ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب اور بعض دیگر دوست تشریف لائے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں اور اس کی مغفرت کے واسطے دعا کریں۔

جماعتہا بیرونی

برادر فضل احمد صاحب انبالہ سے اطلاع فرماتے ہیں کہ بتحریک شیخ محمد یوسف صاحب جماعت انبالہ نے بھی جلسہ پر مبلغ [illegible] ارسال کرنا مقرر فرمایا

احمدی لوہاران

مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ جمیع لوہاران و ترکھانان و معماران احمدیہ کو اطلاع ہو۔ کہ بعض ضروری قومی امور میں مشورہ کیواسطے ۲۶ دسمبر کو قادیان میں ایک جلسہ کیا جاویگا جس میں [illegible]

کلام امیر المومنین

۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۸ء - فرمایا - مین نے قرآن شریف مین تدبر کیا ہے اور ایسی آیات کو جمع کیا ہے - جن مین زراعت یا تجارت کا ذکر ہو - ہر دو کو بالمقابل دیکھنے سے مجھہ پر ثابت ہوا ہے - کہ قرآن شریف نے تجارت کے پیشہ کو زراعت پر ترجیح دی ہے -

تکالیف کا باعث کیا ہوتا ہے

ایک عورت نے اپنے خاوند سے تکالیف کی شکایت لکھی - حضرت نے اس کو جواب مین لکھا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - . . . . اب مین تم کو قرآن شریف کی بات سناتا ہون اور وہ یہ ہے -

کذالک نولی بعض الظالمین بعضا

اس کا ترجمہ یہ ہے - اسی طرح ہم ظالمون پر والی ظالمون کو بنا دیتے ہین پس جو شخص اپنی اصلاح کرے اس پر ظالم حکومت اور تصرف نہین کر سکتا - مگر آدمی دوسرے کو ملامت کرنے مین دلیری کرتا ہے اور اپنے آپ مین انصاف نہین کرتا کہ اوس کے اندر کیا کیا نقص ہے یاد رکھو - قطعاً تم آرام نہ پا سکوگی - جب تک اللہ تعالے تمہارا اصل مطلوب و محبوب اور مقصود نہ ہو - اس کو یاد رکھو پھر یاد رکھو پھر یاد رکھو - اللہ تعالے مدد دے - یہ تمہارے خط کا اصل جواب ہے - اس پر غور کرو - دنیا گزشتنی گذاشتنی چھوڑ دینے کی جگہ ہے اور آلہی احکامات امانت ہین - اگر ان پر عمل درآمد کر لیا - تو اس جہان اور اس جہان مین سرخروی ہوگی - والا غضب آلہی سامنے ہے - اے اللہ تو ہی رحم فرما - اور ہدایت کر - آمین یارب العالمین

. . . . . . مین تاکید کرتا ہون اور تمام انبیاء نے تاکید کی ہے کہ استغفار اور حالت کی تبدیلی کرو - جس کو توبہ کہتے ہین - بس استغفار - توبہ - صدقہ اور خیرات سے کام لو -

نور الدین - ۲۲ - اگست ۱۹۰۸ء

نفوس انسانی و ملائکہ

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے لکھا - نفس انسانی اور نفوس ملائکہ کو واللہ العظیم مین مخلوق یقین کرتا ہون اور مخلوق بھی ایسا کہ فلاسفرون کی طرح نہین بلکہ جیسے آپ اور مین خود مخلوق ہین - آنی فنا بقا کے خلاف نہین -

بعد الموت

بعد الموت نفس کو بقا ہے کیا آپ نفس انسانی یا نفوس ملائکہ کو حادث نہین جانتے اور قدیم مانتے ہین اور ان کیواسطے آنی فنا کے بھی قائل نہین - اور عوام کل من علیہا فان کو ظاہر پر محمول و غیر مخصوص نہین جانتے - جواب مختصر دین -

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

اسسٹنٹ سرجن ڈیرہ دون (سابق طالب علم مدرسہ ایس - اے) کا ایک خط حضرت امیر المومنین کی خدمت مین آیا تھا - جس کا جواب آپنے مفصلہ ذیل لکھا -

جو خواب آپنے ۱۰ - اکتوبر کو دیکھا ہے وہ یقیناً جھوٹا ہے - مین نے ہرگز ہرگز تمہارے لئے کوئی بد دعا نہین کی اور پھر وہ شائع ہوئی ہو - قطعاً غلط ہے - اور مین مردم پرست بحمد اللہ نہین یہ بھی غلط ہے - پھر کیا تو خدا پرست ہے اگر ہے تو کیون ؟ نجات کی راہین تیرے لئے بے انت ہین - خدا پرستی کی تجھے کیا ضرورت - مین اب تک حیران ہون - کہ تجھے دنیا مین سوائے مرزا کے اور میرے کوئی کافر نظر نہ آیا -

نور الدین - ۱۹ - رمضان

طب کی عمدہ کتابین

ایک انگریز نے پشاور سے دریافت کر بھیجا - کہ طب یونانی و ہندی کی عمدہ کتابین کونسی ہین - حضرت نے مفصلہ ذیل کتب لکھوائین -

اکسیر اعظم - رموز اعظم - نیر اعظم - رکن اعظم - قرابادین اعظم قرابادین اعظم و اکمل - ترجمہ قانون بو علی سینا - قانون بو علی سینا - کامل الصناعۃ - تذکرہ داود انطاکی - مجموعہ بقائے جمع الجوامع - مخزن الادویہ - یہ کتابین یونانی طب مین عمدہ ہین

طب ہندی مین - چرک - سسرت - بھاگ بھٹ مہا ہنکٹو عمدہ کتابین ہین -

ایک عزیز کو نام خط

عزیز من - دعوات - دنیا مین مصائب کا سلسلہ بڑھ گیا ہے - لوگ سخت غافل ہو گئے ہین - گویا کلی طور پر دنیا خدا سے بے خبر ہے - حیدر آباد کا حال آپنے سنا ہوگا اللہ تعالی آپ کو اس آتش خیز پہاڑ اور اس سمندر سے بچا دے - آپ ضرور کامیاب ہون گے - آپ شرک کو چھوڑ کر خدا سے جو وحدہ لاشریک ہے - دعائین کرین اور مخلوق سے کسی قسم کی بدی کا ارتکاب نہ کرین اور مجھے گاہے گاہے خط لکھین -

نور الدین - ۴ - نومبر ۱۹۰۸ء

رسید زر

سعید احمد صاحب ۱۲۰۵ سے	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۴۳ عہ
عبد الرزاق صاحب ۱۴۱ عا	قاضی عبد الرحیم صاحب ۹۹۵ عہ
فیض محمد ۱۲۳۹ ۱۲ ار	ابراہیم صاحب ۱۹۱۳ ۱۲ ار
فضل الہی صاحب ۹۴۹ معہ	محمد شفیع صاحب ۶۷۲ سے
امیر حسین صاحب گزچین عہ	سرفراز حسین صاحب ۱۷۹ للعہ
بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے	شفیق الدین صاحب ۱۵۷ عا
۱۹۴۷ - فضل کریم صاحب عہ	ڈاکٹر محمد بخش صاحب ۱۹۸ ۱۲ ار

مورخہ ۲۹ و ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

۲۰۹۳ - شرف الدین صاحب للعہ	۱۱۷۴ - کریم اللہ صاحب عہ
۱۸۲۳ - محبوب عالم عہ	۱۸۱ - علی بخش صاحب للعہ
۱۲۱۴ - علی احمد صاحب عہ	۹۹۲ - نور الدین صاحب سے

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین - بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزا مخفی ہون - بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین - محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین - مقوی جمیع اعضا - نافع ورم مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و خون و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول - سیلان منی - سستی و اوجاع مفاصل وغیرہ - بلکہ محیط اعظم مین یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کہائے - تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ کی ۱۵ روپیہ دو تولہ ۱۲ ار اور

منیجر محمد صادق ... مطبع ... ایڈیٹر ...

المفتی

طریق طلاق

مسئلہ ۱۴۲ ایک صاحب کے سوال کے جواب میں امیر المومنین نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زمانہ نبوی میں لوگ تین طلاق ایک دم نہیں دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن کریم میں یکدم طلاق دینا ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی تین طلاق یکدم دیدیتا۔ تو ایک طلاق سمجھی جاتی تھی پس اگر وہ آدمی بادی چاہتا ہے تو یہ اس کی ایک طلاق سمجھی جاتی ہے کوئی کفارہ نہیں۔

اکیلا احمدی جمعہ عید کس طرح پڑھے

مسئلہ ۱۴۳ ایک شخص نے عرض کی۔ میں اکیلا ہوں باقی سب مخالف نماز جمعہ اور عیدین کیا کروں

مومن کو ضرور ہے کہ اپنے ساتھ کسی کو ملا لے۔ تنہا رہنا اچھا نہیں اور نماز ظہر بدلہ جمعہ کے پڑھ لیں۔ عید اکیلے پڑھ لیں جو ہمیشہ سفر میں ہے وہ مقیم ہے۔

مردہ کو ثواب

مسئلہ ۱۴۴ مردہ کو ثواب دعا۔ اور نقد و کپڑے کا پہونچتا ہے۔ تاریخ کا مقرر کرنا ضروری نہیں ہے

ہندو کے گھر کا کھانا

مسئلہ ۱۴۵ ہندوؤں کے گھر کی مٹھائی۔ دودھ کھانا جائز ہے

نماز کے بعد دعا

مسئلہ ۱۴۶ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

نوافل

مسئلہ ۱۴۷ نوافل بعد سنت کے پڑھنا موجب ثواب ہے۔ بیٹھ کے یا کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ہاں جو دو نفل بعد وتر کے ہیں۔ وہ مسنون یہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ حضرت نبی کریم بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ عشاء کے پہلے چار رکعت سنت کسی صحیح حدیث میں نہیں آئی۔

لطیفہ ۲ - ایک شخص شیعہ ہوا کرتا تھا کہ سوائے حضرت علی اور دو تین اور آدمیوں کے باقی سب اصحاب منافق تھے اور اس امر پر بحث کیا کرتا تھا ایک دن کسی شخص کو نصیحت کر رہا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب سنتے تھے آپ نے اسکو فرمایا کہ تو کیوں نصیحت کرتا ہے جب آنحضرت صلعم کے نزول سے ۲۳ سال تک ہزاروں کی نصیحت کرتے رہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چار یا پانچ کم ایک لاکھ چوبیس ہزار منافق آپ کے گرد جمع ہو گئے تو اب آپ نصیحت کر کے کیا فائدہ اٹھائینگے شیعہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔

مقدس شاعری

نقش نگار

(سید لعل شاہ صاحب برق پشاوری)

درفراقت بزم عیشم خاطر غمناک شد
سنگ خارا گشت مینا بادہ آتش در تاک شد

(قد) رشک طوبائے ریاض قدس بالائت نمود
(زلف) راست از دست خدا دین شہ لولاک شد

شب بیاد عقد زلفت شد بلیہ را ہجوم
نافہ آہوئے تاتاری پراز تریاک شد

(گیسو) آنچنان پیچید یاد حلقہ گیسوئے تو
(جبین) نافہ آہو بیابی چون دل من چاک شد

اے فروغ نور ہستی از جبین بیضیات
شد دل مہر فلک از دست و صدرش چاک شد

(ابرو) اے ہلال چرخ قدس از صیت تیغ ابروت
(چشم) سرکشی فتنہ دجال زیر خاک شد

عشق چشم سرگینت تازہ تر آورد رنگ
زین جہان عنقا صفت ہر شوخی بیباک شد

(مژہ) یاد برہان مژہ ہائے تو اے روحی فداک
(بینی) راستی بخش کجی قامت ادراک شد

کیمیائے عشق بینی بین کہ خود مینی فخر
قلب ماہیت بعجز از قلب ہر بے باک شد

(عارض) از براہین ضیائے عارض پر نور تو
(گوش) درک لا یدرک کن این تیرہ بصر ادراک شد

از نوا سنجی مرغ عشق گوش حق نیوش
فیض دان گلشن سر و علن ادراک شد

(نرمہ گوش) کوکب دری یاد نرمہائے گوش تو
(لب) خیرگی بخش نگاہ دیدہ بے باک شد

از دلائل ہائے توصیف لب اعجاز تو
مردگان را فوز دہ صد سالہ حی وپاک شد

(دہن) پیش ہر مدفن فکر دہان تنگ تو
(دندان) تنگدل از زندگی الباطل ناپاک شد

حجت لمع در دندانت الدجال را
ریزۂ الماس و تیغ برق از افلاک شد

(زبان) از کلمہ معرفت بخش زبان اطہرت
واز قفل باب ہائے گلشن افلاک شد

(زنخدان) بسکہ در چاہ زنخدان دلیلت غوطہ زد
غیرت صد یوسف مصر حج ادراک شد

(رخ) خاکدان تیرہ عالم را پر از انوار ساز
نور خورشید رخت ظل شہ لولاک باشد

مرأت حسن خرد بر دستہ الماس عقل
درکف مدحت گر رو و گلوی پاک شد

ڈاک ولائت

احمد اینڈرسن

تازہ ڈاک ولائت میں ایک خط حسن اینڈرسن صاحب امریکہ کے احمدی بھائی کا میرے نام آیا ہے اور گذشتہ ڈاک میں ایک خط بخدمت حضرت امیر المومنین آیا تھا۔ ان ہر دو خطوط میں اس امریکن بھائی نے اپنے عقائد متعلق صداقت دعوے مسیح موعود و مہدی مسعود بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کی وفات پر صدمہ کا اظہار کیا ہے یہ صاحب سچے مسلمان اور سچے احمدی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کا نام آئندہ احمد اینڈرسن ہو۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ میرا السلام علیکم تمام احمدی برادران کی خدمت میں پہنچایا جاوے۔

احمد اینڈرسن صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ملک امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی خدمات تمام دینے کیواسطے دل وجان سے طیار ہیں۔

امریکہ میں دو خرابی کن چیزیں

ڈاکٹر پیٹرسن صاحب اخبار ٹیمپرنس ریکارڈ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں۔ کہ اہل امریکہ کو خراب کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ شراب خانے اور گرجے۔ پہلا سلطنت کے واسطے کم از کم ایک آمد کا ذریعہ ہے۔ مگر دوسرا سلطنت سے بھی بھاری موقع سے ٹیکس وصول کر لیتا ہے۔ شراب خانے میں لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ یہی حال گرجوں میں ہوتا ہے۔ مہمل اور بیہودہ باتیں سن سنکر اور ان پر یقین لانے کی کوشش کرنے کے دماغ بھی انسان پاگل ہو جاتا ہے۔

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سو ہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۳۵ جلد ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء)

نمبر ۵

اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصل نام رملہ تھا۔ اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں آپ کی پیدائش سنہ ۱۷ قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپکا باپ بھائی کل خاندان آنحضرتؐ کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپنے بہت [illegible] اذیتیں برداشت کیں۔ آخر آپنے شوہر عبید اللہ [illegible] کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے وہاں آپ کے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس پر آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا۔ حبش جاکر آپ کا شوہر تو مرتد ہو کر عیسائی ہوگیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان کے لئے یہ کیسی اندوہناک مصیبت تھی۔ کہ اسلام کے لئے باپ بھائی خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھودیا اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی۔ آنحضرتؐ نے ایسی صابرہ کے ساتھ [illegible] کرلینا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی سنہ ۶ھ میں بتولّیت حضرت عثمانؓ یا بقول بعض خالد بن سعید بن العاص [illegible] نجاشی شاہ حبش نے آنحضرتؐ کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرتؐ نے آپکے لانے کو عمرو بن امیۃ الضمری کو روانہ کیا تھا اس نکاح کیوقت آنحضرتؐ کی عمر ۶۰ سال کی تھی۔ آپ کئی غزوات میں آنحضرتؐ کے شریک رہیں اور ۷۴ سال کی عمر میں بعد وفات آنحضرتؐ سنہ ۴۴ھ میں بمقام مدینہ وفات پائی

۶ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصلی نام ہند تھا اور قبیلہ کنانہ سے تھیں آپکے باپ ابو امیہ تھے جن کا نام حذیفہ تھا۔ جو عرب کے مشہور فیاض شہسوار لوگوں میں گنے جاتے تھے ماں کا نام عاتکہ بنت عامر تھا۔ آپ کی پیدائش سنہ ۲۳ قبل ہجری میں ہوئی تھی آپکا پہلا نکاح ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی آنحضرتؐ کی پھوپھی زاد بھائی سے ہوا تھا جن کے ساتھ آپ مسلمان ہو کر ملک حبش کو ہجرت کر گئیں وہاں آپکے بطن سے ابو سلمہ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب اونہوں نے سنہ ۴ھ میں وفات پائی۔ تو آنحضرتؐ کے ساتھ آپکا نکاح ہوگیا اوس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال اور آنحضرتؐ کی عمر ۵۷ سال کی تھی آپ سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں آپ نہایت دانشمند اور فصیح گفتار تھیں۔ حضرت عثمان رضؓ کے عہد میں جب فتنہ و فساد برپا ہوا تو آپنے بھی حضرت عثمان رضؓ کو معقول پند و نصائح سے متنبہ کیا تھا آپ اشعار بھی کہتی تھیں چنانچہ آپکا ایک مرثیہ اپنے چچیرے بھائی ولید بن ولید کی وفات کا مشہور ہے۔ آپنے ۸۴ سال کی عمر میں سنہ ۶۲ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

۷ اُمّ المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

ہجرت سے ۲۴ سال پہلے [illegible] پیدا ہوئیں۔ سبب اپنی فیاضی اور دریا دلی کے زمانہ جاہلیت سے ہی آپکا نام اُمّ المساکین پڑ گیا۔ آپ قبیلہ بنو ہلال سے ہیں۔ آپکے باپ کا نام خزیمہ بن حارث اور والدہ کا نام ہند بن عوف تھا۔ آپکا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا۔ یہ دونوں آنحضرتؐ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔ ان کے بعد تیسرا نکاح آپکا عبد اللہ بن جحش سے ہوا۔ اون کے فوت ہو جانے کے بعد سنہ ۳ھ میں آپ کا نکاح آنحضرتؐ سے ہوا جبکہ آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی مگر صرف ۸ ماہ زندہ رہ کر سنہ ۴ھ میں آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی آپ فوت ہو گئیں۔ آپ علاوہ فیاض و سخی ہونے کے نہایت دانشمند اور فصیح تھیں

۸ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ سنہ ۳۰ھ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آپکے والد کا نام جحش تھا اور والدہ کا نام امیمہ تھا۔ جو عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح سنہ ۳ھ کے آخر یا سنہ ۴ھ کے اوائل میں زید بن حارثہ سے ہوا تھا جب زید نے انکو طلاق دیدی۔ تو آنحضرتؐ نے سنہ ۵ھ میں آپ سے نکاح کر لیا جبکہ آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی اور آنحضرتؐ کی عمر ۵۸ سال کی تھی ۵۰ سال کی عمر میں سنہ ۲۰ھ میں آپنے وفات پائی۔ اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام حسین مہاراجکو سیالکوٹ
مسمات کرامت شہزادی بیٹی سعید الدین صاحب کوہستی کٹک۔
فتح الدین صاحب خواجہ مہتہ کریالیوالہ ساکن چکوال
الٰہ دین سپاہی۔ کمپنی نمبر ۳ ہانگ کانگ سنگاپور
لیس محمد خان " " "
مسماۃ محمودہ اہلیہ مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے جہگاؤں ضلع بھاگلپور
عطاء اللہ پشاور
اہلیہ محمد عالمگیر "
مسمات جنت بی بی بنت محمد ساکن خوشاب۔ شاہ پور
محمد عالم۔ ڈہنک جہلم
سرفراز خان۔ ہلوارہ لودیانہ
عمر الدین صاحب حویلی صوفیاں شہر جالندھر
عبد اللہ خان وکٹری نیشنل وکٹری انسٹیٹیوٹ لاہور
علی محمد۔ سیرکوٹ گوجرانوالہ
فتح الدین " "
قطب الدین " "
عطاء اللہ۔ اسمٰعیلیہ۔ پشاور
ملک مبارک علی تاجر چوب لاہور

مستری محمد اسمٰعیل۔ جالندھر
محمد قمر علی۔ بنکالو ضلع کٹک
احسان علی محلہ کود سونگھرہ ضلع کٹک۔
نور محمد۔ کسوموا افریقہ
داؤد حسن " "
نور محمد۔ ساکن گشیانہ علاقہ کاٹھیاواڑ حال وارد افریقہ
علی محمد عثمان " "
علی محمد ابوبکر " "
فتح الدین۔ بہڑی شاہ رحمان گوجرانوالہ
چوہدری مبارک علی زراعتی کالج کانپور
مسماۃ کرم بی بی بنت رحیم بخش فتو کے
والدہ میاں الٰہی بخش صاحب بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ
جیوان اہلیہ الٰہی بخش " "
امام الدین۔ بہلس ہری سنگھ اجنالہ۔ امرتسر
محمد الطاف موضع ترناب پشاور
کریم بخش صاحب دہرم کوٹ اللہ لوک۔ شیخپور۔ گجرات
چوہدری محمد خان " "
محمد دین۔ قریشی گجو چک
غلام حسن سیالکوٹی
غلام حسین حصار

مراسلات

روزہ و حج پر ایک باریک نظر

عبادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک غلامانہ دوسری عاشقانہ ۔ روزہ عبادت غلامانہ ہے ۔ غلام کا کام فرمانبرداری ہے ۔ رنج ہو یا راحت ۔ دکھ ہو یا سکھ ہر حالت میں آقا کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کرتا ہے کوئی چیز حکم کی بجا آوری میں سد راہ نہیں ہو سکتی ۔ تمام خواہشات تمام ارادہ آقا کے فرمان پر قربان کر دیتا ہے حقیقی اور نمک حلال غلام کے واسطے آقا کے حکم پر چون و چرا کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ہوتی ۔ مومن بھی ایک حقیقی اور نمکخوار حلقہ بگوش کی طرح روزہ سے اپنے حقیقی آقا کی فرمانبرداری کا ثبوت دیتا ہے بھوک سے مر رہا ہے ۔ اور تمام نعماء گھر میں موجود ہیں ۔ مگر ایک لقمہ تک نہیں اٹھاتا ۔ پیاس سے نیم بسمل ہو رہا ہے ۔ صاف و شفاف آب سرد کی صراحی پاس رکھی ہے ۔ مگر کیا مجال کہ ایک قطرہ بھی حلق کے نیچے جائے ۔ شہوت سے بے قرار ہے ۔ اور دلربا (بیوی) پہلو میں بیٹھی ہے ۔ مگر جرأت نہیں کہ جماع کا خیال بھی آوے ۔ کیوں نہ ہو آقا کا حکم ہے ۔ کہ غروب آفتاب تک یہ تمام باتیں حرام ہیں ۔ وہ وجود جو اپنے آقا کے حکم پر جائز لذات کو بھی اپنے نفس پر حرام کرنے کے لئے دم نقد تیار ہے نہ صرف تیار بلکہ فی الواقع حرام کر ہی دیتا ہے ۔ کیسے ممکن ہے کہ محرمات کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ کرے پس روزہ مومن کی کامل اطاعت کا عملی ثبوت ہے ۔ حرام تو آگے ہی حرام ہے ۔ خدائے پاک کے حکم پر مومن حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے یہی تابعداری کا انتہائی نکتہ ہے یہی راضیاً مرضیہ کا مقام محمود ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ تمام نبیوں اور مرسلوں نے اپنی بعثت سے پہلے حصول درجات کے واسطے روزے رکھے ہیں اور عبودیت کے معراج پر پہونچنے کا ثبوت دیا ہے ۔ چنانچہ مسیح موعود کو بھی عہدہ مسیحیت پر مامور ہونے سے پہلے روزوں کا حکم ہوا ۔ اور آپنے چھ ماہ کے روزے رکھ کر سنت انبیاء کو پورا کیا ۔

دوسری عبادت عاشقانہ حج ہے اگر عاشق سن پاوے کہ فلاں جگہ معشوق آیا ۔ بھوک پیاس غائب ہو جاتی ہے نیند کافور ہو جاتی ہے ۔ تن بدن میں ہوش نہیں رہتی ۔ دیوانہ وار ادہر بھاگتا ہے کوئی چیز نہیں جو روک سکے محبت کا سیل تمام رکاوٹوں کو بہائے جاتا ہے ۔ مومن خدا کے احسانات ۔ اس کے رحم بلا مبادلہ اور اس کی محبت لاانتہا کو یاد کر کے جذبہ عشق میں محو اور از خود رفتہ ہو جاتا ہے ۔ خدا کا حسن اس کے دل پر ایسا گہرا اثر پیدا کرتا ہے کہ کوئی دنیوی اثر اس کی نظر میں نہیں جچتا ۔ اس فرط محبت اور جوش عشق میں جب مومن کو یاد پڑتا ہے ۔ کہ اس نگار حقیقی نے ایک وقت مکہ نزول کیا اور وہاں مدت تک اپنے ایک مخلص سے محبت بھرے اور شاندار الفاظ میں ہمکلام ہوا ۔ اور نیز صفا مروا اور دیگر مضافات مکہ میں اپنے خاص فضل و عنائیت کا اثر دکھایا تھا اور پھر اس جگہ کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے ۔ تو عاشق صادق کا دل بیساختہ ہاتوں سے ہو کر اس طرف نکلتا ہے ۔ سمندر کو چیر کر پہاڑ کو کاٹ کر غرض ہر طرح جان جوکھوں میں ڈال کر بھی اس سرزمین میں بوسہ دینا چاہتا ہے پرواز کر کے ایک طرفتہ العین میں ان در و دیوار پر ایک نگاہ شوق ڈالنے کو دل تڑپتا ہے ۔ اور اون حرکات پاک کی ظاہری و باطنی نقل کرنا چاہتا ہے ۔ جو کہ عاشقان پیشین کے واسطے وصل کا موجب ہوئیں ۔

قاضی عبد الحق از قادیان

طوفان حیدرآباد

کے دنوں کا لکھا ہوا ایک شخص کا کارڈ ہمکو ملا ہے جس کا اندراج خالی از فائدہ نہ ہوگا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت صاحب امامنا امیر المومنین سلمہ الرحمان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج حیدرآباد دکن سے غلام رسول کا اس کے بھائی غلام محی الدین جو بابو شاہدین مرحوم کا رشتہ دار ہے ۔ خط آیا ہے جس کا مضمون یہ ہے ۔

۳۰ شعبان اور یکم رمضان المبارک کو حیدرآباد دکن میں ناگہان جو بلا خیز طوفان آیا اور اوس سے دو ثلث شہر ندی میں بہ گیا ۔ اور تیس چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اس کا حال تاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے سنکر تم ضرور گھبراؤ گے ۔ مگر اللہ تعالے کے فضل سے ہم اور برخوردار غلام نبی تاحال زندہ ہیں ۔ جو جو واقعات ہم پر گذرے وہ کل یا پرسوں راستہ کھلنے پر لکھے جاویں گے ۔ فقط ایک ایک کپڑا ہمارے بدن پر ہے ۔

ہمارے آقا و مولیٰ جس پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور درود اور سلام ہو کا یہ الہام ۔ "صحنوں میں ندیاں چلینگی" کس صفائی سے پورا ہوا ۔ جو مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور مومنوں کیواسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے ۔

عاجز حسن محمد احمدی

مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کو انعام تقسیم ہونا چاہئیں

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مندرجہ ذیل مختصری درخواست درج اخبار ہونے کے لئے دیتا ہوں تاکہ شائع کر کے ممنون ہونے کا موقعہ دیں چند سطور میں اپنے کسی ذاتی نفع کے لئے نہیں لکھیں بلکہ سلسلہ احمدیہ کے اون نوجوانوں کے لئے ہیں ۔ جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کریں ۔ سخاوت ایک نہائیت عمدہ چیز ہے اسکی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ہر بصیرت والے کو مل سکتی ہے ۔ آپکے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خیرات سے ایک خاص انس رکھتے تھے مسکین یتیمی اور فقراء خیرات کے حقدار ہیں ۔ لیکن ان نوجوانوں کو دینا بھی جو اشاعت دین کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں عین ثواب ہے چنانچہ خلیفۃ المسیح بھی اس قسم کے اکثر انعامات عمدہ مضمون کے مستحق لڑکوں کو دیا کرتے ہیں ۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے ۔ کہ اون کا شوق تعلیم میں زیادہ ہو ۔ اور وہ اس سے بڑھکر اپنی کوشش کو دین کے کاموں میں لگا دیں ۔ اس نیک نمونے کو مد نظر رکھ کر میں احمدی قوم کے چیدہ چیدہ اور گذارے والے بھائیوں کو ایک بات کیطرف توجہ دلاتا ہوں ۔ اگر وہ میری ناقص اور قابل جرح عبارت پر نظر نہ کر کے اسکو غور سے پڑھیں گے اور وہ غرض یہ ہے کہ صرف ہمارے سکول میں ہی سالانہ امتحانوں پر انعامات بالکل تقسیم نہیں کئے جاتے حالانکہ دوسرے سکولوں میں دس یا بارہ برس سے یہ رواج چلا آتا ہے اور ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے بڑے بڑے رؤسا اور قابل اسسٹنٹ سرجن بی ۔ اے ۔ ایم ۔ اے اور ہر فن کے لوگ شامل ہیں ۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے سکول میں ابتک قاعدہ جاری نہ ہو ۔ فوائد سے یہ قاعدہ خالی نہیں ۔ مثلاً اول تو ثواب ہے ۔ دوم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیکنامی بھی ہے ان فائدوں کو مد نظر رکھکر اگر ہماری جماعت کے لائق رؤسا بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ روپیہ انعامات کے لئے دیدیا کریں ۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو جسقدر آپ صاحبان دوگے ۔ خدا آپکو اس سے دوگنا دیگا اس وقت

حضرت الحاج مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ النجم

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر جلد ۷ نمبر ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء)

رکوع اوّل

آیت ۳۔ ھوی۔ گری ہوئی باتیں۔ نفسانی خواہشیں

آیت ۴۔ ان ھو۔ یہ ساری باتیں وحی الٰہی سے ہیں

آیت ۵ علمہ۔ اسکا استاد اللہ تعالیٰ ہے۔

آیت ۶۔ ذو مرۃ۔ مضبوطی والا۔

آیت ۷۔ ھو۔ ضمیر وحی الٰہی کی طرف۔ افق الاعلیٰ۔ بلند مقام پر ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ اس وحی کی صداقت کا ثبوت ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آیت ۸۔ دنی۔ قریب ہو قریب ہوا۔ تدلی۔ خدا ہی اس کے قریب ہوتا گیا

دنو۔ وصل کہتے ہیں اس سے شفاعت نکلتی ہے۔

تدلی۔ نیچے اترا۔ اور خلقت کو کھینچکر خدا کیطرف لایا۔

آیت ۹۔ قوسین۔ عرب میں رسم تھی۔ کہ جب دو شخص آپس میں دوستی کا عہد پیمان کرتے۔ تو وہ ایک مجمع کے سامنے میدان میں اپنی کمانوں کو ملاتے ایسی طرح کہ دونوں کمانوں پر ایک ہی تیر رکھکر چلایا جا سکے۔ اس میں یہ اشارہ ہوتا تھا کہ اب باہم دونوں کا تیر کمان ایک ہے۔ جو ایک کا دشمن ہوگا۔ وہ دوسرے کا بھی دشمن ہوگا۔ اور جو ایک کا دوست ہوگا وہ دوسرے کا بھی دوست ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اور میری دوستی ہوگئی ہے اور اسکا اعلان کیا جاتا ہے۔ جو اوس کا دشمن ہوگا وہ میرا دشمن ہوگا۔ جو اوس کا دوست ہوگا وہ میرا دوست ہوگا۔

آیت ۱۰۔ فاوحی۔ جبکہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت میں ایسا کمال کیا کہ گویا اوس کی اور اس کی کمان ایک ہوگئی تو پھر خدا تعالیٰ نے اوس کو آوحی یعنے قرآن شریف جیسا مقدس کلام عطا فرمایا۔

آیت ۱۱۔ ما رای۔ اللہ تعالیٰ انسان کو پانچ طریقوں سے علم عطا فرماتا ہے۔ ۱ القاء فی الروع۔ ۲ رویا صادقہ۔ ۳ کشف۔ ۴ وہ وحی جس کے ساتھ ہزاروں ہزار ملائکہ ہوتے ہیں۔ ۵ وہ وحی جس کے ساتھ شوکت و سرور ہوتا ہے

فرمایا۔ ایک قوم رجبی کہلاتی ہے اونکو ماہ رجب میں کثرت سے کشف ہوتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن العربی صاحب اپنی فتوحات مکیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ایک رجبی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اوس کے پاس ایک شخص آیا۔ جس نے اپنے آپ کو دمشق کی جامع مسجد کا امام ظاہر کیا مگر رجبی نے اوسے کہا تو شیعہ ہے اور جھوٹھ بولتا ہے اس شخص نے پہلے تو انکار کیا۔ مگر آخر مان لیا۔ اور توبہ کی۔

ماکذب الفواد۔ کسی سلیم دل نے اس وحی کو نہیں جھٹلایا۔ کوئی سلیم الفطرت انسان اس کتاب کی تکذیب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی سب باتیں فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔

آیت ۱۲۔ مری۔ ۱ جھگڑا۔ ۲ شک

آیت ۱۳۔ نزلۃ اخری۔ کئی بار دیکھا۔ وحی متواتر ہوئی۔ کوئی شک باقی نہ رہا

آیت ۱۴۔ سدرۃ۔ بیری۔

عرب میں تین جلسے ہوا کرتے تھے۔ ایک دار الندوہ۔ جس میں ۴۰ سال سے کم عمر کا آدمی شامل نہیں کیا جاتا تھا۔ ۲ دوم۔ ایک نمائش گاہ الطح میں ہوتی تھی۔ جسمیں بڑے بھاری نشست ہوتی تھی سب سے زیادہ جسمیں اعلیٰ درجے کے شاعر وغیرہ ہر قسم کا باکمال انسان جمع ہوتا تھا۔ گاہے یہ جلسہ منکاظ میں ہوا کرتا تھا۔ ۳ تیسرا جلسہ عام ہوتا تھا۔ جو کہ ایک بیری کے نیچے ہوا کرتا تھا۔ اس جلسہ میں جو کچھ طے ہو سب کا فرض ہوتا تھا کہ بلاچون وچرا مان لیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نبی کی کامیابی اور اس کتاب کا سب پر غالب آنا بھی ایک ایسا امر ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سے طے پا چکا ہے اور سب کا فرض ہے کہ اس کو مان لیں ورنہ جو انکار کریگا وہ یقینی طور پر تکلیف اوٹھائیگا۔ یہ منتہی بیری کے نیچے کا فیصلہ ہے۔ جس کے اوپر کوئی فیصلہ کی کورٹ نہیں۔

آیت ۱۷۔ ماذاغ البصر۔ عجائبات قدرت کے دیکھنے میں یہ شخص اس مبارک شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے ادہر طرف توجہ نہیں کی۔ آپکی آنکھ نے قدرت کے نظاروں کے دیکھنے میں نہ کمی کی اور نہ کجی کی۔

آیت ۱۹۔ افرأیتم۔ اب عرب کے بت پرستوں کی تعلیم کا ذکر کرکے مقابلہ شروع کیا جاتا ہے۔ اور مشرکین عرب کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ کہ تم س ہی سے جھگڑتے ہو اور اس کی مخالفت کرتے ہو۔ بھلا اپنی سمجھ اور عقل کیطرف

تو دھیان کرو۔ کہ بتوں کے آگے سر جھکاتے ہو۔ جن کو اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ انہیں کو اپنا خدا سمجھتے ہو۔

آیت ۲۰۔ مشرکین کی زیادہ تحقیر کے واسطے فرمایا کہ ان ایک تیسرا ہی تمہارا معبود ہے۔ جس کا نام مناۃ ہے۔

آیت ۲۱۔ اور پھر تمہاری یہ سمجھ ہے کہ اپنے لئے تو لڑکوں کا ہونا پسند کرتے ہو اور خدا کیواسطے لڑکیاں۔ (دیویاں)

آیت ۲۳۔ ظن۔ یہ سب خیالی ڈھکوسلے ہیں۔ جن کی کوئی حقیقت نہیں کچھ تم نے بنائے۔ کچھ تمہارے بزرگوں نے بنائے تھے وہمی باتیں ہیں۔

سلطن۔ ایسی دلیل جو کہ دل پر تسلط کرلے۔

آیت ۲۴۔ انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ ہمیشہ پورا نہیں ہوتا۔ اور انسان کی ہستی کیا ہے۔ کہ اوس کی خواہشیں ہمیشہ پوری ہوتی رہیں۔

رکوع دوم

آیت ۲۶۔ ملک۔ فرشتوں کے متعلق بہت قوموں نے غلطی کھائی ہے۔ برہمو لوگ تو فرشتوں کے بالکل ہی منکر ہیں۔ نیچریوں اور آریوں نے بھی انکار ہی کیا ہے فلاسفر اون سے نسبتاً اچھے ہیں کیونکہ وہ بالکل انکار نہیں کرتے بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ابھی تک ہماری تحقیقات اوس حد تک نہیں پہونچی کہ ہم فرشتوں کا اقرار کریں۔

انجیل۔ توریت۔ ژند۔ استا۔ سفرنگ۔ وید۔ وغیرہ تمام قوموں کی کتب مقدسہ سے فرشتوں کا پتہ لگتا ہے۔ گو نام مختلف ہوں جیساکہ ہندوؤں میں دیوتا ہوتے ہیں۔ مگر مانتے سب ہیں۔

رکوع سوم

اس رکوع میں فرمایا ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے تعلیم یافتہ نے وہ شاندار کام کر دکھائے ہیں کہ تمام مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی مگر تم نے کیا تو یہ کیا کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کرنے لگ گئے۔ مخلوق کے ساتھ تعلقات کی یہ حالت ہے کہ تم اوس کے برابر سخاوت نہیں کر سکتے اور اخلاق حمیدہ میں ہرگز اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

آیت ۳۔ اعطی قلیلاً۔ جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ نجات اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ سخاوت کرنے اور ضرورت مند لوگوں کو کچھ دینے سے انسان ایسے شخص سے دعا کراتا ہے جو بے گناہ ہے۔ کیونکہ اوس نے اس کے حق میں تو کوئی گناہ نہیں کیا۔

کدٰی۔ سخت پتھر۔ اکدیٰ۔ بہت سختی کی۔ اصلب۔

آیت ۶۔ لا تزر۔ اس میں تمام ادیان باطلہ کی تردید ہے۔ عیسائی خود گناہ کرتے سزا مسیح کے سر تھوپتے ہیں۔ مشرک بُت کو سمجھتا ہے کہ وہ گناہ دور کر دیگا۔

آیت ۷۔ لیس للانسان الا ما سعی۔ غلطی سے بعض لوگوں نے اس آیت کے یہ معنے سمجھے ہیں۔ کہ مردے کو دوسروں کے پہونچانے سے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ بات ٹھیک نہیں۔ اسلام کے تمام فرقوں میں بالاتفاق نماز جنازہ کو جو ایک بدنی عبادت ہے۔ ایسا ہی مالی عبادت صدقہ۔ خیرات اور حج کرانے کا ثواب مردے کو پہونچ جاتا ہے۔ پھر جو شخص تڑپ تڑپ کر اپنے وارثوں اور محسنوں کے واسطے دعا مانگ رہا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور جس کے حق میں دعا مانگی گئی ہے۔ اوس کو راحت پہونچاتا ہے۔

آیت ۱۰۔ المنتہیٰ۔ منطقیوں نے بھی ایک دور تسلسل بنایا ہوا ہے مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا سلسلہ اللہ تعالےٰ پر ختم ہوتا ہے۔

آیت ۱۴۔ نطفہ۔ تھوڑی سی چیز۔

آیت ۱۵۔ نشاۃ الاخریٰ۔ نفخ روح۔

آیت ۱۶۔ اغنی۔ بے پرواہ کر دیتا ہے

اقنیٰ۔ بہت مال و دولت والا کر دیتا ہے۔

آیت ۱۷۔ شعریٰ۔ یہ ایک ستارے کا نام ہے۔ جسکی بعض مشرکین پرستش کیا کرتے تھے۔ اس میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ قابل پرستش تو اللہ ہی ہے۔ جو کہ شعریٰ کا بھی رب ہے۔

آیت ۱۸ و ۱۹۔ ثمود اور عاد ہر دو قومیں علاقہ یمن کی طرف کی رہنے والی تھی۔ ہر دو تیز ہواؤں سے ہلاک ہوئی تھیں عاد اولیٰ کا تو نام و نشان دنیا میں نہیں رہا۔ مگر عاد آخری آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک موجود تھی۔ ان کے دواوین اور اشعار بھی موجود ہیں۔

آیت ۲۰۔ اظلم۔ بڑے مشرک۔

آیت ۲۳۔ تتماریٰ۔ شک کرسکتا ہے۔

آیت ۲۵۔ ازفہ۔ تیری صداقتوں کے ظہور کا وقت آگیا ہے

آیت ۲۸۔ اب تو تم ہنستے ہو۔ مگر تمہارے لئے رونے کا وقت بھی آجائے گا۔

سامدون۔ کسی جانور کے مردے بچے کی کھال میں بھوسا بھر کر کھڑا کر دینے کو کہتے ہیں۔ جس کو نورا کہتے ہیں۔ اسی طرح بد معاش کا حرف ظاہر ہوتا ہے۔ اصل میں کچھ نہیں ہوتا۔

(سورۃ النجم کے نوٹ ختم ہوئے)

اب اس سے آگے اگلے اخبار میں انشاء اللہ سورۃ القمر لکھی جائیگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدیون کے نام ایک عام چٹھی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہے کہ سالانہ جلسہ بہت ہی قریب ہے۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کے وصال اور رفع کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ ہم مین سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اس جلسہ کو حتی الوسع کامیاب کرنے کے لئے سعی کرین اور جو کچھ ہوگا۔ وہ تو اللہ ہی کے فضل اور دستگیری سے ہوگا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ جملہ آفاق مین پھیلے اور پہولے پہلے گا۔ اس کے مقاصد پورے ہون گے لیکن مبارک ہون گے۔ وہ سعادتمند جو اس کی اعانت اور نصرۃ مین حصہ لیکر خدا تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے والے ٹھہرین گے۔

تمہارے منتشر ہو جانے کے آرزومند تاریکی کے فرزند حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور رفع پر مایوس ہو چکے ہین اونہون نے اور خود تم نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح تمہارا ہاتھ پکڑا۔ اب دوسرا موقع آیا ہے اور یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنے **قومی وقار اور حمیت** کا ایک پورا نمونہ دکھاؤ۔ سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے **دو ہزار روپیہ** کی ضرورت ہے، اور وقت تھوڑا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ تم پر چند دن کا بوجھ بہت ہے اور آئے دن نئی تحریکین تمہاری جیبون پر ہاتھ مارتی ہین۔ مگر مین یقین کرتا ہون کہ تم اپنے آپکو خوش نصیب یقین کرتے ہو۔ کہ تمہارا مال ایسی جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ جو اللہ اور اوس کے رسول کی پسندیدہ جگہ ہے کچھ ضرورت نہین۔ کہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کی ضرورت پر مین لمبی چوڑی اپیل کرون۔ یہ روپیہ بہت جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس دسمبر کے پہلے ہفتہ تک آجانا چاہیئے۔ تاکہ .. .. اجناس اور دیگر ضروریات مہمانداری کے لئے قبل از وقت انتظام کیا جاوے لنگر خانہ مین عام ضروریات کے لئے روپیہ کی یہان تک ضرورت ہے۔ کہ گذشتہ ماہ کے اخراجات بذریعہ قرض پورے کئے گئے۔ کیا حقائق پسند مخلص قوم گوارہ کرے گی کہ وہ شاخ جو حضرت حجۃ اللہ کے اپنے ہاتھ سے نشوونما پائی تھی۔ اوس کیطرف سے غفلت کی جاوے۔ ہرگز نہین۔

اِس رقم (قرضہ) کے لئے بعد مین لکھا جاویگا۔ فی الحال اخراجات جلسہ کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کردو آپ صاحبان کو یہ تو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ لنگر خانہ مین روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے اور لنگر خانہ ایک ایسی ضروری شاخ ہے۔ کہ جس کا قائم رکھنا طالبان حق اور دین سیکھنے والون کے آرام کے لئے حضور اقدس نے بڑا ضروری سمجھا تھا۔ اور دوسری تمام مدات کا انتظام تو صدر انجمن احمدیہ کے سپرد تھا۔ مگر اس مد کا انتظام خاص اپنے ہی دست مبارک مین رکھا۔ پس بہت ہی ضروری ہوگا۔ کہ آپ کی روح مبارک کو خوش کرنے کے لئے لنگر خانہ کی طرف ہر احمدی خاص توجہ سے کام لے اور ہر ایک قسم کی اعانت مین حتے الوسع مشغول ہو اور ہر ایک سالانہ جلسہ پر حسب استطاعت امداد دے۔ تا خیر وخوبی کے ساتھ جلسہ ختم ہو۔ لیکن ضروریات سالانہ جلسہ کے پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی ہین۔ لہذا ان پر عملدرآمد کی کوشش کیجاوے

۱۔ ہر آنے والا صاحب سالانہ جلسہ کی ضروریات کے لئے کم ازکم عہ ساتھ لاوے یا جو دوست نہ آسکین۔ وہ بذریعہ دوسرے آنے والے احباب کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔

۲۔ بیرونی انجمنین مقامی اغراض کے فنڈ سے کچھ روپیہ ارسال فرمادین۔ مگر روپیہ بھیجتے وقت سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے دو ہزار روپے کا اندازہ کرلیا جاوے۔

۳۔ خاص معاونین مخلصین خاص عطیات سے مدد دین

نوٹ۔ چونکہ دن بہت تھوڑے باقی ہین اور کام زیادہ ہے اس واسطے سکرٹری صاحبان انجمنہاء احمدیہ کے کی خدمت مین پرائیویٹ چٹھیان ارسال نہین ہو سکین تمام احباب اس چٹھی سے فائدہ اٹھادین اور توجہ سے کام لین۔

نوٹ ۲۔ چودہری مولابخش صاحب نے سیالکوٹ سے جو نیک نظیر پیدا کی ہے اگر بعض اشد وجوہات کی بناء پر نہ آسکنے والے احباب اس پر عمل کرین گے تو وہ بھی مفید امر ہے کہ وہ آنے جانے کے اخراجات یہان بھیج دین لیکن ضروری اور اشد ضروری یہی ہے۔ کہ ہر شخص آنے کی کوشش کرے اور ضرور ہی آوے۔

نوٹ ۳۔ اگر مندرجہ ذیل انجمنین اس قدر رقم اخراجات جلسہ کے لئے جو اون کے نام کے نیچے درج ہے جمع کردین یہ ضرورت جلد تر پوری ہو جاوے۔

لاہور - سیالکوٹ - امرتسر - کپورتھلہ - لودیانہ
عہ صہ مار مار صہ

بھیرہ - ننگہ کریام - راہون - کاٹھ گڈھ - گجرات
صہ صہ صہ صہ صہ

جہلم - پشاور - مردان - راول پنڈی - فیروزپور
صہ صہ صہ صہ صہ

انبالہ - شملہ - کرنال - دہلی - گوجرانوالہ - ملتان - ناسکور کشمیر
مار مار صہ صہ صہ صہ صہ

سرگودہ - مانسہرہ ووانتہ - حیدرآباد دکن - لائل پور
صہ صہ مار مار

بٹالہ - مالیرکوٹلہ - چہاونی لاہور - کوئٹہ - کہیوہ باجوہ
صہ مار صہ صہ صہ

سنور - بٹھنڈہ - چنیوٹی - کریم پور - پٹیالہ
صہ صہ صہ عہ صہ

فیض اللہ چک - سکھوان - تونڈی - لکھنؤ
صہ صہ

مظفر نگر - کراچی - برما - قتال پور ضلع ملتان
صہ صہ صہ عہ

بستی وریام کملانہ ڈیرہ کلان ضلع ملتان - سہارنپور
صہ عہ

قصور - الہ آباد - میرٹھ - صریح - کہاریان - شاہدرہ
عہ صہ صہ عہ عہ صہ

ڈیرہ غازیخان - ڈیرہ اسمٰعیلخان - والسلام
صہ صہ

یعقوبعلی - اسسٹنٹ سکرٹری قائمقام انجمن احمدیہ قادیان ۲۵/۱۱/۰۸

عام اطلاع

نارتھ ویسٹرن ریلوے اتھارٹیز کا شکریہ ہے کہ انہون نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے لئے کرایہ کی رعایتی شرح منظور کرلی ہے یعنی نصف کرایہ منظور فرمایا ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد سارٹیفکیٹ منگوائین انجمن کے سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ وہ آنیوالے احباب کی تعداد کے موافق سارٹیفکیٹ منگوائے۔ والسلام۔ یعقوبعلی اسسٹنٹ سکرٹری

متفرق ریمارکس

ایک مخالف کی شہادت پرکاش لکھتا ہے "یہ تحریر کے میدان میں پنجاب کے مسلمانوں کے اندر سب سے پہلے آریہ سماج کی مخالفت کا جھنڈا مرزا غلام احمد قادیانی نے بلند کیا تھا۔ اگرچہ اس جھنڈے کے لہرانے ... خود آریوں کے بانی مہاشی دیانند کی سخت کلامی ہی تھی تاہم اس تحریر سے کم از کم یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی حمایت اور اوس کے مخالفوں کی سرکوبی کا جوش جس دل وحی منزل میں اٹھا وہ کون تھا صرف اتنی سی بات سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مبارک وجود اسلام کے لئے فطرتاً اپنے اندر ایک غیر معمولی جوش رکھتا تھا۔ اور آخری دم تک اسی خدمت پر ایک بہادر کمانڈر کی طرح قائم رہا۔

عالمگیر وبا ملیریا فیور نے جو خوفناک تباہی ڈالی ہے اوس کے لئے مجھے کچھ واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری خلقت بلا ختیار چلا اٹھی ہے۔ کہ یہ وبا عالمگیر وبا ہے۔ طاعون میں جو لوگ بیمار ہوتے وہ تو خیر بیمار رہتے تھے باقی تندرست رہتے لیکن یہ ایسا عذاب ہے۔ کہ اس سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکا جن علاقوں میں یہ وبا ہے وہاں جاکر دیکھو لوگوں کے چہروں پر مردنی چھائی ہوتی ہے اور وہ زندہ درگور ہیں۔ اگر اتفاق سے کسی کو بخار نہیں ہوا تو اوس کا تیمارداری میں بیماروں سے بھی بدتر حال ہے خدا نے ان تمام شہروں میں سے امرتسر کو۔ خصوصیت سے چنا ہے۔ چنانچہ اہل حدیث باوجود کافی احتیاط کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خوف کیوجہ سے اپنے جذبات کو اندر ہی اندر رکھتا ہے ایک مضمون لکھنے پر مجبور ہوا۔ جس کے مفصلہ ذیل فقرے قابل غور ہیں۔ دیکھو آخر .. ..

.. ایک قسی القلب اہل حق کا عدو مبین بھی چلا اٹھا اور اپنے بھائیوں کو ملامت کرنے لگا۔

سبحٰن ربنا انا کنا ظالمین - فاقبل بعضہم علی بعض یتلاومون قالوا یاویلنا انا کنا طاغین

آپ اپنی حالت لکھتے ہیں۔ ہمارے بہت سے مُردے بے گور و کفن رہے - ہم میں سے بہت سے بے دوا اور بے غذا بھی جان بحق تسلیم ہوئے اس کے علاوہ بہت سے واقعات ایسے بھی ہیں جن کے بیان کرنے سے کلیجا کانپتا ہے"

آگے چل کر رقمطراز ہے۔ "غرض تو ایک جملہ معترضہ تھا مطلب کی بات یہ ہے۔ کہ امرتسر کے مسن مسن بزرگ کہتے ہیں کہ ایسی سخت اور ممتد بیماری ہم نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی"

ہم ثناء اللہ کو خصوصیت سے مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ وہ اپنے لکھے ہوئے پر ایک خداترس دل لیکر غور کرکر کہ آخر ان غیر معمولی عذابوں کی وجہ کیا ہے کہ ہر سال ایک دو بار ضرور کوئی نہ کوئی بلا پڑتی ہے۔ میں دو آیتیں تمہارے لئے پیش کرتا ہوں۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اور دوم اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مَرَّةً او مَرَّتَين ثُمَّ لا یتوبون ولا ھم یذکرون لوگو! تم مرسل یزدان کی تکذیب سے توبہ کرو اور نصیحت پکڑو تا تم پر رحم کیا جائے۔

حیدرآباد دکن کی طغیانی نے جو تباہی ڈالی ہے اسکی تلافی کے لئے متفرق تجاویز پیش کی جارہی ہیں۔ چنانچہ انہیں سے بعض یہ ہیں جو ہمارے خیال میں بھی مفید ہیں

(۱) سب سے پہلے اس طغیانی کو آئندہ روکنے کی تدابیر کی جاویں اور اب آبادی ان نشیبی محلوں سے منتقل کر دی جاوے۔

(۲) مصیبت زدوں کی امداد کیلئے حیدرآباد کے جاگیردار اور علاقہ دار اپنی سالانہ آمدنی کا چوتھا حصہ داخل کریں۔ بلکہ ملازم اپنی تنخواہ سے چہارم حصہ عام فنڈ میں دالیں شہر میں جسقدر لوگ نذر و نیاز دیتے ہیں۔ عُرس کرتے ہیں ان کے اخراجات اسی فنڈ میں ڈالے جائیں۔ غرق شدہ اسباب میں جو مال لاوارث ہو وہ نیلام کر کے اسی فنڈ میں ڈالا جائے۔ ملکی کارخانہ داروں سے ان کی ایک ماہ کی آمدنی کا ثلث لیا جائے۔

ہمارے نزدیک نظام دکن کے خزانوں کا بہت سا حصہ بھی رعایا کی بہتری میں صرف ہونا چاہئیے۔

(۳) مگر سب سے ضروری امر تو یہ ہے۔ کہ اپنی حالت میں پوری تبدیلی کی جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ وماکنا مھلکی القریٰ الا واہلھا ظالمون۔

کانگریس کے اجلاس کی پھر تیاریاں ہو رہی ہیں اور اس بات کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ انتہا پسند اور اعتدال پسند فریق پھر مل بیٹھیں ایسے لوگوں کو سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کرتے وقت شرم کرنی چاہیئے۔ جو خود ایک معمولی مجلس میں ملکر نہیں بیٹھ سکتے۔ ہماری موجودہ حالت خود اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم پر حکومت کرنے والی گورنمنٹ برطانیہ جیسی عادل اور نیک نیت گورنمنٹ ہو۔

نیا قانون بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جلد ترمیم کی جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ قانون سلطنت بناتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ دراصل کسی نئے قانون یا کسی نئی پابندی کی اصل محرک وہ رعایا ہوتی ہے .. .. یہ بات رعایا کے اپنے بس میں ہے۔ کہ اپنے حق میں کوئی نرم قانون پاس کرائے یا سخت۔ جیسا طرز عمل ہوگا اسی کے مطابق قانون بنے گا۔ ابتدا میں معمولی ایک دو قانون تھے۔ جوں جوں لوگوں نے اپنے خیالات و حالات کو بدلا۔ قانون بھی نئے نئے بنتے گئے۔ ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی کیا حاجت تھی۔ اگر لوگ موجودہ فوجداری قوانین کی ماتحت امن و اطاعت سے بسر کرتے۔

جیل کا قاعدہ نمبر ۴۸ جو منسوخ کر کے اب یہ تجویز کیا گیا ہو کہ ہر لاش پھانسی پر ایک گھنٹہ تک لٹکی رہا کرے گی تا وقتیکہ طبی ملاحظہ ہو کر اتاری نہ جائے۔ اور لاش اس حالت میں وارثوں کے حوالے نہ کی جائے گی۔ جب صاحب سپرنٹنڈنٹ کی یہ رائے ہو کہ قیاس اغلب ہے، لاش لے جاکر عام جلوس نکالا جائیگا۔ یہ بھی اسی واسطے ہے کہ لوگوں نے مجرموں کی طرفداری کر کے ان کے ساتھ صرف ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اون کو ملکی شہیدوں کا لقب دیکر اون کو وہ عزت دی۔ جو کسی قوم کے لیڈر کو دیجاتی ہے۔ امن پسند رعایا کا ہرگز یہ طریق نہیں ہونا چاہیئے۔

مسز ممتاز علی تہذیب النسوان کی ایڈیٹرہ کی وفات کی خبر علمی حلقہ میں افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی مسز ممتاز علی ایک لائق مصنفہ کتب متعددہ شریف بی بی تھیں ان کی مساعی نے مستورات میں ایک خاص علمی ذوق پیدا کر دیا تھا اور اکثر گھروں میں تعلیم نسوان کا چرچا ہو گیا۔ حتے کہ اس کی دیکھا دیکھی کئی اور رسالے اور اخبار بھی جاری ہو گئے مگر جس تہذیب کے ساتھ مستورات کی حالت کے مناسب مضمون اون کے اخبار میں چھپتے تھے وہ بات کسی میں پیدا نہ ہوئی علاوہ ازیں تہذیب نسوان میں یہ بھی خوبی ہو کہ اس میں ایسے مضامین چھپتے تھے جو صرف ابتدائی تعلیم اور تربیت کے لئے مفید ہو سکتے ہیں کیونکہ قوم اور ملک کی حالت اسکی متقاضی ہیں۔ مگر ملک میں بعض عورتیں (مثلاً مسز اکمل علی

انتخاب الاخبار

کلکتہ میں حضور لاٹ صاحب پر ریوالور کا وار کرنے والے بنگالی کو دس سال قید سخت کی سزا ملی۔

رنگون سٹیشن قدرکی ترقی اور توسیع کے لئے ۶ لاکھ منظور ہوا۔ لودہانہ تک ریل بن رہی ہے۔

مچھوا بازار علاقہ میں ایک سہ منزلہ مکان جل گیا۔ ساٹھ ہزار کی جائداد برباد ہو گئی۔

اپر برما میں نہر شوے بو نکالنے کی منظوری دی گئی۔ ۴۵ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

سارڈینیا نام اٹالین جہاز مالٹا سے روانہ ہوا۔ بندرگاہ سے نکلا تھا کہ آگ لگ گئی۔ ۲۵۰ مسافر سوار تھے۔ مارے سخت خوف و گھبراہٹ کے سمندر میں کود پڑے اور ان کا بچانا مشکل تھا۔ ساحل پر لوٹ آیا ۲۳ یورپین اور ایک سو عرب (نائرین) غرق۔ تیس یورپین ۴۰ عرب بچائے گئے۔ خطرہ تھا کہ مخزن بارود نہ اڑ جائے۔ کپتان نے کمال دلیری کا ثبوت دیا۔ وہ بھی غرق ہوا۔

افریقہ میں صوبہ لاڈو میں یورپین شکاریوں نے آٹھ ہزار ہاتھیوں کا عظیم ہجوم گھیر رکھا ہے۔

سر راپر لیتھبرج صاحب بہادر کی کتاب تاریخ ہند کا اردو ترجمہ پنجاب کے مڈل سکولوں کے امتحان کی پڑھائی میں عرصہ بیس سال سے داخل چلا آتا ہے۔ انگریزی اخبار سے معلوم ہوا کہ اس ترجمہ میں بعض ایسے فقرات ہیں جو ہندوؤں کے فیلنگ کو بقول ان کے صدمہ پہنچاتے ہیں۔ حکام یونیورسٹی نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ تمام فقرات آئندہ تاریخ کے انتخاب کی کتاب سے خارج کئے جاویں۔

سیالکوٹ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے پچھلے اجلاس میں صاحب ضلع بہادر نے بحیثیت چیئرمین یہ تجویز پیش کی کہ ایک شاخ ریلوے سیالکوٹ سے براہ راست امرتسر تک بنا دی جائے اور یہ پسرور اور نارووال کے قصبوں سے گذرے۔ تو واقعی بہت مفید اور کارآمد ہوگی۔

اپر جہلم کنال سرکل میں ڈویژن جن کے ہیڈ کوارٹر رسول اور جہلم میں ہوں گے۔ قائم ہونے کی اجازت ہے۔

سرحدی علاقہ جرگوں میں آسٹریلیا سی لائی ہوئی ... نالی والی بندوقیں۔ چودہ چودہ روپوں کو بکتی ہیں اور افغانستان کی ایرانی سرحد کی طرف روانہ ہوتی ہیں۔ انگلش انفیلڈ رائفلیں ایک سو اسی روپیہ کو فروخت ہوتی ہیں۔ کابل میں مستعمل ہیں۔ ہنری مارٹنی بندوق کی قیمت ۱۴۰ روپے ہے تاہم چونکہ یہ آدم خیل جرگہ نے کچھ ریوالور خریدے۔ درہ کوہاٹ میں رائفلیں بنائی جاتی ہیں۔ پنجابی مستری کا م کو سکھلاتے ہیں اور پٹھان کاریگراوں سے سیکھ رہے ہیں۔

ایک آنہ والا نکل کا سکہ لوگوں کو بہت پسند آیا اس لئے حکام اب نکل کی اونی بنانے کی تجویز کر رہے ہیں یہ اونی ایک آنہ والے سکہ سے چھوٹی ہوگی مگر اتنی بڑی ہوگی۔ کہ دونی سے اچھی طرح تمیز ہو سکے۔

اسلامیہ کالج لاہور میں انجینئرنگ کلاس کھولی گئی ہے۔ جہاں رڑکی کے امتحان اور سپر وائزر اسسٹنٹ انجینئر کے لئے طالب علم تیار کئے جاویں گے۔

کالے پانی میں ۴ ہزار دوام حبس کے قیدیوں کو ۴ ماہ حال کو شاہی اعلان کے موقعہ پر رہا کیا گیا۔ یہ لوگ جزیرہ انڈمان سے ۱۰ ماہ حال کو ناگون جہاز نیلے مکران سے اپنے وطنوں کو روانہ ہوں گے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک نئی جنگی انجن کا امتحان ہو رہا ہے جس کے ذریعہ دو ڈن (؟) ۵ من کا وزن ۴ میل کے فاصلہ تک پھینکا جا سکتا ہے۔

بریڈ فورڈ سے بذریعہ تار ظاہر کرتا ہے کہ لارڈ وشالو ویلز کے جنازہ میں تمام سفراء ... علاوہ ازیں خاندان شاہی سرکاری عہدہ دار اور درباری بھی موجود تھے۔ منظر بہت مؤثر تھا۔

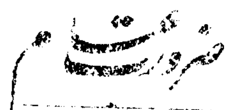
کپورتھلہ میں ۱۹ دسمبر کو مہاراجہ صاحب کی رسم ... دھوم دھام سے ادا کی گئی۔ اس مبارک رسم کی خوشی میں ... دفاتر ریاست اور کچہریوں میں تعطیل کی گئی۔

اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ نے حضور وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ جہاں کہیں انارکسٹوں کا اندر پایا جائے گورنمنٹ کو لازم ہے کہ فوراً مارشل لاء جاری کرے اور ایک خاص عدالت ایسی قائم کی جاوے جس کا اپیل نہ ہو سکے اور مخبروں کی حفاظت کا پختہ انتظام کیا جاوے تاکہ جیل خانہ سے باہر کسی اور جگہ رکھا جاوے یا بجز سرکاری اہلکار کے کوئی ان سے ملنے نہ پائے اور پولیس افسروں کی حفاظت کا بھی جو خاص مقدمات کی تفتیش کرتے ہیں خاص انتظام کیا جاوے سادوں کو پورے مسلح رہنا چاہیے اور جس علاقہ میں وہ تفتیش کرتے ہیں۔ وہاں کے باشندوں پر خاص ذمہ داریاں عائد کی جاویں۔

حجاز کے بدو حجاز ریلوے کی تعمیر سے پریشان ہیں کہ ان کے روزگار میں فرق پڑ جائیگا۔ مکہ اور مدینہ کے مابین ریل بنائے جانے کے مخالف ہیں۔ ان لوگوں نے مکہ کے گرد و نواح میں ترکوں کی فوجی چوکیوں پر حملے کئے تھے۔ ترکی فوج نے ان کو شکست دی لیکن ترکوں کی تین بٹالینوں کے ۳۰۰ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے اور وہ مدینہ واپس جانے پر مجبور ہوئیں۔

تازہ خبر قسطنطنیہ سے آئی ہے کہ اٹلی کے دستوں نے طرابلس پر حملہ کرنا شروع کیا ہے۔ اور ترکوں کے ... جاری ہیں فوجی ... ہو رہی ہے۔

توفیق پاشا وزیر خارجہ عثمانیہ نے بیان کیا کہ دولت علیہ اسی صورت میں ... ہو سکے۔ ... (۲) بوسنیا و ہرزیگوینا کو صورت مذکورہ آسٹریا میں شامل کیا جائے ... آسٹریا کی ... سلطان کو ٹرکی کے عام قرضہ اور ... شرائط پر مجبور بنایا جائے اور ... کی ملکیت کا حق تسلیم کیا جاوے۔



مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس عام طور پر موجود ہیں اور نفع پہنچانے کا خیال ظاہر کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کے لئے قیمت فی تولہ ۴/

معجون فیضان۔ ملاری سودہ۔ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی۔ بواسیر کی کثرت پیشاب میں مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۱۲/

نمک سلیمانی۔ ہضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ۔ درد و معدہ وغیرہ میں مفید قیمت نیم سیر ۱۲/

کشتہ سنکھیا۔ مارگزیدہ۔ سگ گزیدہ۔ مسلول مدقوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹/

سرمہ نگاری۔ آنکھوں کی عام بیماریوں میں مثلاً جالا دھند پھول وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۱۰/

آتشک۔ سوزاک وغیرہ جس بیماری کے لئے دوائی کی ضرورت ہو ارزاں قیمت تیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے

المشتہران

محمد جی و عبد الرحمان کاغانی از قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی وقت مخالفوں کی کتابوں کو (مثل سیف چشتیائی - ورہ برانی ناخت المقصود) زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیتہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکت ہیں۔ حضرت مرحوم المغفور مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

کہیں پڑھتے پڑھتے دل سے کوئی تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸؍ کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳؍

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا علیہ التحیہ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ و خوشخط چھپی ہے۔

قیمت بے جلد ۵؍ - مجلد ۶؍ - خریداران بدر کو ۴؍ روپے رعایت دی جاوے گی۔

درثمین — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۸؍ مجلد ۹؍

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب مالیر سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۲۴ صفحہ

قیمت ۸؍ - جا بجا نگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — ہندی نظم - مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب - جس میں الہام کی باکمت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے - قیمت صرف ۸؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کابلی کے شہادتیں کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں - قیمت ۸؍

غلامی اور عصمت انبیاء — یہ دونوں رسالے اس کے متعلق مضامین از شیخ احمد دین صاحب پیشتر ریویو انگلش میں شائع ہو چکے ہیں۔ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کا خلاصہ یہاں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳؍ - عصمت انبیاء ۷؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے - قیمت ۸؍

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے - قیمت ۲؍

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں پہلی کتاب ہے - جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب - قیمت ۴؍

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے - وفات مسیح کا بیان بہت عمدہ - قیمت ۳؍

نظم مستورات — مستورات کے لئے مفید - قیمت ۸؍

کاس احمدی (الہ داد والے) ۸؍

کاس احمدی (از غلام رسول قادیانی)

سیر پرند — پرندوں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں - قریباً پانسو صفحے کی کتاب - قیمت مجلد ۱؍ بے جلد ۱۲؍

لیکچر سنگم — ماسٹر عبد الرحمان کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں آریوں کا سامان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸؍

عیسائی مذہب — یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب پر کشمیر جانا ثابت کیا ہے - قیمت ۸؍

البرہان الصریح — پنجاب کے مشہور شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف ہے - جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے - قیمت ۴؍ - عام پسند رسالہ ہے

معیار حق — ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی تصنیف ہے۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں قیمت ۱؍

رسید زر

محمد بخش صاحب ۱۷۲ عہ ۱۶۹۰ - مرزا عبد الغنی صاحب ۶؍
۱۲۷۹ - محمد غوث صاحب ۶؍

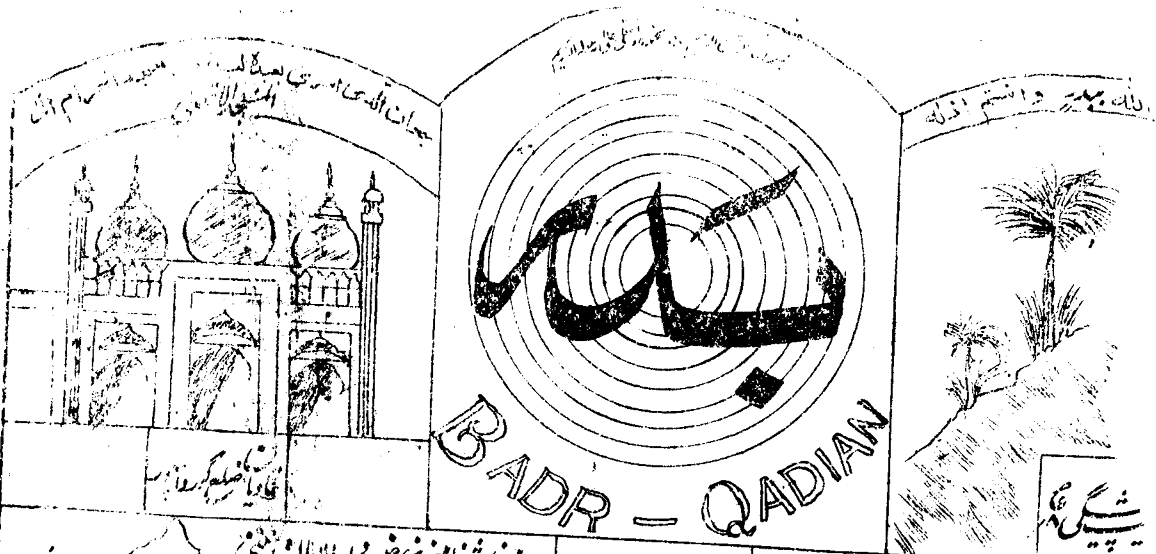
مورخہ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء

۱۹۹۴ - نسیم اللہ صاحب عہ ۱۸۹۹ - ملک غلام احمد صاحب ۱؍
۷۶۹ - ولی محمد صاحب عہ ۲۰۳۳ عبد المجید خان صاحب ۷؍
۱۹۵۰ - حاجی محمد امین صاحب ۶؍ ۱۶۶۸ - فضل قادر صاحب ۶؍
۱۸۳۲ - گل محمد صاحب عہ ۷۳۵ - گلاب الدین صاحب ۵؍
۱۰۹۸ - طفیل محمد صاحب عہ ۳۰۰۱ - نبی بخش صاحب ۱؍
۲۰۶۴ - ابراہیم صاحب عہ ۱۸۵۰ - حاجی محمد صاحب ۷؍

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ہیرا مسلہ ثانی سے ۱؍ فی تولہ۔ سرمہ قسم اول فی تولہ ۶؍ - قسم دوم ۴؍ - سوم ۲؍ اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر افغانیان گمدہ ماس پور تھا



چو گویم بانو گرامی چہ قادیان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۲ - ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ - دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۳ پوہ سمت ۱۹۶۵

نمبر ۱۰

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بیعت

... بیعت کا ... کہ
... ہو جائے شرک سے مجتنب
... بد نظری اور فسق و فجور اور
... طریقوں سے بچتا رہیگا اور
... مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ
... بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور
... التزام ... نماز تہجد کے پڑھنے
... علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے
... اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار
... احسانوں کو یاد کر کے اس کی
... چہارم یہ کہ عام
... نفسانی جوشوں
... زبان سے نہ ہاتھ سے
... رنج و راحت ... عسر اور
... وفاداری کریگا ... ہر
... ذلت اور دکھ کے قبول

کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین ...
آن ...
آن ...

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ان شدہ با جان بدرخاہد شدن
... بر و شد اختتام
... ازل ... و حال
... این جائے ... بود
... زہ است

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... بغیر وصولی قیمت ... صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا - خط و کتابت ... جوابی کارڈ آنا چاہیئے ... جواب سے معذور - رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی البتہ جو صاحب قادیان میں ... قیمت دیویں اُن کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر دو ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین ... قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ...

اور ... بیعت لیتے تھے اپنے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب ... توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت ... ربّ انی ظلمت نفسی ... فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم ... حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں ... اسی علم ... کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں ...

... کے حکم ...

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ... اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ... میں احمد کے ہاتھ ... اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ... ان ... کے بعد آپ ... مسیح موعود ... بیعت کیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں ... اور باہمی اخوان میں ... قائم رہونگا ...

اکتبہ عاجز محمد حسین

جلسہ کے متعلق ضروری امور

۲۴ دسمبر ۱۹۰۸ء کا اخبار بدر شائع نہین ہو گا بلکہ اوس کو ۳۱ - دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار کے ساتھ ملا کر ۲۹ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ڈبل نمبر شائع کر دیا جائیگا لہذا اس مین جلسہ کی رپورٹ بھی مختصر طور پر شائع ہو جائیگی

قادیان مین اخبار لینیوالے اصحاب کو خیال رکھنا چاہئے کہ جو صاحب اپنا اخبار اس جگہ قادیان مین لینا چاہین اون کیواسطے ضروری ہوگا کہ وہ اس مطلب کے واسطے دفتر بدر مین آکر اپنا نام اور پتہ لکھا جاوین تاکہ اون کا اخبار یا مرتبہ بھیجا جاوے - جو صاحب پہلے سے اپنا نام اور نمبر نہ لکھائین گے ان کو اخبار یہان نہ مل سکے گا - دفتر بدر مدرسہ تعلیم الاسلام کے متصل ہے

قیمت اخبار ان تمام خریداران بدر سے جو جلسہ پر تشریف لاوین گے - امید کی جاتی ہے - کہ وہ قیمت اخبار یہان ادا کر جاوین گے - جو صاحب ایسا نہ کرین گے اون کی خدمت مین جنوری ۱۹۰۹ء کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالی وی پی کیا جائیگا

تعداد آنیوالون کی ہر شہر کی جماعت کے واسطے ضروری ہے کہ آنیوالے احباب کی صحیح تعداد سے سکرٹری صدر انجمن کو جلد اطلاع دین تاکہ مکانات کا مناسب انتظام کر لیا جا

استقبالی کمیٹی ۲۵ - ۲۶ - اور ۲۷ دسمبر قادیان کی ایک استقبالی کمیٹی بسر کردگی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بٹالہ کے سٹیشن پر رہیگی - وہان احباب کے بستروں اور اسباب کے واسطے بیل گاڑیان موجود ہونگی [illegible] پہونچنے سے پہلے ہر ایک جماعت [illegible] اور اون کے اسباب کی فہرست [illegible] اسباب مع فہرست ڈاکٹر صاحب کے [illegible] ہر ایک دوست کو ایک ٹکٹ دین - [illegible] کے احاطہ مین داخلہ کا ٹکٹ ہو گا [illegible] کیا گیا ہے کہ یہان بعض دفعہ [illegible] آدمی یہ دیکھ کر کہ لنگر عام ہے [illegible] آ شامل ہوتے ہین اور بے فائدہ [illegible]

بٹالہ کے سٹیشن پر اسباب حوالہ ڈاکٹر صاحب کرنے سے پہلے سب دوست اپنے اسباب پر چٹین لگا دین - اور اپنا نام لکھدین -

یکون کا انتظام جن دوستون کا خط ۲۳ دسمبر تک دفتر سکرٹری قادیان مین بدین مضمون پہونچ جائے گا - کہ ان کو یکہ درکار ہے اون کے لئے خط مین دی ہوئی تاریخ اور وقت کے مطابق یکہ اسٹیشن پر موجود رہے گا - جس کا کرایہ مقررہ ان کو بہرحال دینا ہو گا - خواہ وہ اوس گاڑی پر پہونچ سکین یا نہ پہونچ سکین - عام طور پر پسندیدہ امر یہی ہو گا - کہ جو دوست چل سکتے ہین - وہ اپنا اسباب ڈاکٹر صاحب کے سپرد کر کے چل پڑین - سردی کا موسم ہے اور سفر کوئی لمبا نہیں یکہ کی نسبت عموماً پیدل آنے مین آرام ہے - البتہ جو دوست معذور ہین اور چلنے کے بالکل عادی نہین وہ یکے لے سکتے ہین - جو صاحب رات بٹالہ مین رہنا چاہین گے - اون کے واسطے سرائے مین جو اسٹیشن کے قریب ہے انتظام مناسب ہو گا -

انتظام مکانات قادیان مین شیخ عبد الرحمن صاحب اور حافظ عبد الرحیم صاحب کی سرکردگی کے ساتھ ایک جماعت کے سپرد ہے - جو سب دوستون کو انہین اتارے گی جو اون کیواسطے پہلے سے [illegible] ہون گے - مکانون مین روشنی کا انتظام [illegible] بھی اسے کرین گے اور کھانا کھلانے [illegible] دل شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم [illegible] سب سرساوی کے سپرد رہیگا -
[illegible] کے متعلق مفصل ہدایات میگزین [illegible] مین شائع ہو چکی ہین -
[illegible] بھی اسباب کی بار برداری کا انتظام [illegible] بھی کے سپرد ہے -
[illegible] ریل کے اسٹیشن بٹالہ سے [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے یکہ [illegible] ہے پیدل آدمی ۳ گھنٹہ [illegible] کے اسٹیشن پر ریل تین دفعہ [illegible] ہی اوس شاخ پر ہے [illegible] باقی ہے دہلی یا پشاور [illegible] کو عموماً امرتسر مین [illegible] رتک اور بعض [illegible]

سیالکوٹ تک ٹھہرے بغیر بدلنے سے ریلون کے اوقات مفصلہ ذیل ہین -

دہلی کی طرف سے قادیان آنیو

اسٹیشن	وقت	گھنٹہ	منٹ	وقت	گھنٹہ	منٹ
دہلی	رات	۱۰	۵۵	لن	۱	۵۴
غازی آباد	"	۱۱	۲۷	"	۲	۴۲
میرٹھ چھاؤنی	"	۱۲	۱۸	شام	۴	۲۱
مظفر نگر	"	۱	۲۱	"	۵	۵۵
سہارنپور پہنچا "		۲	۱۶	"	۸	۱۷
روانگی "		۴	۱۰			
انبالہ چھاؤنی	فجر	۷	۲۰	رات	۱۱	۹
راجپورہ	صبح	۷	۲۸	"	۱۲	۱۵
جالندھر شہر	دن	۱۰	۸		۱۴	۱۳
امرتسر		۱۱	۵۰		۱۹	۴۳
بٹالہ		۱۲	۵۶		۲۱	۴۷

ان کے علاوہ اور گاڑیان بھی ہین " اسٹیشنون پر زیادہ دیر ٹھہرنا پڑیگا -

پشاور کی طرف سے [illegible]

پشاور سے جو کلکتہ میل [illegible] راولپنڈی ۶ بجے ۳ منٹ جہلم ۹ - ۲۲ منٹ وزیرآباد ۱۰ بجے - ۴۹ منٹ - لاہور ایک بجے ۴۰ منٹ [illegible] ۳ بجے - ۴ منٹ شام پہنچتی ہے جہان ۵ گھنٹہ انتظار [illegible] بجے ۴ منٹ روانہ ہو کر رات کے ۹ بجے پر ۴ منٹ گذر جاتی ہے -

اس کے سوا اور کوئی گاڑی [illegible] لائلپور رات کو جو گاڑی ۱۲ بجے ۴۰ [illegible] سے جو گاڑی رات کو ۱۱ بجکر ۳۵ [illegible] مین جمع ہو کر وہان سے رات کو ۱ بجے ۸ [illegible] ۲۲ منٹ اور لاہور ۷ بجے ۲ منٹ [illegible] اور بٹالہ ۱۰ بجے صبح پہونچ جاتی ہے [illegible] جو گاڑی چلتی ہے وہ سیدھی بٹالہ ایک بجے دن [illegible]

رسید قادیان مین جو صاحب اخبار کی قیمت دین وہ ضرور رسید تحریری حاصل کرین -

درخواست [illegible] کا

کلام امیر المومنین

عورتون کے ساتھ حسن سلوک

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کی خدمت مین لکھا۔ کہ مین اپنی بیوی سے نفرت کرکے اوس کو اپنے پاس نہ رکھتا تھا اب ڈرتا ہون کہ مین نے گناہ کیا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا۔

تمہارا خط پڑھ کر مجھ کو سخت رنج و تکلیف پہونچی معلوم ہوا کہ مسلمان کیون دکھون اور دردون اور رنجون مین مبتلا ہین۔ آہ !! آہ !! آہ !!!

تم نے بہت بڑا گناہ اور ظلم کیا کہ پندرہ سالہ ایک عورت کو بے وجہ محض غلطاً قید کیا اور اوس کی جوانی کو تباہ کر دیا۔ اگر اللہ کا خوف ہے۔ کہ آخر مرنا ہے۔ تو اس کو ساتھ رکھو جہان رہو وہان ساتھ رکھو۔ جو آپ کھاؤ اوسے کھلاؤ۔ اگر نہ کر سکو۔ تو اوسے قید سے رہا کردو۔ اللہ سے ڈر کر اس کو دکھ سے نجات دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم پھر اس وبال مین پکڑے جاؤ۔ مین نے بہت غور کیا اور یہ جواب لکھا ہے۔

عہد وصیت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین کی خدمت مین لکھا۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی رضامندی سے مولا کریم سے سچے دل سے عہد کر لیا۔ کہ مین انشاء اللہ مرتے وقت یہ وصیت کر جاؤن گی۔ کہ میرے پہننے کا جس قدر زیور ہو اور جس قدر آیندہ حسب توفیق بنا سکون گی۔ دار الامان بھیجدیا جاوے اس معاملہ کا جب تذکرہ ہوا۔ تو ایک بزرگ نے فرمایا۔ کہ اس طرح کا عہد کرنا نا جائز ہے۔ کیونکہ وارثون کی حق تلفی ہوتی ہے پس حضور دست بستہ عرض ہے۔ کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(۲) اوس زیور پر جو خدا کے نام پر وقف کر دیا گیا اپنے استعمال مین لاوے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

حضرت امیر المومنین نے جواب مین تحریر فرمایا

جائز ہے اگر کسی سخت بیماری مین جس کا نتیجہ موت ہے ... جاوے۔ خود نبی کریم نے ایسا کیا ہے۔ زکوٰۃ پر ضرور ہے مگر یاد رہے کہ علماء کا زیور کی زکوٰۃ مین ... ہے۔ بعض زیور پر زکوٰۃ فرض فرماتے ہین۔ بعض بالکل زیور پر زکوٰۃ نہین۔ بعض کہتے ہین پہننے کے زیور پر زکوٰۃ نہین۔ باقی زکوٰۃ ہے۔ اس اختلاف اختیار ہے۔ کہ عمل کرے۔ مین خود زکوٰۃ دلاتا ہون۔

کتاب انساب سادات

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا۔ کہ موجودہ سادات کے انساب کی کتاب کون سی ہے۔ حسب الحکم امیر ایدہ اللہ جواب لکھا گیا۔

حضرت فرماتے ہین۔ کہ موجودہ زمانہ کے سادات کے انساب کی کتاب کس طرح ہو سکتی ہے کون ہے جو اتنی محنت کرے۔ کہ تمام جہان مین پھر کر اس کی تحقیقات کرے۔ جب تک سیدون کو خمس ملتا تھا اون کے متعلق رجسٹر رکھے جاتے تھے۔ خاندان عباسیہ تک کی کتاب اسنی المطالب فی انساب ابی طالب موجود ہے۔ بعد مین ممکن ہے کہ ترکون اور ایرانیون کے دفاتر مین ایسے رجسٹر ہون

سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد معروض آنکہ۔ خاکسار کی اہلیہ کے پاس قریباً ایک ہزار کا زیور ہے اور شادی ہوئے قریباً دو سال ہوگئے ہین۔ مگر تا حال زیور کی زکوٰۃ ادا نہین ہوئی بایں وجہ کہ نہ تو مین ہی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہون اور نہ ہی میری اہلیہ کے پاس نقد مالیت ہے اب بذریعہ عریضہ ہذا حضور سے دریافت کرتا ہے کہ اس حالت مین آیا زکوٰۃ دینی فرض ہے فرض ہو تو آیا زیور فروخت کرکے زکوٰۃ ادا کی جاوے یا کوئی اور صورت کی جاوے۔ کچھ زیور ... مین آتا ہے اور کچھ رکھا ہے تو آیا ہر وقت کے مستعمل زیور ... یا پائی ستورات

... السلام علیکم و ... رفاست پہنا جاوے ... ن مین نہین اوس کو ... سونا مین سے ... یب چاندی۔ ... اور شرع اسلام ... سی تردد کے

... اور کثرت الحمد

سید کسے کہتے ہین

سوال۔ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے یہ عرض ہے۔ کہ ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ سید نسبی ہے یعنی بی بی صاحبہ فاطمہ کی اولاد سے جو شخص ہے وہ سید ہے اور ایک اور شخص کا بیان ہے کہ عام لوگ سید ہو سکتے ہین۔ یعنی جو عمل نیک کرے وہ سید ہے براہ مہربانی اس کا فیصلہ فرما دین۔

اور ایک دوائی کا نام ہے وہ سمجھ مین نہین آتا اس کی تشریح ضرور فرما دین اس کا نام بجورا ہے۔ اس کی تشریح کرکے تحریر فرما دین۔ کہ کیا شے ہے۔

جواب۔ سید کے معنے عربی زبان مین سردار کے ہین عرب لوگ ہر ایک بڑے آدمی کو سردار کی بجائے سید کہتے ہین۔ ایسا ہی مصر شام و استنبول مین۔

اس ملک مین اولاد جناب بتول زہرا کو سید کہتے ہین یہ صرف رواج کا معاملہ ہے۔ عرب مین اولاد جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کو اشراف کہتے ہین اور ایک ایک کو شریف بولتے ہین۔ یہ صرف ملکی رواج ہے۔ کوئی شرعی احکام نہین۔

بجورا ایک پھل ہے اس کو ہمارے ملک مین چکوترہ کہتے ہین۔ کیتھے کی شکل مین بہت بڑا ہوتا ہے۔ چاولون کی طرح اس کے اندر گودا ہوتا ہے۔

غیر مطلقہ کو متروکہ کیا کرے

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو خبردار اپنی عورتون کو نہ بساتے ہین نہ طلاق دیتے ہین۔ وہ بیچاری عورتین کیا کرین۔ حضرت امیر نے جواب دیا۔

قرآن شریف مین فرمایا ہے۔ زانی زانیہ کو نکاح کرتا ہو۔ سورہ نور مین ہے۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ جو لوگ عورتون کو دکھ دیتے ہین اور دکھ کے اغراض پر طلاق نہین دیتے۔ اون کے نکاح میرے نزدیک بحکم لا تضاروھن اور ولا تمسکوھن ضرارا ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ باقی نہین رہتے ایسے شریر اگر فی الواقع موذی اور شریر ہین تو اون کی بی بیان اور جگہ نکاح کر سکتی ہین۔ بے تردد نکاح اور جگہ کر لین۔ کیا وجہ کہ نکاح نہ کرلین۔ وہ شخص بلا تکلف نکاح کرے۔

کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا منشاء انسانی تمدن کے ابتدائی اسٹیج مین صرف شناخت ہے۔ مگر انبیاء کی مہذب ترین قوم نے جہان ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہان نام جیسی ضروری چیز کو نہ صرف بامعنی اور حقیقت شئے کو ظاہر کرنے والا بنا دیا بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تفاؤل نیک اور دعا خیر کا ذریعہ کر دیا ہے۔ ہر ایک قسم کے نمونے کے نام اب تک دنیا مین موجود ہین۔ ایسے نام بھی ہین جو بالکل بے معنی نظر آتے ہین اور ایسے بھی ہین جن کا رکھنا اپنے واسطے اس زمانہ مین بطور ابتدا کے کوئی پسند نہین کرتا۔ اور ایسے بھی ہین۔ جو فال نیک اور دعا پر مشتمل ہین۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن اس وقت میرا یہ منشاء نہین کہ مین اس پر بحث کرون بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے۔ کہ دنیا مین شرعاً و عرفاً نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہین تو یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اوس کے دوست بھی خواہ عزیز و اقربا ہون اوس کا کوئی نام رکھین اور تمام دنیا مین کسی کو حق نہین۔ کہ اوس کے نام پر اعتراض کرے بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہے کہ اوسے اسی نام سے پکارین۔ جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اوس کے واسطے تجویز نہ کرین۔ خواہ موجودہ نام اپنے معانی کے لحاظ سے اس شخص یا چیز کے مناسب حال ہو یا نہ ہو بلحاظ شرافت کے سب کا فرض یہی ہے۔ کہ اسی نام سے اسے پکارین۔ اگر ایک بچے کا نام محمد فاضل رکھا گیا تھا اور اب اوس نے علم حاصل نہین کیا۔ تو کوئی قانون شرع یا عرف یہ حکم نہین لگاتا کہ اوس کا نام تبدیل کر دیا جاوے۔

اس امر کو زیادہ تر وضاحت کے ساتھ کھولنے کے واسطے ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہین۔ کہ اگر ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت دو پیسہ کو ہوتا ہو تو پھر بھی اسے پیسہ ہی کہا جاویگا۔ اور ہمین ضرورت نہ ہوگی کہ ادھنی کے نام سے پکارا کرین اور اگر ہم ایسا کرین۔ تو ضرور ہے کہ مالک اخبار کو رنجش پیدا ہوگی۔ اگرچہ ادھنی پیسے سے مقدار اور مالیت مین بڑی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا کہ ہم اوس کا نام ادھنی رکھدین۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار ہند مین شائع ہو۔ اور ہند کی زبان مین چھپے اور اہل ہند کا وطن ہونے کا دعوے کرتا ہو مگر اوس کے مضامین زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید پر مشتمل رہتے ہون۔ تو بھی ہمین مناسب نہین۔ کہ ہم اسے اس کے پسند کردہ نام کے سوائے کسی اور نام سے پکارین۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے واسطے حاصل ہے اور دنیا مین کوئی شخص پسند نہین کرتا۔ کہ اوس کو اس کے اپنے رکھے ہوئے نام کے سوائے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے **احمدی**۔ تو کسی شریف انسان کا کام نہین ہو سکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوائے اپنے بنائے ہوئے نامون سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے۔ جو مرزا کی طرف کسی تعلق کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا مین ایک م ... ہوا
جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی سب ... ہے
پر ہم نے تسلیم کیا کہ فی زمانہ مرزا ...
مسیحیت و مہدویت سے ر...
کہ مرزائی کے لفظ مین ...
ہو سکتا اور یہ بھی ...
ساتھ تعلق ...
نجات یقہ ...
اس کے ...
طیار ہین کہ ...
نہین کیونکہ یہ نا...
نہ ہمارے ...
کیا ہے ...
اس فرقہ ...
اس فر...
تو اس ...
حضرت ...
لوگ ...

رکھنے والے ہین کہ ہمارے پیر کے نام کے سوائے دوسرے لفظ سے ہم کو پکار نہین سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزون ہو سکتا ہے۔ وہ احمدی ہے اور اس واسطے اس لحاظ سے بھی ہم کو احمدی کہنا چاہیئے۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اگر کسی فرقہ کو اس کے بانی کے نام سے ہی پکارنا ضروری اور لابدی امر ہے تو کیون عیسائیون کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے مقتداء کا نام تو یسوع ہی تھا۔ جس کے معنے مین نجات یافتہ اور یہ نام اوس کا والدین نے اس واسطے رکھدیا تھا۔ کہ وہ دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک مین بعض لوگ جیون نام رکھتے ہین تاکہ وہ جیتا رہے اور ہم یقین کرتے ہین۔ کہ یسوع کا یہ نام۔ رکھنے والے نیک لوگ تھے۔ اور ان کی دعا قبول ہوئی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہین۔ حالانکہ مسیح اون کے مقتدا کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے کبھی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد مین بطور لقب کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہلانا پسند نہین کرتے۔ تو وہ کیون ہم کو مرزائی کے نام سے پکارتے ہین۔ ایسا ہی اس زمانہ کے نوجوان ہندو جنہون نے اپنے خیالات مین تبدیلی کی ہے وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدیدہ کی طرف منسوب کر کے **دیانندی** کیون نہین کہتے حالانکہ اون کو دیانند کے خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات کی پیروی اپنا فرض عین خیال کرتے ہین۔ پھر وہ کیون آریہ بنتے ہین اور دیانندی بننا نہین چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک بڑا عمدہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہاب وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی وہ شخص ہے۔ جو کسی شخص عبدالوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق رکھتا ہو جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام مین سے خارج کرنے کی اول سعی کی ہر دو صورتون مین وہابی کا لفظ اچھے معنے رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو استاد الاستاد اور فرقہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار تک اس امر کی لگائی۔ کہ لوگ ہمین وہابی کہتے ہین حالانکہ ہمارا نام اہلحدیث ہے۔

الغرض ہمارا نام مرزائی نہین بلکہ احمدی ہے اور ہم اون تمام کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہین مخاطب کرتے ہین۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا چاہتے ہین۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام بہت قریب آرہے ہین اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن ہے جس دن کہ احباب راستہ مین ہون گے اور اوس سے اگلا پرچہ یعنے ۳۱ دسمبر کا نکالنا بسبب اشغال جلسہ مشکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ ۲۴ اور ۳۱ دسمبر ہر دو تاریخون کے پرچون کے عوض مین ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاوے۔ جسمین کسی قدر جلسہ کے حالات بھی مندرج ہون۔ اس واسطے اگلی جمعرات کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہو سکتا ہے لہذا اس مین جلسہ کے متعلق چند مفید باتون کا لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے

جیسا کہ باہر کے آئے ہوئے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ امسال جلسہ پر آنے والے دوستون کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ احباب کا اس قدر کثرت سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑھنے اور ایمانی قوت مین زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر برگزیدہ احباب اپنے پُر جوش اور پُر حکمت کلمات کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہونچائین گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہون گے۔ پر اون کی دعائین جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تھے اور اون کا روحانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالے نے اپنے محض فضل سے آپکے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو دیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال کا اظہار کر چکے تھے۔ کہ اگر نورالدین پیر بنتا تو ہم اوس کے ضرور مرید ہو جاتے۔ یہ تو اون کی قسمت مین نہ تھا۔ کہ وہ اس یقین سے فائدہ اٹھا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم اس قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدا تعالے نے اس وجود کے واسطے لوگون کے دلون مین رکھی تھی اور یہ خالی از حکمت نہ تھی۔ خدا جانتا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خلیفہ ہے

ان ایام مین حضرت مسیح موعود کی طرح امیر المومنین کے دل مین بھی ہمارے ...

کا خاص جوش ہوگا اور یہ آپ کی دعاؤن کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے علامات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے مہتمم صاحبان نہایت محنت کے ساتھ احباب کے آرام کے واسطے ہر طرح کی طیاریان قبل از وقت مصروف ہین۔ لیکن اتنے بڑے مجمع مین اگر کوئی فروگذاشت کسی عزیز دوست کی خاطر داری مین ہو جائے۔ تو ہم امید کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کرین گے

وہ تمام نذرانہ کا روپیہ جو قبل ازین احباب حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کرتے تھے ظاہر ہے کہ اب وہ حضرت امیر کی خدمت مین پیش کرین گے اس کے علاوہ اخراجات لنگر کے واسطے جو ان ایام مین بہت بڑہا ہوا خرچ ہوتا ہے اور چندے کے روپیہ والے فنڈ کے واسطے امید ہے کہ دوست طیار ہو کر آوینگے

لیکن سب سے بڑی طیاری اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کرین اور روپیہ بھی خرچ کرین اور سفر کی تکلیف بھی اٹھائین اور لیکچر بھی سُنین۔ لیکن ہمارے دل ... ترقی نہ کرین اور ہم اپنی غفلت اور ... ہو کر اور بے جا دنیا داری کے ... کے اپنے معبود حقیقی کیطرف ... کے رسول کو کسی کی تہکاوٹ ... پیارے دوستو! ... ہے۔ کہ ایک ... تقوی کو اختیار ... تی پہونچیگی۔

... صاحب۔ ... اللہ وبرکاتہ۔ جو ... السلام کے ... لئے کی گئی ہے ... معززہ وقت ... از کم ایک مہینہ ... یا کرین۔ ... کے لئے جو ... طالب علمون

مین اول رہے ایک ٹائم پیس انعام دینے کی تجویز کی ہے اور اس کے لئے اپنے مکرم دوست خواجہ غلام غوث صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی خدمت مین لکھدیا ہے کہ وہ امرتسر سے ایک ٹائم پیس خرید کر بہت جلدی قادیان بھیجدیوین۔ امید ہے کہ سوداگر صاحب بہت جلدی پہنچانے کی کوشش کرین گے۔ والسلام

قاضی عبد الحمید۔ ناظر۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس

ریویو

حیات انیس	لکھنؤ کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر ببر علی انیس صاحب کی لائف لکھنے

کے فرض کو جناب اشہری صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے ایک شاعر کے سوانح لکھنے کا جو طرز اس کتاب مین اختیار کیا گیا ہے وہ اردو لٹریچر مین ایک ایجاد ہے کیونکہ اس مین میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قطع۔ مختلف مجالس مین شمولیت وغیرہ حالات کو ہی درج نہین کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعرا مثل شکسپیر کے ساتھ کر کے کتاب کو خصوصیت کے ساتھ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور چھپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت ۲ ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب مینیجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے ملنے کا پتہ ہے۔

مورکہ سید	پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جسمین حضرت کی وفات پر مخالفون

کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ۱ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ	مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخہ کیمطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ قسم دوم سے فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ ۴ر اور دوم ۲ر سوم عہ۔ علاوہ ازین کلاہ زری و لنگی ہر قسم پشاوری بھی موجود ہے۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان گورداسپور

وصیّت صادق

(جو ۲۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کو انجمن کو حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و خاتم النبیین واشہد ان مرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود ونبی اللہ ورسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ و سلامہ

اما بعد۔ چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں کہ موت کس وقت آ جاوے اس واسطے میں عاجز محمد صادق بن منشی عنایت اللہ مرحوم یہ وصیت کرتا ہوں اور خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اس کو چھاپ کر شائع کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام ترکہ یعنی میری وہ سب جائداد منقولہ و غیر منقولہ (جنہیں اس وقت علاوہ اسباب کے دو مکان شامل ہیں) اور آج کے بعد جو بھی جائداد میں پیدا کروں اور بوقت موت اپنے ملک میں چھوڑ مروں۔ وہ ساری کی ساری اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنیہ وغیرہ کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانشین اور انجمن کے سپرد کی جاوے۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مقرر ہو

میری دلی تمنا ہے کہ بعد الموت میری خوابگاہ خدا کے فرستادہ مسیح اور اس کے پاک نفس اصحاب کے ساتھ ہو اور عرصہ ہوا نو سال کا ہوا ہے جب کہ مجھے ایک رویا میں بشارت دی گئی تھی کہ میں مرزا صاحب کی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ... میں دفن کیا جاؤنگا پس اگر میری وفات کہیں باہر ہو تو میرے وارث اور میرے دوست ... لیکن اگر سلسلہ احمدیہ کی خدمتگزاری میں ... ایسی جگہ جانے کا حکم ہو۔ جہاں سے ... نہ لا سکیں۔ اور نہ میرا جنازہ آ سکے۔ یا اگر میں قادیان میں ہی وفات پاؤں

لیکن مقبرہ کے ناظم مجھ میں تمام شرائط کامل مومن اور خدا کے راہ میں جانفشانی کرنے والا ہونے وغیرہ کے نہ سمجھیں۔ تو یاد رہے کہ مذکورہ بالا وصیت سارے ترکہ کے دینے کی اس شرط کے ساتھ میری طرف سے مشروط نہیں ہے۔ کہ میں اس مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ بلکہ میرا ترکہ ہر حال میں اس راہ میں دیا جاوے خواہ میں کسی جگہ دفن کیا جاؤں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں فوت ہونگا اور کیسا موقعہ پیش آئیگا اور نیز اس مقبرہ میں دفن ہونے کی جو بڑی شرط ہے یعنی خدا کے ساتھ جانفشانی کا تعلق رکھنا۔ سو میں اپنے آپ کو ایک ناکارہ اور نابکار اور بے عمل اور بہت عاجز انسان پاتا ہوں۔ پس میں اس مقبرہ میں جگہ پانے کی بات کو اپنے رب کی ستاری اور غفاری اور اس کے فضل و احسان پر چھوڑتا ہوں۔

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ میں نے اپنے پسماندگان کے واسطے کچھ نہیں چھوڑا۔ بلکہ میرا ایمان اور یقین ہے کہ میں نے ایسا کرنے سے ان کے واسطے سب سے بہتر خبرگیر اور بہت اعلیٰ جائداد چھوڑی ہے۔ میں اپنے پسماندگان کے متعلق کسی اور طریقہ ... نہیں پاتا۔ اور میں اپنے غفور رحیم رب سے ... دعائیں مانگا کرتا ہوں لیکن ... اس دعا میں یہ۔ کہ میری ... جو میرے ... ساتھ تعلق ... نیت ... میں ... لفظ میں ... بھی اپنے ... اللّٰہم ... انک حمید مجید ... سماتنا ... کی وصیت ... اس کا ... مہیا ... لت ... ابد

انجمن تشحیذ الاذہان کا تیسرا سالانہ جلسہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ (وہ جلسہ جو ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلا جلسہ ہے) ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک ہوگا۔ اس کے ساتھ ۲۹۔ دسمبر کو ۸ بجے سے ½۱ بجے تک ہماری انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا۔ امید ہے۔ کہ بزرگان قوم بالخصوص نوجوان احباب اس دفعہ نہ صرف خود شریک ہو کر موجب رونق جلسہ ہوں گے۔ بلکہ اپنے ساتھ دوسرے دوستوں کو بھی لائیں گے۔ پروگرام جلسہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	افتتاح	قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن	۲۰ منٹ
۳	منشی نعمت اللہ صاحب گوہر	نظم	۱۰ منٹ
۴	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	خطبہ	۴۵ منٹ
۵	" " "	نظم[1]	۱۰ "
۶	اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی	لیکچر (اہل خدمت قوم) بحوشیلے جوانان تا بدین قوت شتو وبیا	۱۵ "
۷	" " "		۲۵ منٹ
۸	منشی عبد الخالق صاحب محرر میگزین قادیان	پنجابی نظم	۱۰ "
۹	مینجر و مختلف احباب	رسالہ کیلئے تحریکیں	۳۰ "
۱۰	میر مجلس صاحب	آخری تقریر	۴۵ منٹ

[1] یہ نظم میاں صاحب تیار کریں گے مگر جلسہ میں غالباً حکیم محمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

قسطنطنیہ میں عربی انجمن

ٹرکی کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ پانسو نوجوان عرب مختلف ملکوں کے باشندے ہیں اور آجکل قسطنطنیہ میں رہتے ہیں انہوں نے ایک عرب ایسوسی ایشن جاری کیا ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک اوغلی میں واقع ہے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہیں کہ اتفاق کی سوسائٹی کو پھیلایا جائے۔ اور بدوؤں کو تعلیم دی جائے اور کاشتکاری کے طریقہ میں ترقی کی جاوے اور لوکل کاشتکاری کی بھی ترقی کی جاوے۔ اور تین زبانوں میں اخبار جاری ہو یعنے عربی ٹرکی اور فرانسیسی زبان میں یہ اخبار لسان العرب کے نام سے ہوگا اور اسمیں عربوں کے خیالات شائع ہوں گے اسکی تعداد ... ہوگی اب تک ایک ہزار پانسو پونڈ بذریعہ چندہ کے جمع ہو چکا ہے۔

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بالادست حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی جانی ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو یہ سمجھائیں۔ کہ اون کی ملازمت پبلک کے آرام کے لئے ہے سٹیشن کا ایک بھنگی بعض وقت اس قدر ناز و تبختر سے چلتا ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ کوئی شریف آدمی اگر بھولے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاء اللہ چشم بد دور جواب تک دینا اپنی کسرِ شان کا موجب سمجھتے ہیں یا شائد اوقات گرامی میں حرج واقعہ ہوتا ہو۔ پھر کنسٹبل کا ہنٹر ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے پاس یا پہاٹک سے گذارتے ہوئے اس طرح چلتا ہے کہ جیسے حوالات کے قیدی ہیں اور سب چالان کرکے لائے گئے ہیں وہ نہیں دیکھتا کہ اس مجمع میں کئی شریف بھی ہیں بلکہ اپنی جائداد کی حیثیت سے اس کو گھر بار کو مول لے سکتے ہیں یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو چکٹ دھوتی پہنے تھا۔ طمانچہ مار دیا۔ اور دیر تک بھم رحج ہوتی رہی آخر جب اس نے ہتک عزت کے دعوے کا اعلان کیا اور بتایا کہ میں فلان ساہوکار کا بیٹا ہون تو اوس کے حواس درست ہوئے پھر چند شریفوں نے بیچ میں پڑ کر اون کی صلح کرا دی۔ پانی پلانے والے جو ہیں وہ خدا جانے اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں۔ اول تو آپ تشریف ہی کم لاتے ہیں اور جو آ بھی گئے۔ تو بس ایک جگہ ڈٹ رہے اب ہزار دن آوازیں دی جا رہی ہیں مگر آپ ہیں کہ خبر ہی نہیں ہوتے وہان سے ہلنا ہی قسم ہو گیا کسی نے زیادہ ستایا تو کہدیا کہ اگر ضرورت ہے تو یہان آ کر پی جاؤ۔ اب گاڑی چلنے کو تیار ہے اور مسافرون کی دھکا پیل ہو رہی ہے۔ اور جگہ پر دھینگا مشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ ادہر پیاس لگ رہی ہے بس کوئی اترے تو کیون کر اترے۔ پھر اس ڈول کو دیکھئے جس میں پانی ہے خصوصاً وہ ڈول جو میں نے دیکھا ہے۔ دو دو انچہ میل جم رہا ہے۔ بہشتی صاحب کے ہاتھ میں کہ ان پر دستانون کی بجائے میل کا غلاف چڑھ رہا ہے اور ناخنون کو باقاعدہ بڑھنے دیا ہے۔ جن حضور سے میری ملاقات ہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے پر کوئی سات آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو متبرک کرتے رہے ہون گے۔ پر پانی کی کیا مجال تھی کہ ہاتھون کے واٹر پروف کو دور کرتا۔

ایسے ایسے نقصون کی اصلاح کے لئے خاص توجہ ضرورکار ہے ملازمین ریلوے کو یہ ذہن نشین کیا جانا چاہئیے کہ وہ مسافرون کے آرام کے لئے ہیں نہ اون پر حکومت کرنے کے لئے۔ ریل کو جتنی آمدنی ہے اوس کا زیادہ حصہ تھرڈ کلاس کے مسافرون سے ہے۔ پس ان کے آرام کا زیادہ خیال چاہیئے۔

تاریخ ہند قابل اصلاح ہے

تاریخ ہند لیتھرج صاحب میں لکھا ہے کہ مسلمانوں میں سب سے اول ابو العاص عامل بحرین نے ۱۵ھ میں خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں سندھ پر حملہ کیا جو خلاف واقعہ ہے۔ سندھ پر حملہ عرب دو راستوں سے کر سکتے تھے۔ ایک سمندر کے راستہ دوم براہ ایران و بلوچستان مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ثانی کے سبب اس کے کہ ابھی مسلمان فن جہاز رانی میں مہارت اور بحری جنگ کا کافی تجربہ نہ رکھتے تھے اپنے عہد میں بحری لڑائیوں کے برخلاف تھے چنانچہ جناب امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) گورنر شام نے جب جزیرہ سائپرس واقعہ بحیرہ شام پر حملہ کرنا چاہا۔ تو خلیفہ ثانی نے وجہ مذکورہ کے سبب فوج کشی کی اجازت نہ

دی پس جبکہ | ا شام کے متصلہ جزیرہ پر حملہ کا حکم نہ
دیا گیا جب | قسم کی سہولت تھی۔ تو عامل بین کو بحیرہ
ہند ک | بحری سفر اور حملہ کی کس طرح
اجازت | ی گورنر بحرین نے ۱۵ھ
ہیں | ار دا ایران اہپر بلا
اہا | راس چھوٹی سی
بحری | ۔ اعظم کی
رائے | جارو
بن مو | طرح
در
ہو | یا
— | یران
برایانی
ان اپنے
رفیز زران کی
لمانوز
من نے
۔) کی
اور

ایران کی قومی طاقت موجود تھی ایران کے مشرقی اور جنوبی و شمالی صوبے ۱۵ھ تک مسلمانوں کے دست تصرف سے آزاد تھے ۱۵ھ کے بعد ایرانیوں سے کئی ایک جانگداز جنگ مثل جلولا وغیرہ متواتر ہوئے۔ مشہور جنگ نہاوند ۱۸ھ یا ۱۹ھ میں ہوا جس میں کہ یزدجرد شاہ فارس نے تمام حکام شرقی اور شمال جنوبی صوبجات ایران کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے روانہ کیا اسمیں فوج سندھ کا نام بھی لکھا ہے اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ خیال کرنا چاہیئے اور یہی امر عربون کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث ہوا مگر معرکہ نہاوند حدود سندھ سے دور خاص ایران میں تھا اوس کو حملہ یا فتح سندھ نہیں کہہ سکتے اور یہ واقعہ بھی ۱۸ھ یا ۱۹ھ کا ہے نہ کہ ۱۵ھ کا۔

جنگ نہاوند کے بعد ایران کے بڑے بڑے شہر اصفہان و ہمدان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانوں کو مشرق کیطرف بڑھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان ۲۳ھ میں بہادر احنف بن قیس نے اور کرمان سہیل بن عدی اور سیستان عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر فتح ہوئے اور سندھ کے راستہ میں یہ علاقے تھے جو ۱۵ھ تک ابھی مسلمانوں نے فتح نہیں کئے تھے اور پھر معلوم نہیں کہ مسلمان کس راستے سے پندرہ ہجری میں سندھ پر حملہ آور ہوئے مکران واقعہ بلوچستان ۲۳ھ میں حکم بن عمرو التغلبی نے فتح کیا مکران سے آگے عہد فاروقی میں مسلمانوں کا بڑھنا ثابت نہیں یہ سچ مکران اب تک علاقہ سندھ سے باعتبار نسل و زبان جدا ہے۔

عربی تاریخون میں صاف لکھا ہے کہ جب فتح مکران کا مال خمس صحار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمر رض نے حالات علاقہ مکران دریافت کئے تو جواب ملا۔ کہ

یا امیر المومنین ھی ارض سھلھا جبل و ماؤھا وشل و تمرھا دقل وعدوھا بطل وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر فیھا قلیل والقلیل ضائع وما وراءھا شر۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سنکر سرداران متعینہ مکران کو حکم لکھدیا کہ لا یجوزن مکران احد من جنود ہما۔ یعنے مکران سے آگے کوئی فوج نہ بڑھے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی میں لیتھرج صاحب کا یہ قول کہ ابو العاص نے خلیفہ ثانی کے عہد ۱۵ھ میں سندھ پر حملہ کیا قابل تسلیم نہیں اگر لیتھرج صاحب عربی تاریخون کو پڑھ سکتے تو یہ غلطی نہ کہتے یہ حال روائت واستاد ہے۔ انتخاب واقعات میں بھی راستی و انصاف اور دوف: اصول سے کام نہیں لیا گیا ہے پہلے مسلمان حملہ آور عبد الرحمن بن سمرہ بن جندب اور دوسرے گورنر سندھ عبد اللہ بن سوار العبدی اور مجاعہ بن سعد التیمی اور بہادر جنید بن عبد الرحمن کی فتوحات کا لیتھرج صاحب نے کہیں ذکر نہیں کیا ہے۔ جنید کی فتوحات صوبت پنجاب و وسیع ہیں۔ یہ سب اور محمد بن قاسم کے ذکر میں بھی کوئی دلچسپ بات نظر نہیں آتی بلکہ غلط بیانی سے خالی نہیں ہے تاریخ لیتھرج صاحب مروجہ مدارس پنجاب کے صفحہ ۵۰ سطر ۱۰ میں لکھا ہے "۷۱۲ء کے اندر خلیفہ بغداد کے عہد میں محمد بن قاسم نے ہند پر حملہ کیا حالانکہ اوس وقت خلافت بغداد کا نام و نشان نہ تھا اور بغداد آباد بھی نہ ہوا تھا۔

مراسلات

ایک وصیت

منکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ کا ہوں۔ چونکہ میں منظر ضعیف اور عمر رسیدہ ہوگیا ہوں حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہیں اس واسطے میں اپنی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ لودیانہ محلہ شیخ پورہ عرف موچپورہ جسپر مظہر بلاشراکت غیری مالک اور قابض ہے اس وقت بصحت عقل و قائمیت حواس اپنی کے بخوشی خود اپنے بیٹے مسمی قمر الدین احمدی کو مالک و مختار اور قابض قرار دیدیا ہے اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے جملہ دعوے کا بصدق اقرار ہوں اور جناب حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب کو ہی خلیفۃ المسیح الموعود تسلیم کرتا ہوں اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء کے مطالعہ سے معلوم ہوا پچیس روپیہ فنڈ جو ایک کار خیر میں خرچ کرنیکی قرار پائی ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت اس دسمبر کے جلسہ پر مبلغ ۲۵ روپیہ داخل کرے سو اس وقت میں مظہر نے جلسہ کے پہلے ہی اپنے ہاتھ سے مبلغ ۲۵ روپیہ خلیفۃ المسیح کو دیئے ہیں اور علاوہ اس کے میں اپنے بیٹے قمر الدین مذکور کو وصیت کرتا ہوں کہ خواہ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔

سال آیندہ ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء مدرسہ دینیہ جو مسیح موعود کی یادگار میں جاری ہوگا یا فنڈ مذکور میں یتیم فنڈ یا مد مذکور میں ۵ روپیہ خلیفۃ المسیح یا محاسب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور ۵ روپیہ آئندہ ہر دو سالوں کے جلسہ پر دیا کرے۔ اگر کسی باعث سے نہ جاسکے تو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کرے اسمیں کمی نہ ہو۔ دوم جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کی مد میں دیا جاتا ہے حتی المقدور میرے مرنے کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے سوم میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ شاہزادہ حاجی عبد المجید یا اور کوئی احمدی پڑھے چہارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک عمر رسیدہ کے مرجانے کے بعد رسماً برادری کو کھانا دیتے ہیں ایسی روٹی اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عند الشرع شریف کار ثواب میں داخل نہیں۔ پنجم۔ محمد شریف نابالغ یتیم و مسکین پسر چراغ الدین متوفی ذوالقربا میں سے ہے میری طرف سے اس کی تعلیم و پڑھائی میں مبلغ ۔۔ روپیہ بتدریج خرچ کرے اور جہاں تک مقدور ہو اوس کے ساتھ سلوک کرتے رہنا ششم میری تجہیز و تکفین وغیرہ ضروریات میں جو مناسب سمجھے خرچ کرے۔ ہفتم اپنے بھائی شادی ولد کریم بخش کو میرے مرنے کے بعد بجائے میرے سمجھے اور معاملات نسبت ناطہ و کاروبار دنیاوی وغیرہ میں اوس کے مشورہ اور صلاح سے ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفےٰ و دیگر اطفال سے بھی مشورہ لے لیا کرنا ہشتم آیندہ بشرط زندگی اس کے علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کروں اُسپر بھی عمل کرنا ہوگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے قمر الدین کو لکھدئے کہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۰۸ء

العبد

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ بقلم خود

ہمارا مستقبل

از قاضی اکمل صاحب

یہ مضمون ایک ایسا نازک مضمون ہے کہ اس کے لئے بڑے غور اور تفکر و تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور یہ سوال کچھ ایسا نہیں کہ اسے ایک تنہا آدمی حل کر سکے اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس جلسہ میں اسپر غور کیا جاوے ہمیں اپنے مشن کی اشاعت کے لئے یہ دیکھنا ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا کیا تھا کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہے تھے یا یہ کہ دُور دراز ملکوں میں نکل گئے تھے اور وہاں جاکر بود و باش اختیار کی اور اپنے نیک نمونے سے ملکوں کو نہیں بلکہ دلوں کو فتح کر لیا اون کے زمانہ میں سفر کے لئے

یا امن ہی نہ تھا یا آزادی ہی نہ تھی ایک
جانا کچھ تعجب انگیز امر نہ تھا مگر
کھنیاں پہن کر نکل کھڑے
دکھایا جو کسی نبی کی جما
تھے کہ اپنے آقا کو
چند درہم لیکر
مُرید نہ تھے
سید و مولیٰ حضر
جو تلواروں کے
اور پھر اوس کے نام
میں چکر لگانے لگے
ادنیٰ سے اپنے
خدا اس سے آ
بھی تیرے حبیب
بھائیو! اسے
تم کوئی معمو

خدا نے اپنے دین کے احیاء کے لئے اپنے کلمہ کے اعلاء کے لئے چن لیا ہے اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کرو وہ ہم ہی وہ ہیں جن کی نسبت قرآن کریم میں بشارت دیگئی ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یاد رکھو ہر چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے اگر تم وہ خصوصیتیں پیدا نہ کروگے جو صحابہ کرام میں تھیں تو کس طرح اس پاک جماعت کے جانشین کہلاؤگے دیکھو دنیا تم پر ناراض ہے کہ تم دنیا پرستوں کی اہواء کے تابع نہیں مگر میرے عزیزو! کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جب دنیا کا پیدا کرنیوالا بھی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبودیت ادا نہ کیا تم نے عہد تو کر لیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے مگر عملی رنگ میں اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گواہی دی تو یہ ہر حرکت ہر سکون میں دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرتے رہے عبد کہلانا آسان ہے پر عبد بننا بہت ہی مشکل ہے عبودیت فنا ہو جانے کو کہتے ہیں اور بیعت کرنا بک جانے کو جب فنا ہوگئے جب کسی کے ہاتھ بک گئے تو پھر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا وہ تو سب کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہوگئے اور سلف صالحین کے سوانح ہمیں بتلاتے ہیں کہ یہ سودا نفع کا سودا ہے اسمیں کوئی نقصان نہیں وہ کون ہے جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور اس سے دگنا چوگنا اسی دنیا میں نہ پایا۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کرنیکا مصمم ارادہ کیا۔ خدا نے اُنہیں اتنی اولاد دی کہ ریت کے ذرے گنے جاسکتے ہیں آسمان کے تاروں کا شمار ہو سکتا ہے پر ابراہیم ؑ کی اولاد کو نہیں گنا جاسکتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاں اس صدیق مرد نے دو چار مرد میں اپنے گھر کی جھوڑی خدا نے اُسے تمام عرب کا حاکم کیا اور حاکم بھی ایسا کہ دلوں پر حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوتا وہ ملکوں کو فتح کرکے اُنپر حکومت کر سکتے ہیں پر دلوں پر حکمران نہیں ہو سکتے لیکن وہ جنھوں نے خدا کے لئے محکومی اختیار کی خدا نے انہیں ایسا حاکم بنایا کہ لوگوں کے دلوں کے تخت گاہ ہوگئے پھر میرے مولا نے اون کو وہ درجے عطا کئے کہ جن تختوں پر بیٹھ کے کبر و رعونت سے خدائی کا دعوے کیا ان کے غلام ان تختوں کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا کے لئے کچھ چھوڑیں گے تو ہرگز یہ نہ ہوگی کہ ہم سے سب کچھ چھوٹ جائیگا بلکہ ہمیں اوس سے بڑھکر دیا جاویگا آؤ اپنے مال کو اس کی راہ میں فدا کردیں تا وہ مال پائیں جو ہمیشہ ہمارے پاس رہے آؤ اپنی جان اس محبوب پہ قربان کردیں تا وہ ابدی حیات پائیں جس کے لئے کوئی فنا نہیں آؤ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کردیں تا وہ اولاد پائیں جو ابد الآباد تک آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہو آؤ راتوں کو بہت دیر سونا چھوڑ دیں تا وہ نیند پائیں جو

[illegible]

ہو جو ہمیشہ سرور رہے آؤ اس کی راہ میں سفر اختیار کریں تا وہ منزل مقصود

ہمیں کہ ... نہیں۔ نقد مال نقد جان اور

مُقدّس شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مُحبّ مخلص جناب قاضی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرچہ بدر نمبر ۴۰ ۲۵ رمضان المبارک کے صفحہ پر کلامِ محمود درج ہُوا ہے جسکو آپنے دلکش نوٹ کے ساتھ آپنے پیش کیا ہے خدا جانے میرے دردمند دل کی اوس وقت کیا حالت تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم اتنا کام کر گئی۔ مجھے اوس وقت ایسا نور پیدا ہوُا۔ کہ پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہوگئی مین خود رویا اور جس جس کو مین نے سنایا اوس کو بھی رولایا۔ آخر میری طبیعت پر حضرت نوجوان سیّد کے اندرونی درد نے جو اُن شعرون مین بھرا ہوُا تھا۔ ایسا اثر کیا کہ بیخودی کی حالت مین آپ کے ایک ایک شعر پر مین بھی اوسی رنگ مین شعر بول بول کر حوالہ قلم کرتا گیا خدا جانے حضرت میان صاحب نے کیا [illegible] سامنے رکھ کر کیسے دردناک دل سے [illegible] مجھ کو [illegible] جو کچھ نکلتا گیا وہ آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور جسطرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کو پیش کرنے کا آپ ذریعہ ہوئے ہین۔ اسی طرح میرے دردِ دل کا اظہار بھی حضرت میان صاحب کی خدمت مین ان ٹوٹے چھوٹے شعرون کو پیش کرنے سے کرین [illegible] شعرون مین کسی کی یاد آگئی اور سب [illegible] ہوگیا۔ [illegible]

کوئی محمود احمدؐ سا بھی حیران ہو نہین سکتا
غمِ دین مین کوئی ایسا پریشان ہو نہین سکتا

جنہین یادِ خدا کی ہو ملی دشت مین ہو گہر
سدا آباد گہر اون کا ہے ویران ہو نہین سکتا

کریگا کیون نہ درمان ان کے دردِ دل کا چارہ گر
نہان جب وہ ہوئے اوس مین وہ پنہان ہو نہین سکتا

گناہون پر پشیمانی نصیبِ نیک بختان ہے
جو غافل وہ ہرگز ان پہ گریان ہو نہین سکتا

کمالِ عشق احمدؐ مین محبت کا ہے کیا کہنا
کہ تو اوس چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہین سکتا

خدا جانے کہ کس کس رنگ مین وہ شکل آئیگی
کہ جس کے ہجر مین صبر آ میری جان ہو نہین سکتا

اُدہر آخر کو جانا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
مزا اس درد کا ہے لین جو درمان ہو نہین سکتا

بھلا گم گشتگانِ عشق کو کیا روک پردون کی
رُخِ جانان ہے دل مین اون کے پنہان ہو نہین سکتا

یہ آبِ زر سے لکھنے کے ہو قابل مصرعہ محمود
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمین مسلمان ہو نہین سکتا

ہوا آخر اشکل آ سے گی بیمارِ محبت کی
ہو جسکی عاقبت محمود پنہان ہو نہین سکتا

غمِ دین کی پریشانی نے دکھلایا پریشان حال
یہ سچا خواب ہے خواب پریشان ہو نہین سکتا

جنہین فرقت مین .. تڑپاتا ہو پھر خود آ کو ملتا ہو
یہی سامان ہے ملنے کا کہ سامان ہو نہین سکتا

کلام پاک دلبر نے نہین جو جذبہ بخشا ہو
جُدا اون سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہین سکتا

غمِ دلبر ہو جب دل مین تو دلبر آ ہی جاتا ہے
بجز دل کے کہین پہ دلبر بھی مہمان ہو نہین سکتا

وہ ہین فردوس مین شادان گرفتارِ بلا ہو کر
وہ شاداں [illegible] آخر جو کہ خندان ہو نہین سکتا

[illegible] استقامت سے
[illegible] درمان ہو نہین سکتا

جنہد [illegible] دکھاتا ہے
[illegible] سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہین سکتا

عاجز حامد

کس عمر مین روزہ لڑکے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیرِ ناف بال پیدا ہو جاوین۔ یا نیند مین جماع کرے۔ فرمایا صحابہ بچون کو بھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے تے مین۔

۱۵۶ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال

ایک صاحب نے لکھا ایک امر دریافت طلب ہے۔ کہ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال بعد لگانے مصالحہ کے قابل جانماز بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہین۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

۱۵۷ باجا یا دف

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہ شادی مین باجا بجانا جائز ہے یا نہین اور یہ بھی لکھا کہ بازی گردن کا تماشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ کو دکھایا تھا اسواسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کے لئے جائز ہے۔ یہ رہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین دف تھی۔ مگر بات کو لوگون نے حد سے [illegible] اور حد سے بڑھا ہی گئے ہین۔

یہ بالکل سیاہ جھوٹ ہے اور رافضیوں کا افترا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بازی گرون کا تماشہ دکھایا یہ بالکل غلط ہے۔ وقت [illegible] نہین۔

ڈاک ولائت

ہندمین مسیح کی حواری کی قبر

ذیل کا خط اگرچہ ہندوستان سے آیا ہے مگر چونکہ اس کا مضمون متعلق مذہب عیسوی ہے جبیر عموماً بدر کی ڈاک ولائت مشتمل ہوتی ہے اس واسطے اس کو یہین درج کیا جاتا ہے۔

اخویم صادق الامنہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین تھوما حواری کی قبر کو دیکھنے گیا تھا وہ اگرچہ ہے اس کا ہندمین آنا تو ثابت ہوُا کیا تعجب کہ وہ بعد وفات عیسیٰ صاحب کشمیر سے ہندوستان کے راستہ سے یہان آگیا ہو ایک اور مقام تھوما مونٹ یعنی پہاڑی ہے جو مدراس سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے مین وہان بھی گیا تھا اور ایک پادری

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

اُم المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرت صلعم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ۱۶ سنہ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آنحضرت آپ سے بہت پیار کیا کرتے تہے۔ رجب ۲ سنہ ھ میں جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تہی آپکا نکاح حضرت علیؓ سے جن کی عمر اوس وقت ۲۱ سال کی تہی ہو گیا۔ آن حضرت نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ طلحہؓ وزبیرؓ اور مہاجرہ والصار کی جماعت کو بُلا کر خطبہ نکاح پڑھ دیا جس میں مُہر کی تعداد چار سو مثقال مقرر کی گئی تہی۔ اختتام خطبہ پر چہوہارون کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علیؓ کے گہر بہجوا دیا آپکے بطن سے حضرت علیؓ کے چھ بچے یعنی حسینؓ حسنؓ۔ زینب۔ ام کلثوم۔ محسن اور رقیہ پیدا ہوئے بوجہ نہائت درجہ خدا پرستی آپکا لقب بتول پڑ گیا تہا حسن وجمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہِ خداوندی سے سیدۃ النساء کے القاب ملے۔ آپنے اپنے والد رسول خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم وتربیت پائی تہی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکہتی تہیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبہی کبہی مسجد نبوی میں وعظ فرماتی تہیں آپکے خطبات اب بہی کتب سیر میں موجود ہیں اور نہائت مدلل اور پُر جوش ہیں۔ ۱۱ سنہ ھ میں آنحضرت کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کر سکیں اور اسی سال آپنے بہی وفات پائی۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا

آپ ابو طالب بن عبد المطلب کی صاحبزادی اور آنحضرت صلعم کی چچا زاد ہمشیرہ تہیں اور بڑی پارسا اور نیک بخت صحابیہ تہیں ۴۶ احادیث ان سے مروی ہیں اور اشعار کا بہی آپ کو بہت شوق تہا۔

ریویو

پردہ سسٹم پر مسدس لٹریری کلب امرتسر نے پردہ سسٹم پر ایک مسدس نتیجہ طبع شیخ عبد الرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی بقیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کیا بلحاظ خوبی عروض وقافیہ اور کیا بلحاظ مضمون قابل تعریف ہے اوس میں سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

نہ سیکہیں علم وصنعت عورتیں مذہب نہیں اپنا
رہیں محروم اِس چشمہ سے یہ مشرب نہیں اپنا
تجارت سے نہ ہوں آگاہ یہ مطلب نہیں اپنا
ترقی کچہہ کریں وہ مُدعا یہ کب نہیں اپنا
کریں تحصیل لیکن انقیاد پردہ داری میں
نہ آئے داغ جس سے دامن پرہیز گاری میں

جوان عورت کہُلے منہہ جب۔
رگ صبر وشکیبائی پہ اک تا

نکلنا عورتوں کا اَب ۔۔ تا
روان ہر کوچہ و
نکلے
یہ ر
چھ
یہ وہ

رائل ڈائری ۱۹۰۱

یہ ڈائری جیبی تقطیع
رکہا گیا ہے جس
تاریخ دیگئی ہے
وعدالت و ۔۔ ر
متفرق یا
ڈائری کو

ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵ر اور صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

پارہ اوّل قرآن مجید نہائت خوش خط عمدہ موٹے کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب حنفی القادری حال منیجنگ ڈائرکٹر ضلع دارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے۔ صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی نکالے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۳ر۔ تجار کو خاص رعائت

الخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکہتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود وباش رکہیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب وجوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صاحب داد۔ شیخپور۔ گجرات	احمد یار خان ۔ صوابی
عیدا۔ موضع سنگہ سرود ل گڈھ	عبد الغفور خان ”
یاست پٹیالہ۔	اہلیہ سردار بہادر ”
ت خانیہ۔ کوٹ جھونگرہ	صاحب دین گوڑیالہ گجرات
ش صاحب شیخپور گوجرات	تجمل حسین۔ ہنڈ۔ بجنور
ن شاہ صاحب لالہ موسیٰ	میر بشارت علی خان ” ”
صاحب شادیوال گجرات	ہمشیرہ ” ” ” ”
م محمد صاحب گوڑیالہ گجرات	غلام حیدر صاحب ” ”
بد الرحمٰن ۔ لائل پور	علی اکبر صاحب دہوبیا۔ پشاور
ن بتول وہرم کوٹ بگہ	محمد مقبول سلاہکے۔ سیالکوٹ
ر، ہنیاط شادیوال گجرات	حافظ مولوی محمد عالم صاحب
ر بہادر ۔ صوابی	جنگا بنگیال متصل گوجرخان
اُن ” ”	نور الدین وثیقہ نویس لوہیان

انتخاب الاخبار

لندن کی عدالت پریوی کونسل مین مسٹر تلک کی اپیل کل ۱۵ دسمبر کو سماعت کی جاوے گی۔

وکٹوریہ جوبلی ہندو ٹکینکل انسٹیٹیوٹ لاہور کو ماہ نومبر مین ۵۳۸ روپیہ چندون سے ملا۔

ملک سندھ کے دونون اسلامی اخبار متنبہ کیے گئے کہ شورش افزا تحریرون سے باز آئین

بصرہ (عرب ستان) سے ۱۱ سالہ لڑکا تعلیم انگریزی کے لئے علی گڈھ کالج مین داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۶۲۱ مرے صوبہ جات متحدہ مین ۹۳ پنجاب مین ۱۳۰۶۔

علی پور کے مقدمہ بمب کا ایک گواہ مفسدانہ کاغذات کی اشاعت کے لئے پکڑا گیا ہے۔

بیتیہ کے ساہوکار دیوہنیدار رادہامل کو بجرم مفسدہ پردازی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

اٹنہ کوٹمشور کے تینون قیدیون کو بجرم ہنگامہ شدید ۱۰ سال قید کی سزا ملی۔

حیدرآباد دکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب تک پہونچا یعنے ۹۰ ہزار۔

ملتان ٹرین کی چلتی ریل گاڑی مین ایک یوروپین لیڈی مسافر کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیفکورٹ لاہور مین بمد جیوری کے چلتا تہا اس کا فیصلہ دیاگیا۔ جیوری نے ملزمون پر جرم ثابت پایا۔ اور مسٹر جسٹس ریڈ صاحب بہادر نے شولڈم کو پہانسی اور اس کے ساتہی سولنس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزادی شولڈم کی طرف سے بہت چالاکی کی گئی تہی لیکن چلنے نہ پائی۔

آسٹریا کے وزیر اعظم کو تاکید کی ہے کہ ٹرکی کے ساتہہ جلدی مصالحت کرین ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہ بہی سمجہایا ہے کہ ٹرکی کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد مین پچہتانا پڑیگا

بدہ وار گذشتہ کو پیکن مین متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ کی رسوم وداعی رسم ادا کی گئی۔

شاہی لاش گورستان کو لیجا کو لیگئے وہان محفوظ رہیگی تا وقتیکہ قبر کہود کر تیار کی جائے۔

لاش کے جلوس کے ہمراہ چہ ہزار ماتمی لوگ جمع تہے چار ہزار سپاہ رستون مین دو زانو استادہ تہی۔

چین کے ریجنٹ کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطاء سے گئے جب تک شہنشاہ بلوغ حاصل کرین گے۔

امریکن بجٹ مین دو کروڑ ۹۰ لاکہ پونڈ کا خسارہ رہے۔

ٹیکسون مین عظیم ترقی کرانی ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز

تبریز کی آخری جنگ جو اہل ملت اور عین الدولہ کے درمیان ہوئی تہی اور مشروطین نے بعد فتح کئی کوس تک عین الدولہ کا تعاقب کیا اور سپاہ دار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے سرکاری سپاہی مقتول ہوئے۔ مشروطین مین سے بہی ایک جماعت شہید ہوئی جب شہداء کی لاشون کو غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدون مین ۲۲ عورتین تہین جنہون نے مردانہ لباس پہنکر لڑائی مین حصہ لیا اور شربت شہادت خوشی سے نوش کیا۔ اخبار حبل المتین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے ہے جسکی نظیر گذشتہ قرون مین بہی کم ملے گی۔

دولت علیہ نے شیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہونے سے وہان بہت اصلاحین عمل مین آرہی ہین پاشائے موصوف نے دستوری حکومت کا اعلان کیا ہے مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیانی راستے ت کا بندوبست ہوا ہے۔

امریکن قدرت

امریکن پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب کی جگہ اب مسٹر ٹافٹ ... یہ تو سبکو معلوم ہو لیکن یہ خبر غا... حب عہدہ جلیلہ ... سے سب ... ئے مین وہ امریکن ... پ کو ۲ ہزار ... م حالانکہ ...

جنگ سمالی لینڈ

پایہ تخت اٹلی مین سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اٹلی کی فوج نے مقام بلاد واقع سمالی لینڈ مین ملاسہ کے دو ہزار درویشون کی جماعت کو شکست دی بہت درویش مارے گئے ان کی ۸۴ نعشین مین اٹالین فوج کا کچہہ نقصان نہین ہوا۔

۵ دسمبر کو بمبئی مین ایک گودام مین آگ لگ گئی جسمین ۳۰ ہزار بورے شکر کے تہے۔

افواہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پہر پنجاب مین شامل کر دیا جائیگا

جرمنی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چٹھیون کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ جاری ہو جائیگا جیسا کہ انگلستان اور امریکہ کے مابین قرار پایا ہے۔

قسطنطنیہ کی سب سے آخری خبرون مین ذکر ہے کہ آستانہ کے آسٹروی سفیر مارکوئیس پیلاولیسینی نے ۸ دسمبر کو وزیر اعظم دولت عثمانیہ سے ملاقات کر کے بیان کیا کہ جونہی آسٹروی مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت مین موقوف ہوجائیگا اسوقت وہ بوسینیا وہرزگونیا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجاویز پیش کریگا وزیر اعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جونہی مناسب تجاویز آسٹریا کیجانب سے پیش ہونگی بائیکاٹ فوراً دور ہوجائیگا

دجلہ اور فرات کے درمیان آبپاشی کی جو تدبیرین اختیار کی گئی ہین انپر پانچسال کے عرصہ مین ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف ہوگی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑہہ جاویگی اور دوآبہ مذکور نہائت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

ضرورت عام

(ردّیہ)

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس رفاہ عام کیلئے موجود ہین اور نفع نے کا چندان خیال نہین کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کیلئے قیمت فی تولہ ۔/

... تنجنوش۔ مقوی معدہ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی بواسیر ... ۲۰۰ کثرت پیشاب مین مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۴/

سلیمانی۔ ہاضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ۔ درد معدہ ... وفاک طوفان آیا ... مفید قیمت نیم سیر ۔/ ... کشتہ سنگہیہ۔ مارگزیدہ سگ گزیدہ ... عام شہرین سیلاب ... دق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹/ ... ہنسکاری ... نہدم ہوگئین اور ... ام بیماریون مین مثلاً جالا۔ دہند۔ پہل کیلئے مفید۔ ... گئے ... لہ عمر آتشک وسوزاک وغیرہ جس بیماری کیلئے دوائی ہو ارزان قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہوسکتی ہے۔

مندرجہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح | یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی

کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابیں (مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود) کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطرز ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ :-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور

تراقص کو ضبط نہیں کرسکتا۔ قیمت صرف ۶ ر کردی گئی ہے۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے جلد منگوائیں۔ قیمت ۳ ر

براہین احمدیہ | یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی کی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی ہے اور اسی میں وہ الہامات بھی درج ہیں۔ جو آجکل پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد ۱۲ عہ اور مجلد صہ [illegible] خریداران بدر کو عہ ر رعایت سے دیا جا[ئیگا]

در ثمین | حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ [والسلام] کی تمام نظموں کا مجموعہ ہے جو کہ پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں۔

قیمت بے جلد ۶ ر مجلد ۸ ر

شہری [illegible] کلنکی اوتار | کلنکی اوتار یہ کتاب [illegible] کی ضرورت [illegible] قیمت فی [illegible]

ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت دلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے - قیمت ۸ ر بہت جلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا | مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب ہندی نظم نہایت دلچسپ و عجیب و غریب ہے جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۰ ر ہے۔

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں قیمت صرف ۱ ر

غلامی اور عصمت انبیاء | مقالہ ریویو آف [ریلیجنز] کے متفرق [illegible] احمد دین صاحب [illegible] پشاور [illegible] نے باجازت صدر انجمن [illegible] عمدہ چھپوا کر اس [illegible] متفرق مضامین [illegible] ہے۔ قیمت [illegible]

اسلام کی [illegible] | [illegible] حیرت کی [illegible] کئے [illegible] کیا گیا ہے اور [illegible]

تعلیم مستورات | مستورات کے لئے مفید - قیمت ۰ ر

کاسر احمدی | (الہ داد والے) قیمت ۰ ر

کاسر احمدی | (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۰ ر

لیکچر مہر سنگھ | ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۰ ر

سیر ہند | ہندوستان کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب ہے قیمت عہ ر کی بجائے عہ کردی گئی ہے۔

عیسائی مذہب | یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۰ ر

مورکھ سیدھ | پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعودؑ جس میں حضرت کی ذات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں لحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ۰ ر دفتر بدر سے طلب کرو

معیار حق ۰ ر — القول الصحیح ۱ ر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی سوسائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نہیں کہ جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع و المشہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقا، و زردی رنگ... و تنگی النفس و دق و شیخوخیت فساد ہضم و الخون و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلسل البول سیلان منی - یبوست او جاع مفاصل وغیرہ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت فی تولہ ۸ ر دو تولہ ۱۲ ر پانچ تولہ للعہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر قادیان

بدر

BADR — QADIAN

دوا ہے شفا ہے یہی عرش دار الامان ہے یہی | [illegible] ۲۸۸ | چہ گویم [illegible] دار الامان یہی

مورخہ ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ [illegible] صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء [illegible]

[illegible] سے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۹ — نمبر [illegible]

دس شرائط بیعت

[illegible]

آج [illegible] شریک [illegible] اجتناب کریگا [illegible] فسق و فجور اور ظلم اور خیانت [illegible] نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور [illegible] نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ [illegible] رسم اور [illegible] ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا [illegible]

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن سوء واعظ [illegible] است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ [illegible] بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔

رسید زر اخبار میں دیجاویگی الگ رسید نہ دی جاوے گی البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید ملیگی اور اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو دفتر اخبار سے دریافت کرنا چاہیئے [illegible] تمام [illegible] گر [illegible] ایڈیٹر [illegible] منیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ [illegible] ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ حاضرین بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کربستہ رہونگا۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر [illegible] کے اہتمام [illegible] مفتی محمد صادق منیجر اخبار [illegible] چھپکر شائع کیا گیا)

طیاری جلسہ

چودہری رستم علی صاحب مہتم لنگر خانہ درخواست کرتے ہین - کہ ہر مقام کے بھائی جو یہان جلسہ پر آنا چاہتے ہین - اپنی صحیح تعداد سے ضرور مطلع فرمادین -

سب صاحبان اپنے اپنے بستر لیتے آوین - بستروں کے لئے پچیس چھبیس جھکڑون کا انتظام کیا گیا ہے - جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولت ہوگی - جھکڑے بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہون گے - اور ایک جماعت احباب کے استقبال کے واسطے بھی موجود ہوگی - وہ سب انتظام کرین گے سارٹیفکیٹ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام درخواست کر کے منگوالیا جاوے - جس کے دکھانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر آمد و رفت ہوسکیگی - ۲۵ - دسمبر تک احباب کو آجانا چاہیئے سرٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے واسطے سکرٹری صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے - نہ کہ دفتر بدر مین جیسا کہ بعض صاحبان بھیجدیتے ہین -

اخبار جماعت احمدیہ

منی پور } نیاز اللہ صاحب اطلاع کرتے ہین - کہ مولوی غلام امام صاحب پر رات کیوقت ایک چور نے حملہ کیا - مگر اللہ تعالے کے فضل سے مولوی صاحب موصوف بچگیا - اور چور گرفتار ہو کر دس سال کے واسطے کالے پانی بھیجا گیا -

انجمن دہلی دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ دہلی ارسال فرمائی ہے - جو جب گنجائش ہو چھپ سکیگی کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس مین سے کچھہ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے -

رپورٹ کے عنوان جہان تک مین سمجھتا ہون ایک مذہبی باقاعدہ انجمن یا مجلس منتظمہ کی رپورٹ سالانہ مین خاص کر جبکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہو امور ذیل کی تفصیل ہونا ضروری ہے -

۱ - نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (ہ) تبلیغ زبانی (و) کتابون رسالون اور اشتہارات کی اشاعت (ز) ماتحت انجمنہائے ضلع کی کیفیت (ح) مبائعین کی ترقی تعداد - (ط) سلسلہ عالیہ کی نسبت لوکل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے ساتھہ اون کے برتاؤ مین تبدیلی یعنے احمدیون کی ہر دلعزیزی - ان کے خلاف تعصب - ٹارچرین مین کمی بیشی - (ی) صدر انجمن کے ساتھہ تعلق اور اوس کے احکام و مقاصد و منشاء کی بجا آوری اور کل انجمن نے کیسی کچھہ کی ہے ؟ (ک) انجمن ہذا نے اپنی مقامی پوزیشن کو قائم رکھنے یا روز بروز اعلےٰ تر پایہ پر پہنچانے کے لئے بحیثیت ایک آرگنیزیشن کے کیا کچھہ کارگذاری کی - (ل) حساب آمد و خرچ جس مین دارالامان کی مقررہ امدادی مدات کے علاوہ مقامی مصارف و ضروریات اور مالی حالت کی بھی تفصیل ہو - (م) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(ا) نماز جمعہ عموماً ہمیشہ مستری صاحب کے مکان پر ہوتی ہے جسمین افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران انجمن بھی سارے شریک نہین ہوتے -

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تا حال کوئی انتظام نہیں ہوا یہان نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ - اور نہ سننے والے - آٹھوین دن کی نماز جمعہ ہی مین نہین ہوتے روزانہ درس ہو تو اوس مین کیا شریک ہون گے -

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار بھی باقاعدہ جلسہ کا اب تک کچھہ بندوبست نہین ہوسکا - اللہ رحم فرمائے اور ہمین دینی کامون مین سرگرمی کی توفیق بخشے - آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہین اور ضرورت ہوئی تو عموماً نماز جمعہ کے پہلے اور بعد بھی تھوڑی دیر کے لئے مل بیٹھتے ہین اور اسی مین امور پیش آمدہ طے ہوتے رہے -

(ہ) - زبانی تبلیغ کی خدمت جہان تک ناچیز راقم کو معلوم ہے - صرف ایک محب دین و ملت سے بن پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا -



خطبہ جمعہ
۹ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

ولاتلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

پر خطبہ جمعہ پڑھا گیا - دنیا مین ایک فرقہ ایسا ہی ہے - کہ راستبازی ان کی فطرت مین داخل ہوتی ہے ایک فرقہ وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتھہ ملادیتا ہے اور پھر اپنے تئین سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چھپادیتا ہے - نیکی کا حال بیج کی مانند ہے کہ تخم اچھا ہو - پر زمین اچھی نہ ہو - زمین اچھی ہو تو آبپاشی نہ ہو - آبپاشی ہو تو حفاظت نہ ہو - پس خوش قسمت انسان کو نیک ماں باپ نیک ہمنشین عمدہ تربیت و نگرانی حاصل ہوتی ہے

اقیموا الصلوۃ - نماز کو قائم کرو - بعض کام روز مرہ کی عادت بن جاتے مین - پھر اون کا لطف نہین رہتا - دیکھا گیا - کہ زبان سے اللہم صل علے ہو رہا ہے مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے -

پس نماز کو سنوار کر پڑہو - اور جو معاہدہ نماز مین کرتے ہو - عملی زندگی مین اس کا اثر دکھہو زبان سے کہتے ہو - ایاک نعبد - ہم تیرے فرمانبردار مین مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو - پھر واعظون کو ڈانٹا ہے - کہ تم دوسرون کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئین بہلاتے ہو - پس تم دونون سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو اور دعا کرو - نماز پڑہو - کہ یہ دونون کام خاشعین پر گران نہین - جب مذکر و مونث دونون جمع ہون - تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مونث کی طرف جاتی ہے انگریزی مین بھی مرد و عورت مین سے عورت کو پہلے مخاطب کرتے ہین - جن کو اللہ تعالے کے حضور حاضر ہونے کا یقین ہو - وہی حقیقی خشوع کرسکتے ہین -

خط و کتابت } جو صاحب خط لکھین - وہ اپنا نمبر خریداری ساتھہ ضرور تحریر کرین ورنہ تعمیل مین بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط کی تعمیل نہین ہوسکتی -

اور نیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے - ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

کلام امیر المومنین

ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وارثِ اخلاق احمدی اقدس

اسرار سرمدی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہ ۔
آداب نیاز مسنونہ کے بعد گذارش حال یہ ہے ۔ کہ موضع ... کی قضار میرا بھائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا ۔ کہ میرا بھائی بقضاء الٰہی فوت ہو گیا ۔ اب گاؤں کے لوگوں نے مجھے واسطے قضا کے مقرر کر لیا ۔ کہ نکاح جنازہ تم ہی کرو یا کرو ۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کر لیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آ گیا تو ہماری بات ان کو سننے نہ دیگا اب ان کے نکاح میں اور ان کی میت میں اور بروز جمعہ خطبہ میں حضرت اقدس کے مامور من اللہ ہونے کا ذکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے مخالف و موافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور تو کل بدعات موقوف کر دیں ۔ مگر ایک دسوان ۔ بیسوان چہلم یا کہیں گیارہویں کی روٹی آگے رکھ کر کچھ ... پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے مگر وقت اس کے بدعت ہونے کا ذکر تو کیا جاتا ہے ۔ مگر ... عادت کا چھوڑنا مشکل ہے ۔ مگر مجھے اس کام سے بہت کراہت آتی ہے دل میں بہت جوش آتا ہے کہ ان کو کہا جاوے کہ اگر مجھ سے قضا کرانی ہے تو روٹی پر ختم کرانا اور ... کچھ بدعات ہیں چھوڑ دو ۔ تو میں قضا کرتا ہوں ورنہ تم جس کو چاہو مقرر کر لو ۔ مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا پھر سوچتا ہوں کہ کہیں یہ بات گناہ بھی نہ ہو کہ تم ... آہستگی ان کو سمجھانا تھا ... جاتے تھے ۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑتا ہوں جس طرح حضور حکم فرما دیں گے اسی طرح عمل میں لاؤنگا اور بندہ کو کچھ ... کا خیال نہیں کیونکہ فضل ... من ... نہیں ۔ اللہ ... روزی دینے والا ہے ... حضور کے حکم آنے تک یہ کام کرتا ہوں پھر جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں گا ۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کے نفل پڑھ کر سو جایا کرتے تھے ۔ پھر اٹھ کر نفل پڑھا کرتے تھے جب میں اپنی حالت دیکھتا ہوں ۔ کہ سردی کے موسم میں فرض نماز کو صبح کے وقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کئی کئی دفعہ اٹھ کر وضو کیا کرتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے مجھے نفلوں کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم ہو تو تیمم کر لیا کروں ۔ فرض نماز کو وضو کیا جاوے ۔ اگر یہ بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کروں یا نہ کیا کروں ۔ مفصل حکم تحریر فرما دیں ۔

اس خط کے جواب میں حضرت امیر المومنین نے ارقام فرمایا ۔ "سب سے مقدم ہے ۔ کہ آپ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھا دیں ۔ کہ مسلمان ہو جاویں ۔ پھر نماز کی تعلیم دو ۔ پھر زکوۃ کی ۔ پھر روزہ و حج کی ۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھانے کا حکم ہے ۔ آپ ضرور قضا کریں ۔
سردی اور بڑھاپا ۔ پھر تہجد میں آپ تیمم کر لیا کریں نیت کو ثواب پہونچتا ہے ۔ باقی غلطیاں تب بتدریج نکل جاوینگی ۔

ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب

مسلام د
علیکم طبتم

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہیں اور چاہا کہ قصۂ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقوال سے باہمی تناقض کو دور کر کے خوبی و حقیقت کو دل نشین کر لوں ۔ مگر سادہ لوح مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر میں وہ ۔ وہ قصص رطب و یابس بھر دئے ہیں ۔ کہ جن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خبط الحواس ہو کر معترضان کے جواب میں) لاٹھی اور گھنڈے فتوؤں سے اسلام کو اسلام قبول کروانا چاہتا ہے ۔
اور یہ ساری تاریکیاں الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئیں ۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عریضہ ہذا پیش کر کے ملتجی ہوں کہ برائے خدا و رسول و بحق میرے مولا و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نکات میری خاطر نشان فرمائیں ۔

سوال نمبر ۱ ۔ احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے حضرۃ آدم علیہ السلام کا پیکر جسمانی خاکی تھا اور جمہور کے نزدیک جنت لطف روحانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ ہے پس قاعدہ یہ چاہتا ہے ۔ کہ جنت میں جسم عنصری تو در کنار بلکہ جرم فلکی بھی نہ ہو ۔ ایسی بحث پر حضرت عائشہ جسمی معراج سے منحرف و رافع ہوئیں ۔ پر نص قرآنی سے آدم کا معہ اپنی زوجہ کے جنت میں سکونت پذیر ہونا ثابت ہے ۔

سوال نمبر ۲ ۔ جبکہ آدم کا جسم مٹیلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا ہی گیا تھا ۔ تو اھبطوا منہا جمیعًا سے کیا مراد ہے

سوال نمبر ۳ ۔ حدیث شریف میں وارد ہے ۔ کہ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ۔ اور اسی طرح انجیل متی باب ۴ میں ، شیطان نے مسیح سے کہا کہ تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھ دوں ۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔ کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کے لئے بندگی کر ۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب سے جدا ہے ۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے ۔ اور اگر واسجدوا لآدم میں لام بمعنے الیٰ ہو تو اس تقدیر پر معنے یہ ہوئے ۔ کہ آدم کو جہت قرار دیکر سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کروایا ۔ تو ایسی تعلیم وساتیر ساسان پنجم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامۂ وخشور کلکشاہ ۔ پھر وہ لوگ کیوں گنہگار ہیں ۔ جو آفتاب یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہیں ۔

جواب سوالات مذکورہ بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
صید نزدیک است ۔ دور انداختہ ۔

۱ ۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے ۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے ۔
ثبوت ۔ ۱ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم
۲ ولکم فی الارض مستقر
۳ انی جاعل فی الارض خلیفہ

۲ ۔ اھبطوا منہا ۔ ایسا ہے جیسے اھبطوا مصرًا اس ملک سے حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے ۔
حسب الحکم آدم ہندوستان سرندیپ پہونچے

۳ ۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الٰہی کا سجدہ کرو اسجدوا لآدم ۔ سجدہ کرو آدم کے باعث ۔ جنت آدم وہ تھا جس میں دجلہ فرات ۔ سیحون جیحون ندیاں بہتی ہیں ۔ توریت کے ابتدا میں اور صحیح مسلم کے ابتدا میں ایسا لکھا ہے ۔

بد دعا نہ کرو

ایک شخص نے کمزوریوں سے تنگ آکر حضرت امیر کی خدمت میں خط لکھا اور موت کی خواہش کا اظہار کیا ۔ حضرت نے جواب میں فرمایا ۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس میں اکثر اوقات استغفار ۔ لاحول ۔ درود ۔ الحمد پڑھا کرو یہ مجرب علاج ہے آپ جب تک ملا نہ کریں گے یہ کمزوری دور نہ ہوگی الا ان یشاء اللہ ۔ کبھی اپنے حق میں بد دعا نہ کرو تاکید ہے اللہ تعالیٰ پر کسی کا احسان نہیں جب دعا کرو نیک کرو اگر وہ سنتا ہے ۔ تو کیا بد دعا ہی سنتا ہے اور نیک دعا نہیں سنتا ۔

البدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

موجودہ انقلابات مین احمدیون کا پارٹ

احمدیت کیا ہے؟ اس زمانہ مین اسلام کا سچا نمونہ اور اوسکی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدہی سڑک جسپر چل کر انسان اپنی ہستی کی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کدورتون مین رات دن غرق رہنے کے سبب روحانی آنکھہ اگر کہو نہین بیٹھے تو کم از کم دوربینی کی نگاہ سے محروم ہو چکے ہین وہ اگر ایسا خیال کرین کہ یہ سلسلہ چند روزہ ہے اور تہوڑے عرصہ مین ختم ہو جائیگا۔ تو کچھہ تعجب کی بات نہین لیکن حقیقت شناسی کی دوربین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان سے ساتہہ ملا کر دیکہتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہین رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح ناصری کے حواریون کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکہتے تہے اور کسی کے وہم و گمان مین بہی نہ آسکتا تہا۔ کہ اس کانٹون کا تاج پہننے والے کی عزت کا ستارہ کسی زمانہ مین اس قدر عروج پائیگا کہ بڑے بڑے سلاطین اوس کا نام سننے پر سر جہکا دینگے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پر نازل شدہ اس کلام الٰہی کو کہ "بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈین گے" ایک وہم اور خیال یقین کرتے ہون۔ مگر زمانے کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کرنیوالا کلام نہین۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتین پوری ہو کر رہین۔ ہمارا مسیح دنیا مین امن اور صلح کا پیغام لیکر آیا ہے نہ اوس نے تلوار کو ہاتہہ مین لیا۔ اور نہ اوس نے ہمکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتہہ مین لین۔ بلکہ فروتنی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے کا ہم سے عہد لیا۔ اور ہم اس عہد پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہین۔ آہنی تلوار کا تو ذکر ہی کیا ہے ہمارے امام نے ہمین اس امر کی بہی اجازت نہین دی کہ ہم بعض شورہ پشت آریون یا بدماغ بنگالیون کی طرح زبان کی چہری کو چلائین یا قلم کی سختی سے کام لین ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے ایسا ہی کر کر ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے احسانات کے شکر گذار رہین اور اس کی حکومت کے انتظام مین اوس کی حتے الوسع امداد کرین۔ غرض ہم وہ لوگ ہین جو صرف امن و امان کا پیغام دنیا کیواسطے لائے ہین ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہین اور سب کو سلامتی کے جہنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہین۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد مین کامیاب کر کے دکہائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ انسان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ پس دنیا مین جو کچھہ انقلابات کی تارین متحرک ہو رہی ہین ان سب کا مرکز اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بے امنی اور بے چینی کو دیکھہ کر دنیا گھبرائے اور حیران اور پریشان ہو تو ہو پر احمدی اطمینان کی نگاہ سے اپنے خدا کے عجائب کامون کو دیکھہ رہا ہے شاہ ایران اور اوس کی پر جوش رعایا کے درمیان مطالبہ پارلیمنٹ پر جنگ و جدال۔ ینگ ٹرکش پارٹی کا مملکت ترکی کے لئے اصلاح کے دروازون کا کہول دینا۔ اس زمانہ کی عجیب سواری ریل کا مزار مبارک کا پابوس ہو جانا جاپان جیسی چہوٹی سی ایشیائی سلطنتون کے ہاتہون خرس کا بیڑا صحیح معنون مین غرق ہو جانا۔ مصر مین شاہ برطانیہ کی امداد سے مسلمانون کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کر لینا۔ یورپ کی سلطنتون کے دیکہتے دیکہتے مولائے حفیظ کا اپنے بہائی سے سلطنت چہین لینا۔ یورپین سلطنتون کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تاڑنا اور جنگی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑہاتے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی تہ مین احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنے قادر و توانا خدا کے عجائبات کو حمد و شکر کے ساتہہ ملاحظہ کر رہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی ہل چل مین کیا ہے؟ نہ تو وہ شکایت کرنے والون مین سے ہے نہ اون مین سے ہے جن پر شکایت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکہتا ہے نہ ایسے مضامین لکہنے والون کا حامی ہے اور نہ اون مضامین نویسون کو جہنم کی طرف جلد جانے مین پہانسی کے حکم سے امداد کرنیوالا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اُسے کسی کے بمب کا خطرہ ہے۔ نہ وہ حکومت کا خواہان ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو بظاہر اس ساری ہل چل مین اس کا کوئی پارٹ نہین لیکن خدا تعالیٰ کی باریک حکمتین دراصل سب کچھہ اُسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کر رہی ہین۔ یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہیئے۔ کہ آئندہ جو کچھہ زمانہ مین بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر مین اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور جس طرز پر خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چال چلن اختیار کرین اس طرز کو احمدیون نے ابہی سے اختیار کر لیا ہے بیشک دنیا دار الاسباب ہے اور اوس کے تمام کام بآہستگی سرانجام پاتے ہین لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبہی دنیا مین آتے ہین اون کا محرک روحانی ضرور کسی زبردست اور پر جوش دردمند دل کا آہ و فغان ہوتا ہے یہ بہی اسباب حقیقی مین سے ایک سبب ہے۔ اس زمانہ مین بہی جب کہ دنیا مادیت کے ناپاک گڑہے مین گر کر بلند پروازی کے پر و بال توڑ چکی تہی۔ خدا تعالےٰ نے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے ایک دل کو سچا جوش دیا۔ باتین کرنی آسان ہین اور لیکچرون کے اسٹیج پر کہڑے ہو کر خیر خواہی کا دم بہرنا کوئی مشکل امر نہین فوری جوش کی حالت مین پہانسی تک قبول لینے کیواسطے طیار ہو جانا بہی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوےٰ کر سکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑہاپا سب مخلوق الٰہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے رب کے آگے گریہ زاری کرنے مین گذار دیا۔ دنیا میٹہی نیند مین سوتی ہو اور وہ آدہی رات کو بے چینی سے اٹہہ کر کسی قادر مقتدر حاکم کے آگے ہاتہہ جوڑے کہڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق الٰہی کی اصلاح کیواسطے۔ کونسی مخلوق.. وہی جو اُسپر پتہر پہینکتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہو رہی ہو قومی چیرز اور ہُرّون کے درمیان جیل مین جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون بہادر ہے جو [illegible] مار کہا رہا ہے اور قوم ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ یہ مقدس وجود ہمارے درمیان احمد کا تہا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ راہ تہی جو اوس نے اختیار کی کہتے ہین پلصراط تلوار کی دہار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ مرزا احمد نے اختیار کی وہ تو شاید پل صراط سے بہی زیادہ تیز اور باریک تہی پر شاباش اُس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ اوسی کا رونا تہا۔ جس نے تمام جہان کو رلا دیا تہا۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے ۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پہلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے ۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے ۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے ۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے ۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے ۔ وہ احمدؐ ہوا ہے ۔ مبارک ہین ۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین ۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہین ۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین ۔ اوسکے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین ۔

اخبارات کے مضامین

جوتندر وناتھ چودہری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا ۔ [illegible] چلایا ۔ مگر ہز آنر کا اقبال ستدار ہوا ۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے ۔ چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ ناالنری پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان گیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور مجرم قرار پایا ۔ جوتندر وناتھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۔ ۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈ شپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس [illegible] کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی ۔ لیکن اسکی جوانی پر رحم کرکے جلاوطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا ۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا ۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے ۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین ۔ افسوس کہ ہندکو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین جس سے خوف ہے ۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے ۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین " ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین ۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی ۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہو گئین ۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری مین محصور بیٹھین ۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین ۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکین ۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکار کی امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے ۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے ۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین ۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین ۔

راجپوت کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے ۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے [illegible] کی آبادی سمجھتے ہین ۔ ان کا [illegible] عقیدہ ہے ۔ عیسائیون کے عقائد تو [illegible] جائین ۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے ذکر فرمایا ۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا ۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر ایسی باتین لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے ۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے ۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا ۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے ۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان دونون کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے ۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی ۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہو سکتا ۔ اخبار مذکور کا بیان ہے ۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے ۔ اس سے لوگون کا خیال ہے ۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے ۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا ۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبرون کے موافق ہین ۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے ۔ لیکن اخبار ایجپشن نے لندن کی خبرین شائع کی ہین ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے ۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان ذخیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہین ۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے ۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین ۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ انہیں آدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے ۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہے کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریدار ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاء مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق صہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی صہ دینے میں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش سے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہو اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے صہ صہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشا ہے۔ کہ اس صہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تا کہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہو لے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲ ۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم صہ۔ عہ اور صہ روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابو سعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بجالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر بار امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابو سعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی اُمید ہے اور یہ مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم مسکینوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابو سعید صاحب عرب جن کی شفقت و ہر دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے، اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اوس پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو و نما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پچھلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمدؑ ہوا ہے۔ مبارک ہین۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہین۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

اخبارات کے مضامین

جوتندر ناتھ چودہری نے ہزآنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تہا اور عہد تہہ پہنچ جا یا۔ مگر ہزآنر کا اقبال بلند تہا وہ بچا۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہزآنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہوگئے۔ چنانچہ ملزم حوالات مین رکہا گیا اور مقدمہ قانونی پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان گیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندر ناتھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو ہزلارڈ شپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اوس کی جوانی پر رحم کرکے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ”ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین۔“ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہوگئین۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چہوڑ کر گہر کی چار دیواری مین محصور ہین۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہوسکین۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بہاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین۔

راجپوتون کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے نوح کی اولاد نسل مانتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تہا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھکر بلا تحقیق لکہنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تہا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکہتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سالونیکا کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہوسکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگون کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بہی پایہ تخت کے ممبرون کے موافق ہین۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشین نے لندن کی خبرین شائع کی ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بہائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکہتے ہین۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چہیڑنا چاہتے ہین۔ اخبار ایجپشین نے دوسری خبر لکہی ہے کہ ازمیر آمدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہے کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ ہر روز ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاء مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق ریلیف فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی عہ دینے میں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہو اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے عہ عہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشا ہے۔ کہ اس ریلیف فنڈ کو وسیع کیا جاوے تا کہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہو سکے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم عہ عہ اور صد روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ منشی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر پیارے امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور یہ مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالیجناب ہم بیکسوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت و مہر دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیٰحضرت مسیح موعود (اوس پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو و نما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ قسم دوم سے فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ دوم عہ۔ سوم عہ۔ علاوہ ازیں کالا دندی و نگی بقیمت ارزاں دری بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کے روزانہ فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

سورہ القمر

رکوع اوّل

ربط اس سے پہلی سورہ میں نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ عمر بھر تمہارے درمیان رہا۔ صاحبکم۔ تمہارا ہی صاحب ہے۔ تم اوس کے حال سے بخوبی آگاہ ہو۔ کوئی اجنبی شخص نہیں ہے۔ پھر فرمایا۔ یاد رکھو۔ کہ اوس کی کمان اللہ تعالیٰ کی کمان کے ساتھ وابستہ ہے اس کی دوستی ۔ عداوت نقار سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے اوس کی دشمنی سے تم پر عذاب وارد ہوگا۔ اور اب اقتربت الساعۃ۔ اس عذاب کا وقت آگیا ہے۔ کہ تم ہلاک ہو۔ اور پھر تمام عرب اسلام سے بھر جاوے۔ اور اس کی دلیل یا علامت کیا ہے۔ شق القمر ہمارے امام علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب میں شق القمر پر بحث کی ہے ہمارے دوستوں کو جو پڑھ سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ اس کو ضرور پڑھیں۔

شق القمر کو بعض لوگ تو خلاف قانون قدرت کہتے ہیں بعض کہتے ہیں اگر ہوتا۔ تو تمام دنیا کے مورخین لکھتے۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ واقع اگر ہوا کرتا۔ تو نظام شمسی میں بڑا تغیر واقع ہو جاتا۔ میں تم کو مختصر رنگ میں یہاں سناتا ہوں۔ کہ اس زمانہ میں سائنس نے ثابت کیا ہے۔ کہ چاند کے بعض ٹکڑے زمین پر گرے ہیں اور وہ عجائب خانوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ پس ممکن ہے کہ انہیں میں سے ایک ٹکڑا گرا ہو۔ اس سے بھی شق ثابت ہوتا ہے۔ اس کو نیچر کے خلاف کہنا غلطی ہے۔ پھر دوربینوں کے ذریعہ سے چاند میں شق دیکھے بھی گئے ہیں۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ رات کا واقع ہے۔ کسی کی عادت ہے کہ رات کے وقت ٹکٹکی باندھ کر چاند کو دیکھتا رہے۔ اگر اس وقت کسی نے اتفاقاً دیکھا بھی تو پہلی نگاہ میں تو اپنی آنکھ کی ہی خطا سمجھا۔ پھر آنکھیں مل کر جو نگاہ کی۔ تو اوس کو ثابت پایا۔ ایک یہ بات بھی ہے۔ کہ عرب کا نشان بھی چاند ہی تھا۔ ایرانیوں اور ہندیوں کا نشان سورج ہے۔ اب بھی ترکی جھنڈے پر ہلال ہوتا ہے۔ سوموار کا نام چاند پر ہی ہے۔ سوم چاند کو کہتے ہیں۔ حضرت نوح کی اولاد میں ایک قوم سام تھی۔ جس کی وجہ سے عربی لوگ سامی کہلاتے ہیں۔ چاند عرب کا ایسا عجیب نشان ہے۔ کہ حضرت ام المومنین صفیہ کو ایک دفعہ رویا ہوا تھا۔ کہ چاند اون کی گود میں ہے۔ جب اونہوں نے اپنے باپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو اوس نے ایک تھپڑ مار کر کہا۔ کیا تو چاہتی ہے۔ کہ عرب کے کسی امیر سے تیری شادی کی جاوے۔ جو ایسی خوابیں سناتی ہے۔ عرب والوں سے کبھی ثابت نہیں کہ اونھوں نے مذہب کی خاطر جنگ کی ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مذہبی تفرقہ پیدا ہوا۔ اس صورت میں قمر سے مراد قمر والے ہیں۔ یہ تفرقہ ہمیشہ کیواسطے تو نہیں ہے۔ صرف چندروزہ ہے۔ پھر تو صلح ہو جاوے گی۔ شق قمر میں عرب کے تفرقہ کی طرف اشارہ ہے۔ زیادہ تفصیل کیواسطے حضرت امام کا مضمون پڑھنا چاہیئے۔ (چونکہ حضرت امیر المومنین نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ سب اس تحریر کو پڑھ لیں۔ اس واسطے ہم اس میں سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ نقل کر دیتے ہیں۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ماسٹر صاحب نے جو معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا ہے۔ کہ شق قمر ہونا خلاف عقل ہے اور دوسرے یہ کہ آستین میں سے چاند کا دو ٹکڑے ہو کر نکل جانا صریح عقل کے برخلاف ہے اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ یہ اعتراض کہ کیونکر چاند دو ٹکڑے ہو کر آستین میں سے نکل گیا تھا۔ یہ سراسر بے بنیاد و باطل ہے کیونکہ ہم لوگوں کا ہرگز یہ اعتقاد نہیں ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستین میں سے نکلا تھا۔ اور نہ یہ ذکر قرآن شریف میں یا حدیث صحیح میں ہے۔ اور اگر کسی جگہ قرآن یا حدیث میں ایسا ذکر آیا ہے تو وہ پیش کرنا چاہیئے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی آریہ صاحبوں پر یہ اعتراض کرے۔ کہ آپ کے یاں لکھا ہے۔ کہ مہادیو جی کی لٹوں سے گنگا نکلی ہے۔ پس جس اعتراض کی ہمارے قرآن یا حدیث پر میں کچھ بھی اصلیت نہیں اوس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ ماسٹر صاحب کو اصول اور کتب معتبرہ اسلام سے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ بھلا اگر یہ اعتراض ماسٹر صاحب کا کسی اصل صحیح پر مبنی ہے۔ تو لازم ہے کہ ماسٹر صاحب اسی جلسہ میں وہ آیت قرآن شریف پیش کریں۔ جس میں ایسا مضمون درج ہے یا اگر آیت قرآن نہ ہو تو کوئی حدیث صحیح ہی پیش کریں۔ جسمیں ایسا کچھ بیان کیا گیا ہو اور اگر بیان نہ کر سکیں۔ تو ماسٹر صاحب کو ایسا اعتراض کرنے سے نادم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ منصب بحث ایسے شخص کے لئے زیبا ہے۔ جو فریق ثانی کے مذہب سے کچھ واقفیت رکھتا ہو باقی رہا یہ سوال کہ شق قمر ماسٹر صاحب کے زعم میں خلاف عقل ہے۔ جس سے انتظام ملکی میں خلل پڑتا ہے۔ یہ سب کا خیال سراسر قلت تدبر سے ناشی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جل شانہ جو بات نشانی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کاملہ کی ہی وجہ سے

سے ہوتا ہے نہ قدرت ناقصہ کی وجہ سے ۔ یعنے جس ذات قادر مطلق کو یہ اختیار اور قدرت حاصل ہے کہ چاند کو دو ٹکڑہ کر سکے ۔ اوس کو یہ بھی تو قدرۃ حاصل ہے کہ ایسے پُر حکمت طور سے یہ فعل ظہور مین لاوے کہ اس کے انتظام مین بھی کوئی خلل عائد نہ ہو۔ اسیوجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق کہلاتا ہے اور اگر وہ قادر مطلق نہ ہوتا تو اوس کا دنیا مین کوئی کام نہ چل سکتا ۔ ہان یہ شناخت عقلی آریون کے اکثر عقائد مین جابجا پائی جاتی ہے ۔ جس سے ایک طرف تو اون کے اعتقادات سراسر خلاف عقل معلوم ہوتے ہین اور دوسری طرف خلافِ قدرت وعظمت الٰہی بھی جیسے روحون اور اجزاء صغار عالم کا غیر مخلوق اور قدیم اور انادی ہونا اصول آریہ سماج کا ہے اور یہ اصول صریح خلافِ عقل ہے اگر ایسا ہو تو پرمیشر کی طرح ہر ایک چیز واجب الوجود ٹھہر جاتی ہے اور خدا تعالٰی کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہیں رہتی ۔ بلکہ کاروبار دین کا سب کا سب ابتر اور خلل پذیر ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم سب کے سب خدا تعالٰی کی طرح غیر مخلوق اور انادی ہی ہین ۔ تو پھر خدا تعالٰی کا ہم پر کونسا حق ہے اور کیون وہ ہم سے اپنی عبادت اور پرستش اور شکر گزاری چاہتا ہے اور کیون گناہ کرنے سے ہم کو سزا دینے کو طیار ہوتا ہے جس حالتین ہماری روحانی بینائی اور روحانی تمام قوتین خود بخود قدیم سے ہین ۔ تو پھر ہم کو فانی قوتون کے پیدا ہونے کے لئے کیون پرمیشر کی حاجت ٹھہری ۔ غرض خلاف عقل بات اگر تلاش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہین ۔ جو خدا تعالٰی کو دل اپنا خدا کہہ کر پھر اوس کو خدائی کے کامون سے الگ رکھا جاوے ۔ لیکن جو کام خدا تعالٰی کا صرف قدرت سے متعلق ہے اس پر وہ شخص اعتراض کر سکتا ہے کہ اول خدا تعالٰی کی تمام قدرتون پر اوس نے احاطہ کر لیا ہو اور اس جگہ یہ بھی واضح رہے ۔ کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف مین درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے ۔ جو آیات اُسکی بروقت نزول ہزارون مسلمانون اور منکرون کو سنائی جاتی تھی اور اوسی کی تبلیغ ہوتی تھی اور صدہا اوس کے حافظ تھے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز مین اس کو پڑھتے تھے ۔ پس جس حالتین صریح قرآن شریف مین وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافرون نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالٰی فرماتا ہے ۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر ۔ تو اس صورت مین اوس وقت کے منکرین پر لازم تھا ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جلتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اوس کو ہم نے دیکھا ۔ لیکن جس حالت مین بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بھی نہ مارا ۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا ۔ تب ہی تو اون کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہی غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت زیادہ سند ہے

کہ قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جھوٹا معجزہ بحالہ اپنے مخالفون کی گواہی کے نہین لکھ سکتے تھے اور اگر کچھ جھوٹ لکھتے تو اون کے مخالف ہمعصر اور ہمشہر اس زمانہ کے اوسے کب پیش جانے دیتے ۔ علاوہ اس کے سوچنا چاہیئے کہ وہ مسلمان لوگ جنکو یہ آیتہ سنائی گئی اور سنائی جاتی تھی وہ بھی تو ہزارون آدمی تھے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور مین آوے ۔ تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر مین بُرا معلوم ہونے لگتا ہے اسصورت مین صاف ظاہر ہے ۔ کہ اگر یہ معجزہ ظہور مین نہین آیا تھا ۔ اور افتراء محض تھا تو چاہیئے تھا کہ ہزارہا مسلمان جو آنحضرت پر ایمان لاتے تھے ایسے کذب صریح کو دیکھ کر یک لخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے ۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان باتون مین سے کوئی بات بھی ظہور مین نہ آئی ۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ شق القمر ضرور وقوع مین آیا تھا ۔ ہر ایک منصف اپنے دل مین سوچ کر دیکھ لے کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہین ہے ۔ کہ معجزہ شق القمر اسی زمانہ مین بحوالہ شہادت مخالفین قرآن شریف مین لکھا گیا اور شائع کیا گیا اور پھر سب مخالف اس مضمون کو سُن کر چُپ رہے ۔ کسی نے تحریر یا تقریر سے اس کا رد نہ کیا اور ہزارون مسلمان اوس زمانہ کی رویت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہین کہ قدرت الٰہی پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدا تعالٰی سے ہے ۔ کیونکہ اگر خدا تعالٰی کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے ۔ اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکھا جاوے کہ جب تک زید نہ مرے بکر ہرگز پیدا نہین ہو سکتا اس صورت مین تمام خدائی اوس کی باطل ہو جاتی ہے ۔ بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے ۔ کہ پرمیشر کو سرب شکتیمان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جاوے ۔ ورنہ ہمہ دانی کے دعوے پر اس قدر اعتراض وارد ہون گے اور ایسی خجالتین اُٹھانی پڑینگی کہ جن کا کچھ ٹھکانا نہین ۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکھتا ہے اوس کو خلاف عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شئے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شئے دیگر ۔ بھلا مین ماسٹر صاحب سے پوچھتا ہون ۔ کہ خدا تعالٰی اس بات پر قادر تھا یا نہین کہ جسقدر اب جرم قمری مشہود و محسوس ہے اس آدھے سے بھی کام لے سکتا ہو ۔ اور اگر قادر نہین ۔ تو اس پر عقلی دلیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب مین لکھی ہے ۔ تو جس حالتین معجزہ شق القمر مین یہ بات ماخوذ ہے کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معہودہ پر رہا اور ایک اوس سے الگ ہو گیا ۔ وہ بھی ایک یا آدھ منٹ یا اس سے بھی کم ۔ تو اس مین کونسا استبعاد عقلی ہے اور بفرض محال اگر استبعاد عقلی بھی ہو تو ہم کہتے ہین کہ عقل ناقص انسان کی ہر ایک کام ربانی تک کب پہونچ سکتی ہے ۔ بھلا آپ ہی بتلا دین ۔ کہ یہ مسئلہ جو آپکے اصول کے رُو سے ستیارتھ پرکاش مین پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ رُوح انسانی اوس کی طرح کسی گھاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پھر اس کو کوئی عورت کھا لیتی ہے اور اوس سے بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطبا اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف ہے کیونکہ ظاہر ہے ۔ کہ بچہ صرف عورت ہی کی منی سے پیدا نہین ہوتا بلکہ عورت

اور مرد دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے اخلاق روحانی بھی صرف ماں سے مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ماں اور باپ دونوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ تو پھر یہ اعتقاد کس قدر نامعقول اور خلاف عقل ہے۔ کہ گویا ایک عورت کی غذا میں ہی وہ روح مخلوط ہو کر کھائی جاتی ہے اور مرد اوس سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا روح کوئی جسم کی قسم ہے کہ جسم سے مخلوط ہو جاتی ہے دیکھو کس قدر یہ اصول بعید از عقل ہے۔ ماسوا اس کے زمین کے نیچے سے ہزاروں جانور زندہ نکلتے ہیں اور بہت سی چیزوں میں سینکڑوں برسوں کے بعد کیڑے پڑ جاتے ہیں ان چیزوں میں کہاں سے اور کس راہ سے روح آجاتی ہے۔ غرض اگر آپ دعویٰ نہ کرتے۔ کہ جو امر بظاہر برتر از عقل معلوم ہو وہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے۔ تو کچھ ضرور نہ تھا کہ آپ پر اعتراض کرتے لیکن اب تو ماسٹر صاحب آپ پر فرض ہو گیا کہ اول اپنے گھر کی باتوں کو (جو صریح خلاف عقل معلوم ہوتی ہیں) عقل کے رو سے ثابت کر لیں۔ پھر کسی دوسرے پر اعتراض کریں۔ بھلا جس حالتیں آپکے نزدیک روح بھی ایک باریک جسم ہے۔ جو اوس یعنے شبنم کی طرح ہو کر آسمان سے گرتی ہے۔ تو آپ پر یہ بھی سوال وارد ہوگا کہ انڈے میں جب بچہ مر جاتا ہے۔ تو وہ کس راہ سے نکل جاتی ہے۔ اور پھر جب اُس لاش یا میت میں اندر ہی اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ کس راستہ سے آتے ہیں۔ پانی کے کیڑے اور ہوا کے کیڑے اور پھلوں کے کیڑے کس اوس سے پیدا ہوتے ہیں ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات۔ اہنا کہ یہ امر خلاف عقل ہے۔ اوس شخص کے لئے حق پہونچتا ہے کہ جس نے اول اپنے گھر کی صفائی کر لی ہو۔ لیکن درحقیقت عقائد اسلام میں تو ایک بات بھی خلاف عقل پائی نہیں جاتی۔ ہاں بعض امور دقیقہ برتر از عقول ناقصہ ہیں۔ جو کمال معرفت کی حالت میں منکشف ہو جاتے ہیں۔ مگر آپکے مذہب میں تو ہزاروں باتیں خلاف عقل اور خلاف شان الوہیت پائی جاتی ہیں۔ تو پھر آپ دوسروں پر کیوں کر اعتراض کر سکتے ہیں۔ پس اسی قدر کافی ہے۔

بے شک اس قدر حصہ آپ کے سوال کا تو بہت صحیح اور درست ہے۔ کہ خلاف قانون [قدرت] ازلی و ابدی کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ دعویٰ آپکا کہ اوس قانون ازلی و ابدی پر انسانی عقل نے احاطہ تام کر لیا ہے اور پھر اس خیال باطل کے رو سے شق القمر پر اعتراض کرنا یہ بالکل غلط اور سراسر سمجھ کا پھیر ہے۔ عقلمندی یہی ہے کہ قانون قدرت جو ہنوز انسانی دفتروں میں غیر کامل ہے اوس کو ہمیشہ عجائبات جدید الظہور کا تابع رکھنا چاہیئے نہ یہ کہ جو عجائبات خواص عالم سے نئے کھلتے جائیں اون کو باوجود ثبوت کے اس وجہ سے رد کر دیں۔ کہ جو کچھ آج تک ہمیں معلوم ہے یہ اوس سے زائد امر ہے اس سے زیادہ تر کونسی فضول گوئی اور بے سمجھی ہوگی کہ اپنے چند روزہ اور محدود اور مشتبہ تجربہ کو خدا تعالیٰ کا مکمل قانون قدرت خیال کر بیٹھیں اور پھر آئندہ جو اسرار کھلتے جاویں اون کو اس بناء پر خلاف قانون قدرت سمجھیں۔ کہ وہ ہمارے معلومات سابقہ سے زیادہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپنے اس رسالہ کے مقدمہ مذکورہ بالا کو پڑھ کر سمجھ لیا ہوگا۔ کہ قانون قدرت کیا چیز ہے اور کس حالت میں

کسی امر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف قانون قدرت ہے اگر آپنے اب تک اس مقدمہ کو غور کر کے نہیں دیکھا تو میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ غور سے اوس مفید مقام کو پڑھیں کیونکہ اون علمی نکات کے جاننے بغیر آپ قانون قدرت کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔

اور یہ سوال کہ شق القمر سے انتظام عالم میں فتور واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں اگر کسی کی خود اپنی ہی عقل میں فتور نہ ہو تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی چیز کے ایک مخفی خاصہ کا ظہور میں آنا اوس کے پہلے خاصہ کے ابطال کے لئے ایک لازمی امر نہیں ہے۔ سو اسی قاعدہ کی رو سے دانشمند لوگ جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں سے ہمیشہ ہیبت زدہ رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حکیم مطلق جس کی حکمتوں کا انتہا نہیں اوس کی طرف سے قمر و شمس میں ایسی خاصیت مخفی ہونا ممکن ہے کہ باوجود انشقاق کے اون کے فعل میں فرق نہ آوے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ نزدیک آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس آئتہ کا مطلب یہ ہے کہ روز اول سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مقررہ پر اوس کا انشاق ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا ظہور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حدوث عجائبات سماوی و ارضی میں بہت کچھ دخل ہے اور حقیقت میں قوانین قدرتیہ کا شیرازہ انہیں ساعات سے باندھا گیا ہے۔ سو کیا عمدہ اور پر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے آئت مندرجہ بالا میں فرمایا۔ کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مقرر اور مقدر تھی وہ نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آئت کے آگے ہی فرماتا ہے۔ وکذبوا واتبعوا اھوائھم وکل امر مستقر۔ یعنے کفار نے تو چاند پھٹنے کو سحر پر حمل کیا اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے اون امور یعنے قوانین قدرتیہ میں سے ہے جو اپنے اپنے وقتوں میں قرار پکڑنے والے ہیں اور عقلمند انسان اس نشان قدرت سے کیوں تعجب کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے کارخانہ قدرت میں یہی ایک بات بالاتر از عقل ہے جو حکیموں اور فلسفیوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور باقی تمام اسرار قدرت اونہوں نے سمجھ لئے ہیں اور کیا یہ ایک ہی عقدہ لاینحل ہے اور باقی سب عقدوں کے حل کرنے سے فراغت ہو چکی ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کے عجائب کاموں میں سے یہی ایک عجیب کام ہے اور کوئی نہیں بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو اس قسم کے ہزارہا عجائب کام اللہ تعالیٰ کے دنیا میں پائے جاتے ہیں زمین پر سخت سخت زلازل آتے رہتے ہیں اور بسا اوقات کئی میل زمین تہ و بالا ہو گئی ہے مگر پھر بھی انتظام عالم میں فتور واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ جیسے چاند کو اس انتظام میں دخل ہے۔ ویسا ہی زمین کو۔ غرض یہ ملحدانہ شکوک انہیں لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو اپنے جیسا ایک ضعیف اور کمزور اور محدود الطاقت خیال کر لیتے ہیں اگر خدا تعالیٰ پر اس قسم کے اعتراض وارد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی طور سے عقل میں پکڑ سکتی کہ یہ بڑے بڑے اجرام علوی و سفلی کیونکر اور کن متحیادوں سے اٹھنے

نہاڈالے۔

باقی رہا یہ امر کہ ممالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ مین ایسی بڑی بات کا ذکر (یعنی شق القمر کا ذکر) ضرور چاہیئے۔ اس کے جواب مین مین کہتا ہون۔ کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہین کیونکہ جس حالت مین چاند کے دو ٹکڑہ کرنے کا دعوی زور شور سے ہو چکا تہا۔ یہان تک کہ خاص قرآن شریف مین مخالفون کو الزام دیا گیا کہ اونہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکہا اور اعراض کرکے کہا کہ یہ پکا جادو ہے اور پہر یہ دعوی نہ صرف عرب مین بلکہ اسی زمانہ مین تمام ممالک روم و شام و مصر و فارس وغیرہ دور دراز ممالک مین پہیل گیا تہا۔ تو اس صورت مین یہ بات کچہ تعجب کا محل نہ تہا۔ کہ مختلف قومین جو مخالف اسلام تہین۔ وہ دم بخود اور خاموش رہتین۔ اور بوجہ عناد و بغض و حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند رکہتین۔ کیونکہ منکر اور مخالف کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت مین کب چاہتا ہے۔ کہ وہ مخالف مذہب کی تائید مین کتابین لکہے یا اوس کے معجزات کی گواہی دیوے۔ ابہی تازہ واقعہ ہے۔ کہ لالہ شرمپت و ملاوامل آریہ ساکنان قادیان و چند دیگر آپ کے آریہ بہائیون نے قریب ۰ ۲ کے الہامی پیشگوئیان اس عاجز کی بچشم خود پوری ہوتی دیکہین۔ جنمین پنڈت دیانند کی وفات کی خبر بہی تہی چنانچہ اب تک چند تحریری اقرار بعضون کے ہمارے پاس موجود پڑے ہین لیکن آخر قوم کے طعن و ملامت سے اور نیز اون کی اس دہمکی سے کہ ان باتون . . . . کی شہادت سے اسلام کو تائید پہونچیگی۔ اور وہ امر ثابت ہوگا۔ کہ جس مین پہر وید کی خیر نہین ڈر کر منہہ بند کرلیا اور ناراستی سے پیار کرکے راستی کی شہادت سے کنارہ کش ہو گئے۔ سو مخالف ہونے کی حالت مین اگر کوئی ادائے شہادت سے خاموش رہے تو کچہ تعجب کی بات نہین بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مخالف کی طرف سے ایک دعوے کا جہوٹا ہونا کہل جائے۔ تو یہ جہوٹ کی شہادت کے لئے قلم نہ اوٹہاوین اور دروغگو کو اوس کے گہر تک نہ پہونچاوین۔ سو مین پوچہتا ہون۔ کہ اگر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تہا کہ میرے ہاتہ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور کفار نے اوس کو بچشم خود دیکہہ بہی لیا ہے۔ مگر اوس کو جادو قرار دیا اپنے اس دعوے مین سچے نہین تہے تو پہر کیون مخالفین آن حضرت جو اوسی زمانہ مین تہے جن کو یہ خبرین گویا نقارہ کی آواز سے پہونچ چکی ہتین چپ رہے اور کیون آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا۔ کہ آپنے کب چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکہایا اور کب ہم نے اوس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہہ پہیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور سونہہ بند رکہا یہان تک کہ اس عالم سے گذر گئے کیا اون کی یہ خاموشی جو اون کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل برخلاف تہی۔ اس بات کا یقین نہین دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تہی جس کی وجہ سے کچہ بول نہین سکتے تہے۔ مگر بجز ظہور سچائی کے اور کونسی روک تہی یہ معجزہ تو مکہ مین ظہور مین آیا تہا۔ اور مسلمان بہی کمزور اور غریب اور عاجز تہے۔ پہر تعجب یہ کہ اون کے بیٹون یا پوتون نے بہی انکار مین کچہ زبان کشائی نہ کی۔ حالانکہ انپہ واجب و لازم تہا کہ اگر اتنا بڑا دعوے افترا محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہوگیا تہا۔ اس کی رد مین کتابین لکہتے اور دنیا مین شائع و مشہور کرتے اور جبکہ ان لاکہون آدمیون عیسائیون۔ یہودیون۔ مجوسیون وغیرہ مین سے رد لکہنے کی کسی کو جرأت نہوئی اور جو لوگ مسلمان تہے۔ وہ علانیہ ہزارون آدمیون کے روبرو چشمدید گواہی دیتے تہے جن کی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون مین مندرج پائی جاتی ہین۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے۔ کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کرچکے تہے اور رد لکہنے کے لئے کوئی بہی گنجائش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی جس نے اونکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تہا سو جبکہ اوسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات مین شق القمر کا معجزہ شیوع پاگیا۔ مگر اون لوگون نے بجہت نہ ہونے کے اوس کے مقابلہ مین دم بہی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اوس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکہنا چاہئے تہا اونہون نے کیون نہین لکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی گمنام ولی درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچہ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اس کے یہ بہی کچہ ضروری معلوم نہین ہوتا۔ کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سکنڈ سے زیادہ نہین تہا۔ ہر ایک ملک کے لوگ اطلاع پاجاوین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت اور کسی جگہ مطلع ناصاف اور پرغبار ہونا اور کسی جگہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک [illegible] عدم رویت ہو جاتے ہین اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کی طرف نظر لگائے رکہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنے کا اور بعض موسمون مین اندر بیٹہنے کا ہے ایسا التزام بہت بعید ہے

پہر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندون کی معتبر کتابون مین بہی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابہارتہ کے دہرم پرب مین بیاس جی صاحب لکہتے ہین کہ اون کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہوکر پہر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابہارتہ وغیرہ پران کچہ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹہہ سو یا نو برس ہوا ہے اب قرین قیاس ہے کہ مہابہارتہ یا اوس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کے اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندون مین مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقت مین بہی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اوس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے اب اس کو شاند دہار انگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایکبارگی کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر مل گیا اور بعد تفتیش اوس پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہوگیا اس ملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے ہین اور اوس گرد و نواح کے ہندوؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور رہا تہا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب مین لکہا بہرحال جب آریہ ورش کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہوگئی اور پنڈت دیانند صاحب پرانون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلی دہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو اونکی سمجہ پر ہمین بڑی بڑی افسوس رہیگا +

چین

کی بیوہ ملکہ سب سے پہلے ۱۸۶۱ء مین فغفور "ہین فنگ" کے انتقال پر چمک دمک دکھلانے لگی جبکہ معمولی درباری سازشون سے جانشینی کے مسئلہ کا فیصلہ ۶ سالہ بچے ٹنگچی کے انتخاب پر ہؤا۔ اس کی والدہ اور فغفور کے باپ کی منظور نظر کنیز بیوہ ملکہ ٹسی ہسی دونون نائب السلطنت قرار پائین اوس وقت سے اب تک چالاک و فرزانہ ملکہ ٹسی ہسی نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھون مین رکھی ۱۸۷۵ء مین فغفور ٹنگچی جبکہ وہ بالغ ہو کر صاحب اختیار ہونیوالا تھا۔ دفعۃً انتقال کر گیا۔ اس ناگہانی وفات پر گون مین طرح طرح کی افواہین اڑین۔ بعض کا خیال تھا۔ کہ اپنی حکومت مین فرق نہ آنے دینے کے خیال سے ٹسی ہسی نے اوسے روانہ عدم کر دیا۔ ابھی یہ شکوک و شبہات یکسو نہ ہوئے تھے۔ کہ فغفور ٹنگچی کی والدہ بھی جو نیابت سلطنت مین ٹسی ہسی کی شریک تھی دفعۃً مر گئی اندرون محل سرا کی سازشون اور اون کی صحیح وجوہات کا بیوہ ملکہ نے جواب بلا شرکت احدے چین کی فرمانفرما تھی کوئی سراغ نہ لگنے دیا۔ ٹسی ہسی نے ٹنگچی کی بجائے کوانگ۔ سو کو جو صرف تین سال کا بچہ تھا۔ فغفور چین منتخب کیا۔ اور خود بدستور بے غل و غش حکمران رہی ۱۸۹۸ء مین جب کوانگسو کچھ ہاتھ پاؤن نکالنے لگا اور اوس نے اصلاحات کا اعلان مشتہر کیا۔ تو ٹسی ہسی نے اُسے معزول کر کے انتظام سلطنت اپنے متعلق کر لیا اور جن اصلاحات کا فغفور نے وعدہ کیا تھا بذریعہ اعلان اون کو منسوخ کر دیا۔ لیکن فغفور کو ہلاک نہ کیا کیونکہ ایسا کرنا اسے مقتضائے وقت معلوم نہ ہؤا۔ اگرچہ فغفور کے مارے جانے کی افواہین زور شور سے اڑتی رہین مگر یہ صحیح نہ تھین۔ فغفور جب تک زندہ رہا مسلوب الاختیار رہا۔ بوکسرون کے ہنگامے مین اس مین کچھ شک نہین کہ ٹسی ہسی مفسدون اور انقلاب پسندون سے دلی ہمدردی رکھتی تھی اور اوس نے رعایا کے نام متواتر اس مضمون کے فرامین شائع کئے تھے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اجنبیون کو ملک سے نکال دو۔ لیکن اس شورش کے فرو ہونے کے بعد جب وہ فغفور کے ساتھ پیکن واپس آئی۔ تو طاقتون کو ان کو فرمان روا تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ کیونکہ کوئی اور مدعی تخت و تاج موجود ہی نہ تھا اگرچہ اوڑھی ملکہ ابتدا مین اصلاحات کی مخالف تھی۔ مگر آخر اوسے رفتار زمانہ کے ساتھ رنگ بدلنا اور اصلاحات جدید کا حامی ہونا پڑا۔ چنانچہ اوس نے مدبرین چین کا ایک مشن دنیا کی پارلیمنٹون کی کیفیت در وضع قطع کا معائنہ کرنے اور اون کے قواعد و ضوابط پر غور کرنے کی غرض سے بھیجا تاکہ وہ چین مین پارلیمنٹ قائم کئے جانے کی سکیم مرتب کر کے پیش کرین۔ مزید برآن بیوہ ملکہ نے بذریعہ فرمان چین کو پارلیمنٹ عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اوسے وجود مین لانے کے لئے سعی موفور کر رہی تھی کہ فغفور کے مرتے ہی دوسرے روز اُسے بھی پیام اجل آگیا

ذیل

مین ٹرکی کے اون ممالک کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جو کسی زمانہ ٹرکی کے با جگزار تھے مگر دول یوروپ کی ڈپلومٹیک چالون اور ٹرکی کی کمزوری سے آہستہ آہستہ آزاد ہوتے گئے۔ نقشہ مین اون ممالک کا رقبہ۔ آبادی۔ سالانہ آمدنی اخراجات۔ فوج بحالت امن۔ بحالت جنگ۔ اخراجات ریلوے اور قرضہ درج کر دیا گیا ہے اس نقشہ مین مبالغہ و غلط بیانی سے کام نہین لیا گیا

	بلگیریا	یونان
رقبہ مربع میل۔	۳۸۰۸۰	۲۵۰۰۰
آبادی	۴۰۳۵۰۰۰	۲۶۳۱۰۰۰
آمدنی	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
اخراجات	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
فوج بحالت امن	۵۲۰۰۰	۱۵۰۰۰
فوج بحالت جنگ	۳۵۰۰۰۰	۸۵۰۰۰
اخراجات فوج	۱۱۵۲۰۰۰	۳۷۴۰۰۰
ریلوے	میل ۱۱۲۰	میل ۸۴۵
قرض	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۸۷۵۰۰۰

	رومانیا	سرویا
آبادی	۵۹۰۶۰۰۰	۲۴۹۲۰۰۰
رقبہ مربع میل	۵۰۷۰۰	۱۸۷۵۰
آمدنی	۱۰۱۰۹۸۰۰۰	۳۵۲۱۴۴۰
اخراجات	۱۰۰۷۸۰۰۰	۳۵۱۷۰۰۰
فوج بحالت امن	...	۲۵۰۰۰
" " جنگ	...	۱۱۰۰۰
اخراجات فوج	...	۱۲
ریلوے	میل ۱۹۷۴	میل ۱۳۹۸
قرض	۵۷۰۰۰۰۰	۱۸۴۳۹۰۰۰

بحساب پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے)

وقت اَب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

(یہ پیشگوئی پوری ہوئی)

پچھلے سوموار کو جو جلسہ آگاہی چندہ کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس طوفان سے ۲۵ تعلقے برباد اور اُجاڑ ہو گئے مین ۲۴ ہزار مکان منہدم ہو گئے مین ڈیڑھ بلکہ دو کروڑ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تباہ ہو گئی اور ایسے ہی نقد اثاثہ یعنے منقولہ جائداد کا نقصان ایک اور دو کروڑ کے درمیان بیان کیا جاتا ہے اس روز کے جلسے مین ایک لاکھ ۱۹ ہزار چندہ جمع کیا گیا تھا۔ علاوہ اذین بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار سے زیادہ انسانی جانین بھی ہلاک ہو گئی ہین۔

اخبار عام مین کسی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار ندوہ اور ۵۰ ہزار انجمن حمایت اسلام کو خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا۔ اور پچیس ہزار زمینداران ریاست سے وصول کر کے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دو ہزار کی سالانہ امداد بھی دی جایا کرے گی ان اقوام کے دیتے وقت ریاست کے لوگون کی مفلوک الحالی اور ان کی ضروریات کا اندازہ کر لیا گیا ہے۔ سوال واقعی غور طلب ہے دیکھئے ارکان ریاست اس کے متعلق کیا ارشاد کرتے ہین۔

جو لوگ سلف گورنمنٹ کے دعویدار ہین اون مین سے بعض کی اخلاقی حالت کیا ہے اس کا اندازہ مفصلہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سرینڈر بنرجی نام چوک بیڈن (کلکتہ) کے میدان مین مفسدانہ لیکچر دیتا ہؤا گرفتار ہؤا جو انارکسٹون کی کارروائیون کی تعریف کرتا اور کہتا تھا کہ اسی طرح ان سب کو بے تحاشا قتل کرنا چاہیئے۔ جو سرکار کی خوشامد اور خیر خواہی کیلئے ملکی خادمون کو قتل کرتے ہین معلوم ہؤا کہ گانجہ پینے کا عادی اور چنڈو خانہ کا آوارہ چلن ہے مین نہین سمجھتا کہ ایسے شخصون کا دوسرے اہل ملک پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون سے گورنمنٹ جب کچھ باز پرس

حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کے متعلق ایک غیر احمدی کی شہادت

مخدوم مکرم مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۰۸ء مجکو بہاولپور آنے کا اتفاق ہوا اور پہر ڈیرہ مبارک میں ملک محمد دین صاحب افسر انہار کے ساتھہ رہا ۔ رات کو حضور علیہ السلام کا تذکرہ ہوا مولوی محمد حسین کے بہاولپور آنے کا بھی ذکر ہوا وفات مسیح موعودؑ کا ذکر شروع ہوا ۔ جب ثمانین حولا کا سلسلہ چلا تو باتوں باتوں میں مل کر ملک صاحب نے یہ ذکر جو لکھا ہوا ہے مجھ سے کیا اوسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت کا اظہار کریں ۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھدیا بشری کر کے آپ کی خدمت میں لکہتا ہوں کہ آپ شائع فرما دیں ۔ خاکسار غلام محی الدین انہ بہاولپور

جناب من ! تسلیم ۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قدس سرہ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور میں دیکھتا ہوں ۔ کہ آپ کی عمر کی نسبت بلحاظ پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذلک او نزد علیہ ۔ مختلف اخبارات میں یہ درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہونچے ۔ کہ جس سے صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہو سکے جہاں تک مجہہ یاد ہے روزنامہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی وفات کا نوٹ لکہتے ہوئے اپ کی عمر ۶۶ سال درج کی ۔ مگر میں نے اس کی تصحیح پھر اوسی اخبار میں نہیں دیکھی علی الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے ہیں ۔ بلکہ اس کے ساتہہ یہ بہی کہ پیشگوئی غلط نکلی ۔

۲ ۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی نہ میں اون احمدیوں میں سے ہوں ۔ کہ جن کی شہادت کو مبنی بر حسن عقیدت خیال کیا جاوے ۔ پس میں ایک شہادت دینا چاہتا ہوں ۔ جس کو ایک ایسے شخص کی شہادت سمجھنا چاہیئے ۔ جو کسی جنبہ داری سے متاثر نہیں ۔

میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شاگرد ہوں اور جس قدر تہوڑی بہت تحصیل علم دین میں نے کی اوس کا اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا ۔ اور مولانا صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت حاصل ہے ۔ ۱۸۹۱ء میں جو مباحثہ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور بمواجہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق وفات مسیح علیہ السلام ہوا تہا ۔ اس میں کاتب روئداد جلسہ میں تہا ۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کام پر مامور فرمایا تہا اس روئداد کو اونہوں نے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کیا اور ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تہا ۔ جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں ۔

"یہ علی گڈھ کالج میں بی ۔ اے کلاس کے طالبعلم ہیں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں ۔ او عملہ اللہ الی ما یتمناہ"

اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی لینے والا شخص ہوں ۔ لیکن باایہمہ میں حق کو چھپانا نہیں چاہتا ۔

۳ ۔ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعوے کے متعلق اونہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش تہے ۔ میں بہی مجلس مباہلہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے علی گڈہ کالج سے رخصت لیکر آیا ۔ مباہلہ تو نہ ہوا ۔ کیونکہ علماء نے جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تہے یعنے کہ قبل از ابتہال آپ کا دعوے سُن لیا جاوے ۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا ۔ میں نے آپ سے بہت سوالات کئے اور جوابات پائے میں تنہائی میں آپ سے ملا تہا ۔ میں نے اوس وقت آپ سے یہ بہی دریافت کیا کہ آپ کی عمر اب کیا ہے تو مجھ بخوبی یاد ہے ۔ کہ آپ نے ۶۴ یا ۶۵ سال بتائی تہی ۔

اس حساب سے جناب مرزا صاحب ... فوت ہوئے ۔ تو آپ ... زاید ہائی ... پس ... ثابت ہوا

۴ ۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر ۱۹۰۸ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ۷۰ سال کا ہوں ۔ اور ابہی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں ۔ پہر دوسرے موقعہ پر ان ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تہے ۔ تو آپ نے جواب دیا ۔ کہ میں بالکل لڑکا تہا جب وہ طلب پڑھا کرتے تہے اور جوان عمر تہے ۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال بڑے ہوں گے ۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸ ۔ ۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹ ۔ ۱۰ ابہی ہو سکتے ہیں ۔ لیکن کچھ ہو ۔ مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

ثمانین حولاً او قریباً من ذلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے ۔

ھذا ما اقول صادقاً و علیم بذات الصدور

والسلام ۔ خاکسار ملک محمد دین ۔ افسر انہار

(ریاست بہاولپور)

یسوع کی بعض حلیم بھیڑوں کی کارستانیاں

ایک شخص نے فور تیرح کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ وہ کوئی جنگی کمان نہ تہا (...) نہیں ہے جس سے خدا اپنے بندوں سے انتقام لیتا ہو بلکہ وہ آفتاب کی روشنی پانی کے بخارات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہے اس پر وہ شخص روم میں قید کر دیا گیا اور اسی حالت قید میں مر گیا مرنے کے بعد پادریوں نے اسکی لاش قبر سے نکال کر آگ میں ڈالدی اور اس کی تمام کتابیں بہی پہونک دیں ۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تہا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پہیلتا جاتا تہا اس نے ۱۴۸۱ء اور ۱۴۹۹ء کے درمیان (۱۰۲۲۰) اشخاص کو اس محکمہ نے پہانسی دی اور (۹۷۰۲۳) اشخاص کیلئے مختلف سزائیں تجویز کیں ۔ سزا دینے کا قاعدہ یہ تہا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تہی انکو خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دیجاتی تہی کہ وہ اپنے الزام کا اقرار کر دیتے تہے اقرار کے بعد انکی نسبت محکمہ سزا کا حکم صادر کرتا تہا ۱۵۰۸ء میں لاتران کے پادریوں نے بالاتفاق قرار دیا کہ جو شخص ابن رشد کے فلسفہ کا مطالعہ کرے اُس پر لعنت کی جائے مگر رشد انیوں پر پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی طرح اون لوگوں کے پاس پہنچ جاتی تہیں جو ابن رشد کے خیالات کے شیدا تھے محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو ڈہونڈ ڈہونڈ کر نکالا اور ان کو خوفناک سزائیں دیں پادریوں کے سامنے معتوب کئے ... خیال سے جو عورت اپنے گناہوں کا اقرار کرتی تہی اس سے اس کے رشتہ داروں کے خیالات کا سراغ لگایا جاتا تہا ۔ اور ان کو سزائیں دیجاتی تہیں اس زمانہ کے ایک مصنف نے لکھا ہے کہ آجکل یہ ممکن نہیں کہ کوئی عیسائی اپنے بستر پر جان دے ۔ جب سے اس محکمہ کی ابتدا ہوئی یعنے ۱۴۸۱ء سے ۱۸۰۸ء تک (۳۴۰۰۰۰) اشخاص کو سزائیں دیگئیں ۔ منجملہ ان کے (۲۰۰۰۰) آدمی جلائے گئے ۔

المفتی

۱۵۰ **زکوٰۃ** دو ماہ بعد حساب کر کے سال کی زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پھر اگلے سال میں کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کر کے کوئی مہینہ مقرر نہیں فرمایا۔

۱۵۱ **تصویر** ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریگا

۱۵۲ **صدقہ فطر** صدقہ فطر کن لوگوں پر دینا واجب ہے اور کیا مساکین گروہ پر بھی صدقہ فطر واجب الادا ہے۔ اور مساکین میں کون کون لوگ شامل ہیں۔

جواب میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے۔ کہ اوس کو ممکن نہیں۔ تو لا یکلف اللہ نفسا کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہیں کر سکتا۔

۱۵۳ **قضاء شدہ روزے ساتھ ہی رکھنے ضروری ہیں یا بعد میں رکھے جا سکتے ہیں**

مریض اور مسافر کے لیے قضاء رمضان علی الاتصال ضروری نہیں جب چاہے بتدریج عدت کو پوری کرے۔ جولائی کے روزے دسمبر میں رکھ سکتا ہے یہی شرع اسلام کا حکم ہے۔ یہی معمول امام کا تھا۔

حضرت مسیح موعود پر کسطرح درود پڑھنا چاہئیے

فرمایا۔ علی آل محمد میں خلفاء محمد کا دھیان کریں اور مسیح و مہدی خلفاء میں تھے۔

۱۵۴ **بچہ کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دینا**

ایک شخص کا خط آیا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ اپنے بچے کے بال اتروانے کے وقت اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

شعر و سخن

نظارہ بازی

(از جناب ثاقب صاحب)

اے نظرباز بدنظر صد آہ
کر دیا تو نے اپنا حال تباہ

تو ہے ہشیار اسپ سودائی
خوبی و حسن کا ہے شیدائی

دل کے ہاتھوں جو پائمال ہو تو
مردہ حسن خط و خال ہو تو

تیرا دل ہے کہ رند ہرجائی
آنکھ ہے یا کہ مست خودرائی

یہ تیرا دل تجھے ڈبوئے گا
دین و دنیا سے تجکو کھوئیگا

یہ تیری آنکھ خوں رلائیگی
سینکڑوں ہی کنوئیں جھنکائیگی

تو نے خلخال کی سنی جھنکار
بھاگئی تجکو خوبی رفتار

دل پر اضطراب اوچھلنے لگا
جانیوالے کیسا تھ چلنے لگا

لڑگئی آنکھ دل شکار ہوا
ناوک غم جگر کے پار ہوا

ہاتھ سے اپنے دل کو دے بیٹھا
غم دل مفت میں لئے بیٹھا

یہ اثر ہے نگاہ تازی کا
یہ ثمر ہے نظارہ بازی کا

وہ نہ تھا حسن ایک دہوکا تھا
تھر تھر جینے کے لئے تماشا تھا

آب سمجھا سراب کو تو نے
آفتاب ایک تاب کو تو نے

آگیا تو جو نفس کے دم میں
پڑ گیا آتش جہنم میں

سوز فرقت میں جل رہا ہو تو
دل کے کہنے پہ چل رہا ہو تو

تیری ہوتیں جو نیم باز آنکھیں
کرتیں گھائل نہ فتنہ ساز آنکھیں

بند کر آنکھ چشم دل وا کر
چشم دل سے تو اوس کو دیکھا کر

دیکھ کر جس کو نور ہو دل میں
معرفت کا سرور ہو دل میں

حسن جس کا ہے چشمۂ خوبی
جسمیں صدگونہ شان محبوبی

وہ خدائے جہان سراسر حسن
وہ شہ حسن جس کا چاکر حسن

حسن و احسان کی پناہ ہے وہ
مہ جبینوں کا سجدہ گاہ ہے وہ

اوس کو دیکھو تو ہر کہیں ہو وہ
جو نہ دیکھو کہیں نہیں ہے وہ

حسن اور عشق کی بہار ہے وہ
گل و بلبل میں آشکار ہے وہ

جلوۂ حسن آفتاب اوس سے
گوہر پر ضیا کی آب اوس سے

بات ثاقب کی مان او نادان
مر کے دیکھ اوس پہ جو ہے جان جہان

تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی! تجھ پہ قربان ہے زر نقد جہان
تو نہیں حاصل تو گنج شائگان ہو رائگان
تو ہی تو جان ... ل ہے خلق کی روح رواں
تو نہیں ... نہ دن کا میہمان
تنگدستی گو ہے غا...
غم ستانے کے ل...
روٹھ جائے جس سے تو کون اس کی غمخواری کرے
چھوڑ بیٹھے جس کو تو کون اس کی دلداری کرے
چارۂ غم یا دوا سے درد و بیماری کرے
اشک غم آکر بہائے نالہ و زاری کرے
دوست دشمن کی نہیں پروا اگر تو یار ہو
درد و غم کا کچھ نہیں غم تو اگر غمخوار ہو
تجھ سوا اے یار سیمیں سیم و زر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے لب لعل لعل و گہر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے پر ہنر فضل و ہنر کچھ بھی نہیں
اے پری رفتار تجھ بن بال و پر کچھ بھی نہیں
کھو کے تجھ سا نازنین انسان پا سکتا نہیں
اس جہاں میں پھر کسی کے ناز اٹھا سکتا نہیں
پیر و برنا کے بہت کچھ تجھ سے ہیں راز و نیاز
تیرے دم سے پر اثر ہے ہر کہ و مہ کی نماز
ہے فقط تیری بدولت دیدۂ نظارہ باز
قوت و طاقت سے تیری تیز ہیں دندان آز
تیری ... سا ڈھونڈ کر دیکھیں کوئی ہمدم نہیں
تجھ ... ہمدم اگر دم بھر میں گویا ہم نہیں
تندرستی کو تو پہلو میں بٹھا دے اے خدا
مژدہ راحت ذرا مجھ کو سنا دے اے خدا
دل سے غم ناتندرستی کا مٹا دے اے خدا
بادۂ صحت کا اک ساغر پلا دے اے خدا
قابل رحم اور مضطر ثاقب بیمار ہو
رحم کر اس پر کہ وہ اک بندۂ ناچار ہو

ڈاک ولایت

تازہ ڈاک ولایت میں ہمارے پاس وہ کتاب پہونچ گئی ہے جس کا ذکر ہم اخبار بدر مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء میں کر چکے ہیں اور جس میں یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کھا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پرانے کاغذ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا۔ کتاب کی قیمت ... ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت منگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے موہنہ سے جو بات نکلی تھی وہ کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے اس کتاب کے چھاپنے والی کمپنی احمدی نہیں ہے بلکہ ممکن ہو کہ اوس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملہم ... الہام ...

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام حارث ہلالیہ تہا آپ خالد بن ولید مشہور اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ مین پھوپھی اور حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ ہین سنہ ۷ھ مین جبکہ مکہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الاہم بن عبد العزیٰ سے مرچکا تہا اور اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال کی تہی۔ تو آپ کا نکاح آنحضرت سے ہوا۔ ابو رافع اس نکاح مین سفیر تھے اور یہ نکاح بمقام سرف مین جو کہ مکہ سے ۹ میل ہے ہوا۔ وہین حضرت میمونہ نے سنہ ۵۱ھ مین وفات پائی۔ چھ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین۔ یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تہین جن کے بعد آپ نے پہر کسی سے نکاح نہین کیا۔

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام حارث بن ضرار تہا۔ جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تہا۔ لڑائی مین اسیر ہو کر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ مین آئین۔ جنہون نے بباعث کبرسنی حضرت جویریہ کے اون کو مکاتب کر دیا۔ یعنے زر جرمانہ تجویز کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تہین آپ آنحضرت صلعم کے پاس زر چندہ حاصل کرنے کے لئے آئین اور اپنا مسلمان ہونا بہی ظاہر کر دیا۔ آنحضرت صلعم نے کل رقم جرمانہ اوسے دیدی۔ جس کے بعد آپ کا نکاح آنحضرت صلعم سے سنہ ۵ھ مین ہو گیا۔ جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو اونہون نے اس سبب سے کہ اسیران جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہین سب اسیران جنگ کو جو سو سے زیادہ تھے آزاد کر دیا۔ اس طرح یہ نکاح بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ آپ نے سنہ ۵۶ھ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا۔ جب عمر آپکی ۶۵ سال کی تہی۔ مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑہایا۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ سبایائے خیبر مین سے ہین اور حی بن اخطب سردار یہود خیبر کی بیٹی تہین اون کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تہی۔ جنگ خیبر مین اپنے باپ اور خاوند کے مرجانے کے بعد اسیران جنگ مین قید ہو کر آئین اور مدینہ پہونچکر مسلمان ہو گئین اس لئے سنہ ۷ھ مین آنحضرت نے انسے نکاح کر لیا۔ اور چھ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۴۰ سال زندہ رہکر سنہ ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمر نے آپ کا جنازہ پڑہا آپ سے دس حدیثین مروی ہین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسماۃ جنت۔ سورج گڈھ
" بطولا۔ " "
نورالدین۔ " " "
پیر محمد صاحب تلونڈی بہدران ضلع سیالکوٹ
محمد ہاشم گوبکے گجرات
نیدہ علی۔ چہاونی لاہور
مسمات رحم بی بی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
یعقوب علی صاحب آگرہ
حمید الدین صاحب "
عمر الدین صاحب ملوچیت ضلع سیالکوٹ
عبدالغفور صاحب سانبھر
محمد معظم خان۔ محلہ ڈہولیوال لودیانہ
پہریدہ۔ دیرہ ضلع ہزارہ
نور احمد صاحب اورجہ شاہپور
فتحدین صاحب شیخپور گجرات
محمد ابراہیم صاحب شیخ ضلع جالندہر
بہرام خان تریاب پشاور
مسماۃ رسول بی بی اورجہ شاہپور
مسماۃ زینب بی بی "
مسماۃ غلام "

اختر علی صاحب کمرشل انسپکٹر بہاگلپور
عیسیٰ۔ " " "
اسمٰعیل صاحب " "
ایوب۔ بہاگل پور
میمونہ " "
بی بی علیمان خاتون " "
بی بی احرج " "
نور الحسن " "
یوسف " "
بی بی خدیجہ " "
شیخ عبدل۔ بہاگل پور
محمد " "
معراج الدین سنٹری انسپکٹر شملہ
غلام محمد صاحب شیخپور گجرات
والدہ سردر شاہ داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ
فضل احمد۔ پنڈی رام گجرات
نظام الدین۔ گجرات مال
ملاکنڈ بازار
حشمت علی سپاہی گجرات
محمد خان نمبردار۔ دوالمیال
خدابخش صاحب بہیرہ
مسماۃ بی بی اورجہ شاہپور
مسماۃ سکینہ "
" "

میران بخش صاحب کہوکر متصل کپورتہلہ
احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودہ
غلام محمد صاحب پہلور ضلع جالندہر
ابوالاحمد صاحب چمگاڑی بہاگلپوری
عبدالرحیم ڈار۔ اسلام آباد کشمیر
عبدالظفر " " "
منشی محمد جو " " "
غلام حیدر نمبردار فتحپور سرگودہ
سندہی۔ نندا چھد ضلع ہوشیارپور

غلام حبیب نڑہال سیال ضلع ملتان
چراغدین صاحب جہیال ریاست جموں
نبی بخش " "
لال دین " " "
عمر حیات " " "
مسمات بیگم بی دیگیران ضلع ہزارہ
میر محمد صاحب " ضلع شاہپور
مسماۃ راج بی بی " "
نور احمد صاحب مہلو ضلع "
امام الدین۔ دوہریوال ملک ۳۳

رسید زر

۱۱۶۶۔ مولوی محمد علی صاحب ۸؍
۱۷۰۹۔ سید غلام معتمد ۲؍
۱۰۱۔ نور احمد صاحب ۳؍
رسول بخش صاحب لاہور ۸؍
۱۵۴۴۔ میان عبد اللہ ۱۰؍
۱۸۶۹۔ غلام محمد صاحب ۱؍
۸۹۰۔ عبد الحکیم صاحب ۲؍
۱۱۸۳۔ نذیر محمد صاحب ۸؍
محمد علی صاحب ۱۷۵۴ ۸؍
۱۷۷۳۔ جلال الدین ۲؍

۱۵۶۶۔ محمد شاہنواز ۲؍
۲۱۰۲۔ جلال الدین صاحب ۱؍
محمد شیخ صاحب لودیانہ ۲؍
۱۳۳۴۔ عبد الرزاق صاحب ۸؍
۱۸۵۴۔ میان عبد الولی ۱؍
۱۸۰۱۔ عبد الحی صاحب ۲؍
۹۸۔ حاکم علی صاحب ۳؍
منشی اللہ دتا صاحب ۲؍
۱۵۱۱۔ رحیم بخش صاحب ۲؍

المخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اس جگہ بود و باش رکھین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین۔ بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

خبریں

ہ کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ہڈ متوفی
ار نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے۔
ار) میں موجودہ ٹیکس مکانات کی جگہ نہیں
م لانا سرکار نے نہیں مانا ہے۔
سر موضع ریلیتہ میں ۲۰ بنگالی ڈاکوؤں نے لوٹ ار
اسے مسلی بختے شریف تعلیم یافتہ
یتیوں کا داخلہ برطانیہ اعظم وکینیڈا میں بند کیا
صدر مند کی بیماری میں مبتلا ہیں۔
ت کے چار دانگ سے ہر روز ہزارہا لوگوں
سے بیشمار ڈیپوٹیشن پیش ہو رہے ہیں۔
پوسٹ آفس میں وی پی کا جدید انتظام
اہ سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ افزا کہ
رف پبلک کا رخانہ دار اور تاجران ہی
ں بلکہ ڈاک کے ملازمان بھی بہت
نے ہیں اور ان کا کام بہ نسبت سابق کے
اور پیچیدگی کی ترقی نمایاں ہے۔ اس
وی پی بھیجنے والوں کو کچھ سر پیر نہیں
اور متواتر غلطیاں پیش آرہی ہیں۔ حال
کے پوسٹ آفس میں اسی بدانتظامی
بادہ عند کیوجہ سے سولہ ہزار روپیہ کے
پتہ لگایا گیا ہے جو چٹھی رسان نے کیا ہے
کہ اس بھاری غبن کا پتہ محض اتفاق سے ہوا
ب نہ تھی کہ یہ خرابی جلدی نوٹس میں آتی۔
انگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن
صاحب کی قابل قدر کوشش سے
یا تھا بڑی خوبی سے چل رہا ہے اور
ہ رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت

ل کی کل آمدنی بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ
منجملہ اس کے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ
منٹ سے ہے۔ اور آٹھ ہزار
لاکھ بیس ہزار روپیہ) سرمایہ کے منافع
سے وصول ہوا۔ حضور لارڈ کچنر

نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ
۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ بہم پہنچایا تھا۔ منجملہ
اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ
بنک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا
پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے
سامان کی آراستگی پر خرچ کیا گیا ہے۔ یہ کالج
لارڈ کچنر صاحب فاتح خرطوم کی مہربانی کی نشانی
ہے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی
کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سوڈان
میں اس کالج کی بڑی قدر کیجاتی ہے۔

حضور امیر کابل نے بتحریک سردار نصر اللہ
خان ایک پوسٹ کارڈ نافذ کیا۔ قیمت
ایک آنہ ڈبل ہے۔

حیدر آباد دکن میں جو مدراسی چلتی ٹرین میں
... تھا ۵ سال کے لئے جلاوطن
... کیا ہے۔

جمعرات صبح کو درمیان مصطفےٰ آباد و برارہ
دو مسافر ٹرینوں میں تصادم کا حادثہ ہو
گیا ہے۔
بمبئی میل کی آپ اور ڈون ٹرینیں تھیں
ڈون ٹرین کا تمام انجن سٹاف ہلاک ہو گیا۔
ایک پنجابی قیدی جزائر انڈمان سے بھاگ کر
سمندر میں پار آگیا۔ تختہ پر سوار تھا۔
ٹرانسوال میں ہندی لوگ اب بلا چون چرا کر
کے رجسٹری کراتے ہیں۔ ۸ ہزار رجسٹر
ہو چکے۔
حکام ٹرانسوال نے ایکہزار ہندوستانیوں
کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کیں یا
اینڈ و جاپان کے فریخ علاقہ صنوی میں چھ دیسیوں
کو بجرم نمک حرامی پھانسی ہوئی دو کو لمبی قید۔
گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو اکیس
ہزار ... لانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے
دنوں مجلس سنڈیکیٹ نے ایک جلسہ میں
قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے
لئے درخواست کیجائے۔ اس
کہ علاوہ رقم مذکور کے گورنمنٹ
کے لئے اور پچاس ہزار روپیہ

فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا چناب کی
نو آبادیوں میں جس طرح اوروں کو نہری زمین کے
مربعے دئے جاتے ہیں اسی طرح کچھ مربعے
اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں
جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات
کا بڑا حصہ پورا ہو جاوے گا۔ اس عرضداشت میں
گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑھے
اکیس ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب
یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط
پر دیا جاتا ہے یا کہ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس
رقم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے
خرچ کرے۔ اس کے جواب میں جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر افسوس کرتے ہیں کہ خزانے
کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست
پر غور کیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فیسوں کی شرح
اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے۔ کہ یونیورسٹی
کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چنانچہ ترقی خاطر خواہ
ہے۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید
امداد کیوں چاہی جاتی ہے۔ درخواست میں
چاہا گیا تھا کہ نو آبادی انہار میں زمین کے مربعے
دئے جائیں۔ اس کو حضور لفٹنٹ گورنر اصول
کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں۔
حضور لفٹنٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں
کہ یونیورسٹی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ ۲۱½ ہزار
روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ
کرے بلکہ یہ رقم خاص اس لئے منظور کی گئی
اور دیجاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی
پر خرچ کیجائے۔

امسال کالج پارٹی نے ۴۶ + ۴۰ ہزار اور چھوٹی
سماج نے ۱۷ + ۲ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

آسٹریا نے ... ہٹ دھرمی اور خود غرضی
سے ٹرکی کے صوبجات ہرزیگوینا اور بوسینیا کو
اپنی قلمرو میں ملا لیا ہے۔ لیکن باشندگان ٹرکی
نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں
سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اس کی
قدر تعریف کیجائے کم ہے۔ تمام ترکوں نے
ہے کہ آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خرید نہ

سٹریں جہازوں پر مال روانہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ترک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۲۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں کو مثل سیف چشتیائی درہ ودانی غائت الانتصار کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں جنہیں ہم اللہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے۔۔۔ میں پڑھتے پڑھتے دل سے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸/ کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مومن اور اسکی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳/

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے دبیز کاغذ پر نہایت خوش خط و اعلیٰ چھپی ہے۔ قیمت بے جلد ۵/ اور مجلد ۱۲/- لیکن خریداران کو ۔۔۔ رعایت سے دی جاوے گی۔

در ثمین — حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶/ مجلد ۸/

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲۔ قیمت ۸/ ضرور منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہایت دلچسپ و شیریں غرض جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۔۔۔ /

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی ۔۔۔ صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب ۔۔۔ رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کی ۔۔۔ کے شہادتین کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس سے ۔۔۔ کو بھی گمان نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے ۔۔۔ مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر ۔۔۔ نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲/ اور عصمت انبیاء ۲/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۱/

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتیں نقل کر اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا ۔۔۔ ہے۔ قیمت ۴/

نظم ۔۔۔ — قیمت ۱/

کامن احمدی (الہ داد والے) قیمت ۱/

کامن احمدی (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۱/

لیکچر ۔۔۔ — ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱/

سیر پنجاب — ۔۔۔ نہایت عمدہ معلومات ۔۔۔ ہیں۔ قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت ۔۔۔

عیسائی مذہب — عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱/

الہ ۔۔۔ — پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف سے ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱/ ۔۔۔ منگوائیے۔

معیار ۔۔۔ — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم ۔۔۔ قیمت ۱/

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی موم جائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کو اسلئے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا ارمخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع تشکی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تحجر خصیت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ ۔۔۔ البول۔ سیلان منی۔ بواسیر اوجاع مفاصل وغیرہ ۔۔۔ تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کوئی طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ ۵/ دو تولہ ۱۲/ اور پانچ تولہ (اللعما؟) ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصولڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۰۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں کو دشمل سیف چشتیائی درہ ودانی عنایت [illegible] مقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب نکات ہیں۔ [illegible] مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے [illegible] میں [illegible] پڑھتے دل سے کے تواجد اور تناقض کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

معیار المذاہب — یہ کتاب [illegible] لکھی ہے۔ اس میں سات لیسے اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مذہب کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ذمی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہے۔ قیمت بے جلد صہ اور مجلد ۱۲ر لیکن خریداران [illegible] رعایت سے دی جاوے گی۔

در ثمین — حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہایت دلچسپ و عجیب و غریب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف [illegible]

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ لیسین سے پیشگوئی [illegible] صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب [illegible] رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کی شہادت کی [illegible] ثابت کئے گئے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے اس [illegible] کسی کا گمان نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — یہ دو لیکچر ہیں کہ [illegible] مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر [illegible] پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۱ر اور عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں کر اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۳ر

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا [illegible] قیمت ۴ر

نظم [illegible] قیمت ۱ر

کاسر احمدی (الہ آباد والے) قیمت ۱ر

کاسر احمدی (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ — ماسٹر حبیب الرحمان صاحب نومسلم کا یہ لیکچر قابل پڑھنے ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

سیر پنجاب — [illegible] نہایت عمدہ معلومات [illegible] ہیں۔ قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت [illegible] کر دی گئی ہے۔

عیسائی مذہب — عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے جس کا دعویٰ ہے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

الہام احمد — پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر جلد منگوائیے۔

معیار [illegible] — مصنفہ ماسٹر حبیب الرحمان صاحب نومسلم۔ [illegible] پیدائش [illegible] کے بارے میں۔ قیمت ۱ر

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی دوا ہے جو ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا ترکیبی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ تنقیہ طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تحلیل خیت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ [illegible] البول۔ سیلان منی۔ یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ [illegible] تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کوئی طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ ۱۵ر دو تولہ عہ اور پانچ تولہ ۱۲ (اللعھا ہے) ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصولڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر